بعون صانع حکیم و مکان فضل و خلاق زمین و زمان

فن طب کی کتاب لاجواب مشہور کتاب یعنی کامل الصناعۃ عربی مصنفہ ابو الحسن علی ابن عباس متطبب مجوسی کا اردو ترجمہ موسوم بہ

ترجمہ کامل الصناعۃ

فہرست ابواب مقالہ ہائے جلد اول ترجمۂ کامل الصناعہ در بیان امور طبیعیہ وخارج از طبع وامور غیر طبیعی مشتمل اوپر دس مقالہ کے - اور اسی حصہ کا نام جزء نظری علم طب ہے

تمت

بعونہ تعالیٰ

فن طب کی کتاب لاجواب مشہور و کمیاب یعنی کامل الصناعہ عربی مصنفہ ابوالحسن علی ابن عباس متطبب مجوسی کا اردو ترجمہ

موسوم بہ

ترجمہ کامل الصناعہ

جسکو

عالم المعی فاضل لوذعی مولوی حکیم غلام حسنین صاحب کنتوری نے بجناب مطبع نہایت محنت و شفقت سے بزبان اردو ترجمہ فرمایا

مطبع منشی نول کشور لکھنو مین طبع ہوا

سنہ ۱۸۸۹ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیری ستود رکہ ہی اے پروردگار اور درود خدا کا نازل ہو محمد اور آل محمد پر اور سلام پہلا مقالہ کتاب کامل الصناعہ طب کا جو بنام ملکی مشہور ہی
یہ کتاب بیت سے ابوالحسن علی بن عباس متطبب مجوسی کی ہی جو شاگرد ہی ابوماہر موسی بن سیار کا اور اس مقالہ مین چھبیس باب ہین باب اول
مین مقدمہ کتاب یعنی شروع کتاب باب دوم مین اُن مصنفون کا ذکر ہی جو بقراط وغیرہ قدیم طبیبون نے کی ہین باب سوم مین بیان اُن
چیزون کا ہی جسکو فن منطق مین روس ثمانیہ کہتے ہین یہ وہ آٹھ چیزین ہین جنکا جاننا ہر ایک کتاب کے پڑھنے سے پہلے مناسب ہی باب چہارم
طب کی تقسیم مین باب پنجم بیان مین شناخت اسطقسات چہارگانہ یعنی وہ چار چیزین جنسے اجسام طبعی کی ترکیب ہی اور بیان ماہیت انہین اسطقسات کا
باب ششم بیان مین ماہیت مزاج کے اور بیان اصناف مزاج کے باب ہفتم بیان مین اُن معانی کے جنکی طرف ہر ایک صنف مزاج کی تقسیم
پاتی ہی باب ہشتم مین استدلال ہی ہر ایک آدمی کے مزاج پر کہ اُسکا مزاج طبیعی اور اصلی کونسا ہی باب نہم مین شناخت مزاج ہر ایک عضو کی
اعضاے جسم انسانی سے باب دہم مین مزاج دماغ کی شناخت کا بیان ہی باب یازدہم مین دونون آنکھون کے مزاج اور تمام
حواس کی شناخت کا بیان باب دوازدہم شناخت مزاج قلب کے بیان مین باب سیزدہم مین شناخت مزاج کبد یعنی جگر کی
باب چہاردہم مین شناخت مزاج انثیین باب پانزدہم مین تعریف مزاج معدہ کی باب شانزدہم مین تعریف مزاج
ریہ یعنی پھیپھڑے کی باب ہفدہم مین تعریف مزاج تمام بدن کی باب ہیجدہم مین علامات [illegible] ان کی جو معتدل ہین
باب نوزدہم مین اُن اسباب کا بیان ہی جو مزاج اصلی طبعی کے دلائل پر [illegible] ہین باب بستم مین تغیر مزاج بدن کا جا بجا طرف
ابدان کے [illegible] وہ تغیر مزاج کا جو بدن کی طرف نسبت دیا جاتا ہی باب بست و یکم بیان [illegible] انسان کے یعنے اول عمر سے

باب اول مین صدر کتاب ہی

علی ابن عباس کہتا ہی سب سے بہتر وہ چیز جس سے ابتدا جملہ امور اور جملہ احوال کی کیجائے حمد خدا ہی اور ثنائے خدا ہی اور شکر خدا کا ہی اور صلوٰۃ اور درود بھیجنا اسکے برگزیدہ مخلوقات پر جنکا نام نامی محمد ہی اور اُنکی آل پاک پر۔ خدا کے واسطے حمد اور ستودگی ہی جسنے خلق کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہی اور رزق کو اپنی ہمت سے وسعت دی ہی اپنے تمام بندون پر اپنے فضل سے منت گستری کی۔ ہر ایک بندہ کو جسپر وہ قادر تھا اپنے احوال اور صلاح معاش دنیاوی مین وہی عطا کیا اور جس ذریعہ سے وہ اپنی مراد کو پہونچ جائے اُسے بھی عطا کیا اور جو امور آخرت مین بکار آمد ہو اُسکو مضبوط اور استوار کر دیا۔ یہ وہی عقل انسانی ہی جو ہر ایک نیکی کا سبب ہی اور ہر ایک نفع دنیاوی کی کنجی ہی اور نجات کی راہ راست ہی فضیلت دی خدا سے عز وجل نے انسان کو تمام مخلوقات حیوانی اور نباتی وغیرہ پر بعد حمد و صلوٰۃ کے سعادت مند کرے خدا انکو ای بادشاہ جلیل جسکا عنصر کریم ہی اور جوہر بافضیلت ہی عضد الدولہ عمر اُسکی دراز ہو اور دشمن اُسکے مُنہ کے بھل رہین پر گرین اور بہت جلد روح اُسکی بہشت کو پہونچے اور یہ اوصاف اُس بادشاہ مین اس سبب سے تھے کہ خدا نے اُسکو فضائل نفیسہ اور مناقب شریفہ سے خاص کیا تھا کہ عقل اُسکو بہت زیادہ دی تھی اور فہم اُسکو بہت زیادہ اور ذہن اُسکا نہایت پاکیزہ اور خلقت بدنی اُسکی بہت روشن و نمودار اور خلق اُسکا پسندیدہ دین اُسکا بہت اچھا حلم اُسکا مزین حکم اُسکا میانہ روی حیا اُسکی نہایت ستودہ سا اُسکی بہت صاف فضل اُسکا درجہ کمال پر ثنا اُسکی نہایت جمیل جود اُسکا نہایت شامل نفس اُسکا بہت بزرگ ہمتین اور ارادے اُسکے بہت روشن شجاعت اُسکی بہت یکتائی کے ساتھ فصاحت اُسکی اعلیٰ درجہ پر پہونچی ہوئی بلاغت اُسکی پوری اور تمام اپنی حد پر سخاوت اُسکی شامل تمام خلائق پر گویائی اُسکی بہت واضح ملک اُسکا نہایت ستودہ عزت اُسکی بہت گرامی مرتبہ اُسکا بہت بلند کرامت اُسکی بہت مبارک منزلتین اُسکی بہت رفیع نعمتین اُسکی بہت سیراب تقسیم اُسکی بہت جزیل تونگری اُسکی نہایت معتدل یعنے عدل و داد سے بھری ہوئی سیاست اُسکی بہت استوار ان سب خصائل اور فضائل اور مناقب مین خدا نے اُسکو کامل کیا اور باوجود اسکے پھر ان اوصاف کی زینت اس طرح پر دی کہ اُسکو دلی محبت علم اور حکمت سے ہوئی اور انھین امور مین اُسکی رغبت تھی اور ان دونون سے فائدہ اُٹھانے مین راغب تھا۔ اور بحث کرنا اور تلاش کرنی اُن چیزون کی جسکو علما نے ہر قسم کے علم اور حکمت مین ایجاد کیا ہی مصروف رہا نوشیروان کا مقولہ ہی کہ جب خدا کسی امت کی نسبت خیر کا ارادہ کرتا ہی تو اُس امت کے بادشاہون کو علم عطا کرتا ہی اور ملک کو علماے سپرد کرتا ہی۔ پھر جبکہ علم صناعت طب کا افضل علوم اور بزرگتر علوم کا قدر مین ہی اور برتر علوم کا کارآمدنی چیزون مین اور سب علوم سے زیادہ اِسکی منفعت ہی اسلیے کہ تمام آدمی امیر غریب بادشاہ رعیت سب اِسکے محتاج ہین لہذا مجھے پسند یہ بات ہوئی کہ ایسے بادشاہ کے خزینہ کے واسطے ایک کتاب کامل صناعت طب مین تصنیف کرون جو کہ جامع ہر ایک امر محتاج الیہ طبیبون وغیرہ کی ہو کہ اُسمین صحیح آدمیون کی حفظ صحت اور بیمارون کے صحت کے پھیر لانے کے قواعد مذکور ہون۔ اِسلیے کہ مین نے قدیم زمانہ کے طبیبون مین اور نئے اب

زمانہ حال کے طبیبون مین کسی ایک کی بھی تصنیف کی ہوئی کوئی ایسی کتاب نہین پائی جو شامل تمام محتاج الیہ امور کی ہو جس سے غایت اور
نتیجہ پر اس صنعت کی رسائی ہو جائے اور احکام اس صنعت کے سب معلوم ہو جائین - بقراط حکیم جو پیشوا اس صنعت کا تھا اور جسنے سب سے
پہلے اس فن مین کتابین تصنیف کی ہین اُسکا یہ حال ہے کہ بہت سی کتابین لکھین مگر ہر قسم مین اس علم کی ایک کتاب جداگانہ لکھی اور اُسنے ایک
کتاب مین جملہ محتاج الیہ مطالب صنعت ہذا کو بیان کر دیا ہے جسکی ضرورت حفظ صحت اور تدبیر امراض اور غذا و ایسے علاج کرنے مین تھی
یہ کتاب جسکی مین تعریف کر رہا ہون اسکا نام فصول بقراط ہے مترجم جسکی جالینوس نے تلخیص کی ہے اور مترجم نے اُسکو فارسی
زبان مین ترجمہ کر کے مطبع نامی اودھ اخبار مین چھپوایا ہے متن یہ کتاب یعنی فصول بقراط جملہ مصنفات بقراط کو شامل ہو کر
ایک کتاب ہو گئی ہے جو حاوی جمیع ما یحتاج الیہ کو اس صنعت کے درجۂ کمال پر پہونچنے کی ہے - مگر بقراط نے اس کتاب مین بلکہ اپنی سب
کتابون مین ایجاز اور اختصار کا ایسا ڈھنگ رکھا ہے کہ اُسکے اکثر کلام کے معانی کا سمجھنا دشوار ہو گیا ہے اور ایسی دقت ہے کہ اُن کتابون کا
پڑھنے والا تفسیر کلام کا محتاج ہے - جالینوس حکیم جو مقدم اور مفضل اس صنعت مین تھا اُسکا یہ حال ہے کہ بہت سی کتابین اِس فن مین لکھین
مگر ہر ایک کتاب ایک قسم جداگانہ فن طب مین تصنیف کی اور طول کلام اسقدر اُسمین کیا اور تکرار مضامین اسقدر کی جتنی حاجت اُسکی تھی
نہایت درجہ شرح کرنے کی اور براہین قائم کرنے کی اور رد کرنا اُس شخص کے کلام کا جسنے امر حق سے عناد کیا تھا اور اُس راہ پر چلا تھا جو
مغالطہ کا طریقہ ہے - مین نے کوئی ایک کتاب ایسی نہین پائی جسمین جملہ محتاج الیہ موجود ہون جنکا ادراک اس صنعت مین ضروری
اور جسسے اُس نتیجہ اور غرض تک رسائی ہو جو مقصود اصلی ہے اور سبب ایسی کتاب کے نہ پانے کا وہی ہے جسکو ابھی مین ذکر کر چکا ہون اور
نیاسیوس حکیم نے بھی بہت سی کتابین لکھین اور قولس اجسطی نے بھی بہت سی کتابین لکھین اور ان دونون حکیمون کی یہ رائے بھی تھی
کہ اپنی کتاب مین جمیع محتاج الیہ کو بیان کرین - مین نے اوریباسیوس کو تو ایسا پایا کہ اُس چھوٹی کتاب مین جسکو اپنے بیٹے اوثاس کے
واسطے اُسنے بایں غرض تصنیف کی تھی کہ تمام آدمیون کو بروقت غیر موجودگی طبیب کے بہت سی باتون مین بکار آمد ہو کہ جنکو متعلمین کی
طاقت کافی نہین ہے اس کتاب مین باانیہمہ اہتمام مصنف نے امور طبیعیہ وغیرہ کا کچھ ذکر نہین کیا اور اسباب کے بیان مین کوتاہی کی -
اسی طرح وہ کتاب جسکو اسی حکیم نے اپنے بیٹے کے واسطے لکھی ہے جسکا اسطاث نام تھا اس کتاب کے ۹ مقالہ ہین اُسمین بھی مصنف نے
امور طبیعیہ کا ذکر نہین کیا جو اسطقسات اور امزجہ اور اخلاط اور اعضا اور قوی اور افعال اور ارواح ہین ہان تھوڑا سا ذکر اِن امور کا کیا ہے
اِن دونون کتابون مین اِس حکیم نے عمل جراحی کا کچھ ذکر نہین کیا جو دستکاری سے متعلق ہین - رہی وہ بڑی کتاب اُسکی جسکو اپنے
بادشاہ کے واسطے ستر مقالہ مین تصنیف کیا تھا اُسکا ایک ہی مقالہ مجکو ملا جسمین تشریح اعضاے ظاہری اور اعضاے باطنی کا ذکر ہے
قولس حکیم نے اپنی کتاب میں بھی امور طبیعیہ کا تھوڑا ہی سا بیان کیا ہے اور اسباب اور اعراض اور علامات اور تمام انواع مداوا اور عمل
جراحی کو بہت اچھے طور پر بیان کیا ہے لیکن جو کچھ اُسنے بیان کیا ہے طریقہ ہاے تعلیم پر نہین ہے - نئی آمد اور زمانہ حال کے طبیب جنکا
طبقہ جدید ہے اُنہین سے کسی شخص کی مین نے ایسی کتاب نہین پائی جسمین وہ شخص جملہ محتاج الیہ کو بیان کرتا البتہ اہرون طبیب نے
ایک کتاب ایسی بنائی ہے جسمین علاج امراض اور علل اور اسباب و علامات امراض و مداوا امراض کا بخوبی بیان کیا ہے اور سوا اِن امور کے
اور سب چیزون مین اختصار بدون شرح واضح کے کر دیا ہے اور باانیہمہ اُسکی کتاب مین ایک یہ بھی بڑی خرابی ہے کہ وہ ترجمہ تحت اللفظ ہے
کہ اُسکے پڑھنے والے پر اکثر الفاظ کے وہ معنی جو اُن الفاظ سے اہرون کو مقصود ہین نہین کھلتے خصوصاً اُس پڑھنے والے پر جسنے

ترجمہ حنین بن اسحاق کا حواہ اَور لوگون کا نہ دیکھا ہو۔ یوحنّا بن سرافیون کا یہ حال ہو کہ اُسنے ایک کتاب ایسی لکھی جسمین علاج علل اور امراض کا اُسی قسم کا لکھا ہو جو محض تدبیر سے ہوتا ہو اور علاج بالید یعنے جراحی کا کچھ ذکر ہی نہین کیا اور بہت سے علل کا بیان بھی ترک کر دیا کہ اُنکا ذکر ہی نہین کیا۔ اس بات کا ثبوت یہ ہو کہ یوحنّا نے علل دماغی مین سے اُس علت مشہورہ کا بیان چھوڑ دیا جسکو قطرب کہتے ہین اور مرض عشق اور اُس اشترخا کو بیان ہین کیا جس سے قولنج پیدا ہوتا ہو۔ آنکھ کے علاج مین اُس مدہ کا علاج نہین بیان کیا جو بدون قرحہ کے آنکھ مین پڑ جاتا ہو اور نہ اُس نشان اور دھبہ اور سپیدی کا ذکر کیا جو آنکھ مین پیدا ہوتی ہو اور نہ اُسنے نتو یعنے آنکھون کے چیرہ جانے کا علاج کما ینبغی لکھا ہو اور نہ علاج سرطان چشم کا ذکر کیا اور نہ استفاخ اور وردینج اور مجشا اور غرب یعنے ناسور گوشۂ چشم اور برد اور تحجر اور شعیرہ اور شوک اور شترہ یہ بیماریان جو آنکھ مین ہوتی ہین اور پلکون کا چپک جانا اور سلاق یعنی پلکون کا موٹا ہو جانا وغیرہ وغیرہ ان بیماریون کا کچھ ذکر نہین کیا جو پلکون مین ہوتی ہین اور انتشار کا بھی ذکر نہین کیا۔ معدہ کے امراض مین اُس دودھ کا جو معدہ مین لبستہ ہو جائے اور وہ خون جو معدہ مین جم جائے اُسکا علاج نہین بیان کیا۔ اور ورم کے باب مین سلع یعنے بتوڑی اور غدد جسکو گلٹیان کہتے ہین اور عقد جسکو گرہین اور گانٹھین کہتے ہین اور داء الفیل اور وہ ورم کہ شریان کے پھٹ جانے سے پیدا ہوتا ہو جسکا ابو رسما نام ہو اُنکو بھی نہین بیان کیا اور رحم کے امراض مین رجا یعنے جھوٹا حمل اور بواسیر رحم اور شقاق رحم اور جو قروح رحم مین پیدا ہوتے ہین اُنکا اور جو ریاح رحم مین پیدا ہوتے ہین اُنکا ذکر نہین کیا اور نہ اُنکے علاج کا۔ قضیب کے امراض مین اُس تندی کو جو قضیب مین بے شہوت جماع کے پیدا ہوتی ہو نہین بیان کیا۔ سطح جلد مین جو بیماریان پیدا ہوتی ہین اُنمین سے مسون کا ذکر نہین کیا۔ اور نہ عرق مدنی جسکو نارو کہتے ہین اور نہ دوالی جو پاؤن مین پیدا ہوتی ہین اور نہ اُن دوالی کو جو خصیتین مین ہوتی ہین اور نہ ہتیلیون کے پھٹ جانے کو پاؤن کے پھٹ جانے کو اور نہ اُنگلیون کے پھول جانے کو ہمیاس جسکا نام ہو اور نہ وخس جسکو بسہری کہتے ہین اور نہ اُن بیماریون کو جو ناخن مین پیدا ہوتی ہین اور نہ توثہ کو جو چہرہ پر پھنسیان نکلتی ہین بیان کیا۔ نہ ہوام کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کو بیان کیا نہ زہر کے علاج کا ذکر کیا نہ اُن دواؤن کو بیان کیا جو زہر قاتل ہین نہ ہوام کے کاٹنے اور ڈنک مارنے اور عقرب جرارہ کے ڈنک مارنے کا علاج بیان کیا اور نہ علاج قملۃ النسر کا لکھا۔ نہ علاج ایسے قروح کا جنمین گوشت بھر لانے اور مندمل کرنے کی حاجت ہوتی ہو بیان کیا۔ اور جو کچھ لکھا بھی ہو محض بے ترتیب ہو۔ تا اینکہ اُسنے اکثر بہت ایسے امراض کا ذکر کیا ہو جنکا بیان کرنا بموجب ترتیب اعضا کے مناسب تھا جس باب مین اُسنے اُن امراض کا بیان کیا ہو جو ظاہر بدن مین پیدا ہوتے ہین اُسی باب مین بعض علاج رحم کے اور نقصان باہ اور سیلان منی کو بھی لکھ دیا ہو اور اسی طرح منھ کی بدبو اور ناک کی بدبو اور جونک جو حلق مین چمٹ گئی ہو اسکا علاج بھی امراض ظاہری کے باب مین لکھ دیا ہو۔ حالانکہ اُسکو مناسب تھا کہ انکا بیان علاج مین اُن امراض کے کرتا جو بترتیب اعضاء بدنی مذکور ہوتے ہین۔ اور یہ بھی جو کچھ اُسنے بیان کیا ہو تعلیمی طریقون پر نہین بیان کیا ہو۔ ہان جو کچھ اُسنے مداواے علل اور اسباب اور علامات امراض مین لکھا ہو اُسکی شرح مین بڑی کوشش کی ہو اور جو چیز محتاج شرح کرنے کی تھی اُسکی انتہا درجہ تک شرح کر دی۔ مسیح جو یہ بھی طبقہ احداث مین داخل ہین اُسنے بھی ایک کتاب لکھی ہو جسمین وہی طریقہ اختیار کیا ہو جو طریقہ آہرون کا ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ امور طبیعیہ کی شرح کم کرتا ہو اور جو امور طبیعی نہین ہین اُنکی شرح مین بھی کمی کرتا ہو اور باوجود اس خرابی کے ترتیب اُسکے کتاب کی اور جو کچھ اُسنے اُس کتاب مین لکھا ہو اُس سے معلوم ہوتا ہو کہ اُسکو علم کم تھا اور تصنیف کتاب کی معرفت اور شناخت بھی اُسے کم تھی۔ تا اینکہ اُسنے اُن قوانین کا جنکی کارروائی ترکیب ادویہ مین

سو قی ہے اپنی کتاب کے اُنیسوین[19] باب مین لکھا اور اُسکے بعد کسیقدر امور طبعیہ کا ذکر کیا پھر بعد اُسکے بیان ایسے علل اور امراض کا کیا
جو سر او متصل سر کے اور اعضا کو عارض ہوتے ہین حالانکہ یہ چیزین ایسی تھین کہ انکا ذکر اس مقام سے بہت پہلے کرنا چاہیے تھا۔
محمد بن زکریا رازی کا حال ہے کہ اُسنے ایک کتاب جو بنام منصوری مشہور ہے تصنیف کی اور اُسمین بہت سے جملے اور جامع امور صنعات
طب کے بیان کیے اور جو چیز محتاج الیہ اس فن کی ہے اُسکے بیان سے غفلت نہین کی مگر اُسمین پوری پوری شرح اپنے کلام کی نہین کی
اور ایجاز اور اختصار کا استعمال زیادہ کیا اور یہی غرض مقصود اُسکے اِس کتاب کی تالیف مین تھی ایک کتاب اور اُسنے تصنیف کی
اُسکا نام کتاب رکھا لیکن وہ کتاب رازی کی جسکا نام حاوی کبیر ہے اُسکو مین نے ایسا پایا کہ جمیع محتاج الیہ طبیبون کا بیان اُسمین ہے
حفظ صحت اور مداوا امراض و علل جو تدبیر دوائی و تدبیر غذائی ہوتا ہے اور علاج بدن اور اسباب علاج کو بھی لکھ دیا ہے اور تدبیر
علاج امراض و علل مین جسکی طرف طالب اِس صنعت کا محتاج ہے اُسکے بیان مین غفلت نہین کی۔ مگر اُسمین کوئی چیز علم امور طبعیہ کا
بیان نہین کیا جیسے علم استقسات اور علم امزجہ و اخلاط اور علم تشریح اعضا اور نہ علاج بالید کا ذکر کیا اور نہ جو کچھ اُسنے لکھا
ترتیب و نظام اُسکا درست ہے اور نہ جہت تعلیم پر اُسکا بیان ہے اور نہ اُس کتاب کی تقسیم مقالات اور فصول اور ابواب پر ایسی ہے
کہ جس سے اُسکا علم اور اُسکی معرفت صنعات طب اور تالیف کتب کی ظاہر ہوتی اور اُسکی فضیلت اور اُسکے علم کی وقعت صنعات طب
اور حُسن تالیف کتب مین معلوم ہوتی۔ میرے دل مین اُسکی نسبت یہ بات آتی ہے اور جب اُسکے علم اور فہم کو اِس کتاب کو دیکھ کر مین
قیاس کرتا ہون تو مجھے دو حالتون مین سے ایک حالت کا توہم ہوتا ہے یا تو یہ ہے کہ جو کچھ اُسنے تصنیف کیا اور جسقدر علم طب کے مسائل
اِس کتاب مین بیان کیے یا تو اُسکی غرض یہ تھی کہ ایک یادداشت خاص اپنے واسطے طیار رہے کہ اُسکے محتاج الیہ جو امور از قسم حفظ صحت
و مداوات امراض کے بروقت بوڑھے ہونے اور پیر فرتوت ہوجانے کے ہون اُنمین اسی یادداشت کی طرف رجوع کرے۔ یا یہ بات تھی
کہ اُسکو اپنی کتابون پر کوئی آفت پہونچنے کا خوف تھا یعنی اُسکو اِس بات کا خوف تھا کہ جو کتابین عمدہ تصنیف کر چکا ہے وہ ضائع ہوجائین
پس اُن کتابون کی عوض مین اِس یادداشت کو یعنے حاوی کبیر کو لکھ لیا اسی سبب سے زیادہ اہتمام اُسکی خوبی تالیف اور خوبی نظام مین
نہ کیا۔ یا یہ بات تھی کہ آدمیون کا محض فائدہ پہونچانا اُسکو منظور تھا اور اپنا نام نیک باقی رکھنا بعد اپنی زندگی کے اُسکو مدنظر تھا لہٰذا حاوی کبیر مین
جو کچھ لکھا بطور حاشیہ او تعلیق کے نامرتب اِس طرح پر لکھا کہ جب اُسمین نظر ثانی ہوگی اُسکی درستی نظم اور ترتیب ہوجائیگی اور جو مضمون مناسب جس مقام کے ہین
اُسی جگہ بڑھا دیے جائینگے جیسا لائق اُسکی شان اور منزلت کے ہے بنظر معرفت اور شناخت اس علم کے اور پھر بعد اِس ترتیب کے یہ کتاب کامل اور
پوری ہوجائیگی۔ مصنف اسی تصور مین تھا اور موانع تہذیب اور ترتیب کے پیدا ہوتے رہے کہ یکایک اُسے موت آگئی اور یہ ارادہ تمام کو نہ پہونچا
پھر اگر اُسکا مقصود اِس کتاب سے طول کلام اور کلام کا بڑھانا بدون کسی حاجت اضطراری کے تھا کہ جس اضطرار نے اُسکو اِس طول کی طرف
متوجہ کیا تو یہ اُسنے اچھا نہ کیا اتنی طولانی کتاب لکھی کہ اکثر علما اُسکی نقل کرنے سے اور اُسکے پڑھانے سے عاجز ہوگئے سوا اُسے چند
ایسے لوگون کے جو زردار صاحب مقدرت تھے اور اہل ادب یعنی لغات عربی کو اچھی طرح جانتے تھے اسی جہت سے یہ کتاب کمیاب ہوگئی
اور یہ طول جو اِس کتاب مین ہے اسبب اُسکا یہ ہے کہ رازی بیان مین ہر ایک مرض اور اسباب اور علامات اور مداوا مین جو کچھ ہر ایک طبیب نے
قدما اور محدثین سے کہا ہے سب کو نقل کر دیتا ہے بقراط ہو خواہ جالینوس اور ابی اسحاق بن حُنین اور جو لوگ اِن دونون کے بیچ مین اطباء قدیم
اور جدید گذرے ہین۔ اور جو کچھ ہر ایک طبیب نے کہا ہے اُسمین سے کسی بات کو رازی چھوڑ نہین دیتا جو اِس کتاب مین ذکر نہ کرے

اور علی ہذا القیاس اسی سبب سے اسکی یہ کتاب ایسی ہوگئی کہ تمام کتابین طب کی گویا اسمین محصور ہوگئین یہ بیان خرابی ان کتابون کا تھا اب اس بات کا جاننا مناسب ہے کہ اطبا و حاذقین اور ماہرین اس بات پر سب متفق ہین کہ طبائع امراض اور اسباب اور علامات اور مداواے امراض کا بیان بخوبی کرتے مین اور اسمین باہمی کچھ خلاف نہین ہے مگر کمی بیشی بیان کی یا بعض الفاظ کی کمی بیشی مختلف ہوتی ہے۔ اسلیے کہ جن قوانین اور طرق کو تعریف امراض و علل اور اسباب اور مداوات امراض مین مد نظر رکھتے ہین وہ طریقے بعینہ یکسان ہین۔ اور جب ایسی بات ہوئی پھر اب اسباب کی کیا حاجت ہے کہ قدما اور محدثین اطبا کے اقوال کو ہم الٹ پلٹ کر مکرر لائین۔ اسلیے کہ ہر شخص نے وہی بیان کیا ہے جو دوسرے کا قول ہے۔ کیونکہ طبائع امراض اور اسباب اور مداوات امراض مین سواے کمی بیشی اور اختلاف الفاظ کے کچھ اختلاف نہیں ہے۔ اور اگر کسی نے انواع ادویہ کے استعمال مین کچھ کسی سے مخالفت کی ہے تو قوت ادویہ اور منافع مین ادویہ کے کچھ مخالفت نہین ہے۔ یہی نہ کسی نے بھی تجویز کی کسی نے امرود اور کسی نے رعرور یہ تو سرد دواؤن مین کسی نے زنجبیل اور کسی نے فلفل کسی نے دار فلفل پس یہ دوائین اگرچہ انواع مین انکے اختلاف ہے مگر قوت اور منافع مین ان ادویہ کے بجز کمی بیشی کے اور کچھ اختلاف نہین ہے پس مناسب محمد بن زکریا رازی یہ تھا اور جو کچھ رازی نے اسکے ذکر سے اپنی کتاب کو بڑھایا ہے اسکی نسبت بھی مناسب یہ تھا کہ بعض اطبا کے نقل قول پر اکتفا کرتا۔ اور جو شخص کہ افضل از روے علم کے ہے اور صناعۃ ہذا مین اسے تقدم زیادہ ہے اور جسکی وضع اور تصنیف نہایت درجہ خوبی اور حسن پر ہے اور جسکا تجربہ بھی سب سے زیادہ ہے اسی کے کلام کی نقل کرتے اور اسی کی شہادت پر رازی اکتفا کرتا پھر اسکی کتاب بآسانی مختصر ہو کر آدمیون پاس دست بدست پھرتی اور مشہور ہوتی۔ اور اب تو جہان تک میری تلاش کی انتہا ہوئی ہے مجھے نہین علم ہے کہ اس کتاب کا کوئی نسخہ بجز چند نفر اہل ادب اور مستطیع لوگون سے کسی کے پاس ہو۔ مگر مین اپنی اس کتاب مین جمیع محتاج الیہ اطبا کو بیان کرونگا کہ جنکی معرفت اور شناخت سے طبیب ماہر کو استغنا نہین ہوتا وہ امور حفظ صحت اور مداواے امراض اور علل کے ہون خواہ طبائع امراض اور انکے اسباب سے ہون خواہ جو عوارض کہ امراض کے تابع ہوتے ہین اور جو علامات کہ امراض وغیرہ پر دلالت کرتی ہین اور علاج اور تدبیر جو بذریعہ دوا اور غذا کے ہوتی ہے اور ان سب امور مین ذکر انھین اشیا کا کرونگا جنکی نسبت تجربات بخوبی ہو چکے ہین اور قدماے اطبا نے جنکو اختیار کیا ہے باین نظر کہ انکی منفعت کی صحت بخوبی ہو چکی اور انکا امتحان پورا ہو گیا ہے اور سواے ایسی چیزون کے سب کا بیان مین نے چھوڑ دیا اور سب کو مطروح الذکر کر دیا ہے۔ اور استشہاد یعنے سند اسکی تجربہ اور صحت کی جالینوس اور بقراط کے قول سے دونگا کہ یہ دونون صناعت ہذا مین متقدم گذرے ہین۔ خصوصاً جو قوانین اور دستورات اور اصول ایسے ہین جنکو اصحاب قیاس مانتے ہین اور انپر عملدرآمد ہو رہا ہے اور جسپر بناے صناعت ہے در بارۂ حفظ صحت اور مداواے امراض کے۔ ادویہ جو مین نے لکھی ہین وہی ہین جنکا استعمال اقلیم چہارم کے اطبا کرتے ہین اور عراق اور فارس مین جنکے استعمال کا طریقہ جاری ہے اور جنکی منفعت کثیرہ ہر ایک مرض مین امراض سے بخوبی معلوم ہو چکی ہے۔ اسلیے کہ بہت سی دوائین ایسی ہین کہ جنکو قدماے یونانین بیمارون کو کھلاتے پلاتے تھے اور اہل عراق کے اطبا نے اقلیم چہارم مین بھی انکی فضیلت کا ذکر کیا ہے جس طرح بقراط نے اپنی اس کتاب مین لکھا ہے جسکو امراض حادہ کی کتاب سے موسوم کیا ہے بیماران مرض ذات الجنب کی طبیعت کی لیسنگی کے کھولنے کی غرض سے خربق سیاہ کو دینا چاہیے۔ اور جالینوس وغیرہ اطباے یونانی ایسے امراض حادہ مین ماء العسل دیتے تھے لیکن اطباے عراق اور فارس کے امراض حادہ مین استعمال جلاب کا شکر ملا کر خواہ گلاب وغیرہ کا استعمال بجاے ماء العسل کے کرتے ہین۔ اور جنھنے اپنی اس کتاب مین بیان کیا ہے کہ حل طبیعت اصحاب ذات الجنب اور دیگر بیماران امراض حادہ کے واسطے

التماس اور ترنجبین اور تمرہندی اور شربت ورد اور خمیرۂ بنفشہ اور آب لبلاب وغیرہ کا کرنا چاہیے۔ اور یہ بات فقط بطور مثال کے
ہم لکھتے ہین کہ جس طریقہ سے ہم اس کتاب مین صفت امراض اور اسباب اور علامات امراض اور مداواے امراض کی کرینگے۔ وہ یہ ہے
کہ مثلاً ہم ذات الجنب کی صفت اس طرح سے کرینگے کہ ذات الجنب ایک ورم گرم ہے جو اندرونی جھلی مین سینہ کے ایسے مادہ سے پیدا ہوتا ہے
جو سر سے گرکر خواہ بعض اعضاے قریبہ سر سے اعضاے سینہ پر گر کے پیدا ہوتا ہے۔ اور اکثر اس جھلی پر جو مادہ گرتا ہے صفراوی ہوتا ہے
اور بوجہ اپنی لطافت کے اُسی جھلی کے جرم مین نفوذ کرجاتا ہے لہذا ورم پیدا ہوتا ہے۔ اسلیے کہ یہ جھلی رقیق ہے اور سخت بھی ہے مواد غلیظہ کو قبول
نہین کرتی ہے اور نہ مواد غلیظہ اسمین نافذ ہوسکتے ہین۔ اور اسباب ورم کو مین نے احوال ورم کے بیان کرنے کے مقام پر لکھ دیا ہے۔ ورم
ذات الجنب کے تابع چار قسم کے اعراض لازم ایسے ہوتے ہین جو کہ جدا نہین ہوتے ہین (۱) تپ (۲) کھانسی (۳) درد (۴) ضیق النفس
یعنے سانس کی آمد رفت مین تنگی۔ اور بیشتر اس ورم سے مع اعراض مذکورہ ایک درد بھی ایسا پیدا ہوتا ہے جو پسلیون کی جانب سے
اُٹھکر ترقوہ یعنے چنبر گردن تک پہونچتا ہے اور ترقوہ کے اُسی طرف یہ درد پہونچتا ہے جس طرف کی پسلی مین درد ہو اور جس طرف مرض مذکور کی
ابتدا ہوئی ہو۔ اور اکثر یہ درد نیچے کی طرف اُترتا ہے کہ ناحیۂ جگر اور جس رخ پر جگر کی خلقت ہے اُدھر اُترتا ہے خواہ بائین طرف جدھر طحال
واقع ہے اُدھر یہ درد اُترتا ہے۔ (اور یہ چڑھنا اُترنا درد کا اعراض لازمہ ذات الجنب سے نہین ہے بلکہ عرض مفارق ہے کبھی ہوتا ہے اور
کبھی نہین) تپ کا عروض اس ورم کے ہمراہ اسلیے ہوتا ہے کہ ورم گرم قلب کے قریب ہوتا ہے اور قلب کو اسکی سخونت گرم کردیتی ہے اور بذریعہ
شرائین اور جہندہ رگون کے جنکا مبدا قلب ہے سخونت تمام بدن مین پہونچکر تپ پیدا کرتی ہے۔ وجع ناخس یعنے درد کے ساتھ چبھن اسواسطے
ہوتی ہے کہ جتنے اجسام درد کے اغشیہ اور جھلیون کو عارض ہوتے ہین سب کا خاصہ یہی ہے کہ چبھن پیدا کرین۔ کھانسی اسلیے آتی ہے کہ طبیعت
بدنی اُس فضلہ کے دفع کرنے پر حرکت کرتی ہے جسنے ورم مذکور کو حادث کیا ہے اور جو کچھ بقیہ اُس فضلہ کا موجود ہے اُسکے اخراج سے
تنقیہ آلات تنفس کرنے کے واسطے وہی طبیعت حرکت کرتی ہے پس کھانسی آتی ہے۔ ضیق النفس اور سانس مین تنگی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ورم
مذکور آلات تنفس اور مجاری تنفس مین تنگی پیدا کرتا ہے لہذا جو ہوا بذریعہ استنشاق کے سینہ مین داخل ہوئی وہ اچھی طرح پھیلنے نہین پاتی ہے
اور جسقدر جگہ اُسکے پھیلنے کو درکار ہے بوجہ ورم کے نہین ملتی ہے لہذا دم گھٹتا ہے اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے۔ انھین اعراض مین ایسے امور بھی
ہین کہ اگر ایک بھی کم ہو جائے ذات الجنب خالص نہوگا۔ درد کا ناحیۂ جگر خواہ بجانب طحال پہونچنا اسکی وجہ یہ ہے کہ ورم حجاب تک اُترآتا ہے
اور جگر اور طحال دونون کو ورم حجاب اپنی طرف جذب کرتا ہے۔ پیش بینی احوال اس مرض کی خواہ پیشین گوئی کہ انجام مین کیا ہوگا مریض
سلامت رہیگا خواہ مرجائیگا۔ اُسکی یہ صورت ہے کہ اگر نفث یعنے خروج رطوبات سینہ سے پہلے ہی سے شروع ہوجائے مرض مذکور سلیم ہوگا
اور تھوڑے زمانہ تک رہیگا اسلیے کہ مادہ مرض کا لطیف ہے اور نضج بھی اُسمین جلد آگیا ہے اور قوت بھی اُسکے اخراج پر قوی ہے۔ اسی واسطے
بقراط نے کہا ہے کہ اگر نفث بدی اول مرض مین آنے لگے اور بآسانی آتا ہو زمانہ مرض کوتاہ ہوگا یعنے جلد صحت ہوگی اور اگر نفث ابتدا ے
مرض سے نظاہر ہو بلکہ متاخر ہوجائے مرض مین طول ہوگا اسلیے کہ مادہ مرض غلیظ ہے اور اُسمین لزوجت ہے کہ بدشواری نضج پائیگا۔
اگر نفث تھوڑا تھوڑا آتا ہو اور دشواری اُسکے نکلنے مین نہو یہ دلیل اس امر کی ہے کہ مرض کا زمانہ تزاید ہے اور طبیعت نے مادہ کو نضج دینا شروع
کیا ہے اور اگر نفث کی مقدار کمی بیشی مین معتدل ہو اور رقت اور غلظ مین بھی اعتدال ہو اور بآسانی نکلتا ہو اور چکنا ہو اور تھوڑا تھوڑا
آتا ہو اور اجزا اُسکے مستوی یعنے ہموار ہون ایسا نفث محمود ہوگا اسلیے کہ اسکی دلالت ہے ایسے مادہ پر جو کہ جید ہے اور نضج پاچکا ہے اور ذخیرہ ایسے

نفث کو دلالت ہی کہ مرض اپنے زمانہ منتہی کی نہایت کو پہونچ گیا ہی - پھر اگر نفث بدشواری تھوڑا تھوڑا نکلتا ہو اور غلیظ ہو خواہ رقیق سیال ہو
اور درد کی بھی شدت ہو یہ علامت ردی ہی اسلیے کہ اس سے خلط کی خامی اور ناپختگی معلوم ہوتی ہی - اور اگر نفث کی رنگت زرد ہو مادہ صفراوی کی
دلالت کریگا اور اگر زردی زیادہ ہو یہ علامت خراب ہی اسلیے کہ اس سے معلوم ہوگا کہ حرارت کی شدت ہی اور صفرا غالب ہی - اور اگر نفث کا رنگ سرخ ہو
مادہ دموی ہوگا اور اگر سرخی زیادہ ہو یہ بھی مذموم ہی - اور اگر سپید نفث ہو اور سپیدی کے علاوہ قوام اسکا غلیظ ہو خواہ رقیق ہو اور زیادہ رقت اسمین نہو
دلیل ہوگی کہ نضج دیر میں پائیگا اور مدت مرض طولانی ہی - اور اگر نفث مین تیرگی ہو یا سیاہ ہو ایسا نفث ردی اور قتال ہی خصوصاً کہ بوے بد بھی
اسمین آتی ہو اسلیے کہ یہ کیفیت نفث کی شدت عفونت پر دلالت کرتی ہی - اور اگر نفث کی رنگت سبز ہو خواہ زنگاری ہو یہ بھی اسی طرح کا ہی
بقراط نے کہا ہی کہ اگر مریض مبتلاے ذات الجنب ساتوین روز تنقیہ تھوکے چودھوین روز مرجائیگا پھر اگر بیچ مین کوئی علامت نفث محمود کی
ظاہر ہو جائے موت اسکی ستر ہوین دن تک متاخر ہوگی - اور اگر ابتدا ہی سے علامات ردیہ ظاہر ہون ساتوین روز مریض مرجائیگا -
ساتوان روز یوم بحران جید کا ہی اگر اس دن علامات ردی ظاہر ہون موت مریض کی خبر بد دینگے - مداوا اور علاج کی یہ کیفیت ہی کہ استفراغ
اس مادہ کا کرنا چاہیے کہ جسنے ورم پیدا کیا ہی فصد کے ذریعہ سے خواہ بذریعۂ اسہال کے اور مرض کو غذائین اور ادویہ ایسی جو تبرید اور
ترطیب پیدا کرین اور تپ کی حرارت کا اطفا کرین اور یبوست او خشکی تپ کی دور کردین اور ایسی ادویہ ہون جو تلیین اور تحلیل او نضج پیدا کرین
اور نفث کے خروج مین آسانی پیدا کرین اور ایسے ضماد تجویز کیے جائین جو ورم کو تحلیل کرین اور خروج مادہ مین آسانی پیدا کردین اور
خواص ان ضمادات کے بقدر لطافت او غلظ مادہ کے ہونے چاہیین - اور کماد یعنے سینک کی ادویہ جنسے درد مین سکون پیدا ہوتا ہی اور
اسی قبیل اور قسم کے مداوات بقدر قوت مرض اور ضعف مرض کے اور بقدر حدوث اعراض کے جیسے کہ ہم انکو بیان کرینگے ان مقامات مین
جسمین کہ ہم علاج امراض اعضاے نفس کا لکھینگے اور ذات الجنب اور ذات الریہ وغیرہ کے علاج کے طرق کا ذکر کرینگے - اسی طرح ہمارا طریقہ
ہر ایک مرض اور علت اور اسباب امراض کے اور علامات امراض کے اور مداواے امراض کے بیان کرنے کا اس کتاب مین ہی اور یہ سب امور
ہم اس عنوان سے لکھینگے کہ پہلے ہم علم اسطقسات اور امزجہ اور اخلاط اور اعضا وغیرہ کا بیان کرینگے جسکی طرف ماہرین اطبا محتاج ہین
اس طرف پہونچنے مین جدھر آدمی بالطبع متوجہ ہی اور جس غرض کو اطباے گرامی اپنی غرض مقصود خیال کرتے ہین اور وہ یہی ہی کہ صحیح
ابدان کی صحت کی حفاظت کیجائے اور بیمارون کی صحت دور شدہ پھر واپس لائی جائے - اور یہ ساری محنت اور یہ اہتمام سب نے
اسواسطے کیا ہی کہ طبیبون پر سہولت اور آسانی پیدا ہو جائے کہ ایک ہی کتاب حاوی جمیع محتاج الیہ کی ہو - اور یہ بھی مین نے التزام کیا ہی
کہ کوئی بات ایسی جسپر لوگون نے کچھ کہا ہی اسکو چھوڑونگا اور نہ کسی اور کے واسطے اسے رہنے دونگا بلکہ مین خود ہی اسکو شرح و بسط
بیان کرونگا اور جو کچھ اسمین لانا چاہیے وہ سب کچھ کہدونگا - اور ان سب امور کے بیان مین طریقۂ اختصار کو ملحوظ رکھونگا مگر شرح مطالب
اور پورا پورا بیان ان معانی کا جو ہر ایک قسم کے مباحث مین مقصود ہین بھی کرونگا - اور تطویل کلام اسی جگہ پسند کرونگا جس جگہ [illegible]
انکا معانی نامضبوط ہین اور انمین وضوح نہین ہی - اور جب مین نے یہ طریقہ عمدہ اختیار کیا ہی مجھے [illegible] اطبا کے قول [illegible]
کرنے کی ہر مسئلہ مین کیا حاجت ہی - اسلیے کہ طبیب ماہر کو سزاوار نہین ہی کہ اس طریقہ اور دستور سے جسکو مین نے [illegible] کیا ہی [illegible]
اور [illegible] سے غبی او بے پروا ہو جائے - مراد یہ ہی کہ معرفت طبائع ابدان اور اختلاف طبائع کے حالات کا [illegible] کی
معرفت جسکے جہت سے تغیر حالات بدن کا ہوتا ہی اور معرفت طبائع امراض اور اختلاف حالات امراض کی معرفت [illegible] وغیرہ

جو حفظ صحت اور رد اوا سے امراض مین مستعمل ہوتے ہین اُنکی معرفت سے بے پروا ہو جائے بلکہ اُنکو ضرور بیان کرے - پھر جب ایسی بات ہو اور بھی امر ضروری اور لابدی ہو تو مین اب شروع کرتا ہون اِس مقام پر بیان کرنا اُس امر کا جو اِن سب امور مین محتاج الیہ ہو اور پہلے ابتدا کرتا ہون اُن وصیتون کے بیان سے جنکو بقراط وغیرہ علماء اطبا اور ماہران فن نے لکھا ہو اور اُن اخلاق اور عادات کو بیان کرتا ہون جنسے ہر ایک طبیب کو آراستہ اور خوگیر ہونا چاہیے بعد ازان پھر مین اُن رؤس ثمانیہ اور آٹھ مسائل ابتدائی کا بیان کرونگا جنکے جاننے کی حاجت سب کو ہر ایک کتاب کے پڑھنے مین ہو انشاء اللہ تعالیٰ

باب دوسرا بیان مین وصایا سے بقراط وغیرہ کے ہو جو قدمار اطبا و علما اس فن لکھے

مین کہتا ہون ہر آئنہ سزاوار ہو کہ جو شخص ارادہ اِس امر کا کرے کہ طبیب فاضل اور عالم با عمل ہو جائے اُسکو چاہیے کہ پیروی کرے بقراط حکیم کے اُن وصیتون کی جو بقراط نے اُن اطبا کے واسطے جو اُسکے بعد ہوے ہین لکھی ہین - پہلی وصیت بقراط اُن لوگون کو یہ ہو کہ اپنے اُستاد معلم کی فضیلت اور بزرگداشت کرین اور اُنکی ستایش کرتے رہین اور اُنکی سپاس گزاری کرین - اور اپنے اساتذہ کا مقام بزرگی وہی تجویز کرین جو اُنکے آبا اور پدران حقیقی کا مقام ہو مترجم بلکہ علم اخلاق مین بیان ہوا ہو کہ باپ سے زیادہ اُستاد کو فضیلت ہو اسلیے کہ باپ تو سبب حیات فانی کا ہو اور اُستاد سبب حیات ابدی اور جاودانی کا ہو پس بقول شاعر ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا متن اُستاد کی تکریم اُسی قدر کرین جسقدر تلامذہ اور شاگردون کو اُنکی بدولت کرامت حاصل ہوئی ہو یا مراد یہ ہو کہ جسقدر اساتذہ مکرم تھے اور جس درجہ اُنکو کرامت اور بزرگی تھی اُسیقدر اُنکی تکریم تلامذہ کو کرنی واجب ہو - اپنے اساتذہ سے بحسن مکافات پیش آئین اور اُنکے ساتھ نیکوکاری زیادہ ہو بہ نسبت اساتذہ کے جیسے اپنے باپ سے بنیکی پیش آتے ہین - اپنے اساتذہ کو اپنے مال و متاع مین شریک کرین اور کیا اچھی بات اِس مقام پر بقراط نے کہی ہو اور کیا عمدہ دلیل تشبیہ اساتذہ کی باپ سے دینے مین لکھی ہو - اور وہ یہ بات ہو کہ جس طرح مان باپ اپنی اولاد کے سبب وجود خارجی اور حیات کے ہین اِسی طرح اُستاد اور معلمین سبب اپنے شاگرد کے شرف اور نبالت کے ہین اور نام نیک شاگرد کا اُستاد کی وجہ سے باقی رہتا ہو بعد زمانہ حیات مین اُسکے علم کی شہرت ہونے سے بھی نیکنام رہتا ہو اِسی سبب سے آدمی پر حق اُستاد معلم کا ادا کرنا واجب ہو جیسے باپ کا حق واجب ہوتا ہو بقراط نے یہ بھی کہا ہو کہ اپنے اُستاد کی اولاد اپنے بھائی قرار دو اور اُن پر بھائیون کو مثل برادران حقیقی کے سمجھو - یہ بھی بقراط کا قول ہو کہ سزاوار ہو کہ بخل تعلیم مین اِس علم کے نہ کیا جائے اور جو مستحق تعلیم علم ہو اُسکو بدون کسی اجرت اور بدون کسی شرط کے اور بدون مطالبہ عوض کے تعلیم صناعت بنائی کرنی چاہیے - اور جنکو تعلیم کرو اُنھین بمنزلہ اپنی اولاد کے قرار دو اور بمنزلہ اولاد اپنے اُستاد کے اُنکی تعلیم اور تربیت کو اِس طرح پوری کرو جیسے خاص اپنی اولاد اور اولاد اُستاد کی تربیت کو پوری کرتے ہو - اور جو غیر مستحق ہو اُسکو اِس فن کی تعلیم نہ کرو جیسے شریر اور بدکردار خواہ سفلہ مزاج آدمی کہ اُنکو استحقاق اِس شرافت کا نہین ہو مترجم جنہنے شرافت نسبی کے رسالہ مین بخوبی ثابت کیا ہو کہ آزادی کو بالطبع ایسے ایسے امور سے متنفر کرنا اگرچہ اُنکی اصلاح ضرور ہوتی ہو تاہم اصالت کا جوش جو کہ جزو خلقت ہو گیا ہو ضرور آ ہی جاتا ہو - اکثر حجام اور بدنسب لوگون نے علم طب ہمارے زمانہ مین حاصل کیا ہو مگر اُنکے اخلاق اور عادات ایسے ہین کہ بیمارون کو ضرور اُنسے ایذا پہونچتی ہو - علاوہ دلائل عقلی کے تجربہ قطعی اِس مسئلہ کے ثبوت مین کافی ہو متن بقراط نے وصیت کی ہو کہ طبیب کو لازم ہو کہ کوشش کرنی بیمارون کے مداوا مین اور اچھی تدبیر اُنکی غذا اور دوا مین کرنی چاہیے اور حق معالجہ مین طلب مال نہ کرے بلکہ غرض علاج سے (اور خصوصاً غربا کے علاج سے) اجر اور ثواب

اور کسی بیمار کو دوا سے قتال نہ دے اور نہ قصد دینے کا کرے اور نہ ایسی دوا کو اُنکے سامنے بیان کرے اور نہ ایسی دوا کا نشان اور پتہ بیمار کو دے اور نہ ایسی دوا کا کسی طرح ذکر کرے۔ اور نہ عورتون کو دواے اسقاط حمل دے کہ وہ ناجائز طور سے بھی اُسکا استعمال کرین اور نہ دواے اسقاط کا ذکر کسی سے کرے۔ بقراط نے یہ بھی کہا ہے کہ طبیب کو لازم ہے کہ طاہر اور پاک پاکیزہ ہو دیندار ہو اوقات خلوت مین مراقبہ اور توجہ قلبی خداے عزوجل کی طرف کرے رفاقت انسانی سے متصف ہو طریقہ معاشرت اُسکا محمود اور پسندیدہ ہو۔ ہر ایک چرک اور آلائش ظاہری اور باطنی اور نجاست اور بدکاری سے دور رہے اور کسی لونڈی مملوکہ اور کسی عورت محرّہ اور آزاد کی طرف نظر بد سے نہ دیکھے۔ اور نیت اُسکی بیمارون پر داخل ہونے سے اور کچھ نہو سواے اسکے کہ اُنکو شفا ہوجائے یا یہ مراد ہے کہ اُنکو اپنی شفا کا خیال طبیب کی آمد و رفت سے بڑھ جائے بشرطیکہ یہ خیال بہ نسبت اُن بیمارون کے ممکن ہو مراد یہ ہے کہ اُنکی حالت ایسی نہو کہ اُنکی صحت سے بالکل ناامیدی ہو یا یہ مراد ہے کہ اسکی آمد رفت سے کوئی اور خیال طمع اور خوشامد کا بیمار کو نہوتا ہو۔ بقراط نے یہ بھی کہا ہے کہ طبیب کو لازم ہے کہ بیمار کا کوئی راز جو متعلق اُسکے علاج مرض کے ہے فاش نہ کرے اور اسی طرح اور کوئی راز مریض کا جو مرض سے متعلق نہو اور نہ کسی قریب اور بعید کو اُسکے راز پر اطلاع دے اسلیے کہ اکثر بیمارون کو ایسے امراض لاحق ہوتے ہین کہ اُنکو مخفی رکھنا پسند کرتے ہین اور چھپاتے ہین اور یہان تک پردہ کرتے ہین کہ اپنے باپ اور مان سے بھی پردہ رکھتے ہین اور اپنے دیگر اقربا سے بھی اور طبیب سے بنظر ضرورت علاج کے اُس راز کو ظاہر کر دیتے ہین جیسے رحم کے درد اور بواسیر پس لائق بہ نسبت طبیب کے یہی ہے کہ اُن بیمارون سے زیادہ ایسے امراض کو مخفی کرے۔ اور سزاوار ہے طبیب کو کہ جملہ احوال مین بموجب وصیت بقراط کے رحیم ہو اور باعفت اور بالطافت ہو خیر کرنے کو بدل دوست رکھتا ہو کلام اور گفتگو اُسکی نرمی اور لطف سے آدمیون سے قربت اختیار کرتا ہو یعنے اُنکی صحبت سے دور نہ بھاگتا ہو دوا کرنے پر بیمارون کے حریص اور طامع ہو خصوصاً محتاج اور خوار اور ذلیل بیمارون کے علاج پر اُسکی حرص زیادہ ہو اور اُن فقرا وغیرہ سے علاج کرنے کی کوئی غرض نفع اور عوض اور مکافات کی نہو۔ اور اگر ممکن ہو تو اپنے مال سے غربا اور مساکین کے واسطے دوا طیار کر کے کھلائے پلائے تو یہ بھی کرنا بہتر ہے۔ اور اگر ممکن نہو یعنے طبیب اسقدر مالدار نہو تو وہ دوائین فقرا کو پوری پوری بتلا دے۔ اور صبح شام اُن بیمارون کی عیادت اور حال پرسی کو جایا کرے بشرطیکہ بیماری اُن مریضون کی امراض حادہ مین سے ہو اور یہ خبرگیری اُس زمانہ تک کرنی چاہیے کہ وہ لوگ صحیح اور تندرست ہوجائین اسلیے کہ مرض حاد اور تیز مادہ کی بیماری مین تغیر بہت جلد ہوا کرتا ہے اور ایک حال سے دوسرا حال پر ایسے امراض کا جلد جلد بدلا کرتا ہے طبیب کے شایان نہین ہے کہ امور تلذذ اور تنعم اور لہو و لعب کا مشغلہ کرے اور زیادہ نبیذ کا پینا بھی طبیب کو مناسب نہین ہے اسلیے کہ نبیذ ایسی چیز ہے کہ ضرور دماغ کو ضرر پہونچاتی ہے۔ اور دماغ مین فضول کو بھر دیتی ہے پس ذہن کو فاسد کر دیتی ہے۔ اور مناسب نہین ہے کہ زیادہ مشغلہ طبیب کو سواے کتاب بینی کے اور کچھ ہو اور ہمیشہ اُسکی حرص اسی کی رہے یعنے روزانہ طب کی کتابین دیکھا کرے اور مطالعہ کتب طب سے اُسکو ملال اور ضجر یعنے دلتنگی نہو اور التزام کرے کہ جو کچھ پڑھا ہے اور کتابون مین بطور مطالعہ کے اُسکی سمجھ مین آیا ہے اُسے یاد کرے اور احتیاطاً اُسکی یادداشت بھی رہے کہ بروقت آنے جانے کے جملہ امور محتاج الیہ علمی و عملی اُسکو محفوظ ہون اور اپنے ذہن کو اُسی مین مرتاض اور مشاق کرے تاکہ ہر وقت کتاب دیکھنے کا محتاج نہ رہے اسلیے کہ اکثر اوقات کتابون کو کوئی آفت ایسی پہونچتی ہے کہ اُنکا ملنا خواہ مطالعہ کرنا دشوار ہوتا ہے اُسوقت اُسکو اپنی یاد پر رجوع کرنا کارآمد ہوگا کہ ادھر توجہ خاطر اُس مسئلہ پر کریگا اور یاد آجائیگا۔ اور لازم ہے کہ یاد کرنا مسائل ضروریہ کا عنفوان عمر مین ہو جبکہ یہ نوجوان ہوتا ہے اسلیے کہ اسوقت یاد کرنا

ہر ایک چیز کا آسان ہی بہ نسبت سن شیخوخت کے جو بعد جوانی کے آتا ہی اسلیے کہ سن شیخوخت مین نسیان کا غلبہ ہوتا ہی - لازم ہی کہ طبیب کا
گذر اور آمد شد شفاخانہ اور جن مقامات مین کہ بیمار رہتے ہین زیادہ رہے اور مشق دوامی اسکی انھین بیمارون کے علاج مین اور انھین کے
امور اور انھین کے احوال مین رہے اور یہ التزام اور خبر گیری ہمراہ استاد اور اطبائے حاذق کے اسکو کرنی مناسب ہی - اور تفقد احوال بیماران
اور نگرانی اُنکے احوال اور اعراض کی زیادہ کرتا رہے اور جو جو اعراض کہ اُنپر ظاہر ہوتے ہون اُنکو بخوبی نظر کرے اور جو جو احکام اور
قواعد طبیب نے کتب طب سے یاد کر لیے ہین اور جو احکام بطور پیشین بینی یا کہ بطور پیشین گوئی کے خرابی اور بہتری انجام مریض کے اسکو
معلوم ہین اُن سب کو اِن بیمارون کی نسبت منطبق کرتا رہے جب اس طرح کریگا اسکا معالجہ اور مداوا طریق صواب پر ہوگا اور
آدمیون کی مرجعیت اور ہجوم بیماران اسکے مطب مین زیادہ ہوگا اور اسی کی طرف مائل ہونگے اور اُنکی محبت اور انعام اکرام کا
استحقاق اسکو ہوگا اور اسکی ثناخوانی کرینگے اور ان سب امور کے التزام پر بھی اپنی ذاتی منفعت مال کو مقدم نہ کرے اور
نہ اپنے فائدہ کو مقدم سمجھے انشاء اللہ العزیز یہی ہوگا

باب تیسرا رؤس ثمانیہ کے بیان مین

یہ وہ آٹھ چیزین ہین جنکا علم ہر ایک کتاب کے پڑھنے سے پہلے درکار ہی - مین کہتا ہون ہر کتاب کے پڑھنے والے پر
واجب ہی کہ ابتدا معرفت مبادی کی اُسکو ہو جائے اور یہ مبادی رؤس ثمانیہ کہلاتے ہین اسلیے کہ یہ آٹھ امور ایسے ہین کہ
ہر کتاب کے پڑھنے والے کو اُسی کتاب کے سمجھنے پر معین ہوتے ہین اور معونت بھی انکی کچھ کم نہین ہی بلکہ بہت بڑی مدد انسے
ملتی ہی اور وہ آٹھ چیزین یہ ہین (۱) غرض (۲) منفعت (۳) قسمت یعنی تقسیم (۴) جہت تعلیم (۵) مرتبہ علم کا (۶) مصنف
کتاب کا نام (۷) تصحیح اسکی کہ اُسی مصنف کی یہ تصنیف ہی (۸) قسمت کتاب کی طرف اجزا کے مقالات اور فصول وغیرہ سے
غرض کا بیان ہماری غرض اس کتاب مین یہ ہی کہ جملہ محتاج الیہ علم طب کو بیان کرونگا اور جتنے امور کے علم اور معرفت کی حاجت
اُس شخص کو ہی جسکا ارادہ صناعت طب کے سیکھنے کا ہی اُن سب کو اس طرح بیان کرونگا کہ وہ طالب العلم اُنکے معلوم کرنے سے ماہر اور
حاذق اِس صناعت کا ہو جائے اور وہ امور یہی ہین کہ صحیح آدمیون کی تندرستی اور صحت کی حفاظت کرے بیمارون کے مداوا ایسی
کرے کہ صحیح ہو جائین اور اُنکا مرض دور ہو جائے اور جسکے ہمراہ یہ کتاب ہو پھر دوسری کتاب کا جو فن ہذا مین تصنیف کی گئی ہین
محتاج نہ رہے - اور یہ بھی غرض میری ہی کہ اس کتاب مین اختصار یا کمی الفاظ کا مع شرح و بیان کے لحاظ رکھونگا جس سبب علما کو
احتیاج معرفت اور شناخت غرض کتاب کی قبل مطالعہ کتاب کے ہی وہ سبب یہ ہی کہ اُسی کتاب کا پڑھنے والا اگر غرض سے واقف
ہو جائیگا اور جس غرض کے واسطے اُس مصنف نے اُسی کتاب کے بنانے کا قصد کیا ہی متعلم کو معلوم ہو جائے کہ یہ امر متعلم کو اُس کتاب کے
سمجھنے پر اچھی مدد دیگا اور جو کچھ اُس کتاب مین ہی اُسکے ذہن نشین ہونے پر معین ہوگا اور جو کچھ اس کتاب مین پڑھیگا اُسکے معانی
کے سمجھنے مین متعلم کو آسانی ہوگی اور جو کچھ اسمین پڑھا ہی اُس سے جاہل نہوگا کہ مثل اندھون کے چلنے مین اُسے یہ خبر نہو کہ کہان کو جاتا
اور کدھر جاتا ہی - خواہ مثل ایسے راہ گیر اور چلنے والے کے جو اُس رستہ پر چلے جسکو جانتا پہچانتا نہو خواہ طالب ایسے مقام کا جسکو
معلوم نہین کہ وہ جگہ کہان ہی پس یہ شخص اپنے اثناء راہ مین متحیر ہوگا - اور جب ایسی خرابی غرض کے نجاننے سے تھی پس واجب ہوا
کہ علما کو شناخت غرض کتاب کی اُس کتاب کے پڑھنے سے پہلے معلوم ہو منفعت کتاب کا بیان منفعت اِس کتاب کی

بہت بڑی ہی اور اُسکی عظمت اور برتری کے تین وجوہ ہین (۱) بسبب بزرگی اور شرف وضوع صناعت کے اسواسطے کہ یہ موضوع اسکا جسم انسان ہی (۲) فضیلت خود اس صناعت کی (۳) اس راہ سے کہ یہ کتاب جامع ہی اور شامل جملہ اجزاے صناعت پر ہی۔ اب اس صناعت کا شرف اور اُسکی بزرگی تو اس راہ سے ہی کہ اسکا موضوع یعنے جسم انسانی اُسکا مرتبہ اُسکی شان جملہ اور صناعات کے موضوع سے زیادہ ہی اور یہ بات اسلیے ہی کہ انسان کے بدن کی کرامت اور بزرگی بتیں خداے عزوجل بہت کچھ ہی کہ جملہ مخلوقات پر انپے خدا نے اسکو فضیلت عطا فرمائی ہی اسلیے کہ جملہ مخلوقات عالم کون وفساد کو خداے بزرگ نے انسان ہی کے واسطے پیدا کیا ہی اور ان سب مین افضل مصنوعات انسان کو قرار دیا ہی۔ اب رہی فضیلت خاص اس صناعت طب کی اُسکی یہ صورت ہی کہ کوئی عالم اور نہ کوئی ایسا آدمی جسکو تھوڑی سے معرفت اور امتیاز ہی صناعت طب کی فضیلت مین شک نہین کرسکتا اور اُسکو اسکی فضیلت کا تمام صنائع پر اشتباہ نہین ہوسکتا اور اسکی منفعت عظیمہ اور احتیاج تمام آدمیون کی اُسکی طرف ہونے مین کوئی صاحب علم شبہہ نہین کرسکتا۔ بیان اسکا یون ہی کہ ہرگاہ انسان جملہ حیوان سے افضل ہی اور سب سے اشرف ہی کہ خدا نے اسکو صفت نطق سے خاص کیا ہی اور نطق سے مراد عقل انسانی ہی جس سے تمیز اور معرفت امور کی کرتا ہی اور اُسی عقل سے ادراک حقائق اشیا کا کرتا ہی اور اُسی عقل پر مدار جملہ امور محتاج الیہ انسان کا ہی اُنکے امور اور اعمال ہین اور اُنکی بسر بر زندگانی اور معاش کے امور اور جو کچھ تصرفات وہ لوگ کرتے ہین اور جسکی آرزو اُنکو منافع دنیاوی مین ہی اور جن مراتب پر رسائی اُنکی دار آخرت مین ہوگی اُن جملہ امور کی انجام دہی عقل ہی کے ذریعہ سے ہوتی ہی۔ پھر چونکہ عقل کا فعل درست نہین ہوسکتا بدون صحت نفس ناطقہ کے اور نفس ناطقہ کی صحت بدون صحت نفس حیوانی کے نہین ہوتی اور نفس حیوانی کی صحت بدون صحت نفس طبیعی کے نہین ہوتی اور نفس حیوانی اور نفس طبیعی کی صحت بدون جسم کے نہین ہوتی اور صحت بدنی بدون اعتدال اخلاط کے نہین ہوسکتی اور اخلاط کا اعتدال بدون اعتدال مزاج کے دشوار ہی اور اعتدال مزاج بدون صناعت طب کے نہین ہوتا اور بدون استعمال اُن قواعد کے جس سے حفظ صحت ابدان صحیحہ کی اور رد صحت ابدان علیل کی کیجائے نہین ہوتی۔ پس جب یہ سب امور مذکورہ بالا صحیح ہو چکے واجب ہوا کہ صناعت طب کی جملہ صنائع سے افضل ہو اور اسکی منفعت ہر ایک منافع سے برتر اور بڑی ہو بسبب اسکے کہ صحت اور عافیت ایسی چیز ہی کہ بدون اسکے کام آدمی کا دینی ہو خواہ دنیاوی پورا ہو نہین سکتا۔ اب رہی منفعت اس کتاب کی باین لحاظ کہ یہ کتاب شامل ہی تمام اجزاے صناعت طب پر اُسکا ثبوت یہ ہی کہ چونکہ یہ کتاب حاوی ہی محتاج الیہ امور طبیب کو اُس غرض کی جو طب مین مقصود ہوتی ہی اور سواے اس کتاب کے اور کتابون مین اس مقصود کے بیان مین کمی ہی لہذا واجب ہی کہ یہ کتاب زیادہ نافع ہو تمام کتب سے جو آج تک علم طب مین تصنیف ہو چکی ہین بسبب جامعیت اِس کتاب کے اور بسبب احتواے کتاب ہذا کے تمام معانی اور مقاصد پر جو اکثر کتب طبیہ مین نہین پائے جاتے ہین اِسی جہت سے منفعت اِس کتاب کی بھی بڑھ گئی۔ بیان منفعت کتاب کی طرف علما کو احتیاج اسواسطے ہوتا کہ متعلم اور پڑھنے والا کتاب کا جسوقت کتاب کی منفعت کو جانیگا حرص اُسکی اُس کتاب کے پڑھنے کی زیادہ ہوگی اور بعلم اجمالی جو کچھ اُس کتاب مین ہی اُسکو معلوم ہوگا اسکو بھی یاد رکھنا چاہیے

تسمیہ اور نام رکھنے کتاب کا بیان

اِس کتاب کا نام ملکی کامل الصناعت ہی اور یہ نام مطابق اُسی غرض کے جو مقصود اُسکی تصنیف سے ہی اسلیے کہ مصنف نے اسکو ملک عضد الدولہ رحمۃ اللہ ہی کے واسطے تصنیف کیا ہی اور یہ کتاب جامع کامل ہی جملہ امور محتاج الیہ اطبا کے واسطے

کتاب کے نام کی شناخت کی احتیاج علما کو دو وجہ سے ہے - ایک تو اسوجہ سے کہ جو کچھ اُس کتاب مین بیان کیا گیا ہے نام کتاب کے معلوم
ہونے سے اُسکا علم اجمالی ہوجاتا ہے - دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر آدمی کو کوئی کتاب درکار ہو اور کسی سے منگانا خواہ طلب کرنا منظور ہو پس
اُسی کتاب کا نام لیکر طلب کریگا جیسے اشخاص انسانی کے نام رکھنے کی یہی غرض ہے کہ اُنکا پکارنا اور بُلانا اسی ذریعہ سے ہوتا ہے - طریقہ
تعلیمی جو اس کتاب مین رکھا گیا ہے وہ وہی طریقہ تعلیم ہے جو بطور قسمت کے ہوتا ہے اور یہ بات اس طرح ہے کہ انحاء تعلیم اور جن طریقوں سے
تعلیم کی راہ چلی جاتی ہے سب پانچ طریقہ ہین (۱) تحلیل اور عکس اُسکا (۲) طریقہ ترکیب ہے (۳) طریقہ تحلیل حد کی (۴) طریق رسم ہے
(۵) طریق قسمت ہے - پہلا طریقہ جو تحلیل اور عکس کا ہے اُسکی یہ صورت ہے کہ جس شی کا علم اور اُسکا افاضہ طالب کو اپنے توہم مین مطلوب ہے
اُسی شی کو اول سے آخر تک اپنے دل مین لاکر پھر آخر سے بالعکس پلٹے اور پھر اُسکی ہر ایک چیز مین غور کرے اور اس انتظام اور سلسلہ سے
چلے کہ پہلے اُسی چیز کو مقدم کرے کہ جسکے بدون تقدیم کے اُسکے ماسوا چیز سمجھ مین نہین آسکتی اسی طرح سوچتے سوچتے اُن تک پہونچ جائے
مثال اُسکی یہ ہے جیسے انسان کا اگر معلوم کرنا مدنظر ہو پہلے مجموع اجزاے بدنی اُسکے ذہن مین لانے چاہییں بعد ازان تصور کرو کہ بدن
انسان کا اگر شیرازہ کھلجائے اور اُن اعضا کی تحلیل کردیجائے تو اعضاء آلیہ یعنے مرکب اعضا پہلے برآمد ہونگے اور اعضاے آلیہ کے
تحلیل اعضاے متشابہ الاجزا کی طرف ہوتی ہے اور اعضاء متشابہ الاجزا کی تحلیل اخلاط کی طرف ہوتی ہے اور اخلاط کی تحلیل نباتات کی طرف
ہوتی ہے جس سے غذا انسان کی بنتی ہے اور نبات کی تحلیل طرف اسطقسات اربعہ کے ہوتی ہے - اور دوسرا طریقہ ترکیب کا وہ اس پہلے طریقہ کے برخلاف ہے اور سلک اول کے
صد پر ہے اسمین یہ ہوتا ہے کہ جس چیز پر تحلیل کی انتہا ہوئی ہے (جیسے انسان کی انتہاے تحلیل اسطقسات پر ہوئی ہے) وہان سے ابتدا تصور کیجاتی ہے اور
پھر اجزاے بسیط کو مرکب کرتے کرتے وہی نام رکھتے رکھتے ابتداے شی کو پہونچ جاتے ہین اور نام بڑھاتے جاتے ہین تا اینکہ آخر وہی شی مطلوب التصور
نام نہاد ہو جاتی ہے مثال اُسکی وہی انسان ہے کہ اسطقسات سے غذا بنائی جائے اور غذا سے اخلاط اور اخلاط سے اعضاء متشابہ الاجزا
اور اعضاے متشابہ الاجزا سے اعضاے آلیہ اور اعضاے آلیہ سے تمام بدن انسان کا بنایا جاتا ہے پس یہان پہونچ معرفت تمام ہو گئی
اور تیسرا طریقہ تحلیل حد کا وہ یہ ہے کہ جس چیز کا علم مطلوب ہے اُس سے حد منطقی بنائین اور ایک ہی حد مین اُسکو محصور کردین پھر اُسکے حد کی تقسیم
جنس اعلے سے اُسکے فصول اور انواع ماہیت پر کرین جس طرح جالینوس نے کتاب صناعت صغیرہ مین کیا ہے کہ اُسنے حد صناعت طب کی
وہی کی ہے جو حکیم ایروفیلس نے تجویز کی ہے اور وہ یہ ہے کہ طب اُسکو کہتے ہین جسمین شناخت اُن اشیا کا ذکر ہو جو منسوب اور متصل بصحت و
مرض کے ہین اور اُس حالت سے منسوب ہون جو نہ صحت ہے اور نہ مرض - یہ حد تمام کرکے پھر جالینوس نے تحلیل شروع کی جنس اعلے سے
اس حد کی جو لفظ معرفت ہے اور تحلیل کرکے اُترا فصول کی طرف جو اس حد مین لفظ اشیاء متصلہ بصحت اور مرض اور حالت ثالثہ سے مراد ہے
اور پھر ان فصول سے اُترکر انواع کی طرف پہونچے ہین اور اسمین بھی نوع عالی سے اُترتے اُترتے نوع الانواع تک کہ جسکی قسمت پھر سواے
اشخاص اور جزئیات حقیقیہ کے نہو سکے آتے ہین - چوتھا طریقہ تعلیم جو رسم کا ہے اُسکی یہ صورت ہے کہ صفت خواہ تعریف شی کی ایسے امور سے
کرتے ہین جو اُسکی ماہیت کے اجزاء جوہری نہون - میری مراد اُن غیر جوہری امور سے وہ اشیاء اور فصول ہین جو کیفیات اور اغراض
شی سے ماخوذ ہون جیسے کہ انسان کی رسم مین کہاجاتا ہے کہ سیدھے قد کا اور چوڑے ناخون کا ایک موجود ہے اور جیسے طب کی رسم یون کرین
کہ وہ صناعت ہے صحت جسمانی کا فائدہ دین - پانچوان طریقہ تعلیم کا جو بطریق قسمت کے ہوتا ہے کہ جو اشیا قابل قسمت کے ہین اُنکی تقسیم بیانات
ملو سے کیجاتی ہے پہلے تو قسمت اجناس کی طرف انواع کے (جیسے مرض جسم کی طرف حمی غب کے) دوسری قسمت نوع کی طرف اشخاص کے

مثلاً قسمت حمی نب طرف اُس تپ غب کے جو زید خواہ عمرو کو ہو ۔ اور قسمت حمی کی طرف حمی یومی کے جو روح سے شروع ہوتی ہی اور بطرف حمی حلطی کے جو اخلاط سے پیدا ہوتی ہی اور بطرف حمی دق کے جو اعضاے اصلیہ سے ہوتی ہی مترجم یہ مثال شاید تقسیم نوع سافل کی طرف نوع الانواع کے ہی یا جزئی اضافی کی طرف تقسیم نوع کی مراد ہی مناسب اسکا ذکر جہت اول مین تھا اور چونکہ نسخہ حاضرہ بیش مترجم از بس غلط چھپا ہوا ہو نہین کہ سہو کاتب سے یہ غلطی تقدیم و تاخیر مین ہو گئی ہو ورنہ مصنف کتاب علی بن عباس مجوسی ایسا نہین کہ ایسی صریح غلطی کرتا یا اینکہ مترجم کے سمجھنے کا قصور ہی کہ بخوبی سمجھ مین مترجم کے یہ مثال نہین آئی ہی **متن** تیسری قسمت کل کی طرف اجزا کے جیسے قسمت بدن انسان کی طرف سر اور جگر اور پائوں کے ۔ چوتھی قسمت اسم مشترک کی طرف معانی مختلفہ کے جیسے کہ تقسیم سگ اور کتے کی طرف کلب مستور یعنے اُس کتے کے جو دیوار کا محافظ ہو اور بطرف شکاری کتے کے اور کلب جار جو ہمسایہ مین رہتا ہو ۔ پانچوین قسمت جوہر کی طرف اعراض کے جیسے کوئی کہے کہ جسم کی ایک قسم سرخ ہی اور ایک قسم سیاہ ہی اور ایک سپید ہی ۔ چھٹی قسمت اعراض کی طرف جوہر کے جیسے کہتے ہین کہ ابیض اور سپید یا برف ہی یا روئی اور سیاہ یا کوا ہی یا قار ہی یعنے زفت ساتوین قسمت اعراض عامہ کی طرف اعراض قریبہ اور مباینہ خواہ متضادہ کے جیسے تقسیم لون کی طرف سرخ اور سپید کے ۔ پس انھین تقسیمات کی طرف ہر ایک شی مقسوم کی تقسیم ہوتی ہی ۔ اور چونکہ وہ تعلیم جو بطریقہ قسمت ہوتی ہی منقسم چند طور سے ہی جیسے کہ ہمنے ابھی بیان کیا کہ وہ سات طرح کی ہی لہذا یہی طریقہ تعلیم نہایت مناسب ہمارے مقصود سے ہی اسلیے کہ ہم بنظر اضطرار اور ضرورت کے اِس کتاب کے ایک مقام پر سوا مقام آخر کے مختلف اقسام قسمت کو منجملہ اقسام ہفت گانہ کے اختیار کرتے ہین پس کبھی تو ہم قسمت اجناس کی بطرف انواع کے کرتے ہین جیسے حمی عفنہ کی قسمت مین ہم کہتے ہین کہ حمی عفنہ منقسم ہوتی ہی طرف حمی غب کے جو ایک روز آئے اور ایک روز نہ آئے اور بطرف حمی ربع کے جو دو روز میان دے کر چوتھے روز آئے اور بطرف مواظبہ کے جو روزانہ وقت معین پر آئے اور وقت معین پر رہا کرے خواہ وقت کے مواظبت تو نہ ہو مگر روزانہ آنے کی مواظبت ہو اور بطرف دائمہ کے جو ہر روز ہر وقت بنی رہے کسی وقت نہ اُترے (یہ مثال قسمت جنس کی طرف انواع کے ہوئی) اور کبھی ہم تعلیم فن طب مین قسمت کل کی طرف اجزاے مختلفہ کی اختیار کرتے ہین ۔ جیسے ہم کہین کہ بدن منقسم ہوتا ہی طرف اجزاے آلیہ کے جیسے کہ سر اور ہاتھ اور پائون اور منقسم ہوتا ہی بطرف اجزاے متشابہ الاجزا کے جیسے استخوان اور غضروف اور عصب وغیرہ مترجم متشابہ الاجزا کے معنی یہ ہین کہ جو نام کُل کا ہو وہی نام جز کا مثلاً استخوان کہ پوری ہڈی کو بھی ہڈی کہتے ہین اور ہڈی کا ٹکڑا اور چھوٹی کرچ ہڈی کی اُسکو بھی ہڈی ہی کہینگے بخلاف مختلف الاجزا کے جیسے ہاتھ کہ پورے ہاتھ کو ہاتھ کہینگے اور ہاتھ کا ٹکڑا جیسے اُنگلی یا ناخون وغیرہ اُسے ہاتھ نہ کہینگے **متن** اور کبھی ہم قسمت جواہر کی طرف اعراض کے کرتے ہین جیسے ہم کہتے ہین کہ جوہر ورم کے بہت سے اقسام ہین ایک ورم صلب ہی اور سخت دوسرا ورم رخو جو نرم اور ڈھیلا ہو ۔ اور کبھی ہم قسمت اعراض قریبہ کی کرتے ہین جیسے غشی کے بیان مین ہم کہتے ہین کہ ایک قسم غشی کی وہ ہی جو درد سے پیدا ہوتی ہی اور ایک قسم غشی کی بوجہ استفراغ اور نکل جانے مادہ کے عارض ہوتی ہی ۔ اور کبھی ہم اسم مشترک کو معانی مختلفہ پر بولتے ہین جیسے ہم لفظ طبیعت سے کبھی ارادہ قوت مدبرہ بدن کا کرتے ہین اور کبھی طبیعت سے ماہیت بدن کا ارادہ کرتے ہین اور کبھی مراد ہماری طبیعت سے مزاج ہوتا ہی ۔ اسی وجہ سے ہمنے جملہ طرق تعلیمی مین طریق قسمت کو اختیار کیا ہی ۔ اور احتیاج اِس کتاب کے پڑھنے والے کو جہت تعلیم مین یہی ہی کہ اسکے تعلیم سیکھنے کا طریقہ مین اُس طریقہ کا تمسک کیا جائے جس طریقہ سے حفظ مطالب کی اسکو آسانی ہو اور سمجھنا اور

استنباط فروع کا جزئیات اور کلیات سے اُسکو بخفت اور سہولت ہو سکے اور جو فصل اُسپر کتاب کے مطالعہ اور قراءت مین وارد ہو اُسکی فصل
آیندہ سے جو اُسکے بعد آنے والی ہے ملائے اور ربط دے سکے اور بعض فصول کو بروقت حفظ فصول آخر کے یاد کرلے مرتبہ قراءت کتاب مین
(یعنے جسوقت اُس کتاب کے پڑھنے کا مرتبہ اُسکو بہم پہونچے یا کسی فصل خاص کے پڑھنے خواہ مطالعہ کرنے کا موقع ہو نظر تقدیم و تاخیر اجزاے
کتاب کے اور ترتیب ضروری کو اُسنے ہاتھ سے نہ دیا ہو) - اس کتاب کے پڑھنے کا مرتبہ اور اُسکے سمجھنے کی لیاقت متعلم کو اُسکی صورت
یہ ہے کہ ہر ایک متعلم کو کچھ حاجت نہین ہے کہ قبل اس کتاب کے خواہ اُسکے بعد کوئی اَور کتاب فن طب کی پڑھے بشرطیکہ وہ پڑھنے والا
طالب علم جامع اُن علوم اور فنون کا ہو جو متعلمین اور متکلمین کو ضروری ہین ہان جسکی یہ خواہش ہو کہ اس کتاب کو پڑھ کر کامل فاضل ہو جائے
اور بیشہ ور ہر صناعت مین ہو جاے اور معنی کلام کو بخوبی پہچان سکے اُسکو لازم ہے کہ کتب منطقیہ اور کتب علوم اربعہ تعلیمی کو پہلے حاصل کر
وہ چارون علوم تعلیمی حساب اور ہندسہ اور نجوم اور الحان یعنے موسیقی ہین اسلیے کہ منطق تو میزان اور ترازو کلام کی براہ صحت اور سقم
معانی کے ہے اور معیار خواہ کسوٹی ایسی ہے کہ استدلال کی صحت اور غلطی اُسی سے معلوم ہوتی ہے اور یہ علم منطق ہر ایک علم تعلیمی مین نافع ہے
کہ جملہ علوم اور صناعات کو علم منطق سے نفع ملتا ہے - مثال اسکی یہ ہے کہ طبیب کبھی علم ہندسہ کا محتاج اسواسطے ہوتا ہے تاکہ اشکال جراحات
اور زخمون کے پہچانے اسلیے کہ گول اور مدور زخم مشکل سے اچھا ہوتا ہے اور مثلث اور مربع شکل کے زخم بآسانی اچھے ہو سکتے ہین اگر اُن
زخمون کے واسطے ایک زاویہ ایسا صحیح الشکل ہو جس سے گوشت کا اُگنا شروع ہو جائے - اور علم نجوم یعنے جوتش کا محتاج طبیب اسواسطے ہے
تاکہ دوا کا استعمال ایسے عمدہ وقت مین کرے جسوقت قمر کو سعادت کسی شکل قران وغیرہ سے جو موافق اشکال سے ہے خواہ آثار و صناع
وغیرہ سے حاصل ہو اور نحوست سے دور ہو - علم الحان اور موسیقی کا محتاج طبیب اسلیے ہے تاکہ اپنی انگلیون کے پورون کو تار و دردہ
کے حس کرنے اور چھونے مین مرتاض اور مشاق کرے اور ذہن کو نغمات یعنے سُرون کی سینتک کے پہچاننے کا خوگر کرے تاکہ مارکے
کھنچاو اور ڈھیلے ہونے سے جو سُر نیچا اونچا پیدا ہوتا ہے اُسکی شناخت سے اور سُر کے اونچے اور نیچے ہونے کی شناخت سے طبیب کو
بآسانی علم نبض اور نبض کی رگ کا احساس بآسانی ہو جائیگا - مگر یہ بھی معلوم ہونے کے لائق ہے کہ اِن علوم کا جاننا طبیب کو ضروری اور واجب
نہین ہے اسلیے کبھی یون بھی ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی صناعت طب کو اسقدر جانے کہ ماہر اور کامل طبیب تو ہو جائے مگر صناعت منطق اور
تعالیم چارگانہ مذکورۂ بالا کو نجانتا ہو - مگر ہماری اس کتاب کے پڑھنے والے کو جسقدر علم منطق کا جاننا درکار ہے وہ اسیقدر ہے کہ جنس اور
نوع اور فصل اور خاصہ اور جوہر اور عرض کو پہچان لے اور انکے حدود سے واقف ہو جائے اور اسقدر معرفت علم منطق کی بہت جلد بآسانی
ہو سکتی ہے - اور سواے اس مقدار کے اور زائد مسائل علم منطق کے اُنکی طرف حاجت اضطراری طبیب کو نہین ہے - اور جالینوس نے بھی
مقالۂ اول مین اپنی اُس کتاب کے لکھا ہے جسکا نام علل اعضاء باطنہ رکھا ہے کہ بحث کرنے مسائل منطقیہ سے کچھ مفید صناعت طب مین
نہین ہے اسلیے کہ کسی چیز کا فائدہ نہین دیتی نہ طبائع امراض مین اور نہ اسباب امراض اور نہ علامات امراض اور نہ مداواے امراض مین
اور اسی طرح تعالیم چارگانہ سے بھی کسی امر کا چندان فائدہ نہین ہے اور جس مقدار کی حاجت اِن علوم سے ہے فن طب مین آسان ہے
کچھ اسمین دشواری نہین ہے لیکن اغراق اور مستغرق ہو جانا ان علوم مین اور انتہاے درجہ پر اُنکی معرفت پس طبیب کو حاجت
اضطراری اسکی طرف نہین ہے یہ بھی معلوم رہنے کی بات ہے - مرتبہ کتاب کے پہچاننے کی حاجت علما کو اسلیے ہوئی تاکہ تعلیم اُنکی
ترتیب الٰہی پر ہو اور جسکی کتاب کے پڑھنے کی پہلے حاجت ہے اُسکو پیچھے نہ کردے اور جسکو موخر کرنا چاہیے اُسکو مقدم نہ کرے

ورنہ طالب علم دونون مین کسی کو نہ سمجھیگا اور متحیر اور کند ذہن رہ جائیگا جیسے کوئی شخص زینہ پر چڑھنے کا قصد کرے اور پہلی سیڑھی پر چڑھ کر دوسری چھوڑ دے اور تیسری پر اُچک جائے کہ اس تیز رفتاری سے اُسکو ایذا پہونچیگی اور وہ ایذا یہ ہوگی کہ یا تو زینہ سے گر پڑیگا اور یا اسکے پاؤن کو گزند پہونچیگا **واضع کتاب اور مصنف کا بیان** اس کتاب کے بنانے والے کا نام علی بن عباس مجوسی ہے جو متطبب یعنی بڑا طبیب تھا شاگرد ابو ماہر موسی بن سیار کا۔ اب رہی صحت اِس امر کی کہ یہ کتاب علی بن عباس کی مصنفات سے ہے اسپر دو امر دلالت کرتے ہین ایک تو یہ ہے کہ اسپر یعنے مصنف مذکور پر کسی شخص کو سبقت نہین ہے کہ مثل اس کتاب کے اُس سے پہلے کسی نے تصنیف کی ہو اور اِس دعوے کا ظہور اُسوقت ہو جائیگا جب کوئی شخص تلاش کرکے دیکھے کہ تمام کتب جو اِس کتاب سے پہلے تصنیف ہو چکی ہین اُنمین کوئی کتاب ایسی نہ پائی گئی جو جامع جملہ اجزا صناعت طب کی ہو اور نہ بطرز تقسیم اور قسمت اجزاے کتاب کے ایسی عمدہ ترتیب کے مشابہ کوئی اور کتاب کتب سابقہ مین دستیاب ہوگی۔ دوسرا ثبوت صحت انتساب کتاب ہذا کا بطرف علی بن عباس کے یہ ہے کہ پہلے اِس کتاب کو خزانہ ملک جلیل عضد الدولہ کی طرف لکھا تھا اور بعد اُسکے جملہ اشخاص کو یہ کتاب پہونچی ہے اور اسکا نسخہ ظاہر ہوا ہے اِس سے پہلے اس کتاب کا کوئی نسخہ اور نہ اسکے مشابہ تالیف مین کوئی اور کتاب آدمیون کو ہم پہونچی تھی پس اب صحیح ہوگئی یہ بات کہ اِس کتاب کا واضع اور بنانے والا علی بن عباس مجوسی المتطبب شاگرد ابو موسی ماہر بن سیار ہے۔ اور صحت انتساب تصنیف کی مصنف خاص سے حاجت اسواسطے ہے تاکہ جو شخص نا علم ہے کوئی ایسی کتاب پائے جسکو بعض حکما نے مدون تصنیف کرنے کے اپنے نام سے مدعی اُسکی تالیف کا ہو اور اُس ناواقف کو اشتباہ واقع ہووے اسکو بھی جان لینا ضرور ہے **قسمت کتاب کی اجزا اور مقالات پر** یہ کتاب پہلے دو جزو پر منقسم ہوئی ہے جزو **اول** مین بیان امور طبیعیہ کا ہے اور اُن امور کا جو طبیعی ہین اور ایسے امور کا جو خارج امور طبیعی سے ہین اور اس جزو کا نام جزو نظری ہے جزو **دوم** مین حفظ صحت اُن لوگون کی جو تندرست ہون اور مداواے امراض کے وہ طریقے جو تدبیر محض سے خواہ ادویہ سے خواہ عمل بالید یعنی جراحی سے اور چیر پھاڑ سے کیے جاتے ہین اُنکا بیان ہے اور اِس جزو کا نام جزو عملی ہے۔ پہلے جزو مین دس مقالے ہین **پہلا مقالہ** اسمین چھبیس باب ہین اِن ابواب مین ابتداے امور کتاب کے اور روس ثمانیہ اور وصیتہاے اطبا اور عہد بقراط اور قسمت طب کی اور اسطقسات اور امزجہ اور اخلاط کی قسمت اور تفصیل بیان ہوئی ہے **دوسرا مقالہ** اسمین سولہ باب ہین جنمین تشریح اعضاے متشابہ الاجزا کی اور اُنکے منافع کا بیان ہے **تیسرا مقالہ** اسمین سینتیس باب ہین جنمین ذکر اعضاے مرکبہ کا اور اُنکے منافع کا کیا جاتا ہے **چوتھا مقالہ** اسمین قوے اور افعال اور ارواح کا بیان ہے **پانچوان مقالہ** اسمین اٹھائیس باب ہین اُنمین بیان اُن امور کا ہے جو طبیعی نہین ہین اور یہ وہ ہوا ہے جو بدن انسان کے گرد ہے اور بیان ریاضت اور اطعمہ اور اشربہ اور نوم اور بیداری اور جماع اور حمام اور اعراض نفسانی کا بیان ہے **چھٹا مقالہ** اسمین اُن امور کا ذکر ہے جو خارج امر طبیعی سے ہین اور یہ وہی امراض اور اسباب امراض جو سبب فاعلی امراض کے ہین اور جو اعراض کہ تابع امراض کے ہوتے ہین **ساتوان مقالہ** اسمین وہ استدلال مذکور ہے اور اُن دلائل کا بیان ہے جو علامات دالہ کلی اور امراض پر ہین اور اسمین اٹھارہ باب ہین **آٹھوان مقالہ** اسمین بائیس باب ہین جنمین ذکر اور بیان استدلال ہے اُن امراض پر جو حس سے محسوس ہوتے ہین اور اُنمین امراض کے اسباب کا بھی بیان ہے **نوان مقالہ** اسمین اکتالیس باب ہین جنمین بیان استدلال امراض اعضاے باطنی کا ہے اور اُنکے اسباب کا بیان ہے **دسوان مقالہ** اسمین بارہ باب ہین اُنمین بیان علامات اور دلائل تقدمہ معرفت امراض کا یعنے جن دلائل سے حدوث امراض کا عرفان پیدا ہوتا ہے اور جو دلائل

سلامت مریض خواہ ہلاکت مریض کی خبر دیتے ہین اُسکا بیان ہی بہ نسبت ہر ایک مرض کے **دوسرا جزء** وہ جزء عملی ہی اُسمین دس مقالہ ہین پہلا مقالہ اُسمین اُنتیس باب ہین اُنمین ذکر حفظ صحت صحیح ابدان کا بیان کیا جائیگا اور تدبیر اطفال او مشائخ کی بھی انھین ابواب مین بیان ہوگی اور جو لوگ بوجہ مرض کے نقیہ اور کمزور ہوگئے ہون اُنکی تدبیر **دوسرا مقالہ** اُسمین اٹھاون باب ہین جنمین ذکر قوت ادویہ مفردہ کا کیا جائیگا اور ادویہ کے منافع اور امتحان کا بیان ہوگا **تیسرا مقالہ** اسمین چونتیس باب ہین اُنمین مداوا حمیات اور تپون کے اقسام کا کیا جاتا ہی اور ورم کا مداوا اور علامات اور ورم کا بیان بھی اُسی مین ہوگا **چوتھا مقالہ** اُسمین تیرہ باب ہین اسمین بیان اُن امراض کا ہی جو سطح ظاہری بدن پر عارض ہوتے ہین اور حیوانات سمیہ کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کا علاج اور ادویہ سمیہ کا علاج **پانچوان مقالہ** اُسمین چھتیس باب ہین اور اسمین اُن امراض کا بیان ہی جو اعضاے اندرونی جسم کو عارض ہوتے ہین اور پہلے علاج امراض اعضاے نفسانیہ کا جو دماغ اور نخاع اور اعصاب اور حواس خمسہ سے متعلق ہین اُنکا بیان ہی **چھٹا مقالہ** اُسمین اٹھارہ باب ہین جنمین ذکر اُن امراض کا ہی جو اعضاے نفس یعنے سانس لینے سے جن اعضا کو تعلق ہی اور یہ اعضا حنجرہ اور قصبہ ریہ اور قلب اور حجاب و سینہ کا جھلیان ہین **ساتوان مقالہ** اسمین اکاون باب ہین اسمین بیان اُن امراض کا ہی جو آلات غذا کے اعضا مین عارض ہوتے ہین یعنی مری اور معدہ اور جگر اور طحال اور مرارہ یعنے تلخہ اور امعا یعنے آنتین اور گردہ اور مثانہ **آٹھوان مقالہ** اسمین پینتیس باب ہین اسمین بیان اُن امراض کا ہی جو اعضاے تناسل یعنی دونون انثیین اور قضیب اور رحم اور دونون پستان مین عارض ہوتے ہین **نوان مقالہ** اُسمین گیارہ باب ہین جنمین اُن امراض کا مذکور ہی جو دستکاری اور چیر پھاڑ سے ہوتا ہی **دسوان مقالہ** اسمین اٹھائیس باب ہین اُنمین ذکر اُن ادویہ مرکبہ معجونیہ وغیرہ کا بیان ہی اور ہر ایک مقالہ مین اُسکے ابواب سے جسقدر امراض متعلق ہین اُنکا بیان بھی

انشاء اللہ کرونگا

چوتھا باب تقسیم طب کی

طبیبون نے صناعت طب کی قسمت مختلف اقسام پر کی ہی اور مین نے اُن سب تقسیمات مین نہایت شرح اور واضح اور نہ براہ ترتیب کے احسن اور نہ براہ نظام کے عمدہ اُس ترتیب سے پایا ہی جسکو مین نے اختیار کیا ہی اسلیے کہ تقسیم اس صناعت کی جنس اعلے سے جو فن طب ہی بطرف نوع الانواع جو حفظ صحت اور مداواے امراض ہی اور نوع الانواع سے بطرف اشخاص جزئیہ کے جو ماتحت اسی نوع سافل کے ہین ایسی تقسیم ہونی چاہیے جسکی ہر ایک قسم بہ ترتیب اور تہذیب پہلے پیچھے ہو اور نہ مقدم اپنے رتبہ سے موخر کیا جائے اور نہ موخر کو اپنی جگہ سے تقدیم ہونے پائے اور مین پہلے مجملی بیان اس قسمت کا کرتا ہون بعد ازان پھر ہر ایک کو تشریح و بسط بیان کرونگا۔ اب کہتا ہون کہ فن طب کی پہلے دو قسم ہین ایک تو علم اور دوسری عمل علم سے تو مراد یہ ہی کہ معرفت اور شناخت حقیقت اور ماہیت اُس غرض مقصود کی ہو جسکی طرف اس فن مین توجہ کیجاتی ہی اور وہی چیز ہماری فکر مین اُس فن کا موضوع ہی اور اُسکی حقیقت کا علم اور انکشاف ایسی طرح سے ہو جائے کہ اُسی علم سے تمیز اور تدبیر مقصود اور وہ تدبیر جسکے فعل اور عمل کا قصد ہی ظاہر ہو جائے اور عمل سے مراد یہ ہی کہ جو کچھ کہ ہماری فکر مین موضوع بحث علم طب ٹھہرا ہی اُسکی مباشرت اور اُسکا استعمال بذریعہ حس اور بذریعہ عمل بالید کے اسی طرح سے ہم کرین جیسی تمیز اور آگاہی اُس سے ہمکو ہوئی ہی علم کی تقسیم تین قسمون پر ہی ایک تو علم امور طبیعیہ کا دوسرا علم اُن امور کا جو طبیعی نہین ہی۔ تیسرا علم اُن امور کا جو خارج امور طبیعیہ سے ہین۔ امور طبیعیہ وہی امور غریزی اور اصلی امور ہین جیسے پیدائش اور وجود نبات اور حیوان کا اور تمام اجسام موجودہ عالم ہذا کا ہوتا ہی اور یہی امور ایسی چیزین ہین کہ اگر

انھین سے ایک بھی نہو کوئی شی از قسم نبات اور حیوان اور معادن کے اپنی خلقت مین پوری ہوسکے اور ان امور کے علوم کی سات قسمین ہین
(۱) علم بامور اسطقسات (۲) مزاج کا علم (۳) اخلاط کا علم (۴) علم بامر اعضا (۵) علم بامر قوی یعنی قوتون کے امور کا علم جن قوتون سے
اعضا اپنے افعال کے کرنے پر قادر ہوتے ہین اور ایسی قدرت انکو ہوتی ہو کہ ان افعال کو اپنے مجرے طبیعی پر کرسکتے ہین (۶) علم ان فعال کا
جو انھین قوتون سے حادث ہوتے ہین (۷) علم ان ارواح کا جنسے تمامی بدن حیوان کی اور قوام بدن اور تدبیر بدنی انھین ارواح سے
ہوتی ہو۔ تین قسمین ان اقسام ہفتگانہ سے ایسی ہین جو عموماً نبات اور حیوان اور جملہ ان اجسام کو ضروری ہین جو فلک قمر کے نیچے ہین
اور یہ امور اسطقسات اور امزجہ اور قوی ہین۔ اور چار انھین سے حیوان سے خاص ہین نبات مین وہ نہین پائے جاتے ہین اور یہ اخلاط
اور اعضا اور افعال نفسانی اور حیوانی اور ارواح نفسانی اور حیوانی ہین۔ انھین سات امور مذکورہ بالا مین بعض علما نے چار چیزین اور بھی
بڑھائی ہین (۱) اسنان یعنے سن اور عمر کے اوقات زمانے (۲) الوان یعنے رنگ بدن کے اقسام (۳) سحنہ یعنے روپ خواہ ناک نقشہ
اور سج دھج بدن کی (۴) فرق درمیان مادہ اور نر کے۔ اور یہ چارون زیادتی امر مزاج کے علم مین داخل ہین لہذا ہمکو انکے جداگانہ بیان کرنے کی
حاجت نہین ہو۔ جو امور کہ طبیعی نہین ہین وہ چھ چیزین ہین (۱) ہوا جو بدن انسان کی محیط ہو (۲) حرکت (۳) سکون (۴) اطعمہ یعنے
کھانے کی اشیا اور اشربہ یعنے پینے کی چیزین (۵) خواب اور بیداری (۶) استفراغ یعنی بدن سے رطوبات کا نکلنا اور احتقان یعنے
رطوبات بدنی کا خارج نہونا۔ استفراغ کی بحث مین جماع اور استحمام یعنے نہانا وغیرہ بھی داخل ہو۔ جو امور خارج امر طبیعی سے ہین انکی تین
قسمین ہین (۱) امراض (۲) اسباب امراض (۳) اعراض یعنے جو تابع امراض کے ہین اور وہ یہ دلائل ہین جو ترجمہ عمل اور اسکی
تفسیر مین کارآمدنی ہین۔ عمل کی دو قسمین ہوئی ہین ایک تو وہ جو حفظ صحت صحیح آدمیون کی انھین کی صحت مختصہ پر رکھنے کے قواعد
دوسری مداواے امراض کے طرق۔ حفظ صحت کی تقسیم تین قسمون پر ہوئی ہو ایک تو حفظ صحت ان ابدان کی جنکی کوئی حالت صحت خواہ
کوئی امر امور صحت خاصہ مین ہمیشہ نہج واحد پر نہین رہتا ہو۔ دوسری حفظ صحت ان ابدان کی جو ایک طرف حال صحت سے جدا ہوگئے ہین
مراد یہ ہو کہ ایک خاص قسم صحت کی انکے حسب حال معلوم ہوچکی ہو (۳) حفظ صحت ابدان ضعیفہ کی اور یہ ابدان اطفال اور مشائخ کے ہین
اور ابدان نقیہ اور کمزور آدمیون کے ہین جو کسی مرض سے نجات پاکر ابھی ضعف انکا برطرف نہین ہوا ہو۔ اور مداواے امراض کی دو قسمین ہین
ایک تو وہ مداوا جو بذریعہ ادویہ اور بذریعہ غذاؤن کے ہوتا ہو۔ اور دوسرا مداوا جو بذریعہ عمل بالید اور دستکاری کے ہوتا ہو عمل بالید کی
چند قسم ہین ایک تو وہ جراحی جو گوشت مین کیجاتی ہو جیسے کہ بسط یعنے گوشت کو پھیلا دینا اور کاٹ ڈالنا اور ٹانکے لگانے زخم کو سینا اور
داغ دینا۔ دوسری قسم جراحی کی استخوان مین ہوتی ہو جیسے ٹوٹی ہوئی ہڈیون کو جوڑ دینا خواہ اتری ہوئی ہڈی کو چڑھانا اور اپنی جگہ پر اسکو
درست کرکے رکھدینا۔ تیسری عمل بالید کی کا ہوائی رگون کی ہو اور اسکی دو قسمین ہین۔ یا تو رگہاے جہندہ یعنے شریان مین ہو جیسے شریانی
اسکو جوڑائی مین شگافتہ کرنا خواہ شریان پر کی کھال چھیل ڈالنا یا قطع یعنے کاٹ ڈالنا یا رگہاے ساکنہ اوردہ مین ہو جیسے فصد کھولنی۔
جب ایسی بات ہو جنسے کہ ہمنے بطور کلی تقسیم کی ہو اور کسیقدر اسکی شرح بھی کردی پس اسی بیان سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ یہی قسمت مناسب تر ہو
ان اقسام کے جنکو علما نے بیان کیا ہو اور جنکی طرف صناعت طب کو منقسم کیا ہو اسلیے کہ اس تقسیم کی خوبی نظام اور سلسلہ بندی ایسی ہو اور اسکی
ترتیب کا حال ایسا ہو کہ اسمین سے بجملہ امور محتاج الیہ کے کسی قسم کا ترک کرنا جائز نہین ہو اور اسے چھوڑکر دوسری تقسیم کی طرف قدم بڑھانا درست
نہین ہو اور علاوہ اسکے خوبی نظام کی ایک عمدگی اسمین یہ بھی ہو کہ آدمی بآسانی ان اقسام کلیہ کو یاد کرسکتا ہو جسکو ہمنے ابھی بیان کیا ہو اور

اس طرح یاد کرسکتا ہی کہ اُسکے ذہن ہی مین جسوقت ارادہ کرے کہ انکو پہچانے ہر ایک قسم اقسام کلیہ مذکورہ بالا مین سے یاد آسکی ہی اور تحت
اقسام کلیہ سے شناخت اُن جزئیات کی اُسکو ہوسکتی ہی جنکی طرف یہ اقسام کلیہ منقسم ہوے ہین اور جب یہی بات ہو تو اب ہم حرف اعلیٰ سبب
کلام کی ابتدا کرتے ہین اور پہلے اُن امور طبیعیہ کا بیان کرینگے جو اقسام اولیہ ہین اور انھین کے اقسام کے بیان سے اسطقسات
کی بھی شرح ہم کرینگے کہ وہ بھی قسم اولی اقسام امور طبیعیہ کے ہین انشاءاللہ تعالےٰ

پانچوین باب مین شرح امر اسطقسات کی ہی

معلوم کرنا چاہیے کہ فلاسفہ اسطقس سے وہ چیز مراد لیتے ہین جو بسیط ترین اجزاے جسم مرکب کا ہی کہ پھر اسمین کوئی جز نہ پیدا ہوا اور
مقدار مین بھی نہایت کمتر ہو اور بسیط سے مراد فلاسفہ کی یہ ہوتی ہی جسکا جوہر ایک ہی قسم کا ہو اور جتنے اجزا اُسکے ہوسکتے ہون سب
متشابہ ہون مختلف الاسم اور مختلف الماہیت نہون اب یہ بسیط یا تو اصل حقیقت مین اسی طرح کا ہو کہ اُسکے تجربہ سے کوئی جز مختلف الماہیت
برآمد نہوسکے جیسے آگ اور ہوا اور پانی اور مٹی- یا اینکہ حس ظاہری مین تو ایسا معلوم ہو کہ اُسکے اجزا یکسان برآمد ہوتے ہین مگر درصل
بنظر ماہیت کے اجزا مختلفہ سے مرکب ہی جیسے پتھرون کے اقسام اور معدنی اشیا کہ یہ دونون چیزین اور انکے مشابہ اور اشیا بھی اگرچہ
حس ظاہری کی راہ سے بسیط معلوم ہوتی ہین مگر عقل کی رو سے یہ اشیا مرکب اُنھین اسطقسات چہارگانہ سے ہین جسکو آگ و پانی
اور ہوا اور مٹی سے ہمنے تعبیر کیا ہی- اور یہی سبب ہی کہ فلاسفہ کو معلوم ہوا ہی کہ یہ بسایط چہارگانہ جتنے اجسام اس عالم کون اور فساد مین ہین
اُنکے بسائط ہین اور جتنے اجرام کہ قابل کون اور فساد کے ہین انھین اجسام موجودہ مین اُنھین سے اِن چارون کو اسطقسات کہنا چاہیے
اور اِن چارون کے سوا اَور اسطقسات کو درجہ دوم خواہ درجہ سوم کے اسطقسات کہنا مناسب ہی اور جب فلاسفہ کی یہ تحقیق ہی تب
ہمکو مناسب ہی کہ ہم بھی قائل اِس بات کے ہون کہ اسطقسات مین سے بعض اقسام اسطقسات قریبہ اور خاصہ ہین اور بعض اقسام
انکے بعیدہ اور عام ہین اور بعض اقسام انکے متوسط ہین قرب اور بُعد مین جو درمیان اسطقسات عامہ اور خاصہ کے ہین- اسطقس قریب
وہی ہی جو کسی مرکب چیز سے خاص ہو یعنے جو چیز کہ اُسی اسطقس سے مع دیگر اسطقسات مل کر بنی ہو اُس سے خاص ہو- اور اسطقس بعید
وہی اسطقس عام ہی جس سے بہت سی مختلف چیزین مرکب ہوتی ہین اور اسطقس متوسط وہ ہی جو اِن دونون کے بیچ مین ہو- مثال
اسکی وہ حیوان جسکے بدن مین خون ہی کہ اُسکے اسطقسات قریبہ بھی اعضا متشابہ الاجزا ہین کہ انھین اعضا سے اُسکے اعضاے آلیہ مرکب
ہوتے ہین اسلیے کہ اعضاے متشابہ بنسبت اعضاے آلیہ کے بسیط ہین اور مقدار مین بھی قلیل ہین اور اعضاے آلیہ سے ترکیب
تمام بدن حیوان مذکور کی ہی- اور مثال اسطقسات متوسط کی جو قرب اور بُعد مین درمیان ہین ایسے حیوان کے واسطے اخلاط چہارگانہ ہین
جنسے ترکیب اعضا متشابہ الاجزا کی ہوتی ہی اسلیے کہ یہ اخلاط اعضاے متشابہ الاجزا سے بھی مقدم ہین کہ اُنسے انکی بساطت زیادہ ہی
اور مقدار انکی اعضاے متشابہ الاجزا سے کم ہی اور اعضاے متشابہ الاجزا سے ترکیب اعضاے آلیہ کی ہوتی ہی اور اعضاے آلیہ سے
ترکیب جملہ بدن انسان کی ہی- مگر ہماری غرض اِس بیان مین ایسے اسطقسات کے بیان کرنے کی نہین ہی اسلیے کہ یہ اسطقسات اگرچہ
نزدیک حس کے بسیط ہین مگر براہ عقل اور تمیز کے انمین ترکیب ہی جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہی- لیکن اسطقسات بعیدہ وہی چارون
اسطقسات عامہ مین جو مشترک ہین جملہ اجسام کے ہوئے مین اور سب کی خلقت اور تکون اُنھین سے ہی جتنے اجسام اس عالم کون اور
فساد مین ہین اور وہی آگ پانی ہوا اور مٹی ہی اسلیے کہ یہی بسایط فلک قمر کے نیچے ایسے ہین جنسے بوجہ آمیزش اور امتزاج کے

نبات پیدا ہوتی ہی جو غذا سے حیوان ذی روح کی ہی اور غذا سے حیوان سے اخلاط پیدا ہوتے ہین اور اخلاط سے اعضاے متشابہ الاجزا
اور اعضاے متشابہ الاجزا سے اعضاے آلیہ بنتے ہین اور اعضاے آلیہ سے تمام بدن حیوان کا بنتا ہی۔ غرض ہماری اس فصل سے یہ ہی
کہ اس حال کو بیان کرین جو ان اسطقسات کا ہی اس عالم مین جو نیچے فلک قمر کے ہی اُن اجسام سے جو قابل کون و فساد کے ہین اور
جنکی پیدائش آگ پانی اور مٹی اور ہوا سے ہوتی ہی جب آپسمین یہ چارون ملتے ہین اور بعد ملنے کے انکا استحالہ اُسی جسم کی طرف ہوتا ہی
جو انسے بننا چاہتا ہی جیسا کہ ہمنے نبات اور حیوان کا ذکر کیا ہی اور اسی طرح چشمہ اور معدن وغیرہ جو اسی عالم کون و فساد مین ہین کہ اُسکا
حدوث اُنھین چارون اسطقس سے ہوتا ہی۔ اس دعوے کی صحت کی دلیل چار طرح سے بیان کیجاتی ہی۔ ایک تو بسبب اختلاف اجزاے
اجسام مذکورہ کے کہ اُنکے اجزا کے تشابہ مین اختلاف ہی۔ دوسری مشارکت اکثر اجسام کی انھین اسطقسات مذکور سے۔ تیسری جو کچھ
انکی خلقت کے وقت ظاہر ہوتی ہی۔ چوتھی جو امور کہ ان اجسام کے فاسد اور خراب ہونے کے وقت ظاہر ہوتے ہین۔ پہلی دلیل جو
اختلاف تشابہ اجزا کی لکھی ہی اُسکی تفصیل یہ ہی کہ جو جسم نیچے فلک قمر کے ہی مختلف ہی اور متشابہ الاجزا نہین ہی اگرچہ بعض اجسام کے
اجزا مختلف محسوس نہین ہوتے جیسے احجار کے اقسام اور چاندی اور سونا وغیرہ اشیاء معدنیہ کہ ان سب کے اجزا کا اختلاف
بذریعہ بحث اور قیاس کے معلوم ہوتا ہی اور یہی دلیل ہی اُنکے مرکب ہونے پر اجزاے مختلفہ سے۔ لیکن اربعہ عناصر پس ہر ایک
اُنھین سے بشرطیکہ خالص ہو متشابہ الاجزا ہی اور اُسکے اجزا مین اختلاف نہین ہی اور جو چیز ایسی متشابہ الاجزا ہو اُسکو اسطقس
شمار کرنا اولی ہی۔ مشاکلت اجزاے اجسام چہارگانہ پر دلیل یہ ہی کہ عیان اور مشاہدہ سے انکے اجزا کی مشاکلت معلوم ہوتی ہی اور
اکثر اشیا مین یہی کیفیت تشابہ کی ظاہر ہوتی ہی منجملہ دلائل مشاکلت اجزا اسطقسات اربعہ کے یہ ہی کہ حیوان کے جسم مین بھی
ہم استخوان کو دیکھتے ہین جو نظیر اسطقس ارضی کی صلابت اور سختی مین ہی اور کثافت مین اور اُسی جسم حیوانی مین ہم رطوبات
سائلہ بھی پاتے ہین جو نظیر پانی کی ہین اور اُسی جسم مین ارواح کو بھی نظیر ہوا کی پاتے ہین اور اُسمین بذریعہ حس لامسہ کے حرارت
اور گرمی بھی ہمکو محسوس ہوتی ہی اور یہ گرمی بہت نمایان اور ظاہر ہوتی ہی جو نظیر نار کی ہی اور آگ پانی ہوا اور مٹی مین سے کسی ایک کو
بھی اجزاے حیوان سے بعینہ ہم نہین پاتے ہین اور نہ اجزاے نبات جو محسوس ہین اُنھین سے کوئی ایسا ہمکو ملتا ہی جو کسی اسطقس کے
اجزا سے بعینہ مشابہ ہو اور یہی معلوم ہوتا ہی کہ حدوث جسم حیوانی خواہ جسم نباتی کا ان چارون سے اُسی وقت ہوا ہی جب یہ چارون
آپسمین ملے ہین اور طبیعت کون یعنے موجودگی اور پیدائش کی طبیعت کی طرف اُنکا استحالہ ہوا ہی جسکی طرف اُس جسم کو احتیاج اپنے
پیدا ہو جانے مین تھی۔ اسلیے کہ ان چارون اسطقسات مین کوئی چیز ایسی نہین ہی جو کائن اور فاسد ہو یعنے کسی سے آگ
بن جائے اور پھر بگڑ کر اُسکا کوئی اور جسم طیار ہو اور اسی طرح پانی اور ہوا اور مٹی کا بھی یہی حال ہی پس جب ان چارون مین
کون اور فساد نہین ہوتا ہی احق اور سزاوار زیادہ تر اسطقس کے نام رکھنے کے یہی ہونگے بہ نسبت جملہ اجرام کے جو کون و فساد کے
اطلاق سے متصف ہوتے ہین۔ جو استدلال بذریعہ کون کے ظاہر ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ ہمکو جملہ اشیا جو اس عالم مین پیدا ہوئی از قسم
نبات اور حیوان اور معادن سب کا ہونا انھین چارون اسطقسات سے معلوم ہوتا ہی نبات کا وجود بھی ہمکو ایسا ہی معلوم
ہوتا ہی کہ اُسکا قوام جو بدون ارض اور ماء کے نہین ہی وہی قوام اُسکا بدون ہوا اور نار کے پورا نہین ہوسکتا ہی۔ اور یہ تجربہ
اسطرح سے ہوتا ہی کہ اگر کسی نبات کے تخم کو لیکر اُسکو پانی اور مٹی مین ڈال کر رکھ دین اور حرارت سے دھوپ کی اور ہوا کے پہونچنے

اُسکو بچائین اچھی طرح وہ تخم نہ جمیگا بلکہ خراب اور فاسد ہو جائیگا - پھر اگر زمین پر اُسی کی تخم ریزی کرین اور بو دین اور ایسی جگہ اُسکو بوہین
جہان سامنا دھوپ اور ہوا کا ہو اور پانی سے اُسکو سینچین اچھی طرح وہ تخم جمیگا اور دن دن اُسمین نمو ہوگا اور پھل بھی دیگا - یہی دلیل ہے
کہ نبات کا تکون آگ اور پانی اور ہوا اور مٹی سے ہے - اب رہا حیوان چونکہ اُسکی غذا نبات سے ہے اور نبات کا تکون چارون اسطقسات سے
ہم ثابت کر چکے لہذا واجب ہوا کہ حیوان کا تکون بھی انھین چارون اسطقس سے ہو - اسی طرح اجساد معدنیہ بھی ہین کہ انکی پیدائش لطیف تر
آب معدلی اور لطیف پانی سے معدن کے ہوتی ہے جب حرارت طبعی اِن دونون مین نضج یعنی پختگی پیدا کرے اور یہ حرارت آفتاب کی دھوپ سے
معدن مین پہونچتی ہے اور اسی واسطے جن مقامات مین دھوپ نہین پہونچتی ہے اُن مقامات مین یہ گھاس وغیرہ نہین پیدا ہوتی ہے اور نہ کوئی
حیوان ذی روح وہان پیدا ہوتا ہے - اب اس کون کی کیفیت کے بیان کرنے سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ جتنے اجسام کرۂ زمین پر ہین سب کی پیدائش
انھین چارون اسطقسات سے ہے - فساد اور خرابی سے اِن اجسام کے استدلال اس طرح پر کیا جاتا ہے اور فساد اجسام کے وقت جو امور ظاہر
ہوتے ہین اُنکی صورت یہ ہے کہ جسوقت اِن جملہ کائنات مین سے کسیکو فساد تھوڑا سا عارض ہونے لگتا ہے اور بعد اسکے بالکل وہ شی فاسد ہو جائے
اضطرارًا انھین چارون اسطقسات کی طرف رجوع کرتا ہے جیسے حیوان جسوقت مرجائے اور جملہ اجزاے بدنی اُسکے فاسد ہو جائین پس جو
حار غریزی اور اصلی اُسمین تھا اُسکی تحلیل بطور بخار کے ہو کر بطرف اسطقس ناری کے صعود کر جاتا ہے اور جسقدر روح اُسمین تھی وہ ہوا کی طرف رجوع
کرتی ہے اور جسقدر رطوبات کہ لطیف اُسمین تھین وہ سب بخارات بن جاتی ہین اور جسقدر اُسمین طبیعت ارضی تھی یعنی جسقدر اجزاء ارضی
تھے جیسے سخت ہڈیان اور نرم ہڈی جسکو غضروف کہتے ہین اور باقی اعضا سے بھی جسوقت رطوبت جدا ہو جاتی ہے ایک زمانہ دراز کے بعد
وہ سب اجزا ہضیم اور بوسیدہ ہو جاتے ہین اور بوسیدگی کے بعد طبیعت ارضی کی طرف رجوع کرتے ہین بلکہ بالکل مٹی ہو جاتے ہین اسی طرح ہم نبات کی
کیفیت پاتے ہین بعد اسکے فاسد ہو جانے کے - لیکن آگ اور ہوا اور زمین پر فساد بالکل عارض نہین ہوتا ہان انکے اجزا مین کسیقدر فساد
البتہ آجاتا ہے مگر یہ تینون ہمیشہ فی الجملہ اپنی حالت اصلی پر باقی رہتے ہین نہ اُنمین تغیر ہوتا ہے اور نہ انکا استحالہ کسی دوسرے جسم بسیط کی طرف
ہوتا ہے اور اُسی ایک ہی صورت واحدہ پر موجود رہتے ہین اور انھین صور تہاے مذکورہ پر انکا باقی رہنا انکو لائق اور زیادہ تر مستحق اس
امر کا کرتا ہے کہ جملہ اجسام کائنہ اور فاسدہ کے یہی سب اسطقس کہلائین اور جب وہ مرکب فاسد ہو جاوے اپنے اسطقس کی طرف رجوع کرین
پس بحکم وجوب عقلی آگ اور ہوا اور پانی اور مٹی جملہ اشیاے کائنہ اور فاسدہ کے اسطقس ثابت ہوئے - اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ حقیقت امر دربارۂ
اسطقس کی ایسی نہین ہے جو بعض فلاسفہ نے مغلطہ گمان کیا ہے کہ جملہ اجسام جو کچھ عالم کون اور فساد مین ہین حیوان ہو خواہ نبات اور معادن
وغیرہ یہ سب ایک ہی اسطقس سے پیدا ہوتے ہین - پھر ایک اسطقس کے تعین مین بھی انھین لوگون نے اختلاف کیا ہے ایک قوم نے کہا کہ وہ اسطقس
ایسے اجزا ہین جنکا پھر تجزیہ نہین ہوسکتا اور دوسری قوم نے اُس اسطقس واحد کو آگ قرار دیا ہے اور کسی نے کہا ہے کہ وہ ہوا ہے اور کسی کا قول ہے
کہ وہ پانی ہے اور کوئی کہتا ہے کہ وہ خاک ہے اور یہ پانچون گروہ خطا پر ہین اگر ایسا ہوتا جیسی اُنکی تجویز ہے کہ ایک ہی اسطقس سے جملہ اجسام کی
پیدائش ہے لازم آتا کہ عرصۂ وجود مین ایک ہی شی موجود ہوتی اور ایک ہی طبیعت کے سب اجسام ہوتے - بقراط نے ان سب لوگون کے
اِس عقیدہ کو رد کیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ انسان کی پیدائش ایک اسطقس سے نہین ہے اور کس طرح یہ ہوسکتا ہے کہ انسان خلقت کی راہ سے
ایک ہی چیز ہو اور اُس سے ایسی چیز پیدا ہو جو اُسکے مغائر ہو اور حالانکہ اُسمین کوئی غیر چیز ملی نہو متر جم جو چیز مغائر انسان کی بدن
انسان سے پیدا ہوتی ہے وہ ہوا بھی ہے اور پانی اور حرارت ناری بھی اور اوراجزاے خاکی بھی ہوتے ہین بہرحال فضول بدنی عناصر کا

ہوتے ہیں پس اگر ایک ہی اسطقس سے انسان کی جماعت ہوتی تو ایسے فضول مختلفہ کیونکر اسکے جسم سے پیدا ہوتے اگر یہ خیال کیا جائے کہ مختلف
غذا کے فضول ہین تو اُس غذا کی خلقت بھی تو ایک ہی اسطقس سے اِن لوگون کی راے مین ہی پس وہی خرابی اب بھی لازم آئیگی حق یہ قول بقراط کا
کلام حق ہی اسلیے کہ ہم اگر کسی نبات کا تخم ایسی جگہ رکھدین جہان پانی نہ پہونچے اور نہ زمین خواہ مٹی اُس تخم کو مس کرے ہرگز اُس تخم سے ودگیاہ نہ
پیدا ہوگی اور وہ بیج جیسا تھا ویسا ہی رہیگا اور کوئی تغیر از قسم انبات وروئیدگی اُس سے ظاہر نہوگا - اسی طرح حال جسم حیوان کا ہی کہ جبتک اُس سے
منی مرد اور عورت کی حیض نہ ملتی ہی کوئی لڑکا اُس سے پیدا نہین ہوتا - بقراط نے دوسرے مقام پر بھی اسی کتاب کے اُن لوگون پر اعتراض
کیا ہی اور کہا ہی کہ اگر انسان کی اصل ایک ہی اسطقس سے ہوتی تو اسکو کسی قسم کا الم اور کسی قسم کی ایذا نہ پہونچتی اسلیے کہ پھر کوئی چیز ایسی جسپر سے
مغائر ایسی نہ پاتا جو اُسے ایذا اور الم دیتی اور ہم دیکھتے ہین کہ اُسکو الم پہونچتا ہی اسلیے کہ جو درد اُسکو عارض ہوتا ہی اُسکو اپنی طبیعی حالت سے
متغیر کردیتا ہی اور بطرف حالت غیر طبیعی کے پہونچاتا ہی - پھر بقراط نے کہا ہی کہ اگر انسان کو الم اور ایذا کسی شی سے ہوتی لازم تھا کہ شفا اُسکو کسی
اور شی سے ہوتی اور یہ بات یون ہی کہ اگر الم اُسکو تنہا پانی سے پہونچتا تو شفا اُسکو بھی کسی دواے واحد سے ہوتی اور ہم انسان کے الم اور ایذا بھی
کی اور اسی طرح اُسکی صحت اور شفا بھی مختلف اشیا سے دیکھتے ہین اسباب آلام انسان بھی بہت سے ہم دیکھ رہے ہین اور شفا اُن آلام سے بھی
اشیاء مختلفہ سے ہمکو نظر آتی ہی جب یہ امر بدیہیات اور مشاہدات حسیہ مین ہی پھر اب قول اُس شخص کا جو کہتا ہی کہ اسطقس جمیع موجودات عالم کون
اور فساد کا ایک ہی اسطقس ہی باطل ہوگیا اور محصل اس دلیل کا یہی ٹھہرا کہ اسطقسات جملہ اجسام کے یہی چارون ہین جسکو ہم آگ اور پانی اور ہوا اور
مٹی سے تعبیر کرتے ہین - یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ جو کچھ ہمکو آتش آب خاک باد سے نظر آتا ہی اور جو اجسام انکے ظاہر حس مین ہمکو محسوس ہوتے ہین
درحقیقت یہی جواہر اصلی اِن اسطقسات کے نہین ہین بلکہ جو کچھ ہمکو بالفعل اِن اسطقسات چہارگانہ سے محسوس ہوتا ہی اور ہماری قوت واہمہ مین
در آتا ہی کہ آگ خواہ پانی وغیرہ بھی ہی دراصل ایسا نہین ہی اور جو اصلی جوہر اور خالص کوئی اسطقس اُنمین سے ایسا کہ اُسمین کسی چیز کا میل نہو ہمکو
محسوس نہین ہوتا ہی - یہی زمین خواہ اسطقس ارضی کو دیکھو کہ جب مٹی کو دیکھتے ہین کوئی قسم اُسکی ایسی نظر نہین آتی جو غبار اور دخان سے
ملی ہوئی نہو اور خاص اِس جسم مفرد کا جو معرا ہر ایک کیفیت بخاری اور دخانی سے ہو وہی درحقیقت اسطقس ہی اور اُسکو اپنی حس کے ذریعے سے
نہین پاسکتے سواے اسکے کہ توہم عقلی ہمکو ہوتا ہی کہ اگر خالص مٹی ہوتی تو ایسی ویسی ہوتی - اسی طرح فلاسفہ کا یہ قول بھی ہی کہ اسطقسات جملہ اجسام
موجودہ عالم کون وفساد کے حار اور بارد اور رطب اور یابس ہین اور اِن چارون الفاظ سے محض کیفیات چہارگانہ اُنکی مراد نہین ہین بلکہ مراد اُن
سے وہ جوہر ہی جسکی کیفیت کوئی ایک چارون کیفیات سے ہو اور وہ کیفیت ایسی پوری ہو کہ اُس سے بڑھکر پھر کوئی کیفیت متصور نہوسکے
پس جو جوہر کہ حار ہوا ایسا کہ اُسکی حرارت یعنے گرمی درجہ غایت پر ہو وہ آگ ہی اور سرد آخری درجہ کا پانی ہی اور جسمین رطوبت یعنے تری
انتہا درجہ کی ہو وہ ہوا ہی اور یابس آخری درجہ کا جوہر ارض ہی - اسلیے چارون اسطقس علاوہ کیفیت اصلی کے بسبب مجاورت اور قرب
اشیاے دیگر کے اور بھی ایک کیفیت کا اکتساب کرتے ہین جو انکی طبیعت مین نہین ہوتی - پس آگ بوجہ قرب ہونے فلک قمر کے اور بوجہ
طول زمانہ حرکت فلک مذکور کے جو اسی کرۂ نار کے اوپر ہوا کرتی ہی کیفیت یبوست یعنے خشکی کی حاصل کرتی ہی اور ہوا بسبب قرب اور
مجاورت کرۂ نار کے حرارت حاصل کرتی ہی اور پانی بسبب مجاورت اور قرب ہوا کے رطوبت حاصل کرتا ہی اور زمین خواہ کرہ ارضی بسبب
قرب اور مجاورت پانی کے برودت یعنے سردی حاصل کرتا ہی اسی واسطے قوت آگ کی حار یابس ہوئی اور قوت ہوا کی حار رطب اور قوت
پانی کی بارد رطب اور قوت ارض کی بارد یابس ہوئی اور اسی سبب سے جوہر اِن چارون کا مختلف ہوا پس آگ کا جوہر سب سے زیادہ لطیف ہوا

اور اسی وجہ سے اسکی شان یہ ہوئی کہ سب سے اوپر اور سب سے بلندی پر اسکا کرہ تجویز ہوا اور جوہر ارضی سب سے زیادہ غلیظ ہے اسی سبب اسکی شان سے رسوب اور تہ نشین ہوتا ہے کہ نیچے سب سے رہے اور اسکا انحطاط وسط اور بیچ مین کرہ فلک قمر کے ہوا۔ اور زمین کو ہر طرف محیط ہے اور زمین کو اٹھائے ہوئے ہے۔ ہوا کی لطافت آگ سے کم ہے اور پانی سے اسکی غلظت کمتر ہے اور پانی کی لطافت ہوا سے کم اور غلظ پانی کا ارض سے کم ہے اسیواسطے پانی کی شان سے یہ امر ہوا کہ زمین کے گرد رہے اور اونچی جگہ سے نیچے اور نشیب مین اتر آیا کرے۔ یہ سب امور ایسے ہین جنکا جاننا طبیعت اسطقسات اور احوال اور کیفیات سے اسطقسات کے ضرور ہے۔ اب یہ بات کہ ان اسطقسات سے اور ان چارون چیزون سے اور اجسام کیونکر بنتے ہین پس یہ کون اجسام انھین چارون کے ملنے سے ہوتا ہے کہ ان چارون کے بعض اجزا بعض سے ملتے ہین اور آمیزش انکی طبیعی ہوتی ہے اور اسی آمیزش سے ہر ایک اسطقس مین دوسرے کا عمل و فعل پہونچتا ہے اور اپنی طبیعت سے ہر ایک کو انتقال دوسری طبیعت کی طرف ہو جاتا ہے جیسے کہ اور اشیا کا امتزاج ایک دوسرے مین ہوتا ہے مثلاً پانی شراب یعنے شربت مین ملتا ہے اسلیے کہ پانی اور شراب اگرچہ آپسمین ملجاتے ہین اور ملکر متحد ہو جاتے ہین بنظر حس ظاہر کے مگر وہ دونون اپنی اپنی طبیعت سے متغیر نہین ہوتے یعنے ان دونون کے ملنے سے کوئی تیسری چیز متغائر ان دونون سے حاصل نہین ہوتی جیسے کہ تخم سے نبات کے جب زمین مین بویا جاوے اور پانی سے سینچا جائے تو ان دونون سے ایک تیسری شے یعنے وہی نبات پیدا ہوتی ہے۔ مگر کبھی اجزاے اسطقسات آپسمین ایک دوسرے سے اس طرح ملتے ہین کہ اس آمیزش سے کیفیت واحدہ درحقیقت نہین پیدا ہوتی ہے۔ اس امر کا علم بھی مناسب ہے کہ ان اسطقسات کا امتزاج باہمی جملہ اجسام کی پیدایش مین مقادیر متساویہ پر نہین ہوتا ہے مگر یہ امتزاج آمیزش مقادیر مختلفہ سے ہوتے ہین کوئی اسطقس کم ہوتا ہے اور کوئی زیادہ اسلیے کہ مقادیر ہر ایک اسطقس کے جس سے بدن انسان کی ترکیب ہے متغائر ہے ان مقدارون کے جس سے بدن اسپ کی ترکیب ہے اور جن مقادیر سے وجود بدن فرس کا ہوا ہے غیر ان مقادیر کے ہے جس سے بیل اور نرگاو کی ترکیب ہے اسی طرح جزئیات حقیقیہ مین مثلاً جس مقدار سے ترکیب عمرو کے بدن کی ہے متغائر ہے ان مقادیر کی جنسے ترکیب بدن زید کی ہے اسی طرح جن مقدارون سے ترکیب درخت انجیر کی ہے وہ غیر ہے اس مقدار کے جسسے ترکیب درخت انگور کی ہے۔ اور یہ اختلاف مقادیر اسطقسات ہر ایک انواع اور اشخاص مین اسلیے ہوا کہ اسکی حاجت خاصہ مین ہر ایک نوع اور شخص کی تھی اسلیے کہ اگر مقادیر اسطقسات کے سب برابر ہوتے ہر آئنہ موجود بھی ایک ہی ہوتا اور ایک ہی طبیعت سب کی ہوتی۔ اور باوجود اختلاف مقادیر اسطقسات کے امتزاج اور آمیزش مین باین غرض کہ ہر ایک جسم اپنے خاصہ پر پیدا ہو یہ بھی شرط ملحوظ رہی ہے کہ وہ مقادیر معتدل بھی ہون قیاس سے بعض اجزا کی بطرف بعض کے اور اپنی قوتون مین زائد نہون میری مراد زائد نہونے سے یہ ہے کہ کسی اسطقس کی کیفیت بافراط نہو جیسے کہ بقراط نے اپنی کتاب مین جسکا طبیعت انسان نام ہے کہا ہے اور اسکا قول یہ ہے کہ اگر اسطقس حار نزدیک بارد کے اور اسطقس رطب نزدیک یابس کے معتدل ہوتا اور یہ اعتدال ہر ایک اسطقس کا بہ نسبت دوسرے اسطقس کے باقی نہ رہتا بلکہ ایک اسطقس دوسرے مین فعل کثیر کرتا اور افراط اثر ایک کا دوسرے مین ہوتا یہان تک کہ ایک اسطقس زیادہ تر قوی ہوتا اور دوسرا زیادہ کمزور و ضعیف ہوتا تو پھر امر کون اور وجود مرکب کا حدوث نہوتا بقراط نے اپنے اس قول سے یہی مراد لی ہے کہ اگر فعل اسطقس حار کا بافراط ہوتا جب بھی وجود جسم نہو سکتا اسلیے کہ احراق مادہ ہو جاتا اور اگر بارد اسطقس کی برودت قوی ہوتی جب بھی فعل کوئی پورا نہوتا اسلیے کہ مادہ کی تجمید اور بستگی ہو جاتی اور اگر رطوبت بافراط ہوتی مادہ سیلان رہتا اور بہ جاتا اور اگر اسطقس یابس کی زیادتی ہوتی مادہ خشک ہو جاتا اور اسمین تفرد اور تشتت نہو جاتی پس کیا خوب بات ہے جو بقراط نے

لکھی ہے اس فصل میں۔ اور اسی کتاب میں بقراط نے کہا ہے کہ ہرگز ممکن نہیں ہے کہ آدمی کو اور سب اشیا کا مختلف اشیا سے پیدا ہو بدون اسکے
کہ وہ اشیاء مختلفہ جنس میں متفق ہوں اور قوت جمیع ان اشیا کی قوت واحدہ ہو مراد بقراط کی یہ ہے کہ جب ہر ایک ان اشیاء مختلفہ کا ملازم
اس چیز کا ہو جسکے ہمراہ اسی قسم کے یکجائی ہوئی ہے اور جسکی ہستی اور وجود کے واسطے یہ سب چیزیں قرار دی گئی ہیں۔ منجملہ اختلاف اصناف حیوانات کے
خصوصیت میں قریب ہے یہ بھی مثال ہے جو گدھے اور گھوڑے سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور بچہ دینا کتیوں کا اور لومڑی کا کہ یہ سب قریب قریب جنس میں
ہیں لہذا اچھا ہوتا ہم اب سب مقصد ہمکو مناسب تھا کہ اسطقسات کے بارہ میں انکے احوال کا اور ایسے جملہ اجسام کے حدوث کا ذکر کریں جو نیچے
خاک قمر کے ہیں اور جسقدر ہم نے بیان کیا ہے اسمیں کفایت ہے بنظر اس ہماری غرض سے جو اس کتاب میں ہے

باب چھٹا بیان میں ماہیت مزاج اور اقسام مزاج کے

ہمنے گذشتہ باب میں اسطقسات کے ذیل میں کہا ہے کہ جمیع اجسام منتشرہ جو اسی عالم کون و فساد میں ہیں سب کی ترکیب انھیں چاروں
اسطقسات سے ہوئی ہے کہ بعض اسطقس بعض سے آمیختہ ہو گئے ہیں مساوی مقداروں سے یا غیر متساوی مقادیر سے جیسے حاجت جسم کی ترکیب کے
واسطے ہوتی ہے اور اس آمیزش سے جسم مرکب پر ایک کیفیت منجملہ کیفیات کے غالب ہوتی ہے اور یہی کیفیت جو کسر اور انکسار کیفیات
اصلیہ اسطقسات کے بعد پیدا ہوتی ہے اسکا نام مزاج ہے اور اس لفظ کا استقاق امتزاج اسطقسات سے ہوا ہے جو بعض اسطقس بعض
سے آمیختہ ہوتا ہے اور جب کہ جسم مرکب اجزاے متساویہ سے انھیں اسطقسات چہارگانہ کے بنایا جاتا ہے اور اسکی ساخت میں رعایت
اسکی بھی ہے کہ بعض اسطقس کو بعض پر غلبہ نہووے پاکے ایسے جسم کو یہ بھی کہتے ہیں کہ اسکا مزاج معتدل ہے۔ اور جب ترکیب جسم کی اجزاے
غیر متساویہ سے ہو اسکو خارج از اعتدال کہینگے۔ پھر خارج اعتدال سے جو جسم ہو اور اسمیں امتزاج اجزاء ناری کی زیادتی ہو اسکے حار کا
لقب دیا جائیگا۔ اور اگر اسکے امتزاج میں جزء مائی کی زیادتی ہو اسکو بارد کہینگے اور اگر اسمیں جزء ہوائی کی زیادتی ہو اسکو رطب کہینگے اور اگر اسمیں جزء ارضی غالب
ہو اسکو یابس مزاج کہینگے۔ پھر اگر جزء غالب ناری اسطقس کے ہمراہ جزء ہوائی ہو اسکو حار رطب کہینگے اور اگر جزء ناری کے ہمراہ اسطقس ارضی غالب ہو اسکو حار یابس کہینگے
اور اگر اسطقس مائی کے ہمراہ اسطقس ہوائی کا غلبہ ہو اسکو بارد رطب کہینگے اور اگر جزء مائی کے ہمراہ اسطقس ارضی کا غلبہ ہو اسکو بارد یابس کہینگے پس باین
حساب اصناف مزاج کے نو ہوے ایک قسم تو معتدل مزاج کی ہوئی اور آٹھ اصناف خارج از اعتدال کی ہوئیں اور ان آٹھ اقسام میں چار اقسام تو
مزاج مفرد کے ہیں یعنے گرم اور سرد اور تر اور خشک اور چار قسمیں مزاج مرکب کی یعنی گرم تر اور گرم خشک اور سرد تر اور سرد خشک۔ اور پھر چونکہ غلبہ ہر ایک ان امزجہ کا
اجسام پر مساوی نہیں ہوتا ہے اسلیے کہ بیشتر اجسام میں غلبہ کسی اسطقس کا بقوت اور بکثرت ہوتا ہے کہ وہ جسم حد اعتدال سے زیادہ خارج ہو جاتا ہے تا اینکہ
قریب درجہ انتہائی غیر معتدل کے پہونچ جاتا ہے اسی خروج حد اعتدال سے اس مزاج کی نسبت بضعف اور نقصان دیجاتی ہے اور معتدل اور انتہا
درجہ کی غیر معتدل میں بہت سے مراتب ہیں اسی لحاظ سے مقادیر امزجہ اجسام بیشمار ہو گئے ہیں اور اسی وجہ سے افراد جزئیہ
اشخاص حیوانات وغیرہ کی بھی غیر متناہی ہو گئی ہیں بسبب اسی زیادتی اور نقصان کے جو جزو بیچ حد اعتدال سے ہمنے بیان کیا اور
جو تعدد مقادیر امزجہ اجسام کا بھی بیان ہوا۔ مثال اس کثرت اور تعدد امزجہ کی ایسی غیر النہایۃ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص شنجرف اور سپیدہ
اور روشنائی اور ہرتال کو ہموزن ملا کر ایک جسم طیار کرے اس امتزاج سے ایک قسم کا رنگ پیدا ہوگا اور اگر ان چاروں اشیا میں
کسی کی زیادتی اور کسی کی کمی کر کے کوئی جسم بنایا جائے پہلے بحال تسویہ اجزا جو رنگ پیدا ہوا تھا وہ اب رنگ پیدا نہوگا اور پھر جسقدر کہ
اجزا کی کمی بیشی میں تصرف کرینگے جدید رنگ پیدا ہوتا جائیگا اور جسقدر اوزان مذکورہ کا تغیر اختلاف اوزان اجزا سے ہوگا اسی قدر اقسام الوان کے

اُن بدل کر پیدا ہوتے رہینگے علیٰ ہذا القیاس الوان مختلفہ الی غیر النہایۃ فقط انھین چار چیزون کے ملانے سے پیدا ہونگے ۔ ایسی طرح انواع اور اشخاص اجسام مرکبہ کی صورتین بھی بحسب اختلاف مقادیر انھین اسطقسات کے مختلف ہوئی ہین اور غیر متناہی تعداد کو پہونچ گئی ہین

باب ساتوان اُن معانی کے بیان مین جنکی طرف تقسیم ہر ایک صنف مزاج کی ہوتی ہی

یہ بھی جاننے کی بات ہی کہ ہر واحد اصناف مزاج ست معانی مختلفہ پر اطلاق کیا جاتا ہی مزاج معتدل کبھی تو معتدل حقیقی پر بولا جاتا ہی اور حقیقی معتدل وہ ہی جسکی ہر ایک کیفیت چہارگانہ کو اپنی اطراف مین بعد متساوی ہو اور یہ وہی مزاج ہی جسمین آمیزش اور امتزاج اسطقسات چہارگانہ اجزاء متساویہ سے ہو ۔ دوسرے معنی سے معتدل وہ ہی جو درمیان جمیع اطراف کے ہو یعنی جتنے حدود خارج از حد اعتدال ہمارے عقل مین آسکتے ہین اُن سب کے وسط مین اسکی کیفیات اربعہ ہون تیسرے معنی سے معتدل اسکو کہتے ہین جو مجملاً اپنے تمام جوہر مین معتدل ہو چوتھے معنی سے معتدل وہ ہی جسکا اعتدال بحسب منفعت اور حاجت وجود اسکی موجود کے ہو یعنی حسب منفعت اور حاجت کے واسطے اسکی خلقت ہوئی ہی اُسمین معتدل ہو اور بدرجہ اعتدال بکار آمد ہو ۔ پہلے معنی کا معتدل حقیقی جسکے چارون اسطقس برابر ہون شاید کسی جسم مین اجسام موجودہ کے اُسکا وجود نہین ہی جو بدرجۂ غایت معتدل ہو ۔ ہان انسان معتدل مزاج قریب ایسے معتدل حقیقی کے ہی خصوصاً انسان کے کف دست کی کھال کہ یہ جلد انسان معتدل مزاج کی قریب قریب اسی جسم کے ہی جسکو معتدل حقیقی معنی اول ہمنے لکھا ہی ۔ اور یہ بات اس طرح ثابت ہوسکتی ہی کہ چونکہ انسان جملہ حیوانات مین نہایت درجہ اعتدال کا مزاج رکھتا ہی اسلیئے کہ ہر ایک نوع اور قسم حیوان کی جو مغائر انسان ہی یعنی اُسکے سوا ایک ہی عمل سے خاص ہوئی ہی اور انسان کو احتیاج اسکی تھی کہ سب اعمال اور جملہ مکاسب کو آپ ہی کرے لہذا انسان کا مزاج بھی اسی لحاظ سے سب سے زیادہ معتدل بنایا گیا تاکہ قریب ہوجاے مزاج انسان کا تمام امزجہ کے اور تمام ایسے مزاجون کے جنکی طرف اسکو حاجت ہی اعمال اور مکاسب سے ۔ اور اسی وجہ سے انسان کو قوت نطق عطا ہوئی یعنے قوت تمیز کی جس سے علم اور عمل پورا ہوتا ہی ۔ اور باطن کف دست کی جلد زیادہ تر قریب حد اعتدال کے اسواسطے بنائی گئی کہ اُسکو حاجت ایسے ہی اعتدال کی تھی بسبب حس لامسہ کے جو اس جگہ بکار آمد ہوتی ہی اور اس سبب سے تاکہ کف دست سے گرفت اشیا کا کام بخوبی ہو ۔ حس لمس کی نظر سے چونکہ عضو لامس کو احتیاج اسکی ہی کہ شی ملموس کی کیفیات فعلی اور انفعالی دونون پر حاکم ہو اور اُسکے سرد اور گرم اور سخت و نرم ہونے کا خواہ رطب اور یابس ہونے کا حکم صحیح کرسکے پھر جس طرح حاکم قضایا اور معاملات کو واجب ہی کہ دونون مدعی اور مدعی علیہ مین سے کسی طرف مائل نہو اسی طرح عضو لامس کو بھی ضرور ہی کہ اعدل ہو اور کسی حد خارج از اعتدال کی طرف اُسکا میلان نہو میری مراد یہ ہی کہ آدمی کے کف دست کا مزاج معتدل ہو اور کسی طرف اطراف امزجہ مذکورہ بالا کی طرف مائل نہین ہی ۔ اسلیئے کہ مثلاً اگر مزاج کف دست کامل بحرارت ہوتا اشیاء حارہ کا احساس بخوبی نکرسکتی (مراد یہ ہی کہ اگر مزاج کف دست کا گرم ہو تو وہ حرارت سطح جلد کو بھی گرم رکھتی پس جو اشیا گرم بالفعل ہین مثلاً بدن محموم کا وغیرہ وغیرہ اُسکی حرارت کف دست کو محسوس نہوتی) اور اگر مزاج کف دست کی جلد کا بارد ہوتا پھر اشیاء باردہ بالفعل کی برودت ظاہری کا احساس بخوبی نہ کرسکتی اور اگر کف دست مین صلابت ہوتی سخت چیزون کا احساس نہ کرتی اور اگر نرم ہوتی نرم اشیا کا احساس نہ کرسکتی اور ان چارون کیفیات کا عدم احساس کف دست کو مطابق واقع اور نفس الامر کے تھا مراد یہ ہی کہ جسقدر حار کی

حرارت اور بارد کی برودت ہو اتنا پورا احساس اس سے بحالت غیر معتدل ہونے کے ہوتا بیکس احساس کفدست کہ بحالت عدم
اعتدال اس کیفیت جو بنا ہو اسکے خارج از اعتدال ہو زیادہ ہوتا مثلاً اگر اسکا مزاج زیادہ گرم ہوتا اسوقت بارد یا فعل کا احساس
اسکو اصلی مقدار برودت سے زیادہ ہوتا ایسے قوی ہوتا کہ تھوڑی سی برودت کسی جسم ملموس کی بھی اسکو پوری برودت معلوم ہوتی اور
یہ بھی خلاف واقع احساس ہے لہذا جلد کفدست کی معتدل خلقت ہوئی تاکہ جمیع اقسام ملموسات کا احساس اسکو بخوبی اور پورا پورا ہوا کرے
عام اس سے کہ وہ کیفیات موافق ہوں یا مخالف اور جس طرح واقع میں وہ کیفیات اجسام ملموسہ میں ہوں اسی طرح انکا احساس ہو اور
گرفت کرنے اور ہاتھ میں کسی جسم کو تھامنے کی وجہ سے اعتدال جلد کفدست کا اس طرح ہوا کہ یہ جلد سختی اور نرمی میں معتدل مخلوق ہوئی
کہ امساک بھی گرفت کرنے میں اسی اعتدال کی حاجت تھی اور حس کرنے میں بھی یہی احتیاج تھی اور یہ بات یوں سمجھنی چاہیئے کہ حس کرنے میں
بھی محسوسات کے حاجت اسکی تھی کہ فضول و درمیانی اشیا نرم ہوں تاکہ جو تاثیر محسوس میں ہے اسکے سبب جلد جدا اور علیحدہ ہو جانے
خود وہ تاثیر محسوس کی واسطہ میں ہوتی ہے وہ جدا ہو جائے اسلیئے کہ ہر ایک محسوس کی مثال سے یہ امر ہے کہ اپنے حس کنندہ میں
کچھ اثر کرتا ہے جب تک اسی حس کنندہ کو فعل احساس سے تعلق ہے اسلیئے کہ اگر کفدست جسم گرم سے کسی تاثیر کا احساس نہ کرے
پھر اس جسم گرم کی حرارت کا احساس اسکو ہوگا۔ اب رہا امساک اسکو بھی حاجت ہے کہ فضول یعنی درمیانی چیزیں معتدل ہوں مترجم
درمیانی اشیا سے مراد یہ ہے کہ قوت ماسکہ اور شی ممسوک کے فعل اور انفعال کے وسائط جیسے یہاں پر فرض کرو کہ تم نے پتھر کو ہاتھ سے
پکڑا اب قوت ماسکہ فاعل گرفت ہے اور جسم پتھر کا ممسوک ہے اور انگلیاں وغیرہ گرفت کرنے کے وسائط ہیں پس ان فضول و وسائط کا
معتدل ہونا اسواسطے محتاج الیہ تھا تاکہ وہی فضول گرفت کرنے پر بخوبی قادر ہوں - اب اگر جلد کفدست کی سخت ہوتی یہی سختی اسکو
جودت حس اور بخوبی احساس کرنے سے مانع ہوتی اور اگر یہ کفدست نرم ہوتی بخوبی گرفت کرنے سے اسکی نرمی بھی مانع ہوتی - پس
انھیں اسباب اور وجوہ سے باطن کفدست معتدل بنائی گئی جسکا اعتدال قریب اعتدال حقیقی کے ہے اور سوا اس عضو کے جو
مذکور ہوا شاید اور کوئی عضو کسی حیوان اور نہ کوئی اور جسم اجسام موجودہ میں ایسا ہے جو کہ جمیع اطراف میں درحقیقت معتدل ہو -
ہاں اگر کسی کی یہ خواہش ہو کہ اس بات کو جانے اور اسکی پوری کیفیت اسکو معلوم ہو جائے ایسے خواستگار کو قدرت ادراک اس
امر کی دو وجہوں سے ہو سکتی ہے ایک تو قیاس سے اور قیاس کی یہ صورت ہے کہ اپنی عقل میں چاروں کیفیات کو انتہا درجہ کے اوپر
لا کر پھر ایک جسم کا مزاج متوسط اور درمیانی انھیں چاروں کیفیات کے تصور کیا جائے تا اینکہ ایسا متوہم ہو کہ اس مرکب میں گرم
اور سرد اور خشک اور تر کی مقداریں برابر ہیں ایسے جسم کے تصور سے ذہن میں ایک مزاج معتدل متصور ہوگا جو درحقیقت معتدل ہے
دوسرا طریقہ اسکے تجربہ اور شناخت کا یہ ہے کہ آب گرم جو نہایت درجہ غلیان اور جوش پر ہو اسی کے برابر اسمیں برف خواہ یخ ڈال دیجائے
اور جب دونوں خوب گھل مل جائیں اب اسکو اپنے ہاتھ وغیرہ سے چھو کر معلوم کرے کہ حرارت اور برودت کا اعتدال حقیقی اسکو محسوس ہوگا
مترجم واضح ہو کہ جدید تحقیقات میں درجہ حرارت اور برودت کا اختلاف بہت ثابت ہوا تا اینکہ برف سے زیادہ بارد بالفعل
بہت سی چیزیں دریافت ہوئی ہیں پس شاید پڑھنے والا ہمارے ترجمہ کا جدید تحقیقات کی رو سے اس تمثیل کو جو مصنف نے
دی ہے تسلیم نہ کرے اور کہے کہ یہ پرانے خام خیالات ہیں اور جب درجات برودت اور حرارت کی کمی زیادتی بھی غیر النہایہ ثابت
ہو چکی پھر آب گرم شدید الغلیان اور برف کے ملانے سے معتدل حقیقی حار اور بارد کا کیونکر دریافت ہوگا اسلیئے کہ نہ ایسا پانی گرم

مل سکتا ہے کہ جو انتہاے درجہ حرارت پر ہو اور نہ ایسی بارد بالفعل کوئی شی دریافت ہوئی ہے جو انتہاسے درجہ برودت پر ہو۔ پس اس
اعتراض کے جواب میں یہ ہم بآسانی کہہ سکتے ہیں کہ ہماری مثال آب گرم اور برف کی فقط ایک تمثیل جزئی ہے اور مراد اُس سے یہ ہے کہ
بارد کا درجہ انتہائی جس پر تجربہ انسانی منتہی ہوا ہے اور اسی طرح حار کا درجہ انتہائی بھی جو ہمارے تجربہ میں آتا ہے جب اِن دونوں کو
ملائینگے حقیقی اعتدال برودت اور حرارت کا محسوس ہو جائیگا۔ فرض کرو کہ تھرمامیٹر نقطہ انجماد اور نقطہ جوش آب فرضی درجہ
حرارت اور برودت انتہائی کا ہے اور تھرمامیٹر جس سے درجہ حرارت معلوم ہوتا ہے اور بعض اشیا پانی میں ڈالنے سے نقطہ انجماد سے
تھرمامیٹر کے ساٹھ درجہ تک نیچے پارہ اُترتا ہے یعنے برف کی برودت سے (۶۰) درجہ برودت زیادہ پیدا ہوتی ہے
پس اگر کسی پانی کو ہم اسقدر گرم کریں جسکی حرارت (۶۰) درجہ نقطہ جوش آب سے زیادہ ہو اور کسی پانی میں ایسی سرد چیز ڈالیں جو
نقطہ انجماد سے (۶۰) درجہ نیچے اُتر آئے اب اِن دونوں کے ملانے سے بھی وہی کیفیت معتدل پیدا ہوگی جو ہماری مثال میں درج ہے
پس خلاصہ امتحانات اور تجربات کا عام قاعدہ یہی ہوا کہ جس درجہ کی حرارت سے پانی گرم کیا جائے اُسی درجہ کی برودت کی کوئی چیز
جب اس پانی میں ملا کر دیکھی جائیگی معتدل حقیقی کا احساس ہو سکتا ہے اسلیے کہ معتدل حقیقی متوسط اضافی بین الحدین ہوتا ہے اور حدین سے
مراد یہی ہے کہ جس درجہ کی حد انتہاے حار کی ہو اُسی درجہ کی حد انتہاے بارد کی ہو یہ ضرور نہیں ہے کہ انتہاے حقیقی دونوں کی بھی معلوم
ہو جائے متن اور اگر بھیگی ہوئی مٹی اور پانی برابر ملا کر لامسہ کے ذریعہ سے احساس کریں سختی اور نرمی کا معتدل اچھی طرح سے معلوم
ہو جائیگا اور مزاج یعنے آمیزش معتدل درمیان رطوبت اور یبوست کے معلوم ہو جائیگی جب کوئی شخص ایسے تجربات کریگا مزاج کی
حقیقت پر بذریعہ حس کے آگاہ ہو جائیگا پس اسی کو بطور دستور العمل کے قرار دے کر اور مقیاس مقرر کر کے جملہ اقسام امزجہ کو جو بالفعل
موجود ہوں قیاس کرنا چاہیے جسکی شناخت مطلوب ہو مگر سختی اور نرمی کی شناخت میں مٹی اور پانی اگر دونوں گرم ہوں دھوپ کی
گرمی سے خواہ آگ کی حرارت سے اُنکو ملانا نہ چاہیے اسلیے کہ اگر دونوں گرم کو ملا کر امتحان کیا جائیگا خواہ دونوں نہایت سرد کی آمیزش
کر کے تجربہ ہوگا اشتباہ واقع ہوگا اور دلالت میں اس مرکب کی کیفیت اعتدالی پر خرابی ہوگی اسلیے کہ اگر دونوں گرم ہونگی دونوں
منحل ہو کر انمیں سیلان زیادہ ہوگا اور معلوم ہوگا کہ جو چیز ان دونوں سے مرکب ہوئی ہے بہ نسبت معتدل کے اُسمیں رطوبت زیادہ ہے اور اگر
دونوں سرد زیادہ ہونگی اُنکے اجزا فراہم اور مجتمع ہو کر متکاثف ہو جائینگے اور پھر اُنمیں صلابت اور سختی پیدا ہوگی اور یہ بات ظاہر ہوگی
کہ جو شی اِن دونوں سے مل کر بنی ہے معتدل سے زیادہ تر سخت اور خشک ہے لہذا واجب ہے کہ امتحان ایسی مٹی اور پانی پر کیا جائے
جو حرارت زیادہ نہ رکھتے ہوں اور زیادہ برودت اُنمیں ہو تا کہ یہ دلالت صحیح اور پوری ہو انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ صفت اور بیان معتدل حقیقی کا
تھا جو کہ جمیع اطراف کیفیات اربعہ سے معتدل ہو اب باقی رہا بیان اُس معتدل کا جو بنظر منفعت کے معتدل ہے اور بنظر اُس حاجت کے
اُسکا اعتدال ہے جو ہر ایک حیوان اور نباتات کی خلقت و پیدایش سے متعلق ہے اسلیے کہ ہر ایک حیوان متساوی الکیفیات نہیں ہے مگر
بسبب اس امر کے جسکی حاجت اُسکے غایت ایجاد میں تھی مراد یہ ہے کہ جس غرض سے اُسکی خلقت ہوئی ہے اُسی غرض کے پیدا ہونے کو جو
کیفیت مناسب تھی وہی اُس حیوان میں بد اندازہ اُسی غرض کے رکھیگئی جیسے کہ شیر میں حرارت بہ نسبت اور حیوانات کے زیادہ عطا ہوئی تا کہ
غضب اور غصہ اُسکا زیادہ ہو اور حملہ کرنا اُسکا اپنے شکار پر زیادہ ہو اور خرگوش میں برودت زیادہ تجویز ہوئی تا کہ خوف اور ہراس
اُسکا زیادہ ہو اور بسرعت بھاگ جائے۔ اور ان حیوانات کے مزاج خاص کے معتدل ہونے پر استدلال اسی طرح سے کیا جاتا ہے کہ ہم سکے

افعال خاص پر نظر کرتے ہین اگر کسی فرد کے افراد حیوان خاص سے وہ فعل پورا اور اعوان شایستہ صادر ہو جس کے واسطے اُسکی خلقت
ہوئی ہے معلوم کرنا چاہیے کہ یہ فرد خاص اپنے مزاج نوعی مین معتدل ہے۔ مثلاً گھوڑا وہی معتدل مزاج ہے جسکے اعضا مین میل پھر جلدی سے ہے
اور جوڑ بند اُسکے گویا سانچے مین ڈھلے ہوں نہایت خوشنما۔ اور کتے کا مزاج معتدل وہی ہے کہ غصہ اُسمین قوی شکار خوب پکڑتا ہو حراست اور نگہبانی
اُسکی عمدہ طور پر ہو سیدان مین وہ کتا مع اپنے جوڑے خواہ مادہ کے رہتا ہو۔ اسی طرح ہر ایک نبات اور گھانس کے اعتدال مزاج پر اُسی
فضیلت اور اُسی اثر کی عمدگی سے استدلال کیا جاتا ہے جسکے واسطے اُس نبات کی خلقت ہوئی ہے جیسے انجیر اور انگور کا درخت کہ ان دونوں کا
اعتدال مزاج اسی طرح معلوم ہوتا ہے کہ جس درخت مین انجیر اور انگور کے پھل زیادہ آتے ہوں اور خوشبو اُسکے پھلوں مین زیادہ پاکیزہ ہو
اور لذت خواہ مزہ اُسکا بہت اچھا ہو دیکھنے مین بھی خوشنما ہو اسی طرح ادویہ کا اعتدال بھی اور جو چیزین کہ مفید افعال یا مضر نجویز ہوں
اُنمین بھی اعتدال اور زیادہ تر معتدل وہی دوا ہوگی کہ جس منفعت کے واسطے اُسکی خلقت ہوئی ہے وہ اثر اُسمین پورا ہو۔ یہ بیان معتدل کا
بلحاظ منفعت اور حاجت کے ہے۔ جو مزاج کہ خارج اعتدال سے ہین اُنکی یہ صورت ہے کہ ہر ایک حار اور بارد اور رطب اور یابس دو معنی پر منقسم
ہوتے ہین یا تو نفس کیفیت حرارت کی طرف کہ تنہا اُسی کیفیت کو نظر کرین اور اس حیثیت سے مزاج کی بحث مین حرارت وغیرہ کا قصد نہین ہوتا
اور دوسرے معنی حار کے یہ ہین کہ جو جسم قابل اِس کیفیت حرارت کا ہے اُسکی نظر سے حرارت کو دیکھین۔ اب اس راہ سے حرارت وغیرہ کی
بھی دو صورتین ہین یا تو اُس جسم کی حرارت بالقوہ ہو یا اُسکی حرارت اُسمین بالفعل ہو۔ بالقوہ جسم کی حرارت سے مراد یہ ہے کہ حس لامسہ سے
اُسکی حرارت محسوس نہین ہوسکتی ہے مگر ممکن ہے کہ یہ حرارت اُسکی جسوقت کسی اور بدن پر یہ گرم شے وارد ہو اور اپنی حالت موجودہ سے
متغیر ہو جائے اُسوقت اُسکی حرارت ظاہر ہوگی جیسے مرچ سیاہ کہ جب تک مُنھ سے اُسکو نہ چبائین اور اندرون بدن کے نہ پہونچے گرمی پیدا
نہ کریگی اور ایسے ہی حار چیزوں کو حار بالقوہ کہتے ہین اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ گرم چیز جسوقت بدن پر وارد ہو اور حرارت غریزیہ بدن سے
اُسمین استحالہ ہو جائے اور بدن بھی گرم ہو جائے اُسوقت یہ دوا یعنی مرچ بھی بالفعل گرم ہو جائیگی۔ اور اس فصل مزاج کے بیان مین ہماری
غرض ایسے غیر معتدل بالقوہ کے بیان کرنے کی نہین ہے اگرچہ ایسے غیر معتدل بالقوہ کے بیان سے ہماری غرض اُسوقت ہوگی جب ادویہ مفردہ کے
خواص اور طبائع کا بیان کرینگے۔ لیکن جو جسم کہ بالفعل خارج از اعتدال ہے جسکا بیان اس جگہ ہمکو مقصود ہے اُس سے مراد وہی اجسام ہین جنکے چھونے
اور مس کرنے سے ہماری حس لامسہ مین گرمی پہونچے خواہ اور کیفیت محسوس ہو اور یہ معلوم ہو جائے کہ یہ شے گرم ہے خواہ سرد ہے یا رطب ہے خواہ
یابس ہے۔ اور یہ خروج از اعتدال یعنی بالفعل حار و بارد وغیرہ ہونا کبھی بالعرض بھی ہوتا ہے جیسے گرم پانی خواہ اور اجسام جو آگ خواہ اور حرارت
سے گرم ہو جائین یا سرد ہو جائین خواہ اُنمین ایسے ہی خارجی اور بیرونی اسباب سے رطوبت اور یبوست آجائے اور ویسے عارضے گرم اور
سرد اور خشک و ترکی طرف ہمارا قصد نہین ہے کہ اُنکا بیان کرین۔ اور بعض اجسام کی گرمی اور سردی وغیرہ بالطبع ہوتی ہے اور جو ایسے اجسام ہین
جنمین کیفیات چہارگانہ بالطبع ہوتی ہین اُنمین بھی بعض ایسے اجسام ہین کہ جنمین یہ کیفیت انتہا درجہ کی ہے جیسے عنصر اور اسطقسات چہارگانہ کہ اُنکا
حال تو ہمنے گذشتہ ابواب مین بیان کردیا ہے۔ اور بعض اجسام ایسے ہین کہ اُنمین درجہ نہایت پر یہ کیفیات نہین ہوتی ہین جیسے حیوان کا
بدن اور ایسے ہی اجسام کی طرف قصد ہمارا متعلق ہے بحث مزاج کے بیان مین اسلیے کہ ہماری غرض اسوقت یہی ہے کہ انسان کے مزاج طبعی
اور اصلی سے خبردار ہو جائے اور ہر ایک صنف اصناف انسانی کے اُس مزاج پر استدلال کیا جائے جس مزاج پر اُسکی خلقت ہوئی ہے۔ اب ہم کہتے ہین
کہ یہ جو بعض اجسام کو کہتے ہین کہ حار خواہ بارد بالفعل ہین اِس قول کے کہنے مین بھی چند طرح کے معانی مراد ہوتے ہین ایک تو اُسکو حار بلاد

ماحصل کہنا بطریق اغلب ہوتا ہی اور ایک یہ کہ اُسکو حار یا بارد بالفعل بطریق مقائسہ کہتے ہیں - علیٰ ہذا القیاس اُسکو حار خواہ بارد بالفعل کہنا
اُسکی وجہ یہی ہی کہ اُسکے مزاج کو تمام اُن اجزا سے نسبت دیجاتی ہی جن اجزا سے اُسکی ترکیب ہوئی چنانچہ ہم اسکو لکھ چکے ہیں - اور مقائسہ کے
طریق سے اُسکو حار یا بارد بالفعل کہنا اُسکی یہ صورت ہی یا تو اُسکے معتدل مزاج ہمجنس کی طرف نسبت دے کر حار خواہ بارد ٹھہراتے ہیں یعنے
نسبت اپنے ہمجنس کے معتدل المزاج کے اسمین حرارت خواہ برودت زیادہ ہی جیسے کوئی یون کہے کہ بعض حیوان غیر ناطق حار مزاج ہی جسوقت
اُسی حیوان کو انسان کی طرف نسبت دین جو تمام انواع حیوان مین معتدل ہی اس جنس حیوان کی بعض افراد نوعیہ کی طرف نسبت دے
اس حیوان غیر ناطق کو حار بالفعل کہا گیا ہی - اور کبھی بقیاس نوع کے حار خواہ بارد کسی فرد خاص کو اُسی نوع کے حار خواہ بارد بالفعل کہتے ہین
جیسے کوئی کہے کہ سقراط بارد المزاج ہی جب کہ سقراط کے مزاج مین انسان معتدل کی حرارت سے گرمی کمتر ہو - اور کبھی کسی فرد خاص سے
اتفاقاً نسبت دے کر کسی شخص کو حار خواہ بارد کہتے ہین جس طرح کوئی عمرو کو بارد المزاج کہے کہ اسکی حرارت کی کمی کسی انسان خاص کے مزاج
قیاس کی ہو یا کسی حیوان خاص کو بہ نسبت کسی حیوان کے حار خواہ بارد کہین باضافت اُسی حیوان خاص کے جیسے ہم کہین کہ انسان بارد
مزاج کا ہو جب اُسکو ہم شیر کے مزاج سے نسبت دین - یا کہتے کو ہم خشک مزاج کہین نسبت مزاج انسان کے جو مرطوب ہی اگر کتے کو ہم مرطوب المزاج کہین بہ نسبت مزاج
چیونٹی کے اور اسی مثال پر امر مقائسہ اور نسبت دہی کا اور اجسام مین جاری ہوتا ہی جو گرم خواہ سرد اور خشک یا تر بالقوہ ہین جیسا ہم اسکو
اُس مقام پر بیان کرینگے جب ادویہ مفردہ کا ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالی - اب کہ ہم وجوہ تصرف ہر واحد اصناف مزاج کو بیان کر چکے اور
لکھ چکے کہ مزاج کے اصناف کا اطلاق کون کون سے طرق سے ہوتا ہی اور معانی مزاج سے جو مراد ہوتے ہین اُنکو بھی بیان کر چکے یہی مناسب ہی
کہ اب اُن علامات اور دلائل کا بیان کرین جنسے انسان کی ہر ایک صنف کے مزاج طبیعی پر استدلال کیا جاتا ہی اسلیے کہ ہمارا قصد بیان مزاج مین
بنظر فن طب کے خاص یہی ہی کہ انسان کے امزجہ سے خبر دیجائے

باب آٹھوان تعریف مزاج طبیعی جو ہر فرد انسان کا ہی

مین کہتا ہون جسکی یہ خواہش ہو کہ انسان کے ہر فرد بشر کا مزاج طبیعی دریافت کرے بذریعہ علامات اور دلائل کے اُسکو مناسب ہی
کہ پہلے مزاج طبیعی ہر واحد اعضاے انسانی کا جداگانہ معلوم کرلے اور یہ بات اسلیے مناسب ہی کہ ہرگز ہو نہین سکتا کہ تمام آدمیون کا
مزاج طبیعی فرداً فرداً اُن دلائل سے اور اُن علامات سے دریافت کرسکے جو مجموع بدن انسان کے مزاج کے دلائل ہین ہان مزاج بعض
آدمیون کا اُن دلائل سے ضرور جان سکتا ہی جو ہر واحد اعضاے انسانی کے مزاج پر جداگانہ دلائل ہین - اور اسکی تفصیل یہ ہی کہ بعض
آدمیون کے تمام اعضا خواہ اکثر اعضا کا مزاج بالطبع گرم ہوتا ہی کہ اسپر استدلال اُن دلائل کلیہ سے کیا جاتا ہی جو کہ ماخوذ تمام بدن کے
مزاج سے ہوتے ہین - اور بعض آدمیون کے بعض اعضا کا مزاج بالطبع سرد ہوتا ہی کہ اسی سبب سے مزاج بدن کا مختلف ہوجاتا ہی
مثلاً کسی شخص کے دماغ کا مزاج گرم ہوتا ہی اور اسی شخص کے قلب کا مزاج سرد ہوتا ہی اور اسی کے جگر کا مزاج معتدل ہوتا ہی لہذا جو
شخص درپے دریافت کرنے مزاج بدن ہذا کے ہو اُسپر ظاہر ہوگا اگر شناخت مزاج ایسے بدن کی بذریعہ ایسے دلائل کے کرین جو دلائل
تمام بدن کے مزاج سے ماخوذ ہوتے ہین خواہ اُس مزاج کے ذریعہ سے شناخت کرنا چاہیے جو مزاج خاص ایسے بدن کا ہی - بلکہ یہ شخص
ایسے خاص دلائل کا محتاج ہوگا جو ہر ہر عضو بدن کے مزاج کے جداگانہ دلائل ہین - اور پھر شناخت مزاج ہر عضو کی بھی یعنے مزاج غیر معتدل
اور مزاج جداگانہ دلائل سے ہر عضو کے ممکن نہین ہی جب تک کہ اُس عضو کا مزاج معتدل پہلے سے معلوم نہو یعنے جو مزاج معتدل طبیعی ہر عضو کا

جب تک اسکو معلوم نہ کرلے مزاج غیر معتدل اور خارج از حد اعتدال سے عضو کا کیونکر سمجھا جائیگا اور جب تک یہ بات معلوم نہو کہ طبیعت مدبر بدنی نے اس عضو کے واسطے کونسا مزاج خاص معتدل کا قصد کیا ہے جس مزاج معتدل کی منفعت اسی عضو کے واسطے تھی اور جس مزاج معتدل کی طرف اسی عضو کو احتیاج ہے۔ مثلاً دماغ جو ایک عضو خاص ہے اسکا مزاج براہ منفعت اور حاجت کے سرد اور تر بنایا گیا اسلیے کہ رائے اور تجویز عقلی کا ثابت رہنا اور اسمین لحظہ بلحظہ تغیر کا واقع ہونا بدون برودت اور رطوبت کے دشوار ہے اور جس عضو کا مزاج گرم ہوتا ہے وہ بہت جلد حرکت کرتا ہے اور ثبات خواہ حالت واحدہ پر اسکو ٹھہرنا دشوار ہوتا ہے۔ پس اگر دماغ بھی براہ مزاج گرم ہوتا یہ بھی باعث حرکت کرتا۔ اور پھر مثلاً قلب کہ اسکا مزاج معتدل گرم تجویز کیا گیا اسلیے کہ حاجت اسکی تھی کہ قلب معدن حیوۃ کا ہو یعنے زندگی جس شے سے ہے اسکا گھر ہی قلب ہے اور حرارت غریزی یعنے اصلی اور خلقی گرمی کا چشمہ بھی قلب ہے لہذا اسکا مزاج معتدل یہی تھا کہ گرم تجویز کیا جائے جیسے جگر کہ اسکا مزاج بھی گرم اور تر بنایا گیا اسلیے کہ جگر مین حاجت اسکی تھی کہ ہضم کامل اسمین ہو اور خون بھی اسی مین پیدا کیا جائے۔ ہڈی کا مزاج خشک بنایا گیا کہ اس سے حاجت ستون اور اساس بنانے کی نہ تھی یعنے اور اعضاے مرکبہ کے واسطے ہڈی بمنزلہ ستون اور دعامہ کے رہے اور انکا بوجھ اسی پر پڑے اور اسی پر انکا تکیہ رہے۔ اور اسی طرح ہر ایک عضو کے واسطے منجملہ اعضاے بدنی کے ایک مزاج معتدل خاص بنایا گیا بنظر اختلاف حاجات اور اختلاف منافع کے اور اسی مزاج خاص مین اس عضو کا اعتدال تھا۔ اور اسی طرح یہ بھی جاننا لازم ہے کہ جب ہم کہین کسی عضو کو اعضاے بدنی سے کہ اسکا مزاج گرم ہے یا سرد ہے یا خشک ہے یا تر ہے اور مراد اس مزاج سے غیر معتدل ہماری ہو مثلاً اگر ہم کہین کہ اس شخص کے دماغ کا مزاج گرم ہے تو مراد ہماری یہ ہے کہ بنسبت اس مزاج معتدل کے جو اسکی نوع کا مزاج ہونا چاہیے اسکے دماغ کا مزاج گرم ہے۔ اور یہ قیاس نہ کرنا چاہیے کہ بہ نسبت اس معتدل حقیقی کے جسکا اعتدال جملہ اطراف مین لیا گیا ہے اس دماغ کا مزاج گرم ہے۔ اسلیے کہ اگر دماغ کی نسبت یہ بات کہی جائے کہ یہ دماغ گرم ہے اور قلب کی نسبت کہا جائے کہ اسکا مزاج سرد ہے اسکا مطلب یہ نہوگا کہ دماغ کی حرارت مزاجی قلب کی حرارت سے زیادہ ہے اور نہ یہ مراد ہوگی کہ اس قلب کا مزاج دماغ سے زیادہ سرد ہے۔ بلکہ یون کہنا چاہیے اور اس قول کے یہ معنی سمجھنا چاہیے کہ اس دماغ کا مزاج بہ نسبت دماغ معتدل کے گرم ہے اور اس قلب کا مزاج بہ نسبت مزاج قلب معتدل کے سرد ہے اسلیے کہ قلب کا مزاج اگرچہ اس درجہ پر سردی کے پہونچے جتنی سردی کی برداشت قلب کو ممکن ہے پھر بھی دماغ معتدل کے مزاج سے گرم ہی رہیگا۔ اور دماغ اگر نہایت درجہ گرمی پر اسکا مزاج پہونچے جب بھی قلب معتدل کے مزاج سے سرد باقی رہیگا۔ جب ایسی بات ہے تو اب ہم مزاج ہر ایک اعضا کا بیان کرین جو اس عضو مخصوص کا مزاج ہے اور اسی کو اعتدال طبیعی اس عضو کا سمجھنا چاہیے۔ اس بیان کے بعد ہم دلائل مزاج ہر واحد اعضا کے بیان کرینگے جو خارج اعتدال خاص سے اسی عضو کے ہین۔

باب نوان شناخت مین اس مزاج خاص کے جو ہر ایک عضو کا ہے

مین کہتا ہون کہ وہ مزاج انسانی جس پر اسکی خلقت ہوئی ہے وہی مزاج معتدل ہے۔ اور معتدل اسی سبب سے بنایا گیا جسکو ہمنے ابھی صدر بحث مزاج مین ذکر کیا ہے۔ لیکن انسان کے اعضا کا مزاج بالتفصیل اور جدا جدا ہر ایک عضو کا مزاج اسکی یہ صورت ہے کہ بعض اعضا کا مزاج معتدل بنایا گیا اور بعض کا حد اعتدال سے خارج بنظر طبیعت کے مخلوق ہوا معتدل مزاج تو جلد کا ہے اور جلد مین بھی ہتھیلی کی جلد۔ جلد انسان کا مزاج معتدل اسواسطے مخلوق ہوا کہ اللہ جل جلالہ نے جلد کو بمنزلہ پردہ کے اور بمنزلہ آلہ

اور روک اور سپر کے تمام اعضا کے واسطے بنایا ہی اور یہ روک اور حفاظت اُن چیزون کی ہی جو گرمی اور سردی کی قسم سے بدن پر
وارد ہوتی ہین اور اُن چیزون سے بچانا بذریعہ جلد کے منظور ہی جو کاٹنے والی او پھاڑنے والی بدن کی ہین - اسی جلد کو خدا نے
جائے انداخت اُن چیزون کا بنایا جسکو اعضائے اندرونی خود بیچ جلد کے ہین اندر سے از قسم فضول گرم اور سرد کے پھینکتے ہین
او فضول گرم کو جو متقطع ہین یعنے ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے اور سڑانے والے اور اُن فضول کو پھینکتے ہین جو بہتک یعنے پھاڑنے والے
جلد کے ہین پس جلد اسی واسطے معتدل پیدا کیگئی کہ جب ایسی کوئی چیز ان چیزون مین سے جلد پر وارد ہو اُسکو زیادہ ضرر
نہ پہونچے - اور اگرچہ اُس موذی چیز کے پہونچنے سے جلد کا اعتدال سے طرف ہوگیا ہو مگر بوجہ اعتدال مزاج اصلی کے اسکا رجوع کرنا طرف
اعتدال کے بہت جلد ہوجایا کرے - اسلیے کہ عضو معتدل کو جسوقت حرارت پہونچی اُسکی حرارت زیادہ نہ بڑھیگی بہ نسبت اُس عضو کے
جسکا مزاج خود گرم ہو اور اُسکو حرارت پہونچے - اور نہ عضو معتدل کو حرارت پہونچنے سے ایسی دوری اعتدال سے ہوگی جیسے دوری
عضو گرم کو اُسی مقدار کی حرارت پہونچنے سے ہوگی - ایضاً عضو معتدل کا بعد حرارت پہونچنے کے اپنی حالت اصلی کی طرف واپس آنا
بسرعت ہوگا بہ نسبت واپس آنے بطرف اپنی حالت کے اُس عضو کو جسکا مزاج گرم ہو جسوقت اُسکو سوء مزاج بارد پہونچے - اور
یہی کیفیت ہی عضو بارد کی جسوقت اُسکو مزاج گرم کی ایذا پہونچے اسلیے کہ یہ دونون مزاج گرم اور سرد ایک دوسرے سے بہت دور ہین
کہ دونون ہر ایک کی طرف ضد مین واقع ہوئے ہین - لیکن مزاج معتدل پس قریب ہر ایک مزاج چہارگانہ یعنے گرم اور سرد اور تر
اور خشک کے واقع ہی - پس جسوقت کہ معتدل اپنے اعتدال سے نکل جائے اُسکا پلٹ آنا اپنی طبیعت اصلی کی طرف بسرعت ہوگا -
اسی طرح اگر عضو معتدل مثلاً جلد کو صدمہ کٹ جانے کا یا کس جانے کا یا پھٹ جانے کا پہونچے اُسکا ملجانا یا پُر جانا بہت جلد ہوگا
بسبب اسکے کہ طبیعت بدنی اُسکی طرف خون جید اور معتدل پہونچا رہی ہی پس اب جلد ہتھیلی کی معتدل اسی واسطے بنائی گئی جیسا ہمنے
بیان کیا ہی کہ اسکے پیدا کرنے مین حاجت حس لمس یعنے چھونے اور ٹٹولنے سے چیزون کے دریافت کرنے کی تھی اور اس سبب سے
معتدل بنائی گئی کہ چیزون کی گرفت کرنے کی بھی حاجت اُسمین تھی - لیکن وہ اعضائے بدن انسان جو براہ طبیعت خارج اعتدال کے
پیدا کیے گئے پس بعض اُنمین سے گرم ہین اور بعض سرد ہین اور بعض تر ہین اور بعض خشک ہین - گرم اعضا بھی اُنمین سے بعض کی گرمی
قوی ہی اور بعض کی ضعیف ہی اور بعض کی گرمی بیچ مین قوی اور ضعیف کے ہی اور یہ اختلاف بقدر قرب اور بُعد اُسی عضو کے ہی اُس
غایت اور منفعت سے جسکے واسطے اُس عضو کی خلقت ہوئی ہی بیان اُن اعضا کا جنکا مزاج گرم ہی گرم مزاج کے اعضا مین
قلب کا مزاج بہ نسبت اور اعضا سے گرم مزاج کے زیادہ گرم پیدا کیا گیا اسلیے کہ قلب معدن حرارت غریزی اور اصلی کا ہی - جگر کا مزاج
بھی گرم ہی مگر قلب کے مزاج سے اُسکی گرمی کم ہی اسلیے کہ حاجت بطرف جگر کی گرمی کے یہی تھی کہ غذا کے کیلوس کو جو اُسمین آتی ہی پکا دے
بعد جگر کے خالص گوشت کا مزاج گرم پیدا کیا گیا اگرچہ وہ گوشت بھی جو کہ جگر کے خون سے پیدا ہوتا ہی اپنی حرارت مین جگر کی حرارت سے
کم ہو گیا سبب اسکا یہ ہی کہ گوشت مین لیف یعنے ریشہ ہائے رباط بھی ملتی ہی اور اُسکے مزاج کی حرارت کم کر دیتی ہی - خالص گوشت کے بعد
عضل یعنے پُر گوشت گرمی مزاج مین ہی اسلیے کہ عضل کا گوشت حرارت مین خالص گوشت سے کم ہی بسبب اسکے کہ اُسمین پٹھے اور رباط
یعنے سردے کی آمیزش ہوتی ہی - گوشت اور عضل کے بعد حرارت مزاج مین تلی مخلوق ہوئی اس سبب سے کہ خون کا دردی اُس پر شامل
ہوتا ہی - تلی کے بعد حرارت مزاج مین گردے پیدا کیے گئے اسلیے کہ دونون گردون مین خون بکثرت نہین ہی - گردے کے بعد گرمی مین جھلی

عضوِ متحرک نہین کہتے ہین اور غیر جہندہ رگین جنکو اوردہ کہتے ہین یہ رگین تمام اعضاے گرم سے حرارت مین کم ہین۔ اگرچہ گوشت کی طبیعت سرد ہی لیکن چونکہ خون انمین رہتا ہی لہذا اُسی خون سے حرارت حاصل کرتی ہین لیکن پھر بھی انکی حرارت اعتدال کے قریب ہی **بیان اعضاے سرد مزاج کا** انمین سے بعض کے مزاج کی سردی قوی ہی اور بعض کی ضعیف ہی اور بعض کی سردی قوت اور ضعف مین درمیانی ہی بحسب قرب و بعد اُسی عضو کے اپنے مزاج سے۔ بالون کا مزاج سردی مین سب اعضا سے زیادہ تر قوی ہی۔ اور ہڈی کا مزاج بھی برودت مین قوی ہی مگر بالون کی سردی سے اسکی سردی کم ہی۔ ہڈی کے بعد مزاج کی سردی مین عضروف یعنی کُرکُری ہی اور رباط یعنے بندش کی ڈوریان جو بدن مین اور وتر یعنے رودہ اور جھلی اور پٹھہ ہی۔ ان اعضا کے بعد مزاج کی سردی مین حرام مغز ہی اور اسکے بعد بھیجہ ہی اور بھیجہ کے بعد سردی مین سمین جسکو نرم چربی کہتے ہین۔ حاصل بیان یہ ہی کہ جو عضو خون نہ رکھتا ہو اُسکا مزاج سرد ہی اور جس عضو کی خلقت مین خون زیادہ داخل ہو وہ گرم ہی **تر مزاج کے اعضا کا بیان** انمین سے کچھ ایسے اعضا ہین جنکی رطوبت زیادہ ہی اور کچھ ایسے ہین کہ جنکی کم ہی۔ سمین جو ایک قسم کی چکنائی سواے چربی کے ہوتی ہی سب اعضا سے رطوبت مین زیادہ ہی اسکے بعد چربی اور چربی کے بعد بھیجے کی رطوبت اور بھیجے کے بعد گوشت پستان اور دونون خصیون کے گوشت کی رطوبت ہی اور ان دونون کے بعد پھیپھڑے کے گوشت کی رطوبت اسکے بعد جگر کے گوشت کی اسکے بعد تلی کے گوشت کی اسکے بعد دونون گُردون کی رطوبت۔ گُردون کے بعد عضل کے گوشت کی رطوبت اور اسکی رطوبت بہت کم ہی کہ خشکی وتری مین قریب باعتدال ہی **خشک مزاج اعضا کا بیان** سب سے زیادہ خشک مزاج بالون کا ہی اور بالون کے بعد ہڈی کا اسکے بعد غضروف یعنے کُری کا اسکے بعد وتر یعنے رودہ کا ہی اسکے بعد جھلی کا اور جھلی کے بعد خشکی مین رگہاے جہندہ اور غیر جہندہ کا مزاج ہی۔ ان دونون کے بعد خشکی مین اُس پٹھہ کا مزاج ہی جس سے حرکت پیدا ہوتی ہی اس پٹھہ کے بعد خشکی مین قلب کے گوشت کا مزاج ہی۔ سب سے زیادہ کمتر خشکی مین اُس پٹھہ کا مزاج ہی جس سے حس متعلق ہی کہ اُسکا مزاج رطوبت اور یبوست مین قریب باعتدال ہی۔ یہ بیان اقسام مزاج ہر ایک اعضاے مفرد کا تھا۔ اب اگر کسیکا یہ قصد ہو کہ ان مزاجون کو مرکب کرکے دریافت کرے کچھ اُسپر دشوار نہوگا اگر یون کہے کہ دماغ کا مزاج سرد تر ہی اور جگر کا مزاج گرم تر ہی اور دل کا مزاج گرم خشک ہی اور ہڈی کا مزاج سرد خشک ہی اسلیے کہ ہمنے ہر ایک عضو کا مزاج الگ الگ بیان کر دیا۔ اب چونکہ ہمنے ہر ایک عضو کا وہ مزاج خاص بیان کر دیا کہ جس مزاج سے اُس عضو کا اعتدال طبیعی حاصل ہوتا ہی پس لازم ہی کہ اب ہر عضو کا ہم وہ مزاج بھی بیان کرین جو خارج اعتدال طبیعی سے ہی۔ یہ وہی مزاج ہی جسکو سوء مزاج صحی اور سوء مزاج طبیعی کہتے ہین۔ اور وہ استدلال بھی بیان کرین جو ہر ایک عضو کے ایسے مزاجون پر کیا جاتا ہی۔ اور اس بیان کو دلائل مزاج دماغ سے شروع کرین جو ایک عضو رئیس اعضاے رئیسہ مین سے ہی کہ جسکے تغیر مزاج سے تمام بدن کا مزاج بدل جاتا ہی۔ اسلیے کہ یہ اعضاے رئیسہ مثل اصول کے ہین تمام اعضاے بدنی کے واسطے۔ اور یہ اعضاے رئیسہ دماغ ہی اور دل اور جگر اور انثیین یعنے دونون خصیہ۔ اور اس بیان کے ہمراہ مزاج معدہ اور پھیپھڑہ وغیرہ کے مزاج کو ہم بیان کرین واللہ اعلم۔

باب دسوان استدلال مین ہی دماغ کے مزاج پر

مین کہتا ہون کہ دماغ کے مزاج پر بہت سی دلیلون سے استدلال کیا جاتا ہی کچھ دلیلین تو مقدار اور شکل دماغ سے لیجاتی ہین۔ اور کچھ دلیلین اُن بالون کے حالات سے لیجاتی ہین جو سر مین اُگتے ہین۔ اور کچھ دلیلین دماغی افعال سے لیجاتی ہین۔ اور کچھ دلیلین اُن فضلون سے لیجاتی ہین جو دماغ سے نکلتے ہین۔ اور کچھ دلیلین دماغ کے لمس یعنی چھونے سے گرمی اور سردی وغیرہ محسوس ہونے سے

لیجاتی ہین۔ اور کچھ دلیلین اُن چیزون سے لیجاتی ہین جو آنکھ مین ظاہر ہوتی ہین۔ جو علامات کہ دماغ کی مقدار اور شکل سے لیے گئے ہین
اُنہین سے یہ ہی کہ سر کا طبیعت مین اچھا ہونا اور مزاج اُسکا پسندیدہ ہونا بھی ہی جسکی مقدار اور شکل معتدل ہو نہ چھوٹا ہو نہ بڑا آگے اور
پیچھے اونچا ہو اور داہنے اور بائین اُسمین تطامن یعنے دونون طرف نیچا ہو جیسے موم کی گولی جو خوب گول ہو اُسکو دو اُنگلیون سے
دونون طرف دبا دین۔ جیسے جالینوس نے کہا ہی اسلیے کہ تو اُس گولی کی شکل کو جسوقت آگے اور پیچھے اونچی ہو جاسے اور دونون جانبون مین
برابر ہو اسی طرح کی پائیگا۔ اسی طرح سر کی شکل پسندیدہ ہوتی ہی آگے کی طرف سر کا اونچا ہونا اسلیے درکار ہی کہ وہ مقام بطن مقدم ہی سے بطون
دماغ کا ہی اور اس سبب سے اُسکا اونچا ہونا درکار ہی کہ اسی مقام سے حس کے پٹھے اُگتے ہین۔ اور پیچھے کی طرف سر کا اونچا ہونا اسلیے درکار ہی
کہ وہ جگہ بطن موخر دماغ کی ہی اور اس سبب سے کہ اُس جگہ سے نخاع یعنے حرام مغز کے اُگنے کی حاجت ہی اور اُن پٹھون کے اُگنے کی
جنسی حرکت پیدا ہوتی ہی جسقدر اُنچائی اور بلندی پشت سر کی زیادہ ہو وہی افضل ہی اسلیے کہ اُس طرف کی اُنچائی سے یہ معلوم ہوتا ہی
کہ جسقدر پٹھے اس جگہ سے اُگے ہین زیادہ تر اور غلیظ ہین اور اُن پٹھون کو حرکت کی تعب پر صبر اور برداشت زیادہ ہی چھوٹے سر کی علامت
یہ ہی کہ وہ دلالت کرتا ہی دماغ کی ردارت اور خراب حالی پر اور یہ دلالت اسوجہ سے ہی کہ سر کے چھوٹے ہونے سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ جس
مادہ سے سر کی خلقت ہوئی ہی اصل مین کم تھا اور قوت مصورہ جو اعضا کی صورتگری کرتی ہی وہ بھی ضعیف تھی جب تو اُس سے بڑی مقدار
سر کی نہ بن سکی۔ لیکن بڑا سر اگر اچھی صورت پر ہو جیسی ابھی مذکور ہو چکی اور گردن بھی موٹی ہو اور پیٹھ کے فقرہ یعنے گوریان بڑی بڑی ہون
اور پٹھے بھی سب گندہ اور غلیظ ہون یہ امر محمود اور پسندیدہ ہوگا۔ اور اگر بڑا سر تو ہو مگر یہ سب اعضا اسکے خلاف حالات پر ہون اُسوقت
سر کی بزرگی خرابی حال دماغ پر دلیل ہوگی۔ اسلیے کہ فقط سر کی بزرگی اور اِن اعضا کی خرابی سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ مادہ جس سے سر کی خلقت
ہوئی ہی اگرچہ زیادہ تھا مگر قوت اُسکی صحیح نہتھی پس اگر سر ایسی صفت اور حالت پر ہوگا بھی دماغ ضعیف القوہ ہوگا اور اُس آدمی پر بہت جلد
نزلہ کے امراض واقع ہوتے رہینگے اور درد سر اور کانون کا درد اُسکو زیادہ رہا کریگا۔ اور یہ بات اسوجہ سے ہوگی کہ اعضاے ضعیف اور کمزور کی
شان سے یہ ہی کہ اُنمین تولید فضول زیادہ ہوتی ہی اسلیے کہ وہ اعضاے ضعیف اِس بات پر قادر نہین ہوتے کہ جو غذا اُنپر وارد ہو اُنکو اچھی طرح
سے اپنی طرف پھیرین اور اپنا جزو بنائین جو دلائل بالون سے ماخوذ ہین جو علامتین کہ بالون سے لیجاتی ہین اُنکی صورت یہ ہی کہ سیاہ
بال خوبصورت جسکا اُگنا اور بڑھنا بعد پیدایش بچہ کے بہت جلد ہو حرارت مزاج دماغ پر دلیل ہوتا ہی۔ اور سیدھا بال کھڑا ہوا سپیدی مائل
خواہ میگون یعنے سیاہی سُرخی لیے ہوئے اور اصہب یعنے وہ میگون جسکی سرخی زیادہ ہو اور بعد ولادت بچہ کے دیر مین پیدا ہوا ہو برودت
مزاج دماغ پر دلالت کرتا ہی اور جو بال زیادہ سیدھا ہو اور اُسمین صلع یعنے گنج اور کمی بالون کی نہو رطوبت دماغ پر دلیل ہوتا ہی۔ اسی واسطے
چھوٹے لڑکے اور عورتون مین گنج کا مرض نہین ہوتا۔ اسلیے کہ مزاج تر کی رطوبت اُنکے دماغ پر غالب ہوتی ہی۔ جو بال بعد ولادت کے جلد
نکلتا ہی اور سیدھا ہوتا ہی اور گنج یعنے جھڑ جانا بالون کا اُسمین جلد پیدا ہوتا ہی ایسے بالون کو دلالت خشکی دماغ پر ہوتی ہی۔ اور اگر بالون مین
سیاہی زیادہ ہو اور گھونگھر والے اور گرہ دار ہونے کی شکل اُنمین زیادہ اور جلدی اُگا ہو اور نکل آیا ہو۔ اور گنج مرض اُس شخص کو جلدی پیدا
ہوا ہو ایسے آدمی کے دماغ کا مزاج گرم خشک ہوگا۔ اور اگر بال سیدھے ہون اور رنگت مین میگون کی طرف مائل ہون نکلنے مین دیر کم ہو
اور اسی طرح دیر مین جھڑین اور اُگنا اُن بالون کا بیچ مین جلدی اور دیر کے ہو اس بات کو دلالت مزاج کی دماغ کی گرمی اور تری پر ہوگی سیدھا
بال اور میگون سے سُرخی مین زیادہ جو دیر مین نکلا ہو اور جسمین بوڑھاپے کی سپیدی جلد آجاتے اور جس شخص کے یہ بال ہین اُس شخص کو گنج کا

مرض عارض نہوتا ہو ان بالون کو دلالت ہوگی کہ دماغ کا مزاج سرد تر ہو جس بال کا رنگ سیاہ ہو اور چکنا ہوا ہو اور نکلنے مین اُسکے نہ دیر لگی
اور نہ جلدی - اور سپیدی اُسمین آئے اور اسکا جھڑنا بھی نہ جلد ہو اور نہ دیر مین ایسے آدمی کا مزاج سرد خشک ہوگا **افعال دماغ سے**
جو دلائل لیے جاتے ہین اُنکی تفصیل یہ ہو - جو آدمی خوش طبع ہو اور ہر کام مین جلدی کرتا ہو اور ہر کام کی طرف بہت جلد اُسکی طبیعت
آتی ہو اور ہر ایک تجویز اور راے کی طرف ثابت نہ رہتا ہو نیند اُسکو کم آتی ہو باتین بہت کرتا ہو لغویات اُسکے کلام مین زیادہ ہون اِن باتون
دلیل اسپر ہوگی کہ اسکے دماغ کا مزاج گرم ہی - جو شخص کسلمند رہے اور سب کامون مین سُستی کرتا ہو حرکت بھی دیر مین کرے اُسکا دماغ سرد ہوگا
جو شخص سب باتون مین سُست ہو طبیعت اُسکی کند ہو بھولتا زیادہ ہو اور بہت سوتا ہو دلیل اسپر ہوگی کہ اُسکا مزاج دماغی تر ہو - جو شخص جلدی
حرکت کرتا ہو اور بدن مین اُسکے سُبکی ہو بیدار زیادہ رہتا ہو نیند اُسکو کم آتی ہو اور طبیعت مین ذکاوت اور تیزی ہو ہر بات کو بہت یاد رکھتا ہو
یہ دلیل اِسکی ہو کہ اُسکے دماغ کا مزاج خشک ہو - جو شخص ہر کام مین جلدی کرتا ہو اور تہور یعنے شجاعت بیجا کرتا ہو اور ایک تجویز اور راے پر کم
ٹھہرتا ہو طیش مین بہت آتا ہو ہذیان اور بیہودہ گوئی زیادہ کرتا ہو بیداری اُسکو زیادہ رہتی ہو نیند بہت کم اُسکو آتی ہو اور یہ دلائل سب اُسمین
قوی ہون یہ دلالت اسپر ہو کہ اُسکے دماغ کا مزاج گرم خشک ہی - جس شخص کو نیند زیادہ آتی ہو خواب زیادہ دیکھتا ہو افعال مین اُسکے جلدی آ
اور نہ سُستی ہو اِس بات کو دلیل اسپر ہوگی کہ اُسکے دماغ کا مزاج گرم تر ہی - اور جس شخص کی یہ صورت ہو کہ طبیعت اُسکی کند ہو اور فہم مین کمی ہو
بھولتا زیادہ ہو ذہن مین اُسکے ہر ایک بات دیر مین آتی ہو تمام امور مین سُست اور کسلمند ہو نیند بھی زیادہ آتی ہو یہ دلیل اِسکی ہو کہ اُسکے دماغ کا
مزاج سرد تر ہو - جس شخص کے دماغ کا مزاج سرد خشک ہو اُسکے افعال بھی ویسے ہی ہونگے جیسے سرد مزاج والے دماغ کے ہین فرق یہ ہو کہ
سرد خشک مزاج والے دماغ کو نیند کم آئیگی اور اسی طرح تمام دلائل دماغ سرد کے اس شخص مین کمی ہوگی اِس بات کو جاننا چاہیے **جو دلائل**
فضول دماغ کے نکلنے سے لیے جاتے ہین دماغ سے جو فضول کے اقسام نکلتے ہین کسی طرف سے کیون نہ نکلین اُنسے استدلال
یون کیا جاتا ہو - جس شخص کے فضول دماغی جیسے یاگوسے اور ناک اور کان کی طرف سے کم نکلین اور جتنے نکلین پختہ ہون اور خام
نہون اُسکے دماغ کا مزاج گرم ہوگا - اور جس شخص کے بدن مین یہ فضول دماغی اِنھین اعضا کی طرف زیادہ نکلین اور پختہ نہون اور نزلہ کے قسم
اُسکی طرف جلد آجایا کرین اُسکا مزاج سرد ہوگا - جس شخص نے فضول دماغی کا نکلنا اِن اعضا سے زیادہ ہو اور فضول پتلے بھی نکلا کرین اُسکے
دماغ کا مزاج تر ہوگا - اور اگر یہ فضول دماغی اِن اعضا کی طرف کم نکلین اور غلیظ یعنے گاڑھے ہون اُسکے دماغ کا مزاج خشک ہوگا - مگر جس
شخص کے دماغ کا مزاج گرم خشک ہو اُسکے فضول دماغی اِن اعضا کی طرف کم بھی آتے ہین اور گاڑھے بھی ہوتے ہین اور پختہ بھی - اور جس شخص کے
دماغ کا مزاج گرم تر ہو اُسکے دماغ سے جو فضول اِن اعضا کی طرف گرتے ہین زیادہ ہوتے ہین اور پختہ نہین ہوتے اور نزلہ اور زکام اُس
شخص کو جلد ہو جاتا ہی - اور جس شخص کے دماغ کا مزاج سرد خشک ہی اُسکے دماغ سے جو فضول نکلتے ہین قوام مین تو معتدل ہوتے ہین
مگر پختگی اُنمین نہین ہوتی اور جس شخص کے دماغ کا مزاج سرد تر ہو اُسکے فضول دماغی اِن اعضا کی طرف بہت زیادہ آتے ہین اور پختہ
نہین ہوتے ہین اور ایسا شخص بیمار زیادہ رہتا ہی - اسلیے کہ بقراط کہتا ہی جس شخص کے دونون نتھنون سے براہ طبیعت بہت سی رطوبت
پتلی پتلی جاری رہا کرے اور منی بھی اُسکی پتلی ہو ایسے آدمی کی صحت مرض سے زیادہ قربت رکھیگی مراد یہ ہو کہ اکثر بیمار رہیگا **جو دلائل سر کے**
لمس سے لیے جاتے ہین سر کے چھونے سے جو دلائل ماخوذ ہین اُنکی تفصیل یہ ہو کہ جس سر کا لمس یعنے چھونے کی جگہ بہ نسبت جسم
معتدل کے زیادہ گرم ہو اُسکو دلالت اِس بات پر ہوتی ہو کہ دماغ کا مزاج گرم ہو اور جس شخص کے دماغ کا لمس جسم معتدل کی حرارت سے

گرمی کم رکھتا ہو اس بات کو دلالت مزاج کے دماغ کی سردی پر ہوگی آنکھ سے جو دلائل ماخوذ ہین اُنکا بیان آنکھ سے جو دلائل ماخوذ ہین اُنکی تفصیل یہ ہے۔ جس شخص کے آنکھون کی رگین موٹی اور سرخ ہون اور چھونے سے آنکھ مین گرمی پائی جائے اُسکا مزاج دماغی گرم ہوگا اور جس شخص کے آنکھون کی رگین تپلی ہون اور سُرخ نہون اور چھونے سے آنکھون کی گرمی نہ محسوس ہو اُسکے دماغ کا مزاج سرد ہوگا جس شخص کی دونون آنکھین کبود رنگ خواہ نیلی ہون اور چھونے مین تری معلوم ہو اور حواس مین اُسکے کدورت ہو یہ دلیل اسکی ہے کہ مزاج اُسکے دماغ کا تر ہے۔ جس شخص کی دونوں آنکھون مین سرخی نہو اور رگین اُسکی آنکھون کی تپلی ہون اور ملمس اُسکا خشک ہو اور حواس خمسہ مین اُسکے صفائی ہو اس بات پر دلالت ہوگی کہ اسکے دماغ کا مزاج خشک ہے۔ جس شخص کے آنکھون کی رگین سُرخ اور موٹی ہون اور ملمس آنکھون کا گرم ہو اور حواس خمسہ مین اُسکے کدورت ہو یہ دلیل اُسکے مزاج دماغی کی گرم اور تر ہونے پر ہے اور اگر علامت اسکے خلاف پر ہون یعنی آنکھون کی رگین سرخ نہون اور تپلی ہون اور ملمس مین آنکھون کے سردی ہو اور حواس خمسہ مین اُسکے صفائی ہو یہ دلیل اُسکے دماغی مزاج کی سردی اور خشکی پر ہے۔ یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ یہ جتنے علامات اور دلائل لکھے گئے جسوقت کوئی مزاج حس سے یہ علامتین پیدا ہوتی ہین اعتدال سے زیادہ منحرف ہوگا اور یہ انحراف اُسمین اعتدال سے زیادہ ہوگا یہ دلائل اور علامات بھی زیادہ قوی اور زیادہ ظاہر ہونگے۔ اور اگر اُس مزاج کا انحراف اعتدال سے کمتر ہوگا اور تھوڑی سی زیادتی اُسمین ہوگی یہ دلائل بھی خفیف ہونگے

باب گیارھوین مین دونون آنکھون کے مزاج اور تمامی حواس کی شناخت

اب مین کہتا ہون کہ دونون آنکھون کے مزاج کی شناخت اُنکی رگون سے اور اُنکے ملمس اور اُنکی مقدار سے ہوتی ہے اور جو کچھ آنکھون سے نکلتا ہے اُس سے اور اُنکے رنگ سے ہوتی ہے۔ جو دلائل آنکھون کی رگون سے ماخوذ ہین اُنکی تفصیل یہ ہے۔ کہ اگر دونون آنکھین سرخ ہون اور رگین آنکھون کی موٹی ہون یہ دلالت حرارت مزاج پر آنکھون کے ہوگی۔ اور اگر امر برعکس ہو یعنی آنکھون مین سُرخی نہو اور رگین آنکھون کی تپلی ہون یہ بات آنکھون کے سرد مزاج پر دلیل ہوگی۔ ملمس سے آنکھون کے جو دلائل ماخوذ ہین اُنکی یہ صورت ہے کہ جس آنکھ کے چھونے سے سردی پائی جائے اُسکا مزاج سرد ہوگا اور اگر چھونے سے گرمی پائی جائے آنکھ کا مزاج گرم ہوگا۔ اگر آنکھ کے چھونے سے نرمی پیدا ہو مزاج اُسکا تر ہوگا اور اگر سختی اور صلابت پیدا ہو آنکھ کا مزاج خشک ہوگا۔ مقدار سے آنکھون کے جو دلائل ماخوذ ہین اُنکی تفصیل یہ ہے۔ کہ اگر آنکھ کی مقدار بڑی ہو اور اُسکے ہمراہ سر بھی بڑا ہو اور بدن کا جثہ بھی عظیم ہو اور بصارت آنکھ کی اچھی اور پوری ہو معلوم ہوگا کہ جس مادہ سے آنکھ کی خلقت ہوئی ہے وہ مادہ معتدل تھا اور اُسمین کثرت بھی بخوبی تھی۔ اور اگر آنکھ تو بڑی ہو مگر سر چھوٹا ہو اور بدن کا جثہ بھی کم ہو اور بصارت کی زبون حالی ہو یہ معلوم ہوگا کہ جس مادہ سے آنکھ بنائی گئی ہے وہ زیادہ تو تھا مگر خراب اور بُرا مادہ تھا۔ آنکھ کا چھوٹا ہونا اگر ہمراہ سر کے چھوٹے ہونے کے ہو اور تمام بدن بھی کوتاہ ہو اور بصارت مین تیزی ہو جیسا ہمنے بیان کیا ہے اس سے یہ معلوم ہوگا کہ جس مادہ سے آنکھ بنائی گئی ہے گو مقدار مین تھوڑا تھا مگر اچھا اور جیّد تھا۔ اور اگر آنکھ کی چھوٹائی کے ہمراہ سر اور تمامی اعضاے بدن چھوٹے نہون اور بصارت مین خرابی بھی ہو معلوم ہوگا کہ جس مادہ سے آنکھ بنی ہے تھوڑا بھی تھا اور مزاج بھی اُس مادہ کا خراب تھا۔ آنکھون کی رنگت سے جو دلائل ماخوذ ہین وہ یہ ہین کہ بعض آنکھ کبود رنگ اور نیلی ہوتی ہے اور بعض آنکھ اکحل یعنے سرمگون ہوتی جسکو چشم سیاہ بولتے ہین۔ سرمگون آنکھ کا ہونا یا تو رطوبت جلیدیہ کے چھوٹے ہونے سے ہوتا ہے اور یا اُسکا سبب یہ ہے کہ رطوبت مذکورہ کا مقام اندر کی طرف زیادہ گھسا ہوا ہوتا ہے یا اسوجہ سے کہ اس رطوبت مین صفائی نہین ہوتی۔ یا آنکھون کا سرمگون ہونا رطوبت بیضیہ کی

کثرت اور اُسکی کدورت یا ناصاف ہونے سے ہوتا ہی جسوقت یہ اسباب جمع ہوجاتے ہین آنکھ کی رنگت سرمہ گون ہوتی نہایت درجہ پر ہوگی اور سیاہی
زیادہ ہوگی اور اگر بعض ان اسباب کے جمع ہون آنکھون کی سیاہی بقدر زیادتی اور کمی انھین اسباب کے ہوگی - نیلا رنگ آنکھ کا ان اسباب کے
مخالف اسباب سے ہوتا ہی کہ جو سبب آنکھ کا سرمہ گون کرنے والا ہی اُسکے مخالف سبب آنکھ مین پایا جائے - اور مخالف سبب سے میری مراد یہ ہی
کہ یا تو رطوبت جلیدیہ کی مقدار بڑی ہو یا جگہ اُسکے باہر کی طرف ہٹی ہوئی اتنی ہو کہ یہ رطوبت کھلی ہوئی دکھلائی دے اور اُسکا رنگ طبقہ عنبیہ کے
پیچھے سے اچھی طرح نظر آئے - یا یہ کہ رطوبت بیضیہ مین کمی ہو اور باوجود کمی کے صاف بھی ہو کہ یہ رطوبت جلیدیہ کے رنگ کے ظاہر ہونے کو منع
نہ کرے - شہلت آنکھ کے رنگ مین یعنے سیاہی اور نیلگون کے بیچ مین ہوتا یا سرخی مین سیاہی کا ہونا اس رنگ کا غلبہ آنکھ پر اسوقت ہوتا ہی
جسوقت بعض اسباب کبودی چشم کے پیدا کرنے والے ہمراہ بعض اسباب کحل پیدا کرنے والے کے جمع ہون اور جسقدر زیادتی اور کمی ان اسباب مین
ہوگی اُسی قدر اس رنگ کو قوت اور ضعف ہوگا اور سب حواس کے مزاج پر استدلال بھی اسی قیاس کا کیا جاتا ہی جو آنکھ کے دلائل مین ذکر کیا گیا واللہ اعلم

باب بارھوان مزاج قلب کی شناخت مین

مین کہتا ہون کہ دلائل مزاج قلب کے اُسکے افعال اور اُسکی ہئیت اور بالون سے اور لمس سے لیے جاتے ہین - جو دلائل قلب کے
افعال سے لیے جاتے ہین اُنکی تفصیل یہ ہی کہ اگر سانس بڑی بڑی لیتا ہو اور نبض بھی عظیم ہو یعنے طول اور عرض اور عمق مین بڑھی ہوئی ہو اور یہ
شخص شجاع اور جری بھی ہو اور بے دھڑک ہر کام مین ہو اور خوفناک اوقات مین ڈرتا ہو اور غضبناک بھی زیادہ ہوتا ہو یہ سب باتین اسی کی
دلیل ہین کہ اسکے قلب کا مزاج گرم ہی - اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ اسکے بدن کا مزاج بھی گرم ہی لیکن اگر جگر کے مزاج کی سردی قلب کے مزاج کی گرمی کا
مقابلہ کرے اُسوقت تمام بدن کا مزاج اس شخص کے گرم نہوگا - اور اگر سانس دیر مین آتی ہو اور نبض بھی دیر دیر مین چلتی ہو اور دونون متفاوت
بھی ہون مراد یہ ہی کہ یکسان حالت دونون کی نہ رہے اور وہی شخص ڈرپوک بھی ہو اور ذرا سے خوف مین فریاد کرنے لگے خوشی بھی دل کی اسکو
کم ہوتی ہو غصہ بھی کم آتا ہو یہ باتین مزاج قلب کے سردی پر دلالت کرینگی اور اس مزاج کے تابع سردی تمام بدن کی ہوگی اگر حرارت مزاج جگر کی
اسکا مقابلہ نہ کرے - میری مراد یہ ہی کہ جگر کا مزاج اگر گرم ہوگا تو اُسوقت برودت قلب کی تابع تمام بدن کے مزاج کی برودت نہوگی - اگر نبض کسی
شخص کی نرم ہو اور اُس شخص کو غصہ جلدی آئے اور جلدی جاتا بھی رہے اور ڈرپوک بھی ہو یہ باتین رطوبت مزاج قلب پر دلالت کرینگی - اور اگر
نبض مین صلابت ہو اور غصہ دیر مین آتا ہو اور جب غصہ کا ہیجان ہو جائے پھر اُسکا اُترنا دشوار ہو یبوست اور خشکی مزاج قلب پر دلیل ہوگی - گرم
مزاج قلب کا یون پہچانا جاتا ہی کہ اگر نبض عظیم ہو اور سریع اور متواتر ہو اور تنفس کی بھی یہی کیفیت ہو اور غصہ جلد آتا ہو اور یہ آدمی ہر کام مین جلد بازی بھی
کرتا ہو اور اہوج یعنے زود رنج بھی ہو دلالت یہ ہوگی کہ قلب کا مزاج گرم خشک ہی - اور اگر نبض عظیم تو ہو مگر رفتار اُسکی جلدی اور سستی مین معتدل
اور میانہ ہو اور نرمی بھی نبض مین ہو اور تنفس کی بھی کیفیت یہی ہو اور غضب جلد آتا ہو اور سکون غضب یعنی غصہ کا فرو ہونا بھی جلدی سے ہوتا ہو
دلالت یہ ہوگی کہ مزاج قلب کا گرم اور تر ہی - اور اگر نبض کسی کی صغیر ہو یعنی طول عرض اور عمق مین نبض معتدل سے کم ہو اور اسمین صلابت
یعنی سختی بھی ہو اور سانس کی آمد مین دیری ہو اور یہ آدمی ڈرپوک اور کسلمند ہر وقت تھکا اور ماندہ بنا رہے اور غصہ اُسکو جلد آجاتا ہو اور غصہ
آنے کے بعد پھر اُترنا اور فرو ہونا غصہ کا دشوار ہو اور اصلی حالت کی طرف اُسکا رجوع کرنا دشوار ہو ایسے آدمی کے قلب کا مزاج سرد خشک ہوگا
اور تمام بدن کا مزاج یہی ہوگا بشرطیکہ حرارت یا برودت جگر نے قلب کی حرارت اور برودت کا مقابلہ نہ کیا ہو (جیسے کہ اوپر کے بیان مین وجہ
مقابلہ کی توضیح ہو چکی ہی) اسی طرح تمام اقسام مین قلب کے مزاج کا حال سمجھنا چاہیے اگر مزاج جگر کا مخالف مزاج قلب کے ہوگا اور یہ مخالفت کی کر

خواہ بیشی کر کے ہوئے مراد یہ ہی کہ تمام بدن کی حرارت خواہ برودت مین کمی بیشی بتبعیت مزاج قلب سے بمقابلہ اور مخالفت مزاج جگر کے متصور ہوگی - جو دلائل کہ ہیئت قلب سے ماخوذ ہیں اُنکی تفصیل یہ ہی کہ اگر سینہ کسی کا کشادہ ہوا اور یہ کشادگی سینہ کی سر کے بڑے ہونے سے نہوا ور نہ فقرات اور پشت کی گریون کے بڑی ہونے کی وجہ سے سینہ کشادہ ہوا ہو یہ بات حرارت قلب پر دلیل ہوگی - اسکی وجہ یہ ہی (جیسا فن تشریح میں ثابت ہوا ہی) کہ سینہ کی ہڈیان پشت کے گریون کی ہڈیون پر ٹھہری ہوئی ہین پس اگر پشت کے فقرے بڑے ہونگے ضرور سینہ کی پسلیان بھی بڑی ہونگی اس سبب سے سینہ مین تنگی آجائیگی - اور جسوقت سینہ کی کشادگی ہمراہ کوچکی سر کے ہوا ور فقرات پشت کے بھی چھوٹے ہونگے دلالت اس امر پر ہوگی کہ یہ کشادگی سینہ کی محض قلب کی حرارت سے ہوئی ہی - اور اگر سینہ کی کشادگی کے ہمراہ سر بھی بڑا اور فقرات پشت بھی بڑے ہون اسوقت سینہ کی بڑائی کو دلیل حرارت قلب پر سمجھنا مناسب نہیں ہی - مگر اُسوقت کشادگی سینہ سے خواہ قلب کے گرم ہونے پر اور دلائل سے استدلال کرنا چاہیے - اور جسوقت کشادگی سینہ کی تابع حرارت قلب کے ہو اُسوقت تنفس و سانس کی آمد برآمد نبض کے مساوی اور برابر ہوگی اور اگر حرارت قلب کے ہمراہ تنگی سینہ کی ہو تنفس میں سرعت اور تواتر نسبت نبض کے زیادہ ہوگا - اور یہ بات اسوجہ سے ہوگی کہ چھوٹے سینہ مین اتنی گنجائش ہوا سمانے کی نہین ہوتی ہی اور نہ ہوا کے انبساط اور پھیلنے کی ہوتی ہی جسقدر ہوا کی حرارت پر قلب کو حاجت ہی بغرض ترویح کے پس اسوقت میں طبیعت تواتر نفس کا استعمال کریگی تاکہ دفعات کثیرہ مین ہوا کی مقدار زائد اُسی قدر جذب کرے جسقدر بحالت کشادہ ہونے سینہ کے جذب ہوا کا ہوتا ایک ہی مرتبہ مین - اگر سینہ مین تنگی ہو اور چھوٹا ہو اور یہ چھوٹا پن سینہ کا سر اور فقرات پشت کے چھوٹائی کے ہمراہ ہو دلیل اس بات پر ہوگی کہ قلب کا مزاج سرد ہی - اسلیے کہ حرارت کی شان سے یہ ہی کہ اجسام مین کشادگی پیدا کرتی ہی اور برودت کی شان سے یہ ہی کہ اجسام کو چھوٹا اور اُنمین تنگی پیدا کرتی ہی اور تکثیف یعنے مسامات کو گھنا کر دیتی ہی - بالون کی راہ سے استدلال یون کرتے ہین کہ سینہ کے آگے کے بالون کی کثرت اور اُسکے ساتھ اُنکا سیاہ بھی ہونا اور جو مقام متصل ہیں سینہ کے شکم سے ہی اُسکے بالون کا اسی طرح پر ہونا حرارت مزاج قلب پر دلیل ہوتا ہی - سینہ پر بالون کا نہونا برودت قلب کا موجب ہی - تھوڑے سے نرم نرم بالون کا سینہ اور پیٹ پر ہونا رطوبت قلب پر دلیل ہوتا ہی - بہت سے بال اور سخت بالون کا اُسی مقام پر ہونا قلب کی خشکی پر دلیل ہو لمس اور چھونے کے ذریعہ سے یون شناخت مزاج قلب کی کرتے ہین کہ اگر سینہ کا لمس اور جو مقام شکم سے قریب سینہ کے ہی اُسکا لمس گرم ہو حرارت مزاج قلب پر دلیل ہوگا - اور اگر سینہ کا لمس گرم نہو برودت مزاج قلب پر دلیل ہوگا - اگر سینہ کا لمس نرم اور چکنا ہو رطوبت مزاج پر قلب کے دلیل ہوگا - اگر سینہ کا لمس خشک اور کھرا ہو مزاج قلب کی خشکی پر دلیل ہوگا - اور ان سب طریقون مین یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ جب مزاج قلب کے برابر جگر کا مزاج بھی ہو اور مخالفت نہو اُسوقت جو کیفیت قلب کے مزاج کی ہی تمام بدن پر وہی کیفیت غالب ہوگی اور اگر جگر کا مزاج مخالف مزاج قلب کے ہوگا یا اینکہ دونون قلب اور جگر کے مزاج مین تخالف ہوگا اُسوقت قوت مزاج جگر اور قلب دونون کی تمام بدن مین ضعیف ہوجائیگی

باب تیرھوان مزاج جگر کی شناخت مین

مین کہتا ہون کہ جگر کے مزاج پر استدلال اُسکی رگون کی ہیئت سے اور حال سے اخلاط کے اور بالون کی وجہ سے اور لمس کے ذریعہ سے اور رنگت سے ہوتا ہی - رگون کی ہیئت اور حال سے استدلال یون کرتے ہین کہ جو رگین متحرک نہین ہین اور ساکن ہین جنکو اوردہ کہتے ہین اگر موٹی ہون حرارت مزاج جگر پر دلیل ہونگی اور اگر باوجود موٹے ہونے کے سخت بھی ہون گرمی اور خشکی جگر دونون پر دلیل ہونگی - اور اگر موٹی اور نرم ہون حرارت اور رطوبت جگر پر دلیل ہونگی - اگر یہ رگین تنگ اور چھوٹی چھوٹی ہون جگر کے مزاج کی برودت پر دلیل ہونگی - اور اگر

تنگی کے ساتھ سخت بھی ہون سرد اور خشک ہونے پر جگر کے مزاج کے دلیل ہونگی - اور اگر تنگی کے ہمراہ نرم ہون برودت اور رطوبت جگر پر دلیل ہوگی - اخلاط کے حال سے استدلال کا یہ طریقہ ہے - کہ اگر خلط غالب تمام بدن مین مرار صفرا ہو اور ابتداء جوانی کے وقت اسکی کثرت ہوجائے اور خون کی حرارت بھی زیادہ ہو دلالت ہوگی کہ مزاج جگر کا گرم ہے اور اسمین مرار کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ جسکے جگر کا مزاج گرم ہوتا ہے اُسی بدن مین تولید مرار زیادہ ہوتی ہے - اور اگر اسکے ہمراہ خلط سودا بھی ہو اور پھر منتہائے شباب مین جاکر اسکی کثرت ہوجائے اور خون گاڑھا ہوجائے اور سیاہ بھی ہوجائے دلالت یہ ہوگی کہ مزاج جگر کا گرم اور خشک ہے - اور اگر خلط غالب بدن پر خون ہو اور علامات غلبہ خون کی ظاہر بھی ہون جگر کے مزاج کی حرارت اور رطوبت پر دلیل ہوگی - پھر اگر اسی مزاج مین افراط اور زیادتی ہوجائے اور جگر پر غلبہ اسی مزاج کا زیادہ ہو ایسے شخص کو کثرت فساد اخلاط اور عفونت اخلاط کی عارض ہوگی خصوصاً اگر رطوبت کی جگر مین زیادتی ہو اور حرارت بہ نسبت رطوبت کے کم ہو - اسلیے کہ عفونت کی تپین جلد جلد ایسی ہی شخص کو عارض ہوتی ہین اور تھوڑے سے سبب جو عفونت پیدا کرنے والا ہو اسکے اخلاط مین عفونت آجائیگی - اور اگر حرارت بہ نسبت رطوبت کے قوی ہو عروض عفونت اور حمیات عفنہ کا عارض ہونا کمتر ہوگا - بالون کے ذریعہ سے جگر کے مزاج پر استدلال یون کرنا چاہیے - کہ اگر بال مراق شکم یعنی پیٹ کی جھلی پر سینہ سے نیچے زیادہ ہون حرارت جگر پر دلیل ہونگے - اور اگر زیادہ بھی ہون اور سخت بھی ہون جگر کی حرارت اور خشکی دونون پر دلالت ہوگی - اور اگر بال کم ہون اور کمی کے ہمراہ نرم بھی ہون حرارت اور رطوبت جگر پر دلالت ہوگی - اور اگر مراق شکم بالون سے خالی ہو برودت جگر پر دلیل ہوگی - اور اگر ہمراہ اس علامت مراق کے نرمی بھی مراق مین ہو رطوبت اور برودت پر دلیل ہوگی - اور اگر مراق کے چھونے سے سردی اور خشکی محسوس ہو مزاج اصلی جگر کا سرد اور خشک ہوگا مترجم کہتا ہے یہ فقرہ اخیرہ بظاہر غلطی سے کاتب کے اس مقام پر لکھ گیا ہے اسلیے کہ مصنف فقط بالون کے ذریعہ سے علامت مزاج جگر کی بیان کر رہا ہے اور اگر یہ مراد ہو کہ باوجود ہونے بالون کے مراق پر وہ جگہ سرد اور خشک محسوس ہو تو شاید کسیقدر مناسب ہوجائے **متن** جو استدلال کہ لمس سے ماخوذ ہے اُسکی یہ صورت ہے - اگر لمس مراق شکم یعنی اُس جھلی کا جو پیٹ پر کھنچی اور متصل جگر کے ہے گرم محسوس ہو حرارت جگر پر دلیل ہوگی - اور اگر اُسکے ہمراہ نرم بھی ہو حرارت اور رطوبت جگر پر دلیل ہوگا - اور اگر ہمراہ گرمی مراق کے خشکی محسوس ہو جگر کی حرارت اور یبوست پر دلیل ہوگا - اور اگر لمس اُسی مقام کا گرم نہو برودت جگر پر دلیل ہوگا اور ہمراہ اس علامت کے نرمی بھی ہو برودت اور رطوبت جگر پر دلیل ہوگا - اور اگر برودت کے ہمراہ مراق مین خشکی محسوس ہو برودت اور یبوست جگر پر دلیل ہوگا - رنگ سے جو استدلال کیا جاتا ہے اُسکی یہ صورت ہے کہ اگر بدن کا رنگ سرخ اور خوشنما ہو اُسکو دلالت اعتدال حرارت مزاج جگر پر ہوگی اور اگر سرخی رنگ بدن کے ہمراہ سپیدی بھی ہو حرارت اور رطوبت مزاج جگر پر دلالت ہوگی - اور اگر سرخی بدن کے ہمراہ زردی مائل بھی ہو اسکو دلالت اسپر ہوگی کہ جگر کا مزاج زیادہ گرم ہے اور صفرا کی پیدائش جگر مین ہوتی ہے - اور اگر بدن کا رنگ باوجود اور علامات کے سپیدی مائل ہو برودت جگر پر دلیل ہوگا اور اگر زیادہ سپید ہے تا اینکہ لون جصی کی طرف مائل ہے یعنے چونہ کی ایسی سپیدی بدن کے رنگ مین ہو جگر کی برودت اور رطوبت پر دلیل ہوگا اور یہ بھی دلالت ہوگی کہ خون بلغمی کو زیادہ پیدا کرتا ہے - اور اگر تمام بدن کا رنگ مثل سیسہ کے مائل بسیاہی ہو اور جو رنگ اسرب کا ہوتا ہے وہی بدن کے رنگ کی صورت ہو سردی اور خشکی جگر پر دلیل ہوگا اور اس بات پر کہ جگر مین پیدائش مرہ سودا کی زیادہ ہوتی ہے

ان سب علامات کو جان لینا چاہیے واللہ اعلم

باب چودھوان انثیین کے مزاج کی شناخت مین

انثیین یعنے دونون خصیون کے مزاج کی شناخت پر ہوپر کے کالے بالون کے اُگنے سے اور جوہر منی کے نظر کرنے سے اور دونون

انثیین کے افعال سے کیجاتی ہی۔ کاربے بالون کے اُگنے سے یون استدلال کرتے ہین کہ اگر پیٹرو پر بال بکثرت ہون خواہ متصل عانہ کے جو مقام ہی اُسپر بالون کی کثرت ہو اور نکل آنا بالون کا پیٹرو پر جلد ہوا ہو حرارت مزاج انثیین پر دلیل ہوگی۔ اور اگر یہ بال باوجود گھنے اور زیادہ ہونے کے موٹے اور سخت بھی ہون حرارت اور یبوست پر دونوں کے دلیل ہوگی۔ اور اگر یہ بال نرم اور پتلے ہون انثیین کی حرارت اور رطوبت پر دلالت ہوگی۔ اگر بال پیٹرو پر اور متصل پیٹرو کے تھوڑے برآمد ہون اور جسقدر برآمد ہوے دیر مین نکلے یہ امر برودت مزاج انثیین پر دلالت کریگا۔ اور اگر کمی بالون کے ہمراہ پیدائش بھی اُنکی دیر مین ہوئی ہو اور سخت بھی ہون برودت اور خشکی مزاج انثیین پر دلالت ہوگی۔ اور اگر تھوڑے بھی ہون اور نرم بھی برودت اور رطوبت انثیین پر دلالت ہوگی۔ منی کی راہ سے استدلال یون کرنا چاہیے کہ اگر منی زیادہ اور غلیظ یعنے گاڑھی ہو حرارت مزاج انثیین پر دلالت کریگی۔ اور مقدار مین کم ہو اور پتلی بھی ہو برودت مزاج انثیین پر دلالت کریگی اور رطوبت اور برودت مزاج انثیین پر اُسوقت دلالت کریگی کہ منی رقیق اور مائی ہو یعنے مثل پانی کے پتلی اور رنگت بھی اُسکی پانی کی سی ہو۔ دونون خصیون کے افعال سے استدلال یون کرنا چاہیے کہ اگر آدمی جماع زیادہ کرتا ہو اور نعوظ خواہ استادگی بھی اُسکو زیادہ ہوتی ہو اور نطفہ سے اُسکے بچے زیادہ پیدا ہون خصوصاً اولاد نرینہ یہ امر حرارت مزاج انثیین پر دلیل ہوگا۔ اور اگر جماع کم کرتا ہو اور انتشار جو ایک کیفیت خاص نعوظ کی ہی اُسکی ضعیف ہو اور تولید بھی اُسکے نطفہ سے کم ہو اور جسقدر ہو اولاد دختری اُسمین زیادہ ہو یا فقط دختری ہی اولاد قلیل اُسکے ہوئی ہو یہ بات اُسکے مزاج انثیین کی برودت پر دلیل ہوگی۔ اور اگر جماع بہت کثرت سے کرتا ہو اور یہ شخص تحمل جماع کثیر کا زیادہ ہو کہ اُسسے کچھ کثرت مجامعت سے نہوتی ہو اور اکثر اُسکے نطفہ سے اولاد نرینہ ہی پیدا ہوتی ہو یہ بات دلالت کریگی کہ مزاج اُسکے اُنثیین کا گرم تر ہی۔ پھر اس مزاج کی کسی مین کثرت ہو تو اُسکو جماع کرنے پر صبر نہوسکیگا اور بیتابی اُسکی زیادہ ہوگی۔ اگر کوئی شخص جماع کی طرف جلد حرکت کرتا ہو اور بمقدار متوسط جماع پر اُسکو اکتفا ہوجاتی ہو اور افراط سے جماع کرنے پر قادر نہو اور انزال اسکو جلد ہوجاتا ہو نرینہ اولاد کی اُسکے نطفہ سے کثرت ہو یہ امور انثیین کے گرم اور خشک مزاج ہونے پر دلیل ہونگے اگر کوئی آدمی جماع سے دلخوش کمتر ہوتا ہو اور تندی اُسکو دیر مین ہوتی ہو یہ بات برودت مزاج انثیین پر دلالت کریگی۔ اور خشکی پر بھی دلیل ہوگی۔ یہی حال اُس شخص کا بھی ہی جسکے انثیین کا مزاج سرد تر ہو لیکن منی اُس شخص کی جسکا مزاج سرد خشک ہی گاڑھی ہوتی ہی اور جسکا مزاج سرد تر ہی اُسکی منی رقیق اور پتلی ہوتی ہی اور ان دونون مزاج کے آدمی کے نطفہ سے اولاد کم پیدا ہوتی ہی اور جسقدر ہوتی ہی اولاد دختری ہوتی ہی

باب پندرھوان مزاج معدہ کی شناخت مین

معدہ کے مزاج کی شناخت اُسکے افعال کی خوبی اور خرابی سے ہی اور اُن چیزون سے جو معدہ کو موافق ہون اور جنسے معدہ کو نفرت ہو کی جاتی ہین۔ افعال سے معدہ کی یون شناخت ہوتی ہی کہ جس معدہ کا مزاج گرم ہی غذاے غلیظ کو اچھی طرح ہضم کرلیتا ہی غذاے لطیف اور سبک اُسمین فاسد اور خراب ہوجاتی ہی۔ اور بخوبی ہضم کرنا اُسکا قوی زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت اشتہا کے مراد یہ ہی کہ اگرچہ بھوک کم لگتی ہی مگر جو چیز کہ کھاے ہضم خوب ہوجاتی ہی۔ اکثر ایسے شخص کو جسکا معدہ گرم ہو گرم غذاؤن کے کھانے کی خواہش ہوتی ہی اور بھوک کی اُسکو تاب نہین ہوتی۔ سرد معدہ کا آدمی غلیظ غذا کو ہضم نہین کرسکتا بلکہ بھاری غذا کا بوجھ اُسکے معدہ پر رہتا ہی اور اُسمین ایسی غذا بہت جلد ترش ہوجاتی ہی۔ ایسا ہی آدمی خواہشمند ایسی کھانے پینے والی چیزون کا ہوتا ہی جو سرد ہون۔ خشک مزاج معدہ کا آدمی اُسکی علامت یہ ہی کہ پیاس اُسکو جلدی اور زیادہ لگتی ہی اور تھوڑے پانی پینے سے اُسکی پیاس بجھ جاتی ہی۔ اگر خشک معدہ کا آدمی تھوڑا سا پانی بھی پیے اُسکے

معدہ مین گڑگڑاہٹ پیدا ہوگی جیسے جالینوس نے ذکر کیا ہے- بھوک ایسے آدمی کو تھوڑی ہوتی ہے اور خشک غذا کی طرف رغبت کرتا ہے- جسکے
معدہ مین رطوبت ہو یعنے مزاج معدہ کا تر ہو اُسکی علامت یہ ہے کہ پیاس کم لگیگی اور تر غذاؤن کی خواہش ہوگی اور ہضم جید اُسمین ضعیف ہوگا
لیکن اگر رطوبت معدہ کی ساتھ حرارت کے جمع ہو اُسوقت ہضم ضعیف نہوگا- مرکب معدہ کا مزاج انھین علامات کے مرکب کرنے سے پہچانا جاتا ہے جو
الگ الگ ہر ایک مزاج معدہ کے بیان ہوئین- یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ زیادہ پیاس لگنی یا کم لگنی فقط معدہ کی وجہ سے نہین ہوتی بلکہ اس باب مین
اکثر پھیپھڑہ وغیرہ کی زیادہ شرکت ہوتی ہے اور یہ بات اسواسطے ہے کہ جب مزاج قلب اور پھیپھڑہ کا گرم ہو ایسے شخص کو پیاس زیادہ لگیگی پس
جس شخص کی پیاس اِن اعضا کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو آب سرد پینے سے فوراً اُسکی پیاس نہین بجھتی بلکہ ٹھنڈی ہوا مین جب یہ شخص جائے
اُسوقت اُسکی پیاس زیادہ بجھیگی- اور جسکو پیاس فقط معدہ کی حرارت سے لگتی ہے فقط ٹھنڈے پانی پینے سے فرد ہو جاتی ہے اور ہوائے
سرد مین جانے سے اُسکی پیاس نہین جاتی- معدہ کے موافق اور ناموافق چیزون سے اُسکے مزاج کی شناخت یون کیجاتی ہے کہ جس معدہ کا
مزاج گرم ہے جب ٹھنڈی چیزین اُسپر وارد ہون لینے کھانے کے ذریعہ سے اندر معدہ کے پہونچین یا باہر باہر اُنکا استعمال ہو ایسی چیزون سے
اُس معدہ کو لذت ملتی ہے اور نفع پہونچتا ہے اور گرم چیزون سے اِسکو ایذا پہونچتی ہے- اور سرد معدہ گرم چیزون سے لذت پاتا ہے جب اُسکو
یہ چیزین پہونچائی جائین خواہ اندر سے خواہ باہر سے اور سرد چیزون سے اِسکو ایذا پہونچتی ہے- تر مزاج کا معدہ تر چیزون سے اذیت پاتا ہے
اور ایسی چیزون کے استعمال سے اُس شخص کو متلی پیدا ہوتی ہے اور خشک چیزون سے اِسکو لذت ملتی ہے اور نفع ہوتا ہے- خشک معدہ تر چیزون سے
لذت پاتا ہے اور خشک چیزون سے اسکو ایذا پہونچتی ہے- سوءِ مزاج معدہ کا جو خلقی ہو اور سوءِ مزاج عارضی مین فرق یہ ہے کہ سوءِ مزاج طبیعی مین
وہ شخص خواہشمند ایسی چیزون کا ہوتا ہے جو مناسب اور مشابہ سوءِ مزاج معدہ کے ہون **مترجم** کہتا ہے سوءِ مزاج کے معنی یہ ہین کہ چارون
کیفیت گرمی سردی خشکی تری مین سے کوئی کیفیت معدہ مین اعتدال سے زیادہ یا کم ہو اور یہ کمی بیشی یا براہ طبیعت اور خلقت کے ہو یا عارضی
خلاف طبیعت کے ہو اب مصنف اِس مقام پر سوءِ مزاج خلقی اور عارضی کو سمجھانا چاہتا ہے اسی واسطے اُسنے کہا کہ اگر سوءِ مزاج معدہ خلقی ہو
فرض کرو کسیکا معدہ براہ خلقت گرم پیدا کیا گیا تو اُسکو اشتہا مناسب چیزون کی یعنی گرم ہی چیزون کی ہوگی **متن** اور سوءِ مزاج عارضی جو خارج
طبیعت معدہ کا ہو اُسوقت یہ آدمی خلاف اور ضد سوءِ مزاج عارضی کا طالب ہوگا مثلاً اگر مزاج کسی شخص کا بنظر کسی امر عارضی کے گرم ہو جائے
ایسے شخص کو سرد چیزون کی خواہش ہوگی- ضعیف معدہ کی شناخت یہ ہے کہ بہت سی غذا اُسپر بھاری ہوتی ہے اور اُسکے اُٹھانے کی طاقت نہین رکھتا
اور جب ایسے معدہ کا آدمی غذا کو تھوڑی تھوڑی چند مرتبہ کر کے کھائے اور مزاج بھی اُسکا درست ہو پھر اچھی طرح ہضم کریگا-

باب سولھوان پھیپھڑہ کے مزاج کی شناخت کے بیان مین

مین کہتا ہون کہ پھیپھڑہ کا مزاج پہچاننے کا طریقہ ہوائے مناسب اور غیر مناسب اور آواز سے اور جو چیز پھیپھڑہ سے نکلتی ہے اُسی سے ہے
ہوائے مناسب سے اس طرح پر ہے کہ اگر کسیکا پھیپھڑہ گرم ہوا کو سانس مین کھینچنے سے اذیت پاتا ہو اور ٹھنڈی ہوا بذریعہ تنفس لیجانے کا
مشتاق ہو دلیل ہوگی کہ اسکے پھیپھڑہ کا مزاج گرم ہے- اور اگر معاملہ بالعکس ہو یعنی گرم ہوا سے راحت پائے اور سرد سے اُسکو ایذا ہو پھیپھڑہ کا
مزاج سرد ہوگا- آواز کی کیفیت یہ ہے کہ اگر آواز بڑی ہو حرارت مزاج پر پھیپھڑہ کے دلیل ہوگی اور اگر آواز چھوٹی ہو برودت پر دلیل ہوگی- اور اگر
آواز گرفتہ ہو یعنی بیٹھی ہوئی رطوبت مزاج پھیپھڑہ پر دلیل ہوگی- اور اگر آواز تیز اور باریک ہو یبوست اور خشکی مزاج پر یعنی پھیپھڑہ پر دلیل ہوگی
پھیپھڑہ سے جو چیز نکلتی ہے اُس سے شناخت یون کیجاتی ہے جس شخص کے پھیپھڑہ کا مزاج تر ہے وہ آدمی جب آواز تھوڑی سی بھی نکالیگا فوراً

یعنے اُس نلی مین جو پھیپھڑہ سے حلق تک پہونچی ہو بہت سے فضول کو جریان اور حرکت ہوگی مطلب یہ ہو کہ اسکی آواز صاف نہ نکلیگی- اور جب یہ آدمی کچھ کلام کریگا بہت سی رطوبت اور بلغم کھانسی کے ساتھ اسکے حلق سے نکلیگا- اور جس شخص کا پھیپھڑہ خشک مزاج ہو اُسکو بروقت بولنے اور آواز لگانے کے آسانی ہوگی اور کھنکار اور تھوک مین اُسکے کچھ نہ نکلیگا اور آواز اُسکی صاف ہوگی- مناسب اس بات کا بھی جاننا ہو کہ آواز کا بڑا اور چھوٹا ہونا فقط حرارت اور برودت سے پھیپھڑہ کے متعلق نہین ہو بلکہ آواز کا بڑا ہونا قصبۂ ریہ کی گنجایش پر موقوف ہو یعنی جو نلی پھیپھڑہ سے حلق مین آئی ہو جتنی زیادہ اُسمین گنجایش ہو اُتنی آواز بڑی ہوگی اسکی دلیل یہ ہو کہ بڑی نلی سے ہوا پھیپھڑہ کی زیادہ نکلیگی- چھوٹا ہونا آواز کا قصبہ ریہ کی تنگی سے تابع ہو اسلیے کہ تنگ نلی سے پھیپھڑہ کے آواز کم نکلتی ہو مترجم کہتا ہو یہ جو بات مشہور ہو اور فن موسیقی کے جاننے والے بیان کرتے ہین کہ کھرج بھرنے سے آواز بڑی ہو جاتی ہو اسکا سبب بھی یہی ہو کہ قصبۂ ریہ یعنے وہ نلی جو پھیپھڑہ سے حلق میں آئی ہو کھرج بھرتے بھرتے پھیل جاتی ہو اور جو فضول اُسمین بھرے ہون وہ سب نکلجاتے ہین اور صاف ہوجاتا ہو منہ آواز کا بڑا ہونا اور چھوٹا ہونا جو تابع حرارت مزاج قصبۂ ریہ کے تجویز کیا گیا یہ تبعیت عارضی ہو اصلی نہین اسلیے کہ پھیپھڑہ جسوقت مزاج اُسکا براہ طبیعت گرم ہوگا قصبۂ ریہ واسع اور پھیلی ہوئی ہوگی اسواسطے کہ حرارت کی شان سے یہ ہو کہ مجاری کو کشادہ کردیتی ہو اور جب قصبۂ ریہ مین وسعت ہوگی ضرور آواز بڑی ہوجایگی جیسا اوپر بیان کیا گیا- اور اگر مزاج پھیپھڑہ کا سرد ہوگا ریہ کی نلی مین تنگی پیدا ہوگی اسلیے کہ برودت کی شان سے یہ بات ہو کہ مجاری کو تنگ کردیتی ہو اسلیے کہ برودت کا خاصہ مسامات کا گھنا کردینا ہو اور سمیٹنا ہو- اسی طرح چکنی آواز قصبہ ریہ کے ملاست کی تابع ہو اور کھُرکھُری آواز قصبۂ ریہ کے خشونت کے تابع ہو- قصبۂ ریہ کی ملاست یعنے چکنا ہونا اُسکے مزاج کے اعتدال کے تابع ہو- اور قصبۂ ریہ کی خشونت اُسکے خشکی کی تابع ہو- اسی طریقہ سے اِن اعضاے مذکورہ کا مزاج دریافت کیا جاتا ہو- اور سب اعضا جو باقی رہے اُنکے مزاج کی شناخت اسی طور پر کرنا چاہیے کہ جو چیزین اُنکے مناسب یا نامناسب ہون اُنسے ایذا یا راحت پہونچنے پر نظر کرنا چاہیے- مثلاً اگر کسی عضو کو سرد چیزون سے ایذا پہونچتی ہو اور گرم چیزون سے اُسکو نفع پہونچتا ہو اور سردی کا اثر اُسکو جلد پہونچے یہ عضو سرد مزاج ہوگا- اور اگر اُس عضو کا حال خلاف اسکے ہو یعنے گرمی سے ایذا پہونچے اور سردی سے نفع ہو اور گرمی کا اثر اُسمین جلد ہوتا ہو اُسکا مزاج گرم ہوگا- جب کوئی عضو ایسا نظر آئے کہ اُسکو خشک چیزین بہت جلد خشک کردین ایسی چیزون سے اُسکو ایذا بھی پہونچتی ہو اور تر چیزون سے اُسکو نفع پہونچتا ہو اُسکا مزاج خشک ہوگا- اور اگر حال اسکے خلاف ہو مزاج اُس عضو کا تر ہوگا انتہیٰ واللہ اعلم

باب سترھوان شناخت مین تمام بدن کے مزاج کے بذریعۂ علامات کے

جب ہم بیان کرچکے کہ مزاج ہر واحد کا اعضاے اصلی سے بدن کے کیونکر پہچانا جاتا ہو پس اب ہمکو مناسب ہو کہ مزاج تمام بدن کا بھی ہم بیان کرین کہ اُسکی شناخت کن دلائل سے ہوتی ہو اور خارج اعتدال سے کس بدن کا مزاج ہو- پھر اسکے بعد ہم بدن معتدل کے مزاج پر دلائل بیان کرینگے- اب ہم کہتے ہین کہ مزاج تمام بدن کا جو خارج اعتدال سے ہو پانچ چیزون سے پہچانا جاتا ہو (۱) چھونے کے ذریعہ سے (۲) رنگ کے ذریعہ سے (۳) بالون کے ذریعہ سے (۴) سحنہ یعنے انداز اور روپ بدن کا (۵) افعال بدن سے- چھونے کے ذریعے سے یون دریافت ہوتا ہو کہ جو بدن گرم مزاج ہو جب اُسکو مس کرین اور چھوئین اُسمین گرمی بہ نسبت بدن معتدل کے زیادہ پائی جائے- اور جو بدن سرد ہین اُنکی سردی معتدل بدن کی سردی سے زیادہ محسوس ہو لیکن بعض گرم بدن کی گرمی مثل بخارات کی حرارت کے نرم اور خوشگوار ہوتی ہو جیسے صبیان اور بچون کے بدن کی گرمی- اور بعض بدن کی گرمی تیز اور سخت ایسی ہوتی ہو کہ جیسے آنچ اُٹھ رہی ہو اور لو دیتی ہو جیسے جوانون کے بدن کی

گرمی - اور خشک بدن کی گرمی کا حسب ذریعہ لمس کے احساس کرنا معتدل بدن کی گرمی سے تحت درد رشت محسوس ہوتا ہے - اور رطب یعنی تر بدن کی گرمی بہ نسبت معتدل بدن کے نرم زیادہ محسوس ہوگی - اور خشکی اور سردی دونون کی وجہ سے یہ فرق ہے کہ رطوبت کے تابع نرمی اور لین ہے اور یبوست کے تابع سختی اور صلابت ہے رنگ کے ذریعہ سے شناخت یون کیجاتی ہے کہ جس بدن کا مزاج گرم ہے اسکا رنگ سرخ ہوتا ہے - اور جس بدن کا مزاج سرد ہو اُسکا رنگ سپید ہوتا ہے - یہ بات اسلیے ہوتی ہے کہ غذا گرم مزاج کے بدن مین خون کی طرف جلد مستحیل ہوتی ہے اسی سبب سے ایسے بدن مین خون کی مقدار کثیر جلد کی جمع ہوتی ہے - اور جب خون کا رنگ مخصوص یہی سرخی ہے - اور جو عضل کہ جلد کے نیچے ہے اُسکی خلقت بھی خون سے ہوئی ہے - اسی سبب سے حرارت مزاج بدن کے تابع سرخ رنگ ہوتا ہے - سرد بدن کے مزاج کی یہ صورت ہے کہ اُسکی غذا خون بلغمی کی طرف مستحیل ہوتی ہے اور اسی غذا سے عضلات بدنی کو غذا ملتی ہے - اور مخصوص رنگ بلغم کا سپید ہے اور اسی وجہ سے سپید رنگ بدن کا تابع برودت مزاج بدن کے ہوا **بالون کے ذریعہ سے** شناخت مزاج بدن کی یہ صورت ہے کہ بال گرم مزاج کے بدن پر زیادہ ہوتے ہین اور جلد اُگتے ہیں اور قوی خواہ مضبوط ہوتے ہین اور سخت بھی ہوتے ہین اور سر و پیر کے بال اور داڑھی کے بال ایسے گرم مزاج والے آدمی کے جلد نکل آتے ہین اور رنگت بھی اُن بالون کی سیاہ ہوتی ہے پھر اگر مزاج بدن کا گرم اور خشک ہو گھونگر والے بال ور گرہدار ہونگے اور اگر مزاج بدن کا گرم تر ہو بال سیدھے اور سیاہ اور گھونگر والے بالون کے بیچ مین ہونگے پھولے ہوئے ہونگے - سرد بدن کے بالون مین تھوڑی سی سپیدی ہوتی ہے اور دیر مین اُگتے ہین - اور اگر مزاج بدن کا سرد تر ہو وہ بدن بالون کی راہ سے گھنا نہو گا یعنے دور دور اُسپر بال ہونگے اور سیدھے بھی ہونگے - پھر اگر بدن کا مزاج سرد خشک ہے یا شان ہونا بالون کا اُسمین کم ہوگا - زیادہ بال ہونے کا سبب گرم خشک بدن مین یہ ہے کہ مادہ بالون کا وہ بخار ہے جو گرم خشک ہوتا ہے اور بدن کے مسامات سے نکلتا ہے اور بعض اجزا اُسی بخار کے بعض کو بطرف خارج کے دفع کرتے ہین پس اُسکا نکلنا اندر سے باہر کی طرف بند نہین ہوتا بلکہ بعض اجزا بخار کے متصل بعض کے برابر نکلتے رہتے ہین اور گرم خشک بخار ایسے بدن مین زیادہ پیدا ہوتا ہے - جو بدن کہ مزاج اُنکا سرد تر ہے اُنمین کمی بالون کا اور بالون کے دور دور نکلنے کا سبب یہ ہے کہ بخار گرم خشک ایسے بدن میں کم پیدا ہوتا ہے کہ رطوبت اس بدن کی بخار کو جلد کے باہر نکلنے سے منع کرتی ہے اس بات سے کہ پیہم اور متصل بخار نکلا کرے - سبب یہ ہے کہ بخار جب رطوبت جلد مین نفوذ کر کے جلد کے مسامات سے باہر نکل آتا ہے رطوبت بدن کی جو موجود تھی اُس مسام مین پلٹ کر راہ کو بند کر دیتی ہے اور اتصال کو اندرونی بخار سے اور جو بخار باہر نکل چکا ہے اُسکو قطع کر دیتی ہے - جس طرح تر چیزون کے بھی پکانے مین یہی کیفیت ہے جیسے نشاستہ اور گیہون کو جسوقت پانی ڈال کر پکائین اور اُبال آجائے پھر اُسوقت دیکھنے والے کو بخوبی معلوم ہوگا کہ جس جگہ سے کہ بھاپ اُٹھتی ہے اور باہر نکل آتی ہے پانی کی رطوبت اُسی مقام جوش پر آکر کچھ دیر تک بھاپ اُٹھنے کو منع کرتی ہے اور سبھی جب گرمی پوری پہونچ جاتی ہے پھر بھاپ اُٹھنے لگتی ہے - اسی وجہ سے سرد تر مزاج کے بدن مین بال نہین اُگتے - کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ جس بدن کا مزاج بہت خشک ہو اُسمین بھی بال نہین اُگتے سب جیسے گنجہ کا بھی یہی حال ہے - اور اسکا سبب یہ ہے کہ گنجہ کا مرض اُسی شخص کے سر مین پیدا ہوتا ہے کہ جسکے سر کی جلد کا مزاج خشک ہو - اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ گنجہ کا مرض اکثر سن شیخوخت مین عارض ہوتا ہے اس سبب سے کہ مشائخ یعنے بڈھون کے بدن مین خشکی بڑھ جاتی ہے اور جلد کا مقام اور ہڈیون کا کھر کھرا ہو جاتا ہے - اور دوسرا سبب یہ ہے کہ گنجہ کا مرض اکثر سر کے یافوخ مین یعنے جو گڑھا بیچ مین اوپر سر کے ہے اُسمین زیادہ پیدا ہوتا ہے اور یہ مقام سر کے تمام مقامات مین زیادہ خشک ہے اسلیے کہ یافوخ یعنے سر کی چندیا مرکب ہڈی اور کھال سے ہے اور عضل یعنے پر جو کھال کے نیچے ہوتی ہے اُسمین نہین ہے کہ رطوبت کو محفوظ رکھے - خشک جلد مین بالون کے پیدا نہونے کا سبب یہ ہے کہ بخار جسوقت مسام کے سوراخ مین ہو کر نکلتا ہے تو سوراخ کھلا رہ جاتا ہے اسلیے کہ جلد

سبب خشکی کے مسام کو بند نہین کر سکتی اور بلا نہین سکتی اسی سبب سے اجزا بخار فراہم نہین ہوسکتے۔ یہی حال اُس دخان کا ہی جو کسی بڑے وسیع مقام سے نکلے کہ وہ بھی منقطع اور پریشان ہو جاتا ہی اور اسکے اجزا یکجا باقی نہیں رہتے۔ بالوں کی سیاہی فقط بشدت حرارت بخار اور اُسکے احتراق سے ہوتی ہی۔ میگون بال بہ نسبت اعتدال حرارت بخار کے ہوتے ہین جیسے معتدل بدن مین قبل انتہا سے زمانہ شباب کے بالون کا یہی رنگ ہوتا ہی۔ سپید بال کا سبب یہ ہی کہ بخار بلغمی سے پیدا ہوتا ہی۔ چنانچہ جو لوگ صقالیہ کے شہرون کے رہنے والے ہین اُنکے بال اور بڑھاپے مین ہر شخص کے بال سپید بسبب برودت مزاج کے ہوتے ہین۔ گھونگھروالے بال یا بسبب یادتی احتراق اور یبوست اُسی بخار کے ہوتے ہین جیسے وہ بال جسکو آگ کی گرمی پہونچے سمٹ کر پیچدار ہو جاتا ہی اور سوکھ جاتا ہی۔ بلاد حبش کے رہنے والوں کے بدن مین اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہین کہ اُنکے شہرون کی ہوا مین گرمی بہت ہوتی ہی۔ دوسرا سبب پیچدار بالون کا یہ ہی کہ جس مسام سے وہ بال نکلا ہی اُسمین کجی ہو اسلیے کہ جب منفذ یعنے راہ کج ہوگی اور ترچھی ہوگی بخار بھی ترچھا ہوکر نکلیگا۔ سیدھا اور سپاٹ ہونے بالون کا سبب برودت اور رطوبت بخار کی ہی جیسے بال اُن لوگون کے جو صقالیہ کے ملکون کے رہنے والے ہین کہ انکے بلاد پر رطوبت اور برودت کا غلبہ ہوتا ہی۔ جیسے چھوٹے لڑکون کے بال کہ اس سن مین بھی رطوبت زیادہ ہوتی ہی سحنہ یعنی روپ و رانداز سے بدن کے مزاج پر استدلال یون کیا جاتا ہی کہ فربہی اور لاغری اور نحیف ہونا اور کثیف ہونا بدن کا یہی اُدسحنہ سے ہی فربہی یا چربی سے پیدا ہوتی ہی یا گوشت سے یا دونون کی وجہ سے۔ اور لاغری یا گوشت کی کمی سے یا چربی کم ہونے سے یا دونون کے کم ہونے سے۔ جب چربی بدن مین زیادہ ہو اور گوشت کم ہو دلالت اِس بات پر ہوگی کہ بدن کا مزاج سرد ہی مگر خشکی اور تری مین معتدل ہی اور جب گوشت زیادہ ہو اور چربی کم ہو اِس بات پر دلالت ہوگی کہ مزاج بدن کا گرم تو ہی مگر تری اور خشکی مین معتدل ہی۔ اور جب بدن مین گوشت اور چربی کی دونون کی زیادتی ہو معلوم ہوگا کہ حرارت اور برودت مین معتدل ہی اور رطوبت خشکی پر غالب ہی۔ اگر بدن لاغر ہو حرارت اور برودت کے اعتدال پر اور یبوست کے غلبہ پر دلالت ہوگی۔ اگر بدن فربہی اور لاغری مین معتدل ہو مزاج کی چارون کیفیت کے اعتدال پر دلالت ہوگی۔ جس سبب سے چربی سرد بدن مین زیادہ ہوئے اور گوشت کی زیادتی گرم بدن مین ہوئے وہ یہ ہی کہ وہ جز جسمین دسومت یعنی چکنائی خون کی ہوتی ہی گرم بدن مین غذا واسطے اصلی حرارت کے ہو جاتا ہی یعنے حرارت غریزی کا۔ اور سرد بدن مین وہ چکنا جز باقی رہتا ہی پس رگین بدن کی اُس جز کو اعضاے بدنی کی طرف پہونچاتی ہین پھر جو عضو بدن براہ طبیعت سرد مزاج ہی جیسے جھلی اُسمین جا کر وہ جز جمجاتا ہی اور منجمد ہوکر اُسپر ٹھہر جاتا ہی۔ اور جو عضو براہ طبیعت گرم مزاج ہی جیسے گوشت اُسمین اِس جز کی تحلیل ہو جاتی ہی اور اُسپر ثابت اور برقرار نہین رہتا لیکن جسوقت بدن کا مزاج گرم ہو اور صاحب اُس بدن کا آرام اور تن آسانی کا زیادہ خوگر ہو یہی جز چکنا جسکو سمین کہتے ہین جو ایک حصہ خون کا ہی اُن اعضا پر جمجاتا ہی جو حس بصر سے سامنے دکھلائی پڑتے ہین اور اسکا سبب یہی ہی کہ اس جز کی تحلیل اُسمین کم ہوتی ہی۔ اسی سبب سے عورتون کے بدن پر چکناہٹ اور سمین بہ نسبت مردون کے بدن کے زیادہ ہوتی ہی اسلیے کہ عورتین تن آسانی اور آرام زیادہ کرتی ہین اور اِس سبب سے کہ مزاج عورتون کا بہ نسبت مردون کے بدن کے زیادہ سرد ہی۔ اور اِسی سحنہ کے باب مین لازم ہی کہ تلاش حال اُس عضل کا بھی کرین کہ جو ہڈیون پر ٹھہرا ہوا ہی۔ اسلیے کہ کبھی ایک بدن مین گوشت زیادہ ہوتا ہی اور ہڈیان باریک ہوتی ہین پس اُسکے دیکھنے والے کے خیال مین یہ بات آتی ہی کہ یہ بدن لاغر ہی۔ اور بیشتر یہ بات ہوتی ہی کہ جو گوشت اعضا پر بھی مقدار مین تھوڑا ہوتا ہی اُستخوان عمدہ اور موٹی ہوتی ہین پس دیکھنے والے کے خیال مین ایسا آتا ہی کہ یہ بدن فربہ ہی۔ اسی واسطے واجب ہی کہ اِس تلاش اور تفقد سے ایسے بدن کی فربہی اور لاغری مین غلطی نہ کیجائے۔ سخافت یعنی بدن کا بودا اور پلپلا ہونا حرارت اور رطوبت پر دلالت کرتا ہی۔ اور کثافت یعنی بدن کا ٹھوس اور سخت ہونا برودت اور خشکی پر

دلالت کرتا ہے۔ اور ان دونون حالتون مین معتدل ہونا اعتدال مزاج بدن پر دلیل ہے اسکو جان لینا چاہیے افعال بدن سے جو دلائل ماخوذ ہین انکی تفصیل۔ ہے کہ بعض دلائل نفسانی افعال سے لیے جاتے ہین اور بعض افعال حیوانی سے لیے جاتے ہین اور بعض دلائل افعال طبیعی سے لے جاتے ہین۔ افعال نفسانی سے یون لیے جاتے ہین کہ گرم بدن کی علامت مین سے یہ ہے کہ شخص ذکی ہو اور جس سے ہو حرکت جلدی کرے اور ہر بات مین جلدی کرتا ہو اور سست جلد ہر کام مین در آئے اور بات کرنے مین ٹھہر تا نہو اور جسوقت بدن کا مزاج سرد ہوگا صاحب اُس بدن کا چلنے مین سست ہوگا بدفہم اور بلید کم فہم زبان اُسکی بھاری ہے کلام مین رک رک جائیگا حرکات مین سست ہوگا ہر امر مین توقف کریگا۔ افعال حیوانی سے یون استدلال کیا جاتا ہے کہ جس شخص کا مزاج گرم ہو وہ شخص شجاع اور تند اور صاحب ہمت ہوگا اور سب کامون مین اُسے ہراس کم ہوگا نبض اُسکی عظیم سریع متواتر ہوگی غصہ اسکو جلد اور بشدت آئیگا۔ اور اگر مزاج کسیکا سرد ہو وہ شخص ڈرپوک ترسناک ایسے اور بیر خوف کرتا ہوا ہے گا غصہ اسکو کم آئیگا نبض اُسکی سست اور متعادت ہوگی۔ دلائل جو افعال طبیعی سے ماخوذ ہین وہ یہ ہین گرم مزاج کا آدمی اُسکے بدن ہین بالیدگی اور پھیلاؤ اعضا کا جلد ہوگا نا اینکہ بہت جلد جوان ہو جائیگا شہوت اُسکی قوی ہوگی ہضم اُسکا جید قوت باہ کی زیادتی ادراک محسوسات کا جلد کریگا نہانے کی حاجت زیادہ ہوگی۔ سرد مزاج کا آدمی ضد ہین ان صفات کے ہوگا یہ بیان ہر ایک صنف دلائل مفردہ کا تھا جو مزاج بدن پر گنی جاتی ہین جو بذریعہ طبیعت خارج اعتدال سے ہے۔ اب ہم ان سب کو یکجا ایک نسبت ہر بدن کے پھر بیان کرتے ہین تاکہ ہماری کتاب پڑھنے والے کے ذہن مین بخوبی درآئے۔ اب ہم کہتے ہین اگر مزاج بدن کا گرم ہو پس منجملہ علامات ایسے بدن کے گوشت کی زیادتی اور چربی کی کمی رنگت بدن کی سرخی بالون کی زیادتی اور سیاہی اور بالون کا موٹا اور انکا خشن اور سخت ہونا اور پیڑو کے بالون کا جلد نکل آنا اسی طرح داڑھی کا جلد نکل آنا بلکہ تمام بدن پر جہان جہان بال نکلتے ہین سب کا جلد نکل آنا ہے۔ اور تمام بدن مین جو مقام چھوا جائے گرم محسوس ہو۔ اُسی شخص کا ذکی اور تیز طبع ہونا کلام جلد جلد کرتا حرکت بھی جلد کرنی جلدی ہر ایک کام مین اُسکے ہو غصہ زیادہ ہو شجاع اور جوانمرد ہر ایک امر مین سستی کرنے والا ڈر اور ہراس اُسکو بہت کم ہوتا ہو اعضا اُسکے قوی اور شہوت اُسکی قوی ہو نشو و نمائے بدنی جلد ہوتا ہو۔ اور ادراک چیزون کا بھی جلد کر لیتا ہو۔ احتلام یعنی نہانے کی حاجت اسکو جلد جلد ہوتی ہو ہضم اُسکا جید اور خوبی کے ساتھ ہوتا ہو۔ باہ بھی اُسکی زیادہ ہو۔ آواز اُسکی بلند اور کھلی ہوئی جسکو پاٹ دار کہتے ہین۔ اس مقام پر یہ بھی جاننا چاہیے کہ جس شخص کی حرارت غریزی اور اصلی اُسکے بدن مین زیادہ ہوگی اُسکو غصہ زیادہ ہوگا اور شجاع ہوتا ہے اور جو امور کہ دنی اور کم قدرت ہین اُنکو سبک سمجھتا ہے۔ اور جسکے بدن مین حرارت غریزی کم ہے وہ آدمی گرم مزاج ایسا ہوتا ہے کہ جلدی اُسے غصہ آجاتا ہے اور جلدی اُتر بھی جاتا ہے تنفس یعنی سانس اُسکی صغیر اور چھوٹی ہوتی ہے۔ جسوقت بدن کا مزاج سرد ہو منجملہ اسکی علامات کے چربی کی زیادتی اور گوشت کی کمی اور بدن کی زعارت یعنی دور ہونا بالون کا اور رنگ بدن کی سپیدی اور تیرگی اُسی رنگ کی اگر برودت بافراط ہو۔ بالون کا سیگون ہونا کہ زردی کی طرف کھلتے ہوئے ہون۔ اور جب بدن اُسکا چھوا جائے سرد معلوم ہو۔ اور افعال نفسانی اُسکے اور اسی طرح افعال حیوانی اور طبیعی ناقص اور ضعیف ہون سمجھتا بھی کم ہو ذہن مین بھی اُسکے ہر ایک مضمون دیر مین آتا ہو زبان اُسکی بولنے مین بھاری ہو حرکت بھی سستی کے ساتھ کرتا ہو ڈرپوک ہو اور خوفناک اشتہا مین کمی ہضم بھی اُسے دیر مین ہوتا ہو جماع بھی کم کرے۔ اور تمام اعضا کے علامات بازہ جو اوپر جدا جدا بیان ہوئے وہ بھی ظاہر اور کھلے ہوئے ہون۔ اگر بدن کی یبوست زیادہ ہو۔ منجملہ اُسکی علامات کے یہ ہے کہ بدن اُسکا لاغر ہو اور جس عضو کو چھونے سے معائنہ کرین سخت معلوم ہو۔ اور تمامی اعضا سے بدنی کے علامات یبوست ظاہر اور کھلے ہوئے ہون۔ اگر بدن کا مزاج بارطوبت یعنی تر ہو یہ آدمی گوشت زیادہ رکھیگا اور چربی بھی اسکی بدن مین زیادہ ہوگی اور جب اسکا بدن چھوا جائے نرم پایا جائیگا۔

اور جتنی علامتین ہر ایک عضو کی رطوبت کی اوپر لکھی گئین مین سب کھلی اور ظاہر ہوگی - جس بدن کا مزاج گرم خشک ہی منجملہ اُسکی علامات کے
بدن کی لاغری اور بالون کی زیادتی اور سیاہی رنگ اُسکا گندم گون ہونا ملمس بدن کا گرم اور سخت ہونا ذکی ہونا فہم کا درست ہونا شجاعت اور
لڑائی مین سختی اور جھوٹا اور دلیری ہی مین بیشقدمی اشتہا مین قوت بھاری اور سنگین غذاؤن کو خوب ہضم کرلینا باہ پر حریص ہونا اور تمام اعضائے
گرم و خشک کی علامات اُسمین ظاہر ہونگے جس بدن کا مزاج گرم تر ہی منجملہ اُسکی علامات کے یہ ہی گوشت کا زیادہ ہونا - چربی کی کمی - بالون کی
سیاہی اور سپید جا ہونا ملمس مین گرمی اور نرمی - ایسی بیماریون کی زیادتی جو کہنہ ہو جاتی ہین اور دیر تک رہتی ہین جنکی پیدائش فساد اخلاط سے
ہوتی ہی جسوقت اِس مزاج مین افراط پیدا ہو مراد یہ ہی کہ ایسی بیماریان اُسوقت زیادہ ہونگی جب مزاج کی گرمی اور تری بڑھ جائے - اور
یہ علامت ہی کہ رنگ اُسکا سُرخی اور سپیدی ملا ہو - افعال نفسانی اور حیوانی اور طبعی مین یہ شخص میانہ ہوتا ہی اور تمام اعضا کی علامات حرارت
اور رطوبت کی اس بدن مین ظاہر ہوتی ہین - جس بدن کا مزاج سرد اور تر ہی منجملہ اُسکی علامات کے رنگ کی سپیدی ہی بدن کی فربہی چربی کی زیادتی
رنگ کا سیگون ہونا اور جسوقت بدن چھوا جائے سرد اور نرم اور سپاٹ ہوگا کہ اُسپر بال ہونگے اور یہ شخص طبیعت مین کند بھولنے والا زیادہ فہم مین
اُسکے کمی ہوگی ڈرپوک خوفناک اشتہا اسکی ضعیف ہضم مین اسکے دیر ہوتی ہی باہ اسکو کم ہوگی اور تمام علامات جو سرد تر اعضا کے اوپر مذکور ہوچکے
اسمین ظاہر ہونگی - سرد خشک بدن کی علامات یہ ہین کہ رنگ ہیں بدن کے وہ سپیدی ہو جو تیرگی کی طرف مائل ہو لاغری بدن کی ہو بال ایسے
سیگون ہون جو زردی مارتے ہون نزارت بدن یعنے دور در بالون کا ہونا یا بدن کا بالون سے خالی ہونا اور بدن کی سختی اور چھونے سے بدن کا
سرد معلوم ہونا - اور یہ بات ہی کہ تمام علامتین سرد خشک اعضا کی جو اوپر مذکور ہوئین اُسمین ظاہر اور کھلی ہوئی ہون - مناسب ہی کہ مزاج کیتئین
اس بات کو بھی جانا جائے کہ جو مزاج کسی دو کیفیت سے مرکب ہوا اسمین سے جو کیفیت زیادہ ظاہر ہوگی اُسکے علامات اُس بدن مین زیادہ ظاہر ہونگی

باب اٹھارھوان مزاج بدن معتدل کے علامات

جب ہم دلائل اُس بدن کے بیان کرچکے جو خارج اعتدال سے ہوتا ہی پس اب واجب ہی اس بات کا بھی سمجھا دینا کہ بدن معتدل وہی ہی جسکی
علامات درمیانی اور متوسط ہون انھین علامات کی جو خارج اعتدال سے بیان ہوئی پس معتدل مزاج کا بدن لاغری اور فربہی مین متوسط ہوگا - رنگ
اُسکا سرخی اور سپیدی سے ملا ہوا بالون کا رنگ لڑکپن تک سیگون سرخی مائل اور جب سن شباب کو پہونچے بال اُسکے سیاہ اور سیدھے اور پیچدار کے
بیچ مین پھولے ہوے ملمس اسکا حرارت اور برودت اور سختی اور نرمی مین درمیانی جیسے ملمس ہتیلی کا ہوتا ہی - اخلاق نفسانی اور حیوانی اور
طبیعی مین فاضل یعنی بڑھا ہوا فہم اُسکا بہت اچھا طبیعت مین تیزی اور عاقل شجاع جوانمرد نہ بہت غصہ اور نہ ڈرپوک جلدی کرنے مین اور سستی
کرنے مین افعال کے میانہ ثبات یعنی ہر کام مین رک جانا اور تہور یعنے ہر کام مین جرأت بیجا کرنی اسمین بھی درمیانی نرم دلی اور قساوت
قلبی مین درمیانی اپنی شہوات نفسانی مین عفیف اور پاکدامن ہوشیرہ اور بندۂ آزنہو - خلاصہ یہ ہی کہ تمامی علامات جنکا اوپر ذکر ہوچکا ہی
مزاجہاے خارج از اعتدال کے سب اسمین متوسط ہوتے ہین - اور تمام اعضا کے افعال اسمین پورے اور کامل اور اچھے اور مقبول
ہوتے ہین - یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ جتنے دلائل اوپر ہمنے ذکر کیے جب ان دلائل کا بعض آدمی مین اختلاف ہو پس یہ نہ چاہیے کہ جھٹ پٹ
اُسپر کوئی حکم کر دیا جائے بدون اسکے کہ سب دلائل کو تلاش سے یکجا کرلین اور بعض کو بہ نسبت بعض کے قیاس کرلین اور دیکھین کہ دلائل کون سے
مزاج کے مزاجہاے ہشتگانہ سے افضل و اکثر اور اغلب ہین جنکی کثرت اور جنکا غلبہ دریافت ہو جائے اُس آدمی پر اُسی مزاج کا حکم کرنا چاہیے
پھر اگر شہادت اُسکی پوری ہو جائے تب یہ دیکھنا چاہیے کہ کونسے دلائل زیادہ قوی ہین کہ انھین پر حکم کرنا چاہیے اُسی طرح کا جسکو وہ دلائل

قوی واجب کرتے ہیں - اور اسکے ہمراہ یہ بھی جاننا چاہیے کہ اختلاف حالات بدن کا مزاج مین اور ہیئت بدنی میں جو براہ طبیعت ہوتا ہے
وہ اختلاف یا بسبب نسب آبائی کے ہوتا ہے اور یا از طرف مزاج اور ہیئت طبیعی کے ہوتا ہے جو اختلاف باپ کی طرف سے منسوب ہے
دو وجہون سے ہوتا ہے - ایک تو باپ کے سن کی راہ سے ہوتا ہے اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ جو لڑکا باپ کی سن جوانی کی نہایت مین پیدا ہو
یعنے پوری جوانی کی حالت مین جسوقت باپ ہو اُسوقت لڑکا پیدا ہو وہ لڑکا بہت قوی اور مزاج اُسکا بہت گرم ہوگا - اور جو لڑکا بڈھے
باپ سے پیدا ہو قوت مین ضعیف اور مزاج اُسکا زیادہ سرد ہوگا - اور دوسرا اختلاف جو باپ کی طرف منسوب ہے وہ یہ ہے کہ باپ کے قوت بدن
کی طرف اور اُسکے بدن کی بڑائی کا لحاظ کرنا چاہیے اسکی تفصیل یہ ہے کہ جو شخص ایسے باپ سے پیدا ہو جو قوی اور عظیم تھا اور جثہ بھی اُسکا
قوی تھا وہ لڑکا بھی قوی اور عظیم الجثہ ہوگا - اور جو لڑکا کہ کمزور باپ سے اور ایسے باپ سے جسکے بدن کا جثہ چھوٹا ہو وہ لڑکا بھی ضعیف اور
جثہ مین چھوٹا ہوگا - اسکی دلیل یہ ہے کہ ہر ایک لڑکے کے اعضائے اصلی کی پیدایش منی سے ہوتی ہے اور منی ہر ایک کی ان اقسام سے
جو باپ کی قسمین بیان ہوئین مشابہ اور مثل اُنکے اعضا کے ہوتی ہے - مطلب یہ ہے کہ جوان اور بڈھا اور قوی اور کمزور اور بڑے جثہ والے
اور چھوٹے جثہ کا آدمی سب کی منی مین وہی بات ہے پس لڑکے مین بھی وہی بات ہوگی - اعضائے اصلی کے اختلاف کا حال براہ مزاج
طبعی او ہیئت کے یہ ہے کہ ہر ایک شخص جسکے اعضا جید ہون اُسکا مزاج اور اسکی طبیعت متساوی ہوگی - اور جس شخص کی طبیعت
خراب ہے اُسکے بعض اعضا قوی ہونگے اور بعض اعضا زیادہ ضعیف ہونگے پس طبیب کو حسب حال حکم واجبی کرنا چاہیے

باب اُنیسوان اُن اسباب کے بیان مین جنسے بدن کا تغیر مزاجہائے طبیعی سے ہوتا ہے

یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ جو دلائل ہمنے اوپر ذکر کیے ہر ایک بدن کے مزاج کے وہ دلائل اور علامات بحسب تغیر مزاج بدنی متغیر
ہوتے رہتے ہین - مطلب یہ ہے کہ ہر ایک علامت کا تغیر اور تبدل ہر ایک بدن مین تابع تغیر احوال اُسی بدن کے مزاج کے ہوتا ہے
اور تغیر مزاج کا بدن مین امورات مندرجہ ذیل سے ہوتا ہے (۱) یا بسبب اُس شہر کے جسمین آدمی پیدا ہوتا ہے اور جسمین اُسکی پرورش کیجاتی ہے اُسکی راہ سے تغیر ہوتا ہے
(۲) یا بسبب سن کے تغیر ہوتا ہے (۳) یا بسبب اور مادہ ہونے کے تغیر ہوتا ہے (۴) یا بسبب اُس عادت کے تغیر ہوتا ہے جسکا آدمی خوگر ہو جاے

باب بیسوان بلد اور شہر کی راہ سے تغیر مزاج بدن کا بیان

تغیر مزاج بدنی جو براہ بلد یا شہر کے ہوتا ہے اُسکو اس طرح پر جاننا مناسب ہے کہ جتنے مزاج کے اقسام ہمنے اوپر بیان کیے جو مختلف بدن
انسان سے ماخوذ تھے از قسم رنگ اور بال وغیرہ کے وہ سب علامتین اُنھین شہرون کی تعیین جن بلاد کا مزاج معتدل ہے - لیکن
جن مقامات کا مزاج معتدل نہین ہے اُنمین یہ علامتین ٹھیک اور درست نہ رہینگی جو بالون سے یا رنگ بدن سے لیجاتی ہین سبب
اسکا یہ ہے کہ جو بستیان کہ اُنمین گرمی زیادہ ہے اور یہ وہ مقامات ہین جنہین سہیل نام ستارہ کی مسامتت ہے مترجم کہتا ہے مسامتت کے
معنی ٹھیک ٹھیک زبان اُردو مین کسی لفظ خاص سے نہین ہو سکتے ہان جو شخص اقلیدس کی تیسری شکل بھی پڑھا ہے وہ اچھی طرح
سمجھ سکتا ہے کہ ایک نقطہ کسی خط یا سطح یا جسم کا مسامت جب کہلاتا ہے کہ جب اس نقطہ سے خط مفروض یا سطح یا جسم سے الگ نہ پڑے
بلکہ یا تو اُسکے کسی سرے سے ملجائے یا بیچ مین کاٹ کر نکل جائے متن سہیل نام ستارے کے جو بلاد اور شہر
مسامت ہین جیسے حبش کے ملک کی بستیان وہ بلاد اپنی آبادی کے رہنے والون کے رنگ سیاہ کر دیتے ہین
اور بال گھونگر والے پیچدار اور کھال خشک کر دیتے ہین اور سینے کے بدن اور اعضائے بدنی کو باریک کر دیتے ہین اور

چہرہ کو اُسکے جھلسا اور پلپلا کر دیتے ہین آنکھیں اُنکی اندر کو گھسی ہوئی ہوتی ہین ناکین اُنکی چپٹی ہو جاتی ہین اور اندرونی بدن اُنکا سرد ہوتا ہی اسی سبب سے قواے نفسانی اُنکے ضعیف ہو جاتے ہین - جو شخص اُنکی طرف دیکھتا ہی اُسکو بسبب اُنکی لاغر اندامی اور سیاہی بدن کے اور بسبب پیدا ہونے بالون کے ایسا خیال ہوتا ہی کہ اُنکے مزاج گرم ہین حالانکہ یہ بات نہین ہوتی ہی اسلیے کہ جو ہوا اُنکے بدن کو گھیرے ہوئے ہی اُسکی گرمی اُنکے بدن کی گرمی کو بسبب مشاکلت اور ہم مزاجی کے باہر کھینچ لاتی ہی اور اندرون بدن گرمی سے خالی ہو جاتا ہی - اور جن شہرون کا مزاج سرد ہی یہ وہ شہر ہین جو خط استوا خواہ میل کلی سے اُتر واقع ہین مترجم کہتا ہی خط استوا کو جغرافیہ پڑھنے والا جانتا ہی کہ سرا نذیب سو گزرا ہی اور میل کلی وہ مقام ہی جو خط استوا سے ساڑھے بائیس درجہ اُتر طرف پورب سے پچھم تک فرض کیا جاتا ہی اور جس مقام تک آخر ماہ جوزا مین آفتاب اُتر طرف آتے آتے پھر دکھن طرف پلٹ جاتا ہی - خط استوا سے اُتر کی طرف کا حال اسواسطے زیادہ بیان کیا جاتا ہی کہ سیاحان عجم نے خط استوا کے جنوب مین آبادی نہین دیکھی تھی اور اگر زمانہ حال کی تحقیقات سے کچھ آبادی جنوب خط استوا مین دریافت ہوگی تو جو قواعد شمال خط استوا اور میل کلی کے ہین وہی بجنسہ اُسپر بھی تھوڑے سی تفاوت کر کے جاری ہونگے آیندہ مباحث مین مترجم اسکو پھر بیان کریگا منّہ خط استوا سے اُتر طرف کے ملک جنکو مسامتت دونون اب سے ہی یعنے بنات النعش کبری اور بنات النعش صغری (جنکو ہندی زبان مین بچ پچیان کہتے ہین یہ وہ ستارے ہین جو کہ ہر وقت اُنکی طرف دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دو ڈوبے اور دو تین اوپر آئے اور باہر نکلے) اِن ستارون کی مسامتت پر جو بلاد ہین جیسے بلاد صقالبہ اور بلاد یوخان کہ اُنکے بال اصہب یعنی سرخ مائل بسیاہی اور پھر سپیدی بھی اُنمین ہو اور سیدھے سپاٹ ہوتے ہین - اور بدن اُنکے بالون سے خالی خواہ دور دور بال واقع ہون - اور رنگ بدن سپید اور چہرے اُنکے سرخ سپید اُنکے کشادہ پاؤن اُنکے پتلے اور نازک ہوتے ہین اسلیے کہ حرارت اُنکے سینہ مین اندر گھسی ہوئی ہوتی ہی کہ بیرونی ہوائی سردی سے بھاگ کے اندر جا ٹھہرتی ہی - اسی سبب سے مزاج اُنکے گرم ہوتے ہین اور حرارت مزاج ہی کی وجہ سے وہ لوگ شجاع اور بہادر اور قوی النفس ہوتے ہین - اور دیکھنے والے کو بنظر علامات مذکورہ ایسا خیال ہوتا ہی کہ چونکہ اُنکے بدن کا رنگ سپید ہی اور بالون سے اُنکے بدن خالی ہین لامحالہ مزاج اُنکا سرد ہوگا - حالانکہ یہ بات نہین ہی بلکہ مزاج اُنکے بدن کا گرم ہی - پس مناسب یہی ہی کہ ایسے لوگون پر محض بنظر مشاہدہ علامات ظاہری بدون تحقیق مولد اور مسکن کے اُنکے مزاج کی حرارت اور برودت پر حکم قطعی نہ کیا جائے اور بدن کے رنگ اور بالون کو دیکھکر اُنپر کوئی تجویز نہ کیجائے - بلکہ اُنمین بھی جو لوگ معتدل مزاج موجود ہون اُنکی علامات اور صحیح صحیح دلائل کو نظر کرکے تب کسی مرد خاص غیر معتدل پر کوئی حکم قطعی کرنا چاہیے تاکہ دلالت اور شناخت صحیح ہو اور حکم تجویزی مین خطا واقع نہو انشاء اللہ تعالی معتدل بلاد اور شہر وہ ہین جو خط استوا کے نیچے واقع ہین اور خط استوا وہ ایک خط زمین پر مفروض ہی کہ جو قطب شمالی اور جنوبی کے بیچ کی مسافت جنوبی اور شمالی مین پورب اور پچھم فرض کیا جاتا ہی خواہ جو شہر اور بستیان کہ اقلیم چہارم مین واقع ہین کہ ان بلاد کا مزاج بھی قریب بلاد معتدل ہی بہرحال ان دونون مقامات کے رہنے والے آدمی متوسط اور مشابہ دونون حالت حرارت اور برودت مین ہوتے ہین - ہمنے ان بلاد کے رہنے والون کے مزاج کا حال جو عرض بلد مین قریب قریب انھین ملکون کے ہی بطرف شمال کے گذشتہ فصل مین بیان کر دیا ہی جہان پر ہمنے دلائل مزاج معتدل کا ذکر کیا ہی یہان مترجم کہتا ہی عرض بلد کی اصطلاح اہل جغرافیہ اور عالمان ہیئت کے نزدیک یہ ہی کہ خط استوا سے جسقدر دور بطرف شمال کے جو شہر واقع ہی اُسی دوری کو عرض بلد کہتے ہین اور اسی طرح خط استوا سے جنوب جو بستی ہو اُسی مسافت کو اُسکا عرض کہینگے

باب اکیسوان تغیر مزاج انسان کا جو بسبب سن اور عمر کے ہوتا ہے

جو تغیر مزاج بدن بنظر عمر اور سن کے ہوتا ہے اسکی تفصیل یہ ہو کہ سن آدمی کے چار تجویز کیے گئے مین۔ سن صبا یعنے لڑکپن۔ اور سن شباب جو منتہاے شباب مین ہو یعنے جوانی کا سن جو آخر سن تک جوان کہلاوے۔ اور سن کہولت جسکو ادھیڑ۔ اور دیہاتی زبان مین ادھ بیسو کہتے ہین که نہ جوان ہو اور نہ بڈھا۔ اور سن شیخوخت یعنے پیرانہ سالی۔ سن صبا یعنی لڑکپن وہ سن ہو جسمین بدن ہمیشہ بڑھتا ہو اور نشو و نمو اسکا روز بروز ہوا کرتا ہو یہ سن تیس برس کی عمر تک رہتا ہو گو پندرہ برس تک صبا کہلاتا ہو بنظر اصطلاح کے اور سولھوین برس سے تیس برس تک فتی خواہ نوجوان کہلاتا ہو۔ اور سن منتہاے جوانی کا وہ ہو جسمین نمو پورا اور کامل ہوجاتا ہو اور یہ سن اکثر احوال مین پینتیس برس تک رہتا ہو سن کہول یہ بھی وہ عمر ہو کہ جسمین نمو وغیرہ کے ٹھہر جانے سے انحطاط اور کمی بعض امور مین تھین اور ظاہر ہوتی ہو اور نقصان نظر آتا ہو مگر یہ کمی ایسی نہین ہوتی کہ قوت بدنی سست ہوجاوے اور تسلسلگی اسمین آجاوے۔ اس سن کا منتہی اور اسکی نہایت ساٹھ برس تک ہوتی ہو مشائخ کا سن یہ وہ سن ہو جسمین ظہور اور تبین ضعف قوت کا ہوتا ہو اور یہ عمر ساٹھ برس سے لیکر آخر عمر تک رہتی ہو مترجم مگر شرط یہ ہو کہ کوئی تدبیر تدابیر حفظ شباب کی خواہ حفظ کہولت کی از قسم ترک اغذیہ مضرہ خواہ ترک جماع اور ریاضت قویہ کا استعمال خواہ استعمال ادویہ وغیرہ جسکا بیان حفظ صحت کے مقام پر آتا ہو نکی ہو ورنہ بعض مشائخ کو مترجم نے بچشم خود دیکھا ہو کہ کچھ کم سو برس کی عمر میں قواے باطنی اور ظاہری اسکے آج کل کے جوانون سے اچھے تھے اور خوراک بھی اسکی زیادہ تھی اور درد مفاصل صفراوی مین اسی عمر مین گرفتار ہوکر واسطے معالجے کے میرے پاس آیا تھا اور اسکا علاج بھی مین نے اسی طور پر کیا جس طرح جوانون کے علاج مین تبرید اور ترطیب کرنی چاہیے متن لڑکون کا مزاج گرم اور تر ہو اور لڑکے گرمی اور تری مین ہر ایک مزاج سے زیادہ ہوتے ہین اسلیے کہ اُن کی پیدائش کا زمانہ خون اور منی سے قریب ہوتا ہو اور یہ دونون مادہ یعنے خون اور منی گرم اور تر ہین۔ سن شباب کا مزاج گرم اور خشک ہو اور خشکی جوانون کی یون معلوم ہوتی ہو کہ حیوانات کے بچون کو جب ہم دیکھتے ہین کہ جسوقت بچہ پیدا ہوتا ہو اُسوقت تو رطوبت اور تری بدن مین زیادہ ہوتی ہو اور جتنا جتنا بڑھتا جاتا ہو اسکے اعضا مین خشکی آتی جاتی ہو۔ گرمی جوانون کے مزاج کی اُسکی نسبت یہ سمجھنا چاہیے کہ لڑکون کے مزاج کی گرمی اور جوانون کی مقدار مین برابر ہوتی ہو اور کیفیت مین مختلف اور برابر نہین ہوتی۔ اسکا ثبوت اس طرح پر ہوگا کہ جسوقت کوئی شخص لڑکون اور جوانون کے بدن کو چھووے مثلاً ایک ہاتھ لڑکے کے بدن پر رکھے اور ایک ہاتھ جوان کے دونون کے بدن کی گرمی برابر معلوم ہوگی مترجم کہتا ہو کہ آب گرمی کے وزن کا اندازہ کرنا بذریعہ مقیاس الحرارت جسکو تھرمامیٹر کہتے ہین بہت آسان ہو کہ مثلاً ایک ہی وقت دو تھرمامیٹر یا ایک ہی خواہ فارنھیٹ کے جوان اور لڑکے کی بغل مین رکھے جائین اور پانچ منٹ تک رہنے دین دونون کے بدن کی گرمی کا درجہ معلوم ہوجائیگا متن کیفیت حرارت کا اختلاف لڑکے اور جوان کے بدن کا یون معلوم ہوتا ہو کہ لڑکون کے بدن کی گرمی کی کیفیت مثل گرمی بخار کے ہوتی ہو ٹھہری ہوئی اور نرم کہ ہاتھ رکھنے سے لذت معلوم ہو کر خوشگوار ہوتی ہو سبب اسکا یہی ہو کہ اُنکے بدن مین براہ طبیعت رطوبت ہو۔ اور جوانون کے بدن کی گرمی مین تیزی اور لذع ہوتی ہو بسبب اسی خشکی کے جو جوان کے بدن مین ہو۔ جالینوس نے اس گرمی کی مثال بہت اچھی دی ہو کہ لڑکون کے بدن کی گرمی کی مثال اُسنے ہواے حمام اور آب گرم حمام سے دی ہو اور یون کہا ہو کہ جسوقت حمام خوب گرم کیا جاوے اور پانی بھی خوب گرم ہوجاوے اور ہوا بھی حمام کی درجۂ انتہائی حرارت کو پہونچے بعد اسکے ہوا اور پانی دونون کو الگ الگ چھوین دونون چیزین مقدار حرارت مین برابر ہونگی۔ اسلیے کہ اُن دونون کا چھونے والا ایکہی مثال پر ہوگا اسلیے کہ جو شخص ہوا اور پانی سے حس لمس کی بابت

کرتی ہے وہ ایسی چیز جسمین حرارت ہے لیکن ہواے حمام مین حرارت کے ہمراہ ایک حدت اور لذع بھی پائیگا اور پانی مین حمام کے اُسکی سی کے ہمراہ حدت اور تیزی نہوگی بلکہ باوجود گرمی کے نرمی ہوگی - اب اسوقت یہ ممکن نہیں ہے اگر ہم کہین کہ حمام کا پانی ہواے حمام سے زیادہ گرم ہے اور نہ یہ کہہ سکتے ہین کہ ہواے حمام کی گرمی آب حمام سے زیادہ ہے - اسی طرح مناسب ہے کہ لڑکون اور جوانون کی حرارت کو ہم برابر کہین اسلیے کہ لڑکون کی حرارت بمنزلہ حرارت حمام کے پانی کے ہے اور جوانون کی حرارت مثل ہواے حمام کے ہے - جب کوئی انکے بدن کا حس لمس سے امتحان کریگا - یہی کیفیت پائیگا جو ہمنے بیان کی لیکن امتحان کرنے والے کو لازم ہے کہ جاے امتحان یعنے وہ بدن جسکی گرمی کا امتحان کرنا منظور ہے وہ بھی اور جس ہاتھ سے امتحان لینا ہے وہ بھی برابر ہو - تاکہ فربہ لڑکے کا جوان فربہ پر قیاس کرے اور دُبلے پتلے لڑکے پر جوان لاغر پر اور سرخ رنگ بدن والے کا سرخ بدن والے پر قیاس کرے خلاصہ یہ ہے کہ ہر انسان کو اُسکے ہمشکل پر سمجھنا یعنے انداز اور روپ مین اور رنگ مین اور تدبیر مین اور عادت اور ریاضت اور خورد و نوش اور نہانے وغیرہ مین یکسان اور برابر دیکھ کر امتحان کرے - تا اینکہ شبعان یعنی شکم سیر کا شکم سیر سے قیاس اور مست مخمور کا مست پر قیاس کرے - اسی طرح مناسب ہے کہ جسکو کسی قسم کی گرمی پہونچی ہو اُسکا قیاس اُسی پر کرے جسکو اُسی قسم کی گرمی پہونچی ہو اور جسکو سردی پہونچی ہو کسی قسم کی اُسکا قیاس بھی اُسی شخص پر کرے جسکو ویسی ہی سردی پہونچی ہو - جب امتحان کرنے والا ان باتون کا لحاظ کریگا جو کچھ ہمنے لکھا ہے اُسکو صحیح پائیگا - یہ بات اسی طرح سمجھ مین آتی ہے کہ امتحان کرنے والے کو بذریعہ حس لمس کے لڑکون کے بدن کی گرمی اور اُن جوانون کے بدن کی گرمی جو انتہاے شباب مین ہون برابر محسوس ہوتی ہے - لیکن جب مختلف حالات بدن کا امتحان کیا جائے اور مختلف حالت مین اُن بدن کو چھوئین اور بعض کا قیاس بعض پر کرین صحیح مزاج اُن بدنون کا معلوم نہوگا اور بہت سا اختلاف انمین پایا جائیگا اور یہی گمان ہوگا کہ یہ اختلاف بوجہ طبیعت سن کے ہے - کہون کے بدن کا مزاج سرد خشک ہے اسکا سبب یہ ہے کہ حرارت اور یبوست جو انتہاے جوانی کے سن مین کسی بدن مین ہے جب اُسپر ایک زمانہ گذر گیا مثلاً تیس ۳۰ برس گذر کے پینتیس برس تک پہونچا تو جو حرارت اور خشکی اس بدن کی تھی اُسنے اخلاط موجودہ کو جلا کر مرۂ سودا بنا دیا اور مرۂ سودا کا مزاج سرد خشک ہے - مشائخ یعنے بڈھون کے بدن کا مزاج نہایت درجہ سردی اور خشکی مین ہے اسلیے کہ یہ سن لڑکون کے سن کی ضد مین واقع ہے - اور جس طرح کہ اعضاے اصلی لڑکون کے نہایت درجہ رطوبت مین ہین مثلاً سخت ہڈیان اور غضاریف یعنی کرّیان اور پٹھے وغیرہ کہ لڑکون کے یہ بھی نہایت نرم اور تر ہوتے ہین - یہی چیزین بڈھون کے بدن کی نہایت خشک ہو جاتی ہین - اور جو جوان کہ سن اُسکا بڑھ جائے اُسی قدر اُسمین خشکی زیادہ ہوگی دلیل اسکی یہ ہے کہ لڑکون کا سن ابتداے نشو اور نمو مین ہے نشو کے معنی نئی چیز پیدا ہونے کے ہین اور بدن کی ہر چیز ہر طرف مین بڑھنے کو نمو کہتے ہین - اور یہ دونون باتین بدون اُس رطوبت کے تمام نہین ہو سکتی ہین جسکے ذریعہ سے طبیعت کو قدرت اعضا کے بڑھانے اور نمو پیدا کرنے کی ہوتی ہے - مشائخ کا سن ذبول یعنے گھٹ جانے کا ہے اور یہی سن شیخوخت ایسی چیز ہے کہ جسکو موت کی راہ چلنا کہنا چاہیے وہ موت جو کہ برودت اور یبوست سے ہوتی ہے یعنے موت کا سبب یہی سردی اور خشکی ہے - کہول یعنے ادھیڑ لوگون کا سن خشکی مین بڈھون کے سن سے کم ہے اور جوانون سے زیادہ جس طرح جوانون کا سن خشکی مین لڑکون سے زیادہ ہے اور رطوبت مین کہول سے زیادہ - بیان اس امر کا ہم بخوبی اب کرتے ہین ہم کہتے ہین کہ مبدا اور آغاز جنین یعنے بچے کا رحم مین منی اور خون حیض سے ہوتا ہے اور ان دونون کا مزاج گرم تر ہے - لیکن خون کی حرارت اور رطوبت منی سے زیادہ ہے - اور منی کی رطوبت خون سے کم ہے - حاصل اس تقریر کا یہ ہوا کہ آغاز اور مبدا خلقت جنین کا ایک ایسے جوہر سے ہے جو بارطوبت ہے - جسوقت خون حیض جو رحم مین ہے اور منی مرد کی دونون اُسمین ملجاتی ہین ان دونون کو

وہی حرارت غلیظ اور گاڑھا کر دیتی ہی جو ال دونون مین ہی اور یہ گاڑھا کرنا تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہی تا اینکہ نطفہ مین کیقدر بستگی آجاتی
آجاتی ہے کہ قوت مصورہ جسکا فعل صورت گری کا ہی اسی بستہ چیز مین صورت اور شکل اعضائے جنین کی منقش کرے سب سے پہلے صورت گری صورت کی
جھلیون کے بنانے سے شروع ہوتی ہی پھر اُسکے بعد گوشت کی صورت ہی پھر رگون کی پھر پٹھون کی اور اخیر مین جاکر ہڈیان اور ناخون کی
صورت بناتی ہی یہ فعل اُسوقت ہوتا ہی جب مادہ نطفہ کا بخوبی بستہ ہوجاوے اور اسمین خشکی آجاوے۔ جب قوت مصورہ یہ فعل کر چکی تو بعد
پیدا عضائے مذکورہ جو بستہ ہوچکے ہین اُنمین تھوڑی تھوڑی خشکی آتی جاتی ہی اور یہ خشکی بڑھتی جاتی ہی اور نمو ہوتا جاتا ہی اس سبب سے
کہ حرارت اصلی اسمین عمل کرتی ہی تا اینکہ صورت جنین کی پوری ہوجاتی ہی اور اعضا اُسکے قوی ہوجاتے ہین جسوقت جنین پیدا ہوتا ہی
اُسکے اعضا نہایت درجہ رطوبت پر ہوتے ہین یہان تک کہ اُسکی ہڈیان جو نہایت خشک چیز بدن انسان کی ہین تر اور ایسی نرم ہوتی ہین
کہ جدھر چاہے اُنکو پھیر دے اور جس طرف چاہے لپیٹ لے چنانچہ قابلہ یعنے دائی بنائی جو اُستاد دستکاری مین ہین بچون کے سر کی
ہڈیون کو اگر لانبی ہون دبا دبا کر گول بنا دیتی ہین لیکن بچہ کے اعضا بروقت ولادت کے اُتنے تر نہین ہوتے جتنی تری اُنمین رحم کے اندر ہوتی ہی پھر ہمیشہ اُسکے
اعضا بڑھتے رہتے ہین اور اُنکی خشکی اور شدت یعنی مضبوطی زیادہ ہوتی جاتی ہی اور حرارت بھی قوی ہوا کرتی ہی تا اینکہ انتہائے زمانہ نشو و انتہا
زمانہ حرارت اور خشکی کو پہونچے یہ کیفیت اُسوقت تک رہتی ہی کہ اعضائے اصلی مین گنجایش مد اور کھنچاو کی بسبب سختی کے باقی نہ رہے یہی زمانہ منتہا
شباب کا ہی بعد اسکے پھر سب اعضا کی خشکی بڑھتی جاتی ہی تا اینکہ سن کہولت کو پہونچے اب سوقت سب اعضا کی خشکی قوی ہوجاتی ہی جب یہ سن بھی
گذر گیا اور شیخوخت یعنے بڑھاپا آیا اب خشکی بہت بڑھ جاتی ہی اور چھوٹون ہڈیون اسقدر خشکی کا غلبہ ہوتا ہی کہ حد افراط کو پہونچ جاتی ہی پھر سب
افعال اعضائے بدنی کے بھی ضعیف ہوجاتے ہین اور خون اور گوشت بھی کم ہوجاتا ہی اور بدن نحیف اور کمزور ہوجاتا ہی اسلیے کہ حرارت
غریزی اور اصلی ایسی حالت مین ضعیف ہوجاتی ہی اور رطوبت اصلی بدن مین اسی مقدار نہین باقی ہی کہ اُسکو متحلل کرے اور اپنا اثر حرارت کا اسپر
ڈالے۔ جب خشکی کا درجہ اس سے بھی بڑھ جاتا ہی اُسوقت حرارت غریزی اور اصلی کا ضعف اور بھی بڑھ جاتا ہی اور مقدار کم ہوجاتی ہی کہ
قریب خمود اور بجھنے کے یا قریب بستگی اور خمود کے کیفیت بدن کی ہوجاتی ہی۔ اُسوقت بدن کی جلد کھنچ کر اُسپر جھرّیان پڑجاتی ہین اور دونون
ہاتھ اور دونون پاؤن کی حرکت بھی ضعیف ہوجاتی ہی اور بدن مین اضطراب حرکت خواہ کپ کپی پیدا ہوتی ہی اور ایسے زمانہ کا ہرم نام ہی
اور یہ حالت مشابہ ذبول نبات کے ہی یعنے گھانس کی ژولیدگی اور خشکی کی جو صورت ہوتی ہی۔ جب رطوبت غریزی اور خلقی یکسر فنا ہوجاوے
اور خشکی بھی اپنے انتہائے زمانہ کو پہونچ جاوے اور حرارت غریزی بالکل فرو ہوکے بجھ جاوے اور بدن کی بنا فاسد ہوجاوے اسی کا نام موت ہی
مترجم کہتا ہی یہ بیان اُس موت کا ہی جو ہر ایک ذی حیات کے واسطے لابدی ہی اور جو بتدریج مع لقائے صحت جسمانی ہر سن اور عمر کے
واقع ہوتی ہی اور جو موت کہ بوجہ امراض کے خواہ زہر کے کھانے پینے یا زہریلے جانورون کے کاٹنے سے دفعۃً خواہ بتدریج واقع ہوتی ہی
اُسمین بھی سبب یہی ہوتا ہی کہ رطوبت غریزی اور حرارت اصلی کے فنا ہوتی ہی مگر اس فنا کا سبب طبیعت کے اقتضا سے خارج ہی مصنف
یہان پر موت ضروری اور طبعی کا بیان کر رہا ہی متن یہ خشکی جو اخیر عمر مین قریب موت کے ہوتی ہی یہی سبب ہی فساد جملہ اجسام حیوانی
اور تمامی اجسام نباتی کا۔ نظیر اس حکم کی وہ مثال ہی جسکو جہنے نبات یعنی گھانس کے ذبول اور ژولیدگی مین لکھا ہی۔ اسلیے کہ نبات اور
گیاہ کے اقسام جسوقت کہ زمین سے پہلے پہل نکلتے ہین جسکو اکھوہ پھوٹنا کہتے ہین بہت ہی تر اور بارطوبت ہوتے ہین پھر روز بروز عینا
اور مشاہدہ مین اسی گھانس وغیرہ کی یہ کیفیت ہوتی ہی کہ اسمین خشکی اور قوت بڑھتی جاتی ہی تا اینکہ آخری درجہ نمو کو پہونچے اور اسکا بڑھنا

... کی موقوف ہو جاسے۔ اب اس زمانہ کے لہ اسمین انحطاط اور کمی روز بروز محسوس ہوتی ہو اور خشکی بڑھتی جاتی ہو تا اسکا ... سے اور تر مردہ ہو جاسے مثل گیاہ خشک کے ہو جائے یعنے مثل اس گھانس کے ہو جائے جو حرارت خارجی سے بروقت ... اور بی کے سوکہ جاتی ہو ... یہ حالت نباتات کی مشابہ حالت بڑھے کے انسان ... ہو کہ جسکے بعد موت واقع ہوتی ہو۔ اسباب اس ... ان اسے بھی ظاہر ہو گیا کہ سن صبیان یعنے لڑکون کا سن نہایت درجہ رطوبت کا ہو جسے اس رطوبت کا قیاس کیا جائے اور ... اسنان کی طرف اور سن شیخوخت کا وہ زمانہ جسکا نام بڑھاپا ہم رکہا ہو نہایت درجہ یبوست کا ہو۔ مگر تی مشائخ کے بدن کو سرد تر ہونے کا بھی حکم کرتے ہین بنظر اسکے کہ جو فضول انکے بدن مین جمع رہتے ہین جیسے تھوک اور ریم یعنے سینہ بلغم جو کھنکھار سے آتا ہو خواہ انسو کا بہنا اور بلغم زیادہ تھوکنا وغیرہ کہ ان رطوبات کے نکلنے سے بھی معلوم ہوتا ہو کہ انکے بدن مین برودت اور رطوبت کی زیادتی ہو سبب ان چیزون کے نکلنے کا یہ ہو کہ شیخ اور پیر فرتوت کے بدن کے اعضاے اصلی کی سب قوتین ضعیف ہو جاتی ہین اور جو قوتے ایسے تھے کہ جذب غذا کا کرتے تھے اور اسکو اخلاط چہارگانہ کی طرف متغیر کرتے تھے اور بدلتے تھے اور یہ جذب غذا اور تغیر کرنا اسمین اب کہ حرارت غریزی مین ضعف آگیا نہین ہوتا اسی سبب سے یہ فضول اسکے بدن مین جمع ہو جاتے ہین اور تری بھی انہین ہوتی ہو اور مقدار مین بھی زیادہ ہوتے ہین لیکن خاص اعضاے اصلی تو خود ہی در اصل خشک ہین ان تک رسائی غذا کی بہت تھوڑی مقدار کی ہوتی ہو۔ اب بدن شیخ کا بنظر جمع ہونے انھین فضول کے سرد تر ہو اور بنظر اعضاے اصلی کے سرد خشک ہو واللہ اعلم۔

باب بائیسوان نر اور مادہ کی طبیعت کے بیان مین

مزاج انسانی کا تغیر بنظر طبیعت مرد اور عورت کے انسان مین اور بنظر نر اور مادہ کے جملہ حیوانات مین اسکی صورت یہ ہو۔ نر کا مزاج جملہ حیوانات مین زیادہ گرم اور خشک ہو بہ نسبت مزاج مادہ کے۔ اور مادہ کا مزاج سرد اور تر زیادہ ہو بہ نسبت مزاج نر کے۔ دلیل اسپر یہ ہو کہ بال مردون کے بدن پر زیادہ ہوتے ہین اور قوی اور مضبوط بھی ہوتے ہین۔ اور نکلنا بالون کا بھی انکے بدن مین بقوت ہوتا ہو اور جلد ہوتا ہو بہ نسبت عورتون کے بدن کے اور اسی واسطے داڑھی مردون کے چہرہ پر نکلتی ہو۔ اگر اتفاقاً کسی عورت کا مزاج حرارت مین قوی ہو تو اسکے بھی بدن مین بال زیادہ ہونگے۔ اور کبھی عورتون کے بھی موچھین نکل آتی ہین اور ذقن یعنے ٹھڈی کے مقام پر بال نکل آتے ہین انھین دلائل سے یہ بھی ہو کہ مردون کے سینہ چوڑے اور کشادہ ہوتے ہین اسلیے کہ حرارت بدنی انکے سینہ کو چوڑا کر دیتی ہو۔ اور انکے سینون پر بال بھی زیادہ اُگتے ہین۔ انھین دلائل سے یہ بھی ہو کہ نر ہر قسم کے حیوان کا قوی النفس اور لڑائی مین سخت اور شجاع بہ نسبت عورت کے ہوتا ہو اور اسی واسطے مردون کے سینہ کشادہ زیادہ ہوے۔ یہ بھی دلیل ہو کہ نر حیوان بعد پیدائش کے حرکت جلد ہی کرنے لگتا ہو اور سیدھا کھڑا بھی جلدی ہو جاتا ہو لیکن مادہ کے بدن مین نشو و نما بہ نسبت مرد کے بدن کے جلدی ہوتا ہو اسلیے کہ مزاج عورتون کا مرطوب زیادہ ہو مردون کے مزاج سے اور اجسام رطب یعنی گیلے جسم مین کھنچاو اور پھیلاو زیادہ ہوتا ہو۔ لیکن مادہ کا نشو و نما ٹھہر جاتا ہو قبل از ان کہ نر کا نشو و نما ٹھہر جائے مراد یہ ہو کہ عورت کی باڑھ تھوڑے زمانے مین ہو جاتی ہو اسلیے کہ مزاج عورت کا زیادہ سرد اور ضعیف ہو اور مزاج نر کا گرم اور قوی ہو۔ اور یہ بات اسلیے ہوتی ہو کہ آدمی اور تمام حیوانون کے تمام بدن مین ایک قوت بر اہ طبیعت ہوتی ہو جس سے نمو ہوا کرتا ہو پس جب یہ قوت قوی ہوگی اور خشکی بدن مین زیادہ ہوگی اسکا نمو زیادہ ہوگا اور جب ضعیف ہوگی نمو کا رک جانا اسمین جلد ہوگا۔ اور یہ بھی ہو کہ عقل اور معرفت اور شتاب کاری مردون مین اکثر اوقات عورتون سے زیادہ ہوتی ہین اسی واسطے مردون کے سر عورتون کے سر سے بڑے

ہوتے ہین اور حرکت اُنکی کام کاج کی طرف تیز اور جلد ہوتی ہو اور پیٹ اُنکا اور جلد اُنکے مثل کی سخت اور قوی ہوتی ہو یہ بات بسبب اُنکے
اعضا کے قوت کے ہو جو تابع سر کے بڑے ہونے کے ہو۔ اور اسی واسطے اُنکے مونڈھے اور کلائیاں اور بازو اور کہنیاں سب موٹی اور گندہ
ہوتی ہین اسلیے کہ یہ سب اعضا جنکا ذکر ہوا ہو گندہ ہونے مین تابع حرارت مزاج کے ہین۔ اور اسی سبب سے گندہ ہوتے ہین لیکن عورتون کا
حال یہ ہو کہ اُنکے سینہ اور شکم اور ہاتھ اور پاؤن پر بال نہین ہوتے سبب یہی ہو کہ مزاج اُنکا سرد ہو اور نفس اُنکا دیکھو تو ضعیف ہو شجاعت اور
دلیری بھی اُنکے کمی ہو۔ اسی سبب سے اُنکے سینہ تنگ نظر آتے ہین اور اکثر عورتین ناقص العقل ہوتی ہین اور تمیز مین بھی اُنکے کمی ہوتی ہو حماقت
اور بیوقوفی اُنکی زیادہ ہو۔ اور یہی وجہ ہو کہ سر اُنکے چھوٹے دکھلائی دیتے ہین مردون کے سر سے اکثر اشخاص مین۔ اور جب دیکھو تو عورتین
راحت اور آرام طلبی کی طرف بہ نسبت محنت اور مشقت کے زیادہ مائل ہوتی ہین۔ یہ بات بسبب ضعف عصب کے اُنمین ہو یعنے حرکت کے پٹھے
اُنمین ضعیف پیدا کیے گئے ہین۔ اور اسی سبب سے عورتون کے اطراف یعنے جو اعضا بدن کے کنارے پر واقع ہین اور اُنکی ہتھیلیان
اور قدم رقیق اور نازک ہوتے ہین۔ اور یہ سب بسبب اُنکی برودت مزاج کے ہو اس سبب سے کہ برودت کی شان سے چیزون کا جمع کرنا اور
چسپان کرلینا اور مجاری کا تنگ ہونا افعال مین کمی اور نقصان ہونا اور تقصیر یعنی کوتاہی کرنا ہو۔ انھین سب دلائل سے یہ بات بخوبی ظاہر
ہوجاتی ہو کہ انثی یعنے مادہ کا مزاج برودت اور رطوبت مین نر کے مزاج سے زیادہ ہو اور نر کا مزاج مادہ سے گرم اور خشک زیادہ ہو جس
سبب سے عورت کا مزاج مرد کے مزاج سے تر بنایا گیا وہ یہ ہو کہ غذا جنین کی یعنے بچہ کی جو پیٹ مین ہو محض رطوبت سے ہوتی ہو اور قوام اُسی
غذا کا بھی اُسی رطوبت سے ہوتا ہو۔ جب ایسی بات ہو تب مناسب نہین ہو کہ عورتون کے مزاج پر حکم بقیاس مردون کے مزاج کے کیا جائے
بلکہ عورتون کے مزاج پر حکم اس طور پر کرنا چاہیے کہ اُنھین کی قسم مین جنکا مزاج نہایت معتدل ہو اُسکو مقیاس بناکر اورونکے مزاج کا قیاس
اُسی پر کیا جائے بہت خوبی تمیز کی اس باب مین حاصل کیجائے واللہ اعلم

باب تیئیسوان تغیر مزاج کا بحسب عادت کے

عادت کی وجہ سے جو مزاج مین تغیر ہوتا ہو اس طور پر جاننا مناسب ہو کہ جب کسی عادت پر زمانہ دراز گذر جاتا ہو مزاج طبیعی مناسب اُسی عادت کے
ہوجاتا ہو۔ جیسے بقراط نے کہا ہو کہ عادت دوسری طبیعت ہو۔ مزاج کا تغیر بسبب عادت کے یا بسبب تدبیر کے ہوتا ہو یا بسبب صنعت کے یعنے
بسبب کثرت کاروبار اور مشاقی کسی کاریگری مین ہوتا ہو۔ تدبیر کے ذریعہ سے تغیر مزاج کا یون ہوتا ہو کہ جس آدمی کا بدن براہ طبیعت لاغر ہو اور
راحت اور خوشحالی کو استعمال کرے اور محنت اور مشقت کم کرے اسکا بدن فربہ ہوجائیگا اور اُسمین رطوبت اور برودت بڑھ جائیگی موٹا ہوجائیگا
اسی طرح کبھی آدمی کا بدن بوجہ طبیعت کے فربہ ہوتا ہو اور ریاضت اور تعب اور ایذا کو زیادہ استعمال کرتا ہو اور کمی غذا مین کرتا ہو اور رنج اور ملال کا
پابند زیادہ رہتا ہو اور اُسکے بدنی رطوبات کی تحلیل ہوجاتی ہو اور اُسکے اعضا گرم اور خشک ہوجاتے ہین لہذا دُبلا ہوجاتا ہو۔ یا دھوپ مین
زیادہ رہتا ہو اور ہمیشہ دھوپ کی ایذا اپنے بدن کو زیادہ پہونچاتا ہو اور گرم ہوائین جنکو لون کہتے ہین اُسکے بدن کو زیادہ لگتی ہین جیسے کہ قوت
وہ ننگے بدن ہوتا ہو اس سبب سے اُسکی جلد جلد کھُرکھُری اور سخت ہوجاتی ہو اور رنگ اُسکے بدن کا مائل بسیاہی ہوجاتا ہو۔ لہذا اُسکے بدن کا
مزاج متغیر بطرف گرمی اور خشکی کے ہوجاتا ہو۔ پس مناسب ہو فرق کرنا درمیان اُن لوگون کے جنکا یہ مزاج خلقی اور براہ طبیعت ہو اور
اُن لوگون کے مزاج مین جنکا یہ مزاج بنظر عادت ہوگیا ہو۔ وہ فرق اس طرح پر کرنا چاہیے کہ جو شخص موٹے بدن کا ہو اگر اُسکا بدن بالون سے
خالی ہو یا دور دور بال اُسمین پیدا ہوے ہون اور رگین اُسکے بدن کی تنگ ہون ایسی فربہی براہ طبیعت ہوتی ہو اُسکی دلیل یہ ہو کہ فربہی کا کثر

[illegible] بدن سے پیدا ہوتی ہو اور مزاج کی سردی سے رنگون میں تنگی اور بالون میں کمی ہوجاتی ہو جیسا ہم اوپر کہہ چکے ہین لیکن جسکی [illegible]
[illegible] ہو اور وہ شخص [illegible] یعنے کوتاہ قد اور چوڑے منہ کا [illegible] بیان کر چکے [illegible] اسکا مزاج براہ طبیعت گرم ہوگا اور [illegible]
[illegible] اسکی تنگ اور جلد [illegible]
[illegible] سے پیدا ہوئی ہوگی [illegible] کا کیا ہو اور اگر اسکی [illegible] زیادہ
[illegible] اسکی لاغری [illegible] طبیعت ہوگی لیکن [illegible] یعنی پیشہ وغیرہ کے کرنے سے اسکو
[illegible] مزاج خلقی [illegible] اور یبوست کی طرف جیسے رنگریز [illegible] وغیرہ کے
[illegible] سے زیادہ کام [illegible] حرارت اور [illegible] کی طرف جیسے حماموں کا منتظم یا برودت اور رطوبت کی طرف جیسے ماہی گیر اور ملاح اور
[illegible] یا برودت اور خشکی کی طرف جیسے کاشتکار اور وحشی جانور اور چڑیون کے پکڑنے والے وغیرہ - یہ وہ باتین ہین جنکے جاننے سے ہر شخص کو
انسان کے مزاج طبیعی اور خلقی میں اُس مزاج سے جو عادت سے پیدا ہوا ہو فرق کرنا آجاتا ہو اور معلوم ہوتا ہو

باب چوبیسوان بیان دلائل صحت اور غلامون کے خرید کرنے کی شرط

جب ہم مزاج طبیعی کے اصناف بیان کر چکے اور اُنکے اقسام کی شناخت پر استدلال کرنے کے طرق بخوبی لکھ چکے - اب اصوب یہ ہو کہ صحیح
بدنون کے دلائل صحت کا بھی بیان کرین اور جن بدنون مین کوئی عیب خلقی نہین ہو اُنکو اور جنکے صحت کی کسی طرح مذمت نہین کیجاتی ہو اُنکو بھی
بیان کرین اسلیے کہ طبیب کو کبھی اسکے پہچانے کی بھی حاجت ہوتی ہو - خصوصاً جب کہ طبیب سے کسی مشورہ غلام اور لونڈی کے خرید کرنے مین
کرتا ہو - اور غرض پوچھنے کی یہ ہوتی ہو کہ اِس لونڈی غلام مین براہ خلقت کوئی عیب جسمانی ہو یا نہین - اور ہمنے اگرچہ جملہ امور محتاج الیہ طبیب کی
شناخت عیوب خلقی بدن انسان کے اسی کتاب مین بیان کر دیے اور متفرق ابواب مین اُنکو جدا جدا لکھدیا - اور جو شخص ہماری کتاب کو پڑھے
اور بنظر توجہ ولی اُسکو دیکھے اُسکو بخوبی اطلاع اِن امور پر ہوسکتی ہو بلکہ امور طبیعی اور غیر طبیعی یعنے امور خارج از طبیعت کو بھی جان سکتا ہو اور
معرفت صحیح سے اُنکی شناخت بھی کر سکتا ہو - مگر پھر بھی اِس بات کو ہم ایک جداگانہ اور خاص باب تجویز کرکے محض اسی بیان کے واسطے لکھا ہو
تاکہ جو شخص اس بات پر عمل کرنا چاہے اور اسی کام کی معرفت اور شناخت اُسکو مرکوز خاطر ہو اُسے سہولت اور آسانی ہوجائے - اب ہم
کہتے ہین مناسب ہو اگر کوئی شخص بدن صحیح اور سلیم کی شناخت کے درپے ہو یعنے ایسے بدن کے جو عیوب سے پاک ہو تو اُسی شناخت کرنیوالے کو
لازم ہو کہ پہلے آپ تو وہ عیوب اور اصناف سے بدن انسان کے آگاہ ہو اور اُسکو معلوم ہو کہ بدن انسان مین کیسی کیسی آفتین عارض
ہوتی ہین جنکو ہمنے اِس مقام پر بیان کیا ہو - اور وہ طریقہ یہ ہو کہ پہلے تو مزاج پر اُس بدن کے نظر کرین جسکی خوبی اور برائی اُسکو پہچاننی ہو
اور اُسی بدن کی ہیئت اور اُسی بدن کا سحنہ یعنے رنگ اور روپ انداز وغیرہ کو دیکھے - پھر اُسکے بشرہ کو یعنے جلد کو جو اُسکے بدن کی سطح ظاہری
پر نظر کرے اور جو کچھ جلد مین پیدا ہوتا ہو جیسے پھوڑا پھنسی تل اور مسے وغیرہ وغیرہ - بعد اسکے اُسکے سر کو دیکھے اُسکے حالات پر نظر کرے پھر سر
کے جو اعضا سر کے نیچے ہین علے التوالی یکے بعد دیگرے دیکھے تا اینکہ دونون قدمون تک دیکھتا ہوا چلا آئے - پس حال ہر ایک
جزو بدن کا دیکھے کہ ہر ایک عضو بدن سر سے پاؤن تک سالم ہو اور امراض اور آفات سے اور آفات کے حادث ہونے سے بھی نہین
اندیشہ اوسکا نہین ہو جب اس طرح دیکھا جائیگا تب صحیح اور باعیب یعنی آفت رسیدہ بدن کا فرق انشاء اللہ سمجھا جائیگا مزاج بدن کی طرف
نظر کرنے سے یون شناخت کیجاتی ہو کہ اُسکے رنگ کو دیکھین اگر حائل ہو یعنے سیاہ جیسے زرد رنگ سودا مزاج حار براہ غلبہ صفرا اور جگر کے

سو مزاج گرم پر دلالت کریگا - یا یہ کہ رنگ بدن کا سپید مائل ہونے کے ہو ... مزاج سرد اور جگر کی سردی اور تری پر اور بلغم کے غلبہ پر
دلالت کریگا - یا سیاہ اور تیرہ ہو جو شبیہ سرمہ کے ہے کہ اسکی دلالت سو مزاج سرد و خشک پر اور جگر کی سردی اور خشکی پر ہوتی ہے اور خلط
سوداوی کے غالب ہونے پر اور تلی کے ضعف ہونے پر - لیکن چاہیئے کہ رنگ طبعی اسکا خوشنما اور اچھا ہو یعنے جو رنگ ہو تحت اسی
رنگ کی خاص ایسی رونق ہو جو اس رنگ کے مناسب ہو - اس طرح پر کہ اگر سپید رنگ ہو تو سرخی کی جھلک اس میں سکے اور نظر آتی ہو - اور اگر
گندم گون ہو اسکے گندم گون ہونے میں صفائی اور رنگ میں رقت ہو - مگر اگر سیاہ ہو - بھی اسکی تری ہو اور چمکتی ہو کے اور دونون
ہونٹ مائل بسرخی بلکہ خوب سرخ ہون - جب ایسا بدن ہو گا کوئی رنگ کیون نہو اس بدن کی خوبی مزاج پر دلالت کریگا - ہیئت بدن میں
نظر کرنے سے یون شناخت کرنی چاہیئے کہ اعضاے بدن اپنی اپنی مقدار میں پورے اور برابر خوبصورت ایک دوسرے سے ملتے ہین
جب ایک عضو کو دوسری عضو سے نسبت مناسب ایک دوسرے کو کمی بیشی میں مناسبت پوری جیسی مقدار جثہ کی چھٹائی بڑائی میں ہو - ویسی ہی
ایسا نہو کہ سر تو بڑا اور گردن تیلی اور سینہ تنگ اور بعض اعضا بعض سے بڑے کہ سر تو چھوٹا ہو اور گردن موٹی ہو اور سینہ اسکے خلاف ہو
یا سر چھوٹا اور بدن بڑا اور لانبا دونون پانون چھوٹے یا اسکے خلاف پس یہ سب شکلیں طبیعت میں خراب ہین اور دیکھنے میں بُری معلوم ہوتی ہین
اعضاے بدنی متساوی و متناسب اور متشابہ ایک دوسرے سے جب ہی چھوٹائی اور بڑائی اور لاغری اور فربہی اور طول اور کوتاہی میں ہونگے
کہ جب یہ سب باتین ہر عضو کی بہ نسبت ہر بدن کے درست ہون - پھر جب کل اعضا اپنی اپنی جگہ پر ایسے درست ہونگے ہیئت بدنی کی صحت
اور خوبی ترکیب پر دلالت کرینگے - سحنہ کی طرف نظر کرنے سے استدلال یون کیا جاتا ہے کہ بدن بہت دبلا ہو کہ شدت حرارت پر اور زیادہ خشکی پر
دلالت کریگا اور اس امر پر کہ یہ بدن مستعد آفت کا ہے اور نہ زیادہ فربہ ہو ورنہ کثرت برودت پر دلیل ہوگا اور ایسے شخص کے مرگ مفاجات سے
امن ہوگا اور ایسے مرض کے حدوث کا متوقع ہوگا جیسے سکتہ اور صرع اور فالج اور لقوہ وغیرہ - بشرہ اور سطح جلد یعنے ظاہر بدن کو دیکھنا اس طور پر مناسب ہے
کہ اسکو روشنی کے مقام پر جہان تاریکی نہو دیکھنا چاہیئے ایسا نہو کہ اسمین سپید یا سیاہ یعنے سپید دھبہ یا سیاہ دھبہ ایسا ہو جو فقط جلد میں
ہوتا ہے یا برص یعنے سپید داغ یا سیاہ برص جو جلد سے گذر کر ہڈی اور گوشت تک پہونچا ہو وہ بھی نظر آجائے یا داد کی کوئی قسم ہو اور دیکھنے سے
رہ جائے - ان سب چیزون کو اچھی طرح بدن میں تلاش کر لینا چاہیئے - ایسا نہو کہ بعض اعضا میں گودنا گودا ہو یا داغ دے دیا ہو یا کوئی
رنگ اسپر لگایا ہو کہ بیشتر ایسا فریب برص کے چھپانے کے واسطے کرتے ہین - دیکھنے والے کو مناسب ہے کہ اگر کسی کے بدن پر داغ لگا یا ہو
یا کسی مقام پر گودنا گودا ہو دیکھے اسکے حدود اور کنارون کو تلاش کرے عجب نہین کہ ان کنارون سے کسی طرح کی سپیدی معلوم ہو کہ برص پر
گودا ہو جائے - اور اگر کسی جگہ کے رنگ کی وضع بدلی ہوئی تمام بدن کی رنگت سے معلوم ہو اسکو دیکھنا چاہیئے کہ برص ہے کہ نہین ہے ورنہ
کے چھپانے کی نظر سے شنجرف وغیرہ سے رنگ دیا ہو - اگر ایسی بدرنگی پائی جائے اس مقام کو ادویہ مقطعہ سے بخوبی دھوکے دیکھین مراد یہ ہے
کہ جن دواؤن سے کچا خواہ پختہ رنگ کٹ جاتا ہو انسے اس مقام کو دھو ڈالین اور پھر دیکھین جیسے نمک اور سرکہ اس سے پہلے اس
مقام کو دھو ڈالین اور پھر اچھی طرح سے ملین اور کھرکھرے کپڑون سے رگڑ کر پھر دیکھین اگر برص ہوگا کھل جائیگا - اور یہ بھی مناسب ہے کہ دیکھے
سے اگر بدن میں کوئی چیز قروح وغیرہ کے نشان سے نظر آئے - اس وقت اس آدمی سے پوچھین کہ یہ نشان کتے کے کاٹنے کا ہے جو کسی وقت
اسکو کاٹ چکا ہے اگر وہ جواب دے کہ ہان ایک دن ایسا ہی اتفاق ہوا تھا پس اس سے بدگمان ہونا چاہیئے اور خوف اور بے کھٹکے ہونا چاہیئے
کہ شاید وہ کتا دیوانہ ہو جسنے اسکو کاٹا تھا کہ پھر کبھی نہ کبھی اس آدمی کا انجام کار یہ ہوگا جب اس مرض کا دورہ پڑیگا کہ پانی سے ڈریگا بعد ازان

مرجائیگا - جب ظاہر بدن آفات سے بچا ہوا ہو اُسوقت اسکے سر کی طرف رجوع کرنا چاہیے - سر کی طرف نظر کرنے مین یہ ملحوظ رہے
کہ پہلے حالات اعضاے سر کے دیکھنے چاہیین اور سب سے پہلے بالون کو دیکھیں اور بالون مین اول یہ امر دیکھنا چاہیے کہ بال سبک اور
باریک اور بودے خلقت ہین ہین اور زیادہ جھڑتے ہین اور جب ہاتھ بالون پر پھیر و کچھ نہ کچھ ضرور ٹوٹ کر ہاتھ مین آجاتے ہین - یا اینکہ بال
دور دور اور متفرق سر مین ہین گھنے بال نہین ہین کہ یہ صورت بالون کی اُسکی جلد سر کے فساد مزاج پر دلیل ہو اور خرابی مزاج دماغ پر
یا یہ کہ بال زیادہ جھڑتے ہین کہ یہ بات اُسکے دماغ کی حرارت پر دلیل ہو اور جلد سر کی تخلخل یعنے سوختگی اور مزاج دماغ کی خرابی پر دلالت
کرتی ہو - اور یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اُسکے سر وغیرہ مین بالخورہ کا مرض تو نہین ہو خواہ داء الحیہ جو ایک بیماری خاص بالون کی ہو کہ اسمین بھی
بال جھڑتے ہین اگر ایسا ہوگا اُسکے دماغ مین اخلاط ردی اور خراب کے ہونے پر دلیل ہوگی جس سے بالون کے جوہر مین فساد آجاتا ہو
اور اگر بال اُسکے سر مین ان آفات سے سلامت ہون خوبی مزاج دماغ پر دلیل ہوگی - جیسا ہمنے اس مقام کے سوا اور مقامات مین بیان
کیا ہو - پھر دیکھنا چاہیے بالون کے بعد دیکھنے کے سر کی جلد کو کہ اسمین خراز یعنے لفا اور سپید سپید بھوسی نہ اُڑتی ہو خواہ سعفہ یعنے
وہ پھڑیان جنسے پیپ بہا کرتی ہی نہو خواہ اور طرح کی پھنسیان اور قروح خواہ نشان زخم وغیرہ کا جو اندر تک پہونچ گیا ہو کہ اس بات سے
معلوم ہوتا ہو کہ کوئی ہڈی اسکے سر کی کھوپڑی کی گر گئی ہو - اور یہ خراب بات ہو - اسلیے کہ اسمین ڈر یہ ہو کہ شاید آیندہ پھر اسی مقام پر کوئی اور
چوٹ لگے اور وہ شے جسکے چوٹ لگجائے تیز اور باریک دھار اور باڑھ کی ہو کہ اُسکا زخم دماغ کے جوہر تک پہونچ جائے اور بھیجے کو باہر نکال دے
یا کوئی بھاری وزنی شے کا صدمہ اسپر پہونچے کہ اُس صدمہ سے یہ شخص تلف ہوجائے - یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ سر کی کھوپڑی کی شکل
کیسی ہو ایسا نہو کہ زیادہ پچی ہوئی ہو اور پیچھے کی طرف دبی ہوئی کہ یہ شکل قحف کی یعنے استخوان سر کی خراب اور زبون ہو اور اسکے خرابی کی
دو وجہ ہین (۱) تو یہ کہ ایسے آدمی کو دورہ صرع اور مرگی کا جلد عارض ہوتا ہو (۲) دیکھنے مین بھی یہ شکل خراب معلوم ہوتی ہو - اور پھر یہ بھی
اسی کے ہمراہ دیکھنا لازم ہو کہ اسکو مرگی کا مرض تو نہین ہو - اور اسپر استدلال اس طریقہ سے کیا جاتا ہو کہ جسکو مرگی کا مرض ہو اُسکا
سر بھاری ہوتا ہو اور نیند اسکو زیادہ آتی ہو - اور جب بیداری کی حالت مین ہوتا ہو تب بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہو کہ نیند کا خمار
آنکھون مین بھرا ہوا جیسے ابھی سوکر جاگا ہو - اور بیشتر ایسا بھی نظر آتا ہو کہ اُسکے بعض اعضاے بدنی مین خود بخود بدون ارادہ کے
حرکت اور جنبش ہو - بدن اُسکا بھرا ہوا جسمین خلط بلغم کی کثرت ہوتی ہو جب ایسا حال کسیکا نظر آئے یقین کرنا چاہیے کہ اسکو مرگی کا
مرض ہو - یہ بھی خوب جانچ لینا چاہیے کہ اسکو وسواس سوداوی تو نہین ہو - اُسکی شناخت یہ ہو کہ ایسے آدمی کی دونون آنکھین تیز نگاہ
ہوتی ہین اور چمکتی ہوئی اور جب چیز کی طرف دیکھتا ہو آنکھین گڑو کر اور دیدہ پھاڑ پھاڑ کر گھورتا ہو جیسے درندہ جانورون کی آنکھون کا
حال ہو - اور باتین اُسکی غیر منتظم اور بے ربط ہوتی ہین - پھر سر کے بعد اُسکی دونون آنکھون کو دیکھنا چاہیے - اور آنکھون مین سب سے
پہلے اسکا ملاحظہ کرنا لازم ہو کہ آنکھون مین اسکو جحوظ کا مرض تو نہین ہو یعنے دونون آنکھین اُبلی ہوئی دیدون کی جسکے دیدے بڑے بڑے
اور باہر نکلے ہون اور بے انداز بڑے ہین خواہ اندر کی طرف زیادہ گھسے ہوے ہین تا اینکہ ایک آنکھ چھوٹی ہو اور دوسری بڑی - کہ یہ عیب
اگرچہ بصارت چشم کو چندان مضر نہین ہو تاہم دیکھنے مین برا معلوم ہوتا ہو - آنکھون مین یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اُنکی رنگت مین کبودی
اب جدید تو پیدا نہین ہوئی ہو جو پہلے نتھی اسلیے کہ ایسی کبودی آنکھون مین نزول الماء یعنے پانی اترنے پر دلالت کرتی ہو - پھر پتلی کے
سوراخ پر نظر کرنا چاہیے کہ پھیلا ہوا سوراخ تو نہین ہو اسلیے کہ ایسا سوراخ نظر کے پھیل جانے پر دلالت کرتا ہو اور اسپر بھی کہ کچھ دنون بعد

یہ بصارت باقی رہیگی اور اسکی بینائی کو بھی دیکھنا چاہیے کہ اسکی بینائی مین قوت کیسی ہی اور یہ امتحان اس طرح پر ہوتا ہی کہ بہت سے اجسام جنکی شکلین دور اور نزدیک بار رکھنے مین مختلف ہون اسکو دکھلائی جائین اگر ان چیزون کو پوری شکل پر دیکھتا ہو مثلاً نزدیک کی چیز اچھی طرح دیکھتا ہو اور دور کی چیز اسکو اچھی نظر نہ آتی ہو یا اسکا الٹا ہو کہ دور کی چیز بخوبی نظر آئے اور نزدیک کی چیز اچھی شکل پر نہ دیکھ سکے یہ بھی خرابی کی بات ہی اسلیے کہ اسکو دلالت اس امر پر ہی کہ اسکے دماغ مین یا روح باصرہ مین کوئی آفت پہونچی آنکھ کی سپیدی کو بھی دیکھنا چاہیے کہ اسمین کدورت تو نہین ہی اسلیے کہ سپیدی کا میلا ہونا بھی آنکھ کا اچھا نہین اور نظر کے واسطے اسمین خرابی ہی پھر اگر دونون آنکھین گول گول ہون جیسے شیر کی آنکھین گول ہوتی ہین اور چہرہ صحیح لیسے پھولا پھولا ہو معلوم ہوگا کہ اس شخص کو جذام کا مرض ہی - آنکھ کے اس کنارے کو بھی دیکھنا چاہیے جو ناک کے قریب ہی شاید اس سے کوئی شی یا کوئی رطوبت بہتی ہو اگر یہ بات معلوم ہو اس کونے کو انگلی سے دباکر نچوڑنا چاہیے اگر نچوڑنے کے بعد کوئی شی یا رطوبت نکلے معلوم ہوگا کہ اسکو ناسور گوشہ چشم کا ہی - اگر اسکے کونے میں کوئی فزونی گوشت کی ابھری اور پھیلی ہوئی نظر آئے جو آنکھ کے ڈھیلے کی طرف بڑھتی جاتی ہی ناخونہ کی بیماری پر دلالت ہوگی - اور اگر دونون آنکھون مین سرخ سرخ رگین دکھلائی دین تو یہ بھی خرابی کی بات ہی کہ سبل کی بیماری یہی ہی - پلکون کو بھی دیکھنا چاہیے اور تلاش کرنا چاہیے کہ پلکین پراگندہ اور جھڑی ہوئی نہون کہ یہ بات پلکون مین ایک تیز مادہ کے ہونے پر دلالت کرتی ہی جو پپوٹون سے پلکون کے جڑ مین جاکر سب کو گرا دیگا اور خوبی بصارت کو بھی منع کریگا - پپوٹون کو دیکھنا چاہیے کہ بھاری اور کرخت اور نیچے کو لٹکے ہوئے نہون یہ انکے موٹے ہونے پر یا پپوٹون مین کھجلی پیدا ہونے پر یا انکے بالون کے ترچھے ہوکر پپوٹون مین گڑ جانے پر دلالت کرتا ہی - یہ بھی مناسب ہی کہ دونون آنکھون کو الٹ کر دیکھ لینا چاہیے تاکہ پہچان لیا جائے کہ یہ کون سی قسم آنکھ کی ہی - اسکے بعد اسکی سماعت کو دیکھنا اس طرح پر کہ اس سے باتین کرائی جائین اور اس سے کچھ پوچھا جائے اگر جواب ٹھیک نہ دے معلوم ہوگا کہ اسکے کان مین آفت ہی یا سدہ کان کے سوراخ مین ہی جو آواز کے جانے کو منع کرتا ہی اور کسی مقام پر پردہ ہائے گوش مین کوئی سدہ ہی - یہ سدہ یا گوشت کے بڑھنے سے کان اندر کے یا مسّہ پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہی یا کوئی اور چیز کان مین گر پڑے جیسے پتھر کا ٹکڑا یا کان کا میل خشک ہوکر سوراخ گوش مین جم جائے کہ ایسی چیزین سدہ یا پتھر کے ٹکڑے وغیرہ یا چرک کان سے بذریعہ اسی آلہ کے نکال لیجاتی ہی جس آلہ کے ذریعہ سے وہ چیز نکالی جاتی ہی جو کان مین گری ہو - پھر اگر کم سننے یا نہ سننے کا کوئی اور سبب ہو اور جو امور ہمنے ذکر کیے ہین وہ نہون اس سبب کا دور ہونا دشوار ہوگا - بعد اسکے ناک کو دیکھنا چاہیے کہ ناک بند اور موٹی تو نہین ہی کہ یہ بات ناک کے اندر گوشت کے زائد اور نتھنون کے قروح پر دلالت کرتی ہی پس مناسب ہی کہ اسکو روشن مقام پر دھوپ کے سامنے دیکھین تاکہ بخوبی معلوم ہوجائے کہ آخر ناک مین کیا چیز ہی - پھر اسکی زبان کو دیکھنا چاہیے اور اس سے بات کرانی چاہیے تاکہ اسکی فصاحت اور خوش بیانی معلوم ہوجائے - اگر بولنے مین اسکے تتلا پن ہو یا زبان کی گرانی معلوم ہو یا اچھی طرح اپنی بات کو ادا نہ کرسکے پس یہ دیکھنا چاہیے کہ شاید یہ عیب زبان کے چھوٹے ہونے سے ہی اگر زبان چھوٹی بھی نہو معلوم ہوگا کہ یا یہ عیب زبان کے موٹے ہونے سے ہی یا اسکے تنگ ہونے سے یا یہ کہ کوئی جز زبان کا کٹ گیا ہی یا کوئی آفت اس پٹھے کو پہونچی ہی جو زبان مین ایسی آگیا ہی کہ آدمی کلام کرسکے یا سوا اسکے کوئی اور آفت زبان مین آگئی ہی - بیشتر کلام مین تغیر اس سبب سے بھی ہوتا ہی کہ کوئی دانت اکھڑ جائے زبان مین اس بات کی تلاش کرنی چاہیے کہ نشان قروح کے تو نہین ہین جو مندمل ہو چکے ہین یعنی پہلے کوئی زخم پڑا تھا اور اب بھر آیا ہی اگر کوئی نشان معلوم ہو اس آدمی سے اسکا سبب پوچھنا چاہیے کہ آیا کوئی قرحہ اسکی زبان مین پڑ گیا تھا یا کوئی ورم شگافتہ ہوکر مندمل

ہوگیا ہی اگر وہ شخص بیان کرسکے کہ اسی طرح پیدا ہوا ہی بہتر ہی ورنہ اُس سے بدگمانی کرنی چاہیے شاید کہ یہ بات بسبب مرگی کے پیدا ہوئی ہو اسوجہ سے کہ آدمی کو جسوقت مرگی کا دورہ ہوتا ہی اکثر اپنی زبان کاٹ لیتا ہی پس اُسکو زخمی کر دیتا ہی۔ لہذا مناسب ہی کہ اسکی اچھی طرح گفتگو کرنی چاہیے پھر اُسکی آواز کو دیکھنا چاہیے کہ یہ تیری ہوئی بھیانک ہو اور نہ پھٹی پھٹی ہو اور نہ بہت باریک ہو اور نہ پتلی اسلیے کہ بھیانک اور پھسی ہوئی آواز اکثر اُس جذام پر دلالت کرتی ہی جو عنقریب پیدا ہوا چاہتا ہی۔ پھر اُسکے دانتون کو دیکھنا چاہیے آیا دانتون مین کوئی دانت ایسا تو نہین ہی کہ جو گرنے کے قریب ہو خصوصاً ثنایا یعنے اگلے چار دانت جنمین کے دو دانت نیچے اور دو اوپر ہوتے ہین اور انیاب یعنے دندان نیش جو رباعیات کے پیچھے ہوتے ہیں انکا بھی معائنہ کرین کہ اِن دانتون سے کوئی دانت گرنے کے انداز پر نہون اور نہ ایسے ہون کہ دانت نیچے والا اوپر کے دانت پر پورا نہ بیٹھے اسلیے کہ یہ بات قبیح ہی اور کلام کرنے کی خوبی کو منع کرتی ہی۔ اور اضراس یعنے داڑھون کا سقوط اور نیچے کی داڑھ کا پورا اوپر نہ بیٹھنا چبلانے کی خوبی کو منع کرتا ہی۔ اگر دانتون کا سقوط اس سبب سے ہو کہ اُنمین گڑھے پڑ گئے ہین اور دانت گر گیا ہی وہ جلدی پیدا ہوکر جیسا اتحاد ویسا ہی ہو جائیگا بلکہ اُس سے اچھا نیا دانت نکلیگا اور اگر اُنکا گرنا بعد نئے دانت نکلنے کے ہو پھر اُسکے درست ہونے کی امید نہین ہی دانتون کے رنگ کو بھی دیکھنا چاہیے اگر متغیر مائل بہ زردی ہو یا سیاہی مائل ہو یہ بھی قبیح ہی ہان اگر دانت کی بدرنگی اس سبب سے ہو کہ وہ دانت کمزور ہوکر گر پڑیگا وہ بُرا نہین ہی اسلیے کہ جس شخص کے دانت براہ سن خود بخود گر پڑتے ہین دوبارہ جب نکلتے ہین پہلے سے بہتر اور خوبصورت اور قوی تر ہوتے ہین۔ مسوڑھے کو دیکھنا چاہیے کہ بہت آدمی کے مسوڑھے پھیلے ہوے اور پراگندہ اور ڈھیلے ہوتے ہین یا اُنمین قروح ہوتے ہین یہ بھی خرابی کی بات ہی۔ یہ بھی مناسب ہی کہ اُس مسوڑھے کی بو باس بھی سونگھ لیجائے ایسا نہو کہ اُسکی بو متغیر اور خراب ہو پھر اگر ایسا ہوگا تو یہ خرابی مسوڑھے کی عفونت سے ہوگی یا بسبب ضرس کے ہوگی جس بیماری مین سوڑھا گلجاتا ہی یا بسبب متعفن بلغم کے ہوگی جو معدہ مین ہی۔ پھر اگر یہ بدبو مسوڑھے کی عفونت یا ضرس متاکل سے ہو اسکا زوال مسوڑھے کی تقویت کرنے سے بذریعہ ادویہ قابضہ کے ہوگا اور تیز دواؤن کے استعمال کرنے سے جنسے داڑھ اُکھڑ جاتی ہی جب ہوگا کہ جب یہ بدبو ضرس کی بیماری سے پیدا ہوئی ہو یا مسوڑھے کا تنقیہ کرنا پڑیگا یا اُسکو داغ دینا ہوگا۔ جو بدبو مُنھ کی معدہ کی وجہ سے ہو وہ زائل نہین ہوتی بآسانی یعنی بآسانی اُسکا دور کرنا نہین ہوسکتا پھر اُسکی کوے یا کاگ کو دیکھنا چاہیے شاید نیچے کو اُترا ہوا اور بہت اُتر گیا ہو یہ بھی خرابی کی بات ہی اسلیے کہ اگر کوے مین ورم پیدا ہو خناق کی بیماری اُسکے تابع ہوتی ہی۔ اور اگر کاگ لٹکتا ہو یا ڈھیلا ہو یہ بھی بُرا ہی اسلیے کہ ایسے شخص کو کھانسی بہت آتی ہی۔ اسی طرح اُسکے حلق کو باہر سے اور ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھ لینا چاہیے اگر کچھ گٹھریان سی چھونے سے حلق کے اندر پائی جائین اور سخت بھی ہون اسکو دلالت خنازیر یعنے کنٹھ مالے پر ہوگی اسی طرح دونون بغلون کے نیچے اور دونون اربیہ یعنے گھریون کے نیچے بھی ٹٹول کر دیکھ لینا چاہیے اگر ان دونون مقام پر بھی اُسی طرح کی گٹھریان پائی جائین یہ بھی خنازیر پر دلالت کریگی کہ جو انھین مقامون پر پیدا ہوگا۔ سینہ کو بھی اُسکے دیکھنا چاہیے کہ ترچھا اور کج نہو اور گوشت کی اُبھر کمی نہو یہ خراب بات ہی اسلیے کہ ایسے شخص کو دمہ یا سالس کا پھولنا یا کھانسی زیادہ عارض ہوتی ہی۔ پھر اگر ہمراہ کجی سینہ کے تنگی بھی ہو اور دونون شانہ لٹکے ہوئے اس طرح پر ہون کہ جیسے اُسکے دو بال جیسے بازو نکل آئے ہین اور دیکھیے اُسکی خم ہی ایسے شخص پر خوف اس بات کا ہی کہ سل مین گرفتار ہوگا خصوصاً اگر یہ بات نوخیزی اور جوانی کے ہو اور نزلے کے اقسام اُسکو زیادہ عارض ہوتے ہین پھر اُسکے ہاتھون کو دیکھنا چاہیے اور دونون ہاتھ کو کھول کر کے ناپنا بھی چاہیے کہ اگر کوئی اُن دونون مین سے چھوٹا ہو یا دونون ہاتھ اسکے قد اور قامت کی نسبت چھوٹے ہون مثل اُس ہاتھ کے جسکا نام طبیب لوگ لونسے کہا تھا

رکھتے ہین یہ بھی ثمرا ہو کہ اعمال دستکاری خوبی سے نہین کرسکتا اور اسمین قباحت بھی ہو - یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اگر اسکی کہنی کا جوڑ دبایا جائے
اور اسمین خم دیا جائے بعد خم ہونے کے قدر حاجت سے چھوٹا اور کم ہو - اسلیے کہ یہ بات جب ... ہوتی ہو جب رند استفل یعنی ... والے
کنٹھ مین آفت پہونچی ہو - یہ بھی غور سے دیکھ لیا جائے کہ اسکے ساعد یعنی بازو ملتوی ... ہو سب اسی بیماری کے جو اسمین عارض ہوئی تھی
اور بعد دور ہونے اسی بیماری کے جیسے چاہیے درست ہو سکے - دونون کلائیان بھی اسکی دیکھ لیجائین تاکہ دونون مین خواہ ایک مین نوفی
فزونی مشابہ چھوٹے ورم کے ہو - ساتھ اسکو چھوئین اور ٹٹولین ہاتھ کے نیچے مثل رگ کے جو اسمین چھوئے پڑے کوئی شی نظر آئے کہ
یہ بات ظہور یعنی نمودار ہونے عرق مدنی خواہ نارو پر دلالت کرتی ہو - اس سے یہ بھی کہا جائے کہ اپنے دونون کف دست کو دہرا کے یعنی
مٹھی بند کرے اور کھولے تاکہ ایسا نہو کہ دونون ہتیلیون کی حرکت مین اسکے دشواری ہوتی ہو - اور یہ بھی اس سے کہا جائے کہ
دونون ہاتھوں سے کسی چیز کی گرفت کرے خواہ اپنے بدن کے اعضاے بدنی کو زور سے پکڑے کہ اس سے اسکے ہاتھون کی ...
اور کمزوری معلوم ہوگی اور پٹھے کی قوت اور اسکا ضعف بھی معلوم ہو جائیگا - اسکے احشا یعنے اندرونی اوجھ کو ٹٹول کر دیکھ لینا چاہیے
اسکے دیکھنے کا طریقہ یہ ہو کہ اسے سیدھا لٹائین اور برابر جگہ پر لیٹے کہ سر اسکا اونچا نہو اور دونون ہاتھ اسکے دراز کردین دونون پہلوؤن کی
طرف اور دونون گھٹنے اسکے اونچے کھڑے کرین اور دونون قدم اسکے پورے زمین پر رکھین مطلب یہ ہو کہ پانوں کے تلوے زمین سے
ملے ہوے رہین اور پھر اسکے پیٹ کی جھلی جسکو مراق کہتے ہین اسپر ہاتھ پھیرین معدہ کے منھ سے شراسیف کے نیچے تک جہان کہ پسلیون کے
دونون سرے اور نوک دار ہڈیان نظر آتی ہین اور یہ ہاتھ اترتا ہوا پیڑو تک چلا آئے اور چند مرتبہ ہاتھ کو اوپر سے نیچے تک اسی طرح اتارین
اور تھوڑا تھوڑا اتارا کرین - پھر اگر داہنی طرف شکم کے خواہ بائین طرف کسی قسم کا غلظ یا گندگی پائی جائے خواہ کسی طرح کا آماس پایا جائے
اس سے دلالت ہوگی کہ جگر مین خواہ تلی مین ورم ہو - اور اسی طرح اگر ناف کے اوپر خواہ اس اونچی ہڈی پر جسکو قص کہتے ہین یعنی سینہ کی
ہڈی اسکے درمیانی مقام مین کسی طرح کا غلظ پایا جائے معدہ کے ورم پر دلالت کریگا خواہ فم معدہ کے ورم پر دلیل ہوگا - اور یہ سب باتین
بری ہین اسلیے کہ اسکا انجام استسقا کی طرف ہوتا ہو خصوصاً اگر رنگ بدن کا ہمراہ اسکے سیاہ مائل بہ سپیدی ہو اور پلکون کے نیچے پھولے ہوئے
ہون - اگر دیکھنا ان باتوں کا کسی عورت کے منظور ہو تو اسکی ناف اور پیڑو کے بیچ مین دیکھنا چاہیے کہ کسی طرح کا غلظ یا صلابت تو نہین ہو
کہ یہ بات اس پھوڑے پر دلالت کرتی ہو جسکو سرطان رحمی کہتے ہین عورت مین اس بات کا بھی دیکھنا چاہیے کہ جب یہ دورہ ... ہوتی ہو
تو زمانہ مین حیض کے اسکو غشی ایسی شدید جو مشابہ سکتہ کے ہو عارض تو نہین ہوتی اگر یہ بات پائی جائے جاننا چاہیے کہ اسکو اختناق رحم کا
مرض ہو اور یہ مرض کبھی یکایک بھی ہو جاتا ہو - ان سب اعضا کے ہمراہ دونون گردہ اور مثانہ کو بھی دیکھنا چاہیے اس طرح پر کہ اسکا پیشاب
دیکھا جائے اگر پیشاب مین ریگ پائی جائے تو گردہ یا مثانہ کی پتھری پر دلیل ہوگی - اسی طرح انثیین یعنے دونون خصیون کا بھی حال دریافت
کرنا چاہیے کہ ان دونون کی رگین پھیلی نہ لگی ہون کہ یہ بات اس مرض پر دلالت کریگی جسکو دوالی کہتے ہین اور یہ مرض پہلے کسی پر ظاہر نہین ہوتا
مگر تھوڑا تھوڑا ہوتے ہوتے زمانہ دراز کے بعد کھلتا ہو پھر آفت اس مرض کی بہت قوی ہوتی ہو - قضیب کا بھی حال دیکھنا چاہیے
شاید ... جو بیماری ہین ... مرض سوزاک وغیرہ مین پڑجاتے ہین نیچے گئے ہون کہ جسوقت یہ پیشاب کریگا اگرچہ دھار
سیدھی ہوگی مگر نیچے کو بھی پیشاب کسیقدر نکلیگا اور یہ خراب بات ہو اسلیے کہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ شخص تولید نطفہ مین کام کا نہوگا اسلیے کہ
منی محتاج اس بات کی ہو کہ سیدھی دھار سے اونچی مقام رحم عورت تک پہونچے اور اس شخص کے سوراخ کی خرابی سے منی کی دھار سیدھی

نہین رہ سکتی مترجم کہتا ہو جو نسخہ اصل کتاب کا اسوقت میرے پاس ہو اگرچہ مصر کا چھپا ہوا اور اکثر مقامات سے صحیح ہو لیکن اِس فقرہ مین
ضرور کسی طرح کی غلطی رہ گئی ہو ظاہر یہی مناسب معلوم ہوتا ہو کہ جس سوراخ کا مصنف ذکر کر رہا ہو وہ خلقی سوراخ ہو اور اُسی سوراخ کی وضع مین
پیچھے کی طرف کبھی داہنے یا بائین طرف مراد ہو۔ لیکن چونکہ اصل عبارت مین لفظ ثقب کی وارد ہو جو جمع ثقبہ کی ہو لہذا ہمکو بتکلف وہ ترجمہ کرنا پڑا
جو اوپر لکھا گیا ورنہ ٹھیک ترجمہ یون ہوتا کہ جو ثقبہ یعنے سوراخ سیاری مین ہو اُسکو دیکھنا چاہیے کہ پیچھے کسی طرف کج تو نہین ہو متن پھر اُس
شخص کی مقعد جتنے اُس سوراخ کو دھستے یا حجانہ آتا ہو بھی دیکھنا چاہیے کہ اُسمین بواسیر توتی یعنے توت کی شکل کے مسّے یا بواسیر کا مرض
تو نہین ہو۔ بعد اسکے اُسکے دونون پانؤن کو دیکھنا چاہیے اِس طرح پر کہ اُس سے کہا جائے کہ دونون پانؤن اپنے اکٹھا کرلے اور دونون قدم
برابر جگہ پر پھیلا دے اب دیکھنا چاہیے کہ اُنمین سے کوئی پانؤن دوسرے سے چھوٹا تو نہین ہو اسلیے کہ یہ خراب شکل دلالت کرتی ہو
یا تشنج پر جسنے اس پانؤن کو سمیٹ کر چھوٹا کر دیا ہو۔ یا اینکہ مرض لنگ اور عرج کا صدمہ اسکو عرق النسا کی بیماری سے پہونچا ہو۔ اُسکو چلنے کا
حکم کرنا چاہیے کہ اگر چلنے مین لانبے قدم رکھے یہ کیفیت اُسکے پٹھہ کی قوت پر دلیل ہوگی اور پانؤن کے جوڑ بند کے سلامت حال پر۔ اور
اگر اسکے خلاف کوتاہ قدمی سے چلے معلوم ہوگا کہ ضرور کوئی آفت اسکی پٹھہ اور مفاصل مین کولے کے پہونچی ہو خواہ اور کسی جگہ پانؤن کے جوڑ بند
مین اُسکے آفت پہونچی ہو۔ اُسکے رکبہ یعنے زانو کو بھی ضرور دیکھ لینا چاہیے ایسا نہو کہ اُسمین ورم سخت سوداوی ہو جو بنام شوکہ مشہور ہو اسلیے
کہ یہ ورم اکثر اوقات زائل نہین ہوتا اور لاعلاج ہوتا ہو اور ایسے شخص کی اخیر مین یہ کیفیت ہوتی ہو کہ دونون پنڈلیان اور ساقین اُسکی پتلی
ہو جاتی ہین اور زمین گیر ہو جاتا ہو۔ اور یہ بھی دیکھ لینا چاہیے کہ اُسکے زانو مین کسی طرح کی کجی خواہ بے رخی اور کسی طرف جھکاو تو نہین ہو
پھر دونون ساقین اور پنڈلیون کو دیکھ لینا چاہیے کہ اُسکی شکل قوسی اور خمدار تو نہین ہو تا اینکہ باہر کی طرف پھری ہوئی ہین کہ یہ سب اعراض
خراب ہین اور چلنے مین ایسا ضرر ہو جاتے ہین کہ وہ مضرت قوی ہوتی ہو۔ ساق کے اندرونی جانب بھی دیکھ لیا جائے کہ اُسمین رگین پھیلنے تو
نہین لگی ہین اگر ایسا ہوگا تو اسکو وہ مرض ہوگا جسکا نام دالیہ خواہ دوالی رکھا جاتا ہو۔ اگر پنڈلی مین اشد اکسی قسم غلظ یعنے موٹے ہونے کی
اور اشد اصلابت اور سختی کی ہو اور کعبین یعنے ٹخنے کی اونچی ہڈیون مین امتلا سے مادہ اوپر تک نظر آئے یہ بات دلیل ہوگی کہ داء الفیل یعنی
فیل پا کا مرض شروع ہو۔ یہی سب ایسے دلائل اور علامات ہین جنسے صحیح بدنون کی صحت اور آفت رسیدہ امراض کے بدن کی آفت پر استدلال
کیا جاتا ہو۔ یہ اس طرح پر ہو کہ جب ان جملہ امور مذکورہ بالا پر نظر کیجائے معلوم ہوگا کہ اگر بدن ان خرابیون سے خالی ہو اور سب سے معرّی اور پاک
صاف ہو صحت بدن پر تمامی امراض سے دلالت ہوگی اور اُسکا عیوب سے پاک ہونا کھلجائیگا اور اگر امر اسکے خلاف ہوا اور کوئی عیب بھی
منجملہ عیوب مذکورۂ بالا پایا گیا پس یا تو بدن سقیم ہوگا یعنے اُسمین کسی طرح کی خرابی ضرور ہوگی یا نہ سقیم ہوگا اور نہ پوری صحت پر ہوگا اسکو
بخوبی جاننا چاہیے

باب چھبیسوان اخلاط کے جاننے کا بیان

ہمنے جہان اسطقسات یعنے عناصر چارگانہ کو لکھا ہو اُسی جگہ یہ بھی لکھا ہو کہ اسطقسات بدن انسان کی یا تو وہ چیزین ہین جو شامل ہین
انسان کے بدن کو اور جملہ ایسے اجسام کو جو قابلیت کون اور فساد کی یعنے قابلیت بود اور نابود کی رکھتے ہین۔ اور یہی بعض اُنمین سے کے وہ
اسطقسات ہین جنکو ارکان اربعہ کہتے ہین۔ اور بعض اُنہین سے قریب اور خاص اسطقس ہین۔ پھر ان قریب مین بھی کوئی تو بہت ہی
قریب ہو اور وہ انسان کے قریب اور خاص ہو اور وہ حیوان بھی اُسکے ہمراہ شریک ہو جسکے بدن مین خون ہو جیسے گھوڑا اور بیل۔ اور یہ صفات

متشابہ الاجزا ہین جنکا بیان آیندہ کے باب مین کسی جگہ ہم کرینگے - اور بعض انھین خاص اسطقسات سے قریب اور بعضے مین درمیانی ہین
اور وہ عام امور اور ستھیا ہین - اسلیے کہ تمامی حیوانات جنکے خون بدن مین ہے سب مین وہ چیزین موجود ہین - اور یہی اخلاط چہارگانہ ہین جنمین
اسوقت ہمکو کلام کرنا منظور ہے اور جسکے بیان کے واسطے یہ باب ہمنے مقرر کیا ہے - مترجم کہتا ہے اخلاط جمع ہے خلط کی اور خلط سے مراد
وہ جسم تر اور سیال یعنی بہنے والا ہے جسکی طرف غذا اول مستحیل ہوتی ہے متن اب ہم کہتے ہین کہ جملہ اعضا بدن انسان کے اور جملہ حیوانات کے
اعضاے بدنی جنکے بدن مین خون ہے ان سب کی پیدایش انھین چار خلطون سے ہے یعنے خون اور بلغم اور مرہ صفرا اور مرہ سودا جس طرح
کہ تمام موجودات اس عالم کون اور فساد کی خلقت اسطقسات چہارگانہ اولیہ یعنے آب آتش خاک اور ہوا سے ہے - اور اسی وجہ سے اخلاط
چہارگانہ کا نام بنات ارکان یعنے ارکان چہار کی لڑکیان رکھا گیا ہے اسلیے کہ ان اخلاط مین ہر ایک خلط نظیر ہر ایک اسطقس کی ہے اسلیے کہ
ہر ایک خلط پر ایک اسطقس غالب ہے - چنانچہ آگ نظیر صفرا کی ہے اسلیے کہ صفرا بھی گرم خشک ہے جیسے آگ گرم خشک ہے - اور ہوا نظیر خون کی ہے
اسلیے کہ ہوا حار رطب ہے اور خون بھی گرم تر ہے - اور پانی نظیر بلغم کی ہے اسلیے کہ سرد تر ہے اور ارض یعنے خاک سرد خشک ہے جیسے کہ سودا کا
یہی مزاج ہے - پس یہ اخلاط چہارگانہ اسطقسات دوم درجہ کے ہین بدن انسان اور جملہ حیوان کے واسطے جنکے بدن مین خون ہے
اور انھین چارون سے ابتداے نشو و نما انکی ہے - اور یہ بات اسواسطے ہے کہ جنین یعنے بچہ رحم مین اسکی خلقت منی اور خون سے ہوتی ہے
اور منی کی پیدایش خون سے ہے اور خون اصل تمام اخلاط کی ہے - اسلیے کہ تینون اخلاط خون سے متمیز اور جداگانہ ہوتے ہین چنانچہ ہم اسکو
عنقریب بیان کرینگے - اب بدن انسان کی خلقت انھین چارون اخلاط سے ہوئی اور قوام اسکے بدن کا اسی ہر یک خلط سے ہے اسلیے
کہ اسکا بدن ان اخلاط سے خالی نہین ہوتا درانحالیکہ صحت اپنی حالت اعتدال پر ہو اور مقدار اور کیفیت مین برابر ہو اور بعض
ان اخلاط کا بعض سے کمی اور بیشی مین برابر ہو کہ ایک خلط دوسرے پر غالب نہو اور نہ کوئی خلط کسی خلط سے زیادہ ہو اور اسی طرح سے انکی
مقدار کثرت اور قلت مین معتدل ہو اور ایک خلط دوسرے خلط کی روک کرسکے یعنے مزاج ہر ایک کا ان چارون مین سے وہی ہو جو انکی
اصلی طبیعت ہے - کمی بیشی مین بھی یہ صورت ہو کہ ایک خلط دوسرے پر غالب نہو اور نہ کوئی دوسرے پر زیادہ ہو - اسلیے کہ اگر کسی خلط کا غلبہ
یا زیادتی ہوگی کوئی مرض پیدا کریگی - جیسے بقراط نے اپنی اس کتاب مین یہی بات کہی ہے جو طبیعت انسان مین لکھی ہے - کہ انسان کے بدن مین
خون ہے اور صفرا ہے اور بلغم ہے اور سودا ہے اور یہی چارون چیزین طبیعت بدن انسان کی ہین اور انھین چارون سے اسکی صحت اور بیماری
ہوتی ہے - اسلیے کہ بدن انسان کا نہایت درجہ صحت مین انھین چارون کی کیفیت کے اعتدال سے ہوتا ہے اور ان چارون کی مقدار بنی ہے
جسوقت یہ چارون خلط کی آمیزش ایک دوسرے سے بخوبی ہو اور بیمار جب ہوتا ہے جب بعض خلط مین زیادتی یا کمی بعض سے مقدار اور
کیفیت مین ہو - اور جب کوئی خلط اور اخلاط کی آمیزش سے الگ ہوجاتی ہے اور سب مین ملی نہین ہوتی اسی مقام پر بیماری پیدا کرتی ہے
جس مقام کو اس اخلاط نے چھوڑ دیا اور خالی کردیا اور جہان پر بنظر ضرورت کے یہ خلط چلی گئی ہے جس موضع کو اسنے خالی کردیا اس مقام پر
بیماری اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اس خلط کی ضد کا اس مقام پر غلبہ ہوجاتا ہے - اور جس مقام مین چلی جاتی ہے وہان بیماری اس وجہ سے
پیدا ہوتی ہے کہ اس مقام کو یہ خلط بھر دیتی ہے اور زیادہ بھرنے سے اسمین تمدد یعنے کھنچاو پیدا ہو کر ایذا ہوجاتا ہے - بقراط نے اپنی کتاب
مین یہ بھی کہا ہے کہ یہ چارون خلط انسان کے بدن مین جمیع اوقات اور جمیع انسان یعنے ہر ایک سن کے ہر حال مین پہنچی ہین جبتک آدمی
زندہ ہے کسیوقت اسکا بدن ان اخلاط سے خالی نہین ہوتا بعض اخلاط کی بعض اوقات مین کثرت ہوجاتی ہے اور کوئی خلط کسیوقت مین

کم ہو جاتی ہے - اب بقراط نے اپنے اس قول سے بخوبی ظاہر کر دیا کہ بدن انسان کا انھیں چارون خلط سے مرکب ہے - یہ بھی کہدیا کہ اصل
پیدائیش انسان کی انھین چارون سے ہے - اور یہ بھی بیان کر دیا کہ ہرگز ہرگز کوئی آدمی ان چارون سے خالی نہین اور یہ بھی کہدیا کہ انسان
کی صحت ان چارون کے اعتدال سے ہے اور مرض اُسکا ان اخلاط سے بھی ہے جب مقدار اور کیفیت مین اعتدال سے خارج ہو جائین اور
طبیبون نے اس مسئلہ مین اختلاف راے کیا ہے اور کہا ہے کہ انسان کا بدن ان چارون خلطون مین سے کسی ایک سے پیدا ہوتا ہے
انہین سے بعضون کا قول یہ ہے کہ محض خلط صفرا سے پیدا ہوا ہے - اور بعض کہتے ہین کہ فقط خون سے پیدا ہوا ہے یہ لوگ قریب بحق ہین
یعنے انکا مذہب قریب بتحقیق ہے - اور بعض کہتے ہین کہ فقط بلغم سے اسکی پیدائش ہے اور بعضون کے نزدیک فقط سودا سے ہے -
اور یہ قول اُن لوگون کے صحیح نہین - اس راے کے باطل ہونے پر دلیل تین طرح کی ہو سکتی ہے (۱) پہلی تو اختلاف جوہر خون کا اور
اُسکی کیفیت کا (۲) اختلاف جوہر اعضا کا (۳) جو چیز دواے مسہل پینے سے باہر نکلتی ہے - جوہر خون اور اُسکی کیفیت کا اختلاف کا حال
یہ ہے کہ جنین کا رحم مین بندھ جانا فقط منی اور خون حیض سے جو ہوتا ہے کہ وہ خالص پانی نہین ہے جسمین صفرا اور بلغم اور سودا کی آمیزش نہ ہو
اسلیے کہ یہ تینون اخلاط خون ہی کے فضلہ ہین اور خون سے اس طرح جدا ہوتے ہین جس طرح فضلہ شیرۂ انگور کے اُس سے جدا ہوتے ہین - اور
یہ بات یون سمجھنی چاہیے کہ ہر ایک عصارہ مین چار چیزین جدا جدا متمیز ہوتی ہین کہ ایک جز جو لطیف سب سے اوپر عصارہ کے اجزا مین ہوتا ہے
اور یہ جز ان چارون اجزا مین سے ایک چیز ہے اور یہی چیز نظیر مرۂ صفرا کی خون مین ہے - اور دوسرا جز جسکا جوہر غلیظ یعنے گاڑھا تہ نشین
اور تلچھٹ ہے جسکا قیاس مرۂ سودا پر خون مین کرنا چاہیے - تیسرا جز وہ تری خواہ تر چیز مثل پانی کے جو شیرۂ انگور مین ملی ہوئی ہوتی ہے اسکا
قیاس بلغم پر خون کے اجزا مین کرنا چاہیے - چوتھا جز خاص عصارۂ انگور جو بمنزلہ خالص خون کے ہے - یہ چارون اخلاط خون کے اسقدر
متمیز نہین ہو سکتے اور اسقدر خون سے الگ نہین ہو سکتے کہ خون خالص الگ ہو جائے اور کوئی چیز انہین سے اُسمین نہ ملی ہو - مگر
خون حیض کو جب دیکھتے ہین کہ بعض قسم اُسکی احمر ناصع یعنے خوب سرخ ہوتی ہے اس رنگ کا سبب یہ ہے کہ اُسمین صفرا کی آمیزش ہوتی ہے -
اور بعض قسم خون حیض کی کسیقدر گاڑھی اور سیاہی مائل ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اسمین مرۂ سودا بہ کثرت ملجاتی ہے - اور بعض قسم خون حیض کی
احمر قانی یعنے گہری سرخی کی ہوتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ اسمین آمیزش مرۂ سودا کی بہ قلت ہوتی ہے - اور بعض قسم مین خون حیض کے اوپر
کی طرف کف و پھین سا ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ اسمین بلغم ملا ہوتا ہے - اور بعض خون حیض کا نہایت رقیق ہوتا ہے اُس سبب سے کہ اسمین
مائیت ملجاتی ہے - یہی حال فصد کے خون کا ہوتا ہے کہ اُسمین بھی یہی سب صورتین نظر آتی ہین - یہ دلیل اس بات پر ہے کہ خون ایک ہی چیز
مفرد نہین ہے اگرچہ دیکھنے مین ایک ہی چیز معلوم ہوتی ہے جیسے دودھ کہ وہ بھی دیکھنے مین ایک ہی چیز نظر آتی ہے اور اُس سے جدا جدا تین
چیزین نکالی جاتی ہین کہ پنیر تو الگ ہو جاتا ہے اور پانی الگ ہو جاتا ہے اور چکنی چیز جسکو مکھن کہتے ہین الگ نکلتا ہے یہ دلیل اس بات پر ہے
کہ خون مین یہ تینون خلط ملے ہوتے ہین - اب معلوم ہو گیا کہ انسان کی پیدائش محض خون سے نہین ہے جیسا کہ ایک قوم نے بیان کیا ہے -
جوہر اعضاے بدنی سے جو دلیل اخلاط کے ثبوت پر لیجاتی ہے اُسکی یہ صورت ہے کہ ہم معائنہ کرتے ہین کہ حیوان کے بدن مین کچھ اعضا
سرد خشک ہین جیسے ہڈیان اور یہ نظیر مرۂ سودا کی ہے - اور کچھ اعضا سرد تر ہین جیسے دماغ اور سمین یعنے تیلی چربی اور یہ نظیر بلغم کی ہے -
اور کچھ اعضا گرم تر ہین جیسے گوشت اور یہ نظیر خون کی ہے - اور کچھ اعضا گرم خشک ہین جیسے قلب اور یہ نظیر مرۂ صفرا کی ہے - اور یہ
اسواسطے ہے کہ اللہ سبحانہ تعالی نے اُس طبیعت کو جسکو مدبر بدن حیوان بنایا ہے اُسمین اپنے حکم سے یہ حکمت رکھی ہے کہ جب خون

رحم مین پہونچتا ہی طبیعت اُسمین سے تیلی نیلی رطوبت کو جذب کر لیتی ہی پس اُسی سے نرم اعضا کو بناتی ہی - اور جو چیز بہت گرم خون مین ہوتی ہی
اسکو جذب کر کے اُس سے اعضاے گرم بناتی ہی - اور جو چیز نہایت سرد خون مین ہی اُسکو جذب کر کے اعضاے بارده کو بناتی ہی - اس سے
یہ معلوم ہوتا ہی کہ خون سے بھی چند اجزا ملے ہوے اُسوقت ہوتے ہین جسوقت خون رحم مین جاتا ہی وہ بھی اخلاط مذکورہ ہین جنکو ہم
ثابت کر رہے ہین - اور یہ جواب مشترک ہی کہ جو شخص قائل اس بات کا ہی کہ پیدایش انسان کی چارون اخلاط سے نہین ہی اور ایک ہی سے
ہی سب کے قول کی رد اسی سے ہو گئی پس جسکا قول یہ ہی کہ آدمی کی خلقت فقط خون سے ہی اُسکا قول بھی مردود ہو گیا اور جو فقط صفرا یا سودا
یا بلغم سے بدن انسان کی خلقت کا قائل ہی اُسکی بھی رد اسی سے ہو گئی - دواے مسہل سے دلیل وجود اخلاط یہ ہی کہ ہم ظاہر اور عیان
دیکھتے ہین کہ جو شخص دواے مسہل تناول کرتا ہی اور مسہل بلغم کا استعمال کرتا ہی اُسکو دست بلغم کے آتے ہین - اور جو مسہل صفرا لیتا ہی اُسکے
دستوں مین خلط صفراوی زیادہ برآمد ہوتی ہی اور جو مسہل سودا لیتا ہی اُسکے دستون مین سودا زیادہ گرتا ہی اور جو شخص فصد کھلواتا ہی فقط
خون ہی اُسکی رگون سے نکلتا ہی - اور یہ کیفیت ہم ہر وقت ہمیشہ معائنہ کرتے ہین اور یہ دلیل آتی ہی کہ انسان کا بدن چارون اخلاط سے
مرکب ہی اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ آدمی کا بدن کسی وقت اِن اخلاط سے خالی نہین ہوتا یعنے مِرّہ صفرا اور مِرّہ سودا اور بلغم اور خون
اور ہر ایک خلط اِن چارون اخلاط سے طبیعی بھی ہوتی ہی جو بدنون مین معتدل مزاج انسان کے پائی جاتی ہی - اور انھین اخلاط سے
غیر طبیعی بھی ہی جو اعتدال سے خارج بدن مین ہوتی ہی - (خون کے اصناف) یعنے اقسام طبیعی خون کا مزاج رطب یعنے تر ہی - اور جو خون متحرک
یعنے جہندہ رگون مین ہی اُسکا قوام رقیق اور رنگ اُسکا سرخ مائل حمرت ناصعہ یعنی اچھی سرخی کی طرف ہوتا ہی خواہ سیگون رنگ کی طرف مائل
ہوتا ہی - اور جو خون ساکن رگون مین ہی جنکو اَوردہ کہتے ہین اُسکا قوام معتدل بیچ مین رقیق اور معتدل کے ہوتا ہی اور رنگ اُسکا سرخ جسکی
سرخی شدید اور مزہ اُسکا شیرین اور بو اُسکی بُری اور خراب نہین ہوتی - اور جب خارج یعنے بدن سے باہر نکلے جھٹ پٹ جم جاتا ہی - اس
قسم کی پیدایش اعتدال حرارت جگر سے ہوتی ہی - جو خون طبیعت سے خارج ہی اُسکا قوام غلیظ اور عکر یعنے دُردناک ہوتا ہی - اور یہ خون
حرارت اور خشکی سے جگر کے پیدا ہوتا ہی - یا وہ خون جو خارج از طبیعت ہو رقیق مائی ہوتا ہی - اسکی پیدایش جگر کی سردی اور رطوبت سے
ہوتی ہی - یا یہ خون مائل بسپیدی ہوتا ہی اور یہ خون شدت برودت جگر سے پیدا ہوتا ہی - یا یہ خون مائل بسرخی ہو یعنی حمرت ناصعہ کی
طرف مائل ہو اور یہ خون کثرت سے مِرّہ صفرا کے جو خون مین ہو پیدا ہوتا ہی - اور اسکی بو پایہ جلے ہوے گوشت کی سی ہوتی ہی یا اور طرح کی بدبو
ہوتی ہی - اور یہ امر عفونت پر دلالت کرتا ہی اور مزہ اسکا تلخی کی طرف مائل ہوتا ہی - اور یہ غلبہ مِرّہ صفرا پر دلیل ہی - یا مائل شوریت اور نمکین مزہ
کی طرف ہوتا ہی اور یہ دلیل اسکی ہی کہ خون مین بلغم شور کی آمیزش ہی اور بعض اجزا پر اسکے کف اوپر آجاتا ہی اور یہ دلیل خون کی رطوبت پر ہی
اور ریح کے وجود پر خون مین بھی یہ دلیل ہی - اور بعض اجزا مین اسی خون کے مائیت ظاہر ہوتی ہی جو خون سے الگ اور جدا ہوتی ہی جسوقت
کہ یہ خون منجمد اور بستہ ہو جائے - اور یہ دلیل اس امر پر ہی کہ مائیت کی شان سے ہی کہ پسینہ مین اور پیشاب مین جدا ہو جاتی ہی اور بخارات مین
باقی رہ جاتا ہی (بلغم کے اصناف) بلغم کے اصناف بھی طبیعی ہوتے ہین اور اُسکا مزاج سرد تر ہوتا ہی اور مزہ اُسکا پھیکا ہوتا ہی اور طبیعت
اُسکو بدن مین باقی رکھتی ہی تا کہ ہضم کرے اور اُسمین نضج اور پختگی پیدا کرے اور اعضا کی غذا بنائے - یہ بات اس سبب سے ہی کہ بلغم ایسی
غذا ہی کہ اُسکا نصف ہضم ہو چکا ہی اور اسی سبب سے طبیعت نے اسکے واسطے کوئی عضو خاص نہین مقرر کیا ہی کہ اسکو وہ عضو خاص اپنی طرف
جذب کرے جیسے اور اخلاط کے واسطے خاص خاص اعضا طبیعت نے بنائے ہین - اسلیے کہ ممکن ہی کہ بلغم بسبب جذب ہو جانے کے غذا

اعضا کی ہو جائے۔ لیکن جو بلغم کہ خارج طبیعت سے ہے اُسکی چار قسمیں ہیں (۱) قسم تو اُسکی ترش ہے اور یہ نہایت سرد قسم اقسام بلغم سے ہے اور خشکی
میں بھی سب اقسام سے زیادہ ہے۔ اور دوسری قسم بلغم غیر طبیعی کی شور اور نمکین ہے اور یہ قسم بہت گرم اور خشک جملہ اقسام بلغم سے ہے اور تیسری
قسم بلغم غیر طبیعی کی شیریں ہے۔ اور یہ قسم زیادہ گرم اور تر جملہ اقسام بلغم سے ہے۔ اور چوتھی قسم اُسکی زجاجی ہے جو پگھلا ہوا پانی سا ہوتا ہے اور وہ
مزہ میں ترشی مائل ہوتی ہے اور زجاجی اسواسطے اُسکا نام رکھا گیا کہ مثل پگھلی ہوئی کانچ کے ہوتی ہے اور یہ قسم بلغم کی زیادہ تر سرد اور زیادہ
غلیظ اور زیادہ تر ہوتی ہے اور خون کی طرف اس قسم کا استحالہ نہیں ہوتا یعنے اس بلغم سے خون نہیں بنتا ہے (اقسام مرۂ صفراوی کے)
مرۂ صفرا کا مزاج گرم خشک ہے اسمیں بھی ایک قسم طبیعی ہے جو معتدل مزاج بدن میں پائی جاتی ہے۔ اور ایک قسم اسکی بھی خارج مجرائے طبیعت سے
ہوتی ہے۔ صفرائے طبیعی لطیف ہوتا ہے اور رنگ اُسکا احمر ناصع یعنے خوب سرخ ہوتا ہے۔ اُسکی ایک قسم زیادہ لطیف اور زیادہ تیز اور اور [illegible]
یعنے شوخی میں شدید ہوتی ہے اور اُسکو مرارہ یعنے پتہ جذب کر لیتا ہے اور کسیقدر اسی میں سے آنتوں کی طرف مرارہ روانہ کرتا ہے تاکہ آنتوں کو
دھو ڈالے اور بلغم کو آنتوں سے صاف کرکے نکال دے۔ اور تھوڑی سی مقدار اسکی مرارہ بطرف معدہ کے بھیجتا ہے تاکہ اسکی مدد سے غذا کا ہضم
ہو جائے اور جو قسم اسکی تیزی اور شوخی رنگ میں کم ہوتی ہے اُسکو طبیعت بدنی خون کے ساتھ تمام بدن کو روانہ کرتی ہے تاکہ خون کو رقیق کرے
اور اُسکو لطیف کر دے کہ وہ خون رقیق اور لطیف ہوکر جن اعضا کی غذا بنتا ہے وہ غواص ہوکر خوب سما جائے اور جو راہیں اور مجاری تنگ ہیں
اُنسے وار پار ہوکر نکلجائے ایک تو یہ فائدہ اُسکا ہے۔ اور دوسرا فائدہ اسکے خون کے ساتھ جانے میں یہ ہے کہ جو اعضا غذائے لطیف کے محتاج ہیں
اُنکو غذائے لطیف ملے۔ وہ صفرا جو خارج طبیعت سے ہے اُسکی چار قسمیں ہیں۔ ایک قسم کا رنگ زرد ہے اور اُسکی پیدائش رطوبت مائی کی آمیزش سے
اُس صفرا میں ہوتی ہے جسکا رنگ احمر ناصع ہے اور یہ صنف صفرا طبیعی کی حرارت سے کم گرم ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جو مشابہ انڈے کی زردی کے ہے
اور اُسکی پیدائش رطوبت بلغمیہ کی آمیزش سے خود اُس صفرا میں ہوتی ہے جسکا رنگ احمر ناصع ہے۔ اور یہ صنف بھی حرارت میں اُس قسم سے
کم ہے جسکو ہمنے پہلی قسم میں لکھا ہے۔ یہ دونوں قسمیں جگر میں پیدا ہوتی ہیں۔ تیسری قسم صفرائے غیر طبیعی کی وہ ہے جسکا رنگ مثل گندنا کے
ہوتا ہے۔ اور اُسکی پیدائش اکثر معدہ میں اُسوقت ہوتی ہے جب ترکاریوں کی خورش ہو۔ چوتھی قسم صفرا کی وہ ہے کہ جسکا رنگ زنگاری ہو۔
اور یہ قسم بہت خراب ہے اور اسکی کیفیت مشابہ زہریلی چیزوں کے زہر کے ہے۔ اور اسکی پیدائش معدہ میں شدت احتراق سے ہوتی ہے اور
اسی واسطے اس قسم کی حرارت اور اقسام سے زیادہ شدید ہے اور کیفیت بھی اسکی زیادہ خراب ہے۔ (مرۂ سودا کے اقسام) یہ بھی طبیعی ہوتا ہے
اور اسکو خلط سوداوی کہتے ہیں۔ اور ایک قسم اسکی خارج مجرائے طبیعت سے ہے جسکو مرۂ سودا کہتے ہیں۔ خلط سوداوی کا مزاج سرد خشک ہے
اور نسبت اسکو خون سے وہی ہے جو دردی کو شراب سے ہے۔ مزہ اسکا ترشی مائل ہے۔ قوام اسکا غلیظ ہے۔ بہت گاڑھا جو اسمیں چیز ہے اُسکو تلی
جذب کرکے جو مقدار اچھی اسمیں ہے اُسکو اپنی غذا بناتی ہے۔ اور باقی ماندہ کو فم معدہ کی طرف پہونچاتی ہے کہ اشتہا کو اُسکے قوی کرے۔ اور جو
قسم اسکی کم گاڑھی ہے وہ خون کے ہمراہ رگوں میں نفوذ کرکے تمام بدن تک جاتی ہے کہ اُس سے سب اعضا کو غذا ملتی ہے جو غذائے غلیظ اور
سرد سخت جرم کی محتاج ہیں جیسے ہڈی اور غضروف یعنے کرّی وغیرہ تاکہ وہ اعضا خون کو اپنے میں ٹھہرالیں اور حرکت خون کی تیز اور جلد
کہ اعضا سے جلدی گذر جائے اور اُنکی غذا بھی پوری نہ ہو سکے۔ اور یہ قسم سودا کی اکثر ایسی تدبیر سے پیدا ہوتی ہے جو سردی اور خشکی پیدا
کرنیوالی ہو۔ وہ مرۂ سودا جو طبیعت سے خارج ہے اُسکی ایک قسم خلط سوداوی کے جلجانے سے پیدا ہوتی ہے اور یہ قسم گرم اور تیز ہے اور مزہ
اسکا ترش ہے اگر زمین پر اسکا ایک قطرہ گرے تو زمین میں جوش آکر چھید پڑجائے۔ اسکا سبب یہ ہے کہ اسمیں وہ حرارت اور تیزی ہے جو سوختگی

اور جلنے سے حاصل ہوتی ہے - اسلیے کہ ردی قسم قبل اسکے کہ سوختہ ہو جائے سرد ہوتی ہے - مترجم کہتا ہے اس مقام پر کاتب کی غلطی
معلوم ہوتی ہے اور شاید صحیح یون ہو کہ سودا سے طبیعی قبل جلجانے کے طبیعت مین سرد ہوتا ہے متن فرق اس قسم مین اور اُس قسم مین جو اسکے
اوپر بیان ہوئی یہ ہے اور مراد اوپر کی قسم سے خلط سوداوی ہے - کہ خلط سوداوی پر مکھیاں بیٹھتی ہیں اور اسپر نہین بیٹھتی ہین بسبب اسکی ردائت
اور خرابی کے بھاگتی ہین - ایک قسم اسکی مرۂ صفرا کے جلجانے سے پیدا ہوتی ہے اور یہ قسم حرارت اور تیزی مین اُس مرۂ سودا سے زیادہ ہے
جسکا ابھی ذکر ہوا کہ اُسکے گرنے سے زمین پر جوش آجاتا ہے - اسی مرۂ سودا کی کیفیت خراب اور فساد پیدا کرنے والی اور ہلاک ہے جو خراب
بیماریان پیدا کرتی ہے جیسے وہ سرطان کہ جسکے سبب سے اعضاے بدنی سڑ جاتے ہین اور وہ جذام جسمین اعضاے بدنی کٹ کٹ کر گرنے لگتے ہین
اور وہ قروح خبیث ہون اور اسکے مشابہ اور بیماریان - رنگ اس قسم کا سیاہی مین پہلی قسم سے زیادہ ہوتا ہے تا اینکہ اسمین ایک چمک ایسی
ہوتی ہے جیسی چمک رال مین ہو جسکو قار کہتے ہین - اور مبتدی اسکو دیکھے خیال کرتا ہے کہ خون سیاہ ہے اس سودا میں اور خون سیاہ مین فرق
یہ ہے کہ خون جسوقت رگون سے نکلے اور زمین پر ٹپکے جم جاتا ہے اور یہ سودا نہین جمتا اور دوسرا فرق یہ ہے کہ خون کے زمین پر گرنے سے جوش
نہیں آتا اور کھٹی بو پیدا ہوتی ہے - اور سودا جسوقت زمین پر ٹپکے زمین پھد پھدا جائیگی اور کھٹی بو سونگھی جائیگی خصوصاً یہ قسم کہ اسکی
کیفیت بہت خراب ہے - اور جب اس قسم کی ریزش بعض اعضاے بدنی پر ہوتی ہے انکو سڑا دیتی ہے اور اس سے طاعون کی بیماریاں مہلک
پیدا ہوتی ہین - ایک قسم سودا کی وہ ہے جسکا رنگ تیرہ ہوتا ہے - اور ایک قسم وہ ہے جسکا بینجنی اور بنفشی رنگ ہوتا ہے - مگر سب سے زیادہ خرابی مین
وہی قسم ہے جو سیاہ اور چمکدار ہوتی ہے - اسکی پیدائش ہمیشہ ایسی تدبیر کرنے سے ہوتی ہے جو گرمی اور خشکی پیدا کرے مین نے ایک جماعت کو
دیکھا ہے جنکا پاخانہ اسی رنگ کا ہوا یعنے سیاہ اور براق اور جھٹ پٹ مر گئے - اور ایک قوم کو انھین بیمارون سے اس قسم کا بھی دیکھا ہے
کہ پہلے انھین سیاہ براق پاخانہ ہوا اور پھر دو دن کے بعد تھوڑی تھوڑی زردی اُسکے پاخانہ مین آگئی اور بیماری سے اچھے ہوگئے - اور
ایک شخص کو دیکھا کہ اسکی جلد مین ایک ستام کا رنگ بنفشی ہو گیا اور اُس مرض سے نجات اُسکو اس طرح پر ہوئی کہ اُسکو مرۂ سودا کے دست
آئے اور تھوڑے زمانہ کے بعد اُسکے دستون کا رنگ زردی مائل ہوا اور اچھا ہو گیا - یہی سب اقسام اخلاط چارگانہ کے ہین جنکا بیان ہوا
یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ بعض اخلاط ایسے ہین جنکا استحالہ اور تغیر دوسرے اخلاط کی طرف ہوتا ہے - اور بعض ایسے ہین کہ انکا استحالہ دوسرے
خلط کی طرف ممکن نہین ہے - بلغم ایسی شی ہے کہ جسکا خون بن سکتا ہے جسوقت اُسمین حرارت بدنی عمل کرے جسکو حرارت غریزی کہتے ہین اور اُسکو
پختہ اور نضج کر دے - مگر خون کا استحالہ صفرا اور مرار کی طرف ہوتا ہے جسوقت اسمین حرارت قوی ہو اور اسکو لطیف کر دے اور ممکن نہین کہ
خون کا بلغم بن سکے - اور مرار صفر یعنے زرد صفرا اکثر مستحیل ہو کر مرۂ سودا بن جاتا ہے اور ممکن نہین کہ اسکا خون بن جائے خواہ اسکا بلغم
یا صفرا خالص بنے - اور جو قسم استحالہ کی ان اخلاط کو عارض ہوتی ہے اُسکی مثال وہی ہے جیسے کہ اُن اشیا کا استحالہ ہوتا ہے جو آگ سے پکائی جاتی ہین
کہ اُنمین بھی جب تک کوئی شی پکانے سے اچھی طرح نہ پختہ ہوا اور کسیقدر خام باقی رہے ممکن ہے کہ آگ اسکو پھر بخوبی پختہ کرے اور اُسکے خامی کی
اصلاح کرے - اور جسکو آگ نے اچھی طرح پختہ کر دیا ہے اب اسکا پھر خام ہو جانا ممکن نہین ہے - اور جس چیز مین آگ نے اتنا اثر کیا ہے کہ اسکو
جلا ڈالا ممکن نہین کہ وہ غذاے محمود اور پسندیدہ بن سکے اور یہی حال ہے اخلاط کا - اسلیے کہ بلغم چونکہ نیم خام غذا ہے ممکن ہے کہ حرارت غریزی اور طبیعت
بدن کی حرارت اسمین پورا نضج پیدا کرے اور خون محمود بنا دے - اور مرۂ سودا اخلاط کی طرف مستحیل نہین ہوتا ہے اسلیے کہ حرارت نے
اسمین اپنا پورا عمل کر لیا ہے - اور نہ یہ ممکن ہے کہ مرۂ سودا خامی کی طرف مستحیل ہو اور بلغم بن جائے - اب یہی انواع اور اصناف اخلاط کے ہین

اور یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ ہر ایک خلط جسوقت کسی بدن مین اپنی کیفیت خواہ مقدار مین غالب ہوگی اُسی بدن مین امراض پیدا کریگی
چنانچہ اسکا بیان ہم آئندہ مباحث مین کرینگے - اور اسی طرح اگر کوئی خلط کسی بدن تک پہونچے خواہ اُسپر ریزش کرے اُسی بدن مین کوئی
مرض پیدا کریگی چنانچہ اسکا بیان ہم اُسوقت کرینگے جب اسباب امراض اور اسباب علل کا بیان کرینگے - پس قوت اور ضعف مرض کا بقدر
غلبہ اُسی خلط کے ہوتا ہی - اور اسی طرح جسوقت کوئی خلط مقدار ضروری اور محتاج الیہ سے کم ہوگی تب بھی امراض پیدا کریگی - اور بیشتر
موت کو پیدا کریگی - اور جسوقت کہ خلط کی افراط ہو خواہ کوئی خلط تیز زیادہ ہوجائے یا کہ جملہ اخلاط کی مقدار خواہ تیزی بڑھ جائے تا اینکہ
تمام اعضا اخلاط سے پر ہوجائین اور مسامات مین اُنکے قبض اور گرفتگی پیدا ہوجائے کہ اس سے حرارت غریزی بدن کے اندر گھس کے
اور حیات یعنے زندگی باطل ہوجائے - جسوقت سب اخلاط یا بعض کیفیت مین خراب ہوجائین اور یہ خرابی حد افراط کو پہونچے اس
خرابی سے اعضاے بدنی مین آفت پیدا ہوگی کہ اُنکا فعل باطل ہوجائیگا اور یہ آفت قلب تک پہونچکر حیات اور زندگی کو باطل کردیگی
اور بعض اخلاط فنا ہوکر بدن سے جدا ہوجائینگے یا سٹ جائینگے پس آدمی مرجائیگا - اسلیے کہ برپا رہنا بدن اور حیات بدنی کا انھین چارون
خلطون سے تھا اور ایک خلط کا دوسرے خلط کو باقی رکھنا بھی انھین کی درستی پر موقوف تھا - جب انمین سے ایک بھی کم ہوگی ممکن نہین ہی
کہ حیوان زندہ باقی رہے اسکو جاننا چاہیے - یہی سب باتین وہ ہین جنکا بیان کرنا ہمکو اخلاط چہارگانہ کی نسبت مناسب تھا تمام ہوا
پہلا مقالہ جزاول کتاب کامل الصناعت مین طب کی جو مشہور بنام ملکی ہی تالیف کی ہوئی علی بن عباس مجوسی متطبب یعنی
بڑے طبیب کی اور حد اپڑا جاننے والا ہی **دوسرا مقالہ** جزاول کتاب کامل الصناعت طبی سے جو معروف اور مشہور
بنام ملکی ہی تالیف کی ہوئی علی بن عباس مجوسی متطبب کی اور اسمین سولہ باب ہین جنمین احوال اُن اعضا کا بیان کیا جائیگا
جو اجزاے متشابہ رکھتے ہین یعنی جس عضو کے جزو کا وہی نام ہی جو کل کا نام ہی **پہلا باب** مختصر کلام انھین اعضا پر **دوسرا باب**
اسمین مجملی بیان عظام یعنے ہڈیون کا کیا جائیگا **تیسرے باب** مین ہڈیون کے اقسام اور سر کی ہڈیون کا بیان کیا جائیگا
چوتھے باب مین پیٹھ کی ہڈیون کا بیان **پانچوین باب** مین سینہ کی ہڈیان اور پسلیون کا بیان **چھٹے باب** مین دونون
مونڈھے کی ہڈیون کا اور دونون ترقوہ یعنے دونون ہنسلیون کی ہڈیون کا بیان **ساتوین باب** مین دونون ہاتھون کی ہڈیون کا
بیان **آٹھوین باب** مین دونون پانوُن کی ہڈیون کا بیان **نوین باب** مین غضاریف یعنی کُرّی اور نرم ہڈی کا بیان
دسوین باب مین پٹھون کا بیان **گیارھوین باب** مین رباطات اور اوتار کا بیان رباط اور وتر کے معنی اسی باب مین
مترجم لکھیگا **بارھوین باب** مین ساکن رگون کا بیان **تیرھوین باب** مین متحرک رگون کا بیان **چودھوین باب** مین
خاص گوشت اور چربی کا بیان **پندرھوین باب** مین جھلی اور جلد کا بیان **سولھوین باب** مین بال اور ناخنون کا بیان یہ فہرست
سولہ بابون کی ہی

باب پہلا مجملی بیان اعضاے متشابہ کا

ہمنے اوپر بیان کیا ہی کہ اسطقسات قریبہ یعنے بسیط اجزاے بدن انسان کے یہی چارون اخلاط ہین اور ان بسائط کے قریب تر یہی
اعضاے بدن انسان کے ہین جو بسیط ہون اسلیے کہ اُن اعضاے بسیطہ کی ترکیب انھین بسائط چہارگانہ سے ہوتی ہی اور ان
بسیط اعضا سے ترکیب اعضاے آلیہ کی ہوتی ہی - اور ہمنے امر اخلاط کا حال مشرح بیان کردیا ہی - اور اس مقام پر ہم اعضاے بسیطہ کا

حال بیان کرتے ہین اور اسکے بعد اعضاے مرکبہ کا حال بیان کرینگے - اور ایسے مقدمات سے ہم اس بیان کو شروع کرتے ہین جنکا
محتاج دیکھنے والا اس کتاب کا امر اعضا مین ہے - اب ہم کہتے ہین کہ طبیعت مین حیوان کے بدنون کی ترکیب بہت سے اعضا سے کی ہے
جو اپنے جوہر ذاتی اور کیفیات مین مختلف ہین اور یہ بات اُسی احتیاج کی وجہ سے طبیعت نے کی ہے کہ ان سب مختلف قسم کے اعضا کی طرف
اس حیوان کی بقا اور ثبات کی حاجت ایک وقت معین تک تھی جسکا اندازہ خالق نے یون کیا تھا کہ اُس وقت تک یہ حیوان باقی رہے
اور وہ غرض بھی پوری ہو جو اس حیوان کے پیدا کرنے سے مطلوب ہے - یہ بات اسواسطے ہے کہ بدن ہر ایک حیوان کا بمنزلہ آلہ کے اُسی
نفس کے واسطے ہے جو اُس حیوان مین ہوتا ہے جسکو مشابہت اُسی نفس اور اُسکے افعال سے ہے - اور اسی نظر سے چونکہ شیر کی شان نفس سے
شجاعت اور غضب اور جرأت تھی لہذا اُسکا بدن بھاری اور قوی بنایا گیا اور اُسکے دونون ہاتھون مین مخالیب یعنے ترچھے ناخون
اور چنگل پیدا کیے گئے اور اُسکے مُنھ مین نوکدار دانت بنائے گئے - اور خرگوش کا نفس چونکہ بڑا ڈرنے والا اور خائف ہے اُسکا بدن
سبک اور ہلکا پیدا کیا گیا تاکہ جلدی دوڑے اور بھاگے - اسی طرح ہر ایک حیوان کا بدن مشاکل اور مشابہ اُسی نفس کے پیدا کیا گیا
جو اُسمین ہے - اور چونکہ ہر ایک نفس حیوانی کے واسطے قوتہاے مختلفہ ہین لہذا خالق بزرگ اور برتر نے اُنکے واسطے اعضاے
مختلفہ بھی طرح طرح کے ایسے پیدا کیے جنکے جوہر یعنی [illegible] اور شکلین باہم مختلف تھین - اور وہ اختلاف بھی ایسا مناسب تجویز کیا
جو اُن قوتون کو مناسب تھا جنسے اُن قوتون کے افعال صادر ہوتے ہین - مثلاً انسان کے واسطے دو ہاتھ بنائے گئے جنسے تمام اعمال
دستکاری پر کارکن ہو جائے - اور ہاتھون مین بہت سی اُنگلیان مختلف مقدار اور شکل کی پیدا کی گئین اسلیے کہ اُن اُنگلیون سے
گرفت ہر طرح کے جسم کی کر سکے چاہے بڑی چیز کو پکڑے اور اُٹھالے یا چھوٹی کو - یا مثلاً جگر کا رنگ سرخ پیدا کیا تاکہ بوجہ سرخی کے
خون پیدا کرنے کے مناسب ہو - اور دونون پستان اور دونون خصیون کا رنگ سپید بنایا گیا تاکہ دودھ اور منی کے پیدا کرنے کی
مناسبت حاصل ہو - اسی طرح ہر عضو اعضاے بدنی کی ہیئت اور کیفیت وہی بنائی گئی جو مناسب اس کام کے تھی جو کام اس عضو کے
واسطے تجویز کیا گیا ہے - اور اس خلقت اور مناسبت کی شرح اور تفصیل ہم بعد اسکے کرینگے - بنظر انھین فوائد اور اغراض کے اعضاے
بدنی بھی بہت سے بنائے گئے میری مراد یہ ہے کہ قوتین اور افعال غریزی کے مختلف ہونے کی وجہ سے اعضا مین کثرت ہوئی افعال
غریزی بدن مین تین ہین اول افعال نفسانی - دوم افعال حیوانی - سوم افعال طبیعی - افعال طبیعی مین سے غذا کے
افعال ہین اور انھین افعال طبیعی مین سے تولید کے افعال یعنے غذا سے کسی چیز کو پیدا کرنا - اسی طرح اعضاے بدنی مین سے
بعض اعضا افعال نفسانی کے آلات ہین یعنے اُن اعضا سے نفسانی افعال پیدا ہوتے ہین اور اُن اعضا کو اعضاے نفسانی
کہتے ہین اور کچھ اعضا آلات افعال حیوانی کے ہین جنکو اعضاے حیوانی کہتے ہین اور انھین اعضا مین سے آلات افعال طبیعی کے
ہین جنکو اعضاے طبیعی کہتے ہین یہ اعضا وہی ہین جنکو اعضاے غذا اور اعضاے تناسل ہم کہینگے یعنے جنسے بدن کی غذا
پہونچانی اور نسل کا باقی رہنا متعلق ہے - اعضاے نفسانی کو طبیعت نے حس اور حرکت کے واسطے مہیا کیا ہے جو حرکت ارادہ کرنے سے
تمام حیوانات کے بدن مین ہوتی ہے - اور یہی اعضاے نفسانی انسان کے بدن مین علاوہ حس و حرکت کے عقل اور تمیز کا بھی کام دیتے ہین
یہ اعضا دماغ اور دونون آنکھین اور دونون نتھنے اور دونون کان اور زبان اور پٹھے اور عضل یعنے پُرے ہین - اعضاے حیوانی وہ ہین
جنسے تنفس یعنے سانس لینا حفظ حرارت غریزی کے واسطے ہوتا ہے اور انھین اعضاے حیوانی سے افعال حیوانی تمام ہوتے ہین

یہ اعضا سینہ اور جھلیان اور دل اور پھیپھڑہ اور پھیپھڑہ کی نلی جسکو قصبہ ریہ کہتے ہین اور حنجرہ جسکو گلا کہتے ہین اور حجاب یعنی پردہ جو سینے کے
اندر ہے اور حرکت کرنے والی رگین ہین - اعضاے غذا کو طبیعت نے اسواسطے بنایا ہے تاکہ غذا کو متابہت جوہر اعضا کی طرف پھیر دیا کرے
اور جسقدر مقدار کسی عضو کی تحلیل ہوجائے اُسکے قائم مقام اُتنی مقدار بناکر چھوڑ دیا کرے اسواسطے کہ آدمی اور تمام حیوانات کے بدن
ہمیشہ انمین تحلل اور انفشاش یعنی بکھر جانا ہوا کرتا ہے لہذا یہ اعضا محتاج خلف یعنی بدلے کے ہین اُس مقدار کے جسکی تحلیل ان اعضا سے ہوجائے
اور وہ خلف یعنی بدلے کی چیز یہی غذا ہے اور اسکا عضو متحلل اسواسطے محتاج ہے تاکہ بدن مین اضمحلال اور کمی پیدا ہوکر بطلان بدن کا نہوجائے
اور چونکہ غذاؤن مین کوئی ایسی چیز نہین پائی جاتی ہے جو بالکل مشابہ اُس جز کے عضو بدن سے ہو جسکی تحلیل ہوا کرتی ہے لہذا طبیعت کو حاجت
اسکی ہوئی کہ جوہر غذا کو اُس صورت کی طرف پھیر دے جو مثل اور مشابہ اُسی چیز کے ہو جسکی تحلیل عضو بدن سے ہوئی تاکہ مادہ بدنی مین کمی نہو
اور نہ جبلت فاسد ہوجائے - یہ اعضاے غذا یہی منھ ہے اور دانت اور مری جسکو کرش خواہ نلی کہتے ہین اور معدہ اور انتڑیان اور جگر اور تلی
اور پتہ اور دونون گُردے اور مثانہ اور وہ رگین جو ساکن ہین - اعضاے تناسل کو طبیعت نے اسواسطے بدن مین مہیا کیا ہے تاکہ نوع یعنی
قسم حیوان کی بقا رہے اور نسل منقطع نہوجائے - اسکی دلیل یہ ہے کہ چونکہ بدن حیوانات مین ہمیشہ تحلل اور تغیر ہوا کرتا ہے اور یہی بات بدن کے
فساد اور فنا کا سبب ہے - لہذا طبیعت نے حیوانون کے بدن مین اعضاے تناسل کو بنایا جنکے ذریعہ سے قدرت اس بات کی ہوئی کہ حیوان کے
ہر ایک جوڑے سے ایک شخص ایسا پیدا ہو جو اُسکے قائم مقام ہو نر یہ بچہ ہو یا مادہ تاکہ کوئی قسم اقسام حیوان سے نابود نہوجائے کہ اسکا عوض
اور نام اور نشان پیچھے نہ باقی رہے - یہ اعضاے تناسل رحم جسکو بچہ دان کہتے ہین اور آلہ ذکر اور دونون خصیے اور اوعیہ منی یعنے منی کے
رہنے کے ظرف ہین - جو قسم اقسام سے اُن اعضا کی بیان ہوئی جو آلات افعال کے ہین اُن سب مین ایک عضو بجاے اصل کے اُن سب
اعضا کے واسطے ہے اور وہی ایک عضو مخصوص اُس کام کرنے کے واسطے ہے - اور باقیماندہ اور اجزا اُسی عضو اصلی کی مدد کے واسطے مہیا
کیے گئے اُسی فعل پر جو اس عضو اصلی سے طبیعت لیتی ہے - اور یہ مددگاری کئی طرح سے ہوتی ہے یا اس طرح پر کہ اُس عضو اصلی کے فضلہ کو
یہ باقیماندہ اعضا قبول کرین اور اُسکو پاک اور صاف کردین - یا اس طرح کی اعانت کرتے ہین کہ اعضا اصلی سے غذا لیکر دوسرے عضو کو پہونچا دیتے ہین
یا اس طرح کی اعانت کرتے ہین کہ اُس عضو اصلی کی حفاظت کرین اور اُسکو باقی رکھین مترجم کہتا ہے کہ یہ بیان مصنف نے تمام اعضاے رئیسہ
اور مرؤسہ کا جو خادم ہین اعضاے رئیسہ کے اجمالی طور پر کردیا اب ہر ایک کی تفصیل اور توضیح کرتا ہے متن اعضاے نفسانی مین اصل اور رئیس
دماغ ہے اسلیے کہ دماغ ہی سے عقل اور تمیز کا فعل ہوتا ہے اور اسی دماغ سے قوت حس اور حرکت ارادی کی تمام اعضاے بدنی تک پھیلتی ہے
اور پہونچتی ہے - لیکن جو عضو دماغ کی مددگاری کے واسطے افعال دماغی پر بنایا گیا یہ دونون آنکھین اور دونون کان کہ سماعت اور دونون کہ
سونگھنے کے جو ناک مین ہین اور زبان اور پٹھے اور عضل یعنے مخلوق ہوے - اور ہر ایک حس حواس پنجگانہ مین سے دماغ تک اُس چیز کو پہونچاتی ہے
جسکا احساس خارج سے کیا ہے پس اُسکی تمیز اور تدبیر کرتی ہے جو اُس حس یا محسوس کے مناسب ہے - پٹھے اور عضل دونون متحرک ہوتے ہین
جسوقت دماغ قصد حرکت کا اعمال ممیزہ مین کرے یعنی جن اعمال سے دماغ تمیز کا فعل کرتا ہے لیکن جو عضو دماغ کے فضلے کے قبول کرنے اور
دفع کرنے کے واسطے بنایا گیا ہے نام اُسکا آبزن اور قمع رکھا گیا ہے اور جسکو غدہ مستدیرہ یعنے گول غدود کہتے ہین - لیکن جو عضو اسواسطے
بنایا گیا کہ دماغ سے اور جگہ پر فعل دماغ کو پہونچا دے وہ پٹھے ہین جو حس و حرکت کو تمام اعضا تک پہونچاتے ہین - لیکن جو عضو کہ دماغ کی حفاظت
کے واسطے بنایا گیا ہے وہ جھلیان ہین جو دماغ پر رکھی ہین - اعضاے حیوانی کی اصل قلب ہے اسلیے کہ وہی سرچشمہ زندگی اور قوات حیوانی کا ہے

اور حرارت غریزی کا چشمہ ہوا اسی سے حرارت غریزیہ تمام بدن میں اور ہر ایک عضو مین پہونچتی ہے تاکہ حیوان زندہ باقی رہے - جو عضو قلب کی
مددگاری کے واسطے اسکے فعل پر پیدا کیا گیا وہ پھیپھڑہ اور سینہ کے حجاب اور سینہ کے عضل ہین - اسلیے کہ انھین اعضا کے ہلنے اور حرکت کرنے سے
ہوا قلب مین داخل ہوتی ہے تاکہ حرارت غریزیہ کی گرمی سے قلب کو راحت پہونچے اور وہ فضلہ دخانی جو قلب مین جمع ہوتا ہے نکلجائے جسکو
ہم شرح و بسط اور مقام پر بیان کرینگے لیکن وہ عضو جو قلب سے حرارت غریزی کو لیکر دوسری جگہ پہونچائے وہ شراین ہیں یعنے جو
رگین کہ قلب سے حرارت غریزی کو لیکر اور قوت حیات کو لیکر تمام اعضاے بدن کو پہونچاتی ہین - اور جو عضو کہ قلب کے بچانے اور
حفاظت کے واسطے پیدا کیا گیا وہ جھلی ہے جو قلب کو ڈھانپے ہوے ہے اور وہ جھلی پسلیون اور سینہ کے اندر لگی ہوئی ہے - اعضاے
غذا مین جو عضو کہ اصل اور رئیس ہے اور جو کہ فعل غذا یعنے تغذیہ کے پورا کرنے کے واسطے بنایا گیا وہ جگر ہے اسلیے کہ جگر خون کا چشمہ ہے
اور اسمین غذا انچوڑکر خون بنتی ہے اور اسمین خون بننے کے بعد وہی خون تمام بدن کو پہونچتا ہے تاکہ بدن اس سے غذا پائے لیکن وہ عضو
جو کہ جگر کی مددگاری کے واسطے بنایا گیا جگر کے افعال پر انمین سے بعض وہ عضو ہین جو اصلاح غذا کو پہلے کرنے کے واسطے بنائے گئے
کہ تھوڑی سی اصلاح اسکی پہلے سے کرلین تاکہ معدہ پر غذا کا تغیر دینا آسان ہوجائے اور ہضم کرنا غذا کا بھی معدہ پر آسانی سے ہو جیسے اعضا
جیسے منھ اور دانت ہین - اور بعض اعضا غذا کے پیسنے اور باریک کرنے کے واسطے پیدا کیے گئے کہ غذا کو پیسکر اسکی ہیئت کو متغیر کرین اور
بدل ڈالین تاکہ جگر پر غذا کا بدل دینا اور اسکی ہیئت کو طرف جوہر خون کے پھیرنا آسان ہو - اور یہ عضو بھی معدہ ہے - اور بعض اعضا
اسواسطے بنائے گئے کہ غذا کا نفوذ معدہ سے بطرف جگر کے کردین جیسے باریک آنتین جو تین عدد ہین اور وہ رگین جو ماساریقا کے نام سے
نامزد ہین - اور بعض اعضا وہ ہین کہ جو غذا کے نفوذ کرانے کے واسطے جگر سے تمام اعضا مین بنائے گئے کہ تمام بدن کے اعضا میں وہ غذا
پہونچ جائے جیسے وہ رگ جسکا نام اجوف رکھا گیا ہے اور جو رگین از قسم اوردہ اسی اجوف سے اگتی ہین - اور انھین اعضا سے جو وہ ہین
جو فضول خون کے تنقیہ کے واسطے پیدا کیے گئے یعنی خون کو فضول سے پاک کردین اور اسکو فضلہ سے جدا اور الگ کردین جیسے تلی اور مرارہ
یعنے پتہ اور دونون گردے - اور بعض اعضا ایسے ہین جو بعض فضلہ کے قبول کے واسطے بنائے گئے کہ اسکو دفع کرکے اخراج اسکا کرین
بطرف خارج کے اور وہ بڑی آنتین ہین جو غلیظ اور موٹی ہین اور مثانہ بھی ایسا ہی عضو ہے لیکن آنتین اسی فضلہ کو لیتے ہین جسکو معدہ
متغیر کرتا ہے اور فضلہ معدہ کو آنتین لیکر بطرف خارج کے دفع کرتی ہین - اور مثانہ پتلے فضلہ کو اور اس مائیت کو لیتا ہے جسکو گردہ خون سے
جدا کرکے بطرف مثانہ کے بھیجتا ہے اسی فضلہ مائی کو مثانہ لیکر بطرف خارج کے دفع کرتا ہے لیکن جو عضو اسواسطے بنایا گیا کہ جگر سے کچھ لیکر اور
اعضا کی طرف پہونچائے وہ اوردہ یعنے ساکن رگین ہین اور جو عضو کہ جگر کے بچانے اور حفاظت کے واسطے بنایا گیا ہے جھلی ہے کہ جگر کے
اوپر ہے اور صفاق بطن ہے یعنے وہ پتلی جھلی ہے جو پیٹ پر ہے - آلات تناسل مین اصل اور رئیس جو فعل تولید کے پورا کرنے پر درست کیا گیا
دونون خصیے ہین جنکو انثیین کہتے ہین - اور انکے سوا جو کہ معونت اور مددگاری کے واسطے بنائے گئے کہ انثیین کے فعل پر مدد کرین
وہ اوعیہ یعنے برتن منی کے ہین - پس مردون مین اوعیہ منی دو عدد ہین اور عورتون مین انکا رحم ہے اسلیے کہ یہی اعضا منی سے لیکر
یعنے بچہ کو بناتے ہین - دونون پستان بھی منجملہ انھین اعضا کے ہین جو تولید کی مدد کے واسطے مخلوق ہوے اسلیے کہ دونون پستانون سے
پرورش اطفال کا کام نکلتا ہے - مگر وہ عضو جو اسواسطے بنایا گیا کہ انثیین سے لیکر دوسری عضو مین پہونچائے وہ ظرف منی کا ہے اور
ذکر بھی گویا دونون ظرف منی کے مردون مین منی کو انثیین سے لیکر ذکر مین پہونچاتے ہین اور ذکر اسکو رحم مین عورت کے گراتا ہے

یہی دو نوں منفعتوں کو انھین سے لیکر تمام ہین گراتے ہین۔ انھین منفعتوں کے واسطے ان اعضا کے چار اقسام شمار کیے جاتے ہین اور انھین اعضا سے تمامی افعال ہر کہ طبیعت بدنی مین جاری ہین تمام ہوتے ہین اسلیے کہ یہی اعضا آلات ان افعال کے ہین کبھی تقسیم اعضا کی اور طرح سے کیجاتی ہے یہ دوسری تقسیم پہلی تقسیم سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ دوسری تقسیم مین یون کہا جاتا ہے کہ اعضا کی دو قسمین ہین۔ ایک اعضاے متشابہ الاجزا۔ اور دوسری اعضاے آلیہ۔ اعضاے متشابہ الاجزا وہ ہین جو مفرد اور بسیط ہون مراد میری بسیط سے اس مقام مین یہ ہے کہ ان اعضا کا جزو مشابہ کل کے ہے اور کل مشابہ جزو کے ہے (اور مراد مشابہت سے نام کا یکسان اور ایک ہونا ہے یعنے جزو کا نام وہی ہے جو کل کا نام ہے) یہ اعضا ہڈیان اور غضاریف یعنے کرَی اور نرم ہڈیان اور پٹھے اور جہندہ رگین اور ساکن رگین اور جھلیان اور رباطات اور چربی اور گوشت اور بال اور ناخون اور کھال ہے۔ اسلیے کہ ہر ایک عضو کا ان اعضا سے ایک ٹکڑا اُسی نام سے پکارا جاتا ہے اور وہی نام اُسکا بھی ہے جو کل کا نام ہے۔ اعضاے آلیہ جواہ اعضاے مرکبہ یہ وہ اعضا ہین جو انھین اعضاے بسیطہ خواہ متشابہ الاجزا سے مرکب ہون جو بسیط اور مفرد ہین۔ جیسے سر اور ہاتھ اور پانون اور جگر وغیرہ جو اعضاے مرکبہ ہین۔ اسلیے کہ ہر ایک عضو انھین اعضاے مرکبہ سے اُسمین ہڈی اور پٹھے اور گوشت اور کھال اور جھلی اور رگہاے ساکنہ اور جہندہ ہوتی ہیں۔ اِن اعضا کو اعضاے آلیہ کہنے کی یہ وجہ ہے کہ یہ اعضا آلات افعال بدنی کے ہین۔ اور ہم پہلے بیان اعضاے متشابہ الاجزا کا شروع کرتے ہین اُسکے بعد اعضاے آلیہ یعنے مرکب اعضا کا بیان کرینگے۔ اقسام اور اصناف اعضاے متشابہ الاجزا کے سات ہین (۱) صنف غضاریف یعنی کریان اور عظام یعنے ہڈیون کی (۲) صنف وتر اور رباطات کی (۳) صنف رگہاے غیر جہندہ کی اور غیر جہندہ رگون کو اوردہ کہتے ہیں (۴) قسم رگہاے جہندہ کی جنکو شرائین کہتے ہین (۵) قسم گوشت مفرد اور غدد یعنے گٹھریان جو گول گول غدود بدن مین ہوتے ہین اور شحم یعنی چربی (۶) قسم کھال اور جھلیون کی (۷) قسم ناخن اور بال کی اور ہم پہلے ذکر اصناف استخوان کا کرتے ہین

باب دوسرا مجمل بیان ہڈیون کا

ہڈیان نہایت سخت چیز ہین اعضاے بدنی حیوان کی اور نہایت خشک چیز ہین سب اعضا مین انکی یہ سختی اور خشکی دو منفعت کی راہ سے تجویز کی گئی ایک منفعت یہ ہے کہ یہ ہڈیان بمنزلہ اساس اور ستون کے ہین جنپر تمام اعضاے بدنی اعتماد کرین اسلیے کہ سب اعضاے بدنی ہڈیون پر رکھے ہوے ہین اور یہ ہڈیان بمنزلہ اساس اور بمنزلہ اُٹھانے والی چیز کے ہین اور اعضا کے واسطے۔ اور اُٹھانے والے کو چاہیے کہ محمول یعنی اُٹھائی ہوئی چیز سے سختی مین زیادہ ہو اور قوی تر ہو اسی باب مین۔ دوسری منفعت انکی سختی مین یہ ہے کہ بعض مقامات پر ہڈیون سے حاجت اِس بات کی ہوتی ہے کہ بجاے سپر کے ہو جائین اُن اعضا کے واسطے جو سواے ہڈیون کے ہین جیسے سر کی کھوپڑی اور سینہ کی ہڈیان۔ اور جو چیز سپر گردانی جائے اُسکو چاہیے کہ سخت ہو اور جن چیزون کی ملاقات کرے اُنکے آفات اور صدمات روکنے پر صبر کرنے والی ہو اور برداشت کر سکے۔ بدن کی ترکیب بہت سی ہڈیون سے ہے جنکے احوال بحسب حاجت مختلف ہوتے ہین۔ اور حاجت اس بارہ مین چھ منفعت کی راہ سے تھی پہلی حاجت بسبب حرکت کے۔ دوسری حاجت بسبب تحلیل فضلہ بخاری کے۔ تیسری حاجت نسبت بچانے اُن آفات کے جو ہڈیون پر پہونچتی ہین۔ چوتھی حاجت بسبب عضو کے چھوٹے بڑے ہونے کے۔ پانچوین حاجت بسبب بچانے اور مضبوط کرنے اور اعضا کے۔ چھٹی حاجت بسبب اسکے کہ حرکت مین سبکی پیدا ہو۔ حرکت کے سبب سے سختی مین نفع یہ ہے کہ چونکہ حیوان محتاج اس بات کا ہے کہ بعض اوقات اپنے بعض اعضا کو ہلائے اور حرکت دے اور بعض کو نہ دے مثلاً دونون ہاتھون کو ہلائے یا دونون پانون کو ہلائے یا سر کو اور بعض اوقات اسکو حاجت اسکی ہے

کہ عضو کے ایک جز کو ہلائے اور دوسرے کو نہ ہلائے مثلاً ہتھیلی کو ہلائے اور کلائی کو نہ ہلائے یا انگلیون کو ہلائے اور ہتھیلی کو نہ ہلائے اور ازین قبیل
اور اعضائے متحرکہ مین بھی حاجت ہوتی ہی جنکو ارادہ اور اختیار سے آدمی ہلاتا ہی لہذا جائز ہوا کہ ہاتھ ایک ہڈی کا بنایا جاتا بلکہ بہت سی ہڈیون کا
بنایا گیا۔ بسبب تحلیل فضلہ بخاری کے ہڈیون کی کثرت اسلیے ضروری تھی کہ چونکہ جو فضلے بدن مین جمع ہوتے ہین وہ ہر ایک عضو کے اعضائے
بدنی سے ہوا کرتے ہین اور بعض کا فضلہ پتلا اور گاڑھا ہوتا ہی اور بعض کا لطیف بخاری لہذا فضلۂ غلیظ کے واسطے ایسی راہین بنائی گئین جنسے
یہ فضلہ نیچے اُترکر اس طرح پر نکلے کہ اُسکا نکلنا محسوس ہو اور فضلہ بخاری کی شان سے یہ بات ہی کہ اوپر کو چڑھتا ہی اور تحلیل اسکی سبکے ساتھ
ہوتی ہی اسی سبب سے ہڈیون مین جداول یعنی باریک باریک راہین بنائی گئین تاکہ یہ فضلے اس طرح پر سبک ہوکر نکلین کہ جیسا ہر نہ ہو۔ اور کھال مین
بھی ایسے چھوٹے چھوٹے سوراخ بنائے گئے جدھر سے یہ دخانی فضلہ مثل بخار کے نکلجائیں۔ جیسے سر کی کھوپڑی ہی ان اسی طرح کے سوراخ
بنے ہین اسلیے کہ سر چونکہ بدن مین اوپر کا عضو ہی کہ اُس طرف بخارات کل اعضا کے اُٹھتے ہین تا اینکہ سر کی یہ صورت ہی کہ جیسی چھت اُس
مکان کی ہو جسمین آگ سلگائی جاتی ہو کہ وہ چھت دھوئین سے کالی ہوجاتی ہی لہذا حاجت اسکی ہوئی کہ سر کی ہڈی مین بہت سے منفذ اور
راہین ایسی بنائی جائین جسمین سے یہ فضول بخاری ہر وقت نکلا کرین اسلیے کہ حاجت دماغ اور بھیجہ کے بچانے کی اس بات سے تھی کہ اُسکو
کوئی جسم ایذا دینے والے اجسام سے نہ پہونچے۔ لہذا اسکی یعنے سر کی ہڈیاں بہت سی بنائین گئین اور بعض ہڈیون کو بعض سے ملا دیا گیا اندر بیچ
اُن درزون کے جنکا شئون نام رکھا گیا ہی۔ ہڈیون کی کثرت بسبب اُن آفتون کے جو ہڈیون مین پہونچتی ہی اسواسطے تجویز ہوئی کہ جو آفت ایک
ہڈی کے کسی بعض جز مین ایک وقت پہونچیگی تمام ہڈی مین سرایت کرجائیگی لہذا اکثر اعضا مین بجاے ایک ہڈی کے دو ہڈیان اور تین اور زیادہ
بنائی گئین تاکہ جسوقت ایک ہڈی کو آفت پہونچے دوسری ہڈی تک جلدی نہ پہونچ جائے اور یہ دوسری ہڈی جو آفت سے بچ رہی ہی آفت رسیدہ
ہڈی کی نائب ہو اور جس کام کرنے کے واسطے آفت رسیدہ ہڈی بنائی گئی تھی یہ دوسری ہڈی اُسکے قائم مقام ہو۔ جیسا کہ ہڈیون مین سے اعلی
یعنے داڑھی کے مقام کے اوپر والی ہڈیون مین یہی بات رکھی گئی ہی۔ اور جیسے ناک کی ہڈیان اور دونون آنکھون کی ہڈیون مین اور جیسے
دونون رخسارون کی ہڈیون مین اور جیسے اُن ہڈیون مین جو ہتھیلی کے متوسط یعنے کا بہ اور دونون قدم کے شط کی ہڈیون مین۔ ہڈیون کی
کثرت بنظر چھوٹے بڑے ہونے عضو کے یہ منفعت ہی کہ بعضے اعضا جو بڑے ہین اُنہین بڑی ہڈی درکار تھی جیسے ران کی ہڈی یا پہونچے کی
ہڈی۔ اور بعض عضو چھوٹے محتاج چھوٹی ہڈی کے تھے جیسے انگلیون کی چھوٹی چھوٹی وہ ہڈیان جنکو سلامیات کہتے ہین لیکن حفاظت
اور بچانے کی نظر سے ہڈیون کی کثرت کی حاجت یون تھی کہ جو ہڈی محتاج بچانے کی تھی وہ ٹھوس اور مضبوط پیدا کی گئی جیسے لحی یعنے
داڑھی کے مقام کے نیچے کی ہڈی۔ حرکت سبک ہونے کی نظر سے یہ صورت ہی کہ جس چیز کو حاجت سبک حرکت کرنے کی تھی اُسکی ہڈی جوف دار
اندر سے خالی بنائی گئی جیسے ران کی ہڈی اور پہونچے کی ہڈی۔ اسلیے کہ یہ دونون ہڈیان مقدار مین چونکہ بڑی تھین اور زیادہ حرکت کرنی
اور جلد حرکت کرنے کی انکو حاجت تھی لہذا اندر سے خالی بنائی گئین۔ جو ہڈی اندر سے خالی ہی اُسمین مغز پیدا کیا گیا تاکہ وہی گودہ اُس
ہڈی کی غذا رہے۔ تمام بدن کی ہڈیان ایک دوسرے سے دو طرح پر متصل ہین ایک تو جوڑ کی وجہ سے جو بیچ مین دونون کے رہ گیا ہی
اور اسی کو اتصال مفصلی کہتے ہین اور دوسرے گوشت کے پیدا ہونے سے جو دونون پر ایک ذات ہوکر آگیا ہی اور اسکا نام اتصال التحامی ہی۔
جوڑ کی راہ سے اتصال ہڈی کا دو طرح پر ہی ایک تو نرم اور کمزور ہی اور دوسرا اُستوثق اور مضبوط ہی۔ نرم جوڑ کی حاجت حرکت کے سبب سے تھی
لہذا جب دو ہڈیون مین جوڑ پیدا کیا گیا اُسمین یہ حکمت رکھی گئی کہ ایک ہڈی کے سرے پر ایک گول گول گھنڈی بنائی گئی اور دوسری کا

ہڈی مین سرے پر ایک گڑھا برابر اُسی گھنڈی کے پیدا کیا گیا جو اُسی گھنڈی کی شکل پر ہے اور یہ گھنڈی اُسی گڑھے مین درست بٹھادی گئی
اسی واسطے دونون ہڈیون کے بیچ مین وہ جوڑ رکھا گیا کہ بوقت حاجت کے حرکت کرے اور اس جوڑ کی مضبوطی اس طرح پر کی گئی ہے کہ اس
گھنڈی کے گرد تیز باڑھین سی اُٹھادی گئین جیسے اُسکو دورہ کی حرکت ہو اور وہ باڑھین مشابہ افریز یعنے چھجے کے ہے تاکہ یہ گول گھنڈی اس
گڑھے کے نیچے نہ داخل ہو پس اُسکو رگڑ لگی اور اس رگڑنے کی وجہ سے حرکت مین دشواری ہوگی۔ اس گھنڈی کے مضبوط کرنے مین مزید
اہتمام یہ کیا گیا کہ سرے پر گول زیادتیون کے اور اندر اُس گڑھے کے ایک جسم غضروفی بنایا گیا اور جسم غضروفی کے اوپر ایک رطوبت چکنی چکنی
پیدا کر دی گئی تاکہ ان جوڑون کو بسہولت اور جلدی حرکت ہوا کرے۔ اور کنارے پر ہر ایک سرے مین دونون ہڈیون کے ایک جسم عصبی اچھی طرح
ٹھہرا دیا گیا تاکہ ایک ہڈی کے سرے کو دوسرے سرے سے ماستواری باندھ دے ایک فائدہ اس جسم عصبی کا بندش کا ہے اور دوسرا فائدہ
یہ ہے کہ وہ زائدہ یعنے گھنڈی بسبب خوبی بندش کے اُس گڑھے سے نکلنے نہ پائے جسوقت کہ قوی حرکتین کرنی ہون اسلیے کہ قوی حرکات کے وقت
خلع یعنے ہڈی اُتر جانے کا خوف تھا۔ ہر ایک زائدہ یعنے گھنڈی اور ہر ایک گڑھا جو کہ مفاصل یعنے جوڑون مین ہے برابر نہین ہے اسلیے کہ بعض مفاصل مین
گھنڈی چھوٹی ہے اور اُسکا گڑھا زیادہ گہرا نہین ہے جیسے جوڑ شانہ کا۔ اور کسی مفصل مین گھنڈی لانبی ہے اور گڑھا اُسکا گہرا ہے جیسے کولے کے سرے کا
گڑھا۔ اور کسی جوڑ مین یہ گھنڈی گول نہین ہے اور گڑھا بھی اُسکا گول نہین ہے جیسے پیٹھ کی گُریون کے جوڑ اور بعض مفاصل مین یہ گھنڈی اُس
ہڈی سے اونچی نہین ہے جسکے جوڑ کو یہ وصل کرتی ہے بلکہ اُس سے ملحق ہے اور چسپان ہو کر وصل کر دی گئی جیسے وہ لاحقہ جو پیچھے والی پہنچے کے کنارے پر
وصل کی گئی ہے۔ انھین طریقون سے اُن مفاصل مین جوڑ لگایا ہے جو نرم ہین۔ لیکن جو مفاصل بہت مضبوط ہین اور اُنھین زیادہ حرکت کی احتیاج
نہین ہے اُنھین سے تو بعض کے جوڑ بطور درز کے بنائے جیسے شگاف ہوتا ہے اور بعض کے جوڑ بطریقہ رکز یعنے گاڑ دینے کے اور بعض کے جوڑ
بطور التصاق یعنے ملا دینے کے۔ جن مفاصل کا طریقہ جوڑ لگانے کا بطور شگاف کے ہے اُسکی مثال سر کی کھوپڑیون کی ہڈیون سے دیجاتی ہے اسلیے
کہ ہر ایک ہڈی کو کھوپڑیون کی ہڈیون مین سے ایک زیادتی مثل گھنڈی کے عطا ہوئی ہے کہ اُن زیادتیون کی کثرت سے مشابہت آرے کے
دانتون سے پیدا ہو گئی ہے پس یہ صورت ہوئی ہے کہ ہر ایک ہڈی کی زیادتی دوسری ہڈی مین سما گئی ہے اور دونون زیادتیون کے بیچ مین ایک
چیز مشابہ درز یعنے شگاف کے پیدا ہو گئی ہے۔ ہر شخص کو اس بات کا مشاہدہ بھیڑ کی سری کے دیکھنے سے ہو سکتا ہے جسوقت سری پکائی جاوے
اور بوجہ کھال اور گوشت وغیرہ اُسپر ہے الگ ہو جائے یہی کیفیت صاف نظر آئیگی جو ہمنے بیان کی ہے۔ اور رکز یعنے گاڑنے کے طریقہ سے
مفاصل کا اتصال اُسکی مثال مین ہم اُن تینتیس دانتون کو ذکر کرینگے جو اوپر کی جونہ اور نیچے کی جونہ مین ہین۔ جو مفصل بطور التصاق کے ہے
اُسکی یہ صورت ہے کہ دونون سرے دونون ہڈیون کے ملا کر درست رکھ دیے گئے نہایت مضبوطی کے ساتھ اسقدر درستی اُنھین رکھی گئی اور
چسپیدگی اسقدر کی گئی کہ اگر دونون ملجائین اُنکے بیچ مین کوئی فرجہ اور شگاف نہ رہے جیسے دونون ہڈیان اوپر کے لحی یعنے جونہ کے سری کو جڑی
سے ملا دی گئین۔ یا ہڈیان اسی لحی کی آپس مین ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہین۔ اسی طرح سے اتصال ایک ہڈی کا دوسری ہڈی سے اُس
جوڑ مین ہے جسکو مفصل مُوثق کہتے ہین۔ اتصال التحام یعنے جوڑ کا گوشت آجانے سے پیوند ہو جانا اس طرح پر ہے کہ ہڈیان ایک دوسرے کے
[illegible] سے رکھکر دونون کے وصل کے مقام پر ایک جسم سپید مثل گوشت کے بنا دیا گیا تاکہ ایک ہڈی دوسری سے متحد ہو جاوے
مثال اُسکی دونون ہڈیان لحی اسفل کی جس مقام پر ذقن یعنے ٹھڈی کا التحام ہوتا ہے یا جیسے التحام اور پیوست ہونا گوشت کے ذریعہ سے
بہت سی ایسی ہڈیون مین جنکے مفاصل نرم بنائے گئے ہین۔ انھین دونون طریقون سے بعض ہڈی کا بعض سے اتصال کیا گیا ہے۔

میری مراد ان دونون طریقون سے اتصال مفصلی اور اتصال التحامی ہو یعنے ایک ہڈی دوسری ہڈی سے یا جوڑ لگاکر متصل ہوئی ہو یا دونون پر گوشت پیدا کرکے اتصال پیدا کیا گیا

باب تیسرا ہڈیون کے اقسام اور سر کی ہڈیون کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ بدن کی ہڈیون کی چھ قسمین ہین (۱) سر کی ہڈیان (۲) پیٹھ کی ہڈیان (۳) سینہ کی ہڈیان اور پسلیان (۴) شانہ اور ہنسلی کی ہڈیان (۵) دونون ہاتھون کی ہڈیان (۶) دونون پاؤن کی ہڈیان - سر کی ہڈیون مین بھی کئی قسم کی ہڈیان ہین اُنمین سے سر کی کھوپڑی کی ہڈیان اور اُنمین سے اوپر والے لحی کی ہڈیان اُنھین مین سے نیچے والے لحی کی ہڈیان - اُنھین مین سے دانتون کی ہڈیان سر کی کھوپڑی کی ہڈیون مین یہ بات ہو کہ سر کی ہڈیون کی شکل گول ہو اور آگے اور پیچھے سے اُس ہڈی مین اُبھار ہو مثل پچکے کے - اِس ہڈی کے گول ہونے کی حاجت بسبب دو منفعت کے ہوئی ایک منفعت یہ ہو کہ جو آفات اور صدمات خارجی اسکو پہونچین اُسکے قبول کرنے سے اسکو دوری رہے اسلیے کہ شکل مدور سب شکلون مین قبول آفات سے زیادہ محفوظ رہتی ہو - دوسری منفعت اسکے گول ہونے مین یہ ہو کہ جوہر دماغ یعنے بھیجے کی مقدار کثیر اسمین سما جائے بسبب اسکے کہ اسمین تقعیر یعنے اندر گڑھا بنایا گیا - اس ہڈی کا آگے کی طرف اونچا ہونا اس سبب سے ہو کہ اسی جگہ پر وہ جز ہو جو مقدم دماغ کہلاتا ہو جس سے حس کے پٹھے اُگتے ہین اسلیے کہ جز مقدم دماغ کا اسی جگہ پر نیچے کھوپڑی کے رکھا گیا ہو پیچھے کی طرف اسکا اونچا ہونا اس سبب سے ہو کہ جز مؤخر دماغ کا حس سے نخاع اُگتا ہو اُسکی یہی جگہ ہو نخاع وہ چیز ہو کہ جس سے وہ پٹھے اُگتے ہین جنسے حرکت ارادی پیدا ہوتی ہو - اسلیے کہ جز مؤخر دماغ کا کھوپڑی کے اسی جز کے نیچے رکھا گیا ہو - سر کی کھوپڑی بہت سی ہڈیون سے مرکب ہو جسمین ایک ہڈی دوسری سے مرکب ہو اور بطریق درز متصل کی گئی اور اِن درز کو شئون کہتے ہین - اسطرح پر کھوپڑی کی خلقت بنظر پانچ منفعت کے ہوئی ہو (۱) منفعت یہ ہو کہ فضلہ بخاری کے نکلنے مین آسانی ہو (۲) منفعت یہ ہو کہ ساکن اور متحرک رگین جو دماغ سے نکلکر ظاہر استخوان سر تک اور جلد سر تک آئی ہین اور وہ رگین جو دماغ مین داخل ہوئی ہین اُنکے واسطے آنے اور جانے کی راہ بنجائے (۳) منفعت یہ ہو کہ دونون جھلیان جنسے دماغ کی پوشش ہوئی ہو اُن جھلیون کے واسطے بسبب اِن ہڈیون کے مقامات ایسے پیدا ہو جائین تاکہ اُن مقامات سے وہ جھلیان لٹک جائین اور متعلق ہو جائین اور ایسا ارتباط ہو جائے تاکہ جرم دماغ سے اُٹھی رہین اور اِنکا بوجھ اُسپر نہ پڑے (۴) منفعت یہ ہو کہ اگر کسی ایک ہڈی مین کھوپڑی کی ہڈیون مین سے آفت پہونچے تمام استخوان سر تک سرایت نہ کرے (۵) منفعت یہ ہو کہ جو ہڈی مقدم سر مین ہو اُسکو حاجت اِس بات کی ہو کہ نرم بنائی جائے اور جو ہڈی پشت سر کی ہو اُسکو حاجت اس بات کی ہو کہ سخت بنائی جائے اور یہ بات ممکن نہ تھی کہ ایک ہی ہڈی مین سختی اور نرمی کی صفت پائی جاتی - درز یعنے شگاف جو سر کی ہڈیون مین ہین پانچ رکھے گئے جنسے اُن ہڈیون کی سات قسمین ہوگئین دو درزین اُنمین سے حقیقت مین وہ درز نہین ہین - اُنکو قشریان کہتے ہین - اور تین درزین حقیقت مین بمنزلہ ایک درز کے ہین - ایک درز اِن تینون مین سے مقدم سر مین اُس مقام پر ہو جہان پر اکلیل یعنی کیس اور تاج رکھا گیا ہو اسی کا نام درز اکلیلی ہو جسکی شکل یہ ہو دوسری درز سر کے بیچ مین ہو اور اسکی شکل یہ ہو کہ طول مین دراز ہوئی ہو جسکو درز مستقیم کہتے ہین درز مشابہ سہم یعنے تیر کے سر کے ہو اس شکل پر — تیسری درز جو پشت سر مین ہو لام کی شکل پر جس طرح خط یونانی مین لام لکھا جاتا ہو وہ یہ شکل ہو اور اسی کو درز لامی کہتے ہین - جب یہ تینون درز اکٹھا ہو جائین اُس سے یہ شکل پیدا ہوگی لیکن وہ دو درزین جو دونون کانون کے اوپر دونون طرف

واقع ہوئی ہین جنکی ابتدا درز اکلیلی سے دل مین سر کے ہوتی ہے قریب اُس درز کے جو مشابہ لام کے یونانی خط مین ہے - اور دوسری
سہمیہ کی ان دونون درزون مین سے اُس درز سے جو سہم کے مشابہ ہے برابر ہے - جب یہ پانچون درز اکٹھا ہو جائین اُسسے یہ شکل
پیدا ہوگی یہ شکل سر کی شکل طبیعی ہے اور جو سر اِس شکل مین ناقص ہو اُسکی شکل طبیعی نہین - سر کی ہڈیان
چھہ قسمون پر تقسیم کیجاتی ہین - اُنمین سے دو ہڈیان بیچ مین سر کے ہین جنمے اُس درز مین جدائی کیجاتی ہے جو شبیہ سہم کے ہے اور
ان دونون ہڈیون کو یافوخ کی دو ہڈیان کہتے ہین - ان دونون کی شکل مربع یعنے چوکور ہے اور جوہر انکا نرم پیدا کیا گیا - نرمی اِنکے
جوہر کی بسبب اسکے ہوئی کہ حاجت متحلل ہونے اُس بخار کی تھی جو دونون بطن مقدم دماغ مین روح نفسانی کے فضلہ سے جمع ہوتا ہے -
انھین مین سے دو وہ ہڈیان ہین جو دونون پہلو مین سر کے واقع ہین ان دونون ہڈیون مین اور بیچ مین یافوخ کے جدائی کیجاتی ہے
ان دو درزون سے جنکا درز قشری نام ہے جنکی جگہ کانون کے اوپر ہے - ان دونون ہڈیون کو صدغین کی دونون ہڈیان بولتے ہین شکل
ان دونون کی مثلث ہے - جوہر ان دونون ہڈیون کا اِس طرح کا ہے کہ ہر ایک کی ان دونون مین سے تین طرح پر تقسیم کیجاتی ہے ایک قسم
سختی مین پتھر کے مشابہ ہے جسکا عظم حجری نام رکھا گیا اسمین وہ سوراخ ہین جنسے سماعت متعلق ہے - یہ ہڈی اس طرح کی سخت اسواسطے
پیدا کی گئی تاکہ آفتون کے واقع ہونے سے کان کو بچائے - دوسری قسم ان دونون ہڈیون کی وہ ایک زائدہ یا گھنڈی ہے جو اسی ہڈی سے
نکلتی ہے جسکا نام حلمتی الثدی رکھا جاتا ہے کہ دونون پستان کی دونون گھنڈیون سے مشابہ ہے یہ ہڈی اس شکل کی اسواسطے بنائی گئی
تاکہ نیچے کے لحی کو اس خرابی سے منع کرے کہ اپنے مقام سے ہٹ نہ جائے اور باہر کی طرف نکل نجائے - اسلیئے کہ جوڑ اسکا نرم پیدا
ہوا ہے - اور یہ ہڈی استخوان حجری سے سختی اور صلابت مین کمتر ہے - تیسرا جزو اسکا جسکا نام صدغ یعنی کنپٹی ہے اُسکی سختی دونون جزو مذکور کی
سختی سے کمتر ہے - یہ ہڈیان سخت اسواسطے مخلوق ہوئین تاکہ قبول آفات سے محفوظ رہین - انھین چھہ ہڈیون مین سے ایک ہڈی
مقدم سر مین ہے کہ اسمین اور یافوخ کے دونون استخوان مین وہ درز فاصل ہوئی ہے جو مشابہ اکلیل کے ہے - اور اسکا استخوان جبہہ یعنے
پیشانی کی ہڈی نام ہے اسکی شکل مشابہ نصف دائرہ کے ہے - جوہر اسکا سختی اور نرمی کے بیچ مین ہے - یہ ہڈی ایسی بنائی گئی اسواسطے
کہ آفات کی ملاقات اسکو زیادہ نہین ہے - اسلیئے کہ دونون آنکھین مقدم سر مین رکھی ہوئی ہین پس یہ ہڈی اسی جگہ کو جہان دونون
آنکھین موضوع ہین آفت پہونچنے سے نگاہ رکھتی ہے اور بچاتی ہے - انھین چھہ ہڈیون مین سے وہ بھی ایک ہڈی ہے جو موخر مین سر کے
بنائی گئی کہ اسمین اور یافوخ کی دونون ہڈیون مین درز لامی حاصل ہوتی ہے - اور اسکا نام استخوان موخر سر سے رکھا گیا ہے اس ہڈی کی
شکل مختلف ہے اور جوہر اسکا سخت بنایا گیا ہے - اور یہ ہڈی پیشانی کی ہڈی سے زیادہ تر سخت بنائی گئی تاکہ قبول آفات کو منع کرے
اسلیئے کہ آدمی کے سر کے پیچھے آنکھین نہین ہین جنسے دیکھے کہ کونسی چیز اور کونسی آفت واقع ہوا چاہتی ہے - سر کی کھوپڑی مین پانچ ہڈیان
اور بھی ہین جو کھوپڑی سے خارج اور جدا ہین - ایک وہ ہڈی ہے جسکا نام وتد ہے اور یہ ہڈی تمام کاسہ سر اور لحی اعلی کو شامل ہے -
یہی وہ ہڈی ہے جو موخر سر کی ہڈی سے اس جگہ ملی ہے جس جگہ کا نام قاعدہ سر ہے جو ہڈیون مین لحی اعلی سے گڑی ہوئی ہے اور سر کی
کھوپڑی کی ہڈیون مین مرکوز یعنے گڑی ہوئی ہے - یہ ہڈی ان پانچ ہڈیون سے دو منفعت کے واسطے مخلوق ہوئی - ایک منفعت تو
یہ ہے کہ جو تحلیل ہڈیون مین مفاصل لحی اعلی کے اور سر کی کھوپڑی کی ہڈیون مین پیدا ہوا ہے وہ جاتا رہے - اور دوسری منفعت یہ ہے
کہ اتصال قحف یعنے سر کی کھوپڑی کا لحی سے استحکام اور استواری سے - اور اسمین اور موخر سر کی ہڈی مین درز لامی فاصل ہے بعد مقام

یہ درز اوپر کو چڑھتی ہی اور دونون طرف چڑھتے چڑھتے درز اکلیلی سے ملجاتی ہی - چار ہڈیان اقسام مذکورہ ان پانچ ہڈیون سے یہ ہڈیان
ہین جو عضل صدغ یعنے کنپٹی کے عضل پر رکھی ہوئی ہین ہر ایک طرف دو ہڈیان ہین جو عضل پر چڑھا اٹھتی ہوئی ہین اور ایک دوسری سے
لیفہ ادر سے متصل ہی وسط صدغ مین یعنے کنپٹی کے بیچ مین - ایک ان دونون کے مؤخر سے متصل ہی اور اسکا کنارہ اس ہڈی سے
متصل ہی جسکو عظم حجری منجملہ استخوانہائے سر کے کہتے ہین اور دوسرا ہڈا جو متصل مقدم سر کے ہی متصل اس حاجب یعنے ابرو کے ہی جو
آنکھ کے چھوٹے کویہ کے پاس ہی - ان ہڈیون کا نام عظام زوج ہی - یہ دونون ہڈیان عضل صدغ کے اوپر اسواسطے رکھی ہین تاکہ صدغ کو
آفات سے بچائین جو خارج سے کنپٹی کو پہونچتی ہین - اسلیے کہ جو آفات درد سے اس عضل کے پہونچتی ہی نہایت عظیم ہوتی ہی - اب
اس بیان سے معلوم ہوا کہ تمام ہڈیان جو سر مین ہین شمار مین گیارہ ہین - چھ انمین سے کاسہ سر سے مخصوص ہین اور یہ دو
ہڈیان یا فوخ یعنے چندیا کی اور دو ہڈیان جبین کی اور ایک ہڈی مقدم سر کی اور ایک ہڈی مؤخر مین سر کے - اور چند ہڈیان
جو ہین اور لحی اعلی مین مشترک ہین یعنے اوپر کے جبڑے مین اور یہ وہ ہڈی ہی جو مشابہ وتد کے ہی اور چار ہڈیان خارج
سر سے جو سر سے مل کر متحد اور یکذات نہین ہوئی ہین اور یہ وہی ہڈیان ہین جنکا نام عظام زوج ہمنے رکھا ہی - مگر لحی اعلی
یعنے اوپر کا جبڑا متصل قحف سے اسکی حد وہی درز ہی جسکی ابتدا درز اکلیلی سے مقام خاص استخوان صدغ مین ہوتی ہی
اور دونون آنکھون کے مقام تک پہونچی ہی پھر یہی درز بیچ مین دونون ابروون کے گذر کر دوسرے سرے تک درز اکلیلی کے تمام
ہوجاتی ہی - اوپر کا جبڑا یعنے لحی اعلی مرکب بہت سی ہڈیون سے ہی اور یہ ترکیب استخوان کثیرہ او منفعت کے واسطے تجویز ہوئی -
ایک منفعت یہ ہی کہ جسوقت کسی جزو کو اسی لحی کے آفت پہونچے تمام جبڑے مین سرایت نہ کرے - دوسری منفعت یہ ہی کہ لحی کا جوہر
محتاج اسکا تھا کہ اسکے مختلف طور کے اجزا ہون سختی اور نرمی مین - اسی واسطے بہت سی ہڈیان اسمین بنائی گئین - اور یہ سب
آٹھ ہڈیان ہین - دو ہڈیان انمین سے دونون آنکھون کے واسطے - اور دو ہڈیان دونون رخسارون کے واسطے اور دو ہڈیان
ناک کے واسطے اور ایک ہڈی وہ ہی جسمین دو سوراخ دونون نتھنون کے واسطے بنائے گئے ہین اور ایک ہڈی وہ ہی جسمین ثنایا
یعنے اگلے دانت اور رباعیات علیا یعنے اوپر کے دانتون کے جوکڑی ہی جو اگلے دانت اور دندان نیش کے درمیان ہی - لیکن وہ
دونون ہڈیان جنمین دونون آنکھین ہین انمین سے ہر ایک ہڈی کی ابتدا اسی درز سے ہوتی ہی جسکو ہمنے لکھا ہی کہ وہ منفصل
اور جداے جدائی قحف یعنی سر کی کھوپڑی کی ہی اوپر کے جبڑے سے اور یہ وہی درز ہی جو درز اکلیلی کے کنارے سے شروع ہو کر
دونون آنکھون کے مقام سے گذرتی ہوئی دونون ابرو کے نیچے نیچے اسکے دوسرے کنارہ تک پہونچتی ہی - اور یہ دونون ہڈیان
نزدیک اس درز کے جوان دونون مین ہی اور ایک سو ہڈیون مین رخسارون کے فاصل ہی تمام ہوجاتی ہین - ان دونون ہڈیون کو
ایک دوسرے سے وہ درز جدا کرتی ہی جو بیچ سے دونون ابروون کے شروع ہوکر بیچ مین ناک کے گذرتی ہوئی جانب مین ثنایا کے
پہونچتی ہی یعنے ان دانتون تک جنکو اگلے دانت کہتے ہین - ہر ایک ان دونون ہڈیون مین سے تین ہڈیون کی طرف قسمت پاتی ہی
یعنے ایک ایک کی تین ہڈیان ہوجاتی ہین اور ان حصون کی حدبندی ان درزون اور شگافون سے ہوتی ہی جو انھین حصون کی خاص
درزین ہین - دونون رخسارون کی دونون ہڈیان دونون گنندہ اور موٹی ہین انکی ابتدا اس مقام سے ہی جہان پر جڑی ہڈی آنکھ کی
سمجھا دونون آنکھون کے ہوتی ہی - مطلب یہ ہی کہ یہ دونون ہڈیان اسی مقام سے ابتدا کرتی ہین جہان پر دونون آنکھون کی جڑی

دو ہڈیان نظر آتی ہین اور انتہا ان دونون ہڈیون کی اُس مقام تک ہی جہان پر انیاب پائے گئے ہین یعنے وہ دانت کہ جسکو نیش کہتے ہین
انھین دونون ہڈیوں مین وہ دانت ہین جو لحی اعلی یعنے اوپر کے جبڑے مین ہین سوائے اُن دانتون کے جنکا نام ثنایا اور رباعیات ہی
اِن دونون ہڈیون مین اور ہڈیون مین جدائی اور تفرقہ اُن دو درزون سے ہوتا ہی جو بیچ سے ابرو کے شروع ہوتی ہین اور ہر ایک
درز ایک جانب ناک کے لیتی ہی اور اُن دانتون تک جا کر منتہی ہوتی ہی جنکو انیاب کہتے ہین - یہ دونون ہڈیان اُنچائی مین گندہ ہین اور
جوہر مین سخت گندگی کا انکے یہ سبب ہی کہ اُس پیچھے کو بچاتی ہین آفات سے جو اِن دونون کے اندر سما گیا ہی لیکن سختی انکی بس سبب
محفوظ رکھنے اور مضبوط ہو جانے کے ہی - ناک کی ہڈیاں بھی دو ہین کہ یہ دونون ابرو کے قرنہ یعنے اونچے سرے سے شروع ہوتی ہین اور
ناک کی طرف گذر کر اُس مقام تک پہونچتی ہین جہان پر ثنایا اور رباعیات کی جگہ ہی اور جہان پر انھین دانتون کی حد ہی - اِن دونون
ہڈیون کو اور سب ہڈیون سے وہ درزین جدا کرتی ہین جنکو ابھی ہم لکھ چکے ہین کہ قرنہ حاجب سے شروع ہو کر ثنایا اور رباعیات تک
تمام ہو جاتی ہین - ایک اور درز قریب انتہائے استخوان مینی کے ہی جس مقام پر دونون نتھنے ہین یہ درز اُن دو خطون سے ملتی ہی جنکو
ہمنے کہا ہی کہ وہ ناک کے دونون طرف واقع ہین - ناک کی دونون ہڈیون مین جدائی اُس درز سے ہوتی ہی جو گذرنے والی قرنہ حاجب سے
ثنایا کے بیچ تک ہی - جوہر اِس ہڈی کا پتلا ہی اسلیئے کہ جب کوئی آفت اس ہڈی مین حادث ہو کچھ زیادہ ضرر اسکو نہین پہونچتا - لیکن وہ
ہڈی جسمین ناک کے دونون سوراخ ہین وہ بھی ایک پتلی ہڈی ہی جسکی تقسیم دو چھوٹی ہڈیون کی طرف ہوتی ہی جو دونون استخوان
مینی کے نیچے کی ہین اور اِن دونون ہڈیون کی حد بندی وہ درزین کرتی ہین جو ناک کی ہڈی کی حد بندی کرتی ہین - اِن دونون ہڈیون مین
چند سوراخ ہین جو سر کی کھوپڑی کے بیچ تک پار ہو گئے ہین - لیکن وہ ہڈی جسمین ثنایا اور رباعیات اوپر والے دانت ہین یہ وہی
ہڈی ہی جو اوپر کی لحی کے کنارے پر واقع ہی اس ہڈی کی بھی دو قسمین ہو گئی ہین جن دونون کے حد کی درستی اور دونون مین جدائی
رخسارون کی دونون ہڈیون سے وہی دو درزین کرتی ہین جو قرنہ حاجب سے شروع ہوئی ہین اور انیاب اور رباعیات تک
اُنکی تمامی ہی اور اِن دونون ہڈیون کو ناک کی ہڈی سے وہ درز جدا کرتی ہی جو نزدیک حد انتہائے دونون نتھنون کے ہی کہ اُسی نے اُن
دونون درزون مین وصل کر دیا ہی جو دونون طرف ناک کے واقع ہی - جب اوپر کی لحی کی ہڈیون کی تفصیل کیجائے کل چودہ ہڈیان
ٹھہرینگی - چھ ہڈیان دونون آنکھون کی اور دو ہڈیان دونون رخسارون کی اور دو ہڈیان ناک کی اور دو ہڈیان ناک کے دونون
سوراخون کی اور دو ہڈیان ثنایا اور رباعیات کی - لحی اسفل اور وہی نیچے کا جبڑا ہی یہ بھی دو ہڈیون سے مرکب ہی ایک اُن دونون
ہڈیون سے دوسری کو بذریعہ اس کنارے کے ملتا ہی جسمین نیچے کے ثنایا اور رباعیات ہین اور اسکا ملنا اتصال التحامی سے ہی اور
اسی مقام مین متصل کو ذقن یعنی ٹھڈی کہتے ہین - اور دوسرا کنارہ اسکا اُسمین دو شعبہ ہین ایک شعبہ کا سرا تیز اور باریک ہی
جسکی ترکیب دونون استخوان زوج سے ہوئی ہی اور انھین دونون کے متصل اسکا وتر بھی ہی جو کنپٹی کے عضل سے بنا ہی اسی شعبہ سے
منھ کا بند ہونا پورا ہوتا ہی - دوسرا شعبہ موٹا ہی اور سرا اُسکا گول ہی جو اُس گڑھے مین رکھا ہوا ہی کہ نیچے اُس زائدہ کے ہی جسکو ثنا
ہمنے سرپستان کے کہا ہی اور جسکی جگہ اُس ہڈی مین ہی جسکا عظم حجری پر نام رکھا گیا ہی اور اسی جوڑ سے نیچے کے جبڑے کی حرکت
پوری ہوتی ہی

دانتون کا بیان

دانتون کی یہ کیفیت ہی کہ یہ دونون جبڑون مین رکھے گئے ہین اور انھین مین گاڑ دیے گئے ہین
شمار مین کل بتیس دانت ہین سولہ اُنمین سے اوپر کے جبڑے مین ہین جنمین سے چار وہ ہین کہ وہ کو ثنیتان اور رباعیتان کہتے ہین

اور یہ جوڑے دانت ہین جنکے سرے پتلے اور نوکدار ہیں اور انکا نام قاطعہ بھی رکھا گیا ہے - انکی منفعت یہ ہے کہ جو نرم چیز کھائی جاوے اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہین جس طرح چھری سے نرم چیز کٹ جاتی ہے - دو دانت اوپر کے دانتون مین جو دونون طرف جوڑی کے ہین ان دونوں کے بھی سرے پتلے ہوتے ہین اور جڑین انکی چوڑی ان دونون کا نام ناب رکھا گیا ہے انکا فائدہ یہ ہے کہ جو کھانے مین سخت چیز ہو اُسکو توڑ ڈالین - ذیل دانت باقیماندہ سولہ اوپر والون مین سے جنکو داڑھین کہتے ہین پانچ عدد ناب یمین کے داہنے اور پانچ عدد ناب یسار کے بائین طرف انکے سرے باخشونت ہین انھین کا نام اضراس ہے اور طواحین بھی انھین کو کہتے ہین ان کی منفعت یہ ہے کہ کھانے کی چیز کو پیس ڈالین اور جو سخت چیز ہو اُسکو توڑ ڈالین بس یہی سولہ دانت اوپر والے تھے انھین کے مقابل مین نیچے کے جبڑے مین سولہ دانت ہین ہر ایک دانت جبڑے مین گڑا ہوا ہے اور اُسی شعبہ اندرونی سے ملا ہوا ہے جو اُسکے مقام پر آیا ہے بس جتنا بڑا یہ شعبہ ہے اُسی قدر یہ دانت اندر گھسا ہے - انھین مقامات اور مواضع کا نام اداری اور شعب رکھا گیا ہے دانتون کا اختلاف کئی طرح سے ہوتا ہے بعض دانتون کے چار شعبہ ہین اور بعض کے تین اور بعض کے دو اور بعض دانتون کا ایک ہی شعبہ ہے - مگر ثنایا اور رباعیات مین ہر ایک کے واسطے ایک ہی شعبہ ہے - اور داڑھون کا یہ حال ہے کہ اوپر کی داڑھون مین تین شعبہ ہین اور بیشتر دو داڑھین جو سرے پر ہین اُنمین چار چار بھی ہوتے ہیں اور نیچے کی داڑھون مین دو ہی دو شعبہ ہوتے ہین اور کبھی سرے کی دو داڑھون مین بھی تین شعبہ ہو جاتے ہین - یہ مجملی بیان سر کی ہڈیون کا ہے بنا بر اُس تفصیل کے جو اوپر بیان کر دی ہے

باب چوتھا پیٹھ کی ہڈیون کے بیان مین

پشت کی ہڈیان انکی ابتدائی حد سر کے آخری ہڈی سے ہے اور حد انتہائی انکی استخوان عصعص یعنی نشستگاہ کی ہڈی سے ہوتی ہے - اور پیٹھ کی ہڈیون کی حاجت چار منافع کے واسطے تھی - ایک تو یہ کہ پیٹھ کی ہڈیان بمنزلہ اساس کے تمام ہڈیون کے واسطے ہین اور یہ اسواسطے ہے کہ تمام ہڈیان پشت کی ہڈیون پر گویا چپٹی ہوئی ہین جس طرح پانون کے تختے اور سیڑیان اُسکے بیچ والے تختے پر چپی ہوتا ہے چپٹی اور رکھی ہوتی ہین - دوسری منفعت یہ تھی کہ پشت کی ہڈیان ساتر اور چھپانے والی اور بچانے والی تمام اُن اعضا کی ہین جو اعضا اُن ہڈیون کے رکھے ہوے ہین جیسے احشا یعنے اعضاے اندرونی اور عضل - اور تیسری منفعت یہ ہے کہ پشت کی تجویف اور اندر سے خالی ہونے کی وجہ سے نخاع اسمین ہوکر گذرا ہے اور یہ جوف پیٹھ کو ہڈیون کے سبب سے حاصل ہوا ہے - اور نخاع کی طرف حاجت اضطراری تھی - اسلیے کہ ہرگاہ اعضا محتاج ایسی چیز کے تھے کہ دماغ سے آئے اور اُسکے ذریعہ سے حس اور حرکت کا فائدہ ہو اور اکثر اعضاے بدنی دماغ سے دور مقام پر واقع تھے اور اتنا دور وہ مقام تھا کہ دماغ سے کوئی چیز وہان تک نہین آسکتا تھا - اسلیے کہ اگر وہ چیز اتنی دور آتا تو اس بات سے بے خوفی نہ تھی کہ بسبب طول مسافت کے کٹ جاتا خواہ ٹوٹ جاتا - لہذا دماغ سے نخاع ایسی چیز پیدا کی گئی اور گذرگاہ اُسکی پیٹھ مین ہوکر مقرر ہوئی تاکہ اُسی نخاع سے تمام اُن اعصاب کی شاخین پھوٹین جو اعضاے بعیدہ مین آنی مطلوب تھین سوا ے مقام سر کے کیونکہ سر مین تو ہڈی خود ہی موجود ہین - چوتھی منفعت استخوان پشت کی یہ تھی کہ نخاع کو چھپائے اور اُسکی آفات سے حفاظت کرے اسلیے کہ نخاع کا جوہر بھی مثل بھیجے کے نرم نرم مخلوق ہوا ہے گویا یہ بھی دوسری قسم کا بھیجا ہے - لہذا اسی کے واسطے پشت استخوان مخلوق ہوئی تاکہ نخاع کی حفاظت کرے اور اُسکو اُن آفات سے بچائے جو نخاع پر وارد ہوتی ہین خارج سے اور اس ہڈی کی یعنی استخوان پشت کی مثال ایسی ہے جیسے قحف یعنے استخوان سر کی مثال دماغ کی حفاظت کے واسطے ہے کہ جس طرح سر کی ہڈی تمام مغز سر پر شامل ہے

اسی طرح پیٹھ کی ہڈی کا حال بہ نسبت نخاع کے ہے - پیٹھ کی ہڈی بہت سی ہڈیون سے بنظر دو منفعت کے مرکب کی گئی - ایک منفعت یہ ہے
تاکہ حیوان جھکے اور دراز ہو - دوسری منفعت یہ ہے کہ زیادہ ہڈیون کی حاجت واسطے وسیع ہونے تجویف بعض اجزاے پشت کے تھی اور
بعض کے تنگ ہونے کی اور بعض کے موٹے ہونے کی اور بعض کے پتلے ہونے کی - اسلیے کہ پیٹھ کے اوپر والے اجزا پتلے ہین اور انکی تجویف یعنی
خالی مقام اندرونی وسیع اور زیادہ ہین - اور پیٹھ کے نیچے کے اجزا موٹے ہین اور انکا جوف اندرونی تنگ ہے - پیٹھ کی ہڈی کی چار
طرف قسمت ہوتی ہے (۱) عنق اور وہی گردن ہے (۲) ظہر جسکو پیٹھ کہتے ہین (۳) حقو جسکو قطن کہتے ہین یعنے کمر (۴) عجز اور یہ چوڑی
ہڈی ہے کمر کے قریب یعنے چوتڑ - گردن کی خلقت آدمی مین دو سبب سے ہوئی ہے ایک آواز کی خوبی کی نظر سے اسلیے کہ جس حیوان کے گردن
نہین ہے یا تو اسکے آواز ہی نہین جیسے مچھلی یا اسکے آواز تو ہے مگر اچھی نہین جیسے مینڈک - دوسرا سبب گردن کی خلقت کا سر کا آگے اور پیچھے کی
طرف دوہرا ہو جانا - گردن سات فقرون سے مرکب ہے اور اسکی ساتون گریان مقدار مین تمام پیٹھ کی گریون سے چھوٹی ہین اور جرم انکا
پتلا ہے اور تجویف یعنے خالی جگہ اندرونی مین وسعت زیادہ ہے - ظہر یعنی پیٹھ بارہ [12] فقرہ یعنے بارہ [12] گریون سے مرکب ہے یہ سب فقرہ گردن کے
فقرون سے بڑے ہین اور اُنچائی مین بھی زیادہ ہین او تجویف مین انکے تنگی ہے - انکی مقدار کا بڑا ہونا اسکی حاجت بنظر دو منفعت کے ہے
ایک تو یہ کہ پسلیان اسی پر بنائی گئی ہین اور انھین گریون سے ربط دی گئی ہین اور دوسری منفعت یہ ہے کہ احشا جسکو اوجھ کہتے ہین سب
انھین گریون پر رکھے ہوے ہین - ان گریون کا اُنچائی مین موٹا ہونا تابع انکی مقدار کے بڑے ہونے کے ہے - ان گریون کا تجویف اندرونی کا
تنگ ہونا اسواسطے ہے کہ جو نخاع ان گریون مین بھرا ہے یا جسپر یہ گریان شامل ہین بہت پتلا ہے بہ نسبت اُس نخاع کے جسپر گردن کی گریان
شامل ہین - اسلیے کہ اس نخاع سے وہ پٹھے نکل کر پھیلے ہین جو گردن کے فقرات سے پیدا ہوے ہین پس بعد پھیلجانے پٹھون کے جسقدر
نخاع پیٹھ کی گریون مین باقی رہا پتلا ہو گیا - حقو کی ہڈی پانچ گریون سے مرکب ہے کہ پانچون گریان پیٹھ کی گریون سے بڑی ہین اور
اُنچائی مین بھی زیادہ ہین اور تجویف مین اُسی سبب سے تنگ ہین جو ہمنے پیٹھ کی گریون مین لکھا ہے یہی حال سب گریون کا ہے کہ جو گریا
اوپر کی طرف ہے مقدار مین چھوٹی ہے اور تجویف مین اُسکے وسعت ہے یعنے خالی جگہ اندرونی زیادہ ہے اور اُنچائی مین پتلی ہے - اور جو گریا
نیچی ہے وہ اپنے اوپر والی گریا سے مقدار مین بڑی ہے اور تجویف مین چھوٹی ہے اور اُنچائی مین موٹی ہے - اسکی دلیل یہ ہے کہ پہلی گریان
گردن کی جو کھوپڑی سے ملی ہوئی ہین سب گریون سے چھوٹی ہین اور تجویف مین انکی وسعت ہے اور اُنچائی مین پتلی ہین مقدار مین
انکا چھوٹا ہونا اس سبب سے ہے کہ انپر کوئی ہڈی نہین بنا کر رکھی گئی - تجویف مین گنجایش انکی اسواسطے ہوئی کہ وہ جز نخاع کا جسپر
یہ گریان شامل ہین غلیظ اور موٹا ہے اسلیے کہ نخاع جسوقت دماغ سے نکلا انھین گردن کی گریون مین پہونچا اور ابھی تک شعبہ اسکے
پٹھے وغیرہ کے نہین پیدا ہوے پس اپنی مقدار پر بجنسہ باقی ہے اُنچائی مین انکا پتلا ہونا تابع انکی ضعف کے ہے اور تابع انکی تجویف کی وسعت
کے ہے مترجم کہتا ہے مراد مصنف کی یہ ہے کہ چونکہ یہ گریان کمزور بنائی گئین بغرض جھکانے گردن کے آگے اور پیچھے کی طرف اور انکی
تجویف کشادہ بنائی گئی تاکہ نخاع غلیظ نہین رہے لہذا انکا نازک اور پتلا ہونا انھین دو سبب سے مناسب تھا اتفاق دوسری قسم
گریون کی جو پشت مین ہین انکی مقدار بڑی ہے اور تجویف تنگ ہے اور تیسری قسم کی گریان جو پیڑو پر ہین جنکی اُنچائی کُند ہے اور تجویف مین
تنگی ہے بہ نسبت پیٹھ کی گریون کے - حتی کہ جتنی یہ گریان نیچے کو اترتی آتی ہین اُنچائی مین ہر فقرہ کے کُندگی اور تجویف مین تنگی اور
مقدار مین بڑائی بڑھتی جاتی ہے - تجویف کی تنگی بڑھنے کا یہی سبب ہے کہ ہر گریا سے چونکہ نخاع کے جوہر سے ایک جوڑا پٹھے کا [illegible]

ہوکر نکلتا ہے جو ہر گُریا کے دونوں طرف ہین مراد یہ ہے کہ ہر گُریا کے داہنے بائین ایک سوراخ ہے جسمین سے ایک ایک پٹھہ نخاعی اعصاب کا نکلتا ہے
اور جسقدر گُریان نیچے کی طرف آتی جاتی ہین بسبب نکلنے انھین پٹھون کے نخاع پتلا ہوتا جاتا ہے ۔ ریڑھ کی گُریون کا بڑا ہونا اسواسطے ہے
کہ انکو حاجت اُٹھانے اُس بوجھ کی ہے جو اوپر کی گُریون سے اُنپر پڑتا ہے ۔ نخاع کی پتلائی مین انکا موٹا ہونا تابع انکی تجویف کی تنگی کے ہے تنگیا
کہ سب سے اخیر گُریا جو ریڑھ مین ہے اُسکا سوراخ نہایت تنگ ہے اور جو نخاع اُسمین نکلا ہے بہت باریک ہے ۔ یہی گُریا اخیر والی مقدار مین
سب گُریون سے بڑی ہے ۔ اب سب گُریون کا شمار چوبیس عدد کو پہونچا اور ہر ایک گُریا کا دوسری گُریا سے اتصال بطریقہ اتصال مفصلی کے
ہوا ہے ۔ سواے دو پہلے فقرون کے جو گردن مین ہین کہ یہ دونون سر سے ملتے ہین اور انمین ایک دوسرے کا اتصال مفصلی نہین ہے
پہلا فقرہ یعنے گردن کی پہلی گُریا سر سے متصل ہوتی ہے اور اسکا ارتباط سر کے ساتھ دو زائدون سے ہے کہ وہ دونون سر کی کھوپڑی سے
نکلتے ہین اور نکلکر دونون نقرہ یعنے گڑھے جو گردن کی گُریون مین ہین اُنمین چلے جاتے ہین ایک زائدہ داہنی طرف اس گڑھے کے
اور ایک بائین طرف ہوتا ہے اور اسی جوڑ سے سر کی حرکت داہنے اور بائین ہوتی ہے دوسری گُریا جو گردن مین ہے اسکو بھی اتصال سر سے ہے
اور اُسکی بندش ایک ایسی زائدہ سے ہے جو مشابہ دانت کے ہے کہ اُسی سے یہ گُریا اُٹھتی ہے اور اُسی مین داخل ہوتی ہے ایک مقام مین
پہلی گُریا کے اور یہ زائدہ سر سے بذریعہ ایک رباط قوی سے متصل ہوتی ہے اور اسی جوڑ سے سر کی حرکت آگے اور پیچھے کی ہوتی ہے ۔ چار
گُریان گردن کی جو باقی رہین اُنمین بعض کا اتصال بعض سے چند زوائد سے ہوتا ہے کہ جس زائدہ اور گُریا سے ملکر ہر دو گُریون کے
بیچ مین ایک جوڑ پیدا ہوجاتا ہے اُس جوڑ کا نام ہے تاکہ ایک گُریا دوسری کو مانع اور دافع نہو ۔ پیٹھ کی بارہ گُریان اس طرح پر بنائی گئین
کہ اسکی ہر گُریا مین دو زیادتیان یا زائدہ ایسی پیدا کی گئین جو اوپر کی طرف چڑھتی ہین اور دو زائدے نیچے کو اُترتی ہین اور اُترکر ہر ایک
زائدہ اُن دونون کا اُن دو گڑھون مین جاتا ہے جو دوسری گُریا مین درست بنائی گئی ہین مترجم کہتا ہے اگر اس فقرے کو زیادہ توضیح سے
ہم بیان کرین اسکی تقریر یون ہوگی کہ ہر گُریا کے داہنے بائین دو سوراخ ہین اور ہر ایک دونون سوراخ سے دو دو زیادتیان نکلی ہین
ایک زیادتی کا سرا اوپر والی گُریا کے سوراخ مین چلا گیا اور دوسری زیادتی کا سرا اس گُریا کے نیچے والے سوراخ مین چلا گیا یہ صورت تو
داہنے سوراخ کی ہے اور یہی کیفیت بعینہٖ بائین سوراخ کے سمجھنی چاہیے اس بندش سے نہایت استواری اور مضبوطی پیدا ہوئی ہے متن
لیکن پانچ گُریان گردن کی گُریون مین سے اور ریڑھ کی گُریون مین سے ایسی ہین جنمین ہر ایک گُریا مین سے چار چار زوائد اوپر کی طرف اور
چار چار نیچے کی طرف نکلتے ہین اور ہر ایک زائدہ انھین زوائد مین سے اُس گڑھے مین داخل ہوتا ہے جو دوسری گُریا مین بنایا گیا ہے اور بندش
ان گُریون کی بہت سے رباطات سے ہوتی ہے ۔ ان چارون گُریون مین چار زوائد کی حاجت واسطے بچانے اور مضبوط کرنے کے ہوئی ہے
پیٹھ کی گُریون مین ممکن نہ تھا کہ یہ دونون زائدہ بنائے جاتے اسلیے کہ پیٹھ سے جو زوائد نکلتے ہین وہ پیچدار اور گھومتے ہوے مشابہ کانٹے کے
ہوتے ہین جنکو سناسن کہتے ہین جیسے پیچدار کیل ہوتی ہے ہر ایک گُریا مین تین زوائد اسی طرح کے ہوتے ہین ایک اوپر کی طرف اور دو جانبین کی
طرف گھومتا اور پیچدار ہونا انکا پیچھے کی طرف ہوتا ہے اسی پیچیدگی کی جہت سے سرے گُریون کے دبجاتے ہین اور نیچے ہوجاتے ہین ۔ اسی طرح
سب گُریون مین سواے گردن کی پہلی گُریا کے اسی طرح کے زوائد ہوتے ہین اسلیے کہ اس پہلی گُریا مین گردن کی کوئی زائدہ آگے کی طرف نہین
بنایا گیا بلکہ اس عضل کو مضرت نہ پہونچانے جو سر کو حرکت دیتا ہے ۔ ان زوائد مین سے جو زوائد پیٹھ کے اوپر کی نو گُریون مین ہین انکی پیچیدگی
اور تعقف نیچے کی طرف ہے اور دسوین گُریا پیٹھ کی اُسکا زائدہ اوپر کی طرف کھڑا ہے اور باقی دو گُریان پیٹھ کے اوپر کی طرف انکی پیچیدگی ہے ۔

ان زوائد کی خلقت مین منفعت کے واسطے ہوئی ہی ایک منفعت یہ ہی کہ بچائین اور نگاہ رکھین اُس چیز کی گزند سے جو انکے پیچھے سے آئے
اور سامنے ہو جائین بچانے کے واسطے اس جیز کے جو باہر سے اُکی ملاقات کرے بسبب اپنی بھید گی اور بطلان کے۔ دوسری منفعت یہ ہی
کہ بطور دعامہ اور ستون کے بنین اُس عضل کے واسطے جو پیٹھ کی ہڈی کے اندر ہی اور اُن ساکن اور متحرک رگون اور پٹھے کے واسطے تیسری
منفعت یہ ہی کہ پسلیون کی بندش اُسی کیجائے۔ ہر ایک گُریا مین دو سوراخ ہین جیسے ایک ایک جوڑ پٹھے کا نکلتا ہی اور یہ وہی پٹھے ہین جو
نخاع سے اُگتے ہین یہ سوراخ ایسے ہین کہ انمین سے بعض سوراخون کا التیام یعنے ملجانا درمیان ہر ایک دو گُریا کے ہوتا ہی اور بعض سوراخ
ایسے ہین کہ جنکا التیام ایک ہی گُریا مین ہوجاتا ہی لیکن جسکا التیام دو گُریون مین سوراخ ہوکر ہوتا ہی اُنمین سے بھی بعض ایسے ہین کہ ہر ایک
گُریے مین اسکا نصف دائرہ ہوتا ہی اور جسوقت دونون گُریان مل گئین اُسوقت دونون سے ملکر ایک سوراخ کا پورا دائرہ پیدا ہوجاتا ہی
اور یہ بات گردن کی گُریون مین ہوتی ہی۔ اور بعض گُریون کی یہ کیفیت ہی کہ اُسکے اوپروالی گُریا مین اس سوراخ کا حصہ نصف دائرہ سے بڑا ہوتا ہی
اور نیچے والی گُریا مین اس سوراخ کا حصہ نصف دائرہ سے کم ہوتا ہی اور جب دونون گُریان مل گئین سوراخ کا پورا دائرہ پیدا ہوجاتا ہی جیسے
پیٹھ کی گُریون کا حال ہی۔ لیکن وہ گُریان جنمین یہ سوراخ پورا ایک ایک گُریا مین بنا ہی یہ ریڑھ کی گُریان ہین۔ عجز کی ہڈی دو جز سے مرکب ہی
ایک تو وہی ہی جسکا استخوان عجز نام ہی یہ ہڈی ریڑھ کی آخری گُریا سے ملی ہی اور اسکی ترکیب اُن ہڈیون سے ہوئی ہی جو گُریون کے مشابہ ہین۔
وہ ہڈیاں ان تینون مین کی زیادہ چوڑی ہین جنمین دو گڑھے ہین مگر زیادہ گہری نہین ہین انھین دونون مین کولے کی دونون ہڈیان ملتی ہین
اور ہر ایک ہڈی مین انھین دونون ہڈیون کے سوراخ ہی جنسے ایک پٹھہ نکلتا ہی مگر یہ سوراخ ان دونون ہڈیون کے دونون طرف نہین ہین
جیسے گُریون مین دونون طرف سوراخ لکھے گئے اسلیے کولے کی ہڈی کا جوڑ اُسکے دونون طرف سے ہی اور دونون طرف سے الگ ہونے کی
اسمین جگہ نہی ہی مگر یہ سوراخ بیچ مین ان ہڈیون کے بنایا گیا۔ اور دوسرا جز عجز کی ہڈی کا وہ ہی جسکا نام عصعص رکھا گیا ہی اور یہ بھی
تین ہڈیون سے مرکب ہی جو کُری یعنے نرم ہڈی کے مشابہ ہین۔ ان تینون ہڈیون سے تین جوڑے پٹھون کے نکلتے ہین ہر ایک جوڑہ
پٹھے کا اُن دو سوراخون سے نکلتا ہی جنکا التیام اور پورا ہونا بیچ مین دو ہڈیون کے تینون ہڈیون عصعص یا ریڑھ سے ہی۔ تیسری ہڈی کے
نیچے استخوان ہائے عصعص سے ایک سوراخ ہی جسمین سے ایک ہی پٹھہ نکلتا ہی جسکا جوڑ نہین ہی یہ سب ہڈیان ریڑھ کی ہین اور ریڑھ آخری
ہڈی پیٹھ کی ہی کہ یہان عضو پشت تمام ہوجاتا ہی

باب پانچوان سینہ کی ہڈیون اور پسلیون کے بیان مین

سینہ کی ہڈیون کی یہ تشریح ہی کہ سینہ پشت پر رکھا گیا ہی جسکا پچھلا رخ پشت پر ہی اور سینہ مین تجویف ہڈی ہی یعنے اسکے اندر خالی جگہ
زیادہ ہی۔ اس تجویف اور خالی جگہ کی احتیاج سینہ کو اسوجہ سے ہوئی کہ بچائے اور نگاہ رکھے اُن اعضا کو جو سینہ کے اندر بنائی گئی ہین
جیسے دل اور پھیپھڑہ اور دونون کی جھلیان یا اور اعضا جو سینہ مین ہین۔ سینہ کی شکل گول اور اندر سے خالی بنائی گئی تاکہ دل اور پھیپھڑے کے
انبساط اور پھیلنے کی جگہ اسمین کشادگی کے ساتھ رہے۔ سینہ مرکب ہی پسلیون کی ہڈیون سے اور استخوان سر سینہ سے جسکو قص کہتے ہین
پسلیون کا شمار چوبیس عدد کا ہی۔ انمین سے چند پسلیان سینہ کی ہین اور چند پسلیان پشت کی ہین۔ جن پسلیون سے ترکیب سینہ کی
ہوئی ہی وہ سب چودہ پسلیان ہین جو پشت کی ہڈی مین لگادی گئی ہین۔ اور پیچھے کی طرف گُریون سے بندھی ہوئی ہین۔ ہر طرف سات
پسلیان ہین جو مستدیر اور گول شکل پر بنی ہین آگے کی طرف قص یعنے استخوان سر سینہ سے ملی اور متصل ہین گویا کہ ہر ایک پسلی بمنزلہ

نصف دائرہ کے ہر کہ ہر ایک دو پسلی سے ملکر ایک شکل دائرہ کی پیدا ہوتی ہو اور پورا دائرہ ہو جاتا ہو۔ یہ پسلیان انکا جو کنارہ اور سرا متصل پشت کے ہو اُسکی بندش سات گریون سے پشت کی اوّلی گریون سے ہوتی ہو اور ہر ایک پسلی انہین سے دو مفصل لیفنے جوڑ رکھتی ہو اور آگے کی طرف کی بھی پسلیان انکا وہ سرا جو سینہ کے متصل ہو۔ اُنکی بندش سات ہڈیون سے منجملہ استخوانہاے قص کے ہوئی ہو۔ قص مرکب سات استخوان غضروفی سے ہو لیفنے نرم ہڈی اور کُرّی کی قسم سے وہ ساتون ہڈیان ہین اور اسی قص مین یہ ساتون ہڈیان ایک دوسری سے ملتی ہین اور متصل ہوتی ہین۔ قص کی احتیاج اسواسطے ہوئی ہو تاکہ اُسکی وجہ سے سینہ کی پسلیان مرتبط ہو جائین اور اُنکی بندش ہو جاے جیسے گریون سے اُنکی بندش ہوئی ہو۔ قص کی ترکیب سات ہڈیون سے اسلیے ہو کہ جو پسلیان قص سے ملتی ہین وہ بھی شمار مین سات ہین۔ اگرچہ قص کو حاجت اسکی تھی کہ بہت سی ہڈیون سے مرکب ہوئے مترجم کہتا ہو اگر واو عطف کا اور ان مخففہ پڑھا جائے اور یہی زیادہ مناسب ہو اسوقت ترجمہ فقرہ یون کرنا چاہیے کہ دوسرا سبب قص کی زیادہ ہڈیان ہونے کا یہ ہو کہ یہی قص محتاج اسکا تھا کہ مرکب بہت سی ہڈیون سے ہو اور یہ معنی فقرۂ آئندہ سے متن کے زیادہ مناسبت رکھتے ہین متن تاکہ جسوقت قص کے کسی ایک جز مین کوئی آفت پہونچے اس آفت کی سرایت تمام اجزاے قص مین نہو۔ قص کے کنارے ایک غضروف لیفنے کُرّی اور نرم ہڈی ہو مشابہ خنجرہ لیفنے کلو کے جو معدہ کے مُنہ پر مشرف ہو رہی ہو لیفنے اُسکے اوپر چھا رہی ہو اور اسی کو عظم خنجری اور عظم لامی کہتے ہین اور یہ نرم ہڈی اسواسطے بنائی گئی تاکہ معدہ اور حجاب اور قلب کی نگہبان رہے اور اُنکو بچایا کرے۔ پیٹھ کی پسلیان شمار مین (دس) ہین جو پشت کی ہڈی پر دھری ہوئی ہین۔ ہر طرف پیٹھ کے داہنے بائین پانچ پانچ پسلیان ہین اور یہ پسلیان پیٹھ کی آخری پانچ گریون سے ملی ہوئی ہین اور ہر ایک پسلی کا اتصال بذریعہ دو مفصل کے ان گریون سے ہوا ہو۔ اور دس پسلیان چھوٹی چھوٹی ہین کہ قص کی کڑائی کو نہین پہونچی ہین اور اُنکے لیفنے انھین پسلیون کے کنارے بھی غضروفی جوہر کے بنائے گئے تاکہ جلدی ٹوٹ نہ جائین اور انکسار کا صدمہ اُنکو جلد نہ پہونچے اب معلوم ہوا کہ تمام پسلیان سینہ کی اور قص لیفنے سر سینہ کی اور پشت کی پسلیان اور عظم خنجری تیئیس ۲۳ ہڈیان ہین +

باب چھٹا دونون شانہ اور دونون ہنسلیون کی ہڈیون کے بیان مین

شانہ کی ہڈیان اور ہنسلی کی ہڈی کی یہ تشریح ہو کہ شانہ کی ہڈی کی طرف حاجت براہ دو منفعت کے تھی۔ ایک تو یہ کہ سینہ کو اُن آفات سے بچائے جو سینہ کو پیچھے کی طرف سے پہونچتی ہین۔ دوسری منفعت یہ ہو کہ عضد لیفنے پہونچے کی ہڈی کی بندش ہو جائے۔ شانہ کی ہڈی کی شکل ایسی ہو کہ اندر کی طرف اُسمین گڑھا ہو اور باہر کی طرف اُسمین قُب نکلا ہو لیفنے بیرونی رخ اُبھرا ہوا ہو۔ ایسی شکل کی حاجت بنظر اسکے تھی کہ پسلیان مقام تقعیر مین جدھر گڑھا ہو رکھی جائین۔ اسی ہڈی مین ایک زائدہ اور فزونی ہو جو مشابہ حاجز لیفنے پردہ کے ہو یہ وہی چیز ہو جو سینہ کو بچاتی ہو اور اسی کو عین الکتف لیفنے شانہ کی آنکھ کہتے ہین۔ اس نام سے اسکا نامزد ہونا اسواسطے ہو کہ یہ قائم مقام آنکھ کے ہو جیسے آنکھ سے آدمی اپنے سامنے کی وہ چیز دیکھتا ہو جس سے اُسکو ایذا پہونچنے والی ہو اور بعد دیکھنے کے اُس سے بچتا ہو اسی طرح یہ عین الکتف بھی اُس چیز کو دفع کرتی ہو جو سینہ کے پیچھے کی طرف سے وارد ہو۔ شانہ مین ایک گڑھا اُسکے کنارہ پر جدھر عین الکتف کا مقام بنے لکھا ہو اسی گڑھے مین وہ زائدہ داخل ہوتا ہو جو عضد لیفنے بازو کا زائدہ ہو اور اسی زائدہ مین دو زائدہ ہین ایک تو پیچھے کی طرف اُس مقام پر جو عنق سے اوپر ہو اور یہ ایسی ہڈی ہو جسکو منقار الغراب کہتے ہین بوجہ اسکے کہ اُسکو شباہت کوّے کی چونچ سے ہو اسی سے شانہ کو ربط ہنسلی سے ہوتا ہو اور یہی زائدہ شانہ کے سر کو اوپر کی طرف اُتر جانے کو روکتا ہو اسلیے کہ

یہ زائدہ شانہ کے سر سے وصل کیا ہوا ہی - اور دوسرا زائدہ اندر کی طرف اسی مقام سکے ہی وہ اسلیے بنایا گیا کہ بازو کو نیچے کی طرف اُترجانیکو منع کرے - ہنسلی کی طرف احتیاج اسواسطے ہوئی کہ بازو کی بندش ہوجائے اور سینہ اور بازوئین تفرقہ اور جدائی رہے تاکہ دونون ہاتھوں کو اِن دونون کا اتصال مانع حرکت سے ہو - ہنسلی ایک گول ہڈی ہی بطرف ظاہر کے یعنے نیچے کی طرف اُسکا محدب ہی اور مقعر یعنے گہرا و اُسکا اندر کی طرف ہی - اور یہ ہڈی آگے کی طرف استخوان سر سینہ سے ربط دی گئی ہی اور نیچے کی طرف شانہ کے ناحیہ یعنے جانب اُس ہڈی سے ربط پائے ہوسے ہی جسکا نام منقار الغراب رکھا گیا ہی - ہنسلی کا ارتباط منقار الغراب سے بذریعہ ایک نرم ہڈی غضروفی کے ہی جسکو راس الکتف یا شانہ کا سرا کہتے ہین اس نرم ہڈی کی حاجت اسلیے ہوئی تاکہ بازوون کا مفصل مضبوطی مین زیادہ ہوجاسکے واللہ اعلم

باب ساتوان دونون ہاتھون کی ہڈیون کے بیان مین

ہاتھ کی ہڈیون کی تشریح یہ ہی - ہاتھ کی ہڈیون کی تین قسمین کیجاتی ہین ایک عضد جسکو بازو کہتے ہین دوسری ساعد جسکو کلائی کہتے ہین تیسری کف جسکو ہتیلی کہتے ہین - اور بازو کی ہڈی ایک ہی ہی اور بڑی ہی اندر سے خالی شکل مین گول جسکی تقعیر یعنے گہراو اندر کی طرف یعنے سینہ کی پسلیون کی طرف ہی اور محدب اسکا حدھر قبہ دار ہی جانب وحشی یعنے باہر کی طرف - میری مراد اس مقام پر جانب انسی یا اندرونی سے وہ رخ ہی جو مقدم بدن کی طرف ہی جدھر کو بدن کا آگا کہتے ہین اور جانب وحشی سے مراد پیچھے کا رخ ہی جدھر ظہر اور صلب یعنے پیٹھ کا رخ ہی سو نیچے کی ایک ہڈی کے ہونے کا سبب یہ ہی کہ اسکا اتصال شانہ سے ایک ہی مفصل اور جوڑ سے ہوا ہی - اور اسکے بڑے ہونے کا یہ سبب ہی کہ یہ ہڈی ذراع اور کف کا بوجھ اُٹھاتی ہی ذراع کے معنی کُہنی سے اُنگلیون کے سر سے تک ہاتھ کا ٹکڑا اور کف ہتیلی کو کہتے ہین - دوسرا سبب اِسکے بڑے ہونے کا یہ ہی کہ عضد ذراع اور کف دست کو حرکت دیتا ہی - اس ہڈی کا گول ہونا اسواسطے ہوا تاکہ قبول آفات سے دور رہے ایک جانب مین اسکے تقعیر اور گہراین اسواسطے ہوا تاکہ متحرک اور ساکن رگین اور پٹھون کو ذراع تک جانے مین اسی ہڈی پر ہوکر جگہ ملے - اور جانب وحشی مین تحدیب یعنے قبہ دار ہونا اسواسطے ہوا کہ وہ تابع تقعیر جانب اندرونی کے ہی - عضد کی ہڈی کے اُس کنارے مین جو شانہ سے متصل ہی ایک زائدہ گول بنا ہی جو اُس گڑھے مین داخل ہوتا ہی کہ مین الکتف کے کنارے پر ہی اور اسی زائدہ سے پیوند مفصل عضد کا ہی اور یہ جوڑ نرم ہی کہ جسکو مفصل سلس کہتے ہین اسی واسطے اکثر اُتر جاتا ہی - اس جوڑ کے نرم بنانے کی حاجت اسواسطے ہوئی کہ اسکو ہر طرف حرکت ہوتی ہی - عضد کا وہ کنارہ جو ساعد سے ملتا ہی جس مقام کو کُہنی کہتے ہین اُسکے دو سرے ہین اور دونون ملے ہوسے ایک جانب وحشی مین ہی اور وہ چھوٹا ہی اسمین گڑھا ہی جسمین زند اعلی یعنے اوپر کے کلّہ کا کنارہ داخل ہوتا ہی اور دوسرا سرا اسکا جانب انسی مین ہی اور یہ سرا پہلے سرے سے بڑا ہی - اور اس سے کوئی ہڈی ربط نہین پاتی ہی مگر یہ سرا پٹھے اور رگون کے بچانے کے واسطے بنایا گیا ہی - ان دونون سرون کے بیچ مین ایک حز ہی جو مشابہ گراری کی چرخی کے ہی اسمین دو گڑھے بنائے گئے ہین ایک آگے ایک پیچھے اِن دونون مین دو زائدہ مل یعنے وہ دو گول چیزین جو مثل انار کے زند اسفل کی جز مین داخل ہوتے ہین اور انھین کے داخل ہونے سے زند اسفل کا مفصل یعنے جوڑ ملجاتا ہی اور درست ہوجاتا ہی - ساعد جسکو ذراع کہتے ہین دو ہڈیون سے مرکب ہی دونون کا نام زند رکھا گیا ہی ایک انمین سے اوپر ہی وہ دونون سے چھوٹا ہی جسکو زند اعلے کہتے ہین اور دوسرا نیچے کی طرف ہی جسکو زند اسفل کہتے ہین اور یہ ہڈی زند اسلیے سے بڑی ہی اسلیے کہ زند اسفل کو حاجت زند اعلی کے بوجھ اُٹھانے کی ہی اور بوجھ اُٹھانے والے کو چاہیے کہ جس بوجھ کو اُٹھائے اُس سے بڑا بھی ہو اور قوت مین بھی زیادہ ہو - زند اسفل اپنے نیچے کی طرف جدھر عضد کی ہڈی سے ملا ہی دو زائدہ رکھتا ہی جنکے سرے گول ہین انھین دونون کو

زندان کہتے ہیں - ایک اِن دونوں زندان کا بڑا ہے کہ متصل ذراع کے نقروں سے ہے اور ذراع کے نیچے ہے اور اسی زند کا نام اسفل
ہے - دوسرا زند اور یہ دونوں میں چھوٹا ہے اور متصل باطن ذراع کے ہے اور اوپر ذراع کے ہے - یہی دونوں زند بروقت پھیلانے ذراع کے
ان دونوں گڑھوں میں در آتے ہیں جو جز یعنے پارۂ گوشت میں ہے جو مشابہ گراری یا چرخی کی بھرکی کے ہے - اور بروقت دوہرا کرنے
ذراع کے اسوقت اسمین خم آجاتا ہے یہ دونوں زند دونوں گڑھوں سے باہر نکل آتے ہیں - اس زند کی وضع ستوی اور ہموار اسواسطے
بنائی گئی تاکہ ذراع کا دراز کرنا اور جھکانا اچھی طرح ہو جائے اور چونکہ یہ دونوں حرکتیں یعنے ہاتھ کے پھیلانے اور سمیٹنے کی دونوں ستوی
حرکت تھیں کہ انمین کسی طرح کا خم نہیں ہے لہذا یہ زند بھی ہموار بنایا گیا زند اعلی کی وضع کسیقدر کج بنائی گئی اسلیے کہ اسمین احتیاج حرکت کی
دونوں جانبوں میں تھی - عضد کے متصل جو زائدہ کہ داخل اس گڑھے میں ہوتا ہے جو چھوٹے عضد کے سرے پر ہے اور سرا عضد کا جو
متصل کف کے ہے بڑا ہے اسی سرے سے جو متصل عضد کے ہے - اسکی احتیاج اسواسطے تھی تاکہ دونوں زند کے سروں سے چسپیدگی
ان زوائد میں ہو جائے جیسے التیام رسغ کی ہڈیوں کا ہتیلی کے دونوں جوڑوں کا ہے - اور دوسرا سبب یہ تھا کہ ان دونوں سے
پائداری ان رباطات کی ہو جنسے بندش ان مفاصل کی ہوئی ہے - رسغ یعنے چھوٹی ہڈیاں ہتیلی کی مرکب آٹھ ہڈیوں سے ہیں کہ ایک
ہڈی دوسری سے ملی ہوئی اور چسپان ہے - یہ آٹھوں ہڈیاں چھوٹی چھوٹی مختلف شکلوں کی ہیں جنمین مخ یعنے گودہ نہیں ہے - رسغ بہت
ہڈیوں سے اسواسطے بنایا گیا کہ اسمین احتیاج ہتیلی کے زیادہ حرکت کرنے کی تھی اور ایک ہڈی دوسری سے چسپان اسواسطے کر دیگئی
تاکہ مضبوطی انکی زیادہ ہو جائے اور حفاظت میں زیادہ رہیں - یہ ہڈیاں سخت اور بے گودہ کی اسواسطے بنائی گئیں کہ عضل سے برہنہ اور
خالی ہیں پس بسبب سختی اور گودہ نہونے کے سردی کا اثر انمین جلد پہونچیگا - شکلیں انکی مختلف اسواسطے بنائی گئیں تاکہ انکے آپسمین
اتصال ایک ہڈی سے درست ہو جائے - یہ بات اس طرح پر ہوئی ہے کہ بعض ہڈیاں انمین سے خمدار اور بعض قبدار اور بعضی سیدھی
بنائی گئیں تاکہ سب کے یکجا ہونے سے جب بعض ہڈیاں بعض سے ملجائیں بمنزلہ ایک ہڈی کے ہو جائے - یہ آٹھوں ہڈیاں دو قطار مین
بنائی گئی ہیں - چار ہڈی انمین سے ایک قطار میں ہیں جو بعض سے بعض کو ربط دیا گیا ہے مشط کف تک جہاں کلائی نظر آتی ہے اور یہ ربط
انکا قوی رباطات اور قوی دو جوڑوں سے ہوا ہے - اور یہ دونوں جوڑ وہ ہیں جو بیچ میں رسغ کے اور بیچ میں دونوں ہڈیوں ذراع کے
واقع ہیں - ایک ان دونوں مفصل کا بڑا ہے اور دوسرا چھوٹا ہے - بڑا مفصل اس طرح پر پیدا ہوتا ہے کہ تین ہڈیاں منجملہ رسغ کی ہڈیوں کے
اسمین داخل ہوتی ہیں یہ وہی مفصل ہے جو اوپر والی قطار میں ایک گڑھا جسکی جگہ اس ہڈی میں ہے جو دونوں سروں سے دونوں زندین کی
ہڈیوں سے ملی ہے اسی گڑھے میں یہ تینوں ہڈیاں رسغ کی داخل ہو کر اس بڑے مفصل کو بناتی ہیں جسکا نام کوع رکھا گیا ہے اور یہ وہ
کنارہ زند کا ہے جو انگوٹھے کے قریب ہے اور اسی جوڑ سے ہتیلی کا پھیلانا اور سمیٹنا پیدا ہوتا ہے - مفصل صغیر یعنے چھوٹا جوڑ اسکا
التیام اس طرح پر ہوتا ہے کہ ایک زائدہ جو کنارے زند اسفل کے متصل خنصر یعنے چھوٹی انگلی کے اسمین داخل ہو کر اس مفصل کو درست
بنا دیتا ہے جسکا نام کرسوع رکھا گیا ہے بروزن زنبور جو سرا ہاتھ کی ہڈی کا چھوٹی انگلی کے نیچے کا بھی ہے پس وہ زائدہ اس ہڈی میں
داخل ہوتا ہے جو محاذی اسی کرسوع کے ہے رسغ کی ہڈیوں میں سے - اور یہ وہی ہڈیاں ہیں جو نیچے کی قطار میں ہیں اور اسی مفصل سے
ہتیلی کی حرکت آگے اور پیچھے ہوتی ہے - ہتیلی کی ہڈیاں دو قسم پر تقسیم کی گئی ہیں ایک ہڈی مشط کف کی ہے اور دوسری ہڈی انگلیوں کا
مشط کف چار ہڈیوں سے مرکب ہے اور یہ بات اس طرح پر ہے کہ مشط کف بیچ میں رسغ کی اور انگلیوں کی ہڈیوں کے ہے جہاں پر کلائی پیدا ہوتی ہے

جیسے کنگھی کی شکل پیدا ہوئی ہے اسلیے کہ مشط کف متصل زند کی چار ہڈیوں سے رسغ کے جو اوپر اور نیچے والی ہیں بندھی ہوئی ہے اور یہی مشط کف متصل انگلیوں کے ان چار انگلیوں کی چار ہڈیوں سے بندھی ہے جنمیں انگوٹھا داخل نہیں ہے مشط کف کا چار ہڈیوں سے مرکب ہونا اسواسطے تجویز کیا گیا کہ اسکے جب بعض اجزا کو آفت پہونچے سب اجزا میں اثر نہ کرے - پانچوں انگلیاں ہر ایک انہیں سے تین ہڈیوں سے مرکب ہے جنکا سلامیات نام رکھا گیا ہے بعض ان ہڈیوں کا بعض سے متصل ہے جنکا اتصال مفصلی ہے جو زوائد کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہے ان سلامیات کا یہ حال ہے کہ ایک سلامی دوسرے اس سلامی میں داخل ہوتی ہے جو اسکے پیچھے لگی ہوئی ہے اور جو اسی سلامی سے بندھی ہوئی ہے اور بیچ میں ان سلامیات کے مفاصل اور جوڑوں کی بہت سی ہڈیاں چھوٹی چھوٹی ایسی ہیں جو شاہ سمسم لیعنے تخم کنجد کے ہیں - یہ ہڈیاں اسواسطے بنائی گئیں جو خالی مقامات سلامیات کو بھر دے اور مفاصل کی مضبوطی کو زیادہ کرے - چار انگلیاں اور خنصر بنصر وسطی اور سبابہ یعنی کنارے کی انگلی سے انگشت شہادت تک مشط کف سے ملی ہوئی ہیں انکا اتصال مفصلی ہے لیکن ابہام یعنے انگوٹھا رسغ کی ان ہڈیوں سے ملا ہے جو نیچے کی قطار میں اس مقام پر ہیں جہاں وہ زائدہ ہے جو زند اعلی کی ہڈی سے ملا ہے اور یہ بات اسواسطے ہوئی ہے تاکہ انگوٹھا باقیماندہ چار انگلیوں کا مقابلہ کرے کہ جس طرح یہ انگلیاں جب کسی چیز کا گرفت کرتی ہیں جمیع جہات میں اسکے ہلانے ڈلانے پر قادر ہوتی ہیں اسی طرح انگوٹھا بھی مقابل ان انگلیوں کا ہو جائے - جو سلامیات مشط کف کے قریب ہیں وہ ان سلامیات سے بڑی ہیں جو انکے اوپر ہیں - اور جو سلامیات انگلیوں کے کنارے میں ہیں وہ ان سلامیات یعنے پوروں سے چھوٹی ہیں جو انکے نیچے ہیں خلاصہ مطلب اس فقرے کا یہ ہے کہ نیچے کا پور جو ہتیلی کے سرے سے متصل ہے بیچ والی پور سے بڑا ہے اور سرے پر کا پور بھی بیچ والی پور سے چھوٹا ہے اور یہ اسواسطے تجویز کیا گیا کہ حامل یعنے بارکش کو محمول یعنے بار سے قوی تر ہونا چاہیے

باب آٹھواں دونوں پاؤں کی ہڈیوں کے بیان میں

پاؤں چار ہڈیوں کی طرف قسمت کیا گیا ہے ایک ہڈی تو وہی ہے جو پاؤں میں اور اسکے اوپر والی عضو میں مشترک ہے اسکو ورک یعنے کولا کہتے ہیں اور تین ہڈیاں خاص پاؤں کی ہیں ایک ران کی ہڈی دوسری ساق یعنے پنڈلی کی ہے تیسری قدم کی ہڈی - کولے کی ہڈی ریڑھکی ہڈی سے ملی ہوئی ہے اسکے دونوں طرف دو ہڈیاں ہیں ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف اور ہر ایک ہڈی انہیں سے تین قسم پر منقسم ہے ایک اوپر کی طرف ہے جو ریڑھکی ہڈی سے پیچھے سے ملی ہے جسکو کولے کی ہڈی کہتے ہیں اسمیں گڑھا ہے مشابہ چینی کے جسکو حق الورک کہتے ہیں دوسری باریک ہڈی وہ ہے جہاں دونوں ہڈیوں کو دونوں طرف سے ملتی ہے جسکو استخوان تہیگاہ کہتے ہیں تیسری وہ ہڈی ہے جو آگے کی طرف ہے جسکو پیڑو کی ہڈی کہتے ہیں کولے کی حاجت ران کے جوڑ کی وجہ سے تھی - اور پیڑو کی ہڈی اور استخوان تہیگاہ کی حاجت اسلیے تھی کہ اپنے اوپر والے اعضا یعنے مثانہ اور رحم اور ظروف منی اور معاے مستقیم کی حفاظت کریں - ران کی ہڈی تمام بدن میں سب ہڈیوں سے بڑی ہے اور یہ ہڈی پیچدار ہے اوپر سے جانب بیرونی میں اور نیچے سے اندرونی جانب کی طرف - اور اسمیں نیچے کی طرف تقعیر یعنے گڑھا ہے اور آگے کی طرف تب نکلا ہے اسی ران کی ہڈی کے واسطے دو زائدہ ہیں ایک اوپر اور ایک نیچے ران کی ہڈی کے بڑے ہونے میں دو منفعتیں ہیں ایک تو یہ کہ اوپر والے اعضا کا بوجھ اٹھائے - اور دوسری منفعت یہ ہے کہ جو عضل پاؤں کو حرکت دیتا ہے اسی ہڈی پر رکھا ہے اور وہ عضل مقدار میں بڑا ہے - ران کی ہڈی کا اوپر والا جز پیچیدہ باہر کی طرف اسواسطے ہوا اور اسمیں جھکاؤ اس غرض سے دیا گیا تاکہ جو عضل اسپر رکھا ہے اسکے رکھنے کا مقام وسیع پیدا ہو اسلیے کہ یہ عضل مقدار میں بڑا تھا - اور اگر یہ عضل

اندرونی جانب مین ہوتا تو ایک ران دوسری ران سے ہمیشہ ٹکرایا کرتی - اور یہ بھی فائدہ ہے کہ پٹھے اور رگین دونون قسم کی جو اس ہڈی مین
رکھی ہین اس جانب سے محفوظ رہین اور آفتون سے محفوظ ہو جائے - اسلیے کہ یہ سب چیزین اگر اندرونی ہی طرف ہوتین محل اندیشہ اور خطرہ مین
ہوتین - اس ہڈی کا استوا اور تقعر پیچھے واسطے کے تھا اور بطرف اندرونی ہونا اسکا سبب یہی ہے جس سبب سے اسکا التوا اوپر کی طرف
جانب بیرونی سمت ہوا ہے تاکہ بدن متمکن اور مستوا اور مضبوط ہموار ہو جائے - اسلیے کہ اگر اس التوا کی جانب اندرونی ہونے سے
اس ہڈی کو میلان اور جھکاو ایک ہی طرف ہوتا تو تمام بدن اپنی جگہ برقرار اور سیدھا نہ رہتا اور نہ ایسی استواری اسمین ہوتی - اسلیے کہ اگر
یہ ہڈی کسی طرف مائل ہوتی اور جہت میلان ایک ہوتی بدن بھی اسی جہت مین جھک جاتا جدھر یہ ہڈی مائل ہوئی ہے - پیچھے اسکے تقعیر
یعنے گڑھا ہونا اور آگے گنبدار ہونا اسکی حاجت اسواسطے تھی کہ اٹھنے بیٹھنے پر قدرت اور زمین پر ٹھہرنے کی طاقت رہے - جو زائدہ اس
ہڈی کے اوپر ہے یہ ایک گول زائدہ ہے اور کولے کے حنبر یعنے ڈھکنے مین سما گیا ہے - اور جو زائدہ اسکے نیچے ہے وہ دراصل دو زائدہ ہین جو دونون
زائدہ ان دونون گڑھون مین درآتے ہین جو سرے پر ساق کی ہڈی کے ہین - ساق یعنے پنڈلی کی ہڈی مرکب دو ہڈیون سے ہے جنکا نام
دونون قصبہ یعنی نلی رکھا گیا ہے - ایک نلی انمین سے بڑی ہے اور یہ نلی اندرونی رخ مین رکھی ہے اسی کا نام پنڈلی ہے - اسکے سرے پر دو گڑھے ہین
کہ انکو ملا کر مع دونون زائدہ سر ران کے مفصل رکبہ یعنے زانو کا جوڑ پیدا ہوتا ہے - اور اسی جوڑ پر ایک ہڈی غضروفی جوہر کی گول گول رکھی
بیٹھی ہوئی ہے اسی مین وہ گڑھے ہین جو بسمت قبہ ار مقامات پنڈلی اور ران کی ہڈی کے داخل ہوتے ہین اسی کا نام استخوان رضفہ اور فلکہ ہے
دوسری نلی جو بطرف بیرونی کے ہے وہ پتلی ہے اور پہلی نلی سے چھوٹی ہے - اور یہ نلی اوپر کی طرف موضع مفصل زانو تک نہین پہونچتی ہے اور
نیچے کی طرف بڑی نلی کے مشابہ ہے اور ان دونون نلی اور استخوان کعب کے بیچ مین ایک وہ جوڑ درست بیٹھا ہے جس سے قدم کا پھیلنا
درست ہوتا ہے - اس چھوٹی نلی کے منافع تین ہین - پہلی منفعت یہ ہے کہ یہ چھوٹی نلی بڑی نلی کے ان اعضا کے اٹھانے مین جو اسکے
اوپر کے اعضا ہین مددگار ہے - دوسری منفعت یہ ہے کہ یہ چھوٹی نلی محافظ اور نگہبان ہے ان چیزون کی جو ساق مین از قسم عضل اور پٹھے
اور رگون کے ہین - تیسری منفعت یہ ہے کہ اسکے اور بڑی نلی کے بیچ مین کعب کا جوڑ درست بنتا ہے - قدم کی تقسیم چھ اجزا کی طرف
ہے - ایک تو عقب جسکو ایڑی کہتے ہین - دوسری کعب جسکو ٹخنا کہتے ہین - تیسری عظم زورقی جو ناو کی شکل پر ہے - چوتھی رسغ - پانچوین
مشط قدم - چھٹی انگلیان - عقب یعنے پاشنہ زیادہ ایک ہڈی ہے جو کعب کے نیچے رکھی ہے - یہ ایک گول ہڈی ہے جسکی گولائی اندر وار ہے
اور باہر کی طرف یہ لانبی ہے اور پتلی ہے مگر تلی تھوڑی ہے - اور نیچے اسکے ایک مقام جو زمین پر ٹکتا ہے چکنا اور چوڑا ہے اور سخت جوہر کا ہے
اسکا گول ہونا اسوجہ سے ہے کہ قبول آفات سے دور رہے - اور اسکی لمبائی باہر دار اور اسکا باریک ہونا اس سبب سے ہے کہ اسکے
اندرونی جانب تقعیر اور گہراو ہے - لیکن اسکا چوڑا ہونا دو سبب سے ہے ایک سبب یہ ہے کہ ثبات و قرار اسکا زمین پر بخوبی ہو - اور
دوسرا سبب یہ ہے کہ اسکا دعامہ اور ستون ہونا اوپر کے اعضا کے واسطے بخوبی ہو جائے - صلابت اور سختی اسکی اسواسطے ہے کہ اسکو
حامل اور بار بردار ہونے کی حاجت ہے تمام ان اعضا کی جو اسکے اوپر ہین - اور دوسرا فائدہ اسکی سختی کا یہ ہے کہ تمامی سخت اجسام کی
ٹھوکر اور رگڑے سے کچھ اسکو ضرر نہ پہونچے - کعب ایک ہڈی ہے جو پاشنہ یعنی ایڑی کے اوپر رکھی ہے اور اسی ایڑی سے مربوط ہے پیچھے کی
طرف سے مگر بندش اسکی نرم ہے - کعب سے دو زائدہ اگتے ہین ایک اندرونی طرف اور دوسرا بیرونی طرف - اندرونی زائدہ اس
گڑھے مین گھستا ہے جو بڑی نلی کے کنارے مین ہے اور یہ وہ بڑی نلی ہے جو ساق کی دو ہڈیون مین سے ایک ہڈی ہے - اور دوسرا زائدہ بیرونی

وہ داخل ہوتا ہی دونون مغاک مین چھوٹی نلی کی جو ساق کی ہڈی ہی - اور اسی مفصل یعنی جوڑ سے قدم کا پھیلنا تمام ہوتا ہی اور قدم کا جھکنا
بھی اسی سے ہی - کعب سکے وجود کی حاجت بیچ مین پنڈلی اور پاشنہ کے یہ تھی کہ پنڈلی کو تمکن اور قدرت پاشنہ پر زیادہ ہو - اسیلیے کہ
اگر پنڈلی پاشنہ پر مربوط ہوتی اسمین اضطراب حرکت بروقت زمین پر ٹیکنے کے ہوتا اور قدم ڈگمگایا کرتا - استخوان زورقی جو کشتی کی شکل پر ہی
ہڈی کعب کے اوپر والے کنارہ پر حاوی اور شامل ہی اور اسکے دونون جانب سے اور اسکے پیچھے سے بھی گھری ہی اور اسکو ربط اور بندش
کعب سے آگے کی طرف ایک رباط سے بطور اتصال مفصلی کے ہوئی ہی کہ اسی مفصل سے قدم کی حرکت دونون جانب مین ہوتی ہی - اور
یہی زورقی دونون طرف کعب کی ہڈی سے بندھی ہوئی ہی - یہ ہڈی اپنے بیرونی رخ سے پاشنہ کی ہڈی کے اندرونی رخ پر ٹکتی ہی تاکہ
زمین سے اونچی رہے اور نیچے کی جگہ اسکی اسی طرف سے مقعر یعنے گہری ہوئی ہی - اور یہ گہراو بنظر دو منفعت کے رکھا گیا - ایک تو یہ کہ
جب آدمی کھڑا ہو کسی چیز پر جو محدب اور قبدار ہو ٹھہر نہ سکتا اور گر پڑتا اور اسپر قرار پانا اسکو ممکن نہوتا - ایضاً اسکا برابر جگہ پر بھی ٹھہرنا
بخوبی درست نہوتا - دوسری منفعت یہ ہی کہ قدم اسکا ایسی ساخت کی راہ سے سبک اور ہلکا ہوگیا کہ اسکا حرکت دینا آسان ہی - رسغ کی
ہڈیان یعنے وہ پتلی ہڈیان جو پانؤن مین ہین یہ بھی چار ہین - تین انمین سے متصل اور مرتبط استخوان زورقی سے ہین اور آگے کی طرف سے
متصل تین ہڈیون استخوانہاے مشط قدم سے ہین جو بطرف اندرونی کے ہی - اور چوتھی ہڈی خنصر کے قریب رکھی ہی - اور یہ ہڈی مسدس
یعنے چھ کونہ کی ہی جسکا نام نردی رکھا گیا ہی جیسے چوسر کا پانسہ شش پہل ہوتا ہی - اور یہی ہڈی پاشنہ کے پیچھے ایک زائدہ سے مرتبط ہی
اور اس گڑھے مین در آتی ہی جو پاشنہ پا مین ہی - اور آگے کی طرف سے ان دو ہڈیون سے متصل ہوتی ہی جو مشط کی ہڈیان ہین سوا
استخوانہاے رسغ کے کہ اسپر استخوان زورقی اچھی طرح ٹھہرے اور قدم اسی طرف سے زمین پر ٹھہرتا ہی - حاجت رسغ کی ہڈیون کی
قدم مین ہونے کی وہی ہی جو حاجت کفدست مین انکے ہونے کی تھی فرق یہ ہی کہ رسغ پانؤن کی ساخت چار ہی استخوان سے ہوئی اور
آٹھ ہڈیان اسمین نہین بنائی گئین جیسے کہ ہتیلی مین رسغ کی آٹھ ہڈیان ہین - اسلیے کہ ہتیلی کی حرکت زیادہ ہی بہ نسبت قدم کی حرکت کے
اور دوسری وجہ یہ ہی کہ پانؤن کے رسغ کفدست کے رسغ سے بڑے ہین گویا ایک ہڈی پانؤن کے رسغ کی بمنزلہ دو ہڈیون رسغ کے ہی
جو کفدست مین ہین - مشط قدم مرکب پانچ ہڈیون سے ہی جو انھین چار ہڈیون سے مرکب اور موصول ہین جو رسغ مین واقع ہین
تین انمین سے جڑی ہین جو متصل جانب اندرونی کے ہین اور یہ تینون ہڈیان رسغ کی تین ہڈیون سے ملادیگئی ہین - اور دو ان پانچون
ہڈیون مین سے متصل اس ہڈی سے ہین جسکا نام عظم نردی اوپر لکھا گیا ہی - مشط کی قدم مین حاجت وہی ہی کہ جو حاجت مشط کی
ہاتھ کی ہتیلی مین تھی مگر فرق یہ ہی کہ ہتیلی کی مشط کی چار ہڈیان بنائی گئین اسلیے کہ ہاتھ کا انگوٹھا رسغ سے متصل ہی سبب اسی حاجت کے
جو اوپر بیان ہوچکی ہی کہ حرکت مین انگوٹھا مقابل چارون انگلیون کے رہے - اور مشط قدم کے پانچ رکھے گئے اسلیے کہ پانؤن کا انگوٹھا
مع اور انگلیون کے ایک ہی قطار مین ہی تاکہ قدم کا ٹھہرنا اور زور رکھنا زمین پر آگلی طرف ویساہی درست ہو جیسا پیچھے کی طرف ہی
ایڑی کے بھل پر - پانچ انگلیان پانؤن کی ہین انمین سے ہر ایک تین ہڈیون سے مرکب ہی جنکو سلامیات یعنے پور کہتے ہین سوا
انگوٹھے کے کہ وہ دو ہڈیون سے مرکب ہی اور اسکے پور کی ہڈیان چارون انگلیون کی پور سے بڑی ہین - انگوٹھے مین دو پور اسواسطے
بنائے گئے کہ قدم کو حاجت اس طرف گہرے ہونے کی تھی - انگوٹھے کی پور بڑی اسواسطے بنائی گئی کہ انگوٹھا زمین پر اکثر قدم کے ٹیکنے مین
کام دیتا ہی اور سارا بوجھ اسی پر پڑتا ہی اور اسکا بڑا ہونا درکار تھا قدم کی جہت سے ہڈیون سے مرکب ہونے کی حاجت وہی ہی جو ہتیلی کی

ہڈیون کی کثرت مین لکھی گئی - اور وہ حاجت گرفت کرنے کی ہی - اسکی توضیح یہ ہی کہ جس طرح کہ ہاتھ کی انگلیون سے گرفت کل ان چیزون کی ہوتی ہی جو قابل گرفت کے ہین اسی طرح پانون کی انگلیون سے امساک یعنی پکڑ لینا اُن مقامات کا ہی جو ماہی پشت ہون اور آدمی اُنپر چلے - اور ثبات اور برقرار رہنا اور گر پڑنا پیچھے کی طرف اُن مقامات پر جنہین حاجت کو دنے پھاندنے کی ہی - اس تمام ہڈیان بدن کی دوسو اڑتالیس ہوئین جنکا شمار اوپر سے یہان تک ہوچکا تفصیل صدر ذیل پھر شمار کیا جاتا ہی (۱) سر کی سات ہڈیان (۲) منھ کی چار ہڈیان (۳) اور اوپر والے جبڑے کی چودہ ہڈیان اور اس جبڑے مین سولہ دانت ہین (۴) اور جو ہڈی شبیہ ودکے ہی وہ ایک ہی (۵) نیچے والے جبڑے کی دو ہڈیان اور سولہ دانت ہین (۶) پیٹھ کی گریان جو بیس ہین (۷) ریڑہ کی ہڈیان تین (۸) عصعص یعنی دمچی تین (۹) پسلیان جو بیس (۱۰) قص یعنی سر سینہ کی سات ہڈیان (۱۱) مونڈھون کی دو ہڈیان (۱۲) مونڈھون کے سرون کی دو ہڈیان (۱۳) ہنسلیان دو عضد کی دو ہڈیان (۱۴) اوپر والے دونون زند اور دو نیچے والے (۱۵) ہاتھ کی انگلیون کی رسغ سولہ مشط کفین آٹھ (۱۶) ہاتھ کی انگلیون کی تیس ہڈیان (۱۷) دونون کولون کی دو ہڈیان (۱۸) دو زانوون کی ہڈیان (۱۹) زانو کی دو ہڈیان (۲۰) ساق کی نلی چار (۲۱) کعبین دو (۲۲) پاشنہ دو (۲۳) دو عظم زورقی یعنی وہ ہڈی جو ناؤ کی شکل پانون مین ہی دو (۲۴) دونون قدم کے رسغ کی آٹھ (۲۵) دونون مشط قدم کی دس (۲۶) پانون کی انگلیون کی اٹھائیس ہڈیان - یہ سب ہڈیان دوسو اڑتالیس جنکی تشریح اور منافع کو ہم اوپر بیان کر چکے واللہ اعلم

باب نوان غضروف کے بیان مین

غضروف یعنی کری نرم ہڈی کو کہتے ہین جو مشابہ اُن ہڈیون کی نرمی مین ہوتی ہی جو بچہ کی ہڈی ہی جب تک پیٹ مین رہے یا اور حیوان کا بچہ جسوقت پیدا ہوتا ہی اور ابھی گرمی اُسکے بدن کی باقی ہی - ہمنے جسوقت ہڈیوں پر کلام کیا ہی مجملاً غضاریف کا ذکر بھی کر دیا ہی اور اُن مقامات کو بھی بتلا دیا ہی جہان جہان یہ نرم ہڈیان موجود ہین اور یہ اعضا نرم ہڈیون سے ملکر ایک ذات ہوگئے ہین - وہ مقامات یہ ہین قس یعنی سر سینہ اور اطراف یعنی کنارے ہڈیون کے اور پسلیان اور شراسیف یعنی نکیلی ہڈیان کوکھ کی اور کچھ ہڈیان پیٹھ کی اور عصعص اور کنارے اُن ہڈیون کے زوائد کے جنسے مفاصل یعنی جوڑ پیدا ہوتے ہین - ناک اور دونون کانون کا کنارہ بھی غضروفی بنایا اور حنجرہ یعنی گلو اور قصبۂ ریہ یعنی پھیپھڑہ کی نلی بھی غضروفی ہی - مگر ان اعضا کے بیان کرنے کی یہ جگہ نہین ہی - یہ سب اعضا غضروفی اسواسطے بنائے گئے کہ جب انکو خارج سے کوئی جسم ملاقات کرے یا خود یہ اعضا حرکت قوی کرین یا ٹوٹ نہ جائین اور نہ انمین سوراخ ہوجائے بلکہ یہ دُہرے ہو جائین اور لپٹ جایا کرین اور پھر اپنی طبعی حالت پر رجوع کر لیا کرین اسکو جاننا چاہیے -

باب دسوان اعصاب یعنی پٹھے اور اُنکی منفعتون کے بیان مین

جب ہمنے ہڈیون اور غضاریف کا بیان کر دیا اب ہم تمام پٹھون کا حال بیان کرتے ہین اور کہتے ہین - پٹھون کی حاجت اسواسطے ہی کہ حس وحرکت ارادی تمام بدن مین پہونچے سوا ہڈی اور غضروف یعنی کری اور رباط اور غدود اور چربی کے اسلیے کہ ان پانچون مین سے کسی کی طبیعت مین یہ بات نہین ہی کہ حس و حرکت کرے - ہان مگر یہ پانچون اجزاے بدنی اسواسطے آمادہ کیے گئے ہین اور بدن مین رکھے گئے ہین کہ انکی منفعتین الگ الگ ہین جنکا بیان ہم آئندہ مقامات پر کرینگے - ایک قوم نے اطبا سے کہا ہی کہ تمام ہڈیون مین سے فقط دانتون کو حس ہی اور دانتون مین احتلاج یعنی پھڑک ویسی ہی پیدا ہوئی ہی جیسے ہونٹھ پھڑکتا ہی - اُن لوگون نے یہ بھی کہا ہی کہ دانتون کو غذا بھی

عارض ہوتا ہے یعنے حس ہو جاتا ہے اسکے بعد اُنھون نے کہا کہ یہ درد جو دانت مین محسوس ہوا ہے جسکو [illegible] کہتے ہین اسکا سبب یہی ہے
کہ [illegible] اور گوشت جو دانتون کی جڑون مین ہے اور وہ پٹھے جو ان جڑون سے گذرے ہین انھین کی حس [illegible] ہے
مترجم کہتا ہے یہ جواب [illegible] اُس قول کا جو اُپر کہا گیا کہ دانتون مین حس ہے اور طریقہ قدما کا یہی تھا کہ دو قول ہین [illegible]
حاصل اسکا یہ ہے کہ درد اور اختلاج اور درد وغیرہ جو عوارض دانتون مین محسوس ہوتے ہین انکا حس جوہر دندان کو جو ایک ہڈی ہے نہین ہے
بلکہ اسکے حس [illegible] کو مسوڑھون اور گوشت اور پٹھون کی وجہ سے ہوتا ہے جو دانتون کی جڑون مین ہین پس ثابت ہوا کہ پٹھون [illegible]
دماغ اور نخاع سے ہے اسلیے کہ دماغ ہی معدن حس اور حرکت ارادی کا ہے پٹھون کا تمام اعضا سے بدنی مین [illegible] دماغ سے ہے
یا دماغ سے بذریعہ نخاع کے ہے۔ اسکی توضیح یہ ہے کہ چونکہ بعض اعضاے بدنی دماغ سے قریب ہین جیسے وہ اعضا جو سر اور گردن مین ہین
اور بعضے اعضا دماغ سے بعید ہین جیسے دونون ہاتھ اور دونون پانون کے اعضا لہذا جو پٹھے دماغ سے پیدا کیے گئے وہ انھین عضون مین
آئے جو دماغ سے نزدیک ہے۔ اور جو پٹھے اعضاے بعیدہ مین گئے ہین انکی جاے پیدائش نخاع سے ہے جو صورت مین مثل دوسرے
بھیجے کے ہے۔ اسلیے کہ اگر وہ پٹھے اعضاے بعیدہ مین گئے ہین یہ بھی دماغ سے جاتے تو بسبب طول مسافت اور بعد راہ کے منقطع ہو
اور کٹ جاتے۔ جو پٹھے دماغ سے نکلے ہین انکا جوہر نرم بنایا گیا۔ اور جو پٹھے نخاع سے نکلے ہین انکا جوہر خشک بنایا گیا ایضاً جو پٹھے
مقدم دماغ سے نکلے ہین انکا جوہر بہت نرم ہے بہ نسبت اُن پٹھون کے جو مؤخر دماغ سے نکلے ہین۔ یہ بات اسواسطے ہوئی کہ جن پٹھون کا
مقام روئیدگی مقدم دماغ ہے انھین حاجت حس کے تعلق کی ہے اسی واسطے نرم پیدا کیے گئے تاکہ تغیر انکی اپنے محسوس پر بسہولت ہو یعنی
جس چیز کو بہ حس دریافت کرین انھین امور محسوسہ کو مفصل احساس کرلین اور احساس مین سہولت اور نرمی ہو۔ اور جو پٹھے مؤخر دماغ سے
نکلے ہین انھین حاجت تعلق حرکت کی ہے اسی واسطے خشک پیدا کیے گئے تاکہ حرکت پر انکو زیادہ قوت ہو اور برداشت حرکت کی زیادہ
کرسکین۔ دماغ سے جو پٹھے نکلے ہین وہ سات زوج ہین پہلا زوج دونون آنکھون مین جاتا ہے اور دونون آنکھون کو حس بصر دیتا ہے
دوسرا زوج وہ بھی آنکھون مین جاکر دونون آنکھون کے عضل کو حرکت کی قوت دیتا ہے۔ تیسرا زوج کچھ اسمین سے زبان کو جاتا ہے کہ
اُسکو چکھنے کی حس دیتا ہے اور کچھ حصہ اسمین کا دونون کنپٹی اور دونون ماضغ یعنے رخسارون کے دونون عضلہ اور کنارہ بینی اور دونون
ہونٹون مین آتا ہے اور کچھ اسمین سے مسوڑھے اور دانتون مین آکر حس لمس پیدا کرتا ہے چوتھا زوج منقسم ہوتا ہے اس طرح پر کہ بالا
حنک مین آتا ہے یعنے جبڑے کے اوپر تالو مین اور اسکو حس ذوق عطا کرتا ہے۔ پانچوان زوج بعض اسمین سے دونون کانون مین جاکر
انکو حس سماعت عطا کرتا ہے۔ اور کچھ اسمین سے چوڑے عضلہ مین آتا ہے جو کنپٹی مین ہے اور اسکو قوت حرکت کی عطا کرتا ہے چھٹا
زوج کچھ اسمین سے بطرف احشا کے جاتا ہے اور انکو حس عطا کرتا ہے اور کچھ اسمین سے عضل حنجرہ کو آتا ہے اور اسکو حرکت عطا کرتا ہے ساتوان
زوج زبان مین آتا ہے اور عضل حنجرہ مین اور انکو قوت حرکت کی دیتا ہے۔ ہر ایک پٹھا ان چودہ پٹھون مین جو اوپر مذکور ہوے قبل اسکے کہ
قحف یعنے کاسہ سر سے نکلے دو جھلیون سے لپٹا ہوتا ہے جنکی پیدائش دماغ کی جھلی سے ہے۔ ایک جھلی انمین کی پتلی ہے جسمین وہ رگین [illegible] ہین
جو ان پٹھون کو غذا دیتی ہین اور دوسری جھلی موٹی ہوتی ہے جو پٹھے کی حفاظت کرتی ہے اس بات مین کہ کھوپڑی کی سخت ہڈی سے
ہو کر گذرا ہے یہان تک بیان اُن مقامات کا تھا جہان تک پٹھے دماغ سے نکل کر پہونچے ہین اب شکل او صورت انکی بیان کیجاتی ہے
پہلا زوج اُن آٹھ زوجون مین سے یہ دونون پٹھے اندر سے خالی ہین اور جوہر انکا نرمی مین قریب جوہر دماغ کے ہے۔ اور تمام بدن مین

کوئی پٹھا مجوف یعنے اندر سے خالی سوائے ان دونوں کے نہین ہے - ان دونوں کے مجوف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں مین
ہوکر روح باصرہ دماغ سے آتی ہے اور دونوں آنکھوں مین جاتی ہے مقدار کثیر - اور نہ کوئی پٹھہ بدن میں ان دونوں پٹھوں سے بڑا ہے
اور نہ کوئی پٹھہ نرم جوہر ایسے زیادہ بدن مین بنایا گیا ہے - ان دونوں کی مقدار کا بڑا ہونا اسی وجہ سے ہے کہ تجویف انمین ہے یعنے
اندر انکے جگہ خالی ہے - انکی نرمی کی حاجت اسواسطے ہوئی ہے کہ جو حس انمین ہے وہ نہایت لطیف اور اسہونت اسمین تغیر آجاتا ہے اور
وہ تغیر بطور طبیعت محسوس کے ہوتا ہے - اسلیے کہ حس کے یہی معنی ہین کہ حاس کا استحالہ بطرف محسوس کے ہوجائے مقرر جسم
مراد یہ ہے کہ حس کرنیوالے پر طبیعت محسوس کا غلبہ ہوجائے مثلاً اگر ہم زرد چیز دیکھین اسمین ہماری قوت باصرہ کو زردی کی طرف
استحالہ ہو یعنے زردی ہماری آنکھون مین گویا سما جائے - یا اگر ہم گرم جسم کو چھوئین گویا ہماری قوت لامسہ مین گرمی آجائے اور
یہی معنی استحالہ حاس کے بطرف طبیعت محسوس کے ہین اس سے زیادہ طبیب کو اسکا صحیح اور غلط سمجھنا ضرور نہین ہے اور نہ اسمین
بحث کرنی چاہیے اسلیے کہ منجملہ اصول موضوعہ علم طب کے ہے دلیل اسکی علم طبیعی مین بیان ہوتی ہے مختصر اور نرمی کے ہونے سے
تغیر اور استحالہ مین سہولت ہوگی بہ نسبت سخت ہونے کے (اسلیے کہ نرم کو قبول تغیر زیادہ ہے بہ نسبت سخت کے) اسی واسطے یہ دو پٹھے
اندر سے خالی بھی بنائے گئے اور بڑے بھی ہین - ان دونوں عصب کی جائے روئیدگی اس مقام سے ہے جہان دو زائدہ ستا
سر پستان بنائے گئے ہین جنسے حاسہ شم یعنے سونگھنے کی حس قائم ہوتی ہے - جب یہ دونوں زائدہ قریب دونوں پٹھوں کے آتے ہین
یکجا اور متصل ہوکر تجویف واحد بن جاتے ہین یعنے دونوں سوراخ سے ایک سوراخ ملکر بن جاتا ہے - بعد اسکے پھر یہ دونوں جدا ہوکر
دونوں آنکھون کی طرف جاتے ہین اس شکل پر مجمع النور اور اس بات کی حاجت اسواسطے ہوئی کہ جب ایک آنکھ مین
کوئی آفت پہونچے نور بصر دماغ سے ایک ہی آنکھ آنکھ آنکھ مین آیا کرے اسی واسطے جب ہم ایک آنکھ بند کرتے ہین
دوسری آنکھ جو کھلی ہوتی ہے اسکی بصارت قوی تر بہ نسبت پہلی کے ہوتی ہے کہ جب دونوں آنکھین کھلی ہون اور اسوقت دیکھنا
ہمارا اشیا کو بھی عمدہ اور اچھی طرح سے ہوتا ہے - اور دوسری حاجت اسکی یہ تھی کہ جب یہ دونوں پٹھے دونوں آنکھون مین پہونچ گئے
اسوقت جو پٹھا کہ دماغ کے بائین حصہ سے نکلا تھا داہنی آنکھ مین آئے اور جو پٹھہ دماغ کے داہنی جانب سے آنکھ کو آیا ہے بائین آنکھ مین
جائے - پھر جب یہ دونوں پٹھے آنکھون مین پہونچ جاتے ہین ہر ایک چوڑا ہوکر پھیل جاتا ہے اور گھوم گرگرد اس رطوبت کے پھرتا ہے
جسکا نام رطوبت زجاجیہ ہے جو مشابہ آبگینہ گداختہ کے ہے جیسے پگھلائی ہوئی سپید کانچ اور اسی رطوبت پر شامل ہوکر حاسہ بصر کو لاتا ہے
یہی دونوں پٹھے بروقت نکلنے کے جوہر دماغ سے بہت ہی نرم ہوتے ہین جس طرح سے کہ دماغ یعنے بھیجا نرم ہے جب مقام روئیدگی سے
نکلے اور دور چلے ظاہری سطح انکی سخت ہوجاتی ہے اور تھوڑی سی تھوڑی سختی انمین آتی جاتی ہے اور اندرونی اجزا انکے نرم رہتے ہین جیسے
جوہر دماغ نرم ہے - پھر جب آنکھون مین پہونچ گئے اسی طرح کی نرمی انمین آجاتی ہے جیسے نرمی بروقت پیدا ہونے اور انکے نکلنے کے دماغ سے
انمین تھی - دوسرا زوج پٹھے کا اسکی پیدایش کی جگہ زوج اول کے پیچھے والے مقام مین ہے اور ہر ایک فرجان پٹھون کے نکلنے کے
ان سوراخون سے نکلتی ہے جس جگہ کاسہ سر کا وہ گڑھا مقام ہے جسمین دونوں آنکھین بنی ہین - پھر ہر ایک پٹھہ انمین جدا جدا ہوکر
آنکھ کے مقام پر اس عضل مین چلا جاتا ہے جو آنکھ کے لیے مخلوق ہوا ہے اور اسی عضل کو قوت حرکت کی دیتا ہے - تیسرے زوج عصب کا
محل نکلنا زوج دوم کے پیچھے ہے اسلیے کہ یہ دونوں منتہی ہوتے ہین دونوں بطن مقدم اور موخر دماغ کے اور اسی مقام کا نام قاعدہ دماغ

اور زوج سوم آمیزش بھی چوتھی زوج سے رکھتا ہی اور اُس سے جدا بھی ہوتا ہی- یہی تیسرا زوج بروقت خروج اپنے کے کاسہ سر سے
چار قسموں پر قسمت پاتا ہی- ایک قسم اسکی اُس سوراخ سے نکلتی ہی جسمین وہ رگ درآتی ہی جسکا نام رگ سباتی ہی اور گردن مین سے
اُترکر اُن احشا اور اعضاے اندرونی مین جاتی ہی جو حجاب کے نیچے واقع ہین- اور دوسری قسم اسکی اُس سوراخ سے نکلتی ہی جو کنپٹی کی
ہڈی مین ہی اور پھر متصل اُس پٹھہ کے ہوتی ہی جو زوج پنجم سے آتا ہی- اور تیسری قسم اسکی اُس سوراخ سے نکلتی ہی جو اُس ہڈی مین جو
آنکھ کے خانہ اور گھر کے نام سے مشہور ہی کہ اُسی سے زوج دوم بھی نکلتا ہی یعنے اُسی مین ہوکر نکلتا ہی- اور بروقت نکلنے کے اس جگہ سے اسکی تین قسمین ہوجاتی ہین
ایک قسم تو بطرف ماق اصغر یعنے چھوٹے کویہ کو جاتی ہی اور کنپٹیون کے دونون عضل اور کویہ کے عضل مین تقسیم پاتی ہی- اور دوسری قسم اسکی بڑے
کویہ کی طرف جاکر اُس سوراخ مین نفوذ کرتی ہی جسمین ناک گھسی ہوئی ہی اور ناک کے اندر اسکی پھر تقسیم ہوجاتی ہی اور تیسری قسم اسکی اِس مجری اور
گذرگاہ مین جاتی ہی جو وجنہ یعنے گال مین ہی اور وہان اسکی دو قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم اسکی مُنھ کے جوف مین داخل ہوتی ہی اور دوسری
قسم مُنھ سے باہر نکلکر ہونٹ کے کنارے پر تقسیم پاتی ہی زوج سوم کی چوتھی قسم اوپر کے لحی مین گذرتی ہی اور اکثر حصہ اسکا طبقہ زبان مین
تقسیم پاکر رہجاتا ہی اور اس طبقہ زبان کو چکھنے کی حس عطا کرتا ہی- اور بعض حصہ اسکا دانتون کے جبڑون مین اور مسوڑھون مین منقسم
ہوتا ہی نیچے کے لحی مین اور نیچے والے ہونٹ مین بھی تقسیم پاتا ہی- زوج چہارم کے پیدا ہونے کی جگہ تیسری زوج کے دونون پٹھون کے
نیچے ہی اور زوج سوم سے یہ زوج ملتا بھی ہی اور الگ بھی ہوجاتا ہی- اسکی تقسیم حنک اعلیٰ مین یعنی اوپر کے جبڑے کے اُس طبقہ مین
ہوتی ہی جو شل جھلی کے منڈھا ہوا ہی اور اسی طبقہ کو حس لمس یہ زوج عطا کرتا ہی- پانچوین زوج کے دونون پٹھے اُنمین سے ہر ایک
جس مقام سے نکلتا ہی دو دو قسموں پر منقسم ہوجاتا ہی گویا ہر ایک پٹھے سے ایک زوج پیدا ہوتا ہی- ایک ان دونون کا اسکا مقام
روئیدگی حصہ مقدم دماغ ہی زوج سوم کے پیچھے ہی- اور یہ قسم دو کانون کے اُن سوراخون مین داخل ہوتی ہی جنکو مسامع کہتے ہین- اور
جسوقت یہ دونون کان کے کسی ایک سوراخ تک پہونچتی ہی پھیل کر جھلی سی ہوجاتی ہی اور سوراخ کو ڈھانپ لیتی ہی
اور اسی زوج سے سُننے کی قوت ہوتی ہی- دوسرا زوج اِن دونون مین کا اسکا محل پیدائش اِس زوج کے پیچھے ہی یہ زوج بیچ مین
اُس ہڈی کے سوراخ سے نکلتا ہی جسکا نام عظم حجری ہی اور اعمی نام سے بھی مشہور ہی بدون اسکے کہ وہ اعمی ہوا سیلیے کہ اعمی بے سوراخ کی
ہڈی کو کہتے ہین جو بند ہو گوشت وغیرہ سے بلکہ یہ عظم حجری کھلی ہوئی ہی- پھر جسوقت یہ زوج تیسرے زوج کے ہمراہ ہوجاتا ہی دونون کی
تقسیم ہوکر دونون کے اقسام اپسمین ملجاتے ہین اور اگر حصہ اسکا جو بڑے عضلے سے متصل ہوتا ہی وہ عضلہ جو رخسارے کو تنہا حرکت دیتا ہی
بدون اسکے کہ جبڑے کو ہلائے- اور باقی حصہ اسکا دونون کنپٹیون کے عضل تک جاکر تیسرے زوج کو اس بارے مین مدد دیتا ہی کہ حس
اِن عضل کو عطا کرے- چھٹا زوج اسکا محل پیدائش مؤخر دماغ ہی جہان وہ دو دونون سوراخ ہین جو نزدیک دونون کنارہ درز لامی کے
ہین- اِن دونون سوراخون میں ہر ایک سوراخ سے تین پٹھے نکلتے ہین ایک وہ ہی جو عضل حلق تک پہونچتا ہی اور زبان کی جڑ تک
پس ساتوین زوج کی امانت کرتا ہی زبان کے ہلانے مین اور دوسرا پٹھا اُس عضلہ تک آتا ہی جو شانہ پر ہی اور تیسرا پٹھا اور یہ تینون مین
بڑا ہی گردن سے اُترکر احشا تک آتا ہی اور وہان تک جاتا ہی جس مقام پر وہ رگ جندہ ہی جسکا سباتی نام ہی- یہ پٹھا جسوقت گردن سے
گذرتا ہی اسکے تین شعبہ ہوجاتے ہین اور وہ تینون اُس عضل مین متفرق ہوتے ہین جو خاص حنجرہ سے ہی اور جسکا سرا اوپر تک ہی پھر
جسوقت یہ سینہ تک پہونچتا ہی اسکے شعبہ اوپر کو پھر جاتے ہین جو اوپر تک اور عضل حنجرہ تک جاتے ہین وہ عضل جسکا سرا نیچے تک ہی- یہ پٹھا

وہی ہی جسکا عصب راجع نام ہی جو اوپر کی طرف پلٹتا ہی۔ اور اس سے بھی تین شعبہ نکلتے ہین جو قلب اور پھیپھڑہ کی نلی اور مری مین جاتے ہین
جب یہ پٹھہ حجاب کے نیچے تک اُترتا ہی اکثر حصہ اسکا فم معدہ سے ملتا ہی اور باقی ماندہ تمام احشا سے ملتا ہی اور اقسام کو اُس پٹھے کے مخلوط
ہوتا ہی جو یہانتک اُترتا ہی زوج سوم سے۔ ساتوین زوج کے دونون پٹھے اُنکا مقام روئیدگی وہ مقام ہی جو منتہا جز مؤخر دماغ کا اور
ابتدا نخاع کی ہی اور اکثر حصہ اسکا عضل زبان مین متفرق اور منقسم ہوتا ہی۔ اور اسی مین سے تھوڑا جز اُس عضل سے متصل ہوتا ہی
جو اوپر سے نمایان اُس غضروف کے ہی جو سپر سے مشابہ ہی منجملہ اُن غضروفہاے حنجرہ کے اور اُن دونون عضلہ سے متصل ہوتا ہی جو
دونون پشت مین کنارون سے اُس ہڈی کے جو لام سے خط یونانی مین مشابہ ہی۔ یہ ساتون زوج اُن پٹھون کے ہین جو دماغ سے
نکلے ہین **نخاع کا بیان** نخاع ایک گاڑھی چیز ہی جو دماغ سے اُگتی ہی اور پیٹھ کی گریون مین اُترتی ہی اول گریا سے آخر گریا تک۔
ابتدا اسکے نکلنے کی اُس مقام سے ہی جہان سے جز مؤخر دماغ کی تمامی ہوجاتی ہی اور نخاع کا یہ مقام وہ ہی جو قریب پہلی گریا کے
گردن کی گریون مین سے ہی۔ اور اسکی احتیاج اسواسطے ہوئی تاکہ نخاع سے وہ پٹھے اُگین جو اُن مقامات مین آتے ہین کہ گردن کے
نیچے ہین۔ اور انھین اعضا تک دماغ سے قوت حس و حرکت ارادی کو پہونچاوین۔ اسکی مثال ایسی ہی جیسے کوئی بڑی نہر ایسی جسمین
چشمہ سے پانی گرتا ہو اُس سے چھوٹی چھوٹی نہرین اور نالیان ملین کہ اس پانی کو اُٹھالین اور باغ اور کھیتون کی کیاریون مین
پہونچائین وہ کیاریان جو سر چشمہ سے دور ہون۔ اسلیے کہ اگر یہ پانی اُسی نہر سے ہر ایک نالی اور چھوٹی نہر مین بے ذریعہ نہر کے چشمہ سے
پہونچتا ہر آئینہ پانی کے آنے کی راہ مین دوری ہوتی اور جسقدر پانی اِن کنارون مین آتا تھوڑا ہوتا اور اسکے تھوڑے ہونے کے
دو سبب تھے ایک تو مسافت کا طولانی ہونا دوسرے راہ کی دوری۔ اور اسکا بھی کھٹکا تھا کہ کہین سے اسکی آمد بند نہو جاے
پس عملہ آبپاشی پر اسکی اصلاح دشوار ہوتی اسلیے کہ راہ آمد کی دور تھی۔ یہی حال دماغ کا ہی اب دماغ کو بمنزلہ چشمہ کے فرض کرو
اسلیے کہ حس و حرکت ارادی کی اسمین قوت ہی اور نخاع جو دماغ سے اُگتا ہی اسکو بمنزلہ نہر عظیم کے سمجھو جسمین پانی کی جگہ قوت حس اور
حرکت کی بہتی ہی۔ اور جو پٹھے نخاع سے اُگے ہین بجاے چھوٹی چھوٹی نہرون کے ہین اور بجاے کاریز اور نالیون کے ہین کہ اُنمین ہوکر قوت
حس اور حرکت کی آتی ہی اور نیچے والے اعضا تک یہی پٹھے حس و حرکت کی قوت پہونچاتے ہین اب حس و حرکت کا جانا طرف اعضاے
بعیدہ کے اُنکے واسطے راہ قریب کی درست ہوگیا۔ اور اگر پٹھے دماغ سے نیچے والے اعضا مین اُترتے ضرور حس اور حرکت اِن اعضاے
زیرین کی ضعیف ہوتی اسلیے کہ قوت بسبب دوری سیاقت کے کم آتی اور جسقدر آتی وہ بھی کمزور ہوتی۔ اور یہ بھی ہوتا کہ بعض حصہ
قوت کا قطع ہوجاتا بوجہ اعصاب کے طولانی ہونے کے اور بسبب کثرت حرکت اُنھین پٹھون کے۔ جسقدر پٹھے نخاع سے پیدا ہوے ہین
سب اکتیس ۳۱ زوج ہین۔ اور ایک پٹھہ فرد بلا زوج ہی۔ اُن اکتیس ۳۱ ازواج سے گردن مین آٹھ ۸ زوج ہین اور پشت مین بارہ ۱۲
اور قطن یعنے تہیگاہ مین پانچ اور عجز کی ہڈی مین تین زوج اور خود عصعص مین تین زوج اور ایک فرد ہی جسکا جوڑا نہین ہے۔ پہلا
آٹھ زوج جسکا محل نشو و نما اور مقام روئیدگی گردن مین ہی اِن آٹھون زوج مین سے ایک زوج کے دونون پٹھے اُس سوراخ سے
نکلتے ہین جو فقار اولے یعنے پہلی گریا مین ہی اور یہ زوج فقط عضل مین سر کے پھیلتا ہی۔ دوسرا زوج انھین آٹھون مین سے
اُس جگہ سے نکلتا ہی جو درمیان اسکے اور دوسری گریا کے ہی اسمین سے کسیقدر تو سر کی جلد مین منقسم ہوتا ہی اور اسکو حس لمس یعنی
چھونے کی دیتا ہی اور کسیقدر اُس عضل مین پہونچتا ہی جو گردن کے پیچھے ہی اور کسیقدر اُس تھوڑے عضل مین آتا ہی جو شانہ پر ہی۔

تیسرا زوج اسکا اُس سوراخ سے نکلتا ہی جو درمیان دوسری اور تیسری گُریا کے ہی اور جسقدر نیچے اُترتا ہی باریک ہو جاتا ہی - اس زوج کی ہر ایک
فرد منقسم دو جزو کی طرف ہوتی ہی اُنمین سے ایک جزو بطرف خلف یعنے پیچھے کی طرف یہ پہونچتا ہی اور اُسی عضل کے عمق اندرونی مین ہوکر
گذرتا ہی جو اسی جگہ پر ہی - اور دوسرا جزو آگے کو جاتا ہی - چوتھا زوج ان آٹھون مین سے وہ اُس سوراخ سے نکلتا ہی جو درمیان تیسری
اور چوتھی گُریا کے ہی اور اسکے ہر ایک فرد کے دو دو جزو ہوتے ہین دونون مین سے بڑے جزو پس گردن جاتے ہین جنکا شروع چوتھی گریا کے
کانٹے سے ہوتا ہی اور اسمین سے چند شعبہ نکل کر اُس عضل مین متفرق ہوتے ہین جو درمیان سر اور گردن کے مشترک ہی - پھر پلٹ کر گریا کے
کانٹے سے آگے کی طرف رجوع کرتا ہی - اور اُس جگہ پر اس سے چند شعبہ نکلے ہین جو عضل صلب مین متفرق ہوتے ہین - اور چھوٹا جزو آگے
کی طرف جاتا ہی اور اُس سے وہ جزو منقسم ہوتا ہی جو زوج سوم مین آمیزش پاتا ہی - پانچوان زوج اُس سوراخ سے نکلتا ہی جو درمیان مین
چوتھی اور پانچوین گریا کے ہی اور ہر ایک فرد کے اُنمین دو حصہ ہوتے ہین ایک اُنمین سے جو دونون مین چھوٹا ہی شانہ کے اوپر کی طرف
گذرتا ہوا اور اُس عضل مین جاکر متفرق ہوتا ہی جو وہان پر ہی - اور دوسرا جزو جو بڑا جزو ہی اُسکی دو قسمین ہین ایک قسم پشت کے اوپر ہوکر
گذرتی ہی اور اُس چوڑے عضلہ تک جو شانہ پر ہی اور اُس عضلہ مشترکہ تک جو درمیان سر اور گردن کے ہی جاتی ہی اور دوسرا جزو ان اجزا
مخالط اور آمیختہ ہوتا ہی جو پانچوین اور چھٹی اور ساتوین زوج کے اجزا ہین اور یہ ایسے ازواج عصب ہین کہ انکے مخرج گردن سے ہین اور
یہی جزو وسط حجاب تک پہونچتا ہی - چھٹا زوج انھین آٹھون ازواج مین سے اُس سوراخ سے نکلتا ہی جو درمیان پانچوین اور چھٹی گریا کے
ہی - اور ساتوان زوج سوراخ سے چھٹی اور ساتوین گریا کے - اور آٹھوان زوج ساتوین اور آٹھوین گُریا کے بیچ سے - اور یہ تینون زوج
بہت سے اقسام پر منقسم ہوتے ہین کہ بعض اقسام انکے عضل سر اور گردن کو آتے ہین اور بعض اقسام انہین سے عضل قلب کو اور بعض اُنمین سے
عضل حجاب کو آتے ہین - سواے آٹھوین زوج کے اقسام کے کہ اُسکی کوئی قسم حجاب مین نہین آتی ہی - اور بعض انھین اقسام کے ابط یعنی
زیر بغل آتے ہین تا اینکہ وہان تک پہونچتے ہین جو شانہ مین گہرا مقام ہی یعنے شانہ کی ہڈی مین اور جس سے عضد کی حرکت پیدا ہوتی ہی اور اُس
عضد کے جزو تک آتے ہین جو ساعد مین ہی اور کفدست کی حرکت اُس سے قائم ہوتی ہی - اور ہتیلی تک بھی اُسی آٹھوین زوج کا حصہ آتا ہی
جس سے اُنگلیون کی حرکت کا قیام ہی اور بعض اسی آٹھوین زوج کے حصون مین سے دماغ کی کھال تک آتا ہی اور اُسکو حس عطا کرتا ہی
اب رہے بارہ زوج عصب نخاعی کے جو پشت کی گُریون سے اُگے ہین - اُنہین سے پہلا زوج اُس مقام سے نکلتا ہی جو درمیان پہلی اور دوسری
گریا کے ہی منجملہ پشت کی گُریون کے - اور اس پہلی زوج کی تقسیم یون ہوتی ہی کہ بعض حصہ اسکا اُس عضل مین جاتا ہی جو درمیان پسلیون کے ہی
اور بعض مقدار اسکی پشت کے عضل مین - اور باقیماندہ اضلاع اول یعنے پسلیون کے پہلے اعداد مین جاتا ہی اُسکے بعد گردن کی آٹھوین زوج
عصب سے متصل ہو جاتا ہی اور پھر کفدست کو آتا ہی اور ہتیلی کو حس اور حرکت کی قوت دیتا ہی - دوسرا زوج ان بارہ ازواج مین سے
اُسکا خروج بیچ سے دوسری اور تیسری گریا کے ہی منجملہ سینہ کی گُریون کے اور اسی زوج دوم کا ایک جزو عضد کی جلد تک بھی پہونچتا ہی اور اسی
جلد مین حس کی قوت پہونچاتا ہی - اور باقیماندہ اسمین سے منقسم ہوکر ایک قسم اُسکی آگے کو آکر اُس عضل مین پھیلتی ہی جو درمیان پسلیون کے
اور اُس عضل کے ہی جو سینہ پر ہی - اور دوسری قسم اسکی متفرق ہوکر عضل صلب اور شانہ مین پہونچتی ہی اور دونون کو قوت حرکت عطا کرتی ہی - اسی
طرح سب ازواج پٹھون کے جو پیٹھ کی جانب گردن سے نکلے ہین کہ ہر ایک اُن اعصاب کا منقسم ہوتا ہی عضل صلب مین جو قریب اُسی گریا کے
جس سے وہ عصب نکلا ہی اور اُن اعضا سے قریب ہین جو قریب صلب یا قریب پشت کی گُریون کے ہین اور ہر ایک زوج اُن پٹھون کے

اور انہین سے جو شعبہ اُن گریون سے نکلتے ہین ہر ایک اُنہین سے دو گریون کے بیچ سے ہوکر نکلتا ہو سوا بارھوین زوج کے کہ وہ خاص بارھوین گریا سے نکلتا ہو۔ جو پانچ زوج کہ اُنکا مخرج قطن خواہ تہیگاہ کی گریون سے ہو اُنہین سے بھی ہر ایک قطن کی گریون سے نکلتا ہو کہ بعض اُنہین سے آگے چلا جاتا ہو اور آگے کی طرف جاکر اُس عضل مین متفرق ہوتا ہو جو قطن پر ہو اور بعض اُنکا متفرق اُس عضل مین ہوتا ہو جو بطن یعنے پیٹ پر ہو اور بعض اُنکا نیچے اتر کر اُس سے بڑے بڑے شعبہ پانؤن تک برآمد ہوتے ہین۔ تین زوج ان پٹھون کے جنکے نکاس استخوان عجز سے ہو انہین سے ہر ایک عجز کی ہڈی کے سوراخون سے نکلتا ہو اور پھر اُسکی تقسیم ہو جاتی ہو اس طرح پر کہ بعض اقسام اُسکے اُس عضل مین متفرق ہوتے ہین جو عجز کی ہڈی پر ہو اور جو اجسام قریب اسی ہڈی کے ہین اُنہین بھی متفرق ہوتے ہین۔ اور بعض اقسام اُسکے آمیختہ اُن ازواج عصب کو ہوتے ہین جو ازواج پیٹے قطن کے پٹھون کے ہین اور اُنھین قطن کے پٹھون کے ہمراہ پانؤن تک یہ اقسام بھی اتر آتے ہین اس طرح پر کہ انکی بہت سی مقدار پانؤن مین آجاتی ہو جو تین زوج عصعص سے اُگتے ہین اور جو تنہا پٹھہ کہ اُسکا جوڑا نہین ہو انہین سے پہلا زوج عجز کی تیسری ہڈی اور عصعص کی پہلی ہڈی کے بیچ سے نکلتا ہو۔ اور تیسرا زوج انہین سے دوسری اور تیسری ہڈی سے عصعص کی نکلتا ہو۔ وہ اکیلا پٹھا آخر حصہ سے عصعص کے نکلتا ہو **مترجم کہتا ہو** اس مقام پر دوسرے زوج کی تصریح چھوٹ گئی ہو اور یہ غلطی کتاب کی ہو اور اسکا مقام لشو موجب تصریح ارباب تشریح کے وہی ہو جو اُن زوج کے بعد کا مقام ہو **متن** یہ سب زوج پٹھون کے بہت سے اقسام کی طرف منقسم ہوتے ہین بعض اُنکے عضل مقعد مین جاکر متفرق ہوتے ہین اور بعض انکے عضل قضیب یعنی ذکر مین متفرق ہوتے ہین اور بعض اُنکے عضل مثانہ مین جاتے ہین اور بعض اُنکے نفس قضیب مین۔ یہی سب پٹھے بدن کے ہین جو شمار مین اڑتیس زوج ہین اور ایک فرد پٹھے کی جسکا جوڑہ نہین بیان پٹھون کا تھا

باب گیارھوان رباطات اور اوتار کے بیان مین

رباطات کا جوہر اصلی ہڈی اور پٹھے کے بیچ مین ہو اسی واسطے رباطات مین خون نہین ہو جیسے کہ اُن مین حس نہین ہو۔ رنگ مین انکے سفیدی بہ نسبت ہڈی کے کم ہو اور پٹھے سے زیادہ ہو۔ جوہر مین انکے سختی ہڈی سے کم ہو اور پٹھے سے زیادہ ہو۔ اُنکی پیدائش کا مقام ہڈیون کے کنارے سے ہو اور اسی واسطے حس اُنہین نہین ہو اسلیے کہ حس اُسی چیز مین ہوتی ہو جسکی پیدائش دماغ یا نخاع سے ہو۔ رباط کی طرف حاجت دو منفعت کی راہ سے ہوئی ایک ہڈیون کی بندش مفاصل کے مقامات مین اور یہ بات اس طرح پر ہوتی ہو کہ ہر ایک دو ہڈیون کے کنارے جو دونون ملے ہوئے ہین رباط مثل ہوتی ڈور کے پیدا ہوتا ہو کہ ایک ہڈی کے سرے کو دوسری ہڈی کے سرے سے باندھ دیتا ہو جس طرح لکڑی رودہ سے باندھی جاتی ہو۔ دوسری منفعت یہ ہو کہ عضل کو ہڈیون سے یہی رباط باندھ دیتے ہین۔ رباط کی شکل اعضاے جسم مین مختلف ہو بعض مقام کا رباط گول پیدا ہوا ہو مثل گول ہونے عصبہ کے اور ایسا رباط اُن مقامون مین پیدا کیا گیا جہان پر عضل نہین ہو تاکہ رباط قبول آفات سے محفوظ رہے جیسے اُس جوڑ مین جہان پر رسغ کو دونون زندین سے جوڑا ہو کہ یہ مقام عضل سے خالی ہو۔ اور بعض رباط چوڑا پیدا کیا گیا اور چوڑے رباط کی حاجت اسواسطے ہوئی ہو تاکہ متصل ہڈیون کی بندش استواری حاصل ہو اسلیے کہ جو چیز رباطات مین چوڑی ہو جیسے فیتہ اُسکی بندش مین استواری اور استحکام زیادہ ہوتا ہو۔ اور بعض رباطات چوڑے اور پتلے پیدا کیے گئے مشابہ جھلی کے اور اسی طرح پر دوسرے اوتار بھی ہین۔ اسی رباطات کی خلقت اسواسطے ہوئی کہ پٹھون کی اور رگون کی حفاظت کرین جسوقت یہ دونون اُن ہڈیون پر گذرین وہ ہڈیان جو عضلات سے خالی ہین جیسے زندین کے دونون کنارے۔ اسلیے کہ جو اوتار اُس عضل مین اُگتے ہین

جو خاص ساعد مین ہی اسواسطے کہ رسغ کو حرکت دین وہ اوتار ہر طرف سے منڈھے ہوے ہین اُن جھلیون سے جو رباطات کی قسم سے ہین یہ جھلیان
دونون کنارے سے رسغ کی ہڈیون کے پیدا ہوتی ہین اور اوتار پر لپٹ جاتی ہین اور اُنکو آفات سے بچاتی ہین یعنے جو آفتین خارج سے اوتار پر
وارد ہونے والی ہون اُنسے بچاتی ہین۔ اور اندرونی سختی ہڈیون سے بھی اوتار کی حفاظت کرتی ہین۔ یہی حال اُنکا تمام اعضاے بدن مین ہی
جو نظیر اور مشابہ مفاصل رسغ کے ہین۔ اوتار کا جوہر بیچ مین رباط اور پٹھے کے ہی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ اوتار کا مقام پیدایش اُس پٹھے سے ہی
جو عضل تک آیا ہی اور اُس رباط سے ہی جو ہڈی سے اُگا ہی۔ اسلیے کہ پٹھہ جب عضلہ تک پہونچتا ہی اُسکی تقسیم ہو جاتی ہی اور عضلہ کے
اجزا مین کچھ ٹھہر جاتا ہی اور لیف سے اُسی عضلہ کے ملجاتا ہی اور اُسکی ہمراہ ایک جز اُس رباط کا بھی ملجاتا ہی جو ہڈی سے اُگا ہی اور اس
سب کو ملاکر عضلہ کہتے ہین مترجم کہتا ہی مراد یہ ہی کہ پٹھہ جسوقت عضلہ بنتا ہی تو وہ جز پٹھے کا تقسیم پاکر اور لیف اور رباط سے ملکر جو
مجموعہ حاصل ہوتا ہی اُسکو عضلہ کہتے ہین متن پھر پٹھے اور رباط سے ملکر ایک جسم اُس عضلہ کے سرے کے پاس سے نیچے اُترتا ہی
جو عضلہ متصل ایسے عضو کے ہی جسکی حرکت اسی عضلہ سے متعلق ہی۔ اور یہ جسم جو اُترا ہی اسمین کسی طرح کی آمیزش گوشت سے اُس
عضلہ کے نہین ہوتی جسکے کنارہ سے یہ جسم نکلتا ہی پھر یہ جسم اُترکر آتا ہی جو محتاج حرکت کا ہی اور اُس سے آکر ملجاتا ہی اسی واسطے جوہر
اصلی وتر کا درمیانی پٹھے اور رباط کے جوہر کے ہوا۔ اور منفعت وتر کی بھی مرکب رباط اور عصب کی منفعت سے ہوئی۔ اسکی وجہ یہ ہی
کہ وتر کی شان سے یہ بات ہی کہ حس اور حرکت کرے اور عضل کو ہڈیون سے باندھ دے۔ اوتار کی شکل بھی مختلف ہی مثل رباط کے اور
اسکا ثبوت یہ ہی کہ بعض قسم اوتار کی گول ہین اور بعض چوڑی ہین اور بعض چوڑائی مین زیادہ ہین مگر پتلی ہین مثل جھلیون کے۔ گول قسم
وتر کی وہی ہی جو ایسے مقام پر ہو کہ جسکا نشو و نما سرے سے اُس عضلہ کے ہوا ہو جو متصل ایسے جوڑ کے ہو جسکو یہ حرکت دیتا ہی اور
یہ بات اسواسطے تجویز ہوئی تاکہ قبول آفات سے دور رہے۔ مثل اُن اوتار کے جو رسغ کے جوڑ مین آتے ہین اُس عضلہ سے جو ساعد کے
جوڑ پر رکھا ہی۔ چوڑا وتر وہی ہی جو خاص مفصل سے ملا ہو اس وتر کی حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ جوڑ سے بہت سے اجزا کو روکے
اور سمیٹے۔ بہت چوڑے اور پتلے اوتار جو مثل جھلی کے ہین اُنکی طرف حاجت تین منفعت کے واسطے ہوئی ایک یہ کہ عضو کو لمس کی قوت
مین خوبی اور تیزی عطا کرے جیسے وہ قسم وتر کی جو باطن کف دست کی جلد کے نیچے بچھائی گئی ہی اسلیے کہ یہ جلد آلہ ہی کہ جس سے تمام
کیفیات ملموسہ کا امتحان کیا جاتا ہی یعنے جتنی چیزین چھونے اور ٹٹولنے سے کسی کیفیت پر شامل ہوتی ہین اسی جگہ سے اُنکا احساس
کیا جاتا ہی۔ دوسری منفعت ایسے چوڑے وتر ہمراہ پہلی منفعت کے یہ ہی تاکہ جس عضو مین ہو اُسکی سختی بھی زیادہ کرے جیسے وہ چوڑا وتر
جو پاؤن کے تلوے کی جلد مین رکھا گیا ہی اسلیے کہ پاؤن کے تلوے کی جلد کو باوجود اسکے کہ اُسکو حس لمس درکار تھی سختی کی بھی اُسکو
حاجت تھی۔ اسلیے کہ جب اپنے پاؤن سے آدمی سخت اور کھر کھری چیزون پر چلے تو اُنکی ایذا پر صبر بھی کر سکے۔ تیسری منفعت ایسے
وتر کی یہ ہی کہ تمام جھلیون کو چھپائے اور اُنکی حفاظت کرے جیسے وہ دو وتر جو نکلے ہین اُن دو چوڑے عضلون سے جو پیٹ پر ہین
کہ یہ دونون اُس جھلی سے متصل ہوتے ہین اور اُنہین ملجاتے ہین جو پیٹ پر کھنچی ہوئی ہی پس اس جھلی کی سختی اور صلابت کو بڑھاتے ہین۔
اسی طرح تمام اوتار جو عضل شکم سے نکلے ہین پتلے ہین اور مثل جھلیون کے باریک ہین یہ مختصر کلام پٹھے اور اوتار اور رباطات مین تھا

باب بارھوان ساکن رگون اور اُنکے منافع کے بیان مین

ساکن رگین جنکو اوردہ کہتے ہین اُنکی پیدایش کی جگہ جگر ہی۔ اِن رگون کی حاجت اسواسطے ہوئی کہ جگر کا خون اِن رگون مین چل کر

تمام اعضاے بدن مین پہونچے تاکہ اُنکو خون سے غذا ملے - ان رگون کا جوہر جسمانی بودہ اور نرم ہے اور اُسکا ایک ہی طبقہ ہے اُسکے
نرم ہونے کی حاجت اسواسطے ہوئی کہ جوہر جگر کے قریب رہے اور اُسکے مشابہ ہون اس بارے مین کہ جو کچھ ان رگون مین غذا سے
نچوڑ کر پہونچے یا جو کچھ خون بنکر جگر مین اُن رگون تک پہونچے اُسکی تحلیل کردے ان رگون مین ایک طبقہ بنایا اُسکی حاجت یہ تھی کہ
انکی خلقت جگر سے خون جذب کرنے کے واسطے ہوئی ہے اور خون کو اعضاے بدنی تک پہونچانے کی غرض سے ہوئی - اور یہ حاجت
اسواسطے ہے کہ اُن اعضا کو خون سے غذا ملے - اور تیسری حاجت انکی خلقت سے یہ ہے کہ غذا کو آنتون سے جذب کرین اور جگر تک
پہونچائین - ان رگون مین دو طبقہ کی حاجت اسواسطے نہین ہوئی کہ جو خون ان رگون مین ہوکر اعضا تک جاتا ہے اُسکو حاجت اس
بات کی ہے کہ بجنسہ بے تغیر اُنمین پہونچے - اُس خون مین ایسی بات نہین ہے جو متحرک رگون مین ہے اسلیے کہ وہ رگین دو طبقہ کی بنائی گئین
تاکہ جو خون اُنمین سے ہوکر اعضا تک پہونچے وہ ایک شی لطیف اور رقیق ایسی ہو جو طبیعت مین قریب طبیعت روح کے ہو - جگر سے
جو رگین اُگتی ہین شمار مین دو ہین - ایک کا محل پیدایش مقعر جگر سے ہے یعنے جدھر جگر کا گہراو ہے اور اسکا نام باب رکھا گیا ہے - دوسری
رگ کا مقام پیدایش محدب جگر سے ہے یعنے جو رخ جگر کا باہی پشت ہے اس رگ کا نام اجوف ہے - جس رگ کا نام باب رکھا گیا ہے
اُسکی جڑ ہی کے اندر پانچ قسمین ہو جاتی ہین قبل اسکے کہ جگر سے باہر نکلے اور یہ پانچون قسمین اطراف پنجگانہ جگر سے اُگتی ہین پھر
جسوقت یہ رگ جگر سے نکلتی ہے آنتون کے اُس درمیانی مقام مین اُترتی ہے جہان پر وہ آنت ہے جسکا نام اثنا عشری ہے کہ وہ ہر آدمی کی
ناپ سے بارہ اُنگل ہوتی ہے اور اُسی آنت سے یہ رگ اُس عصارہ کو غذا کے لیتی ہے جو اثنا عشری مین پہونچتی ہے اور اُس سے لیکر اُسی
عصارہ کو جگر مین پہونچاتی ہے - اور کبھی اسی رگ سے چند پتلے پتلے شعبہ نکلکر اُس نرم گوشت تک جاتے ہین جو گرد جداول کے ہے
(جداول کا بیان آگے آتا ہے) اور دوسرا شعبہ متفرق ہوکر اُن مقامات پر جاتا ہے جو معدہ سے آنت کے متصل ہین جسکا نام بھی باب رکھا گیا
اور یہ مقام بھی معدہ کے نیچے ہے - یہان سے جو کچھ غذا یہ رگ پاتی ہے اُسکو جگر تک پہونچاتی ہے از انجملہ چھ اور رگین ہین جو ان دونون رگون سے
بڑی ہین ایک اُنمین کی جانب سطح معدہ تک جاتی ہے یعنے جو رخ معدہ کا ہموار اور سطح ہے اور یہ بائین طرف اُگتی ہے تاکہ جگر سے اُس
جانب کو غذا پہونچائے - اسلیے کہ باطن معدہ کو عصارہ غذا سے اُسوقت غذا ملتی ہے جسوقت معدہ اُسکو ہضم کرتا ہے - دوسری رگ
اُنمین سے تلی تک جاتی ہے تاکہ جگر سے درد خون کو جذب کرے - تلی مین اس رگ کے پہونچنے سے پہلے اس رگ سے چند رگین اور
نکلتی ہین جو اُس گوشت نرم مین پھیلتی ہین جسکو فراش کہتے ہین - یہ وہ نرم گوشت ہے جو درمیان مرابض یعنے جداول قریب پتلی
آنتون اور قولون کے ہے اس گوشت مین ان رگون کے متفرق ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ اُسکو غذا ملے - جب یہ رگ تلی مین پہونچتی ہے اُسکی
تقسیم چھوٹی چھوٹی رگون کی طرف ہوتی ہے اور یہ رگ ظاہری بائین جانب مین معدہ کے چلی جاتی ہے اور وہان پر ٹھہر جاتی ہے اور اُسی جانب کو معدہ کی
غذا دیتی ہے - اس رگ سے چند شعبہ نہایت باریک ثرب یعنے چربی کی چادر تک پہونچتے ہین اور بائین جانب معدہ کے منقسم ہو جاتے ہین
اور اُسکو غذا دیتی ہے - تیسری رگ وہ بائین طرف جاتی ہے اور معا مستقیم یعنے سیدھی آنت کے گرد منقسم ہوتی ہے اور اس آنت سے جو کچھ
ثفل غذا کو لیتی ہے اُسکو جگر تک پہونچاتی ہے - چوتھی رگ اس رگ کے داہنی طرف جاتی ہے - پانچوین رگ جداول تک اُن رگون کے جاتی ہے جو
گرد قولون نامے آنت کے ہین اور وہین پر ٹھہر جاتی ہے اور جو ثفل غذا کا باقی ہوتا ہے اُسکو لیتی ہے - چھٹی رگ گرد معاء دقاق کے پہونچتی ہے
اور وہان پر اُسکی بہت سی قسمون پر تقسیم ہوتی ہے جنمین سے اکثر قسمین اُس آنت تک جاتی ہین جسکا نام صائم ہے - اور باقی اقسام اسکے

معا قص اور اس آمت میں ساتھ ہین جنکا ... اور اس طرح ... ہین جو متصل قولون نامے آنت کے ہے لیکن عصارہ غدا کو اپنی
مقام سے لیکر جگر تک پہونچاتی ہے۔ بیان اُن رگون کا ... اور رگ سے منقسم ہو کر نکلی ہین جس رگ کا اجوف نام ہے اُسکی تقسیم
جوف جگر مین بہت سی قسمون کی طرف ہوتی ہے اور یہ قسمین بطرف محدب جگر کے آتی ہین یہ وہی رگین ہین کہ عصارۂ غذا کو جذب کرتی ہین
اُن رگون سے جو ... سے قسمت پاکر نکلی ہین اور اُس عصارہ کو رگ اجوف تک پہونچاتی ہین۔ پھر جسوقت رگ اجوف جگر سے باہر نکل کر
نمایان ہوئی اُسکی دو قسمیں ہوجاتی ہین۔ ایک قسم جو بڑی ہے وہ نیچے اُترتی ہے اور فقرات صلب پر گذرتی ہوئی اخیر گردہ تک پہونچتی ہے
اور دوسری قسم چھوٹی ہے جو اوپر والے اعضا سے بدن کی طرف چڑھتی ہے۔ اور ہم پہلے اُسی قسم کا ذکر کرینگے جو اوپر چڑھتی ہے۔ پس ہم
کہتے ہین کہ جب اس رگ کا اوپر چڑھنا ہوتا ہے چلتے چلتے حجاب مین داخل ہوتا ہے پس حجاب مین اسکی تقسیم دو رگون کی طرف ہوجاتی ہے
اور اسی حجاب مین یہ دونون قسمین ٹھہر جاتی ہین تاکہ حجاب کو غذا دین پھر یہ بات ہے کہ بعد اسکے اسی قسم سے بہت سی رگین نکلتی ہین
جو پتلی پتلی ہوتی ہین اور اُس جھلی سے ملجاتی ہین جو سینہ کی تقسیم نصفا نصف کردیتی ہے اور قلب کے غلافون سے ملتی ہین اور اُس
غدہ سے ملتی ہین جو بنام توتہ مشہور ہے۔ پھر اسکے بعد اسی جز سے ایک شعبہ نکلتا ہے جو اُس بڑے اذن سے قلب کے ملتا ہے جو بڑا اذن
قلب کا ہے متر جم کہتا ہے قلب مین دو زیادتیان ادھر اُدھر ایسی بنائی گئین ہین جنکی شکل کانون کے مشابہ ہے اسی وجہ سے اُنکو
اذن قلب کہتے ہین مفصل انکا بیان تشریح قلب مین عنقریب آتا ہے متن اسی شعبہ کی تین قسمین ہوجاتی ہین۔ ایک قسم بائین
تجویف مین قلب کے دونون تجویفون سے قلب کے داخل ہوتی ہے اور یہان سے ہوکر پھیپھڑہ تک جاتی ہے۔ اور یہ قسم ان تینون قسمون مین
بڑی ہے۔ اور اسی سے وہ رگ پیدا ہوتی ہے جسکا نام وریدی شریانی ہے اسلیے کہ خلقت مین یہ رگ مشابہ رگ جہندہ یعنی شریان کے ہے
دوسری قسم ان تینون قسمون مین سے ظاہر قلب کے گرد پھرتی ہے اور یہین پر سب کی سب ٹھہر جاتی ہین اور قلب کو غذا دیتی ہے۔
تیسری قسم انھین تینون قسمون مین سے سینہ کے نیچے کی جانب چلتی ہے اور اُسی جانب کو سینہ کے غذا دیتی ہے اُس عضل سے جو بیچ مین
پسلیون کے ہے اور دیگر اجسام سے جو اُس مقام پر ہین۔ پھر جسوقت یہ رگ قلب سے آگے بڑھتی ہے اسکے بہت سے شعبہ ایسی
رگون بنتے ہین جو باریکی مین بال کے مشابہ ہین اور یہ شعبہ متفرق اُن اجزاے بالائی مین ہوتے ہین دونون جھلیون کے جنسے
تنصیف سینہ کی ہوجاتی ہے۔ پھر جب یہ رگ ہنسلی کے قریب آتی ہے تو اسکی دو قسمین ہوجاتی ہین اور ہر ایک قسم ایک جانب مین
ہنسلی کے چڑھتی ہے اور ہر ایک قسم کو دوسری قسم سے جدائی بطور تاریب کے ہوتی ہے یعنے جتنا اوپر چڑھتی جاتی ہے دونون مین
دوری بڑھتی جاتی ہے۔ ان دونون شعبون سے اس رگ کے دو شعبہ پھر نکلتے ہین ایک اُنمین کا مقام سینہ تک جاتا ہے۔ اور
دونون رگین اس جوڑی کے اُترتے ہوے قص یعنے سر سینہ پر گذرتی ہین ایک داہنی طرف استخوان سر سینہ کے اور دوسری
بائین طرف قص کے تا اینکہ یہ دونون اُس غضروف تک پہونچتی ہین جو مشابہ سیف یا سیدھی تلوار کے ہے اور فم معدہ پر بلند ہوکر
چھا رہا ہے۔ اور دوسرا شعبہ اسکا پانچ قسمون پر منقسم ہوتا ہے ایک اُنمین سے جو پہلی قسم ہے سینہ مین اُگتی ہے اور اوپر والی چارون
پسلیون مین سینہ کے متفرق ہوتی ہے۔ دوسری قسم اسکی مقام مین دونون شانہ کے آتی ہے۔ تیسری قسم اسکی مقام گردن تک
چڑھتی ہے اور جو عضل گہرا مین گردن کے ہے اُسمین ٹھہر جاتی ہے۔ چوتھی قسم اسکی سوراخون مین اوپر والی چھ گریون کے سما کر سر تک
چڑھتی ہے۔ پانچوین قسم جو سب مین بڑی ہے ابط یعنے بغل تک چڑھ کر اُس سے چار رگین اُگتی ہین۔ ایک اُن رگون مین سے اُس عضل مین

متفرق ہوتی ہی جو استخوان سرسینہ سے شانہ تک چڑھی ہی۔ دوسری رگ ان چارون مین سے اُس نرم گوشت مین متفرق ہوتی ہی جو
ابط یعنے بغل مین ہی۔ تیسری رگ اُتر کر ایک جانب مین سینہ کے گذرتی ہوئی مراق شکم تک پہونچتی ہی اور ظاہر مراق مین ٹھہر جاتی ہی چوتھی
رگ انہین سے تین رگون کی طرف منقسم ہوتی ہی ایک اُن تینون مین سے اُس عضل مین منقسم ہوتی ہی جو استخوان شانہ کے گہراو مین ہی
اور دوسری رگ ان تینون مین سے اُس بڑے عضلہ مین متفرق ہوتی ہی جو ابط یعنے زیر بغل مین ہی تیسری رگ انہین سے جو بڑی ہی
تینون رگون سے عضد پر گذر کر ہاتھ تک پہونچتی ہی یہی وہ رگ ہی جسکا نام ابطی رکھا گیا ہی۔ پھر جسوقت یہ دونون رگین جوف اور دونون
ہنسلیون کو ملتی ہین بعد ازان کہ اُنکی وہ تقسیم ہو چکی جسا کہ ہم لکھ چکے ہین کہ ہر ایک انہین سے یون منقسم ہوتی ہی۔ بعد اس تقسیم کے
پھر ایک ان دونون مین سے دونون ہنسلیون کے مقام مین دو قسمون سے منقسم ہوتی ہی ایک اُن دونون قسمون مین سے غائر یعنی
اندر ڈوبی ہوئی اسکا نام وداج غائر یعنے رگ گلو ہی اور یہ رگ اسی نام سے مشہور ہی۔ اور دوسری قسم اسکی نمایان ہو کر ظاہر مین
چڑھتی ہی سو وداج ظاہر جسوقت ہنسلی سے چڑھتی ہی اُسکی دو قسمین بڑی بڑی ہو جاتی ہین ایک اُنہین سے گردن مین ہو کر گذرتی ہی
اور تھوڑے سے عمق بدن سے ہٹ کر آگے کی طرف اور کسیقدر ایک جانب مین عمق سے جدا ہوتی ہی۔ اور دوسری قسم آگے کی طرف
ہٹ کر پیچھے کو جاتی ہی اور پھر چڑھتی ہی اور ہنسلی پر گولائی مین لپٹ کر باہر کی طرف سے بطرف قسم اول مذکورہ بالا کے اونچی ہو کر
بعض اقسام اسکے اور بعض قسم اول کے مختلط ہو جاتے ہین اور اسی سے وہ رگ طیار ہوتی ہی جو بنام وداج ظاہر مشہور ہی۔ اور قبل
ملنے اور مختلط ہونے اس قسم کے قسم اول سے اسمین سے بہت سی رگین متفرق ہوتی ہین جو اوپر کی طرف چڑھتی ہین۔ بعض ان
رگون مین سے ہر وقت دکھلائی نہین پڑتی اسلیے کہ یہ رگین باریکی مین مکڑی کے جالے سے مشابہ ہین اور بعض ان رگون سے
حس بصر مین ظاہر ہوتی ہین۔ جو رگین انہین سے دکھائی نہین دیتی ہین اُنسے دو زوج فراہم ہوتے ہین ایک اُنہین سے حفرہ مین
گذرتا ہی اور اسکی دونون رگین ایک دوسری سے اُس گڑھے مین جا کر ملجاتی ہین جو دونون ہنسلیون کے ملنے کی جگہ گردن کے نیچے ہی
اور دوسرا زوج ان باریک رگون کا اُسکی دونون رگین ایک دوسری سے نہین ملتی ہین لیکن یہ دونون رگین اُس مقام کی طرف
جھکتی ہین جو گردن سے خارج اور ظاہر ہی اور انکا جھکنا بطور توریب کے ہوتا ہی۔ لیکن وہ رگ جو حس بصر مین ہمیشہ ظاہر رہتی ہی
اُسمین سے ایک رگ وہ ہی جو شانہ پر گذر کر ہاتھ تک پہونچتی ہی اور اسکا نام کتفی مشہور ہی اور یہی قیفال یعنے سرارو کہلاتی ہی۔ اسمین
دو رگ جو پیوستہ جڑ مین سرارو کے ہین اُنہین سے ایک شانہ کے سرے پر گذرتی ہی اور جتنے اقسام اُس مقام پر ہین اُنہین سے بٹ جاتی ہی
وداج ظاہر جو ملنے سے ان دونون قسمون کے بنی ہی دو قسمین اُسکی ہو کر ایک اندر کی طرف جاتی ہی اور اُس سے چند شعبہ نکلتے ہین
بعض شعبہ اُسکے جو چھوٹے ہین وہ اوپر والے لحی مین متفرق ہوتے ہین اور بعض شعبہ جو بڑے ہین وہ نیچے والے لحی یعنے جبڑے مین
پھیلتے ہین۔ اور بڑے شعبون سے پھر جو شعبہ نکلتے ہین وہ زبان مین اور جو اجسام کہ زبان کے پاس نمایان ہین اُنہین پھیلتے ہین
اور دوسری قسم اسکی ظاہر سر تک جاتی ہی اور دونون کانون کے متصل جو اجسام ہین اُنہین اور سر مین بٹ جاتی ہی وداج غائر
یہ چڑھتی ہوئی جانب مری تک گذرتی ہی اور اسکے شعبہ اُن شعبون سے ملتے ہین جنکی تقسیم وداج ظاہر سے اوپر مذکور ہو چکی پھر یہ شعبہ
سب کے سب حنجرہ یعنے گلو اور مری مین اور تمام اجزا مین عضل غائر کے ٹھہر جاتے ہین۔ باقیماندہ اُس وداج غائر مین سے وہان تک
جا کر پہونچتا ہی جو نہایت درز لامی کی ہی۔ وہان پہونچکر اسمین شعبہ نکلتے ہین۔ جنمین سے چھوٹا شعبہ اُس مقام تک پہونچتا ہی جو درمیان

سیلی اور دوسری گُریا کے ہی- اور دوسرا شعبہ اسکا جو باریکی مین بال سے مشابہ ہی اُس مقام تک جاتا ہی جو بیچ مین سر اور سیلی گُریا کے ہی اور
باقیماندہ ان شعبون مین کا اندر کھوپڑی کے اُس سوراخ کے داخل ہوتا ہی جو منتہا مین اُس درز کے ہی جو خط یونانی کے لام سے مشابہ ہی-
اسمین داخل ہوکر کھوپڑی کے اندر یہی بقیہ پھیلتا ہی اور جو اقسام اُس مقام پر ہین اُنکو غذا دیتا ہی یہ وہی آخر مقام ہی جہان تک وداج غائر
پہونچتی ہی- اب ہم پلٹکر اُس رگ کا حال بیان کرتے ہین جو بنام ابطی مشہور ہی اور اُسی کو باسلیق بھی کہتے ہین اور اُس رگ کا حال بیان
کرتے ہین جو بنام کتفی مشہور ہی اور قیفال بھی اسی کو کہتے ہین- مین کہتا ہون یہ دونون رگین یعنے باسلیق اور قیفال جسوقت عضو مین
گذرتی ہین وہان پر انکے بہت سے شعبہ پیدا ہوتے ہین جو عضد مین پھیل جاتے ہین اور بعض شعبہ اسکے بعض سے ملکر وہ رگ پیدا
کرتے ہین یعنے انکے اجتماع سے وہ رگ پیدا ہو جاتی ہی کہ مشہور بنام اکحل ہی جسکو ہفت اندام بھی کہتے ہین- کتفی کا یہ حال ہی کہ جب وہ
بازو مین گذرتی ہی اُسکے باریک باریک شعبہ نکلکر جلد مین پھیلتے ہین اور بازو کے اجزاے ظاہری مین اور اِن سب کو غذا دیتے ہین-
رگ ابطی اُسمین بھی چند شعبہ نکلتے ہین اور اُس عضل مین پھیلتے ہین جو اندر عضد کے ہی اور اُنھین کو غذا دیتے ہین- پھر جسوقت ہر ایک
ان دونون رگون مین سے مرفق کے جوڑ کے قریب پہونچ جاتا ہی دونون کی قسمین بنتی ہین اور ہر ایک قسم اقسام ابطی کی ہر ایک قسم سے اقسام
کتفی کے متصل ہو جاتی ہی اِن دونون قسمون سے ملکر ایک رگ بنتی ہی جو بیچ مین اُس مقام کے گذرتی ہی جہان پر کہنی دُہری ہو جاتی ہی اور
اسی رگ کا نام اکحل ہی- باقیماندہ ان دونون کا رگ کتفی مین آکر بعض اُسکا ظاہری مقام ساعد یعنے بازو پر گذرکر زند اعلے پر نمایان ہوتا ہی
اور یہی وہ رگ ہی جو حبل الذراع کے نام سے مشہور ہی- اور جانب وحشی یعنے بیرونی کی طرف اسقدر جھکتی ہی کہ زند اسفل کی الٹی پشت سرے تک
پہونچ جاتی ہی اور یہان سے ہوکر رسغ تک آتی ہی- اس مقام مین اسکی تقسیم اُن اجزاے زیرین مین ہوتی ہی جو بیرونی رخ رسغ کی ہڈیون کا ہی
باقیماندہ حصہ کتفی کا عضد مین جاتا ہی اور ایک قسم سے اقسام ابطی کے جو گردن مین ہی متصل ہوتا ہی- لیکن باقیماندہ جز رگ ابطی کا اُسکی دو
قسمین ہوتی ہین ایک قسم اُن دونون کی چھوٹی ہی اُسکی بھی دو قسمین ہوتی ہین انہین سے ایک قسم جانب اندرونی مین گذرتی ہی اور اُس مقام تک
پہونچتی ہی جو بیچ مین دونون اُنگلیون خنصر اور بنصر کے ہی اور اسی رگ کا نام اسیلم مشہور ہی- اور بعض مقامات انگشت میانہ تک بھی پہونچتی ہی
اور دوسری قسم ان دونون مین سے بلند ہوکر اُن اجزا تک ہاتھ کے پہونچتی ہی جو اجزاے خارجی ہین یعنے وہ اجزا جو ہڈی کو چھوے ہین
لیکن دوسری قسم اُن دونون قسمون سے جسکی چھوٹی قسم اوپر بیان ہو چکی یہ قسم اول سے بڑی ہی اُسکی تین قسمین ہوتی ہین ایک قسم انہین کی
جانب اسفل مین بازو کے منقسم ہوکر اتنی دور جاتی ہی کہ رسغ تک پہونچتی ہی- اور دوسری قسم منقسم ہوکر قسم اول کے اوپر ہوتی ہوئی یہ بھی رسغ تک
پہونچتی ہی تیسری قسم وسط یعنے ٹھیک بیچ مین ساعد کے گذرتی ہی عرق الاکحل جسکو ہفت اندام کہتے ہین جسوقت یہ بیچ مین مرفق کے
پہونچی زند اعلی کے بیرونی جانب تک چڑھ کر دو قسمون مین تقسیم پاتی ہی ایک قسم انہین سے زند اعلی کے اُس کنارے تک پہونچتی ہی جو رسغ کے
پاس ہی- اور اسی جگہ سے اسکی تقسیم انگوٹھے اور انگشت شہادت کے پیچھے ہو جاتی ہی اور یہین ٹھہر جاتی ہی- اور دوسری قسم زند اسفل کے کنارے تک
آکر تین رگون مین قسمت پاتی ہی ایک انہین سے اُس مقام تک جاتی ہی جو بیچ مین انگشت میانہ اور انگشت شہادت کے ہی اور ایک جز سے
اُس قسم آخر کے متصل ہوتی ہی جو اس سے پہلے آچکا ہی ان دونون سے ملکر ایک رگ بنجاتی ہی- دوسری رگ ان تینون مین سے اُس مقام تک
آتی ہی جو بیچ مین انگشت میانہ اور بنصر کے ہی یہ وہی رگ ہی جسکی فصد بعض کاملین اطبا تلی کی بیماریون مین بائین ہاتھ سے کھولتے ہین اور فصد
کھولکر رگ کو چھوڑ دیتے ہین تا اینکہ خون آپہی آپ بند ہو جاوے تیسری رگ انہین سے وہ ہی جو خنصر اور بنصر کے مقام تک آتی ہی یہ سب اقسام

رگ اجوف کے وہ تھے جو اوپر کو چڑھتے ہین لیکن وہ قسم رگ اجوف کی جو نیچے کو اترتی ہے اُسکی یہ صورت ہے کہ یہ قسم اسوقت رگ اجوف سے جدا ہوکر قبل ازان کہ استخوان پشت پر چڑھے اسکی تقسیم چند باریک رگون سے ہوتی ہے جو متصل مال کے ہین اور داہنے گردے کی طرف جاتی ہین اور گردے کے لفافہ اور جھلیون مین ٹھہر جاتی ہین اور اُن اجسام مین جو قریب گردہ کے ہین اور انھین سب اجسام کو غذا پہونچاتی ہین۔ پھر اُس مقام سے اسکی دو رگیں بڑی بڑی منقسم ہوتی ہین جو اندر خالی جگہ گردہ کے داخل ہوتی ہین انھین سے گردہ خون کی مائیت کو جذب کرتا ہے اور کھینچتا ہے پھر انہین سے دو اور شعبہ نکلتے ہین جو انثیین تک یعنے دونون خصیون تک جاتے ہین۔ پھر اس سے نزدیک ہر ایک گرہ کے منجملہ قطن کی گرہون کے دو رگیں برآمد ہوتی ہین جو دونون طرف خاصرتین یعنے تہیگاہ کی دونوں ہڈیون کے جاتی ہین اور اُس عضل تک جاتی ہین جو قطن پر ہے اور نزدیک ہر ایک گرہ کے قطن کی گرہون سے چند رگین باریک باریک چھوٹتی ہین اور وہ رگین اُن سوراخون مین داخل ہوتی ہین جو گرہون مین ہیں اور نخاع کو غذا دیتی ہین پھر جب یہ رگ آخری گرہ تک پہونچتی ہے اسکی دو قسمین ہوجاتی ہین۔ ایک قسم انمین کی داہنی ران کی طرف اور دوسری قسم بائین ران کی طرف جاتی ہے۔ پھر ان دونون قسمون سے دس طوائف رگون کے نکلتے ہین۔ اُنمین سے پہلا طائفہ طرف دونون متن یعنے دونون کنارۂ پشت کے جاتا ہے اور دوسرا طائفہ جوکہ ایک ستھا باریک رگون کا مشابہ بالون کے ہے بطرف ایک جز کے اُس جھلی سے جاتا ہے جسکو صفاق کہتے ہین اور یہ وہی جھلی ہے جو آنتون کو گھیرے ہوے ہے تیسرا طائفہ ان رگون کا اُس گوشت تک جاتا ہے جو نزدیک عجز کے ہے۔ چوتھا طائفہ اُس عضل تک جاتا ہے جو گرد مقعد کے ہے اور استخوان عجز سے باہر ہے۔ پانچوان طائفہ رحم کے منھ تک جاتا ہے اور رحم کے جز اسفل اور مثانہ تک جاتا ہے چھٹا طائفہ اُس عضل تک جاتا ہے جو پیڑو کی ہڈی پر رکھا ہے۔ ساتوان طائفہ اُس عضل تک جاتا ہے جو سیدھا مراق شکم پر رکھا ہے۔ آٹھوان طائفہ مادہ کی فرج مین اور مرد کے قضیب مین جاتا ہے۔ نوان طائفہ عضل باطنی مین ران کے آتا ہے۔ دسوان طائفہ مقام تہیگاہ مین آتا ہے۔ پھر بعد تقسیمات اِن دس طوائف کے اِن دونون رگون سے جو ران کی طرف چلی ہین باقیماندہ انکا ہر ایک اور بھی اقسام کی طرف منقسم ہوتا ہے۔ اُسی باقیماندہ سے ایک شعبہ اُس عضلے مین ٹھہرتا ہے جو ران کی اگلی جانب مین ہے۔ پھر اس سے ایک شعبہ اور نکلتا ہے جو ران کے اسفل مین بائین طرف آتا ہے اُس مقام پر جو متصل ظاہر بدن کے ہے تا اینکہ ران کے گہراؤ مین پہونچ جاتا ہے۔ پھر اسمین سے چند شعبہ اور بھی برآمد ہوتے ہین اور اندرون ران کے جو عضل ہے اُسمین متفرق ہوتے ہین۔ جب یہ رگ زانو کے جوڑ تک پہونچتی ہے اور تھوڑا حصہ اسکا ابھی پہونچا ہے تین رگون کی طرف منقسم ہوتے ہین۔ ایک اُنمین سے وسط یعنے بیچ مین آکر تمامی عضل داخلی اور خارجی مین ساق کے ٹھہر جاتی ہے۔ دوسری رگ اُترکر بڑی نلی پر منجملہ دونون پنڈلیون کی نلی کے پہونچتی ہے جو متصل ظاہر بدن کے ہے تا اینکہ مفصل کعب تک پہونچتی ہے اسی کا نام عرق النسا ہے۔ تیسری رگ جانب اندرونی ساق تک گذرتی ہے تا اینکہ اُس مقام تک آتی ہے جو عاری اور خالی گوشت وغیرہ سے پنڈلی مین ہے۔ اور انتہا اُسکی اُس اسفل محدب اور قبدار مقام تک ہوتی ہے جو بڑی نلی ساق کے نزدیک کعب کی ہے۔ یہی رگ وہ ہے جسکا نام صافن ہے۔ پھر یہ دونون رگین انمین سے کچھ حصہ بروقت پہونچنے کے قدم تک چار رگون کی طرف منقسم ہوتی ہین۔ انمین سے دو رگین گرد ساق کے چھوٹی نلی کے گھوم جاتے ہین ایک بطرف جانب پیڑو کے اور دوسری بجانب اندرونی اور یہ دونون پانؤن کے اوپر اور نیچے والے اجزا مین متفرق ہوتی ہین اور یہ دونون قسمین اُسی رگ کی ہین جسکا نام عرق النسا ہے۔ اور باقیماندہ دو قسمین گرد بڑی نلی کے آگتی اور ٹھہرتی ہین ایک آگے اور ایک پیچھے۔ یہ بیان جملہ اقسام اُن رگون کا ہے جو ساکن اور ٹھہری ہوئی ہین۔ اور سب انکی گیارہ قسمین ہین۔ دو قسم اُس رگ کی جو باب جگر کو نات سے آتی ہین بدن مین جنین یعنے بچہ کے۔ اور ایک رگ اجوف۔ اور ...

اور حجاب کی رگین - اور رگ کتفی مع اُسکے شعبون کے - اور وہ رگ جو ابط مین ہی - اور وداج ظاہر اور وداج غائر - اور وہ رگین جو مراق شکم سے اُترتی ہین - اور وہ رگین جو ران کی ہڈی مین ہین - اور وہ رگین جو ظاہر عجز مین ہین - یہ بیان تمام رگہائے غیر جہندہ کا اور بیان اُنکی ہیات اور منافع کا ہی اسکو جاننا چاہیے

باب تیرھوان رگہائے جہندہ کے بیان مین

مین کہتا ہون کہ رگہائے جہندہ جنکو شرائین کہتے ہین انکی طرف طبیعت اسواسطے محتاج ہی کہ حرارت غریزی اور روح کو قلب سے لیکر تمام اعضائے بدن مین پہونچائے - شرائین کی تالیف دو طبقہ سے جنکے اجزا تو متشابہ یعنے ہم صورت ہین اور وضع اور جوہر اصلی انکا مختلف ہی - اندرونی طبقہ انمین سے ایسا ہی جسکی لیف یعنے ریشہ عرض مین گئی ہی اور جوہر اُسکا زیادہ تر سخت اور زیادہ غلیظ ہی بہ نسبت خارجی طبقہ کے بقدر اُسکے پانچ گونہ مراد یہ ہی کہ سختی اور گندگی مین طبقہ اندرونی پانچ گنا بیرونی طبقہ کے ہی - بیرونی طبقہ کی لیف طول مین جاتی ہی - اور اُسی طبقہ مین ایک تھوڑی سی لیف ہی جو مورب یعنے ترچھی جاتی ہی - جوہر مین اس طبقہ کے رخاوت یعنے نرمی اور بودہ پن ہی اس رخاوت کی حاجت اسواسطے ہوئی یا یہ مراد ہی کہ شرائین مین اِن سب باتون کی جو اوپر بیان ہوئین حاجت اسواسطے ہوئی کہ ان رگون مین دو حرکتین ہین - ایک حرکت انبساط کی کہ جسمین یہ رگین پھیلتی اور کشادہ ہوتی ہین - اسی انبساط کے ذریعہ سے ہوا جذب ہو کر اِن رگون کی طرف قلب سے آتی ہی - اور یہ فعل بیرونی طبقہ کے ذریعہ سے ہوتا ہی جسکی لیف طول مین گئی ہی - دوسری حرکت انقباضی یعنے سمٹنے کی ہی - یہ سمٹنا وہی ہی جیسے فضلہ دخانی کا دفع کرنا اور نکالنا باہر کی طرف قلب سے ہوتا ہی - اور یہ فعل طبقہ اندرونی سے ہوتا ہی جسکی لیف عرض مین گئی ہی - اور اسی فعل پر وہ لیف بھی اعانت کرتی ہی جو بطور وراب کے جاتی ہی یعنے ترچھی ہو کر - اسی لیف مورب سے رگون کا اُس خون کو شامل ہونا ہوتا ہی جو قلب سے پھیلتا ہی - اور اسی واسطے یہ طبقہ اندرونی بہ نسبت طبقہ بیرونی کے زیادہ سخت بنایا گیا - شریان کے اندر اور ایک طبقہ پتلا اور سخت رکھا گیا ہی مثل مکڑی کے جالے کے جسکا ظہور بخوبی بڑی بڑی شریانون مین ہوتا ہی اسکو بھی ایک قوم اطبا طبقہ جداگانہ شمار کرتی ہی - تمام جوہر جسمانی شریان کا ساکن رگون کے جوہر سے زیادہ سخت ہی اور سخت اسواسطے بنایا گیا کہ شریان پر بیخوفی اس بات کی نہ تھی کہ پھٹ جائے اسلیے کہ حرکت اسکو زیادہ رہتی ہی اور نہ اسکا اطمینان تھا کہ یہ رگ کٹ جائے - مقام پیدا ہونے کل شرائین کا قلب کے بائین تجویف سے ہی منجملہ دونون تجویفون کے اور یہ اس طرح پر ہی کہ اس تجویف سے پہلے دو رگین جہندہ پیدا ہوئی ہین ایک انمین سے چھوٹی ہی بہ نسبت دوسری کے - یہ چھوٹی رگ ایک ہی طبقہ نرم اور بودہ رکھتی ہی - لہذا اسکا نام شریان عرقی رکھا گیا - اس رگ کی حاجت اسواسطے تھی کہ بمقدار کثیر خون اور روح کو پھیپھڑہ تک پہونچانے بسبب اپنی سخافت یا بودے پن کی - یہ رگ پھیپھڑہ تک داخل ہوتی ہی اور وہان پر جاکے بہت سی قسمین اسکی ہو جاتی ہین کہ پھیپھڑہ سے ہوا کو لیتی ہین اور خون کو پھیپھڑہ تک پہنچاتی ہین تاکہ پھیپھڑہ کو خون سے غذا ملے - دوسری رگ جو پہلی رگ سے بڑی ہی یہ وہی رگ ہی کہ جسکا ارسطوطالیس نے اورطی نام رکھا ہی اور اسکا نام عرق ابہر ہی - یہ رگ جسوقت قلب سے نمایان ہوتی ہی اس سے دو شعبہ منفرع ہوتے ہین - ایک شعبہ جو چھوٹا ہی داہنی تجویف مین دونون تجویفون قلب سے جاتا ہی اور اسمین متفرق ہوتا ہی - دوسرا شعبہ جو بڑا ہی گرد قلب کے پھرتا ہی اور پھرتے ہی پھرتے اسمین داخل ہو جاتا ہی اور اسمین متفرق ہوتا ہی بقیہ اس رگ کا بعد اسکے کہ اس سے یہ دونون شعبہ نکل چکے منقسم دو قسمون پر ہوتا ہی - ایک قسم اسکی اوپر کی طرف چڑھتی جاتی ہی اور دوسری قسم اسکی جو پہلے سے بڑی ہی نیچے کو اُترتی ہی - اِس جز کا بڑا ہونا پہلے جز سے اسواسطے تجویز کیا گیا کہ جتنے اعضا

قلب کے پیچھے واقع ہیں یا تک ہین تمام رگین زیادہ ہین بہ نسبت اُن اعضا کے جو قلب کے مقام سے اوپر واقع ہین - وہ قسم جو اوپر کو چڑھتی ہے
اُس رگ کی جسکا نام اورطی رکھا گیا ہے دو قسموں پر تقسیم کیجاتی ہے - ایک اُن دونون مین سے جو بڑی ہے چڑھنا شروع کرتی ہے یعنی سینہ کی
طرف بشکل تو ریب ترچھی ہوکر داہنی طرف گذرتی ہے تاآنکہ جب قریب اُس نرم گوشت کے پہونچتی ہے جو بنام توثہ مشہور ہے اسکے تین جز ہوجاتے ہین
دو اُمین سے وہ دونون بڑی رگین ہین جو دونون وداج غائر کی طرف گذرتی ہین ایک وداج ایمن کی طرف یعنی داہنی طرف کی وداج اور
دوسری وداج ایسر کی طرف - اور یہ دونون رگین وہی ہین جنکی جنبش اور حرکت نبض دیکھنے والے کو دونون طرف گردن کے وداج ایمن وایسر کے
پاس معلوم ہوتی ہے - انھین دونون رگون کو رگ سبات کہتے ہین یہ دونون رگین مع وداج منقسم ہوجاتی ہین - اور اُنمین سے کسیقدر بقیہ
رہ جاتا ہے جو خالی جگہ مین کھوپڑی کے داخل ہوتا ہے اور بہت سی مختلف قسمون سے تقسیم پاکر اسکا تار و پود درست ہوا ایسی جالندی اور
بناوٹ پیدا ہوتی ہے جیسے ایک جال دماغ کے نیچے بچھا ہوا ہے اور اسکا بچھانا اور درست کرنا اس مقام پر واسطے پختہ کرنے اور لطیف دینے
روح نفسانی کے ہے - پھر بعد اسکے یہ اقسام بعض سے بعض ملکر یکجا ہوتے ہین اور اس یکجائی سے انکے دو رگین طیار ہوتی ہین ایسی
دونون کہ جو قبل تقسیم کے اور قبل داخل ہونے کے دماغ مین تھین اور دو رگ بننے کے بعد جرم دماغ مین متفرق ہوتی ہین اور اُنمین روح
نفسانی کو پہونچاتی ہین تیسری قسم اسکی تین اجزا کی طرف منقسم ہوتی ہے بعض اُن اجزا کے استخوان سر سینہ اور پہلی پسلیون تک سینہ کی
پسلیون سے پہونچتے ہین اور بعض ان اقسام کی گردن کے اوپر والی گریون تک اور اُن مقامات تک جو متصل جسبر گردن کے ہ پہونچتے ہین
یہانتک کہ شانہ کے سرے تک پہونچتے ہین اور پھر اُتر کر جانب بغل تک گذرتے ہین - اور اُس سے ایک شعبہ پیدا ہوتا ہے جو ہمراہ عرق ابطی کے
ہے جو مشہور بنام باسلیق کے ہے اور ہاتھ مین آکر اسکی تقسیم بھی مثل تقسیم باسلیق کے ہوتی ہے اور اسکے شعبے بھی مثل شعبہ ہاے باسلیق کے پیدا
ہوتے ہین - اسی جز سے چند شعبہ چھوٹے چھوٹے بازو کے عضل ظاہری اور باطنی مین پھیلتے ہین اور اندر اندر یہی جز چلا جاتا ہے تا آنکہ
جب کہنی کے پاس پہونچتا ہے نمایان ہوکر ہمراہ عرق باسلیق کے گذرتا ہے پھر یہ جز اندر دوڑ جاتا ہے اور اُسمین سے چند شعبہ چھوٹے چھوٹے
نکلکر عضل ساعد مین متفرق ہوتے ہین اور باقیماندہ کی تقسیم دو قسمون کی طرف ہوتی ہے - ایک اُن دونون کا جو بڑا ہے رسغ تک زند اعلی کے
گذرتا ہوا آتا ہے - یہ وہی رگ ہے جسکو اطبا بروقت مرض کے بطور نبض کے دیکھتے ہین اور دوسری قسم زند اسفل کی طرف آتی ہے یہ بھی رسغ تک
گذرتی ہے پھر اس جگہ پر یہ دونون قسمین عضل کف مین متفرق ہوجاتی ہین - بیشتر ان دونون کی نبض ہتیلی کی پشت مین ظاہر ہوتی ہے
دوسرا جز اُس رگ کا جو اوپر چڑھنے والی ہے وہ ترچھا ہوکر بائین بغل کی طرف چلتا ہے اور اُن پٹھون مین اسکی تقسیم ہوتی ہے جو بائین طرف ہین
مثل تقسیم اُس رگ کے جسکا ذکر ہمنے ابھی کیا ہے - یہ وہی تیسرا جز وہی اجزا سے اُس رگ کے جو اس رگ کا جوڑا ہے - لیکن وہ رگ جو نیچے کو اترتی ہے
رگ جہندہ مسمے بہ اورطی سے اور قلب کے پیچھے کے اعضا مین جاتی ہے جسوقت یہ رگ اُترتی پہلے استقرار اسکا پیٹھ کی گریون پر ہوتا ہے اور
اسی وقت مین یہ بھی استخوان عجز پر گذر جاتی ہے - اور اسی گذرنے مین اسکے شعبہ نکلتے جاتے ہین نزدیک ہر ایک گریا کے جنہیں اُن اعضا
جو مقابل انھین گریوں کے ہین ایک باریک رگ آتی ہے جسکی تقسیم اُس مقام پر ہوتی ہے جسمین پیپھڑہ ہے اور کنارے قصبہ ریہ تک آتی ہین
اور دوسری رگ اُس مقام تک پہونچتی ہے جو پسلیون کے بیچ مین ہے اور دو رگین انھین شعبون مین سے حجاب کو آتی ہین وہ دونون چھوٹی
چھوٹی رگین ہین - اور ایک اور رگ انھین شعبون مین سے جگر اور معدہ اور طحال یعنی تلی مین تقسیم پاتی ہے ایک اور رگ حجاب مین آتی ہے
ایک اور رگ جداول مین ان رگون کے تقسیم پاتی ہے جو گرد امعاء دقاق یعنی پتلی آنتون کے ہے - پھر بعد اسکے اس رگ سے تین اور رگین

نکلتی ہین جو اول مین ان رگون کے جو گرد معا مستقیم کے ہین - یہ متحرک رگین مع ساکن رگون کے تقسیم پاتی ہین جو اول معا مین تا کہ
اُس جھلی کو جو ساکن رگون پر پھیلی ہوئی ہی مدد دین - بعد اس مقام کے پھر اس رگ سے بہت چھوٹی چھوٹی رگین نکلتی ہین جو اُن رگون مین
داخل ہوتی ہین جنمین ایک زوج نخاعی پٹھے کا آتا ہی - اور چند رگین اور بھی ہین جو دونون تہیگاہ کی ہڈیون تک آتی ہین ہمراہ اُس ساکن
رگون کے جو یہانتک پہونچی ہین اور چند متحرک رگین دونون خصیون مین ہمراہ اُن ساکن رگون کے آتی ہین جو اسی مقام پر آچکی ہین
پھر جب یہ رگ استخوان عجز تک پہونچی اسکے بقیہ کی دو قسمین ہوجاتی ہین جس طرح دو قسمین اُس ساکن رگ کی ہوجاتی ہی جو اس رگ کے
نیچے ہی - ایک قسم اسکی استخوان عجز سر داہنی ران کی طرف سے آتی ہی اور دوسری بائین ران کی طرف سے - قبل اسکے کہ یہ دونون
رگین متحرک دونون رانون تک پہونچین ہر ایک سے ایک ایک شعبہ ہوجاتا ہی کہ یہ دونون مثانہ کی طرف جاتی ہین تا اینکہ ناف تک
پہونچ جاتی ہین - اور یہ شکل تشریحی بدن مین جنین کے پائی جاتی ہی یعنے اُس بچہ کی جو ابھی رحم کے اندر ہو - لیکن جس بچہ کی خلقت
تمام ہوگئی اسکے بدن مین یہ جز رگ کا جو ناف تک جنین کے پہونچتا ہی سوکھ جاتا ہی اور وہ جز جو قریب اُس جگہ کے ہی جہان سے
یہ دو رگین نکلتی ہین باقی رہ جاتا ہی - ان دونون جز سے بہت سے شعبہ اُس عضل مین متفرق ہوتے ہین جو پشت پر عجز کے ہی جب
یہ دونون رگین جو از قسم شرائین کے ہین ران تک پہونچتی ہین بقیہ انکا ران مین اُسی طرح تقسیم پاتا ہی جس تقسیم کا ذکر ہمنے ساکن
رگون کے بیان مین کیا ہی - لیکن یہ دونون رگین ران کے گہراو مین تقسیم پاتی ہین بہت اندر گھسی ہوئی - یہی بیان سب جہندہ رگون کا تھا
جو بدن مین ہین - یہ وہی رگین ہین جو گرد مثانہ کے ہوتی ہین بچون کے بدن مین جبتک وہ بچے رحم کے اندر ہین - اور وہ رگین ہین
جو اُس جہندہ بڑی رگ سے آتی ہین اُس متحرک رگ تک جو مشابہ ساکن رگ کے ہی اور اُس رگ تک جو پانچوین گریہ تک جاتی ہی
اور وہ رگ جو سوشے تک چڑھتی ہی اور وہ رگ جو ابط یعنے زیر بغل تک چڑھتی ہی اور وہ دو رگین جو سباتی رگ کے نام سے مشہور ہین -
اور وہ رگ جو حجاب کو آتی ہی - اور ادنی شعبہ کہ جگر اور تلی اور آنتون تک آتے ہین -

باب چودھوان خالص گوشت اور چربی کے بیان مین

جب ہم متحرک رگون کا بیان کرچکے اب اسی مقام پر چربی اور گوشت کا بھی بیان کرتے ہین - اور ابتدا گوشت کے ذکر سے کرتے ہین -
اور کہتے ہین کہ جو گوشت بدن مین ہی اُسکی تین قسمین ہین - پہلی قسم گوشت کی وہ ہی جسمین پٹھہ اور وتر ملا ہوا ہی اور اُسی کو عضل کہتے ہین
اور یہ قسم گوشت کی ایسی ہی کہ تمام اعضاے بدنی سے زیادہ ہی اور ہم اسکا بیان اُس مقام پر کرینگے جہان مرکب اعضا کا بیان
آئیگا دوسری قسم گوشت کی وہ ہی جسکو لحم مفرد کہتے ہین کہ جسمین سواے گوشت کے اور کچھ نہین - اور یہ وہی گوشت ہی جسے علی الاطلاق گوشت
کہتے ہین - اس گوشت کا جوہر معتدل سختی اور نرمی مین ہی اور یہ گوشت خون زیادہ رکھتا ہی اور بدن مین ایسا گوشت بہت کم ہی
جسمین کچھ میل نہو بہ نسبت پٹھون کے مطلب یہ ہی کہ پٹھون کی مقدار سے اسکی مقدار بہت کم ہی تیسری قسم وہ لحم غددی ہی یعنے غدود -
خالص گوشت کچھ اسمین سے دونون رانون مین ہی اور کچھ ظاہری اور باطنی مقام مین پٹھہ کے ہی اور اسی کو لشتمازج کہتے ہین اور جو
گوشت دانتون کے بیچ مین ہی وہ بھی خالص گوشت ہی - جو خالص گوشت رانون مین ہی وہ بیرونی جانب مین ران کے رکھا گیا ہی -
اس گوشت کی حاجت دونون رانون مین اسواسطے ہوئی تاکہ بجاے بچھونے کے ہو رانون کی دونون ہڈیون کے واسطے بر وقت بیٹھنے کے
جو خالص گوشت ظاہر اور باطن پشت مین ہی یہ وہی گوشت ہی جسکو فارسی زبان مین لشتمازج کہتے ہین اسکی حاجت پٹھہ کے اندر

دونوں عضوں کے واسطے ہوئی ایک منفعت یہ ہے کہ پیٹھ کی گرمی بڑھے اسلیے کہ پیٹھ کے مزاج پر غالب مزاج برودت کا ہے اسلیے کہ پیٹھ کی ترکیب
ہڈی اور نخاع اور پٹھے سے ہے اور یہ سب چیزیں طبیعت میں سرد ہیں دوسری منفعت یہ ہے تاکہ پیٹھ کا گوشت اندر والا بمنزلہ بچھونے اور
تکیہ کے ہو واسطے قسم اس رگ کے جسکا نام اجوف رکھا گیا ہے جو اوپر کی طرف چڑھتی ہے اور اُس شریان کے واسطے گوشت بمنزلہ
تکیہ اور بچھونے کے ہو جو نیچے کو اترتی ہے - خارجی طرف پیٹھ کے گوشت اسواسطے پیدا کیا گیا کہ اُسمین گرمی بھی رہے اور بیرونی ٹھنڈک
جو پیٹھ میں لگے اُسکی حفاظت بھی کرے اور یہ بھی فائدہ پیٹھ کے گوشت میں ہے کہ جو خالی مقامات گردے اور پسلیوں کے جوڑوں کے بیچ میں ہیں
وہ گوشت سے بھر جائیں - دانتوں کے بیچ میں جو خالص گوشت ہے اُسکی حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ دانتوں کی جڑیں مضبوط ہو جائیں
اور ہلنے سے محفوظ رہیں - لحم غددی کی تین قسمیں ہیں ایک قسم اسواسطے بنائی گئی جو ایک رطوبت مفید کو پیدا کرے جیسے دونوں خصیہ
اور دونوں پستان کا گوشت یا وہ دونوں غدود جو زبان کی جڑ میں ہیں - دونوں خصیہ اسواسطے بنائے گئے کہ منی کو پیدا کریں اور دونوں
پستان اسواسطے بنائی گئیں کہ دودھ کو پیدا کریں اور دونوں غدود زبان کی جڑ میں اسواسطے بنائے گئے کہ لعاب دہن کی رطوبت پیدا کریں
جس لعاب سے زبان اور منھ اور اُسکے متصل اجسام میں ہر وقت تری سی رہے دوسری قسم غدود کی وہ ہے جسمین سے بعض قسم اسواسطے
بنائی گئی کہ جو خالی مقامات کو بھر دے اور دوسرا فائدہ یہ ہے تاکہ رگوں اور پٹھوں کے واسطے بمنزلہ بچھونے اور تکیہ کے رہے جیسے وہ غدود
مراق البطن یعنی جداول میں ہیں اور وہ توثہ کے نام سے مشہور ہے اور وہ غدود جو درمیان بطن درمیانی اور بطن موخر دماغ کے ہے - اور بعض
قسم اس غدود کی اسواسطے بنائی گئی تاکہ قبول کرے اُس فضلہ کو جو پٹھوں سے ریزش کرتا ہے اور اُنکو ہٹا دیتا ہے یعنی اُسی فضلہ کو ہٹا دیتا ہے
جیسے وہ غدود جو دونوں بغل کے نیچے اور دونوں جڑھوں میں ران کے اور دونوں کانوں کے پیچھے اور گردن میں ہیں - تیسری قسم
لحم غددی کی وہ ہے جو مراق البطن میں ہے اور مراق البطن یہ وہ جداول ہیں جو آنتوں کے گرد ہیں - اسلیے کہ جب وہ رگ کہ جگر سے آنتوں میں پہونچی ہے
جسکا نام بواب ہے اور اُس مقام پر پہونچتی ہے جو بیچ میں معدہ اور آنتوں کے ہے اسی مقام پر اسکی تقسیم گرد آنتوں کے ہو جاتی ہے -
اور اسی طرح وہ شریان جو قلب سے اترتی ہے اُسکی بھی تقسیم بہت اجزا کی طرف ہمراہ اس رگ کے ہوتی ہے جسکا بواب نام ہے - اور اسی طرح
وہ جز پٹھے کا جسکی تقسیم اُن آنتوں میں ہوتی ہے جو نیچے کو اترتی ہیں اور یہ تقسیم پٹھے کی مثل تقسیم دونوں قسم کی رگوں کی ہے - اب ان
سب چیزوں کے اس مقام پر ملنے سے اور اُن مجاری کے اس مقام پر ہونے سے جنمین صفرا کی ریزش پتہ سے آنتوں کی طرف
ہوتی ہے اور سب چیزوں کا آنا جانا ان مقامات تک نا محفوظ اور بے استوار تھا اسلیے کہ اس مقام میں یہ چیزیں لٹکی ہوئی تھیں اور
لٹکنے اور معلق ہونے کی وجہ سے کھٹکا اُنکے ٹوٹ جانے کا تھا لہذا یہ حیلہ کیا گیا کہ ان سب کے نیچے لحم غددی کا فرش بچھا دیا گیا اور
اُسکے ساتھ یہ سب مقامات اسی گوشت سے اس طرح پر بھر دیے گئے جیسے روئی تکیوں میں بھری جاتی ہے اور یہی گوشت ان چیزوں کے
گرد بھرا دیا گیا تاکہ ان چیزوں میں جنبش نہو اور ٹوٹنے اور پھٹنے اور کٹنے سے بروقت حرکت شدیدہ کے محفوظ رہیں - اور یہ لحم غددی
نرم اسواسطے بنایا گیا تاکہ ان اوعیہ کے بچھونے کے واسطے بہت عمدہ ہے اور اسواسطے کہ اگر ان اوعیہ میں کسی تنگ کرنے والی چیز کی تنگی
پہونچے یا کوئی چیز انمیں ایسی در آئے جسکی وجہ سے ان چیزوں میں دباو زیادہ پڑے پس ایسی نرم بچھونے میں وہ چیزیں دب جائیں
اور کسی قسم کی ایذا ٹوٹنے پھٹنے کی انمیں نہ پہونچے - یہ حال اُس نرم گوشت کا ہے جو مراق البطن میں ہے لیکن وہ غدود جو توثہ کے نام سے
مشہور ہے وہ ایک بڑا غدود ہے جو بچھا ہوا اوپر کے اجزا میں انتہا سے سینہ کے ہے - اسکی طرف حاجت مثلاً اسی کے تھی جو مراق البطن کی حاجت

بیان ہوئی اور یہ وہ حاجت ہے کہ جو رگیں قسمت پاکر اُس رگ سے بنتی ہیں جسکا اہر نام مشہور ہے جسوقت اس مقام تک پہونچتی ہیں اسی گوشت پر
اعتماد اور تکیہ کرتی ہیں یعنے جو گوشت انکے بیچ میں بچھا ہوا ہے تاکہ وہ رگیں بے سہارے لٹکتی نہ رہیں کہ اس بے عنوانی سے کٹ جائیں یا انہی
شکلوں سے بسبب حرکت کثیرہ کے ہٹ جائیں۔ لیکن وہ غدہ جو شکل میں مشابہ صنوبر کے ہے یہ اُس مقام پر رکھا ہوا ہے جو مقام ابتدا میں اُس مجری کے ہے
جو بیچ میں البطن اوسط اور بطن موخر دماغ کے ہے اور یہ غدہ اپنی شکل میں مشابہ حب صنوبر کے ہے اور جوہر اسکا وہی ہے جو اور غدون کا جوہر ہے۔
اس غدہ کی طرف حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ حشو یعنے بھرتی تمام اقسام رگہائے ساکن او متحرک کی ہو وہ رگیں جنسے جالبندی اُن دونوں
مشیمہ کی ہوتی ہے جو دونون البطن مقدم مینا البطون دماغ کے ہیں۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ یہ غدہ بجاے تکیہ اور ستون انہیں رگون کے
واسطے رہے۔ انھیں منافع کی نظر سے حاجت ان غددکے ہونے کی ان مقامات پر تھی لیکن وہ لحم غددی جو باوجود ان منفعتون کے قبول فضلہ کے
واسطے بھی بنایا گیا ہے جیسا کہ ہمنے بیان کیا ان غدون کی تفصیل یہ ہے البطین یعنے دونوں بغل کے بیچے اور نزدیک دونون ارنبتین یعنی
کنارہ بینی کے اور پیچھے دونون کانون کے اور رگون [illegible] لیکن وہ گوشت جو نیچے دونون بغل کے ہے اُسکی طرف حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ
قبول اُن خراب فضلوں کا کرے جنکا [illegible] اُنکی طرف دفع کرتا ہے اور ان فضول کا تنقیہ کرکے صاف کردے اسلیے کہ یہ گوشت طبیعت میں ضعیف
بنایا گیا کہ جو چیز [illegible] اُسکو قبول کرے اور بسبب اپنے ضعف کے اُسکو دفع نہ کرسکے۔ یہ گوشت بمنزلہ اُس گھورے کے ہے جسمیں جھاڑو
دے کر گھرون [illegible] اور یہی [illegible] اس فائدہ کے ستون اُن رگون کا بھی ہے جو ہاتھوں میں آتی ہیں اسی مقام پر
ہوئی ہوئی۔ اسی طرح وہ گوشت جو [illegible] میں ہے اسواسطے بنایا گیا تاکہ اُس خراب فضلہ کو دفع کرے جو جگر میں حاصل ہوتا ہے پھر جگر
اُسکو کھینچ [illegible] دفع کرتا ہے اور یہی فائدہ اس گوشت کا ہے تاکہ ستون اُن پٹھون کا بنے جو پاؤن میں آتے ہیں اور اُن کو ہونٹ
بکھرو [illegible] دونون پانون کے ہیں لیکن وہ گوشت جو دونون طرف حلق کے ہے اور جو گوشت نزدیک دونون کانون کی جڑون کے ہے
وہ بھی اسواسطے بنایا گیا ہے کہ اُس فضلہ کو قبول کرے جسکو دماغ اپنے سے دور کرکے اپنی صفائی کرلیتا ہے۔ یہ بیان جملہ اقسام لحم غددی کا تھا۔
چربی اور سمین یعنے پتلی چربی یہ دونون ایک جسم سپید اور نرم ہیں اور اکثر جھلیون پر اور اعضاے عصبی پر ہوتے ہیں بسبب اسکے کہ ان اعضا کا
مزاج سرد ہے۔ چربی کے پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جو لطیف اور چکنا جز خون کا اعضاے لحمی تک پہونچتا ہے اُنھیں اعضا کی غذا ہی کرتا ہے بسبب اس
حرارت کے جو ان اعضا میں ہے جس طرح تیل کہ آگ پر پہونچنے سے یہی صورت ہوتی ہے چراغ وغیرہ میں اور جسوقت یہی چکنا جز اُن اعضا کو پہونچتا ہے
جو پٹھے اور جھلی کی قسم سے ہیں اُنپر جمجاتا ہے بسبب انکی برودت مزاج کے۔ اور اسی واسطے چربی اُس جھلی پر زیادہ پائی جاتی ہے جسکا نام ثرب ہے
اسلیے کہ یہ عضو یعنے ثرب اکثر اجزا اسکے جھلی کی قسم سے ہیں۔ سمین یعنے پتلی چربی جو گوشت پر پائی جاتی ہے سواے اُن جھلیون کے جو عضل کو
ڈھانپتی ہیں اور کسی مقام پر اسکا پایا جانا بسبب برودت مزاج اُنھیں جھلیون کے ہے۔ لیکن درمیان لیف لحم کے پس شاید کہ سمین نہیں
پائی جاتی ہے اسلیے کہ جو حرارت بیچ میں گوشت کے اجزا کے ہے چکنے جزو کو گوشت کے پگھلاکر اُسی سے غذا پاتی ہے جیسے آگ کو غذا اُس چربی سے
ملتی ہے جسکا ودک نام ہے یعنے گوشت کی چربی۔ گاڑھی چربی اور پتلی چربی دونوں کی حاجت جھلیون پر اور اُن اعضا پر جنکا مزاج پٹھون کا ہے
اسواسطے ہوئی تاکہ اُن اعضا کو تر اور بھیگا ہوا رکھیں اُس رطوبت دہنیہ سے جو دونون قسم کی چربی میں ہے۔ اور یہ حاجت اسواسطے تھی کہ
ان اعضا کا مزاج خشک ہے اور یبوست اور خشکی اُنمیں جلدی آجاتی ہے بروقت زیادتی حرکت کے اور بروقت ملاقات کرنے حرارت زائد کے
اور بروقت نہ پہونچنے غذا کے۔ یہ بیان خالص گوشت اور غدود اور شحم اور سمین کا تھا اور ان چیزون کی منفعت بھی یہی تھی جو بیان ہوئی۔

باب پندرھوان جھلی اور کھال کے بیان مین

جھلی ایک پتلا اور سخت جسم ہی جو اعضاے بدنی پر حاوی ہوتا ہی - اور بدن مین کوئی عضو جھلی سے پتلا نہیں ہی اور نہ بعد ہڈی کے اس سے
زیادہ کوئی سخت عضو ہی - جھلی کی حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ اعضا کو بچائے اور اُسکی حفاظت کرے اور جو آفتین اُنہیں عارض ہون اُنکو
منع کرے - اسی واسطے جوہر جھلیون کا سخت بنایا گیا تاکہ جلدی تاثیر مؤثر کو قبول نہ کرین - جھلیون کا پتلا ہونا اسواسطے تجویز ہوا تاکہ بہت بڑی
مقام کو اعضا کے مقام سے نہ لین کہ اعضا پر اپنے مقامات مین تنگی پیدا ہو - اعضاے بدنی مین کچھ ایسے اعضا مین جنکے واسطے
ایک جھلی ہی اور بعض اعضا کے واسطے دو جھلیان ہین - جن اعضا کے واسطے ایکہی جھلی ہی وہ عضل ہی اسکا سبب یہ ہی کہ ہر ایک عضل ایک
پتلی جھلی سے مڈھی ہوئی ہی اور اُسکی رقت نہایت درجہ مین ہی وہی پتلی جھلی اُس عضل پر ہر طرف سے شامل ہی اور ہر طرف اُس سے لپٹی ہوئی ہی
کہ اس جھلی کا چھیلنا اُس عضل سے بسہولت ممکن نہیں ہی ایسی جھلی کی حاجت سہ طرح مین منفعت کے ہوئی ہی پہلی منفعت یہ ہی کہ اجزاے عضو کو
جمع کرے اور اُسکو اُسکے غیر سے جدا کرے - دوسری منفعت یہ ہی کہ جب بعض مقامات عضل کو آفت پہونچے اُسکے غیر مقام تک سرایت نکرے
تیسری منفعت یہ ہی کہ جب بعض اعضا آپسمین ٹکرائین بروقت حرکت کرنے کے اُسوقت ایک کے ٹکرے کا اثر دوسرے کو نہ پہونچے - وہ اعضا
جنکے واسطے دو جھلیان ہین یہ وہی اعضاے باطنی ہین - اسلیے کہ اعضاے باطنی مین ہر ایک کے واسطے ایک خاص جھلی پیدا ہوئی ہی
اور منفعت اُسکی مثل اُسی جھلی کے ہی جو عضل کو ڈھانپے ہوے ہی - باطنی اعضا کی دوسری جھلی جو اوپر اس جھلی کے ہی اور اُنمین چسپیدہ بھی
نہین ہی اور نہ اُنمین ایک ذات ہوگئی ہی لیکن اُس سے جدا اور کھلی ہوئی ہی - اور بیرونی اور اندرونی جھلی مین ایک خالی جگہ ہی سواے
اُن مقامات کے جہان پر کوئی عضو مرتبط اسی جھلی سے ہوا ہی اپنے قریب کی عضو سے - اِس بیرونی جھلی کی حاجت اسلیے ہوئی تاکہ ہر ایک
عضو کی حفاظت کرے اور اُس عضو سے جسمین یہ جھلی ہی اور قریب کے عضو سے مرتبط ہو جائے - جو اعضاے اندرونی سینہ مین ہین انکو بھی جھلی
بیرونی منجملہ دونون جھلیون کے ڈھانپے ہی جسنے سینہ کے دو حصہ برابر آدھے آدھے کر دیے ہین اور وہ جھلی جو سینہ کے اندرونی اعضا کو
ڈھانپتی ہی جو پسلیون کے اندر ہی (مراد یہ ہی کہ ان دونون جھلیون سے ملکر اُن اعضا کی پوستش ہوتی ہی) اور جو اعضا کہ بطن یعنی شکم مین ہین
اُنکو وہ جھلی ڈھانپتی ہی جسکا نام صفاق رکھا گیا ہی - اور جو اعضا تجویف دماغ مین ہین اُنکو وہی جھلی ڈھانپتی ہی جو منجملہ اُن دونون جھلیون کے ہی
جو دماغ کو حاوی ہین - اب ہم صورت حال ہر ایک جھلی کی تفصیل بیان کرتے ہین اور اِس مقام پر ہم پہلے اُس جھلی کا حال بیان کرتے ہین جو
پسلیون کے اندر لگی ہوئی ہی - یہ ایک باریک جھلی ہی جیسے مکڑی کا جالا اور تمام پسلیون پر سینہ کے بچھائی ہوئی ہی اندرونی جانب سے اور
تمام اعضاے سینہ پر حاوی ہی - منفعت اس جھلی کی یہ ہی کہ تمامی سینہ کی حفاظت کرے تاکہ یہ اعصاب سینہ کی ہڈیون کے ملنے اور
ملاقی ہونے سے ایذا نہ پائین - اسی جھلی سے وہ دو جھلیان پیدا ہوتی ہین جو سینہ کو برابر دو حصہ پر قسمت کرتی ہین - یہ اس طرح پر ہی
کہ یہ دونون جھلیان سینہ کے طول مین دو حصہ بناتی ہین جہان سے دونون ہنسلیان مل گئی ہین تا اسفل قص اور قص پہلا غضروف ہی
جو مشابہ سیف یعنے سیدھی تلوار کے ہی - اور آگے کی طرف سینہ کا پیوند انھین دونون مقام سے ہوتا ہی - اور جو اجزا درمیانی قص کی
ہڈیون کے ہین اُنکا فراہم کرنا بھی اسی جگہ ہوا ہی - اور پیچھے کی طرف یہ دونون سینہ کی گُریون سے ملصق ہو جاتی ہین - اور قص کے
مقام سے جو محل اُنکے اتصال کا ہی تھوڑا تھوڑا جدا ہوتے ہوتے تا اینکہ قلب تک پہونچین بالکل جدا ہو جاتی ہین اور وہان ہر ایک کی دوری
بہت زیادہ ہو جاتی ہی اسلیے کہ یہ دونون قلب پر حاوی ہوتی ہین اور قلب اور اُسکی جھلی جو قلب پر لپٹی ہوئی ہی ان دونون جھلیون کے بیچ مین

آجاتی ہے پھر اس مقام سے ساکرانی چوڑائی مین کمی ہوتے ہوتے پیٹھ کی گریون کے قریب اور مہری سے اوپر پھر یہ دونون ملجاتی ہین —
اور ان مقامات مین یہ دونون جھلیان پر گوشت ہو کر سینہ کے واسطے دو تجویفین ایک دوسرے کے محاذی بناتی ہین — اِن دونون گرون کی
حاجت بنظر دو منفعت کے تھی ایک منفعت جو دونون مین بڑی ہے یہ تھی کہ جب سینہ کی کسی ایک تجویف مین منجملہ دونون تجویفون کے کوئی آفت پہونچے
جس سے اُس تجویف کا فعل باطل ہو جائے — دوسری تجویف نصف اُس فعل کا کرتی ہے جسکو دونون تجویفین پورا کرتی تھین — اسکی توضیح یہ ہے کہ
جب سینہ مین زخم عظیم پہونچے جو سینہ کی کسی تجویف تک سرایت کر جائے تنفس یعنے سانس لینے کا فعل سینہ کی اُس شق سے باطل ہو جائیگا
جدھر زخم پہونچا ہے اور جدھر زخم نہین پہونچا ہے اُس طرف کی تجویف تنفس مین اپنے حال پر باقی رہیگی پس وہ زخمی حیوان اس حالت مین آدھی
سانس لیا کریگا اور آدھی آواز اسکی باقی رہیگی — لیکن اگر زخم دونون تجویف مین سینہ کے پہونچے تنفس بالکل باطل ہو جائیگا اور اُسکے
مرنے مین کچھ دیر نہ لگے گی — دوسری منفعت یہ ہے کہ اس سے بہت سی جھلیان اُگتی ہین جو تمامی اُن اعضا کو ڈھانکتی ہین کہ دونون
تجویف مین سینہ کے ہین اور یہ اعضا قلب اور پھیپھڑہ اور متحرک اور ساکن رگین اور پٹھے ہین — اور انھین سب اعضا کو یہ جھلیان
گھیر لیتی ہین اور انکے گرد پھر جاتی ہین — یہ بھی ایک فائدہ ہے کہ سب اعضا سینہ سے بندش کھا جاتے ہین تاکہ اپنے مقامات سے
ہٹ نہ جائین — کبھی اِن دونون جھلیون سے وہ جھلی پیدا ہوتی ہے جو اُس حجاب کو ڈھانپے ہوئے ہے جو متصل دونون سینہ کی تجویف کے ہے
قلب پر جو جھلی مڈھی ہوئی ہے اُسکا نام غلاف قلب ہے یہ جھلی گول ہے اور قلب کے گرد پھر گئی ہے کہ جمیع جہات سے اُسکو شامل ہے اس جھلی کی
شکل مثل قلب کی شکل کے ہے اور پتلی ہے اور قلب کی شکل صنوبری ہے کہ سر کے پاس تو پتلا ہے اور قاعدہ یعنے نیچے کی طرف گول ہے — یہ جھلی
جسم قلب سے اسقدر الگ ہے کہ بیچ مین جھلی کے کچھ جگہ خالی ہے جو بہت کم نہین ہے — یہ خالی جگہ اسواسطے رکھی گئی تاکہ قلب کو اُسی خالی
جگہ مین وسعت حرکت کرنے کی ملے — یہ جھلی نزدیک قاعدۂ قلب کے ساکن اور متحرک رگون سے ملتحم ہو جاتی ہے وہ متحرک رگین جو
قلب سے نکلتی ہین اور اُن دو جھلیون سے جڑ جاتی ہے جو سینہ کی دو قسمتین کر دیتی ہین — اور جو سرا اس جھلی کا باریک ہے وہ اُن دونون
جھلیون سے جو سینہ کی قسمت کرنے والی ہین اُس مقام جڑ جاتا ہے جو نیچے قص کے جڑ جاتا ہے — اسی طرح تمام جھلیان جو اُن پٹھون کو لپٹی ہوئی ہین
کہ سینہ مین ہین ہر ایک پٹھہ کو گھیر لیتی ہین اور اُنکے گرد پھر جاتی ہین مگر یہ سب جھلیان اُس جھلی کے مخالف ہین جو تمام سینہ پر مڈھی ہوئی ہے
اور اُس چیز کے مخالف ہین جو خالی جگہ سینہ پر ہے میری مراد اس خالی جگہ سے وہ ہے جو بیچ مین سینہ اور قلب کے ہے — لیکن وہ جھلی جو
صفاق کے نام سے مشہور ہے وہ بھی ایک جھلی اسقدر پتلی ہے جیسے مکڑی کا جالا اور یہ جھلی اس عضل کے نیچے رکھی ہے جو شکم پر ہے کنارے سے
اُس غضروف کے اسکی ابتدا ہے جو معدہ کے سرے سے متصل ہے اور انتہا اسکی پیڑو کی ہڈی تک ہے — یہ جھلی تمام اعضاے شکم پر پھیلی ہوئی ہے
یعنے معدہ اور جگر اور تلی اور دونون گردہ اور مثانہ اور رحم اور انثیین اور شرب اور متحرک رگین اور ساکن رگین اور پٹھے اور تمام اعضا جو بیچ مین
حجاب کے اور پیڑو کی ہڈی تک ہین — اور انھین کو احشا کہتے ہین — اور ان سب اعضا پر گھوم کر لپٹ گئی ہے اوپر کی طرف ان اعضا کے اونچی
ہو رہی ہے اور نیچے کی طرف انھین اعضا کے پیٹھ کی ہڈی پر بچھی ہوئی ہے — یہی جھلی جسوقت معدہ کے منھ سے شروع ہوئی ہے بہت موٹی
ہوتی ہے پھر جسقدر نیچے اُترتی پتلی ہو جاتی ہے یہان تک کہ نہایت باریک حصہ اُس جھلی کا اُس مقام پر ہے جو قریب پیڑو کی ہڈی کے ہے —
یہی ہڈی اوپر کی طرف حجاب سے جوڑی ہے — اور نیچے کی طرف اُن دو عضلون سے جڑی ہے جو شکم پر ہین یہ دونون عضلہ وہی ہین کہ ایک
انمین سے داہنی طرف اور دوسرا بائین طرف ہے اور بھی نیچے کی طرف پیڑو کی ہڈی سے اِسکا پیوند ہے — اِس جھلی کا پھیلنا ایسا آسان

نہین ہو کہ جھیل ریوری اتر آوے اور بھیٹ رہ جاوے خصوصاً اُس مقام مین جو متصل حجاب کے ہو اور اُن دو مقامون مین جہان
وہ دونون عضلہ شکم پر واقع ہین - یہ دشواری اسکی چھیلنے مین اسوجہ سے ہو کہ ان دونون عضلون سے ایک چھوٹا اور تیلا و تر
اسی جھلی سے جڑ جاتا ہو اور ایسا ملکر ایک ذات ہو جاتا ہو کہ اُسکا چھوڑنا اس جھلی سے دشوار ہو جاتا ہو - یہی دھوکا ہوا ہو ایک قوم کو محققین
مین سے جنہون نے بغلط یہ گمان کیا ہو کہ شکم کی دوخت فقط صفاق مین ہونی چاہیے - حالانکہ ایسا نہین ہو بلکہ ہر تت ٹانکے
لگانے کے سوئی صفاق مین بھی در آتی ہو اور اس وتر مین بھی ڈوبتی ہو جسکا ابھی ہمنے ذکر کیا ہو - صفاق کی حاجت پانچ منفعتون کے
واسطے ہو ایک منفعت یہ ہو کہ صفاق شل پردے اور پوشش کے ہو تمام اُن اعضا کے واسطے جو حجاب کے نیچے ہین - دوسری
منفعت یہ ہو کہ صفاق منع کرتا ہو اس عضل کو جو پیٹ پر ہو اس بات سے کہ احشا اور مشانہ پر گر پڑے (احشا سے) مراد یہی اعضا ہین
جو پیٹ کے گنتے گئے) تیسری منفعت کہ عشاک فضلہ کے نیچے اُترنے کو صفاق کی وجہ سے آسانی ہوتی ہو - یہ آسانی اسوجہ سے
ہوتی ہو کہ یہ فضلہ اگر بعض انکا بعض سے آگے کی طرف صفاق کے جدا ہو اور حجاب کے پیچھے پس یہ فضلہ نچوڑ کر بسبب صفاق کے
جدا ہو جاتے ہین اور ان فضول کو بطرف خارج کے طبیعت دفع کر دیتی ہو جسطرح کوئی تر چیز جیسے انگور وغیرہ جب ہاتھ سے دبائی جاوے
رطوبت نچوڑ کر فضلہ مُٹھی مین رہ جاتا ہو - چوتھی منفعت یہ ہو تا کہ معدہ اور آنتون مین بآسانی نفخ نہ پیدا ہو اُن چیزون کے استعمال سے جو
نفخ پیدا کرنے والی ہین اسلیے کہ ریح کا تحلل اُسوقت ہو جاتا ہو جب صفاق ریح کو باعانت حجاب باتی ہو - پانچوین منفعت صفاق کی یہ ہو
کہ حجاب کے نیچے والے سب اعضا کو مرتبط کر دے کہ انکی بندش ہو جاوے اور ہر ایک عضو دوسرے عضو سے برابری بڑھ جاوے اور ان سب اعضا پر
صفاق حاوی ہو جاوے اور ہر ایک عضو انہین اعضا مین سے جداگانہ اُس جھلی سے مڑھ جاوے جو اسی صفاق سے پیدا ہوتی ہو اور ہر ایک پر اُس
کی جھلی گھوم کر پھر جاوے - اور ہر ایک کے واسطے یہ جھلی قائم مقام اُس جلد کے ہو جو تمام بدن پر ہو - یہ اعضا وہی ہین جیسے ہم کہہ چکے ہین کہ
معدہ اور جگر اور تلی اور دونون گردہ اور آنتین اور رحم اور مشانہ اور دونون خصیہ اور رگین متحرک اور ساکن اور پٹھے - لیکن معدہ پس جو
جھلی معدہ کو ڈھانپتی ہو سب جھلیون سے موٹی ہو جتنی جھلیون سے احشا ڈھانپے گئے ہین - اسکے موٹے ہونے کی حاجت اسواسطے ہوئی
تا کہ معدہ جب غذا سے بھر جاوے اور اُسمین نفخ پیدا ہو اس پھولنے کی وجہ سے پھٹ نہ جاوے اور نہ شق ہو جاوے اور اسی جھلی سے معدہ کے
صفاق کی بقدار وہ بندھی ہوئی جو معدہ کے پیچھے پہونچی ہو - جگر پر جو جھلی ہو باریک ہو اور جگر کی حفاظت کرتی ہو اور اُسکو
بچاتی ہو اور جگر کو متصل اُسکے قبدار مقام کے حجاب سے جوڑ دیتی ہو اور پیچھے کی پسلیون سے - اور جگر کو بھی جھلی اُس مقام اندرونی سے
جہان کڑھا ہو آنتون سے جوڑ دیتی ہو - اسی طرح تلی بھی ایک باریک جھلی سے لپٹی ہوئی ہو اس جھلی کی حاجت طحال مین اسواسطے
ہوئی تا کہ اُسکی حفاظت کرے اور بچاوے اور اسواسطے ہوئی کہ طحال پیچھے کی پسلیون اور خاصرہ سے جوڑ دے - خلاصہ یہ ہو
کہ گردہ اور آنتین اور مشانہ اور رحم اور آنتین ہر ایک انہین کا مڑھا ہوا ایک جھلی سے ہو اور ہر ایک کے اوپر ایک جھلی لپٹی ہوئی ہو جس طرح ہم
اُن اعضا پر لپٹی ہوئی جنکو ہم ابھی بیان کر چکے اور ان سب جھلیون کی پیدائش صفاق سے ہو - انثیین کا یہ حال ہو کہ جو
جھلی بنام صفاق مشہور ہو جب حالبین تک یعنے دونون چڈھون تک پہونچی اُسمین سے دو مجرے نزدیک ہر ایک چڈھے کے
پیدا ہوتے ہین اور یہ دونون مجرے انثیین تک اُتر آتے ہین اور پھر انکے شعبہ نکلتے ہین اور پھیلتے پھیلتے وہ شعبہ اتنے بڑھ جاتے ہین
کہ اُن دونون سے ملکر ایک جھلی پیدا ہوتی ہو جو دونون خصیون کو ڈھانپ لیتی ہو اسی کا نام کیسۂ انثیین ہو - کبھی صفاق سے

وہ جداول پیدا ہوتے ہین جو بیچ مین امعا اور صفاق کے ہین جس سے کہ ترب درست ہوتا ہے - جداول کا یہ حال ہے کہ یہ چند جھلیان بیچ مین آنتون کی گولائی اور پھیپھڑون کے ہے انھین مین ساکن اور متحرک رگین اور وہ میٹھہ گذرتے ہین جو سب کے سب ایسے ہین کہ اُنسے آنتون مین بہت سی جھلیان آتی ہین جو ہر ایک وعا کو انھین ادعیہ سے حاوی ہوتی ہین - اور جو اس طرح پر ہوجاتا ہے وہ طلق واحد کہلاتا ہے - اور اُنھین مین سے چند جھلیان ایسی ہین جو بیچ مین ہر ایک دو رگون کے اور بیچ مین ہر ایک دو پٹھون کے اور بیچ مین ہر ایک دو آنتون کے ہین اور بعض جھلیان ہمراہ بعض کے مرتبط ہوتی ہین اور جو عضو انکے متصل ہے اسکو بھی اپنے سے لپٹ دیتی ہین مگر اُسپر حاوی نہین ہوتی ہین - جدھر یہ صورت ہے وہ مقام دو طاقون مین لپٹا ہوا ہے (ثرب) کا یہ حال ہے کہ مرکب جھلی اور چند رگون سے ہے اور چربی بھی اُسمین ہے - اور اُسکا بیان ہم اس مقام پر نہ کرینگے - اسلیے کہ ترب منجملہ اعضاے مرکبہ کے ہے اور ہمارا کلام اسوقت اُنھین اعضا مین ہے جو بسیط ہین - یہ بیان اُن جھلیون کا تھا جو شکم کی خالی جگہ کے اعضا پر منڈھی ہوئی ہین لیکن وہ جھلیان جو دماغ کو لپٹی ہین وہ سب دو عدد ہین ایک مفرد جھلی ہے کہ اُسمین کسی اَور چیز کا میل نہین ہے جو دونون مین زیادہ موٹی ہے اور اسکو اُم جافیہ کہتے ہین جسکے معنے یہ ہین کہ کھوپڑی کی موٹی جھلی اور یہ جھلی کھوپڑی کے نیچے سب اجزا دماغی کو ڈھانپے ہوے ہے - اسکی حاجت اسلیے ہے کہ دماغ کو چھپائے اور جو مقدار کھوپڑی کی ہڈی سے ملی ہے اُسکی سختی وغیرہ سے اسکی حفاظت کرے اور جو صدمہ دماغ کو کاسۂ سر کے ٹوٹنے اور رگڑنے سے پہونچتا ہے اُس سے بچائے - یہ جھلی اُن شئون اور رخنون سے بندھی ہے جو سر کی کھوپڑی مین ہین اور اسکی بندش چند رباطات سے ہے جنکے جوہری اجزا جھلی سے ہین جو اُسی استخوان قحف سے اُگتی ہے - دوسری جھلی باریک ہے اور مرکب چند اوردہ اور شرائین سے ہے جنین وصل اور پیوند بعض کا بعض سے ہوگیا ہے جیسے مشیمہ جنین کے واسطے ہوتی ہے - اسلیے کہ مشیمہ جنین کا بھی چند رگہاے ساکن اور شرائین سے مرکب ہے جنکے بیچ مین ایک پتلی جھلی بنی ہوئی ہے اسی طرح یہ دماغ کی جھلی بھی ہے - یہ جھلی بھی تمام اجزا دماغ پر شامل ہے اور اُن اجزا سے ہمراہ ام جافیہ یعنے موٹی جھلی کے بندھی ہوئی ہے - اس جھلی کی حاجت بھی اسی واسطے ہوئی تاکہ دماغ کو اُن صدمون سے بچائے جو پہلی جھلی کی گُندگی سے اسکو پہونچے - اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ دماغ کو بذریعہ رگون کے غذا دے اور حرارت غریزی کو دماغ تک پہونچائے بسبب اسکے کہ اُسمین شرائین بھی موجود ہین - جتنی چیزین دماغ مین از قسم پٹھے اور رگون اور شرائین کے ہین وہ سب انھین دو جھلیون سے منڈھی ہوئی ہین جو انھین دو جھلیون سے اُگے ہین تا اینکہ کاسۂ سر سے باہر نکل آتی ہین - ہمارا ارادہ ہے کہ ان دونون جھلیون کا حال بتوضیح تمام اُسوقت بیان کرین جسوقت کہ ہم ہیئت دماغ کی بیان کرینگے - یہ مجملی بیان جھلیون کا تھا - جلد یعنے کھال جو تمام بدن کے اوپر ہے اُسکی صورت یہ ہے کہ جس طرح طبیعت نے تمام اعضاے بدنی کے واسطے جھلی پیدا کی جو ہر عضو کو بچاتی ہے اور ہر ایک عضو کی حفاظت کرتی ہے اُن آفات سے جو اعضاے بدن کو عارض ہوتے ہین - اسی طرح طبیعت نے ظاہر بدن پر ایک پردہ اَور روک کے چیز تمام بدن کے واسطے بنایا کہ تمام بدن کو چھپائے اور آفات خارجی سے جو بدن کو عارض ہون محفوظ رکھے - یہ کھال اور جلد آدمی کے بدن مین تمام حیوانات کے بدن سے پتلی پیدا ہوئی اور نرم بھی زیادہ ہوا ہے اسکے اور قوت بھی اسکی ضعیف آدمی کے بدن مین رکھی گئی - پتلا ہونا اور نرمی اسکی اور اسپر

یا گینڈہ کی کھال یہ سخت سخت جفتے وغیرہ خلاصہ یہ ہی کہ اگر آدمی کے بدن کی کھال ایسی سخت اور کھرّی ہوتی تو حس عیز کی ملاقات بدن انسان سے
ہوتی اور اسکے بدن کو چھو جاتی اسکی حس اسکو بخوبی ہوتی اور بہت کم ہوتی - اور اگر آدمی کے بدن پر بال زیادہ ہوتے جیسے خچر او بیل و بکری
وغیرہ کے پس یہی بالون کی کثرت انسان کو زیادتی حدت حس سے مانع ہوتی - اور اسی سبب سے ہتھیلی کی جلد مین تمام اجزاے بدنی انسانی سے
بال کا نام ونشان بھی نہین رکھا گیا اور نرم اور پتلی تمام بدن کی کھال سے زیادہ جلد خدمت کی بنائی گئی - اسلیے کہ اسکا حس اور تیزی
اسی حس کی اس مقام پر زیادہ درکار تھی - آدمی کے بدن کی کھال تمامی حیوانات کے بدن کی کھالون سے کمزور سو اسواسطے بنائی گئی پس شدت کا
قصد یہ ہی کہ بیرونی جانب مین آدمی کے بدن کی ایک جگہ ایسی بنائے جسمین فضول اندرونی جنکو اعضا سے قریب جلد دفع کرتے ہین اسی جگہ
گرا کرے اور یہ مقام یعنے جلد بوجہ کمزوری اور ضعیف ہونے کے ان فضول کو قبول کر لیا کرے - کھال مین تمام بدن کے سوراخ بھی قریب
قریب اسی غرض سے رکھے گئے تاکہ جو کچھ اندرونی اعضا سے محلل ہو کر کھال کی طرف سے نکلے اور خارج ہو اسکے نکلنے کی راہ بکثرت ہو اور
جو بخاری فضول اعضا سے تحلیل ہو کر ادھر آتین انکے نکلنے کی راہین انھین سوراخون مین ہو کر پیدا ہوں ان سوراخون کو مسام کہتے ہین
اور انھین سوراخون سے بال بھی برآمد ہوتے ہین اور بخار بھی اسی طرف سے باہر آتا ہے - جلد ہر ایک جگہ کی موٹی اور پتلی اور نرم اور سخت
ہونے مین یکسان اور برابر نہین ہی اور نہ ہر جگہ بالون کے نکلنے مین اور نہ ہر ایک جگہ اپنے نیچے والے اعضا سے اتصال اور ملنے مین
برابر ہی پتلی اور موٹی ہونے کی یہ کیفیت ہی کہ بعض مقامات کی کھال بہت پتلی ہی جیسے چہرے کی کھال اور یہ کھال پتلی اسواسطے
پیدا کی گئی کہ خوشروئی اور رنگ کی صفائی چہرے مین درکار تھی اور پتلی جلد اس کام کے زیادہ لائق ہی بہ نسبت موٹی جلد کے اسلیے کہ پتلی جلد مین
خون کا رنگ باہر پھوٹ کر زیادہ نکل آتا ہی بہ نسبت موٹی جلد کے - بعض مقام کی جلد موٹی بنائی گئی جیسے پاؤن کے تلوون کی کھال - اور اسکے
موٹے بنانے مین یہ حاجت تھی کہ بعض اوقات برہنہ پا چلنے کی حاجت ہوتی ہی ایسے اجسام پر جنمین حدت ہی مثلاً گرمی کی تیزی ان اجسام مین ہی
یا باریک باریک کانٹے انمین ہین پس جب تلوے کی کھال موٹی ہی اگر کانٹے کھال مین چبھ جاینگے جلد انکی رسائی عضل تک نہوگی - سختی اور
نرمی جلد کی یہ صورت ہی کہ بعض مقامات کی جلد نرم ہی جیسے ہتھیلی کی جلد اسواسطے نرم پیدا کی گئی کہ اسمین احتیاج اسکی تھی کہ طبیعت محسوس کی
طرف بدل کر جلدی مستحیل ہو جائے اور بعض مقام کی جلد سخت پیدا کی گئی جیسے تلوون کی جلد اسمین حاجت اسکی تھی کہ سخت مقامات پر
چلنے کی برداشت کر سکے - بالون کا نہونا اور بالون کا ہونا اسمین اختلاف یہ ہی کہ بعض مقامات کی جلد مین بالکل بال نہین جیسے جلد ہتھیلی کی
اور تلوے کی کہ یہ مقام بالون سے بالکل خالی ہی بسبب اسکے کہ حس کا کام اس مقام سے زیادہ پڑتا ہی اور بعض مقام پر بہت سے بال
اُگے ہین جیسے سر اور داڑھی اور دونون ابرون کے اور ہم ان مقامات کے بالون کی منفعت کو اسوقت بیان کرینگے جب بالون کا ذکر
کرینگے یہ کھال کا نیچے والے اعضا سے ملنا اور نہ ملنا اسکی یہ صورت ہی کہ بعض مقام کی جلد اپنے نیچے والے اعضا سے ایسی چسپیدہ اور
ملی ہوئی ہی اور ایسی پیوستہ ہو رہی ہی کہ اسکا اُدھڑنا اور جدا ہونا اس عضو سے ممکن نہین - اور یہ دشواری اس سبب سے ہی کہ یا تو
جلد نفس عضل سے ملی ہی جیسے پیشانی اور دونون رخسارون کی جلد اور اکثر جگہ ہتھیلی کی جلد اور دونون ہونٹون کی جلد اور وہ جلد جو کنارے
کنارے مقعد کے ہی - یا کسی وتر سے ملی ہوئی ہی جیسے بعض مقامات مین ہتھیلی کی جلد اور تلوے کی کھال - پیشانی کی جلد اسکا التحام
اور پیوست ہونا اس عضلہ سے ہی جو پیشانی کی ہڈی پر بچھا ہوا ہی اُسی سے اس کھال کا چھڑانا ممکن نہین بسبب اسکے کہ اسکو
التحام اور پیوست ہونا اسی عضلہ سے بشدت ہی اسی طرح دونون رخسارون کی جلد اس عضلہ سے پیوست ہی جو دونون رخسارون کی

ہڈی پر رکھا ہوا ہی دونون ہونٹ کی جلد اور مقعد کے کنارے کی جلد یہ دونون عضل سے ایسا اختلاط رکھتی ہین کہ جلد اور عضلہ زیرین مین
فقط ظاہری فرق معلوم ہوتا ہی ورنہ یہ دونون ملکر ایک ہوگئی ہین - ہتیلی کی جلد اُس وتر سے پیوستہ ہی جو باطن کف دست پر بچھا ہوا ہی
اور بخوبی پیوست ہوگیا ہی جس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ جلد اُس عضلہ سے جو اندرون ساعد رکھا ہوا ہی اس وتر کو اُگاتی ہی قبل ازانکہ
رسغ کے جوڑ تک پہونچے پھر جب مفصل تک پہونچا چوڑا ہوکر تمام کف دست اور اُنگلیون پر پھیل جاتا ہی اور ہتیلی کی کھال سے اس استحکام سے
ملتا ہی کہ اُسکا اُدھیڑنا دشوار ہوتا ہی - یہ جلد ایسی تین منفعتون کے واسطے پیدا کی گئی ہی ایک منفعت یہ ہی کہ جلد کی حس تیز رہے - دوسری
منفعت یہ ہی کہ اسمین بال نہ اُگین تاکہ بالون کی زیادتی ہتیلی کی حس کی تیزی کو منع نکرے - تیسری منفعت یہ ہی کہ وتر کی سختی جلد کی نرمی سے
ملکر اعتدال پیدا ہوجائے تاکہ یہ اعتدال خوبی حس کے واسطے زیادہ موافق ہو - یہی حال تلوون کی جلد کا ہی کبھی اُس عضلہ سے کہ جو پنڈلی
کے بیرونی جانب پر رکھا ہی اور جسکا محل فشوران کے سرے سے ہی ایک وتر اُگتا ہی قبل ازان کہ یہ عضلہ کعب کے جوڑ تک پہونچے پھر جسوقت یہ وتر
کعب تک پہونچتا ہی کسیقدر پھیل کر تلوون کی جلد کے نیچے بچھ جاتا ہی اور تمام اجزاے قدم مین پھیل جاتا ہی اور تلوے کی کھال سے باستحکام
ایسا پیوست ہوجاتا ہی کہ اسکا جدا کرنا ممکن نہین ہوتا اور حاجت ایسے اتصال کی وہی ہی جسکو ہم کئی مرتبہ لکھ چکے - یہی وہ مقامات ہین
جنمین جلد کا التحام اُن اعضا سے ایسا ہوجاتا ہی کہ اُدھیڑنا یا چھیلنا اُن مقامات کا جلد سے دشوار ہوجاتا ہی - لیکن وہ مقام بدن کا جو
سواے اُن مقامات کے ہی کہ اُسکے نیچے ایک پتلی جھلی ہی مشابہ مکڑی کے جالے کے جو بیچ مین جلد ظاہری اور عضل کے حاجز اور مانع اتصال کی ہی
ایسے مقام کی کھال اگر اُدھیڑی جائے تو آسانی اُدھڑ سکتی ہی جو ایسے مقام کی جلد ہی درحقیقت اُسی کا نام جلد رکھنا چاہیے اور وہی جلد
متشابہ الاجزا ہی - یہ بیان تھا جھلی اور جلد کا جو ایک صنف اعضاے متشابہ الاجزا کی ہی انتہی واللہ اعلم

باب سولھوان بال اور ناخون کے بیان مین

یہ جاننا چاہیے کہ بال اور ناخون کا بڑھنا مثل تمام اجزا کے بڑھنے کے نہین ہی - اسلیے کہ ہر ایک اعضا کو ہم دیکھتے ہین کہ اپنے طول
اور عرض اور عمق مین بڑھتا ہی - لیکن بال اور ناخون کی زیادتی طول ہی مین ہوتی ہی جسوقت کوئی مادہ نیچے سے انہین سے کسی کے متصل
ہوتا ہی اور یہ زیادتی انکی تھوڑی تھوڑی ہمیشہ ہوا کرتی ہی اور کبھی نہین ٹھہرتی اور نہ کبھی اُنکا نمو برطرف ہوتا ہی جب تک وہ حیوان زندہ ہی
اور اس بڑھنے کی حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ یہ دونون ہروقت نئے اور تازہ باقی رہین اور تاکہ جو جز ان دونون مین سے اُکھڑ جائے
یا ٹوٹ جائے اُسکے پیچھے بدلا بھی ہمیشہ آجایا کرے **بالون کا بیان** بالون کی خلقت بخار دخانی گرم خشک سے ہی - اسی واسطے
اکثر زیادہ اُگنا بالون کا بدن مین عنفوان شباب مین ہوتا ہی کہ قوت حرارت اس سن مین زیادہ ہوتی ہی - اور یہ زیادہ اُگنا بالون کا
اسمین اسواسطے ہی کہ حرارت اس سن کی بخار پر عمل کرتی ہی اور اُسکو جلا دیتی ہی اور اس جلانے سے بخار کے لطیف اجزا کی تحلیل ہوجاتی ہی
اور بخار کثیف باقی رہ جاتا ہی پھر جب بخار کثیف کو طبیعت دفع کرتی ہی اور منافذ جلد یعنے مسام کی طرف سے باہر نکالنا چاہتی ہی یہ بخار
کثیف اُسی مسام مین رہ جاتا ہی اور متحلل نہین ہوتا ہی تا اینکہ رہتے رہتے اسکی مقدار کثیر ہوجاتی ہی اور سخت ہوکر بال بنجاتا ہی - پھر جب اسمین
اور بخار آیا اور پہلے بخار سے ملا پہلے بخار کو دفع کرکے جلد سے باہر نکالتا ہی اور وہ بخار جدید مسام مین ٹھہر جاتا ہی اور یہی سلسلہ جاری
رہتا ہی جس سے بال بڑھا کرتا ہی جب تک طبیعت کا قصد اسکے بڑھانے کا ہے بنظر کسی منفعت کے - اور ایک قسم بال کی وہ ہی جسکا
اُگنا بالذات مطلوب طبیعت نہین ہوتا ہی بلکہ بالعرض ہوتا ہی - جس بال کی طرف قصد طبیعت کا بنظر منفعت اصلی کے ہوتا ہی اُسمین طبیعت کا قصد

ہمراہ دو منفعت کے ہے۔ ایک منفعت اندرون بدن سے متعلق ہے اور دوسری بدن کے باہر سے۔ اندرونی منفعت یہ ہے کہ فضول دخانی کو
دفع کرنا اور اندرون بدن سے اُنکا نکال ڈالنا اسلیے کہ اُنکے رہنے سے ایذا پہونچتی ہے۔ خارج بدن کی منفعت یہ ہے کہ طبیعت کا قصد
بالون کے پیدا کرنے سے زینت بدن کا ہوتا ہے اور بدن کے بچانے کا۔ اور یہ اس طرح پر ہے کہ بعض قسم بالون کی بنظر زینت اور حفاظت کے
ساتھ ہی بنائی گئی ہے اور بعض قسم فقط زینت کے واسطے۔ جن بالون مین طبیعت نے زینت اور حفاظت کا ساتھ ہی قصد کیا ہے وہ بال سر کے
اور دونون ابرو اور پلکون کے بال ہین۔ سر کے بال اسواسطے بنائے گئے تاکہ سر کو آن آفتون سے بچائین جو خارج سے اُسپر وارد
ہونے والی ہین اور اسواسطے بنائے گئے کہ سر کی زینت دین اور اُسکا حُسن بڑھائین۔ اسلیے کہ اگر سر پر بال نہوتے بدنما اور بُرا
معلوم ہوتا اور یہ خوشنمائی مرد اور عورت دونون کو شامل ہے ہان اتنا فرق ہے کہ عورتون مین سر کے بال زیادہ خوشنما ہین اور اُنکی زینت
سر کے بالون سے زیادہ ہے دونون ابرو اور پلکون کے بال اسواسطے پیدا کیے گئے کہ آنکھون کو بچائین۔ ابرون کے بال یہ حفاظت
کرتے ہین کہ جو چیز از قسم اجسام سر سے اُترتی ہے اُسکے آنکھ تک پہونچنے کو منع کرتے ہین اور با اینہمہ ابرون سے چہرے کی خوشنمائی بھی ہے
اسلیے کہ جب چہرے پر ابرو نہون دیکھنے مین بُرا معلوم ہوتا ہے۔ پلکون کے بال اسواسطے بنائے گئے کہ خارج سے اور ہر طرف سے آنکھون مین
چیزون کے پہونچنے کو منع کرتے ہین اس طرح پر کہ اگر اوپر سے کوئی چیز گرے اوپر والی پلک اُسکے آنکھ مین پہونچنے کو منع کرتی ہے اور اگر نیچے
کوئی چیز آنکھ کی طرف چلے اُسکو نیچے والی پلک آنکھ مین پڑنے کو منع کرتی ہے اور اگر سامنے سے کوئی چیز آتی ہوئی محسوس ہو پلک پر پلک
آدمی جھکا کر بند کر لیتا ہے اور آنکھ مین نہین پڑنے پاتی ہے۔ پلکون کے بالون مین دو خصلتین ایسی رکھی گئین جو نہ سر کے بالون مین ہین اور
نہ تمام بدن کی کسی جگہ کے بالون مین ہین۔ پہلی خصلت یہ ہے کہ یہ بال سیدھے آگے کی طرف کھڑے پیدا کیے گئے کہ انمین کسی طرف جھکاو
نہین ہے نہ اوپر کی طرف اور نہ نیچے کی طرف۔ دوسری خصلت یہ ہے کہ یہ بال تمام عمر آدمی کے ایک حال پر ٹھہرے ہوے ہین نہ بڑھتے ہین
نہ لانبے ہوتے ہین سیدھے رہنا اور آگے کی طرف کھڑے رہنا ان بالون کا اُن آفات کو منع کرتا ہے جو خارج سے آنکھ پر آنے والی ہین اور
دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اگر اس طرح سیدھے نہ رہتے آنکھ پر لٹک جاتے آنکھ کے دیکھنے کو منع کرتے۔ یہ بات اس طرح پر ہوتی کہ اگر اوپر والے پلک کے
بال اوپر کی طرف اُگتے جو چیز اوپر کی طرف آتی اُسکے آنے کو آنکھ مین نہ روکتے اور نہ بروقت بند کرنے آنکھ کے اوپر والی پلک نیچے والی پر بیٹھتی
اور اگر نیچے والی پلک کی طرف اوپر والی پلک کے بال دراز ہوتے اور جھکتے آنکھ کو چھپا لیتے اور اسکو منع کرتے۔ اور اگر نیچے والی پلک کے
بال اوپر کی طرف کھڑے جھکتے آنکھ کو بخوبی دیکھنے سے منع کرتے اور اگر نیچے کی طرف لٹکے ہوے جھکتے اشیاء موذی کو آنکھ مین پڑنے سے نہ روکتے
پلکون کے بال کا مدت العمر ایک مقدار پر ٹھہر جانا کہ نہ بڑھتے ہین اور نہ لانبے ہوتے ہین اور سر اور داڑھی کے بالون کا بڑھنا اور لانبا ہونا اس
سبب سے ہے کہ طبیعت مین پلکون کے بالون کو بروقت جنین کی خلقت کے ہمراہ اعضاے اصلیہ کے اُس مقدار پر بنا دیا جسکی طبیعت کو حاجت تھی
اور ان بالون کو پلکون کے کنارون مین گاڑ دیا اور اُنکی قطار کو پلکون کے کنارے ایک جسم سخت بنا دیا ایسا کہ اُسمین وہ بخار دخانی جو بالون کی
خلقت کا مادہ ہے نفوذ نہین کر سکتا اور اندر سے باہر نہین آسکتا۔ جب نہین آسکتا ہے پھر یہ بال کیونکر بڑھین۔ لیکن پلکون کے بال بجائے خود
سیدھے کھڑے رہتے ہین کہ انمین کسی طرح کی کجی نہین ہے۔ یہ بھی اسی سبب سے ہے کہ پلکون کی باڑھین سخت پیدا کی گئین اسلیے کہ اگر پلکون کے
کنارے نرم ہوتے جیسے تمام بدن کی جلد نرم ہے پلکون کے بال سیدھے باقی نہ رہتے بلکہ نیچے کو جھک جاتے اور آنکھ پر اُنکا چھپان پڑ جاتا۔
جیسے وہ گھانس جو نرم اور تر زمین پر اُگتی ہے کہ طولانی ہونے کے بعد کسی نہ کسی طرف جھک جاتی ہے۔ اور جو گھانس کہ سخت زمین پر اُگتی ہے شایہ

زیادہ نہین بڑھ سکتی بلکہ سوردار اور چھوٹی اور سیدھی زمین پر کھڑی رہتی ہی کہ مشکل سے اُکھڑتی ہی- اسی واسطے کنارے پلکون کے سخت پیدا کیے گئے اسی طرح دونون ابرون کا نکلنا بھی اُسی جلد پر تجویز ہوا جو سختی مین پلکون کی جلد کے قریب ہی اسلیے کہ ابرون مین اُنکے جلد کے سخت ہونے سے یہی غرض تھی کہ اُنکے بال زیادہ لانبے ہوئے اور بڑھنے کے محتاج نہ تھے- ابرون کے بال زمانہ دراز کے بعد تھوڑے تھوڑے بڑھتے ہین جسقدر ان کی جلد مین بہ نسبت پلکون کی جلد کے سختی سے کمی ہی- یہ وہی بال ہین جسمین طبیعت کا قصد زینت دہی اور حفاظت دونون کا متعلق ہوا ہی میری مراد ان بالون سے سر کے بال اور ابرون کے اور پلکون کے ہین جن بالون کی طرف قصد طبیعت نے فقط زینت کا کیا ہی وہ داڑھی کے بال ہین کہ ان بالون سے مرد کی ہیبت پیدا ہوتی ہی اور اسکے چہرے کی زینت ہو جاتی ہی اور یہ بات اس طرح پر ہوتی ہی کہ داڑھی دونون کلّے کو ڈھانپ لیتی ہی اور اُن دونون کو خالی نہین چھوڑتی- داڑھی مردون کے نکلتی ہی اور عورتون کے نہین نکلتی ہی اسکے دو سبب ہین- ایک تو یہ کہ حرارت غریزی مردون کے بدن مین بہ نسبت عورتون کے بدن کے زیادہ قوی ہی اور بخارات دخانی کہ گرم مادہ بالون کا ہی مردون مین زیادہ پیدا ہوتے ہین لہذا طبیعت کو اکتفا اس بات پر نہین ہوتی کہ اُن بخارات کو ایک طرف صرف کرے اور پھیرے پس اُنکو دو طرف پھیرتی ہی ایک تو سر کے بالون مین اور دوسرے داڑھی کے بالون مین- اسی واسطے کبھی ایسی عورتین بھی پائی جاتی ہین جنکا مزاج گرم ہی کہ اُنکے ذقن پر بال نکل آتے ہین- بہت سے مرد ایسے ہین جنکے مزاج سرد ہین جنکے داڑھی ہی نہین نکلتی اسی واسطے مصنوعی خواجہ سرا یا ہجڑے ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے داڑھی نہین نکلتی اسلیے کہ مزاج اُنکے سرد ہین اور اسلیے کہ ان لوگون مین ایک ایسا عضو کم ہو گیا جسمین حرارت بہت تھی یعنے اُنثیین اور دوسرا سبب عورتون مین داڑھی نہ نکلنے کا یہ ہی کہ چونکہ عورتین گھرون مین پردہ نشین ہوتی ہین اور اُنکو جائز نہین ہی کہ برہنہ مُنھ کھولے ہوے باہر نکل آئین لہذا اُنکو استغنا اس بات سے ہی کہ اُنکے دونون طرف کے کلّے بالون سے چھپائے جائین اور یہ بھی ہی کہ عورتون کے رخسارہ بالون سے صاف ہونے مین اُنکی زینت بھی زیادہ ہی اور اُنکے حُسن کے مناسب بھی ہی- انھین اقسام مین بالون کی طبیعت نے قصد انکے اُگنے کا کیا ہی بنظر غرض اصلی کے- جو بال کہ بالعرض پیدا ہوتا ہی بدون اسکے کہ طبیعت اُنکے اُگنے کا قصد کرے یہ بات دونون بغل کے اور پیڑو اور سینہ اور تمام بدن کے بال سواے سر اور داڑھی اور ابرو اور پلکون کے بالون کے ہی اور اسکا حال یہ ہی کہ عضو بدن اگر مزاج اُسکا گرم تر ہو اسمین پیدائش بخار دخانی کی زیادہ ہوگی کہ طبیعت اُسکو بطرف خارج کے دفع کرے اسی کے ہمراہ بالون کی اُس عضو مین کثرت ہوگی- اور یہی سبب ہی جو پیڑو پر ایسے بال زیادہ نکلتے ہین اسلیے کہ پیڑو قریب اُنثیین کے ہی جنکا مزاج گرم تر ہی- بعد اسکے پھر شکم اور سینہ اور بغل کے بال ہین بسبب حرارت مزاج قلب اور جگر کے کہ جنکے قریب یہ اعضا واقع ہین اور جن لوگون کے مزاج گرم ہین اُنکے ان مقامات پر بالون کی زیادتی پائی جاتی ہی- اور سرد مزاج کے بدن ان مقامات کے بالون سے خالی ہوتے ہین اسی سبب سے بالون کا نکلنا ان مقامات مین ہوا کچھ طبیعت نے ان بالون کے پیدا کرنے کا قصد نہین کیا اور غرض اصلی طبیعت کی ان بالون سے کچھ متعلق نہین ہی- لیکن بر طبق تبعیت طریقہ عضو کے اضطراری فعل طبیعت کا یہ ہی- جیسے ریحان اور پھولون کے کاشتکار مالی وغیرہ کہ اُنکے باغ کی کیاریون مین پھول تو بالاصالۃ پیدا ہوتے ہین یہی مقصود باغبان کا ہوتا ہی اور ریحان کے گرد اور اُسکے پہلو مین طرح طرح کی گھاسین اضطرارًا خود رو پیدا ہو جاتی ہین بسبب اسکے کہ زمین مین تری اُس پانی کے جلنے کی وجہ سے ہی ریحان کے درخت کو سینچا ہی ریحان کا اُگنا ایسے چمن مین جو خاص اُسکے واسطے بنایا گیا اور خوب صاف کیا گیا ہی

ہوجاتا ہی اور اُس سے تجاوز کرکے اور قسم کی گھانس نہین نکلتی اور جو نکلتی ہی تو اس چمن سے باہر اُن مقامات سے نکلتی ہی جنکی حد چمن کی حد سے جدا ہی اور باغبان کو بنظر اضطرار اسکی حاجت ہوتی ہی کہ اُس ساری گھانس کو اُکھیڑ کر پھینک دے اسی طرح بالون کا بدن مین حال ہی کیونکہ بالون کے نکلنے کا قصد فقط سر اور ابرو اور پلکون اور داڑھی مین کیا ہی اور باقی بال تمام بدن کے بسبب حرارت اُسی مقصد کے نکلتے ہین جیسے وہ مال اُگتے ہین ان بالون کا مقامات محدودہ پر نکلنا ایسا نہین ہی جیسے کہ سر اور ابرو اور داڑھی کے بالون کا نکلنا ہی بلکہ یہ بال جدا جدا متفرق بعض اعضا مین نکلتے ہین اور بعض مقامات مین مجتمع نکلتے ہین اور بعض مقامات مین چھوٹے ہوتے ہین اور بعض مین لانبے ہوتے ہین ناخون کا حال یہ ہی کہ وہ آخری پورون مین انگلیون کے جڑے ہوتے ہین اور اُس گوشت سے لگے ہوئے ہوتے ہین جو اُن پورون مین ہی اور اس جلد سے موصول ہوتے ہین جو پورون کے اوپر ہی اور انکی بندش اُن رباطات سے ہوتی ہی جو اوتار کی قسم سے ہین - ناخون مین پٹھے اور ساکن رگین اور شریان اسواسطے پہونچتی ہین کہ حیات اور غذا کو ناخون تک پہونچادین - لیکن ناخون کی غذا اُسمین نمو طول اور عرض اور عمق مین مثل اور اعضا کے نہین پیدا کرتی ہی بلکہ یہ غذا ناخون کو فقط طول مین بڑھاتی ہی جیسے ہمنے بال کے بیان مین کہا ہی جس منفعت کے واسطے ناخون بنائے گئے وہ یہی ہی کہ انگلیون کے سرون کی تقویت کرین اور جن چیزون کو انگلیان گرفت کرلیتی ہین اُس گرفت مین ناخون انگلیون کی اعانت کرین - اور دوسرا فائدہ یہ ہی کہ انگلیون کا حسن بڑھ جائے - ناخون سختی اور نرمی کے بیچ مین اسواسطے مخلوق ہوے تاکہ آفات کو قبول نہ کرین - اسلیے کہ اگر مثل ہڈی کے نرم ہوتے توٹ جانے سے محفوظ نہ ہوتے جیسے اور جسم جنمین سختی زیادہ ہی - اسواسطے بیچ مین سختی اور نرمی کے پیدا کیے گئے بسبب انھین دو علتون کے - ناخون مین زاویے اور کونے نہین بنائے گئے تاکہ اُنپر آفات نہ داخل ہون اسلیے کہ جس قسم مین زاویے پیدا ہوتے ہین اُسمین تقسیم یعنے پیچیدگی عارض ہوتی ہی - جب ہم بال اور ناخون پر کلام کرچکے اب ہم اپنے کلام کو اعضاے متشابہۃ الاجزا پر قطع کرتے ہین اسی مقام پر اور متوجہ ہوتے ہین اسکے بعد اعضاے مرکبہ مین کلام کرنے پر اور یہ وہ مقالہ ہی جو اس مقالہ کے بعد آتا ہی انشاء اللہ تعالیٰ تمام ہوا دوسرا مقالہ بحمداللہ و عونہ

تیسرا مقالہ جزو اول کتاب کامل الصناعہ طبی جو مشہور بنام ملکی ہی بیان مین اعضاے مرکبہ کے

اور اس مقالہ مین چھتیس باب ہین باب پہلا مجمل کلام اعضاے مرکبہ پر ۲ بیچ اعضاے آلیہ ہین

۳ عضل کا بیان اور اُسکے منافع کا بیان ۳ عضل سر اور اُسکے منافع کا بیان ۴ اُس عضل کے بیان مین جو حلقوم کو حرکت دیتا ہی اور اُسکے منافع اور جو چیز متصل حنجرہ کے ہی ۵ بیان مین دونون شانون کے عضل کے اور اُسکے منافع کے ۶ دونون ہاتھون کے حرکت دینے والے عضل اور اُسکے منافع کے بیان مین ۷ سینہ کے حرکت دینے والے عضل اور اُسکے منافع کے بیان مین ۸ شکم کے حرکت دینے والے عضل اور اُسکے منافع کے بیان مین ۹ دونون رانون کے حرکت دینے والے عضل اور اُسکے منافع کے بیان مین ۱۰ ساق اور قدم کے حرکت دینے والے عضل اور اُسکے منافع کے بیان مین ۱۱ مختصر کلام اُن اعضاے مرکبہ پر جو بدن مین ہین اور پہلے دماغ کا بیان ۱۲ نخاع کا بیان اور اُسکے منافع کا ۱۳ آنکھ کا بیان اور اُسکے منافع کا جو اُسکے اعضا مین ہین ۱۴ دونون کانون کا اور اُسکے منافع کے بیان مین ۱۵ آلہ سماعت کا بیان اور اُس سوراخ کا جو آخر اُن مجری مین ہی جو دونون کانون مین ہی ۱۶ زبان کا بیان اور اُسکے اجزا کا بیان ۱۷ آلات یعنے کاگ کا بیان اور اُسکے منافع کا بیان اور آلات نفس کا بیان ۱۸ حنجرہ کا بیان ۱۹ قصبہ ریہ کا بیان ۲۰ ریہ یعنے پھیپھڑہ کا بیان ۲۱ قلب کا بیان ۲۲ حجاب کا بیان ۲۳ منہ کا بیان اور

اُس جھلی کا جو سینہ پر لپٹی ہوئی ہے ۲۴ مری کے بیان مین ۲۵ معدہ کے بیان مین اور معدہ کی منفعتون اور بیان آلات غذا کا ۲۶ آنتون کا بیان اور اُنکے منافع کا ۲۷ ثرب کا بیان اور اُسکی صفت اور اُسکی منفعت ۲۸ جگر اور اُسکی منفعتون کا بیان ۲۹ الطحال یعنے تلی اور اُسکی منفعتون کا بیان ۳۰ مرارہ یعنے پتہ اور اُسکی منفعتون کا بیان ۳۱ دونون گردہ اور اُنکی منفعتون کا بیان ۳۲ مثانہ اور اُسکی منفعتون کا بیان ۳۳ اعضاے تناسل کے بیان مین اور پہلے بیان رحم کا اور اُسکی منفعتون کا ۳۴ اُس رحم کا بیان جسمین جنین موجود ہو ۳۵ دونون پستان اور اُنکی منفعتون کا بیان ۳۶ اُنثیین اور اُنکے منافع کا بیان اور بیان اوعیۂ منی کا ۳۷ قضیب اور اُسکے منافع کا بیان

باب پہلا مجملی بیان اعضاے مرکبہ کا

جب ہم اعضاے متشابہۃ الاجزا کا بیان کر چکے اور ہر ایک صنف کا اُسکے اصناف سے بشرح و بسط حال لکھ چکے اب ہم اعضاے مرکبہ کا حال جو انھین اعضاے بدنی مین داخل ہین لکھتے ہین جنکو اعضاے آلیہ کہتے ہین - اور ہم کہتے ہین کہ اعضاے مرکبہ کی بعض قسمین ظاہری بدن مین ہین اور بعض اقسام اُسکے اندرون بدن مین ہین اور ہم ابتدا اعضاے ظاہری سے کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو اعضاے مرکبہ کہ ظاہر بدن مین ہین اُنھین سے کُل کی ترکیب کلی ہو یعنے اُن سب سے ملکر ایک عضو پورا پیدا ہوا ہو جو کسی عضو کا جز نہین ہو بلکہ بدن کا جز ہو جیسے سر اور دونون ہاتھ اور دونون پانون - اور بعض اعضاے مرکبہ ایسے ہین جنکی ترکیب جزئی ہو اور وہ یہ اعضا ہین جو اعضاے کلیہ کے جز ہین جیسے عضل اسلیے کہ عضل کی ترکیب گوشت اور پٹھے اور رباط اور جھلی سے ہو اور سر اور پانون کی ترکیب کھال اور ہڈی اور عضل اور ساکن اور متحرک رگون سے - ہم اب عضل کا حال بیان کرتے ہین - اسلیے کہ جب عضل کا حال ہر طرح سے معلوم ہو جائے اور اُسکی وضع اور شکل بھی جان لیجائے اور اُسکے ساتھ وہ بھی سب باتین ذہن مین آجائین جو حالات اعضاے متشابہۃ الاجزا کے ہم پہلے بیان کر چکے ہین اِن سب باتون سے صورت ہر ایک عضو کی اُن اعضاے مرکبہ سے معلوم ہو جائیگی جو حس ظاہری سے محسوس ہوتے ہین اور شمار بھی ہر ایک عضو مرکب کا ہو جائیگا اور منفعت بھی اُسکی انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہو جائیگی

باب دوسرا عضل کا اور اُسکی منفعت کا بیان

جاننا چاہیے کہ عضل ایک جسم ہو جسکی ترکیب گوشت سرخ اور رباط اور پٹھے اور اُس جھلی سے ہوئی ہو جو پٹھے کے اوپر ہو - اور یہ عضل ہڈیون کے اوپر آڑھایا ہوا اور ہڈیون سے بذریعہ اُن رباطات کے بندھا ہوا ہو جو ہڈیون سے پیدا ہوے ہین - اسکی توضیح یہ ہو کہ جو پٹھہ دماغ یا نخاع سے کسی عضو تک آتا ہو جسوقت اُسکا پہونچنا اور پرلے کنارے سے عضلہ تک ہوتا ہو چند باریک قسمون سے وہ پٹھہ منقسم ہو جاتا ہو اور عضلہ کی لیف یعنے ریشہ سے ملکر ایک ذات ہو جاتا ہو اور جو ہڈی عضل کے نیچے رکھی ہو اُس سے ایک رباط روئیدہ ہوکر پٹھے اور گوشت سے ملجاتا ہو اور یہ سب چیزین ملکر ایک جسم بنتی ہین جسکا نام عضلہ رکھا گیا ہو پھر جسوقت پٹھے کی قسمین عضلہ کے نیچے والے سرے تک پہونچین اجزاے عصب کے مع اجزاے رباط کے تنہا متحد ہو جاتے ہین بدون اُسکے کہ کیقدر گوشت آپین ملے اسلیے پٹھے اور رباط کے اجزا ملکر وہ جسم بنجاتا ہو جسکا وتر نام رکھا جاتا ہو - عضل اور وتر کی حاجت بدن مین یہی ہو کہ اعضاے بدنی تحرک بالارادہ اُنکی حرکت دینے سے ہو - اسکا مفصل حال یہ ہو کہ وتر جسوقت عضلہ کے نیچے سے تجاوز کرتا ہو کھینچ کر دراز ہوتا ہو اور مفصل یعنے جوڑ سے اُس عضو کے لتا ہو جسکو حرکت دینے کے واسطے یہ عضلہ بنایا گیا ہو - پھر جسوقت اُس عضو کی حرکت دینے کی حاجت ہوتی ہو عضلہ اپنے

جڑ کی طرف سمٹتا ہے اور وتر کو بقوت جاذب کرتا ہے پس اسی سبب سے اُس عضو کا جوڑ بھی منجذب ہوتا ہے اور کھنچتا ہے اور وہ عضو بھی حرکت کرتا ہے جسکا ارادہ ہوتا ہے اور حرکت اُسی طرف ہوتی ہے جس طرف یہ عضلہ اسی عضو میں رکھا ہوا ہے **مثال** اسکی ہتھیلی سے ہولی چاہیے مثلاً جسوقت ہتھیلی کو اُس عضل نے حرکت دی جو ساعد کی پشت میں ہے ہتھیلی اُبھری ہوئی اور دراز ہو کر آگے کی طرف جھکتی ہے۔ اور جسوقت ہتھیلی کو وہ عضل حرکت دے جو ساعد کے اندرونی جانب ہے ہتھیلی پیچھے کی طرف اُلٹ جائیگی۔ عضل کے بعض اجزا اور اقسام بعض سے پانچ چیزوں میں مخالف ہوتے ہیں۔ پہلے مقدار میں ایک عضل دوسرے سے مخالف ہوتا ہے (۲) شکل میں (۳) مقام میں (۴) ترکیب میں (۵) اُس چیز میں جو عضل سے اُگتا ہے جسکو وتر کہتے ہیں۔ مقدار میں اختلاف عضل کی یہ کیفیت ہے کوئی عضل بڑا ہے اُسکی حاجت بڑے عضو کے حرکت دینے کے واسطے ہے جیسے وہ عضل جو کولے کی ہڈی پر رکھا ہوا ہے یا وہ عضل جو ران کی ہڈی پر رکھا ہے۔ اور کوئی عضل چھوٹا ہے جسکی طرف حاجت چھوٹے عضو کے حرکت دینے کی ہے جیسے پلکوں کا عضل یا وہ عضل جو پاؤں کی اُنگلیوں کے پہلے جوڑ کو حرکت دیتا ہے۔ یہ وہی عضل ہے جسکا جالینوس نے یوں بیان کیا ہے کہ بہت سے عالمان تشریح پر مخفی رہا ہے۔ کوئی عضل باریک ہوتا ہے جیسے وہ عضل جو شکم پر رکھا ہے اسکی حاجت اسواسطے ہوئی ہے کہ پیٹ پر بروقت نکلنے ثفل براز وغیرہ کے جو آنتوں سے نچوڑ کر نکلتا ہے گرفت کرے یا بروقت نکلنے پیشاب کے مثانہ سے پیٹ کو سمیٹے۔ اور تا کہ بروقت ولادت جنین کے بچہ کے نکلنے پر مدد دے۔ اور تا کہ بمنزلہ ستون کے بننے واسطے حجاب کے اور اُسکو اپنی جگہ ٹھہرائے رکھے جسوقت سینہ میں انقباض اور سمٹنا اسواسطے پیدا ہو کہ آواز بنے اور نفخہ یعنی پھولنا سینہ کا پیدا ہو۔ اسی عضل بطن سے یہ بھی نفع ہوتا ہے کہ معدہ کو گرم کرے اور معدہ کی اعانت اور اُسکی تقویت ہضم پر کرے۔ شکل میں اختلاف عضل کے یہ کیفیت ہے کہ عضل کے اشکال بحسب حاجت مختلف ہیں جس شکل کی جس عضل سے حاجت ہوئی ہے ویسی ہی اسکی شکل بنائی گئی یا جس ہڈی پر جو عضل واقع ہوا ہے ویسی ہی اسکی شکل بن گئی۔ اسکی صورت یہ ہے کہ کسی عضل کی شکل مثلث ہے جیسے کہ وہ عضل جو سینہ پر رکھا ہے اور کسی کی شکل مدور یعنی گول ہے جیسے وہ عضل جو گرد مثانہ کے ہے یا گرد پاخانہ کے مقام کے ہے کسی عضل کی شکل مربع ہے جیسے وہ عضل جو پیٹ پر رکھا ہے کوئی عضل لانبا ہے جیسے وہ دو عضل جو پیٹ پر دراز ہوئے ہیں۔ مقام کی جہت سے اختلاف عضل اس جہت سے ہے کہ جو عضل اسواسطے بنایا گیا کہ وہ کسی عضو کو سیدھی حرکت دے مثلاً پھیلانے اور سمیٹنے کی حرکت دے اُس عضل کی وضع سیدھی رکھی گئی ہے اس طرح پر کہ اُسی عضو کے طول میں یہ عضل رکھا گیا ترکیب میں اختلاف عضل کی یہ صورت ہے کہ بعض عضل ایسا ہے جسکا گوشت پٹھے اور رباط میں مل گیا ہے مگر اکثر عضل میں یہی بات ہوتی ہے کہ اسکی ابتدا اور انتہا میں لحمیت ہوتی ہے۔ اور وہ وتر اسکے کنارے پر اُگتا ہے اس طرح پر کہ جیسے اس سے جڑا ہوا ہے۔ جیسے وہ عضل جو پیٹ پر ہے اسلیے کہ جتنے وتر اسکے کنارے سے شروع ہوتے ہیں گویا کہ اسی عضل میں جڑے ہوئے ہیں۔ اختلاف عضل کا بہ نسبت اُس وتر کے جو عضل سے نکلتا ہے اسکی یہ صورت ہے کہ بعض ایسا عضل ہے اور بعض [illegible] عضل میں ایک وتر نکلتا ہے جیسے وہ وتر گندہ اور موٹا جو ایڑی میں پاؤں کے ہے کہ یہ دو عضلوں سے نکلتا ہے۔ اسکی حاجت یہی تھی کہ جس عضو کو یہ وتر حرکت دیتا ہے بڑا ہے لہذا اُسمیں ایک عضل پر کفایت نہیں ہو سکتی اسلیے کہ منفعت اُسکی بڑی ہے اور یہ منفعت یہی ہے کہ قدم ٹھہرا رہے اور اُسکے واسطے بجا ئے ستون کے یہ وتر بنے۔ ایڑی کے واسطے دو عضل اسواسطے بنائے گئے کہ جب ایک عضل میں کوئی آفت پہونچے دوسرا اُسکے قائم مقام ہو جائے یہی حال ہر ایک ایسے عضو کا ہے جسکے واسطے دو عضل بنائے گئے ہیں کہ یہی فائدہ ملحوظ رہا ہے۔ بعض قسم ایسی بھی ہے کہ ایک عضل میں دو وتر اُگتے ہیں یا تین یا اس سے زیادہ جیسے وہ عضل [illegible] ساعد کے عضلوں کا جو مقدم بیان میں ہیں اسلیے کہ [illegible] وتر [illegible] ہیں جو پاؤں کی [illegible] ہیں [illegible] اسکی حاجت [illegible]

کہ اگر ہر ایک انگلی مین ایک عضلہ ہوتا مقدار مین چھوٹی ہو جاتی اور جو اوتار ان عضلون سے اُگتے بہت پتلے ہوتے کہ وہ کافی اور وافی اِس بات کو نہوتے کہ جذب اور کشش اُس چیز کی کرین جسکا جذب منظور ہی اسی واسطے ایک عضلہ بنایا گیا - اور یہی حال ہر عضو کا ہی جسکے وتر اور عضل کی یہی صورت ہو - بعض عضل کا یہ حال ہی کہ اُسمین سے کوئی وتر نہین اُگتا اسواسطے کہ جس عضو مین یہ عضلہ ہی اُسی اپنے اجزاے لحمیہ سے متصل ہو جاوے ایسے اجزاے لحمیہ جو مجتمع ہو رہے ہین جیسے وہ عضل جو مثانہ کی گردن پر ہی یا وہ عضل جو مقعد پر ہی انھین وجوہ سے ایک عضل دوسرے عضل سے اِن پانچون چیزون مین مخالف ہوا واللہ اعلم

باب تیسرا عضل سر کا بیان اور اُسکے منافع کا

اقسام اُس عضل کے جو بدن مین ہین آٹھ ہین ایک وہ عضل جو تمام اُن اعضا کو حرکت دیتا ہی جو سر اور گردن مین ہین - دوسرا وہ عضل جو حلق اور گلو کو حرکت دیتا ہی اور اُس چیز کو جو متصل حلق کے ہی - تیسرا وہ عضل جو دونون شانون کو حرکت دیتا ہی - چوتھا وہ عضل جو دونون ہاتھون کو حرکت دیتا ہی - پانچوان وہ عضل جو سینہ کو حرکت دیتا ہی چھٹا وہ عضل جو مراق نام جھلی کو حرکت دیتا ہی اور اُن اعضا کو جو بارادہ متحرک ہین اور مراق کے متصل ہین سانوان وہ عضل جو دونون کولون کو حرکت دیتا ہی - آٹھوان وہ عضل جو دونون پانون کو حرکت دیتا ہی - سر اور گردن کے عضل پانچ صنف پر ہین ایک وہ عضل جو اُن چیزون کو حرکت دیتا ہی کہ چہرہ پر ہین سواے نیچے کے جبڑے اور دونون آنکھون کے - دوسرا وہ عضل جو دونون آنکھون کو حرکت دیتا ہی تیسرا وہ عضل ہی جو نیچے کے کلّے کو حرکت دیتا ہی چوتھا وہ عضل جو تمام سر کو حرکت دیتا ہی - پانچوان وہ عضل جو گردن کو حرکت دیتا ہی - لیکن وہ عضل جو چہرہ کو حرکت دیتا ہی وہ سب سات عضلہ ہین دو عضلہ وہ ہین جو رخسارہ کو بانفراد حرکت دیتے ہین مطلب یہ ہی کہ سواے رخسارہ کے اور کسی عضو کو وہ حرکت نہین دیتے - اور دو عضلہ ایسے ہین جو دونون ہونٹون کو الگ کر دیتے ہین اور ایک کو دوسرے سے دور کر دیتے ہین اِن دونون عضلون کا نام عضلۂ عریضہ رکھا گیا ہی - ہر ایک اِن دونون مین سے چار اجزا سے مرکب ہی پہلا جز لیف یعنی ریشہ سے کانٹے کی گردن کے گریہ سے پیدا ہوتا ہی اور رخسارہ کے کنارے سے ملجاتا ہی اور یہی جز دونون رخسارون کو حرکت دیتا ہی اور بسا اوقات بعض آدمیون کے دونون کانون کو بھی حرکت دیتا ہی - اور دوسرا جز اسکی لیف اُس ہڈی سے شروع ہوتی ہی جو بیچ مین شانہ کی ہڈی کے کھڑی اور گردن تک چڑھتا ہوا یہ جز چلا جاتا ہی تا اینکہ دونون ہونٹون کے کنارے سے ملجاتے ہین - ایک اِن دونون کا بائین طرف اور دوسرا داہنے طرف جب یہ جز ساتھ ہی حرکت کرتے ہین منھ کو سیدھی حرکت پیدا ہوتی ہی بدون اسکے کہ کسی طرف منھ مین کجی ہو - اور جب ایک اِن دونون کا حرکت کرتا ہی منھ کی حرکت اُسی طرف ہوتی ہی جس طرف یہ جز ہی - تیسرا جز اسکی لیف ہنسلی سے شروع ہوتی ہی اور چڑھتے چڑھتے دونون ہونٹون کے کنارے سے یہ بھی متصل ہو جاتی ہی اور منھ کی کشش ترچھی نیچے کی طرف کرتی ہی - چوتھا جز اسکی لیف ہنسلی اور قص یعنے استخوان سینہ سے شروع اور دونون ہونٹون سے متصل ہوتی ہی مخالف طور جس طرح حرف حا خط یونانی مین لکھا جاتا ہی جسکی یہ صورت ہی + پھر جسکا مقام روئیدگی لیف سے داہنے طرف ہو وہ بائین طرف ہونٹوں کے متصل ہوتا ہی اور جسکا مقام روئیدگی بائین طرف ہو وہ ہونٹون کے داہنے طرف متصل ہوتا ہی جسوقت یہی لیف مشتی ہو جاتے تنگ ہو کر یکجا ہو جاتے ہین اور منھ کے باہر کی طرف اونچے ہو جاتے ہین جیسے مصرہ یعنے [illegible] کو یہی صورت عارض ہوتی ہی - لیکن پانچ باقی عضلہ جو چہرہ مین ہین اُنمین سے دو عضلہ اوپر والے ہونٹ کو اوپر جذب کرتے ہین اور دو عضلہ نیچے والے ہونٹ کو نیچے جذب کرتے ہین اور ناک کو پھیلاتے ہین اور ایک عضلہ پیشانی کی جلد کے نیچے بچھا ہوا ہی جسکی حاجت اسواسطے ہوئی ہی کہ جب زور سے آنکھ بند کرنا منظور ہو

یا زور سے آنکھ کا کھولنا مطلوب ہو ان دونون کامون پر اعانت کرے ۔ آنکھ کے عضل انہین سے وہ عضل ہے جو پلک کو حرکت دیتا ہے اور انہین سے وہ عضل ہے جو ستون اُس پٹھے کا بنتا ہے جس پٹھہ کا فائدہ بصارت ہے اسکا یہ فائدہ ہے کہ جسوقت آنکھ گڑا کر کوئی چیز دیکھی جائے یا کسی چیز کو نگاہ گڑا کر دیکھے کہ اُسوقت وہ پٹھہ بسبب اسی ٹیک اور ستون کے کٹ بھیٹ نہ جائے ۔ اور بعض عضل وہ ہے جو خود آنکھ کو حرکت دیتا ہے ۔ جو عضل پلک کو حرکت دیتا ہے وہ سب تین عضلہ ہین ۔ ایک وہ عضلہ ہے جسکا سر متعلق اُس ہڈی سے ہے جو آنکھ کو حاوی ہے ۔ اسی عضلہ کا وتر بیچ مین اُس جھلی کے گذرتا ہے جس سے پلک بنتی ہے اور یہ عضلہ بیچ سے حافہ جفن یعنے کنارے پلک کے ہوتا ہے ۔ اور یہی عضل اُسکو کھولتا ہے ۔ دو اور عضلہ اس سے بھی باریک اور پتلے ہین یہ دونون ماق یعنے کوئے مین دونون آنکھون کے رکھے ہین اور دونون گڑھون مین آنکھ کے مدفون اور پوشیدہ ہورہے ہین ۔ اور دونون کے وتر پلک کے کنارے آتے ہین اور اُسی پلک سے دونون طرف متصل ہوتے ہین ۔ یہ دونون آنکھ کو بند کرتے ہین اس طرح پر کہ پلک جب چسپان ہوتے ہین آنکھ بند ہوجاتی ہے اور جو کام آنکھ کا ہے اُسی وقت دونون آنکھین ساتھ کیا کرتی ہین ۔ پھر اگر کسی آنکھ مین کوئی آفت پہونچے بعض حصہ پلک کا بند اور چسپان ہوجاتا ہے اور کسیقدر کھلا رہتا ہے ۔ اسی عضلہ کا نام بقراط حکیم ابلوسیس کہتا ہے ۔ جو عضلہ پٹھے کی ٹیک بنتا ہے اُسکی نسبت ایک قوم کا یہ گمان ہے کہ وہ ایک ہی عضلہ ہے اور ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دو عضلہ ہین ۔ اور ایک قوم نے کہا ہے کہ تین عضلہ ہین ۔ جو عضل آنکھ کو حرکت دیتے ہین وہ سب چھ عدد ہین ۔ اُنہین سے دو عضلہ آنکھ کو گھماتے ہین اور آنکھ کی گردش ہوتی ہے ۔ اور انھین مین سے ایک عضلہ آنکھ کو نیچے کی طرف حرکت دیتا ہے ۔ اور ایک عضلہ آنکھ کو اوپر کی طرف اور ایک عضلہ آنکھ کو داہنے طرف اور ایک عضلہ آنکھ کو بائین طرف حرکت دیتا ہے ۔ لحاے اسفل یعنے نیچے والے جبڑے کے حرکت دینے والے عضل چار زوج ہین ۔ اُنہین سے دو زوج لحی کو اوپر کی طرف حرکت دیتے ہین ۔ یہی دونون عضلہ دونون کنپٹی کے ہین ۔ اور دو عضلہ وہ ہین جو منھ کے اندر ہین ۔ ایک نوع اُنہین کا وہ ہے جسکا محل نشونما سے کے پیچھے دونون کانون کے نیچے ہے اور گردن تک تھوڑا تھوڑا اُترتا ہے اور ذقن تک چڑھتا ہے پھر اُس ذقن سے ملجاتا ہے ۔ اور لحی کو نیچے کی طرف جذب کرتا ہے ۔ چوتھا زوج وہ دو عضلہ ہین جو دونون رخسارون مین رکھے ہوے ہین اور لحی کو دونون جانب حرکت دیتے ہین انھین کا نام ماضغتین ہے ۔ اسلیے کہ یہ دونون عضلہ چبانے مین اشیا کے نفع دیتے ہین ۔ تمام سر کی حرکت دینے والے عضل کی دو صنفین ہین ایک وہ جو خاص سر کو حرکت دیتی ہے اور سوا سر کے اور کسی کو حرکت نہین دیتی ۔ اور دوسری صنف وہ ہے جو سر اور گردن مین مشترک ہے جو صنف کہ فقط سر کو حرکت دیتی ہے اُسمین سے بعض وہ عضل ہین جو سر کو جذب کرتے ہین اور سر کو اوندھا کر کے نیچے کی طرف جھکا دیتے ہین اور یہ دو زوج وہ ہین کہ دونون کا محل پیدایش دونون کانون کے پیچھے ہے اور قص یعنے استخوان سر سینہ اور ہنسلی تک انکی انتہا ہے اور بعض عضل وہ ہین جو سر کو اوپر کی طرف اُٹھاتے ہین اور پیچھے کی طرف اُسکو پلٹ دیتے ہین اور یہ چار زوج ہین کہ دو زوج کے نیچے رکھے ہوے ہین اور انھین عضل مین سے وہ ہے جو سر کو دونون طرف کج کرتا ہے یہ دو زوج ہین جو سر کے جوڑ پر رکھے ہوے ہین ایک اُنہین سے سر کے داہنے طرف اور ایک بائین طرف ہے جو عضل سر اور گردن مین مشترک ہے اُسمین سے بعض ایسے عضل ہین جو سر اور گردن اور سب کو پیچھے کی طرف پلٹ دیتے ہین اور یہ چار زوج ہین کہ سر کے پیچھے رکھے ہوے ہین اسی مین وہ عضل ہین جو سر اور گردن کو آگے کی طرف جھکا دیتے ہین اور سر کو دونون طرف کج کر دیتے ہین یہ ایک نوع ہے جو مری کے نیچے رکھا ہوا ہے اور لیت اسکی پسلی اور دوسری کا گرہ سے گردن کے مہرے جڑی ہوئی ہے واللہ اعلم

ماضغتین دو عضلہ کا نام ہے

باب چوتھا بیان مین اُس عضل کے جو حلقوم اور حنجرہ اور زبان کو حرکت

دیتا ہی اور اُسکے منافع کے بیان مین

حلقوم کو جو عضل حرکت دیتے ہین وہ چار ہین اُن چارون کی ابتدا باطن قص یعنے قصئہ ریہ یعنے استخوان سرِسینہ سے ہوتی ہی
دو اُن چارون مین سے اُس ہڈی کے متصل ہوتے ہین جو خط یونانی مین لام کے مشابہ ہی اور اُسکو اوپر کی طرف جذب کرتے ہین
اور دو عضلہ انمین سے اُس غضروف سے متصل ہین جو سپر کے مشابہ ہی اور اُسکو نیچے کی طرف کھینچتے ہین عضل حنجرہ سولہ ہین انمین سے
دو عضلہ وہ ہین جنکی پیدائش اُس ہڈی سے ہی جو لام سے خط یونانی مین مشابہ ہی اور انمین سے دو عضلہ وہ ہین جو اُس غضروف سے
نکلتے ہین جو سپر کے مشابہ ہی۔ اور چار عضلہ انمین سے وہ ہین جو اُس غضروف سے ملتے ہین جسکا کچھ نام نہین ہی اور دو عضلہ وہ ہین
جو اُس غضروف سے ملتے ہین جو شبیہ طرجہارہ کے ہی اور دو عضلہ وہ ہین جو پیچھے طرجہارہ کے ہین یہ دونون جڑ سے اُن زوائد کے نکلتے ہین
جو پیکان کے مشابہ ہین۔ زبان کی حرکت دینے والے نو ۹ عضلہ ہین دو انمین سے اُن زوائد سے شروع ہوتے ہین جو پیکان کے
مشابہ ہین اور دونون طرف زبان کے متصل ہوجاتے ہین اور پانچ عضلہ وہ ہین جو شروع استخوان لامی سے ہوتے ہین چار انمین سے
زبان کو حرکت ظاہری دیتے ہین اور پانچوان اُس ہڈی کو حرکت دیتا ہی جو خط یونانی مین لام کے مشابہ ہی اور دو عضلہ انمین سے تمام
زبان کے نیچے رکھے ہوے ہین اور لیف انکی زبان کے عرض مین ہی۔ حلق کے عضل دو ہین جن دونون کا نام نغانغ ہی ایک بائین
طرف حلق کے ہی اور دوسرا داہنے طرف ہی۔ اِن دونون کی حاجت اسواسطے ہوئی کہ نوالہ اُتارنے اور آواز نکالنے پر مدد دین۔ گردن کے
حرکت دینے والے عضل جو خاص گردن کو حرکت دیتے ہین اور سر کو نہین دیتے وہ چار ہین دو انمین سے داہنے طرف ہین جنمین سے
ایک آگے ہی اُسکی منفعت یہ ہی کہ گردن کو داہنے طرف جھکائے اور آگے کی طرف اُسمین خم دے اور ٹھہرادے اور دوسرا پیچھے رکھا ہوا ہی
اُسکی منفعت یہ ہی کہ گردن کو بائین طرف جھکائے اور پیچھے کو کج کردے۔ انمین ۲ دو عضلہ وہ ہین جو بائین طرف رکھے ہین ایک
آگے ہی یہ گردن کو داہنے طرف آگے جھکاتا ہی اور دوسرا پیچھے ہی جو گردن کو بائین طرف پیچھے کج کرتا ہی یہی سب عضل سر کے ہین انکو
جاننا چاہیے

باب پانچوان بیان مین شانہ کے عضل کے

شانہ کے عضل سات ہین انمین سے دو عضلہ گریون سے نکلتے اور ترچھے ہوکر نکلتے ہین ایک انمین سے عین الکتف سے متصل
ہوتا ہی اور شانہ کے سرے تک پہونچتا ہی یہی اُسکی نہایت ہی اور ہنسلی تک پہونچتا ہی۔ اسکی منفعت یہ ہی کہ شانہ کو سر کی طرف اُٹھاتا ہی
اور دوسرا عضلہ نیچے کی طرف اُترتا ہی پہلے عضلہ کے مقام سے اور شانہ کی جڑ سے متصل ہوجاتا ہی۔ اور اسکی منفعت یہ ہی کہ شانہ کو
سر کے اردگرد اُٹھاتا ہی۔ انھین مین سے تیسرا عضلہ وہ ہی جسکی ابتدا پہلی گریہ سے ہوتی ہی اور شانہ کے سرے سے ملجاتا ہی اسکی
منفعت یہ ہی کہ شانہ کو گردن کی طرف قریب کردیتا ہی۔ ایک عضلہ چوتھا اُسکا مقام نشو اُس ہڈی سے ہی جو خط یونانی مین لام سے
مشابہ ہی یہ اُس پسلی سے ملتا ہی جو اوپر کی پسلی شانہ سے ہی نزدیک ابتدا اُس زائدہ کے جو کوّے کی چونچ سے مشابہ ہی جسکا نام اوپر
منقار الغراب ہمنے رکھا ہی۔ منفعت اسکی یہ ہی کہ شانہ کو سر کی طرف جھکاتا ہی۔ دو اور عضلہ یعنے پانچوان اور چھٹا ان دونون کے
پیدا ہونے کا مقام کانٹون سے نیچے کی اُن گریون سے ہی جسکا ہمنے سناسن نام رکھا ہی ساتوان عضلہ اُسکا مقام پیدائش بازو کی
ہڈی سے ہی اور چڑھتا ہوا اُٹھکر شانہ کے جڑتک آتا ہی تا اینکہ اُن نیچے والے اجزا سے ملتا ہی جو شانہ کے نیچے والی پسلی کے ہی

اور اُسی پسلی سے پیچھے اور آگے کی طرف چیھ جاتا ہے اسکی منفعت یہ ہے کہ شانہ کو پیچھے اور آگے کی طرف کھینچتا ہے اور مقصد کو بھی پیچھے اور نیچے کی طرف
لیجاتا ہے اِسکو جاننا چاہیے

باب چھٹا اُن عضل کے بیان مین جو ہاتھ کو حرکت دیتے ہین اور اُنکے منافع کے بیان مین

ہاتھ کے حرکت دینے والے عضل کی تین صنفین مین ایک عضل بازو کی حرکت دینے والے دوسرا عضل کلائی کے حرکت دینے والے
تیسرا عضل ہتھیلی کے حرکت دینے والے - بازو کی حرکت دینے والے بارہ[12] عضلہ ہین تین[3] عضلہ انھین سے سینہ سے چڑھکر آتے ہین انکی
حاجت بازو کو اندرونی رخ کے حرکت دینے کی ہے - ایک عضلہ ان تینون مین سے اُسکا مقام پیدایش پستان کے نیچے ہے اور یہ ان تینون مین
بڑا ہے اور دوسرا عضل اُسکا مقام پیدایش قص کے اوپر کے مقامات سے ہے تیسرے عضل کا مقام پیدایش تمام قص کی ہڈی سے ہے
انھین دو عضلہ وہ ہین ایک انھین کا جسکی جگہ پیدایش پشت کی پسلیون سے ہے اور دوسرا عضلہ اُسکا مقام پیدایش خاصرہ یعنے تہیگاہ کی ہڈی سے ہے
اِن دونون عضلون مین سے ایک جوڑا وتر اُگتا ہے جو بازو کے جوڑ سے متصل ہوجاتا ہے - انھین سے پانچ عضلہ جنکا مقام پیدایش خاص
شانہ کی ہڈی سے ہے اور اِن پانچون کا اتصال بازو سے ہے ایک انھین کا وہ ہے جسکا مقام لستو شانہ کی طرف سے ہے اور دو عضلون کا مقام
پیدایش اوپر والی پسلی سے منجملہ شانون کی پسلیون کے ہے - اور دو عضلہ بازو کو بیرونی طرف اور پیچھے کی طرف حرکت دیتے ہین انھین مین سے
ایک عضلہ وہ ہے جو شانہ کے مقام گوشت کو بھر دیتا ہے اسکا مقام نشو چنبر گردن سے ہے - انھین مین وہ ایک عضلہ چھوٹا ہے جو شانہ کی جڑ مین
مدفون ہوگیا ہے یعنے چھپ گیا ہے اسکی منفعت یہ ہے کہ بازو کو بطور تاریب کے اُٹھائے کہ اُٹھتا جائے اور پسلیون سے دور ہوتا جائے کلائی کے
حرکت دینے والے عضل اُنھین سے وہ عضل ہین جو بازو پر رکھے ہین اور اُنھین سے وہ عضل ہین جو کلائی کے بیرونی جانب پر رکھا ہے لیکن
جو عضل بازو پر ہین وہ چار ہین جو بشکل تاریب اس طرح پر رکھے ہین جیسے حرف حا کی شکل خط یونانی مین ہوتی ہے بدین صورت X
اسکی حاجت اس واسطے ہوئی کہ جسوقت سارے عضو کو حرکت ہو ایک عضل دوسرے کو اس بات کے واسطے چھوڑ نہ دے کہ وہ ذراع کو
کسی طرف جھکنے دے - یہ چار عضل انھین سے دو آگے کی طرف ہین جو کلائی کو سمیٹتے ہین ایک انھین کا جو بڑا ہے اُسکی ابتدا اندرونی اجزا سے
اُس عضلہ کے ہوتی ہے جو شانہ پر ہے اور دوسرا عضلہ ان دونون مین چھوٹا ہے اُسکا مقام پیدایش بازو کے ظاہری طرف سے ہے اُن اجزا سے
جو پیچھے ہین اور زند اعلی کی طرف تقاطع کرتا ہوا پہلے عضلہ سے اس طور پر آتا ہے ✚ - انھین مین سے دو عضلہ پیچھے کی طرف ہین یہ
دونون کلائی کو پھیلاتے ہین بڑا ان دونون مین سے وہ ہے جسکی ابتدا بازو کے آگے اندرونی جانب متصل بغل سے ہوتی ہے اور زند اعلی کی
طرف گذرتا ہے اور دوسرا عضلہ جو انھین چھوٹا ہے بازو کے اوپر سے شروع ہوتا ہے اور بازو کے پیچھے تک دراز ہوتا ہے - اور زند اسفل سے متصل
ہوجاتا ہے - وتر ہر ایک کا اِن دونون مین سے متصل قریب پہلے دونون عضلون کے ہوتا ہے - جو عضل کلائی کے بیرونی جانب رکھے ہوئے ہین
وہ دس ہین ایک انھین کا کلائی کے ظاہری طرف بیچ مین رکھا ہوا ہے اُسکا مقام روئیدگی بیرونی جانب بازو کے سرے سے ہے - اس عضلہ کے
پہلو مین تین عضلہ اور اسی عضلہ سے متصل ہین اور اِن تین عضلون کی جانب اور تین عضلہ ہین جو انھین تین عضلون سے ملتے ہین -
زند اعلی پر اِن دس عضلون مین سے اور تین عضلہ واقع ہین جو اُسی زند اعلی پر اُسکے جانب بیرونی سے ملتے ہین اُنکا مقام روئیدگی بازو کے
سرے کے نیچے والے حصے سے ہے - دو اور عضلہ ہین جو بطور تاریب کلائی کو پیچھے کی طرف پلٹ دیتے ہین - ہتھیلی کی حرکت دینے والے عضل کا
یہ حال ہے کہ بعض انھین سے کلائی کے اندرونی جانب پر رکھے ہین اور یہ سات عضلہ ہین جو طول مین کلائی کے دراز ہوئے ہین - باقی تمام

ہتیلی مین رکھے ہین - وہ سات عضلہ جو کلائی کے اندرونی جانب مین رکھے ہین اُنہین سے دو عضلہ بیچ مین کلائی کے ہین کہ ایک کے اوپر ایک ہو یہ دونون اُنگلیون کو سمیٹتے ہین - انھیں مین سے ایک عضلہ ان دونون کے اوپر چھوٹا سا ہو جسکی پیدایش کا مقام جز زیرین بازو کے اُس سرے سے ہو جو اندرونی جانب ہو اور اس عضلہ سے ایک ہی وتر اُگتا ہو - یہ وتر چوڑا ہو کر ہتیلی کی اندرونی جلد کے نیچے پھیل جاتا ہو اور اُنگلیون کے نیچے بھی پھیلتا ہو اس وتر کی ساخت ایسی تین منفعتون کے واسطے ہوئی ہو ایک یہ ہو کہ ہتیلی کی جلد کا تکیہ یا ستون بنے - دوسری منفعت یہ ہو کہ باطن کف دست قوی الحس ہو جائے - تیسری منفعت یہ ہو کہ ہتیلی پر بال اُگنے کو منع کرے - انہین سے دو عضلہ اور ہین جو ان تین عضلوں کے دونوں جانب مین رکھے ہین - اور انھین مین سے دو اور عضلہ ہین جو بشکل تاریب نیچے ان پانچ عضلون کے آتے ہین یہ دونو عضلہ زند اعلیٰ کو منھ کے بل اوندھا کرتے ہین اور اُسی زند اعلیٰ کے ساتھ تمام ہاتھ اوندھا ہو جاتا ہو - جو عضل کہ ہتیلی پر رکھے گئے ہین شمار مین اٹھارہ ہین اور دو قطار مین اُنکی بناوٹ ہوئی ہو - اُنہین سے اوپر والی قطار مین جو باطنی جلد کف دست سے متصل ہو سات عضلہ ہین جنہین سے پانچ عضلہ وہ ہین جو پانچون اُنگلیون کو اوپر کی طرف اُٹھاتے ہین اور ہر ایک عضلہ مین ان پانچون عضلہ سے ایک وتر چھوٹا اُگتا ہو جو متصل اُن اولی عضلون کے ہوتا ہو جو قریب مشط یعنے گاےہ کے ہین اور ایک ان ساتون مین سے وہ عضلہ ہو جو انگوٹھے کو سب اُنگلیون سے دور ہٹا دیتا ہو - اور ایک وہ عضلہ ہو جو خنصر یعنے چھوٹی اُنگلی کو سب اُنگلیون سے دور رکھتا ہو اٹھارہ مین سے نیچے کی قطار مین گیارہ عضلہ ہین ان عضلوں سے جو کام لیا جاتا ہو تھوڑا سا فعل مشط کف یعنی گائی اور رسغ کے مشترک ہو اور کچھ کام اسکا ہتیلی کے گڑھے سے متعلق ہو مقام روئیدگی اسکا وہی ہو جو رسغ کا ہو - اور بعض عضل کا فعل اُسی سے خاص ہو جو دوسرے عضل مین نہین ہو - یہ وہ فعل ہو کہ ہر ایک انمین کا ہر واحد سے چار اُنگلیون کے ملتا ہو - اسی عضل سے دو وہ عضلہ ہین جو پہلے جوڑ مین ہر ایک چارون اُنگلیون کے جوڑ سے جڑ جاتے ہین انگوٹھے سے بھی ان عضل مین سے تین عضلہ ملجاتے ہین ایک وہ ہو جو پہلے جوڑ سے ملتا ہو اور اسی جوڑ کو سمیٹتا ہو - اور دو عضلہ اُو مفصل دوم ملتے ہین اور اُن سلامیات کو حرکت دیتے ہین جو کنارے پر ان اُنگلیون کے ہین واللہ اعلم

باب ساتوان سینہ کے حرکت دینے والے عضل اور اُسکے منافع کے بیان مین

سینہ کے حرکت دینے والے عضل کئی طرح کے ہین - کچھ تو سینہ کو کشادہ کرتے ہین فقط اور کچھ ایسے ہین جو سینہ کو سمیٹتے ہین اور کچھ ایسے ہین کہ سینہ کو سمیٹتے بھی ہین اور پھیلاتے بھی ہین اور یہ دونون فعل ساتھ ہی کرتے ہین - جو عضل سینہ کو کشادہ کرتے ہین شمار مین نو ہین اُنہین سے ایک وہ عضلہ ہو جو مثل حجاب کے ہو اور انہین سے دو عضلہ ہنسلی کے نیچے ہین - ہر ایک کا مقام روئیدگی اُس جز سے جو ہنسلی سے اُس ہڈی تک دراز ہوا ہو جسکا نام راس الکتف ہو یعنے شانہ کے سرے کی ہڈی - یہ دونون عضلہ پہلی پسلی سے منجملہ سینہ کی پسلیان کے ملتے ہین اور اُس پسلی کو اوپر کی طرف جذب کرتے ہین تاکہ سینہ کے انبساط اور پھیلنے پر اعانت کرین - انھین مین سے تین زوج عضل کے ہین جنکا پہلا زوج اُس زوج سے چسپیدہ ہو جسکی نسبت ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ وہ زوج دوسری گریوہ سے اُگتا ہو وہ دوسری گریوہ جو پانچوین اور چھٹی پسلی تک سینہ کی پسلیون سے اُترتی ہو - ہر ایک مین اس زوج کے جو عضل ہو وہ مضاعف یعنے دوہرا ہو رہا ہو - دوسرا زوج یہ وہی ہو جو گہرے مقام پر شانہ کی ہڈی کے رکھا ہوا ہو اور یہ دونون عضلہ اس زوج کے پیچھے کی پسلی تک دراز ہوتے ہین - تیسرا زوج وہ ہو جسکا مقام نشو گردن کی ساتوین گریوہ سے ہو - جو عضل فقط سینہ کو سمیٹتے ہین اُنہین سے دو عضلہ وہ ہین جو پسلیون کی جڑون تک دراز ہو رہے ہین اور یہ دونون سینہ کے اجزا کو مضبوطی کے ساتھ جمع کرتے ہین - اسی قسم مین وہ بھی تین زوج ہین جو تین اُنگلیان یعنے

خنصر سے لیکر میانہ تک کو جذب کرتے ہین - انھین مین سے دو وہ عضلہ ہین جو سینہ کے طول مین کھنچے ہوے ہین استخوان سرسمہ کے اس غضروف تک جو مشابہ سیف کے ہو اور ہنسلی تک بھی انکی دراری ہو اور یہی عضل اُس سینہ سے عضل سے متصل ہوتے ہین جو شکم پر ہین لیکن وہ عضل جو سینہ کو سمیٹتا ہو اور کشادہ بھی کرتا ہو یہ وہی عضل ہین جو بیچ مین سینہ کی پسلیون کے ہین - اسکی تفصیل یہ ہو کہ بیچ مین ہر دو پسلیون کے ایک عضلہ ہو جسکے لیف مختلف طور پر رکھی ہوئی ہو اور فعل بھی ہر ایک عضلہ کا موافق اُسکی لیف کے مختلف ہو پس جو عضل انھین سے پسلیون کے ٹرسے اجزا مین ہو وہ سینہ کو کشادہ کرتا ہو اپنی اُس لیف سے جو ظاہر سینہ مین ہو اور سمیٹتا ہو سینہ کو اُس لیف سے جو باطن سینہ مین ہو اور جو عضل پسلیون کے اجزاے غضروفی مین ہو وہ لیف ظاہری سے اپنے سینہ کو سمیٹتا ہو اور لیف باطنی سے کشادہ کرتا ہو اسکو جان لینا چاہیے

باب آٹھوان عضل شکم اور اُنکے منافع کے بیان مین

شکم کے عضل کئی قسم کے ہین ایک اُنمین عضل مراق شکم ہو - ایک اُنمین عضل انثیین ہو - انھین مین سے وہ عضل ہین جو ذکر کو حرکت دیتے ہین - انھین مین وہ عضل ہین جو مثانہ کی گردن کو محیط ہین اور وہ عضل جو پیچھے کی شرمگاہ کو محیط ہین - جو عضل مراق شکم پر ہین شمار مین آٹھ عضلہ ہین - دو انمین سے ارکی عضلہ ہین کہ وہ دونون سب عضلہ سے اوپر ہین جلد شکم سے مس کر رہے ہین اور ان دونون کا مقام نشو دونون طرف سے اُس غضروف کے جو مشابہ سیف کے ہو اور کنارون سے پیچھے کی پسلیون کے اور یہی دونون عضلہ دونون طرف سے تمام اجزاے شکم پر اٹھا ہوے ہین اور نیچے کو دراز ہو کر وسط شکم پر پیمانہ تک اُترتے ہین کہ پیرو کی دونون ہڈیون تک پہونچ جاتے ہین اور لیف ان دونون کی طول مین گئی ہو کہ استخوان عانہ تک [illegible] جاتی ہو بذریعہ دو وتر اور دو جھلیون کے انھین مین سے چار وہ عضلہ ہین جو موریب رکھے ہوے نیچے اُن دو پسلیون کے جو طول مین چلے گئے ہین اور جنکی لیف بطور تاریب جاتی ہو - ان سب کا مقام روئیدگی خاصرہ کی دونون ہڈیون سے ہو اور ان چارون کی نہایت پیچھے کی پسلیون تک ہو - انھین کے اجزاے لحمی سے دو دو عضلہ جڑ جاتے ہین جو داہنے طرف رکھے ہوے ہین اور دو عضلہ بائین طرف سے جڑ کر تقاطع کرتے ہین اس شکل پر مترجم کہتا ہو اس تقاطع کی شکل متن کتاب کے اکثر نسخون مین نہین بنائی ہو بلکہ تصحیح کرنے والا اصل اُس نسخہ کا جس سے مین ترجمہ کر رہا ہون جو مصر کا چھپا ہو وہ بھی لکھتا ہو کہ جتنے نسخے کتاب کے اسوقت موجود ہین اُنمین اسکی شکل نہین بنی ہو بلکہ اُس شکل کے واسطے سپیدی کی جگہ بھی نہین چھوٹی ہو متن انھین مین سے دو عضلہ وہ ہین جو ان چارون کے نیچے پیٹ کی چوڑائی مین رکھے ہین - ان دونون کی لیف عرض مین جاتی ہو اور یہی دونون عضلہ اُس جھلی کو ہر طرف سے ڈھانپتے ہین جو بنام صفاق کے مشہور ہو - ایک ان دونون مین کا داہنے طرف صفاق کے اور دوسرا بائین طرف صفاق کے اور دونون کا مقام روئیدگی ہر ایک استخوان خاصرہ سے ہو منجملہ دونون استخوان خاصرہ کے اور زوائد سے ریڑھ کی گریون کے اور انتہا ان دونون کی پیچھے کی پسلیون کے کنارے تک ہو - اور بیچ مین یہ دونون اُس وتر سے متصل ہو جاتے ہین جو ان دونون سے مثال جھلیون کے اُگتی ہو - اور صفاق سے ایسے جڑ جاتے ہین کہ انکا چھڑانا دشوار ہو جاتا ہو - اور منفعت اس جڑ جانے کی یہ ہو کہ صفاق آلات غذا سے جو اُسکے نیچے واقع ہین اونچی رہے اور یہ بھی منفعت ہو کہ صفاق کی سختی بڑھ جائے تاکہ ہر وقت تنیدہ ہونے اور کھنچ جانے کے اور جسوقت کہ نفخ معدہ کو عارض ہوتا ہو پھٹ نہ جائے - یہ عضل جو شکم مین بنایا گیا ہو اسکی طرف حاجت بنظر تین منفعتون کے ہوئی ہو ایک منفعت یہ ہو کہ پیٹ کا سمٹنا بروقت نکلنے براز کے اور بروقت نکلنے پیشاب کے اور بروقت ولادت بچہ کے - پس اسی کھنچنے کی وجہ سے بچہ کا نکلنا اور پیشاب اور پاخانہ کا نکلنا بسہولت ہو - دوسری منفعت یہ ہو کہ حجاب کو ثابت اور برقرار رکھے اور اُسکو [illegible] بجانے کے بروقت کھینچنے سینہ کے کہ سانس [illegible] اور اُسکی پیدائش [illegible] ہو - تیسری منفعت یہ ہو کہ معدہ کی گرمی [illegible] تاکہ [illegible] ہضم غذا کے

اچھی طرح پر ہضم کرنے کی ہو۔ جو عضل کہ اُنثیین تک اُترتے ہین مردون مین چار ہین اور عورتون مین دو مردون مین جو چار ہین اُنمین سے دو وہ ہین جو داہنے طرف ہین اور دو عضلہ بائین طرف۔ ان چارون کی منفعت یہ ہی کہ اُنثیین کو اوپر کی طرف اُٹھائین تاکہ دونون ڈھیلے نہو جائین اور لٹک نہ آئین۔ عورتون مین دو عضلہ ہین اُنمین سے ایک داہنے طرف اور دوسرا بائین طرف۔ حاجت ان دونون کی طرف وہی ہی جو مردون کی اُنثیین کے واسطے تھی۔ مردون مین چار اور عورتون مین دو اسواسطے بنائے گئے کہ مردون کے دونون خصیہ لٹک رہے ہین اور عورتون مین دونون اُنثیین اندر فرج کے رکھے ہوے ہین لٹکے نہین ہین۔ مثانہ کے واسطے ایک ہی عضلہ ہی جو اُسکی گردن کو محیط ہی جیسے لیف اُس عضلہ کی یہی مثانہ کے گرد پھر گئی ہی اور چوڑائی مین اُسکے ریشہ ہین۔ اس عضلہ کی دو منفعتین ہین ایک منفعت یہ ہی کہ مثانہ کی گردن کو سمیٹے بروقت پیشاب نکلنے کے اسکی توضیح یہ ہی کہ جسوقت مثانہ کی گردن کا وہ مقام ڈھیلا ہو جائے جو متصل مثانہ کے ہی اور نیچے والا سرا گردن کا سمٹ جائے پیشاب مثانہ سے داخل ہو کر گردن تک پہونچتا ہی پھر جسوقت تمام گردن مثانہ کی سمٹ گئی تمام پیشاب جسقدر مثانہ مین ہی نکل جائیگا اور اسقدر اُسکی گردن سمٹیگی کہ ایک قطرہ بھی مثانہ کی گردن مین باقی نہ رہیگا۔ دوسری منفعت یہ ہی کہ یہ عضلہ اُس جزء جو متصل مثانہ کی گردن کے ہی سمٹ پیدا کریگا اور اُس سمٹنے سے اس بات کو منع کریگا کہ جسقدر پیشاب مثانہ سے نکل نہ سکے سوائے اُسوقت کے جب اسکے نکلنے کی حاجت ہو۔ جو عضل کہ ذکر کی حرکت دینے والے ہین وہ چار ہین دو عضلہ اُس طرف دراز ہوے ہین جو دونون جانب مین اُس مجری کے ہین جو قضیب تک نفوذ کرکے پہونچ گیا ہی۔ ان دونون کی منفعت یہ ہی کہ اُسی مجری کو جو قضیب مین نفوذ کر گیا ہی ہر طرف سے بروقت جماع دراز کرتے ہین اور جسوقت یہ دونون عضلہ دراز ہوے اور کھنچے بروقت حرکت جماع کے مجرائے قضیب مین وسعت پیدا ہوگی اور وہ پھیل جائیگا اور کشادہ ہو جائیگا۔ اسی زیادتی سے (میری مراد زیادتی ذکر کی بروقت جماع کے ہی) وہ سوال بھی حل ہو جاتا ہی جسکو بعض لوگون نے یون وارد کیا ہی کہ کیا حال قضیب کا ہی باوجودیکہ عضل اُسمین موجود ہی اور پھر وہ سیدھا ہروقت نہین رہتا اور نہ سخت رہتا ہی مثل ہاتھ کے سوائے اُسوقت کے جب حرکت کرتا ہی اُسی وقت اُسمین سختی ہوتی ہی۔ اور حل اُس سوال کا یہ ہی کہ استعداد متحرک ہونے کی قضیب مین اُسی وقت ہوتی ہی جسوقت بسبب نفوذ کے اسمین سختی آجائے اور نفوذ کوئی فعل ارادی نہین ہی کہ جسوقت آدمی چاہے پیدا ہو (اور ہاتھ کا سخت ہونا اور ہاتھ کر لینا فعل اختیاری ہی) قضیب کے سخت ہونے مین اس عضل کے تشدید کی بھی حاجت ہوئی اور سیدھا کرنے کی بھی حاجت بروقت جماع کے ہوتی ہی اور یہ جماع وہی حالت ہی جسکی استعداد قضیب کو بسبب انعاظ کے ہوتی ہی اور سوائے اُسوقت کے اور وقت قضیب کے دونون طرف سخت اور مضبوط ہونے کی حاجت نہین ہی اور جماع کے وقت اسواسطے حاجت ہی تاکہ مجرائے قضیب کھل جائے اور سیدھا ہو جائے تاکہ منی اُسمین نفوذ کرے اور خارج قضیب سے رحم مین سامنے بدون میل اور کجی کے کسی طرف گرے خلاصہ یہ ہی کہ قضیب باوجودیکہ یہ عضل اُسمین ہی ہروقت سخت اسواسطے نہین بنا کہ اُسکی سختی کی ہروقت حاجت نہ تھی۔ اُنھین مین سے دو اور عضلہ ہین جنکا مقام نشو ہڈی کی ہڈی سے ہی اور یہ دونون قضیب سے متصل بشکل تاریب کے ہوتے ہین۔ ان دونون کی منفعت یہ ہی کہ قضیب کو سیدھا رکھکے دراز کرتے ہین اور اُسکو اوپر کی طرف اُٹھاتے ہین اور اُسکو دونون جانب جھکاتے ہین اور کج کرتے ہین یہ اس طرح پر ہوتا ہی کہ جسوقت یہ دونون ساتھ ہی حرکت باعتدال کرتے ہین قضیب سیدھا لانبا ہو جاتا ہی بدون اسکے کہ دونون طرف جھکے پس مجرا قضیب کا سیدھا باقی رہتا ہی۔ اور جسوقت یہ دونون اعتدال سے زیادہ کھنچ جاتے ہین قضیب کو اوپر کی طرف اُٹھنے سے منع کرتے ہین اور جسوقت ایک ان دونون کا تنہا حرکت کرتا ہی

قضیب اسی عضلہ کی طرف جھک جاتا ہے - جو عضل مقعد کو محیط ہین وہ چار ہین ایک اُنمین کا معائے مستقیم کے کنارے پر رکھا ہے اور یہ جلد سے
ملا ہوا ہے جیسا ہمنے بیان کیا منفعت اُسکی یہ ہے کہ شرج یعنے سفرہ کو پھوڑے اسقدر کہ اُسمین فضل براز کا جب تک باقی رہتا ہے تنگی پیدا کرے
اور بخوبی کرا اُسکو صاف کرے بعد پاخانہ کے نکلجانے کے - اور دوسرا عضل اسکے اوپر رکھا ہے اور یہ عضلہ کنارے سے مستقیم کے محیط ہے جسکی منفعت
یہ ہے کہ کنارۂ دبر کو گرفت کرے اور اُسمین تنگی باستواری پیدا کرے - کنارے ان دونوں عضلہ کے قضیب کی جڑ تک پہونچ جاتے ہین
تیسرا اور چوتھا عضلہ یہ دونوں مورب اور ترچھے ہین وضع اُن دونوں کی یہ ہے کہ دوسرے عضلہ کے اوپر دونوں طرف سے رکھے ہین ہر جانب مین اسکے ایک
عضلہ ہے منفعت ان دونوں کی یہ ہے کہ مقعد کو اُٹھائین اور اوپر کی طرف کھینچا کرین جسوقت کنارہ معائے مستقیم مین یہ خرابی پیدا ہو کہ بروقت شدید پیچش کے ڈھیلا ہو کر
نکل آنے اسی واسطے جسوقت یہ دونون عضلہ ڈھیلے ہو جاتے ہین ہمکو یعنے طبیب معالج کو اسکی حاجت ہوتی ہے کہ ان دونوں کو اندر کی طرف ہاتھ سے داخل کردین یہی سب
اصناف ان عضل کے ہین جو مراق شکم کو حرکت دیتے ہین اور جو اعضا متحرک بارادہ متصل مراق کے ہین اُنکو حرکت دیتے ہین ہمکو جاننا چاہیے

باب نوان دونون رانوں کے حرکت دینے والے عضل اور انکے منافع کے بیان مین

رانوں کے حرکت دینے والے عضل اُنمین سے بعض وہ ہین جو ران کو حرکت دیتے ہین اور بعض وہ عضل ہین جو پنڈلی کو حرکت
دیتے ہین اور بعض قدم کو حرکت دیتے ہین لیکن جو عضل ران کو حرکت دیتے ہین اُنمین سے ایک قسم وہ ہے جو استخوان خاصرہ پر رکھی ہے
اور ایک قسم وہ ہے جسکو ران کی ہڈی پر رکھی ہے جنکے وتر کولے کے جوڑ سے ملے ہوے ہین - یہ عضل شمار مین دس ہین جنمین سے
دو عضلہ وہ ہیں کہ ایک عضلہ ہین دوسرے ہین جنکا مقام نشو استخوان خاصرہ یعنے تہیگاہ ہے - اور دوسرے کا مقام رویدگی
کولے کی ہڈی ہے ان دونوں کی منفعت یہ ہے کہ ران کو سمیٹتے ہین اور ران کو دونوں طرف جھکاتے ہین - انھین مین سے دو عضلہ
وہ ہین جنکا مقام رویدگی پیڑو کی ہڈی ہے ایک اندرونی جانب ہڈی کے اور دوسرا بیرونی جانب ہڈی کے ہے مترجم ظاہرا
بیرونی اور اندرونی جانب سے ران کی جانب ہے لیکن چونکہ ان دونوں کا مقام نشو استخوان عانہ ہے اسلیے ہمنے ترجمہ مین جانب
انسی اور وحشی اُسی ہڈی کا خیال کیا ہے **متن** یہ دونوں عضلہ ران کے گرد گھوم گئے ہین اور ہر ایک انکا دوسرے سے متصل ہے
اور دونوں اُس مقام مین جڑ جاتے ہین جو گہرا اور اندر کو گھسا ہوا ہے نزدیک بڑے زائدہ کے یہ بات اس طرح پر سمجھنی چاہیے کہ
ران کی ہڈی مین نیچے کی طرف دونوں زانو کے ہے دو زائدہ ہین ایک بڑا ہے جو ران کے بیرونی جانب مین ہے اور دوسرا چھوٹا ہے
جو اسکے اندرونی جانب مین ہے - منفعت ان دونوں عضلوں کی یہ ہے کہ ران کو گھما دیتے ہین اور اُسکو دراز کر دیتے ہین پھر جو
عضلہ اندرونی جانب مین ہے ران کو آگے کی طرف گھماتا ہے اور جو بیرونی جانب مین ہے اُسکو پیچھے کی طرف اور بیرونی جانب کی طرف
گھماتا ہے انھین مین چھ عضلہ وہ ہین جو ران کو دراز کرتے ہین جدا جدا جاننے والا ہے

باب دسوان اُن عضل کے بیان مین جو پنڈلی اور دونون قدم کو حرکت دیتے ہین

پنڈلی کے حرکت دینے والے عضل ران پر رکھے ہوے ہین اور وتر انکا زانو کے جوڑ سے ملا ہوا ہے یہ عضل شمار مین نو
عضلہ ہین جنمین تین عضلہ بڑے ہین جو اندرونی طرف ران کے آگے رکھے ہین اور یہ تینوں عضلہ سیدھے رکھے ہوے ہین
ایک ان تینوں عضلوں مین سے مضاعف یعنے دوہرا ہے جسکی نسبت یہ کہنا چاہیے کہ بمنزلہ دو عضلہ کے ہے اسلیے کہ اس عضلہ کے
دو مبدا ہین یعنے دو جگہ سے شروع ہوتا ہے اُس بڑے زائدہ سے جو ران کی ہڈی مین ہے اور دوسرا مبدا اسکا ران کے آگے ہے یعنے

آتے آتے زانو کے فلکہ یعنے چپنی سے ملجاتا ہی اور اس سے کوئی وتر نہین نکلتا - دو اور عضلہ جو اس دُسرے عضلہ سے بڑے ہین اُنمین سے ایک کا مقام
رو ئیدگی بڑے زائدہ سے ہی منجملہ ران کے دونون زائدون کے - اور دوسرے کا مقام نشو اُس حاجز سے ہی جو سیدھی کھڑی ہی استخوان خاصرہ مین سے
اور ان تینون عضلون سے ایک بڑا وتر پیدا ہو کر فلکہ زانو سے ملجاتا ہی پھر پنڈلی بڑی ہوجاتی ہی اور یہ دونون عضلہ پنڈلی کو پھیلاتے ہین اور کبھی
پنڈلی کو بطریق چوڑائی کے دُہرا بھی دیتے ہین - انھیں مین سے پانچ عضلہ وہ ہین جو ران کے بیرونی جانب کے پیچھے رکھے ہین یہ پانچون مذکورہ بالا
عضلون سے چھوٹے ہین دو ان پانچون مین سے دونون پہلو مین اُن تین عضلون کے رکھے ہین جنکا اوپر بیان ہوا - ان تینون مین سے
ایک کا مقام روئیدگی کولے کی ہڈی اور حاجز مستقیم کی جانب سے ہی اور پنڈلی کے بیرونی جانب سے ملجاتا ہی - اور دوسرا انمین سے اُسکا
مقام نشو اُس جگہ سے ہی جہان پر پیڑو کی ہڈی کا اور ران کی ہڈی کا ملاو ہی یہ عضلہ پنڈلی کے اندرونی جانب سے متصل ہوتا ہی - اُن دونون کی
منفعت یہ ہی کہ ساق کو ایک جانب حرکت دیتے ہین - تیسرا اور چوتھا اور پانچوان عضلہ یہ تینون پہلے اور دوسرے عضلون کے بیچ مین کھڑے ہین
پیچھے کی طرف ایک ہی قطار مین - ان تینون کا مقام نشو ران کے قاعدہ سے ہی ان تینون سے ایک وتر نکلکر زانو کے جوڑ سے ملجاتا ہی - ان
تینون کا فائدہ یہ ہی کہ پنڈلی کو مختلف جہتون مین حرکت دیتے ہین لیکن وہ عضلہ جو متصل اُس عضلہ کے اندرونی جانب مین ساق سے ہی
وہ گھٹنے کو دُہرا کر دیتا ہی اور پنڈلی کو اندرونی طرف حرکت دیتا ہی - اور وہ عضلہ جو بیچ مین اِن تینون کے ہی وہ ران کی نلی کے اندرونی سرے سے
ملتا ہی اور اُس سرے کو نلی کے کل پنڈلی سمیت جاذب کرتا ہی - اور یہ اسواسطے ہوتا ہی کہ یہ عضلہ نزدیک زانو کے جوڑ کے متصل ہوتا ہی کنارے سے
اُن دو بڑے عضلون کے جو پنڈلی مین ہین - لیکن نوان عضلہ یہ چھوٹا ہی اور زانو کے جوڑ کے اندر گھسا ہوا ہی - اسکی منفعت یہ ہی کہ پنڈلی کو
سمیٹتا ہی اور اسکو دونون طرف جھکاتا ہی - جو عضل قدم اور انگلیون کے حرکت دینے والے ہین اُنمین سے ایک قسم وہ ہی جو پنڈلی پر رکھی ہی
اور ایک قسم وہ ہی جو قدم پر رکھی ہی - جو عضل پنڈلی مین ہین وہ شمار مین چودہ ہین سات اُنمین سے ساق کے پیچھے ہین اور سات آگے ہین
جو سات عضل پیچھے ہین اُنمین سے دو عضلہ ران کے سرے سے شروع ہوتے ہین اور عقب یعنے ایڑی سے ایک بڑے وتر کے ذریعہ سے ملجاتے ہین
اس وتر کی منفعت یہ ہی کہ ایڑی کو کھینچتا ہی اور قدم کو ٹھہراتا ہی اور ایڑی کو پنڈلی سے باندھ دیتا ہی اسی واسطے جب کوئی آفت اس وتر کو عارض ہو
پاؤن بیکار ہوجاتا ہی - انھین مین سے ایک وہ عضلہ ہی جسکا رنگ سبزی مائل ہی - یہ عضلہ اندرونی جانب سے پنڈلی کی نلی کے سرے سے پیدا ہوتا ہی
اور ایڑی سے ملجاتا ہی اس عضلہ سے کوئی وتر نہین اُگتا - اس عضلہ کی منفعت یہ ہی کہ پہلے دونون عضلون کے اُنکے فعل پر اعانت کرتا ہی اور یہ بھی
ہوتا ہی کہ جب اُن دونون مین سے کسی کو آفت عارض ہو یہ سبز رنگ کا عضلہ اُسکے قائم مقام ہوجاتا ہی - اِن سات مین سے تین اور بھی ہین
ایک وہ ہی کہ جسکا مقام نشو بیرونی قصبہ یعنے نلی کے سرے سے ہی اور اسی کا وتر دو قسمون مین تقسیم پاتا ہی اور بیچ کی اُنگلی کو اور جو اُنگلی اُسکے
قریب ہین اُسکو سمیٹتا ہی - اور دوسرا عضلہ اُسکا مقام نشو ساق کے پیچھے ہی اس عضلہ سے ایک وتر اُگتا ہی جو پہلے وتر کی طرف دراز ہوجاتا ہی
اور دو حصون مین تقسیم پاکر خنصر اور سبابہ کو سمیٹتا ہی - تیسرا عضلہ اُسکا مقام پیدائش اندرونی نلی کے سرے سے ہی اسکا وتر رسغ سے قدم کے
نیچے کی طرف انگوٹھے کے آگے متصل ہوتا ہی اور تمام قدم کو پیچھے کی طرف سمیٹتا ہی اور اسی تمام قدم کو اندرونی جانب کی طرف جھکاتا ہی منفعت
ان تینون عضلون کی یہ ہی کہ اُنگلیون کو سمیٹین اور اسکے ساتھ پاؤن کے مفصل یعنے جوڑ کو بھی سمیٹین - ساتوان عضلہ اُسکا مقام نشو بڑے
زائدہ سے ہی ران کی ہڈی کے دونون زائدون سے اور نہایت اسکی ایڑی تک ہوتی ہی - اسمین سے ایک وہ وتر اُگتا ہی جو باطن قدم کے
نیچے بچھا ہوا ہی اور اسی مقام کو یا قدم کو کھینچا ہوا رکھتی اور ملاست یعنے چکناہٹ اور خوبی حس کی عطا کرتا ہی - لیکن وہ سات عضلہ جو آگے کی طرف ہین

انہین سے ایک جو بڑا ہی وہ نلی کے اندرونی جانب سے اُگتا ہی وہ اندرونی جانب جو بیرونی سمت کے متصل ہی اور پنڈلی پر اُترتا ہو اسمین سے ایک وتر پیدا ہوتا ہی جو اُسی اجزا سے ملتا ہی جو انگوٹھے کے اوپر ہین اور تمام قدم کو کھینچتا ہی اور دراز کرتا ہی اور زمین سے اوپر کی طرف اُٹھاتا ہی دوسرا عضلہ اُس مقام سے پیدا ہوتا ہی جو مقام رویدگی پہلے عضلہ کا ہی اور اُسکا صرف دراز ہوتا ہی۔ اس سے ایک وتر اُگتا ہی جو پہلی ہڈی سے منجملہ انگوٹھے کی ہڈیوں کے ملتا ہی منفعت اُسکی یہ ہی کہ انگوٹھے کو اوپر کی طرف جذب کرے اور قدم کو بقدر قلیل کسی طرف جھکا لے تیسرا عضلہ بیچ میں ساق کی دونون نلی کے رکھا ہی اور انھیں دونون مین دراز ہوتا ہی۔ اس سے بھی ایک وتر اُگتا ہی جو انگوٹھے سے اُسکے طول مین ملتا ہی اور اُسکو پھیلاتا ہی۔ چوتھا عضلہ سرے سے بیرونی نلی کے شروع ہوتا ہی اُس مقام سے جہان پر یہ نلی اندرونی نلی سے ملی ہی۔ یہ عضلہ بیچ مین اِن سب عضل کے رکھا ہوا ہی انگلیون کے سامنے۔ اُس عضلہ سے چار وتر اُگتے ہین منفعت اُسکی یہ ہی کہ ہر ایک وتر اِن چارون مین سے ہر ایک اُنگلی کو چار انگلیون مین سے پھیلائے سوائے انگوٹھے کے۔ پانچوان عضلہ اُسکا مقام رویدگی بیرونی قصبہ یعنے نلی سے ہی اسمین سے ایک وتر اُگتا ہی جو انگوٹھے کو سمیٹتا ہی۔ چھٹا عضلہ اُسکا مقام رویدگی وہان سے ہی جہان سے پانچوان عضلہ نکلا ہی یہ ایک باریک عضلہ ہی جس سے ایک وتر اُگتا ہی جو خنصر کو بیرونی جانب جھکاتا ہی۔ ساتوان عضلہ یہ بھی باہری نلی سے نکلتا ہی اور اس سے ایک وتر نکلتا ہی جو اُن اجزا سے متصل ہوتا ہی جو خنصر کے اوپر ہین۔ اسکی منفعت یہ ہی کہ قدم کو آگے کی طرف دراز کرے اور اگر یہ عضلہ دوسرے عضلہ کے ساتھ حرکت کرے قدم کو اوپر کی طرف جذب کرے۔ قدم مین جو عضل ہین وہ شمار مین چھبیس ہین پانچ عضلہ اُنمین سے قدم کے اوپر ہین جنسے پانچ وتر اُگتے ہین کہ ایک ایک وتر ایک ایک اُنگلی مین آتا ہی اور اُنگلیون کو ایک طرف جھکاتا ہی۔ اکیس عضلہ اُنمین سے نیچے کی طرف ہین جنمین سے سات عضلہ مشط قدم مین رکھے ہوے ہین۔ اُنکی منفعت وہی ہی جو منفعت مشط کف کے سات عضلون کی بیان ہوئی پھر اِن سات مین سے پانچ وہ ہین جو ایک ایک اُنگلی کو بیرونی طرف جھکاتے ہین۔ چھٹا اور ساتوان عضلہ خنصر اور انگوٹھے کو اُن انگلیون سے دور کر دیتا اور ہٹا دیتا ہی جو اُنکے متصل ہین۔ انھین مین سے چار عضلہ وہ ہین جو رسغ مین رکھے ہوے ہین ہر ایک اُنمین سے پہلے جوڑ کو ہر ایک اُنگلی کے جوڑون سے سمیٹتا ہی سوائے انگوٹھے کے جوڑ کے۔ دس عضلہ جو باقی رہے وہ سب آگے ہر ایک اولی جوڑ انگلیون کے رکھے ہین۔ انھین سے دو عضلہ وہ ہین جنکی منفعت مثل اُس منفعت کے ہی جو ہتیلی کے چھوٹے عضل کے اوپر بیان ہوئی۔ اسکی تفصیل یہ ہی کہ انھین سے ہر ایک دو عضلہ جسوقت دونون حرکت کرین پہلا جوڑ انگلیون کا متحرک ہوگا بدون اسکے کہ کسی طرف جھک جائے۔ اور جسوقت ایک انھین سے حرکت کرے یہ مفصل اور جوڑ سمت کر ایک طرف جھک جائیگا۔ جالینوس نے بیان کیا ہی کہ یہ منفعت ان عضل کی بہت سے عالمان تشریح پر مخفی رہی ہی۔ یہ بیان تمام عضل کا ہی جو آدمی کے بدن مین ہین جنکا شمار پانچ سو اُنتیس[۵۲۹] عضلہ ہین اُنمین نو[۹] عضلہ چہرے کے ہین۔ اور چوبیس[۲۴] عضلہ دونون آنکھون مین۔ اور جو عضل کہ لحی اسفل کو نیچے کی طرف حرکت دیتے ہین بارہ[۱۲] ہین۔ اور جو عضلہ دونون شانون کو حرکت دیتے ہین چودہ[۱۴] ہین۔ اور جو عضل سر کو حرکت دیتے ہین تئیس[۲۳] ہین۔ اور جو عضل قصبہ ریہ کو حرکت دیتے ہین چار ہین۔ اور جو عضلہ حنجرہ کو حرکت دیتے ہین سولہ[۱۶] ہین۔ اور جو عضل اُن ہڈیون کو حرکت دیتے ہین جو لام سے مشابہ ہین چھ ہین۔ اور جو عضل زبان کو حرکت دیتے ہین نو[۹] ہین۔ اور حلق کے حرکت دینے والے دو ہین۔ گردن کے حرکت دینے والے چار ہین۔ دونون شانون کے حرکت دینے والے چھبیس عضلہ ہین۔ دونون مرفق یعنے کہنی کے حرکت دینے والے آٹھ۔ کلائیون مین چوبیس۔ ہتیلیون مین چھتیس[۳۶]۔ سینے کے حرکت دینے والے ایک سو سات عضلہ۔ پیٹھ کے حرکت دینے والے اڑتالیس عضلہ۔ پیٹ پر آٹھ عضلہ۔ مثانہ مین ایک۔ قضیب مین چار

متیں میں چیار۔ اور وہ عضلات جو کہ گودہ کے ہیتے ہین چیار ہین۔ کولے کے جوڑ مین ہر طرف چھبیس ۲۶۔ زانو کے حرکت دینے والے اٹھارہ عضلے ہین کے حرکت دینے والے ۲۴ عضلے۔ دونون پیڈلیوں مین اٹھائیس ۲۸ عضلہ۔ دونون قدم مین باون ۵۲ عضلہ ہین اور خدا بڑا جاننے والا ہے

باب گیارھوان مجملی کلام اُن مرکب اعضا پر جو اندرون بدن ہین اور پہلے دماغ کے اعضا کا بیان

جب ہم اُن اعضاے مرکبہ کا بشرح و بسط بیان کر چکے جو اکثر اوقات ظاہر بدن مین ہوتے ہین پس اب ہم اس مقام پر شروع کرتے ہین بیان حال اُن اعضا کا جو اندرون بدن کے ہین جنکو اعضاے باطنی کہتے ہین اور انمین پہلے ہم اُن اعضا کا بیان کرتے ہیں جو پہلے صنف اعضاے باطنی کے بنظر موضع اور مقام کے ہین اور بسبب قدر اور منزلت کے بھی اشرف ہیں اور یہی اعضاے نفسانی ہین۔ ہم کہتے ہین کہ اعضاے نفسانی جو باطنی ہین بنظر اکثر بدن کے یہی دماغ اور نخاع اور دونون آنکھین ہین اور سُننے کا آلہ اور سونگھنے کا آلہ اور زبان اور جو چیز متصل زبان کے ہے۔ پہلے ہم اُس دماغ کا ذکر کرتے ہین جو بزرگ تر اعضاے نفسانیہ کا ہے اور سب اعضاے نفسانی سے منزلت اور رتبہ مین زیادہ ہے اور یہی دماغ اشرف اور برتر تمام اعضاے بدنی مین ہے اسلیے کہ دماغ اُس نفس ناطقہ کا معدن ہے جس سے عقل اور تمیز کا فعل ہوتا ہے۔ اور حواس خمسہ و حرکت ارادی کی جڑ بھی دماغ ہے۔ دماغ بدن مین بہت بلند مقام پر نصب کیا گیا بسبب نگاہداشت آنکھون کے۔ اسلیے کہ دونون آنکھون کو حاجت اس بات کی تھی کہ بلند مقام پر رہین تا کہ آدمی دور کی چیزون کے دیکھنے پر قادر ہو اور جو چیزین آدمی سے دور مسافت پر ہون اُنکو دیکھ سکے تا کہ اگر وہ دور والی چیز نیک ہو اور اچھی ہو اُسکے پاس چلا جائے اور جو بُری ہو اُس سے بھاگ جائے۔ اور جس طرح انسان کو جب قصدا اپنے سے دور کی چیزون کے دیکھنے کا ہوتا ہے اُونچے اور بلند مقامات پر چڑھ جاتا ہے اسی طرح دماغ بھی بلند مقام پر رکھا گیا بسبب دونون آنکھون کے تا کہ یہ آنکھین دیکھنے والی چیزون سے اونچی ہو جاین اور اُن چیزون پر چھا جائین مترجم کہتا ہے علم مناظر کے پڑھنے والے کو یہ بات بخوبی معلوم ہو سکتی ہے کہ جس مخروط سے رویت ہوتی ہے اُسکا قاعدہ اُسی چیز پر منطبق ہوتا ہے جو دیکھی جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ جس وقت آنکھ اوپر ہو اور دیکھنے کی چیز نیچے ہو مخروط سیدھی طرح پر ہوگا اور اگر آنکھ نیچے ہو اور وہ شی اوپر ہو مخروط کا سر اینچے ہوگا اور قاعدہ اوپر ہوگا یعنے مخروط اُلٹا ہوگا پس رویت کی خوبی اُسی شکل سے ہے کہ آنکھ اُونچے پر ہو۔ متن دماغ یعنے بھیجہ ایک جسم سپید ہے جسمین خون نہین ہے نرم گُودے کے مشابہ ہے لیکن بھیجہ کی نرمی گُودے سے زیادہ ہے۔ دماغ کی خلقت اس طرح پر بنظر اس حاجت کے ہوئی کہ بہت جلد اُسمین تغیر آجائے اور اشیاے محسوسہ کا انداز اور اُنکی کیفیت اور کمیت کی طرف اُسکا استحالہ جلد ہوا کرے۔ دماغ دو جز کی طرف قسمت کیا گیا ہے ایک جز اُسکا آگے ہے جسکو مقدم دماغ کہتے ہین اور دوسرا پیچھے ہے جسکو مؤخر دماغ کہتے ہین۔ اِن دونون جز کے بیچ مین ایک موٹی جھلی منجملہ دونون جھلیون دماغ کے درآئی ہے کہ دونون جز مین دماغ کے فاصلہ کر دیتی ہے اور اُن دونون کے بیچ مین دو پرت ہو کر درآتی ہے۔ ان دونون جز مین دماغ کے کسی طرح کا اتصال نہین ہے سوائے اُس مجری کے جو نیچے یافوخ یعنے گدی کے ہے بذریعہ اُن اجسام کے جو اُسکا محیط ہے۔ جز مقدم دماغ کا جز مؤخر دماغ سے بڑا ہے اور اس سے نرم بھی زیادہ ہے۔ جز مقدم کا بڑا ہونا اس حاجت سے ہے کہ اُسمین سے پٹھے زوج ہو کر اُگتے ہین اور اسی جز مقدم کے پچھلے حصہ مین نخاع پیدا ہوتا ہے اور جو پٹھے بھی اُگتے ہین مقدم دماغ کا نرم پیدا ہونا اس حاجت سے ہے کہ اس سے وہ پٹھے اُگے ہین جنسے حس متعلق ہے اور حس کے پٹھون کو واجب ہے کہ نرم ہون تا کہ اُنکا تغیر طبیعت محسوسات کی طرف بآسانی ہو جائے۔ مؤخر دماغ کے سخت ہونے کی حاجت یہ بھی کہ زیادہ حرکت کرنے پر اُسکو ثبات اور پایداری ہو اور برداشت کر سکے۔ دماغ مین تین تجویفین یعنے گہرے مقامات بنائے گئے جنکو بطون دماغ کہتے ہین۔ اُن تین تجویفون مین سے دو تجویفین مقدم دماغ مین ہین جنکو دونون بطن

مقدم دماغ

مقدم دماغ کہتے ہین - انھین دونوں سے ہوا کا کھینچا اور باہر کا نکالنا ہوا کا ہوتا ہی اور جو نفحہ دماغ مین پیدا ہوتا ہی کہ اُس سے دماغ پھول کر
کسقدر بڑھ جاتا ہی وہ بھی اس درآمد برآمد ہوا سے متعلق ہی - انھین دونون بطن مین روح حیوانی بطرف طبیعت روح نفسانی کے بدلجاتی ہی
انھین دونون بطن مین وہ دونون زائدہ یا گنڈیان جو مشابہ سر پستان کے ہین پیدا ہوگئین جنسے ہر قسم کی بو سونگھنے کا متعلق ہوا ہی
یہ دو بطن اسواسطے کیے گئے تاکہ مختلف جوڑ سے حس کے جو ان کے انکے دونون جانب سے نکلین ایک داہنے سے ایک بائین سے جس سے
یہ فائدہ ہو کہ اگر کسی ایک پٹھہ کو کسی زوج مین سے آفت ہو پہنچے دوسرا پٹھہ جو بچا ہوا ہی اُسکے قائم مقام ہو جاوے یہی دماغ مین ایک تجویف ہی اُسکے
پچھلے حصہ کی طرف جسکو بطن مؤخر کہتے ہین اس اصل پر روح نفسانی دو بطن مقدم سے آتی ہی اور آنے سے پہلے اُسمین ایک قسم کا تغیر
اور استحالہ ہوجاتا ہی - اور بیچ مین اُن دونون تجویفون کے جو مقدم دماغ مین ہین ایک مجرا ہی یعنے سوراخ وارپار جسمین روح نفسانی
دونون بطن مقدم سے ہو کر بطن مؤخر تک آتی ہی اسی مجری سے اتصال جزو مقدم دماغ کا جزو مؤخر دماغ سے ہوتا ہی - ان دونون بطن مقدم کے
بیچ مین ایک گہرا مقام ہی جسمین یہ دونون بطن پہنچ کر تمام ہوجاتے مین اسی کا نام مجمع البطنین ہی اسی گہرے مقام سے وہ مجرا شروع ہوتا ہی
جسکا اوپر بیان ہوا - اسواسطے یہ دونون بطن مقدم محتاج اسکے تھے کہ دماغ کے بطن مؤخر سے کسی ایسے مقام پر متصل ہون جو دونون کو
شامل ہو لہذا وہ ایسے بنائے گئے کہ جنکی انتہا اسی گہرے مقام تک ہوئی کبھی اس گہرے مقام کو بطن چہارم دماغ کا کہتے ہین اور بطن اوسط بھی
اسی کا نام ہی اور یہ بطن اوسط بطن مؤخر دماغ سے اور بھی دونون بطن مقدم سے چھوٹا ہی منفعت اس بطن چہارم کی یہ ہی کہ روح نفسانی
دونون بطن مقدم سے چل کر اس مقام تک پہنچتی ہی اور اسمین جمع ہو کر بطن مؤخر مین نفوذ کرتی ہی اُس مجری کی طرف سے جو سوراخ ان
دونون مین وارپار ہوگیا ہی - اس دماغ کے اوپر جو چیز ہی اُسکی شکل اور ہیئت مثل ہیئت اُس چھت کے ہی جو خمدار ہو اور جسکی گرہین گول ہون
جیسے طاق کی شکل ہوتی ہی مترجم کہتا ہی اگر ترجمہ ازج کا گنبد سے کیا جائے تو بہت ٹھیک ہوگا لیکن اہل لغت یہ ترجمہ اسکا نہین کرتے
غرض یہ شکل اور ہیئت اسواسطے بنائی گئی تاکہ روح کی مقدار کثیر اسمین گھری رہے اسلیے کہ گول شکل کا قاعدہ ہی کہ بہت سی مقدار پر
شامل ہوتی ہی اور اسکے اندر بہت سی مقدار آجاتی ہی بہ نسبت جملہ اشکال جسمانی کے - اور دوسرا فائدہ اس شکل کا یہ ہی کہ قبول آفات سے
دور رہتی ہی - جہان سے یہ مجرا شروع ہوتا ہی متصل بطن اول کے اُس مقام پر ایک جسم از قسم غدود کے ہی جسکی شکل مشابہ حب صنوبر
یا ہن کے ہی - اس غدود کی حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ اُن شگافون اور خالی مقامات کو بھر دے اور خالی نہ رہنے دے جو بیچ مین قیام
اُس رگ کے ہین جس سے جال اور شبکہ دماغ کا بنا جاتا ہی - یہ غدہ ان رگون کے ساتھ اسوقت تک چلا جاتا ہی جب تک یہ رگین معلق اور
لٹکتی رہین - پھر جسوقت یہ رگین جرم دماغ یعنے بھیجہ پر ٹھہر جاتی ہین یہ غدہ اُسی جگہ پر تمام ہوجاتا ہی جس مقام پر ابتدا ان رگون کے
ٹھہرنے کی ہی اور اُس مقام سے آگے نہین بڑھتا - اسی مجری اور سوراخ کے اندر ایک زائدہ ہی جو طول مین اسی مجری کے دراز ہوتا ہی
اسکا دودہ یعنے کیڑا نام رکھتے ہین یہ دودہ اپنی شکل مین بڑے بڑے کیڑے کے مشابہ ہی سر اسکا اس مقام سے شروع ہوتا ہی جو بعد غدہ
صنوبری کے ہی اور دوسرا سرا اس کیڑے کا اُس مقام پر پہنچتا ہی جہان ابتدا بطن موخر دماغ کی ہی - اسی مجرا کے اندر دونون پہلو مین
اور کیڑے کے نیچے دو زائدہ ہین جو دماغ سے گول گول اور لانبے ہو کر اُگے ہین اور وہ دونون بچھائے ہوئے ہین اور مشابہ آدمی کی
دونون ران کے ہین جسوقت دونون رانین ملی ہوئی ہون ان دونون زائدون کا نام الیتین ہی - مجرا کے دونون طرف سامنے
انھین دونون زائدہ کے اور مجری کے اوپر ایک پتلی اور مضبوط جھلی منڈھی ہوئی ہی جو دونون الیتین سے دونون طرف چسپیدہ ہی

یہی جھلی بطن مؤخر دماغ تک پہونچی ہے اور یہی نیچے والا کنارہ دونون کنارون سے دودہ کے ہے اور یہ دونون زائدہ جنکا پہلے
الیتان نام رکھا ہے دودہ سے کسی طرح مشابہ نہین ہین اسلیے کہ دودہ بہت ٹکڑے بڑے کیڑون سے مرکب ہے جنکی تالیف و ترکیب
مشابہ مفاصل کی ترکیب کے ہے جیسے ان ٹکڑون کا بعض ٹکڑون سے بذریعہ تیلی جھلیون کے ملا ہوا اور الیتان کے تمام اجزا
بعض انکا بعض سے مشابہ ہے۔ دودہ بھی تمام اس چیز کے سر میں کثرت مفاصل اور جوڑون کی وجہ شکل مین مختلف ہے اسلیے کہ جو کنارہ
اسکا بطن مؤخر دماغ کے متصل ہے اُس مقام مین جہان وہ جھلی پہونچتی ہے جو بطن مؤخر کے اوپر آئی ہے وہان پر کنارہ اس دودہ کا محدب ہے اور
پتلا ہے پھر بعد اُس مقام کے تھوڑا تھوڑا اُٹھتا جاتا ہے اور چوڑا ہوتے ہوتے یہانتک پہونچتا ہے کہ ملحق ہوجاتا ہے پشت کو اُس شگاف کے
جو دونون الیتین مین ہے اور اُس شگاف سے برابر ملجاتا ہے یعنے کچھ کمی بیشی نہین ہوتی اسی واسطے جب یہ سر مجری کے طول مین دراز ہوتا ہے
مجری کو باستواری بند کر دیتا ہے۔ اور جسوقت یہ دودہ پیچھے کی طرف سمٹتا ہے اسکے ساتھ یہ جھلی بھی کھنچتی ہے اسلیے کہ جھلی دودہ کے محدب
کنارہ سے متصل ہوتی ہے پس مجرا کھل جاتا ہے اور مقدار کھلنے مجری کی اُسی قدر ہوتی ہے جتنا یہ دودہ سمٹتا ہے۔ اور یہ بات اسواسطے
ہوتی ہے کہ دودہ ہر وقت سمٹنے اور پیچھے ہٹنے کے اکھٹا ہوجاتا ہے اور طول مین کم ہوجاتا ہے اور چوڑائی مین بڑھ جاتا ہے اور گول ہوجاتا ہے
تاآنکہ شکل مین اپنے مشابہ شکل کرہ یعنے گراری کے ہوجاتا ہے۔ اسی واسطے جب یہ دودہ کم سمٹتا ہے جو مقدار مجری کے کھلتے ہی تھوڑی
ہوتی ہے اور جب زیادہ سمٹتا ہے مجرے کی مقدار بہت سی کھل جاتی ہے دودہ دونون الیتین کی پشت سے بذریعہ دو رباط کے جڑا ہوا ہے
جن دونون رباط کا نام اصحاب تشریح دو وتر رکھتے ہین۔ اس جڑنے کی حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ دودہ اپنی جگہ سے بسبب
کثرت حرکت کے ہٹ نہ جائے۔ دودہ بھیجہ کے بہ نسبت سخت پیدا کیا گیا تاکہ قبول آفات سے دور رہے۔ دودہ کی منفعت
یہ ہے کہ اُس مجری کو بند کرے جو بیچ مین بطن اوسط اور بطن مؤخر کے ہے اس غرض سے کہ جب کسیقدر روح بطن مؤخر مین داخل ہو
پھر اسکو نکل جانا ممکن نہو اور جب روح بطن مؤخر مین جانے لگے تب وہ کھل جائے۔ یہ بیان ختم دماغ اور بھیجہ کا تھا۔ دماغ کے
محیط اور گرداگرد دو جھلیان ہین کہ ہر ایک کا نام اُم دماغ رکھا گیا ہے ایک جھلی موٹی جسکو اُم جافیہ کہتے ہین اور دوسری تیلی ہے اسکو
اُم رقیقہ کہتے ہین۔ اُم جافیہ اور اسی کو اُم غلیظہ بھی کہتے ہین وہ موٹی اور سخت جھلی ہے کہ کھوپڑی کی ہڈی کے نیچے رکھی ہے۔ اور یہ جھلی
اُس مقام پر موٹی ہے جو دماغ کا وسط ہے۔ پھر جب یہ جھلی اُتر کر اُس مقام پر آتی ہے جہان بیچ والی درز کھوپڑی کی درزون مین سے ہے
دو تہ ہوکر دوہری ہوجاتی ہے اور دوہری شکل پر اُس مقام تک گذرتی ہے جہان پر وہ درز ہے جو مشابہ لام کے ہے۔ پھر یہ جھلی دوہری ہوکے
ساتھ دماغ مین داخل ہوتی ہے ایک مدت تک اور اُسی مقام سے جہان یہ پہیلی گئی ہے دو متحرک رگین اونچی ہوتی ہین اور اسی مقام سے
انکا اونچا ہونا اور منتہاے ضلع درز لامی سے شروع ہوتا ہے۔ اور ہر ایک طرف سے اسی مقام کے ایک رگ اونچی ہوتی ہے پھر جس مقام پر
یہ دونون پسلیان ملتی ہین یہ دونون رگین وہان پر جمع ہوجاتی ہین اور ایک دوسری سے ملکر متحد ہوجاتی ہین۔ یہی مقام سب سے
زیادہ بلند اُن مقامات مین ہے جو گرد اس درز کے ہے۔ اور اسی جگہ سے دماغ کی تقسیم جز مقدم اور جز مؤخر کی طرف ہوتی ہے۔ کبھی اس
مقام سے اُس دوسرے کنارہ پردہ جو دوہرا جڑا ہے مقامات اُم جافیہ سے کہ وہ اُس مقام پر اپنے تمام اجزا سے گندہ اور [illegible] معلوم ہوتا ہے
یعنے جتنے اجزا اُس اُم جافیہ کے دماغ کو گھیرے ہین ان سب سے چوگنی موٹائی اسکی نظر آتی ہے۔ اسی مقام پر ایک رگ غیر متحرک طول مین
آتی ہوئی بطرف جز مقدم دماغ کے ہے اور در حقیقت وہ رگ نہین ہے لیکن چونکہ شکل اسکی گول اور اندر سے خالی ہے اور خون اسمین اسی طرح

پایا جاتا ہے جس طرح رگوں میں ہوتا ہے لہذا اسکا نام تیسری رگ رکھا گیا - اسکی توضیح یہ ہے کہ جو دو متحرک رگین اُم جافیہ کی بھیجہ کی مقام سے
ملتی ہوتی ہین جہان [illegible] ان رگون کی دوسرے سے ہوتی ہے اُسی جگہ ام جافیہ مین شکن پڑتی ہے اور اُسی شکن کے اندر ایک خالی جگہ
گول گول مثل رگ کے بنجاتی ہے اور خون کو قبول کرتی ہے اور اُسکو محفوظ رکھتی ہے اندر اُسی جگہ کے جس طرح کہ رگ خون کو لیتی ہے اور اپنے بیچ
رکھتی ہے اس بیان کا ثبوت یہ ہے کہ [illegible] اس مقام پر [illegible] رگ مین خون جما ہوا شکل میں پایا گیا اور جب حیوان مر جاتا ہے
[illegible] طرف مین [illegible] بستہ اور غلیظ اور گاڑھا پایا جاتا ہے حکیم ایرلس اس جگہ کا نام جہاں پر
اس جھلی کی لپیٹ مین متحرک رگین ملتی ہین معصرہ رکھتا ہے - اس نام رکھنے کا سبب یہ ہے کہ یہ ایک گہرا مقام ہے جسمین خون جمع ہوتا ہے اور
اسی معصرہ سے یعنے نچوڑنے کی جگہ سے خون کی تقسیم اُس مقام کے پیچھے تک ہوتی ہے - معصرہ کے اوپر دو چھوٹی رگین ہین نزدیک نزدیک
جو اُسی معصرہ پر چسپیدہ ہین اُن دونون رگون سے اُم جافیہ مین ایک مقام پیدا ہوتا ہے کہ وہ بھی اُم جافیہ نام رکھا جاتا ہے جس طرح
پہلا [illegible] رگون کے نزدیک ہونے سے وہ مقام پیدا ہوا ہے جسکو ہم اوپر لکھ چکے - مقام روئیدگی ان دو رگون مین ہر واحد کا دریز ہے جو پیچھے
انتہا وہان ضلع درز لامی کے ہے - یہی اُم جافیہ کھوپڑی کی ہڈی سے متصل نہین ہے لیکن اُن درزون سے لٹکی ہی ہے جنکو شئون کہتے ہین
بذریعہ اُن جھلیون کے جو انھین شئون سے نکلتی ہین پس اسی اُم جافیہ کو اونچا کرتی ہین اور شئون سے باندھ دیتی ہین اور اسی ام جافیہ کو
کھوپڑی کی ہڈی سے باہر اُن سوراخون مین نکال دیتی ہین جو ان شئون یا درزون کے بیچ مین ہین پھر وہ اجزا جھلیون کے ایک
دوسرے سے ملکر ایک جھلی بنجاتی ہین نیچے اُس جھلی کے جسکا نام سمحاق ہے منفعتین اُس اُم جافیہ کی تین ہین ایک یہ کہ ام رقیقہ کی حفاظت
کرے یعنے اُس تپلی جھلی کی جو بھیجہ پر ہے اور اُس جھلی کو کھوپڑی کی ہڈی کی سختی سے بچائے دوسری منفعت یہ ہے کہ دونون جز مقدم اور موخر
دماغ کے ملنے سے مانع ہو تیسری منفعت یہ ہے کہ پناہ اور نگاہدار ہے اُس رگون کے واسطے جو بیچ مین اُسکی شکن اور موڑ اور جھریون کے ہین
جہان پر یہ ٹھہری ہوئی ہے - اُم رقیقہ ایک تپلی جھلی ہے بیچ مین اُن ساکن اور متحرک رگون کے جو دماغ کے اوپر آئی ہین اُن سب
رگون کو یہ تپلی جھلی مرتبط کر دیتی ہے اور اُنکو مضبوط کرتی ہے اور اُن روزنون کو بھرتی ہے جو بیچ مین رگون کے ہین مثل اُن ساکن اور متحرک
رگون کے جو جداول مین ہین - اسلیے کہ یہ دونون باتین یعنے ربط دینا اور روزن کا بھرنا (یا یہ مطلب ہے کہ دماغ اور جداول مین دونون
قسم کی رگون کا اس طرح پر ہونا) اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ بہت سی رگین دونون قسمون کی یکجا ہوگئی ہون اور ایک رگ کا دوسری رگ سے
ملکر جال بندھ جاتا ہے - اور بیچ مین ان مختلف رگون کے ایک تپلی جھلی ہو کہ جو ایک کو دوسری سے باندھ کر مضبوط کرے اور کوئی جگہ خالی
اُس جال کے خانون مین نہ چھوڑے جہان پر یہ جھلی پہونچ نہ جائے - اسی طرح یہ جھلی جسکا اُم رقیقہ نام ہے اُن رگون سے پیدا ہوتی ہے
جنکی تقسیم دو ساکن رگون سے ہوئی ہے وہ دو ساکن رگین جو دماغ مین کھوپڑی کے باہر کی طرف سے داخل ہوتی ہین - اور اُن متحرک رگون سے
باریک جھلی پیدا ہوئی ہے جنکی تقسیم اُن دو متحرک رگون سے ہے کہ منقسم اُس بافتہ چیز سے ہین جسکی بناوٹ جال کے مشابہ ہے اور یہی وہ دو متحرک
رگین ہین جو بھیجہ سے آتی ہین اور بطون دماغ مین بٹ جاتی ہین اور تمام اجزا مین دماغ کے قسمت پاتی ہین - اور اُس تپلی جھلی سے
ملی ہین جو بیچ مین متحرک اور ساکن رگون کے ہے اور بعض رگ کو بعض سے استوار کر دیتی ہے اور بجائے ٹیک کے یا تکیہ کے اُن رگون کے
واسطے وہی جھلی ہوتی ہے جیسے مشیمہ کا یہی حال ہے - اور اسی واسطے اسکا نام غشاء مشیمی رکھتے ہین - یہی ام رقیقہ نیچے اُس جھلی کے رکھی گئی ہے
جسکا نام اُم غلیظہ ہم اوپر لکھ چکے ہین یہی تپلی جھلی دماغ پر شامل ہے اور دماغ سے متصل ہے اور دماغ کو تمام جہات سے چھپاتی ہے - اور اندر

دماغ سے کبھی در آئی ہے اور ایسی رگون سمیت تمام اجزاے دماغ اور کل تجویفون میں دماغ کے ثابت اور برقرار رہتی ہے یہی تیلی جھلی اپنے
جوہر اصلی میں اُم جافیہ سے نرم زیادہ ہے اور بھیجہ سے زیادہ سخت ہے اور بھیجہ انسے متصل ہے جیسے کہ اسی بھیجہ کی کھال ہے - یہ اُم رقیقہ اور
تیلی جھلی ام جافیہ یعنے موٹی جھلی سے متصل نہین ہوتی اسلیے کہ بیچ مین دونون جھلیون کے فضا اور خالی جگہ ہے - ہان کبھی اُن مقامات مین
یہ تیلی جھلی موٹی جھلی سے ملجاتی ہے جہاں جہان وہ دو رگین ہین جو کھوپڑی کے باہر سے اسی تیلی جھلی مین داخل ہوتی ہیں - اور اُسوقت
بھی یہ تیلی جھلی سے ملاقات کرتی ہے جسوقت دماغ مین انبساط یعنے پھیلاو پیدا ہوا اور جسوقت دماغ سمٹتا ہے یعنے اُسمین انقباض پیدا
ہوتا ہے دونون جھلیوں کی دوری بڑھ جاتی ہے یہی جھلی جسکو اُم رقیقہ کہتے ہین تین منفعتون کے واسطے بنائی گئی ایک یہ ہے کہ ساکن رگون
اور متحرک رگوں کو جو دماغ میں ہین ایک دوسرے سے باندھدے اور انکو اپنی جگہ پر ٹھہرا دے اور جو رگین دماغ مین آتی ہین انکو مستحکم
کردے تاکہ ڈھیلی ہوکر لٹکا نہ کریں - دوسری منفعت یہ ہے کہ دماغ کے اجزا کو فراہم کردے اور بھیجے کو ڈھانپ لے اور اُسکو بچائے اور
اُم جافیہ سے بھیجے کی حفاظت کرے جس طرح ظاہر بدن کی کھال بدن کی حفاظت کرتی ہے - اور اسی واسطے یہ کھال نرم بنائی گئی تاکہ
دماغ کی ملاقات کرنے سے اسکی مضرت بھیجہ کو نہ پہونچے جیسے اُم جافیہ ایسی بنائی گئی کہ ہڈی سے نرم ہے اور اُم رقیقہ یعنے اسی تیلی جھلی سے
زیادہ سخت ہے اور اوپر کی طرف سے اس تیلی جھلی کو اُم جافیہ نے ڈھانپ لیا ہے تاکہ اس تیلی جھلی کے واسطے بمنزلہ پردہ اور محافظ کے
سختی سے کھوپڑی کی ہڈی کے - اسی طرح کھوپڑی کی ہڈی نگہبان اور حافظ اُم جافیہ کی ہے - تیسری منفعت تیلی جھلی کی یہ ہے کہ دماغ کو
غذا دے بذریعہ اُن ساکن رگون کے جو اسی جھلی مین ہین اور اُس سے دماغ تک حرارت غریزی کو پہونچائے بذریعہ متحرک رگوں کے
جو اسی جھلی مین ہین - یہ بیان اُن دو جھلیون کا ہے جو بھیجہ کو ڈھانپے ہین - یہی دونون جھلیان ڈھانپتی ہین کل اُن پٹھون کو جو
دماغ سے نکلتے ہین جب تک وہ پٹھے کھوپڑی کے اندر ہین اور جسوقت کھوپڑی سے باہر نکل آئے یہ دونون جھلیان اُن پٹھون سے
الگ ہوجاتی ہین اور وہ پٹھے جھلیون سے خالی ہوکر نکلتے ہین - منفعت ان دونون جھلیون کی واسطے پٹھون کے وہی ہے جو منفعت
ان پٹھون کے واسطے دماغ کے ہے - جو ایسے مقامات ہین جنمین دماغ اُن فضول کو پھینکتا ہے جو دماغ مین پیدا ہوتے ہین اب
ہم اُن کے حالات بیان کرتے ہین - ہم کہتے ہین کہ جو فضول دماغ مین حاصل ہوتے ہین اُنکی دو قسمین ہین ایک وہ فضلہ بخاری
اور دخانی جو اوپر کو چڑھتا ہے اور یہ فضلہ اسطرح متحلل ہوتا ہے اور فنا ہوجاتا ہے کہ جسکا تحلل حس پر ظاہر نہین ہوتا - اسی واسطے
کھوپڑی بہت سی ہڈیون سے بنائی گئی جن ہڈیون کو اُن درزون سے جوڑا ہے جنکو شئون کہتے ہین - ان درزون کا فائدہ یہ ہے
کہ انکے شگافون سے اور انکے ملنے کے مقام سے بھی فضلہ بخاری نکلتا رہے - اور اس نکلنے کا حال ہم اوپر کے مقامات مناسب مین
بخوبی بیان کرچکے ہین - دوسری قسم فضلۂ دماغی کی غلیظ اور گاڑھی ہے جو نیچے کو اُترتی ہے کہ جسکا تحلل حس کو ظاہر ہوتا ہے - اس فضلہ کے
گرنے کے واسطے دماغ سے دو مقام بنائے گئے جہان اس فضلہ کو دماغ گراتا ہے ایک مقام دونون نتھنون کا دوسرا مقام منھ کے اوپر
جسکو تالو کہنا چاہیے دونون نتھنون کی یہ صورت ہے کہ وہ موٹی جھلی جسکو اُم جافیہ کہتے ہین جو دماغ کو ڈھانپے ہوے ہے اُسی مین نتھنون کے مقام پر بہت سے سوراخ بنائے گئے ہین
جو مشابہ چھلنی کے ہین یا مشابہ چلنی کے ہے اسی طرح وہ دو ہڈیان جنمین دونون سوراخ نتھنون کے ہین اور اس مقام کے بعد اُم جافیہ کے وہ رکھی ہوئی ہین
اُنمین بھی بہت سے سوراخ ایسے بنائے گئے ہین جنسے مشابہ صافی کے ہوگئی ہے - اور جو فضول غلیظ اور گاڑھے دماغ سے اُترتے ہین
اسی اُم جافیہ اور انھین دونون ہڈیون کے سوراخون سے نکل کر آتے ہین اور حمایت سے اُس سانس کے جو ناک سے نکلتی ہے

نتھنوں مین آجاتے ہین - یہ سوراخ اُس ہڈی مین بنائے گئے جو مشابہ مصفاۃ لئے چھلنی کے ہی کوئی سوراخ سیدھا ہی اور کوئی ترچھا ہی اور کوئی سوراخ بشکل ترچھی ٹونٹی کے ہی - تاکہ جسوقت ہوا اندر کو کھینچی جائے مت ٹھنڈی دماغ تک نہ پہونچے کہ اُسکو ضرر دے بلکہ متغیر ہوکر اس طولانی مسافت اور پیچ راہ مین گذر کر پہونچے اور یہ بھی فائدہ ہی کہ پہونچنے تک کوئی سخت جسم ان سوراخون سے چلا جائے اگرچہ دماغ سے ہمراہ سانس او ہوا نکلنے کے ایسی چیزین نکل آتی ہین جنکا پہونچنا دماغ مین سروقت استنشاق یعنے دم اوپر چڑھانے کے ممکن نہین ہی - لیکن جو فضول منھ کے اوپر دماغ سے آتے ہین وہ اُن دو مجری اور راہون سے نکلتے ہیں جو دماغ سے منھ تک بنے ہین - ایک وہ مجرا ہی جو پیچھے کے حصہ سے بطن اوسط دماغ سے شروع ہوتا ہی اور نیچے کی طرف آتا ہی - اور دوسرا وہ مجرا ہی جسکی ابتدا اُس مجری سے ہوتی ہی جو بیچ مین جزء مقدم اور جزء مؤخر دماغ کے ہی پھر بشکل تاب نیچے کو آتا ہی اور پہلے مجری سے ملجاتا ہی - پھر جہان یہ دونون مجری ملتے ہین وہ محل ملاقات بشکل ہیں گول اندر سے خالی اور گہرا بنجاتا ہی - ہان اتنا فرق ہی کہ جسقدر یہ مجرا نیچے کو اُترتا ہی رفتہ رفتہ اسکی تنگی بڑھتی جاتی ہی تا اینکہ اُس مقام پر پڑجاتا ہی بذریعہ ایک غدود کے جو مشابہ چنبی گرہ یعنے گولی کے ہی اور یہ گرہ بھی اندر سے خالی ہی - پھر یہی غدہ داس ہڈی سے متصل ہوتا ہی جسکا ہمنے مصفاۃ نام رکھا ہی اُسمین فضول غلیظہ دماغ سے نیچے کو اُترتے ہین - اور یہی وہ ہڈی ہی اور یہ کے حنک یعنے تالو مین - اور جو مقام گول اور گہرا جسمین ان دونون مجرون کی بابت ہم لکھ چکے ہین اسکا نام آزن ہی - یہ نام اسواسطے رکھا گیا کہ اسمین فضلہ جمع ہوتا ہی - اور اُسکے نیچے والا مقام جو ساتھ ہی تا مقام اُس غدود کے جو اندر سے خالی ہی اُسکی مثال ایسی ہی جیسے ٹونٹی کہ جسمین رطوبات اگر برتنون تک پہونچتے ہین اور یہ اس جہت سے ہی کہ اسکے سوراخ متصل خالی مقام اسی غدود کے ہوتے ہین جو اسکے نیچے ہی - یہ مقام جو بنام آزن مشہور ہی اور وہ ٹونٹی ایک جرم خفا ہی یعنے جھلی کی قسم سے ہی اور اُس تپلی جھلی سے اُگتا ہی جو مشابہ مشیمہ کے ہی - اسلیے کہ اسکو حاجت اسکی تھی کہ اوپر کی طرف سے متصل دماغ کے ہوجائے اور نیچے کی طرف اُس غدہ سے ملے جو اسکے نیچے رکھا ہی - یہ غدہ ام جافیہ سے خارج ہی - اور جو لعبد بیچ مین ام جافیہ اور حنک کی ہڈی کے ہی وہی مقدار اس غدہ کی اُنچائی کی ہی - اور جو رگین مثل جال کے بنی ہوئی ہین اقسام سے اُن دو چڑھنے والی رگون کے جنکا نام رگ سباتی رکھا گیا ہی جو مشابہ جال کے بنی ہین وہ سب رگین اسی غدہ کے گرد گھوم گئی ہین اور اسی غدہ کو محیط ہین - یہ شبکہ یعنے جال نرا جال ہی نہین ہی بلکہ یہ شبیہ کئی جالون کے ہی کہ ایک جال دوسرے جال پر رکھا ہوا ہی ہر ایک پھندے دوسرے مین سما گئے ہین یہ ممکن نہین ہی کہ ایک انمین کا دوسرے سے جدا ہوسکے - اور یہ جال دماغ کے نیچے اُس مقام پر بچھا ہوا ہی جو بیچ مین حنک اور ام جافیہ کے ہی آگے کی طرف بہی بچھا ہی اور پیچھے کی طرف اور داہنے اور بائین کی طرف بڑا ہوگیا ہی - پھر یہ سب رگین یکجا اور بہم ہوکر انسے دو رگین برابر اُن دو رگون سے بنتی ہین جو ان دونون سے نکلتی ہین اور دونون سوراخون مین ام جافیہ کے داخل ہوجاتی ہین اور تمام بطنون مین دماغ کے اور تمام اجزا مین اُسکے بکھر جاتی ہین - ہمنے ان رگون کا جو باہم بنی ہوئی ہین اُس مقام پر بھی بیان کردیا ہی جہان پر ہمنے رگہائے جہندہ کا ذکر کیا ہی - اس شبکہ یعنے جال کی منفعت یہی ہی کہ روح حیوانی مین نضج پیدا کرے - وہ روح حیوانی جو دونون رگہائے سباتی سے دماغ کو چڑھتی ہی - اور اس نضج پیدا کرنے کے بعد اُسی روح کی طبیعت کو روح نفسانی کی طرف بدل دے - اسکا سبب یہ ہی کہ جس مادہ مین طبیعت کو حاجت اُسکے نضج دینے کی ہوئی ہی اُس مادہ کے واسطے ایسے مقامات

اُسکو طبیعت نے بنایا ہے جسمین دو مادہ ہر ایک جمع تا ہے - اور روح نفسانی چونکہ نہایت لطیف بدن کی چیزون مین ہے اور اسکی
سببِ پیدائش روح حیوانی سے تھی اور نضج دینے کی اسمین حاجت بہت اور لطیف کرنے کی حاجت زیادہ تر تھی لہذا طبیعت نے اسی
فعل کے واسطے اس بنے ہوے مقام کو بنایا جو مشابہ جال کے ہے جس جال سے نکلنا روح کا جلدی ممکن نہین ہے بلکہ اس جال کے
خانون مین روح چلتی پھرتی ہے اور دیر تک اسمین ٹھہری رہتی ہے کہ اسکا نضج بستواری ہوجاتا ہے اور خوب لطیف ہوجاتی ہے پھر یہ روح
جسوقت لطیف ہوگئی اور نضج پا گئی انھین دونون رگون مین اوپر کو چڑھتی ہوئی بطون دماغ تک پہونچتی ہے میری مراد ان دو رگون سے
وہی دو رگین ہین جو اس بنے ہوے مقام پر پیوستہ ہوتی ہین - بطون دماغ کے پہونچنے کے بعد پھر اس روح کا نضج اور لطافت
زیادہ ہوکر جزو مؤخر اور تمام اجزاے دماغ مین نفوذ کرتی ہے - یہی بیان ترکیب دماغ اور اجزاے دماغ اور ہر ایک جز کے منافع کا تھا

باب بارھوان نخاع اور اسکے منافع کا بیان

نخاع کا یہ حال ہے کہ اسکا مقام پیدائش دماغ ہے اور گریون مین سے گذرا ہے کہ جسپر یہ گریان حاوی ہین اور اسکو بچاتی ہین
جس طرح سر کی کھوپڑی دماغ کو بچاتی ہے - نخاع کو دو جھلیان گھیرے ہین جن دونون کی پیدائش دماغ کی موٹی اور پتلی
جھلی سے ہے - حاجت ان دونون جھلیون کی طرف نخاع مین وہی ہے جو بھیجہ مین تھی طرف ایسی دو جھلیوں کے - ان دونون
جھلیون کو ایک تیسری جھلی از قسم رباطات گھیرے ہے جسکا مقام نشو دونون زائدہ سے کھوپڑی کے ہے - یہ تیسری جھلی گندگی مین
ام جافیہ یعنے موٹی جھلی سے دماغ کے مشابہ ہے اور سختی مین بھی اسی کے مشابہ ہے اس تیسری جھلی کی حاجت بنظر دو منفعتون کے ہوئی
ایک یہ کہ نخاع کو چھپائے اور ڈھانپے اور اسکو بچائے - دوسری حاجت یہ ہے کہ اپنے اگلی جانب سے گریون سے مرتبط ہو جاوے
اس طرح پر کہ جو فرجہ یعنے خالی جگہ بیچ مین گریون کے ہے اسمین در آوے - اور جب اس جھلی کو کوئی آفت پہونچے حرکت اعضاے جسمانی کو
ضرر نہ پہونچے - اور اسی طرح اگر کوئی آفت ام جافیہ کو پہونچتی ہے وہ بھی حرکت کو مضر نہین ہوتی لیکن خاص نخاع مین اگر کوئی آفت
کٹ جانے وغیرہ کی طول مین پہونچتی ہے یہ بھی اسکی حرکت کو مضر نہین ہوتی - اور اگر یہ آفت کٹ جانے کی نخاع کی چوڑائی مین پہونچے
ان اعضا کی حس و حرکت باطل ہوجائیگی جنمین پٹھے اس کٹے ہوے مقام کے نیچے سے آئے ہین - اور جو اعضا اسکے اوپر ہین انکی
حس اور حرکت بدستور باقی رہیگی - مثال اسکی اگر نخاع مین آفت کٹ جانے کی اس مقام مین پہونچے جو درمیان کھوپڑی اور گردن کی
پہلی گریہ کے ہے تمام بدن کی حس اور حرکت جاتی رہیگی - اور اگر کٹ جانے کی آفت بیچ مین پہلی گریہ کے فطن کی گریون مین پہونچے
حس اور حرکت دونون پانوؤن کی جاتی رہیگی اور پانوؤن سے اوپر جو اعضا ہین انکی حس اور حرکت بحال خود باقی رہیگی اسی طرح تمام
اجزا نخاع کے بھی ہین کہ اگر انمین آفت کٹ جانے کی عرض مین پہونچے یا کوئی اور آفت اسی طرح عرض مین پہونچے پس جو اعضا نیچے
اس نخاع سے بدن کے اعضا مین ہونگے انکی حس اور حرکت باطل ہو جائیگی - ہم اس مسئلہ کو پھر اس مقام پر پورے طور پر بیان
کرینگے جہان پر ہم اسباب ان اعراض کے لکھینگے جو حس اور حرکت مین عارض ہوتے ہین - یہ بیان دماغ اور نخاع کا تھا اور
خداے تعالی بڑا جاننے والا ہے

باب تیرھوان دونون آنکھین اور انکے منافع کے بیان مین

دونون آنکھین وہی چیزین ہین جنسے بینائی ہوتی ہے - اور دونون آنکھین اسواسطے بنائی گئین کہ اگر ایک آنکھ کو کوئی آفت پہونچے

دیکھنے مین دوسری آنکھ اُسکے قائم مقام ہوجائے ہر ایک آنکھ دس جز سے مرکب ہے یعنے سات طبقہ اور تین رطوبتین اور سب اجزا سے
بصارت نہیں ہوتی بلکہ ایک ہی جز سے ہوتی ہے یہ جز وہی رطوبت جلیدیہ ہے اور سب اجزا کو طبیعت نے واسطے نفع رسانی اسی جز یعنے
طبقہ جلیدیہ کے بنایا ہے اور مہیا کیا ہے - جو چیز کہ پہلا آلہ بصر یعنے دیکھنے کا ہے وہ ایک رطوبت ہے شکل مین گول بیچ مین اُسکے تفرطح یعنے
چپٹی ہوئی مگر تھوڑی چپٹی ہوئی اور صاف ہے اور روشن ہے اور بیچ مین سب طبقون کے رکھی ہوئی ہے اسکو رطوبت جلیدیہ کہتے ہین -
گول اسواسطے بنائی گئی تاکہ اس شکل کے ذریعہ سے قبول آفات سے محفوظ رہے - تفرطح یعنے چپٹا پن اس رطوبت کا اسواسطے ہوا
تاکہ محسوس سے مقدار کثیر کی ملاقات کرے مترجم کہتا ہے شکل کرہ کا چپٹا کردینا اُس سے جو فائدہ پیدا ہوتے ہین علم مناظرہ
اور مرایا مین اُسکا بیان کیا جاتا ہے اور دوربین کے شیشہ اور خردبین سب انھین اصول پر بنائے جاتے ہین لیکن مصنف نے اس مقام پر
فقط ایک ہی بات کا ذکر کیا جو باسانی سمجھ مین آسکتی ہے وہ یہ ہے کہ جس شکل کی کرویت صحیح ہوتی ہے اُسکی ملاقات اور چیزون سے ایک نقطہ پر
ہوتی ہے چنانچہ حکیم ثاودوسیوس نے اپنی کتاب الاکر مین ثابت کیا ہے اور جس چیز کی شکل کروی چپٹی ہوتی ہے جتنا اسمین چپٹا پن زیادہ ہوگا
اُسیقدر اُسکی ملاقات اور اجسام سے زیادہ ہوگی بہت آسانی سے امتحان ہوسکتا ہے اگر ہم ایک گولی مین جو خوب گول ہو کچھ رنگ
لگائین اور وہی رنگ کسی چپٹی گولی مین لگائین اور دونون کو کسی تختہ کاغذ وغیرہ پر رکھین پس صحیح گولی سے اس رنگ کا ایک نقطہ
اُس کاغذ مین لگیگا اور چپٹی گولی سے ایک خط اُس رنگ کا کاغذ مین پیدا ہوگا - یہی مثال رطوبت جلیدیہ کی بھی سمجھنا چاہیے کہ اگر
خوب گول ہوتی اور چپٹی نہوتی ایک آنکھ سے دیکھنے والی چیزون کی ایک نقطہ پر ملاقات کرتی اور اب چپٹی ہونے کی وجہ سے مقدار کثیر
اُن چیزون کی اس رطوبت سے ملتی ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین منہ اور جو مقدار رطوبت جلیدیہ کی اُن چیزون سے ملتی ہے بقدر
اُس مرکز کے ہوتی ہے جو بیچ مین اُسی رطوبت جلیدیہ کے ہے یعنے ایک ہی نقطہ پر ملاقات کرتی - دوسرا فائدہ اُسکے چپٹے ہونے مین
یہ ہے کہ اگر پوری گول ہوتی مضطرب ہوتی اور ایک جگہ اسکو قرار نہوتا اسلیے کہ شکل کرہ کی شان سے ہے کہ ایک مقام پر ٹھہر نہین سکتی
اور اگر ٹھہر بھی گئی تو مضطرب اور جنبان ہوتی ہے - رطوبت جلیدیہ صاف اور روشن اسواسطے بنائی گئی تاکہ رنگ کے اقسام کی طرف
جلدی اُسکا استحالہ ہوجائے - بیچ مین سب اجزاے چشم کے اسواسطے رکھی گئی تاکہ سب اجزا جو اسکی اعانت کے واسطے مہیا کیے گئے ہین
اسکو گھیرے رہین جو اجزا اسکی اعانت کے واسطے بنائے گئے ہین کہ اسکو نفع پہونچائین وہ دو رطوبتین ہین اور سات طبقہ ہین -
دونون رطوبتین اُنھین سے ایک وہ رطوبت ہے جو اُسکے پیچھے ہے اور یہ رطوبت جلیدیہ اُسکے نصف تک ڈوب گئی ہے - وہ رطوبت سپید ہے
مثل آبگینہ گداختہ کے اُسکو رطوبت زجاجی کہتے ہین - یہ رطوبت اسواسطے طبیعت نے مہیا کی ہے تاکہ رطوبت جلیدیہ کو اس سے غذا ملے
اسلیے کہ رطوبت جلیدیہ ایسی غذا کی محتاج ہے جو اُسکی طبیعت کے قریب ہے اور اُسکا اپنی طبیعت کی طرف بدل لینا آسان ہو - اُسکی
توضیح یہ ہے کہ چونکہ تمام اعضاے بدنی خون سے غذا پاتے ہین اور خون کی طبیعت رطوبت جلیدیہ سے بہت دور ہے اسی واسطے رطوبت
زجاجیہ پیدا کی گئی ہے تاکہ خون کو بدل کر اپنی طبیعت کی طرف لائے کہ وہ طبیعت قریب طبیعت رطوبت جلیدیہ کے ہوجائے اور دوسری
رطوبت بیضیہ جو آگے کی طرف رکھی ہوئی ہے اور سپید ہے مثل سپیدی انڈہ کے یہ بات اسواسطے تجویز ہوئی تاکہ رطوبت جلیدیہ کو تری پہونچائے
اور ہواے خارجی کی ملاقات رطوبت جلیدیہ کو خشک نکردے اور تاکہ رطوبت جلیدیہ کو ملاقات سے اوپر والے طبقہ سے منع کرے
جسکا نام طبقہ عنبیہ ہے - سات طبقہ آنکھون کے اُنھین سے تین طبقہ رطوبت زجاجی کے پیچھے رکھے ہین اور تین طبقہ رطوبت بیضیہ کے

آگے رکھے ہین اور ایک طبقہ بیچ مین رطوبت جلیدیہ اور رطوبت بیضیہ کے رکھا ہے - وہ تین طبقہ جو پیچھے رطوبت زجاجیہ کے رکھے ہین
انکی تشریح یہ ہے - مین کہتا ہون کہ وہ دو پٹھے مجوف اندر سے خالی جو دماغ سے آنکھون تک آتے ہین اور اُنپر دو جھلیان اُسی مقام سے
چلی آتی ہین جہان سے نکلی ہین اور وہ دونون جھلیان قسم سے اُنھین دونون جھلیون کے ہین جنکا نام اُم جافیہ اور اُم رقیقہ اوپر
ہم لکھ چکے ہین - جب یہ دونون پٹھے اُن سوراخون مین سے نکلتے ہین جو آنکھون کی ہڈی کے گہری طرف سے ہین اُسوقت اِن
دونون پٹھون کو وہ دونون جھلیان چھوڑ دیتی ہین اور یہ دونون جوڑی ہوکر پھیل جاتی ہین اور اِن دونون کے گرد ساکن اور
متحرک رگون کا ایک جال بنجاتا ہے یعنے اُن رگون سے جو پتلی جھلی مین دماغ کے ہین - اور ہر ایک اِن دونون مین سے رطوبت
جلیدیہ سے متصل ہوجاتا ہے اور اُس سے جڑ جاتا ہے نصف حصہ مین رطوبت جلیدیہ کے جہان پر انتہا رطوبت زجاجی اور رطوبت
بیضی کی ہے - اور یہی مقام درحقیقت نصفی حصۂ رطوبت جلیدیہ کا ہے اور اِس طبقہ کا نام طبقۂ شبکیہ رکھا جاتا ہے بسبب اُسکی مشابہت
کے ساتھ شبکہ یعنے جال کے - اور جال سے اسکو مشابہت اسواسطے ہے کہ وہ رگین اُسمین ایک دوسرے کے ساتھ گتھی ہین منفعت
اِس طبقۂ شبکیہ کی یہ ہے کہ دماغ سے روح باصرہ کو رطوبت جلیدیہ تک پہونچائے - ساکن اور متحرک رگون کا یہ حال ہے کہ ساکن رگین خون کو
رطوبت زجاجیہ تک پہونچاتی ہین - یہ بات کھلی ہوئی ہے کہ جو خون اِن رگون سے رطوبت زجاجی تک پہونچتا ہے اُسکا پہونچنا رس رس کر
ہوتا ہے - اور یہ بات اسواسطے ہوتی ہے کہ رطوبت زجاجیہ مین یہ رگین متصل نہین ہوگئی ہین - اور اسی رطوبت جلیدیہ کو بھی جو غذا رطوبت
زجاجی سے ملتی ہے بطریق رشح کے ہوتی ہے اسلیے کہ اسمین کوئی جگہ ایسی نہین ہے جسمین منفذ ایک اِن دونون سے بطرف دوسرے کے
جائے - مطلب یہ ہے کہ جس طرح اور اعضا مین رگون کے منھ ملے ہونے سے غذا منتقل ہوتی ہے رطوبت جلیدیہ کو غذا رطوبت زجاجی سے
نہین پہونچ سکتی وہ دو جھلیان جو پٹھے پر لپٹی چلی آئی ہین انمین سے پتلی جھلی طبقۂ شبکیہ کو حاوی ہے اور اُسی طبقہ سے اُس مقام پر
جڑ جاتی ہے جس مقام پر طبقۂ شبکیہ جلیدیہ سے جڑ جاتا ہے منفعت اِس جڑنے کی یہ ہے کہ طبقۂ شبکیہ کو غذا دے اُن رگون کے ذریعہ سے
جو اِس جھلی مین ہین اور اِسی طبقۂ شبکیہ تک حرارت غریزیہ کو پہونچائے بذریعہ اُن متحرک رگون کے جو اِس جھلی مین ہین اور اِس طبقہ کو
طبقۂ مشیمہ بھی کہتے ہین جس طرح اُم رقیقہ یعنے پتلی جھلی دماغ کو بھی مشیمہ کہتے ہین اسلیے کہ مقام منسوب اِس طبقۂ مشیمہ کا اُسی مشیمہ یعنی اُم رقیقہ
ہے - تیسرا طبقہ موٹی جھلی سخت جو اِس پٹھے پر ہے وہ طبقۂ مشیمہ کو حاوی ہوتی ہے اور اسی طبقۂ مشیمہ سے ٹھیک نصفی مقام پر رطوبت جلیدیہ کے
ملجاتی ہے جہان پر طبقۂ شبکیہ جڑا ہوا ہے - اور منفعت اِس طبقۂ صلبیہ کی یہ ہے کہ آنکھ کو سختی سے اُس ہڈی کے بچائے جسپر آنکھ شامل ہے اور
اِس ہڈی سے آنکھ مین ربط پیدا کردے - یہ وہ تین طبقے تھے جو رطوبت جلیدیہ کے پیچھے ہین اور یہ سب ایک دوسرے سے اُس مقام پر جڑے ہوئے ہین
جو نصف مقام رطوبت جلیدیہ کا ہے اور اِنکا جوڑ بمناسبت استواری کے ہے - اور یہی سب طبقہ رطوبت زجاجی اور رطوبت جلیدیہ سے بھی ٹھیک نصف
مقام پر جڑے ہوئے ہین اور اِسی مقام کو قوس قزح کہتے ہین - قوس تو اسواسطے کہتے ہین کہ گولائی مین کمان سے مشابہ ہے اور قوس قزح
اِس سبب سے کہتے ہین کہ اِن طبقات کے رنگ بھی اُسی طرح مختلف ہین جیسے آسمانی قوس قزح کے مختلف ہوتے ہین - وہ تین طبقہ جو
رطوبت بیضیہ کے آگے رکھے ہین اُنمین سے ایک کا نام طبقۂ قرنیہ ہے دوسرا طبقۂ عنبیہ ہے اور تیسرا وہ طبقہ ہے جسکا ملتحم نام رکھا گیا ہے -
طبقۂ قرنیہ سخت اور کثیف ہے اور سپید ہے اپنے رنگ مین اور ہیئت مین سپید سینگ کے مشابہ ہے اسلیے کہ یہ طبقہ چار چیزون سے مرکب ہے جسوقت
وہ اجزا جھلی پھیل کر الگ کیے جائین چار پرت نکلتے ہین اسی واسطے اسکو طبقۂ قرنیہ کہتے ہین اُسکی پیدایش اُسی جھلی کے سخت طبقہ سے

ہوتی ہے جسکو ہم کہہ چکے ہین کہ ام جافیہ یعنی مغز کی سخت جھلی سے بنی ہے۔ منفعت اس طبقہ قرنیہ کی یہ ہے کہ چھپائے اور رطوبت جلیدیہ کو ان
آفات سے بچائے جو خارج سے اوپر وارد ہونے والے ہون اسلیئے کہ رطوبت جلیدیہ کی طبیعت مین نرمی ہے کہ قبول آفات کو جلد کر لیتی ہے۔ یہ طبقہ
قرنیہ سپید اور پتلی اسواسطے بنائی گئی تاکہ روح باصرہ کو اپنے مین ہو کر نفوذ کو منع نہ کرے۔ اور سخت اسواسطے بنائی گئی ہے۔ تیسرا طبقہ عنبیہ
اس رطوبت پر شامل ہے جو انڈہ کی سپیدی سے مشابہ ہے اور شکل مین نصف دانہ انگور کے مشابہ ہے یہ اس طرح پر ہے کہ طبقہ اس طرف سے جو
متصل ظاہر بدن کے ہے چکنا ہے اور اندرونی طرف جدھر سے متصل رطوبت بیضیہ کے ہے اسمین ایسی جھریان یا جستہ پڑے ہین جو دانہ انگور کے
اندر ہوتے ہین۔ اور رنگ مین یہ بیچ مین سیاہی اور آسمانی رنگ ملے ہے اسی واسطے اسکا نام طبقہ عنبیہ رکھا گیا مقام پیدائش اس طبقہ کا طبقہ مشیمیہ
ہے اور اسمین تین منفعت ہین ایک یہ کہ طبقہ قرنیہ کو غذا دے اور اسی واسطے بہت سی رگیں اسمین بنائی گئین۔ دوسری منفعت یہ ہے کہ جلیدیہ
اور قرنیہ کے بیچ مین حاجز اور مانع ہو تاکہ قرنیہ کی سختی جلیدیہ کی نرمی کو ضرر نہ پہونچائے۔ تیسری منفعت یہ کہ اس روح باصرہ کو جمع کرے
جو اندر سے دماغ کے آتی ہے اور یہ جمع کرنا اسکا بسبب سیاہی طبقہ عنبیہ کے ہے اسلیئے کہ سیاہ رنگ ہر چیز کو یکجا کر دیتا ہے اس روح کے جمع کرنے کی
حاجت اسواسطے تھی کہ ہواے خارجی نور بصر کو متفرق نہ کر دے۔ اسلیئے کہ سیاہ رنگ کی شان سے ہے کہ نور کو جمع کر لیتا ہے اور سپید رنگ
نور کو متفرق کر دیتا ہے۔ اسی سبب سے جب آدمی چمکتی جھلکتی چیزون کو دیکھتے دیکھتے اسکی نگاہ تھک جاتی ہے یا آنکھون مین اسکا ضعف آجاتا ہے
اپنی پلکین بند کر لیتا ہے تاکہ اندر سے نور بصر اس طبقہ تک پلٹ آئے جہان طبقہ عنبیہ ہے۔ اور اسی سبب سے بیچ مین اس طبقہ عنبیہ کے
بہت سا نور رکھا ہوا ہے۔ اس طبقہ کے بیچ مین سوراخ بھی کر دیا گیا تاکہ نور باصرہ اسمین اندر سے نفوذ کرے اور باہر نکلکر بہت سی مقدار کو
محسوس کی ملاقات کرے اندر اس طبقہ کے جسم یا کھوکھ اسواسطے بنایا گیا تاکہ جو پانی آنکھ مین اتر آتا ہے اسمین متعلق رہے اور جب آنکھ
قدح کیجائے نیچے کر کے وہ پانی نکال ڈالا جائے۔ طبقہ ملتحمہ وہ ہے جو ایک سپید اور تیسرا طبقہ ہے جو گرد طبقہ قرنیہ کے جڑا ہوا ہے اور تمام اطراف مین آنکھ کے
اسکا التحام ہوا ہے اور یہ طبقہ ایسا نہین ہے کہ طبقہ قرنیہ کو ڈھانپ لے بلکہ طبقہ قرنیہ کے گرد جڑا ہوا ہے۔ یہ طبقہ ہے جسکو سپیدی چشم کہتے ہین
اسکی پیدائش اس جھلی سے ہے جو کھوپڑی کے اوپر ہے جسکا نام سمحاق رکھا گیا ہے منفعت اس طبقہ کی یہ ہے کہ آنکھ کو تمام اور کمال ہڈیون سے
ربط دے اور جو عضل آنکھ کو حرکت دیتے ہین انکی پوشش بنجائے۔ یہ وہ تین طبقہ تھے جو رطوبت بیضیہ کے آگے رکھے ہوے ہین
اب رہا ساتوان طبقہ وہ نہایت پتلا اور بہت سپید اور صیقل یعنی چمکتا ہوا ہے اور نصف ظاہری رطوبت جلیدیہ کو ڈھانپے ہوے ہے اس
گول مقام پر جسکو رطوبت زجاجیہ نے گھیرا ہے اس طبقہ کا نام طبقہ عنکبوتیہ ہے اسلیئے کہ یہ مکڑی کے جالے سے مشابہ ہے اور جو صورت
دیکھنے والے کو آنکھ کے سوراخ مین نظر آتی ہے جسوقت آئینہ مین آنکھ کو دیکھے اسکا سبب یہی ہے کہ اس طبقہ مین صیقل اور چمک بہت ہے
یہی بیان سب آنکھون کے اجزا کا تھا جنکا شمار یہ ہے کہ تین رطوبتین یعنی جلیدیہ اور زجاجیہ اور بیضیہ اور سات طبقہ یعنی شبکیہ مشیمیہ
صلبیہ عنکبوتیہ عنبیہ اور قرنیہ اور ملتحمہ اور خدا بہتر جاننے والا ہے

باب چودھوان دونون نتھنے اور سونگھنے کے آلہ کا بیان

دونون نتھنے اور آلہ شم کو ہم اس مقام پر بیان کرتے ہین۔ اب ہم کہتے ہین کہ دونون نتھنے وہی دو راہین ہین جو ناک مین ظاہر
نمودار ہین جنکے بیچ مین ایک جسم غضروفی آگیا ہے کہ دونون کے بیچ مین آڑ بنگئی ہے ہر ایک ان دونون مجری کا جب ناک مین اوپر کی
طرف گیا ہے ٹھیک بیچ مین اسکی دو قسمین ہو گئی ہین ایک قسم بطور تاریب اس مقام تک پہونچی ہے جو منفذ فضا یعنی خالی جگہ منھ کے اندر کی ہے

اور دوسری قسم چڑھتی ہوئی اُن ہڈیون تک پہونچتی ہے جو شبیہ مصافی یعنے چھلنی کے ہین جنکی پیدائش پیچھے سے اُم جافیہ کے ہوتی ہے اور یہی ہڈیان وہ ہین جنمین سوراخ کیے گئے ہین جنمین ہو کر فضول مخاطی یعنے رینٹ دماغ سے نتھنون تک آتا ہے چنانچہ ہم اسکو اُس مقام پر بیان کر چکے ہین جہان پر دماغی فضلون کا ہمنے ذکر کیا ہے - یہ ایک مجری ناک کے دو مجرون مین سے ہے جو اوپر کو چڑھتا ہے اور دوسرا مجرا جو منھ تک نیچے کو اُترتا ہے - ایک موٹی جھلی اسپر پہنائی ہوئی ہے جسکا مقام روئیدگی وہ لباس ہے جو منھ کے اندر اور زبان اور حنک اور گلو اور قصبہ ریہ مین اور مری پر ہے - ان دونون مجرون کی حاجت دونون نتھنون مین دو منفعتون کے واسطے ہے ایک منفعت جو بہت بڑی ہے وہ یہ ہے کہ تنفس یعنے سانس لینا اور ہر قسم کی بو کا سونگھنا اسی مجری سے متعلق ہے - دوسری منفعت بسبب نکلنے اُن فضول غلیظہ کے ہے جو دماغ سے اُترتے ہین اور یہ فضول وہی مخاط یعنے رینٹ ہے - دونون مجری اُترتے ہوے ناک سے منھ تک منھ کے اوپر والے حصہ مین بطور تاریب کے بنائے گئے اور منھ کے پیچھے کے حصہ مین مقابل پھیپھڑے کے بنائے گئے اسکا سبب یہ ہے کہ تاکہ وہ ہوا جو کہ بعض اوقات ناک سے کھینچ کر اندر پہونچتی ہے اگر سرد ہو اُسکی سردی سے ریہ مین ٹھوکر نہ لگے - اور تاکہ جو ہوا باہر سے اندر کو کھینچتی ہے اُسکے ساتھ کوئی جسم مثل غبار یا راکھ وغیرہ کے کھنچ نہ جائے اور قصبہ ریہ تک پہونچکر اُسکو ایذا نہ دے بلکہ ترچھے مقامات جو اس مجری کے ہین اُسمین ٹھہر جائے اور جو رطوبات اس مجری مین ہین اُسمین جسپیدہ ہو جائے - ایک قوم نے ایسا گمان کیا ہے کہ پہلا آلہ حسی سے سونگھنے کی حس کا فعل ہوتا ہے یہی دونون مجری ہین جو دونون ناک کی جانب دکھائی دیتے ہین میری مراد ان دونون مجری سے دونون نتھنے ہین - اور اس گمان کرنے کا سبب اُنکو تھا جب انھون نے مشاہدہ کیا اس بات کا کہ اگر ناک کے دونون نتھنے بند کر دیے جائین کسی چیز کی بو محسوس نہوگی اور جسوقت ناک کے نتھنے کھول دیے جائین اور ہواے بیرونی کو کھینچین بدستور ہر چیز کی بو سونگھی جاتی ہے - اور نفس الامر مین انکا گمان صحیح نہین بلکہ یہ دونون مجری جو ناک مین ہین یہ دو راہین نہی ہین اُن بخارات کے چلنے کے واسطے جو سونگھے جاتے ہین کہ ان دونون راہون سے یہ بخارات چلکر دونون بطن مقدم تک پہونچتے ہین - اور پہلا آلہ حاسہ شم کا یعنے سونگھنے کی حس کا یہی دونون کنارہ دونون بطن مقدم دماغ کے ہین اور یہ دونون کنارہ وہی دونون زائدہ ہین جو مشابہ سر پستان کے نزدیک اُن ہڈیون کے واقع ہین جسکا نام مصفاۃ رکھا گیا ہے - اور اسی جگہ وہ موٹی جھلی دماغ کی دونون جھلیون مین سے سوراخ کر دیگئی ہے - ان دونون زائدون کے کنارہ دو سوراخ ہین جو بطون دماغ تک وارپار ہو گئے ہین - سونگھی ہوئی چیزون کا احساس کرنا بذریعہ اُن بخارات کے ہوتا ہے جو سونگھے ہوے اجسام سے متحلل ہو کر ہواے خارجی مین ملجاتے ہین اور نتھنون تک داخل ہوتے ہین اور اس ہوا کو دونون بطن مقدم دماغ کے انھین دو زائدہ مشابہ سر پستان کے ذریعہ سے نتھنون کی طرف سے جذب کرتے ہین جسوقت ہوا آدمی اوپر کھینچتا ہے اور وہ دونون زائدہ اپنے ان سوراخون کی طرف سے دونون بطن دماغ مین اس ہواے بخارات آمیز کو دونون بطن دماغ تک پہونچاتے ہین - دلیل اس دعوے پر یہ ہے کہ ہم جسوقت کسی گھر مین جانے کا قصد کرین اور اُسکو بہت سی دھوئیون سے جنکی بو قوی ہو دھونی دے لین کہ اس دھونی سے وہ مکان اور اُسکی ہوا سب اس بو سے بھر گئی ہو اور اُن بخارات کے نکلنے کی راہ دروازہ اور روزن وغیرہ کی بند کرنے سے ہمنے روک دی ہو بعد اسکے بیچ مین اُس گھر کے ہم ٹھہرین اور ناک ہماری کھلی ہوئی ہو نتھنے بند نہ کیے ہون پس بخوبی ظاہر یہ بات ہوگی کہ ہمارے دونون نتھنے اس دھونی کی بو سے بھر جاوینگے اور دھوان نتھنے کے اندر دھونی کا پہونچ جاویگا مگر ابھی کچھ خوشبو اور بدبو ہمکو معلوم نہوگی جب تک ہم اپنی سانس روکے رہین اور ہوا نتھنون کے اوپر کو نہ کھینچین اور جب تک ہم سانس روکے رہینگے کتنا ہی زمانہ دراز کیون نہ گذر جائے کسی بو کا احساس ہمکو نہوگا اور ادھر ہمنے ہوا کو اوپر کھینچا اور فوراً اس دھونی کی بو ہمکو محسوس ہوگی پس یہی دلیل

اس بات پر ہی کہ وہ پہلا آلہ حس سے اجسام کی بو ہمکو محسوس ہوتی ہی نتھنون کے سوراخ نہین ہین بلکہ وہی دونوں زائدہ ہین جو دماغ کے
دونون بطن مقدم سے اُگے ہین - اور اس بو کے اس طرح محسوس ہوے اور ہونے کا سبب یہ ہی کہ دماغ کی طبیعت مین یہ بات ہی کہ وہ ہوا کو
اپنی طرف چڑھانا چاہتا ہی اور سرد ہوا کو جسکے ذریعہ سے انبساط اور کشادگی دماغ مین آتی ہی جذب کرتا ہی اور جو فضول دماغی ہین انکے نکالنے
بذریعہ انقباض یعنی سمٹنے کے بھی دماغ کی خواہش براہ طبیعت ہی تاکہ اپنی حرارت غریزی کو نگاہ رکھے - پس دماغ کی انبساط کے تابع ہوا کا مذہب
ہونا ناک اور سینہ اور حلق اور پھیپھڑہ سے ہی اور اس جذب ہوا کے تابع یہ بات ہی کہ ہمراہ ہوا کے جو چیزین ہوا مین ملی ہون بخارات مشمومہ سے
وہ بھی دماغ کو پہونچین - اور اسی انبساط کو استنشاق کہتے ہین اور انقباض یعنی سمٹنا دماغ کا اسواسطے ہوتا ہی کہ فضلہ بخاری اور
مخاط یعنے رینٹ وغیرہ فضلون دماغ سے دونون نتھنے اور خارج تک نکل آئے اور اس انقباض کو خروج نفس کہتے ہین یعنے سانس کا باہر آنا

پس یہی بیان دونون نتھنے اور دونون آلہ شم کا ہی

باب پندرھوان سننے کے آلات اور استخوان حجری جو کانون مین ہی اُسکے بیان مین

سننے کے آلات وہی سوراخ ہین جو استخوان حجری مین ہین اور وہ جھلی جو استخوان حجری پر چڑھی ہوئی ہی اور دونون کان - اور
یہ تینون اجزا اُنہین سے ایک جزو جو پہلا آلہ سماعت ہی وہی جھلی ہی جو استخوان حجری پر چڑھی ہوئی ہی اور دو جزو باقیماندہ اسی جھلی کی منفعت کے
واسطے مہیا کیے گئے ہین - جھلی کا بیان تو یہ ہی کہ جھلی ایک زوج عصبی ہی یعنے پٹھہ کا جوڑہ جسکی تقسیم پانچوین زوج سے منجملہ ازواج عصب کے
ہوئی ہی اور بعد تقسیم کے دونون کانون کے سوراخون تک یہ زوج پہونچتا ہی جو استخوان حجری مین ہین پھر جسوقت اس سوراخ تک پہونچا
ہر ایک فرد اس پٹھہ کے زوج کے چوڑے ہوکر پھیل جاتی ہی اور سوراخ کو اندر سے ڈھانپ لیتی ہی - لیکن جو سوراخ استخوان حجری مین ہی وہ شکل
قریب ہی کہ صورت مین ٹیڑھی ٹونٹی کے مشابہ ہی اس سوراخ کی اس شکل پر حاجت اسواسطے ہوئی تاکہ آواز پہونچانے کی راہ اُس جھلی تک
بنجائے جو پہلا آلہ سماعت کا ہی - اسلیے کہ آواز اسی کا نام ہی کہ ہوا مین گونجنگی یا دھمک پیدا ہو - اور قریب اسکی مشابہ ٹونٹی کے اسواسطے ہوئی
تاکہ جو ہوا ہمارے بدن کو گھیرے ہوے ہی اگر بعض اوقات سرد ہوجائے اور آلات سماعت تک پہونچکر ایذا اپنے سردی کی سے اس ایذا کی
امان رہے اور دوسرا فائدہ اسکے ترچھے ہونے کا یہ ہی کہ باہر سے کوئی جسم ہوکر اندر نہ پہونچ جائے - وہ جسم غضروفی جو اس سوراخ کو باہر سے
محیط ہی دونون طرف یعنے داہنے اور بائین اسکا نام دونون کان رکھا گیا ہی اسکی طرف حاجت بنظر دو منفعت کے ہوئی ایک تو یہ کہ
اُن اجسام کو کان مین جانے کو منع کرین جو سر سے اُتر کے آتے ہین جیسے دونون ابرو آنکھ کی حفاظت کے واسطے اُن چیزون سے بنائے گئے
جو سر سے اُتر کر آنکھون مین آوین - اور دوسری منفعت یہ ہی کہ آواز کی قوت بڑھ جائے اسی واسطے یہ جسم گہرا بنایا گیا مشابہ بادہنج کے
بنایا گیا تاکہ اسمین ہوا جمع ہوکر بقوت اندر جاوے

باب سولھوان زبان اور منہ کے اجزا کے بیان مین

زبان دو چیزون کا آلہ ہی چکھنے کا اور بات کرنے کا - زبان کی ترکیب نرم گوشت سپید سے ہی جو مشابہ اسفنج یعنے ابر مردہ کے ہی
اور بہت سی چھوٹی چھوٹی رگین جنمین خون بھرا ہی - اسی واسطے زبان کا رنگ سرخ ہوا ہی مگر خاص زبان کے گوشت کا رنگ سرخ نہین ہی
زبان پر وہی جھلی بچھائی ہوئی ہی جو تمام منھ کی خالی جگہ اور حلق اور مری اور قصبۂ ریہ اور حنجرہ پر بچھائی ہی جتنا حصہ زبان کا منھ مین دکھائی دیتا ہی
وہ سب کا سب دکھائی دیتا ہی اور جتنا حصہ نیچے ہی وہ سب ظاہر نہین ہی بلکہ اسمین سے وہ مقدار ظاہر ہوتی ہی جو اس رہ جانے سے ...

جو بیچ مین زبان اور نیچے والے لحی کے ہی وہ لحی جو متصل ایسی جھلی کے ہوتا ہی جو زبان کو خارج سے ڈھانپتی ہی اور کبھی یہ رباط اسقدر دراز ہوجاتا ہی اور بہت بڑھ جاتا ہی جو زبان کو اتنی گنجائش نہین چھوڑتا کہ مختلف جانبون مین حرکت کرے بلکہ طرح طرح کے حروف نکالنے کی حرکت کرے ایسے وقت اضطرار ہوکر یہ ضرور ہوتا ہی کہ یہ رباط کاٹ ڈالا جائے اور زبان کو اسکی گرفت اور پکڑ سے رہائی دیجائے تاکہ زبان کو قدرت اسپر ہوجائے کہ خوب پھیلے اور منھ مین اوپر کی طرف داہنے بائین حرکت کرے ایک جانب مین اس رباط کے اُن رگون کے منھ ہین جنمین لعاب دہن جاری رہتا ہی ابتدا انکی بیخ زبان سے ہی یہ رگین صورت مین مثل ابھرا ہوا کی ہین جنمین وہ رطوبت بلغمیہ جاری رہتی ہی جسکو لعاب کہتے ہین ان رگون کے منھ کو ساکبۃ اللعاب کہتے ہین یعنے لعاب کی گرانے والی زبان کی جڑ کے پاس ایک مقام ہی جہان سے یہ رگین پیدا ہوتی ہین اُسی جگہ ایک سپید گوشت غددی بنایا گیا ہی جسکا نام مولد لعاب رکھتے ہین یعنے لعاب کا پیدا کرنے والا منفعت اُسکی یہ ہی کہ اُس رطوبت بلغمی کو قبول کرے جو کہا ہے ساکبۃ اللعاب سے منھ تک آتی ہی تاکہ زبان اور جو اجسام متصل زبان کے ہین تر رہین سوا منھ کے اوپر والے مقام کے کہ اُسکو اکتفا اُسی رطوبت پر ہی جو آلہ دماغ سے آتی ہی - زبان کی جڑ تمام اُن اجسام سے متصل ہی سوا تھوڑی مقدار کے اور یہ اتصال بذریعۂ اُسی لباس مشترک کے ہی جو بیچ مین زبان اور تمام اجزاے فم یعنے منھ کے ہی - اور بھی زبان تمام اُن اجسام سے جڑی ہوئی ہی جو زبان کے متصل ہین اور مجملاً ایسی متحد ہوگئی ہی کہ اب کہنا ممکن ہی کہ یہ سب اجسام زبان کے جز ہین اگر نہ یہ بات ہوتی کہ زبان کا جوہر جسمانی اور ان اجسام کا الگ الگ ہی - یہی بیان زبان کا تھا اور اسی مقام پر کلام آخر ہوگیا اعضاے نفسانی کے بیان مین جو مرکب اندرونی بدن مین ہین اسکو جاننا چاہیے -

باب سترھوان آلات تنفس کے بیان مین اور پہلے بیان لہات یعنی کاگ کا اور منافع لہات کا

جب ہمنے اُن اعضاے نفسانیہ کو بیان کردیا جو مرکب ہین اور جنکا محل اندرون بدن مین ہی اب ہم اس مقام پر اُن اعضا کا بیان کرتے ہین جو تنفس اور سانس لینے کے آلات ہین اور یہ اعضا لہات اور حنجرہ اور ریہ اور قلب اور حجاب ہی - لیکن سینہ کا حال تو معلوم ہوچکا اور اُسکی ترکیب بھی مذکور ہوچکی اُس مقام پر جہان ہمنے سینہ کی پسلیون کا ذکر کیا ہی اور جب ہمنے اُس عضل کو بیان کیا ہی جو پسلیون کے بیچ مین ہی اور جو عضل اُسپر بنائے ہوے ہین - اور اب ہم اُن اعضا کا بیان کرتے ہین جو سینہ شامل ہی اور ابتداے کلام ہم لہات سے کرتے ہین پھر حنجرہ پھر قصبہ ریہ پھر ریہ کو بیان کرینگے اور پہلے لہات اور حنجرہ کا بیان کرتے ہین اُسکے بعد جو چیزین بترتیب نیچے کو چلی گئی ہین تاکہ ہمارا بیان اُسی ترتیب پر جاری رہے جس طرح پر یہ اعضا بدن مین اوپر سے نیچے تک رکھے گئے ہین اب ہم کہتے ہین کہ لہات یعنے کاگ کی حاجت نظر تین منفعت کے ہی ایک منفعت آواز کا بڑا کرنا اور اُسکو خوش آیند کرنا - دوسری منفعت یہ بھی کہ جو ہوا باہر سے داخل ہوتی ہی اُسکی شدت کی گرمی اور سردی ٹوٹ جاسکے اور اسی واسطے اکثر وہ لوگ جنکا لہات جڑ سے کٹ جاتا ہی اُسکو ضرر پہنچتا فقط آواز ہی مین نہین پہونچتا بلکہ وہ شخص ہوا کو ہر وقت اندر کھینچنے کے زیادہ سرد پاتا ہی بہ نسبت اُس زمانہ کے جب اُسکا کاگ موجود تھا - اور بہت سے آدمی جنکا لہات کٹ گیا تھا اُنکے پھیپھڑہ اور سینہ پر اسقدر سردی غالب ہوئی کہ ہلاک ہوگئے - اسی واسطے مناسب یہی ہی کہ اسکے کاٹنے پر ایک اندازہ معین کے جرأت کیجائے اور کاٹنے مین کسیقدر اُسکی جڑ چھوڑ دیجائے - تیسری منفعت یہ ہی کہ غبار اور دھان وغیرہ کو حنجرہ تک پہونچنے کو منع کرے - یہ بیان لہات اور اُسکے منافع کا تھا -

باب اٹھارھوان حنجرہ کے بیان مین

حنجرہ یعنے گلو قصبۂ ریہ کا کنارہ ہے اسکی احتیاج بنظر دو منفعت کے تھی ایک منفعت جو دونون مین شریک ہے وہ تنفس ہے یعنے ہوا کا اندر کو کھینچنا اور باہر کی طرف نکالنا - دوسری منفعت آواز کا پیدا ہونا - اور آواز کا پیدا ہونا اس طرح پر ہے کہ طبیعت بدنی اکثر اوقات ایک عضو کو دو کام یا تین کام کا آلہ بنائی ہے تاکہ بہت سے آلات سے اُسکو استغنا ہو جائے یعنے تھوڑے آلون سے بہت سے کام نکالے چنانچہ ام رقیقہ یعنی پتلی جھلی جو دماغ کو حاوی ہے اُسے بھی طبیعت نے اسواسطے تجویز کیا کہ ساکن اور متحرک رگون کو ایک دوسری سے ربط دے ایک یہ کام اُس جھلی کا ہے - اور دوسرا کام یہ لیا گیا کہ اجزاے دماغ کو یکجا کر دے اور اُس سے دماغ یعنے بھیجہ کی حفاظت کرے - یا جس طرح وہ راہین جو نتھنون سے دماغ تک اور منھ تک وار پار ہو گئی ہین اِن کو طبیعت نے اسواسطے بنایا کہ اُن سوراخون مین ہوا ہو کر دماغ اور منھ تک پہونچے - اور اسواسطے بھی بنایا کہ فضول غلیظہ دماغ سے باہر کو نکل آئین - اکثر اوقات طبیعت اُن فضول کو جنھین بعض اعضا جسمانی نکال کر پھینک دیتے ہین ایسا مادہ بناتی ہے جس سے کوئی نفع ہوتا ہے - جیسے طبیعت نے اُس فضلہ بخاری کو جو سوختہ ہو جاتا ہے بالون کا مادہ بنایا - اسی طرح طبیعت نے آلات تنفس مین ریہ اور قصبۂ ریہ کو ایسا آلہ بنایا جس سے تنفس کا کام واسطے حفظ حرارت غریزیہ کے جو قلب پر ہے لیا جاتا ہے اور آواز کا بھی آلہ ان دونون کو بنایا - اور جو ہوا سانس کے اندر جانے سے داخل ہوتی ہے اُس سے یہ کام لیا کہ خون قلب کا مع اُس ہوا کے بخار بننے سے روح حیوانی پیدا ہو تاکہ اس روح سے اُس حرارت غریزی کو راحت ملے جو قلب پر ہے - اور سانس کے نکلنے مین دو منفعتین رکھی ہین ایک تو اُن فضول دخانی کو دفع کرنا جو قلب مین جمع ہوتے ہین - دوسری منفعت ہوا کے نکلنے مین یہ ہے کہ جو ہوا برآمد ہوتی ہے وہ مادہ آواز کا بنائی گئی - اسی واسطے قصبۂ ریہ موافق اور مناسب ان دو کامون کے بنایا گیا اور یہ موافقت اس طرح پر ہوئی کہ قصبۂ ریہ بسبب تنفس کے مرکب بہت سے اجزا سے کیا گیا کہ مفاصل اور رباطات اُسمین رکھے گئے تاکہ اس ترکیب سے قادر حرکت انبساط اور حرکت انقباض پر ہو کہ پھیلے بھی اور سمٹے بھی اسلیے کہ پھیلنا اور سمٹنا بدون حرکت ارادی کے نہین ہوتا اور حرکت ارادی مفاصل یعنے جوڑون سے پیدا ہوتی ہے - اجزاے جوہری قصبۂ ریہ کے غضروفی اور سخت بنائے گئے تاکہ آواز کو جسوقت ہواے خارجی آواز کو ٹکر لگا [illegible] آواز صاف ہو جائے بسبب اسکے کہ پھٹی ہوئی آواز اور بھدی اُسی وقت ہوتی ہے جب قصبۂ ریہ مین رطوبت ہو قصبۂ ریہ مین زیادہ تر سمت وہی جز بنایا گیا جو اُسکے اوپر والے کنارہ پر متصل حلق کے ہے اسی کو حنجرہ کہتے ہین اسی واسطے حنجرہ تمام اجزاے قصبۂ ریہ مین آواز خاص کیا گیا - حنجرہ مرکب تین بڑے بڑے غضروف سے ہے ایک جو سب مین پہلا ہے آگے کی طرف ہے اُسکی شکل محدب باہر کی طرف ہے اور اندر گہری ہے جیسی لابنی سپر کی شکل ہوتی ہے یہ غضروف وہی ہے جو باہر سے ٹٹول کر محسوس ہوتا ہے - دوسرا غضروف جو اس پہلے والے نیچے ہے [illegible] ایک ہی ہڈی مین ہے اور یہ پیچھے کی طرف متصل مری کے اسلیے رکھا ہوا ہے تاکہ پہلے غضروف مین گولائی کی جسقدر کمی رہ گئی ہے اُسکو پورا کرے اور یہ دوسرا غضروف پہلے غضروف سے چند مفاصل اور رباطات سے متصل ہے تاکہ بسبب ان جوڑون کے حنجرہ کا اتساع یعنے کشادگی اور تنگی پیدا ہو جائے لیکن نیچے سے اُسکا اتصال پہلے غضروف سے بطور اتصال مفصلی کے ہے اور [illegible] کی طرف سے ان دونون مین اتصال انتہائی ہے بذریعہ چند رباطات کے جو از قسم جھلی اور پٹھہ کے ہین کہ ان سب کا ربط مع دو نیچے والی [illegible] چاہیئن اُس جھلی کے جو مثل جام کے [illegible] ہوتا ہے - تیسرا غضروف دوسرے غضروف سے اتنا چھوٹا ہے جتنا دوسرا غضروف پہلے سے چھوٹا ہے یہ تیسرا غضروف [illegible] سے مرکب [illegible] غضروف [illegible] غضروف کو کہتے ہین کہ [illegible]

حنجرہ

ترجہارہ کے ہو اُسمین دو گڑھے ہین جنمین دو زائدہ دوسرے غضروف کے داخل ہوتے ہیں انکے داخل ہونے سے ان دونون مین دو مفصل یعنی جوڑ وہ پیدا ہوگئے ہین حنجرہ کا کھلنا اور بند ہونا متعلق ہی دوسرا غضروف جسکا نام ترسیہ ہی غضروف سے ملتا ہی بہت تنگ اور چھوٹا ہی نسبت اپنے اس مقام کے جہان اسکا نیچے والا قاعدہ ہی اسکا یہ فائدہ ہی تاکہ وہ کنارہ جو حنجرہ سے نیچے ہی جسپر یہ غضروف قصبہ ریہ کو ملتا ہی وسعت مین زیادہ ہو نسبت اوپر والے اس کنارہ کے جو حلق کے نصل ہی اسلیے کہ تیسرا غضروف اسی جگہ پر تمام ہوتا ہی جہان یہ بہت تنگ اور چھوٹا ہی اتنی میسرے غضروف مین قریب مجرائے نفس کے ایک تجویف یعنے خالی مقام بنایا گیا تاکہ جو ترکیب ان تینون غضروف سے حاصل ہو اندر سے خالی ہو مثالہ اُس نل کے جو مزمار یعنی بانسری پر شامل ہوتا ہی جسکو ہوا ابھار کر قصبۂ ریہ اور بھیپھڑہ اور سیجرہ تک داخل ہوتی ہی اور اسپر بھی وہی جھلی بنہائی ہوئی ہی جسکو ہم کہہ چکے ہین کہ تمام مُنھ کے اجزا اور زبان اور مری اور حنجرہ کے اوپر والے مقام مین مشترک ہی - اوپر والے کنارے مین اُس غضروف کے کہ جو لانبی میسر سے مشابہ ہی ایک ہڈی ہی جو ضلع کی جسکے دو دو ضلعے خط یونانی مین لام سے مشابہ ہین اس صورت پر ہین ⊥⊥ یہ ہڈی کنارہ مین گردن کے دراز ہوئی ہی اور جو خط اُسمین بیچ مین ہی سامنے کنارہ غضروف اول کے ہی اور اُس خط کے جو زبان کے نیچے ہی - اور نیچے والے دونون ضلعے دراز ہوکر دو زاویہ مین اوپر والے دو ضلعون کے غضروف اول سے منجملہ غضار یف حنجرہ کے پہونچتے ہین - پس پہلے دونون غضروف کے دونون جانبون سے بذریعہ اُن رباطات کے جو غضروف اول سے دوسرے غضروف تک آئے ہین اتصال پیدا ہوتا ہی اور ان رباطات مین بعض مشابہ جھلیون کے اور بعض مشابہ پٹھے کے ہین - اور پہلے دونون ضلعے اُن زوائد سے بندھے ہوئے ہین جو سہام یعنے پیکان کے مشابہ ہین - یہ بیان تو حنجرہ کا تھا اور اُسکے مرکب ہونے کا تینون غضروف سے - تجویف یعنے خالی مقام حنجرہ کا اُسکی صورت یہ ہی کہ جس تجویف حنجرہ کو ہوا ابھار کر اندر جاتی ہی اور باہر آتی ہی اُسمین ایک جسم ایسا ہی جو جتا ہوا اپنی شکل مین لسان المزمار کے ہی - بانسری یہ بات مناسب نہین ہی کہ اس جسم کو مشابہت لسان المزمار سے دیجائے بلکہ لسان المزمار کو اس سے مشابہت دینی چاہیے اسلیے کہ یہ جسم براہ طبیعت اور خلقت قدرتی پیدا ہوا ہی اور قدرتی چیز مصنوعی چیز پر مقدم ہوتی ہی متر جم مراد مصنف کی یہ ہی کہ یہ تشبیہ واقعی نہین ہی یعنی مشبہ بہ جو ایک آلہ مصنوعی ہی وہ لسان المزمار ہی اور مشبہ یعنی حلق کے اندر جو ایک لختہ سا جسم کا لٹکتا ہی وہ جسم قدرتی ہی پس فقط سمجھانے کے واسطے یہ اُلٹی تشبیہ دیجاتی ہی متن یہ جسم جسکو لسان المزمار سے تشبیہ دی ہی اپنے جوہر مین کسی شی کے اعضا بدنی سے مشابہ نہین ہی اسلیے کہ اسکا جوہر گویا چربی اور جھلی اور غدود سے ملا ہوا ہی اسکا نام طبق حنجرہ رکھا گیا ہی زبان حنجرہ بھی اسکو کہتے ہین کیونکہ یہ پہلا آلہ ہی آواز کے آلات مین سے - ممکن نہین کہ آواز پیدا ہو جب تک مجرا حنجرہ کا چسپیدہ نہو جائے اسی طرح جب تک مجرا حنجرہ کا کھلا رہتا ہی آواز کا پیدا ہونا ہر گز ممکن نہین ہوتا پھر اگر ہوا تھوڑی تھوڑی نکلے یہ وہی سانس ہوگی جسکے ہمراہ آواز نہین ہوتی اور اگر ہوا کا نکلنا دفعۃً بشدت ہو اُسوقت وہ تنفس ہوگا جسکو صعداء کہتے ہین یعنے گہری سانس - صوت یعنے آواز کا پیدا ہونا محتاج اس بات کا ہی کہ سینہ سے بہت سی ہوا دفعۃً چڑھے اور گند اُسکا حنجرہ مین تنگی کے ساتھ ہو پس شروع آواز کا حنجرے کی کشادگی سے تنگی کی طرف ہوتا ہی بعد اسکے تھوڑا تھوڑا کشادہ ہوجاتا ہی - حنجرہ فقط واسطے آواز ہونے کے تنگ نہین ہوجاتا بلکہ سانس گھٹنے کے واسطے بھی تنگ ہوجاتا ہی میری مراد سانس گھٹنے سے اور سانس کے رک جانے سے فقط سانس کا بند ہوجانا نہین ہی بلکہ یہ مراد ہی کہ سانس ٹھہر جائے اور سینہ مین بحر کی شدت سے تنگی بھی آجائے اور جو عضل نزدیک شراسیف اور پسلیون کے ہین وہ بھی تن جائین اُسوقت تمام سینہ متحرک ہوجائیگا عضل حنجرہ کو لگا ہوا ہی اور اُسکو چسپیدہ کرتا ہی اس عضل کے واسطے حرکت قوی اور شدید ہی اسلیے کہ یہ عضل جو حنجرہ سے چسپیدہ ہی اسکی حرکت مقاومت سینہ کی حرکت کی کرتی ہی اور جس ہوا کو سینہ دفع کرتا ہی اُسکو نکلنے سے بقوت منع کرتی ہی اور یہ فعل اس عضل کا مددگاری سے

اس غضروف کے ہوتا ہی جو مشابہ ترجہارہ کے ہی۔ وہ جسم جو مشابہ مرابیکے ہی اسکا وجود یہی ہی یہ بات اس طرح پر ہی کہ اس جسم کے اجزا کچھ پیچھے
کچھ بائین سے جمع ہوکر سب مجراے حنجرہ پر پھیلے ہوے ہوجاتے ہین اور اُسے حس ہو جاتے ہین پھر اگر تھوڑی مقدار ان اجزا کی ایسی باقی
کہ اس مجری پر مطبق نہو پس طبیعت نے [illegible] اس جسم کے دونون جانبون مین بہت سے سوراخ بنا دیے ہین جو تری تجویف تک
پہونچتے ہین پس جب تک ہوا کی درآمد برآمد کشادہ راہ مین ہی اُسوقت تک اس تجویف مین کسیقدر بھی ہوا نہین پہونچتی اور جسوقت
مجری پوشیدہ ہوجائے یعنے ہوا کے نکلنے کی راہ پیدا ہوجائے اور ہوا گھٹی ہوئی باقی رہے اُسوقت دونون جانب مین طبق حنجرہ کے
بچا بچا کر ہوا نکلیگی اور اُن دو سوراخون کو کھولیگی جو اپنی دونون بارہون کے ملنے سے سد اور پوشیدہ ہورہے تھے۔ یہ دونون سوراخ
جو طبق حنجرہ مین ہین طول مین اوپر سے نیچے تک استطراز ہین گویا کہ وہ دو چھوٹے خط مشابہ دو جھلیون کے ہین اور یہ دونون آپس مین
تجویف حنجرہ کو لازم ہین جسوقت حنجرہ اس طور پر پوشیدہ ہوتا ہی اور اسقدر بشدت بند ہوجاتا ہی کہ جو ہوا سینہ مین تنگی پیدا کر رہی ہی
حنجرہ کو کھول نہ سکے۔ پینے والی چیز کو جسوقت کوئی حیوان گلے سے اُتار کر پھیپھڑہ تک پہونچانا چاہتا ہی پس طبیعت نے طبق حنجرہ کو مثل
پردہ کے حنجرہ کے مُنھ کے واسطے بنایا ہی تاکہ وہ منھ سیدھا کھڑا رہے قبل اسکے کہ حیوان سانس لے پھر جسوقت حیوان کسی چیز کو
اشیا سے اندر حلق کے اُتارنا چاہتا ہی پہلے یہ شی طبق حنجرہ کی جڑ پر پہونچتی ہی پھر وہان سے گذر کر حنجرہ کی پشت پر پہونچتی ہی اُسوقت
طبق حنجرہ مضطر ہوکر یہان تک لٹک جاتا ہی کہ حنجرہ کے منھ پر گر جاتا ہی اور منھ حنجرہ کا بند ہوجاتا ہی یہ طبق حنجرہ کا ایسا نہین بنایا گیا کہ کوئی
چیز پینے والی اسمین سے ہوکر پھیپھڑہ تک نہ پہونچے بلکہ یہ ایسا بنایا گیا کہ اس سے پینے والی چیز دفعتًا اُتر نہ جائے اسلیے کہ بہت تھوڑی سی چیز
پینے کی اس سے اُتر کر قصبہ ریہ تک پہونچتی ہی اور گولائی لیے ہوے قصبہ ریہ کی جھلیون کے گرد گھومتی ہی اور بیچ اُس فضا یا خالی مقام کے
نہین جاتی ہی جو قصبہ ریہ مین ہی۔ مقدار اس رطوبت کی وہ ہی جسکو پھیپھڑہ اپنی طرف جذب کرتا ہی اور پھیپھڑہ مین پہونچکر یہ رطوبت اُسکو بھگو دیتی ہی
اور چونکہ حنجرہ جسم غضروفی اور ہر طرف سے گول ہی بنظر ضرورت یہ بھی واجب ہوا کہ مری مین بروقت گذرنے کھانے والی چیزون کے تنگی
پیدا ہو۔ اسی سبب سے جب حلق کوئی مقدار غذا کی اندر اُتارتی ہی مری نیچے تک کھینچتی ہی اُس مقام تک جہان ابتدا قصبہ ریہ کی ہی اور
حنجرہ اوپر کو حنک تک کھینچتا ہی۔ اور جس طرح بروقت نگلنے اور لقمہ اُتارنے کے طبق حنجرہ دُہرا ہوکر اُسکا منھ بند ہوجاتا ہی اسی طرح بروقت
قی کرنے کے جو غضروف شبیہ ترجہارہ کے ہی اُن چیزون کو جنھین باہر پھینکنا طبیعت چاہتی ہی دفع کرکے مجراے حنجرہ پر منقلب ہوجاتا ہی
اور یہ بات اس طرح پر ہی کہ یہ غضروف طبق حنجرہ کو جھکاکر بطرف مجراے حنجرہ کے پہونچ جاتا ہی پھر جسوقت حنجرہ کو صدمہ اُس چیز کا پہونچے
جو قی کی طرف سے نکلتی ہی یہ غضروف ظاہر اور نمایان ہوجاتا ہی واسطے حمایت کے کہ یہ غضروف ہٹ جاتا ہی پس مجرا دہن حنجرہ کا بند
ہوجاتا ہی اسکو جان لینا چاہیے انشاء اللہ تعالیٰ

باب اُنیسوان قصبہ ریہ کا بیان

قصبہ ریہ بہت سے گول غضروفون سے مثل حلق کے یعنی چھلون کے مرکب ہی کہ ایک غضروف دوسرے پر بنا ہوا ہی نیچے والے کنارہ سے حنجرہ کے
پھیپھڑہ کے کنارہ تک گردن کے طول مین۔ اور بعض ان غضروف کا بعض سے ملایا گیا ہی بذریعہ رباطات کے جو جھلیون کی قسم سے ہین
اور یہ حلق اپنی تمام گولائی مین غضروفی نہین بنائی گئی بلکہ متصل اُن غضروفون کے یعنے اُن کڑیون کے جو ایسے مقامات مین ہین جہان پر
مری گردن سے ملاقات کرتی ہی وہان پر یہ غضروف گولائی پر ناقص کردیے گئے اور یہ کمی انکی گولائی مین اسقدر رکھی گئی جو حصہ مری کا

اُس مقام میں ملاقات کرتا ہے۔ اور اُس اتصال کی جگہ پر ان ملاقاتوں کے اِن رباطات نے پورا کردیا جو جھلیوں کی قسم سے ہیں تاکہ
مری میں بروقت نوالہ اُتارنے کے تنگی نہو اسلئے کہ عضروف کی سختی کی وجہ سے۔ یہ رباطات جیسے گردن کی غضروف کی گولائی پوری ہوتی ہے
اور جو گول ہوکر حلق کے گرد ہیں ان دونوں رباطات کا ایک جھلی اندر سے ملی ہے وہ بھی نہایت درجہ گول ہے اور کثیف ہے اور سخت ہے اور لیف
اُسکی یعنی ریشہ اُس جھلی کے طول میں سیدھے گئے ہیں۔ یہ جھلی درسکہ چھٹی ہے منھہ اور حنجرہ اور مری اور معدہ میں مشترک ہے یعنی ان سب
اعضا کو ایک اور جھلی باہر سے محیط ہوتی ہے مثل پوشش اور پردہ کے واسطے قصبۂ ریہ کے۔ سوال قصبۂ ریہ کا تھا حاجت اسکی طرف ہوا کو اندر کھینچنے
اور باہر نکالنے کی بذریعہ تنفس کے ہے اور سبب آواز کے اور سبب نفخ کے۔ پھر جب قصبۂ ریہ گلے سے نیچے اُترکر دونوں ہنسلیوں سے بھی آگے
بڑھ جاتا ہے اور خالی جگہ میں سینہ کے پہونچتا ہے اسوقت یہ قصبۂ ریہ پھیپھڑہ کے کل اجزا میں پھیلتا ہے مع اقسام اُن دو رگوں کے جو اس قصبۂ ریہ میں
قلب سے آتی ہیں اور اُسکے اقسام کی طبیعت بھی مثل اُسی قصبۂ ریہ کی طبیعت کے ہے یعنے وہ اقسام بھی حلقہا سے غضروفی سے مرکب ہے جن حلقوں کی
گولائی ناقص ہے اور رباطات غشائی سے پوری کیجاتی ہے۔ یہ شرف یعنی قصبۂ ریہ خون نہین رکھتا اور جبتک حیوان زندہ ہے اپنی اُسی طبیعت پر باقی
رہتا ہے جیسے مخلوق ہوا ہے کسی طرح کا تغیر اسکی طبیعت میں نہیں آتا۔ ہاں اگر اسکو کٹ جانے یا پھٹ جانے یا سڑ جانے کی آفت کسی طرف سے
پھیپھڑہ کے ظروف میں سے پہونچے اُسوقت اس قصبۂ ریہ تک کسیقدر خون پہونچتا ہے جسکے پہونچنے سے اُس حیوان کو سانس لینے میں ایذا ہوتی ہے
اسلیے کہ مجاری اسی قصبۂ ریہ کے خون کے آنے سے تنگ ہوجاتے ہیں اور اسوقت یہ حیوان کھانسنے لگتا ہے اور خون اُٹھکر مُنھہ تک آجاتا ہے یعنے
کھانسی خون کو اُٹھاکر مُنھہ تک پہونچا دیتی ہے۔ قصبۂ ریہ غضاریف سے اسواسطے بنا یا کہ آواز پیدا ہو بسبب اسکے کہ آواز محتاج اس بات کی ہے
کہ آلہ اُسکا مثل ہڈی کے سخت نہو اور نہ اسمین سری زیادہ ہو سخت آلہ اگر ہوتا جب اُسکو ہوا ٹھوکتی۔ اُس سے آواز کھنکتی ہوئی پیدا ہوتی اور
زیادہ نرم اگر آلہ ہوتا اُس سے ہوا جب ٹکراتی اُس سے بیٹھی اور بھدی آواز پیدا ہوتی اسواسطے جب رطوبت قصبۂ ریہ کو پہونچتی ہے آواز بیٹھجاتی ہے
غضروف کی یہ کیفیت ہے کہ سختی میں ہڈی سے کم ہے اور تمام عصبات بدنی سے نرم زیادہ ہے لہذا یہی غضروف نہایت مناسب ہے اُس چیز کے جو
آواز کے آلہ میں درکار ہے بہت سے غضروف اور رباطات غشائیہ سے ملائے گئے ہیں قصبۂ ریہ اسواسطے بنایا گیا کہ تنفس کا پیدا ہونا محتاج حرکت
انبساط اور انقباض دونوں کا تھا اور اگر قصبۂ ریہ ایک ہی غضروف سے ہوتا اُسمین یہ حرکت ممکن نہوتی اسلیے کہ حرکت محتاج اسکی ہے کہ اسکے ہمراہ
عضو میں کھنچاو پیدا ہو اسی واسطے غضروف کے ہمراہ جھلیان بھی بنائی گئیں تاکہ قصبۂ ریہ کو وہی حرکت ہوا کرے جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا ہے

باب بیسوان پھیپھڑہ اور اُسکے منافع کے بیان مین

مین کہتا ہون کہ پھیپھڑہ تمام خالی جگہ سینہ کی بھر دیتا ہے یہ پھیپھڑہ ایک نامضبوط اور نرم گوشت سے مرکب ہے جسمین ہوا بہت بھری ہوئی ہے اور
جون لسترہ کے کف سے بہت مشابہ ہے اور بہت سے ظروف سے جو بنے ہوئے ہین اور یہ ظرف اور خالی مقام شمار مین تین ہین ایک اُنمین کا قلب کے
داہنی تجویف سے شروع ہوتا ہے اور دوسرا ظرف پھیپھڑہ کا قلب کی بائین تجویف سے شروع ہوتا ہے اور تیسرا خانہ پھیپھڑہ کا قصبۂ ریہ سے شروع ہوتا ہے
جو وعاء پھیپھڑہ کا اور ظرف اُسکا قلب کے داہنے تجویف سے شروع ہوتا ہے وہ ایک رگ غیر متحرک ہے صورت مین شریان کے ہے میری مراد صورت شریان سے
یہ ہے کہ اس رگ مین بھی دو طبقہ سخت ہین جیسا تشریح شرائین مین ہم بیان کرچکے یہ رگ پھیپھڑہ والی رگ شریانی نام رکھی جاتی ہے۔ اس رگ کی
طرف حاجت اسواسطے تھی کہ پھیپھڑہ کو غذا دے اس رگ کی خلقت ایسی اسواسطے ہوئی تاکہ جو خون قلب سے پھیپھڑہ مین پہونچے پتلا اور بہت لطیف
اور یہ وہی خون ہے جو قلب سے مترشح ہوتا ہے اور رستا ہے بسبب اپنی کثافت جسم کے لطیف اور رقیق خون کی پھیپھڑہ کو حاجت اسواسطے ہوئی

کہ ہر عضو اُسی غذا کا محتاج ہو جو اپنے مشاکل اور ملائم ہو لیکن تکل غذا کی مناسب اُس عضو کے سوا پھیپھڑہ جیسا ہمنے بیان کیا ہوائی اور لطیف
ہو ہر کا ہو پس محتاج اُسی غذا کا ہو جو بہ اسے لطیف ہو ہر کی ہو۔ اگر جرم اس رگ کا جو پھیپھڑہ میں ہو ڈھیلا اور نا مضبوط ہوتا جیسے تمام ساکن رگون کا
جرم ہو ہر آئنہ پھیپھڑہ تک تعلق سے خون غلیظ۔ تاکہ چھٹ کر جو ساتھ پھیپھڑہ کے مفرد اس کے پھیپھڑہ مین بہ آتا جو دار یعنی طرف اس پھیپھڑہ کا قلب کے
بائیں تجویف سے شروع ہوتا ہو وہ ایک رگ ہو رہ ہو اور ہیئت اسکی غیر جہندہ رگ کی ہو میری مراد یہ ہو کہ اس رگ کا ایک ہی طبقہ مگر در نرم جرم کا
جسکو شریان عرقی کہتے ہین۔ حاجت اس رگ کی طرف یہ تھی کہ خون اور روح کو پھیپھڑہ تک پہونچائے اس رگ کی خلقت اس طرح کی اس سے
ہوئی تاکہ جو چیز پھیپھڑہ تک خون لطیف اور روح کو پہونچائے اسکی مقدار زیادہ ہو بسبب اسکی جوہر کے اسلیے کہ پھیپھڑہ کی طبیعت وہی ہو
جسکا بیان اوپر گذر چکا کہ اسی خون کی طبیعت سے مشابہ ہو۔ لیکن وہ ظروف پھیپھڑہ کے جو قصبہ ریہ کے اقسام سے بنتے ہین انکی صورت اور ہیئت
وہی ہو جو قصبہ ریہ کی ہو یعنے یہ ظروف مرکب ہین حلقہ ہاے عضر وفی سے جو گولائی مین ناقص رہ گئے ہین۔ اسکا سبب یہ ہو کہ ان حلقون کی
گولائی کو رباطات غشائی نے پورا کر دیا ہو۔ پھیپھڑہ مین انکی حاجت وہی ہو جو قصبہ ریہ مین بیان ہو چکی۔ وہ حاجت یہی ہو کہ جس طرح ریہ
محتاج اسکا تھا کہ پیچھے سے اُن مقامات پر مری کی ملاقات کرے جہان گولائی ناقص ہو اسی طرح اقسام قصبہ ریہ بھی محتاج اسی کے تھے کہ پھیپھڑہ مین
جس جگہ اقسام شریان عرقی سے ملتے ہین وہی مقامات ہون جہان انکی گولائی ناقص ہو۔ ہر ایک ان ظروف سہ گانہ سے جو وقت داخل ہونے کے
یہ مین چار قسمون پر قسمت پاتے ہین۔ دو قسمین انمین سے داہنے طرف ہین اور دو بائین طرف ہین اسلیے کہ پھیپھڑہ بھی منقسم دو نصف پر حقیقت میں
بذریعہ اُن جھلیون کے ہو جو سینہ کی قسمت کرنے والی ہین۔ ہر ایک ان چارون اقسام سے پھیپھڑہ مین بہت سے اقسام کی طرف قسمت پاتا ہو۔
مگر یہ بات ہو کہ قصبہ ریہ کے واسطے ایک قسم خاص چھوٹی سی ہو جو پھیپھڑہ کے داہنے طرف واقع ہو اس قسم کی حاجت اسواسطے ہوئی کہ بجاے
تکیہ اور ٹیک کے رہے اُس رگ کے واسطے جسکا اجوف نام ہو اور یہ ٹیک رہنا اس چھوٹی قسم کا رگ اجوف کے واسطے اسوقت ہو کہ اول ورود میں اُسی
رگ کے تکیہ اُسکو اسی قسم پر رہے جب سینہ پر وہ رگ اجوف پہونچے۔ اور جملہ اقسام قصبہ ریہ کو دو جھلیان محیط ہوتی ہین جو اُس جھلی سے اُگتی ہین جس سے
سینہ کے دو نصف ہو جاتے ہین۔ پھر ان اقسام تک وہ پٹھہ پہونچایا جاتا ہو جو انھین اقسام تک معدہ سے اُترا ہو۔ یہ بیان پھیپھڑہ کا اور
اُسکے اجزا کی ترکیب کا تھا۔ منفعت پھیپھڑہ کی یہ ہو کہ قلب کو محیط ہو ہر طرف سے اور قلب کو سمیٹے ہوئے ہو۔ حرکت پھیپھڑہ کی تابع حرکت سینہ کے ہو
لیکن خود پھیپھڑہ کو اصلی حرکت نہین ہو۔ پھیپھڑہ کی حاجت اسواسطے ہو تاکہ آلہ تنفس اور صوت کا ہے۔ اور تنفس کی حاجت اسلیے ہو کہ قلب اسکا محتاج ہو
اسکا بیان یہ ہو کہ چونکہ قلب معدن حرارت کا ہو اور سرچشمہ حرارت غریزی کا لہذا اُسکو حاجت جوہر ہوائی کی ہو تاکہ بسبب ہوا کی گرمی کے بھڑک اور
اُسکے غلیان اور جوش سے راحت پائے۔ اور اسکا بھی قلب محتاج ہو جو کہ قلب سے بخار دخانی پیدا ہوتا ہو اسی واسطے قلب میں دونون
حرکت متضادہ رکھی گئین ایک حرکت انبساط کی یہ وہ حرکت ہو جس سے سرد ہوا کو جذب کرتا ہو۔ دوسری حرکت انقباض کی یہ وہ حرکت ہو
جس سے بخار دخانی کو باہر دور کر دیتا ہو۔ پھر چونکہ یہ بات اچھی نہ تھی کہ ہوا ے بیرونی قلب مین دفعتہً داخل کیجائے اسلیے کہ اچانک ایسی
ہوا کے در آنے سے ضرر کا مظنہ ہو لہذا پھیپھڑہ بمنزلہ واسطہ اور درمیانی شے کے ہوا کے دینے کے واسطے بنایا گیا درمیان قلب اور حنجرہ کے کہ
ہوا پہلے حنجرہ مین داخل ہو کے پھیپھڑہ کے ذریعہ اور واسطہ سے قلب مین جاتی ہو اور قلب اُسکو جذب کرتا ہو تاکہ بسبب اسی ہوا کی حرارت کے
زیادتی سے راحت پائے اور جو غلیان اُسمین پیدا ہوا ہو فرو ہو جائے اور بخار دخانی محترق یعنے سوختہ جو بمنزلہ دخان اور دھوئین کے ہو
اُسے پھیپھڑہ کی طرف دفع کرے۔ اور دوسری یہ بات ہو چونکہ ہر ایک حیوان محتاج بطرف آواز کے ہو اور آواز کی پیدایش ہوا سے ہوتی ہو۔

طبیعت بدلی سنہ اُس ہوا کو جیسے کہ باب موقع کرتا ہے اور پھیپھڑے کی طرف نکالتا ہے اور اس ہوا کی مثال اُس فضلہ کی ہے جو بیکار ہے کہ اُسکی کوئی حاجت نہین ہے اُسی ہوا کو طبیعت نے مادہ آواز کا بنایا۔ اب پھیپھڑہ مثل خزانہ کے ہوا کہ اُسمین ہوا فراہم ہوتی ہے پس جو ہوا باہر سے اندر پھیپھڑے کے آتی ہے وہ ہوا قلب کی ترویح اور راحت رہی مین خرچ کیجاتی ہے۔ اور جو ہوا سے گرم قلب سے پھیپھڑے مین پہونچتی ہے آواز کے بنانے مین خرچ کیجاتی ہے اور نفخہ یعنے سینہ وغیرہ کا پھولنا اُسی ہوا سے ہوتا ہے۔ اگر قلب کی یہ صورت ہوتی کہ بروقت انبساط اور کشادگی کے ہوا کو باہر بطرف حجرہ کھینچتا اور بروقت انقباض پھر کے بطرف حنجرہ کے اور بطرف خارج کے بلا توسط ریہ کے دفع کرتا اسوقت دھڑکنا اور ہلنا دل کا اور سانس لینا نہایت درجہ سرعت مین ہوتا اور متواتر یعنے پیہم دھڑکا کرتا اور ایسے بسرعت دھڑکنے سے حیوان پر آفت عظیم پہونچتی اور پانی مین غوطہ لگانا بھی اُسے ناممکن ہوتا اسلیے کہ وہان تو ہوا کا وجود ہی نہین لہذا اپنی طرف سانس کو روک نہ سکتا اور اگر روکتا فوراً مر جاتا۔ ایسی طرح حیوان کو ایسے مقامات مین (جہان غبار یا دخان اور دھوان یا خراب اثر کی ہوائین مہلک ہوتی ہین) جانا اور ٹھہر جانا ممکن نہوتا اسلیے کہ سانس کا روکنا تو اُسکو دشوار اور ناممکن ہے اور ادھر سانس رُکی اور فوراً مر گیا۔ اور اب جو حیوان کو سانس روکنے اور حبس دم پر زمانہ دراز تک قدرت ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ قلب پھیپھڑہ مین ہوا جب تک پاتا ہے اپنی طرف جذب کرتا ہے اور اُسی جذب ہوا سے قلب کو راحت ملتی ہے اور جب تک پھیپھڑہ مین ہوا ہے جب ہی تک حیوان کی زندگی ہے اور جب ہوا پھیپھڑہ کی فنا ہو جائے اور بخار دخانی قلب مین متراکم ہو یعنے تہ بر تہ جم جائے اور پھیپھڑے مین بھی اسی طرح یہی بخار متراکم ہو جائے اُسی وقت حیوان مر جاتا ہے۔ انھین منافع کے واسطے ریہ کی حاجت تھی۔ یہ بھی ایک منفعت تھی کہ ریہ کی طرف حاجت ہوا کے انضاج یعنے پختہ کرنے کے واسطے بھی تھی۔ یہ بات اس طرح سمجھنی چاہیے چونکہ ہوا روح حیوانی کو غذا دیتی ہے اور بڑھاتی ہے پس روح کو ہوا کا پھیر دینا بھی ضروری تھا۔ اور ہوا کو حاجت اسکی تھی کہ ریہ مین متغیر ہو اور اُسکا استحالہ ریہ مین ہو جائے اور یہ استحالہ ہوا کا تھوڑا تھوڑا ہو تاکہ طبیعت مین قریب طبیعت روح حیوانی کے ہو جائے پھر اُسوقت روح کو ہوا کا اپنی طرف پھیرنا آسان ہو اور پھیرنے کے بعد یہی ہوا روح بن جائے۔ اسی واسطے جسم پھیپھڑہ کا گوشت ہوا جیسا بنایا گیا کہ مشابہ طبیعت مین ہوا کے ہو تاکہ یہ گوشت پہلا آلہ ہوا کے احالہ یعنے روح کی طرف پھیرنے کا ہو جس طرح جگر کا گوشت مشابہ خون کے جوہر کے بنایا گیا کہ جو غذا جگر مین جاتی ہے اُسکو خون کی طرف پھیر دیتا ہے اور باسانی اُسکو خون بناتا ہے اور جب جگر مین خون بن چکا پھر تمامی اعضا پر اُسکا اپنے مشابہ اجزا کی طرف پھیر لینا آسان ہوتا ہے جیسے جا بجا طبیعت مین مشابہ اُنھین اعضا کے ہون۔ اسی طرح پھیپھڑہ بھی ہوا کو نضج دیتا ہے اور ہوا کو اپنی طبیعت کی طرف پھیرتا ہے تاکہ قریب طبیعت اُس روح کے ہو جائے جو قلب مین ہے پھر قلب اُس ہوا کو اپنی طرف جذب کرے اور دوبارہ اُسکو نضج دے کہ پھر وہ ہوا سے مذکور روح حیوانی بنجائے پھر شرائین مین چڑھ کر بطون دماغ تک پہونچے اور دماغ اُسکو روح نفسانی بنائے جیسا کہ دماغ کی بحث مین گذر چکا۔ اور ہم پورا پورا بیان اس روح کا بحث ارواح مین کرینگے۔

باب اکیسوان قلب اور اُسکے منافع کے بیان مین

قلب یعنے دل مرکب ہے ایک لیف سے جسکی وضع اور بناء مختلف ہے اور تمام گوشت دل کا سخت ہے۔ لیف کی وضع کا اختلاف قلب مین اسلیے ہے کہ اُسکو حرکتہاے مختلف کرنے کی ضرورت ہے۔ میری مراد حرکت سے انبساط اور انقباض قلب ہے لیکن سختی جرم قلب کی پس اسواسطے ہے تاکہ اس ذریعہ سے قبول آفات سے دور رہے پھیپھڑہ ہر طرف سے قلب پر شامل ہے جیسے کہ دست اُس شے کو حاوی ہو جاتی ہے جسکو مٹھی سے آدمی پکڑ لے چنانچہ اسی گرفت کا حال ہمنے ہاتھون کی تشریح مین بیان بھی کیا ہے۔ شکل قلب کی شبیہ حب صنوبر سے ہے سینے کا سرا قلب کا

جوڑا ہی اور یہ وہی سرا ہی جو اوپر والے جانب بدن کے ہی قلب بیچ میں دونوں تجویفوں سینہ کے رکھا ہی اور وہی دونوں تجویفیں ہیں جنکو دو جھلیاں جدا کرتی ہیں جنکو ہمنے جھلی کی تشریح میں بیان کردیا ہی۔ سر قلب کا وہ مخروط ہی لیکن ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بائیں طرف کو جھکا ہوا ہی یہ بات اسواسطے ہی کہ روح حیوانی کا مسکن اور قرارگاہ قلب کے اسی جانب ہی۔ اور بڑی شریان جس سے وہ متحرک رگیں نکلتی ہیں جو تمام بدن میں ہیں وہ بھی اسی طرف ہی اور اسی حصہ سے نبض یعنی جھندگی قلب کے بائیں طرف زیادہ ظاہر ہوتی ہی یا مراد یہ ہی کہ رگوں کی جھندگی قلب میں دو تجویفیں ہیں ایک داہنی اور ایک بائیں طرف ہی جو تجویف بائیں طرف ہی وہ قلب کے کنارے کے سرتک پہونچتی ہی لیکن داہنی تجویف اسکی انتہا اس مقام کے نیچے تک ہوتی ہی۔ داہنی تجویف سے بائیں تجویف تک ایک سوراخ ہی جسکا نام ایک قوم نے تیسری تجویف رکھا ہی اور یہ بات ٹھیک نہین ہی۔ داہنی تجویف میں دو سوراخ ہین ایک انمیں سے رگ اجوف میں داخل ہوتا ہی اور جو خون یہ تجویف لاتی ہی اسکو جگر میں گراتی ہی اس تجویف کے اندر اور اسکے منھ پر اسی سوراخ میں تین جھلیاں ہین جو کہ ان جھلیوں سے سقف انکا اندر سے باہر تک متصل ہوتا ہی مراد یہ ہی کہ جو جہت ایسی تسکل قلب میں ہی وہ اندر سے باہر تک انھین جھلیون سے متصل ہی تاکہ جو خون اس رگ مین ہو قلب تک پہونچتا ہی بروقت اس خون کے داخل ہونے کے یہ سقف کھل جائے اور بعد داخل ہونے کے چھت پر چھیت اور طبقہ پر طبقہ خمیدہ ہو کر اس طرح بند ہوجائے کہ اس خون کا نکلنا بروقت انبساط قلب کے ممکن نہو۔ دوسرا منفذ قلب میں وہ ہی جس سے وہ رگ نکلتی ہی جو متحرک نہین ہی اور خلقت اس رگ کی ساکن رگ کی سی ہی۔ یہ وہی رگ ہی جو پھیپھڑہ مین آتی ہی اور اسکو غذا دیتی ہی۔ ہمنے پھیپھڑہ کے مقام مین بیان کردیا ہی کہ یہ ساکن رگ کسوجہ سے مشابہ شریان کے بنائی گئی وہ دو منفذ جو قلب کی بائیں تجویف مین ہین ایک انمین سے متحرک رگ کا منھ ہی جو مشابہ ساکن رگ کے ہی اسی رگ کا نام شریان عرقی رکھا گیا ہی۔ یہ وہ رگ ہی جسمین ہوکر پھیپھڑہ سے قلب تک ہوا نفوذ کرتی ہی اور قلب سے پھیپھڑہ تک خون آتا ہی۔ اسی رگ کے منھ پر دو جھلیاں ہین جن دونون جھلیوں کا سقف باہر سے اندر تک ہی تاکہ بروقت داخل ہونے ہوا کے پھیپھڑہ سے قلب تک یہ سقف کھل جائے۔ دوسرا منفذ جو بائین تجویف مین ہی یہ منفذ اس متحرک رگ کا منھ ہی جو بڑی ہی جسکا نام اورطی رکھا گیا یہ وہی رگ ہی جو اصل اور جڑ ہی تمام شرائین بدنی کی۔ اور اسی منھ پر تین جھلیاں ہین جن جھلیون کا سقف اندر سے باہر کی طرف ہی تاکہ جسوقت خون اور روح قلب سے نکلے یہ منھ کھل جائے اور بعد اسکے ایسا بند ہوجائے کہ پھر کچھ داخل ہونے نہ پائے یہی دونون تجویفین جو قلب مین ہین ہوا کرتی ہیں مگر بائین تجویف زیادہ ملتی ہی اسلیے کہ یہ بائین تجویف خون اور روح حیوانی کو بمقدار کثیر حاوی ہی۔ لیکن بائین تجویف تھوڑی سی مقدار خون کو حاوی ہی اسی واسطے اسکی جنبش کم ہی۔ یہ بیان قلب کی دونون تجویفون کا تھا لیکن جو منفذ کہ داہنی تجویف سے بائین تجویف تک ہی اسکا یہ حال ہی کہ داہنی طرف زیادہ کشادہ ہی اور پھر تنگ ہونے ہوتے تھوڑا تھوڑا یہانتک پہونچتا ہی کہ بائین تجویف تک آجاتا ہی۔ اور یہ بات اسواسطے ہوئی کہ جو خون جگر سے رگ اجوف مین داہنی جانب سے بائین جانب مین قلب کے آتا ہی اسی حاجت سے یہ منفذ اس طرح کا بنایا گیا بائین طرف یہ منفذ تنگ اسواسطے بنایا گیا تاکہ نہایت لطیف جزو جو اس خون کا ہی قلب کے اس جانب مین نفوذ کرسے۔ قلب کی دونون تجویفون کے نزدیک باہری طرف دو زائدہ کانون کی شبیہ بنائے گئے جنکو اذنا القلب کہتے ہین یہ زائدہ بائین تجویف کے نزدیک اس مقام پر ہی جہان پر رگ شریانی اس تجویف سے جڑی ہوئی ہی۔ لیکن جو زائدہ بائین تجویف کے پاس ہی اسکی جگہ وہ ہی جہان شریان عرقی اس تجویف سے جڑ گئی ہی۔ قلب کے واسطے اسکے قاعدہ مین جہان چوڑی جگہ ہی ایک غضروفی ہڈی ہی جو قاعدہ کے مشابہ ہی۔ قلب کو ایک جھلی محیط ہی جسکو غلاف کہتے ہین اور یہ غلاف قلب قلب سے

کہ یہی طبقہ بیرونی تہا جسوقت گرفت اُس چیز پر کرتا ہی جسکا معدہ حاجی ہو رہا ہی پس اُسکو یہی طبقہ باہر تک نکال لاتا ہی - اسی سبب سے نوالہ اُتار لیا اور طعام کو اندر پہونچانا آسان تر ہی بہ نسبت قی کرنے کے اسواسطے کہ نوالہ کا اُتارنا مری کے دونون طبقون سے ہوتا ہی یعنی داخلی اور خارجی دونون طبقہ کہ داخلی طبقہ جذب کرتا ہی اور خارجی طبقہ دفع کرتا ہی - اور قی مری کی ایک ہی طبقہ سے ہوتی ہی اور یہی خارجی طبقہ ہی جو قی کو اندر سے باہر دفع کرتا ہی اور کوئی چیز ایسی نہین ہی جو اسکو معدہ کی طرف جذب کرے - یہ بیان مری اور اُسکے منافع کا تھا -

باب پچیسوان معدہ اور اُسکی منفعت کا بیان

معدہ پیٹ کے بائین طرف رکھا ہی اور معدہ کی گہرائی شاید داہنی طرف جھکی ہوئی ہی اور معدہ کے داہنی طرف جگر ہی اور اپنے پانچ زوائد سے معدہ جگر کو گرفت کیے ہوے ہی اور بائین طرف معدہ کے تلی ہی - اور پیچھے معدہ کی پشت کے متصل اور اوپر معدہ کے ترب ہی - معدہ اپنی شکل مین اُس کرہ کے مشابہ ہی جسکے دونون سرے لانبے ہون - ظاہر بدن کے جو سطح معدہ کا متصل ہی وہ گول ہی پیٹھ کے متصل معدہ مسطح اور ہموار ہی گہرا مقام جو معدہ کے اندر ہی زیادہ وسیع ہی بہ نسبت اُس مقام کے جو معدہ کے مُنھ سے متصل ہی جس مقام پر معدہ کی گہرائی مین وسعت ہی وہان پر منفذ معدہ کا جو آنت تک گیا ہی زیادہ تنگ اور چھوٹا ہی اور جس مقام پر معدہ کا گہرا او تنگ ہی اُسکا منفذ جو مری تک گیا ہی زیادہ ہی بہ نسبت اُس منفذ کے جو آنت تک گیا ہی خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ معدہ کا منفذ نیچے والا بڑا ہی اور اوپر والا چھوٹا ہی - معدہ مرکب دو طبقون سے ہی ایک اندرونی دوسرا بیرونی - اندرونی طبقہ اُس جھلی کی قسم سے ہی جو عصبی ہو اور لیف اس طبقہ کی یعنے ریشہ طول مین گیا ہی اور اسی طبقہ اندرونی مین ایک لیف مؤرب یعنے اریب مین گئی ہی - بیرونی طبقہ پیچھے کی طرف گریون سے بندھا ہوا ہی اور دونون جانب جگر اور طحال سے بذریعہ اُن جھلیون کے بندھا ہی جو کہ جگر اور طحال پر چڑھی ہوئی ہین اور اپنے مقام نشو تک جو صفاق ہی پہونچی ہوئی ہیں - خاص منفعت معدہ کی یہ ہی کہ غذا کو طبخ دے اور اُسمین تغیر پیدا کرے اور اسکو آمادہ ایسی ہیئت پر کرے جو مناسب جگر ہو اور اُسی غذا کو امعا کے اندر سے جگر تک دفع کرے تاکہ اس طریقہ سے جگر پر غذا کا تغیر دینا اور اسکو جوہر خون کی طرف بدلنا آسان ہو جس طرح منہ غذا کو ایسا بدل دیتا ہی کہ معدہ کو اُسکا پکانا اور تغیر دینا اُسکا طرف طبیعت اپنی کے آسان ہوتا ہی اسی طرح معدہ غذا کو ایسا بدل دیتا ہی کہ جگر پر اُسکا پکانا اور متغیر کرنا اُسکا طرف جوہر خون کے آسان ہوتا ہی - یہ بات اس طرح پر ہی کہ معدہ مثل خزانہ کے غذا کے واسطے ہی - اور یہ فعل معدہ کا جو غذا مین ہوتا ہی اسی کو ہضم اول کہتے ہین - لیکن منفعت معدہ کے ہر جز کی جنسے معدہ مرکب ہی اور وضع اور شکل اُنکی پس اُسکو اب بیان کرتا ہون - معدہ کا دو طبقون سے مرکب ہونا براہ دو منفعت کے ہی ایک منفعت غذا کو مری سے جذب کرنا اور یہ جذب اندرونی طبقہ سے معدہ کے ہوتا ہی جسکی لیف طول مین گئی ہی مثل مری کے اُس اندرونی طبقہ کے جسکی پیدایش اُسی طبقہ اندرونی سے معدہ کے ہی - یہ جذب اس طرح پر ہوتا ہی کہ معدہ بروقت نوالہ اُتارنے کے اوپر کی طرف بجانب مری اُونچا ہو جاتا ہی اور غذا بطرف معدہ کے مری سے کھنچتی ہی جیسے آدمی اپنے دو ہاتھ اسواسطے پھیلائے تاکہ بروقت حاجت اُن چیزون کو لے لے - دوسری منفعت غذا کا معدہ مین ٹھہرانا اور یہ ٹھہرانا بذریعہ بیرونی اُس طبقہ مری کے ہوتا ہی جسکی پیدایش معدہ کے اُسی بیرونی طبقہ سے ہی اُسکی توضیح یہ ہی کہ غذا جسوقت جذب ہوکر معدہ پر وارد ہوئی اور معدہ اُسپر شامل ہوا تمام اطراف سے اپنے اُسکو معدہ نے پکڑ لیا اور اسے دیر تک پکڑے رہا کہ غذا ہضم ہو گئی پھر جسوقت معدہ نے اپنی یہ حاجت غذا سے پوری کر لی اُسوقت اس غذا کو آنتون کی طرف دفع کرتا ہی اور یہ فعل اُسوقت ہوتا ہی کہ جسوقت اوپر کی جانب معدہ کی اُس چیز کو گرفت کرتی ہی جو اُسی مقام مین ہی اور نیچے کی طرف سے معدہ پھیلتا ہی اور وہ مقام معدہ کا جسکا نام بواب ہی کھل جاتا ہی پس جو چیز معدہ مین ہی امعا کی طرف دفع ہو جاتی ہی مثال اِسکی یہ ہی

کہ جس طرح آدمی ہتیلی مین تر چیزون کو لیکر دبائے جو رطوبت اُن چیزون مین ہوگی وہ دب کر باہر نکل آئیگی اسی طرح معدہ مین غذا کو بھی کیفیت عارض ہوتی ہے جسوقت معدہ اُسکو دباتا ہے کہ اُسوقت غذا کی مقدار مناسب آنتون کی طرف نکل آتی ہے یہ عمل معدہ کا اُس بیرونی طبقہ سے ہوتا ہے جسکی لیف عرض مین گئی ہے - یہی حال تمام اُن اعضا کا ہے جنمین طبقات بنائے گئے ہین - اس مقام پر بہت سے نسخہ جوامع کے ناقص تھے اور جو نسخہ نسخہاے صحیح شدہ جوامع سے تھا اُسمین یہ لکھا ہے کہ جس طبقہ کی لیف عرض مین گئی ہو وہ امساک یعنی ٹھہرانے کے واسطے بنایا گیا ہے اور جس طبقہ کی لیف طول مین گئی ہو وہ فعل جذب کے واسطے بنایا گیا ہے **مترجم** جوامع سے مراد مصنف کی ایک کتاب خاص ہے جو کسی حکیم کی حکماے سابقین مین سے ہوگی لیکن جن کتابون کا ذکر صدر کتاب ہذا مین مصنف نے کیا ہے اُسمین یہ تصریح اس کتاب کا نام مترجم کو یاد نہین پڑتا شاید جوامع سے مراد متعدد کتابین ہون جو فن تشریح مین لکھی گئی ہین **متن** ہر ایک طبقہ کی منفعت یہ ہے کہ اندرونی طبقہ عصبی بنایا گیا کہ اُسمین حاجت قوت حس کی تھی یعنی غذا کی خواہش کی حس کرے اور یہ اسطرح پر ہے کہ خالق نے اپنی حکمت سے معدہ کے اندرونی طبقہ مین سواے اور تمام اعضاے اندرونی کے ایک قوت حس کی رکھی ہے جسکے ذریعہ سے حیوان دریافت کرتا ہے کہ جتنی غذا اُسکو درکار ہے اُس سے یہ کم ہے اسی حس سے حیوان طلب غذا پر آمادہ ہوتا ہے اور اسی حس کا نام بھوک رکھا گیا ہے - اکثر اوقات یہ حس معدہ کے منھ مین ہوتی ہے لیکن اور اعضاے بدنی اُنمین وقت حاجت غذا کا حس نہین کرتے بلکہ اُنمین اسیقدر قوت ہے کہ غذا طرف اُن اعضا کے رگون مین ہو کر جاتی ہے پس اُسکو اپنی طرف جذب کر لیتے ہین اور اپنی غذا بناتے ہین - معدہ کو حاجت وقت غذا کے حس کرنے کی اسواسطے ہوئی کہ اور سب اعضا عصارہ غذا کو اُن رگون سے جذب کرتے ہین جو رگین جگر سے قسمت پاکر اُن تک پہونچی ہین - اور جگر عصارہ غذا کو آنتون سے جذب کرتا ہے اور آنتین غذا کو معدہ سے جذب کرتی ہین یعنے ہر عضو موخر سے پہلے ایک عضو مقدم ایسا ہے کہ مؤخر اپنے مقدم سے غذا کو جذب کرتا ہے مگر معدہ کے واسطے کوئی عضو مقدم ایسا نہین ہے جس سے بروقت حاجت غذا کو جذب کرے اسواسطے محتاج قوت حساسہ قوی کا ہوا تاکہ حاجت سے کم مقدار غذا کا حس کرے اور حیوان کو غذا کے باہر سے لینے پر برانگیختہ کرے اسیواسطے معدہ مین یہ حس رکھی گئی جسکا نام بھوک ہے - اور اس حس پیدا کرنے کے واسطے دماغ سے ایک جوڑہ پٹھہ کا اُترکر معدہ کے منھ مین اور تمام اجزاے معدہ مین ٹھہرتا ہے تا اینکہ قعر معدہ تک پہونچ جاتا ہے اور اسی منفعت کی نظر سے اندرونی طبقہ معدہ کا عصبی بنایا گیا - لیکن بیرونی طبقہ معدہ کا لحمی بنایا گیا تاکہ معدہ بسبب ایسے طبقہ کے گرم رہے پس غذاؤن کو جو اُسکے اندر ہون ہضم کرے اور اسی حرارت سے غذاؤن مین نضج پیدا کرے اس وجہ سے کہ گوشت کا مزاج گرم ہے معدہ کے اس طرح پر رکھنے کی منفعت یہ ہے کہ معدہ متصل بائین جانب جگر کے اور داہنی طرف طحال کے رکھا گیا اسلیے کہ جگر داہنی طرف رکھا گیا ہے اور یہ تلی سے بڑا ہے پس محتاج مقام وسیع کا تھا اور طحال بائین طرف رکھا ہے جو جگر سے چھوٹا ہے پس محتاج اسکا ہے کہ جگر کے مقام سے تنگ مقام مین رکھا جائے - جگر اور طحال کا مقام دونون طرف معدہ کے اور عضل پشت کا مقام معدہ کے پیچھے اور ثرب کا مقام معدہ کے سامنے اسواسطے تجویز ہوا تاکہ ہر ایک عضو معدہ کو گرمی پہونچائے اور اُسکی حرارت مین زیادتی کرے تاکہ معدہ غذاؤن کو طبخ دے اور ہضم کرے اور تاکہ عضل پشت بمنزلہ تکیہ اور ستون کے معدہ کے واسطے ہے جس پر معدہ تکیہ کرے یا ٹیک لگائے معدہ ان اعضا سے اسواسطے باندھا گیا تاکہ بروقت قوی حرکات کے اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے - معدہ کی شکل گول اسواسطے بنائی گئی کہ قبول آفات سے دور رہے اور اسواسطے کہ بہت سی غذا کی اُسمین گنجایش ہو معدہ کا دونون طرف لانبا ہونا اسواسطے ہے کہ اوپر کی لنبائی سے مری کے لگنے کا فائدہ ہو اور نیچے کی لنبائی اسواسطے ہوئی کہ آنت کا اتصال معدہ سے نیچے کی طرف اُس مقام پر ہے جہان پردہ منفذ ہے جسکا نام بواب رکھا گیا ہے - اوپر کی طرف

معدہ کا تنگ ہونا اور نیچے کی طرف کشادہ ہونا معدہ کے قعر کا آدمی میں سطر اس غرض کے ہر کہ چونکہ آدمی کا سیدھا قد ہے اور جن غذاؤں کو آدمی کھاتا ہے وہ منحدر ہو کر نیچے کو گرتی ہیں اور معدہ کے نیچے کی طرف اترتی ہیں لہذا احتیاج اسکی ہوئی کہ نیچے کا مقام معدہ میں زیادہ وسیع بنایا جائے تاکہ بہت سی مقدار کی اسمیں گنجایش ہو۔ جو منفذ معدہ کا مری تک ہے اسکا کشادہ ہونا اس غرض سے ہے کہ آدمی بسا اوقات سخت چیزوں کو نگل جاتا ہے یا ایسی چیزوں کو جو دانت سے خوب چبا کر باریک ہو گئی ہوں کھا جاتا ہے لہذا حاجت اسکی ہوئی کہ راہ ان چیزوں کے اترنے کی کشادہ رہے تاکہ یہ چیزیں بآسانی مری میں ہو کر گذریں پس منفذ معدہ کا جو مری تک ہے کشادہ بنایا گیا معدہ کا سوراخ نیچے والا جو آنت تک ہے تنگ بنایا گیا اسلیے کہ حاجت اس منفذ کی بخلاف حاجت منفذ اول کے تھی اسکا بیان یہ ہے جونکہ غذا معدہ سے آنتوں میں اترتی ہے بعد اس کے کہ خوب پس جائے اور ہضم ہو جائے ایسی غذا جانے کو تنگ راہ منع نہیں کر سکتی۔ اور دوسری حاجت یہ تھی چونکہ معدہ کے نیچے والے اجزا کو احتیاج اسکی ہے کہ منضم ہو جائیں اور ملجائیں اور یہ وہی جز ہے جو بنام بواب مشہور ہے جسکو بخوبی چسپاں ہونے اور ملجانے کی حاجت ہے تاکہ غذا کو اتنی دیر تک ٹھہرائے کہ ہضم ہو جائے اور تا ہضم کامل کسیقدر غذا باہر نہ نکل سکے اور جب معدہ اپنی حاجت غذا کی نسبت پورا کر لے بعد اسکے آنتوں کی طرف دفع کرے لہذا نیچے والے منفذ معدہ کا تنگ بنایا گیا اسلیے کہ تنگ ہونا اس فعل کے زیادہ مناسب ہے
بہ نسبت کشادہ ہونے کے یہ بیان مری اور معدہ کا ہے کہ ہو چکا

باب چھبیسواں آنتوں کے بیان میں اور انکی منفعتوں کا بیان

آنتیں پیٹھ کی گریوں پر رکھی ہوئی ہیں اور جو ٹھی ہڈی پر پیٹھ کے اور ان رباطات سے بندھی ہوئی ہیں جو صفاق سے اگے ہیں آنتیں کھچی ہوئی ہیں انتہا سے اس منفذ معدہ کے جو نیچے کی طرف ہے جو بنام بواب مشہور ہے اس مقام تک جسکا نام دبر رکھا گیا ہے آنتیں کجی کے ساتھ رکھی ہوئی ہیں اور انہیں لپیٹ دی ہوئی اور چکر کرتی ہوئی بائیں طرف سے پھیری شروع ہو کر داہنی طرف گئی ہیں اور داہنی طرف سے شروع ہو کر بائیں طرف۔ آنتیں دو طبقوں سے مرکب ہیں لیف ہر طبقہ کی انمیں سے چوڑائی میں گھوم گئی ہے جو ہر جسمانی آنتوں کا جوہر معدہ سے مشابہ ہے۔ عدد آنتوں کے چھ ہیں تین آنتیں پتلی ہیں اور یہ اوپر والی آنتیں ہیں جو اس بواب سے متصل ہیں جو معدہ سے متعلق ہیں تین آنتیں موٹی ہیں انکی ابتدا اس مقام سے ہے جو آخری جگہ پتلی آنتوں کی ہے۔ تین آنتیں پتلی انمیں سے ایک وہ ہے جسکا نام اثنا عشری یعنے وہ آنت بارہ انگل کی ہے اسی آدمی کے انگل سے جسکی یہ آنت ہے اور بارہ انگل سے مراد تین قبضہ ہیں قبضہ اسکو کہتے ہیں کہ چار انگلیاں ملا کر ناپے۔ یہ آنت پیٹھ پر رکھی ہے اسمیں کجی اور پیچ مثل اور آنتوں کے نہیں ہے۔ دوسری آنت جسکو صائم کہتے ہیں اسکا نام صائم یعنے روزہ دار اسواسطے رکھا گیا کہ ہمیشہ غذا سے خالی پائی جاتی ہے یہ آنت پیچیدہ ہے اور کج ہے داہنی طرف سے شروع ہو کر بائیں طرف گذرتی ہے اسی طرح سب آنتیں باقیماندہ کہ وہ بھی رفتہ رفتہ پیچیدہ ہوتی ہیں اور لپٹتی ہیں۔ تیسری آنت اسکا دقیق نام رکھا گیا ہے یہ پہلی آنت سے مشابہ ہے سواسے اسکے کہ غذا سے خالی نہیں پائی جاتی گندہ اور موٹی تین آنتیں انمیں سے پہلی آنت کا نام اعور ہے یہ آنت اس آنت کے بعد ہے جسکا نام دقیق رکھا گیا ہے اعور میں وسعت زیادہ ہے اور داہنی طرف سے شروع ہوتی ہے اعور اسکا نام اسواسطے رکھا گیا کہ اسکے ایک ہی منھ ہے یعنی منھ کی راہ سے جو فضلہ غذا کا داخل ہوتا ہے نکلتا بھی اسی منھ سے ہے جس طرح اعور آدمی کی ایک ہی آنکھ ہوتی ہے یہ آنت یعنی اعور تو ہزان تمام آنت تک داخل ہوتی ہے اسلیے کہ اعور مشابہ ایک کیسہ کے ہے جسمیں اوپر کی طرف سوراخ ہو اور نیچے تک آیا ہو مثل تمام آنتوں کے۔ دوسری موٹی آنت جسکا نام قولون مشہور ہے یہ آنت بائیں طرف گذرتی ہے بعد ازان کہ پہلے داہنی طرف بجانب جالب یعنی رگ متصل ہوئی کے

بدن انسان

بلند ہو جائے اسکا نام قولون اسواسطے رکھا گیا جو فدملہ مراز کہ مرض قولنج مین رک جاتا ہو وہ اسی آنت مین محتبس ہو جاتا ہو تیسری آنت موٹی آنتون مین سے وہ ہو جسکا نام معاء مستقیم ہو یہ وہی آنت جسکا کنارہ سرین مقعد کے ہو اور اسکا نام سرم اور دبر بھی رکھا گیا ہو اور یہی آنت سب آنتون میں زیادہ ادبھیلی ہوئی ہو۔ بیچ مین آنتون کی لپیٹ کے ہت سی متحرک اور ساکن رگین ہین لیکن زیادہ ان پھیروں مین وہی رگیں ہین جنکو آوردہ کہتے ہین کہ یہ رگین اس مقام سے اگ کر آتی ہین جو باب کے نام سے مشہور ہو اور انتون مین چھوٹی کے بھی شعبہ آتے ہین اکثر آوردہ اور ساہرین کے شعبہ درمیان او پر والی تین آنتوں کے آتے ہین یعنی پتلی انتون مین اور ہمنے ان رگون کی تقسیم اسوقت بیان کر دی ہو جب ذکر آوردہ اور شرائین کا انکی جگہ پر کیا ہو ان اوعیہ کے بیچ مین چند جھلیان ہین جو انکو باندھتی ہین اور انکے بیچ مین گوشت بھی ہو جسپر یہ ٹکتی ہین اور جس موضع تک یہ اوعیہ آتے ہین انکو مراق کہتے ہین ان جھلیون کا ذکر ہمنے جھلی کے مقام پر کر دیا ہو یہ بیان آنتون کا تھا باقی رہی منفعت آنتون کی وہ یہ ہو کہ آنتون کی طرف اور آنتون کی اس ترکیب کی طرف حاجت اسواسطے ہوئی ہو کہ غذا ہضم ہونے کے بعد معدہ سے آنتون کی طرف نفوذ کرے۔ اسی واسطے ان آنتوں کی طرف اس رگ سے جسکا باب نام ہو جداول مین بہت سی رگین آتی ہین جنمین صاف شدہ جوہر غذائے ہضم شدہ کا معدہ سے گذرتا ہو پس یہ رگ اسکو جگر تک پہونچا دیتی ہو۔ آنتون مین باوجود اس غذا کے پہونچا دینے کے ایک قوت ہو جس سے غذائے ہضم شدہ مین ایک قسم کا اور تغیر بھی ہوتا ہو اور وہ تغیر یہ ہو کہ غذا بعد اسکے کہ معدہ مین ہضم ہو جائے جسوقت بواب سے نفوذ کرکے پتلی آنتون تک آتی ہو خلاصہ و عصارہ غذا کا نفوذ کرتا ہو ان رگون مین جو آنتون تک گئی ہین اور اس رگ مین ہو کر جو بنام باب مشہور ہو جگر تک پہونچتا ہو تاکہ جگر اس خلاصہ کو متغیر کرکے خون بنا دے جس طرح پہلا تغیر غذا کو منہ مین ہوتا ہو اس گذرنے مین جس سے غذا منہ سے چلکر مری تک پہونچتی ہو تاکہ معدہ پر غذا کا بدل دینا آسان ہو جائے اسی طرح پتلی تین آنتوں مین بھی ایک قوت ایسی بنائی گئی ہو کہ ادھر سے جب غذا معدہ سے نکلکر گذرتی ہو اس گذرنے کے وقت یہ آنتین بھی اسمین ایک دوسرا تغیر کر دیتی ہین جسکی جہت سے جگر کو اس خلاصہ غذا کا خون کی طرف بدلنا آسان ہو جاتا ہو لہذا جوہر ان آنتون کا مشابہ جوہر معدہ کے بنایا گیا جو قریب جوہر معدہ کے ہو۔ اور اسی منفعت کی نظر سے آنتون کی طرف حاجت ہوئی۔ باقی رہی سر آنت کی منفعت بہ نسبت اسکی نہاد اور ترکیب کے اسکو اب ہم بیان کرتے ہین۔ آنتون کے پھیرے اور انکا کج ہونا اسکی حاجت یہ تھی تاکہ غذا انمین دیر تک ٹھہرے اور بہت جلد حیوان کے بدن سے نکل نجائے کہ اسکے جلد نکل جانے سے تناول غذا پر ہمیشہ چند مرتبہ اور متواتر محتاج اور اگر غذا کا چند مرتبہ محتاج ہوتا پاخانہ بھی بار بار پھرتا۔ اور یہ فائدہ ہو تاکہ ہضم غذا کا بسبب دیر تک ٹھہرنے کے آنتون مین بخوبی ہو جایا کرے اتنے زمانہ مین آنتین غذا سے اس مقدار کو اپنی غذا بنالین جو قریب آنتون کی طبیعت کے ہو۔ اثنا عشری آنت کا سیدھا رکھنا پیٹھ کی ہڈی پر اسواسطے ہو تاکہ جو ساکن اور متحرک رگین اور پٹھے آنتون میں آتے ہین انکے آنے کی ایک جگہ خالی اور با وسعت رہے آنتون کا دو طبقون سے مرکب ہونا جنکی لیف عرض مین گئی ہو بنظر دو منفعت کے ہو۔ ایک تو یہ کہ قبول آفات سے دور رہین اسکا بیان یہ ہو چونکہ بعض اوقات آنتون مین بہت سے مواد خراب کی ریزش ہوتی ہو اور وہ ایسے مواد ہوتے ہین کہ آنتون کو [illegible] کاٹ کاٹ کر گرا دین اور انمین عفونت پیدا کرین اسی وجہ سے انمین حاجت دو طبقون کی ہوئی کہ اگر ایک طبقہ کو ایسی آفت پہونچے دوسرا طبقہ اسکے قائم مقام رہے۔ چنانچہ دیکھا جاتا ہو ان بیماریون مین جنمین آنتون مین قرحہ پڑ جاتے ہین کہ [illegible] داخلی بعض آنتون کا [illegible] جاتا ہو اور بعد اسکے ٹکڑے نکلتے ہین اور باوجود اس خرابی کے آنت کا وہ فعل باطل نہین ہوتا [illegible] کے نافذ کر دینے کا باقی

نکالنے کا ہی اسواسطے کہ یہ فعل اسوقت وہ طبقہ کرتا ہی جو بیرونی طبقہ ہی - دوسری منفعت یہ ہی کہ حاجت قوت دافعہ کے شدید ہونے کی تھی وہ قوت دافعہ جو غذا کو اور براز کو دفع کرتی ہی - اسی واسطے لیف انکی عرض مین گئی ہی اسلیے کہ جو لیف عرض مین جاتی ہی تمام اعضاے بدن مین کسی عضو کے کیون نہو وہ اسواسطے بنائی گئی کہ فعل قوت دافعہ کا کرے - نیچے والی تین آنتون کا موٹا ہونا اوپر والی تین آنتون سے اسواسطے ہوا اور حاجت اسکی یہ تھی کہ آدمی براز کے واسطے بکثرت باربار نہ اٹھا کرے بلکہ بیچ مین ایک مرتبہ براز نکلنے کے دوسرے مرتبہ تک زمانہ دراز کی مہلت ہو - اسلیے کہ براز اگر نیچے اترآتا اور وہ مقام تنگ ہوتا جلدی بھر جاتا پس آدمی کو اسکی احتیاج ہوتی کہ بھرے ہوے مقام کو خالی کردے لہذا دفع براز کے واسطے ہر وقت اٹھا کرتا اسی واسطے مثانہ بھی کشادہ بنایا گیا تاکہ جب پیشاب اسمین اترکے آئے جلدی بھر نہ جائے اور اسکے بھر جانے سے آدمی کو بار بار پیشاب کی حاجت بکثرت ہر وقت نہوا کرے - جو رگین امعا مین اس رگ سے آتی ہین جسکا نام باب مشہور ہی یہ اسواسطے ہی کہ جو کچھ امعا مین صاف شدہ غذا اور اسکا عصارہ ہو انمین اسکو جگر تک پہونچادین لیکن زیادہ عدد یا زیادہ مقدار ان رگون کی اوپر والی آنتون مین اسواسطے آئی کہ ان آنتون مین عصارۂ غذا جو معدہ سے اترکر آتا ہی زیادہ ہوتا ہی

باب ستائیسوان ثرب اور اسکی منفعت کا بیان

ثرب دو طبقون سے مرکب ہی جو کثیف اور رقیق ہین ایک طبقہ دوسرے پر لپٹا ہوا ہی بیچ مین دونون طبقون کے بہت سی متحرک اور ساکن رگین جو قائم مقام اس چیز کے ہوتی ہین جسکو بندھن اور ستون کہنا چاہیے - بیچ مین دونون طبقون کے بہت سی چربی ہی - ثرب آنتون کے اوپر طافی ہی یعنی ترتی ہی شکل اسکی مشابہ تھیلی یا ہمیانی کے ہی پیدایش اسکی اس جھلی سے ہی جسکا نام صفاق مشہور ہی مقام اسکی پیدایش کا معدہ کے منھ سے اوپر کی طرف ہی اور معدہ کی تجویف کی ابتدائی مقام سے میری مراد اس مقام سے تجویف کا منھ ہی جہان سے معدہ کا منھ پیدا ہوتا ہی منتہا ثرب کا نزدیک اس آنت کے ہی جسکا قولون نام ہی - کبھی ثرب جگر کے بعض کنارون سے جڑ جاتی ہی اور نیچے والی پسلیون کی طرف چلتی ہی مگر ایک کسی خاص پسلی کی طرف نہین جاتی ہی بلکہ جدھر اتفاقاً چلی گئی لیکن اکثر تو یہی ہی کہ معدہ اور طحال اور قولون سے جڑ جاتی ہی منفعت ثرب کی یہ ہی کہ معدہ اور آنتون کی گرمی کو بڑھائے اور جو ساکن اور متحرک رگین اسمین ہین انسے مرتبط ہو جائے یہی بیان مری اور معدہ اور آنتون کا تھا اور یہی منافع ہر ایک کے ہین جو بیان ہوے انکو جاننا چاہیے

باب اٹھائیسوان کبد یعنی جگر اور اسکے منافع کے بیان مین

جگر بدن کے داہنی طرف رکھا ہی اوپر والی شراسیف کے نیچے شراسیف پسلیون کے دونون کونے کو کہتے ہین جگر کی شکل ہلال کے مشابہ ہی جگر مین ایک طرف گہراو ہی دوسری طرف ماہی پشت ہی گہری جانب اسکے معدہ اور آنتون کے متصل ہی اور معدہ کو بطور لقمہ کے لیے ہوے ہی اور اپنے زوائد سے معدہ پر شامل ہی اپنے ان زوائد سے جنکو اطراف جگر کہتے ہین جگر کی جانب محدب یعنی ماہی پشت حجاب سے متصل ہی اور اسکو چھو رہی ہی اور اس طرف جگر حجاب سے بذریعہ رباطات غشائی کے بندھا ہوا ہی اور ان رباطات سے جگر کو ارتباط اس جھلی سے ہی جو اسپر لپٹی ہوئی ہی یہ وہ جھلی ہی جو صفاق سے پیدا ہوئی ہی اور پیچھے والی پسلیون سے جگر اسی طرف بندھا ہوا ہی - اور گہراو کی طرف معدہ اور آنتون سے اور ان رگون سے بندھا ہوا ہی جو جگر سے بطرف ان اعضا کے جگر سے آتی ہین اور ان جھلیون سے بندھا ہی جو جگر کو ڈھانپے ہین - جگر کی تعداد سب آدمیون مین یکسان اور برابر نہین ہوتی بلکہ بڑائی مین

اور اطراف کے شمار مین مختلف ہی پس بعض آدمیون مین بڑا ہوتا ہی اور بعض آدمیون کے بدن مین چھوٹا ہوتا ہی لیکن آدمی کے بدن مین بہ نسبت اُس حیوان کے جسکا قد مساوی جثۂ انسان کے ہو ضرور بڑا ہوتا ہی جگر کے اطراف کا شمار یہ ہی کہ بعض آدمی کے جگر مین دو کنارہ ہوتے ہین اور بعض آدمی کے تین کسی کے جگر مین چار اور پانچ ہوتے ہین آدمی کا جگر اندرونی رخ سے بدن کے شروع ہوتا ہی اور اسی جانب کو لنبا ہی اور جو رگ بنام بوّاب مشہور ہی وہ اسی جانب سے پیدا ہوتی ہی اور یہی جانب مقعر یعنے گہراو جگر کے ہی - یہ رگ قبل اسکے کہ جگر سے نکلے پانچ قسمون پر منقسم ہوتی ہی جو قسمین اطراف جگر مین اُگتی ہین اور ہر ایک قسم ان پانچون مین سے بہت قسمون کی طرف تقسیم پاتی ہی جو پتلی پتلی ہوتی ہین اور قعر معدہ تک اور اثناعشری نامے آنت تک آتی ہین - بڑی قسم انمین کی اُس آنت مین آتی ہی جسکا صائم نام ہی - باقیماندہ تمام آنتون مین تقسیم پاتی ہی تا اینکہ معاء مستقیم تک آتی ہی - ہمنے ان رگون کا حال بیان کردیا جہان ساکن رگون کا حال یعنے جگر سے جو رگین نکلتی ہین اُنکا حال بیان کیا ہی - جگر ان رگون کا محتاج اسواسطے ہوا تاکہ عصارۂ غذا کو اُٹھائین اور اُس عصارہ کو خون بناکر رگون کی طرف نافذ کرکے تمام اعضا کی طرف پہونچائے - اسواسطے جوہر جگر کا جوہر خون سے مشابہ ہی - یہ اسواسطے ہی کہ غذا ہضم ہونے کے بعد معدہ مین جب بوّاب سے چلکر اثناعشری مین داخل ہوتی ہی اور اُس آنت سے گذر کر اُس آنت مین جاتی ہی جسکا صائم نام ہی اور صائم سے نفوذ کرکے معاء دقیق مین پہونچتی ہی پھر یہ آنت یعنے معاء دقیق عصارۂ غذا کو اُن رگون مین لیجاتی ہی جو اس آنت مین ماساریقا نامے رگ سے آتی ہین اور یہ رگین اسی عصارہ کو جذب کرکے اُس رگ تک پہونچاتی ہین جو باب کے نام سے مشہور ہی اور یہین سے جگر کے اندر پہونچ جاتی ہین اور پھر اُن رگون مین یہ غذا متفرق ہوتی ہی جو جگر مین پھیلی ہین اور باب نام رگ سے قسمت پاکر یہ رگین جگر مین آئی ہین اب اس غذا کو جگر اپنی اُس قوت سے جوہر خون کی طرف متغیر کرتا ہی جو جگر کی قوت مغیرہ کہلاتی ہی اور خون بناکر اُسکو اُس بڑی رگ مین دفع کرتا ہی جسکا نام اجوف مشہور ہی اجوف سے یہ خون تمام اعضاے بدن کو پہونچتا ہی

باب اُنتیسوان تلی اور اُسکی منفعتون کے بیان مین

طحال یعنے تلی بدن کے بائین جانب رکھی ہی شکل اسکی لانبی ہی اسمین کسیقدر گہراو بھی ہی جو معدہ کے متصل ہوتا ہی - اور پیچھے والی پسلیون کے قریب ماہی پشت ہو جاتی ہی - تلی بہت سے رباطات سے بندھی ہی جنکی پیدائش اُسی جھلی سے ہی جو تلی کو ڈھانپتی ہی - وہ جانب تلی کی جو ماہی پشت ہی پیچھے والی پسلیون سے ملی ہی - گہری جانب تلی کی معدہ سے ملی ہی - تلی سے دو وعاء یعنے ظرف متصل ہوتے ہین ایک اُنمین کا بڑا ہی جسکا مقام پیدائش جگر کے گہراو کی طرف سے ہی - یہ ظرف تلی مین بمنزلہ گردن کے ہی اسی سے تلی تہ سودا کو جسقدر جگر کے خون مین ہی جذب کرتی ہی - دوسرا وعاء یعنے ظرف چھوٹا ہی جو بیچ مین تلی اور معدہ کے مُنہ کے ملا دیتا ہی اسی ظرف مین مقام ریزش تہ سودا کا معدہ کے مُنہ تک بنا ہی یعنے اسی ظرف سے تہ سودا تلی سے فم معدہ پر گرتا ہی تاکہ اشتہا مین قوت ہو اور بھوک لگے - طحال کی منفعت اور حاجت اسکی طرف یہ بھی کہ دُرد خون کو اور ثفل خون کو صاف کرے اور دُرد یا تلچھٹ کو اپنی طرف اُس ظرف سے جذب کرے جو تلی تک جگر کے گہرے جانب سے آیا ہی اور اسی دُرد خون کو لیکر اُس ظرف کی راہ سے اتنی مقدار پہونچائے کہ جتنی اشتہا پیدا ہونے معدہ کے مُنہ تک وہ دُرد خون یعنے نہین پہونچتا ہی جسکو تلی جگر سے جذب کرتی ہی بلکہ پہلے اُسمین کسیقدر تغیر آجاتا ہی اور جوہر طحال کی طرف وہ دُرد خون تحلیل ہو لیتا ہی اور تلی کی غذاے مناسب بن لیتا ہی بعد اسکے جو کچھ اُس دُرد سے بچتا ہی جسکا بدلنا اور متغیر کرنا تلی کو ممکن نہین ہوتا اُسکو فم معدہ دفع کرتی ہی تاکہ بسبب اُسکے اشتہا پیدا ہو - اسی منفعت کی نظر سے تلی کا جوہر بودہ بنایا گیا ہی تاکہ اُسکے جذب مین سہولت ہو

اور تابسانی اخلاط غلیظہ سوداوی کو قبول کرے رنگ بھی تلی کا سیاہی مائل بنایا گیا اگر ہر رنگ مرۂ سوداکے ہو یہ بیان تلی کا تھا۔

باب تیسوان مرارہ اور اُسکی منفعتون کے بیان مین

مرارہ یعنے پتہ بڑے کنارہ پر جگر کے اطراف سے رکھا ہی۔ اور اُسمین ایک ہی طبقہ ہی۔ مرارہ کا جوہر قریب جھلیون کے جوہر کے ہی۔ مرارہ مین دو مجرے ہین جو اسی مرارہ سے پیدا ہوتے ہین۔ جو سرا اُن دونون کا متصل جوہر مرارہ کے ہی۔ پہلا مجرا جگر کے گڈھا کی طرف متصل ہی اسی مجری سے مرار یعنے صفرا کو خون سے مرارہ اپنی طرف جذب کرتا ہی جو دونون جگر مین ہی۔ دوسرا مجرا اُسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم دوسری سے بڑی ہی یہی بڑی قسم آنتون سے متصل ہوتی ہی اور آنتون تک براز کو گراتی ہی۔ چھوٹی قسم معدہ سے ملتی ہی کہ قعر معدہ مین مرار کی ریزش کرتی ہی کبھی مرارہ کی گردن مین دو شعبہ تپلے تپلے متصل ہوتے ہین۔ ایک اُس شریان سے جو جگر مین آتی ہی اور دوسرا اُس پٹھہ سے جو جگر مین آتا ہی ان دونون شعبون کا فائدہ یہ ہی کہ حس اور حیات مرارہ مین پہونچے منفعت مرارہ کی خون کو مرۂ صفرا سے پاک اور صاف کر دینا اور اُسی مرار کو

اپنی طرف کھینچ لانا تا کہ خون حدت سے صفرا کی جل نہ جائے اسکو جان لینا چاہیے

باب اکتیسوان دونون گردون کا بیان اور انکی منفعت کا

کلیتین یعنی دونون گردہ دونون طرف پیٹھہ کی گریون کے جو جگر کے نزدیک ہین رکھے ہوے ہین۔ داہنا گردہ بائین گردہ سے اونچے مقام پر رکھا ہی تا اینکہ اکثر بدن مین بڑے کنارہ مین اطراف جگر سے ملجاتا ہی۔ اور بائیان گردہ اُسکا مقام پشت ہی۔ دونون جانب گردون کے جو گڈھے ہین ایک دوسرے کے مقابل ہین۔ اور دونون جانب گردون کے جو باہی پشت ہین اُنمین سے ہر ایک محدب جانب پیچھے اُس جانب کے ہی بدن حیوان سے جسمین وہ گردہ ہی۔ مطلب یہ ہی کہ داہنے گردہ کا محدب رخ اوطرف ہی اور بائین کا رخ اُور طرف ہی کبھی ہر ایک گردہ رگ اجوف سے متصل ہوتا ہی یہانتک کہ جگر سے دو شعبہ بڑے نکلتے ہوے نظر آتے ہین ایک اُنمین کا اپنے جرم مین تقسیم پاکر خون کو گردہ تک پہونچاتا ہی اور اُسی خون سے گردہ کو غذا ملتی ہی اور دوسرا دونون گردون سے خون کی مائیت جذب کرتا ہی یہی پیشاب ہی۔ کبھی ان دونون گردون کے بڑی شریان سے ایک شعبہ جسکی بڑائی مناسب ہوتی ہی متصل ہوتا ہی۔ یہ شعبہ ان دونون گردون مین قوت حس اور حیات کو پہونچاتا ہی۔ دونون گردون مین بیچ مقام اتصال ان اوعیہ کے ایک رگ لانبی جسکی اندرونی جگہ وسیع ہوتی ہی اور ایک جھلی سے بڑھی ہوئی لگتی ہی کہ ہر ایک گردہ کو مثانہ سے ملا دیتی ہی اور یہی شعبہ وہ ہی جنمین ہوکر پیشاب گردون سے مثانہ تک جاتا ہی اور ان دونون کا نام حالبین کہا جاتا ہی۔ اسی منفعت کے واسطے دونون گردہ بنائے گئے میری مراد اس منفعت سے یہ ہی کہ خون کی مائیت

جگر سے جذب کرنے کے واسطے اور خون کا تنقیہ اس فضلہ سے کرنے کے واسطے یہ گردہ بنائے گئے

باب بتیسوان مثانہ اور اُسکی منفعتون کے بیان مین

مثانہ یعنے پھکنا حیوان کے نرینہ قسم مین معاء مستقیم پر رکھا ہوا ہی اور ناقسمین ایک ہی طبقہ سخت ہی۔ اُسکی سختی کی حاجت اسواسطے ہوئی تا کہ بہت برداشت اُس مرار کی حدت اور تیزی کی کرے جو پیشاب سے ملی ہوئی ہی۔ مثانہ کے منھ پر ایک عضلہ ہی جس سے اُسکا منھ بند ہو جاتا ہی اور بدون ارادہ کے پیشاب کے نکلنے کو منع کرتا ہی پیشاب مثانہ مین دونون گردون سے ان دو مجرون مین ہو کر آتا ہی جو بنام حالبین مشہور ہین ان دونون مجرون کا گذر جانا نزدیک مثانہ کے ہی پس اُس شکل تو ریب شبیع ہوتے ہین اور طول مین چلے ہین اور بعد اُسکے مثانہ کے اندر نفوذ کر جاتے ہین مثانہ کے جرم سے ایک جھلکا سا مشابہ جھلی کے اُبھرا ہوا ہوتا ہی جس وقت پیشاب مثانہ مین داخل ہوتا ہی جھلی اندر کی طرف ملی جاتی ہی جب

پیشاب مثانہ میں نہ آئے یہ جھلی باہر مثانہ کے کھلی ہوئی مثانہ کے دونون نہرون کے منہ پر پڑی رہتی ہے اور ان دونون مجرون پر لپیٹے ہوئے کام پیچیدہ ہوتی ہے کہ ممکن نہین کہ ہوا کا گذر اسمین ہو اس سے یہ فائدہ ہے تاکہ پیشاب اُس جگہ پلٹ نہ آئے جہان سے جاری ہوکر مثانہ مین آتا ہے - اور اسی طرح ہر وقت مجرا بھی جڑتا ہے جو مثانہ کے منہ سے متصل ہے

باب تینتیسواں اعضائے تناسل کے بیان مین اور پہلے بیان رحم کا اور اسکی صورت اور منفعت کا

ہمنے آلات غذا کا اسقدر بیان کر دیا جسپر قناعت ہوسکتی ہے اب واجب ہے کہ اس مقام پر ہم ان اعضا کا حال بیان کرین جو مشہور ساتھ آلات تناسل ہین یعنی جنسے نسل حیوان کی چلتی ہے اور باقی رہتی ہے - یہ اعضا رحم اور دونوں پستان اور دونون خصیہ اور اوعیۂ منی اور آلہ ذکر ہے ہم پہلے رحم کے بیان کو شروع کرتے ہین اور اسکی ہیئت اور وضع اور اسکے منافع اور اسمین بچہ کے رہنے کا حال تفصیل بیان کرتے ہین پس مین کہتا ہون کہ رحم اپنی خلقت مین مثانہ کی خلقت سے مشابہ ہے خصوصاً خالی جگہ اسکی جو بہت مشابہ ہے - لیکن اختلاف یہ ہے کہ رحم مین دو زائدہ دونون پہلو مین ہین جو مشابہ دو سینگ کے ہین حالبین کی طرف سے اسی مثانہ کے شروع ہوتی ہین انھین دونون زائدون سے ساکن اور متحرک رگین رحم مین منی اور روح کو لاتی ہین اور انھین دونون کو قرنی الرحم کہتے ہین - رحم ایسے جوہر مین پیدا کیا گیا ہے اُس حاجت کے جو رحم مین کھنچاو کی ہر جہت مین ہوتی ہے جسوقت حمل رحم مین ہوتا ہے اور جنین بڑھنے لگتا ہے - یہ فعل یعنی ہر طرف جسم کا بڑھنا پٹھہ ہی کی جنس مین ممکن تھا اس طرح پر کہ بڑھے بھی اور کچھ اسکو ضرر نہ پہونچے - رحم کا منہ اکثر عصبانی ہوتا ہے اور سختی مین زیادہ ہوتا ہے لیکن سختی اسکی پھر بھی معتدل ہے - منہ کا عصبانی ہونا اس حاجت سے ہے کہ لذت جماع کی بخوبی حس کرے - اور صلابت کا اعتدال اسواسطے ہے تاکہ بخوبی پیوستہ ہونا اور ملجانا منہ کا بعد اسکے کہ منی رحم مین داخل ہوجائے ممکن ہو اور اسواسطے ہے کہ وہ منہ کھنچ جائے اور پھیلے بروقت جماع کے تا منی بسہولت اسمین درآئے - اسلیے کہ اگر رحم کا منہ زیادہ سخت ہوتا جلدی ملجانے کو منع کرتا - اور اگر نرم ہوتا اچھی طرح کھنچنا اسکو ممکن نہوتا اسواسطے کہ اسکے اجزا مین سے بعض جز بعض پر واقع ہوتا اور چسپیدہ ہوجاتا تاکہ نفوذ یعنے درآنا منی کا رحم تک بسہولت نہوتا - رحم کا ایک ہی طبقہ ہے جو مرکب ایسی لیف سے ہے جسکی وضع مختلف ہے - ایک لیف اسکی طول مین گئی ہے اور یہ لیف رحم مین بہت کم ہے اسکی طرف حاجت فقط جذب منی کی نظر سے ہوئی ہے - اور ایک لیف مورب گئی ہے یہ لیف وہ ہے کہ جسمین منی اور جنین کے ٹھہرانے کی قوت زمانہ حمل تک کم سے کم ہے ایک لیف اسکی عرض مین گئی اسکی حاجت اسواسطے ہے کہ بروقت نکلنے جنین کے خارج کی طرف دفع کی قوت درکار ہے وضع رحم کی یہ ہے کہ معاء مستقیم پر رکھا ہے اور اسکے اوپر مثانہ ہے اس وضع کی حاجت یہ تھی کہ معاء مستقیم بمنزلہ فرش کے رحم کے واسطے ہو اور مثانہ اوپر سے اسکو چھپائے ان آفات سے جو رحم کو تنگی ہوجانے کی وجہ سے عارض ہوتے ہین - اور یہ پتلا ہونا رحم کا بروقت کھنچنے کے ہوتا ہے جب کہ حمل رحم مین ہو - رحم اپنے قریب کے اعضا سے بذریعہ رباطات نرم کے بندھا ہے تاکہ اسمین تمدد یعنے کھنچاو ہر طرف کو بروقت حمل کے باسانی ہو اگر اوپر کی طرف سے جو متصل خالی جگہ رحم کے ہے مثانہ پر بڑھتا ہے اور جو متصل گردن کے ہے اس مقام پر مثانہ رحم سے بڑھتا ہے - رحم کی گردن فرج تک پہونچتی ہے اور فرج ایک خالی جگہ ہے بیچ مین پیٹرو کی دونون ہڈیون کے اور [illegible] اسکے واسطے باہر کی طرف چند زوائد کھال کی قسم سے ہین جنکا بظر نام ہے مثل اُس فرج کے جو آلہ ذکر مین باہر کی طرف ہوتی ہے منفعت اسکی یہ ہے کہ رحم چھپا رہے اور اس بات سے بچانے کہ ہوا کی سردی رحم تک پہونچے - رحم مین [illegible] تجویف ہین ایک داہنی طرف اور ایک بائین طرف [illegible] ایک گردن کے مقام تک جو دونون کو شامل ہے اسکو رحم کی گردن کہتے ہین - اسی واسطے

اوائل اطبا نے رحم کا ارحام نام رکھا ہی بسبب اسکے کہ اُسمین دو تجویفین پائین - اور جو شخص دونون تجویفون کو دیکھے اگر کسی حیوان کے رحم کو
کھولے اور اُسپر سے وہ جھلی جھیل کر اُتار لے جو باہری طرف لپٹی ہوئی ہی اُسکو ایسا معلوم ہوگا کہ یہ دونون تجویفین ایسی ہین کہ ایک تجویف
دوسری سے الگ معلوم ہوتی ہی گویا دو رحم ہین جو ایک عنق تک ملتہی ہوئے ہین - ان دو تجویفون کی حاجت اسواسطے ہوئی کہ جسوقت
توام بچہ کا جوڑہ پیدا ہو ہر ایک بچہ ایک تجویف مین جداگانہ رہے اور اسی سبب سے یہ بات ہوئی ہی کہ عورت توام بچہ کم جنتی ہی - اکثر بچہ
نرینہ کی پیدایش داہنی طرف رحم کے ہوتی ہی اور مادہ بچہ کی پیدایش بائین طرف - اور کمتر یہ بات ہوتی ہی کہ مادہ بچہ داہنی طرف ہو -
رحم کی ہر ایک تجویف من دونون تجویفون مین سے چند مقامات پر چھوٹے چھوٹے گڑھے ہین جنکو نقر کہتے ہین - یہ منھ اُن رگون کے ہین
جنمین سے خون حیض رحم کو پہونچتا ہی - یہ مقامات رحم مین باخشونت ہین اور باخشونت اسواسطے بنائے گئے تاکہ منی اُسمین ٹھہری رہے
اور مشیمہ کے اجزا اُسمین لٹکتے رہین پس یہ مقامات مثل رباط کے مشیمہ کے واسطے ہوئے - اور مشیمہ اُس جھلی کو کہتے ہین جسمین بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہی
دونون خصیہ عورتون مین رحم کی گردن کے اوپر اور پیچھے اُن دو زائدون کے رکھے ہین جو بنام قرنین مشہور ہین اور یہ دونون قرن رحم کے
دونون جانبون مین رکھے ہین ایک داہنی طرف ایک بائین طرف - مادہ کے دونون بیضہ مرد کے دونون بیضہ سے چھوٹے ہین شکل
ان دونون کی گول اور چپٹی ہوتی ہی جوہر ان دونون کا غددی ہی مشابہ غدہ کے جوہر کے رگون پر انکا سہارا ہوتا ہی اور اُسپر ٹکے ہین
نر کے دونون بیضون سے عورتون کے بیضہ سخت زیادہ ہین ہر ایک بیضہ کے متصل بہت سی ساکن رگین ہوتی ہین - جو گردہ کی طرف سے
آتی ہین اور اُن دونون زائدون مین در آتی ہین جو قرنین کے نام سے مشہور ہین - دونون بیضون سے ایک جسم پیدا ہوتا ہی جسمین سے
منی گر کر رحم کی تجویف تک پہونچتی ہی - یہ بیان رحم کا اور اُسکی ہئیت کا تھا لیکن مقدار اُسکی پس وہ ہر عورت مین برابر اور یکسان نہین
ہوتی اسواسطے کہ جو عورتین پورے سن کی نہین ہوتین اُنکا رحم چھوٹا ہوتا ہی بہ نسبت پورے سن کی عورتون کے - اور حاملہ عورتون کا رحم
مقدار مین بڑا ہوتا ہی - اور جو عورتین کبھی نہ حاملہ ہوئی ہون اُنکا رحم بہت چھوٹا ہوتا ہی - اور بڑا رحم اُن عورتون کا ہوتا ہی جو حاملہ ہو چکی ہین
اور جسقدر عورت حاملہ ہوتی جائیگی رحم اُسکا بڑھتا جائیگا اس سبب سے کہ حاملہ ہونے کے وقت رحم کھنچ کر بڑھتا ہی تاکہ بچہ کو جگہ پھیلنے کی ملے
کبھی مقدار رحم کی بحسب سن اور عمر کے مختلف ہوتی ہی - پس جو عورت کم سن ہی اُسکا رحم چھوٹا ہوتا ہی اور جو عورت مسن ہی اُسکا رحم بڑا ہوتا ہی
عجائز یعنے بہت بڈھی عورتین اُنکا رحم بہ نسبت سن جوان کے چھوٹا ہوتا ہی - ایضاً جو عورتین بہ کثرت جماع کرا چکی ہون اُنکا رحم بڑا ہوتا ہی
بہ نسبت اُن عورتون کے جو اس فعل کو کم کراتی ہون - مقدار معتدل رحم کی یہ ہی کہ اوپر والا کنارہ اُسکا اور وہی قعر رحم کھلاتا ہی ناف کے
قریب سے فرج کے کنارہ تک بارہ اُنگل لانبا ہوتا ہی اور چوڑائی اسکی وہ مسافت ہی جو بیچ مین دونون حالبین کے ہی یہ وہ مسافت ہی
جہان تک دونون زائدہ جو قرنین کے مشابہ تمام اور منتہی ہوتی ہین یہ بیان رحم کا بالانفراد تھا یعنے جسوقت رحم مین بچہ نہو

باب چونتیسواں اُس رحم کے بیان مین جسمین جنین موجود ہو

جس رحم مین جنین موجود ہی اُسکا بیان اب ہم کرتے ہین اور اُسکے حال کو ابتداے پہونچنے منی سے تا وقت پورا ہونے جنین کے
بیان کرتے ہین - ہم کہتے ہین کہ جالینوس اور بقراط دونون اسکے معتقد ہین کہ منی قائم مقام فاعل اور بمادہ کے جنین کی پیدایش مین ہی
اور خون حیض قائم مقام تنہا مادہ کے ہی - یہ بھی وہ دونون حکیم کہتے ہین کہ جنین کی خلقت اسی طرح تمام ہوتی ہی کہ نر کی منی مادہ سے
ملجائے اور آمیختہ ہو جائے - اور یہ بھی اُنکا اعتقاد ہی کہ رحم کی شان سے بروقت جماع کے یہ بات ہی کہ جب کہ عورت کو حیض سے

پاک ہونے کا زمانہ بہت کم گذرا ہو ایسے وقت اگر منی معتدل غلاظت اور لزوجت میں رحم کے اندر جائے تو اُسپر منضم ہوجاتا ہے اور ہر طرف سے
اس منی کو گرفت کرتا ہے اور اسکو ٹھہرا لیتا ہے اور بذریعہ اُس قوت ماسکہ کے جو رحم میں ہے اُسپر شامل ہوجاتا ہے۔ دلیل اس دعوے پر یہ ہے کہ ہم
معائنہ کرتے ہیں تشریح میں جملہ حیوانات کے جنکے بچہ پیدا ہوتا ہے کہ بروقت حمل کے رحم کا منھ خوب ملا ہوا ہوتا ہے ممکن نہیں ہوتا کہ سلائی کا
سرا اسمیں داخل ہوسکے اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ رحم میں ایک عشق اور اشتیاق طرف جوہر منی کے ہوتا ہے۔ اسی واسطے اوائل اطبا نے
کہا ہے کہ رحم گویا ایک حیوان ایسا ہے جو مشتاق بطرف منی کے ہے۔ منی کی شان سے یہ ہے کہ جسوقت سے بسبب اُس قوت دافعہ کے جو
قضیب میں ہے دفع ہوتی ہے گردن رحم میں بسبب محاذات کے سیدھی نیچے تک چلی جاتی ہے اور اُن مقامات قریبہ تک جو گردن کے
قریب ہیں پس انھیں مقامات پر پھیلتی ہے اور ٹھہر جاتی ہے اور دونوں پہلو رحم کے بطرف دونوں قرنین کے مرد کی منی سے خالی
رہتے ہیں پس مادہ کی منی خصیوں سے دفع ہوکر دعار رحم میں پہونچتی ہے اور دونوں بازوؤں میں رحم کے جو قرنین کے مشابہ ہیں
گرتی ہے اور باطن رحم پر پھیلتی ہے اور جن مقامات پر نر کی منی گذرتی ہے اُنمیں پہونچکر نر کی منی سے متصل ہوجاتی ہے اور بیچ میں
رحم کے اور دونوں منی نر اور مادہ کی جو پھیل چکی ہیں ایک فضا اور خالی جگہ رہ جاتی ہے اور باقیماندہ دونوں منی ملجاتی ہیں اور دونوں
ملکر اس تجویف کی خالی جگہ تک پہونچتی ہیں۔ دونوں منی ملنے کی حاجت دو منفعتوں کی راہ سے ہے ایک تو یہ کہ عورت کی منی نر کی منی کے
برابر ہوجائے اسلیے کہ نر کی منی گاڑھی اور گرم مزاج ہوتی ہے۔ اور مادہ کی منی پتلی اور سرد مزاج ہوتی ہے پس مرد کی منی بسبب
غلیظ ہونے کے ممکن نہیں کہ اسمیں کھنچاو پیدا ہو اور زیادہ پھیلے اور بسبب اپنی حرارت کے مادہ جنین کو فاسد اور خراب کر دیتی ہے
لہذا احتیاج اسکی ہوئی کہ حرارت اور غلاظت کی نظر سے مادہ کی منی سے ملجائے۔ دوسری منفعت یہ ہے کہ اس جھلی کا پیدا ہونا جسمیں
جنین لپٹا ہوا ہوتا ہے اُسی آمیزش پر موقوف ہے۔ اسلیے کہ نر کی منی چونکہ سیدھی رحم میں جاتی ہے پس اُن دو زائدوں تک جو
قرنین کے مشابہ ہیں نہیں پہونچتی لہذا تمام باطن رحم پر پھیل نہیں سکتی اسلیے مادہ کی منی کی محتاج ہوئی تاکہ اُن مقامات میں
اُسکا پہونچنا پورا ہوجائے جہاں نر کی منی نہیں پہونچتی تھی لہذا مادہ کی منی سے ملجاتی ہے اِن دونوں سے ملکر وہ جھلی پیدا ہوتی ہے
جو بچہ پر لپٹی ہوئی ہے۔ اس جھلی کا اس طرح پر پیدا ہونا اس وجہ سے ہے چونکہ منی غلیظ اور چسپندہ ہوتی ہے اور باطن رحم کا گرم
اور چکنا ہے جسوقت منی جسم رحم پر پھیلی جھلی کا پیدا ہونا اُس سے بآسانی ہوگا جس طرح کہ روٹی کا چھلکا نشاستہ سے اسی توے پر اسکی گرمی
اور چکنے ہونے برتن سے پڑجاتا ہے۔ یہ جھلی تمام اُن مقامات کی جھلی سے جنپر جھلی لپٹی ہوتی ہے جدا ہوتی ہے اور جو مقامات منفذ
رحم کے کہ بنام نقر مشہور ہیں اُنمیں اٹکتی ہے۔ یہ جھلی جس مقام پر منی شامل ہے ایسی ہوجاتی ہے جیسے وہ انڈا جسکو مرغی نا وقت دیتی ہے
یعنے جسوقت انڈا اپنی خلقت میں پورا ہوچکا ہو لیکن انڈا کا پوست مثل جھلی کے دکھائی پڑتا ہے یہ بات اس جھلی کی بچشم دید تشریح میں
اُس حیوان کے ظاہر ہوتی ہے جو عنقریب حاملہ ہوا ہو۔ اور اسکا ظہور اس طرح پر ہوتا ہے کہ یہ جھلی رحم کے اُنھیں مقامات پر لگی ہوئی ملتی ہے
جہاں جہاں منھ اُن رگوں کے ہیں جو بنام نقر مشہور ہیں اور یہ جھلی چلتے ہوئے رحم سے جدا ہوکر متصل مثل اُس انڈا کے نظر آتی ہے جو
مرغی کے رحم میں اپنی مراد کو نہ پہونچا ہو اور پوست بیرونی اُسکی سخت نہوئی ہو۔ بقراط نے بیان کیا ہے ایک ناچنے والی عورت کے
حال میں کہ چھٹے روز انعقاد نطفہ سے اُسکے رحم سے منی ایک جھلی میں لپٹی ہوئی گری جو مشابہ اُس انڈا کے تھی جسکا پوست بیرونی
اُتار لیا گیا ہو اور اندرونی پوست میں باقی رہجائے۔ جسوقت اس جھلی کا پیدا ہونا منی پر شامل ہوتی ہے رحم میں تمام ہوجائے

اب اُسکی طرف خون حیض اُنہیں رگون کے مُنہ سے آتا ہی جو سامنے نہر مشہور ہیں ایضاً خون لطیف اور روح حیوانی بھی اُنہین اُن شرائین سے
آتی ہی جو رحم مین گئی ہین پس یہ دونوں خون اور روح جو ہر مین اس جھلی کے قبل اسکے کہ اُسکی سختی پوری ہوجائے در آتے ہین - اور اسی واسطے
خون کا نفوذ کرنا اندر تجویف اس جھلی کے بسبب نرمی کے ممکن ہی - اتنی خون وغیرہ کے آنے سے اسی جھلی مین سوراخ اور مجاری پیدا ہوتے ہین
پھر ہمیشہ یہ سوراخ اور مجاری بڑھتے جاتے ہین اور بند نہین ہوتے اسلیے کہ آمد خون وغیرہ کی متصل اُن مجاری مین رہتی ہی اسلیے کہ منی و روح حیوانی
اور روح طبیعی ہی جسکا جذب کرنا خون کو کبھی منقطع نہیں ہوتا بسبب اسکے کہ اسمین قوت جاذبہ ہی - اور یہ بات اس سبب سے ہی کہ منی مین ہر وقت
تازہ مانند کروہ آلات منی مین ہوتی ہی روح حیوانی اور روح طبیعی کی آمیزش ہوتی ہی جنکے ذریعہ سے منی کو یہ بات ممکن ہی کہ اپنے موافق مادون کو
جذب کیا کرے پس اُسی سے یعنے اُنہین مادوں سے اعضا جنین کے بنتے ہین - یہ بنا اسوجہ سے ہی کہ بقراط اور جالینوس دونون کو
اعتقاد اس بات کا ہی کہ جنین کے واسطے منی قائم مقام مادہ کے اور قائم مقام اُس فاعل کے ہی جو صورت گری کرے اور خون حیض قائم مقام
مادہ کے ہی چنانچہ ہمنے ابتدا اسے کلام مین اسکو بیان کیا - پھر یہی جھلی سخت ہوتی ہی اور بمنزلہ بچھونے کے ہوتی ہی - اور منی سے اس جھلی مین
اُن سوراخون کے مقام پر جنمین سے خون جنین تک آتا ہی ساکن اور متحرک رگین ایسی پیدا ہوتی ہین جنکے مُنہ متصل ہوتے ہین مُنہ سے اُن
ساکن اور متحرک رگون کے جو رحم مین آئی ہین اور اس خوبی سے اتصال اُن رگون کا ہوتا ہی کہ ساکن رگ کا مُنہ ساکن رگون سے اور شریان سے
شریان کا مُنہ ملجاتا ہی - بعد اسکے یہ ساکن اور متحرک رگین جو رحم مین پیدا ہوئی ہین بعد استقرار نطفہ کے اُنکی جالبندی شروع ہوتی ہی اور بناوٹ اُنمین پیدا ہوتی ہی اور
اُسی جھلی پر گھوم گھوم کر پھیرنے لگتی ہین اور جو مقام بیچ مین اِن دونون کے ہی اُسمین پیچیدہ ہوتی ہین اور اُسی جھلی کو باہر سے محیط
ہوجاتی ہین - پھر ساکن رگین سب جمع ہوکر اُنسے دو ساکن رگین پیدا ہوتی ہین اور اسی طرح شرائین جمع ہوکر اُنسے دو شریان پیدا ہوتی ہین
بعد اُسکے یہ چارون رگین جنین کی ناف تک آتی ہین پھر جب ناف سے تجاوز کرجاتی ہین اور ابھی بہت دور نہین پہونچتی ہین کہ دو رگ
غیر متحرک جمع ہوکر ایک رگ غیر متحرک بنتی ہی اور دو رگ جنندہ ملکر ایک شریان بنجاتی ہی - یہی جھلی جسکی جالبندی ہوچکی جسمین متحرک اور ساکن
رگین فراہم ہوئی ہین مشیمہ کہلاتی ہی - مشیمہ کی طرف حاجت یہ تھی کہ ساکن اور متحرک رگین اُسکے لیے مثل بستر کے یا ٹیک کے بنین اور
اُن رگون کو آفات سے بچائین اور اُنکی بندش کرین اور جنین کو خون حیض سے بذریعہ اُنھین رگون کے جو مشیمہ مین ہین غذا دین اور
جنین تک روح اور خون لطیف جو شرائین مین ہی پہونچائے - کبھی جنین کے اوپر اندر سے دو جھلیان اور پیدا ہوتی ہین ایک کا نام سقاء ہی
اور وہ لفافی ہوتی ہی یعنے پیچیدہ جھلی اور دوسری کا نام سلی ہی سقاء نام جھلی مشیمہ کے علاوہ ہی اور دونون قرن سے رحم کی ملتحم ہوجاتی ہی
یعنے جڑ جاتی ہی شکل مین یہ جھلی لفافہ کے مشابہ ہی - یہ جھلی جنین کے مثانہ تک در آتی ہی منفعت اسکی یہ ہی کہ جنین کے پیشاب کو قبول کرے
سلی جس جھلی کا نام ہی وہ جھلی جنین کو بعد سقاء کے گھیرے ہی - اس جھلی مین وسعت ہی اور گندہ ہی - اسکی احتیاج اسواسطے ہی تاکہ اُن
بخارات کو قبول کرے جو منی سے اور اُس جنین سے اُٹھتے ہین جو بمنزلہ عرق کے پورے سن کے آدمیون مین ہی یا یہ مطلب ہی کہ جو جنین
خلقت مین پورا ہوچکا ہی اُسکے بدن کے بخارات کو قبول کرتی ہی - یہ بیان اُن جھلیون کا تھا جو کہ جنین کو محیط ہوتی ہین اور اُن جھلیون کے
پیدا ہونے کا بیان تھا - اب خود جنین کا پیدا ہونا اُسکا حال یہ ہی جسکو اب ہم بیان کرتے ہین - مین کہتا ہون کہ دونون منی نر و مادہ کی
جسوقت ایک دوسری سے ملی اُن دونون مین بھبولے سے اُٹھتے ہین بسبب حرارت خون کے جسکو ہیچ بجا ناکہنا چاہیے جس طرح کہ گرمی
اور بالزوجت اشیا آگ پر پکائی جائین جب اُنمین جوش آتا ہی اُنمین اسی طرح کے بلبلے پیدا ہوتے ہین پس اُنمین بلبلون مین وہ روح

کو

جمع ہو جاتی ہے جو منی سے ملی ہوئی ہے اور عمق منی میں سما جاتی ہے اور انھیں مل ملون کے باہم مجتمع ہونے سے اس روح کا اجتماع ہوتا ہے۔ پس
اُنکے جمع ہونے سے منی میں ایک تجویف عظیم یعنے بڑی خالی جگہ پیدا ہوتی ہے۔ اور اس تجویف میں مقدار کثیر اس روح کی جمع ہوجاتی ہے اور ظاہر جا
سطح منی پر ایسی صلابت آجاتی ہے کہ روح کا تحلل ہونا ممکن نہیں ہوتا اور روح اور خون انھیں دونوں برتنوں میں جو طرف مشیمہ سے ملے ہیں منی تک
جاری ہوتی ہے پس منی کی تجویف کو بھر دیتی ہے پھر مصورہ قوت منی اور خون سے اعضاے جنین کو پیدا کرتی ہیں پس خالص منی سے وہ پہلے اعضا پیدا ہوتے ہیں
جو دماغ یعنے بھیجہ اور ہڈیاں اور غضروف اور پٹھے اور جھلیاں اور رباطات اور ساکن رگیں اور متحرک رگیں ہیں۔ اور خون حیض سے جگر اور
تمام اعضاے لحمیہ سواے قلب کے پیدا ہوتے ہیں۔ اسلیے [illegible] انھیں کے خون سے پیدا ہوتا ہے پہلے جز جسکی صورت گری قوت مصورہ
کرتی ہے وہ یہی اعضا ہیں جو اصول یعنے جڑ [illegible] اکثر اعضا [illegible] کی ہیں اور یہی اصول دماغ اور قلب اور جگر اور تمام اعضاے لحمیہ ہیں۔ بھیجہ
یعنے دماغ نفس منی سے پیدا ہوتا ہے اور قلب [illegible] انھیں کے [illegible] سے۔ اور جگر ان ساکن رگوں [illegible] سے جو جنین کے بدن میں مشیمہ سے
آتی ہیں۔ ان تینوں اعضا کی پیدایش قریب قریب زمانہ میں سب سے پہلے ہوتی ہے اور وہ زمانہ ایسا قریب ہے [illegible] پہلے اور ایک کو
پیچھے کہنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ بعد اسکے یہ تینوں عضو آخر میں جا کر جدا اور دور دور ہو جاتے ہیں۔ اور ایک بڑی رگ جو چند ساکن رگوں سے
مشیمہ میں ملکر بنی ہے جگر سے جنین کے متصل ہوتی ہے اور [illegible] خون جسکو [illegible] پہونچاتی ہے۔ اور ایک متحرک رگ [illegible] اُن رگوں سے جو مشیمہ میں
چند رگیں ملکر قلب سے متصل ہوتی ہیں اور روح حیوانی [illegible] خون لطیف کو قلب تک پہونچاتی ہیں [illegible] ان اصول اعضا کے تین
فروع بننے شروع ہوتے ہیں پس دماغ سے پٹھوں کے [illegible] اور نخاع نکلتا ہے اور قلب سے بڑی شریان اور جگر سے بڑی رگ اجوف
نکلتی ہے۔ مانا اُس شریان کا جو جنین کی ناف تک آتی ہے قلب جنین سے یہ بڑی شریان عظیم ہے جو پہلے سے اُگ چکی ہے۔ طبیعت نے اس
قلب کا اتصال اس رگ سے اسواسطے تجویز کیا کہ اسکو ہنچو فی اس بات پر نہ تھی کہ اگر یہ رگ محض قلب سے ملتی اور ناف میں لگی ہوتی
شاید کٹ جاتی یا ٹوٹ جاتی بسبب اُس دوری مسافت کے جو ناف اور قلب میں ہے لہذا اُس شریان کو اس رگ سے بھی جوڑ دیا۔ پھر بعد
پیدا ہونے ان اصول اور فروع کے اور بعد پیدا ہونے اُن ہڈیوں کے جو اُنھیں اعضا کو احاطہ کیے ہوے ہیں تاکہ بمنزلہ سپر یا قلعہ کے اُن
اعضا کے واسطے ہوں پھر منی سے استخوان قحف یعنے کھوپڑی پیدا ہوتی ہے اور دماغ کو احاطہ کرتی ہے۔ اور وہ ہڈیاں پیدا ہوتی ہیں جو
نخاع کو محیط ہیں اور سینہ کی پسلیاں جو قلب کو محیط ہیں اور پشت کی پسلیاں کہ جگر کو محیط ہیں۔ پھر بعد اسکے یعنی اُن سب چیزوں کے بنجانے کے بعد
باقی اعضاے بدنی بنتے ہیں۔ لیکن جس عضو کا بننا ان اعضا میں سے زیادہ تر ظاہر ہے وہی عضو ہے جو قلب سے بنتا ہے منجملہ اُن اعضاے اصلی کے
جیسے آلات حس دماغ سے بنتے ہیں اور پھیپھڑہ قلب سے بنتا ہے اور معدہ اور تلی اور ریتہ اور دونوں گردہ جگر سے بنتے ہیں۔ پھر بعد اُسکے
وہ عضو ظاہر ہوتا ہے جو اُن اعضا کے پیچھے بنتا ہے جو سینہ کی تجویف اور شکم کی تجویف میں ہیں۔ اُسکے بعد دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں
اور تمام اعضاے باقیماندہ جو پورے جنین میں ہوتے ہیں بنتے ہیں۔ اور اسوقت سے جنین حرکت کرنا شروع کرتا ہے۔ جنین کے
یہ سب حالات زمانہ ابتدائی وقوع منی سے رحم میں تا وقت پورے ہوجانے خلقت جنین کے ہیں۔ جنین کی صورت کا تصور چار اوقات میں
کیا جاتا ہے پہلا وہ وقت ہے جو تشریح کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ صورت منی کی ابھی اُسپر غالب ہے۔ اور اس وقت جنین کا نام منی
رکھا ہے دوسرا وقت وہ ہے جسوقت یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ منی خون سے بھر گئی ہے مگر دماغ اور قلب اور جگر جنین کے ابھی تمیز نہیں ہوے
اور نہ اُنکی صورتیں بنچکیں ہیں ان [illegible] آچکی ہے اور کسیقدر بڑائی اور مقدار ان دونوں کی ہوچکی ہے اور [illegible] اسوقت اسکا نام جنین رکھتا ہے

مترجم کہتا ہی کہ دو وجہین اسکے جنین نام رکھنے کی ہوسکتی ہین ایک تو یہ کہ اصلی صورت منی اور خون کی چونکہ اسوقت بسبب ڈھکجانے مقدار اور بزرگی کے چھپ جاتی ہی اسواسطے اسکو جنین کہتے ہین اور دوسری وجہ یہ ہی کہ لڑکا جب تک کہ اُسکے اعضاے اصلی اور غیر اصلی رحم مین مصور نہو جائیں لیکن جس مادہ سے ان اعضا کی صورتگری ہوتی ہی اُسکو قابلیت قریبہ ان اعضا کے بننے کی ہوجائے باین نظر اُس مادہ کو یہ کہہ سکتے ہین کہ بچہ اسمین چھپا ہوا ہی یہ کیفیت منی اور خون کی اسی حالت [illegible] موجود ہوتی ہی لہذا بقراط نے اسوقت کا نام جنین رکھا - اور چونکہ بچہ جب تک پیدا نہو رحم مین چھپا رہتا ہی بس تمام اوقات اربعہ تا زمانہ وضع حمل اس نظر سے اُسکو جنین کہہ سکتے ہین لیکن یہ پوشیدگی ایسی ہی کہ تشریح کرنے سے زائل ہوجاتی ہی اسی وجہ سے اس پوشیدگی کی نظر سے اسکا جنین اصطلاحی نام نہین رکھا گیا

متن تیسرا وقت وہ ہی جسوقت صورت دماغ اور قلب اور جگر کی بخوبی ظاہر ہوجائے اور تمام اعضاے باقیماندہ کے نشان اسمین پڑجائین مگر ابھی اُنکی صورت ہی صورت نظر آئے اور بن نہ چکے ہون چوتھا وقت وہ ہی جسمین تمیز اور ظہور تمام اعضا جو ہاتھون اور پاؤن مین ہون ہوجائے بقراط اسوقت جنین کا نام طفل رکھتا ہی **مترجم کہتا ہی** چونکہ اسوقت اعضا بہت نرم اور چکنے ہوتے ہین اور معہذا چھوٹے بھی بہت ہوتے ہین اسی مناسبت سے بقراط نے اسکا اُسوقت طفل نام رکھا ہی اسواسطے کہ طفل نرم اور چکنی چیز کو کہتے ہین اور چھوٹی چیز کو بھی

متن اسلیے کہ جنین اسوقت بخوبی حرکت کرتا ہی اور دونون ہاتھ اپنے ہلاتا ہی اور پاؤن سے ٹھکراتا ہی جنین ان سب اوقات مین زندہ ہی لیکن فرق یہ ہی کہ اسکی حیات پہلے تین وقتون مین مثل نباتات کی حیات کے ہی اور جنین کی مشابہت نباتات سے تین چیز مین ہی ایک یہ کہ جس طرح نباتات کی جڑ ایک طرف جمی ہوئی ہوتی ہی اسی طرح جنین کی بھی جڑ رحم مین اُن ساکن اور متحرک رگون سے جڑی ہوتی ہی جو مشیمہ مین ہین - دوسری مشابہت جنین کو نباتات سے یہ ہی کہ جس طرح گھانس کی شاخین جڑ سے اوپر پھوٹتی ہین اسی طرح جنین کی تین جڑین یعنے دماغ اور قلب اور جگر سے اور اعضا کی شاخین اُگتی ہین - تیسری مشابہت یہ ہی کہ جس طرح نباتات کی دو شاخین نکلتی ہین ایک اوپر کو اُگتی ہی جس سے پتلی پتلی شاخین اور ڈالیان جنکو اغصان کہتے ہین پھیلتی ہین اور دوسری شاخ نبات کی نیچے کی طرف ہوتی ہی جس سے اُسکی جڑین پھیلتی ہین اور ایک جڑ سے کئی جڑین نکل آتی ہین اسی طرح جنین کی بھی ساکن اور متحرک رگون کا حال ہی کچھ اوپر آتی ہین اور کچھ نیچے جاتی ہین - یہ بیان جنین کے اُسوقت کا ہی جب رحم مین ہو اور بیان اُسکے اعضا کا - باقی رہا بیان اُسکے زمانہ صورت کا اور اُسکے تمام ہونے کا اُسکی یہ کیفیت ہی کہ جو بچہ سات مہینہ کا پیدا ہوا گر نر ہو اُسکی صورت تیس دن مین تمام ہوتی ہی اور حرکت ساٹھ دن مین کرنے لگتا ہی اور تمام خلقت اُسکی ایک سو اسی [۱۸۰] دن مین ہوجاتی ہی - اور اگر مادہ بچہ ہو اُسکی صورت پینتیس [۳۵] دن مین تمام ہوتی ہی اور ستر دن مین حرکت کرتا ہی اور تمام خلقت اُسکی دو سو دس [۲۱۰] دن مین ہوتی ہی - جو بچہ نو مہینہ کا پیدا ہوا گر نر ہو صورت اُسکی چالیس [۴۰] دن مین تمام ہوجاتی ہی اور حرکت اسی دن مین کرتا ہی اور تمامی خلقت اُسکی دو سو چالیس [۲۴۰] دن مین ہوتی ہی - اور اگر مادہ ہو صورت اُسکی پینتالیس [۴۵] دن مین پوری ہوتی ہی اور حرکت اُسکو نوّے [۹۰] دن مین ہوتی ہی اور تمامی خلقت دو سو ستر [۲۷۰] دن مین ہوتی ہی - اگر بچہ دس [۱۰] مہینہ کا پیدا ہوا اور نر ہو صورت اُسکی پینتالیس دن مین پوری ہوتی ہی اور حرکت اُسکی نوّے دن مین اور تمامی خلقت اُسکی دو سو ستر [۲۷۰] دن مین ہوتی ہی - اور اگر مادہ ہو صورت اُسکی پچاس [۵۰] دن مین اور حرکت اُسکی سو [۱۰۰] دن مین اور تمامی خلقت تین سو [۳۰۰] دن مین ہوتی ہی - نر کی صورت مادہ کی صورت سے پہلے اسواسطے پوری ہوتی ہی کہ جس منی سے پیدا ہوتا ہی زیادہ قوی اور گرم زیادہ ہوتی ہی بقراط نے بیان کیا ہی کہ اُسنے بہت سی عورتین ایسی دیکھین جنھون نے تیس [۳۰] دن سے پہلے اسقاط کیا تھا اور صورت تمام اعضا کی بن گئی تھی - یہ بھی بقراط نے ذکر کیا ہی

کہ جس بچہ کی صورت پینتیس ۳۵ دن مین بن جاتی ہو اُسکی ولادت دوسَو دس دن مین ہوتی ہو - اور جو صورت کسی زمانہ مین پوری بنجاتی ہو اُسکے دو چند زمانہ مین بچہ حرکت کرنے لگتا ہو مثلاً اگر تیس ۳۰ دن مین صورت بنجائے تو ساٹھ دن مین اور اگر چھتیس ۳۶ دن مین صورت بنجائے ستر دن مین حرکت ہوتی ہو اور حرکت کے سہ چند زمانہ مین ولادت ہوتی ہو پس اگر تیس ۳۰ دن مین صورت پوری ہو ساٹھ دن مین حرکت ہو گی اور ساٹھ کے سہ چند یعنے ایک سَو اسی ۱۸۰ دن مین ولادت ہو گی - اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ اگر بچہ آٹھوین مہینہ پیدا ہو زندہ کیون نہین رہتا اُسکے جواب مین ہم کہینگے کہ اسکے دو سبب ہین ایک تو جسکو حکیم بقراط نے کہا ہو دوسرا وہ سبب جسکو منجمین کہتے ہین - بقراط نے اپنی اُس کتاب مین لکھا ہو جسمین اُس بچہ کا حال بیان کرتا ہو جو آٹھ مہینہ کا ہو کہ جنین ساتوین مہینہ مین اُسکو الٹنا پلٹنا اپنے مقام مین پیدا ہوتا ہو اور اس حرکت سے مطلب اُسکا باہر نکلنا ہوتا ہو - اب اگر اُسمین قوت قوی ہوئی رحم سے باہر نکل آیا اور ولادت ہو گئی اور اگر قوت اُسکی ضعیف ہوئی باہر نہ نکلیگا نہ نکلنے کی وجہ سے اُسکو اضطراب اور بیتاب ہو گا پس اگر ساتوین مہینہ نکلنے کی گنجایش اُسکو نہ ملی نوین اور دسوین مہینہ تک باقی رہیگا اور اس زمانہ مین یہ اضطراب اور بیتابی اُسکی جاتی رہیگی اور جو مرض اور ضرر اُسکو عارض ہوا دو یا تین مہینہ مین رفع ہو جائیگا - اور اگر اسی حالت اضطراب اور بیتابی مین آٹھوین مہینہ پیدا ہو گیا زندہ نہ رہیگا اسلیے کہ ایسے بچہ مین اتنی قوت نہین ہوتی کہ غذا کو پوری ہضم کرے اور اُسکی پرورش ہو سکے - اس بات پر دلیل کہ جنین کو ساتوین مہینہ انقلاب اور اضطراب اور مرض پیدا ہوتا ہو اور بیماری اور بدحالی حاملہ عورتون کو ساتوین مہینہ ہوتی ہو اور آٹھوین مہینے اُنکی گرانی بہت بڑھ جاتی ہو یہ ہو کہ حاملہ عورتون کے حالات بچون کے احوال کے تابع ہوتے ہین اور یہ امراض اور بدحالی حاملہ عورتون کی ساتوان مہینہ گذرنے سے چالیس دن کے بعد گذر جاتی ہو یعنے نوین مہینہ کے لگنے سے دس دن کے بعد اس بات کو خوب جان لینا چاہیے منجمین یہ کہتے ہین کہ بچہ کو پہلے مہینہ مین زحل کی ولایت ہوتی ہو یہ ستارہ نحس ہو اور مادہ اس مہینے مین ساکن غیر متحرک ہوتا ہو - اور دوسرے مہینہ مین مشتری کی اور وہ سعد ہو کہ بچہ کی حرکت کو تمام کرتا ہو اور اُسکی قوت حیوانی بڑھاتا ہو - اور تیسرا مہینہ ولایت مریخ کا ہو اسمین حرارت اور حرکت قوی ہو جاتی ہو - چوتھا مہینہ آفتاب کی ولایت کا ہو یہ بھی نیک ہو اسمین حرکت پوری ہوتی ہو اور قوت حیوانی غضبی بڑھتی ہو اور پانچوان مہینہ ولایت زہرہ کا ہو یہ بھی نیک ہو کہ اُسمین بچہ غذا کے جذب کرنے پر قادر ہوتا ہو اور اُسکے قبول کرنے پر اور اعضا اُسکے قوی اور مضبوط ہو جاتے ہین - چھٹا مہینہ ولایت عطارد کا ہو یہ بھی نیک ہو اسمین اُن چیزون کی قوت بڑھتی ہو جسکو پانچوین مہینہ مین بیان کیا اور کمال ان چیزون کا ہو جاتا ہو - ساتوان مہینہ ولایت قمر کا ہو یہ بھی سعید ہو اسکی طبیعت حرکت پر ہو لہذا مولود اُس مہینے مین باہر نکلنے کا طالب ہوتا ہو پس اگر اس مہینہ مین اپنے مطلوب کو پہونچا اور پیدا ہوا زندہ رہیگا اسلیے کہ سعادت ستارہ کی اسپر غالب ہو اور اگر آٹھوان مہینہ آگیا اور پھر زحل کی ولایت نحس ہین پہونچا اگر اس مہینہ مین پیدا ہو گا زندہ نہ رہیگا اسلیے کہ ولایت نحس کی اسپر غالب ہو - لیکن نوان مہینہ جسپر مشتری غالب ہو بہت نیک ہو اور سعادت اُسکی قوی ہو اُس مہینہ مین پیدا ہو گا نہایت درجہ کمال اور قوت پر ہو گا کہ زندہ رہیگا اور پرورش اُسکی ویسی ہی ہو گی جیسی ولایت نحس اور سعد ستارون کی وقت ولادت کے ہوتی ہو - مترجم کہتا ہو کہ یہ پچھلا فقرہ بہت مجمل ہو اور مراد اس سے وہ احکام ہین جو زایچہ مین طالع وقت کے لحاظ سے کام مین لائے جاتے ہین جنکی بحث اس مقام پر بیان کرنے کی دشواری ہو مگر خلاصہ یہ ہو کہ اگرچہ نوان مہینہ ولایت مشتری کا ہو لیکن اور کواکب کے قران اور محاذات اور دیگر اوضاع جو منجمین لیتے ہین اُن سب کے خیال کرنے سے خوش طالعی مولود کی دیکھی جاتی ہو اور جسکو اعتقاد

نجوم کے جہلیت کا ہی وہ آٹھوین مہینہ کے بچہ کو زندہ رہنے کا سبب اُنھین اوضاع کو تجویز کرتا ہی جو زائچہ مین لکھی جاتی ہین یعنی زحل کی نحوست کی کمی بیشی اور ستارون کی نظرات سے ہو سکتی ہی اور زندہ رہ سکتا ہی - اور نوین مہینہ کا بچہ باوجود سعادت مشتری کے بنظر اوضاع کواکب مذکورہ کے کمزور اور مریض ہو سکتا ہی **متن** یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ جو بچہ نر ہوتا ہی اُسکی پیدایش داہنی طرف سے ہوتی ہی اور حرکت بھی اُسکی داہنی طرف محسوس ہوتی ہی اور مادہ بچہ کی پیدایش بائین طرف سے ہوتی ہی اور حرکت بھی اُسکی اسی طرف محسوس ہوتی ہی - نر بچہ کی داہنی طرف پیدایش اسواسطے ہوئی کہ نر کو احتیاج اس بات کی ہی کہ مزاج اُسکا گرم ہی اور رحم کے داہنی جانب زیادہ گرم اسلیے کہ جگر کے نزدیک ہی - اور چونکہ داہنا حصہ عورت کا جس سے منی نکلکر جاتی ہی وہ بھی اسی سبب سے مزاج مین گرم ہی اور منی بھی اسی طرح گرم اور خشک ہی - مادہ کا بائین طرف پیدا ہونا اُسکی حاجت یہ تھی کہ اُسکا مزاج سرد زیادہ ہو اور بائین جانب رحم کے چونکہ تلی کے قریب ہی زیادہ سرد ہی اور بایان حصہ بھی عورت کا اسی وجہ سے سرد مزاج ہی اور منی بھی اسی سبب سے سرد اور تر ہی - اور جب منی زیادہ گرم اور خشک اور زیادہ گاڑھی ہوگی بچہ نرینہ ہوگا اور جسوقت سرد تر اور پتلی ہوگی بچہ مادہ ہوگا - وہ علامات جنسے دلالت اس بات کی ہوتی ہی کہ عورت نر بچہ کا حمل رکھتی ہی یا مادہ کا اُنکی تفصیل یہ ہی اگر رنگ عورت کا اچھا ہو اور حرکت مین اُسکے سبکی ہو اور داہنی پستان اُسکی بڑی اور ڈھٹنی یعنے سر پستان بھی بڑی ہو اور نبض داہنے ہاتھ کی عظیم یعنے طول عرض عمق مین زیادہ اور سریع بھی ہو یعنے تیز چلتی ہو اور ممتلی بھی ہو یعنے بھری بھری معلوم ہو پس بچہ نرینہ ہی - اور مادہ حمل کی شناخت یہ ہی کہ ان علامات کے مخالف علامات ہون - نفاس یعنے خون ولادت سے اگر لڑکا جنے زیادہ سے زیادہ پچیس ۲۵ دن مین عورت پاک ہو جاتی ہی اور اگر مادہ بچہ جنے پینتیس ۳۵ دن مین - اگر منی مرد کی زیادہ ہو اور قوی ہو بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہی اور اگر منی عورت کی زیادہ اور قوی ہو بچہ کو مان سے مشابہت ہوگی - یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ اکثر اوقات جو عورت توام بچہ جنتی ہی جسکو جوڑیا کہتے ہین دو ہی بچہ ہوتے ہین اور کمتر یہ ہی کہ دو سے زیادہ توام بچہ ہون - مین نے ایک عورت کو دیکھا تین بچہ جنی تھی دو نر اور ایک مادہ - اور ایک شخص کو کہتے سُنا ہی کہ ایک عورت کے چار بچہ ہوے دو نر اور دو مادہ - ایک قوم نے کہا ہی کہ ایک عورت کے پانچ ہوے بطن واحد مین یعنے ایک ہی حمل مین وہی عورت چار برس مین بیس بچہ جنی اور سب زندہ رہے اور یہ بات ممکن ہی مگر مین نے اپنی آنکھ سے اسکو نہین دیکھا اور اسکا سبب یہ ہی کہ رحم مین چار مقام ایسے ہین جو مشابہ نقر اور حفر یعنے گڑھے کے ہین یہ اُن رگون کے منھ ہین جنمین خون حیض جاری ہو کر رحم تک پہونچتا ہی - ایک عورت کا حال مین نے یہ بھی سُنا ہی کہ اُسکا ایک بچہ ساتوین مہینہ پیدا ہوا اور ایک نوین مہینہ اطبا نے گمان کیا کہ سبب اسمین یہ تھا کہ اُس عورت سے بعد حاملہ ہونے کے کسی نے اور جماع کیا تھا - ارسطو نے ذکر کیا ہی کہ ایک عورت حاملہ سال بھر کے بعد ایک گوشت کا ٹکڑہ جنی تھی - یہ سب باتین ایسی ہین کہ انکو مین نے بنظر تقلید یعنے دوسرے کی پیروی سے ذکر کیا ہی مگر حقیقت ان چیزون کی اور دراصل اُنکا سچا ہونا اسکا مجھکو علم نہین ہی انتہادہ واللہ اعلم

باب تیسوان دونون پستان اور اُنکی منفعت کے بیان مین

دونون پستان مرکب اُس گوشت سے ہین جو غدود کی قسم سے نرم سپید مشابہ دودھ کی ماہیت سے ہی اور ساکن اور متحرک رگون سے مرکب ہین جو پیچ در پیچ بطور جال کے بندھی ہوئی دونون پستان مین ہین - دونون پستان سینہ مین رکھی ہوئی ہین اور یہی وضع مناسب اسکے تھی جسکی اُنکی طرف احتیاج ہی اور بہت زینت عورتون کی اُنکے اس طور پر رکھنے سے حاصل ہوئی ہی - حاجت ان دونون کی طرف یہی ہی کہ دودھ کو پیدا کرین جنین جستک پیدا ہو دودھ سے غذا پائے جنین کو دودھ سے غذا پانے کا سبب یہ ہی کہ جنین خون حیض سے غذا پاتا تھا قریب زمانہ سے تھا لہذا احتیاج ایسی غذا تھا

ہو طبیعت میں قریب خون حیض کے ہو اور ایسی چیز یہی دودھ ہے اسلیے کہ دودھ حیض کے خون سے پیدا ہوتا ہے۔ پھر چونکہ خون مذکور کے دودھ بنجانے میں بہت سے نضج اور پختہ ہوجانے کا محتاج تھا لہذا سینہ میں دونون پستان بنائی گئین تاکہ مقام اُنکا دل سے نزدیک ہو وہ دل جو حرارت غریزی کا معدن ہے اور یہی حرارت اُنمین دونون پستان کے اُس خون کے نضج دینے پر اعانت کرے جو پستان میں رگ اجوف سے آتا ہے۔ اُسکے آنے کی یہ صورت ہے کہ رگ اجوف جسوقت بطرف قلب کے چلتی ہے اور اُسمین نفوذ کرکے سینہ تک پہونچتی ہے اور قریب دونون ہنسلیون کے جب پہونچی اُس سے دو شعبہ بڑے بڑے پیدا ہوتے ہین۔ اسی طرح وہ شریان جو ان مقامات کی طرف آتی ہے اُس سے بھی دو متحرک رگین پیدا ہوتی ہین اور دونون ہنسلی کے بیچ مین ہوکر اُترتی ہین تاکہ دونون پستان کے مقام تک پہونچ جاتی ہین پس ہر ایک پستان سے ایک متحرک اور ایک ساکن رگ متصل ہوجاتی ہے اور یہ دونون رگین دونون پستان مین چند قسمون سے تقسیم پاکر اُنمین دونون پستان کے اندر لپٹی ہین اور دونون پستان کے گوشت پر گھوم جاتی ہین پس جو خون کہ دونون پستان تک اُن رگوں مین ہوکر آتا ہے بخوبی نضج پاتا ہے اسکا نضج پانا اس طرح پر ہے کہ یہ خون رگ اجوف مین گذر کر قلب تک چڑھتا ہے اور وہان سے بطرف سینہ کے چڑھتا ہے اور پھر اُترتا ہے اور اُترتے وقت دوبارہ قلب مین ہوکر گذرتا ہے اور سینہ کی حرکت سے ہمیشہ اسکو حرکت رہتی ہے اور پھر جاکے دونون پستان مین داخل ہوتا ہے اور اُنمین پہونچ کر انھین رگون کے بیچ اور گھاو مین دوڑتا ہے اور پھرتا ہے اور دیر تک اُسکا ٹھہرنا اسکی آمد و رفت مین اس مقام پر ہوتا ہے اسی وجہ سے غایت نضج کو پہونچتا ہے یعنے خوب پک جاتا ہے اور قریب طبیعت دودھ اسکا استحالہ اور تغیر ہو جاتا ہے۔ پھر ان رگون سے دونون پستان کے گوشت مین رزیس کرتا ہے۔ دونون پستانون کے گوشت مین بہت سے سوراخ ہین وہان پر جب یہ ٹھہرتا ہے اُسوقت پورا تغیر اسکا جوہر پستان کی طرف ہوتا ہے پس یہ دودھ بنجاتا ہے۔ اسلیے کہ طبیعت گوشت پستان کی مثل طبیعت دودھ کے ہے پس یہی غذا ہے مناسب جنین کے واسطے ہوجاتا ہے جس طرح جگر عصارۂ غذا کو جوہر خون کی طرف پھیر دیتا ہے پس وہ خون غذا تمام اعضاے بدنی کے واسطے ہوجاتا ہے خصوصاً اُن اعضا کے واسطے جو لحمی ہین یعنے جنکی طبیعت گوشت سے بنی ہے۔ دلیل اس بات پر کہ دودھ خون حیض ہی سے پیدا ہوتا ہے اور اس بات پر دلیل کہ رحم اور دونون پستان مین مشارکت ہے یہ ہے کہ جب تک بچہ دودھ پیتا رہتا ہے خون حیض کی آمد بند رہتی ہے اور یہ بھی دلیل ہے کہ عورت کے دونون پستان لاغر ہوجاتی ہین جسوقت بچہ کا اسقاط اُسکو عارض ہو جیسا بقراط نے اپنی کتاب فصول مین کہا ہے جسوقت ایک پستان کسی عورت کی لاغر ہوجائے اور توام سے وہ حاملہ ہو ایک جنین کو منجملہ دونون کے گرادے گی پھر اگر داہنی پستان لاغر ہوئی ہو نر بچہ کا اسقاط کریگی اور اگر بائین پستان لاغر ہوجائے مادہ بچہ کا اسقاط کریگی یہ بیان دونون پستان اور اُنکے منافع کا تھا اسکو جاننا چاہیے

باب چھتیسوان انثیین اور اوعیۂ منی اور اُنکے منافع کے بیان مین

انثیین یہ دو آلہ مین منی کے پیدا کرنے کے اسی واسطے ایسے گوشت سے مرکب کیے گئے جو غددی اور سپید ہے۔ یہ گوشت سپید اور سپلا ہے جسمین بہت سوراخ ہین اور ہر ایک بیضہ پر ایک جھلی بھی لپٹی ہے جسکی پیدایش صفاق نام جھلی سے ہوئی ہے اور قطن یعنی تہیگاہ کے مقام سے یہ دونون جھلیان جس مقام سے پیدا ہوکر چلی ہین تنگ اور چھوٹی ہوتی ہین پھر ہمیشہ کشادہ ہوتے ہوتے تا اینکہ دونون خصیون کو ڈھانپتی ہین تاہر ایک حصہ مین ایک رگ ساکن دونون گردون سے آتی ہے جس سے وہ خون پہونچتا ہے ان دونون مین جو مادہ منی کا ہے۔ پھر جب دونون رگین ان دونون خصیون سے ملتی ہین ہر ایک رگ کے ہر حصہ مین بہت سی قسمین پیدا ہوجاتی ہین۔ اسی طرح ان دونون مین دو شریان بھی اُس شریان سے نکلتی ہین جو پشت پر رکھی ہین۔ ان دونون متحرک رگون کی بھی دونون خصیون مین بہت سی قسمین ہوجاتی ہین

جیسے اُن دونون ساکن رگون کی قسمین ہوئی تھین - پھر ان دونون رگون کی قسمون سے جو متحرک اور ساکن ہین پیچ در پیچ اور کج ہو کر بہت سے پھیرے مختلف وضع کے بناتے ہین اور ایک رگ دوسری پر پھر پھر کر لیٹ جاتی ہی - جو خون کہ مادہ منی کا ہی جب انثیین کی طرف چلتا ہی اثنائے راہ مین بھی اُسکو بہت سا تغیر طبیعت منی کی طرف ہو لیتا ہی پھر جب ان رگون کی اقسام مین پہونچتا ہی اور انکے پیچدار مقامات اور جگہون مین گھومتا ہی اور دیر تک ٹھہرتا ہی تب اسکا نضج اور اسکی پختگی بخوبی ہو جاتی ہی اور ایسا سپید ہو جاتا ہی جسکو صلاحیت منی بنجانے کی ہو - بعد اسکے یہ خون ان رگون سے دونون خصیون کے گوشت پر گرتا ہی اور اُس گوشت کے سوراخون مین اور اُسکے ڈھیلے مقامات مین در آتا ہی اب یہ دونون خصیہ اُس خون کو اپنی طبیعت کی طرف پورا پورا پھیر لاتے ہین اور اپنی حرارت سے اُسمین نضج کامل دیتے ہین تب جا کر وہ خون بشدت سپید ہو جاتا ہی اور گاڑھا بالزوجت ہو کر مناسب نطفہ پیدا کرنے کی ہو جاتا ہی جس طرح خون حیض کا دونون پستان مین دودھ بنکر غذا اسے مناسب جنین کی بن جاتا ہی - انثیین کے جسم سے دو ظرف ایسے پیدا ہوتے ہین جو اپنے جوہر ذاتی مین انثیین سے مشابہ ہوتے ہین - انثیین انھین دونون ظرفون مین ہو کر منی کو قضیب تک گراتے ہین جس طرح عورتون مین دونون بیضون کی راہ سے رحم مین منی گرائی جاتی ہی - انھین دونون ظرفون کا نام وعاء منی ہی - یہی دونون وعاء ہر حیوان کے بدن میں لانبے ہوتے ہین اسکا سبب یہ ہی کہ یہ دونون جس مقام سے پیدا ہوتے ہین اُسکو انثیین سے دوری ہی - اور یہ دونون وعاء پیڑو کی دونون ہڈی تک پہونچکر پھر نیچے کو قضیب تک اُترتے ہین - یہی دونون وعاء مردون مین ایسے ہین کہ جنکی تجویف یعنے خالی جگہ اندرونی وسیع ہوتی ہی اور جوہر ان دونون کا سخت باصلابت ہوتا ہی - انکی طولانی ہونے کا سبب یہ ہی کہ حاجت یہ تھی کہ نضج اور پختگی منی کی بڑھے اور اُسکا غلیظ اور بالزوجت ہونا مستحکم اور استوار ہو جائے - انکی تجویف کا کشادہ ہونا اسواسطے تجویز کیا گیا تاکہ منی کا نفوذ انمین بآسانی قضیب تک ہو جائے اور قضیب سے رحم تک انکا جرم سخت اسواسطے بنایا گیا تاکہ طول مسافت مین کٹ پھٹ نہ جائین - اوعیۂ منی عورتون مین برخلاف مردون کے بنائے گئے یعنے چھوٹے اور تنگ اور نرم پیدا کیے گئے - کوتاہی کا سبب یہ ہی کہ انمین حاجت اسکی تھی کہ منی کی ریزش باہر تک اُنسے ہو بلکہ وہ ریزش انھین دونون کے مقام پر ہو جاتی ہی - تنگی اُن دونون مین اسواسطے تجویز ہوئی کہ مادہ کی منی پتلی ہوتی ہی پس تنگ راہون مین بھی جلدی نفوذ کر سکتی ہی - نرمی اُنمین اسواسطے رکھی گئی چونکہ مسافت اُن کی کم تھی پس محتاج اُس سختی کی نہ تھی جو اُنکو کٹنے وغیرہ سے محفوظ رکھے یہ بیان انثیین اور اوعیۂ منی کا تھا اسکو جاننا چاہیے

باب سینتیسواں قضیب یعنی آلۂ ذکر کے بیان مین

قضیب ایک جسم عصبی ہی یعنے پٹھہ کی قسم سے ہی گول ہی اسکے اندر خالی ہی کوئی رطوبت اسکے اندر نہین ہی - اسکا مقام پیدایش وہی ہڈیان ہین جو پیڑو کی ہڈیون کے نام سے مشہور ہین - قضیب کے دونون پہلو مین دو عضلہ ہین ایک دوسرے کے مقابل ہی - قضیب کی حاجت بہ راہ دو منفعت کے تھی ایک حاجت جو طبیعت کے قصد اولی سے متعلق ہی اور یہ حاجت منی کا نفوذ کرنا اوعیۂ منی کی طرف سے رحم تک اسی غرض کی نظر سے ہی جوہر اسکا عصبی بنایا گیا تاکہ حس لمس قضیب سے بخوبی حاصل ہو - اور اس حس کے حاصل ہونے سے آدمی کو جماع کی لذت ملیگی - قضیب کے اندر رطوبت سے خالی اسواسطے پیدا کیا گیا تاکہ اسکی تجویف اور اندرونی جگہ خالی مین بروقت جماع کے ریح بھر جایا کرے یہ وہ ریح ہی نفخ پیدا کرنے والی جو قضیب کو پھیلا دیتی ہی اور اُسکو بڑا کر دیتی ہی اور اُسکو سیدھا کھڑا کرتی ہی تاکہ اُسکا داخل کرنا رحم مین ممکن ہو جائے اسی فعل قضیب کو انعاظ کہتے ہین - دونون پہلو مین اسکے دو بڑی رگین اور دو عضلہ متقابل اسواسطے بنائے گئے تاکہ قضیب کو

دو مخالف جہتون کی طرف بروقت جماع کے کشش کرین اس کشش سے اسکا مجرا اور سوراخ سیدھا ہوجائے اور اسی کشش کے ہمراہ اوعیۂ منی مین بھی کشش پیدا ہو کہ وہ کشادہ ہوجائین اور انمین نفوذ منی کا سرعت اور سہولت ہوجائے - دوسری منفعت جسکا قصد بنظر اول نہین ہے بلکہ طبیعت اسکو بقصد ثانی چاہتی ہے وہ یہ ہے - کہ چونکہ مثانہ مجرے منی کے قریب رکھا ہوا تھا لہذا طبیعت نے مخرج پیشاب کا اسی مجرے منی سے بنایا پس اسی سبب سے مثانہ کی گردن اونچی کرکے مقعد کے مقام سے اس جگہ تک جہان سے آلۂ ذکر پیدا ہوتا ہے - اسکی تفصیل یہ ہے کہ مردون مین طبیعت نے مثانہ کی گردن مین ایک لانبی زیادتی پیدا کی کہ اسکا کنارہ اس مقام تک منتہی ہو جہان یہ تحویل قضیب کی ہے - پیشاب کا مجرا عورتوں میں ایسا ہوا کہ چونکہ امین قضیب نہ تھا لہذا اُسکے مثانہ کی گردن میں یہ زیادتی نہین پیدا کی گئی لیکن عورتون کے مثانہ کی گردن فرج کے کنارہ تک پہونچائی گئی کہ اسی جگہ سے انکا پیشاب گرتا ہے یہ بیان اعضاے تناسل نر اور مادہ کا تھا جو اسطرح کا مذکور ہوا لیکن آلات تناسل اپنی شکلون مین اور اپنے جوہر بدنی مین مختلف ہوتے ہین چنانچہ دونون بیضہ عورتون کے گول اور سخت ہوتے ہین اور مردون کے لانبے اور نرم ہوتے ہین - اوعیۂ منی مردون کے لانبے اور سخت ہوتے ہین اور عورتون کے چھوٹے اور نرم ہوتے ہین - قضیب مردون کا لانبا اور سخت ہوتا ہے - اور گردن رحم کی عورتون مین نرم اور چھوٹی ہوتی ہے بنظر مردون مین فزونی مقام مانی کے قائم مقام قلفہ یعنے ڈنڈی ذکر مردون کے ہوتا ہے یہی بیان قضیب اور اسکے منافع کا تھا اور یہ آخری کلام اعضاے مرکبہ مین ہے تمام ہوا تیسرا مقالہ جز اول کتاب کامل الصناعہ کا مترجم کہتا ہے اس مقام تک مصنف نے اعضاے مرکبہ کا حال مسلسل بیان کیا اب اسکے بعد کچھ مضامین مختلف منافع اعضاے مرکبہ مین لکھتا ہے اور مترجمین کتب یونانی سے نقل کرتا ہے جسکی نقل نسخہ موجودہ مطبوعہ مصر مین تمام تفاوت پایا گیا ہے اور عبارت بے ربط ہوگئی ہے متن تیسرے جلد مین پہلے مقالہ کی تفسیر یحییٰ نحوی کتاب ج منافع مین اعضا کے کچھ اختلال عبارت کا پایا گیا ہے جو یونانی زبان سے عربی کرنے والون کی طرف منسوب ہوگا - نص ج کی یہ ہے کہ ابن زرعہ نے اپنی تالیف مین اور جوامع یحییٰ مین بھی اور صحیحہ مین اسطرح پر ہے - کہ ج نے کہا ہے حنجرہ کے اندر ایک جرم ہے جسکی شکل مشابہ لسان المزمار کے ہے لیکن جوہر اُس جرم کا اسکی نظیر تمام بدن مین کوئی نہین ہے - اور یہ اسطرح پر ہے کہ یہ جرم مرکب جھلی اور چربی اور اُس گوشت نرم سے ہے جو قسم غددی سے ہے - پھر اسکے بعد اُسی نے کہا ہے کہ مین اب منافع اُسکے اجزا کے یعنے اجزاے حنجرہ کے بیان کرتا ہون اور کہتا ہون کہ حنجرہ کے اندر اُس مقام مین جہان پر ہوا کا گذر اندر اور باہر ہوتا ہے ایک جرم ہے کہ جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور جسکو مین پہلے کہہ چکا ہون کہ تمام اعضاے بدنی مین اُسکا نظیر نہین ہے نہ بہ اعتبار جوہر اصلی کے اور نہ شکل مین - اور اس جرم کا حال مین نے کتاب الصوت مین لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ پہلا آلہ آواز کا ہے اور اشرف تمام آلات صوت مین ہے - اور اب مین اُسکا حال اسقدر بیان کرتا ہون جسکی حاجت شناخت کی اُسی قدر ہے جس مقدار کو مین بیان کرونگا - پس مین کہتا ہون کہ اگر اس جرم کو نیچے اور اوپر سے اور نیچے سے دیکھا جائے مشابہ لسان المزمار کے معلوم ہوگا - اور نیچے سے میری مراد وہ مقام ہے جہان پر حنجرہ قصبۂ ریہ کی ملاقات کرتا ہے اور اُس سے ملجاتا ہے اور اوپر سے میری مراد حنجرہ کا منھ ہے جسکو التیام تیسری اور پہلی غضروف سے ہے جو اسی مقام تک پہونچا ہے - مناسب یہ ہے کہ اس جرم کو تشبیہ لسان المزمار سے نہ دیجائے بلکہ لسان المزمار کی تشبیہ اس جرم سے دیجائے اسلیے کہ ہیئت صنعت پر مقدم ہے پس جب کہ یہ جرم ایک فعل افعال خلقت سے ہے اور لسان المزمار استنباط صناعت سے ہے یعنی انسان کی دستکاری سے بنا ہے - لسان المزمار اگر مثل اس جرم کے ٹھیک ٹھیک بنایا جائے اور جس حکیم نے لسان المزمار کو پہلے پہل نکالا تھا

ایک مرد حکیم تھا جو افعال خلقت کو پہچانتا تھا اور اس بات پر قادر تھا کہ اختراع میں خلقت کی پیروی کرے - مشاہدہ اور معائنہ اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ مزمار مین فائدہ فقط اُسکی زبان سے ہوتا ہی - کسیکو مناسبت نہیں ہی کہ میرے اس قول کا سبب اُس سے پوچھے اسلیے کہ مین نے بھی پسند کیا ہی کہ جو سبب اسمین ہی اُسکو کتاب بصوت مین بیان کرون اُس کتاب مین بھی مین نے بیان کیا ہی کہ آواز کی پیدایش درست نہین ہوتی ہی جب تک کہ اُسکے مجری مین تنگی نہ آجائے اسکا سبب یہ ہی کہ اگر سوراخ حنجرہ کا کھلا ہو اسمین کشادگی بدرجہ غایت ہوگی - اور اس کشادگی کا سبب یہ ہی کہ دونون پہلے غضروف ڈھیلے او متفرق ہونگے ایک دوسرے سے کھلا ہوا اور جدا ہوگا - تیسرا غضروف بھی کھلا ہوگا کہ آواز کا پیدا ہونا ممکن نہوگا لیکن اگر ہوا بنرمی نکلے اس نکلنے سے وہ سانس پیدا ہوگی جسکے ساتھ آواز نہین ہوتی - اور اگر ہوا کا نکلنا بشدت ہو اُس سے وہ تنفس بنےگا جسکا صعداء نام رکھا گیا ہی یعنے گہری سانس آواز کا پیدا ہونا محتاج اس بات کا ضرور ہی کہ سینہ سے بہت سی ہوا دفعۃً چڑھے اور اسکی بھی اسمین حاجت ہی کہ سینہ مین اسکے نکلنے کی راہ تنگ ہو اور فقط راہ کی تنگی پر بھی کفایت نہین ہی بدون اسکے کہ ابتداے خروج ہوا مین کشادگی ہو اور پھر تھوڑی تھوڑی تنگی اگر خوب تنگ ہوجائے اور پھر تھوڑی تھوڑی کشادگی آنے لگے - یہی حال طبق حنجرہ کا اُسکی خلقت مین ہی - اس طبق کی حاجت اسواسطے تھی تاکہ آواز پیدا کرے - اور فقط آواز ہی پیدا کرنے کی حاجت نہ تھی بلکہ کبھی اسکی حاجت سانس کے روکنے اور بند کرنے مین بھی تھی اور مراد سانس کے روکنے سے فقط حبس دم نہین ہی بلکہ حبس دم بھی ہو اور اُسکے ساتھ سینہ بھی ہر طرف سے سمٹے اور جو عضل پسلیون پر ہین اور عضل شراسیف کے نیچے ہیں سب تن جائین - جب ایسا ہوگا پھر تمام سینہ اور جو عضل کہ حنجرہ پر چسپیدہ ہوتا ہی سب کو حرکت قوی اور شدید ہوگی اس سبب سے کہ جو عضل حنجرہ پر پورا اٹھ جاتا ہی اُسکی حرکت سینہ کی حرکت کی مقاومت کرتی ہی یعنے اسکے مقابل جاتی ہی اور جس ہوا کو سینہ بقوت باہر کی طرف دفع کرتا ہی اور نکالتا ہی اُسکو بقوت منع کرتی ہی - اور یہ مقابلہ اسی طرح پر ہوتا ہی کہ یہ عضل مذکور اسکو جبکہ تیسرا غضروف منجملہ غضروف نماے حنجرہ کے ملا دیتا ہی اور اسکو بند کر دیتا ہی طبقہ حنجرہ کے واسطے عضل مین بڑی منفعت ہی وہ یہ ہی کہ اجزا اسی عضل کے ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہوجاتے ہین جو اجزا داہنے طرف ہین وہ داہنے اجزا کے ساتھ اور بائین طرف کے اجزا بائین طرف کے ساتھ تا انکہ بعض اجزا بعض سے چسپیدہ ہوکر حنجرہ کے مجرے کو بند کر دیتے ہین اور اُسپر پورے بیٹھ جاتے ہین اگرچہ تھوڑا سا مقام بند نہین ہوتا خصوصاً اُس حیوان کے حنجرہ کا جسکا حنجرہ زیادہ کشادہ ہو اور یہ وہ حیوان ہی جسکی آواز قوی ہو بنابر اُس طریقہ کے جسکو ہمنے اس طرح پر بیان کیا ہی کہ یہ نہین کہا گیا اور نہ اس سے سستی کی گئی - مگر ہر ایک جانب حنجرہ مین بہت سے سوراخ تجویف عظیم تک گئے گئے ہین یعنے اُس مقام تک جو خالی جگہ حنجرہ مین ہی - اور جب تک ہوا کشادہ جگہ مین نکلتی بڑھتی ہی اُسوقت تک اس تجویف مین کسیقدر ہوا پہونچتی ہی پھر جسوقت مجرا ہوا کا چسپیدہ ہوگیا اور ہوا گھٹ کر رہ گئی دونون طرف حنجرہ کے بہت زور سے دفع ہوگی اور اُن دونون سوراخون کو کھول دیگی جو بند ہوگئے تھے بسبب اُنکی دونون بالاڑھون کے ملجانے کے کہ ایک کی باڑھ دوسرے پر چسپیدہ ہوگئی تھی انھین دونون باڑھون کا ملجانا سبب غلطی مین پڑنے کا تھا بعض قدماے اصحاب تشریح کے واسطے - اسلیے کہ اُن لوگون پر شناخت ان دو سوراخون کی مخفی تھی اور اسپر اُنکو اطلاع نہین ہوئی تھی - جسوقت وہ خالی جگہ اور تجویف کہ جو ہر ایک طرف دونون جانب حنجرہ کے ہی ہوا سے بھر جائے واجب ہوتا ہی کہ جرم طبق حنجرہ کھنچے اور اُسکو با استواری بند کردے - یہ وہ بات تھی جسکا بیان ہمکو استواری طبق حنجرہ کرتا تھا - ہم اس طبق کو نہایت درجہ استواری اور درستی مین پاتے ہین کہ اپنی شکل مین اور اپنے بڑے ہونے مین اور اپنی وضع اور نہایت مین

اپنے سوراخوں مین ہرطرح سے اسکو استواری اور درستی ہوتا بلکہ جسقدر توجہ اسکے ترسے ہونے کا ہوکہ جسکی وجہ سے یہ لینس کو بدکر سے اسقدر اسکی بڑائی دیکھی جاتی ہو۔ چنانچہ ہم اسکو ایسا پاتے ہین کہ جب اس حلق مین ورم آجاتا ہو پھر بھی سنبہ کرتا ہو اگر کوئی شخص اسکو چھوٹا توہم کرے اور جتنا ہو اُس سے کم تجویز کرے اسکی مقدار معتدل سے بہت کم مقدار اسکی خیال کرے حیوان کی آواز مفقود ہوجائے۔ اور اگر تھوڑا سا کم تجویز کرے اُتنی ہی آواز کم ہوجائیگی اور خراب ہوجائیگی۔ اور ضرور یہ بات ہو کہ طبق حنجرہ اپنی مقدار معتدل سے نہ کم ہو اور نہ زیادہ ہو۔ اسی طرح اگر اس طبق کو اس مقام پر نہ فرض کریں جہان پر یہ ہو یا اسکے سوراخون کو بیچ موجودہ حالت کے توہم کرے ساری صنعت اُسکی باطل ہوجائیگی۔ یہ دونون سوراخ جیسے مین پہلے کہہ چکا ہون دونون جانب مین طبق حنجرہ کے طول مین دراز ہوے ہین کہ اوپر سے نیچے تک آئے ہین۔ یہ دونون تنگ خط ہین لیکن درحقیقت تنگ نہین ہین بلکہ دیکھنے مین تنگ نظر آتے ہین اسلیے کہ ہر ایک کی دونون باڑھین تیلی ہیں سو دو جھلیون سے مشابہ ہین جو دونون ایک دوسرے پر چسپیدہ ہین۔ اور اُس تجویف کو لازم ہین جہان تک یہ سوراخ گئے ہین پس یہ تجویف اسی سبب سے قبل اسکے کہ دونون باڑھین جدا ہون اور متفرق ہون مشابہ جالی کے نظر آتی ہو اور اُسکو مشابہت جال سے زیادہ ہو بہ نسبت سوراخ دار ہونے کے۔ پھر جب اُسکی دونون باڑھین جدا ہوگئین اُسوقت سوراخ ظاہر ہوجاتے ہین اور وہ تجویف بھی کھل جاتی ہو جسمین سوراخون نے نفوذ کیا ہو۔ ہرگاہ کہ ہر ایک دو سوراخون کا جو داہنے بائین طبق حنجرہ کے ہو اس کیفیت پر ہو جسکو مین نے بیان کیا ہوا اُسمین گذرتی ہو پس سواے ہوا کے اور کوئی چیز اُسمین داخل نہین ہوتی ایسی چیز کہ جسکے ہمراہ کوئی اور سبب ہو جسکی جہت سے کھولنا طبق حنجرہ کا ممکن ہو اور پہونچنا اُسکا اُس تجویف تک جسمین اسی ہوا نے نفوذ کیا ہو ممکن ہوتا اینکہ طبق حنجرہ کو بھر دے **مترجم کہتا ہو** اس عبارت مین جو لفظ بلفظ قول جالینوس کا ہو جس سے حرف جیم کی طرف اشارہ چلا آتا ہو خاص اس فقرہ مین ایسی بے ربطی ہوگئی ہو کہ ترجمہ کا پڑھنے والا شاید مطلب سمجھ نہ سکے لہذا مین نے جسقدر اسکا مطلب سمجھا ہو اپنی تقریر مین جداگانہ بدون پابندی ترجمہ کے بیان کرتا ہون مطلب جالینوس کا یہ ہو کہ ہوا نیچے سے اوپر ہوکر حنجرہ مین چڑھتی ہو اور اُسکے ساتھ کوئی اور چیز نہین چڑھنے پاتی اور اس ہوا کے چڑھنے مین طبق حنجرہ ایک ایسا سبب ہو جس سے حنجرہ کا کھل جانا اور ہوا کا اُس تجویف تک پہونچنا جہانتک یہ تجویف گئی ہو ممکن ہوتا ہو اور ہوا وہان پر پہونچکر اس تجویف کو بھر دیتی ہو پس حاصل مطلب قول جالینوس کا یہ ہوا کہ طبق حنجرہ سبب حنجرہ کے کھل جانے کا ہو بروقت ہوا کے آنے کے یہی مطلب اس فقرہ کا میری سمجھ مین آیا ہو واللہ اعلم **متن** جسوقت ہوا نیچے سے بقوت دفع ہوئی اور اوپر سے اُسکے نکلنے کا کوئی مانع ہوا اسی سبب اُسکو آگے چلا آنا ممکن نہوگا اُسی جگہ پھر ہوا چکر کھائیگی اور گھوم جائیگی اور پلٹ کر دونون طرف مجراے حنجرہ کے پلٹیگی اور حنجرہ کو بقوت شدید دفع کریگی پس دونون سوراخون کے منھ پر جو جھلیون کی قسم سے ہو اُنکو بطرف اُن دونون تجویفون کے ہٹائیگی جنمین ہوا نفوذ کرتی ہو اسلیے کہ مجرا اُن جھلیون کا براہ طبیعت اُسی تجویف کی طرف ہوا ہو پس باطن طبق حنجرہ کو بھر دیگی اُسمین نفخ پیدا کریگی کہ پھول جائیگا اور جب ایسا کریگی یہ بات لازم آئیگی کہ باضطرار مجرا حنجرہ کا باستواری بند ہوجائے۔ جرم طبق حنجرہ کا جھلی کے طبقہ سے بنایا گیا تاکہ بروقت بھرنے ہوا کے پھٹ نہ جائے اور متفرق نہو جائے اور نہ اُسمین کسیقدر شگاف ظاہر ہو۔ اور نہ اُسکو حنجرہ کا وہ ضرر پہونچے جسوقت نہ وہ اپنی خوگرفتہ حرکتون کو کرے مثلاً کشادہ ہوا اور پھیلے ایک مرتبہ تو حنجرہ کا یہ حال ہو اور ایک مرتبہ سمٹے اور ایک مرتبہ تنگ ہوجائے جرم اس طبق کا تنگ بنایا گیا اور نقط تری پر کمی نہین کی گئی بلکہ بالزوجت اور چکنا بنایا گیا تاکہ تر رہے اور رطوبت طبعی حنجرہ کو تر کرتی ہے

اور ہر وقت نم رہے اور کسی اور رطوبت کی اسکو احتیاج نہو کہ خارج سے اُس رطوبت کی مدد چاہیے جس طرح رطوبت خارجی کا محتاج لسان المزمار
ہوتا ہی جو ہمیشہ خشک رہتا ہی۔ اسکی رطوبت چپکتی ہوئی اور چکنی اسواسطے بنائی گئی تاکہ خرچ نہو جائے اور جلدی انحلال یعنی فنا اس رطوبت کا
نہو جائے اور نہ متفرق ہو جائے۔ اسلیے کہ جو رطوبت بنظر اپنی ماہیت کے پتلی ہوتی ہی جلدی فنا ہو جاتی ہی۔ اور بخار ہو کر اڑجاتی ہی پس
جلدی سوکھ جاتی ہی اور نابدید ہو جاتی ہی اور بھی رطوبت جو پتلی ہو اسکے اجزا بھی الگ الگ ہو جاتے ہین اور متفرق ہو جاتے ہین اور مثل
رطوبت بالزوجت اور چکنی کے دیر تک نہیں ٹھہرتی۔ خصوصاً اگر وہ مجرا جسمین یہ رطوبت رقیقہ ڈالی گئی ہو سیدھا کھڑا ہو لیکن جو رطوبت
چپکتی ہوئی اور چکنی ہی وہ دیر تک ٹھہرتی ہی بدون اسکے کہ اسکے چھوٹے چھوٹے اجزا بن جائین اور وہ متفرق ہو جائے اور جلدی خشک بھی
نہین ہوتی۔ پس اگر ایسی احتیاط درصورت رعایت کی ہیئت حنجرہ مین نہ کیجائے اور تمام حالات مین حنجرہ کے یہ احتیاط ہوتی اور یہ رطوبت
بالزوجت اور چکنی اسکے واسطے مہیا کیجاتی ہی البتہ حنجرہ خشک ہوجایا کرتا اور اسکے خشک ہونے سے خرابی ناین وجہ پیدا ہوتی کہ
طبق حنجرہ کا اور زیادہ سرا سے حنجرہ جلدی جلدی خشک ہوجایا کرتے چنانچہ حنجرہ کا حال اسی طرح کا ہم پاتے ہین بعض اوقات مین
جب اسباب تو دو ایسے پیدا ہوتے ہین جنسے مجرا افعال طبیعہ مین فساد پیدا ہوتا ہی۔ ازین قبیل یہ بھی ہی کہ آدمیون کو تپ محرقہ
عارض ہو۔ یا جو لوگ سخت گرمیون مین ایسا تعب ناک سفر کرین جس سے اُنکو ایذا بہت پہونچے ایسے لوگون کو کلام کرنا ممکن نہین ہوتا
جب تک اپنی حلق تر نہ کرلین۔ یہ جسقدر ہمنے بیان کیا طبق حنجرہ کا ایسا حال ہی جسمین کفایت ہی۔ یہان تک ذکر منافع اُس جرم کا تھا
جو شبیہ لسان المزمار کے ہی اور یہان سے آخر تک اُس مقام کے جواب مین لکھونگا بیان قصبۂ ریہ کی منفعتون کا ہوگا۔ بعد اسکے
پھر جالینوس نے کہا بعد اُس کلام کے جو عضل حنجرہ مین کرچکا ہی۔ مین نہین گمان کرتا اس بات کا کہ جو شخص عضل حنجرہ کی اس طرح
شناخت کرلے جس طرح پر مین نے لکھی ہی پھر اُسکو کچھ تعجب باقی رہے یا پھر کچھ وہ بحث کرنے لگے جیسا تعجب عام لوگ کرتے ہین یا
جیسا تعجب اُن طبیبون اور فلاسفہ نے کیا ہی جو ہمسے پہلے گذر چکے ہین۔ اور نہ مجھے گمان ہی کہ میری کتاب کا پڑھنے والا اُس
سبب مین بحث کرے جسکی وجہ سے بروقت نوالہ اُتارنے کے رطوبت مذکورہ کا نفع مری کو پہونچتا ہی اور قصبۂ ریہ مین نہین پہونچتا ہی
اُن لوگون نے یعنے حکماے سابقین نے گمان کیا ہی کہ سبب اسمین اُس عضل کی طرف سے ہی جو زبان کی جڑ مین ہی۔ اُنکا یہ گمان ہی کہ
چونکہ یہ عضل حنجرہ کو بروقت نوالہ اُتارنے کے چڑھتا ہی اور طبق حنجرہ تک اُونچا ہوتا ہی۔ اور یہ اس طرح پر ہوتا ہی کہ حنجرہ باستواری پیچیدہ
ہوجاتا ہی یہان تک کہ جس ہوا کو سینہ بقوت اور شدت دفع کرتا ہی اُس ہوا مین بھی یہ طاقت نہین ہی کہ حنجرہ کو کھول دے۔ پس مناسب
نہین ہی کہ کسی اور سبب کی شناخت طلب کیجائے سواے اُس سبب کے جسکے ہونے سے پی ہوئی چیز پھیپھڑے تک نہین اُترتی۔
اُن لوگون کو لائق یہی تھا (جب کہ حنجرہ بہت پتلا ہوچکا ہی اور اُسمین ایک گڑھا اور خالی جگہ ایسی بن چکی ہی جسکا باضطرار خلقت طبق
حنجرہ کی اور منفعت اُسکی لازم ہوا ہی چنانچہ مین نے کتاب الصوت مین بیان کیا ہی) کہ فکر کرتے اور نظر کرتے اس بات مین کہ کھانے اور
پینے والی چیزون کو کون سبب مانع اسکا ہی کہ قصبۂ ریہ مین نہین واقع ہونے دیتا ہی۔ اس نظر کرنے سے اُنکو علم اس بات کا ہوجاتا کہ
طبق حنجرہ مثل کاگ یا ڈاٹ کے حنجرہ کے مُنھ کے واسطے بنایا گیا بسبب اسی امر کے کہ کھانے پینے کی چیزین قصبۂ ریہ مین نہ گرنے پائین
یہ طبق حنجرہ تمام اوقات مین سانس لینے کے کھڑا اور سیدھا رہتا ہی اور بروقت ازدراد یعنے نوالہ اُتارنے یا گھونٹ اُتارنے کے حنجرہ پر
گر پڑتا ہی اور اُسکو بند کردیتا ہی۔ اُسکی صورت یہ ہی کہ جو چیز حلق مین اُتاری جاتی ہی پہلے اصل طبق حنجرہ پر واقع ہوتی ہی پھر اُسکے بعد

طبق حنجرہ کی پشت پر گذرتی ہو اس مقام پر گذرنے سے وہ طبق دوہرے ہوجانے کی طرف مستعد ہوتا ہو اور اسواسطے بھی اسکو ضرر ہوتا ہو
کہ حنجرہ کے منھ پر گرپڑے سبب اسکا یہ ہو کہ طبق حنجرہ کا جسم غضروفی ہو اور باوجود غضروفی ہونے کے بہت پتلا ہو - اسکا گرنا اسواسطے ہو
تاکہ اُس حنجرہ کو سد کردے جسکے بند کرنے کا قصد کیا گیا ہر وقت مری کے اندر چیز اترنے کے وہ مری کہ جسکے سد کرنے کا تعرض ہر وقت
ازدراد کے جائز نہین ہو - اگر کوئی شخص طبق حنجرہ کی ہیئت اور حنجرہ کی ہیئت کو پورا پورا سوچے مجھے شک اسکا نہوگا کہ وہ سوچنے والا ضرور
اس بات کا یقین کریگا کہ یہ طبق نہایت درست اور مضبوط بنایا گیا ہو جسکی درستی اور مضبوطی مین عجب حکمت ہو - یہ اس طرح پر معلوم ہوگا
کہ شکل اس طبق کی گول ہو اور جوہر اسکا غضروفی ہو اور مقدار اسکی حنجرہ کے منھ سے قدرے بڑی ہو اور سیدھا کھڑے ہونے مین کچھ قدر
بطرف مری کے جھکا ہوا ہو برخلاف سیدھے کھڑے ہونے تیسرے غضروف کے حنجرہ کی غضروفون سے - طبق حنجرہ اس طرح پر سیدھا کھڑا نہوتا
اگر اسکے پیدایش کی جگہ مری کے آگے والے مقام مین نہوتی - اور اگر جوہر اس طبق کا غضروفی ہوتا ہر وقت تنفس کے نہ کھلتا اور نہ پلٹتا اور نہ
حنجرہ کے منھ پر بیٹھتا اور نہ ہر وقت ازدراد کے دوہرا ہوجاتا - اسلیے کہ جس چیز مین تری زیادہ ہو منجملہ ایسے اجسام کے جیسے طبق حنجرہ ہو اور
زیادتی تری کی اعتدال سے بڑھ جائے ایسا جرم ہمیشہ پیچھے کو گرا ہوا رہیگا اور سیدھا نہوسکیگا اور جو چیز ان اجرام سے زیادہ سخت ہو
تا اینکہ حد اعتدال سے سختی اسکی بڑھ جائے اسکا پلٹنا اور دوہرا ہونا دشوار ہوگا - طبق حنجرہ محتاج اسکا تھا کہ اسمین ان دونون خرابیون
مین سے کوئی خرابی نہو جو زیادہ تری اور زیادہ سختی کی لاحق ہوتی ہیں بلکہ اسکو ایسا ہی ہونا تھا کہ جسوقت ہوا اندر کھنچی جائے سیدھا کھڑا رہے
اور ہر وقت ازدراد گر پڑے اور دوہرا ہوجائے - اگر طبق حنجرہ ان سب اوصاف کو جامع ہوتا جو اوپر لکھے گئے مگر اسکی مقدار
حنجرہ کے منھ سے چھوٹی ہوتی اسکے گرنے سے کچھ نفع نہوتا یعنے حنجرہ کا منھ بند نہوتا - اور یہ بھی ہو کہ اگر طبق حنجرہ کی مقدار جتنی اب ہو
اس سے بڑی ہوتی حنجرہ کے ہمراہ مری کو بھی بند کردیتا جس طرح طبق حنجرہ اُن چیزون کے حلق مین اترنے سے دوہرا ہوجاتا ہو اور حنجرہ کے
منھ پر گرکے اُسکو بند کردیتا ہو اسی طرح تیسرا غضروف حنجرہ کا قصبۂ ریہ کی طرف مائل ہوکے دفع ہوتا ہو بدون رجوع کرنے طرف اُس مقام کے
جس طرف اسکا دفع ہونا ممکن ہو - اب مجکو استغنا اور بے پروائی ہو کہ ہیئت اس غضروف کی بیان کرون اس سبب سے کہ طبق حنجرہ کی
ہیئت بیان کرچکا ہون اور وہ بیان یہ ہو کہ اگر مقدار طبق حنجرہ کی بڑائی مین اسقدر نہوتی جتنی اب ہو ہر آئینہ ہر وقت قے کرنے کے بہت سی
مقدار اسکی قصبۂ ریہ تک اتر آتی اور وہ مقدار اُس سے زیادہ ہوتی جو تجویف حنجرہ یعنے گلے کی خالی جگہ مین مجتمع ہوتی ہو لیکن اب کہ
حنجرہ کے واسطے دو ڈاٹین عجیب طرح کی مہیا کی گئین اور دونون ایسی بنائی گئین کہ ہٹ بھی جاتی ہین اور پلٹتی بھی ہین بسبب درآمد
اُن چیزون کے جنکی حنجرہ مین داخل ہونے کو منع کرنے کی حاجت تھی پس حنجرہ پر بیٹھ بھی جاتی ہین اور اُسکو بند بھی کردیتی ہین -
جس حیلہ کے واسطے یہ لطف صانع حقیقی کا اس مقام پر کیا گیا مشابہ اُسی حیلہ کے ہو جسکے لطافت اُن جھلیون مین پیدا ہوئی ہو جو
منھ پر قلب کی رگون کے بنائی گئی ہین - چنانچہ ہمنے قلب کی تشریح مین بیان کیا ہو کہ یہ جھلیان منھ پر ان رگون کے اسواسطے
نہین بنائی گئین کہ اب کوئی چیز اُنسے ہرگز نفوذ نکرسکے جو برخلاف طریق کے ہو یعنے اور کسی راہ سے قلب مین نہ آسکین یا یہ مراد ہو
کہ جو طریقہ مناسب قلب مین آنے کا ہو اُسکے خلاف نہ آسکین - بلکہ یہ جھلیان اسواسطے بنائی گئین تاکہ اب کوئی چیز بکثرت دفعۃً برخلاف
اُس طریقہ مناسب کے جس طریقہ سے قلب مین جانا چاہیے نفوذ نکرسکین - اسی طرح مناسب ہو کہ اس مقام پر بھی ہم اس چیز کو یاد کرین
جسکو ہمنے کتاب آراے بقراط اور افلاطون مین بیان کیا ہو - وہ یہ بات ہو کہ کبھی قصبۂ ریہ مین وہ چیز بھی پہونچتی ہو جسمین آمیزش

تھوڑی ہی اور بہت کم ایسی چیز کی ہوتی ہے جو قصبہ ریہ کی حلق پر ہے استدارہ یعنے وہ چیز ڈھلکتی ہوئی گول گول قصبہ ریہ کے کنارہ پر گرد پھر جائے
اور بیچ مین اس مجرا کے محیط نہوا اور یہ بھی ہوتا ہے کہ مقدار اس رطوبت کی اتنی ہوتی ہے کہ پھیپھڑہ میں جسپیدہ ہو جاتی ہے جسوقت پھیپھڑہ تک
پہونچتی ہے پس تمام پھیپھڑہ کو نم کر دیتی ہے اپھر باقی ہو پس اسکو بالکل تر کر دیتی ہے اسی مقام سے دلالت اس بات کی ہوتی ہے کہ حاجت مددی
ان غدود کی تھی جو حنجرہ کے قریب ہین اور یہ غدد ایسے ہین جنمین تخلخل زیادہ ہے اور ایسے ہین اور بہ نسبت تمام غدود کے جو بدن مین ہین ان سفنج سے
زیادہ مشابہ ہین - اکثر اصحاب تشریح نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ ان غدود کی منفعت اسی واسطے ہوئی ہے تاکہ تمام اجزاے حنجرہ کو مساک
زبان اور حنجرہ کو مع حلق کے بھگو دیا کریں - اور اگر یہ غدد اسواسطے بنائے جاتے کہ ان اعضا کو بھگو دیا کریں اور انکو نمی پہونچائین اور اسکی مہیا کیجاتی
کہ جسکو کوئی چیز پی جائے اور پھیپھڑہ تک نہ پہونچے ہر آئینہ یہ منفعت عجائب امور مین شمار کیجاتی - تمام امور جو ہمنے اوپر بیان کیے اسپر بھی دلالت کرتے ہین
کہ یہ ممکن نہین ہے کہ جو چیز کھائی جائے حنجرہ کے مجرا تک نہ واقع ہو اور نہ اس بیان مین اسپر دلالت ہے کہ پینے والی چیز اسکی تھوڑی بھی تری مجرا حنجرہ تک
نہین پہونچتی بلکہ مین نے اپنے کلام سابق سے اسی کا قصد کیا ہے کہ یہ بیان میرا اس کتاب مین بجاے یادداشت کے ہو اور یاد دلائے اس
چیز کو جسکو مین نے اور کتاب مین بیان کیا تاکہ میرے بیان سے دونون مقام پر ایک ہی مطلب سمجھا جائے پس یہ دونون کلام ایک ہی حقیقت
کے ہین - اب ہم رجوع کرتے ہین ان باقی منفعتون کے بیان کی طرف جنکی روایت حنجرہ کے بارہ مین ہوئی ہے اور جو باتین حنجرہ مین ہوتی ہین
پس ہم کہتے ہین کہ اس سے پہلے ہمنے بیان کیا کہ جس باعث سے تمامی مدور ہونے قصبہ ریہ کے غضروفون کی ہوتی ہے وہ رباط کشادگی مجرا مری سے
لیتی ہے بروقت سانس لینے کے اور مری کشادگی مجرا قصبہ ریہ کی لیتی ہے بروقت کسی چیز کے حلق مین اُتارنے کے - اور یہ بھی ہمنے کہا ہے کہ اگر قصبہ ریہ
کشادگی مجرا مری کی بروقت سانس لینے کے لیتا اور مری کشادگی قصبہ ریہ کی بروقت ازدراد کے لیتی - اور ہمنے یہ بھی کہا ہے کہ اگر قصبہ ریہ مرکب
حلقون سے غضروفون کے ہوتا جنکی شان سے یہ بات ہے کہ اینٹھ کر گول ہو جاتے ہین ہر آئینہ مجراے طعام مین تنگی پیدا کرتے اور طعام کے اُترنے مین
مزاحمت ہوتی - واجب یہ بات ہے کہ مری کو یہ تنگی اور پھنسا و حنجرہ کی طرف سے پہونچے اسلیے کہ حنجرہ کا جسم ہر طرف سے غضروفی ہے اب کہنا چاہیے
کہ کیونکر یہ بات پیدا ہوئی کہ حنجرہ نہ مری کی مزاحمت کرتا ہے اور نہ اسمین بروقت ازدراد کے تنگی پیدا کرتا ہے - مین کہتا ہون کہ یہ بات کسیطرح
ممکن نہین ہے بدون اسکے کہ مری بروقت ازدراد کے نیچے اُتر جائے اور حنجرہ اوپر کی طرف سے تنگ ہو جائے - اسلیے کہ یہ دونون عضو جسوقت
یہ عمل کرینگے دونون کی وضع مختلف ہو جائیگی ایسی کہ مری کا کنارہ قصبہ ریہ کے کنارہ سے ملجائیگا اور حنجرہ خشک سے ملحق ہو جائیگا - پس یہی اسماے
عجیبہ ہین امور خلقت کے ان اعضا مین جو نہایت دور کی طرف منہ مین بنائے گئے ہین یہ وہی نام اعضا کے ہین جنکے لینے مین بعض مصنفین نے
غلطی کی ہے بسبب اشتراک اسماے کے جو بیان مین قص کے جالینوس نے وارد کیے ہین اگرچہ باوجود اشتراک ان اسما کے جنکو ناقلین
کتاب نے نکال ڈالا ہے اسیطرح ہر آئینہ تلخیص کی جالینوس نے انکے معانی کو ایسی کامل تلخیص سے کہ غلطی کا اسمین کوئی عذر باقی
نہین رہا ہے باوجود اسکے تلخیص کے اور وہ تلخیص یہ ہے کہ جالینوس نے یہ لفظ لکھے و حاد خشمہ یعنے منہ کے ختم ہونے کی حد اور زبان بھی اسکا نام ہے
جسکو کاگ کہتے ہین منفعت اسکی نسبت اُس ہوا کے ہے جو سانس کے کھینچنے سے اندر جاتی ہے تاکہ کیفیت اسکی معتدل ہو جائے اور صاف ہو جائے
اور تاکہ جو ہوا باہر نکلتی ہے اسمین ٹکرائے بروقت آواز پیدا ہونے کے اور اسکی آواز وہی بڑھ جائے - محمدع ا یہ نام حنجرہ کا ہے اور یہ کنارہ
قصبہ ریہ کا ہے اور یہ مرکب تین غضروف سے ہے ایک ترسی اور یہ پہلا غضروف ہے اور آگے ہے اور دوسرا وہ غضروف جسکا کچھ نام نہین ہے اور وہ
پیچھے سے ہے - اور طرجہاری تیسرا ہے یہ اور اس غضروف کے رکھا ہے جسکا کچھ نام نہین ہے یہ غضروف کیطرح اس عمل کے عمل کرنے سے

فاتح یعنے کھولنے والے کہتے ہین اور بند ہوتا ہے اُن عضل کے فعل سے جنکو طائفہ کہتے ہین ماحتہ واحتہ جا یہ نام لسان المزمار کا ہے یہ ایک جسم حنجرہ کے اندر ہے گوشت اور رگ اور جھلی سے بنا ہے تمام بدن مین اسکی کوئی نظیر نہین ہے۔ یہ جسم خاص آلہ ہے آلات صوت کا واسطے آواز دینے کے (منفعت اُسکی ہمراہ آواز پیدا کرنے کے جسوقت کوئی شخص اُسکے کھولنے پر قادر ہو بسبب اُن چھوٹے چھوٹے عضل کے جو اسکے نیچے حنجرہ کے اندر رکھے ہین) یہ ہے کہ حنجرہ کو بند کر دیتا ہے مثل ڈاٹ کے اور یہ بند کر دینا اسکا اُسوقت ہوتا ہے جب سانس اندر بند کیجائے یعنے ہوا کا داخل ہونا اُن دونون مجری مین اسکے جو اس مقام پر ہین روک دیا جائے۔ اسکی نہایت آخری مقام مین ہوا کی کمی ہے اور ہر وقت پیچیدہ ہونے حنجرہ کے اُسکو بند کر دیتا ہے اُن دو تجویفون تک جو مثل دو نقرہ یعنے مغاک کے ہین۔ اس جسم کے اقرب اور نزدیک مقام مین اوپر والے مقام حنجرہ تک۔ پھر جسوقت حلق مین نفخ پیدا ہو بسبب داخل ہونے ہوا کے دونون نقرہ تک اُسوقت یہ دونون قریب قریب ہو جاینگے اور تمام جوف حنجرہ بند ہو جائیگا ۵ رحم لعد رسہ اس نام کو ابن ربن عارضہ نے لکھا ہے اور کتاب حنین مین اُس مقام پر جہان اعضائے آلات کا نام لیا جاتا ہے اسکو شعیرۃ المزمار سے تعبیر کیا ہے۔ میری مراد اس سے وہ دو چھوٹی چھوٹی نلیان ہین جنکے دونون کنارے آوار ہوتے ہین اور لسان المزمار مصنوعی پر یہ دونون بٹھا دی جاتی ہین۔ یہ نام اسکا بنظر اسکے فعل خاص کے رکھا گیا یعنے استواری کو مستحکم کرنا اور یہ نام اسکا بنظر اسکی صورت کے جو لکیر دار ہے نہین رکھا گیا۔ ایک عضو عضروفی باریک ہے جو آگے حنجرہ کے سد پر وطرجہاری کے رکھا ہے طرجہاری منفرد جب کھلتا ہے تو پیچھے کی طرف کھلتا ہے اور حرکت قسری یعنے زور سے اسکو پیچیدہ ہونے پر اور لپٹ جانے پر اُس چیز کے لاتا ہے جسکا قی کی طرف نکلنے کا اتفاقاً سامنا ہو جاسے اسی وجہ سے قے کے اجزا قصبہ ریہ مین داخل نہین ہونے پاتے حولہ لعریہ یہ وہ عضو ہے جسکا نام ابن زرعہ نے القہ رکھا ہے یہ عضو بسبب اُس ہوا کے کھل جاتا ہے جو فقط سانس لینے سے نکلتی ہے اور آواز دینے مین اوپر پیچیدہ ہو جاتا ہے بسبب جاری ہونے اُس چیز کے جو حلق مین اتاری جاسے اور پر اُسی عضو کے اور بسبب غلبہ کرنے اسی کے اوپر ڈھانپنے حنجرہ کے وشکل حولم الغذا یہ وہ عضو ہے جسکا نام غلصمہ نے یہ رکھا ہے کہ تل بعض حصہ دائرہ کے ہے اور مقدار اسکی زیادہ ہے فم حنجرہ سے کم ہے اور یہ طعام کے اُترنے کو حنجرہ کے اندر منع کرتا ہے اور تھوڑی سی تر چیز جو پی جاتی ہے اُسکے اُترنے کو حنجرہ کی دیوار پر منع نہین کرتا بسبب اسکے کہ اس مقام کے تر رکھنے کی حاجت ہے باوجود اُس رطوبت کے جسکو وہ غدود پیدا کرتے ہین جو اس مقام پر ہین جس طرح شبیہ لسان المزمار ہر وقت اپنے کھلنے کے قصبہ ریہ مین کھائی ہوئی چیز کے اُترنے کو منع کرتا ہے اور اُسی لقمہ کو مُنھ سے حنجرہ تک اُترنے کو منع نہین کرتا حولم لعد آیہ وہ چیز ہے جسکا غلصمہ نے بیان کیا ہے یہ عضو لہات کی اعانت کرتا ہے اُس منفعت مین جو اوپر بیان کی گئی فصل ع د۔ یہ زبان کا گھر ہے شاید کہ یہ عضو بسبب اپنے گول سرے ہونے کے پورا ہو گیا ہے لیکن پیچ ضمن بیخ زبان کے ہے اس نام سے سریانی مین نام نہاد ہوا ہے اور مین نے اسکی نقل اُن کتابون مین جو بزبان عربی ان لوگون کی ہین نہین پائی ہے یا مراد یہ ہے کہ جو عجیب غریب کتابین اُنکی ہین اُمین نہین پائی۔ تمام ہوا تیسرا مقالہ ساتھ حمد خدا اور اعانت خدا کے اور خدا توفیق دینے والا صواب کا ہے چوتھا مقالہ

کتاب کامل الصناعۃ طبی کا بیان مین قویٰ اور افعال اور ارواح کے

اس مقالہ مین بیس باب ہین ۱ باب مختصر کلام قوتون پر ۲ باب قواے طبیعیہ کا بیان ۳ باب افعال قواے طبیعیہ کے جو چار ہین بطریق مثال معدہ کے ۴ باب بیان قواے طبیعیہ چہارگانہ کا جس طرح کہ رحم مین ہین ۵ باب بیان قواے حیوانیہ کا جنسے فعل پھیلانے اور سمیٹنے کا ہوتا ہے ۶ باب منفعت نفس یعنے سانس کی ۷ باب اُن اسباب کا بیان جنسے موت واقع ہوتی ہے ۸ باب قواے حیوانیہ کا بیان ۹

باب پہلا مختصر کلام قواے نفسانی اور حیوانی اور طبعی پر

بخوبی ظاہر ہوچکا ہے اُس بیان سے ہمارے جب ہمنے ارکان یعنے اصلی اجزا تمام اجسام کے بیان کیے ہین کہ تمام حیوان اور نبات اور معادن سب کے سب چار اسطقسات سے مرکب ہین یعنے چار بسیط چیزون سے سب کی ترکیب ہے اور وہ ترکیب اس طرح پر ہوئی ہے کہ بعض بسیط کے اجزا بعض سے ملگئے ہین اور ایک نے دوسرے مین اثر کیا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوچکا ہے کہ بعد ترکیب کے جو کیفیت ان چارون اسطقسات سے ملکر اجسام مین پیدا ہوتی ہے اُسکا نام مزاج ہے۔ وہ چارون کیفیتین یہ ہین گرمی سردی اور خشکی اور تری۔ ہر ایک حیوان مین اور ہر ایک نبات مین اور ہر قسم مین معدنیات کے اس مزاج کی وہی مقدار ہے جسکی حاجت اس حیوان وغیرہ کو تھی۔ یہی مزاج قائم مقام آلہ اور ادات کے ہے وہ آلہ جس سے عمل طبیعت اور عمل نفس کا ہوتا ہے۔ اور یہی طبیعت اور نفس وہ چیزین ہین جسے تدبیر حیوان اور نبات کی ہوتی ہے۔ اسلیے کہ طبیعت سے تدبیر حیوان اور نبات دونون کی ہوتی ہے اور نفس سے تدبیر حیوان کی ہوتی ہے۔ جب ایسی بات ہے پس واجب ہے کہ ان موجودات مین چند قوتیں واسطے طبیعت اور نفس کے ایسی ہون جنکے ذریعہ سے نفس اور طبیعت اپنے تمام اعمال کو پورا کرے۔ یہی قوتین ظاہر اور نمایان ہوتی ہین اُن افعال سے جنکو یہ دونون طبیعت اور نفس کرتے ہین۔ طبیعت کے افعال یہ ہین تولید یعنے پیدا کرنا اور نمو یعنے جسم کو بڑھانا اور تغذی یعنے غذا دینا۔ نفس کے افعال بہت سے ہین انمین سے بعض وہ افعال ہین جنسے حیات یعنے زندگی ہوتی ہے۔ یہ فعل انبساط قلب کا یعنے قلب کا کشادہ کرنا اور ساکن اور متحرک رگون کا انبساط اور انھین چیزون کا انقباض یعنے سمیٹنا۔ منجملہ افعال نفس کے وہ بھی افعال ہین جنسے عقل اور تمیز اور حس اور حرکت ارادی ہوتی ہے۔ اجناس قوی کے اسوقت تین ہین پہلی وہ قوتین جو طبیعت کے واسطے انکو قواے طبعیہ کہتے ہین۔ دوسری وہ قوتین جو نفس کی ہین جنسے حیات ہوتی ہے انکو قواے حیوانی کہتے ہین۔ تیسری وہ قوتین نفس کی جنسے تدبیر اور حس اور حرکت ارادی ہوتی ہے انکو قواے نفسانی کہتے ہین لیکن قواے طبعی پس وہ تمام حیوان اور نبات کو شامل ہین۔ اور یہ شمول اس وجہ سے ہے کہ یہ قوتین وہی تولید اور نمو اور غذا دینے کی ہین۔ اور یہ تینون کام حیوان اور نبات مین یکسان ہین۔ اسلیے کہ تولید حیوان مین یہی ہے کہ جوہر منی کا استحالہ یعنے بدلجانا طرف جوہر اعضاے بدن حیوان کے ہوجاے اور نمو حیوان مین یہ ہے کہ مقدار ان اعضا کی بڑھے۔ میری مراد مقدار بڑھنے سے یہ ہے کہ ان اعضا کی چھوٹائی جاتی رہے اور بڑے ہوجائین تا زمانہ انتہاے شباب کے۔ غذا وہی چیز ہے جو پس ماندہ اور قائم مقام رہتی ہے اُس چیز کے جو حیوان مین تحلل پائی ہے اور وقتاً فوقتاً ہوتی جاتی ہے۔ اسکا قائم مقام ہونا اس غرض سے ہے تاکہ حیوان کا باقی رہنا اور ایک زمانہ تک برقرار رہنا ممکن ہو اگر بدل التحلل کا نہوتا حیوان ہلاک ہوجاتا بسبب اسکے کہ ہمیشہ اسکے بدن کی تحلیل ہوا کرتی ہے۔ اور یہ تحلیل خارج سے بھی ہوتی ہے اور داخل سے بھی ہوتی ہے۔ خارج سے تحلیل تو یہ ہے کہ ہوا بدن سے رطوبات کو جذب کیا کرتی ہے۔ اور داخل یعنے اندر سے بدن کے تحلیل اس طرح پر ہوتی ہے

کہ حرارت غریزی اور اصلی اندر بدن کے تحلیل کیا کرتی ہے۔ اسی طرح نبات کا پیدا ہونا بیج سے اس طرح پر ہوتا ہے کہ بیج کا استحالہ جڑ اور شاخوں کی طرف ہوتا ہے۔ اور جسوقت نبات پیدا ہوئی محتاج اسکی ہوتی ہے کہ نمو میں آئے اور اپنے وقت منتہا تک بڑھتی رہے۔ اور محتاج اس غذا کی بھی ہوتی ہے جو نبات کو اپنے حال پر ایک مدت معین تک برقرار رکھے تاکہ پژمردہ ہو جائے اور خشک ہو جائے سبب اسکے کہ اسکے اجزا میں تحلیل ہوا کرتا ہے۔ قواے حیوانی حیوان ناطق اور غیر ناطق کو شامل ہیں نبات میں یہ قوتیں نہیں ہیں۔ اسکا حال یہ ہے کہ ان قوتون کا فعل تمامی حیوانات میں انبساط قلب اور ساکن اور متحرک رگون کا انبساط اور ان تینوں کا انقباض ہے واسطے نگاہ رکھنے حرارت غریزی کے اور یہ دونوں فعل تمام حیوانات میں یکساں ہیں۔ قواے نفسانی انمیں سے بعض قوتیں حیوان ناطق اور غیر ناطق میں پائی جاتی ہیں۔ یہ وہ قوتیں ہیں جنسے حس و حرکت ارادی ہوتی۔ اسلیے کہ حس کی پانچ قسمیں ہیں حس بصر حس سے دیکھنا متعلق ہے سماعت کی حس سے سننا متعلق ہے حس شم جس سے سونگھنا متعلق ہے حس ذوق یعنے چکھنا حس لمس یعنی چھونا اور انھیں کو حواس خمسہ کہتے ہیں۔ حرکت ارادی یعنی قصداً اعضا کو ہلانا یہ وہی حرکت ہے جس سے حیوان اپنے اعضا کو جس طرف چاہتا ہے حرکت دیتا ہے اور جسکی طرف محتاج ہوتا ہے اُسکی طرف اپنے ارادہ سے اعضا کو ہلاتا ہے۔ یہ دونوں قسم اعمال حیوانی کی سب حیوانوں میں برابر ہیں۔ بعض قواے نفسانی خاص حیوان ناطق میں پائے جاتے ہیں یہ وہ قوتیں ہیں جنسے تدبیر متعلق ہوتی ہے۔ اور یہ قوت تخیل اور فکر اور ذکر کی ہے۔ اور کوئی حیوان غیر ناطق ایسا نہیں ہے جسمیں یہ تین قوتیں تمام اور کمال موجود ہوں۔ ہر ایک ان اعمال میں سے در اصل ایک حرکت ہے اُس چیز کی جسکو قوت فاعلہ اُسی چیز کی پیدا کرتی ہے مطلب یہ ہے کہ فکر وغیرہ بھی از قسم حرکت کے ہے جسکو قوت متفکرہ پیدا کرتی ہے۔ حرکت کی چھ قسمیں ہیں دو اُنمیں سے بسیط حرکتیں ہیں اور چار مرکب ہیں۔ دو بسیط حرکتوں میں ایک حرکت تغیر اور استحالہ کی ہے۔ دوسری حرکت مکان کی ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کی۔ تغیر اور استحالہ کی حرکت اِس طرح پر ہے کہ اشیا کا تغیر اور استحالہ یا اُسکے تمام جوہر میں ہوتا ہے یعنے تمام وہ چیز بالکل بدل جائے کچھ اُسکی اصلیت باقی نہ رہے اسکو حرکت کون و فساد کہتے ہیں یعنے نئی چیز بنجانا اور پہلی کا مٹ جانا۔ یا تغیر اور استحالہ کیفیت اشیا میں ہو جیسے حرارت سے برودت کی طرف بدل جانا یا تری سے خشکی کی طرف پلٹ جانا یا سپید رنگ کا سیاہ ہوجانا یا مٹھائی کا تلخی کی طرف بدل جانا۔ حرکت مکان کی دو طرح سے جاری ہوتی ہے یا تو سیدھی حرکت کرنی یا گول حرکت جس سے دائرہ پیدا ہوتا ہے یہ حرکت آسمانوں کی ہے۔ سیدھی حرکت یا آگے کی طرف ہو یا پیچھے کی طرف یا داہنی طرف یا بائیں طرف یا اوپر یا نیچے۔ مرکب حرکتیں یہ ہیں کہ کون اور فساد ساتھ ہی ہو یا تنہا ہو اور نمو یعنے بڑھنا اور اضمحلال یعنی کم ہوجانا تیسری کون کی حرکت مرکب حرکات تغیر سے ہے میری مراد اُس تغیر سے ہے جو تمام جوہر میں ہو اور وہ تغیر جو بہت سی کیفیات میں ہو چوتھی فساد کی حرکت بھی مرکب ہے مثلاً کئی حرکتیں کون کی ہو کر فساد پیدا ہو۔ لیکن حرکت فساد کی ضد حرکت کون کی ہے یہ اس طرح پر ہے کہ اگر تغیر کون میں بطرف حرارت کے ہو تغیر فساد کا بطرف برودت کے ہوگا مطلب یہ ہے کہ حرارت کا بمقابلہ طرف برودت کے اسمیں دو حرکتیں پیدا ہوتی ہیں ایک تو حرارت کا زائل ہونا اور مٹ جانا اور دوسرے برودت کا پیدا ہونا پانچویں نمو کی حرکت دو حرکتوں سے مرکب ہے ایک حرکت استحالہ دوسری حرکت مکان یہ اس طرح پر ہے کہ جو چیز بڑھتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے اسکا بڑھنا اُس چیز کو بدل دیتا ہے جسمیں یہ زیادتی پیدا ہوتی ہے اور بدل کر اُس چیز کی طرف لیجاتا ہے جسکو بڑھاتا ہے اس طرح پر کہ اُسکی ذات سے مشابہ ہوجاتی ہے اور اُسکی مقدار طول اور عرض اور عمق میں زیادہ ہوجاتی ہے مگر وہ چیز اپنی نوع میں اُسی طرح پر باقی رہتی ہے جس طرح قبل بڑھنے کے تھی جیسے درخت جب بڑھتا ہے تو جتنی مقدار اسکی زیادہ ہوتی ہے وہ اُسی کے مشابہ ہوتی ہے جو پہلے تھا ایسا نہیں ہے کہ نیم کا درخت بڑھکر لیمون کا ہوجائے۔ دوسری حرکت کون

اور حرکت نمو مین یہ ہر کہ حرکت کون میں تغیر شے کا دوسری نوع کی طرف ہوتا ہی اور حرکت نمو میں تغیر شے کا تو ہوتا ہی لیکن وہ شے اپنی نوع پر بدستور
باقی رہتی ہی چھٹی حرکت ضمور اور مضمحل ہونے کی حرکت یہ ضد مخالف حرکت زیادت کی ہی پس تمام اقسام حرکت نقصان کو ضد حرکت زیادت کی سمجھنا چاہئے
جو چیز حرکت کرتی ہی اُسمین چھہ شمول ہین سے کسی قسم سے حرکت کرتی ہی ۔ محرک فاعل حرکت کو کہتے ہین اور حرکت کا نام فعل ہی اور متحرک کو منفعل کہتے ہین
جو قبول حرکت کرتا ہی ۔ افعال طبیعیہ انہین سے بعض وہ ہین جنمین فقط حرکت استحالہ کی ہوتی ہی جیسے تولید کا فعل اسلیے کہ خاص تولید کا فعل یہی ہی کہ
جو چیز منی تھی اب ہو گئی ہی ۔ رگون ہڈی وغیرہ ان میں جوہر منی کا استحالہ ہو جاتا ہی ابتدا اور آنکی کیفیت کی طرف ہی بعض افعال طبیعی میں فقط حرکت
مکانی ہوتا ہی جیسے فعل جاذب کا جس سے بطرف اعضا کے وہ چیز کھنچتی ہی جو اُن اعضا کے مشاکل ہو ۔ اور جیسے فعل ماسک یعنی ٹھہرانے کا جسمین
وہ کھنچی ہوئی شے طرف عضو کے اسی عضو مین ٹھہری رہتی ہی ۔ یا جیسے فعل دفع کرنے کا جیسے کوئی فضل کسی عضو سے اُسکے منافی اور مخالف کی طرف
ایک ایسے عضو کے دفع کرتا ہی جسکو یہ شے موافق ہو ۔ انھین افعال طبیعیہ مین سے وہ فعل بھی ہی جو حرکت استحالہ اور حرکت مکان کا ساتھ ہی کرتا ہی جیسے
تربیت یعنے پرورش کا فعل اسلیے کہ تربیت یہی ہی کہ جو مادہ بصورت کسی عضو کے ہو اُسی عضو تک پہونچے اُس مادہ کو اُسی عضو کی طرف بدل دینا اور
اُس عضو کو اُسکے طول اور عرض اور عمق مین بڑھا دینا ۔ افعال قواے حیوانی کی حرکت مکانی ہوتی ہی ۔ اسلیے کہ فعل قوت حیوانی کا وہی پھیلانا قلب
اور ساکن اور متحرک رگون کا اور اُنکا سمیٹنا ہی ۔ انبساط وہ حرکت ہی وسط سے طرف اطراف کے یعنی بیچ سے کنارون تک لیجانا مثلاً قلب اگر اُس کا کھچ
ہو تو اُسکو نہایت درجہ فراخی تک پہونچا دین کہ سوایا یا ڈیوڑھا ہو جائے اور انقباض یعنی سمٹنا حرکت اطراف سے ہر طرف وسط کے یعنی جسقدر پھیلا ہے
قلب بڑھ گیا ہو وہ سمٹ کر درمیانی مقدار پر آجائے ۔ افعال نفسانی اُنمین سے بعض مین حرکت تغیر کی ہی اور یہ افعال حس کے ہین اسلیے کہ حس کے یہی
معنی ہین کہ جو عضو حس کرنے والا ہی اُسکی طبیعت محسوس چیز کی طرف بدل جائے ۔ اور بعض اُنمین سے حرکت مکانی ہین اور یہ افعال حرکات ارادی کے ہین
اسوقت بخوبی ظاہر ہو گیا ہمارے بیان سے کہ جو اجناس اُن قوی کی جنسے افعال اعضاے بدنی کے ہوتے ہین تین ہین اور یہ بھی ہمنے بیان کیا
کہ ہر ایک فعل انھین اجناس کا کونسا ہی اور کیونکر فعل ہر صنف کا ان تینون اصناف مین سے جاری ہوتا ہی پس اب ہم بیان قواے طبیعیہ کا شروع کرتے ہین

واللہ اعلم

باب دوسرا قواے طبیعیہ کے بیان مین

مین کہتا ہون کہ قواے طبیعیہ کا محل جگر ہی ۔ اسی جگر سے قواے طبیعیہ شروع ہوتے ہین اور ساکن رگون مین ہو کر تمام اعضاے بدنی تک گذرتے ہین
اور اُن اعضا کو یہ قوتین عطا کرتے ہین ۔ اصناف ان قوی کے تین ہین ایک قوت مولدہ یعنی پیدا کرنے والی قوت دوسری قوت مربیہ جس سے پرورش
متعلق ہی تیسری قوت غاذیہ جس سے غذا دینا متعلق ہی ۔ قوت مولدہ یہ وہ قوت ہی کہ بچہ کو منی اور خون حیض سے پیدا کرتی ہی اور اسکا فعل اُسوقت سے
شروع ہوتا ہی جب سے منی رحم مین پڑے تا اینکہ جنین کی خلقت پوری ہو جائے ۔ قوت مربیہ وہ ہی جو اعضاے بدن کو بڑھاتی ہی اور اُن کو چھوٹے
ہونے سے بڑے ہونے کی طرف پھیرتی ہی ۔ اس قوت کا فعل ابتداے وجود جنین سے انتہاے شباب تک رہتا ہی پھر اسکا فعل قطع ہو جاتا ہی ۔ قوت غاذیہ
وہ ہی جو اعضاے بدنی پر اُس جوہر کو جو مثل جوہر انھین اعضا کے ہو وارد کیا کرتی ہی تاکہ جو کچھ اُن اعضا سے متحلل ہو گیا ہی اُسکا جانشین اور قائم مقام
رہے بدون اسکے کہ طول یا عرض یا عمق موجود مین کچھ بڑھ جائے اسلیے کہ اس بڑھانے اور زیادہ کرنے کا فعل قوت نامیہ سے متعلق ہی ۔ اس قوت غاذیہ کا
فعل ابتداے وجود جنین سے تا زمانۂ موت انسان کے رہتا ہی ۔ یہ تین قوتین ایسی ہین کہ انمین سے بعض قوتین مخدومہ ہین اور خادمہ بھی ہین ۔ مخدومہ سے
میری مراد یہ ہی کہ اُن بعض قوتون کے واسطے اور قوتین ہین جو اُن قوتون کے فعل پر بطور خادم کے اعانت کرتی ہین اور قوت مخدومہ کے فعل کو تمام کرتی ہین

یہ قوت مولدہ ہی۔ انھین تینون قوتون مین سے بعض قوتین ایسی بھی ہین کہ خادمہ بھی ہین اور مخدومہ بھی ہین اور یہ دونون قوت مربیہ اور قوت نامیہ ہین۔ قوت مولدہ کی دو اور قوتین خدمت کرتی ہین ایک کا نام قوت مغیرہ اولی ہی یعنے پہلا تغیر دینے والی قوت۔ دوسری کا نام قوت مصورہ ہی مغیرہ اولی کی طرف قوت مولدہ اسواسطے محتاج ہوئی تاکہ جوہر منی اور خون حیض کو طرف جوہر ہر ایک عضو کے اعضاے جنین سے پھیر دیا کرے۔ عمل اس قوت مغیرہ کا چارون کیفیات سے ہوتا ہی پس ایسے اعضا کو جنکا جوہر مختلف ہین بنایا کرتی ہی۔ اگر حرارت اور رطوبت کا عمل کرے گوشت پیدا کریگی۔ اور اگر گرمی اور خشکی کا عمل کرے دل کا گوشت پیدا کریگی۔ اگر سردی اور تری کا عمل کرے بھیجہ پیدا کریگی۔ اگر سردی اور خشکی کا عمل کرے ہڈی پیدا کریگی۔ پس بقدر مقدار کیفیات چہارگانہ کے زیادتی اور کمی مین قوت مغیرہ کا عمل تمام اعضاے باقیماندہ مین ہوتا ہی جن اعضا کو یہ قوت پیدا کرتی ہی وہ اعضا اپنے اپنے مزاج مین تابع انھین چارون کیفیات کے اُن حالات مین ہوتے ہین جن حالات سے بصر اور لمس اور سونگھنے اور چکھنے کی حس متعلق ہی۔ ان اعضا کی وہ کیفیت جو آنکھ سے دیکھی جاتی ہی اُسکی مثال وہ سرخی ہی جو حرارت کے تابع ہی اور وہ سپیدی جو برودت کے تابع ہی۔ کیفیات ملموسہ یعنے جو حالات چھونے کے ذریعہ سے معلوم ہوتے ہین جیسے کسی عضو کی سختی جو خشکی کے تابع ہی یا نرمی جو تری کے تابع ہی یا سبک ہونا جو حرارت کے تابع ہی یا بھاری ہونا جو برودت کے تابع ہی لطیف نازل ہونا جو حرارت کے تابع ہی اور گندہ اور بھدا ہونا جو برودت کے تابع ہی۔ چکھنے مین جو کیفیتین ان اعضا کی آتی ہین جیسے میٹھا مزہ کسی عضو کا جو حرارت کے تابع ہی یا کھٹا مزہ جو برودت کے تابع ہی۔ جو کیفیات سونگھنے کے متعلق ہین جیسے خوشبو اور بدبو اعضا کی ہر ایک عضو مین ان کیفیات سے اسی قدر کیفیت موجود ہوتی ہی جتنی کیفیت کا قوت مغیرہ ان چارون کیفیات مین سے استعمال کرتی ہی میری مراد استعمال قوت مغیرہ سے وہ مقدار ہی جسکی حاجت قوت مغیرہ کو اس عضو مین ہی۔ شمار انواع اور اقسام قوت مغیرہ کا مطابق شمار ہر ایک عضو اعضاے متشابہ الاجزا سے ہی یعنے جتنے اعضا متشابہ الاجزا بدن مین ہین اتنی ہی قوت مغیرہ کے اقسام بدن مین ہین۔ اسکا سبب یہ ہی کہ ہر عضو مین اعضاے متشابہ الاجزا مین سے ایک قوت موجود ہی یہ وہ قوت ہی کہ جسنے اس عضو کو منی اور خون حیض سے بنایا ہی۔ تا اینکہ ہر ایک طبقہ مین رگہاے جہندہ کے طبقات سے اور دونون طبقہ مین معدہ کے اور دونون طبقہ مین رحم کے ایک قوت مغیرہ اولی موجود ہی۔ مغیرہ اولی اور مغیرہ دوم مین فرق یہ ہی کہ مغیرہ اولی اسی فعل کو اسوقت کرتی ہی جو وقت جنین کے بنجانے کا ہی اس طریقہ سے اُسکا فعل ہوتا ہی کہ منی اور خون حیض کو پتلے ہونے سے گاڑھے ہونے کی طرف پھیرتی ہی اور دونون کے جوہر کو طرف جوہر اعضاے جنین کے پھیر لاتی ہی۔ اور اُس قوت کا عمل چارون کیفیات سے ہوتا ہی۔ اور قوت مغیرہ دوم یہ وہ قوت ہی کہ جوہر خون کو اُس عضو موجود کے جوہر کی طرف پھیرتی ہی جسکی خلقت ہو چکی اور اُسکے بنجانے سے فراغ حاصل ہو چکا ہی اور اسی خون کو اُسی عضو کے مشابہ کر دیتی ہی اور اُسمین ملا دیتی ہی عمل مغیرہ دوم کا چارون کیفیات سے مثل عمل مغیرہ اولی کے ہوتا ہی قوت مصورہ وہ ہی جو صورت گری کرتی ہی اور شکل ہر ایک عضو کی اُسی طرح کی بناتی ہی جس صورت اور شکل کی طرف یہ عضو محتاج ہی مثلاً اندر خالی جگہ بنانا یا سوراخ کرنا یا چکنا بنانا یا کھرا یا خشونت بنانا جسکی حاجت جس عضو کو ہی اور جس چیز کا وہ عضو محتاج ہی اُس تک پہونچاتی ہی اور ملا دیتی ہی۔ یہ دونون قوتین یعنے قوت مغیرہ اولی اور قوت مصورہ ہمیشہ اپنے اپنے فعل کیا کرتی ہین جب تک صورت جنین کی بنکر تمام ہو جائے۔ صورت جنین کی اگر نرینہ ہو تیس ۳۰ دن مین یا پینتیس ۳۵ دن مین تمام ہوتی ہی اور مادہ کی صورت چالیس ۴۰ دن مین۔ قوت مربیہ اور یہی قوت نامیہ ہی یہ قوت خادمہ ہی قوت مولدہ کی اور اس قوت مربیہ کی خدمت قوت غاذیہ کرتی ہی۔ مربیہ کا خادم ہونا قوت مولدہ کی اس طرح پر ہی کہ اعضاے جنین مین نمو پیدا کرتی ہی اور انکی مقدار کو بڑھاتی ہی اور انکو طول اور عرض اور عمق مین کھینچتی ہی اس قوت کا فعل ابتداے وجود جنین سے انتہاے سن شباب تک ہوتا ہی جو پینتیس ۳۵ برس کا زمانہ ہی پھر جاکر یہ قوت مربیہ اپنے فعل سے رک جاتی ہی۔ قوت غاذیہ کا خادم ہونا قوت مربیہ کے واسطے اس طرح پر ہی کہ غذاے مناسب کو عضو تک

پہونچاتی ہی اور اُسکو بدل دیتی ہی اور عضو سے ملاتی ہی اور عضو کے مشابہ کردیتی ہی - اگر قوت غاذیہ خدمت قوت نامیہ کی نہ کرتی اور قوت مربیہ کی معین
ہوتی ہر آئینہ قوت مربیہ کا بڑھانا اعضاے بدنی کو مثل بڑھ جانے اُس مثانہ کے ہوتا جس طرح مثانہ پھونکتے پھونکتے اور ملتے ملتے طول عرض میں بڑھ جاتا ہی
مگر عمق نہین بڑھتا ہی بلکہ خالی رہتا ہی - مگر جب طبیعت نے قوت غاذیہ کو قوت نامیہ کا معین بنا دیا اُسوقت یہ خرابی جاتی رہی - قوت غاذیہ اور خود
قوت مربیہ کی خادم ہی مگر اس غاذیہ کی چار قوتین خدمت کرتی ہین ایک جاذبہ دوسری ماسکہ تیسری مغیرہ چوتھی دافعہ - یہ چار قوائے طبیعی ایسے ہین
کہ ہر ایک عضو مین ہوتے ہین اور انھین چارون سے قائم اور ثابت رہنا ہر عضو کا ہی - قوت جاذبہ وہ ہی جو طرف عضو کے ایک چیز مشاکل اور مناسب
اُسی عضو کے اُس غذا سے لاتی ہی جو اس عضو کی طرف آئی ہو مطلب یہ ہی کہ ہر عضو کی طرف قوت جاذبہ وہی غذا لاتی ہی جو مناسب اُسی عضو کے ہی -
چنانچہ گوشت کی طرف اُس خون کو لاتی ہی جسکا مزاج معتدل ہو اور ہڈی کی طرف وہ لاتی ہی جسکا مزاج سردی اور خشکی کی طرف مائل ہو اور بھیجے کی طرف
وہ خون لاتی ہی جسکا مزاج سردی اور تری کی طرف مائل ہو - اسی طرح اُن اوعیہ مین یعنی خالی مقامات مین جو فضول کے واسطے بنائی گئی اُنھین فضول
مخصوصہ کو لاتی ہی جو اُن مقامات سے خاص ہین جیسے مرارہ کی طرف فضلہ صفراوی خون سے جدا کرکے لاتی ہی اور تلی کی طرف فضلہ سوداوی اور
گردہ کی طرف فضلہ مائی خون کا لاتی ہی عمل اس قوت کا گرمی اور خشکی سے ہی اسلیے کہ حرارت کی شان سے جذب کرنا ہی اور خشکی کو برداشت جذب کرنے مین
زیادہ ہی بہ نسبت رطوبت کے - جذب تین طرح پر ہوتا ہی ایک تو بنظر اضطرار خلا کے اور اتباع اُس چیز کے جو کسی مقام سے نکل جائے مطلب یہ ہی کہ جو جگہ
تمام اجسام سے خالی ہو جاتی ہی یہان تک کہ ہوا بھی اُس جگہ نہ رہے وہ جگہ بسبب خالی ہو جانے کے باضطرار اپنی طرف کسی جسم کو کھینچتی ہی یا جو جگہ سب اجسام سے
خالی کردی جائے آخری جز جب اُس جگہ سے نکلتا ہی وہ اپنے پیچھے کسی جسم کو اُسی خالی جگہ مین جذب کرتا ہی چنانچہ انسان جب کسی خالی نل کو پانی مین
رکھکر چوسے اسکے چوسنے سے چونکہ ہوا نل کی آدمی کے منھ مین آجاتی ہی اور جبکہ ہوا منھ کے اندر آجاتی ہی اُسیقدر پانی نل مین در آتا ہی مترجم کہتا ہی
اس مقام پر اتنی بات اور سمجھ لینی چاہیے کہ منھ مین ہوا نل کی وہی آتی ہی جو منھ سے ملی ہوئی نل کے اندر ہی پس خالی مقام نل مین پہلے وہی ہوتا ہی
جو منھ کے قریب ہی یہ ہوا اپنے نیچے جو ہوا نل مین ہی اُسکو کھینچتی ہی اور وہ ہوا نیچے والی اپنے نیچے والی کو اسی طرح آخری جز ہوا کا جو اپنے مقدم جز کی جگہ پر
کھنچ آتا ہی تب وہ جز اپنی جگہ پانی کو کھینچتا ہی اسکا ثبوت اسی طرح پر ہوتا ہی کہ اگر آدھی ہوا نل کی کھینچ کر منھ مین آجائیگی آدھا نل پانی سے بھر جائیگا
اور اگر سب ہوا نل کی منھ مین آجائیگی پانی کھنچکر منھ تک رہ جائیگا اور اس سے زیادہ چوسنے کے بعد پانی حلق تک اُتر جائیگا **متن** دوسرا
جذب بسبب حرارت کے ہوتا ہی جیسے آگ چراغ کی بتی کے تیل کو کھینچتی ہی تیسرا جذب بذریعہ قوت جاذبہ طبیعیہ کے ہوتا ہی جس طرح مقناطیس لوہے کو
جذب کرتا ہی اسی قوت جاذبہ طبیعی سے اعضاے بدنی اُن مادون کو جذب کرتے ہین جو ان اعضا کے مناسب ہین - قوت ماسکہ وہ قوت ہی
جو اسی عضو مین جذب شدہ مادہ کو اتنا ٹھہراتی ہی کہ ہضم ہوکر متغیر ہو جائے اور اُس مادہ کی صورت بدل جائے جس طرح معدہ غذا کو ٹھہراتا ہی اور
رحم منی کو ٹھہراتا ہی - اکثر عمل اس قوت کا فقط سردی اور خشکی سے ہوتا ہی اور اسکو حاجت مقدار کثیر حرارت کی نہین ہی - قوت مغیرہ دوم جسکو
قوت ہاضمہ کہتے ہین یہ وہ قوت ہی جو غذا سے مناسب عضو کو جسکو ماسکہ نے ٹھہرایا ہی متغیر کرکے جوہر عضو کی طرف پلٹ دیتی ہی اور اُسی عضو کے
مشابہ کردیتی ہی اور اُسی عضو سے چپٹا دیتی ہی - اس قوت کا عمل حرارت اور رطوبت سے ہوتا ہی - اسلیے کہ حرارت کی شان سے تغیر پیدا کرنا اور نضج بنانا ہی
اور یہ دونون باتین بدون حرارت اور رطوبت کے نہین ہوتین اور یبوست کی انکو کچھ حاجت نہین - قوت دافعہ وہ ہی جو عضو سے فضلہ اُس غذا کا
دفع کرتی ہی جسکو قوت جاذبہ نے جذب کیا ہو یہ فضلہ وہی ہی جو موافق اُس عضو کے نہو اس قوت کا عمل اکثر گرمی اور خشکی سے ہوتا ہی - یہ چارون
قوتین ایک انھین سے مخصوص بفعل غذا ہی اور یہ قوت مغیرہ ثانیہ ہی اسی کا نام ہاضمہ ہی یہی قوت غذا کو مشابہ بدن کی کرنے کے لیے تشابہ ...

کردیتی ہے جسکے غذا اصلی ہو جس طرح کہ خون کو بعد اسکے جذب ہو کر گوشت کے متغیر کرتی ہے - اب ہیں باقی تین قوتیں یعنی جاذبہ اور ماسکہ اور دافعہ
یہ تینوں مثل خدام کے واسطے قوت ہاضمہ کے ہیں - اور یہ بات اس طرح پر ہے کہ طبیعت نے جاذبہ کو عضو میں اسواسطے مہیا کیا ہے کہ اسی عضو کی طرف
ایسی غذا کو جذب کرے جو مشاکل اور مناسب اسی عضو کے ہو - اور قوت مغیرہ اسی غذا کو تشبیہ اسی عضو کے کرے جو اسی عضو میں ہو اور اسی
عضو سے اسکو بدل دے اور تشبیہ کر دے جس طرح ہم نبات اشیاء کے اقسام میں پاتے ہیں کہ ایک ہی زمین پر مختلف قسم کے نباتات ہوتے ہیں
اور ایک ہی پانی سے وہ سب سینچے جاتے ہیں مگر ہر قسم گھاس کی اپنی طرف وہی غذا جذب کرتی ہے (اپنی اسی قوت جاذبہ سے جو اسمین ہے) جو اسی
نبات کے مناسب ہے اور اس پانی سے جو سینچے میں خرچ ہوتا ہے اسی طرح کو ہر ایک نبات جذب کرتی ہے جو اسکے مناسب ہے - قوت مغیرہ وہ قوت ہے
جو مشابہ نباتی ہے اسی غذا کو جو کہ جذب ہو چکی ہے اور یہ فعل اسکا ذاتی ہوتا ہے - دلیل اسپر یہ ہے کہ ہم کاشتکاروں کو دیکھتے ہیں جو زمین شور کو بوتے ہیں
اگر انکا ارادہ یہ ہو کہ اس زمین کی شوریت دفع ہو جاوے پس سہ مرتبہ چقندر کے بونے سے اس زمین کی شوریت دور ہو جاتی ہے - اسکا سبب
یہی ہے کہ طبیعت چقندر کی مرہ میں کہ مکین ہوتی ہے پس زمین شور سے وہی چیز جذب کرتا ہے جو مناسب اسکی طبیعت کے ہے اور وہ چیز وہی جوہر نمک
جو شوریت زمین سے ہے جب وہ جذب ہو گئی زمین کی شوریت جاتی رہی - اسی طرح ہر ایک نبات زمین سے وہی چیز جذب کرتی ہے جو مشابہ اور
مشاکل اسی نبات کی طبیعت کے ہو - چنانچہ ہر ایک شیرینی اور ترشی زمین سے میٹھی اور کھٹائی کو جذب کرتا ہے - اور یہی حکم تمام اعضائے بدنی میں
جاری ہے کہ ہر ایک عضو میں وہی غذا جذب کرتا ہے جو مناسب اور مشاکل اسی عضو کے ہے اپنی اسی قوت جاذبہ سے جو کہ اسی عضو میں ہے پھر
اس غذائے جذب شدہ کو قوت مغیرہ موجودہ عضو مذکور بطرف طبیعت اسی عضو کے متغیر کر دیتی ہے اور اسکے مشابہ بنا دیتی ہے - اور چونکہ تغیر اور
تشبیہ یعنے بدل جانا اور بدل کر مشابہ عضو کے ہو جانا یہ دونوں امر محتاج ایک مدت اور زمانہ کے ہیں تاکہ اسی زمانہ میں تغیر اور تشبیہ تمام اور پورا ہو جاوے
اور یہ زمانہ کم اور بیش اسی قدر ہوتا ہے جسقدر کہ طبیعت اس مادہ کی جو طرف عضو کے پھرنے والا ہے قریب اور بعید اسی عضو کی طبیعت سے ہوتی ہے
لہذا جس مادہ کی طبیعت قریب طبیعت عضو کے ہو اسکے تغیر اور مشابہ عضو بنجانے میں تھوڑا زمانہ درکار ہوتا ہے جیسے خون کا استحالہ گوشت کی طرف
چونکہ خون کی طبیعت گوشت کی طبیعت سے بہت قریب ہے لہذا خون کا گوشت بن جانا تھوڑے زمانہ میں ہوتا ہے - اور جس غذا کی طبیعت اس عضو کی
طبیعت سے دور واقع ہو اسکے تغیر میں زمانہ زیادہ لگتا ہے جیسے خون سے ہڈی کا بن جانا - اسلیے کہ چونکہ ہڈی کی طبیعت خون کی طبیعت سے بہت بعید
واقع ہے لہذا طبیعت محتاج اسکی ہے کہ زمانہ دراز میں استحالہ خون کا بطرف استخوان کے کر دے - اسی نظر سے طبیعت کے واسطے قوت ماسکہ ہر عضو میں
پیدا کی گئی تاکہ غذائے مذکور کو مشاکل اور ہمصورت عضو بنانے میں جتنا زمانہ درکار ہے اسی زمانہ تک اسی غذا کو عضو مذکور میں روکے اور ٹھہرائے رکھے
جتنے زمانہ کی حاجت اسکے تغیر اور تشبیہ میں ہے - تاکہ یہ غذا پیشتر اسی عضو سے نکل نجاوے اور اسمین برقرار بنی رہے - پھر چونکہ مادہ کبھی اتنا زیادہ
ہوتا ہے کہ مشابہ عضو کے بن جانے کے بعد کچھ اسمین سے ایسی چیز بچ رہتی ہے جو مناسب اور ملائم اسی عضو کے نہیں ہوتی - لہذا طبیعت محتاج اسکی ہوئی
کہ ایک قوت دافعہ اسکے واسطے ہو کہ اسی فضلہ اور بچی ہوئی غذائے نامناسب کو عضو مذکور سے دفع کر دے اور اسی عضو کا تنقیہ اس فضلہ سے
کر دیوے - لہذا ایک قوت دافعہ ہر ایک عضو میں رکھی گئی پس فعل غذا کا بنفسہ یعنی خاص غذا کا فعل مخصوص قوت مغیرہ سے ہے اسلیے کہ غذا سے
یہی مراد ہے کہ بدل ما یتحلل کا عضو میں آنا اور اسی عضو سے چسپیدہ ہو جانا اور اسی عضو سے مشابہ ہو جانا - اور یہ بات یوں سمجھنی چاہیے کہ عضو بدل قبل ترشح
خون پہونچنے کے اسی عضو میں محتاج اسکا ہے کہ جب رگوں سے خون اسمین پہونچے تمامی اجزاء عضو مذکور میں وہ خون پھیل جاوے تاکہ وہ عضو تمام
جہات اور جوانب میں بڑھے اور یہ نشو و نما ہے اور اسکی محتاج ہے کہ موجود اجزائے عضو سے چسپیدہ ہو جاوے اور مل جاوے اور اسمین [illegible]

اور یہ خون پیوست شدہ محتاج اسکا ہی کہ مشابہ اسی عضو کے ہو جائے جسمین پیوست ہوا ہی ... اور پیوستہ ... اسیپر استدلال اسطرح سے
کیا جاتا ہی کہ جن لوگون کو مرض استسقا سے لحمی ہو اُسکے بدن مین خون کا التصاق نہین ... اگرچہ ان لوگون کا بدن بڑھتا اور بڑھتا ہی مگر وہ کی
زیادتی اُنکے بدن مین ملصق اور پیوست نہین ہوتی - اسلیے کہ یہ خون متبدل ... کبھی انمین حرارت ... عمل نہین کرتی کہ اسکو
گاڑھا کر دے اور اسمین چپک آجائے کہ اسکے ذریعہ سے اعضا سے ملی ہین اُسکا جمنا اور چسپیدہ ہونا ممکن ہو ... اسلیے یہ زیادتی تمام بدن مین
بہتی پھرتی ہی اور اعضا سے جاری ہو کر الگ ہو جاتی ہی - مشابہت پر استدلال سپیدداغ کی بیماری سے کیا جاتا ہی کہ ان بیمارون کے اعضاے بدنی
غذا سے بڑھتے بھی ہین اور غذا انمین چسپیدہ بھی ہو جاتی ہی مگر مشابہ ان اعضا کے نہین ہوتے - ... مشابہت کا نہونا یا بسبب ضعف قوت
مغیرۂ دوم کے ہوتا ہی یا اس سبب سے کہ جو خلط بطرف عضو کے آئی ہی بلغمی اور غلیظ ہی اور قوت مغیرۂ دوم ... ہی کہ اس غذا کو خون کی
طرف پھیر دے - انھین امور عارضی سے بخوبی ظاہر ہو گیا کہ نفس غذا اسی زیادتی اور چسپیدگی اور مشابہ ہونے کا نام ہی - اسی واسطے بقراط حکیم استعمال
لفظ غذا کا تین طرح پر کرتا تھا ایک وہ غذا جو بڑھے اور چسپیدہ ہوا اور مشابہ ہو جائے دوسرے وہ غذا کہ بڑھے اور چسپیدہ ہوا اور مشابہ نہو تیسرے
وہ غذا کہ ابھی ان اوصاف تک نہ پہونچی جیسے عصارۂ طعام اور عصارۂ خون جو ابھی بدستور اپنے حال پر باقی ہون - ہر ایک عضو اعضاے بدنی کو
غذا دو وقت پہونچتی ہی - قوت غاذیہ کا یہ حال ہی کہ وہ غذا کو اسوقت لیتی ہی جسوقت غذا ہضم ہو کر قریب اسکی طبیعت کے یعنی طبیعت اعضا کے پہونچے
پس اس غذا کو بطرف ذات انھین اعضا کے پھیر دیتی ہی اور اسے غذا دیتی ہی - اسی قوت کی طرف جگر سے ان رگون مین ہو کر خون آتا ہی جو جگر کے
طبقۂ خارجی کے متصل ہین تاکہ اس خون سے غذا لے - اسی طرح معدہ اور مری بھی اپنی غذا کو اسوقت لیتے ہین جسوقت غذا انمین ہو کر گذرتی ہی پس
جو شے لطیف اس غذا مین ہوتی ہی جسکی طبیعت قریب طبیعت بخار کے ہی اُسکو لیکر یہ دونون عضو اپنی غذا بناتے ہین ایک غذا تو ان دونون کی یہ ہی -
دوسری غذا معدہ اور مری کی جگر سے ہو کر ان رگون مین آتی ہی جو مری اور معدہ سے ملی ہین اس غذا سے بھی یہ دونون اپنی باقی غذا کو پاتی ہین امعاء دقاق
یعنے تین پتلی آنتین یہ بھی اپنی غذا کو ایک تو اسوقت لیتی ہین جو غذا ہضم ہو کر معدہ سے بطرف جگر انمین ہو کر جاتی ہی پس انمین سے اپنی احتیاج
غذا کو یہ آنتین لیتی ہین - اور جگر سے بھی ان آنتون کی طرف خون آتا ہی ان رگون مین ہو کر جنکی شاخین اس رگ سے پھوٹی ہین اور آنتون مین
آئی ہین جو باب کے نام سے مشہور ہین پس اس خون سے بھی یہ آنتین غذا لیتی ہین اور انکا جسمانی جوہر بڑھ جاتا ہی - اسی طرح امعاء غلاظ
یعنے تین بڑی آنتین کبھی ثقل غذا سے اپنی اپنی مناسب چیز کو لیکر اپنی غذا بناتی ہین - اور خون بھی بڑی آنتون مین ان رگون سے ہو کر آتا ہی
جو انکے ظاہری طرف ملی ہین پس اس سے بھی یہ آنتین غذا پاتی ہین چنانچہ ہمنے بروقت بیان کرنے تشریح اعضا کے اسکا ذکر کیا ہی - جگر بھی
اپنی غذا اس طرح پاتا ہی کہ جسوقت معدہ سے غذا ہضم ہو کر پوری ہضم کو پہونچ جاتی ہی بذریعہ ان رگون کے جو معدہ مین جگر سے آتی ہین جگر کو
غذا پہونچتی ہی اور دوبارہ غذا جگر کو اسوقت ملتی ہی جسوقت غذا معدہ مین ہضم ہو کر امعا تک آترے اور ان رگون مین داخل ہو جو بیچ مین جگر اور
امعا کے بنی ہوئی ہین - رہے اور سب اعضا انمین غذا جگر سے ان رگون مین ہو کر آتی ہی جو رگین جگر سے ان اعضا کی طرف پہونچی ہین
یہ غذا لینا ان اعضا کا قبل اسوقت کے ہوتا ہی جسوقت عصارۂ غذا کا جگر تک آنتون مین ہو کر جائے اور بخوبی ہضم ہو کر خون نبنجائے ایک وقت
ان اعضا کی غذا لینے کا یہ ہی اور دوسرا وقت وہ ہی کہ جب غذا جگر مین ہضم ہو کر بخوبی خون بنجائے انھین رگون سے وہی خون ان اعضا کو بطور
غذا کے پہونچتا ہی - اور ایک عضو ان اعضاے بدنی سے اسکی طرف غذا آیا تو ایسے عضو سے جذب ہوتی ہی جو بنسبت اس عضو کے ضعیف ہو جیسے قلب
اپنی غذا کو جگر سے جذب کرتا ہی یا جگر آنتون سے یا آنتین معدہ سے اور معدہ ماساریقا رگون سے اسلیے کہ یہ سب اعضا ہر ایک انمین سے مقدم

بنسبت موخر کے قوی ہے - یا عضو بدنی اپنی غذا کو اُس عضو سے جذب کرتا ہے جو نسبت اسی عضو کے زیادہ قوی ہو اور مادہ غذا کے عضو قوی ہین
ایسی کثرت ہو کہ اُس تمام مادہ کا یہ عضو قوی محتاج نہو جس طرح معدہ جگر سے جذب کرتا ہے جسوقت کہ معدہ خالی ہو اور جگر مین خون بکثرت ہو کہ
اُس خون سے معدہ اپنی غذا لیتا ہے - کبھی اعضاے بدنی اُن مواد کو اُس عضو کی طرف دفع کرتے ہین جو ضعیف ہو جس طرح معدہ آنتون کی طرف
اُس چیز کو دفع کرتا ہے جو مادہ کہ معدہ مین ہو - یا کوئی عضو اپنے مادہ کو اُس مقام کی طرف دفع کرتا ہے جو اس عضو کے قریب ہو جس طرح اگر مادہ معدہ کے
اوپر کے اجزا مین ہو اُسکو بذریعہ قے کرنے کے مُنھ کی طرف دفع کرتا ہے اور اگر کوئی مادہ معدہ کے نیچے والے اجزا مین ہو اُسکو معدہ آنتون کی طرف بذریعہ
اسہال کے دفع کرتا ہے - جملہ اعضا اپنی غذاے جذب شدہ کو دوسرے عضو کی طرف دو وقتوں مین سے ایک وقت دفع کرتے ہین - ایک تو وقت یہ ہے
کہ جب کسی عضو کی حاجت اپنی غذا سے پوری ہو چکی ہے باقیماندہ کو جو بطور فضلہ کے ہے اور اُسکی حاجت کچھ نہین ہے اُسکو دفع کر دیتا ہے چنانچہ معدہ جب
اپنی حاجت کو غذا سے پوری کر لیتا ہے اور باقی کو طرف آنتون کے دفع کرتا ہے - دوسرا وقت یہ ہے کہ جب کسی غذا سے کسی عضو کو ایذا پہونچے یا تو
بہت سی ایذا پہونچے یعنی وہ غذا بہت سی ہو اور بسبب اُسکی کثرت کے اُس عضو پر اس غذا کا ٹھہرنا گران ہو اُسوقت وہ عضو اُس غذا کو دفع
کرتا ہے جیسے اسہال اور قے جو زیادہ کھانے اور پینے سے عارض ہوتے ہین اُنکا یہی حال ہے - یا اُسوقت اعضاے بدنی غذا کو دفع کرتے ہین جسوقت
یہ غذا انمین فاسد ہو جائے اور کسی کیفیت یا حدت کی طرف اُسکی کیفیت بدل جائے جس سے لذع یعنی چبھن پیدا ہو - اسکی مثال یہ ہے کہ معدہ مین
کوئی غذا کا فاسد مادہ بنجائے اور معدہ مین خارش پیدا کرے اُس غذا کو معدہ آنتون کی طرف دفع کرتا ہے اور اگر آنتون مین ہو جب بھی آنتین اُسکو
خارج بدن کی طرف دفع کرتی ہین - یا مادہ خراب کو معدہ مُنھ تک دفع کرتا ہے - یہی قواے طبیعیہ ہین جنسے تدبیر غذا اور اُن مواد کی ہوتی ہے جو
بدن مین ہین - اب چونکہ ہمارے بیان سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہر ایک قواے طبعی کا فعل اعضاے بدنی مین کیونکر ہوتا ہے پس ہم بیان کرتے ہین
کہ افعال اِن قوتون کے حس مین کیونکر ظاہر ہوتے ہین اور یہ بیان ہم دو مثالین دے کر کرینگے جنکو جالینوس نے معدہ اور رحم کے مقام مین لکھا ہے
اسلیے کہ افعال طبعی ان دونون عضو کے حس پر بخوبی ظاہر ہوتے ہین - اور انکے افعال کو دیکھ بھال کر آدمی قادر اس بات پر ہو سکتا ہے کہ ان دونون کے
فعل کا قیاس تمام اعضاے بدنی پر کرے - اِن مثالون کو ہم شروع معدہ کے فعل سے کرتے ہین اور معدہ کے افعال پہلے فعل سے ہم قوت
جاذبہ کا بیان کرینگے

باب تیسرا امثال قوتہاے طبیعیہ کی معدہ سے

ہم کہتے ہین کہ جذب کا فعل بخوبی ظاہر ہوتا ہے بروقت ازدراد لینے لقمہ وغیرہ اُتارنے کے - اسلیے کہ ہم حیوان کو دیکھتے ہین جسوقت غذا کو
مُنھ سے جذب کرتا ہے اور اُسکو معدہ تک لیجاتا ہے تاکہ معدہ اُسکو پکائے اور باریک پیس ڈالے کہ اس ذریعہ سے اس غذا کا بدل دینا جوہر خون کی
طرف آسان ہو - اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حرکت مری کی بروقت تناول کرنے غذا کے آدمی کے ارادہ اور اختیار سے ہوتی ہے جو فعل اختیاری ہے
اور جذب فعل طبیعی غیر اختیاری ہے پس تمثیل ٹھیک نہوئی - ہم جواب دینگے کہ اگر تناول غذا کا آدمی کے ارادہ سے ہوتا ہے جب بھی قوت جاذبہ کا
فعل حرکت مری اور معدہ سے بروقت ازدراد کے بخوبی ظاہر ہوتا ہے (مترجم) مطلب یہ ہے کہ نوالہ مُنھ مین رکھنا اور چبانا یہان تک تو فعل اختیاری
اور ارادی انسان کا ہے اور اُسکو نیچے اُتارنا اگرچہ بقصد انسان ہوتا ہے لیکن اگر مری اور معدہ اُسکو جذب نہ کرے ارادہ انسان اُسکے
اُتر جانے مین کافی نہوگا اسی سبب سے اکثر اوقات جو نوالہ پھنس جاتا ہے انسان کا ارادہ اُسکے پہنچانے کا نہین ہوتا بلکہ یا تو معدہ اور
مری اُس لقمہ کو جذب نہین کرتے یا اُسکی مقدار اتنی بڑی ہوتی ہے کہ حلق کی تنگ راہ مین سما نہین سکتا اس سے معلوم ہوا کہ ارادہ انسان کو

اور اس حسن کی دلیل میں بیان ہوا ہے کہ بعض لذیذ غذا اور بدمزہ غذا کے کھانے سے اور بدذائقہ دواؤن کے کھانے سے ہی حرکت معدہ اور مری کا ظاہر ہوتا ہی حرکت مری اور معدہ کی اس طرح پر ہم بیان کرتے ہین کہ ہم دیکھتے ہین مری اور معدہ کو جسوقت حاجت شدید غذا کی ہوتی ہی کہ طعام کو منہ سے جذب کرتے ہین حالانکہ ابھی اس طعام کو منہ چبایا نہین ہی اور انسان اسکے چبانے سے اور نیچے اتارنے سے بطرف حلق کے غافل اور بے ارادہ ہی۔ مری کو ہم دیکھتے ہین کہ تنگ ہوجاتی ہی اور معدہ کو ہم دیکھتے ہین کہ اوپر کو چڑھ آتا ہی اور حیا ہوکر غذا کو جذب کر لے۔ اسی طرح کبھی ہم اس حیوان کو دیکھتے ہین جسکی مری [illegible] ہی کہ ہر وقت تناول غذا کے [illegible] معدہ اسکا اوپر کو چڑھ آتا ہی اسی حیوان کے منہ سے ملجاتا ہی اور یہ بات اس حیوان مین ہوتی ہی جسکا منہ بہت چوڑا ہی اور وہ حیوان بسبب غذا کا بھی زیادہ ہوتے جیسے وہ حیوان جسکا نام سام رکھا گیا ہی جسکو تمساح یعنے گھڑیال کہتے ہین لذیذ غذا اون کے تناول مین اور بدذائقہ دواؤن کے کھانے مین یہ بات ہی کہ ہر وقت کھانے لذیذ غذا کے خوش ہوتی ہون مری اور معدہ کو دیکھتے ہین کہ انکو جلد اپنی طرف کھینچتے ہین یہان تک کہ جاکر کبھی ہم دیکھتے ہین کہ ان اچھی چیزون کو معدہ سے جذب کرتا ہی بسبب ان چیزون کے لذیذ ہونے کے اور اس سبب سے کہ انکی طبیعت ترتیب حرکت کی [illegible] اس بات کا ظہور اس طرح پر بخوبی ہوتا ہی کہ جسوقت آدمی کوئی غذا کھا چکے اور اسکے بعد کوئی میٹھی چیز کھائے اور بعد اسکے کوئی [illegible] یا دوا کا استعمال کرے پس قی مین یہ میٹھی چیز غذا کے پیچھے نکلیگی اسواسطے کہ اس شیرینی کو معدہ نے اپنے قعر مین جذب کر لیا۔ جسوقت انسان کوئی ناگوار غذا یا بدذائقہ دوا کھاتا ہی معدہ اور مری کو پاتا ہی کہ اسکا قصد ان [illegible] کا ہوتا ہی اور [illegible] ہی بنی رہتی ہی اور کھانے وقت انکا حلق سے اتارنا بہت دشواری سے ہوتا ہی۔ [illegible] اگر کوئی آدمی اپنے سر کو نیچے کرے اور پاؤن دونون اوپر سیدھے کھڑے کردے یعنے اوندھا منہ کے بل ہوجائے پھر اسکے بعد [illegible] اس غذا کو بخوبی حلق سے اتار لیگا اور معدہ پر اسکو وارد کریگا پس اگر بدن انسان مین قوت جاذبہ مری اور معدہ کی نہوتی ممکن نہین تھا کہ غذا اوپر چڑھ کر معدہ پر وارد ہوتی۔ اب بخوبی ظاہر ہوگیا ہمارے اس بیان سے کہ معدہ مین قوت جاذبہ طبیعیہ ایسی ہی جو بطرف معدہ کے اس چیز کو جذب کرتی ہی جو چیز مشاکل اور موافق معدہ کے ہو۔ قوت ماسکہ جو معدہ مین ہی اسکا بیان یہ ہی کہ جسوقت غذا معدہ پر وارد ہوتی ہی ہمکو ایسا پایا جاتا ہی کہ وہ غذا معدہ مین رکی ہوئی ہی اور معدہ نے اسکو ہر طرف سے گرفت کر لیا ہی اور نیچے کا مقام معدہ کا جو مشہور بنام بواب ہی اس غذا سے بشدت ملگیا ہی ایسا ملگیا ہی کہ اس غذا مین سے کسی مقدار کا نکلنا ممکن نہین ہی اور اس طرح سے وہ غذا نیچے والے مقام معدہ کے سماگئی ہی کہ کوئی مقام سفل معدہ کا غذا سے خالی نہین رہا ہی۔ ہم اس بات کو معائنہ بھی کر سکتے ہین جسوقت ہم بعض حیوان کو تر غذا کھلائین اور بعد کھلانے کے فوراً اسکے پیٹ کو چاک کر ڈالین اور وہ جھلی جسنے آلات غذا کو ڈھانپ لیا ہی اسکو معدہ پر سے اتار ڈالین پس ہم دیکھینگے کہ معدہ اس غذا پر شامل ہی اور ہر طرف سے معدہ اس غذا کو لپٹا ہوا ہی اور بواب کو ہم چسپیدہ اور ملا ہوا ایسا پائینگے کہ ممکن نہوگا اس غذا سے جو تر ہی ذراسی بھی بواب کے باہر نکل سکے یا بہ سکے کسی طریقہ سے بہنا کیون نہ فرض کیا جائے یہی حال ہی اگر یہ عمل تشریحی اسوقت کیا جائے جسوقت غذا معدہ سے اتر چکی ہو پس آنتین بھی اسی غذا کو یونہین پکڑ لیتی ہین اور جو کچھ آنتون مین ثفل غذا وغیرہ سے جاتا ہی اسکو گرفت کر لیتی ہین۔ اسی سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ معدہ مین اور آنتون مین قوت ماسکہ ایسی ہی جس سے اپنے موافق اور مناسب غذاؤن کو گرفت کر لیتی ہین۔ قوت ہاضمہ کا فعل اسوقت شروع ہوتا ہی جب سے ابتدا فعل قوت ماسکہ کی ہوتی ہی جسکا حال یہ ہی کہ جسوقت معدہ نے اپنی طرف طعام کو بتوسط مری جذب کیا اس غذا کو معدہ ٹھہراتا ہی اور اسپر حاوی ہوجاتا ہی اور اسکے بدل دینے کی ابتدا کرتا ہی اور اسکو اپنی طبیعت کی طرف

یعنی اپنے اُس طبقہ کی طبیعت کی طرف جو اندرونی طبقہ معدہ کا ہی اعتدال کرتا ہی فعل اس معدہ کا یہی جو ابھی بیان ہوا ایک دو چیزون کے سبب سے ہوتا ہی ایک یہ کہ غذا موافق معدہ کے ہو جاوے یعنی اُسمین سے جسقدر معدہ کے لایق ہی اُسکو جذب کرتا ہی اور جو چیز غذا مین سے قریب طبیعت معدہ ہی اُسکو اپنے طبقات پر زیادہ کرتا ہی اور دوسری یہ بات اور یہ فایدہ ہضم کرنے مین ہو تا کہ جگر پر اُس غذا کا تغیر کرنا اور بدل دینا جوہر خون کی طرف آسان ہو۔ اسی طرح جگر بھی غذا کو خون کی طرف اسواسطے بدل دیتا ہی تا کہ اور اعضاے بدنی پر اُس خون کا پھیرانا اپنے اپنے جوہر کی طرف آسان ہو۔ اس توسط کی حاجت اسواسطے ہی کہ کسی چیز کو اشیاے موجودہ مین سے یہ بات ممکن نہین ہی کہ اپنی کیفیت کے خلاف کیفیت کی طرف بدل جائین بدون اسکے کہ وہ شی تھوڑی تھوڑی بدلتے بدلتے اور کیفیت موجودہ کو چھوڑتے چھوڑتے تا کیفیت مخالفہ تدریج پہونچ جاوے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہین ہی کہ روٹی خون بنجاوے پہلے ہی مرتبہ جسوقت بدن پر وارد ہو بلکہ پہلے روٹی کا تغیر کسیقدر مُنہ مین ہو جاتا ہی بعد اُسکے معدہ اُسکو متغیر کرتا ہی اور ہضم کرتا ہی بعد اسکے پھر وہی روٹی باریک آنتون مین آتی ہی وہاں بھی اسکو تھوڑا تغیر ہوتا ہی پھر اسکے بعد اُسکو جگر اُن رگون کی طرف سے جذب کرتا ہی جو بیچ مین جگر اور آنتون کے بنی ہوئی ہین اور جگر مین پہونچکر اب اُسکا تغیر بطرف خون کے جگر کر دیتا ہی۔ اسی طرح رگین بھی خون کو جگر سے جذب کرتی ہین اور اعضاے بدنی تک اُسکو پہونچاتی ہین پھر اعضاے بدنی اُس خون کو بآسانی متغیر کر کے مشابہ اُس غذا کے بناتے ہین جو اُنکے جوہر ذاتی ہین۔ دلیل اس بات پر کہ غذا کو مُنہ مین کسقدر تغیر ہوتا ہی یہ ہی کہ جو کچھ انتون کی ریخون مین غذا باقی رہجاتی ہی اُسکی بو بدل جاتی ہی اور کیفیت اُس غذا کی مثل اُس گوشت کے ہو جاتی ہی جو مُنہ کا گوشت ہی۔ سبب تغیر اس غذا کا مُنہ مین یہ ہی کہ یہ غذا جوہر سے اُس گوشت کے ملتی ہی جو مُنہ مین ہی اور اُسکو مماس ہوتی ہی اور چھوا کرتی ہی اور اُس بلغم سے ملتی ہی جو ہضم ہو چکا ہی اور جسمین حرارت آچکی ہی۔ دلیل اس بات پر کہ یہ بلغم ہضم ہو چکا ہی اور اُسمین گرمی آگئی ہی یہ ہی کہ یہ بلغم یعنے مُنہ کا تھوک داد کی اقسام کو اچھا کر دیتا ہی اور بعض اقسام کے قروح اور زخمون کو پکا دیتا ہی اور اُنمین نضج پیدا کرتا ہی اور بچھو کے اقسام کو قتل کرتا ہی۔ اسی جہت سے یعنے اسی بلغم کے ملنے سے غذا کا تغیر مُنہ مین بھی ہو جاتا ہی۔ اور اسی طرح سے معدہ کا حال ہی کہ غذا کا تغیر اُسمین اسوجہ سے ہوتا ہی کہ وہ غذا معدہ کے جرم کو چھوتی ہی اور اس چھونے کی وجہ سے وہ کیفیت حاصل کرتی ہی جو مثل کیفیت معدہ کے ہی اور معدہ کی حرارت طبیعی سے غذا مین تغیر ہو جاتا ہی۔ اور دوسرا سبب یہ ہی کہ وہ غذا معدہ مین اُس بلغم پختہ سے ملجاتی ہی جو معدہ مین ہی۔ غذا کا تغیر معدہ مین مُنہ کے تغیر سے زیادہ ہی اسلیے کہ معدہ بہ نسبت مُنہ کے زیادہ گرم ہی بسبب اسکے کہ صفرا بطرف معدہ کے ریزش کرتا ہی اور اس سبب سے کہ موضع اور مقام معدہ کا قریب اعضاے گرم کے ہی داہنی طرف اسکے جگر ہی اور بائین طرف معدہ کے طحال ہی اوپر اُسکے قلب اور حجاب ہی پیچھے معدہ کے عضل پشت ہین۔ اسی طرح جگر مین بھی غذا کو تغیر بہ نسبت تغیر معدہ کے زیادہ ہوتا ہی سبب یہ ہی کہ مزاج جگر کا معدہ کے مزاج سے دونا چوگنا گرم زیادہ ہی اسلیے کہ طبیعت جگر کی دموی ہی گویا کہ جگر خون بستہ کی شکل ہی پس جسوقت عصارہ غذا کا جگر تک پہونچتا ہی اُسکو مشابہ اپنی طبیعت کے کر لیتا ہی اور اپنے جوہر خونی کی طرف بدل دیتا ہی۔ اس بیان سے ظاہر ہو گیا کہ معدہ مین اور تمام اعضاے بدنی مین ایسی قوت مغیرہ ہی جو غذا کو انھین اعضا کی طبیعت کی طرف بدل دیتی ہی۔ قوت دافعہ کا حال یہ ہی کہ اسکا فعل بروقت فراغ فعل قوت ماسکہ اور قوت مغیرہ کے شروع ہوتا ہی مطلب یہ ہی کہ قوت ماسکہ جب ٹھہرانے سے غذا کے فارغ ہو چکی اور قوت مغیرہ جب غذا کو مشابہ اعضا کے بدل چکی اُسوقت قوت دافعہ کا فعل شروع ہوتا ہی۔ اسکا بیان یہ ہی کہ معدہ جسوقت غذا کو ہضم کر چکے اور اُسکو پکا چکے اور اپنی حاجت کو غذا سے فیصلہ کر چکے اور اُس چیز کو لے چکے جو مثل کیلوس کے ہی جو معدہ کے غذا مین ہوتا ہی اور باقیماندہ مثل ثفل کے معدہ مین رہے جس سے معدہ کو نفرت ہی

اسلیے کہ اُس فضلہ کی طرف کسی قسم کی حاجت معدہ کو نہین ہے اب اُس ثقل کو بطرف امعاء کے معدہ نکالتا ہے اور دفع کرتا ہے اور دفع کرنے کے وقت اوپر والا حصہ معدہ کا جو فم معدہ کے نزدیک ہے سُست ہوجاتا ہے اور نیچے والا حصہ معدہ کا جو مشہور بنام بوّاب ہے کھلجاتا ہے پس غذا معدہ سے نکلکر پتلی آنتون کی طرف آتی ہے - یہ پتلی آنتین بھی اُس غذا سے جو خوب پس چکی ہے اور باریک ہوچکی ہے بقدر حاجت لیتی ہین بعد اسکے وہ رگین جو بیچ مین جگر اور اُن آنتون کے بنی ہوئی ہین عصارہ اس غذا کا جذب کرتی ہین اور ثقل کو اس غذا کی موٹی اور بڑی آنتون کی طرف دفع کرتی ہین یہ بڑی آنتین بھی جنکی طرف پتلی آنتون نے غذا کو دفع کیا ہے اس غذا کے ثقل سے اپنی حاجت کو پورا کرتی ہین اور باقی کو بطرف خارج کے دفع کرتی ہین اسواسطے کہ یہ ثقل اب اسوقت اُن آنتون پر ثقیل اور گران ہوتا ہے - اسی طرح تمام اعضا جسوقت غذا سے اپنی حاجت کو پورا کرلیتے ہین یعنی جو غذا اُن اعضا تک پہونچتی ہے پس باقیماندہ اُس غذا کا ناگوار ہوکر ایسا ہوجاتا ہے کہ اُسکا اُٹھانا اُن اعضا پر دشوار ہوجاتا ہے لہذا ہر ایک عضو اپنے فضلہ کو دوسرے ایسے عضو کی طرف دفع کرتا ہے جسکو یہ ثقل موافق ہو کبھی معدہ اُس چیز کو بھی دفع کرتا ہے جو معدہ مین کھنچکر آئی ہو جسوقت اُس چیز سے معدہ کو ایذا پہونچے - یہ ایذا یا بسبب کثرت مقدار اُس چیز کے ہوتی ہے مثلاً جسوقت آدمی کھانے پینے کی چیز زیادہ تناول کرے اور مقدار مناسب سے بہت کھائی جائے اسکا بوجھ معدہ پر پڑیگا پس معدہ اسکو یا بذریعہ قے کے دفع کریگا جیسے مست میخوار اسی طرح قے کرتا ہے - یا دستون کی طرف سے دفع کریگا جیسے تخمہ اور بدہضمی والے کا یہی حال ہے - یا بسبب فاسد ہونے اُس چیز کے معدہ اُسکو دفع کردیتا ہے کہ جسوقت کھانے پینے کی چیز کسی ایسی کیفیت کی طرف بدل جائے جسمین لذع اور تیزی ہو اُسکو معدہ بطرف قے کے اُسوقت دفع کرتا ہے جب تک وہ چیز معدہ کے اوپر ٹھہری ہو اسلیے کہ منھ اوپر والے حصہ سے معدہ کے نزدیک ہے - یا بذریعہ اسہال کے دفع کرتا ہے جسوقت کہ وہ شی معدہ کے نیچے اُتر گئی ہو اسلیے کہ آنت معدہ کے نیچے والے حصہ کے قریب ہے - یہ سب باتین بنظر معائنہ اور مشاہدہ معدہ کے ظاہر ہوتی ہین -- اب یہ بات بخوبی ظاہر ہوگئی کہ معدہ مین قوت دافعہ بھی ہے تاانیکہ بروقت قے کرنے کی نظر آتا ہے جیسے معدہ اپنی جگہ سے اُکھڑجاتا ہے اور اوپر تک چلا آتا ہے تاانیکہ معدہ کے ہمراہ تمام احشا یعنے اندر کی چیزین بھی ہلجاتی ہین -- اور بروقت اجابت براز کے بھی اگر براز مین بستگی ہو یا طبیعت مین قبض ہو اور آنتون مین کوئی فضلہ ایسا موجود ہو جسمین لذع اور چبھن ہو اسوقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنتین اپنے مقام سے اُکھڑی جاتی ہین تاکہ جو چیز آنتون مین ہے اُسکو نیچے کی طرف دفع کرین اور تمام احشاے اندرونی بھی نیچے کی طرف حرکت کرتی ہین بسبب حرکت کرنے اُس عضل کے جو شکم پر ہے - اور یہ عضل اسواسطے حرکت کرتا ہے کہ جو کچھ آنتون مین ہے اُسکے دفع کرنے پر آنتون کو مدد دے - تاانیکہ بیشتر معا مستقیم اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے یا اُتر جاتی ہے بسبب قوت حرکت دافعہ کے - چنانچہ پیچش مین یہی کیفیت عارض ہوتی ہے - اب ہمارے بیان سے بخوبی واضح ہوگیا کہ معدہ مین چار قواے طبیعی مین جاذبہ اور ماسکہ اور ہاضمہ اور دافعہ اور اسی طرح تمام اعضا مین یہی چار قوتین ہین

باب چوتھا مثال قواے طبیعیہ کی جو جسم مین ہین

جب ہمارے بیان سے تیسرے باب مین یہ بات ظاہر ہوگئی کہ معدہ مین چار قواے طبیعیہ ہین اور تمام اعضاے بدنی مین بھی کہ جنسے غذا کا کام تمام اور پورا ہوتا ہے - اب ہم بیان کرتے ہین کہ ان قوتون کا ظہور رحم مین کیونکر ہوتا ہے تاکہ اور اعضا مین ان قوتون کے ہونے کی دلیل لانے پر تاکید ہوجائے -- اب ہم شروع کرتے ہین پہلے بیان اُس قوت جاذبہ کا جو رحم مین ہے جس طرح معدہ مین بھی ہمنے اسکو مقدم کیا تھا - ہم کہتے ہین کہ بروقت بیان کرنے تشریح اعضا کے ہم کہہ چکے کہ طبیعت نے رحم مین ایک شوق طرف منی کے پیدا کیا ہے بعد ایک

عشق اُسکو منی سے بسبب اُس حاجت کے دیا ہی جو رحم کو بطرف منی کے تھی بنسبت تناسل کے یعنی بقاے نسل کے - اسی واسطے ایک قوم نے خلاصہ
مین سے جب رحم کی یہ کیفیت دیکھی اسکا نام یہ رکھا ہی کہ رحم ایک جاندار چیز ہی جو مشتاق بطرف منی کے ہی لیکن طبیعت نے رحم مین ایک قوت
جاذبہ ایسی بنائی جس سے منی بطرف رحم کے جذب ہوتی ہی - اس بات کا ظہور بوقت جماع کے ہوتا ہی کہ مرد جسوقت جماع کرتا ہی اپنے عضو
مخصوص کو ایسا پاتا ہی گویا کہ رحم اُسکو اندر کی طرف کھینچتا ہی جس طرح محجمہ لینے پچھنے والون کو کھینچتا ہی - اور یہ کیفیت رحم کی اُسوقت ہوتی ہی
جس جماع سے عورت حاملہ ہونے والی ہی - اور اسکا ظہور اُسوقت ہوتا ہی جبکہ رحم کو خون حیض کے پاک ہونے سے تھوڑا زمانہ گذرا ہو اور
اُن فضلون سے خالی ہو جو رحم کو اپنے فعل سے منع کرتے ہین - اور اُسی رحم کو بطرف منی کے اشتیاق بڑھانے سے منع کرتے ہین تاکہ اپنی طرف
منی کو جذب کرے - اس کیفیت سے ایسا معلوم ہوگا کہ رحم مین ایک قوت جاذبہ ہی - قوت ماسکہ رحم کی اُسوقت ظاہر ہوتی جسوقت سے
عورت کے رحم مین نطفہ پڑے اور تا زمانہ ولادت باقی رہے - اسواسطے کہ رحم مین جسوقت منی کا جذب ہوا اُسی منی پر اجزا رحم کے بسبب
عشق ذاتی کے فراہم ہو گئے اور ہر طرف سے مل گیا اور رحم کا مُنھ بند ہو گیا تا اینکہ یہ بات پیدا ہو گئی کہ اب ممکن نہین ہی کہ سلائی کا کنارہ اُسکے
مُنھ مین جا سکے - جیسا بقراط نے کہا ہی کہ حاملہ عورت کے رحم کا مُنھ ایسا ملجاتا ہی کہ باوجود ملنے کے مُنھ مین سختی نہین ہوتی - اسلیے کہ سختی اسی
ملنے مین ہوتی ہی جسکا سبب ورم ہو پس ہمیشہ رحم اسی حالت پر نطفہ کے ٹھہر لینے پر باقی رہتا ہی تا اینکہ جنین کی صورت بالکل بنجاے اور
اُسکے اعضا تمام درست ہو جائین اور ایسی حالت کو پہونچ جاے کہ جس حالت مین قوت جاذبہ اپنے افعال کو مجزاے طبعی مین
کر سکے **مترجم** شاید مراد قوت جاذبہ سے اس مقام پر اعضاے جنین کی قوت جاذبہ ہو پس مطلب یہ ہوگا کہ فعل جذب غذا کا یہ اعضا
کر سکین **متن** اس بات کا ظہور اسوقت ہوتا ہی جب کسی حیوان حامل کو تشریح کرکے دیکھے کہ اُسکی ناف کے نیچے بطرف فرج کے چاک کرین
اور رحم کو بہت نرمی سے کھولین اُسوقت نظر آئیگا کہ رحم کے اندر جو چیز ہی اُس سے چسپیدہ ہو رہا ہی اور ہر طرف سے اُسکو گھیرے ہوے ہی
اور رحم کا مُنھ اُن چیزون پر ایسا چسپیدہ ہی کہ سلائی کا کنارہ اُسکے اندر نہین داخل ہو سکتا اس ترکیب سے یہ بات ظاہر ہوگی کہ رحم مین
قوت ماسکہ ہی - قوت مغیرہ جو رحم مین ہی اُسکے فعل کا ظہور اُسی زمانہ مین ہوتا ہی جو زمانہ قوت ماسکہ کے فعل کرنے کا ہی یعنی منی کو مختلف
جوہر اعضاے جنین کی طرف بدل دینا اور اُنکی کیفیات اور اشکال کی طرف متغیر کر دینا یہی دلیل اس بات پر ہی کہ رحم مین قوت
مغیرہ ہی - قوت دافعہ کا ظہور رحم مین ایک وقت منجملہ دو وقتون کے ہوتا ہی یا جسوقت کہ جنین پورا اور کامل ہو جاے یا بروقت مر جانے
بچہ کے اندر رحم کے جنین کے پورے ہونے کے وقت اس طرح پر کہ جسوقت اعضاے جنین پورے ہو جائین اور تمام ہون اور قوت ماسکہ
اور قوت مغیرہ اپنے اپنے فعل سے ٹھہر جاے اور قوت دافعہ جنین کے نکالنے مین اور دفع کرنے مین اپنا فعل شروع کرے (اور یہ بات
یا ساتوین مہینہ یا آٹھوین یا نوین یا دسوین مہینہ ہوتی ہی) اور رحم جنین کو دفع کرے کہ پورا جنین ہو چکا ہی اور اُسکو نکالے بسبب دو باتون کے
ایک تو یہ کہ اب جنین رحم پر بھاری ہی پس اُسکو دفع کرتا ہی - دوسرے یہ کہ اب جنین بڑا ہو چکا اور غذاے کثیر کا محتاج ہی کہ اتنی غذا
اُسکو رحم مین نہین ملتی لہذا بچہ کو رحم مین اضطراب ہوتا ہی اور اپنے پاؤن مارتا ہی تاکہ وہ جھلیان پھٹ جائین جو اس بچہ پر شامل ہین
اور وہ تین جھلیان جنکو مشیمہ اور سفہ اور سلی کہتے ہین چنانچہ ہمنے تشریح اعضا کے بیان مین اسکو ذکر کر دیا ہی - ان پاؤن کے مارنے سے
غرض یہ ہوتی ہی تاکہ وہ جھلیان پھٹ جائین اور جو رطوبت اُنمین بند ہو رہی ہی وہ نکلجاے اور یہ رطوبت جنین کے فضلون کی ہوتی ہی
جیسے پسینا یا پیشاب یا فضلہ خون حیض کا جو رحم پر گرتا ہی پس رحم مین لذع اور چبھن پیدا کرتا ہی اور رحم کو ایذا دیتا ہی لہذا جنین کو رحم

دفع کرتا ہی اور بطرف خارج کے نکالتا ہی۔ جنین کا نکلنا رحم سے بوقت موت کے یہ بھی بسبب ماتون کے ہوتا ہی یا تو یہ بات ہی کہ صدیدہ یعنی پیپ وغیرہ جو بباعث حدت ہی اُسمین پیدا ہوتی ہی پس رحم مین جو خلش پیدا کرتی ہی اور ایذا دیتی ہی لہذا رحم اُسکو دفع کرتا ہی اور اپنے اندر سے باہر نکالتا ہی یا یہ بات ہی کہ ان جھلیون مین سے کوئی جھلی پھٹ جاتی ہی پس وہ صدیدہ رطوبت جو رحم مین ہو کر اُسمین لذع پیدا کرتی ہی لہذا رحم اُسکو اپنے اندر سے دفع کرتا ہی اور نکالتا ہی۔ اسی سے رحم کا حال ظاہر ہوتا ہی کہ اسمین ایک قوت دافعہ ہی۔ اسی طرح واجب ہی اِس بات کا جاننا کہ ہر ایک عضو مین اعضاے بدنی کے قوت دافعہ ہی۔ اب جو کچھ جاننا ہمکو تھا اس بیان مفصل سے کہ معدہ اور رحم مین چار قواے طبیعیہ مین جاذبہ اور ماسکہ اور ہاضمہ اور دافعہ۔ قوت جاذبہ معدہ کی ہمنے نوالہ اُتارنے کے وقت تبات کی اور رحم کی قوت جاذبہ بروقت جماع کے۔ اور قوت ماسکہ معدہ کی ہمنے بروقت ہضم غذا کے بیان کی اور رحم کی بروقت تولد جنین کے۔ اور قوت مغیرہ معدہ کی ہمنے بروقت استحالہ غذا کے بیان کی اور رحم کی بروقت تغیر منی اور خون حیض کے بطرف جوہر اعضاے جنین کے بیان کی۔ اور قوت دافعہ معدہ کی ہمنے بروقت اُترنے غذا کے معدہ سے باریک آنتون تک بیان کی اور رحم کی قوت دافعہ بروقت ولادت کے بیان کی۔ جب بخوبی ظاہر اور واضح ہمپر حکمت طبیعت کی ان دونون عضو مین ہو چکی جیسی کہ ہمنے بیان کی ہی۔ اب واجب ہی کہ اسی بات کو ہم تمام اعضاے بدنی مین اسی طرح قیاس کرین۔ اور ہم اسکا یقین کرین کہ ہر ایک عضو مین اعضاے بدنی سے چار قواے طبیعیہ ہین جنسے تدبیر اور قائم رہنا اعضا کا ہوتا ہی یہ قوت جاذبہ ہی جسکے ذریعہ سے ہر ایک عضو اُس چیز کو جذب کرتا ہی جو اُسکے مشاکل اور اُسکے موافق ہو اور جسکی اُس عضو کو حاجت ہی۔ اور قوت ماسکہ اُس عضو مین وہی ہی جسکے ذریعہ سے اُس جذب کی ہوئی چیز کو اپنے مین ٹھہراتا ہی کسی چیز کو کیون نہ جذب کیا ہوا ہو۔ اور قوت مغیرہ وہ ہی جسکے ذریعہ سے ہی عضو اس شی کو متغیر کر دیتا ہی اور اپنی ذات سے مشابہ کر دیتا ہی اور اپنے مثل اسکو بنا دیتا ہی۔ اور ایک قوت دافعہ ہی جسکے ذریعہ سے ہر ایک عضو اپنی ذات سے اُس چیز کو دفع کر دیتا ہی جسکی طرف محتاج نہین ہی اور جو چیز اسکو موافق نہین ہی۔ اور اُسی قوت سے طبیعت دفع کرتی ہی اُس چیز کو جس سے اس عضو کو ایذا پہونچتی ہو اور اس عضو مین تغیر آتا ہو۔ اور یہ قوت ہر ایک عضو مین خاص ہی مثل اُسکی قوت کے اسلیے کہ یہی قوت دافعہ اُن مادون کو جو ایذا دینے والی اعضا کی ہین ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف دفع کرتی ہی۔ تا اینکہ ہڈیان بھی اُن فضول کو اپنے سے دفع کرتی ہین جو ہڈیون مین پیدا ہو گئی ہون اور اُنکو مدت سے نکال دیتی ہی بعد اس بات کے کہ ہڈیون پر یا اُن فضول پر گوشت جم چکا ہو۔ یہ چارون قوتین طبیعت کی خادم ہین تمامی امور محتاج الیہ مین صحت کے باقی رکھنے اور بیماریون کے شفا دینے مین۔ اسی واسطے بقراط نے کہا ہی کہ طبیعت خود ہی بیماریون کو اچھا کر دیتی ہی۔ دلیل قول بقراط پر یہ ہی کہ چھوٹے چھوٹے زخم اکثر اپ آپ بھر آتے ہین اور اُنمین گوشت پیدا ہو جاتا ہی بدون کسی دوا علاج کے۔ اور اکثر اقسام کے درد اور اکثر بیماریون مین سکون پیدا ہوتا ہی فقط اسی وجہ سے کہ بیمار اپنی نیند سو جائے اور اکثر قسم کے درد فقط برداشت کرنے اور صبر کرنے سے بدون علاج کے جاتے رہتے ہین۔ مردہ کا حال یہ ہی کہ چونکہ طبیعت بدنی اُس سے جدا ہو جاتی ہی ہمیشہ فساد اور خرابی اُسکے بدن کی بڑھتے بڑھتے یہان تک پہونچتی ہی کہ نشان بدن کا مٹ جاتا ہی اسکو جان لینا چاہیے۔ اب کہ حال قواے طبیعیہ کا اتنا معلوم ہو چکا جسمین کفایت ہی پس ہم اپنے کلام کو اسی مقام پر قطع کرتے ہین اور بیان قواے حیوانی کا شروع کرتے ہین

باب پانچوان اُن قواے حیوانیہ کا بیان جو فعل انبساط اور انقباض کرتے ہین

ہمنے گذشتہ ابواب مین اس بات کو بیان کیا کہ ہمیشہ بدن حیوان کی تین قسم کی قوتون سے ہوتی ہی ایک قسم قواے طبیعی کی اور دوسری قسم

اور ہوا سے خالی ہوجاتی ہین اور جسوقت پھر انہین انبساط ہوا خون اور ہوا انھین رگون مین پلٹ آتی ہی اور انکو بھر دیتی ہی - اور جو رگ متحرک رگون مین سے جلد کے قریب ہی بیرونی ہوا کو خارج سے جذب کرتی ہی - اور جو رگ قلب اور جلد کے بیچ مین واقع ہی اُسکی شان سے یہ ہی کہ ساکن رگون سے جو نہایت لطیف خون ہی انہین ہی اُسکو جذب کرتی ہی - اور یہ جذب اس طرح پر ہوتا ہی کہ ساکن رگون سے سوراخ متحرک رگون تک پہنچے ہین دلیل اسکے ثبوت پر یہ ہی کہ اگر کوئی متحرک رگ کٹ جائے جتنا خون ساکن رگون مین ہی سب نکل جائیگا - یہی بیان اُس قوت کا تھا جس سے انقباض اور انبساط متعلق ہی جن دونون سے تنفس پیدا ہوتا ہی - یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ تنفس کی حرکت حرکات ارادی مین سے ہی اسلیے کہ تنفس کا فعل سینہ کی حرکت سے ہوتا ہی اور سینہ کی حرکت اُس پٹھہ سے ہوتی ہی جو متصل اُس عضل کے ہی جو بیچ میں پسلیون وغیرہ کے ہی سینہ کے عضل سے - اور جو حرکت بذریعۂ عضل اور پٹھہ کے ہو وہ حرکت ارادی ہوتی ہی - دلیل اس بات پر کہ حرکت تنفس حرکت ارادی ہی یہ ہی کہ آدمی جب چاہے اپنی سانس کو زمانۂ دراز او ر مناسب تک روک لے اُسکو یہ بات ممکن ہی اور اسی واسطے کبھی آدمی کو یہ بھی ممکن ہوتا ہی کہ استنشاق ہوا سے ایک زمانہ معین تک باز رہے اور جب ایسی بات ہی پھر حرکات تنفس حرکات ارادی سے ضرور ہین اسکو جاننا چاہیے انتہی

باب چھٹا تنفس کی منفعت کے بیان مین

تنفس یعنے سانس لینے کی منفعت یہ ہی کہ تنفس کی حاجت یہ تھی تاکہ حرارت غریزی اپنے اعتدال پر باقی رہے اور روح حیوانی کو غذا پہنچائے اور روح نفسانی کی پیدائیش ہوا کرے - اسکی توضیح یہ ہی کہ حرارت غریزی کا اپنے اعتدال پر محفوظ رہنا تنفس مین بسبب داخل ہونے سرد ہوا کے ہوتا ہی جسکی سردی اعتدال پر ہو تاکہ اس معتدل برودت سے جو بخار کہ قلب مین پیدا ہوتی ہی وہ مٹ جائے - اور جو بخار دخانی مادہ حرارت غریزی یعنی خون سے پیدا ہوتا ہی وہ سانس کے برآمد میں نکل جائے تنفس روح حیوانی کو غذا دینا اور روح نفسانی کا پیدا کرنا اس طرح پر ہوتا ہی کہ یہ دونون باتین فقط ہوا سے سرد یا اعتدال کے داخل ہونے سے ہوجاتی ہین - اسلیے کہ حاجت روح کو طرف تنفس کے یہی ہی کہ اُسمین زیادتی ہو اُسکے معتدل کی لیکن دونون روح کا پیدا ہونا وہ تو خون معتدل مزاج کے بخار سے ہی چنانچہ عنقریب اسکو ہم اُس مقام پر بیان کرینگے جو بحث ارواح کی ہی - اور خون کا اعتدال حرارت غریزیہ کے معتدل ہونے سے ہوجاتا ہی - اور حرارت غریزی کا اعتدال تدبیر معتدل سے ہوتا ہی بذریعۂ غذا اون کے یا پینے کی چیزون کے یا اور چیزون سے - جب ایسی بات ہی پس معلوم ہوا کہ منفعت جو بدن تک پہونچتی ہی تنفس سے بہت بڑی ہی اور منفعت حیات اور بقاے بدن کی ہی - اسلیے کہ حیات کا ثابت رہنا اور قائم رہنا اُسی حیات کا بذریعۂ ارواح کے ہوتا ہی - اور ارواح کا ثابت رہنا اور برقرار رہنا بذریعۂ اعتدال حرارت غریزی کے ہوتا ہی اور حرارت غریزی کا اعتدال بسبب اعتدال تنفس اور غذائی تدبیر کے ہوتا ہی جو دوا اور غذا اور شرابہاے معتدل سے متعلق ہی کہ جنسے خون پیدا ہوتا ہی جو ماده حرارت غریزی کا ہی لیکن احتیاج حرارت غریزی کو بطرف تنفس کے مقدم ہی اور بطرف کھانے پینے کی چیزون کے اسکے بعد ہی اور منفعت تنفس کی بھی حرارت غریزی کو عظیم تر ہی - اسپر دلیل یہ ہی کہ جسوقت کسی ایسے شخص کو جسکے گلے مین کوئی پھندا رسّی وغیرہ سے پڑکر اُسکا گلا گھٹ گیا ہو اُسکا پھندا کھول دیا جائے اور وہ شخص پیاسا اور بھوکا بھی ہو بعد پھندا کھل جانے کے اُسکا یہی حال دیکھا جاتا ہی کہ پہلے استنشاق ہوا کی طرف جلدی کرتا ہی تاکہ جو حرارت اُسکے قلب مین پہونچی ہی اُسمین سکون ہوجائے اور بتدریج اُسی ہوا کی جو قلب مین ہی کرے - اور جو بخار دخانی قلب مین جمع ہوگیا ہی اُسکو نکال دے تاکہ حرارت غریزی اپنے اعتدال پر پلٹ آئے جب یہ باتین کرلیتا ہی وہ اُسکو سکون اور آرام ہولیتا ہی اس پہنچنے سے جو اسکو تھی تب پانی مانگتا ہی اور کھانا طلب کرتا ہی اسلیے کہ آدمی کھانے پر زمانہ دراز تک صبر کرسکتا ہی اور زندہ رہتا ہی اور یہ ممکن نہین کہ زمانۂ قلیل تک تنفس اُسکا موقوف ہو رہے

اور زندہ رہے - یہی دلیل اس بات پر ہو کہ تنفس کی منفعت حیوان کے باقی رہنے مین بہت بڑی ہو - اور یہی دلیل ہو کہ حاجت بطرف تنفس کے
بقصد اول واسطے حفاظت حرارت غریزی کے ہوتی ہو تاکہ اپنے اعتدال پر رہ کر حیوان کو باقی رکھے - یہ بات تو اچھی طرح معلوم ہو کہ حیات کا
رہنا حرارت غریزی کے اعتدال سے ہوتا ہو لیکن وہ اسباب جنسے موت واقع ہوتی ہو وہ اس طرح پر ہین جیسے اب ہم بیان کرتے ہین

باب ساتوان اسباب موت کے بیان مین

جن اسباب سے موت پیدا ہوتی ہو اُنکے بارہ مین جالینوس نے اپنی اُس کتاب مین کہا ہو جسمین حال نفس کا بیان کرتا ہو - اسکا قول
یہ ہو کہ بنظر بداہت واجب یہ بات ہو کہ موت حیوان کو عارض ہو - یہ عارض ہونا یا بسبب فاسد ہو جانے ترکیب نوع دماغ کے فقط ہوتا ہو
یا بسبب فاسد ہونے اُس روح کے جو دماغ مین ہو - یا بسبب فاسد ہونے حرارت غریزیہ کے فقط ہوتا ہو - لیکن نوع ترکیب دماغی کا بہت جلد
فاسد ہو جانا کسی طرح ممکن نہین ہو بدون اسکے کہ حرارت غریزی کا اعتدال بگڑ جائے - اور حرارت غریزی کا بگڑ جانا بدون اس صورت کے
نہین ہو سکتا اور اس صورت سے مراد جالینوس کی فساد ترکیب دماغ کا ہو - جالینوس نے کہا ہو کہ روح کے دفعتہً بگڑ جانے کا سبب سوا
دو سببون کے اور نہین ہو سکتا جنکو ہم ذکر کر چکے ہین ایک سبب تو جوہر روح کا نکل جانا اور دماغ کا اس سے خالی ہونا ہو کہ بسبب کسی ایسے
زخم کے جو دماغ مین ہو اور دماغ کی تجویفون تک نفوذ کر جائے - دوسرا سبب یہ ہو کہ اعتدال حرارت غریزی کا بگڑ جائے - مگر یہ بات ممکن
نہین ہو کہ ہم کہین کہ موت کا سبب سانس کے رُک جانے مین جوہر روح کا نکل جانا ہو جیسے اُن زخمون مین جو اندرونی خالی مقامات
دماغ تک پہونچے ہون یہی بات عارض ہوتی ہو یعنے جوہر روح کا نکل جاتا ہو - اب باقی یہی رہا کہ سبب موت کا وہی فساد اعتدال حرارت
غریزی کا ہو - یہ قول جالینوس کا تھا اب اگر یہی بات صحیح ہو جسکو جالینوس نے بیان کیا ہو کہ موت فقط اعتدال حرارت غریزی کے
بگڑ جانے سے ہوتی ہو پس مناسب اس بات کا جاننا ہو کہ حرارت غریزی کا بگڑ جانا اور فاسد ہو جانا یا اُن اسباب متحرکہ سے ہوتا ہو جو
اندر بدن کے ہین - یا اُن اسباب سے ہوتا ہو جو باہر سے بدن پر وارد ہون - اندرونی اسباب متحرکہ یا بسبب اپنے آلہ کے خرابی پیدا کرتے ہین
یا بسبب اپنی کیفیت کے یا بسبب فساد اپنے مادہ کے - آلہ کا فساد یا تو بسبب اُس آفت کے ہوتا ہو جو دماغ یا قلب یا جگر کو پہونچے اسلیے کہ
دماغ جسوقت خراب ہو جائیگا وہ قوت محرکہ بھی باطل ہو جائیگی جو دماغ سے بطرف سینہ کے نافذ ہوئی ہو پس تنفس بھی باطل ہو جائیگا اور
حرارت غریزی بجھ جائیگی اور قلب اگر فاسد ہو جائیگا وہ قوت حیوانی باطل ہو جائیگی جو قلب مین ہو جسکے ذریعہ سے قلب ہوا کو پھیپھڑہ کی جانب سے
کرتا تھا - اور جگر جسوقت فاسد ہو جائیگا وہ قوت مولدہ باطل ہوگی جو خون کو پیدا کرتی تھی کہ وہی مادہ حرارت غریزیہ کا ہو فساد اور خرابی
جوان صورتون مین ہوتی ہو بسبب کسی آفت کے جو ان دماغ اور قلب اور جگر کو پہونچی یا تو وہ فساد بسبب کسی سوء مزاج کے ہوتا ہو یعنی مزاج جگر وغیرہ کا بگڑ جائے
یا بسبب کسی مرض آنے یعنی اُس بیماری کے جو مرکب ہو - سوء مزاج یا بافراط گرم ہو کہ اُن اعضا کو جلا دے جیسے تپہائے محرقہ مین یہ بات عارض ہوتی ہو کہ آدمی
جلد مر جاتا ہو - یا سوء مزاج بارد ہو جیسے اُس مرض مین عارض ہوتا ہو جسکا نام جمود رکھا گیا ہو اور دیگر سرد بیماریان - مرض آنے کی مثال یہ ہو جیسے وہ
موت جو گرم یا سرد ورم مین جو انکو عارض ہوتے ہین مثلاً دماغ کا وہ ورم جسکو سرسام کہتے ہین - یا بسبب کسی سدہ کے جو دماغ کو عارض ہو جس طرح
سکتہ اور صرع کہ دونون مرض بطون دماغ کو خلط بارد غلیظ سے بند کر دیتے ہین پس قوت محرکہ دماغ کی سینہ تک نہین نفوذ کر سکتی ہو
لہذا تنفس باطل ہو جاتا ہو - اسی طرح کبھی پھیپھڑہ مین بھی سدہ پیدا ہوتا ہو کہ ہوا اسمین پیدا ہو کر قلب تک نہین نفوذ کرتی لہذا حرارت غریزی
بجھ جاتی ہو - اسی طرح اگر رگہائے جگر مین سدہ پڑے پس ترویح اُن رگون تک نہ پہونچیگی یا جگر تک نہ پہونچیگی پس جگر اسی وجہ سے سرد ہو جائیگا

اور خون کے پیدا کرنے کا کام معطل ہو جائیگا - ان آفتون مین موت کی زیادہ کھینچنے والی اور جلد پیدا کرنے والی وہی آفت ہی جو قلب کو پہونچے لیکن دماغ اور جگر مین اگر آفت عظیم ہوگی موت واقع ہوگی اور اگر کم ہوگی موت سے رہائی ممکن ہوگی - جو فساد کہ حرارت غریزی کو بسبب اسکی کیفیت کے عارض ہوتا ہی یا تو بسبب کسی حرارت قوی کے جیسے کہ تپہا ے محرقہ مین اس سبب سے عارض ہوتا ہی کہ نعوذ حرارت غریزی مین حادث ہو کر جاتا ہی اور حرارت غریزی کی تحلیل اور اُسکو نابدید کر دینا بہت جلد بسبب اس حرارت عارضی کے ہوتا ہی یا جیسے کوئی شخص بہت قوی حرارت کی دوا کھائے جیسے فربیون وغیرہ منجملۂ ادویۂ گرم کے - یا بسبب برودت قوی کے جو حرارت غریزی کو سرد کر دے چنانچہ سرد بیماریوں مین مثل جمود اور فالج وغیرہ کے یہی سبب عارض ہوتا ہی کہ یہ بیماریان بوجہ برودت کے حرارت غریزی کو بجھا دیتی ہین یا جس طرح کوئی شخص کسی دوا ے سرد وغیرہ کا استعمال کرے جیسے افیون اور شوکران جنسے حرارت غریزیہ مین جمود یعنے بستگی پیدا ہوتی ہی اور مادہ اس حرارت کا یعنی خون بھی منجمد ہو جاتا ہی - مادۂ حرارت غریزی یعنے خون کا فساد یا کمی سے اس مادہ کے ہوتا ہی یا زیادتی سے ہوتا ہی - کمی کی مثال یہ ہی کہ جیسے کسی شخص کے بدن کا خون بافراط نکالا جائے یا کوئی اور خلط اُسکے بدن کی زیادہ نکالی جائے تو حرارت غریزی بسبب نہونے اپنے مادہ کے بجھ جائیگی - یا بھوک اور پیاس کے سبب سے کہ رطوبات بدنی فنا ہو جائین اور حرارت غریزی بجھ جائے - زیادتی مادہ کی مثال یہ ہی جیسے وہ موت جو ایسی بیماریون مین عارض ہوتی ہی جو موت کو بسبب امتلاء اخلاط کے کشش کرتی ہین یا طعام کی امتلاء سے یا اور چیزون کا امتلاء موت کو کھینچ لاتا ہی - اسکا سبب یہ ہی کہ جب بدن اخلاط سے یا طعام اور شراب سے اسقدر بھر جائے کہ بدن مین کوئی جگہ ایسی باقی نہ رہے جسمین ہو کر ہوا بروقت استنشاق کے سماسکے ایسے ہی امتلاء سے حرارت غریزی اندر گھٹ جائیگی اور گھٹ کر بجھ جائیگی چنانچہ شرابخوار جب زیادہ شراب خواری کرے اور زیادہ بیہوش ہو جائے اُسکے دماغ کے بطون کی رگین اسقدر پُر ہو جاتی ہین کہ حرارت غریزی اُسمین گھُٹ جاتی اور بجھ جاتی ہی لہذا موت ناگہانی واقع ہوتی ہی - اور جس طرح بہت موٹے بدن کے آدمیون مین ساکن اور متحرک رگین اسقدر تنگ ہو جاتی ہین کہ اُنمین ہوا کے گذرنے کی گنجائش نہین رہتی پس حرارت غریزی بجھ جاتی ہی اور موت ناگہانی واقع ہوتی ہی - جو فساد کہ حرارت غریزی کو اسباب خارجی سے عارض ہوتا ہی اُسکا عارض ہونا بھی چند طرح سے ہی ایک تو یہ ہی کہ حرارت غریزی اندر سے باہر نکل آئے دوسرا یہ کہ سب کی سب حرارت غریزی اندر کو پلٹ جائے - تیسرے یہ ہی کہ امتلا عارض ہو - چوتھے یہ کہ تنفس معدوم ہو جائے - پانچوین یہ کہ جوہر حرارت غریزی کا فاسد ہو جائے یا اُسکی کیفیت بگڑ جائے - حرارت غریزی کا نکل جانا اُسکے جوہر کے نکل جانے سے ہوتا ہی یعنے خود حرارت غریزی نکل جائے یا اُسکا مادہ یعنے خون نکل جائے - خود حرارت غریزی کا نکل جانا جیسے بروقت زیادہ خوشی کے جو آدمی کو دفعۃً عارض ہو کہ اُسوقت حرارت غریزی بطرف ظاہر بدن کے دفعۃً نکلتی ہی اور منتشر ہو کر متحلل ہو جاتی ہی پس ظاہر بدن اور اندر بدن دونون سرد ہو جاتے ہین اور موت واقع ہو جاتی ہی ایسے وقت حرارت غریزی کو وہ کیفیت عارض ہو جاتی ہی جو چراغ کی لو کو بروقت تیز ہوا چلنے کے عارض ہوتی ہی کہ روشنی بجھ جاتی ہی اور چراغ ٹھنڈا ہو جاتا ہی - مجھے ایک قوم کی خبر پہونچی ہی کہ جنکو دفعۃً خوشی زیادہ ہوئی اور شادی مرگ سے دفعۃً مر گئے یا یہ کہ دماغ کو یا سینہ کو کوئی ایسی جراحت پہونچے جو ہر ایک کی تجویف تک پہونچ جائے اور حرارت غریزی نکل جائے - یا مادہ حرارت غریزی کا یعنی خون نکل جائے چنانچہ جس شخص کی ساکن یا متحرک رگ مین زخم پڑ جاتا ہی پس خون نکلتے نکلتے حرارت غریزی اُسکی بجھ جاتی ہی اور موت واقع ہوتی ہی ایسے وقت حرارت غریزی کو وہ کیفیت عارض ہوتی ہی جو کیفیت چراغ کی اُسوقت ہوتی ہی جب اسکا تیل سب جل جائے اور چراغ بجھ جائے لیکن فساد حرارت غریزیہ کا اندر پلٹ جانے سے اسکی مثال یہ ہی جیسے کسی شخص کو رعب اور خوف دفعۃً پہونچے کہ اُسوقت حرارت غریزی

اندر بدن کے دفعۃً داخل ہوکر یا لود ہو جاتی ہے اور بجھ جاتی ہے پس ناگہان موت واقع ہوتی ہے۔ لیکن فساد حرارت غریزی بسبب امتلا کے اُسکی مثال
یہ ہے کہ جو لوگ پانی میں ڈوب جاتے ہین اور اُنکے بدن کے اندرونی مقامات سب پانی سے بھر جاتے ہین پس اُنکو تنفس اور سانس لینے کی قدرت
نہیں باقی رہتی اور حرارت غریزی اندر گھٹ جاتی ہے اور موت واقع ہوتی ہے اسوقت حرارت غریزیہ پر وہ کیفیت طاری ہوتی ہے جو کیفیت چراغ پر
اُسوقت ہوتی ہے جسوقت تیل چراغ میں بہت ہو کہ بتی کی لو اُسمین ڈوب جائے اور چراغ بجھ جائے پس حرارت غریزی کا فساد بسبب تنفس نہونے کے
اُسکی مثال یہ ہے جیسے کوئی شخص اپنا منھہ اور ناک بند کرلے یا کسی شخص کا گلا کسی سے گھونٹا گیا ہو یا اور چیزین جیسے موت اس سبب سے واقع ہوتی ہے
کہ صاف ہوا کو کھینچنے میں داخل ہونے سے منع کرتی ہین یہ فضول دخانی تہ بر تہ قلب مین جمع ہو جاتے ہین اور حرارت غریزی بجھ جاتی ہے
ایسے وقت حرارت غریزی کو وہ کیفیت عارض ہوتی ہے جو کیفیت چراغ کی روشنی کو اُسوقت عارض ہوتی ہے جب اُسکی لو پر کوئی برتن اوندھا
رکھدیا جائے کہ ہوا کے ملنے سے اُس لو کو منع کرے اور دود کی تہین جمتے جمتے چراغ کی لو کو بجھا دین جو موت حرارت غریزی کے فساد جوہر سے
واقع ہوتی ہے یا تو وہ بسبب کھینچنے اُس خراب ہوا کے ہوتی ہے جسمین بخارات خراب بدبو ملے ہوے ہون جیسے وہ بخارات جو مُردون کے بدن سے
اُسوقت اُٹھتے ہین جب اُنکی لاشین سڑ گئی ہون یا وہ بخارات جو سڑے چہ بچے اور خندقون سے جنمین بہت عفونت کی چیزین پڑی ہون اور جنکے
پانی سڑ گئے ہون کہ یہ ہوا جوہر حرارت غریزی کو خراب کر دیتی ہے بہت سے آدمی ایسے چہ بچون میں اُترنے سے اور ایسے کنوئین متعفن اور
مدتون بند پڑے رہے اور ایسے گرم اور سڑے پانی کو خندقون سے صاف کرتے کرتے مرگئے ہین۔ جو کیفیت اسوقت حرارت غریزی کو عارض
ہوتی ہے اُسکی نظیر وہ کیفیت ہے جو چراغ کی لو کو اسوقت عارض ہوتی ہے جب کسی دھوئین بھرے مکان مین رکھا جائے یا ایسے مقام مین جہان
بخارات قوی اُٹھتے ہون چراغ بجھ جاتا ہے۔ یا فساد حرارت غریزی مین حشرات کے کاٹنے سے جو زہریلے ہون یا ڈنک مارنے سے کہ اُسی وقت
زہر تمام بدن مین پھیل جاتا ہے اور چھیکتا ہے لہذا جوہر حرارت غریزی مین فساد آجاتا ہے اور آدمی اسی سے مرجاتا ہے۔ فساد حرارت غریزی کا
بسبب فساد کیفیت اُسکی حرارت کے اس طرح پر ہوتا ہے یا تو گرمی زیادہ آجائے کہ حرارت غریزی کا انحلال ہوکر فاسد ہو جائے جیسے کوئی شخص اگر زیادہ
گرم حمام مین ٹھہرے یا گرمی کی سخت دھوپ میں بیٹھے پس موت عارض ہوتی ہے۔ اسوقت حرارت کو وہ کیفیت عارض ہوتی ہے جسوقت چراغ کو
اگر سخت دھوپ مین رکھین یا سامنے بہت سی آگ کے رکھین اور بجھ جائے۔ یا یہ کہ سردی زیادہ حرارت غریزی کو پہونچے کہ بستہ ہو جائے جیسے وہ
آدمی جو کہ ایسے زیادہ سردی کے دنون مین سفر کرتے ہین اور اُنپر برف آسمانی زیادہ گرتی ہے اور بسبب بجھ جانے حرارت غریزی کے موت
واقع ہوتی ہے اُسکی کیفیت یہ ہے کہ جیسے چراغ کو بہت سرد مقام پر رکھین کہ اُس سردی سے چراغ بجھ جائے۔ جب ایسی بات ہے میری مراد اس بات سے
یہ ہے کہ اعتدال حرارت غریزی کے فاسد ہونے سے موت واقع ہوتی ہے اور اُسکے اعتدال سے اور خون کے اعتدال سے حیات ہوتی ہے اور ان دونون کا
اعتدال بسبب تنفس کے ہوتا ہے اسوقت منفعت تنفس کی بہت بڑی ہوئی۔ اب جسقدر ہم قواے حیوانی فاعلہ کا حال بیان کر چکے جنسے افعال
مختلفہ پیدا ہوتا ہے اسی بیان مین کفایت اُس شخص کے واسطے ہے جو اُنکے حالات کی معرفت کا قصد کرے اب ہمکو لازم ہے کہ حال قواے حیوانیہ
منفعلہ کا بیان کرین انتہی

باب آٹھوان قواے حیوانیہ منفعلہ کے بیان مین

جبکہ قواے فاعلہ جو تمام ہے قواے حیوانیہ کے بعض اشکال حال ہمقدر بیان کر دیا جسمین کفایت ہے اب ہم قواے منفعلہ کا حال یہ
بیان کرتے ہین جسکے سبب سے پیدا [illegible] جس قوت سے منازعت یعنی نزاع پیدا ہوتی ہے اور جس قوت سے [illegible] یعنی ریاست اور ریاست

یعنی بلند نامی اور الفت اپنے مد و معاون پیدا ہوتی ہے انکا نام قواے منفعلہ اسواسطے ہوا کہ اُنکا حدوث اور پیدا ہونا اُسوقت ہوتا ہے جسوقت
حرارت غریزی کو خارج سے کوئی محرک حرکت دے - غضب یعنے غصہ کا یہ حال ہے کہ خون مین جوش آجاتا ہے اور حرارت غریزی دفعۃً باہر کو
نکل آتی ہے جسوقت نفس کو شوق انتقام اور بدلا لینے کا اور اپنی تشفی کرنے کا اُس شخص سے ہوتا ہے جسنے اسپر ظلم کیا ہو یعنے اسکے حق مین کمی کی ہو
اور اسکو ایذا دی ہو - اسی طرح غلبہ اور منازعت یہ وہی ہے کہ جسوقت حرارت غریزی باہر نکل آئے سر وقت طلب کرنے نفس کے ظہور اور نمائش او پر
اپنے نظیر اور ہم مثل لوگون کے اور یہ ظہور اس طرح پر ہوتا ہے کہ بھاگ جانے سے اور فروتنی کرنے سے نفس اپنے تئین ہٹائے اور اسواسطے کہ جبن اور
نامردی کی طرف نسبت نہ دیا جائے جس قوت سے ترؤس اور نباہت یعنی رئیس اور بلند نام بنا پیدا ہوتا ہے یہ اُسوقت ہوتی ہے جسوقت کہ نفس
اپنے تئین منزہ اور پاک اور پاکیزہ جانتا ہے اور اپنے تئین حقیر اور خراب چیزون سے روگردان اور بیخواہش تجویز کرتا ہے اور بلند اوصاف کی
بلندی اپنی پسند کرتا ہے - اور بخوبی معلوم ہے کہ اضداد یعنی مخالف چیزین ان سب انفعالات کی اُسی وقت ہوتی ہین جبکہ ان چیزون کے اسباب
مخالف موجود ہون - غضب ضد خوف اور ترس کی ہے پس خوف کا پیدا ہونا اس طرح پر ہوتا ہے کہ حرارت غریزی دفعۃً اندر بدن کے داخل ہوجائے
جسوقت کہ اُسی حرارت غریزی پر متوسط بدن کے خوف دلانے والی چیزین وارد ہون مثلاً سُننے کی چیزین جیسے آسمان کڑکنے کی آواز یا مہیب
یا دیکھنے کی چیزین مثلاً سانپ کی اقسام کا دیکھنا یا درندہ جانورون کا دیکھنا یا اور صورتین ڈرانے والی غیر مانوس اور وحشی جو دفعۃً نگاہ کے
سامنے آجائین خواہ اور چیزین ڈرانے والی جنکو حیوان یکایک دیکھے - غلبہ اور منازعت کی ضد جبن یعنے بودہ پن اور انہزام یعنے بھاگ جانا
یہ بھی حرارت غریزی کے اندر داخل ہونے سے اور اندر ٹھہر جانے سے پیدا ہوتا ہے جسوقت کہ منازع یعنی لڑنے والے کا غلبہ ہو - الفت اور ترؤس
اور نباہت یعنی بلند نامی کے ضد خضوع یعنی فروتنی اور ذلت یعنی خواری اور دنائت نفس یعنی دل تنگی ہے یہ بات اُسوقت ہوتی جبکہ نفس پہچان لے
اس بات کو کہ اسکو حاجت طرف اُس شخص کے ہے جو اس سے رتبہ مین برتر اور قدرت مین زیادہ قادر ہے - یہی بیان صفات قواے حیوانیہ فاعلیہ
اور منفعلہ کا تھا - عام فلاسفہ اور طبیبون نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ ان قواے حیوانیہ کا معدن اور سرچشمہ قلب ہے - اور انھین قواے
حیوانی سے آدمی تمام حیوانات کے شریک ہوتا ہے سبب اسکا یہ ہے کہ جن قواے فاعلہ سے انبساط اور انقباض پیدا ہوتا ہے وہی قوتین
حیوان کو حیات عطا کرتی ہین اور حیات شامل اقسام حیوان کو ہے - اور جو قواے منفعلہ جو کہ اُنسے حیوان کی شدت اور شجاعت اور
غضب اکثر اقسام حیوان شجاع مین پیدا ہوتا ہے مگر فرق یہ ہے کہ شجاعت اور غضب انسان مین تمیز اور تدبیر کے ساتھ ہوتا ہے اور جسکا
تعلق قواے ناطقہ سے ہے وہ قواے ناطقہ جو دماغ مین ٹھہرے ہوے ہین - اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ آدمی کو ممکن ہے اور اُس سے
ہوسکتا ہے کہ اپنے غصہ کو ٹال دے اور اُن اوقات کو قبل اُنکے آنے کے جان جائے جن اوقات مین منازعت کرنی چاہیئے اور یہ بھی
جان سکتا ہے کہ نزاع وغیرہ سے اسکو ایذا ہوئیگی اور کیونکر اُسکی نجات اور رستگاری اُن چیزون سے ہوگی جسمین اسکو نزاع کرنی
یا غصہ کرنا مناسب ہے پس وہی کام کرتا ہے جو اسکے مقابل ہو اور جنسے اُس ایذا کی روک ہو جائے حیوان غیر ناطق ان چیزون کو بلا تمیز
کرتا ہے اور کرنے مین جو کچھ اسپر وارد ہو اُسکی تمیز نہین ہوتی - اتنا جو ہمنے بیان کیا کیفیت قواے حیوانی کی اسمین کفایت ہے بیچ صناعت
طب کے جسکی حاجت ہے انتہی مترجم مطلب یہ ہے کہ اس سے زیادہ حاجت علم اخلاق مین ہوتی ہے

باب نوان قواے نفسانی کا بیان اور پہلے بیان اُس قوت کا جس سے تدبیر ہوتی ہے

وہ قواے نفسانی جنکو اب بیان کرتا ہون انکا مسکان یعنے رہنے کی جا اور انکا معدن دماغ ہے اور جناس ان قوتون کے تین ہین

وہ قوتین ہین جنکے ذریعہ سے دماغ آپ ہی وہ کام کرتا ہی جو اُسکو کرنا ہی - یہ وہ قوتین جنسے تدبیر ہوتی ہی - اور اس تمام جنس کو یعنی اس جنس کی تمام قوتون کو ذہن کہتے ہین - انھین نفسانی قوے ہین وہ قوتین ہین جنسے دماغ بتوسط پٹھون کے کسی کام کو کرتا ہی - یہی وہ قوتین ہین جنسے حس پیدا ہوتی ہی اور وہ قوتین ہین جنسے حرکت ارادی پیدا ہوتی ہی - اب ہم شروع کرتے ہین بیان اُن قوتون کا جنسے تدبیر پیدا ہوتی ہی - ہم کہتے ہین کہ جن قوتون سے تدبیر ہوتی ہی اُن جملہ قوتون کو ذہن اور فکر کہتے ہین - پھر جب انکی قسمت انواع کی طرف کرے تین قوتون کی طرف منقسم ہوگی - پہلے وہ قوتین جنسے تخیل ہوتا ہی اور وہ قوتین جنسے فکر منطقی پیدا ہوتی ہی اور وہ قوتین جنسے ذکر یعنے چیزون کی یاد آوری پیدا ہوتی ہی - انھین قوتون سے آدمی تمام حیوانات غیر ناطق سے جدا ہو جاتا ہی اور انھین سے آدمی اور حیوانات سے خاص کیا گیا اور خصوصاً قوت فکر اسلیے کہ فکر بمنزلہ ستون اور تکیہ کے اُن دو قوتون کے واسطے ہی میری مراد اِن دو قوتون سے تخیل اور ذکر کی قوتین ہین اسلیے کہ یہ دونون قوتین فکر کے پائے جانے کے واسطے بنائی گئین - فکر کے ساتھ آدمی اسواسطے خاص کیا گیا کہ تمام اقسام حیوانات مین آدمی افضل ہی - اسکا سبب یہ ہی کہ فکر ہی کی وجہ سے تمیز اور تدبیر ہوتی ہی اور بعض چیزون کو بعض سے جدا کرنا فکر کا کام ہی - حیوان غیر ناطق سے یہ بات ممکن نہین اسلیے کہ ہر ایک حیوان غیر ناطق اپنے افعال مخصوص کو بدون تمیز کے کرتا ہی بنظر اُس منفعت کے جسکے واسطے اُسکی خلقت ہوئی مثلاً گھوڑا کہ اُسکا خاص کام دوڑنا ہی یا بیل کہ اُسکا کام جوتنا ہی یا باز جسکا کام شکار کرنا ہی یا کتا جسکا کام نگہبانی اور دیگر اقسام حیوانات کے کہ وہ بدون تمیز کے اپنے کامون کو کرتے ہین - یہ تین قوتین جو آدمی مین پائی گئین ہر ایک قوت کے واسطے ایک مرکز اور مقام ایسا ہی جس سے اس قوت کو خصوصیت ہی - پس تخیل کا مقام خاص وہی دونون بطن مقدم بطون دماغ سے ہین اور تخیل کے معنی کیا ہین کہ جو چیز سامنے حاضر نہو اُسکو اس طرح پر جاننا جیسے حاضر ہی - اور فکر کا مقام خاص بطن اوسط بطون دماغ کا ہی - اور ذکر کا مقام خاص بطن موخر بطون دماغ سے ہی - انھین بطون مین وہ روح نفسانی ہی جنسے افعال ان قوتون کے ہوتے ہین - ہر ایک قوت ان قوتون مین ایسی ہی جسکے واسطے ایک فعل خاص ہی - جس قوت سے تخیل ہوتا ہی یہ وہی قوت ہی جو تصور اشیا کرتی ہی اور اُنکو توہم کرتی ہی اور اُنکو بطرف فکر کے لا کر ڈالتی ہی - جس قوت سے فکر پیدا ہوتی ہی یہ وہ قوت ہی جو نظر کرتی ہی اُن چیزون مین جسکو تخیل اور وہم نے تصور کیا تھا فکر منجملہ اعمال اور صناعات اور علوم وغیرہ کے ہی اور انھین تینون چیزون مین تمیز دینا اور انمین تدبیر کرنی - پھر اگر فکر ایسی چیزون مین ہو جنمین دستکاری کا تعلق ہی اور ایسی چیزین جنمین اعضاے جسمانی کو حرکت دینی پڑتی ہی اس کام سے پہلے یعنے ہاتھ پانون ہلانے سے بیشتر اُسکے کام پر مقدم عزیمت یعنے قصد کرنا ہوتا ہی - پھر عزیمت کے بعد اعضاے متحرک بالارادہ کو حرکت دینا پڑتا ہی - اگر فکر فقط انھین چیزون مین ہو جو یاد ہین اور دستکاری وغیرہ کی اُنھین حاجت نہو تو ہین فکر سے پہلے اُن چیزون کا یاد کرنا ہوتا ہی - جس قوت سے یاد آوری متعلق ہی یہ وہی قوت ہی جو اُن چیزون کو یاد رکھتی ہی جنھین فکر یا ظن عمل کر چکے ہین اور انکو تصور کر چکے ہین اور تصور کر کے اُنکو اپنے مقام پر چھاپ چکے ہین پس یہ چیزین تصور کی گئین اسوقت تک اپنے مقام مین ثابت رہتی ہین جسوقت انکی حاجت ہو پھر فکر انکو قوت سے طرف فعل کے نکال لیتی ہی - یہی بیان افعال اُن قوتون کا تھا جنسے تدبیر ہوتی ہی

باب دسواں قواے حساسہ کا بیان

ہم ابھی کہہ چکے ہین کہ قواے حساسہ اور وہ قوتین جو بارادہ حرکت دیتی ہین انکے ذریعہ سے دماغ [illegible] کرتا ہی بتوسط انھین پٹھون کے

کرتا ہی جو آلہ حس اور حرکت ارادی کے ہیں - اور یہ اس طرح پر ہوتا ہی کہ کسی قدر جوہر اُس روح نفسانی کا جو بطون دماغ مین ہی پٹھوں کی طرف سے
تمام اعضاے بدنی تک پہونچتا ہی دلیل اسپر یہ ہی کہ اگر ہم کوئی پٹھہ اُن پٹھون مین سے جو بعض اعضاے بدنی کو پہونچے ہین کاٹ ڈالین
تو عضو حرکت یا حس کو یا دونون کو چھوڑ دیگا جس واسطے یہ پٹھہ اُس عضو مین پیدا کیا گیا ہو مطلب یہ ہی کہ اگر حس کا پٹھہ ہی تو اسکے کٹنے سے
حس جاتی رہیگی اور اگر حرکت کا پٹھہ ہی حرکت جاتی رہیگی اور دونون کے کٹنے سے حس اور حرکت دونون جاتی رہنگی چنانچہ ہمنے ہر ایک
پٹھہ کا حال تشریح کے مقام مین بیان کر دیا اور یہ بھی کہ دیا ہی کہ شمار مین کتنے پٹھے ہین اور منفعت ہر ایک پٹھہ کی کیا ہی جسوقت ہمنے
حال اعضا کا بیان کیا ہی اور وہان یہ بھی ہمنے کہ دیا ہی کہ جن پٹھون سے حس ہوتی ہی مقدم دماغ سے اُگتے ہین اسلیے کہ اُنہین حاجت
نرمی اور آسانی قبول کرنے کی ہی - اور جو پٹھہ حرکت کے واسطے بنائے گئے ہین وہ آخر دماغ سے اُگتے ہین سبب اسکا یہ ہی کہ اُنہین حاجت
سختی اور پایداری کی ہی کہ زیادہ حرکت کرنے پر اور کام کرنے پر ثابت رہین اسلیے کہ پچھلا حصہ دماغ کا زیادہ سخت ہی اور اگلا حصہ دماغ کا
نرم ہی - اور ہمنے ہر ایک اعضاے حساسہ کا حال بھی بیان کر دیا ہی یعنے حس بصر اور حس سماعت اور سونگھنے کی اور چکھنے کی اور
چھونے کی حس اور ہر ایک عضو کو بیان کر دیا ہی جسمین ایک ایک حس پائی گئی ہی اور وضع اور نہاد اُسی عضو مخصوص کا جو اس حاسہ کے
فعل سے ہی بھی بیان کر دیا اور جو اعضا کہ ان حواس کے افعال کے تمام ہونے مین درکار تھے اُنکو بھی بیان کر چکے اور منفعت ہر ایک
عضو کی اُنھین اعضا مین سے اسقدر بیان کر دی کہ اب حاجت اُنکی دوبارہ اس مقام پر ذکر کرنے کی نہین ہی ہان بطور یاد دہی کے
اسقدر مجمل بیان کر دیا تاکہ اس کتاب مین زیادہ طول نہو جائے اسلیے کہ غرض ہماری اس مقام پر اس بات کے بیان کرنے کی ہی کہ فعل
ہر ایک قوت کا قواے حساسہ سے کیونکر ہوتا ہی - ہم کہتے ہین کہ قواے حساسہ وہی قوتین ہین جنمین ہر ایک حس کرنے والے اعضا کا
تغیر شی محسوس کی طرف ہو جاتا ہی - اصناف ان قوی کے پانچ ہین (۱) قوت بصر (۲) قوت سمع (۳) قوت شم یعنے سونگھنے کی قوت
(۴) قوت ذوق یعنے چکھنے کی قوت (۵) قوت لمس یعنے چھونے اور ٹٹولنے کی قوت - قوت بصر ان پانچون مین زیادہ لطیف ہی اور طبیعت
اسکی مثل طبیعت آگ کے ہی اور آگ کی تین قسمین ہین ایک تو گرمی جو آگ مین ہوتی ہی دوسری سرخی تیسری ضو یعنے روشنی - پس طبیعت
بصر کی طبیعت نور کی ہی اور وہ روشنی جو دن کی ہوتی ہی اور جو چیز آنکھ سے دیکھی جاتی ہی وہ نور ہی اور وہ روشنی جو دن کو ہوتی ہی - بعد بصر کے
لطافت مین سماعت کی قوت ہی اسکی طبیعت مثل طبیعت ہوا کے ہی اور محسوس اسکا وہی ہوا ہی اور جو چیز ہوا کو ٹھوکنے سے عارض ہوتی ہی وہی
آواز ہی اسلیے کہ آواز کے معنی یہی ہین کہ ہوا کے ٹھوکنے سے جو چیز سنائی پڑے - بعد سماعت کے لطافت مین سونگھنے کی حس ہی اور طبیعت
اسکی مثل طبیعت بخار کے ہی اور محسوس اس قوت سے بخار ہوتا ہی اور بخار کی طبیعت پانی اور زمین اور ہوا کی طبیعت سے ملی ہوئی ہی - بعد اسکے
لطافت مین حاسہ ذوق ہی اور اسکی طبیعت مثل پانی کی طبیعت کے ہی اسکا محسوس کھانے کی چیزین ہین اور مزہ کھانے کی چیزون کے تری کی
پیدایش تر چیز سے ہوتی ہی - حاسہ لمس پانچون حواس مین زیادہ تر غلیظ ہی جیسے زمین چارون عنصر مین غلیظ ہی محسوس اسکا زمین ہی اور جو
اعراض کہ زمین کو عارض ہوتے ہین میری مراد ان اعراض سے سختی اور نرمی اور گرمی اور سردی ہی - ہر ایک ان حواس پنجگانہ مین سے
اسی طرح پر حس کرتا ہی کہ اپنے محسوس کی طرف مستحیل ہوتا ہی اور متغیر ہوتا ہی اور جو چیزین محسوس ہوتی ہین اُسکی طرف اسکی طبیعت بدل جاتی ہی
پس ذہن کو اس تغیر کا احساس ہوتا ہی لہذا شی محسوس کو ذہن دریافت کر لیتا ہی - ہم بیان کرینگے کہ کس طرح ذہن کو احساس ہوتا ہی اور
کس طرح بعد احساس کے محسوس کا ادراک ہوتا ہی اور پہلے ہم حس مین کلام کرتے ہین

باب گیارھوان حاسہ بصر کے بیان مین

مین کہتا ہون کہ حس بصر سب حواس مین زیادہ تر لطیف ہی اسلیے کہ بصر کا محسوس آگ ہوتی ہی جو دنیا کے اجسام مین زیادہ تر لطیف ہی حس بصر کی لطافت پر دلیل یہ ہی کہ آنکھ بہت دور چیزون کو دیکھتی ہی اور آنکا احساس کرتی ہی۔ اور حواس باقی اتنی دور کی چیز کا احساس نہین کرتے۔ ہم نے اوپر بیان کر دیا ہی کہ روح باصرہ دونون آنکھون تک آتی ہی ان دو عصبہ مجوفہ سے جو مذکور ہو دونون بطن مقدم دماغ مین اُگے ہین متصل بطن اوسط کے۔ اور ہم بیان کر چکے ہین کہ یہ دونون پٹھے اندر سے خالی اپنے مقام پیدایش مین انھین مقامات سے گذر کر تا آنکہ آنکھون تک پہونچے دونون جدا جدا رہتے ہین اور اُترتے اُترتے جب ایک دوسرے کو کاٹ کر نکل جاتا ہی اور ایک کا مجرا دوسرے کے مجرے سے ملکر پار ہو جاتا ہی اس طرح پر کہ داہنا پٹھا بائین طرف اور بایان پٹھا داہنی طرف چلتا ہی پھر یہ دونون جدا ہو جاتے ہین اور ہر ایک ان مین سے اُس آنکھ مین جاتا ہی جو سامنے اور محاذی مقام نشو اسی پٹھہ کے ہی اور آنکھ مین جاکر رطوبت جلیدیہ سے جُڑ جاتا ہی۔ یہی رطوبت جلیدیہ پہلا آلہ آلات بصر سے ہی اور یہ نہایت درجہ صفائی اور روشنی اور چمک مین ہی۔ اور اتنی صاف اسواسطے بنائی گئی تاکہ اُسکا استحالہ اور بدل جانا رنگ کی اقسام کی طرف ممکن ہو۔ اور تاکہ روح باصرہ دونون بطن مقدم دماغ سے ان دونون عصبون مین جو بیچ سے خالی ہین گذرے بعد از آنکہ وہ روح لطیف اور صاف ہو جائے اور صاف ہوکر اسی رطوبت جلیدیہ تک جو ایسا صاف اور چمک دار ہی پہونچے۔ یہ روح باصرہ طبیعت اُس ہوا کی رکھتی ہی جو دن مین آفتاب کی وجہ سے روشن ہوتی ہی۔ اور اس روح کی شان سے یہ بات ہی کہ جب رطوبت جلیدیہ تک پہونچے پھر وہان سے باہر نکلکر ہواے نہاری جو روشن ہی اُس سے ملجائے اور متحد ہو جائے بسبب اُس مشاکلت اور مشابہت کے جو ان دونون مین ہی یعنے روح باصرہ اور ہواے نہاری مین ہر ایک ان دونون سے روح باصرہ ہو یا ہواے نہاری استحالہ اور تغیر کو بآسانی قبول کرتی ہی۔ ہواے خارجی کا استحالہ بطرف اقسام رنگ کے بآسانی اور جلدی ہو جاتا ہی۔ اور روح باصرہ جو آنکھ کے اندر ہی جسوقت باہر نکلی اور ہواے خارجی سے ملی اور اُسکو جذب کیا جس رنگ کی طرف ہواے خارجی بدل چکی ہی اُسی طرف یہ روح بھی بدل جاتی ہی۔ روح کا بدل جانا آنکھون تک پہونچ جاتا ہی جسکے سبب سے رطوبت جلیدیہ اُس طرف بدل جاتی ہی جسپر یہی روح قبل استحالہ کے تھی پھر چونکہ یہ روح بطن دماغ تک ہی پس قوت ذہن جو بطون دماغ مین گڑی ہوئی ہی اس سے استحالہ کا احساس کرتی ہی لہذا اشیاء خارجی کو ذہن معلوم کرتا ہی اور ذہن پر یہ چیزین جو رنگ کی قسم سے ہین ظاہر ہو جاتی ہی۔ رنگ کے ذریعہ سے اشکال جسمی اور انکی مقدار کی بڑائی اور انکی حرکت پر استدلال کیا جاتا ہی۔ یہ بات اس طرح پر ہی کہ ہواے نہاری جو روشن روح باصرہ کے واسطے بمنزلہ اُن پٹھون کے ہی جو دماغ سے قوت حس اور حرکت لیکر اُن اعضا تک پہونچاتے ہین جنسے یہ پٹھے ملے ہین۔ اسی طرح ہواے خارجی رنگ کی طرف مستحیل ہوکر یعنے رنگین ہوکر اس کیفیت کو روح باصرہ تک پہونچاتی ہی۔ پس ذہن اس تغیر اور استحالہ کا احساس کرتا ہی جسوقت کہ روح اندرونی بیرونی روشنی سے ملتی ہی۔ اور روح باصرہ اور ضوء خارجی کی ملاقات کرتی ہین اور اس ملاقات کا ذہن خارجی کو احساس کرنے مین کوئی زمانہ دراز نہین گذرتا اسواسطے کہ اس ملاقات کا اثر ذہن تک بہت جلد پہونچ جاتا ہی۔ اگرچہ شی مبصر یعنے دیکھی ہوئی چیز مسافت بعید پر ہو جب بھی روح باصرہ شی مبصر کو اتنے زمانہ مین دریافت کر لیتی ہی جسکے واسطے کوئی عرض نہین ہو۔ مگر یہ دریافت کرنا روح باصرہ کا شی مبصر کو بعد اسکے ہوتا ہی کہ روح باصرہ اور شی مبصر کے بیچ کی ہوا صاف اور چمکتی ہوئی اور روشن ہو۔ حکماے حال کی تحقیقات سے روشنی کی حرکت اتنی جلد دریافت ہوئی ہی کہ فی ثانیہ ایک لاکھ بانوے ہزار میل طے کرتی ہی اور چونکہ مصنف نے طبیعت روح باصرہ کا

روشنی کی طبیعت تجویز کی ہی پس کیا عجب ہی کہ ہمارے نور نگاہ کی تیز رفتاری بھی اسی قدر ہو مثلاً اگر بیچ مین روح باصرہ اور شی مبصر کے ہوا
تاریک اور سیل کہرے کے ہو دونون آنکھوں سے جو روح باصرہ سے نکلتی ہی اپنی جگہ پر ٹھہر جائیگی یا جہانتک روشنی ہی وہان تک جاکر جہان پر
تاریکی ہی وہان پر ٹھہر جائیگی پس شی مبصر کو نہ دریافت کریگی - اسی طرح اگر بیچ مین نور باصرہ اور جسم مبصر کے کوئی اور جسم ناصاف حائل ہوجائے
جب بھی نہ دریافت کریگی - اسی طرح ہم حاسہ لمس کو پاتے ہین کہ اگر کسی انگلی مین یا نون کی انگلیون مین سے کسی طرح کا الم او رگزند پہونچے اس الم کا احساس
ذہن بالکل کریگا اور جس زمانہ مین انگلی کو الم پہونچانے والی چیز کی ملاقات ہوئی اور زمانہ احساس ذہن مین کچھ فاصلہ نہوگا بلکہ ادھر انگلی کو ایذا
پہونچی اور فوراً ذہن کو اسکا ادراک ہوجائیگا - ہان اگر اُسی پٹھہ کو جو اس انگلی مین آیا ہی کوئی آفت پہونچے کٹ جانے کی آفت یا تنگ ہوجانے کی
یا پھٹنے سے کھینچ کر بندھنے کی یا کوئی سدہ اس پٹھہ مین پڑے جو سدہ نفوذ روح کو اس انگلی تک منع کرے اُسوقت ایذا کا احساس کبھی ذہن نہ کریگا -
اسی مثال پر حکم تمام حواس مین جاری ہی - میری مراد یہ ہی کہ جسوقت محسوس کی ملاقات ہوتی ہی اور جسوقت حس ہوتی ہی دونون کا ایک زمانہ
ہوتا ہی بیچ مین ان دونون کے کوئی زمانہ نہین ہی ہان اگر کوئی مانع حس کرنے سے منع کرے اُسوقت حس کرنا منقطع ہوجاتا ہی - ہم اُن اعراض کو
بیان کرینگے جو حاسۂ بصر کو اور تمام حواس کو منع کرتے ہین جسوقت ہم ذکر بیماریون کا اور اعراض کا کرینگے - اب ہمارے بیان سے یہ بات ثابت ہوگئی
کہ بصر جن چیزون کو دریافت کرتی ہی اُسکا دریافت کرنا بتوسط ہوا اور روشن کے ہوتا ہی -

باب بارھوان سماعت کے بیان مین

حاسۂ سماعت کو ہمنے اوپر بیان کیا ہی کہ مقدم دماغ سے ایک جوڑہ پٹھہ کا اُگتا ہی ان دونون پٹھون کا مقام رویدگی وہی ہی جو پانچوین
روح کا مقام ہی پٹھون کے ازواج مین سے - یہ دونون پٹھہ کان کے اُن دونون سوراخون تک آتے ہین جو دونون ہڈیان بنام حجری
موسوم ہین منجملہ سر کی ہڈیون کے - پھر جب ہر ایک پٹھا ہر ایک سوراخ مین کان کے آ پہونچا وہان پر آکے پھیلتا ہی اور چوڑا ہوجاتا ہی اور
اُس سوراخ پر سٹ جاتا ہی یہی جھلی آلہ اولی آلات سماعت سے ہی مقام اسکا یعنے رتبہ اسکا سماعت کے واسطے مثل رتبہ رطوبت جلیدیہ کے ہی
آنکھ کے واسطے - طبیعت اس جھلی کی مثل طبیعت ہوا کے ہی انھین دونون پٹھون مین حاسہ سماعت دماغ سے کان تک جاری ہوکر پہونچتا ہی -
حاسۂ سماعت بہ نسبت حاسۂ بصر کے زیادہ غلیظ ہی اسلیے کہ آنکھ سے محسوس آگ ہوتی ہی اور کان سے محسوس ہوا ہوتی ہی اور آگ بہ نسبت ہوا کے
زیادہ تر لطیف ہی - یہ بھی ایک دلیل ہی کہ آنکھ دور کی چیزون کو دیکھتی ہی اور کان سے اتنی دور کی چیزین سُنائی نہین پڑتی ہین - حس سماعت
اُسوقت ہوتی ہی جسوقت کہ ہوا کو آواز ٹھکرائے یعنے وہ شی ہوا کو ٹھوکر دے جس سے آواز پیدا ہوسکتی ہی اور یہی ہوا ے کوفتہ اور ٹکر کھائی ہوئی
دونون کانون تک پہونچے - میری مراد دونون کانون سے وہ آلہ ہی جسکا مقام اور جسکی جگہ مقام بادہنج یعنے آلہ ہوائی کا تمامی ہوا کے واسطے
ہی - پھر اُس جگہ سے ہواے مذکور کانون کے سوراخ تک پہونچے جیسے ہوا کا قاعدہ یہی ہی کہ اُسکو حرکت ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہونچاتی ہی اس
پہونچنے سے میری مراد یہ ہی کہ ٹھونکنے سے جسم کے جو ہوا متصل اُسی جسم کے تھی پہلے اُسکو حرکت ہوئی پھر اس جزو نے ہوا کے اپنے متصل دوسرے جزو کو
ہوا کے حرکت دی اسی طرح ہر ایک جزو سابق نے لاحق کو ہلاتے ہلاتے کان کے متصل اجزاے ہوا کو حرکت دی اور کان کے سوراخ سے جو ہوا متصل تھی
اُسکو بھی حرکت دی اور وہ ہواے متحرک اُس لولب اور ٹونٹی تک پہونچی جس پر وہ جھلی یعنے پٹھا اندر سے منڈھا ہوا ہی جسکو ہم اوپر لکھ چکے ہین اب
اس جھلی کی طبیعت بطرف ہواے بیرونی کے مستحیل ہوئی اور بدل گئی یعنے جس ہوا کو صدمہ قرع اور ٹھوکنے کا پہونچا تھا اسلیے کہ طبیعت سمع کی مشاکل
اور مشابہ طبیعت ہواے مذکور ہی اور اُسی ہوا کی طرف سمع کی طبیعت کا بدل جانا آسان بھی ہی - اور اس استحالہ اور تغیر کی حس اُن دونون پٹھون مین

پہونچی جو اسی سوراخ گوش مین ہین اور ان پٹھون مین گذر کر ذہن تک اسی تغیر کی حس پہونچ گئی تب جا کر ذہن کو آواز کا احساس ہوا اور اسی آواز کا حال اسی مثال پر دریافت ہوا۔

باب تیرھوان شم کے بیان مین

شم یعنے سونگھنے کی قوت سمع یعنے سننے کی قوت سے زیادہ تر غلیظ ہے اسلیے کہ محسوس اسی قوت شم کا وہ بخار ہے جو تر اجسام سے تحلل ہو کر حس تک پہونچتا ہے۔ اور سمع کا محسوس ہوا ہے۔ اور بخار ایسی چیز ہے جسکی طبیعت ہوا اور پانی سے ملی ہوئی ہے اسی سبب سے بخار زیادہ تر نسبت ہوا کے غلیظ ہے ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ پہلا آلہ حس شم کا وہی دونون زائدہ ہین جو دونون بطن مقدم دماغ سے آگے ہین جو مشابہ دونون سر پستان کے ہین اور دونون زائدہ اسی ہڈی کے ارد گرد ہین جسکا نام مصفاۃ ہے۔ سونگھی ہوئی اشیا کی حس اس طرح سے ہوتی ہے کہ جو بخارات اجسام سے تحلل اور جدا ہو کر ہوا سے جا بجی سے ملتے ہین اور انکی کیفیت ہوا مین طلحائی ہے اور وہ ہوا دونون نتھنون کی راہ سے اندر آتی ہے اور اسکو دونون بطن مقدم دماغ کے جذب کرتے ہین بذریعہ انھین دو زائدہ ن کے جو مشابہ سر پستان کے ہین پس یہی دونون نتھنے اسی ہوا کو انھین دونون زوائد تک پہونچاتے ہین۔ اب طبیعت ان دونون زائدون کی اسی بخار جذب شدہ کی طرف مدل جاتی ہے اور مستحیل ہو جاتی ہے پس ذہن اسی استحالہ کو ادراک کرتا ہے۔ اور یہ جذب اور کشش بخار کی دماغ تک اسوجہ سے ہوتی ہے کہ دماغ کی طبیعت مین یہ بات ہے کہ ہمیشہ اس ہوا سے سرد کو کھینچتا رہتا ہے جو بروقت تنفس اور سانس کے اوپر چڑھنے کے باہر سے اندر جاتی ہے جسوقت دماغ کو انبساط ہوتا ہے اور یہ بھی دماغ کی شان سے ہے کہ فضول دماغی کو بروقت انقباض اور سمٹنے کے باہر نکال دیا کرے بغرض حفظ حرارت غریزی کے جو اسی دماغ مین ہے پس دماغ کی انبساط کے تابع ہوا کا جاذب ہونا سینہ اور ناک سے اور پھیپھڑے اور حلق سے ہوا کرتا ہے اور اسی جذب کے تابع ہوا بیرونی کا اندر داخل ہونا ہے۔ اسی انبساط کو استنشاق کہتے ہین اور اسی استنشاق سے بو کا احساس ہوتا ہے جسوقت دونون بطن مقدم ہوا کی کشش کرتے ہین بذریعہ انھین دونون زائدون کے جو مشابہ سر پستان کے ہین اور یہ کشش ہوا کی سخر یعنے دونون نتھنون کی طرف سے ہوتی ہے میری مراد اس سے وہ ہوا ہے جو بخارات اجسام سے ملی ہوئی ہوتی ہے جسکو اجسام مشمومہ یعنے سونگھے ہوے اجسام کہنا چاہیے کبھی ایک قوم نے ایسا بھی گمان اور وہم غلط کیا ہے کہ سونگھنا فقط دونون نتھنون کی راہ سے ہوتا ہے اور یہی انکا خیال ہے کہ دونون نتھنے اولی آلہ شم منجملہ آلات شم کے ہین۔ اور دلیل اس وہم کے غلط ہونے پر یہ ہے کہ پہلا آلہ آلات شم مین سے یہی دونون زائدہ ہین جو مشابہ سر پستان کے ہین اور جو دونون بطن مقدم دماغ سے آگے ہین ثبوت اسکا یہ ہے کہ اگر ہم کوئی دھونی سلگائین اور اسکو اپنے سامنے رکھین اور ہمارے نتھنے کھلے ہون مگر ہم سانس کو اوپر چڑھنے سے روکین اسوقت ہمکو اس دھونی سے کچھ باس اور کسی طرح کی بو محسوس نہوگی حالانکہ ہمارے دونون نتھنے کھلے تھے اور بخار سے اس دھونی کے بھر بھی گئے ہین۔ اور اگر ہم استنشاق بھی کرین یعنی اسی دھونی کے بخارات کو اوپر کھینچین اسوقت ہم کو بو باس دھونی کی بخوبی معلوم ہوگی جیسی بو اسمین ہے۔ یہی دلیل اسکی ہے کہ جس عضو سے فعل شم کا ہوتا ہے اسکا مقام بہت اندر ہے دونون نتھنون کے مقام سے اور یہ وہی دونون زائدہ ہین جنکو ہمنے لکھا ہے کہ دونون بطن مقدم دماغ سے آگے ہین اسی عضو کا حال ہمنے مقام تشریح اعضا مین بخوبی بیان کر دیا ہے

باب چودھوان حاسہ ذوق کے بیان مین

چکھنے کی حس سونگھنے کی حس سے زیادہ غلیظ ہے اور نسبت وہی ہے جو بخار کی لطافت کو پانی کی کثافت سے ہے۔ اسلیے کہ چکھنے سے محسوس وہی رطوبت مائی ہوتی ہے جسکی طبیعت بیچ مین طبیعت بخار اور طبیعت زمین خاک وشی کی ہے بعد سونگھنے کی حس متعلق بخار سے ہوتی ہے۔ اسی واسطے

طبیعت ذوق کی جو زبان ہی تحلیل اور پلپلی سائی گئی ہی جسسے اسفنج پھیلا ہوتا ہی - اور یہ طبیعت متساوی اور متشاکل طبیعت اُن رطوبات کے ہی جو کھانے آتی ہیں - زبان مین موجب ہمارے بیان بالا کے (جو تشریح اعضا مین ہو چکا ہی) دماغ سے جو قسمین زوج سوم ازواج سے پٹھوں کے ہوئی ہین اُنمین سے ایک چھوٹا پٹھا آکر اُسی زبان مین تقسیم پاتا ہی - اور اُسی زبان کو حاسہ ذوق کا عطا کرتا ہی - یہ عطا کرنے کا فعل اس پٹھہ سے ویسا ہی آمد ہوتا ہی جس طرح اور سب پٹھے حس کے اعضا مین پہونچتے ہین اور اُنکو قوت حس کی دیتے ہیں - چکھنے کا فعل اس طرح ہوتا ہی کہ شی مطعوم یعنے کسی مزہ کی چیز جسوقت زبان پر پہونچے اور جرم زبان کی اُس سے ملاقات کرے اُسی وقت یہی چیز زبان مین وہ فعل کرتی ہی جو فعل ہر ایک مزہ اشیا کا ہی اور جس طرح کا اُسکا مزہ ہی وہی اثر زبان پر اسکا ہو جائیگا - اور ادھر یہ اثر زبان پر پہونچا کہ طبیعت جرم زبان کی اُسی مطعوم کی طبیعت کی طرف بدل گئی - اور جو پٹھا زبان مین آیا ہی اُسکو اسی تغیر یعنے مزہ کا احساس ہوا اور یہی پٹھا اس تغیر کو ذہن تک پہونچاتا ہی پھر ذہن کو وہی مزہ معلوم ہو جاتا ہی جیسا حال تمام حواس فاعلہ کا ہی - اور خدا بڑا عالم ہی کہ اصلی حال ہر شی کا کیا ہی -

باب پندرھواں حاسہ لمس کے بیان مین

چھونے کا حاسہ بھی اُسی طرح سے فعل اپنا کرتا ہی جس طرح سے اور حواس کرتے ہین یعنے طبیعت حاسہ کی الطرف شی محسوس کے بدل جاتی ہی اور یہ بھی اُسی طرح سے ہی کہ بذریعہ خاص پٹھہ کے یہ حس ذہن تک پہونچتی ہی - ہان اتنا فرق ضرور ہی کہ اور حواس کے واسطے ایک عضو مخصوص پیدا ہوا ہی اور حس لمس کی تمام اعضاے بدنی مین یکسان موجود ہی سوائے بالون اور ناخونون کے کہ محض بے حس ہین - حس لمس کی تمام اعضاے بدنی مین اسلیے ہی کہ ہر ایک عضو مین ایک پٹھا ایسا آیا ہی جس سے اُسی عضو کو حس لمس کی ملتی ہی - یہ پٹھا یا تو خود دماغ سے آیا ہی یا نخاع سے چنانچہ تشریح کے مقام پر ہم لکھ چکے ہین - مگر بال اور ناخون ایسے عضو ہین کہ اُنمین کوئی پٹھہ اعصاب حس سے نہین آیا ہی - اسلیے کہ بالون کی خلقت بخارات سے ہی اور ناخون کی پیدائش اس طور سے ہی کہ انگلیون کے کنارے ملائے گئے ہین اور انگلیون کے اُن مقامات میں جہان پر ناخون جڑے ہوے ہین چند رباطات از قسم عصب یعنے پٹھہ کے آگئے ہین جو ناخونون کو گرفت کیے ہوے ہین اور اپنی جگہہ پر انکو ٹھہرائے ہوے ہین - کچھ اس غرض سے وہ رباطات نہین ہین کہ ناخون کو حس عطا کرین - سواے اُس مقام کے حس جگہہ وہ رباط ہی - مطلب یہ ہی کہ اُس جگہ ناخون مین بھی حس ہی واللہ تعالیٰ اعلم

باب سولھواں اُن چیزون کے بیان مین جو ہر ایک حواس کو موافق ہین یا جنسے ہر ایک حس کو نفرت ہی

ہر ایک حس انھین حواس پنجگانہ سے اگر اپنی اصلی اور طبیعی حالت پر ہو اپنے کسی محسوس کی طرف مائل ہوتی ہی اور اسی سے لذت پاتی ہی - اور کسی چیز سے منجملہ اپنے محسوسات کے نفرت کرتی ہی اور استکراہ رکھتی ہی - آنکھ کی بصارت کا یہ حال ہی کہ رنگ کے اقسام مین اُسی رنگ کو پسند کرتی ہی جو سپیدی اور سیاہی سے ملا ہو - اور یہ رنگ ارکن یعنے دھوانرہ جو دھوان لگ لگ کر سیاہی مائل ہو گیا ہو - اور سبز رنگ اور آسمانی رنگ ہی کہ انکو آنکھ پسند کرتی ہی - اور سپید رنگ سے جو روشن اور چمکدار ہو اور صیقل کیا ہوا اور براق ہو اور سیاہ رنگ سے آنکھ نفرت کرتی ہی - اسکا سبب یہ ہی کہ سپید اور روشن چیز اگرچہ نور بصر کی طبیعت سے مناسب ہی یعنے اُسکے مشابہ ہی مگر یہ رنگ آنکھ مین تاثیر قوی کرتا ہی اور روح باصرہ کی تفریق کر دیتا ہی یعنے اُسکو جدا جدا کر دیتا ہی - چنانچہ بر وقت دیکھنے دھوپ کے یا جرم آفتاب کے آنکھ مین چکاچوندھ سی لگتی ہی - اور سیاہ رنگ کی یہ کیفیت ہی کہ نور بصر کو جمع کرتا ہی اور اُسکو اندر کی طرف پھیر لاتا ہی - جیسے تاریکی کی طرف دیکھنے سے یہی کیفیت عارض ہوتی ہی کہ دیکھنے مین بصارت کی کمی ہو جاتی ہی اور اندھیرے کی چیز کم نظر آتی ہی - مگر سیاہ رنگ کا ضرر آنکھ کو کم ہی بہ نسبت اُس رنگ کے جو روشن اور براق ہو - اسلیے کہ سیاہ رنگ سے جو کیفیت آنکھ کو عارض ہوتی ہی از قسم استحالہ یعنے تغیر بطرف شی محسوس کے وہ کیفیت دفعتہً عارض نہین ہوتی ہی بلکہ یہ کیفیت

تھوڑی تھوڑی عارض ہوتی ہے۔ اور جو تیز سپید اور روشن اور براق چیزون سے آنکھ کو عارض ہوتا ہے وہ دفعۃً ہوتا ہے اور کلیہ یہ ہے کہ جو استحالہ
دفعۃً ہوتا ہے وہ مولم اور ایذا دہ ہوتا ہے۔ پھر اگر آنکھ مین کسی قسم کا مرض ہو کسی رنگ سے اُسکو نفع پہونچیگا اور کسی سے ضرر پہونچیگا۔ مثلاً اگر آنکھ کو
ایذا سپید رنگ سے پہونچی ہو آسمانی اور سبز رنگ سے اور ان رنگ جو دھوئین سے آتا ہے کپڑے وغیرہ میں ایسی آنکھ کو مفید ہوگا۔ اور اگر
آنکھ کو ایذا سیاہ رنگ سے پہونچی ہو سپید رنگ سے اُسوقت نفع پائیگی۔ یہی حال تمام حواس کا ہے کہ جب ایسی طبعیت حالت سے انکو انحراف
ہوتا ہے اور اعتدال طبعی سے خارج ہو جاتے ہین اُسوقت ایسے محسوسات میں ایک چیز سے اُنکو نفع اور دوسری سے ضرر پہونچتا ہے۔ سمع یعنے
سُننے کی قوت کو اُسی آواز سے لذت ملتی ہے جو نرم اور چکنی ہو اور ترتیب مناسب اور وزن صحیح پر ہو (جیسے ستیک کے سرون کا وزن جو سرگم مین
ہوتا ہے جسکو تنت کار مین اور ستار کے انجل ٹھاٹھ سے معلوم کر سکتا ہے) پھر اگر سماعت کے حاسہ کو کلال اور ماندگی عارض ہوئی ہو تو اُسوقت اُسکو لذت
ایسی آواز سے ہوگی جو نہایت درجہ ملائمت اور بھاری اور تیلے پن پر ہو جیسے تار اور تانت کی آواز جو لکڑیوں کے ماحون مین کھونٹی وغیرہ مین
لگائے جاتے ہین جیسے ستار اور سارنگی وغیرہ خواہ عود اور قانون اور رباب کے تار اور تانت۔ بلند اور سخت آواز جیسے بادل کی گرج خواہ نہایت تیز
اور باریک آواز جیسے صریر خامہ جسکو چرچرانا کہتے ہین ایسی آواز سے سماعت کو نفرت ہے اور ایسی آواز سے کانون کو ایذا پہونچتی ہے (بلکہ بعض ایسے
سُننے سے بدن مین پھرپھری آجاتی ہے) سونگھنے کی حس کو لذت اسی طرح سے ہوتی ہے جو پاکیزہ ہو۔ اسلیے کہ بدبو سے حوش کو ملالت اسیر ہے کہ جو بخارات
اُن اجسام سے اُٹھے ہین وہ معتدل ہین۔ اور جو رائحہ خراب اور بدبو کی چیزین میں اُنسے شامہ متنفر ہے اسلیے کہ ایسی بدبو کو دلالت اسپر ہے
کہ بخارات خراب غیر معتدل اُٹھے ہین مترجم خوشبو اور بدبو کا مسئلہ طبعیات مین بخوبی بیان کیا جاتا ہے ایک طائفہ حکما اسکا بھی قائل ہے
کہ دراصل کوئی شے خوشبو اور بدبو نہین اور اختلاف اماکن اور بلاد پر نظر کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض ملک کے آدمی جنکو بدبو کہتے ہین
دوسرے ملک کے لوگ اُنکو خوشبو سمجھتے ہین۔ بہرحال اس مقام پر طبیب کو مسلم ماننا اسی بات کا ضروری ہے کہ معتدل بخارات بہ نسبت ہر ایک
شامہ کے جو ہون وہی خوشبو پیدا کرینگے اور چونکہ اعتدال کی بحث اوپر گذر چکی ہے لہذا بیان اُسکا زیادہ ذکر کرنا درکار نہین ہے متن حاسہ ذوق
یعنے چکھنے کی حس میٹھی چیزون کو لذیذ جانتی ہے اور ایسی ہی اشیا سے اسکو لذت ملتی ہے۔ اسلیے کہ زبان کو جو خشونت اور کھُرکھُراپن عارض
ہوتا ہے اُسکو چکنا کر دینا میٹھی چیزون سے پیدا ہوتا ہے اور جو ایذا زبان کو عارض ہوتی ہے حلاوت سے اُسی ایذا مین تسکین پیدا ہوتی ہے
اور تلخ یا کڑوی چیز سے قوت ذوق کو نفرت ہے اسلیے کہ تلخی کی وجہ سے اجزا زبان کے فراہم اور یکجا ہو جاتے ہین اور اُنمین خشونت
پیدا ہوتی ہے اور جرم زبان مین اسقدر گھُس جاتے ہین کہ اتصال اجزاے زبان کو نہین رہتا اور متفرق ہو جانے سے اجزاے
زبان کو ایذا پہونچتی ہے۔ اگر زبان کو خواہ قوت ذوق کو قابض یعنے کسیلا اور عفص یعنے بکٹھے مزہ سے کچھ مضرت پہونچی ہو اُسوقت دسم
یعنے چکنی شے سے زبان کو لذت ملتی ہے اسلیے کہ ایسے مزہ مین زبان کے چکنے کرنے کی قوت ہے اور جو خلل اور شگاف سطح زبان پر مین اُنمین
چکنی چیز بھر جاتی ہے۔ اگر زبان کو ایذا کڑوے اور کھٹے مزہ سے پہونچی ہو خواہ شور مزہ سے گزند پہونچا ہو اُسوقت میٹھی چیز سے اُسکو
لذت ملیگی۔ حاسہ لمس یعنے چھونے کی قوت ایسے اجسام کے چھونے سے لذت پاتی ہے جو حرارت اور برودت اور سختی اور نرمی مین
معتدل ہون اور اُس کیفیت پر ہون جیسے ہتیلی کی جلد ہے۔ اور جو اجسام زیادہ گرم ہون کہ تقطیع کرتے ہون یعنے چھونے کی جگہ کو
کاٹے ڈالتے ہون خواہ ایسے گرم ہون کہ تحلیل کر دیتے ہون اور اتصال اجزاے عضو لمس کنندہ کو جدا کر دیتے ہون۔ یا ایسے
زیادہ سرد ہون جو اجزاے خاص کو جمع کر دیتے ہون خواہ اُنکی تکثیف مسامات کرتے ہون ایسے اشیا کے چھونے سے قوت لامسہ

نفرت کرتی ہے- اور یہ اثر برودت اجسام مذکورہ کا ایسا شدید ہو کہ اجزا جسم کے ایک دوسرے سے الگ ہو جائین اور اُنکا اتصال جاتا رہے-

باب سترھوان اُن قوتون کے بیان مین جو بارادہ حرکت دیتی ہین

جو قوتین اعضا کو بارادہ اور بخواہش نفسانی حرکت دیتی ہین یہ وہی قوے ہین جو دماغ سے برانگیختہ ہو کر اُسی پٹھے مین در آتے ہین جو دماغ سے اُگا ہی یا نخاع سے او عضل مین آیا ہی اور اُسکو حرکت ارادی عطا کرتا ہی پس وہ عضل جو کسی عضو آلی یا مرکب مین ہی بسبب پانے اسی قوت کے حرکت ارادی کرتا ہی- اور اسی کی حرکت کے تابع ہڈی کی حرکت ہوتی ہی اور اُسکے تابع مفصل یعنی جوڑ کی حرکت ہوتی ہی پس یہی سب ملکر حرکت تمام عضو مرکب کی کہلاتی ہی جو بارادہ ہے- حرکت عضو کی اس طرح سے ہوتی ہی کہ عضلہ سمٹ کر اپنی جڑ کی طرف جاتا ہی بسبب اسکے کہ وتر عضلہ کو جذب کرتا ہی اور کھینچتا ہی اُس طرف جدھر عضلہ کو حرکت کرنے کی حاجت ہو- مثال اسکی ہتیلی کی حرکت فرض کرو کہ جو عضل کف دست مین اندر کی جانب مین کلائی کے ہی جب وہ عضل حرکت کرے اور اپنے جڑ کی طرف متشنج ہو یعنی کھنچے اسی حرکت کے تابع کف دست کی ہڈیون کی حرکت ہوگی اور ان ہڈیون کی حرکت کے تابع مفصل یعنی اس جوڑ کی حرکت ہوگی جو کف دست مین ہی اور کف دست بارادہ اُسی حیوان کے جسکی ہتیلی ہی آگے کی طرف دُہری ہو جائیگی- اور جسوقت عضلہ کف دست بیرونی طرف کلائی کے حرکت کرے اُسوقت کف دست بارادہ نفسانی پیچھے کی طرف کھنچیگی- جنس ان قویٰ کی فقط ایک ہی جنس ہی اور وہی جنس حرکت ارادی کی ہے اور انواع یعنے اقسام اس قوت کے شمار مین اُتنے ہین جتنے انواع اور اقسام اُن عضل کے ہین جو تمام بدن مین گئے ہین جنکی تعداد پانچسو اُنتیس کو پہونچی ہی ہمنے بشرح و بسط بیان کر دیا ہی کہ ہر ایک عضلہ بدنی کی حرکت کیونکر ہوتی ہی جسوقت ہمنے ہر ایک عضو کے عضلات بدنی سے تشریح کی ہی- اسی واسطے اب ہم اپنے کلام کو حرکت ارادی مین اتنے ہی بیان کے اوپر قطع کرتے ہین- اب ہمنے بیان کر دیا حال اِن قویٰ کا اسقدر جسمین کفایت ہی اور جو شخص کہ طالب صناعت طب کے سیکھنے کا ہو اُسکو اسی پر قناعت ہو سکتی ہی- اور یہ بیان ہمارا بطریق اُنھین اقوال کے ہی جو ہمنے جالینوس کی کتابون مین پایا ہی

باب اٹھارھوان افعال کے بیان مین

جب ہمنے حال قواے طبیعیہ اور حیوانیہ اور نفسانیہ اور اُنکے اجناس اور انواع کا بیان کر دیا- اب ہمکو ممکن ہی کہ افعال کا بھی ہم بیان کرین اسلیے کہ افعال انھین قوتون کے فعل ہین جنکا حال بیان ہو چکا- اسلیے کہ قویٰ کے بعض اقسام وہ ہین جنکو قواے حیوانی کرتے ہین اور بعض کو قواے طبیعی اور بعض کو قواے نفسانی- اور ہمنے اچھی طرح سے ان سب افعال کا حال بیان کر دیا جسوقت ہمنے قواے مذکورہ کا ذکر کیا ہی- اور اسکی بھی توضیح کر دی ہی کہ ہر ایک قوت کا فعل قواے مذکورہ سے کیونکر ہوتا ہی- اور کہان تک یہ قوتین جاری ہو سکتی ہین- پڑھنے والا ہماری کتاب کا اُسی مقام سے یہی معلوم کر سکتا ہی کہ افعال مین بعض ایسے افعال ہین جو مفرد ہین- یہ وہ افعال ہین جنکو قواے سہ گانہ مین سے ایک ہی قوت کرتی ہی- افعال طبیعیہ مین انکی مثال جیسے جذب اور امساک یعنی کھینچنا اور ٹھہرانا اور ہضم کرنا اور دفع کرنا- اور افعال حیوانی مین اُنکے یعنی افعال مفرد کی مثال جیسے انبساط یعنی پھیلنا اور انقباض یعنی سمٹنا- اور افعال نفسانی مفرد کی مثال جیسے حرکت جو ارادہ سے پیدا ہوئی ہو- بعض افعال مرکب ہوتے ہین یہ وہ افعال ہین جنکو دو قوتین یا تین قوتین منجملہ اُن قواے کے کرتی ہین- افعال طبیعی کا فعل مرکب جیسے اشتہاے طعام اور غذا کا نفوذ اور ہضم اور غذا دینا اور تولید مثل اور ترتیب- اشتہا کا فعل دو قوتون سے تمام ہوتا ہی ایک تو قوت جاذبہ دوسری قوت حاسہ جس سے بھوک پہچانی ہوتی ہی- اور غذا کا نفوذ بھی دو قوتون سے پورا ہوتا ہی ایک قوت جاذبہ دوسری قوت دافعہ

اور ہضم کا فعل بھی دو قوتوں سے تمام ہوتا ہے یعنے قوت ہاضمہ اور قوت ماسکہ سے - اور تغذی یعنی غذا دہی کا فعل چار قوتوں سے تمام ہوتا ہے جاذبہ اور ماسکہ اور ہاضمہ اور دافعہ سے - تولید کا فعل تین قوتوں سے تمام ہوتا ہے ایک قوت مغیرہ یعنے بدلنے والی قوت اور یہ وہ قوت ہے کہ منی کو وقت قوام سے بطرف غلظ اور گاڑھے ہونے کے بدلتی ہے - دوسری قوت مصورہ جو اعضا کی شکل بناتی ہے اور بخاری اور راہوں میں سوراخ کر دیتی ہے جنکے ذریعہ آمد ارواح وغیرہ کی ہوا کرے - اور جو عضو محتاج کھُر کھُرے ہونے کا ہو اسمین خشونت پیدا کرتی ہے اور جس عضو کو حاجت املس اور چکنے ہونیکی ہے اسکو چکنا کرتی ہے - تیسری قوت مرتبہ وہ قوت ہے جو اعضاے بدنی کو چھوٹے سے بڑا کر دیتی ہے - تربیت کا فعل قوت نامیہ اور غاذیہ سے تمام ہوتا ہے - افعال حیوانی میں فعل مرکب کی مثال جیسے تنفس ور سانس لینا جو قوت باسطہ اور قابضہ سے تمام ہوتا ہے - فعال نفسانی میں حس کا فعل فعل مرکب ہے جو دو قوتوں سے تمام ہوتا ہے ایک وہ قوت جو حس کو بطرف شی محسوس کے بدل دیتی ہے دوسری قوت حساسہ جو شی کا احساس کرتی ہے اور اسی حس کے تغیر کو بطرف شی محسوس کے دریافت کرتی ہے - اسی طرح سے تمام افعال مرکب ہوتے ہیں ناظر کتاب ہذا کو قدرت اسکی ہے کہ ہمارے بیان کو سمجھ کر تمامی افعال قواے عاملہ کو بیان کر دے - اسیقدر بیان میں کفایت ہے اسکو بنظر غایت دیکھے

باب انیسواں ارواح کے بیان میں

اب امور طبیعیہ کے اقسام میں سے فقط ارواح کا کلام کرنا ہمکو باقی ہے یعنے وہ ارواح جنسے بدن کا ثابت اور برقرار رہنا اور تمامی افعال بدن کا تمام اور پورا ہونا ہوتا ہے - میں کہتا ہوں کہ ارواح کی تین قسم ہیں (۱) روح طبیعی (۲) روح حیوانی (۳) روح نفسانی - روح طبیعی کی پیدایش جگر میں ہوتی ہے اور ساکن رگوں میں نفوذ کرکے تمام بدن کو جاتی ہے - اور اسی روح طبیعی سے قواے طبیعیہ قائم ہوتے ہیں اور افعال قواے طبیعیہ کی درستی اور اصلاح ہوتی ہے - اور تنمیہ یعنے نمو پانا خواہ ان افعال اور قوی کا تمام ہونا اسی روح سے ہوتا ہے - روح طبیعی کی پیدایش خون جید سے ہے منجملہ اس خون کے جو جگر میں ہوتا ہے اور خون صاف اور لطیف اور پاکیزہ خالص ایسے خون سے جسمین آمیزش کسی خلط کی اور اخلاط سے نہو - اور نہ کوئی فضلہ کی آمیزش اس خون میں ہو منجملہ ان فضلات اخلاط کے جنکا ہضم پورا ہو چکا ہو - روح حیوانی کا تولد قلب میں ہوتا ہے اور قلب کی شرائین یعنے متحرک رگوں میں نفوذ کرکے تمام بدن میں پہونچتی ہے - اور قواے حیوانیہ اس سے قائم ہو جاتے ہیں اور انھیں قوی کی حفاظت کرتی ہے اور انکے احوال کی اصلاح کرتی ہے اور انکو نمو دیتی ہے اور بڑھاتی ہے - روح حیوانی کا وجود بخار سے خون لطیف کے جو صاف اور پاکیزہ ہو اور اس ہوا سے جو اندر جسم کے بذریعہ استنشاق کے داخل ہوتی ہے ہوتا ہے - روح نفسانی وہ روح ہے جو بطون دماغ میں پیدا ہوتی ہے اور پٹھے میں نفوذ کرکے تمام بدن میں پہونچتی ہے - اور قواے نفسانی سے اسکو قوت ملتی ہے اور انھیں قوی کو ثابت و برقرار رکھتی ہے اور انکو اپنے حال پر ثابت رکھتی ہے - اس روح کی پیدایش اس روح حیوانی سے ہوتی ہے جسکا مسکن قلب میں ہے - اور یہ بات اس طرح پر ہے کہ یہ روح حیوانی قلب سے دماغ کو چڑھتی ہے ان دونوں رگوں میں ہو کر جنکا نام رگ سباتی رکھا گیا ہے جو دماغ کو گئی ہیں اور کھوپڑی کی ہڈی میں وہی دونوں رگیں سما گئی ہیں اس مقام تک جسکا نام قاعدہ دماغ رکھا گیا ہے - اور اسی جگہ یہی دونوں رگیں چند طرح کے اقسام پر منقسم ہوتی ہیں پھر انھیں اقسام سے وہ نسیجہ دار جال بنجاتا ہے جسکو شبکہ کہتے ہیں - اسلیے کہ دونوں رگوں سے بہت سی رگیں اس مقام پر پیدا ہوتی ہیں کچھ اوپر اور کچھ نیچے ہو جاتی ہیں اور بعض رگ بعض سے ملجاتی ہے اور کوئی رگ کسی رگ پر لپٹ جاتی ہے اور ایک دوسری کے اندر پیوست ہو جاتی ہے اور یہی جال کی شکل طیار ہو جاتی ہے - پھر یہ نسیجہ دار جال جب بن چکا اور اسکی خانہ بندی اور اسکے پھندے درست ہو چکے تب اس سے دو رگیں متحرک پیدا ہوتی ہیں جو مشابہ پہلی دونوں رگوں کے ہیں جنسے بافت اس جال کی ہوئی تھی اور اس جگہ چڑھ کر دماغ میں

لیسے دماغ کے اسی مقام میں متفرع ہوتی ہین - جب روح حیوانی قلب سے چڑہ کر اسی نسیجہ اور شبکہ تک پہونچتی ہی اور اسی حال کی رگوں ہین اور
پھندوں مین اور جالوں ہین پھرتی ہی اور بسبب کثرت رگون کے اُنکے گھاؤ مین جو ہاے روح مذکور دیر تک ٹھہرتی ہی لہذا اس روح کا نضج بخوبی
ہوجاتا ہی اور کمال نضج کو پہونچ جاتی ہی - اور بخوبی صاف ہوجاتی ہی اور نمو اسمین آجاتا ہی یعنی بڑہ جاتی ہی - اب اسی پختہ اور صاف شدہ
روح حیوانی سے روح نفسانی بنتی ہی - یہ نسیجہ یعنے شبکہ اسی غرض کے واسطے بنایا گیا ہی کہ اسمین روح حیوانی نضج پاکر روح نفسانی بناکرے -
جیسے دونوں پستان اسواسطے بنائی گئیں کہ خون کو نضج دیکر دودہ بنائین - پھر بعد اسکے روح نفسانی انھین پھندون کی راہ سے گذر کر اُن
دونون رگوں مین پہونچتی ہی جو اجتماع سے رگہاے شبکہ کے ملتئم ہوئی ہین اور ان دونون رگون سے ہوکر دونون بطن مقدم دماغ تک
پہونچتی ہی وہاں پہونچکر اور صاف ہوتی ہی اور اُسی جگہ اس روح کے جو فضول وغیرہ ہین دونون نتھنون کی طرف سے دفع ہوجاتے ہین اور
حنک یعنے تالو اور جبڑے کی طرف بھی وہی فضول گرتے ہین - اب اس مقام سے یہ روح بطن اوسط اور بطن موخر تک دماغ کے پہونچتی ہی
اُس مجری کی طرف سے جو بیچ مین دونون وعاء کے ہی میری مراد دونون وعاء سے دونون بطن کے یہ ہی کہ بطن اوسط اور بطن موخر مین
پہونچتی ہی - اور یہ مجری ہر وقت کشادہ نہین رہتا ہی - اسلیے کہ اسی مجری کے اندر ایک جسم ہی جسکو دودہ یعنے کیڑے سے شباہت ہی
وہ گیر اس مجری کو بند رکھتا ہی جب تک طبیعت کا قصد یہ ہو کہ اسی روح کو بطن اوسط سے بطن موخر تک دفع کرے - اُسوقت وہی جسم
جسکا دودہ نام لیا ہی سمٹ جاتا ہی اور سمٹ کر ملجاتا ہی پس مجراے مذکور کھلجاتا ہی پس جسقدر روح کے پہونچانے کا ارادہ ہوتا ہی اُسی قدر اس
مجری مین سماکر چلی جاتی ہی - اور باقیماندہ اپنی جگہ پلٹ آتی ہی - پس جسقدر روح دماغ موخر مین ہی اُس سے حرکت اور ذکر یعنے یادداشت پیدا ہوتی ہی
اور جسقدر روح مقدم دماغ مین ہی اُس سے حس اور تخیل کا فعل ہوتا ہی اور جسقدر روح وسط دماغ مین ہی اُس سے فکر کا فعل ہوتا ہی - پس اسی
طرح سے تولد روح نفسانی کا روح حیوانی سے دماغ مین ہوتا ہی - جیسے دونون پستان خون کے نضج دینے اور اُسکو دودہ بنانے کی غرض سے
بنائی گئین - اور دونون انثیین منی کے نضج دینے کے واسطے بنائے گئے - اسلیے کہ منی کے واسطے اوعیہ اور ظروف بنائے گئے اور وہ اوعیہ بھی
جگر دار اور پیچدار مقامات اور گول جگہین دونون انثیین کی ہین تاکہ منی کا ٹھہرنا انمین دیر تک رہے اور یہی اوعیہ منی کو نضج دین اور اُسکو
اپنی اُسی طبیعت کی طرف بدل دیا کرین جو انکی خاص طبیعت ہی جسکی رو سے انھین اوعیہ کو مشاکلت اور مشابہت جوہر منی سے ہی - اسی طرح
دودہ کے واسطے بھی چند رگین وہ بنائی گئین جو رگ اجوف سے چڑہ کر دونون پستان تک پہونچی ہین تاکہ جو خون دودہ بننے والا ہی دیر تک
انھین رگون مین ٹھہرے اور تا زمانہ صعود اور مدت چڑھنے کے انھین رگون مین رہے اور یہی رگین اُسمین نضج پیدا کرین اور اُسکو اپنی اُسی
طبیعت کی طرف بدلین جس سے انکو دودہ کی طبیعت سے مشاکلت اور مشابہت ہی اسی طرح سے یہ نسیجہ اور شبکہ دماغ مین روح نفسانی کو روح
حیوانی سے پیدا کرنے کے واسطے بنایا گیا اسلیے کہ روح حیوانی اُسی شبکہ مین ٹھہرتی ہی اور اُسی جگہ اُسکی تلطیف ہوتی ہی اور اُسکو نضج اُسی جگہ
دیا جاتا ہی - بعض حکما نے ایسا کہا ہی کہ یہی روح جو دماغ مین ہی اسی کا نام نفس ہی اور نفس بھی ایک جسم ہی - اور ایک قوم نے کہا ہی کہ یہ روح
ایک آلہ ہی جسکو نفس اپنے کام مین لاتا ہی جملہ حواس کے کام جب نفس کرتا ہی بذریعہ اسی آلہ کے کرتا ہی اور خود نفس جسم نہین ہی - اور یہ راے اقناع سے
اقرب ہی یعنے دلیل اقناعی جس سے گونہ اطمینان خاطر ہوجائے پس اسی راے پر چل سکتی ہی - وہ دلیل اقناعی یہ ہی کہ اگر کسی زندہ حیوان کی تشریح کا ارادہ
کریکے اُسکی کھوپڑی کی ہڈی اسقدر کھولین کہ بھیجا نظر آنے مگر جو جھلی بھیجے پر لپٹی ہی وہ دکھائی پڑنے لگے - پھر اسی جھلی کو چاک کرین خواہ پھاڑین مگر
بلے اسکے بھیجے اور ... وغیرہ سے اس طرح گرفت کرلین کہ معلق رہے اور پھر اسی جھلی کو پارہ پارہ کرین اور پھینکدین ایسی دستکاری کرنے سے

اُس حیوان کی حس باطل ہوگی اور نہ اُسکی حرکت باطل ہوگی - اسی طرح اگر خود دماغ یعنی بھیجے کو چاک کریں مگر جو بطون اور پھر اسمین سے ہٹیا انکو چاک نکرین تب بھی اُس حیوان کی حس اور حرکت باطل ہوگی - ہاں کسیقدر فساد اور خرابی جو اُسکی حس اور حرکت میں آجائیگی جب ان بھیجے کے ٹکڑون کو خواہ جھلی کے ٹکڑون کو جمع کرین اور اُن ٹکڑون کو ویسی ہی بلکہ مثل سابق کے کھیں حس اور حرکت اُسی حیوان کی اپنے حال پر مستوی جا عود کریگی - اگر نفس جسم ہوتا اور روح نفسانی بھی نفس ہوتی اور دماغ اسی طرح چاک کیا جاتا اور روح نفسانی اسی طرح نکالی جاتی تو اسے حس ور حرکت اُس حیوان کی دونون معدوم ہوجاتین اور مٹ جاتین - اور بعد رکھدینے اُن ٹکڑون کے پھر حس اور حرکت عود کرتین - اسی دلیل قاطع سے یہ بات کھل گئی کہ نفس جسم نہیں ہے - بلکہ نفس ایک چیز اور ہے جو بطون دماغ میں حلول کر رہی ہے کوئی شئے میون ہو (یعنی عرض ہے خواہ جوہر غیر جسمانی) اور یہ بھی اسی دلیل سے معلوم ہوا کہ روح آلہ ہے واسطے نفس کے اُسی آلہ سے حس اور حرکت ارادی ہوتی ہے - پھر چونکہ ماہیت نفس پر کلام کرنا ہمارا کتاب کی غرض سے خارج ہے لیئے صنعت کو اُس سے کچھ تعلق نہیں ہے - اور جو کچھ ہمنے روح کا حال بیان کیا اُسی مین کفایت ہے لہذا ہمکو ایسا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بحث کو ہم قطع کرین اور اس باب کو ختم کرین یہی باب آخری کلام ہے جو امور طبیعیہ مین ہمکو کرنا تھا واللہ اعلم

باب بیسوان ان امور کے بیان مین جنکو امور طبیعیہ اسوقت پیدا کرتے ہین جب اپنی حالت سے جدا ہوجائین

اس بات کا جاننا مناسب ہے کہ امور طبیعیہ اگر تمامتہ اپنی حالت پر رہین قوام بدن کا اسی مین ہے اور انھین امور طبیعیہ کے اعتدال سے صحت بدن کی رہتی ہے اور انھیں امور کے اعتدال کا زوال ہا تو بدن کو مریض کر دیتا ہے یا بدن کی وہ حالت ہوجاتی ہے کہ نہ صحیح رہتا ہے اور نہ مریض اگر یہ بات ایسی ہی در اصل ہے پس احوال بدن کے اب تین ٹھہرینگے یا صحیح یا مریض یا نہ صحیح اور نہ مریض - بدن صحیح وہ بدن ہے جو ایسے اعضائے متشابہ الاجزا کا مزاج معتدل رکھتا ہو یعنی جو اعضاء بسیط ہین کہ اُنکے جز اور کل کا نام ایک ہے اُن اعضا کا مزاج معتدل رکھتا ہو - اور اعضائے آلیہ یعنے مرکب اعضا کی ترکیب مستوی رکھتا ہو - ترکیب مستوی سے میری مراد یہ ہے کہ اعضائے مذکورہ کی ہیئت اور شکل اور مقدار اور وضع یعنے نہاد اور اُنکے عدد برابر اور ہموار ہون اور ایسی حالت پر ہون جو افضل اور نہایت عمدہ ایسے بدن کے واسطے ہو - اور مریض بدن وہ ہے جو ایسے بسیط اعضا کے مزاج کی رو سے اعتدال سے خارج ہو اور مرکب اعضا کی ترکیب مین مستوی نہو - اور جو بدن نہ صحیح ہو اور نہ مریض اُسکا اطلاق تین طرح سے کیا جاتا ہے - ایک تو یہ کہ صحت اور مرض مین درمیانی ہو ایسا کہ اُسکی نسبت نہ بطرف صحت کے کرسکین اور نہ بطرف مرض کے جیسے بڑے بوڑھون کا بدن خواہ ناقہ یعنے اُسکا بدن جو بیماری سے اُٹھکر ابھی پنپنے نہ پایا ہو اور ناتوانی اُسکی باقی ہو - دوسرے وہ بدن جسمین صحت اور مرض دونون مختلف اعضا مین مجتمع ہون - مثلاً آنکھ کی بیماری ہو اور سب اعضا صحیح ہون - خواہ ہاتھ یا پانوٗن مین کوئی مرض ہو اور جملہ اعضا صحیح ہون - اور کبھی صحت اور مرض ایک ہی عضو مین جمع ہو جاتے ہین مثلاً مزاج مین تو کسی عضو کے اعتدال ہو مگر ترکیب اُسکی فاسد ہو - خواہ ترکیب تو مستوی ہو مگر مزاج فاسد اور غیر معتدل ہو - تیسری قسم یہ ہے کہ بدن بعض اوقات مین صحیح اور بعض اوقات مریض رہتا ہو - مثلاً جسکا مزاج گرم ہے گرمیون کی فصل مین مریض رہیگا اور جاڑون مین صحیح ہوگا - یا اسکے خلاف ہو - میری مراد یہ ہے کہ مزاج کسی بدن کا سرد ہو ایسا بدن گرمیون مین صحیح اور جاڑون مین مریض رہیگا - اسی طرح جسکا بدن مرطوب ہو ایسا آدمی لڑکپن مین بیمار اور جوانی مین صحیح رہیگا - یا اسکے خلاف اگر کسی بدن کا مزاج خشک ہو ایسا بدن لڑکپن مین صحیح اور جوانی مین مریض رہیگا - اطبا نے بیماری اور مرض کی تعریف اور تحقیق ماہیت مین اختلاف کیا ہے - جالینوس اور بقراط اور جوان دونوں کی تجویز پر چلتا ہے اُنکا قول ہے کہ بیماری کی یہی تعریف ہے کہ اعتدال سے خارج ہوجانا امور طبیعیہ کے

ضرر فعل محسوس افعال بدنی کا ہوتا ہے - اسکی وجہ یہ ہے کہ بدن جسوقت اعتدال طبیعی سے خارج ہو گیا اور تھوڑا انحراف یا خروج اعتدال سے کسی بدن کو ہوا
اور اسکے افعال پورے باقی رہے اور کسی حس سے اس بدن کے افعال میں کوئی نقصان ظاہر نہوا اور نہ کوئی ضرر محسوس ہوا ایسے بدن کو صحیح
کہینگے - اور اسی وجہ سے حد اور تعریف صحت کی یون کیجاتی ہے کہ صحت وہ حالت بدن کی ہے جس سے افعال اس بدن کے بطریق مجری طبیعی کے پورے
اور تمام ہون - اور مرض کی حد اور تعریف بنابر تجویز بقراط اور جالینوس اور انکے تابعین کے یہ ہے کہ مرض بدن کا وہ حال ہے جس سے افعال بدنی کو
ضرر بدون توسط کسی درمیانی چیز کے جو خارج بدن سے ہو پہونچے - اور حد یعنی تعریف اس بدن کی جو نہ صحیح ہو اور نہ مریض یہ ہے کہ حالت ثالثہ
بدن کا وہ حال ہے کہ جب کوئی بدن ایسے حال پر ہو نہ اسکو صحیح کہ سکیں اور نہ مریض - انکے سوا اور اطبا نے یہ کہا ہے اور ایسا گمان کیا ہے کہ بدن
جسوقت اپنی طبعی حالت سے زائل ہو جائے پھر اسکے افعال کو ضرر پہونچے خواہ نہ پہونچے وہ بدن مریض ہے - اور یہ خطائی تجویز ہے اسلیے کہ اس
تجویز سے عموماً ابدان کا مریض ہونا لازم آتا ہے یعنی بہت کم کوئی بدن صحیح پایا جائیگا - اسلیے کہ ایسا بدن جو نہایت درجہ اعتدال پر ہو کمتر دار در
اسکا وجود ہے - مرض ایک چیز جدا گانہ ہے اور ضرر فعل محسوس کا جدا گانہ چیز ہے اسکو جاننا چاہیے - ہمنے حال بدن صحیح کا ہر وقت ذکر مزاج کے
بخوبی بیان کر دیا ہے - رہا بدن مریض اسکو ہم جب بیان کرینگے جب بیان ان امور کا کرینگے جو خارج طبیعت سے ہین - اور جو بدن نہ صحیح ہے اور
نہ مریض اسکا حال وہ شخص خود ہی معلوم کر سکتا ہے جو مریض اور صحیح کے دونوں حالون کو پہچان لے اور بخوبی شناخت کر لے اور خدا سے
توفیق ملی ہے - چوتھا مقالہ جزو اول کتاب کامل الصناعہ طبی مشہور بنام ملکی کا تمام ہوا جو تالیف ہے علی بن عباس کی ہے اسکے بعد پانچوان مقالہ ہے

پانچوان مقالہ جزو اول سے اس مقالہ مین مجملی بیان ان امور کا ہے جو امور طبعی نہین ہین - اس مقالہ مین اڑتیس باب ہین
(۱) مجملی کلام ان امور مین جو طبعی نہین ہے (۲) ہواؤن کی طبیعت اور انکے منافع کا بیان (۳) حصلتین جو تمام سال مین ہوتی ہین انکے
طبائع کا بیان اور ہر ایک فصل کی طبیعت اور ہر ایک کی مدت اور اسکا زمانہ (۴) فصول چہارگانہ جو افعال اسوقت کرتے ہین جب کہ اپنی طبیعت سے
خارج ہون (۵) فصول چہارگانہ جو افعال اسوقت کرتے ہین جب کہ ہوا انمین خارج از طبیعت ہو جائے (۶) کس شخص کو کونسی بیماری کس فصل مین
عارض ہوتی ہے اور کون آدمی کس فصل مین صحیح رہتا ہے - اور کس شخص کو زیادہ بیماری ہوتی ہے (۷) تغیرات ہوا کے جو ستارون کی حرکات سے
عارض ہوتے ہین (۸) ہوا کا تغیر جو بسبب ریاح کے ہوتا ہے (۹) ہوا کا تغیر جو بسبب شہرون اور بلاد کے ہوتا ہے (۱۰) ہوا کا تغیر جو بسبب
بخارات کے ہوتا ہے (۱۱) ہوائے وبائی کا بیان (۱۲) ریاضت کے اقسام اور صفات (۱۳) استحمام یعنی نہانے اور حمام کرنے کے افعال
اور آثار (۱۴) غذاؤن پر مختصر کلام (۱۵) انواع یعنے اقسام غذاؤن کے اور پہلے بیان حبوب یعنی دانہ کے اشیا جو غذا مین ہین جیسے
دانہ گندم اور نخود وغیرہ) (۱۶) نبات یعنے گیاہ کے اقسام (۱۷) بقول یعنی ساگ کے اقسام اور انکے اصناف کا بیان (۱۸) اثمار بقول یعنے
ساگ کے پھل جنکو ترکاری کہتے ہین (۱۹) صحرائی اور پہاڑی درختون کا بیان (۲۰) باغ کے درختون کے پھل اور پہلے انجیر کا بیان (۲۱) جو غذا کے
اقسام حیوانات سے کھائے جاتے ہین اور پہلے بیان چلنے والے حیوان کا (۲۲) مویشی یعنی چلنے والے جانورون کے اطراف جیسے پاچہ وغیرہ اور انکے
اجناس کا بیان (۲۳) پرندون کے گوشت کا حال (۲۴) پکانے سے گوشت کو جو اوصاف اور حالات عارض ہوتے ہین (۲۵) پانی مین
تیرنے والے جانورون کے حالات اور پہلے مچھلی کا بیان (۲۶) حیوان کے فضول یعنے فضلہ اور پہلے دودھ کا بیان (۲۷) شہد اور شکر اور اسکے
اصناف کا بیان (۲۸) حلوا یعنے مٹھائی اور جو کچھ شہد اور شکر سے بنایا جاتا ہے (۲۹) پینے کی چیزون کا بیان اور پہلے بیان پانی کا (۳۰)
شراب اور تمام اقسام نبیذ کا بیان (۳۱) جو شربت کہ دوا کے طور سے مستعمل ہین اور رُبّ کا بیان (۳۲) ریاحین یعنی پھولون کے

مبرّع کا بیان (۳۳) خوشبو دار اشیا کے صنائع کا بیان (۳۴) لباس کے اقسام کا بیان اور جو کچھ لباس کا عمل بدن میں ہوتا ہے (۳۵) خواب اور بیداری کا فعل (۳۶) جماع کا فعل جو بدن میں ہوتا ہے (۳۷) طبیعی استفراغات جیسے جو مادہ کہ طبیعت کے خود بخود بدن سے خارج ہوتا ہے اور اقسام انہیں استفراغات کے (۳۸) اعراض نفسانی کا بیان اور انکی منفعت

باب پہلا مجملی کلام اُن امور پر جو طبیعی نہیں ہیں

جب کہ ہمنے امور طبیعیہ کا اسقدر بیان کر دیا جسمین کفایت اور قناعت کرنا اُسکو ہوسکتا ہے جو صناعت طب کو پورا اور تمام و کمال جاننا چاہے۔ اب ہم اس جگہ یعنے اس پانچوین مقالہ مین اُن امور کا ذکر کرینگے جو طبیعی امور نہیں ہین۔ اور اُن اسباب کو بیان کرینگے جنکا محتاج ہر ایک آدمی بنظر ضرورت بقاء حیات اور زندگی کے ہے۔ ان امور کی چھ جنسین ہین۔ پہلی جنس انمین سے وہ ہوا ہے جو آدمیون کے بدن کے اردگرد بھری ہے۔ دوسری جنس حرکت اور سکون کی ہے۔ تیسری جنس کھانے پینے کی چیزین۔ چوتھی جنس خواب اور بیداری۔ پانچوین جنس استفراغات طبیعی اور احتقان اُسکا یعنے اشیا کا براہ طبیعت بدن سے خارج ہونا خواہ محتقن ہونا یعنی اندر ہی بند رہنا۔ چھٹی جنس عوارض نفسانی کی۔ استفراغات طبیعیہ مین استحمام یعنے نہانا اور جماع کرنا اور پیشاب کرنا پیخانہ پھرنا داخل ہے اور رینٹھ اور تھوک وغیرہ کا نکلنا جو اسی قسم کے اخراج فضول ہین کہ یہی سب طبیعی اور خلقی استفراغات ہین۔ اعراض نفسانی مین فرحت اور غضب اور رنج اور غم اور ترسناکی داخل ہے۔ اسلیے کہ یہ امور جس طرح سے کہ طبیعی اور خلقی نہیں ہین اور جب تک آدمی آدمی ہے یہ امور ضرور پائے جاتے ہین۔ اسیطرح آدمی کی طبیعت سے خارج بھی نہین ہین اور نہ آدمی سے بالکل غرابت اور دوری انکو ہے پس یہی امور اگر بطبق مناسب ہون اور انکا استعمال جیسا چاہیے ویسا انکیا جائے اور جیسی حاجت انکی ہر ایک بدن مین ہے ویسا ہو یعنے انکی مقدار اور کیفیت اور وقت اور ترتیب اُسی طرح کی ہو جیسی لائق اسی بدن کے ہے پس یہ امور ایسے ہین کہ خلقی اور طبیعی امور کی حفاظت اپنی اصلی حالت پر کرتے ہین اور ہمجنس اور مشابہ امور طبیعیہ کے ہونگے۔ اور صحت بدنی ہمیشہ رہیگی جب تک کہ فساد طبیعی کا وقت جو لازم ہر ایک بدن کو ہے نہ آئے۔ اور اگر انہین چھ امور کا استعمال خلاف مناسب ہے ہو بدن کو حالت اصلی اور طبیعی سے خارج کر دینگے اور کسی مرض کو پیدا کرینگے اور اگر وہ بدن مریض ہو انکا خراب طور کا استعمال اُسکے مرض کی حفاظت کرینگے خواہ اُس بیماری کو بڑھا دینگے۔ ان چھ امور کا استعمال کرنا ایسے مناسب اور نا مناسب طریقہ سے یون ہوتا ہے۔ مناسب طریقہ تو یہ ہے کہ جسقدر احتیاج کسی بدن کو ہو اُسی قدر انکا استعمال کیا جائے پس اگر بدن معتدل ہو واجب ہے کہ اُسکے لیے تدبیر معتدل اختیار کیجائے جیسے فصل ربیع کی ہوا خواہ حرکت اور ریاضت معتدل کرے یعنے کیفیت اور مقدار حرکت اور ریاضت مین اعتدال ہو۔ اور میٹھی چیز جسکی حرارت معتدل ہو اختیار کرے۔ کھانے کی وہی چیزین کھائے جو مقدار اور کیفیت مین معتدل ہون۔ نیند کی بھی اُسی قدر عادت ڈالے جو زیادہ نہو کہ منسوب بطرف سُبات کے ہو جائے جسکو زیادہ سونے کی بیماری کہتے ہین۔ اور نہ اتنا کم سوئے کہ سہر کی طرف منسوب کیا جائے جسکو بیداری مفرط کا مرض کہتے ہین۔ جماع اُسی وقت کرے کہ جسکے بعد اپنے بدن مین ایک سبکی اور استراحت پاتا ہو۔ اور ایسے وقت نہ کرے جب کہ غذا سے خوب پر ہو اور نہ ایسے وقت جماع کرے کہ بالکل غذا سے خالی ہو۔ نہ ایسے وقت کرے کہ زیادہ گرم ہوا اور نہ زیادہ سرد وقت مین جماع کرے پیشاب پیخانہ کو ضبط نہ کرے جس وقت اُنکی حاجت اسکو ہو اور اُنکو ٹالا نہ کرے۔ اگر صاحبان معتدل بدن کے ایسے امور اسی قاعدہ بطور اسی ترتیب پر کیا کرین اُنکے بدن اپنی طبیعی حالت پر باقی رہینگے۔ اور اگر مقدار زائد یا کم مقدار پر انکا استعمال کرینگے مقدار مین کمی ہو

خواہ کیفیت مین میری مراد کمی اور بیشی اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست سے ہو انکے بدن اعتدال سے ہٹ کر بطرف حد خارج
اعتدال کے آئینگے اور یہ خروج اور زوال اُن بدنون کا اعتدال سے خارج اُسیقدر ہوگا جسقدر کہ ان امور کو انھون نے کم و بیش حد اعتدال سے
استعمال کیا ہو۔ جو بدن اپنے اعتدال سے گذر گئے اور اُنکا اعتدال جاتا رہا ہو جسوقت ان اسباب ششگانہ کو اعتدال سے
خارج استعمال کرین اور سبب خروج اعتدال کے دونون مین برابر ہون یعنے جسقدر خروج اعتدال سے بدن کو ہے اُسی قدر ان اسباب کا
خروج اعتدال سے مستعمل ہو۔ ایسے استعمال سے اُن بدنون کا اعتدال پھر عود کریگا اور پلٹ آئیگا۔ اور اُسوقت ان اشیا کا شمار اشیاء
طبیعیہ مین ہوگا۔ مراد یہ ہے کہ جس طرح بدن معتدل کے واسطے اشیا اور امور طبیعیہ سے کار برآری حفظ صحت اور اعتدال کی ہوتی ہے
اُسی طرح غیر معتدل بدن کے واسطے یہ اسباب عادہ اعتدال بدن کرتے ہین۔ اور اگر غیر معتدل بدن مین ان اسباب کا استعمال خلاف اس نسبت کے کیا جائے۔
مثلاً جسقدر کمی کرنے کسی سبب کے اس غیر معتدل بدن مین اعتدال کو واپس لانے اُتنی نہ کیجائے بلکہ اُس سے زیادہ کمی خواہ بیشی کرین کمیت مین
ہو خواہ کیفیت مین یا ترتیب مین ایسے استعمال سے خروج اُس بدن کا اعتدال سے اور زیادہ ہوتا جائیگا۔ اور اُسی بدن کے خروج کو
اعتدال سے محافظت ہوگی یعنے اُسی طرح وہ بدن اعتدال سے خارج باقی رہیگا۔ اور ایسے وقت یہ چیزین شمار مین ویسے امور کے ہونگی
جو امور خارج اعتدال سے ہین۔ مثال اسکی ہم ریاضت سے دیتے ہین۔ کہ اگر ریاضت کو وہ لوگ استعمال کرین جنکے بدن معتدل ہین اور
بقدر معتدل اسکا استعمال رہے اس طرح سے کہ قبل استحمام اور نہانے کے اور قبل غذا کے ایسی ریاضت حرارت غریزی کو قوی کر دیگی
اور فضول کہ بدن سے تحلیل کر دیگی اور اعضا کو قوت دیگی اور استمرا ایسے کھانے کے بخوبی ہضم ہونے کو مفید ہوگی اور شمار اور حساب ایسی
ریاضت کا اُنھین اشیا مین ہوگا جو طبیعی ہین اور جنسے بدن کی صحت حاصل ہوتی ہے اور اگر ریاضت کے استعمال مین زیادتی کیجائے
اور کیفیت اور ماندگی انسان مذکور کو ریاضت سے عارض ہو اگرچہ بدن اُسکا معتدل ہے یہی ریاضت بدن مین گرمی پیدا کریگی اور تپ
لائیگی۔ پھر اگر اس سے بھی زیادہ حد افراط پر ریاضت وہی شخص کرے حرارت غریزی کی تحلیل کر دیگی اور قوت بدنی کو ضعیف کر کے ساقط کر دیگی
اور ان دونون حالت مین یہی ریاضت شمار مین اُن امور خارج طبیعت سے ہوگی جو بیماری اور امراض پیدا کرتے ہین۔ ایضاً اگر یہی لوگ
جنکے بدن کو معتدل فرض کیا ہے ریاضت مین کمی کرین اور آرام اور آسایش کے خوگرفتہ ہو جائین اُنکے بدن مین فضول کی زیادتی
ہوگی اور وہی بیماریان پیدا ہونگی جس خلط کا غلبہ اور زیادتی کمی ریاضت سے ہوئی ہو۔ جو بدن اعتدال سے خارج ہین مثلاً حرارت
انمین زیادہ ہے ایسے لوگ اگر ریاضت کو بقدر قلیل بھی استعمال کرین اُنکی حرارت بدن بڑھ جائیگی اور اُنکو ضرر پہونچائیگی اور اُنکے قوے کو
ضعیف کر دیگی اور حمیات یعنے تپین اُنکے بدن مین پیدا کریگی۔ اور ایسے بدن مین ریاضت کا شمار اُن چیزون مین ہوگا جو امور خارج
اعتدال سے ہین۔ خصوصاً اگر حرارت مزاج کے ساتھ اُنکے مزاج مین یبوست بھی ہے۔ اور اگر یہی لوگ ریاضت مین کمی کرین اور
تن آسانی اور آرام کا استعمال کرین حرارت غریزی ایسے بدن کی معتدل ہو جائیگی اور اُنکے بدن کی صحت بڑھیگی اور قوت اُنھین زیادہ
آجائیگی۔ اگر ریاضت کو سرد مزاج کے لوگ استعمال کرین اور اسکے استعمال مین زیادتی کرین اور بڑھاتے جائین اُنکی حرارت غریزی بڑھ جائیگی
اور اعتدال حرارت کا پیدا ہوگا اور قوت اُنکے اعضا کی زیادہ ہوگی اور یہی ریاضت شمار مین اُن چیزون کے ہوگی جو اشیاے طبیعیہ ہین
جنسے صحت بدن کی پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر مزاج ان لوگون کا باوجود سرد ہونے کے تر بھی ہو۔ یہی حال تمام اُن امور کا ہے جنکو ہمنے
غیر طبیعی لکھا ہے یعنے یہی چھ چیزین جنکا بیان اس باب مین ہو رہا ہے جیسا ہم بخوبی بیان کرینگے کہ ان اسباب ستہ ضروریہ کا استعمال کیونکر

[illegible] اور جسوقت ہم [illegible] عملی [illegible] کا لکھینگے یعنے حصہ دوم مین اسکو پورے طور پر بیان کرینگے اور صناعت طب کی حفظ صحت کے قواعد پہ نسبت ہر ایک بدن کے جب مذکور ہوچکے وہی مقام ستہ ضروریہ کی تفصیل کا ہے - یہان پر توجہ فقط ہر ایک ستہ ضروریہ کی طبیعت کو بیان کرتے ہین اور جو کچھ [illegible] اثر ان اسباب کا بدن مین ہے اسکو لکھ رہے ہین - اب پہلے ہم بیان ہوا کا کرتے ہین اور اُسکے اصناف یعنے اقسام کا بیان [illegible] اسلئے کہ ہوا کا فعل بدن مین کیا ہے - اسلئے کہ ہوا کا استعمال بقاء حیات کے واسطے بدن کو ضرور ہے - پھر اسکے بعد اصناف یا حرکت کے بیان کرینگے [illegible] کے طریقے اور جو کچھ ریاضت [illegible] تمام بدن مین اثر کرتے ہین - پھر اسکے بعد [illegible] کی صفت کو ہم لکھینگے اور [illegible] یعنے پینے [illegible] چیزون کی - اسکے بعد خواب اور بیداری کے حالات اسکے بعد جماع کا حال اور حمام [illegible] یعنے اُن چیزون کا حال جو بدن سے ارقسم پسینہ وغیرہ کے برا طبیعت خارج ہوتے ہین - پھر اسکے بعد ہم اعراض نفسانی کا حال اور جو کچھ یہ اعراض بدن میں اثر کرتے ہین اُنکو انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرینگے

باب دوسرا ہواؤن کا بیان اور اُنکی تقسیم

مین کہتا ہون چونکہ حالات بدن کے تابع مزاج طبیعی بدن کے ہین اور ہوا جو بدن کو گھیرے ہے ایک سبب قوی ہے منجملہ اُن اسباب کے جو مزاج بدن مین تغیر پیدا کرتے ہین - اسلئے کہ حیوان کو حاجت بطرف ہوا کے بسبب ضرورت سانس لینے کے ہے جسکو تنفس کہتے ہین - لہذا واجب ہے کہ حالات بدن کے تابع مزاج ہوا کے ہین - [illegible] حال یہ ہے کہ اگر ہوا صاف اور درخشندہ ہو اخلاط اور ارواح بھی صاف اور درخشندہ ہونگے - اور اگر ہوا مین کدورت ہوگی اور کہر کی سی تیرگی ہوگی اخلاط اور ارواح بھی کدورت ناک اور گندہ ہونگے - جب ایسی بات ہے پھر طبیب مضطر اس بات مین ہے کہ حالات ہوا کو ہر وقت پہچانتا رہے اور ہر مقام کی ہوا کو جانتا رہے - اور اُن اسباب کو جانے جنسے ہوا مین تغیر آجاتا ہے - اسلئے کہ یہ امر ایسا ہے کہ جسکی احتیاج شناخت کرنے کی پہلے ہے اُن امراض اور علل کے واسطے جو ہر وقت تمام سال کے اوقات مین عارض ہوتے ہین - اور جو امراض وغیرہ ہر ایک شہر اور بلد مین منجملہ امراض عامہ یا امراض خاصہ کے پیدا ہوتے ہین میری مراد امراض عامہ سے وہ بیماریان ہین جو ہر ایک سمت اور ہر ایک شہر مین پیدا ہوتی ہون اور امراض خاصہ وہ ہین جو ایک قوم مین کسی شہر کے پائے جائین اور دوسری قوم مین نہ پائے جائین بموجب حالات اُنکے بدن کے از روے مزاج بدنی کے - اور بر طبق حال کیموسات یعنے اخلاط غذا کے جو اُن بدنون مین ہون - اسلئے کہ ایک ہوا بعض اوقات کچھ لوگون کو مفید اور نافع ہوتی ہے اور وہی ہوا بعض لوگون کو ضرر کرتی ہے - اور جب طبیب کو پہلے سے معلوم ہوجائے کہ ہر ایک فصل مین کون کونسے علل اور بیماریان تمام سال مین اکثر ہوتی ہین اور ہر شہر مین کون کون سے امراض ہوتے ہین - اور کونسے آدمی بیماریون سے ہر ایک فصل اور ہر ایک بلد مین بسلامت رہتے ہین اور کون لوگ ایسے ہین جو امراض معلومہ مین گرفتار ہوتے ہین - پس اِن امور کے جاننے سے طبیب تقدم بالحفظ کریگا اور پہلے سے دشمن امراض کے بچانے کی تدبیر کریگا اور جو اسباب کہ ان بیماریون کے حادث ہونے پر معین ہوتے ہین اُنکو قطع کردیگا اور قطع اُنکا ایسی چیزون سے کریگا جو اُنکے ضد مخالف ہون - اور جب طبیب کسی شہر مین وارد ہو جسمین اہل شہر کو بسبب ہوا کے بلد کے امراض لاحق ہوتے ہین اگر پہلے سے وہان کی ہوا کے حالات اسکو معلوم ہون متحیر اُنکے علاج مین نہوگا - اور جو وہ علاج اُن بیماریون کا کریگا اسمین صواب سے متصف ہوگا - جب ہوا کی شناخت کی منفعت صناعت طب ایسی ٹھہری پس باضطرار طبیب پر اختلاف حالات ہوا کا پہچاننا واجب ہوا اور یہ بھی ضرور ہوا کہ بدن مین اُنکا فعل کیا ہوتا ہے - اسی واسطے اب ہم ہوا کے حالات کا بیان شروع کرتے ہین اور جو اسباب تغیر ہونے کے [illegible]

انکو کہتے ہیں - مین کہتا ہون کہ ہوا کی اقسام سے جو معتدل ہو اپنی کیفیت مین یعنے وہ ہوا نہ گرم ہو نہ سرد اور نہ تر ہو اور نہ خشک جیسے وہ ہوا کہ
وقت ربیع مین ہوتی ہو - کوئی ہوا خارج اعتدال سے ہو ہوا سے معتدل وہ ہوا ہے پاکیزہ اور صاف اور لطیف ہو جسمین آمیزش بخارات کی نہو
اور بو اسکی خوشگوار اور پاکیزہ ہو نہ ایسی گرم ہو کہ پسینا نکالے - اور اتنی سرد ہو جس سے پھریری آجائے اور رونگٹے بدن پر کھڑے ہون بلکہ جب
آفتاب ڈوب جائے ہوا مین ٹھنڈک جلدی آجایا کرے اور جب آفتاب برآمد ہو گرمی اسمین آجائے - جو ہوا ان اوصاف پر ہو وہی مزاج کو معتدل
کردیتی ہو اور بدن کو قوی کرتی ہو اخلاط کو صاف کرتی ہو ارواح کو صفائی سے متصف کردیتی ہو ہضم کی درستی پر معین ہوتی ہو - جو ہوا اعتدال سے
خارج ہو یا خروج اسکا اعتدال سے کیفیت مین ہوتا ہو مثلاً حرارت خواہ برودت یا رطوبت اور یبوست مین زیادہ ہوتی ہو - یا جوہر اصلی ہوا کا
اعتدال سے خارج ہو جیسے ہوائے وبائی - ہوا کا خروج اعتدال سے کیفیت مین پانچ اسباب سے ہوتا ہو (۱) سال کے اوقات (۲) کواکب اور
ستارون کا طلوع اور غروب اور ان ستارون کا دور اور نزدیک ہونا آفتاب سے (۳) ریاح (۴) بلدان اور شہرون کا اختلاف (۵) بخارات
ہم پہلے یہ بیان کرتے ہین کہ فصلون کی وجہ سے سال بھر مین تغیر ہوا کا کیونکر ہوتا ہو اور یہ فصلی متغیر ہوا ہر ایک بدن مین کیا کچھ کرتی ہو اسکے بعد
پھر ہم ان اسباب کا بیان کرین جو ہوا مین تغیر دیتے ہین واللہ اعلم

باب تیسرا تغیر ہوا کا بیان جو بسبب فصول سال کے ہوتا ہی

یہ بات جاننے کے لائق ہو کہ سال کی فصلین قوی ترین اسباب سے ہوا کے بدل دینے مین ہین اور بدن کا تغیر بھی انکے ذریعہ سے زیادہ تر ہوتا ہو
لہذا ہم طبائع فصول کا ذکر شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ سال کی چار فصلین ہوتی ہین - ربیع اور صیف جسکو گرمی کی فصل بولتے ہین اور
خریف اور شتا یعنے جاڑون کی فصل - زمانہ ربیع کی حد یعنی اسکے اوقات اول سے لیکر آخر تک وہی ہین جسمین آفتاب اس نقطہ مین برج حمل کے آتا ہو
اور اس جگہ سے پھر خط استوا کے شمال یعنے اتر کی طرف چڑھتا ہو - اور اعتدال کے وقت خط استوا پر ہوتا ہو - میری مراد یہ ہو کہ قطبین سے
شمال اور جنوبی فاصلہ کے بیچ مین ہوتا ہو نہ اتر طرف اور نہ دکھن طرف اور یہ زمانہ ربیع کی ابتدا کا ہو اور آخر اسکا اسوقت ہوتا ہو جبکہ آفتاب
آخری نقطہ جوزا پر پہونچے جو شمار ایام کی رو سے چورانوے دن ہوتے ہین یعنے لا۳۱ و لا۳۱ و لب۳۲ = ۹۴ اور حمل سے جوزا تک تین برج ہین یعنی
حمل ثور جوزا - اور ہندی مین بیکھ برکھ متھن - پہلا مہینہ یعنی تحویل حمل خواہ بیکھ کی شنکرانت کا سترھوین تاریخ سے ماہ آذار کے شروع ہوکر سولھوین
تاریخ نیسان کے ختم ہوتا ہو (اور ہمارے ہندی مہینہ مین اکثر چیت کا مہینہ ہو) دوسرا مہینہ ربیع کا وہ دخول آفتاب کا برج ثور مین ہو اسکی
ابتدا سترھوین تاریخ سے نیسان کے ہوکر سترھوین تاریخ ایار کے ختم ہوجاتا ہو - تیسرا مہینہ ربیع کا وہ بروز دخول آفتاب کے برج جوزا مین ہوتا ہو
اسکی ابتدا اٹھارھوین تاریخ ایار سے ہوکر سترھوین تاریخ حزیران کے ختم ہوتا ہو - صیف کی حد وہی وقت ہو جبکہ آفتاب اول جزو مین سرطان کے
اترتا ہو اور اسی وقت آفتاب نہایت درجہ شمال پر ہوتا ہو اور خط استوا سے بطرف شمال کے اس نقطہ سے زیادہ دوری پر آفتاب نہین جاتا
اسی جگہ سے پھر پلٹتا ہو اور شمالی رفتار کو ترک کرکے اب طرف جنوب نقطہ ہذا کے چلتا ہو یہ زمانہ ابتدا سے صیف کا تھا اور انتہا اسکی اسوقت
ہوتی ہو جب آفتاب آخر نقطہ سنبلہ پر پہونچتا ہو یہ بھی تین برج ہین ہر ایک برج کا ایک مہینہ ہو جسکا شمار ایام ترانوے ۹۳ دن سے کیا گیا ہو
لا و لا و لا ۹۳ اور یہ چھ مہینہ ایک سو ستاسی دن کے ہوتے ہین - پہلا دن سرطان کا مطابق اٹھارھوین تاریخ ماہ رومی حزیران کے ہو اور
آخر دن اسکا اٹھارھوین تاریخ تموز کے ہو - دوسرا مہینہ صیف کا بیچ اسد مین آفتاب آنے سے ہو اسکی پہلی تاریخ مطابق اٹھارھوین ماہ تموز کی ہو
اور آخر یوم اسکا مطابق سترھوین تاریخ ماہ آب کے ہوتا ہو - تیسرا مہینہ صیف کا تحویل سنبلہ سے شروع ہوتا ہو اسکی پہلی تاریخ مطابق اٹھارھوین تاریخ

ماہ ستمبر کے اور تمام اس مہینہ کا اٹھارھوین تاریخ ماہ ایلول کی ہی - خریف کا زمانہ اس طرح سے محدود ہی کہ جس وقت سے آفتاب اول جزو میزان مین
آتا ہی اُسوقت سے خریف شروع ہوتی ہی اور بیان ہو چکا کہ آفتاب کی رفتار خط استوا کے شمال مین ختم ہو جاتی ہی اور اُس روز بھی آفتاب خط
اعتدال یعنے خط استوا پر ہوتا ہی نہ اُسکے اُتر اور نہ دکھن - اور آخر زمانہ خریف کا اُسدن ہوتا ہی جب آفتاب آخری حصہ مین قوس کے پہونچتا ہی -
یہ بھی تین برج ہین اور ہر ایک کے واسطے ایک مہینہ ہی - اور شمار ایام ان تینون مہینہ سے اٹھاسی ۸۹ ہی فط - پہلا مہینہ یعنے روز تحویل آفتاب کا
برج میزان مین مطابق اُنیسوین ۱۹ تاریخ ماہ ایلول کے ہی - اور اسی وقت سے آفتاب بطرف جنوب کے جھکنے لگتا ہی اور آخر دن اس مہینے کا اٹھارھوین
تاریخ تشرین اول کے ہوتا ہی - دوسرا مہینہ خریف تحویل برج عقرب سے ہی اسکا پہلا دن مطابق اُنیسوین ۱۹ تاریخ تشرین اول کے ہوتا ہی اور تمام اس
مہینہ کا اُنیسوین ۱۹ تاریخ تشرین دوم کے ہی - تیسرا مہینہ خریف کا تحویل قوس سے شروع ہوتا ہی جسکی پہلی تاریخ مطابق اُنیسوین ۱۹ تاریخ تشرین دوم کے ہی
اور ختم اس مہینہ کا سترھوین تاریخ کانون اول کی ہی - شتا یعنی جاڑون کی فصل اُسکا زمانہ اُسوقت سے ہوتا ہی جب آفتاب کی تحویل اول نقطہ
جدی مین ہوتی ہی - یہ نقطہ نہایت رفتار آفتاب کا بطرف جنوب خط استوا کے ہی یہان پہونچکر پھر آفتاب خط استوا کی طرف پلٹتا ہی - اور آخری
زمانہ شتا کا وہ دن ہی جس دن آفتاب آخری جزو مین حوت کے آتا ہی اور یہ روز نہایت صعود آفتاب کا جنوب خط استوا مین ہی - یہی تین برج مین
اور ہر ایک برج کا ایک مہینہ شمار کیا گیا ہی اور شمار ایام ہر سہ برج کا اٹھاسی ۸۹ ہی یعنے فط لل اور یہ چھ مہینہ ایک سو اٹھتر ۱۷۸ دن کے ہین - پہلا مہینہ
شتا کا جو تحویل جدی سے شروع ہوتا ہی اُسکی پہلی تاریخ مطابق سولھوین تاریخ کانون اول کی ہی اور اخیر دن اسکا مطابق پندرھوین کانون دوم کے ہی
اور اسی وقت سے آفتاب کو صعود دکھن طرف سے بجانب خط استوا شروع ہوتا ہی مطلب یہ ہی کہ جسقدر دوری آفتاب کو خط استوا سے بطرف جنوب کے
ہوئی تھی اُسی تاریخ سے یعنے ابتداے تحویل جدی سے روز بروز وہ دوری کم ہوتی جاتی ہی اور خط استوا سے آفتاب کو قرب بڑھتا جاتا ہی
دوسرا مہینہ شتا کا تحویل دلو سے شروع ہوتا ہی اسکی پہلی تاریخ مطابق سولھوین تاریخ کانون دوم کے ہی اور اسکا اخیر دن مطابق تیرھوین
تاریخ شباط کی ہی - تیسرا مہینہ شتا کا جو تحویل حوت سے ہوتا ہی اُسکی پہلی تاریخ مطابق تیرھوین تاریخ شباط کی ہی اور آخر اس مہینہ کا سولھوین
تاریخ ماہ آذار کی ہی - یہ بیان مدت زمانہ فصول چہارگانہ کا ہی جو سال بھر مین ہوتے ہین اور ہر ایک فصل کے تین مہینہ ہین مترجم ہمارے
ہندوستان مین جو مہینے مروج ہین اُنکی رو سے چارون فصلون کے مہینون کا شمار یون ہو سکتا ہی ربیع کے تین مہینہ چیت بیساکھ جیٹھ -
صیف کے تین مہینہ اساڑھ ساون بھادون - خریف کے تین مہینہ کنوار کاتک اگھن - شتا کے تین مہینہ پوس ماگھ پھاگن - لیکن
گرمی اور سردی اور بارش یعنے برسات اسکا اعتبار اور طرح سے ہی طبیب کو یہی اصطلاح سمجھنی چاہیے جو لکھی گئی ہی متن ہوا سے مخصوص ہی
فصل کی ان چارون فصلون مین سے اُسکا بیان یہ ہی کہ ربیع کا مزاج معتدل ہی حرارت اور برودت مین اور رطوبت اور یبوست مین -
اور اسکا سبب یہ ہی کہ آفتاب زمانہ ربیع مین خط استوا پر ہوتا ہی - اور یہ وہ خط ہی زمین پر فرض کرو خواہ آسمان پر جسکو دوری قطب شمالی
اور قطب جنوبی سے برابر ہی - ایک قوم نے کہا ہی کہ ربیع کا مزاج گرم تر ہی - اور یہ قول درست نہین ہی اسلیے کہ حار رطب مزاج کا خاصہ ہی کہ
عفونت کو جلد قبول کرتا ہی اور وبائی بیماریون کو زیادہ کھینچ لاتا ہی - اسی طرح جسوقت ہوا پر مزاج حار رطب غالب ہو جیسے بروقت دکھن چلنے
اور بروقت پانی برسنے کے جو صیف کے مہینون مین برسے ردی اور مہلک بیماریان اور وبائی امراض پیدا ہوتے ہین اور مرگا مرگی
خواہ مری جانورون وغیرہ کی پڑتی ہی - چنانچہ شہر اقرایون مین جمر صیفی یعنے چیچک کی ایک قسم پیدا ہوئی تھی چنانچہ بقراط نے کتاب
اندیمیا مین اسطرح سے لکھا ہی - یہ قول بقراط کا ہی - جو بیماری جمر صیفی کے شہر اقرایون مین پیدا ہوئی تھی وہ انھین بارشہا باران کے سبب سے

پیدا ہوئی تھی یہ شہرا ہون مین سردیت فصل صیف سے بڑی تھی اور تمام فصل صیف میں بارش ہوتی رہی تھی - یا شاید اکثر جب ایسی بیماری پیدا
ہوتی ... یہ ہے کہ اکثر جب شہرا ہون مین آ... (پانی برستا تھا) ہوا دکھن چلتی تھی اور جب یہ ہوا چلتی ہے جلد بدن کے نیچے صدید خواہ ریم
پیدا ... ہے ... صدید اندر ... اور گرمی گرم ہے کہ اُسمین کھولن پڑتی ہے اور کھجلی پیدا ہوتی ہے پس آبلہ اور چھالے ایسے پڑتے ہین جیسے
آگ کے جلنے سے چھالہ پڑتا ہے اور اُن ... کو ایسا خیال ہوتا ہے گویا کہ جلد کے نیچے جلا جاتا ہے - بقراط کا قول کہ شہرا ہون مین یہ مرض
پیدا ... تھا اسی مراد سے ہے کہ یہ شہر دکھن طرف کے بلاد سے ہے - اور اس طرف کے بلاد اور شہرون مین اُتر کی ہوا بہت ہی کم چلتی ہے اور جنوبی
جانب گرم تر ہے - اور یہ قول بقراط کا کہ بارش بکثرت ہوئی تھی اور اکثر انھین ایام مین بروقت بارش کے اکثر دکھن چلتی تھی - یہ دلیل افراط
حرارت اور رطوبت پر ہے جو اسوقت ہوا پر غالب آگئی تھی - یہی مزاج گرم اور تر بہت قوی سبب تعفن اخلاط کے اسباب مین سے ہے اور جن اجسام مین
عفونت آسکتی ہے اُنکی عفونت کا سبب قوی یہ مزاج ہے - عفونت پر دلیل قوی بقراط کا یہ قول ہے کہ جلد کے نیچے صدید یعنی ریم پیدا کرتی ہے اور جب ریم
جلد کی گھٹ کر ٹھہر گئی اُسمین سخونت اور گرمی آجائیگی - گرمی کا اُسمین آنا اُسکی عفونت کی وجہ سے ہوتا ہے - اسکی وجہ یہ ہے کہ جو خلط کسی جگہ محتقن اور
بند ہو ... اندرونی حصا... جب ... کے ... سے ہوا اُسے پہونچیگی عفونت کی طرف مستحیل ہوجائیگی یعنی سڑ جائیگی - یہ بات جو بقراط کہتا ہے
کہ بعض ... ہوتا ہے ... ایسے وقت اُسکو یہ معلوم ہوتا ہے جیسے کہ جلد کے نیچے جلن پڑ گئی ہے یہ کیفیت بسبب غلبات حرارت اور مادہ کے معلوم
ہوتی ہے ... خلط ... پیدا کرتی ہے - جو ہمنے بیان کیا ہے دلیل ... یہ ہے کہ مزاج ربیع کا گرم اور تر نہین ہے اسلیے کہ بدن کے زیادہ صحیح ہونے کا
زمانہ بھی ربیع ... ربیع پہلا زمانہ ہے ... اور ... سے نشو ہین ہے اور بجائے سن طفلان اور جوانون کے سن کے اس فصل کی
کیفیت ہے - معتدل مزاج ربیع ... اور دلیلون کے ... سے بھی استدلال کیا جاتا ہے کہ اگر ربیع کی ہوا کا اور فصلون کی ہوا سے قیاس کیا جاے
اور ... ہوا ربیع گرم ... مثل ہواے صیف کے نہین ہوتی اور نہ سرد تر مثل ہواے شتا یعنے جاڑون کے ہوتی ہے اور یہی دلیل ربیع کے معتدل
مزاج ہونے ... ہوگیا کہ مزاج ربیع کا حار رطب نہین ہے بلکہ اسکا مزاج معتدل ہے - صیف یعنی گرمیون مین ہوا کا مزاج گرم خشک ہے اور گرمی
اُسکی خشکی سے زیادہ ہے - اسکا سبب یہ ہے کہ آفتاب اسوقت بہت بلند ہوجاتا ہے اور ہمارے سرون کے اوپر سامنے آجاتا ہے پس ہمارے بدن کو
گرم کردیتا ہے - خریف کی ہوا سرد خشک ہے اور خشکی اُسمین غالب ہے اسلیے کہ صیف کی گرمی نے اور دنون خواہ گرم ہوا دون نے ہمارے بدن کی رطوبت کو
جذب کرلیا تھا اور اُنکو خشک کردیا تھا تب یہ فصل آئی ہے - مگر باوجود ایسی خشکی کے حرارت اور برودت کا حال مختلف ہوتا ہے - اسلیے کہ ہوا خریف کی
اول اور آخر مین دن کے سرد ہوتی ہے اور دوپہر کو خوب گرم ہوجاتی ہے - لیکن باوجودیکہ ہوا کو حرارت اور برودت مین ایسا اختلاف ہے پھر بھی
دونون کیفیت مین قرب اعتدال کے ہے - مگر یبوست اُسپر غالب ہے - شتا کی ہوا سرد اور تر ہے اور سردی کا اُسپر غلبہ ہے اسلیے کہ آفتاب اِن دنون
ہمارے سرون سے دور ہوجاتا ہے - یہ بیان ہواے طبیعی کا تھا یعنے ہوا کا وہ مزاج بیان ہوا جو براہ طبیعت اور اصالت کے ہے ہر فصل مین
فصول چہارگانہ سے - مگر یہ مزاج پہلے مہینہ مین ہر فصل کے تین مہینون مین سے متوسط درمیان قوت اور ضعف کے ہوتا ہے - اور دوسرے مہینہ مین
قوی اور تیسرے مہینہ مین ضعیف اور ملا ہوا اُس فصل کے مزاج سے ہوتا ہے جو اُسی مہینہ کے متصل ہے - اسکا بیان یہ ہے کہ ربیع بروقت دخول
آفتاب کے برج حمل مین نہایت درجہ اعتدال پر نہین ہوتی ہے بلکہ زیادہ تر قرب اعتدال کے ہوتی ہے - اور دوسرے مہینہ مین جبکہ آفتاب برج ثور مین
آتا ہے معتدل ہوتی - اور تیسرے مہینہ مین کہ برج جوزا مین آفتاب آتا ہے اعتدال سے بڑھ کر اُسکا مزاج ہواے تابستان کی طرف مائل ہوتا ہے
یہی صورت تمام فصلون کے مزاج مین اور تمام اوقات مین سال کے جاری رہتی ہے اور یہی مثال ہے جو لکھی گئی - یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ تمام اُن کی

فصلون کا حال دو سری فصلون کے اختتام مین ایک طرح کی مناسبت اور مشابہت ہی یہ اس طرح سے ہو کہ فصل ربیع مشابہ صبح کے وقت کے ہی اور صیف کو بھی مناسبت ٹھیک دوپہر سے ہی اور خریف مشابہ آخر روز کے ہی اور شتا کی نظیر شب کا وقت ہی- اور جسقدر بیماریان ایسی ہین جنکی مثال سے یہ بات ہو کہ خاص کسی فصل مین پیدا ہوتی ہین اکثر بدن کی مثال ان سے یہی ہی کہ روزانہ انکا ہیجان اور انکی ابتدا بھی اُسی وقت ہو جو وقت اسی فصل کے مناسب و مشابہ ہی مثال اسکی دانت کا گرا جو اکثر زمانہ خریف مین پیدا ہوتا ہی اُسکا ہیجان روزانہ اوقات مین سے پہر اور شام کے قریب ہوتا ہو اور اسی وقت اسکی ایذا دہی بھی زیادہ ہوگی واللہ اعلم

باب چوتھا بیان اُس عمل کا جسکو ہوا سے فصلی ہر بدن مین کرتی ہی جبکہ وہ ہوا اپنی طبیعت کے حال پر ہو

ہر ایک فصل مین ان چارون فصلون مین سے جبکہ ہوا انکی اپنے مزاج طبیعی پر باقی ہو تدبیر کا استعمال بھی بطور مناسب کیا جاسکے بدن سلامت حالت پر اُسی فصل مین ہونگے اور امراض سے انکو گزند نپہونچیگا- لیکن وہ ایسے بدن ہین کہ اپنی حفظ صحت بطور مناسب نہین کرتے ایسے ابدان مین جو امراض اور علل یعنی بیماریان پیدا ہونگی اُنمین وہ اعراض مہلکہ نہونگے جس سے خطرہ ہلاکت کا ہو **مترجم** اس فقرہ کا ترجمہ مقابل فقرہ آیندہ اور اصل دلیل کے کیا ہو ورنہ اصل عبارت مین کتاب کے یون وارد ہی کہ ایسے ابدان مین جو امراض ہونگے وہ سلیم اعراض ردیہ سے نہونگے اور میرے نزدیک لا یکون کے جاےمین کلمہ لا زائد ہی بلکہ صحیح یکون معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم **متن** اور اگر ہوا کسی فصل کی اپنے خاص مزاج طبیعی سے خارج ہو تو ہیولی مین امراض اور اعراض مہلکہ پیدا کریگی- خصوصاً اگر خروج ہوا کا اعتدال سے بافراط ہو- اور جو امراض ایسے بدن مین پیدا ہونگے کہ حفظ صحت کے قواعد کا برتاو بخوبی کرتے ہین اگرچہ ہوا کا مزاج زیادہ خراب بھی ہو پھر بھی ان امراض سے انکو خطرہ ہلاکت نہوگا- لیکن جو لوگ احتیاط اور بچاو نہیں کرتے اور نہ صحت کا حفظ کرتے ہین اُنکے بدن مین بڑی بڑی بیماریان پیدا ہونگی اور اُن امراض مین اُنپر خطرہ ہلاکت بھی زیادہ ہوگا **مترجم** اسی فقرہ کے مقابل سے جملہ اسے ثانیہ کو اُس فقرہ مین زیادہ تجویز کیا ہی- اور دلیل اسکی واضح ہی اسلیے کہ بروقت اعتدال ہوا کے اگر ایسے بدن میں جو حفظ صحت پر عادی نہو کوئی مرض پیدا ہو فقط ایک ہی خرابی ہوگی یعنے وہ شخص پابند حفظ صحت کا نہین ہی پس اُسکے مرض کے خطرہ سے محافظ وہی اعتدال ہوا ہی اور اگر ہوا بھی خراب ہی اور شخص مذکور بے احتیاط بھی دو اسباب اور امر خطرناک جمع ہوے ایسے شخص کا مرض بیشک محل خطر ہوگا **متن** ہوا کا خروج اپنے مزاج طبیعی سے ہر فصل مین یا بطور زیادتی کے ہوتا ہی یا بطور کمی اور نقصان کے- جیسے کوئی فصل صیف گرم زیادہ ہو بہ نسبت کسی فصل صیف گذشتہ کے (یا بہ نسبت فصل صیف اُسی بلد کے جو اُسمین ہونی چاہیے) خواہ سرد زیادہ ہو یا تر زیادہ ہو یا خشک زیادہ ہو- یا انکہ کوئی فصل شتا اور جاڑون کی سرد زیادہ ہو یا گرم زیادہ یا خشک یا تر زیادہ ہو- یا اینکہ خروج کسی فصل کا اعتدال سے ایسا ہو کہ اپنے مزاج کے ضد اور مخالف کی طرف پلٹ جائے مثلاً کوئی فصل صیف کی سرد تر ہوجائے جو ضد گرم خشک کی ہی اور شتا کی فصل گرم خشک ہوجائے جسکو سرد تر ہونا امر طبیعی ہی- اسی واسطے بقراط نے کہا ہی کہ اگر اوقات سالانہ اپنے نظام اور انتظام طبیعی کے ملازم ہون یعنے اپنے طبیعی انتظام کو لیے ہوے ہون اور ہر وقت مین تمام سال کے وہی کیفیت رہی ہو جو اُسوقت کے مناسب ہی ایسے سال جو امراض پیدا ہونگے اُنکا ثبات اور نظام اچھا ہوگا اور بحران بھی اُنکا جید ہوگا- اور اگر اوقات سالانہ اپنے انتظام طبیعی کے مطابق نہون پس جو امراض ایسے سال مین پیدا ہونگے انتظام اُن امراض کا درست نہوگا بحران بھی خراب ہوگا- جس سال کہ ہوا اپنے نظام پر باقی ہوتی ہی یہ وہی سال ہی جسمین ربیع کی فصل حرارت اور برودت مین معتدل ہو اور بارش بھی تھوڑی سی ہو اور ایک وقت بارش ہوکر پھر آسمان کھلجائے اور دوسرے وقت بارش ہو یعنے جھڑی نہ لگ جائے- اور فصل صیف

اُس سال کی زیادہ گرم نہو۔ اور بارش اُسمین تھوڑی تھوڑی بعض اوقات ہوتی ہی جس طرح کہ فصل ربیع مین ہوتی ہی۔ اور فصل خریف بارد و خشک
بلکہ واسطے رطوبت پیدا کرنے فصل خریف کے اسمین پانی بھی برسے تاکہ ہوا کی اور بدنہاے انسان کی خشکی معتدل برطوبت ہو جانے اور
فصل صیف کی گرمی جو ہوا اور بدن مین آگئی تھی جاتی رہے۔ جاڑون مین اُس سال کے سردی اور بارش بافراط نہو۔ جس سال کی ہوا اپنے
نظام طبیعی سے خارج ہو یہ وہ سال ہی جسکی ہر ایک فصل اور وقت کی ہوا برخلاف اُسکے ہو جو ہمنے سال معتدل کی ہوا بیان کی ہی پھر جب ہوا
ہر ایک فصل کی اپنی طبیعت کے نظام پر اور اپنے مزاج طبیعی پر ہوتی ہی۔ اُس سال کی ہر فصل مین وہی بیماریان پیدا ہونگی جو ہر ایک فصل سے
مخصوص ہین۔ اور اگر ہوا کا مزاج خراب ہی اور ہر فصل کی ہوا اپنے مزاج طبیعی سے خارج ہی اُسی فصل مین وہی امراض پیدا ہونگے جو خاص
اُس خرابحالی کے جو ہوا کی فصل کو عارض ہوئی ہی اور جس خراب حالت کی طرف مزاج ہوا کا بدل گیا ہی۔ کبھی ردی اور مہلک بیماریان ایسے
وقت بھی پیدا ہوتی ہین جو وقت اپنی طبیعت کے نظام پر تو ہی مگر بعد ایسی فصل کے یہ فصل آئی ہی کہ وہ فصل مقدم مختلف النظام تھی مراد یہ ہی
کہ اُسکا انتظام درست نہ تھا۔ جیسے کہ فصل شتا مین جنوبی ہوا چلی ہوا اور بارش زیادہ رہی کہ رطوبت بدنون مین بڑھ گئی۔ اب ایسے
جاڑون کے بعد اگرچہ فصل ربیع کی منتظم بنظام طبیعی آئے مگر تپہاے عفونت اور امراض رطوبی مثل سکتہ اور صرع یعنی مرگی وغیرہ ربیع مین پیدا
ہونگے سو بیماریان کہ ہر ایک فصل کو خاص ہین اور آن فصول کے مزاج طبیعی کو لازم ہین وہی امراض ہین جنکو بقراط نے کتاب فصول مین
لکھا ہی **مترجم** اسی کتاب کی جالینوس نے تلخیص کی ہی اور مترجم نے اُسکا ترجمہ زبان فارسی مین کر کے اسی مطبع منشی نولکشور مین
چھپوایا ہی اور اُسکا نام تاریخی ملخص فصول بقراطی رکھا ہی **متن** اور کتاب اہویہ اور بلدان مین بقراط نے بھی اُن امراض کو بیان کیا ہی
بقراط نے کہا فصل ربیع مین اکثر وسواس سوداوی اور صرع اور سکتہ اور جنون پیدا ہوتا ہی اور خون کا بدن سے نکلنا اور زکام
اور بحوحت یعنی آواز کا بیٹھ جانا خواہ پڑ جانا اور کھانسی اور وہ مرض جسمین بدن کی کھال اُتر اُتر کر گرتی ہی اور داد کے جملہ اقسام (جو سیدگرت مین
آٹھ لکھے ہین) اور بہق یعنے سیاہ و سپید جلد کا دھبہ اور بثور یعنے دانہ اور پھنسیون کے اقسام اور جراحات اور درد ہاے مفاصل۔
یہ بات بقراط نے اسلیے کہی ہی کہ ان امراض کا پیدا ہونا فصل ربیع معتدل مین اکثر اُسی بدن مین ہوتا ہی جو بدن اخلاط اور مواد سے
بھرا ہو۔ اسلیے کہ زمانہ جاڑون کا جو ربیع سے پہلے گذر چکا ہی اُسمین آدمی استعمال غذاؤن کا زیادہ کرتے ہین اور بسبب جودت ہضم کے
بدپرہیزی بھی جاڑون مین زیادہ کرتے ہین۔ لہذا بدن مین بہت سے فضول جمع ہو جاتے ہین۔ اور دوسرا سبب یہ ہی کہ جاڑون کے
زمانہ مین اعضاے سر فضول سے بھر جاتے ہین اسلیے کہ سر مین ہواے سرما کی سردی اُس حرارت کو ضعیف کر دیتی ہی جو منضج اور پکانے والی
غذا کی اور رطوبات کی ہی **مترجم** کہتا ہی سر کی تخصیص اسواسطے ہی کہ مزاج اس عضو کا خود ہی سرد ہی اور فصل کی سردی زیادہ اسی عضو مین
اثر کریگی اور اسی کے فعل کو زیادہ مضر ہوگی **متن** پھر بعد سرما کے جب فصل ربیع کی آئی اور یہ اخلاط گھلنے لگے اور پگھل پگھل کر متحلل ہونے لگے
پس جو فضلہ انھین فضول مین سے دماغ مین ہی اگر بطون دماغ کی طرف ریزش کریگا مرگی اور سکتہ کے اقسام کو پیدا کریگا۔ اور اگر دماغ کی
جھلیون کی طرف گریگا وسواس سوداوی پیدا کریگا۔ اور اگر نتھنون کی طرف وہ فضلہ گریگا زکام پیدا کریگا۔ اور اگر حلق اور حنجرہ کی طرف
اُتریگا آواز پڑ جائیگی خواہ بیٹھ جائیگی۔ اور اگر سینہ کی طرف گریگا کھانسی پیدا کریگا۔ اور جو فضلہ اندرون بدن کے کسی اور جگہ سواے
دماغ کے ہوگا طبیعت اُسکو بطرف ظاہر بدن اور جلد کے دفع کریگی۔ اسلیے طبیعت کا حال اب یہ ہی کہ ہواے ربیع نے اُسمین ہیجان
پیدا کر دیا اور اُسکا اعتدال اندر بدن کے قوی ہوا ہی اب بوجہ اسی شورش کے جسقدر خراب اخلاط اندر بدن کے ہین سب کو

اعضاے شریفہ سے ہٹا ہٹا کر باہر پھینک رہی اور بطرف جلد کے اُنکو دفع کرتی ہو اسی وجہ سے وہ مرض پیدا ہوا ... جیسے چھلکے چھلکے
اُتر اُتر کے گرتے ہین اور داد کے اقسام اور دیگر امراض مذکورہ بقول بقراط پیدا ہوتے ہین جنکو ہمنے ذکر کیا ہو ... طبیعت اُس وقت اُسی فضل کو
بطرف بعض اعضا کے یا بطرف کسی مفصل اور جوڑ کے دفع کرے جراحات یعنی پھوڑے اور درد ہاے مفاصل پیدا ہونگے - بقراط نے چھٹے مقالہ مین
کتاب اپیذیمیا کے لکھا ہو کہ اول ربیع اصحاب سل کے واسطے ردی اور خراب زمانہ ہو - اسلیے کہ اسوقت ... کُھل کُھل کر ریہ یعنے
پھیپھڑہ پر گرتے ہین - بقراط نے یہ بھی کہا ہو فصل صیف کے بیان مین اور اُسکا قول ہے - صیف یعنی گرمی کی فصل مین بعض وہی امراض
پیدا ہوتے ہین جو امراض کہ ربیع مین پیدا ہوتے ہین - اور اُنکے سوا تپہاے دائمی اور غب یعنی وہ تپ ایک روز ناغہ کر کے دوسرے روز آئے
یہ بھی اکثر فصل صیف مین پیدا ہوتی ہے - اور قے اور آشوب چشم اور کانون کا درد اور قروح دہان اور حصف یعنی گرمی دانہ جنکو اندھوریان کہتے ہین
اور جو قروح پیدا ہون اُنمین عفن یعنی سڑاہند پڑجاتی ہے - بقراط نے یہ جو کچھ لکھا ہو اُسکا سبب یہ ہو کہ آخر زمانہ ربیع کا اولی زمانہ صیف سے
لگا ہوا ہے اور طبیعت اولی زمانہ صیف کی آخر ربیع سے زیادہ دور نہین ہے - اسی واسطے صیف مین وہی امراض پیدا ہوتے ہین جنکی شان سے
یہ ہو کہ ربیع مین پیدا ہون - اسلیے کہ صیف کی فصل بسبب اپنی حرارت اور گرمی کے اُسکی شان سے یہ ہو کہ مرار یعنی صفرا بدنون مین پیدا کرے -
پس جو صفرا متعفن ہو جائیگا تپہاے تیز جنکو حمیات حادہ کہتے ہین پیدا کریگا اور غب یعنی ایک روز ناغہ کی تپ کو - اور جو صفرا معدہ اور آنتون مین
پیدا ہوگا خواہ معدہ پر گریگا خواہ آنتون پر تو قے اور اسہال صفراوی پیدا کریگا - اور جو مقدار صفرا کی چڑھ کر منھ تک آئیگی منھ مین چھالے اور دانے پیدا
کریگی اور کانون مین درد اُسی سے پیدا ہوگا - اور جس مقدار کو طبیعت بطرف ظاہر بدن کے دفع کریگی پسینہ کے ذریعہ سے اُس سے کھجلی خشک اور
تر کھجلی اور اندھوریان وغیرہ پیدا ہونگی - اسلیے کہ پیدا ہونا کھجلی کا ان بیماریون مین اکثر پسینہ ہی سے ہوتا ہے - بقراط نے فصل خریف کی نسبت ایسا
کہا ہے - خریف کا حال یہ ہو کہ اُسمین اکثر اقسام امراض صیف کے پیدا ہوتے ہین اور حمیات ربع یعنے جو تپین چوتھے روز آتی ہین اور حمیات مختلطہ
یعنے وہ تپین جنکی نوبت کا انتظام درست نہو اور تلی کی بیماریان اور ورم طحال کے اقسام اور استسقا اور سل کی بیماری اور تقطیر البول یعنی قطرہ قطرہ
پیشاب آنا اور خونی دست اور زلق الامعا یعنی آنتون سے غذا کا پھسل پھسل کر براہ دستون کے نکلنا اور وجع الورک یعنی کولے کا درد اور ذبحہ یعنی
گلا مین دونون طرف ورم ہونا اور قولنج مستعاذ منہ یعنی وہ قسم قولنج کی جس سے پناہ مانگی جاتی ہو اور جسکو ایلاوس بھی کہتے ہین - اور ربو یعنے سانس
دم چلنے کی بیماری اور صرع یعنے مرگی اور جنون اور وسواس سوداوی یہی سب بیماریان خریف مین پیدا ہوتی ہین - یہ قول بقراط کا کہ خریف مین
اکثر اقسام صیف کی بیماریون کے پیدا ہوتے ہین اسکا سبب یہ ہو کہ آخر زمانہ صیف کا اول خریف سے ملا ہوا ہو اور طبیعت اُسکی آخری زمانہ اولی سے
خریف کے مشاکل اور مشابہ ہے - اسی وجہ سے خریف مین بہت سے امراض صیفی پیدا ہوتے ہین - اور دوسری دلیل یہ ہو کہ اخلاط مراری یعنے
صفراوی اخلاط جو فصل صیف مین پیدا ہوتے ہین خریف کی فصل مین اندر بدن کے محتقن اور بند ہو جاتے ہین بسبب ہوا کی سردی کے پس وہ اخلاط
منحل نہین ہوتے اور گھلنے نہین پاتے - اور دوسری دلیل یہ ہو کہ یہی اخلاط صفراوی بسبب شدت حرارت فصل گرما کے سوختہ ہو گئے اور اُنکا استحالہ
اور تغیر خلط سودا کی طرف ہو گیا ہو لہذا اب اُنسے ربع یعنے چوتھے روز کی تپ اور وسواس سوداوی اور تلی کا بڑا ہو جانا اور تلی کے بڑھ جانے سے
استسقا پیدا ہوتا ہے - اور چونکہ یہ خلط سوداوی اندر بدن کے محتقن ہو اور اندر ہی کی طرف چلی گئی ہو لہذا اختلاف دم یعنے خونی دست یا قے اور زلق الامعا
یعنے آنتون مین غذا کا نٹھیرنا پیدا ہوتا ہو بسبب حدت اور تیزی اسی خلط کے اور لذع یعنی چبھن جو اسی خلط مین ہو اور جو قروح اور زخم وغیرہ
آنتون مین پڑتے ہین اسی وجہ سے پڑتے ہین - اور یہ بھی ہو کہ ہوا اسوقت کی خشکی مزاج کی رکھتی ہو کہ بوجہ خشکی کے آلات تنفس کو سکھا دیتی ہو کہ

اسی وجہ سے مرض سل کا پیدا ہوتا ہے - اور چونکہ سرد ہوا پٹھہ کو ضرر پہونچاتی ہے لہذا عرق النسا پیدا ہوتا ہے جسکو ہندی مین رینگن کہتے ہین - اگر خلط صفراوی مجاری بول یعنی پیشاب کی راہون اور مثانہ کی طرف جھکی اور مائل ہوئی تقطیر البول اور قطرہ قطرہ پیشاب کا آنا پیدا ہوگا - اور اگر میلان اُسی خلط کا حلق کی طرف ہوا دبحہ پیدا ہوگا جسکو ورم گلو کہتے ہین - اور اگر یہ خلط مجاری ریہ کی طرف یعنی اُن راہون کی طرف ریزش کرے جدھر سے ہوا پھیپھڑے مین چیزین جاتی ہین اُسوقت ربو یعنے سانس پھولنا اور زیادہ چلنا پیدا ہوگا - اور اگر یہ خلط آنتون کی طرف جھکی آنتون مین ورم خواہ سدہ پیدا کرکے وہ قسم درد قولنج کی پیدا کریگی جسکا نام ایلاوس ہے - حمیات مختلطہ یعنے جن تپون کی نوبت مین انتظام ہو انکا سبب اس فصل کی ہوا کا اختلاف ہے اور تلون ہوا کا یعنی رنگ رنگ کی ہوا چلنا - اسیواسطے بقراط نے اس فصل کے علاوہ کسی اور جگہ یہ کہا ہے - جب تمام سال کے کسی ایک دن ایسا اتفاق ہو کہ ابھی گرمی تھی اور پھر یکایک اُسی روز سردی آگئی اُس دن اور ایسے وقت خریفی بیماریوں کی امید کرنی چاہیے اور اس قول سے مراد بقراط کی یہ ہے کہ خریف کی ہوا مختلف ہوتی ہے - اور یہ مراد بقراط کی ہے کہ بدن بھی اپنے مزاج طبیعی سے حریف مین مختلف حالات سے بدل جاتے ہین - اکثر اسی فصل خریف مین چھوٹے چھوٹے کیڑے اور حبات یعنے تپے بڑے جسکو ہروسے کہتے ہین آنتون پڑتے ہین - اور وجع الفواد یعنے معدہ کے منھ کا درد اور سل کی بیماری اور بہت سی خبیث بیماریان پیدا ہوتی ہین - اور یہ سارا فساد اسی کا ہے کہ آدمی گرمیون کی فصل مین میوا کے اقسام زیادہ کھاتے ہین اور ہوا خریف کی مختلف ہوتی ہے - فصل شتا یعنی جاڑون کی فصل پر بقراط نے یہ قول کہا ہے - جاڑون مین ذات الجنب یعنے سینہ کے اطراف وجوانب کا ورم گرم اور ذات الریہ یعنی پھیپھڑے کا ورم اور زکام اور سوکھی کھجلی اور بحوحت صوت یعنے آواز بیٹھ جانا اور کھانسی اور دونون پسلیون کے درد اور قطن یعنے ریڑ کا درد اور صداع یعنے درد سر اور سکتہ کے اقسام خواہ مرض سکات اور سدر یعنی جس بیماری مین آنکھون کے سامنے اندھیرا سا چھا جاتا ہے یہ سب امراض جاڑون مین پیدا ہوتے ہین - بقراط کا قول کہ جاڑون مین ذات الجنب و ذات الریہ پیدا ہوتا ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ سرد ہوا جاڑون مین بذریعہ استنشاق کے اندر سینہ کے پہونچتی ہے اور اُسکی ضرر رسانی آلات تنفس کو ہوتی ہے اسلیے کہ یہ اعضا جاڑون مین ہوا کی سردی سے بچ نہین سکتے جیسے کہ اور فصلون مین سردی سے انکا بچاؤ ہوسکتا ہے - اسلیے کہ تنفس کی حاجت سے بیچارگی ہے - اور سرد ہوا آلات تنفس کو بہت مضر چیز ہے یہی سبب ہے کہ سردی اوقات مین بیشتر کھانسی اُٹھتی ہے - اور جبکہ اُتر ہری ہوا چلتی ہے تب بھی کھانسی کا زور ہوتا ہے - جاڑون کی بحوحت صوت یعنی آواز بیٹھ جانے کا مرض اور زکام اور درد پسلی اور سدر اور سکتہ اور درد سر جو پیدا کرتا ہے اُسکا سبب یہی ہے کہ سر کو سردی پہونچتی ہے اور بہت سا بلغم سر مین پیدا ہوتا ہے پس بطون دماغ کو بھر دیتا ہے - یہی سبل اور اعراض ہین جو بدن انسان کو ہر وقت سالانہ اوقات کے عارض ہوتے ہین جبکہ ہوا اپنے مزاج طبیعی پر باقی ہو واللہ اعلم

باب پانچوان بیان مین اُس چیز کے جسکو ہر ایک فصل اُسوقت کرتی ہے جبکہ ہوا اپنی طبیعت سے خارج ہو

جو امراض اور علل ہر ایک فصل مین اُسوقت پیدا ہوتے ہین جب کہ ہوا خارج طبیعت سے ہو اُنکا بیان ہم اب کرتے ہین اور بقراط کے قول سے اسکو بھی ہم لیتے ہین - بقراط نے کہا ہے کہ جب فصل شتا مین پانی نہ برسے اور اُتر ہری ہوا چلے اور ربیع اُس سال کی ایسی ہو کہ اُسمین دکھنہر خوب چلی ہو اور پانی برسا ہو اب جو صیف یعنی گرمی کی فصل بعد ایسی ربیع کے آئیگی اُسمین حمیات حارہ یعنی گرم خلط کی تپین اور خون کے دست اور قے اور آشوب چشم عارض ہونگے - اور اکثر یہ امراض عورتون کو لاحق ہونگے اور لڑکون کو اور اُس شخص کو جسکا مزاج مرطوب ہے ان امراض کا حادث ہونا بسبب اُسی عفونت کے ہے جو حرارت اور رطوبت سے ربیع کے پیدا ہوتی ہے - اسکا بیان یہ ہے کہ رطوبات اور اخلاط جاڑون کی سردی مین تو منجمد اور بستہ ہوجاتے ہین پھر جب اُنھین رطوبات اور اخلاط کو ربیع کی حرارت اور رطوبت سے ملاقات ہوئی ان اخلاط اور رطوبات کو

حرارت ربیع نے پگھلا دیا اور انمین عفونت پیدا کی۔ جب ربیع کے بعد گرمی کی فصل آئی یہ امراض اور علل ظاہر ہوگئے۔ پھر چونکہ رطوبت عورات
اور لڑکون کے بدن مین زیادہ ہی لہذا عفونت بہت جلد انکے بدن کے اخلاط مین آجاتی ہی پس یہ بیماریان انھین کو زیادہ عارض ہونگی نسبت
اور ابدان کے۔ بقراط نے یہ بھی کہا ہی کہ ایسے ہی سال مین جسکا ابھی ذکر ہوا اگر بعد طلوع شعری عبور کے (جو ایک ستارہ نصف جمادون کے
ایام مین نکلتا ہی) بارش کے ہمراہ سردی ہو اور حسب عادت ہوا ہے شمالی بھی چلے اُسوقت یہ امراض نرمی سے ہونگے اور ساکن ہونگے اور
خریف کی فصل صحت پر ہوگی۔ اور اگر ایسا حال نہو مرطوب جس شخص کا مزاج ہی جیسے نسوان اور لڑکون وغیرہ اُسکے مرجانے سے بخوفی نہوگی مراد
یہ ہو کہ ایسے لوگون کے مرنے کا احتمال قوی ہی۔ اور اگر مزاج کسیکا سرد ہو اور خشک بھی ہو پس ایسی فصل مین ایسے اشخاص پر کچھ اندیشہ نہوگا۔
اور اگر ایسی کیفیت ہوا کی نہو سب بخوفی نہوگی اُسپر کہ موت ناگہانی سے بچ گیا ہو اس بات سے کہ حمی ربع سے اُسکی نوبت استسقا تک پہونچی ہو
لیکن قول بقراط کا کہ بعد طلوع شعری عبور پس اُسکی وجہ یہ ہی کہ یہ ستارہ درمیانی ایام مین فصل صیف کے طلوع کرتا ہی۔ پھر اگر ہوا ایسے وقت کی
اُتر ہی اور ٹھنڈی ہو جو خلط متعفن ہو چکی ہی اُسمین حلیان اور شدت جوش پیدا نہوگا بلکہ عفونت غلط کی ضعیف ہوگی اور بسبب سردی فصل
صیف کے زیادہ عفونت ابدان مین پیدا نہوگا۔ اور خریف مین بہت سی بیماریان ایسی بدن کو عارض نہونگی اور وہ ان لوگون کو جنکا مزاج سرد ہی
جیسے کہول یعنی ادھیڑ آدمیون کو۔ اور جو اخلاط رطب یعنی تر ہوتی ہی اور اُنمین عفونت جلد آجاتی ہی ایسے لوگون کے بدن مین تھوڑی ہونگی
اور اتنی تھوڑی ہونگی کہ شاید ایسے وقت مین اُنکو یہ امراض عارض نہونگے۔ اگر ہوا اسے صیف بارد اور سرد ہو اور گرمی اُسمین زیادہ اور شدید ہو
اور اُسکے ہمراہ پہلے حرارت اور رطوبت ربیع کی گذر کر پھر فصل شتا ایسی آئے جسمین پانی نہ برسے ہو حال لڑکے اور عورتین اور جنکا مزاج مرطوب ہی
بکثرت مرینگے اور اس موت کا صدمہ فصل صیف کی بسبب قوت عفونت کے اور بسبب اخلاط کے جوش مین آنے کے کریگی۔ اور جو لوگ موت سے
بچ رہینگے اُنکو حمی ربع اور اُسکے بعد استسقا عارض ہوگا اسلیے کہ خلط متعفن جب کہ اُسمین احتراق آجائے یعنی بسبب حرارت صیف کے خلط
جل جائے مرہ سودا بنجاتی ہی پس جو تپ بسیار پیدا کرتی ہی۔ اور یہ چوتھے دن کی تپ اکثر ضعف جگر اور طحال پیدا کرتی ہی اور جگر اور طحال کی
پیدا کرتی ہی جب ایسا ہوتا ہی پھر اسکے تابع استسقا ہو جاتا ہی۔ بقراط نے ایک اور فصل مین کہا ہی کہ اگر فصل شتا مین دکھنہر خوب چلے تمام
تمام فصل مین یہی ہوا چلے اور بارش بھی ہوا کرے اور ربیع مین اُتر ہی چلے اور پانی نہ برسے ایسے سال مین حاملہ عورات ربیع کی فصل مین
تھوڑی سی خلاف ورزی سے اسقاط کر دینگی۔ اور اگر اتفاقاً اسقاط نکرین بلکہ لڑکا پیدا ہو وہ لڑکے سقیم البدن یعنی اُنکے بدن مین کوئی بیماری لاحق
ہوگی اور ضعیف کمزور ہونگے اور حیات کا طولانی زمانہ اُنکا ایسی بری حالت سے گذریگا۔ سوا اسے حاملہ عورتون کے اور لوگون کا حال یہ ہوگا کہ
اُنکو اختلاف دم یعنے خون کے دست اور آشوب چشم خشک جسکے ہمراہ پانی آنکھون سے نہ بہیگا۔ اور کہول یعنی ادھیڑ آدمیون کو نزلے کہ سلامتی
... کے اقسام اور فالج عارض ہوگا تو انکا قول کہ حاملہ عورتین اسقاط کر دینگی تھوڑے سے سبب سے اُسکی دلیل یہ ہی کہ عورتون کے بدن مین رطوبت اور تری
زیادہ ہوتی ہی لہذا ایسے وقت اور ایسی فصل مین اُنکی رطوبت خواہ تری بڑھ جائیگی اور تخلخل یعنے ڈھیلا پن بدن کا زیادہ ہوگا بسبب ...
ربیع کی فصل سردی اور خشکی لیے ہو ... اُنکے بدن کے اندر نفوذ کر جائیگی اور ... بہت جلد ... جائیگی ... [illegible]
لیے جنین کے ... [illegible] ... بدن کے ... [illegible] ... اگر ایسے وقت
[illegible] ... کی گرمی ...
[illegible] ... ربیع کی ... [illegible]

پس یہ سردی دماغ کو خلط کے نضج دینے اور پختہ کرنے سے منع کرتی ہے لہذا وہ خلط بلغم ہوکر رہ جاتی ہے اور شتا یعنی جاڑون کی گرمی سے یہ بلغم بالغ یعنی شور ہو جاتا ہے - اب اگر یہ بلغم شور آنکھون کی طرف جھکا اور مائل ہوا رمد یابس یعنی آشوب چشم خشک پیدا کریگا - اور اگر یہی بلغم کسیقدر آنتون کی طرف اُترا سحج یعنے خراش آنتون مین پیدا کریگا اور خون کے دست آئینگے - اور اگر کسیقدر اسی بلغم سے بطرف سینہ اور پھیپھڑہ کے مائل ہوا نزلہ کے اقسام پیدا کریگا - اور اگر بطرف بطون دماغ کے جو تین مقامات دماغ مین فرض کیے گئے ہین یہ بلغم ریختہ ہوا سکتہ پیدا کریگا - اور اگر کسی ایک طرف شق بدن کے خواہ ایک دھڑ تنگ پر گرا فالج پیدا کریگا - بقراط نے اس فصل کے احکام سے کچھ مستثنےٰ بھی کیا ہے یعنے بعض آدمیون کو اس حکم سے الگ کر دیا ہے اور وہ یہ ہے جس شخص کا مسکن اور رہنے کی جگہ ایسے شہر مین ہو جو شہر سامنے دھوپ اور ہوا کے اچھی جگہ مین ہو مراد یہ ہے کہ دھوپ اور ہوا کا گذر اُس شہر مین اچھی طرح سے ہوتا ہے اور پانی بھی یہ آدمی اچھا پیتا ہو ایسا آدمی اس سال بیمار کم ہوگا اور سلامت حال اُسکو زیادہ تر رہیگی اور جو شخص کہ اُسکا مسکن یعنی رہنے کی جگہ ایسے شہر مین ہو جو سامنے دھوپ کے اور ہوا کے بُری وضع اور نہاد سے پڑا ہے اور پانی بھی ایسے شخص کو خراب پینا پڑے ایسے شخص کی حالت زیادہ ردی اور خراب ہوگی - بقراط کا قول کہ وضع اور نہاد اُس شہر کی ردی اور زبون ہو اسکے یہ معنی ہین کہ یہ شہر نیچے کسی گڑھے اور گہری جگہ مین ہو - اور اچھی اور جید وضع اور نہاد کے یہ معنی ہین کہ وہ شہر اونچے ٹیلے پر ایسی جگہ ہو جہان اُتر ہری ہوا کے جھونکے خوب آتے ہون - بقراط نے اور ایک فصل مین کہا ہے - اگر فصل صیف مین بارش کمتر ہو اور خریف مین گرمی زیادہ ہو اور بارش بھی رہے اور دکھنہر چلتی ہو ایسے سال کی فصل شتا یعنی جاڑون مین دردسر شدید اور کھانسی اور بحوحت یعنے آواز کا بیٹھ جانا اور زکام عارض ہوگا اور بعض آدمیون کو سل کی بیماری عارض ہوگی - یہ حکم بقراط نے اسی واسطے کیا ہے کہ سر کے اعضا ایسے خریف مین جسمین گرمی زیادہ ہے فضول سے بھر جاتے ہین خصوصاً اُن آدمیون کے سر جنکا مزاج مرطوب ہو - پھر جب جاڑون کی سردی آئی یہی فضلہ دماغ مین گھٹ جائینگے - پس جسقدر فضلہ دماغ مین محتقن ہو گیا ہے اور بند ہو گیا ہے صداع یعنے دردسر پیدا کریگا - اور جو مقدار اُسی فضلہ کی نتھنون کی طرف ریزش کریگی وہ زکام پیدا کردیگی - اور جو مقدار اُسکی قصبۂ ریہ یعنی پھیپھڑے کی نلی اور سینہ تک اُتریگی بحوحت یعنی آواز کا بیٹھ جانا پیدا کریگی اور کھانسی بھی اُسی سے پیدا ہوگی اور جس شخص کا سینہ تنگ ہو اور اُسکے سر سے بہت رطوبتین اسکے سینہ پر گرتی ہون ایسے شخص کو ایسے وقت سل کا مرض عارض ہوگا - کبھی ایسی ہی فصل شتا مین فالج کا مرض پیدا ہوتا ہے - اسکا سبب یہ ہے کہ جاڑون کی سردی بہت جلد اُن سرون تک پہونچتی ہے جو فضلات سے بھر گئے ہین اور خریف نے جنکو گرم کر دیا ہے - بقراط نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر خریف مین اُتر ہری ہوا چلے اور خشکی ہو یعنے مینہ نہ برسے - ایسی خریف مناسب اُن لوگون کے ہوگی جنکی طبیعت مین رطوبت ہے جیسے عورتین اور لڑکے - لیکن جن لوگون کے بدن پر غلبہ صفرا کا ہو اُنکی آنکھون مین آشوب چشم خشک پیدا ہوگا اور حمیات حارہ یعنی گرم تپین اور وسواس سوداوی پیدا ہوگا - بقراط نے یہ جو کہا ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ جسکا مزاج گرم تر ہے ہوا سے سرد اور خشک سے اُسکو نفع پہونچتا ہے اور اُسکے بدن مین فضول پیدا نہونگے اسلیے کہ اُسکا مزاج ایسی ہوا سے معتدل ہو جائیگا - اور جب جاڑے کی فصل اپنی سردی لائیگی اور جلد کی تکثیف کردیگی یعنے مسامات بدن کے بند کردیگی اُسوقت ایسے شخص کے بدن مین خراب فضلون کی ایسی موجودگی نہوگی کہ وہی فضلے اندر بند ہوکر کوئی مرض پیدا کرین - لیکن جنکے بدن پر صفرا کا غلبہ ہے اُنکے بدن کی وہ خلط جو نہایت [illegible] ہے یعنے خلط صفراوی اُسکا تحلیل ہوگا کہ فصل صیف کی حرارت سے پہلے ان اور تحلیل ہوگی اور خریف کی خشکی بھی اُسی خلط کو [illegible] اور جو مقدار غلیظ خلط کی ہے وہی باقی رہیگی - پھر جب فصل شتا یعنی جاڑون کی مدت آئی یہی فضلہ غلیظ [illegible] ہوگا یعنے گھٹ جائیگا وجہ

سردی اور برودت فصل کے۔ اب جسقدر اسی خلط سے اوپر کی طرف سر کے چڑھیگا اور آنکھون مین پہونچیگا رمد یا بس یعنی آشوب چشم پیدا کریگا یعنی تری نہو۔ اور جسقدر مادہ اسی خلط سے دماغ کی جھلیون کی طرف جائیگا اُس سے وسواس سوداوی پیدا ہوگا۔ اور جسقدر اسی خلط سے متعفن ہوگا بشرطیکہ وہ خلط گرم بھی ہو حمیات حارہ یعنی گرم تپین پیدا کریگا۔ اور اگر غلیظ ہو یعنی بلغم ہو یا سودا حمیات مثلثا وہ پیدا کریگا یعنی وہ تپین پیدا کریگا جو دیرپا ہونگی۔ ایک اور فصل مین بقراط نے کہا ہے۔ کہ بارش کی کمی زیادہ صحت پر بدن کو رکھتی ہے اور کثرت بارش کی صحت بدن کمتر رکھتی ہے اور کمی بارش کی قوت بدن کمتر پیدا کرتی ہے۔ یہ قول بقراط نے اسوجہ سے کہا ہے کہ چونکہ بارش کی کثرت سے فضول رطبیہ یعنے تر فضلے پیدا ہوتے ہین جسپر عفونت جلدی سے آجاتی ہے اور ایسے فضلہ طویل زمانہ کی بیماریان دیرپا پیدا کرتے ہین چنانچہ بقراط نے بعد اسی فصل کے پھر کہا ہے۔ کہ جو بیماریان کثرت سے بارش کے اکثر حالات مین پیدا ہوتی ہین وہ یہی طولانی تپین ہین اور روانی شکم اور صرع یعنی مرگی اور اقسام سکتہ کے اور ذبحہ یعنے ورم گلو اور اسکا سبب یہ ہے کہ جو رطوبت بدن مین زیادہ بارش سے پیدا ہوتی ہے جب وہ رطوبت متعفن ہو اور سڑ جائے حمیات یعنی تپون کو پیدا کریگی۔ اور یہ بھی سبب ہے کہ رطوبت ایسے وقت کی جب بارش زیادہ ہو بلغمی ہوتی ہے اور نضج یعنے پختہ ہونے مین اُسکے زمانہ دراز درکار ہوتا ہے اسی وجہ سے تپون کا زمانہ طولانی ہوتا ہے۔ اور یہ بھی سبب ہے کہ دماغ ایسے زمانہ مین جب زیادہ بارش ہو فضول تر سے بھر جاتا ہے۔ پھر جسقدر ان فضول سے بطن ہائے دماغ تک پہونچیگا صرع اور سکتہ پیدا کریگا۔ اور جسقدر بطرف حلق کے پہونچیگا ذبحہ یعنی ورم گلو پیدا کریگا۔ اور جسقدر اُسمین سے معدہ اور آنتون پر گریگا روانی شکم پیدا کریگا۔ کمی بارش کا یہ حال ہے کہ چونکہ بروقت بارش نہونے خواہ کم ہونے کے مائل بطرف خشکی کے اکثر بدن ہوتے ہین۔ اور اخلاط جو ایسے وقت پیدا ہوتے ہین وہ بھی خشک مزاج صفراوی ہوتے ہین لہذا ایسے اخلاط مین عفونت جلدی نہین آنے پاتی ہے اور یہ فساد اور خرابی انکو عارض نہین ہوتی ہے۔ اور جو مقدار ایسے اخلاط کی بدن مین فراہم اور یکجا ہوتی ہے بہت جلد اُسکی تحلیل ہو جاتی ہے۔ ہان اگر بارش مین حد سے زیادہ کمی ہو اور یبوست یعنی خشکی ہوا پر غالب آجائے ایسے وقت بدن مین وہ اخلاط صفراوی پیدا ہونگے جنمین حدت اور تیزی ہوگی اور حمیات حادہ یعنی تیز قسم کی تپین اور غشی وغیرہ وہ بیماریان پیدا کرینگی جو گرمی اور خشکی سے پیدا ہوتی ہین۔ اسی واسطے بقراط نے کہا ہے اگر بارش بند ہو جائے حمیات حادہ اور تیز اقسام کی تپین پیدا ہونگی۔ پھر تمام سال بارش نہو اور ہوا مین خشکی کی حالت پیدا ہو جائے مناسب ہے کہ اکثر حالات مین توقع اور چشم داشت مثل ایسی ہی بیماریون کی رکھی جائے۔ یہ قول بقراط نے اسی واسطے کہا ہے کہ ہوائے مذکور بوجہ اپنی خشکی کے بدن مین صفراوی اخلاط پیدا کرتا ہے۔ مگر جسقدر امراض ایسے وقت پیدا ہونگے وہ بیماریان زیادہ نہونگی۔ اسلیے کہ جو مقدار اخلاط کی بدن مین پیدا ہوتی ہے وہ بھی کم ہے اور باوجود کم ہونے کے جلدی اُسمین عفونت بھی نہین آتی ہے بوجہ اُسکی یبوست اور خشکی کے۔ یہی علت اور یہی سبب ہے کہ بارش کی کمی سے بدن کی صحت زیادہ رہتی ہے بہ نسبت کثرت بارش کے۔ اسلیے کہ بارش سے وہ فضول بدنی زیادہ پیدا ہوتے ہین جو بلغمی ہون اور تر ہون اور اُنسے دماغ پر ہو جاتا ہے۔ اسکو جاننا چاہیے۔ یہی وہ باتین ہین جنکو بقراط نے بہ نسبت اُن بیماریون کے کہا ہے جنکو چارون فصلین اُسوقت پیدا کرتی ہین جسوقت کہ ہوا ہر فصل کی اعتدال سے خارج ہو

باب چھٹا اُس شخص کے بیان مین جسکو علتین اور بیماریان ہر ایک وقت و اوقات سے تمام سال کے عارض ہوتی ہین اور جو شخص کہ اوقات سالانہ مین سلامت رہتا ہے

مین کہتا ہون [illegible] سبب ہے کہ یہ شخص بیماریان کہ بعض اُن کے دونون باب مین [illegible] کہ ہر فصل مین [illegible]

اگر فصل اپنے مزاج طبیعی پر باقی ہو عارض ہوتی ہین یا کہ مزاج طبیعی سے خارج ہو تب عارض ہوتی ہین ۔ پس یہ بیماریان تمام آدمیون کے
بدن مین نہین پیدا ہوتی ہین اور نہ کسی فصل خاص مین تمام افراد انسانی کو عارض ہوتی ہین اور کسی مین نہین ہوتی ہین بلکہ کبھی بعض
آدمی اُن بیماریون سے بسلامت رہتے ہین ۔ اور یہ سب بیماریان جملہ اوقات سالانہ مین ایک قوم کو عارض ہوتی ہین اور دوسری قوم کو
نہین عارض ہوتی ہین ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ان بیماریون کے عارض ہونے کا سبب ہوا کا مزاج نہین ہوتا ہے اور نہ فقط ہوا کا حال خاص پر ہونا
انکے عارض ہونے کا سبب ہے اور اگر یہی بات ہوتی لیس لازم یہ تھا کہ سب آدمی کو مخصوص ایک ہی بیماری اُس فصل مین ہوتی جس بیماری سے
اُس فصل کو ہمنے خاص کیا ہے ۔ بلکہ علاوہ ہوا کے کھانے پینے کی چیزین اور ریاضت کے اقسام اور استحمام یعنے نہانے کے طریقہ اور دیگر قسام
تدبیر بدنی کے بھی اِن بیماریون کے اسباب ہوتے ہین ۔ اسلیے کہ یہ سب تدبیرین بھی جب نامناسب طور سے کیجائینگی ایسے بدن مین فضلات
خراب یکجا ہو جائینگے ۔ پھر جب کوئی فضلہ کسی وقت ہیجان مین آئیگا اور جوش اُسمین پیدا ہوگا کسی مرض کو پیدا کر دیگا ۔ یہ بھی ایک دلیل
بیماری اس دعوی پر ہے کہ اختلاف ہر ایک بدن کا اپنے اپنے مزاج مین بشرطیکہ مشاکل اور مشابہ اُس ہوا کے ہون جو اعتدال سے خارج
ہوگئی ہے یہ اختلاف بھی ایک سبب منجملہ اُن اسباب کے ہے جو ان بیماریون کے پیدا ہونے پر معین اور مددگار ہوتے ہین اور اُنکی مددگاری کسی وقت
مین اوقات سالانہ سے ہوتی ہے ۔ توضیح اسکی یہ ہے کہ گرم مزاج آدمیون کو اکثر بیماریان اُسی وقت زیادہ عارض ہوتی ہین جسوقت مزاج
ہوا کا گرم ہو بہ نسبت اُن لوگون کے جنکے مزاج سرد ہین ۔ اور مرطوب اور تر مزاج کو اکثر بیماریان اُسی وقت عارض ہوتی ہین جسوقت
ہوا کا مزاج بھی مرطوب ہو بہ نسبت اُن لوگون کے جنکا مزاج خشک ہو ۔ اور یہی حال مزاج سرد کا اور اُن مزاجون کا ہے جو مرکب ہون کہ
یہ سب قسم کے مزاج اکثر تو جب ہی انکو مرض ستاتا ہے جبکہ ہوا کا مزاج مشاکل اور مشابہ مزاج اُسی بدن کے ہو اور جنکے مزاج ہوا کے مزاج سے
مشابہ نہون اُنکو کمتر وہ بیماریان عارض ہوتی ہین ۔ کہ ایسے لوگ جنکے مزاج بدن ضد مخالف ہیں ہوا کے مزاج کے ہون وہ لوگ ایسے اوقات مین
زیادہ صحیح اور تندرست ہوتے ہین اور خوشحالی مین اُنکی بسر ہوتی ہے ۔ اسی واسطے بقراط نے کہا ہے ہر ایک بیماری کا حال کسی وقت اچھا ہو اور
کسی وقت خراب ہے ۔ یا ہر ایک سن کی حالت کسی وقت مین اوقات سالانہ سے اچھی ہے اور کسی وقت بری ہے ۔ یا ہر ایک شہر اور بستی کی حالت
کہ وہ بھی کسی فصل مین اچھی اور کسی فصل مین خراب ہوتی ہے ۔ یا ہر ایک تدبیر بدنی کہ وہ بھی کسی فصل مین اچھی ہوتی ہے اور وہی تدبیر دوسری
فصل مین بری پڑتی ہے ۔ پھر اس مجمل قول کی تفصیل بقراط نے یون کی ہے ۔ ربیع کی فصل مین اور گرمیون کی شروع فصل مین صبیان یعنی لڑکے اور
جو لوگ لڑکون کے سن سے قریب ہین نہایت عمدہ حالات پر ہوتے ہین اور صحت اُنکی درجۂ کمال پر ہوتی ہے اور اول زمانہ کے بعد باقی زمانہ مین
صیف کے اور کسی قدر ابتداے زمانہ خریف مین مشائخ یعنے بڈھون کا حال اچھا رہتا ہے اور اوسط اور آخری زمانہ خریف مین اور تمام فصل شتا
یعنے جاڑون مین اُن لوگون کے حالات اچھے رہتے ہین جنکا سن درمیان طولیت اور بڑھاپے کے ہے ۔ جو بقراط نے کہا ہے کہ ربیع مین اور
اول گرما مین لڑکے اور اُنکے قریب کے سن کے لوگ افضل حالات پر ہوتے ہین ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ دونون وقت مثال بہار مین معتدل ہین ۔
اسلیے کہ ابتداے زمانہ فصل صیف کا مائل بطرف مزاج ربیع کے ہوتا ہے اور سن لڑکون کا اور نوجوانون کا بھی مائل بمزاج معتدل کی طرف ہو اور
نہایت موافق دونون کے مزاج کے وہی فصل اور وہی چیز ہو جسکا مزاج معتدل ہو اسلیے کہ حفظ صحت ہر ایک معتدل بدن کا اُس بدن کے
مثل اور مناسب سے ہوتا ہے ۔ اور حفظ صحت اُن بدنون کا جو اعتدال سے خارج ہو گئے ہین [illegible] ہوتا ہے جو ضد اور مخالف
اسی غیر معتدل کے ہو اور یہ قول بقراط کا کہ باقی زمانہ صیف [illegible] زمانہ اولی کے اور [illegible] خریف کا [illegible]

خوشحالی پر رہتے ہین - اسکی دلیل یہ ہے کہ یہ دونون وقت مزاج گرم پر ہین اور مشائخ کا مزاج سرد ہے جو مخالف اور ضد مزاج ان فصلون کے ہے یعنے انھین دونون وقتون کے - اور بقراط کا یہ قول کہ باقیماندہ زمانہ خریف اور تمام فصل مین جاڑون کے متوسطین یعنی وہ لوگ جنکا سن درمیان طفلی اور جوانی کے ہے اچھے رہتے ہین - اسکا سبب یہ ہے کہ ان لوگون کے مزاج گرم خشک ہین اور ان دونون وقتون کا مزاج سرد اور تر ہوتا ہے اور متوسطین کا مزاج طرف ضد پر ہے مزاج سے دونون وقتون کے

باب ساتوان اُس تغیر کے بیان مین جو ستارون سے ہوا مین پیدا ہوتا ہے

جو ستارے کہ اُنکے طلوع اور غروب سے ہوا مین تغیر آتا ہے اور سال کے اوقات معینہ مین یہ تبدل اور تغیر ہوا کا ہوا کرتا ہے وہ ستارے یہ ہین ثریا یعنے پروین اور شعری یعنی سہیل اور ذنب الدب الاکبر یعنے بڑا ستارہ بنات نعش کا - ثریا کے طلوع کا وقت بقراط اور جالینوس نے بیان کیا ہے کہ ابتداے فصل صیف مین ہوتا ہے اور جسوقت کھیتی کی فصل درو ہوتی ہے اور کٹتی ہے - اور تحویل شمس خواہ سنکرانت کے حساب سے جسوقت کہ آفتاب جوزا کے سرے پر آتا ہے اور اوائل ایام ماہ رومی ایار کے ہوتے ہین - ثریا کا طلوع باعتبار اوضاع کواکب یعنے ستارون کے نزدیک اور دور ہونے کے اُسوقت ہوتا ہے جب کہ آفتاب ثریا سے دور ہوجاتا ہے اور شعاع آفتاب سے جرم ثریا کا باہر ہوجاتا ہے - ثریا کا غروب اُس زمانہ مین ہوتا ہے جب آفتاب برج قوس کے سرے پر پہونچے اور وہی زمانہ آغاز سرما کا ہے جب کہ تخم ریزی زراعت کی ہوتی ہے - اور رومی مہینہ کے مطابق اول تشرین دوم مین یہ زمانہ ہوتا ہے (اور ہمارے ہندی مروجہ مہینہ کی روسے اگہن بدی دشمی کے قریب قریب سمجھنا چاہیے) اور یہ غروب کا زمانہ اُسی وقت ہوتا ہے جب کہ آفتاب طلوع کرے اور ثریا آنکھون سے چھپ جائے - اور طلوع اُسکا شروع زمانہ دوم فصل گرما ہوتا ہے اور اسی زمانہ کا نام بقراط وقت فاکہہ یعنے میوہ کی فصل لکھتا ہے - شعری کا طلوع، رومی مہینہ کے حساب سے بیسوین تاریخ تموز ہوتا ہے جو درمیانی زمانہ گرمیون کا ہے اور گرمی کی شدت کا یہی زمانہ ہے (اور ہمارے ہندی مروجہ مہینون سے بھادون کی بدی اشٹمی کے قریب قریب ہے - لیکن ذنب الدب اکبر کا طلوع ابتداے خریف مین ہوتا ہے اور رومی مہینون کے حساب سے بیسوین تاریخ ایلول کی) جو مطابق ہندی مہینہ کے کنوار بدی دسمی کے سمجھنا چاہیے) - ہوا کا بدلنا بسبب نزدیک اور دور ہونے کواکب یعنے ستارون کے آفتاب سے ہوتا ہے - اسلیے کہ آفتاب اگر ستارون کے قریب آجاتا ہے ہواؤن کو گرم کردیتا ہے اور اُسی ہوا کی حرارت مین زیادتی کردیتا ہے - اسکا سبب یہ ہے کہ جرم آفتاب بسبب ستارون کا جرم بوجہ قرب کے بڑھ جاتا ہے لہذا آفتاب تنہا جسقدر گرمی پیدا کرتا تھا اُس سے زیادہ ہوا مین گرمی آجاتی ہے خصوصاً اگر ستارے بڑے بڑے اور سیارہ کے اقسام سے ہون - اور ثوابت ستارے بھی اگر جرم اُنکے بڑے ہون سیارہ اور چلتے ہوے ستارون کی مثال جیسے مشتری اور زہرہ اور مریخ - اور ثوابت جنکی مقدار گردن برابر مشتری اور زہرہ کے ہے جیسے کلب الجبار نام کا ستارہ اور اسی شعری عبور بھی کہتے ہین اور جو جو ستارے کہ اُنکے مشابہ پیمایش مین اپنے جرم کے ہین اُن ستارون سے جو قریب منطقۃ البروج کے ہین یعنی اُس دائرہ کے قریب ہین جسپر بارہ برجون کے نشان فرض کیے جاتے ہین - یہ ستارے بھی اگر ایک جماعت انھین سے دن کو طالع اور نمایان ہو اور آفتاب کے ہمراہ ہو یہ بھی اپنی حرکت سے ہوا کو گرم کردیتے ہین اسلیے کہ انکی حرکت جو علاوہ حرکت آفتاب کے ہوا مین ہوتی ہے اس حرکت کی گرمی بھی ہماری ہواے متصل پر بڑھتی ہے اور تجفیف یعنی خشکی پیدا کرنے والے انکی حرکت بھی علاوہ حرکت آفتاب کے ہوتی ہے - پھر اگر زمانہ گرما کا ہے گرمی زیادہ ہوجائیگی - اور اگر زمانہ جاڑون کا ہو سردی مین کمی ہوگی - اور جسوقت یہ ستارے آفتاب سے دور واقع ہون اور کوئی بڑا ستارہ انھین سے دن کو جاوے اور طلوع نکرے اُسوقت ہوا سرد ہوگی پھر اگر فصل گرمی کی ہے ہوا مین گرمی کم ہوگی - اور اگر فصل

جاڑون کی ہر سردی زیادہ ہوگی

باب آٹھوان ہوا کا تغیر ریاح کی وجہ سے

ہوا کا تغیر ریاح کے سبب سے اسکو اب ہم بیان کرتے ہین - پہلے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ ریاح سے کیا مراد ہو - ریح ایک خشک بخار ہو جو
زمین سے تحلیل ہو کر اٹھتا ہو - اس بخار کا مزاج مناسب مزاج اُسی زمین کے ہوتا ہو جسکے اجزا کی تحلیل سے یہ بخار پیدا ہوا ہو - ریاح کا
مزاج اسی جہت سے مختلف ہوتا ہو جس جہت سے یہ ریاح چلتی ہین یعنے جدہر سے ریاح خواہ آندھیان اُٹھتی ہین اور بجہت تغیر
مزاج اُسی زمین کے جدہر سے یہ ریاح اُٹھے ہون کہ آفتاب کے گذرنے سے جیسا مزاج اُس زمین کا ہوگیا ہو خواہ جسقدر دوری اور
بُعد اس زمین کو آفتاب سے ہو - جہات چار تجویز ہوے ہین جنوب یعنے دکھن - اور شمال جسکو اُتر کہتے ہین اور مشرق جسکو پورب
کہتے ہین - اور مغرب یعنی پچھم - جنوب یعنی دکھن اُس جہت کا نام ہو کہ جب ہم طلوع آفتاب کے مقام کی طرف مُنھ کرکے کھڑے ہون
پس آفتاب کے نکلنے کی داہنی طرف جو سمت ہو وہی دکھن کہلاتا ہو - اور یہ جہت حار رطب یعنی گرم اور تر ہو - گرمی اسکی اسوجہ سے ہو
کہ آفتاب جب اپنے اوج یعنے بلندی کے مقام سے اُترتا ہو اسی جہت مین اسکا انحطاط ہوتا ہو یعنے اسی طرف جھکتا ہو اور رطوبت کی
وجہ اس جہت مین یہ ہو کہ بحر یعنے سمندر کا بخار رطب اسی طرف محل ہوتا ہو اور بخار یابس یعنی خشک بخار سے آمیختہ ہو جاتا ہو -
اسلیے کہ دریاے مذکور کی مقدار اس طرف زیادہ ہو - اور یہی دلیل ہو کہ یہ جانب پست اور نیچی ہو - اور جو ریح اس طرف سے اُٹھتی ہو اُسکا
مزاج گرم اور تر ہوتا ہو - اور ریح کا نام جنوب ہو اور ہندی زبان مین اسکو دکھنہر کہتے ہین - شمال یعنے اُتر کی جہت وہی ہو جو مقابل
جہت جنوب کے ہو - اور یہ جہت آفتاب کے طلوع کی جگہ سے بائین طرف ہو جب کہ آفتاب کی طرف منھ کرکے کھڑے ہون - اُتر کی جہت کا مزاج
سرد خشک ہو - اور اسکی وجہ یہ ہو کہ آفتاب کا گذر اس جہت سے دور مقام پر ہوتا ہو - اسلیے کہ آفتاب جب شمالی جگہ کی انتہا تک پہونچتا ہو (یعنے
میل کلی پر جو خط استوا سے ساڑھے بائیس درجہ اُتر طرف ہو جو مساوی تیرہ سو سیدرہ میل انگریزی کے ہی) اُسوقت آفتاب اپنی اوج کے فلک پر
یعنے بلندی پر ہوتا ہو پس بحالت اوج کے آفتاب زمین سے بہت ہی دور ہوتا ہو - اور ریح جو اُتر کی طرف سے برانگیختہ ہوتی ہو اُسکو باد شمال
خواہ اُتر ہری ہوا کہتے ہین اس ہوا کا مزاج بھی سرد خشک ہو - مشرق یعنے پورب کی جہت وہی ہو جدھر سے آفتاب طلوع کرتا ہو اور برآمد ہوتا ہو
اور یہ جہت معتدل ہو اسلیے کہ آفتاب روزانہ اسی جہت سے طلوع بھی کرتا ہو اور اسی جہت کو چھوڑ بھی دیتا ہو پس اسمین حرارت کچھ عمل کرنے
نہین پاتی اسلیے کہ آفتاب اُس جہت مین ثابت اور برقرار نہین رہتا ہو - اور برودت بھی اس جہت مین اثر نہین کرسکتی اسلیے کہ آفتاب
زمانہ دراز تک اس جہت کو چھوڑ نہین دیتا - جو ہوا پورب کی طرف سے اُٹھتی ہو اُسی کو صبا کہتے ہین اور ہندی مین پوروا ہوا اسی کو کہتے ہین
پوروا کا مزاج معتدل ہو (یعنے اُن ملکون مین جہان کا مصنف رہنے والا ہو خواہ یونان کے بلاد مین) مگر پوروا ہوا کسیقدر گرمی اور خشکی کی
طرف مائل ہو - اسی طرح جہت مغرب یعنی پچھم کی جہت کہ وہ بھی معتدل ہو مثل مزاج جہت مشرق کے - لیکن مغرب کی جہت برودت اور رطوبت
کی طرف مائل ہو - اسی طرح جو ہوا پچھم سے بہتی ہو اُسکا مزاج بھی سرد تر ہو اور اسی ہوا کو دُبور یعنے پچھوا کہتے ہین - یہ بیان چارون ہوا کا تھا جو
بمنزلہ جنس کے اپنی انواع کے واسطے ہین اور یہ اُتر ہری اور دکھنہر اور پوروا اور پچھوا ہین - اسی آبادی مین دنیا کی آٹھ اور ہوائین چلتی ہین
اور اُنکی کیفیت کہ ہر ایک ہوا سے چاریگانہ مذکورہ بالا کے متصل سے دو دو ہوائین بھی چلتی ہین - اسکا بیان یہ ہو کہ دکھن کی ہوا خواہ جہت جنوب کے
دونون گوشون سے بھی ایک ایک ہوا چلتی ہو - ایک پورب اور دکھن کے گوشہ سے (جس گوشہ کو ہندی زبان مین اگنی کے حساب سے

باس کہتے ہین) اس ہوا کا نام نعامی ہے۔ دوسری دکھن اور پچھم کا گوشہ (جسکو جوتشی کے شاستر مین اگن کہتے ہین) اس ہوا کا نام ...
اسی طرح اُتر کے دونون گوشہ سے بھی دو ہوائین چلتی ہین ایک تو اُتر اور پورب کے کونہ سے (جسکا نام ایسان ہے) اور اس ہوا کا نام مقبع ...
دوسری اُتر اور پچھم کا گوشہ (جسکو بیرت کہتے ہین) اس ہوا کا نام جربیا ہے۔ اسی طرح دونون پہلو سے مشرق کے بھی دو ہوائین چلتی ہین
اور دونون پہلو سے مغرب کے بھی دو ہوائین چلتی ہین (اور مراد پہلو سے نقطہ درمیانی مغرب اور مشرق داہنی بائین کی مسافت ہے) جو دونو
ہوائین پورب کے دونون پہلو سے چلتی ہین ایک تو وہ جو ٹھیک سمت مشرق کے دکھن طرف سے ہٹی ہوئی چلے۔ اسی کو مطلع شتوی کہتے ہین
یعنے جاڑون مین جہان سے آفتاب نکلتا ہے اسی ہوا کا نام اریت ہے۔ اور دوسری ہوا خاص پورب سے اُتر رخ ہٹ کر چلتی ہے اور اس
مقام کو مطلع صیفی کہتے ہین یعنے گرمیون مین جہان سے آفتاب نکلتا ہے اور اس ہوا کا نام مقنع ہے۔ جو دو ہوائین پچھم کے دونون جانب سے
نکلتی ہین ایک تو وہ ہے جو شمال کی طرف ہے اور وہی نقطہ مغرب صیفی کا ہے یعنے آفتاب گرمیون مین اسی جگہ غروب کرتا ہے اس ہوا کا نام تجوہ
رکھا گیا ہے۔ اور دوسری ہوا مغرب کے اس پہلو سے آتی ہے جو متصل جنوب کے ہے یہ وہ جگہ ہے جہان آفتاب جاڑون مین غروب کرتا ہے
اسی کا نام حریون ہے مترجم کو اس مقام پر اتنی بات ضرور کہنی ہے کہ مشرق اور مغرب کے دو نقطہ تو وہی ہین جو خط استوا پر پچھم اور پورب
فرض کیے جائین یہ دونون مشرق اور مغرب حقیقی ہین اسکے علاوہ چونکہ آفتاب خط استوا کے شمال مین ساڑھے بائیس درجہ یعنے
تیرہ سو بیس میل شرعی کہ ہر ایک میل ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے۔ اور اسی طرح تیرہ سو بیس میل خط استوا سے بطرف جنوب کے جاتا ہے پس آخری
روز جاڑون کا جس نقطہ پر آفتاب طلوع کرتا ہے تا آخر روز گرمیون کے جو نقطہ طلوع کا ان دونون نقطون مین ... یعنی دو ہزار چھ سو
تیس میل شرعی کا ہوا اور یہی کیفیت مغرب کی بھی ہے۔ اب مغرب اور مشرق حقیقی کے سوا اور جتنے مغرب و مشرق کے نقطہ ہین سب یا تو بطرف
شمال مغرب اور مشرق حقیقی کے ہین یا بطرف جنوب کے ہین۔ پھر ہر ایک شہر اور بلد جو کہ خط استوا کے اُتر تیرہ سو بیس میل کے اندر ہے اُس
بلد پر آفتاب سال مین دو دن گذرتا ہے ایک تو جب خط استوا سے اُتر کو چلے اور تیرہ سو بیس میل تک آجائے دوسرا وہ دن ہے جب اُتر سے
پلٹے اور پھر خط استوا کی طرف ہٹے پس ایسے بلد کا مغرب اور مشرق صحیح تو وہی نقطہ ہے جس دن آفتاب اس بلد کی سمت راس پر گذرا ہے مگر یہ نقطہ
مشرق اور مغرب اُس نقطہ سے اُتر طرف ہے جو حقیقی مشرق مغرب ہے یعنی خط استوا پر واقع ہے۔ اب معنی کلام مصنف کے مطلع صیفی و مطلع شتوی کے
اچھی طرح سے کھل گئے اور اسی طرح مغرب صیفی اور مغرب شتوی بھی معلوم ہوگیا پس تحویل حمل سے آفتاب مغرب اور مشرق حقیقی پر طلوع غروب کر کے
اُتر کو آتا ہے یہی پہلو مشرق اور مغرب کا شمالی ہے۔ اور تحویل میزان سے آفتاب خط استوا کے جنوب کو جاتا ہے اب مطلع شتوی اور مغرب شتوی
اسی دن سے سمجھنا چاہیے زیادہ اس سے لکھنا کچھ ضرور نہین ہے متن اب یہ سب بارہ ہوا شمار مین آچکی ہین۔ مگر جو ہوائین کہ مشہور اور
معروف ہین اور زیادہ چلتی ہین اور وہی بمنزلہ بنیاد جنس کے ہین ان چارون کے نام اُتر ہری اور دکھنہر اور پوروا اور پچھوا ہین اور ہر ایک
ہوا کا مزاج انھین سے وہی ہے جو ہمنے اوپر لکھا ہے۔ اب وہ آٹھون ہوائین جو باقی رہین اُنکے مزاج کی صورت یہ ہے کہ مزاج ہر ایک ہوا کا
اُس جہت کے مزاج سے ناقص ہے جدھر سے کہ چلتی ہے اور اُسکا مزاج مائل اُس جہت کی طرف ہے جدھر کو دب کر بہے مترجم مثلاً نعامی ہوا
جو دکھنہر کی ایک قسم ہے دکھن سے چلتی ہے اور مائل اُس سمت اسکو سیلان ہے پس اسکا مزاج دکھنہر کے مزاج سے جو گرم تر ہے ناقص ہے اور پوروا کے
مزاج کی طرف جو معتدل ہے مائل ہوگا متن ان کے آدمیم ریاح کی ہوا کے مزاج کو اپنے مزاج کی طرف بدل دیتی ہے اور بدنہائے انسانی مین
ایک تاثیر خاص کرتی ہے کہ وہ تاثیر اور قسم کی ہوتی ہے تو معلوم ہے سو باد شمال یعنی اُتر ہری کا یہ حال ہے جب یہ ہوا چلتی ہے بدن کو قوت دیتی ہے

اور اُسکو سخت کر دیتی ہی اور ارواح اور اخلاط کو صاف کر دیتی ہی اور دماغ کو صحیح کر دیتی ہی اور جوہر کو صفائی دیتی ہی اور اُنکی تلطیف کرتی ہی یعنے
حواس مین پاکیزگی اور لطافت پیدا کرتی ہی اور حرکت جسم کو قوی کرتی ہی اور اشتہا کو زیادہ کرتی ہی اور قوت ہضم کی پیدا کرتی ہی۔ مادہ کے
اقسام کی ریزش کو بطرف اعضاے بدنی کے منع کرتی ہی۔ اور اسکا سبب یہ ہی کہ اُترہری ہوا ظاہر بدن مین سردی پیدا کرتی ہی پس
حرارت اصلی اور غریزی اندر جسم کے چلی جاتی ہی اور اندر جاکر مجتمع اور فراہم ہوتی ہی اور حرارت غریزی مین بوجہ یکجا ہوجانے کے قوت
آجاتی ہی۔ اور اعضاے باطنی کو استوار کر دیتی ہی اور ان سب باتون کی اصلاح اور درستی کر دیتی ہی۔ مگر یہ بھی ہی کہ اُترہری ہوا چلنے سے
کھانسی کو ہیجان اور غلبہ ہوتا ہی اور سینہ کا درد بھی زیادہ اُٹھتا ہی۔ اسلیے کہ آلات تنفس مین یہ ہوا خشکی پیدا کرتی ہی اور قبض شکم
پیدا کرتی ہی پیشاب کو بند کرتی ہی۔ اور آنکھون مین لذع اور سوزش پیدا کرتی ہی۔ اور جو بدن سرد مزاج کے ہین اُنکو مضر ہی۔
دکھنہری ہوا بدن کو ڈھیلا کر دیتی ہی اور پٹھون کو بھی ڈھیلا کرتی ہی اور ارواح اور اخلاط اور حواس مین کدورت پیدا کرتی ہی۔ اسی سبب سے
گرانی گوش پیدا کرتی ہی کہ آدمی اونچا سُننے لگتا ہی اور آنکھ مین غشاوہ یعنے جھلی پیدا کرتی ہی کسل اور ماندگی پیدا کرتی ہی۔ اور حرکت کو
ڈھیلی اور سُست کر دیتی ہی۔ اور درد سر کو زیادہ برانگیختہ کرتی ہی۔ اور مرگی کے دورہ مین حرکت پیدا کرتی ہی یعنے دورے آنے لگتے ہین
اشتہا کم کر دیتی ہی اور ہضم کو ضعیف کر دیتی ہی۔ اسکی وجہ یہ ہی کہ یہ دکھنہری ہوا گرم اور تر ہی پس دماغ مین تر فضلہ بھر دیتی ہی۔ اور یہ جسقدر
اعراض کہ بقراط نے اُنکو اس ہوا کے چلنے مین لکھا ہی سب رطوبت دماغ کے تابع ہین۔ اسلیے کہ دماغ حواس خمسہ کی جڑ ہی۔ اور ضعف
قوت اشتہا اور کمی ہضم کی تابع اِس امر کی ہی کہ مواد بلغمی سر سے معدہ کی طرف اُترتے ہین۔ پُروا اور پچھوا چونکہ دونون کا مزاج معتدل ہی
لہذا بدن کا حال ان دونون کے چلنے سے معتدل اور صحیح اور میانہ رہتا ہی۔ اور باقیماندہ ریاح کا یہ حال ہی کہ ہر ایک ریح وہی فعل
کرتی ہی اور اُسکی تاثیر قریب قریب اُسی ہوا کے ہی جو ہوا اُسی جانب سے چلتی ہی یعنے جسکے پہلو سے یہ ریح برانگیختہ ہوئی ہو پس
اسی طرح سے مزاج ہوا کو ریاح متغیر کرتی ہین

باب نوان ہوا کا تغیر نسبت بلاد اور شہرون کے

ہوا کا تغیر بسبب اختلاف بلاد اور شہرون کے اُسکی یہ صورت ہی کہ شہرون کی ہوا مین تغیر پانچ اسباب مین سے کسی ایک
یا زیادہ سبب سے ہوتا ہی۔ ایک تو نواحی یعنے چارون سمتین۔ دوسرے ارتفاع اور انخفاض یعنے اونچا نیچا ہونا شہرون کا۔
تیسرے مجاورت یعنی قرب پہاڑ کا۔ چوتھے مجاورت بحر یعنے قرب دریا کا۔ پانچوین طبیعت مٹی اُسی شہر کی وجہ سے۔ ہوا کا تغیر
شہرون مین بموجب نواحی کے اور یہی سبب بڑا سبب ہی بلاد کی ہوا کے بدل دینے مین اور یہی سبب سب سے زیادہ ظاہر اور نمایان ہی
بہ نسبت اور چارون اسباب کے۔ اور نواحی جس طرح کہ ہم اوپر لکھ چکے چار سمتون کو کہتے ہین جدھر سے چارون ہوائین چلتی ہین
اُترہری اور دکھنہرا اور پچھوا۔ شہرون کا یہ حال ہی کہ بعض شہر دکھن طرف بستے ہین اور بعض بلاد اُتر طرف کچھ پورب طرف
ہین اور کچھ پچھم طرف آباد ہین۔ جو شہر اُتر طرف ہین اُن شہرون کی ہوا کا مزاج سرد خشک ہی اور جو انھین سے قطب شمالی کے
نیچے ہین اور یہ وہی شہر ہین جنکے اوپر دونون ستارہ دب الاکبر اور دب الاصغر پھرا کرتے ہین اور فرقدان بھی انھین شہرون کے
سر پر ہین جیسے شہر صقالیہ کے اُنکی سردی اور خشکی بہت زیادہ ہی اور پانی بھی اُن شہرون کا یہی مزاج رکھتا ہی اور ہوا بھی اُن
شہرون کی صاف ہی اور اُن شہرون کے رہنے والون کے بدن صحیح ہین اور رنگ اُنکے خوشنما اور سرخ ہین اور بدن اُنکے

نرم اور ملائم - یہ لوگ بہت شدید قوی تر زور آور انکے سینہ کشادہ چوڑے پنڈلیان باریک ہوتی ہین - اسکا سبب یہ ہی کہ حرارت غریزی انہین اندر بدن کے ٹھہری رہتی ہی اسی سبب سے انکے سینہ چوڑے اور کشادہ ہوتے ہین - پنڈلیون کے باریک ہونے کا سبب یہ ہی کہ حرارت انکے بدن کی اوپر کے اعضا کی طرف چڑھتی ہی - اسی واسطے انکے سر اور انکے تمام بدن قوی ہوتے ہین - اور عمر انکی طولانی ہوتی ہی اخلاق اور عادات انکے وحشیانہ ہوتے ہین اور اسکا سبب یہ ہی کہ صفراوی حلہ کا سر غلبہ ہوتا ہی - عورتین انکی حاملہ کم ہوتی ہین مگر اسقاط حمل یہ عورتین نہین کرتی ہین - اسکا سبب ہوا کی سردی اور خشکی اور بچہ کے جننے مین ان عورتون پر دشواری اور سختی گذرتی ہی اسلیے کہ خشکی ان پر غالب ہی اور شکم انکے بھی خشک ہین - تر انکو بہت جلد آجاتی ہی اور آسانی سے ہوتی ہی - اشتہاے طعام ان عورتون کی قوی ہوتی ہی اور ہضم بھی بخوبی انکو ہوجاتا ہی - اسکا سبب یہی ہی کہ حرارت غریزی انکے بدن کے اندر ٹھہری ہوئی ہی اور انکے معدہ سے ہر وقت ملاقی ہو رہی ہی - شراب لینے پینے کی خواہش انہین ضعیف ہوتی ہی - اسکا سبب یہ ہی کہ انکی خورش زیادہ ہوتی ہی اور بے حساب کھاتے چلے جاتے ہین - اور شاید کہ یہ امر ناممکن ہی کہ زیادہ خوری کے ہمراہ زیادہ پینے کی خواہش جمع ہوجائے - اکثر ان لوگون کو رگ کا پھٹ جانا اور شگافتہ ہوجانا عارض ہوتا ہی اور جو جھلی کہ شکم پر کھنچی ہوئی ہی جسکو صفاق کہتے ہین وہ بھی اکثر انکے بدن مین پھٹ جاتی ہی اسکا سبب یہ ہی کہ بسبب برودت اور سردی کے اسی جھلی کی خشکی اور تنتھین بڑھ جاتی ہی لہذا شگافتہ ہوجاتی ہی - اکثر ان بلاد کے مردون کو جو امراض عارض ہوتے ہین وہ یہ ہین ذات الجنب یعنے پسلی کا درد اور ذات الریہ اور تمام امراض حادہ جو تیز مادہ سے پیدا ہوتے ہین - اور سینہ اور پھیپھڑہ سے خون تھوکنا اور آشوب چشم اور رعاف یعنی نکسیر چلنی - اور زیادہ تر یہ بیماریان جوان مردون کو عارض ہوتی ہین خصوصاً گرمیون کی فصل مین - سبب اسکا انکے مزاج کی سخونت اور گرمی ہی اور وقت کی گرمی - ذات الجنب کا پیدا ہونا اسکا سبب انکے بطون اور اندرونی اعضا کی خشکی ہوتی ہی اور حرارت کا اوپر چڑھنا بطرف سینہ کے - نفث المدہ یعنی پیپ تھوکنا سینہ سے اسکا سبب انہین یہ ہی کہ آلات تنفس کو ہوا کی سردی سے خشکی عارض ہوتی ہی - آشوب چشم کا سبب انہین یہ ہی کہ جس شخص کا سن تین برس سے کم ہی اُسی کو آشوب چشم زیادہ عارض ہوتا ہی اور اُسی پر اسکی صعوبت اور دشواری زیادہ ہوتی ہی - عورتون مین انکے عقر یعنے بانجھ ہونے کا مرض عارض ہوتا ہی کہ حاملہ نہین ہوتی ہین - اور حیض زیادہ آنا ولادت حمل مین دشواری ہونی - دودھ مین کمی اور سل کی بیماری عارض ہوتی ہی - لڑکون کو انکے قرو الماء یعنے فتق آبی کا مرض ہوتا ہی - عقر کا مرض عورتون مین اسواسطے ہوتا ہی کہ وہ حیض سے پاک نہین ہوتی ہین اور بالکل صفائی انکو نہین ہوجاتی ہی - اسلیے کہ انکے منی کی رطوبات اور پانی جسقدر ہین سب رہین اور بسبب غلبہ یبوست کے انمین حشونت بھی ہی اور انکی منی کو تغیر بطرف نطفہ کے دشواری سے ہوتا ہی - دشواری ولادت کا سبب انہین یہ ہی کہ انکے مزاج مین سردی ہی اور خشکی بھی ہی - دودھ کی کمی کی وجہ یہ ہی کہ دودھ انکے پستان مین جم جاتا ہی اور کم ہوجاتا ہی بسبب اسکے کہ پانی کی سردی جو دودھ کو لگتی ہی اسی سے بستہ ہوجاتا ہی - سل کا مرض انکو اس سبب سے عارض ہوتا ہی چونکہ ولادت بچہ کی انہین دشواری ہوتی ہی اور بڑی صعوبت سے لڑکا جنتی ہین پس جو رگ کہ سینہ اور پھیپھڑہ مین ہی پھٹ جاتی ہی اور اسی رگ کے پھٹنے کے تابع سل کی بیماری ہی - لڑکون کے بیضون مین پانی اُترنے کا مرض اُسی وقت تک رہتا ہی جب تک چھوٹے بچے ہین اور جب انکا سن بڑھا اور بڑے ہوے یہی پانی سوکھ جاتا ہی - کبھی ایسے شہرون کے آدمیون کو مرگی بہ ندرت اور کمی عارض ہوتی ہی لیکن یہ بیماری نوخیز آدمیون مین جنکی عمر ابھی کم ہو انھین کو عارض ہوتی ہی مگر جب ہوتی ہی تو عظیم اور سخت ہوتی ہی پس یہی حالات اُن لوگون کے ہین جو اُتر کے شہرون مین رہتے ہین

جو شہر کہ طرف جنوب کے آباد ہیں اُنکے حالات ضد مخالف ہیں حالات سے اُنکے ہیں جو بطرف شمال کے رہتے ہیں - اور یہ ہوا اسطے ہے کہ مزاج ہوائے جنوبی کا گرم اور تر ہے اور کیفیت اُسکی خراب ہے اور عفونت اُسمین زیادہ آتی ہے - پانی ان شہرون کے کھاری اور نمکین ہین اور کدر یعنے میلے اور گدلے ہوتے ہین اور بھاری اور گاڑھے ہوتے ہین اور زمین کی سطح ظاہری پر جاری رہتے ہین - رنگ اِن ملکون کے باشندون کے سیاہ اور تن و توش انکے خشکیدہ اور سوکھے اور کھر کھرے ہوتے ہین - اور دماغ ان لوگون کے بطی یعنے سست کردار اور بلغمی ہوتے ہین انکے سر سے پیٹ مین بلغم اُترتے رہتے ہین بمقدار کثیر لہذا انکی اشتہا اور بھوک کم ہوجاتی ہے اور پیاس بھی انکو کم لگتی ہے - ہضم انکے ضعیف ہو جاتے ہین اور یہ خرابی بسبب انکے مزاج کی برودت کے ہوتی ہے - اسلیے کہ حرارت غریزی اُنکے بدن سے تحلیل پاتی ہے اور برودت یعنے سردی انکے بدن کے اندر پہلی جاتی ہے اسی وجہ سے اُنکے بدن کمزور اور ضعیف ہوجاتے ہین اور نرم بلغمی ہوجاتے ہین - اور خمار تھوڑی سی شراب پینے سے انمین جلد آجاتا ہے اور یہ بات اس سبب سے ہے کہ انکے سر اور بدن ضعیف ہوتے ہین اور رنگ انکے بدن کے متغیر اور خراب بدنما ہوتے ہین اور اخلاق مین سکون اور درنگ ہوتا ہے - عمرین انکی کوتاہ اور جو قروح اور زخم انکے بدن مین پڑجاتے ہین بدشواری اچھے ہوتے ہین اور دیر مین اُنکا اندمال ہوتا ہے یعنے دیر مین بھرتے ہین اسلیے کہ بدن مین رطوبت زیادہ ہے اور اُس رطوبت مین عفونت بسرعت اور جلد آجاتی ہے اور اخلاط انکے بدن مین جلد متعفن ہوجاتے ہین - اکثر جو بیماریان کہ انکے مردون کو لاحق ہوتی ہین - خون کے دست اور ذرب یعنی اسہال کہنہ اور وہ تپین جو انباکے نام سے مشہور ہین جنکا زمانہ بقا دیر تک رہتا ہے اور وہ تپین جو فصل سرما کی خاص ہین - اور آشوب چشم جو تیز ہو اور مدت اُسکی کوتاہ ہو - اور بواسیر - اور جو مرد پچاس برس سے اُسکا سن تجاوز کر جائے اُسکو فالج کا عارضہ عارض ہوتا ہے - عورتون مین انکے نزف دم یعنی خون کا نکلنا کسی راہ سے یا رحم سے اور اسقاط حمل کا مرض لاحق ہوتا ہے - اور صبیان یعنے لڑکون کو مرگی اور ربو یعنی سانس پھولنے کا مرض ہمراہ کھانسی عارض ہوتا ہے - جو بیماریان انکو بہ ندرت اور بہت کم عارض ہوتی ہین وہ ذات الجنب یعنی درد پہلو اور ذات الریہ جو پھیپھڑے کی بیماری ہے اور حمیات محرقہ یعنے صفراوی تپین ہین - اور شاید کہ یہ امراض سوائے جوان مردون کے اورون کو نہین عارض ہوتے اسلیے کہ مزاج انکے گرم اور تر ہین - وہ سبب جس سے یہ بیماریان انکو بہ ندرت اور کمی عارض ہوتی ہین یہ ہے کہ انکی شکم نرم رہتے ہین یعنے ہمیشہ اجابت انکو نیلی ہوا کرتی ہے اور قبض طبیعت کبھی نہین ہوتا - اسکی وجہ یہ ہے کہ فضلۂ براز انکے بدن سے پیہم نکلا کرتا ہے - یہ حال اُن لوگون کا ہے جو رہنے والے جنوبی شہرون کے ہین لیکن جو شہر کہ پورب کی طرف آباد ہین پس ہوا اُن ملکون کی صاف ہے اور خشک ہے حرارت اور برودت مین معتدل ہے جیسا کہ مزاج فصل ربیع کا ہے پانی اِن ملکون کے اسی سبب سے خوب صاف ہوتے ہین اور شیرین اور زود ہضم خوشگوار بارش آسمانی کا پانی ہو خواہ چشمہ سے زمین کے برآمد ہوا ہو اسلیے کہ آفتاب کی دھوپ اُنکو صاف کر دیتی ہے کہ زمانہ طلوع آفتاب اُسی پانی پر گذرتا ہے - وہان کے پانی شور اور نمکین نہین ہوتے اسلیے کہ دھوپ اُنپر دیر تک نہین ٹھہرتی - اور نہ یہ پانی خام اور بے نضج کے ہوتے ہین اسلیے کہ آفتاب اِن ملکون سے بہت دور نہین جاتا ہے - رنگ اُنکے بدن کے سرخی اور سپیدی آمیز ہوتے ہین جیسے سرخی اور سپیدی کو انکے بدن لیگئے ہین یعنے دونون رنگ بدن مین سما گئے ہین - گوشت انکے بدن مین زیادہ ہوتا ہے آوازین انکی صاف بدن انکے صحیح اور قوی - امراض اور بیماری انکے بدن مین تھوڑی - صورتین انکی خوب اور جمیل جیسے پاکیزہ خواہ پیاری صورت - اخلاق انکے کریم اور بزرگ - گھانس اور اقسام گیاہ کی پیدا وار انکے ملکون مین زیادہ - درخت انکے ملکون مین بڑے بڑے - ولادت اطفال کی انمین زیادہ - یہ سب امور اسی وجہ سے ہوتے ہین کہ اعتدال کیفیات کا سبب حالت کی خوبی کا ہوتا ہے اور ہر فعل کو تمام اور پورا کر دیتا ہے - انہین اطراف کے آدمیون مین تیزی اور تندی مزاج کی نہین ہوتی

نہ غضب اور غصہ اور نہ شدت اور سختی مزاج کی اسلیے کہ یہ لوگ سکون اور آرام کے لوگ ہین اور نرمی فروتنی انکا شعار ہو اور غضب اور غصہ بروقت
خروج مزاج کے اعتدال سے پیدا ہوتا ہو سو انہین وہ بات ہی نہین کہ اعتدال سے انکی حرارت خارج ہو جائے - مغرب اور پچھم طرف کے شہرون کی
ہوا اعتدال سے گذر کر کسیقدر حرارت اور رطوبت کی طرف مائل ہوتی اور غلیظ ہوتی ہو صاف نہین ہوتی پانی ان بلاد کے مائل بکدورت اور تغیر اسلیے کہ
شعاع اور حرارت آفتاب کی صبح کے اوقات مین ان پانی کی سطح پر نہین پڑتی تاکہ یہ پانی پک جائین اور انہین نضج آجائے خواہ انکی ہوا مین خنکی آجائے - اسی وجہ سے
بیماریان ان شہرون مین زیادہ ہوتی ہین اور رنگ انکے متغیر ہوتے ہین اور قوت انکی ضعیف ہوتی ہو - اور سبب ان سب امور کا یہ ہو کہ گرمی کی فصل مین انکو
صبح کے وقت ہوا کی سردی پہونچتی ہو اور رات کو آفتاب کی گرمی پہونچتی ہو پس انکے شہرون کی ہوا کی گرمی اور سردی کا اختلاف ایک دن مین ہوا کرتا ہو
جیسے فصل خریف کا یہی حال ہو - اسی وجہ سے آواز ان لوگون کی بیٹھی ہوئی خواہ بیٹھی ہوئی ہوتی ہو - سب بیماریان انکو جملہ اوقات سال مین
عارض ہوتی ہین - مراد یہ ہو کہ چارون فصل کے امراض چارون فصل مین انکو عارض ہوتے ہین - یہ بیان تغیر ہوا کا بسبب نواحی اور سمتون کے تھا
یہ بھی جاننا مناسب ہو کہ جو شہر زمین سے درمیان ان سمتون کے آباد ہو اُسکے ہوا کا مزاج مطابق اُسی سمت کے ہوگا جدھر یہ شہر زیادہ قریب ہو اور
اور جو سمت دوسری باقی رہی اُسکے مزاج کی شرکت اس شہر کے مزاج مین اُسیقدر ہوگی جسقدر اُس سمت سے اسکو قرب اور بعد ہو - اور اگر ٹھیک
بیچ مین دونون سمتون کے پڑیگا مثلاً پورب اور اُتر کے بیچ مین ہو اُسکے مزاج مین درمیانی پورب اور اُتر کے دونون مزاجون کی ہوگی - اسکو جاننا چاہیے
اونچے اور نیچے ہونے کی وجہ سے ہوا سے بلدان یعنے شہرون کی ہوا کا تغیر اُسکا یہ حال ہو جیسا اب مین لکھتا ہون - جو شہر بلند اور اونچا ہو اُسکی ہوا
صاف اور پاک ہوتی ہو اور مزاج اُسکا سرد ہوتا ہو - سبب اسکا یہ ہو کہ ہوا سے شمالی اونچے مقامات سے چلتی ہو - اور پانی بھی ایسے شہرون کے
صاف اور شیرین ہوتے ہین اور رہنے والے ایسے شہرون کے حسین اور خوبصورت اور رنگ کے اچھے ہوتے ہین بدن اُنکے قوی اور صحت
بدنی سے متصف بیماری اُنہین کمتر جراحت مین بہرے ہوتے ہین اسلیے کہ صاف ہوا کو بذریعہ استنشاق کے اندر اپنے بدن کے پہونچاتے ہین
جو ہوا کہ اونچے اور بلند مقامات سے اُنکے شہرون مین آتی ہو اسی وجہ سے یہ لوگ نرم بدن اور با محبت اور صاحب سکون ہوتے ہین
اور کد یعنی مشقت اور تعب پر انکو صبر اور برداشت نہین ہوتی - جو شہر کہ پست اور نیچے مقامات مین آباد ہین جو گہری جگہ جا پڑے ہین
جیسے کسی گڑھے اور مغاک مین کوئی گانون آباد ہو خواہ جیسے کوئی اور اندارہ مین کوئی بستی بس جائے پس بارش جاڑون کی فصل کی
انکو غرق کر دیگی اور ڈبو دیگی اسلیے کہ اونچے مقامات مین جو پانی برسیگا ایسی بستیون کو ڈبو دیگا جاڑون مین تو ان شہرون کا یہ حال
ہوگا اور گرمیون مین انکو پیاس زیادہ لگیگی پھر وہی سڑا ہوا پانی جو گڑھون مین مدت سے جمع ہو رہا ہو اسکو خواہ چھپرون کا پانی اور
تنگ جگہ کا پانی جسمین پانی پھیل نہین سکتا اور جھیل کا پانی خواہ تالاب کا جو بستہ ہو اور جاری نہین ہو سکتا ہو اُسی کو شدت مین
پیاس کے پیا کرینگے - اُتر ہری ہوا اُنپر کبھی نہ چلیگی اسلیے کہ وہ ہوا اونچے اونچے جاتی ہو - اور دکھنہری ہوا جو گرم ہو اُنپر زیادہ چلیگی - پانی
انکی گرمی کی طرف زیادہ مائل ہین لہذا بیماریان انہین زیادہ ہوا کرینگی اور قوتین اُنکی ضعیف ہونگی اور قد اُنکے کوتاہ اور چوڑے
گوشت بدن پر زیادہ پنڈلیان اُنکی چوڑی بال اُنکے سیاہ رنگ اور کالے ہونگے محنت اور تعب پر بسبب نرم اندامی کے زیادہ متحمل
ہونگے - اور جو بستی ان بستیون مین ایسی جگہ ہو جو گرمی اور حرارت شدید رکھتا ہو اُس شہر کے باشندون کے رنگ ایسے ہونگے جیسے
بیماران استسقا کے بدن کا رنگ ہوتا ہو - ہوا کے مزاج کا تغیر پہاڑون کے قرب کی وجہ سے اُسکا یہ حال ہو کہ جو شہر پہاڑ سے اُتر طرف واقع ہین
اور جنوبی سمت اُس شہر کی پہاڑ سے متصل ہو ایسے شہر سے ہوا سے جنوبی چھپ جائیگی یعنے دکھنہری کا گذر ایسی بستی مین نہوگا اور اُتر ہری

ایسے شہر سے سامنا رہیگا پس ایسے شہر کی ہوا سرد خشک ہوگی - اور حال وہان کے باشندون کا وہی ہوگا جو اُتر کے شہرون کے رہنیوالون کا
حال ہی - اور بعض شہر ایسے ہین کہ پہاڑ اُنسے اُتر طرف ہین اور وہ بستی پہاڑ کے دکھن طرف واقع ہی پس شمالی ہوا اُنسے چھپ جائیگی اور
جنوبی ہوا چلا کریگی ایسے شہرون کی ہوا گرم تر ہوگی اور جملہ حالات باشندگان کے مشابہ دکھن کے شہرون کے رہنے والون کے ہونگے -
ہوا کا تغیر شہرون مین دریا کے قرب کی وجہ سے اس طرح پر ہی کہ بعض شہرون مین اُتر طرف رہتا ہی ایسے شہر مین بخارات آب دریا کے
اُٹھکر اُتر ہری ہوا سے ملجاتے ہین اور وہی ہوا سے بخار آمیختہ اسی شہر مین گذرتی ہی پس طبیعت ہوا کی سردی اُتر ہری کی طرف
بدل جاتی ہی اور یبوست اصلی ہواے شمالی کی بھی اُسمین ہوتی ہی - اور نیز اسی طرح کبھی دریا دکھن طرف شہر کے ہوتا ہی اُسوقت ہوا
ایسے شہرون کی گرم اور تر ہوتی ہی اور حالت ایسے شہر کے باشندون کی مثل رہنے والے جنوبی شہرون کے ہوتی ہی - اب رہا تغیر ہواے
شہر کا بسبب وہان کی خاک اور مٹی کے پس جن شہرون کی مٹی اور زمین پتھریلی اور سخت ہوتی ہی جیسے سنگ خارا کی طبیعت ایسے
شہر کی طبیعت ہوا مین خشکی غالب ہوتی ہی اور دلیل اسپر یہ ہی کہ جو چشمہ پتھریلی زمین پر جاری ہین اُنکا پانی ٹھنڈا ہوتا ہی بہ نسبت
اُن چشمون کے پانی کے جو مٹیار زمین پر جاری ہین جسمین کیچڑ زیادہ ہوتی ہی - اور اگر شہر کی مٹی ایسی ہو جس سے چونا بنتا ہی اور گھانس
اُسپر جمتی ہو جیسے اوسر زمین اور ناممکن الزراعت کہتے ہین - ایسے شہر کی طبیعت ہوا گرم اور خشک ہوگی اور بدن ایسے شہر کے باشندون کے
سوکھے اور سمٹے ہوے ہونگے - اور اگر مٹی اور زمین کسی شہر کی مٹیار ہو یعنے اچھی مٹی جسمین کیچڑ ہوتی ہی اُس شہر کی ہوا کی طبیعت سرد
اور تر ہوگی - اور اگر زمین شہر کی سیاہ مٹی کی ہو اُسکے ہوا کی طبیعت گرم اور تر ہوگی - یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ بعض شہرون کی طبیعت
ایک ہی طبیعت منجملہ طبایع مذکورہ سابق کے ہوتی ہی جنکو ہواے شہر اُسی طرف بدل دیتی ہی (مطلب یہ ہی کہ تغیر سے ہوا کے وہی طبیعت پیدا
ہوتی جو اور اسباب تغیر کا منشا ہی مثلاً اگر کسی شہر کی ہوا کا مزاج گرم تر ہی اور جسقدر اور امور تغیر دینیے والے مزاج بلد کے ہین وہ بھی اُس
شہر کا مزاج گرم تر چاہتے ہین) پس طبیعت واحدہ اُسی شہر کی تمام سال یکسان رہتی ہی اور جملہ اوقات سالانہ مین اُسے تغیر نہین ہوتا -
اور علامات اہالیان شہر کے برابر اور ہموار رہتے ہین - اور اُنکی صورتین اور اُنکے اخلاق اور اُنکے رنگ سب ایک ہی طرح کے ہوتے ہین
ایسے ہی لوگون مین تُرک اور باشندگان صقالیہ اور حبش کے رہنے والے ہین کہ اُنکی صورتین سب کی ایک ہی طرح کی ہین اور اُنکے
رنگ اور اُنکے اخلاق بھی سب کے یکسان ایسے ہوتے ہین کہ اُنمین تغیر کسی طرح کا نہین ہوتا ہی - یہی حال اہالیان بلاد مشرق کا ہی
کہ پورب کے شہرون کے رہنے والے اور اُن ملکون کے باشندے جو خاص خط استوا پر رہتے ہین ان دونون کے اخلاق ایک ہی
طرح کے ہین - میری مراد یہ ہی کہ ان لوگون کے اخلاق پسندیدہ اور ہموار ہوتے ہین - اور رنگ اُنکے معتدل ہوتے ہین اور سبب اسکا
یہی ہی کہ طبیعت اُنکی منی کی ایک ہی طبیعت ہی تمام اوقات سالانہ مین بسبب اسکے کہ اُنکے مزاج مین اعتدال ہی اور غذاے معتدل کا
استعمال کرتے ہین - اور جسوقت طبیعت مٹی کی کسی شہر مین آمیختہ اُن طبیعتون سے ہو جائے جسکا اوپر بیان ہوا ہی اور اُس شہر مین
دو قسم کی طبیعت خواہ تین قسم کی طبیعت بنظر اختلاف اسباب مذکورہ کے جمع ہو جاگے اور زمانہ اور اوقات سالانہ کا اُس شہر مین اختلاف ہو
اُس شہر کے باشندون کی صورتین اور اخلاق اور رنگ بھی مختلف ہونگے اور ایک ہی طرح پر نہونگے اور نہ ایک حال پر باقی رہینگے - ازانجملہ
ایک یہ بھی صورت ہی کہ اگر زمین کسی شہر کی پہاڑی ہو یعنے پتھریلی اور وہ زمین اونچی اور بلند ہو اور پانی زیادہ رہتا ہو اُس شہر مین
زمانہ اور اوقات فصول سے اختلاف ہوگا بقدر اُسکی بلندی اور بقدر اُسکی مٹی کے اور بقدر کثرت پانی کے جو اُسمین ہی پس بدن اُس

شہر کے رہنے والون کے صحیح اور قوی اور بیماری اُنکے بدن مین بہت کم ہو اور رنگ اُنکے اچھے ہونگے اسلیے کہ ہوا سے صاف کا وہ لوگ استنشاق کرینگے
یعنے اندر کی طرف سانس کے ذریعہ سے جو ہوا اُنکے بدن مین جائیگی صاف ہوگی - اور پانی بھی اچھی قسم کا اُنکو پینا میسر ہوگا - مگر اخلاق اُنکے
وحشیانہ ہونگے کہ شدائد اور سختیون پر اُنکو صبر اور برداشت ہوگی اور تعب کا تحمل اچھی طرح کرینگے - اسلیے کہ زمین اُنکے شہرون کی پہاڑی ہو یعنی
پتھریلی ہو اور ریاضت اُنمین قوی ہوگی کہ جس سے تعب و ماندگی پیدا ہوتی ہو مراد یہ ہو کہ ریاضت قوی اُنکو کرنے کی طاقت ہوگی پس وہ
لوگ اسی سبب سے بہادر اور صاحب حملہ اور ہیبت اور صاحب شجاعت ہونگے - اور صورتین اُنکی مختلف ہونگی - اور اگر شہر کی زمین اُوسر ہو یا
اور خشکیدہ ہو اور باوجود اسکے نشیب خواہ پستی مین ہو کہ جاڑون مین اُسکو پانی بارش کے غرق کر دیا کرین اور گرمیون مین دھوپ اُسمین کی جلاتی ہو
اسی وجہ سے طبیعت ہوا کی اُس شہر مین مختلف ہوگی لہذا بدن ایسے شہر کے باشندون کے سخت اور باصلابت ہونگے اور تپلے دُبلے مگر قوی
اور کام کرنے مین اُنکے پھرتی اور چالاکی ہوگی اور غصہ اُنکا شدید اور سخت ہوگا صورتین اُنکی وحشی فصل ربیع مین اُنکی حالت بہت سے امراض کی
ہوگی یعنے فصل ربیع امراض کثیرہ اُنمین پیدا کریگی - اس سبب سے کہ جاڑون مین اُس زمین پر پانی زیادہ برستا ہو - اور صناعات
اور دستکاری مین لطف یعنے لطافت ہوگی اسلیے کہ مٹی زمین کی خشک ہو - اور اگر شہر کی زمین ہموار ہو یعنی پیداوار اُسمین کم ہوتی ہو اور ہوا
رقیق یعنی باریک ہو اور پانی اُسپر کم برستا ہو اور ہوا سے شہر بھی معتدل نہو ایسے شہر کے آدمیون کی صورتین وحشی ہونگی اور اخلاق اُنکے
خراب اور باطل اور رنگ اُنکے سیگون کچھ لوگون مین اور بعض کے رنگ سیاہی مائل ہونگے - اور اُنمین سبکی اور غضب بشدت ہوگا - اسی طرح
اگر شہر کی کچھ زمین تو پہاڑ کی خاصیت پر ہو اور کچھ صحرائی ہو یعنے جسکی نرمی اور سختی برابر ہو ایسے شہر کی ہوا مین تغیر زیادہ ہوا کریگا کہ تمام
اوقات سالانہ مین اُسکو تغیر ہوا کریگا اسلیے کہ یخ اور برف ایسے شہر کے پہاڑون مین زیادہ پیدا ہوتی ہو پس سردی ایسے شہر کے پہاڑون مین
زیادہ ہوگی - اور صحرا اور میدان مین ایسے شہرون کے برف کمتر ہوتی ہو پس پہاڑون سے پگھل پگھل کر برف کا پانی صحرا مین بہیگا اور جاری
رہیگا - اسی قیاس پر واجب ہو کہ تمام شہرون کی ہوا کے حالات سمجھے جائین جنکی طبیعتین مختلف ہون بنظر کلی اور جیسی اُنمین اسباب کے
جو مذکور ہوے - اسلیے کہ احوال اور حالات باشندگان ہر شہر اور بلاد کے اور اُنکی صورتین اور مزاج اور اُنکی بیماریان جو عارض ہوا کرتی ہین
بر طبق اختلاف طبیعت بلد اور شہر کے مختلف ہوتے ہین - پس طبیب کو لازم ہو جسوقت کسی بڑے شہر مین خواہ کسی چھوٹی بستی اور گانون مین
پہونچے اُنھین سب باتون کو ڈھونڈھ اور پوچھ کر پہلے دریافت کرلے کہ طبیعت اس شہر کی کیا ہو اور پانی اس شہر مین کیسے جاری ہین
اور کس طرح کے ہین اور یہان کے لوگ کیسی غذا کھاتے ہین - اور تدبیر اُنکے حالات مین بخوبی کرے تاکہ جملہ مایحتاج پر طبیب کو آگہی ہوجاے
کہ صحیح آدمیون کی اس شہر مین کیسی تدبیر کرنی چاہیے اور بیمارون کا علاج کیونکر کیا جائیگا - اگر امور کلیہ اور کتابی مضامین سے طبیب کو
بخوبی انکشاف حال نہو اور کسی امر مین اسکو مشکل درپیش آئے لازم ہو کہ وہان کے باشندون سے جو بات کہ پوچھنے کے قابل ہو اُسکو
پوچھے اور جو امراض کہ سال بسال اُنکو عارض ہوتے ہین اُن لوگون سے پوچھ پوچھ کر معلوم کرے - اسلیے کہ بہت سے شہر ایسے ہین
کہ وہان کے باشندون کو وہی معروف اور مشہور بیماریان عارض ہوا کرتی ہین جو ہر ایک فصل کے واسطے ہر شہر کے رہنے والون کے
لکھی گئی ہین لہذا اکثر جو امراض اُنکو عارض ہوتے ہین اُنمین خطرہ ہلاکت کا نہین ہوتا ہو یا کمتر ہوتا ہو بہ نسبت اور امراض کے - جو بے وقت
عارض ہوتے ہین - اگرچہ وہ امراض فصلی در اصل صعب اور بدشواری علاج پذیر ہون پھر بھی خطرہ اُنمین بنظر طبیعت بلد کے کمتر ہوتا ہو
اور بقراط نے بھی اسی وجہ سے کہا ہو کہ بیماریان جو خاص کسی شہر سے ہین اُنکا پیدا ہونا اُسی شہر مین کم خطرناک ہو بہ نسبت غریب امراض

یعنے بہ نسبت اُن بیماریون کے جنکا پیدا ہونا اُن شہرون مین بر اطبیعت اہل کے عجیب اور غریب ہو کہ اُنکی طبیعت سے دور تر ہو۔ طبیب پر واجب ہے کہ اس امر کے دریافت کرنے سے درگذر نہ کرے اور نہ تمام اُن امور کی تحقیقات سے درگذر کرے جنکو ہمنے اوپر لکھا ہے۔ تاکہ علاج کرنا طبیب کو ہر ایک صورت پر آسان ہو جسقدر ہمنے بیان کر دیا ہے اُسمین کفایت ہے اُسکے واسطے جسکا ارادہ ہر شہر کی ہوا کے مزاج کی شناخت کا ہو۔

باب دسوان تغیر ہوا کا بخارات کی وجہ سے

تغیر ہوا کی وجہ سے بخارات ہوا کا اس طرح سے ہوتا ہے۔ کہ اگر زیادہ آمد و شد خواہ سکونت آدمی کی ایسے مقامات مین ہو جسمین گندے نالے اور حشرات ہون اور گندہ پانی اور سڑے ہوئے گھاس کی جڑی بوٹیان اور بساند سے درخت لگے ہون۔ اور نشست ایسے مقام پر کرے جو گہرا ہو جیسے خندق وغیرہ خواہ ایسے گھر جنمین عفونت اور بدبو رہتی ہو خواہ بدرو کی جگہ۔ الغرض جتنے مقام بدبو ہین اور جہان کی ہوا متعفن ہو جاتی ہے اور گھر جاتی ہے پس ایسے مقامات کے لوگ زیادہ بیمار رہتے ہین اور تمہارے عفونت مین زیادہ مبتلا ہوتے ہین اور یہ امراض اُنمین زیادہ پیدا ہوتے ہین۔ اور رنگ اُنکے بدن کے متغیر زردی مائل ہوتے ہین۔ غذا اُنکی بخوبی نہین پچتی اسلیے کہ اُسکے پانی مین عفونت آمیختہ ہوتی ہے۔ قوی بھی ان لوگون کے ضعیف ہوتے ہین۔ اعضاے بدنی اُنکے ڈھیلے اور مسترخی ہوتے ہین۔ یہی مجمل بیان اُس ہوا کا ہے جو کہ اعتدال سے خارج ہوا اور اُسکی کیفیت معتدل نہو اسکو جاننا چاہیے۔

باب گیارھوان اُس ہوا کا بیان جو بنظر اپنے جوہر اصلی کے اعتدال سے خارج ہوا ہو اور وبائی ہو گئی ہو

ہوا کا اپنے جوہر ذات مین اعتدال سے خارج ہونا اُسکے یہ معنی ہین کہ اپنے جوہر ذاتی اور اپنی جملہ کیفیات مین خرابی اور عفونت کی طرف بدل جائے کہ ایسے تغیر اور استحالے سے ہوا کے آدمیون مین امراض اور اعراض ردی اور خراب بہت سے ایک ہی حال اور ایک ہی وقت مین پیدا ہون۔ اور یہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ ایک ہی بدن مین ایک مرض کے پیدا ہونے سے بہت سے اعراض ردی یعنے مہلک عارض ہو جائین۔ جیسے کہ اختلاط ذہن یعنے ذہن کا پریشان ہو جانا اور طرح طرح کے درد کا ہونا اور پسینا زیادہ نکلنا اطراف یعنے ہاتھ پانون وغیرہ کا سرد ہو جانا اور سینہ مین گرمی کا ہونا زبان کا سوکھ جانا منھ مین بدبو کا آ جانا پیاس کا زیادہ لگنا شراسیف یعنی پسلیون کے سرے جو پیٹ مین پیڑو کے قریب ہین اُنکے نیچے تمدد اور کھنچاو کا پیدا ہونا اور صفراوی قے ہونی اور صفراوی دست آنے اور ریاح کا زیادہ پیدا ہونا۔ پیشاب کا رنگ خراب ہوکر کبھی زرد رنگ کا اور کبھی سیاہ رنگ کا اور کبھی پتلا پیشاب اور کبھی گاڑھا کسی وقت پیشاب مین چھلکے اور کبھی سیاہ رنگ کے ٹکڑے اور لختے پیشاب مین برآمد ہوتے یا اور خراب اعراض جنکا نام امراض وافدہ رکھا جاتا ہے اُنکا پیدا ہونا۔ اور ان امراض کو امراض وافدہ اسواسطے کہتے ہین کہ ایک ہی زمانہ مین بہت سے آدمیون کو لاحق ہوتے ہین۔ اور سبب اسکا یہ ہے کہ جس سبب سے یہ امراض وافدہ پیدا ہوتے ہین وہ سبب عام اور مشترک ہے یعنے وہ ہوا جو ہمارے بدن کے گرد بھری ہوئی ہے جسوقت اسکا استحالہ اور تغیر اپنی حالت اصلی سے ہو جائے اور اسی ہوا کا جوہر خراب ہو جائے۔ ہوا کے جوہر کی خرابی اور اُسکا استحالہ دو سبب سے ہوتا ہے۔ ایک تو بسبب موضع کے یعنے بسبب شہر اور جگہ کے۔ دوسرے بسبب وقت کے اوقات سالانہ سے۔ موضع کی وجہ سے تغیر ہوا کا یا تو بسبب اُن بخارات کے ہوتا ہے جو بخارات پھل اور درختون کی کثرت سے اُسوقت اُٹھتے ہین جسوقت وہ متعفن ہو جائین اور سڑ جائین پھر اُس سے بخارات خراب اُٹھکر ہواے موجود سے ملجائینگے۔ یا اُن بخارات سے جو خندق سے اُٹھتے ہین۔ یا اُن بخارات سے

جو سڑے ہوے پانی سے گڑھون کے اُٹھتے ہین - یا کوڑا اور میلا شہر کا جو گھوڑے وغیرہ پڑا رہجاتا ہو اُس سے بخارات اُٹھتے ہین - یا جہان بہت
لاشین اور مرے ہوے جانور پڑے ہون جیسے مرگھٹ خواہ قتلگاہ یا جانورون کے ذبح کرنے کی جگہ وغیرہ جو شہر مین ہو - یا کوئی لڑائی
ایسی ہوئی ہو جسمین بہت سے آدمی مارے گئے ہون خواہ کسی وجہ سے چارپائے وغیرہ کی موت زیادہ ہوئی ہو - پھر جبکہ ہوا سے وبائی پیدا ہوئی ہو تو اُس وقت سے مردار
اجسام سے خراب بخارات اُٹھتے ہین جو ہوا سے ملجاتے ہین اور ہوا جوہر بخارات سے مکدر ہی بخارات کی خرابی کی طرف بدل جاتی ہو اور اسی کی کیفیت کی طرف
پلٹ جاتی ہو - اسی ہوا کو آدمی استنشاق کرتے ہین یعنی اندر کی طرف بروقت سانس لینے کے کھینچتے ہین لہذا اُنہین امراض ردی اور مہلک زیادہ ہوتے ہین
جیسے وہ موت جو ایک مرتبہ ساکنان شہر الثینیہ کو عارض ہوئی تھی اسی طرح کی جیفہ اور مردون کی بدبو اور سڑایند سے جو اُنکے دماغ مین حبشہ کے
مردون کی لاشون کے سڑ جانے سے ہو چکی تھی - جوہر ہوا کا صحیح تغیر بنظر اوقات اور زمانہ ہاے فصول کے - وہ اس طرح سے ہو کہ کوئی وقت
یا کوئی فصل اپنی طبیعی اور اصلی حالت سے بدل جائے - مثلاً جاڑے کی فصل گرم خشک ہو جائے اور پانی اُسمین نہ برسے - یا گرمی کی فصل مین زیادہ
مینھ برسے - اور ربیع کی فصل سرد خشک ہو جائے جیسے طبیعت فصل خریف کی ہوتی ہو - یا خریف کی طبیعت گرم اور تر ہو جائے - کہ ایسے تغیرات
فصل سے موت اور وبا اور طاعون کے اقسام اور ریح یعنے ہواے بد اور جدری یعنے چیچک اور گرم قسم کی تپ اس سے پیدا ہوتی ہین جنکے تابع
خراب اور مہلک بیماریان وغیرہ ایسی ہوتی ہین جو قتال اور گذشتہ ہین - اور یہ سب میری مراد اس سب سے اوقات سالانہ کا تغیر ہو کہ بہت
سبب ہو منجملہ اسباب تغیر ہوا کے اور ہوا کے جوہر اصلی بدلنے کے اسباب مین سے - جیسے کہ شہر اقرانون کے باشندون کو عارض ہوا تھا کہ وہان کی
ہوا مین حرارت اور رطوبت آگئی تھی او تمام فصل صیف مین بارش ہی تھی لہذا اُنپر وبا پیدا کیا تھا جیسے کہ بقراط نے کتاب ابیذیمیا مین لکھا ہو اور ہمنے
اُسکو گذشتہ باب مین بیان بھی کر دیا ہو - اسی طرح ہر ایک فصل سالانہ فصلون مین سے جب اپنی طبیعی حالت سے بدل جاتی ہو - اور خصوصاً جب
ہوا صیف کی طبیعت مثل طبیعت ہواے شتا کے ہو جائے یعنے گرمیون مین جاڑون کی سی حالت پیدا ہو اور پانی بہت برسے اور دکھنہی ہوا
چلے پس ضرور وبا اُس جگہ پیدا ہوگی جہان کی ہوا ایسی متغیر ہو گئی ہو کہ گرمی کے جاڑے ہو گئے - پس آدمیون کو گرم اور مہلک تپین اور طاعون کے
اقسام اور دیگر امراض وبائی عارض ہونگے - تا اینکہ چوپایون کو بھی آفات اور خراب بیماریان عارض ہونگی - اور یہ بات بسبب اسی کے ہوگی کہ
اخلاط اور ارواح اُنکے بدن کے خرابی کی طرف مستحیل ہونگے اور اُنمین فساد آجائیگا - اور بیشتر یہ خرابی نباتات مین بھی پڑ جاتی ہو اور درخت بھی
اسی خرابی مین بگڑ جاتے ہین - تا اینکہ گھانس اور جڑی بوٹی وہان کی زرد رنگ ہو جاتی ہین - اور درختون پر ایک چیز گاڑھی اور چپکتی ہوئی
ایسی دکھائی پڑتی ہو جیسے شیرہ انگور یا سوکھی چیز جیسے غبار پتون وغیرہ پر پڑ گیا ہو - اور پھلون کا رنگ بھی متغیر ہو جاتا ہو اور جوہر اور جرم
اصلی پھلون کا بھی خراب ہو جاتا ہو - یہان تک کہ جو شخص اُن پھلون کو کھالے اُسے بھی امراض ردی اور مہلک عارض ہون - مگر اس
بات کا جاننا درکار ہو کہ یہ وبائی امراض اور امراض ردی ان میوون کی فقط خرابی ہوا کی وجہ سے نہین عارض ہوتے ہین بلکہ پہلے یہ امراض اُنھی کو
لاحق ہوتے ہین جنکے بدن مین خراب اخلاط پہلے سے جمع ہون اور فاسد ہو رہے ہون اور مستعد اور آمادہ قبول کرنے پر اُسی فعل کے ہون جنکو
ہوا خراب کرتی ہو اور جنمین یہ ہوا اثر اپنا کرتی ہو - اسکا بیان یہ ہو کہ آدمی جب ہوا کو بذریعہ سانس لینے کے اندر جسم کے پہونچاتا ہو اور اُسکے بدن
مین یہ ہوا وارد ہوتی ہو ارواح اور اخلاط موجودہ بدن کو جو اُسی بدن مین خراب ہو رہے ہین بطرف اپنی طبیعت خراب کے بآسانی بدل دیتی ہو اسلیے
کہ ہوا اور اخلاط وغیرہ مین خرابی کی وجہ سے مشاکلت اور مشابہت ہو - پس اسی وقت امراض ردی اور مہلک پیدا ہونگے - اسلیے کہ جو بدن
ایسے ہین کہ اُنمین فضول نہون - اور یہ وہ بدن ہین کہ صاحبان بدن اپنے حفظ صحت کے اعلے درجہ کی تدبیر کرتے ہون اور جو مناسب انکے

واجب تدبیر حفظ صحت کی ہو اُسی کا لحاظ رکھتے ہوں اور امراض سے یہ بدن سلیم رہتے ہوں - چنانچہ ہمنے اسکا بیان اوپر کر دیا ہے - اور اسی طرح وہ بدن جنکا مزاج ضد اور مخالف مزاج ہوا سے وبائی کے ہو کہ ایسے بدن کو کچھ خرابی ایسے تغیر سے ہوا کے عارض نہو گی بلکہ یہ دونون جنس اوبدن کی قسم دوم جنکی طبیعت ضد مقابل ہوا تغیر یافتہ پر ہوا ایسے وقت نہایت اچھی حالت پر ہونگے اور اسکا سبب یہ ہے کہ مزاج ان بدنون کا ہوا کے خراب کے مزاج پر غالب ہوتا ہے ایسے وقت مین - اور جو خرابی ہوا سے ردی کی ہے اُسکو مزاج ان بدنون کا توڑ دیتا ہے اور مٹا دیتا ہے - اور اگر یہ بات صحیح ہوتی پس ہر وقت ہوا کی خرابی کے تمام آدمی بیمار ہو جانے اور زمانہ وبا مین اُسی شہر کے سب آدمی مرجاتے - جالینوس نے کتاب حمیات مین کہا ہے - یہ بات ممکن نہین ہے کہ کسی بدن مین کوئی سبب اسباب سے عمل کرے بدون اسکے کہ وہ بدن پہلے سے مستعد اور آمادہ اسی اثر اور فعل سبب خاص کا ہو - اور اگر یہ بات صحیح ہوتی پس جو شخص دھوپ مین دیر تک ٹھہرتا اور وہ دھوپ گرمیون کی ہوتی غرض تعب جسکو زیادہ ہوتا یا غصہ اور غضب کسیکو آتا پس ضرور اُسکو تپ آجاتی - اور ہر آئینہ تمام آدمی بر وقت گرمی پڑنے کے جاڑون مین خواہ آدمیون مین مرجاتے - مگر صحیح یہی بات ہے کہ زیادہ سوکد کرنے والی امراض کی پیدایش مین وہی استعداد مرضی ہے جو پہلے سے بدن مین قبول آفت کے ہوتی ہے بقراط کا حال یہ ہے کہ امراض عام کو جو بسبب خراب ہونے ہوا کے عموماً پیدا ہوتے ہین اُنکا نام امراض وافدہ رکھتا ہے - یہ نام تو مجملی طور سے ہے اور تفصیل اُسکی یہ ہے کہ جو مرض خرابی ہوا سے ایسا پیدا ہو کہ مرگ اُس سے پیدا ہوتی ہو اُسکا نام موتانے رکھتا ہے - اور جو مرض خرابی ہوا سے ایسا پیدا ہو کہ سلامت جان کی اُسمین رہے اُسکا نام امراض وافدہ رکھتا ہے - اور جو مرض ان امراض سے ایسا ہو کہ بعض شہر کے آدمی اُس مرض مین گرفتار ہوتے ہون اور بعض شہر سے اُسکو خصوصیت نہو اُنکا امراض بلدیہ نام رکھتا ہے - یہی مناسب بیان وبائی ہوا کا ہے جسکو ہمنے لکھا ہے اور یہ آخری کلام ہمارا ہوا ے وبائی مین ہے

باب بارھوان ریاضت کا بیان اور جو فعل ہر ایک صنف ریاضت بدن انسان مین کرتے ہین

جب ہمنے قسم اول امور غیر طبیعیہ کے بیان کر دیے اور وہ بیان یہی تھا کہ ہم حال اُس ہوا کا بیان کرین جو ہمارے بدن کے ارد گرد ہے - اب ہم شروع کرتے ہین امور غیر طبیعی کے دوسری قسم کے بیان مین - اور وہ نظر کرنا ہے حرکت اور سکون کے حالات پر - اور پہلے ہم حالات حرکت کے لکھتے ہین - حرکت کی دو جنس ہین - ایک جنس حرکت نفس کی اور اُنکو اعراض نفسانی کہتے ہین اور اسکا بیان ہم آئندہ کسی باب مین کرینگے دوسری جنس حرکت بدن کی ہے اسی کا نام ریاضت ہے - اب ہم کہتے ہین کہ حرکات بدن کی یا معتدل ہین یا معتدل سے زیادہ اور کبھی کم ہوتی ہین معتدل حرکت بدن مین باعتدال گرمی پیدا کرتی ہے - اور اگر اعتدال سے بڑھ جائے اور وہ زیادتی متوسط ہو یعنے حد افراط پر نہ پہونچی ہو یا تھوڑی سی زیادتی ہو اعتدال سے ایسی حرکت بدن کو گرم کر دیگی اور بدن کی حرارت بڑھا دیگی جسقدر زیادتی حرکت کو حد اعتدال پر ہو - کبھی یہی حرکت جفاف اور خشکی بھی پیدا کرتی ہے بسبب اسکے کہ بدن کی رطوبت غریزی اور اصلی کو بھی تحلیل کر دیتی ہے - اور اگر اسی حرکت مین افراط ہو یہانتک کہ مقدار حاجت سے زیادہ ہو جائے بدن مین سردی پیدا کریگی بسبب اسکے کہ حرارت غریزی کی تحلیل اسکی افراط سے بکثرت ہو جاتی ہے اور یہی حرکت برودت اور رطوبت کو بدن مین اور طرح سے بھی پیدا کرتی ہے - اور اُسکی یہ صورت ہے کہ جب رگون مین بدن کے خواہ اور ایسے اعضاے بدنی مین (جنکا کچھ زیادہ رتبہ نہین ہے یعنے وہ اعضاے رئیسہ یا قریب برتبہ اعضاے رئیسہ کے نہین ہین) بلغم کی مقدار کثیر ہو پس حرکت ایسے وقت اگر زیادہ ہو جائے اُس فضلہ بلغمی کو جو بستہ ہو رہا ہے پگھلا دیگی پس یہ فضلہ پگھل کر بہیگا اور بہ سبب بہنے کے بعض عضو شریف تک پہنچیگا اور جسوقت یہ عضو شریف ضعیف ہو جائیگا پس اُسی عضو شریف کو یہ فضلہ سرد کر دیگا اور اسکے سرد ہونے سے تمام بدن سرد ہو جائیگا

سے ہو جائیگی اور تحصیل صحت پیدا ہو جائیگی - ریاضت کی حاجت یعنی حرکت جسمانی کرنے کی حاجت منظر تین منفعتون کے ہے - ایک منفعت تو
یہ ہے کہ بدن کی حرارت غریزی اور اصلی کو جنبش اور تیزی دلائی جائے اور اسی حرارت مین نمو اور بالیدگی پیدا کیجائے اور اسی حرارت مین زیادتی کیجائے
تاکہ بسبب اسی ازدیاد کے بدن غذا اور غذا کو جلدی ہضم کرنے پر قادر ہوجائے اور اعضاے بدنی اپنی غذا کو بوجہ ہضم ہوجانے کے قبول کرین
اور جسقدر فضلہ غذا سے بچ رہین وہ لطیف ہون - دوسری منفعت یہ ہے کہ منفذ ہائے مذکورہ کی ریاضت ... تحلیل کر دیا کرے اور جتنے منافذ
اور راہین بدن مین ہین انکا فضول سے تنقیہ اور صفائی ہوتی رہے - و مسام بدن کے کھلجایا کرین - تیسری منفعت اعضا کو سختی
صلابت کرنے اور اعضا کو قوی کرنے کی ہے بسبب اسکے کہ ریاضت کرنے مین ایک عضو دوسرے سے ٹکراتا ہے اور ایک کو دوسرے کی رگڑ لگتی
ہے قوی ہوکر اپنے اپنے خاص افعال پر قادر ہوجاتا ہے اور قبول آفات سے دور ہوجاتا ہے - اقسام اور اصناف حرکت بدن کے دو ہین
ایک حرکت عام اور دوسری حرکت خاص - عام حرکت وہ ہے جو بنظر قصد اولی کسی عمل اور کام کاج کے واسطے کیجاتی ہے مراد یہ ہے کہ مقصود اصلی
اس حرکت سے کوئی کام اور دھندا ہوتا ہے اور ریاضت اس سے مقصود نہین ہوتی ہے - ایسی حرکت کو ریاضت بالعرض کہنا چاہیے یعنی اصل
وہ کام ہے مگر اسکی تبعیت سے ریاضت بھی ہوجاتی ہے - اور یہ عام حرکت کوئی قسم سخت قوی ہوتی ہے جیسے حمالی کا کام جو آدمی بارکش کھاریا
ایسا پیشہ ... خواہ بیلدار ... کام کر دے کے - یا معمارون کے کام ... عمارت مین خواہ لوہارون کے کام وزنی گھن اٹھا کر مارنے
... کے پیشے کے واسطے وغیرہ وغیرہ - اور بہت سے کام جنمین تعب اور مشقت پیدا ہوتی ہے - اور بعض قسم حرکت عام کی قوی نہین ہے جیسے
تجارت کے پیشہ اور لین دین کا کام اور قاصدی کا پیشہ آمد و رفت کی غرض سے - اور وعدہ داری کے مقدمات لڑانے اور جھگڑے
بکھیڑے پھیلانے - خواہ چھوٹے چھوٹے اور بکا صنائع اور نازک پیشہ جیسے درزی کا پیشہ اور کپڑے سینے کا پیشہ خواہ دو لی دوزی یا
خراب اور دستار سینے کا پیشہ اور کاتب کا پیشہ اور تزاولیف لینے بنانے کا پیشہ کہ یہ سب پیشہ ایسے ہین جنمین اکثر اعضا سے بدنی حرکت کرتے ہین
لیکن حرکت خاص یہ وہی ریاضت کی حرکت ہے جسکے استعمال کا حکم طبیب لوگ دیتے ہین - ریاضت کی حرکت کی دو قسمین ہین - ایک قسم وہ ہے
کہ اپنے بدن کو خود آپ ہی حرکت دیتا ہے - اور اسکی حد انتہائی یہی ہے کہ سانس جلدی جلدی چلنے لگے - ایک قسم ریاضت کی وہ ہے کہ آدمی کے
بدن کو کوئی دوسرا آدمی حرکت دے - جس ریاضت مین آدمی اپنے بدن کو آپ ہی حرکت دیتا ہے اسمین یہ دو قسمین ہین ایک وہ جسمین تمام
بدن کو حرکت ہوتی ہے جیسے کشتی لڑنا اور میدان مین دوڑنا اور بڑے بڑے گیند کو ... یا چھوٹے گیند سے کھیلنا اور گھوڑے کی سواری کے
... عالی پر چڑھنا اور چھوٹے یا بڑے ... وغیرہ ... کھینچنا اور ایک ... کو ... کر چلنا اور ... اور بھاری پتھر خواہ مال کا اٹھانا خواہ
ستون اور لٹھے کا اٹھانا یا پھینکنا دبانا - اور بعض قسم ریاضت کی وہ ہے جسمین بعض اعضاے بدن کو حرکت ہوتی ہے یا فقط ہاتھون کو حرکت ہو
جیسے پتھر کو ہاتھ سے اونچا کرنا خواہ بلی اور ستون کو خواہ پنجہ کشی اور کلائی لڑانے یا ... خواہ ستار اور قانون وغیرہ باجون کو مضراب
یا انگلی سے بجانا ڈھول اور طبلہ بجانا - یا فقط پاؤن کو حرکت ہو جیسے کودنا خواہ لنگری کھینچنا یا دم لمبے لمبے ڈگ رکھنے جسمین دونون ہاتھ بیچ سے
الگ رہین اور ہلنے نہ پاوین - یا اونچی دیوار وغیرہ پر بیٹھ کر پاؤن لٹکا دے اور پاؤن کو ہلایا کرے - یا فقط سینہ کو حرکت ہو خواہ فقط جھکنے جیسے
خمیدہ ہونا خواہ چت لیٹنا یا قد اور قامت کو بار بار سیدھا اور دراز کرنا - بعض قسم سے فقط آلات تنفس مین حرکت ہوتی ہے اور آواز کے آلات
جیسے زیادہ دم کھینچنا اور قرات لیے حروف کو اپنے اپنے مخارج سے ادا کرنا - خواہ نیچے اونچے طرح طرح کے سُر بھرنا اور آواز لگانی یا اور قسم کی حرکات
جنسے آدمی خود اپنے اعضا سے بدن کی ریاضت کرتا ہے - وہ ریاضت جسمین دوسرا شخص کسی آدمی کے اعضا کو حرکت دیتا ہے جیسے ہاتھون سے

خواہ رومال وغیرہ سے بدن کی مالش کرلی یا تمام اعضاے بدن کی یا کسی ایک ہی عضو کی جسکا بیان آگے آتا ہی - ہاتھوں سے میانہ اور
معتدل مالش کا خواہ رومال وغیرہ سے ایسے ہی مالش کا خاصہ یہ ہی کہ بدن کو سردی سے جو استحصاف اور ٹھہرجانا پیدا ہوا ہو اسکو نفع پہونچتا ہی اور
ماندگی جو بدن میں آگئی ہو اور سستی جو ہو اور کھجلی سے نفع ملتا ہی - اور اُسکے اعضا مین تقویت ہوتی ہی اور اکثر آثار اور نشانات جو کہ جلد بدن مین
لگ گئے ہون جیسے چھیپ یعنے سیاہ اور سپید جلدی نشان اور کلف یعنی چھائین اُنکو بھی نفع ہوتا ہی - افعال ہر ایک صنف حرکات مذکورہ کے اور نیز
مالش کے مختلف ہونیکا اختلاف تین طرح سے حاصل ہوتا ہی - ایک تو بسبب کیفیت حرکت کے اور دوسرے مقدار حرکت سے اور تیسرے سرعت
اور بطوء یعنے جلدی اور دیر سے حرکت ہونے ... سے - کیفیت کی وجہ سے اختلاف کی یہ صورت ہی کہ حرکت یا تو قوی اور سخت ہوگی یا ضعیف
ہوگی یا معتدل - قوی حرکت یا تو خود اپنی طبیعت کی رو سے قوی ہو مراد یہ ہی کہ بدون قوت کرنے کے وہ حرکت پیدا نہو سکے جیسے بھاری بوجھ
اُٹھانے کی حرکت یا سخت زمین پہاڑ وغیرہ کھودنے کی حرکت اور کُشتی لڑنے کی حرکت جو زور آور آپسمین لڑین خواہ لٹھ اور پتھر کو ندھالی اُٹھانا مین
خواہ زور سے لات مارنے اور بنگی دینے خواہ گھوڑ دوڑ کی سواری اور پیادہ تیز روی اور دوڑنے کی حرکت کہ یہ سب اقسام بدون زور کے پیدا
نہیں ہوتے - یا در اصل تو قوی نہوں مگر جو شخص اُن حرکات کو کرے عمداً اُسمین زور اور طاقت کرتا ہو جیسے ڈھول بجانا کہ یہ بھی ممکن ہی کہ
آدمی آہستہ آہستہ بجائے خواہ اور قسم کی ضعیف حرکتین - اسلیے کہ بعض حرکات اپنی طبیعت کی رو سے ضعیف ہین جیسے گھوڑے کی سواری
بدون دوڑانے کے خواہ جھولے اور ہنڈولے مین بیٹھنا اور ... خواہ تانت کا اُنگلی یا مضراب سے بجانا خواہ لکھنا اور پڑھنا وغیرہ -
اور بعض اقسام ریاضت ایسے ہین کہ قوت او ضعف دونون طرح سے ہوسکتے ہین - جیسے پیادہ چلنا ممکن ہی کہ آہستہ آہستہ اور تھوڑا تھوڑا
چلے اور یہ ہوسکتا ہی کہ دوڑ کر چلے اور شرط لگا کر دوڑے - اور جیسے مالش بدن کی کہ آہستہ سے ہوتی ہی اور زور سے بھی کرسکتے ہین - اسی طرح
حرکات معتدل کہ بعض تو براہ طبیعت کے معتدل ہین جیسے میانہ قسم کی سواری گھوڑے پر اور گیند او کرہ اور طبقات یعنی تختہ گونے شطرنج
جسکو میر یا کھیلنے سے ترجمہ کرسکتے ہین اور ناچنا او جلد چلنا - اسی مین وہ بھی ریاضت ہی کہ میانہ طور سے استعمال کیجائے جیسے آہستہ
آہستہ تالیاں بجانی اور آہستہ آہستہ ڈھول بجانا اور میانہ طور سے آواز لگانی وغیرہ وغیرہ جو انھین حرکات سے مشابہ ہو کہ اُنمین نرمی او
ضعف سے استعمال کرنا ممکن ہو اور بقوت بھی اُسکا استعمال ہوسکے - حرکات قوی کا یہ اثر ہی کہ بدن کو گرم کردیتی ہین اور بدن مین خشکی پیدا
کرتی ہین اور بدن کو سخت اور باصلابت کرتی ہین اور بدن مین قوت پیدا کرتی ہین - اور اسی سے یہ ہوتا ہی کہ سخت مالش بدن کی بمنزلہ حرکت
قوی کے ہی اور یہ کہ ایسی مالش بدن کو قوی کرتی ہی اور اُسکو سخت کردیتی ہی اور بدن کو لاغر اور دُبلا کردیتی ہی اور شدید اور درشت کردیتی ہی
حد یعنے انتہاے درجہ حرکت قوی کا وہی ہی کہ جسمین آدمی متواتر اور پیہم سانس لینے لگے اور بڑی بڑی سانس اُسکی ہوجاے - اور اُسکے
بدن سے بہت سا پسینا جاری ہوجائے - بعض قسم کی قوی مالش اور درشت ایسی ہی کہ فقط مالش ہی کرنے سے بدن لاغر ہوجاتا ہی بعد اُسکے
پھول گیا ہو ضعیف حرکات بدن مین ضعیف گرمی پیدا کرتے ہین اور بدن مین خشکی نہین پیدا کرتے ہین - بعض قسم مالش نرم اور دلک کی
وہ ہی جس سے ہر عضو بدن پھول اُٹھتا ہی اور کسی کا انتفاخ اُسمین آجاتا ہی اور یہ بھی ہوتا ہی کہ ایسی مالش سے بدن کے اعضا مین سُرخی آنی
شروع ہوجاتی ہی - معتدل حرکات جو قوت او ضعف مین درمیانی ہون بدن کی اُسمین گرمی بھی پیدا کرتی ہین اور خشکی بھی اور سختی او صلابت بھی
مگر ... باعتدال ہوتے ہین - معتدل حرکات کی انتہا یہ ہی کہ اُنمین سانس کی آمد مین جلدی شروع ہو اور سانس بڑی بھی ہونے لگے
اور پسینے کی آمد ہوجائے کہ مسام سے باہر تو آجائے مگر بہ نہ نکلے - اور مالش معتدل کی حد یہ ہی کہ معتدل درجہ کی مالش ہو اسقدر کہ بدن خوب

حرکات ہمراہ حرکات معتدل ہر قسم کے جمع ہون وہی فعل کرینگے جو حرکت معتدل کا فعل ہے - اور یہی کیفیت دلک یعنی مالش کی ہے اسلیے کہ مالش کے افعال بھی تین طرح سے مختلف ہوتے ہین - ایک تو براہ کیفیت کے - دوسرے براہ مقدار - اور تیسرے بنظر جلدی اور سستی کے - اور اسکی وجہ یہ ہے کہ سخت مالش بمنزلہ حرکت قوی کے ہے کہ ڈھیلے بدن کو مستحکم کرتی ہے اور اسکو سخت کرتی ہے اور اسکو لاغر اور دبلا کرتی ہے اور جو کچھ اُسی بدن سے متحلل ہوتا ہے اسکو منع کرتی ہے - اور نرم مالش بجاے حرکت ضعیف کے ہے کہ سخت بدن کو نرم اور ڈھیلا کرتی ہے اور اسکے مسامات کو کھول دیتی ہے اور اسکو کسیقدر بھیگا دیتی ہے اور گوشت اسکا بڑھا دیتی ہے - اور جو مالش کہ سختی اور نرمی مین معتدل اور میانہ ہو بمنزلہ حرکت معتدل کے ہے جو قوت اور ضعف مین معتدل ہو ایسی مالش بدن کو سخت کرتی ہے اور اسکو قوی کرتی ہے اور اسکے گوشت کو زیادہ کرتی ہے - دلک یعنی مالش جو بکثرت ہو بدن مین خشکی پیدا کرتی ہے اور اُسمین نقصان اور کمی پیدا کرتی ہے - اور تھوڑی سی مالش وہی فعل کرتی ہے جسکو نرم مالش کرتی ہے اور معتدل مالش کثرت اور قلت مین وہی فعل کرتی ہے جسکو مالش معتدل نرمی اور سختی کی کرتی ہے - اسی طرح جلدی سے مالش کرنی اور دیر دیر مالش کرنی اور بکثرت ہمراہ کمی کے - ترکیب اسکے اقسام مرکبہ بھی اُنسے ہی پیدا ہونگے جسقدر حرکت کے اوپر لکھے گئے اور فعل ہر ایک قسم کا وہی ہوگا جو اقسام حرکت کا بیان ہوچکا - کبھی اختلاف حرکت کا بدن مین اس طرح سے ہوتا ہے - اور وہ اختلاف عادت اور خوگر ہونگی ہی سے اور مثلاً یہ ہے جیسے کہ آدمی لوہار ہو خواہ بھٹی وغیرہ کے روشن کرنے کا پیشہ کرتا ہو یا ایسا ہو کہ پیشہ جنمین آگ کے سامنے بیٹھنا پڑتا ہو - اور خشک کر دیتے ہین - یا ایسکہ حمام مین رہنے کا خوگر ہو جیسے حمامی اس بدن کو گرم اور تر کردیگا یا ماہی گیر اور ملاح ہو پس بدن کو یہ پیشہ سرد اور تر کردیگا - یا یادامی اور حریار کا پیشہ کرتا ہو کہ صحرائی جانورون کا شکار کرتا ہے یا کاشتکار ہے کہ لوے جوتنے کا پیشہ کرتا ہے کہ یہ پیشہ بدن کو سرد اور خشک کردیگا - طبیب کو مناسب ہے کہ اچھی طرح سے تحقیق کرے اسوقت کہ جب یہ پیشے دورہ خواہ دیار کسی شخص مین یکجا ہون کہ اب ایسے شخص کی کونسی طبیعت پیدا ہوگی اور جسوقت ان پیشہ وردن مین حرکات کو ترکیب دالکے مرکب اقسام جمع ہوجائین کہ اب اسکا کیا اثر ہوگا - اسلیے کہ ہمنے جدا جدا ہر ایک قسم حرکت اور ہر ایک پیشہ کی طبیعت بیان کردی ہے - پس اسی طریقہ پر فعل حرکت کا بدن مین ہوتا ہے - سکون یعنی حرکت نہ کرنا اور دعت یعنے آرام کرنا یہ دونون ایک ہی نوع اور قسم ہین - اور بدن مین انکا اثر یہ ہے کہ برودت اور رطوبت اور بلغم زیادہ پیدا کرتے ہین اور فضول بدن کی تحلیل کمتر ہوتی ہے - اور کبھی سکون اور دعت سے کسی اور وجہ سے بدن مین گرمی بھی پیدا ہوتی ہے - اسکی توضیح یہ ہے کہ جو بدن ایسا ہو کہ اُسپر سوءِ مزاج گرم یعنے خراب حالی سے گرمی آگئی ہو اور اسی بدن سے بخار گرم دخانی کی تحلیل ہوتی ہو اور حرکت معتدل کرنے سے اسی بدن کا گرم فضلہ باسانی تحلیل پاتا ہو - ایسا بدن اگر تن آسانی اور آرام اور سکون ہر وقت اختیار کریگا یہی بخار گرم جو اسکی حرکت معتدل سے تحلیل پاتا تھا اب بستہ اور محتقن ہوجائیگا اور بہت سی مقدار اسکے بدن مین فراہم ہوکر ایسی حرارت پیدا کریگی جو تپ کی قسم سے ہوگی - خصوصاً اگر ایسی آرام طلبی کے وقت ہواے محیط بدن بھی سے وہو اسکو اچھی طرح جاننا چاہیے -

باب تیرھوان استحمام یعنی نہانے کے افعال کے بیان مین

جو شخص ترتیب استعمال امور غیر طبیعی کا ارادہ کرے یعنی جسکو تعلیم افعال ان امور کی ترتیب منظور ہو اسپر واجب ہے کہ بعد بیان امور گذشتہ کے استحمام یعنے نہانے کے افعال کو بھی بیان کرے - اگرچہ استحمام استفراغات کے اقسام مین داخل ہے مراد یہ ہے کہ بدن سے جو اشیا خارج ہوتے ہین انہین استحمام بھی داخل ہے - استحمام کا استعمال صحیح آدمی بعد ریاضت کے دو واسطے کرتے ہین کہ جسقدر فضلہ ریاضت سے تحلیل نہوا ہو وہ بھی بذریعہ استحمام کے نکلجائے - اور جسقدر خشکی حرارت نے پیدا کی ہے اسمین ترطیب ہوجائے - اور جتنا چرک اور میل جو بخارات بدن سے

بروقت نکلنے بخار رنگ کے جلد میں رہجاتا ہے وہ بھی چھوٹ جاتے سیاہ جو غبار اور خاک کی دھول بروقت ریاضت کرنے کے بدن پر پڑتا ہے وہ بھی نہانے سے دھو جائے - بہت اچھا وقت نہانے کا صحیح آدمیوں کے واسطے بغرض حفظ صحت کے یہ ہے کہ بعد ریاضت اور قبل غذا کے نہائیں - اسکا سبب یہ ہے کہ استحمام ریاضت سے پہلے فضول بدن کو اندر گھسا دیتا ہے اور وہ فضول جو غیر مندفع ہوتے ہیں اسکا یہ مطلب ہے کہ چونکہ قبل ریاضت کے غذا سے بدن بخوبی ہضم ہو کر جزو بدن نہیں ہوتی لہذا اسی غذا کے فضول کا نفوذ اندر ہوجاتا ہے اگر قبل ریاضت کے استحمام کیا جائے - اور جو فضول ہضم ہو کر مسامات کی راہ سے نکلنے پر آمادہ ہوتے ہیں انکو استحمام پھیلا کر ایسی کیفیت پر کر دیتا ہے کہ بعض عضو پر انکی ریزش ہوجاتی ہے پس اسی عضو میں کوئی مرض پیدا ہوجاتا ہے - اسی واسطے مناسب نہیں ہے کہ کوئی آدمی بعد غذا کھانے کے نہائے - اسلیے کہ نہانے سے آدمی سر میں بہت سے فضول بھر جاتے ہیں اور غذا بے ہضم ہوئے نیچے اترآتی ہے پس مجاری غذا میں یعنی [illegible] سے غذا [illegible] بدن کے تمام میں پہنچتی ہے انمیں سدے پڑ جاتے ہیں - اور جب بہت دنوں یونہیں نہایا کرے کہ ادھر غذا کھائے اور [illegible] کہ نہانے لگا اسی سے استسقا پیدا ہوجاتا ہے - اور بعض لوگوں کو ایسے وقت نہانا ایسی بیماریوں سے نجات دیتا ہے خواہ جسکو ایسے وقت نہانا مفید ہے کہ قبل ریاضت یا بعد غذا نہایا کریں یہ وہی لوگ ہیں جنکے بدن ڈھیلے اور پلپلے ہوں اور مسامات انکے بدن کے خوب کھلے ہوئے ہوں - اسلیے کہ فضول ان لوگوں کے بدن کے آسانی زیادہ تحلیل پاجاتے ہیں - اور ایسے لوگ ریاضت کی برداشت اور استحمام کا تحمل نہیں کر سکتے - اسلیے کہ استحمام انکو ضعف لاتا ہے - اور اکثر آدمیوں ایسے ہیں کہ [illegible] جس وقت وہ حمام میں داخل ہوں قبل غذا کے [illegible] پس انکو حاجت اسکی ہوتی ہے کہ حمام میں داخل ہونے سے پہلے تھوڑی سی غذا [illegible] مرطوب کھا لیا کریں - سوا [illegible] انکے اور لوگ [illegible] واجب ہے کہ بعد غذا کے استحمام سے پرہیز کریں استحمام اور نہانا بعد ریاضت اور قبل غذا کے اسکی سنت صحیح آدمیوں کو [illegible] ہے اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ ایسے نہانے سے بدن کی ترطیب ہوتی ہے اور اعضا میں تری آجاتی ہے - اور حرارت غریزی کو قوت ہوتی ہے اور ہضم کی [illegible] پیدا ہوتی ہے اور [illegible] دور ہوجاتی ہے - اور مسامات بدن کے کھل جاتے ہیں - اور فضول کا استفراغ ہوجاتا ہے [illegible] بدن میں [illegible] پیدا ہوتا ہے اور ریاح کی تحلیل ہوجاتی ہے - یہ حالات معتدل صحیح آدمیوں کے تھے - اب رہے بیمار وہ لوگ استعمال استحمام یعنی نہانے کا اسقدر [illegible] کی انکو احتیاج ہے - اور حاجت مختلف ہے یا تو [illegible] استفراغ لینے - اسواسطے نکالنے کسی [illegible] کے [illegible] یا بدن کے مزاج کو گرم کرنا یا سرد کرنا خواہ [illegible] پیدا کرنی - یا کسی مزاج کی اپنی موجودہ حالت پر حفاظت کرنی - اور ان فوائد کے ہمراہ یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ سوکھی کھجلی اور تر کھجلی کو نفع اسلیے پہونچتا ہے کہ جلد بدن سے اخراج فضول کا ہوجاتا ہے اور جتنے اعضا تشنج ہو رہے ہیں یعنی کھنچ رہے ہیں انکو بسبب ترطیب اور تحلیل کے نرمی آجاتی ہے - اور نزلے کے تمام اور زکام میں نضج یعنے پختگی آتی ہے بسبب گرمی پہونچنے کے اور بسبب تحلیل کے جو نہانے سے پیدا ہوتی ہے - اور اگر پیشاب آنے میں دشواری ہو بسہولت پیشاب آجاتا ہے بشرطیکہ یہ دشواری بوجہ برودت کے ہو - اور قولنج وغیرہ دیگر امراض کو بھی نفع پہونچتا ہے - اور اگر دواے مسہل کے پینے سے زیادہ دست آتے ہوں نہانے سے بند ہوجاتے ہیں - اور ان فوائد کے علاوہ اور بھی بہت سے فوائد ہیں جنکو ہم بروقت بیان امراض کے لکھینگے جنہیں حاجت نہانے کی بنظر علاج کے ہے - جالینوس نے کہا ہے کہ جو استفراغ یعنے خلط کا بدن سے نکلنا بذریعہ استحمام خواہ نہانے ہوتا ہے اور بذریعہ ریاضت کے وہ فقط خلط رقیق کا اخراج ہے اور خلط رقیق بھی وہی جو کہ جلد بدن کے قریب پہونچ گئی ہے اور مستعد اور آمادہ خروج یعنے نکلنے پر خود بخود ہو رہی ہے - لیکن جو اخلاط اور کیموسات یعنے غذا سے ہضم شدہ ہضم سوم کے غلیظ اور گاڑھے ہوں انکا اخراج بذریعہ ریاضت اور استحمام کے نہیں ہوتا ہے بلکہ ایسے غلیظ اخلاط کو ریاضت کرنے اور نہانے سے بہت بڑا ضرر پہونچتا ہے اگر وہ اخلاط پختہ نہ ہوگئے ہوں اور

انہین سحاے غلاظت کے لطافت نہ آگئی ہو۔ اب حمام کی یہ کیفیت ہے کہ حمام بدن مین تغیر تین وجہون سے کرتا ہے۔ ایک تو بسبب اپنی ہوا کے
دوسرے بسبب اپنے اس پانی کے جو بدن پر بطور تریڑہ کے گرایا جاتا ہے۔ تیسرے بسبب کیفیت استعمال اسی آب حمام کے۔ ہواے
حمام کی تین قسمین ہین۔ ایک تو ہوا بیت اول کی یعنے پہلا درجہ بیرونی اور اس درجے کی ہوا فاتر ہے یعنی شیر گرم ہے اسکا اثر بدن مین کیقدر
گرمی کا نہین ہوتا ہے۔ دوسرا گھر اور درجہ حمام کا اسکی ہوا متوسط درجہ پر گرم ہے جو کسیقدر گرمی بدن کو پہونچاتی ہے اور کسیقدر قلیل فضول بدن کی بھی تحلیل
کرتی ہے۔ تیسرے ہواے درجہ سوم اور تیسرے گھر کے حمام سے وہ حرارت قوی رکھتی ہے اور گرمی بدن کو بقوت پہونچاتی ہے اور زیادہ تحلیل فضول بدنی کی
کرتی ہے اور فضول کو نکال دیتی ہے۔ نہانے کا اثر یا حمام کرنے کا فعل اس تیسرے درجہ کی ہوا کی راہ سے دو وجہون سے مختلف ہوتا ہے۔
ایک تو بالطبع اور اصالۃً دوسرے بالعرض یعنے بلا اصالت فعل اصلی اور طبیعی تو یہ ہے کہ اگر حمام کے اس درجہ مین دیر تک نہ ٹھہرے اور تھوڑا ٹھہرے
تھوڑی سی مقدار پسینہ کی برآمد ہوگی جس سے گرمی اور رطوبت بدن کی پیدا ہوگی اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جو رطوبت اندر بدن کے ہے جسوقت اسکو
ہواے حمام نے ظاہر جلد کی طرف کھینچا اور جلد تک پہونچایا مگر زیادہ نکلنے نہ پائی پس اعضاے بدنی کو تر کردیگی اور جسقدر اعضا ظاہر بدن کے ہین
خواہ انکے قریب کے اعضا سب تر ہوجاینگے اور مسامات بھی کھلجائینگے۔ اور جسقدر اختلاف اعضاے مذکورہ مین خشکی اور تری کا تھا سب
کمی بیشی دور ہوکر یکسان رطوبت سب مین آجائیگی۔ اور اگر اسی درجہ حمام مین زیادہ ٹھہرین تا اینکہ پسینا بہت نکلجاے یہی ہوا بدن کو
گرم بھی کردیگی اور خشک بھی کردیگی گرم کردینا تو بسبب ہواے گرم کے ہے اور خشکی پیدا کرنے کا سبب یہ ہے کہ رطوبات بدنی پسینہ کے ذریعے سے
بہت خارج ہوجائینگے۔ اور اگر اس سے بھی زیادہ ٹھہرے کہ حد افراط کو پہونچ جائے اور پسینہ بھی بحد افراط خارج ہو بدن مین سردی اور خشکی
پیدا کریگی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ حرارت غریزی کی تحلیل ہوجائیگی اور رطوبات بدن کے بقوت نکلینگے لہذا قوت حیوانی ساقط ہوکر غشی پیدا ہوگی
پھر اب بھی اگر اور ٹھہرا رہیگا رطوبت بدن کی نکلتے نکلتے بالکل فنا ہوجائیگی اور حرارت غریزی سرد ہوجائیگی بلکہ بجھ جائیگی اور وہ آدمی مرجائیگا
یہ فعل اصلی اور طبیعی ہواے حمام کا تھا۔ اب رہا وہ فعل جو بالعرض یہ ہوا کرتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی آدمی کے بدن مین اخلاط صفراوی بھرے ہون
اور پختہ بھی ہون (اور ضرور انکی موجودگی سے بدن مین گرمی ہوتی ہے) اسوقت ہواے حمام سے جب پسینہ ہوکر یہ اخلاط خارج ہونگے بدن مین
سردی پیدا کریگی اور یہ سردی بالعرض پیدا ہوگی جیسے تپہاے صفراوی جنکو غب خالص کہتے ہین ایسی تپ مین اگر حمام کرایا جائے یہی
فائدہ تبرید بدن کا بالعرض ہوتا ہے۔ کبھی بدن کی تبرید عارضی ہواے حمام اور طرح سے بھی کرتی ہے اسکا حال یہ ہے کہ اگر بدن مین اخلاط خام
بھرے ہون یہی اخلاط گرمی سے ہواے حمام کے پگھل کر کسی عضو پر گرینگے اور اسی عضو مین سدہ پیدا کرینگے اور سدون کے پیدا ہونے سے
روح گرم کی آمد اس عضو مین بند ہوجائیگی لہذا سردی اسی عضو مین باین وجہ پیدا ہوگی کہ ہواے گرم کا نکلنا اسی عضو سے ممنوع ہوگیا۔
کبھی بعض اعضا مین اخلاط صفراوی بھرے ہوتے ہین اور یہی اخلاط پگھل کر ایک عضو سے دوسرے عضو تک گرتے ہین تا اینکہ گرتے گرتے
معدہ تک پہونچتے ہین اسی وجہ سے غشی پیدا ہوتی ہے۔ بیشتر بعض اعضا مین خراب اور فاسد اخلاط ہوتے ہین اور پگھل کر ہواے حمام کی
وجہ سے ریزش کرتے ہین اور اچھے اور جید اخلاط سے ملجاتے ہین اور بوجہ آمیزش کے اچھے اخلاط کو بھی خراب کردیتے ہین اور مقدار خلط خراب کی
بڑھا دیتے ہین اسلیے کہ اخلاط جید بھی خراب ہوجاتے ہین۔ اسی واسطے جن لوگون کے بدن مین امتلاے اخلاط یعنی انکے بدن مین اخلاط
بھرے ہون کچھ اچھے اور کچھ برے انکو مناسب نہین ہے کہ استحمام یعنے حمام مین نہانے کا استعمال کرین اور استفراغ اور صفائی بدن سے پہلے
حمام کا استعمال کرین اور ان اخلاط موجودہ مین نضج اور پختگی دے لین۔ اور یہی سبب ہے کہ جو لوگ ورم کے امراض خواہ بثورون مین یا تخمہ

اقسام مین گرفتار ہین انکو ان امر مین استحمام کی ممانعت کی گئی ہی - میری مراد یہ ہی کہ نضج مادہ سے پہلے استعمال کرنا حمام کا اُنکو ممنوع ہی -
حمام اپنے پانی کے ذریعہ سے جو فعل بدن مین کرتا ہی اسکی یہ صورت ہی کہ پانی یا تو میٹھا ہی یا میٹھا نہین ہی - پھر آب شیرین بھی یا تو گرم ہی یا سرد ہی میٹھا پانی اور
گرم کا یہ اثر ہی کہ اگر اسکی حرارت قوی ہو اسکے استعمال سے تسخین یعنی گرمی اور تری بدن مین پیدا ہوتی ہی اور مسام بدن کے کھل جاتے مین اور کبھی عارضی طور سے
ایسے پانی کا استعمال سردی بھی پیدا کرتا ہی بسبب اسکے کہ حرارت غریزی کو اور خلط صعرا ازی کو خارج کرتا ہی - اور ایسے پانی کے استعمال مین بہت سی خوبیان
ہین جنکو بقراط نے کتاب فصول مین لکھا ہی - وہ یہ ہین کہ مواد کی تحلیل کرتا ہی اور درد کے اقسام مین سکون پیدا کرتا ہی - اور فضول بدن کو
خارج کر دیتا ہی - اور اعضاے بدنی کو رطوبت پاکیزہ اور اچھی حاصل ہوتی ہی - اخلاط مین نضج اور پختگی آجاتی ہی - جلد بدن کی نرم ہو جاتی ہی
اور جو اعضا کہ جلد کے قریب ہین وہ بھی نرم ہو جاتے ہین اور جلد کو باریک کر دیتا ہی - ریاح جو اعضا مین محتقن ہون یعنی گھٹ رہے ہون
اُنکی تحلیل ہو جاتی ہی - نیند پیدا کرتا ہی - نافض یعنے لرزہ کے ضرر خواہ ایذا کو توڑ ڈالتا ہی اور تشنج اور تمدد لیسے اینٹھنا اور کھنچنا جو بدن مین
عارض ہوتا ہو اسکی ایذا بھی دور ہو جاتی ہی - سر گرانی اور درد جو اعضاے سر مین عارض ہو اسکو دور کر دیتا ہی - دھوپ کی گرمی سے
جو احتراق اور خشکی سر مین پیدا ہوئی ہو اسکو دور کرتا ہی - ہڈیون کا ٹوٹنا جسکو ہڑ پھوٹن کہتے ہین خصوصاً اُن ہڈیون کا درد جو گوشت سے
خالی ہین اسکو بھی نفع کرتا ہی - اور مردون کو اور عورتون کو اور سر مین اور عمر کے آدمی کو فائدہ کرتا ہی - یہی فوائد ہین جنکو بقراط نے
بیان کیا ہی - جس وقت گرم پانی میٹھا غذا سے پہلے استعمال کیا جائے اور غذاے سابق اچھی طرح ہضم ہو چکی ہو ترطیب بدن کی کریگا اور
فضول غذاے ہضم شدہ کے تحلیل کریگا اور بقیہ غذا کو معدہ سے اور آنتون سے نیچے اُتار دیگا اور حرارت غریزی کو قوی کر دیگا - اور
اگر تھوڑی سی غذا کھانے کے بعد استعمال کیا جائے بدن کی ترطیب اچھی رطوبت سے کریگا اور بدن کو تر و تازہ اور فربہ کر دیگا - اور اگر یہی
پانی زیادہ گرم ہو اسکا فعل بدن کے گرم کرنے مین زیادہ اور قوی ہوگا اور ترطیب بھی اُسکی کم ہوگی - اور اگر پانی مین گرمی تھوڑی سی ہوگی
بدن مین تھوڑی سی گرمی اور ترطیب زیادہ پیدا کریگا - اور اگر غذا کھانے کے بعد اسکا استعمال کیا جائے بجوبی وہ غذا ہضم نہوگی اور بلغم
اور رطوبت اور فضول غلیظ اور مجاری غذا مین سدہ پیدا کریگا - اسکا سبب یہ ہی کہ طعام ایسے وقت معدہ سے جگر اور تمام اعضا مین
ناپختہ اُتر آئیگا - اور جو غذا ناپختہ رہے اور اعضا مین پہونچ جائے وہی بلغم بنجاتی ہی - اسلیے کہ بلغم اُسی غذا کا نام ہی جو کہ آدھی پختہ
ہوئی ہو - بقراط نے کتاب فصول مین بیان کیا ہی کہ جو شخص ہمیشہ گرم پانی سے نہانے کا استعمال کرتا رہے خصوصاً کہ اُسکی گرمی
زیادہ ہو ایسا گرم پانی کا استعمال مندرجہ ذیل کے ضرر پیدا کریگا - گوشت کو گھلا دیتا ہی اور پٹھہ کو ڈھیلا کرتا ہی اور ذہن کو خراب کرتا ہی
اور سیلان خون یعنی خون کا بدن سے باہر نکلنا پیدا کرتا ہی اور غشی بھی اُس سے عارض ہوتی ہی - اور کبھی ہمراہ غشی کے موت بھی واقع ہوتی ہی
لیکن بقراط نے اپنی اُس کتاب مین جو امراض حارہ یعنے گرم بیماریون کے بیان مین لکھی ہی اُسمین بقراط نے استحمام یعنے حمام کرنے سے
اُس شخص کو منع کیا ہی جسکو قبض طبیعت اور کھل کر پاخانہ نہ آتا ہو اور یہ ممانعت اُس وقت تک کی ہی جب تک اُسکی آنتین ثقل براز سے
پاک نہو جائین یعنے فضلہ براز کا آنتون سے دفع نہو جائے - اور جسکی طبیعت بوجہ بحران کے نرم ہو مراد یہ ہی کہ بحران اُسکا بذریعہ اسہال
ہوا ہو یا ہونے کے قریب ہو ایسے شخص کو حمام کرنے سے منع کیا ہی اسلیے کہ حمام کرنے سے دست بند ہو جاتے ہین اسواسطے
کہ حمام کرنے سے مادہ اندرونی ظاہر بدن کی طرف کھنچتا ہی - پس ایسے بیمار کو ناگوار حالت کا سامنا (یعنے جذب حمام مخالف جذب
بحران اسہالی کے ہوکر ایذا پیدا کریگا) - اور جس شخص کی طبیعت ضعیف ہو اسکو بھی حمام کرنے سے بقراط نے منع کیا ہی اسلیے کہ

حمام کرنے سے اُسکے ضعف مین زیادتی ہوگی - اسی طرح جسکو کسی قسم کا کرب اور قے ہونے کا گمان ہو اُسکو بھی حمام کرنے سے منع کیا ہے تا کہ ان
لوگون کی قوتین ساقط ہو جائین اور غشی عارض نہو جائے - اور جس شخص کے فم معدہ یعنی معدہ کے منھ مین صفرا جمع ہوتا ہو اُسکو بھی حمام سے
منع کیا ہے تا کہ اُسکو غش نہ آجائے - لیکن جو لوگ نکسیر کے مرض مین گرفتار ہون اور اتنا خون اُنکا نکل چکا ہو کہ اب اُسی مین کفایت ہے
اُسکو بھی حمام کرنے سے بقراط منع کرتا ہے - ہان اگر رعاف ناقص ہو اور اتنی نکسیر جاری نہوئی ہو جسمین کفایت ہوتی ہے اور بمقدار حاجت کے
کم ہو اُسکو مناسب ہے کہ حمام کا استعمال کرے - بقراط نے کہا ہے کہ احتیاج نکسیر جاری ہونے کی ہو اور ابھی اُسکی نکسیر جاری نہو اُسکو سزاوار ہے
کہ حمام مین نہائے سرد پانی اور میٹھا اُس سے نہانے کی یہ صورت ہے کہ بدن کی تبرید اور ترطیب ہوتی ہے یعنی سردی اور تری بدن مین پیدا
ہوتی ہے اور کبھی عارضی حرارت بھی اس سے پیدا ہوتی ہے جسوقت سرد پانی کے نہانے سے مسام بدن کے بند ہو جاتے ہین اور حرارت غریزی
اندر بدن کے گھٹ جائے - اسیواسطے بعد غذا کے تھوڑے پانی سے نہانا بخوبی ہضم غذا پر معین ہوتا ہے کبھی سرد پانی مین نہانے کے
افعال بنظر سحنہ بدن یعنے بنظر رنگ بدن اور اندازہ بدن کے فربہی اور لاغری کی وجہ سے اور بنظر سن اور وقت موجود کے مختلف ہوتے ہین -
سحنہ کی نظر سے تو یون اختلاف ہوتا ہے کہ اگر بدن آدمی کا فربہ اور موٹا ہو اور سن اور عمر اُسکی منتہائے جوانی کے ہو اور وقت موجود فصل
گرمیون کی ہو ایسا آدمی اگر سرد پانی سے نہائے اُسکی حرارت غریزی کی قوت بڑھ جائیگی اور اعضائے بدن کی قوت بھی زیادہ ہوگی
اور خوبی استمرا یعنے غذا کے ہضم کی بھی بڑھیگی - او مناسب ہے کہ پہلے بدن کی مالش اسقدر کرے کہ مسامات کھل جائین اور قوت آب سردی
اعضا تک پہونچے - اور اگر دبلا بدن ہو اور گوشت بدن پر کم ہو اور عمر اور وقت بھی ہو یعنی عمر اُسکی منتہائے جوانی کی ہو اور فصل گرمیون کی
ایسے آدمی کے سرد پانی سے نہانے کی سردی اندر بدن کے پہونچ جائیگی اور اسقدر سردی بدن کو پہونچیگی کہ اعضائے شریف تک پہونچ جائیگی
پس حرارت غریزی اُسی بدن کی فرو ہو کر بجھ جائیگی پس اُس شخص کو وہی کیفیت عارض ہوگی جو کہ سانپ کے اقسام کو جاڑون مین عارض
ہوتی ہے کہ ٹھٹھر جاتے ہین اور اسکا سبب یہ ہے کہ سردی سانپون کے اندرونی اعضا تک پہونچ جاتی ہے اسلیے کہ گوشت اُنکے بدن مین کم ہوتا ہے
پس اسی وجہ سے یہ اپنی جگہ پر ٹھٹھر کر رہ جاتے ہین اور ہل نہین سکتے - تا اینکہ اکثر اوقات جاڑون مین آدمی سانپ کو اپنے ہاتھ مین
پکڑ لیتا ہے اور یہ اسکو ضرر نہین پہونچاتے - یہی بات اُس شخص کو عارض ہوگی جو لاغر اندام اور دبلا پتلا ہو اور سرد پانی سے نہائے -
اسیطرح کبھی سرد پانی سے نہانا اُس شخص کو بھی مضر ہے جو شیخ اور بڈھا ہو خواہ جاڑون کے دنون مین کوئی آدمی نہائے - بقراط نے کہا ہے
کہ جو کوئی ہمیشہ آب سرد سے نہاتا ہو اُسکو امور مندرجہ ذیل سے ضرر پہونچیگا - کہ اُسکو تشنج اور تمدد یعنے ہاتھ پانون وغیرہ کا کھنچنا اور اعضائے
بدن کا سیاہ ہو جانا اور لرزہ جیسے ہے اور تپ بھی ہو عارض ہوگی - پھر بقراط نے کہا کہ آب سرد سے نہانا اُس تشنج کو فائدہ بھی کرتا ہے جو امتلائے
بدن سے پیدا ہوا ہو بشرطیکہ مریض جوان آدمی ہو اور گوشت اُسکے بدن کا اچھا ہو اور درمیانی مہینہ مین فصل صیف کے نہاتا ہو اور سرد
پانی اُسپر ڈالا گیا ہو یعنی غوطہ سے نہ نہائے - اور سبب اسکا یہ ہے کہ حرارت غریزی اندر کی طرف چلی جاتی ہے لہذا جس خلط سے تشنج پیدا ہوا ہے
اُسمین لطافت پیدا ہو کر تشنج مٹ جاتا ہے - اور جو ورم گرم کہ مائل بطرف حمرت کے ہون یا اینکہ ورم حمرہ کی طرف اُنکا میلان ہو اُنکو بھی
نفع پہونچتا ہے - اور جو وجع مفاصل یعنے جوڑون کا درد بسبب حرارت کے پیدا ہوا ہو اُسکو بھی نفع ہوتا ہے - اور جس جگہ سے بدن مین خون
نکلتا ہو اگر سرد پانی قریب اُسی عضو کے ڈالین خون کا نکلنا بند ہو جائیگا مگر خاص مقام بر آمد خون پر نہ ڈالین اسکا سبب یہ ہے کہ جسوقت
اُس جگہ کو یا اُس مقام کے سرد ہو جائے جہان سے خون نکل رہا ہے اور اُسی گرد پیش کی جگہ کو پانی کی سردی پہونچے تکاثف پیدا ہوگا یعنے

وہ مقام ٹھٹھر جائیگا اور اینٹھ جائیگا اور اُسکے مسامات بند ہو جائینگے اور خون وہاں کا منجمد اور بستہ ہو جائیگا اور اسی وجہ سے خون کی آمد
رُک جائیگی - سزاوار ہی اور مناسب ہی کہ آب سرد کے نہانے سے بعد جماع کے احتراز کریں اور بعد تعب اور مشقت کے بھی پرہیز کریں اور بعد
ہیضہ کے بھی - مگر اینکہ ہیضہ بہت زیادہ بڑھ جائے کہ اُسوقت سرد پانی سے نہانا نفع کرتا ہی - بہت سی بیداری کے بعد بھی اور قی کرنے کے بعد
اور بعد پینے دوا کے دست آور خواہ دوائے مسہل کے سرد پانی سے نہانا چاہیے اسلیے کہ یہ سب اوقات نہانے کے خراب ہین - جو نہانا کہ ایکہی
سے نہو بس اگر ایک قسم کا پانی جو میٹھا نہو اُس سے نہانا بدن مین خشکی پیدا کرتا ہی - اور اگر استحمام خواہ نہانا نمکین اور شور پانی سے ہو اور
اُسکو گرم بھی کیا ہو بدن مین گرمی اور خشکی پیدا کریگا اور جو رطوبتین کہ معدہ اور سینہ سے کھنچتی ہین اُنکو نفع کرتا ہی جس پانی مین اثر
گندھک کا ہی اُس سے نہانا گرمی اور خشکی پیدا کرتا ہی اور جو درد کے اقسام پٹھہ مین ہون بوجہ رطوبت کے اُنکو نفع کرتا ہی - اسی طرح وہ پانی
جسمین اثر نفط یعنے رال کے اقسام کا ہو وہ بھی ایسا ہی فائدہ کرتا ہی جسمین لوہے کا اثر ہو خواہ اُس پانی مین لوہا بجھایا ہو یا لوہے کے
معدن کا پانی ہو ایسے پانی سے نہانا معدہ اور تلی کو فائدہ کرتا ہی اور گرمی خشکی پیدا کرتا ہی جس پانی مین اثر پھٹکری کا ہو اُس سے نہانا
سردی اور خشکی پیدا کرتا ہی اور روانی بلغم کو روکتا ہی - انھین وجوہ سے نہانے اور استحمام کے فعل بدن مین مختلف ہوتے ہین - اب رہا
اختلاف نہانے کے اثر کا بنظر کیفیت استعمال کے یعنے بنظر اختلاف طریقہ نہانے کے - اُسکی یہ صورت ہی کہ ایک نہانا تو وہ ہی جسکے ہمراہ مالش بھی کی
ہوتی ہی اور پھر مالش بھی کبھی روغن سے ہی اور کبھی بدون روغن کے - اور سادہ مالش بلا روغن اگر بہ نرمی ہو اس سے تحلیل اور پگھلانا مواد بدنی
اور بدن کا ڈھیلا کرنا اور مسامات بدن کو کشادہ کرنا پیدا ہوتا ہی - اور اگر مالش بلا روغن زور زور سے ہو رطوبت کی تحلیل کردیگی اور اُسکو
بالکل فنا کردیگی اور گوشت کو سخت کریگی اور اُسمین تکثیف پیدا کریگی کہ اُسی گوشت کے اجزا اکٹھا ہو جائینگے - اور اگر یہی مالش معتدل اور درمیانی
درجہ مین سختی اور نرمی کے ہو خون کو بدن کے اندر سے باہر کی طرف کشش کریگی اور ظاہری اعضا کی طرف خون کو لا کر اُنمین گرمی اور تری
پیدا کریگی - اور اگر مالش کے ہمراہ تیل بھی ملایا جائے اور وہ تیل سرد ہو جیسے روغن بنفشہ، روغن گل وغیرہ ایسے نہانے اور مالش سے
فضول کی تحلیل ہوگی اور بدن ڈھیلا ہو جائیگا اور رطوبت بدن اور کشادگی مسامات مین پیدا ہوگی - اور گرم تیل کی مالش کرکے نہانے سے
بدن مین گرمی اور تحلیل قوی پیدا ہوگی - اسی وجہ سے اگر تپ کے اُن بیمارون کے بدن کی مالش کیجائے جنکے اُس خلط کا نضج ہوگیا ہی جس
خلط سے یہ تپ عارض ہوتی ہی کہ یہی مالش برودت بالعرض پیدا کرتی ہی - اسلیے کہ اُنکے بدن کی مالش تحلیل مادہ کی زیادہ کرتی ہی اور جو مادہ
متعفن ہوگیا ہی اُسکو نکال دیتی ہی - اگر تیل لگانے کا استعمال بدون مالش کے کیا جائے بلکہ تیل کو فقط چپڑ دین یہ فعل مسامات بدن کو بند کرتا ہی
اور جو چیز قابل تحلیل پانے کے ہو اُسکے تحلیل کو منع کردیتا ہی - پھر اگر یہی تیل بعد نہانے خواہ حمام کرنے کے چپڑا جائے حرارت غریزی کو اندر بدن کے
محفوظ کرتا ہی اور اُسی حرارت کو تحلیل ہو جانے سے روکتا ہی لہذا بدن کو گرم کرتا ہی اور اگر تیل بدن مین بعد نہانے کے آب گرم شیرین سے
لگایا جائے بدن مین گرمی اور تری پیدا کرتا ہی اسلیے کہ آب گرم اندر مسامات کے حرارت کو محفوظ رکھتا ہی اور اُسکو تحلل سے منع کرتا ہی اور
اگر تیل لگانا بعد سرد پانی سے نہانے کے ہو اس سے تبرید اور ترطیب اسی وجہ سے پیدا ہوگی

باب چودھواں مجملی بیان غذاؤن کا ہی

جو چیز کھانے پینے مین آتی ہی جسوقت کہ بدن پر وارد ہو یا تو اُسکی یہ صورت ہوگی کہ پہلے قوت بدنی اُسکو متغیر کردے مراد یہ ہی کہ جو قوت
مغیرہ بدن مین از قسم ہاضمہ وغیرہ کے ہی پہلے اُسی کھائی اور پی ہوئی چیز کو اپنی صورت وغیرہ سے بدل کر دوسری صورت اُسکی کردے

بعد ازان وہی دوا اسکی حرارت کو متغیر کرے اور بدن کے مزاج کو اپنے مزاج کی طرف پلٹ دے۔ ایسی چیز کو دوائے مطلق کہتے ہین جیسے
عاقرقرحا اور تخم کسیل یعنے سونٹھ وغیرہ۔ اور اسکے سبب یہ ہو کہ ایسے دوا کی قوت مساوی قوت بدن کے ہو۔ یا اینکہ جو شی کھائی جائے وہ تو بدن کو
متغیر کردے اور بدن کو قدرت اسکی نہو کہ اسپر غالب آئے اور اُسے متغیر کردے اسکو دوائے قتال یعنے زہر قاتل کہتے ہین۔ اور یہ بات ایسی دوا کے
اسوجہ سے ہوئی کہ اسکی طبیعت بدن کی طبیعت سے زیادہ قوی ہو اور یہ دوا ضد مخالف بدن کی ہو اپنے تمام اجزاے جوہری مین یعنی تمام اجزا
اصلی اسی دوا کے ضد مخالف بدن کے ہین۔ اور ہم ان دونون طرح کی دواؤن کو یعنی دوائے مطلق اور دوائے قتال کا ذکر اُسوقت کرینگے جسوقت ہم
مفرد دواؤن کی طبیعتون کو بیان کرینگے۔ تیسری قسم کھانے پینے کی چیزون کی یہ ہو کہ پہلے تو وہ شی بدن کو متغیر کردے پھر بدن اُسپر غالب آئے
اور اُسکو متغیر کرے اور اُسی چیز کو اپنی طبیعت کی طرف بدل دے اور ایسی کھائی ہوئی چیز کو غذا دوائی کہتے ہین جیسے کاہو کا ساگ اور آب جو
اور پیاز اور لہسن۔ اور چوتھی صورت یہ ہو کہ وہ شی بدن کو تغیر نہ دے بلکہ بدن ہی اُسکو متغیر کرے اور اُس شی کو اپنی طبیعت کی طرف پھیر دے ایسی
چیز کو غذا کہتے ہین۔ اور اسکا سبب یہ ہو کہ طبیعت ایسی خوردنی چیز کی مشاکل اور مشابہ طبیعت بدن کے ہو اور ملازم یعنے چسپان طبیعت بدنی سے ہو
اور ہم انھین دونون قسمون کا حال اور انھین کی طبیعتون کا بیان یہان کرنا چاہتے ہین اور جو حاجت انکی طرف ہو اور جو فعل کہ انکے ہر ایک صنف
اور قسم سے بدن مین ہوتا ہو اُسکو اس مقام پر لکھتے ہین۔ اب ہم کہتے ہین کہ چونکہ مطلق حیوان اور جاندار کے بدن کی شان سے
یہ بات ہو کہ اُسکے جوہر بدن کی تحلیل ہمیشہ ہوا کرتی ہو عام اس سے کہ وہ حیوان ناطق ہو یعنی انسان خواہ ناطق نہو جیسے اور حیوانات۔ اور اسکے
اجزاے جوہری کی تحلیل اسوجہ سے ہوتی ہو کہ حرارت غریزی اور اصلی حرارت جو اندر بدن کے ہو وہ اُسکو ہمیشہ گھُلایا کرتی ہو اور ہواے خارجی گرم
جو ایسے بدن کی ملاقات کرتی رہتی ہو وہ بھی اسکی تحلیل کرتی ہو۔ اور یہ تحلیل بھی دو قسم کی ہوتی ہو یا تو خفی اور پوشیدہ تحلیل جیسے وہ تحلیل جو بذریعہ
انفاس کے یعنے بذریعہ چھیڑنے اور جگانے حرارت غریزی کے ہوتی ہو جو نظر نہین آتی۔ یا ایسی تحلیل جو ظاہر حس پر ہوتی ہو جیسے تھوک اور رینٹھ اور پسینہ اور
پیشاب اور پاخانہ وغیرہ (کہ یہ فضول بدن کے اندر سے نکلتے ہین اور بدن کے اجزا ہوکر پھر جدا ہوجاتے ہین اور اسی کو تحلیل کہتے ہین) جب
ہمیشہ تحلیل ہوتی ہو لہذا طبیعت بدنی محتاج ایک ایسے مادہ کی خارج بدن سے ہوتی یعنے باہر سے ایک ایسی شی اندر بدن کے پہونچانے کی طبیعت کو حاجت
ہوئی کہ جو کچھ بدن سے تحلیل ہوکر کم ہوگیا ہو اُسکی جگہ یہ چیز قائم مقام اور خلیفہ جانشین رہے اور بدن مضمحل نہونے پائے اور گھٹتے گھٹتے خراب اور
بیکار یعنی فاسد نہوجائے پھر اگر یہی چیز یعنے غذا بدن پر قدر تحلل سے زیادہ وارد ہو یعنے جسقدر اجزا بدن کے تحلل ہوگئے ہون اُس سے مقدار مین
زیادہ یہ چیز بدن کے اندر پہونچائی جائے بدن کی مقدار کو بڑھائیگی اور اعضاے بدنی مین نمو اور بالیدگی پیدا ہوگی اور فربہی اُنمین پیدا کریگی
جیسے فربہی ان لوگون کے بدن مین پیدا ہوتی ہو جو زمانہ نشوا اور فزودنی اور طیاری کے سن مین ہون۔ اور اگر یہی غذا اجزاے تحلیل شدہ کی مقدار سے
کم بدن پر وارد ہو بدن کے اجزا مین کمی پیدا ہوگی اور لاغری آجائیگی جیسے لاغری بیماران دق اور سل کے بدن مین آجاتی ہو۔ اور اگر یہی غذا
برابر اُسی مقدار کے بدن پر وارد ہو جتنی مقدار بدن کی تحلیل ہوئی ہو اُسوقت بدن اپنی اصلی حالت پر باقی رہیگا نہ گھٹیگا اور نہ بڑھیگا نہ دبلا ہوگا
نہ موٹا جیسے چراغ کہ اُسکا قوام اور ثبات یعنے اُسکا روشن رہنا اور نہ بجھنا بذریعہ روغن اور تیل کے ہو کہ وہی تیل اُسکو مدد دیتا ہو اور اُسکی لو کو بڑھاتا ہو
اور اُسکو جلتا ہوا باقی رکھتا ہو اپنی ایک خاص حالت پر اسلیے کہ آگ کو مدد تیل سے برابر پہونچا کرتی ہو یعنے جسقدر کہ بتی چراغ کی آگ جلا کر خشک
کرتی ہو اُسیقدر تیل اُسی جگہ پہونچ جاتا ہو اور برابر جب تک کہ تیل بقدر مناسب پہونچتا ہو چراغ بدستور بحال و امداد روشن رہتا ہو ادھر تیل چراغ کا
اُس مقدار کے جو بتی مین ہو ختم ہوا چراغ بجھ کر روشنی اسکی نیست و نابود ہوگئی۔ اسیطرح غذا بھی حیوانات کے بدن کو مدد دیتی ہو اور جس قدر

بدن سے تحلیل پاتا ہے اُسکے قائم مقام ہوتی ہے اور جب کوئی بدن اپنی بدل نہ پاوے وہ حیوان ہلاک ہوگا - پھر چونکہ جو جو چیزیں حیوانکے بدن سے
تحلیل پاتی ہیں جوہر اور اصلیت مین مختلف ہیں اور ان سب کی طبیعت ایک ہی جنسیت نہین ہے - تمام بدنہائے حیوانات کے اجزا مین گرد
خواہ ایک ہی بدن کے اجزا ہوں - اسلیئے کہ جو جوہر زید کے بدن سے تحلل ہوتی ہے اور ہے اور عمرو کے بدن سے گھٹتی ہے وہ اور ہے - اور یہ بھی تو ہے کہ
تحلیل ایک ہی بدن کے ایسے اعضاء سے ہوتی ہے ... اعضا کے جوہر بھی مختلف ہین اسلیئے جو اجزا گوشت سے تحلیل پاتے ہین وہ اور ہین اور
جو اجزا پٹھہ سے گھٹتے ہین وہ اور ہین اور رگوں سے اور ہی قسم کے اجزا تحلیل پاتے ہین - اور یہ بھی اختلاف ہے کہ انھین اعضا سے کچھ گرم چیزون کی
تحلیل ہوتی ہے اور کسقدر سرد چیزون کی اور کچھ تر چیزین تحلیل پاتی ہین اور کچھ خشک - پس سب اختلاف مذکور کے جو بدن کی طبیعتون مین ہے
خواہ اعضاے بدنی کی مختلف طبیعتون مین ہے اور انھین سب سے اُسکی تحلیل ہوتی ہے اطعمہ یعنی کھانے والی اور پینے والی چیزون کی بھی طبیعتین
مختلف درکار ہوئین کہ خوردنی اور نوشیدنی چیزین بھی اپنی اپنی کیفیت اور اپنے جوہر اور اصلی اجزا مین مختلف اور طرح طرح کی ہون تاکہ ہر ایک
آدمی وہی چیز کھایا پیا کرے جو چیز اُسکے متشاکل اور ملائم ہو یعنی مشابہ اور مناسب ہو اُسکے اجزائے تحلیل شدہ کے جو بروقت صحت بدن کے ایسے
آدمی کے بدن سے اُن اجزا کی تحلیل ہوئی ہے - اور تاکہ ہر ایک عضو بدن کو بدلا اور قائم مقام اسی مقدار کا بطور مناسب ملجائے جو کہ تحلیل ہو چکی ہے
پس طعام یعنی کھانے کی چیز بدلا اور قائم مقام اُسی جوہر کا ہوا کرے جو مائل بہ یبوست اور خشکی تھا اور تحلل ہو گیا اور اُسی خشک مزاج اجزا کا طعام
حافظ رہے کہ نہ کم ہونے دے - اور شراب یعنی پینے کی چیز بدلا اُن اجزا کا ہو جو مائل بہ رطوبت تھے اور تحلیل پا گئے اور اُنھین کی حفاظت بھی
پینے کی چیز کرے - اسی واسطے طبیب محتاج اسکا ہے کہ طبیعت ہائے غذا اور شراب کو پہچانے کہ اپنی کیفیت مین اور اپنے جوہر یعنی اصلی طبیعت اور
تمام احوال مین کیسی ہیں اور بدن کی طبیعت کو اُسکے مزاج اور ہیئت اور تمامی احوال مین پہچانے - اور ہر ایک بدن کی تدبیر اُسی غذا اور شراب سے کرے
جو اُسی بدن کے مناسب ہو بوقت صحت اور مرض اُسی بدن کے - بدن کی طبیعتین جو بروقت صحت کے ہوتی ہیں اور جو اختلاف بدن کی طبیعتون مین
ایسے وقت ہوتا ہے اور جو ہیئت بدن کی بحالت صحت مختلف ہوتی ہے اُسکو تو ہمنے بروقت بیان اصناف اور اقسام مزاج اور بیان دلائل مزاج کے
لکھدیا ہے - اب رہا اختلاف طبیعت ہائے بدنی کا بروقت مرض اور بیماری کے اُسکو ہم بعد کے ابواب مین بیان کرینگے - اور اختلاف غذا کی طبیعتون کا
ہم اسی جگہ یعنی اسی مقالہ مین لکھتے ہین - مین کہتا ہون کہ غذا کا اختلاف باعتبار بنظر اُن افعال کے جو بدن مین کرتے ہین دو راہ سے ہوتا ہے - ایک تو
بنظر جوہر اور اصل غذا کے دوسرا بنظر کیفیت غذا کے - کیفیت کی راہ سے اختلاف یون ہے کہ بعض قسم کی غذا گرم ہے اور بعض قسم غذا کی سرد ہے کوئی غذا
تر ہے اور کوئی خشک اور کوئی غذا معتدل ہے - اور کسی قسم کی غذا کیون نہو گرم اور سرد اور خشک اور تر اگر فعل اُسکا بدن مین زیادہ حد سے ہو اور
قوت اُسکی قوی ہوگی اُسکو کہینگے کہ چوتھے درجہ مین ہے - جیسے لہسن اور پیاز کی گرمی - اور اگر اُسکا فعل اس سے کمتر ہو یعنی حد افراط کو نہ پہونچے اُسکو
درجہ سوم مین کہینگے - اور اگر اُسکا فعل متوسط ہو یعنے درمیانی ہو اُسکو درجہ دوم مین کہینگے - اور اگر کوئی غذا اپنا فعل بہت ضعیف کرتی ہو تا اینکہ
حس پر بخوبی وہ فعل ظاہر نہوتا ہو یا اینکہ اُسکے فعل کا ظہور محتاج بطرف بحث اور قیاس کے ہو جب حس پر بھی کسیقدر ظاہر ہو اُسکو درجہ اول مین کہینگے
جیسے گیہون اور گیہون کی روٹی کی گرمی - اور اگر جو فعل کہ وہ غذا کرتی ہے نہ قوی درجہ نہایت مین ہو اور نہ اتنا ضعیف ہو کہ قیاس کرنے سے وہ
اثر ظاہر ہوتا ہو بلکہ ان دونون حالتون کے بیچ مین ہو اُسکو درجہ دوم مین کہینگے - اور یہی حکم درجہ کا دواؤن مین بھی جاری ہے - غذا کا اختلاف
بنظر جوہر اور اجزائے اصلی کے یہ ہے کہ بعض غذا کا جوہر غلیظ ہے اور بعض کا جوہر لطیف ہے اور بعض کا معتدل - غذائے لطیف وہ ہے جسکی بہت سی
مقدار بدن کو تھوڑی سی غذائیت دیتی ہو - اور غذائے غلیظ وہ ہے جسکی تھوڑی مقدار بدن کو زیادہ غذا دیتی ہو اور غذائے معتدل جو لطافت

اور غلاظت کے بیچ مین ہے کہ جسکی مقدار معتدل بدن کو غذاے معتدل پہونچائے اور اُسکی زیادہ مقدار بدن کو زیادہ غذا دے اور اُسکی تھوڑی
مقدار سے تھوڑی غذا بدن کو پہونچے جیسی اُسکی مقدار ہو۔ ہر ایک غذاے غلیظ اور لطیف یا تو بدن کو غذاے محمود یعنے پسندیدہ غذا دیتی ہے
یا غذاے مذموم اور خراب غذا دیتی ہے۔ غذاے لطیف جو بدن کو غذاے محمود اور پسندیدہ دیتی ہے اُسکی مثال جیسے چوزہ اور تیتر کا گوشت اور
چھوٹی پسلیان تیتر کی اور کبک اور مرغابی کے بازو اور مرغ کے خصیہ اور ساگ کے اقسام مین سے کاہو کا ساگ۔ اور مچھلی مین چھوٹی مچھلی جسکو
رضراضی جیسے سہری اور چلھیا وغیرہ اور شراب ریحانی خواہ اور قسم کی لطیف غذائین جنکو ہم آیندہ بیان کرینگے۔ یہ سب غذائین اُسی کے
مناسب ہین جو تعب اور مشقت مین کم پڑتا ہو۔ اور ہمیشہ صحت کے برقرار رکھنے کے واسطے یہ زیادہ مناسب ہین اسلیے کہ فضلہ جو ایسی غذا سے
پیدا ہوتا ہے بہت ہی کم ہوتا ہے اور تحلیل ایسی غذا کا جلد ہو جاتا ہے۔ اور جن لوگون کو کہنہ بیماریان ہون اُنکو بھی ایسی ہی غذا بہت مفید ہے۔
ہان جسکو زیادہ قوت بدنی پیدا کرنے کی حاجت ہو اور جو شخص بدن کو فربہ اور تر و تازہ کرنا چاہے اُسکو غذا کھلانی مناسب نہین ہے۔ وہ غذاے
لطیف جو بدن کو خراب اور مذموم غذا دیتی ہے اُسکی مثال جیسے رشاد یعنی ترہ تیزک بستانی اور رائی اور پیاز اور گندنا اور حرجیر یعنی ثابون
اور بادروج یعنے جنگلی تلسی اور مولی اور تمام ایسی غذائین جو تیزی مرچ کی سی رکھتی ہون اور کڑوی اور شور غذا کہ یہ سب اقسام غذا کے فضول
صفراوی با حدت پیدا کرتے ہین۔ اور ایسی غذاؤن کو اگرچہ غذاے ملطف کہتے ہین مگر باوجودیکہ یہ غذائین اخلاط صفراوی پیدا کرتی ہین
جو اور اخلاط کو سوختہ کر دیتی ہین اور خراب کر دیتی ہین مگر پھر بھی انسے کبھی اُس آدمی کو نفع بھی ملتا ہے جسکے بدن مین اخلاط بلغمی اور بالزوجت
بھرے ہون کہ اُن بلغمی اخلاط کی ایسی غذائین تقطیع کرتی ہین یعنے اُنکو پارہ پارہ کر دیتی ہین اور اُنمین لطافت پیدا کرتی ہین۔ اور جو لوگ
کہنہ بیماریون مین گرفتار ہین اور وہ بیماریان مادی ہین اُنھین بیماریون کے اُن مادون کی جنسے یہ بیماریان پیدا ہوئی ہین تلطیف کر دیتی ہین اور
اُنکی غلاظت کو دور کر دیتی ہین۔ اسی وجہ سے جالینوس نے اپنی اُس کتاب مین لکھا ہے جسکا نام کتاب تدبیر ملطف رکھا ہے کہ ایسی تدبیر
ملطف سے یعنے جس تدبیر سے کثیف خواہ اینکہ غلیظ مادہ کی تلطیف ہو باوجودیکہ بدن اپنی صحت دوامی پر بتواتر رہتے ہین یہ بھی نفع کبھی ہوتا ہے
کہ بہت سی بیماریان جو مزمن یعنی پورانی ہون اُن بیماریون سے شفا بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور اکثر اوقات اسی تدبیر ملطف سے ایسے بیمارون کو
استغنا اور دواؤن کے استعمال سے ہو جاتی ہے۔ جالینوس نے کہا ہے کہ مین نے ایسی ہی تدبیر ملطف سے دردہاے مفاصل اور گردون کے
درد اور تلی کے بڑھ جانے اور موٹا ہو جانے سے اور جگر کے گندہ ہو جانے کی بیماریون کو اچھا کر دیا ہے اور جن لوگون کو ربو یعنے سانس پھولنے کی
بیماری تھی اُنکو اور جنکو مرگی کا مرض شروع ہوا تھا اُنکو اچھا کیا۔ اور ایسی ہی تدبیر سے بہت سے آدمی جو گرفتار انھین بیماریون کے تھے
شفایاب ہوے اور بالکل اچھے ہو گئے بدون اسکے کہ وہ کسی قسم کی اور دوا کرتے۔ میری مراد تدبیر لطیف سے یہی ہے کہ غذاہاے لطیف کو
جو ملطف ہون یعنے غلیظ مواد کو لطیف کر دیتی ہون استعمال کرے خواہ غذا مین کمی کرے اور ریاضت یعنی بدنی مشقت کرے۔ جو غذا غلیظ ہے
اور بدن کو اچھی غذا دیتی ہے اُسکی مثال جیسے بھیڑ کا گوشت جو پوری عمر جوانی کی ہو اور بچہ ہاے فربہ گاو کا گوشت خواہ میدہ گندم کی روٹی خواہ
اُس گیہون کی روٹی جو بنام خندروس مشہور ہے اور ہندی مین اُسکو مکا اور بڑی جوار کہتے ہین اور بڑی قسم کی مچھلی جسکا گوشت سخت ہو اور جیسے
روہو مچھلی جو رضراض یعنی چھوٹی مچھلی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور کلیجہ یکسالہ بھیڑ خواہ بکری کا اور تازہ پنیر اور اُبالا ہوا انڈا اور کوئی شربت میٹھا اور
گاڑھا اور اسکے مشابہ اور قسم کی غذا جنکو ہم آیندہ بیان کرینگے۔ یہ سب غذائین اُسی کو موافق ہین جو تعب اور ریاضت کا زیادہ خوگر ہو اور جسکو
اپنے بدن کی قوت اور فربہی منظور ہو۔ غلیظ غذا کی وہ قسم جو بدن کو مذموم اور خراب غذا دیتی ہے اور جسکا کیموس زیادہ ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ

بعد ہضم دوم کے مقدار اسکی بڑھ جاتی ہے اُسکی مثال یہ ہے جیسے بیل کا گوشت اور بھیڑ خواہ دُنبہ کا گوشت اور بڈھے کا گوشت اور جنگلی اونٹ کا گوشت
اور پہاڑی بکرا اور اُسکا گوشت اور گھوڑے کے گوشت اور بھنے ہوئے انڈے جیسے خاگینہ خواہ حلوا انڈوں کا اور ... اور کماۃ جو دونوں کسی کی
قسم ہین یہ ایک قسم کی ترکاری ہے اور میدے آٹے کی روٹی خمیری ہو مگر گیہون کی ہو اور اعضاے حیوانات میں گردہ اور بھیجا اور جو قائم مقام
ایسی ہی غذا کے ہو - یہ سب حار اقسام کی غذا ہین اور جو خون ایسی غذا اُن سے پیدا ہوتا ہے بہت بُرا ہوتا ہے اور انھین لوگون کو یہ غذائین
موافق ہوتی ہین جو زیادہ مشقت کرتے ہون اور ریاضت بدنی بھی اُنکی قوی ہو اور اگر وہ لوگ ایسی غذا کو بخوبی ہضم کر لین تاہم جو ضرر اور
خرابیان انمین ہین وہ اُس سے کم نہین سکتے - جو غذائین کہ غلیظ اور لطیف کے درمیانی اور معتدل ہین انکی مثال جیسے جو کہ سمیت گیہون کے آٹے کی
روٹی خواہ مدوں بھگوئے ہوئے گیہوں کے آٹے کی روٹی جو خوب طرح سے چھان لیا گیا ہو اور خوب لال اور سرخ کر کے سینکی ہوئی ہو کہ ذرا کچی
نہ رہ جائے - اور یکسالہ بھیڑ خواہ بکری کا گوشت اور مرغیون کا گوشت اور کبک کا اور ککلہ کا گوشت اور ارزن تیل اور مدائین - اور یہ
سب غذائین جملہ اصناف کے آدمیون کو مناسب ہین خصوصًا جنکے مزاج معتدل ہون - یہی بات سبب ہے کہ خلاف احوال غذا کے جانے جائین
کہ انھین حالات کی زیادتی اور کمی کے اختلاف سے انکی منفعت اور انکے ضرر بھی مختلف ہوتے ہین اور اب ہم اسی مقام سے ہر ایک قسم غذا کی
منفعت اور ضرر کو بیان کرتے ہین -

باب پندرھوان طبائع حبوب کے بیان مین

یہ بات معلوم ہو جائے کہ غذا کے بعض اقسام نباتی ہوتے ہیں یعنے گھانس کے اقسام سے اور بعض اقسام غذا کے حیوانی ہین جو غذا نباتی ہے
اُسمین بعض تو وہ ہے کہ فصلی نبات ہے یعنے سال بھر کی چار فصلون مین سے کسی ایک فصل خواہ بہار مین پیدا ہوتی ہے اور بعض قسم غذا درختون کے
پھل ہوتے ہیں - اس فصلی اور بہار کی غذا میں بھی بعض قسم حبوب کی ہے یعنی دانہ اُسکے کھائے جاتے ہین جیسے گیہوں اور جو اور باقلا وغیرہ - اور
بعض قسم ساگ کی ہے جیسے کاسنی کا ساگ اور کاہو کا ساگ اور بعض قسم ترکاریوں کی ہے جیسے کدو اور تربوز خربوزہ اور بعض قسم جڑون کی ہے جیسے
شلجم اور گاجر - درختون کے پھل بھی کچھ باغ کے درختون کے پھل ہوتے ہین جیسے انجیر اور انگور - اور بعض اقسام پہاڑی درختون کے پھل ہین
خواہ جنگلی درختون کے پھل ہین جیسے کنبیر اور غبیرا یعنے سنجد جو ایک قسم کا پھل ہے - جو غذا کہ حیوان سے ہوتی ہے اُسمین سے کوئی تو چلنے والے
جانور ہین اور کوئی قسم طائر یعنے پرندہ کی ہے اور کوئی قسم پانی مین تیرنے والے حیوان کی ہے جیسے مچھلی اور اربیان یعنے دریائی ملخ اور سرطان
جسکو کیکڑا کہتے ہین - چلنے والے جانور مین بھی کسی جانور کے بدن کا کوئی جزو یا عضو کھایا جاتا ہے جیسے چربی یا گوشت اور بھیجا اور جگر اور تلی -
اور کسی جانور کا فضلہ کھایا جاتا ہے جیسے خون اور دودھ - اور ہم پہلے حبوب یعنے دانہ کا بیان شروع کرتے ہین اسلیے کہ دانہ کی قسم غذا مین سب سے
پہلی قسم ہے اور مزاج بھی اسکا سب سے زیادہ معتدل ہے **گیہون کا بیان** یہ ہے کہ جملہ اقسام مین حبوب کے گیہون افضل اور اچھا ہے
اور اعتدال سے اسکی طبیعت بھی قریب ہے مگر کسیقدر تھوڑا سا حرارت کی طرف مائل ہے - اور اسی وجہ سے تمام اقسام غذا اور حبوب سے گیہون
مناسب تر آدمی کے بدن کے واسطے ہے اور سب سے زیادہ مزاج کے موافق ہے اور نہایت پسندیدہ غذا ہے - اور جو گیہون کی قسم کہ اُسکے دانے سخت
اور وزنی ہون اور رنگ مین سرخی مائل ہو یہی قسم بہت عمدہ ہے اور اسکی غذائیت بھی زیادہ ہے اور اُسکے جوہر مین غلاظت بھی ہے - اور جو قسم گیہون کی
سپید ہو اور نرم اور ہلکے دانون کی ہے وہ سبک زیادہ ہے اور غذائیت اُسمین کم ہے اور بھوسی اُسمین زیادہ نکلتی ہے - اگر گیہون کو اُبال کر کھائین (کسی
طرح کی غذا گیہون نہ بنائی جائے) زیادہ غذا دیتا ہے اور قوت بدن کو زیادہ کرتا ہے اور بدن کی استواری بخوبی کرتا ہے جو نمایان ہو جاتی ہے مگر بات

کہ ابالے ہوئے گیہون گاڑھی خلط پیدا کرتے ہین خصوصاً اگر ہمراہ گوشت کے پکائین (جیسے حلیم اور کاچھی) کہ اسوقت قوت بدن کو زیادہ کرتے ہین
اور یہ غذا اُسی کو موافق ہی جو تعب اور مشقت زیادہ کرتا ہو۔ جو شخص خام اور کچے گیہون زیادہ کھاتا ہو اُسکے بدن مین ریاح زیادہ پیدا ہوتے ہین
اور اسکی آنتون مین چھوٹے چھوٹے کیڑے اور کدودانہ پڑجاتے ہین روٹی گیہون کی جس قسم کی پکائی جائے اُسی طرح کی غذا دیگی۔ اسکی تفصیل یہ ہی کہ اگر سخت اور
بھاری گیہون کی روٹی پکائی جائے تو اُسکی غذائیت زیادہ ہوگی بہ نسبت اُس گیہون کی روٹی کے جو نرم اور ہلکی گیہون کے آٹے کی پکائی جائے۔ بہت غذا دینی اسی
روٹی مین ہی جو گیہون کے میدہ سے پکائی جائے اور اسکو خبز السمید یعنی نان میدہ گندم کہتے ہین اور اسی وجہ سے میدہ کی روٹی سدہ زیادہ پیدا کرتی ہی جو
اندرونی اوجھ مین پڑجاتے ہین۔ اور بہت کم غذا دینی اُسی روٹی مین ہی جو گیہون کا ماواجدا کرکے فقط بھوسی کی روٹی پکائی جائے اور اسکا سبب یہ ہی
کہ ایسی روٹی مین بھوسی زیادہ ہوتی ہی اور بھوسی مین اسکے جلا کی قوت زیادہ ہی لہذا بہت جلد ہضم ہو جاتی ہی۔ جو روٹی اس ترکیب سے
پکائی جائے وہ سدہ نہین پیدا کرتی ہی۔ اور جو روٹی متوسط گندم کی پکائی جائے اور اُسکا ماواجدا نکر دیا ہو اور اُسی کو خبز خشکاری کہتے ہین
یہ روٹی غذا دینی مین متوسط ہی بہ نسبت میدہ کی روٹی کے اور جلد ہضم ہونے اور دیر ہضم ہونے مین بھی متوسط ہی۔ خبز حواری چونکہ دھوئے
اور بھگوئے گیہون سے پکائی جاتی ہی اُسکی غذا دینی خبز سمید یعنی میدہ کی روٹی سے کمتر ہی اور خشکاری سے اسکی غذا دینی زیادہ ہی۔ اور
زیادہ غذا دینی اور کم غذا دینی مین اور جلد اور دیر ہضم ہونے مین متوسط ہی۔ بہت افضل اور بہتر وہی روٹی ہی جسکا آٹا خوب سا گوندھا جاوے
اور اُسمین کسیقدر نمک بھی باندازہ مناسب پڑا ہو اور خمیر اُسکا اچھی طرح سے اُٹھا یا گیا ہو اور ایسے تنور مین پکائی جائے جسکی آنچ نرم ہو تا کہ
اپنے بس پر رفتہ رفتہ پکے اور نرم آنچ سے مراد یہ ہی کہ نہ ایسی کڑی ہو کہ اوپر تو روٹی جل جائے اور اندر سے کچی رہ جائے اور نہ اتنی آنچ کم ہو
کہ اندر سے روٹی پک جائے اور اوپر سے خام رہ جائے۔ جو روٹی ان صفات کی ہو اُسکی غذا دینی معتدل ہی اور ہضم بھی جلد ہوتی ہی اور جنکے
بدن معتدل ہین اُنکو موافق آتی ہی اور اُسکو موافق ہوتی ہی جو تعب اور مشقت کم کرتا ہو۔ سادی بے خمیر کی روٹی خواہ کچی روٹی کی غذا دینی
زیادہ ہی اور دیر مین ہضم ہوتی ہی اور اخلاط غلیظ اور چسپندہ پیدا کرتی ہی۔ جگر مین سدہ زیادہ ڈالتی ہی اور طحال مین بھی سدہ پیدا کرتی ہی
اور گردہ مین پتھری ڈالتی ہی۔ بہت بری قسم روٹی کی وہ ہی جسکو مٹی کے اُلٹے توے پر پکائین جیسے ہاتھی کا روٹ پکتا ہی خواہ وہ روٹی جو گرم
راکھ مین داب کر پکائی جائے اسلیے کہ ان دونون قسم کے اجزاے ظاہری جل جاتے ہین اور اندر سے کچی رہ جاتی ہی۔ مگر راکھ کی پکائی ہوئی
روٹی مٹی کے توے پر پکی ہوئی روٹی سے زیادہ تر خراب ہی اسلیے کہ اُسکے اندر راکھ کے اجزا بھی ملجاتے ہین۔ اسکے بعد خرابی مین وہ روٹی ہی
جو اُلٹے توے پر کسی روغن خواہ گھی مین تلی جائے جیسے پوری کچوری کہ ایسی روٹی قبض پیدا کرتی ہی اور سدے پیدا کرتی ہی۔ جسکو ایسی روٹی
کھانی ہو اُسکو لازم ہی کہ آٹا خوب نہ گوندھے اور اچھی طرح سے آٹے کو نہ چھانے یعنے کچھ چوکر باقی رہنے دے سے خمیر کی ہوئی روٹی اُنھین
لوگون کو موافق ہی جو تعب اور مشقت زیادہ کرتے ہون اسلیے کہ اُنکے بدن سے فضول کی تحلیل زیادہ ہوتی ہی۔ اور اُسکو موافق ہی جسکا معدہ
قوی ہو۔ اسلیے کہ جو ایسا آدمی تناول کریگا اُسکے بدن مین ایسی روٹی سے بہت سی غذا پہنچیگی بسبب اسکے کہ بخوبی ہضم ہو جائیگی۔ سب قسمین
گیہون کی روٹی کی درجہ اول مین گرم ہین سوا خبز حواری کے کہ بوجہ دھوڈالنے گیہون کے پانی سے تھوڑی برودت اُسنے حاصل کی ہی پس اسمین
حرارت بہت کم باقی رہی ہی۔ بے خمیر کی روٹی خواہ اور قسم کی خراب روٹی کے ضرر اس طرح بھی دفع ہو جاتے ہین کہ اسکو تنور مین پکائین اور
ایسے طعام کے ہمراہ اُسکو کھائین جسمین رائی اور سیاہ مرچ داخل ہو۔ گرم گرم روٹی جو تنور سے نکلتی ہی ہر قسم کی روٹی کیون نہو اُسکا
کھانا برا ہی کہ دیر مین ہضم ہوگی اور پیاس پیدا کریگی اسلیے کہ اُسمین حرارت عارضی موجود ہی ستو کا بیان گیہون کا ستو اگر گیہون

بھگو کر بنایا گیا ہو وہ برودت پیدا کرتا ہی اور حرارت کو بجھا دیتا ہی اور پیاس مین سکون اُس سے ہو جاتا ہی اگر سرد پانی ملا کر پیا جائے
بشرطیکہ پہلے چند مرتبہ آب گرم سے اُسکو دھو ڈالین تاکہ ریاح جو ستو مین ہوتے ہین خارج ہو جائین - جو ستو اُبالے ہوئے گیہون سے
بنایا جائے اور بعد اُبال دم لینے کے بریان بھی کر دین اور اُس ستو کو نسفرن بھی کہتے ہین اُسمین ریاح بہت کم ہوتے ہین اور تھوڑی گرمی
بدن کو پہونچاتا ہی اور غذائیت اُسکی زیادہ ہی بہ نسبت اُس ستو کے جو فقط گیہون بھگو کر بنایا گیا ہو نشاستہ کا مزاج سرد ہی اور غذائیت
اسمین کم ہی جملہ اقسام سے اُن چیزون کے جو گیہون سے بنائے جاتے ہین اور معدہ سے انحدار یعنی ہضم ہو کر نیچے اُترنا اسمین کم ہی اسلیے
کہ غلاظت اور لزوجت یعنے چسپیدگی اسمین زیادہ ہی اور یہی سبب ہی کہ نشاستہ سدہ پیدا کرتا ہی جگر مین اور گردہ مین - نشاستہ بہت
مناسب غذا اُسکی ہی جسکی کھانسی حلق او قصبہ ریہ یعنے پھیپھڑے کی نلی مین اور نیز سینہ مین خشکی آجانے سے پیدا ہوئی ہو - اسلیے کہ
نشاستہ مین ستوریہ کی قوت ہی یعنے لبلباہٹ پیدا کرکے خشکی دور کرتا ہی خصوصاً اگر نشاستہ کا حریرہ خواہ لپٹا شکر ملا کر بنایا جائے
اور روغن بادام بھی اُسمین داخل کرین اطریہ یعنے نشاستہ بریان خواہ وہ غذا جو چپاتی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے توڑ کر گوشت
یا بدون گوشت کے مثل کترے ہوے مانڈے کے پکائین - بہر حال اطریہ سرد اور تر ہی اور بدشواری ہضم ہوتا ہی اور خلط غلیظ چسپندہ
پیدا کرتا ہی - اسلیے کہ اطریہ بے خمیر کی ہوئی روٹی سے بنایا جاتا ہی - اور اگر بخوبی ہضم ہو جائے غذا دہی اُسکی زیادہ ہی - اطریہ نافع ہی
کھانسی کو اور سینہ اور پھیپھڑے کی خشکی اور درد کو انھین دونون عضو کے اگر اطریہ سے بطور حریرہ اور لپٹے کے روغن بادام اور مسکہ
ملا کر پکائین اور یخنی مین بے مصالحہ پڑے ہوے گوشت کے اُسکو ڈالدین - اور اسکے ہمراہ خرفہ کا ساگ اور بارتنگ ہرا بھی داخل کرین
نفث الدم یعنے خون تھوکنے کے مرض کو مفید ہوگا - یہ غذا اُن لوگون کو موافق نہین ہی جنکے جگر مین سدہ ہون اور جنکے حشا یعنی
اوجھہ مین کسی طرح کی غلاظت ہو - جب ایسا آدمی اسکو کھائے جسکا سینہ اور پھیپھڑہ اور حنجرہ یعنے گلو صحیح اور سالم ہو اور اُسکا ارادہ اُسکے
ضرر سے بچنے کا ہو لازم ہی کہ بعد اسکے فوتنج یعنے پہاڑی پودینہ اور صعتر جسکو ہندی مین ساتر کہتے ہین اور سونٹھ کھائے - اور سب دوا اُون کے
ہمراہ تھوڑی سی مرچ سیاہ بھی ملائے اور ان ادویہ کے بعد پھر شراب کہنہ پیے نخالہ بھوسی کو کہتے ہین اور یہان گیہون کا چوکر مراد ہی چوکر مین
حرارت اور جلا اور تنقیہ یعنے پاک کرنے اور تحلیل کی قوت ہی - اسی واسطے جب چوکر کے پانی سے حریرہ روغن بادام اور شکر ملا کر بنایا جائے
اس کھانسی کو جو رطوبت سے ہو فائدہ کرتا ہی کہ سینہ اور پھیپھڑہ کی رطوبت کو جذب کرتا ہی اور اگر کھانسی کے ہمراہ حلق مین ورم اور گندگی
ہو اُسے بھی مفید ہی اسلیے کہ اسمین تحلیل کی قوت ہی - اور اگر کسی مقام پر ریح اڑ گئی ہو اور چوکر سے اُس جگہ سینکین ریح کی تحلیل
کر دیتا ہی **جو کا بیان** اور جو کچھ کہ جو سے بنایا جاتا ہی - جو کا مزاج پہلے درجہ مین سرد ہی اور دوسرے درجہ مین خشک ہی - گیہون سے
جو مین غذائیت کم ہی - اور لزوجت یعنی چسپندگی اور غلاظت بھی اسمین بہ نسبت گیہون کے کم ہی - ریاح زیادہ پیدا کرتا ہی - لیکن اگر جو کو
پانی مین پکائین اور پھر اُس سے کشک طیار کرین جسکو آب جو کہتے ہین اُسوقت اسکا مزاج سرد تر ہو جائیگا اور جو خشکی اسمین ہی
وہ جاتی رہیگی - اور جو لوگ گرم مزاج ہین اُنکی غذا سے مناسب ہو جائیگا اسلیے کہ اب یہ غذا تبرید اور ترطیب کریگی اور جلا بھی
اسمین ہی کشک شعیر یعنے آب جو سرد ہی اور صاف پانی اسکا نہایت ہی درجہ پر سردی اور تری کے ہی بہ نسبت آش جو کے اور سب کا
گرم مزاج والون کو موافق ہی اور جنکے مزاج گرم اور خشک ہین اور جسکو پیاس لگتی ہو - اسلیے کہ اسمین ایسے اچھے اوصاف ہین
اور ایسے نفع ہین کہ اور اقسام مین غذا کے نہین ہین جسوقت اور حبوب کے اقسام پکائے جائین - اسلیے کہ مزاج کشک کا سرد تر عتدال ہی

اور حمی حادہ یعنے تیز تپ کے یہ مزاج گویا ضد ہی - اور جو اخلاط کہ ایسی تپ پیدا کرتے ہین اُنکو پختہ کر دیتا ہی اور نضج اُنمین پیدا کرتا ہی - پیاس مین سکون پیدا کرتا ہی بسبب اپنی برودت اور رطوبت کے - اپنی جلاکی وجہ سے تمام احشائون مین خوب درآتا ہی اور بہاجاتا ہی - معدہ اور آنتون سے بہت جلد نکلجاتا ہی اور اسکے ہمراہ اور اخلاط بھی جو سوختہ ہوگئے ہون وہ بھی خارج ہوجاتے ہین - اسکے جلا کرنے پر دلیل یہ ہی کہ جب جو کے آٹے کو بطور اُبٹنے کے بدن مین ملتے ہین جلد کے میل اور چرک کو دور کرتا ہی - اگر آش جو کو پلا کر ڈکرائین قے کے ذریعہ سے وہ اخلاط نکالتا ہی جنمین لزوجت اور چسپ ہو - اسمین چونکہ لزوجت بھی ہی لہذا اخلاط کی تیزی اور لذع یعنی سوزش کو توڑ دیتا ہی - اسمین قوت زلق یعنے پھسلن کی بھی ہی جب مری یعنے حلق کی نلی مین اور معدہ مین گذرتا ہی بہت جلد پھسل کر سب کا سب نکلجاتا ہی کچھ بھی نہیں رکتا ہی اور یہ کسیقدر معدہ اور مری مین چسپیدہ ہوتا ہی - اور یہ بات یون معلوم ہوتی ہی کہ جب اسمین سے کسیقدر مری خواہ گلو اور سینہ میں لپٹ جائے جیسے اور کوئی غذا سے تر خواہ نیلی لپٹی ہی پس سوکھ کر اور بوجہ تپ کی حرارت کے خشک ہوجائیگی اُسوقت بیمار پر کرب اور پیاس غالب ہوگی آش جو مین باوجود ان خوبیون کے اتصال اور ہمواری اجزا کی اور چکناپن بھی ہی یعنے وردری غذا نہین کہ اس خوبی کی وجہ سے معدہ اسمین یکسان عمل کرتا ہی اور جز اور کل مین معدہ کا اثر برابر ہوتا ہی اسلیے کہ اجزا اس غذا کے متشابہ اور ہمصورت ہین مختلف نہین ہین - اور پھر سب اوصاف کے علاوہ مزہ اسکا لذیذ بھی ہی اور اسی سبب سے اسکے پینے والے کو کچھ ناگواری نہیں ہوتی اور نہ اسکے پینے سے کسی طرح کی ناگواری پیدا ہوتی ہی جیسے کہ اور بدمزہ غذا اون کے کھانے سے خواہ ترش اور تیز چیز کے کھاتے طبیعت کو ناگواری ہوتی ہی - آش جو پینے سے معدہ اور آنتون میں نفخ اور ریاح بھی اسقدر نہین پیدا ہوتے جیسے اور حبوب اور نلہ کے دانہ کا فعل ہی - اسلیے کہ باقلا اگرچہ کیسا ہی کیون نہ پکایا جائے اُسمین جسقدر ریاح ہین کبھی جدا نہین ہوتے - یہ سب خوبیان جو بیان ہوئین آش جو مین اسی وقت ہوتی ہین جب اچھی طرح پکایا جائے اور پوری کاریگری اسکے پکانے مین موجب ہمارے بیان آیندہ کے کیجائے - اور وہ طریقہ یہ ہی کہ جو کو جسقدر لینا ہو وزن کرین مگر نئے ہون پرانے نہون اور سپید رنگ کے ہون اور سخت دانہ جنکے اجزاے جسمی فراہم اور درست ہون مراد یہ ہی کہ خوردہ نہون یا پختگی مین اُنکے خامی نہو اور جوش دینے سے پھول جائین اور جسامت دانہ کی بڑھ جائے اور بہت بڑے بڑے پھول کر ہوجائین - بھوسی اوپر کی پہلے اچھی طرح دور کر دیجائے اور ٹکڑے بہت چھوٹے چھوٹے نہ کیے جائین - ایسے جو کا ایک کمیال یعنے پیمانہ خاص کیا جائے پھر اُسکو دیگ صاف مین ڈالکر اُسپر پندرہ کمیال آب شیرین چھوڑین اور معتدل آنچ سے پکائین تا اینکہ دو حصے پانی رہ جائے اور اچھی طرح سے اُنکو ہلاتے رہین اور کفچہ سے چلاتے رہیں تا ایکہ خوب آمیزش ہوجائین بعد ازان صافی مین چھانین جو صاف پانی چھنکر نکلتا ہی اُسکو کشک شعیر کہتے ہین جو کی روٹی اسکا مزاج سرد خشک ہی اور غذائیت اسمین گیہون کی روٹی سے کم ہی اور ریاح پیدا کرتی ہی اور طبیعت مین خشکی پیدا کرتی ہی - جسکا ارادہ جو کی روٹی کھانے کا ہو لازم ہی کہ چکنی چیزون کے ہمراہ کھائے جیسے گھی اور مسکہ اور چکنا شوربہ بے مصالح کا جو کا ستو اسمین غذائیت جو کی روٹی سے بھی کمتر ہی اور خشکی اسمین زیادہ ہی سردی پیدا کرتا ہی اور حرارت کو بجھا دیتا ہی اسہال شکم جو صفراوی ہو اُسکو بند کر دیتا ہی - گرم مزاج والون کے لیے جو کا ستو گیہون کے ستو سے زیادہ پسندیدہ ہی - لیکن ریاح اس سے زیادہ پیدا ہوتے ہین اور غذا اسکی اسمین کم ہی اور معدہ سے بہت جلد اُتر جاتا ہی

چاول کا بیان پہلے درجہ مین سرد ہین اور دوسرے درجہ مین خشک ہین - اور اسی سبب سے حبس شکم بقوت نہین کرتے اگر چاولون کے ہمراہ باجرہ بھی ملا دیا جائے اور پکایا جائے اُسوقت قبض شدید پیدا کرینگے خصوصاً اگر سرخ یا وہ قسم چاول کی جو غبار کی

کھلائی ہے لیکن سفید چاول اولاً تو انکو خوب طرح دھو ڈالین اور بعد ازان روغن زرد خواہ روغن بادام یا روغن کنجد خواہ روغن الیہ
یعنی بھیڑون کی چربی کی چکنائی مین انکو پکائین ایسے چاولون مین قبض طبیعت کی قوت نہو گی بلکہ جو لذع اور سوزش کسی وجہ سے معدہ
عارض ہوئی ہو اسمین یہ چاول سکون پیدا کرینگے خواہ آنتون مین کسی قسم کی سوزش ہو اسمین بھی سکون پیدا کرتے ہین- چاول
کی غذا ... اعتدال ... بہت جلد ہضم ہو جاتی ہے- اور جلد تر معدہ اور آنتون سے اُتر جاتی ہے- ایک قوم اطبا نے خیال کیا ہے کہ چاول
گرم مزاج کے بدن مین گرمی پیدا کرتے ہین - اگر شیر تازہ کے ہمراہ چاول کی کوئی غذا مثل شیر برنج اور فرنی وغیرہ کی بنائی جاوے
سدون کے پیدا کرنے مین معین ہو گی اسلیئے کہ ایسی غذا اخلاط غلیظ پیدا کریگی لیکن باوجود اس خرابی کے شیر تازہ چاول کی خشکی کو دور کر دیتا ہے
و بدن کی فربہی بڑھاتا ہے- اور چاول کو قوت ترطیب یعنے کسم کے بیج کے مغز کو پانی مین پیس کر اسی پانی کو ادھن کرکے چاول کو پکائین
طبیعت کو نرم کریگا اور ... پیدا کریگا **دخن اور جاورس کا بیان** دخن بضم دال مہملہ و سکون خاء معجمہ آخر مین نون ہے اسکو ہندی
زبان مین کنگنی اور ایک قسم ... کہتے ہین باجرے کی ایک قسم ہے اور جاورس بجیم اور واو اور رائے مہملہ آخر مین سین مہملہ سامایا چینہ کو
کہتے ہین- دخن اور جاورس ... خشک درجہ دوم مین ہین اور غذائیت دونون مین تھوڑی ہے قبض شکم پیدا کرتے ہین اور
انکی روٹی زیادہ تر ناقص ہے- مثلاً ... اور خوب گل کرانا ان دونون کی شان سے ہے- بہت اچھا طریقہ اور موافق ترانکے کھانے کا
یہ ہے کہ انکو شیر تازہ اور روغن بادام اور مٹھائی اور گھی اور بہت سے تیل خواہ روغن کنجد ملاکر پکائین اور تناول کرین کہ اب انکی خشکی زائل
ہو جائیگی اور رطوبت بدن کے لیئے ... مین اعتدال مناسب آجائیگا- یا یہ مراد ہے کہ بدن کی رطوبت پیدا کرینگے **عدس** بفتح عین و دال
مہملہ اور آخر مین سین ہے مسور کو کہتے ہین مسور چھلکے اُتاری ہوئی دوسرے درجہ مین سرد اور تیسرے درجہ مین خشک ہے اسی وجہ سے
خون سوداوی پیدا کرتی ہے- اور اگر اسکی خورش بمداومت ایسا آدمی کرے یعنے ہمیشہ کھایا کرے جسکے بدن مین غلبہ خلط سوداوی کا ہے
پھر اسکے بدن مین اسکی خورش امراض سوداوی پیدا کریگی جیسے جذام اور سرطان اور وسواس سوداوی وغیرہ وغیرہ- اور جس شخص کی
آنکھون کا مزاج خشک ہے اسکی بصارت کو مسور مضر ہے لیکن جسکی آنکھون کا مزاج تر ہے اسکو نفع کرتی ہے- اگر مسور کو سالم مع چھلکون کے
جوش دین یہ پانی طبیعت کو نرم کرتا ہے- اور اگر مسور مقشر کو پانی مین اُبالین اور پہلا پانی پھینک کر پھر دوسرے پانی مین دوبارہ جوش دینے
اور تناول کرین قبض پیدا کریگی- اگر پہلے مسور کو بریان کرین اور پھر پکائین زیادہ قبض پیدا کریگی اور خشکی بھی اسکی زیادہ بڑھ جائیگی- بہت
نافع وہی غذا مسور کی ہے جو چقندر اور پالک کا ساگ اور خبازی اور بتھوا کا ساگ ڈالکر پکائی جاوے- اور نہایت خراب مسور کی وہ غذا ہے جو کہ
ماہی نمکسود کے طیار کیجاتی ہے کہ اسوقت خلط سوداوی کو زیادہ پیدا کرتی ہے اور امراض ردی اور مہلک اس سے زیادہ پیدا ہوتے ہین- مسور ریاح کو بھی
پیدا کرتی ہے اور دیر ہضم بھی ہے- اگر مسور ہموزن جو ملاکر پکائی جاوے یہ غذا معتدل طیار ہوگی- مسور کے ضرر کو یہ طریقہ بھی دفع کرتا ہے کہ بزغالہ
فربہ کا گوشت اور مسور کو بطور حلیم کے پکائین اور خوب طرح پکاتے رہین اور روغن زرد خواہ روغن بادام کے ہمراہ پکانے سے بھی ضرر اسکا دفع
ہوتا ہے **باقلا کا بیان** اگر باقلا تر ہو اسکا مزاج سرد تر ہے اور بلغم پیدا کرتا ہے- اور اگر باقلا خشک ہے اسکا مزاج سرد خشک ہے ریاح اور
نفخ پیدا کرتا ہے اور دیر مین اسکا انحدار ہوتا ہے یعنے معدہ سے دیر مین نیچے اُترتا ہے- باقلا کا نفخ پیدا کرنا کبھی دور نہین ہوتا اگرچہ نہایت ہی
پکایا جاوے- اسی وجہ سے جو شخص اسکو کھاتا ہے اپنے بدن مین کسل اور کھنچاؤ خواہ پھوٹن اور سرگرانی پاتا ہے اور ریاح غلیظ بن اسکے بدن مین
بھر جاتے ہین- اور اگر چھلکے سمیت پکایا جاوے نہایت خراب غذا ہے اور ریاح کو زیادہ پیدا کریگا- اگر باقلا کو پانی مین بھگوئین بس قدر کہ

اکھوا پھوٹنے کے قریب ہو پہنچے اور پھر اسکو بریان کرین اسکا نفخ اور تولید ریاح کم ہو جائیگی - اور جو باقلا بدون بقدر بھگونے کے بریان کیا جائے
وہ نفخ اور ریاح پیدا کرنیوالا ہوتا ہے - بہت اچھی غذا باقلا کی یہ ہے کہ اسکے چھلکے اتار کر پکائیں اسقدر کہ گہرا ہو جائے اور جو ریاح اسمین
ہین وہ سب نکل جائیں پھر اسی رکابدار اسکو خوب گھوٹین اسواسطے کہ بہت کم ہو جاتیگا اور ریاح بھی کم ہو گے خصوصاً اگر
اسمین سیاہ زیرہ اور دارچینی اور سیاہ مرچ بھی داخل کرین - اگر اسکو پیسکر روغن بادام یا روغن کنجد اور شکر ملا کر تیلا تیلا حریرہ طیار کرین
اور گرم پی جائے تو سینہ کھانسی اور حنجرہ کی خشونت کو نفع کریگا - اور سینہ اور پھیپھڑے کی رطوبت کو بقوت جلا دور کردیگا کیونکہ اسمین قوت جلا کی ہے
اگر باقلا مع چھلکون کے سرکہ مین پکایا جائے بیماران درب یعنے اسہال کہنہ اور دق کے بیمار اور اوسطار یا یعنی خونی دست کے ایک قسم کے
بیمارون کو فائدہ کریگا اور دق کے مرض کو نفع کرتا ہے - باقلا مین قوت جلا کی ہے جلد کی چھائین اور چرک کو دور کردیتا ہے - غذائیت باقلا کی
معتدل ہے جسکا ارادہ ہو کہ باقلا کی ضرر اور خرابی سے سلامت رہے اور اسکے کھانے سے ریاح کم پیدا ہون لازم ہے کہ ہمراہ
صعتر یا پودینہ جسکو ہندی مین ساتر کہتے ہین اور فوتنج یعنے پہاڑی پودینہ اور انجدان اور روغن زیت کے ہمراہ تناول کرے اور جب تک
بھگونے سے قریب جم جانے کے نہو پہنچے باقلا کو ہرگز نہ پختہ کرے اور پختہ کرنے مین بھی بہت اچھی آنچ سے نرمی پکائے - اسی طرح جسکا
ارادہ ہو کہ تازہ باقلا تناول کرے وہ بھی صعتر اور نمک کے ہمراہ اسکو کھائے اور بعد اسکے زنجبیل پروردہ اور بعض جوارشہا سے مناسب کو
استعمال کرے ماش مونگ کو کہتے ہین درجہ اول مین سرد خشک ہے ریاح زیادہ پیدا کرتی ہے آنتون سے دیر مین اترتی ہے - اور جسوقت
ہضم ہو جائے خلط محمود اس سے پیدا ہوگی - تپ کے بیمارون کے لیے مونگ اچھی غذا ہے اگر روغن بادام شیرین ملا کر پکائی جائے اور آش کے
ساتھ پکائی جائے جو تپ کے مناسب ہون حمص چنے کو کہتے ہین چنا گرم و خشک ہے اور اسمین کسیقدر رطوبت بھی ہے اور باینہمہ ریاح اور
نفخ پیدا کرتا ہے اسی واسطے منی کی تولید کرتا ہے اور شہوت جماع کی تحریک اس سے ہوتی ہے - اور دودھ عورتون کا زیادہ کرتا ہے - خون حیض
اور پیشاب کا ادرار کرتا ہے جس پانی مین چنے کو ہمراہ زیرہ اور دارچینی اور سویا کے جوش دیں اسکے پینے سے گرمی اور تلطیف یعنی لطافت
پیدا کرنا اور تقطیع یعنے بکھیر دینا غلیظ اور گاڑھے خلاط کا فائدہ ہوگا اور گردہ اور مثانہ کی پتھری پارہ پارہ ہو جائیگی - سیاہ چنے ان اوصاف مین
پورے ہین اور درجہ اعلی پر پہنچے ہین - دونون قسم مین نخود کی جلا اور تقطیع کی قوت ہے انھین دونون قوتون کی وجہ سے چھائین کو
اور بہق رقیق یعنے سپید داغ جو خفیف سا ہو اسکو دور کردیتا ہے - اور جلد سے بدن کے میل اور چرک بھی بیسن کے ملنے سے چھوٹ جاتا ہے
جسکا ارادہ ہو کہ چنے کو ابال کر کھائے اور قوت باہ کے بڑھانے کی اسے کچھ حاجت نہو لازم ہے کہ صعتر اور نمک اور فوتنج کے ہمراہ اسکو تناول کرے
ترمس بضم تا و سکون رای مہملہ و کسرہ میم آخر مین سین مہملہ ہے باقلاے مصری کو کہتے ہین پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے
اور تلخی اسمین قوی ہے جب تک خوب پکایا نجائے - اور جب اسکو پانی اور نمک ملا کر جوش دین تا اینکہ تلخی اسکی جاتی رہے اب بدشواری
ہضم ہوگا اور معدہ سے دیر مین اتریگا - اور خلط غلیظ پیدا کریگا - خصوصاً جسوقت اسکا ہضم مستحکم نہو - پھر جب ہضم ہوگیا غذا اسکی زیادہ
ہوگی یعنے فضلہ کم رہیگا - اسی سبب سے اسکی غذا موافق ان لوگون کے ہے جو محنت اور تعب مین زیادہ رہتے ہین - اسکے ہضم ہو جانے کی تدبیر
مین یہ بھی ہے کہ نمک اور صعتر اور انجدان کے ساتھ کھایا جائے اور فوتنج کے ہمراہ - یا مُرّی کے (جو ایک قسم کی غذا سے خاص ہے) اور روغن زیت
اسپر ڈالین اور پھر اسکو تناول کرین - اگر اسکو بحالت خام ہونے کے کھائین اور تلخی کو دور نکرین پیشاب اور خون حیض کا ادرار کریگا
اور جنین یعنے بچہ کو حاملہ کے گرا دیگا - اور بڑے کیڑے اور چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ جو پیٹ مین پڑ جاتے ہین انکو بھی گرا دیگا اور جو سدہ

کہ پھیپھڑہ مین خواہ جگر اور طحال مین ہون اُنکی تفتیح کردیگا یعنے وہ سدہ کھلجائینگے۔ اسکا پانی ان منافع مین اسکے جرم سے زیادہ بکار آمد ہی حلبہ بضم حاء مہملہ وسکون لام وبا موحدہ میتھی کو کہتے ہین دوسرے درجہ مین گرم خشک ہی ملین طبیعت ہی یعنے طبیعت کو نرم کردیتی ہی اگر جوش کرکے نفل طعام کے استعمال کیجائے۔ اور اگر روٹی کے ہمراہ کھائی جائے مرئی شکم اس سے کمتر ہوگی - درد سر اور تپلی بھی پیدا کرتی ہی۔ جس پانی مین میتھی کو جوش دیا ہو اگر اُسمین شہد ملاکر تناول کرین شکم کو نرم کردیگا اور خون حیض اور خون نفاس جو ولادت کے وقت عورت کو آتا ہی اُسکو نیچے اُتار لائیگا - اگر میتھی انجیر خشک کے ساتھ جوش دیجائے اور اچھی طرح جوش دیا ہو بعد ازان صاف کرکے پانی پر یعنے اُسی جوشاندہ مین شہد ڈال کر پھر دوبارہ جوش دین تا اسکا قوام مثل لعوق کے ہوجائے مراد یہ ہی کہ اسقدر گاڑھا ہو کہ چاٹ سکین یعوق پورانی کھانسی کو نفع کریگا اور سینہ اور پھیپھڑے کو غلیظ اخلاط سے پاک کریگا وہ اخلاط غلیظ جسمین لزوجت اور چپک ہو لوبیا سپید قسم اسکی مزاج مین سرد خشک ہی اور سرخ لوبیا مین حرارت ہی اور نفخ بھی کرتی ہی مگر اسکا نفخ باقلا کے نفخ سے کمتر ہی اور مونگ کے نفخ سے قریب ہی - اسکے واسطے مناسب ہی کہ لوبیا کو جوش دے کر اور روغن زیتون اور سرکہ اور مُرّی سے اور رائی اور کرویا اور دارچینی اور صعتر سے خوشبو کرکے کھایا کرے کہ اب ان چیزون کے ملانے سے جلدی اسکا انحدار معدہ سے ہوجائیگا اور معدہ سے نیچے جلد اُتر آئیگی - سرخ قسم مین لوبیا کے تلطیف کی قوت ہی اسی وجہ سے ادرار حیض کرتی ہی اور اخلاط مین تھوڑی سی لطافت پیدا کرتی ہی - مناسب ہی کہ جو اسکو تناول کرے نمک اور سرکہ اور رائی اور صعتر اور مرچ سیاہ کے ساتھ تناول کرے سمسم دونون سین مہملہ مکسور ہین کنجد کو کہتے ہین جسکی ہندی تل ہی پہلے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین تر ہی - جتنے دانہ کے اقسام غلہ کے ہین کنجد سب سے زیادہ تیل رکھتا ہی اور اسی وجہ سے معدہ تل کے کھانے سے لتھڑ جاتا ہی اور ڈھیلا ہوجاتا ہی - جماع کی شہوت تلون کے کھانے سے زیادہ ہوتی ہی اور تپلی پیدا ہوتی ہی - جو خلط اسکے کھانے سے پیدا ہوتی ہی گاڑھی اور بالزوجت ہوتی ہی - جب کوئی شخص اپنے معدہ مین کسی طرح کی چبھن اور سوزش پاتا ہو بسبب کسی تیز خلط کے یا کسی تیز دوا کے کھانے سے خواہ گرم دوا کے کھانے سے یا شراب کہنہ کے پینے سے پھر اگر یہ شخص تھوڑا سا روغن کنجد پی جائے یہ لذع اور سوزش جاتی رہیگی - جب کسیکو تل کا کھانا منظور ہو چاہیے کہ پہلے اُنکو تھوڑا سا بریان کرے اور پھر شہد کے ساتھ تناول کرے کہ یہ ترکیب تلون کا ضرر جو بہ نسبت معدہ کے لکھا گیا ہی دور کردیگی **خشخاش** نہایت اچھے کھانے کے واسطے سپید خشخاش کے دانہ ہین اور تیسرے درجہ تک سرد اور تر ہی اور اسی وجہ سے نیند پیدا کرتی ہی - اور سیاہ قسم کی خشخاش سبات یعنی اونگھ خواہ پینک پیدا کرتی ہی جو ایک قسم کی بیماری ہی - دونون قسم کی خشخاش کھانسی کو نفع کرتی ہین اور سینہ سے جو کچھ اوپر کے اعضا مین چڑھتا ہو اُسکو منع کرتے ہین زیادہ نافع اُسی وقت ہی جب کہ اسکو ہمراہ شہد یا شکر کے تناول کرین **شہدانج** بھانگ کے بیج کو کہتے ہین دوسرے درجہ میں خشک ہی معدہ کے واسطے خراب چیز ہی اور سر مین درد پیدا کرتا ہی ادرار پیشاب کا اور ریاح کی تحلیل اور منی کو خشک کردینا بوجہ اسکی یبوست قوی کے ہی - اور جسکا ارادہ یہ ہو کہ اسکے ضرر کو دفع کردے لازم ہی کہ ہمراہ بادام اور خشخاش اور شکر کے اسکو تناول کرے

باب سولھوان بقول کے بیان مین اور اُنکے اصناف کے اور پہلے کاہو کا ذکر ہوگا

بقول سے مراد ساگ کے اقسام ہین - جب ہم دانہ کے اقسام خوردنی بیان کرچکے اب اسوقت لازم ہی کہ ہم ساگ کے جتنے اقسام کھائے جاتے ہین اُنکو بھی بیان کرین اور پہلے ہم کاہو کے ساگ کو لکھتے ہین اسلیے کہ یہ ساگ افضل جملہ اقسام بقول مین ہی - ہم کہتے ہین کہ خس یعنے کاہو کا مزاج آخر درجہ دوم مین سرد تر ہی اور اسکی غذا بھی جملہ اقسام بقول سے زیادہ ہی اور مزہ بھی اسکا سب سے زیادہ شیرین اور خوشگوار ہی - اور جو

خون اس سے پیدا ہوتا ہی اس قسم کے ساگ سے زیادہ درست اور اچھا ہوتا ہی معدہ کی حرارت کو بجھا دیتا ہی پیاس مین تسکین پیدا کرتا ہی
نیند پیدا کرتا ہی کچا کھایا جائے خواہ پکا کر کھایا جائے ۔ شہوت جماع کو قطع کرتا ہی خصوصاً تخم کا ہو ۔ اور جس شخص کا مزاج سرد ہو لازم ہی کہ
اسکو ہمراہ کرفس اور پودینہ کے کھائے ہندبا کاسنی کو کہتے ہین کاسنی کی قوت قریب کاہو کی قوت کے ہی مگر فرق اتنا ہی کہ اسمین برودت
کاہو سے کم ہی اور رطوبت بھی کمتر ہی اور غذا بھی اسکی بھی کمتر ہی ۔ کاسنی مین تلخی ہی اسی سبب سے جگر اور طحال کے سدون کی تفتیح کرتی ہی
آب کاسنی جو ہری پتی سے نچوڑا جائے اس قسم کے یرقان کو فائدہ کرتا ہی جو حرارت کی وجہ سے عارض ہوا ہو ۔ جب کاسنی کے ساگ کو ورم گرم ہی
پیس کر ملا کر ورم کو نفع دیتا ہی ۔ جو کاسنی جاڑون کی فصل مین پیدا ہوتی ہی سرد اور تر ہوتی ہی اور تلخی اسمین کم ہوتی ہی ۔ اور جو
کاسنی گرمی کی فصل مین پیدا ہوتی ہی اسمین حرارت اور یبوست ہوتی ہی مگر تلخی اسمین زیادہ ہوتی ہی خبازی حرارت اور برودت مین
معتدل ہی اور مزاج مین رطوبت پیدا کرتی ہی شکم کو نرم کرتی ہی یعنے کھل کر پاخانہ آتا ہی کھانسی کو اور پھیپھڑے کے نلے جسکو قصبہ ریہ کہتے ہین اسکی
خشونت اور سینہ کی خشونت کو نفع کرتی ہی جب اسکو روغن بادام اور پانی کے ہمراہ پکائین ۔ اور اگر سرکہ اور زیت اور مری کے ساتھ خبازی کا
ساگ کھایا جائے روانی شکم پیدا کریگا چقندر کا مزاج درجہ اول مین گرم تر ہی اور طبیعت کو نرم کرتا ہی اور اسمین تلطیف کی قوت ہی جس سے
جگر اور طحال کے سدون کی تفتیح کرتا ہی پس مناسب ہی کہ جو کوئی اسکے کھانے کا ارادہ سدون کے کھول دینے کی غرض سے کرے سرکہ اور
رائی ملا کر اسکو خوشبو کرے اور جو بدبو اس ساگ مین ہوتی ہی اُسے دور کر دے ۔ چقندر کی جڑ جسکی ترکاری کھائی جاتی ہی غلیظ اور کثیف
چیز ہی بلغم پیدا کرتی ہی ۔ چقندر معدہ کو موافق نہین ہی اسواسطے کہ اسمین کسیقدر لذع اور چبھن ہی پالک کا ساگ حرارت اور برودت مین
معتدل ہی اور رطوبت پیدا کرتا ہی حلق کی خشونت کو مفید ہی اور کھانسی کو ۔ جلد معدہ سے اُتر جاتا ہی طبیعت کو نرم کرتا ہی ۔ جسکا مزاج
سرد ہی وہ شخص اسکو ہمراہ مصالح گرم کے تناول کرے جیسے مرچ سیاہ اور دارچینی حماض (جسکو چوکا کہتے ہین پتے اسکے مثل برگ کاسنی کے
اور جڑ اسکی جیسے چقندر) مزاج اسکا درجہ دوم مین سرد خشک ہی اسمین قبض کی قوت ہی اور جو قسم اسکی ترش ہی اسمین قبض اور برودت
بقوت ہی اور یبوست بھی اسکی قوی ہی اسی وجہ سے حبس طبیعت بقوت کرتا ہی اور جب تک ترش نہوگا حبس ضعیف کا اثر اس سے ہوگا ۔ اگر
حبس طبیعت کی غرض سے اسکو کھانا منظور ہو چاہیے کہ آب سماق خواہ آب زرشک خواہ آب انار ترش مین اسکو پکائین ۔ اور جو کوئی
اسکو کسی اور غرض کے واسطے کھانا چاہے روغن بادام اور فربہ گوشت جسمین چربی زیادہ ہو اور پانی کے ہمراہ اسکو پختہ کرے کرنب
بفتح کاف وراے مہملہ وسکون نون آخر مین بائے موحدہ ہی اسکی پتی چقندر سے چوڑی زیادہ ہوتی ہی ۔ مزاج اسکا مختلف ہی اسلیے کہ
پانی مین اسکے سردی اور تری ہی ۔ اسمین جلا اور تنقیہ اور تحلیل کی قوت ہی اور اسہال طبیعت کرتا ہی ۔ لیکن جرم اسکا سرد خشک ہی
طبیعت کو قوی کرتا ہی یعنے دست نہین لاتا ہی ۔ پس جسکا ارادہ طبیعت کے نرم کرنے کا ہو اسکو اُبال کر وہی اُبالا ہوا پانی پی جائے
اور اگر حبس طبیعت منظور ہو جرم کرنب کا تناول کرے بعد ازانکہ پہلے دو مرتبہ اسکو اُبال لیا ہو اور پانی دونون مرتبہ پھینک دیا ہو
کہ آب جرم اسکا حبس طبیعت کریگا ۔ کرنب کے کھانے سے تاریکی بصر مین پیدا ہوتی ہی اُسکی آنکھ مین جسکا مزاج خشک ہو لیکن
جسکی آنکھ کا مزاج تر ہو اسکو مضر مذکور نہوگا بلکہ مفید ہی ۔ کرنب کا شوربا اُن لوگون کو مفید ہی جنکو خمار کسی قسم کا چڑھا ہو اور
خون حیض اور خون نفاس کو اُتار لاتا ہی ۔ جسکا ارادہ ہو کہ اسکے ضرر سے محفوظ رہے اور خشکی پیدا نکرے لازم ہی کہ چرب گوشت کے ہمراہ
خواہ روغن بادام ملا کر اسکو پکائے ۔ لازم ہی کہ صاحبان مزاج سوداوی یعنے جنکے بدن مین صفرا سے سوداوی کی کثرت ہی اسکو ہرگز نہ کھائین

بتھوا اور چولائی ان دونون ساگ کا مزاج سرد اور تر ہو اور تمام قسم کے ساگ مین ان دونون کی رطوبت زیادہ ہو۔ چولائی کی تری قوی ہو
اور بتھوے کی رطوبت زیادہ ہو۔ اسی وجہ سے یہ دونون ساگ گرم خشک مزاج والے کو نفع کرتے ہین اور حمی غب یعنی اکترا بخار کو بھی مفید ہین
اور جو اقسام حمیات محرقہ کے ہین اُنکو اور یرقان کو مفید ہین۔ ان دونون ساگ مین بنظر اصل طبیعت کے نہ مس اور نہ قبض کی قوت ہو
اور نہ اسہال اور دست لانے کی۔ لیکن اگر انکو روغن زیتون اور مری سے خوشبو کرین طبیعت کو نرم کرنے مین خرفہ کا ساگ دوسرے
درجہ مین سرد ہو اور تیسرے درجہ مین تر ہو اور اسی وجہ سے موافق اُسکو ہوتا ہو جسکے مزاج پر حرارت غالب آگئی ہو۔ خرفہ کی پتی مین
کسیقدر لزوجت اور چیپ بھی ہو اسی جہت سے ضرس یعنے دانت کے کند ہوجانے کو فائدہ کرتا ہو اور خرفہ کی ڈالیون مین کسیقدر قبض یعنے
ترشی ہو اسی وجہ سے نفث الدم یعنے خون تھوکنے کی بیماری اور دوسنطاریا جسمین خون کے دست آتے ہین اور اُس خون کی آمد کو جو حیض کے
وقت آتا ہو مفید ہو۔ عصارہ یعنے نچوڑا ہوا پانی خرفہ کے پتون کا اگر اسکا ضماد سر پر کیا جائے گرمی سے جو درد سر ہو اُسکو فائدہ کریگا
اور تمام اقسام کے ورم کو جو سر مین ہون۔ جس شخص کا مزاج سرد ہو چاہیے خرفہ مین پودینہ اور جرجیر اور کرفس ملاکر تناول کرے
جرجیر جسکو ترہ تیزک اور رہالون اور رشاد بھی کہتے ہین تیسرے درجہ مین گرم ہو اور پہلے درجہ مین تر ہو ملطف ہو اور منی پیدا کرتی ہو شہوت
جماع کی محرک ہو سر مین درد پیدا کرتی ہو۔ پس مناسب ہو کہ جو اسکو کھائے کاہو کا ساگ ملالے تاکہ اسکی گرمی ٹوٹ جائے بادروج
جسکو جنگلی تلسی کہتے ہین یہ ایک خراب ساگ ہو دیر مین ہضم ہوتا ہو برا خون پیدا کرتا ہو ہان اتنا فائدہ اسمین ہو کہ تھوڑی سی گرمی اور تلطیف
پیدا کرتا ہو۔ مناسب ہو کہ جو کوئی اسکو تناول کرے خرفہ کا ساگ ملاکر کھائے نعناع پودینہ کو کہتے ہین دوسرے درجہ مین گرم خشک ہو
اور اسمین تھوڑی سی رطوبت ہو جس سے شہوت جماع کی تحریک کرتا ہو۔ معدہ کو قوی کرتا ہو اور سرد مزاج کے جگر کی تقویت کردیتا ہو۔
قے اور ہچکی جو بوجہ امتلا کے آتی ہو اُسکو مفید ہو ہضم مین جودت پیدا کرتا ہو طرخون جسکو فارسی مین ترخانی کہتے ہین گرم خشک ہو دیر
یعنے بخوبی ہضم ہونے غذا پر معین ہوتا ہو اور معدہ کا اُسکے افعال پر معین ہو ریاح کی تحلیل کرتا ہو لیکن اگر زیادہ اُسکی خورش ہو ہضم
ہونے مین اُسکے دیر ہوگی۔ یہی کیفیت پودینہ کی بھی ہو بادرنجبویہ جسکو دیہاتی لوگ بلائی پان کہتے ہین گرم خشک اعتدال کے ساتھ ہو
قلب کی تقویت کرتا ہو اور تفریح نفس مین پیدا کرتا ہو مرۂ سودا کو مفید ہو ذہن کو صاف کرتا ہو رشاد حرف بستانی ہو پالون کی قسم سے
اسکا ساگ گرم خشک ہو اور تلطیف کرتا ہو بلغم کو اور رطوبت کو مفید ہو ریاح کی تحلیل کرتا ہو۔ اگر گرم مزاج آدمی اسکو کھانا چاہے کاہو اور
کاسنی کا ساگ ملاکر کھائے کرفس جسکو اجمود کہتے ہین دوسرے درجہ مین گرم خشک ہو ریاح کی تحلیل اور پیشاب کا ادرار کرتی ہو
اور جو سدہ جگر اور طحال مین ہون اُنکو کھول دیتی ہو۔ حیض کا ادرار کرتی ہو سر مین صدع پیدا کرتی ہو پس درد کرکے اسکی حرارت
اور خشکی رہجاتی ہو۔ مناسب ہو کہ اسکے ساتھ کاہو کا ساگ ملالین تاکہ درد سر کے ہونے سے امان ہوجائے کزبرہ رطبہ جسکو ہری کشنیز
اور ہری دھنیا کہتے ہین یہ ساگ اگرچہ غذا مین شمار کیا جاتا ہو مگر اشبہ بحق یہی ہو کہ اسکو دوا کہنا چاہیے۔ اسلیے کہ اکثر تھوڑی مقدار
اسکی قاتل ہوجاتی ہو۔ اور اسکی تھوڑی مقدار خنیدلانے مین وہ اثر کرتی ہو جو کاہو کے ساگ کی مقدار کثیر کرتی ہو اور تخدیر یعنی کندی حواس کی
اسی طرح کرتی ہو۔ ہری دھنیا کبھی تنہا کھائی نہین جاتی۔ بلکہ دیگ مین سالن وغیرہ کے فقط اسی غرض سے ڈالتے ہین کہ خوشبو آجائے۔
اگر اسکو لہسن اور پیاز کھانے کے بعد چبالین دونون کی بو منھ سے دور کردیگی۔ اسی طرح نبیذ کی بو کو بھی دور کرتی ہو قنابری جسکی فارسی
برغست ہو درجہ اول مین گرم خشک ہو تیز ہو جیسے مرچ کی تیزی اور قبض لطیف بھی اسمین ہو [illegible] ہو اور نفخ شکم پیدا کرتا ہو کچھ ساتھ تلطیف

جیسے اخلاط غلیظ کی غلاظت کو دور کرتا ہی - جگر اور طحال کے سدہ کو کھول دیتا ہی خلط سودا کو پیدا کرتا ہی - بواسیر کو نفع کرتا ہی مکو یہ ساگ بھی دوا سے زیادہ مشابہ ہی بہ نسبت غذا کے - مزاج اسکا سرد خشک ہی دوسرے درجہ مین اسمین تلخی جو ہی اسی کی وجہ سے تلطیف کرتا ہی اور اسی سے ادرار پیشاب کا کرتا ہی اور جگر اور مثانہ اور گردہ کے سدون کی تفتیح کرتا ہی یعنے کھول دیتا ہی - اور جو ورم انھین اعضا مین پیدا ہون انکو نفع کرتا ہی واللہ اعلم **بنات کی شاخین** جن پر بزور یعنے تخم برآمد ہوتے ہین - یہ شاخین ہر ایک ساگ کی قسم مین سے قبل ازانکہ انپر تخم نمایان ہوجائین تر ہوتی ہین اور کھانے کے لائق ہوتی ہین - اور جب کسی ایسی شاخ مین بیج پڑ جائین اسکی قوت اور عمل مشابہ اسی گیاہ کے ہی جسکی یہ شاخ ہی لیکن ایسی شاخ تخم دار مین غذائیت زیادہ ہی بہ نسبت اُس گیاہ کے جسکی یہ شاخ ہی اور رطوبت اس شاخ کی بھی اُس گیاہ کی رطوبت سے زیادہ ہی **بلبیون** گرم تر ہی اور غذائیت اسکی معتدل ہی اور بستانی قسم اسکی زیادہ بارطوبت ہی اور صحرائی سے اسکی غذائیت زیادہ ہی - منی کو پیدا کرتی ہی پیشاب کا ادرار کرتی ہی - گوشت کے ساتھ پکاکر کھائی جاتی ہی اور روغن زیتون مین ابال کر اور اسمین مصالح گرم اور مری ملاکر بھی کھائی جاتی ہی **قنبیط** کلم رومی ہی سرد خشک ہی کرنب کے مشابہ اثر مین ہی مگر خشکی پیدا کرنے مین اُس سے کم ہی اور خون جو اسکے کھانے سے پیدا ہوتا ہی خراب اور زبون ہوتا ہی - جو کوئی اسکو کھانا چاہے اُسے مناسب ہی کہ اچھی طرح سے اسکو اُبالے اور چرب گوشت کے ساتھ اور سرکہ اور مری کے ہمراہ تناول کرے اور روغن زیتون اور مصالح گرم کے ہمراہ اسکو کھانا چاہیے -

باب ستر ھوان بنات کی جڑون کے بیان مین

یعنے جڑین بنات کی جو کھائی جاتی ہین اُسکا بیان اس باب مین ہی **شلجم** گرم تر ہی اور اسمین غلاظت اور نفخ ہی اسی وجہ سے زیادہ غذا دہی کرتا ہی اور منی کو زیادہ کرتا ہی - اسمین قوت ملطفہ بھی ہی کہ اُسکی وجہ سے پیشاب کا ادرار کرتا ہی **گاجر** زیادہ نفخ پیدا کرتی ہی اور بدشواری ہضم ہوتی ہی باہ کو برانگیختہ کرتی ہی پیشاب کا ادرار کرتی ہی - اگر اسکو پکاکر کھائین اسکا ضرر بہ نسبت کچی گاجر کے کمتر ہوگا **مولی** دوسرے درجہ مین گرم ہی اور دوسرے ہی درجہ مین خشک ہی معدہ کے واسطے خراب چیز ہی اور جو کچھ معدہ مین ہو اُسکو اُبھار کر پراگندہ کرتی ہی اور پھیلا دیتی ہی ڈکار بہت لاتی ہی جسمین بُری بو آتی ہی - اسی واسطے مقرر ہوا ہی کہ جسکو قی کرنی ہو اسکو کھائے - غذا جو مولی سے بدن کو پہنچتی ہی خراب ہوتی ہی اور غلیظ ہوتی ہی ہضم دیر مین ہوتی ہی اور معدہ سے دیر مین اُترتی ہی - ایک قوم نے گمان کیا ہی کہ مولی ہضم غذا پر معین ہوتی ہی - اور حال عملی اسکے ضد اور خلاف پر ہی - اسلیے کہ مولی خود تو ہضم ہوتی نہین دوسری چیز کو کیا ہضم کرائیگی - مولی کے پتے اسکی جڑ سے زیادہ تر ہضم ہوتے ہین - ہان مولی مین یہ وصف ہی کہ شہوت جماع کو زیادہ کرتی ہی **پیاز** چوتھے درجہ مین گرم خشک ہی مگر اسمین رطوبت اور نفخ ہی کہ انھین دونون کی وجہ سے شہوت جماع کو برانگیختہ کرتا ہی اور منی زیادہ کرتا ہی - سر مین درد پیدا کرتا ہی مناسب ہی کہ جو کوئی اسکو کھانا چاہے سرکہ اور دودھ کے ساتھ خواہ کاسنی کے ساگ کے ہمراہ تناول کرے **لہسن** پیاز سے زیادہ گرم ہی اور خشکی اسکی پیاز سے بڑھی ہوئی ہی اور جو فعل پیاز کرتی ہی یہ اُس سے قوی تر کرتا ہی - بدن مین قوی گرمی پیدا کرتا ہی اور حرارت بدن کی بڑھاتا ہی اسمین تیزی قوی ہی اور پیاز سے لطافت اسمین زیادہ ہی - جب لہسن پکایا جائے اسکی لطافت اور تیزی دور ہو جاتی ہی اور غذائے صالح دیتا ہی یعنے مقدار مناسب پر غذا دہی کرتا ہی - اور جب تک پکایا نہ جائے بہت کم اور تھوڑی سی غذا دیتا ہی - لہسن بھی دوا سے زیادہ مشابہ ہی بہ نسبت غذا کے لہسن بدن پر آنکی صحت کی حفاظت کرتا ہی خصوصاً اگر تھوڑا سا پکایا جائے اسلیے کہ حرارت غریزی کو قوی کرتا ہی اور ہضم کی جودت اور خوبی پیدا کرتا ہی - مناسب نہین کہ جسکی طبیعت مشتعل ہو یا جسکے سر مین کسیقدر جنون کا خلل ہو یا جسکو درد سر جلد

ہوجاتا ہو لہسن کو کھائے - بہتر یہ ہو کہ لہسن کو سرکہ اور انگور خام اور ترش دودھ اور چرب گوشت مین پکائین گندنا جسکو پیاز نا بھی کہتے ہین پیاز اور لہسن دونون سے اسکی حرارت اور خشکی کمتر ہو اور تیزی بھی اسمین دونون سے کم ہو دسر بھی نہین پیدا کرتا ہو مثل پیاز اور لہسن کے شہوت جماع کو زیادہ کرتا ہو - صاحبان بواسیر کو نفع کرتا ہو اگر اسکو کچا کھائین یا زیت اور روغن زرد مین پکاکر کھائین اور جن آنتون مین ریاح پیدا ہوتے ہین انکو فائدہ کریگا

باب اٹھارھوان ترکاریون کے بیان مین

اور پہلے بیگن کا بیان کیا جاتا ہو - بیگن کا فعل تازہ اور باسی ہونے سے مختلف ہوتا ہو جو بیگن پرانا ہو اور اسمین تلخی آگئی ہو وہ گرم اور خشک ہو اور دلیل اسکے گرم ہونے پر یہ ہو کہ منہ مین اور ہونٹھون مین چھالے ڈالتا ہو - اور جو بیگن تازہ ہو اور تلخی سے خالی ہو وہ سرد اور خشک ہو اور خلط سودا کو پیدا کرتا ہو - اگر کچا بیگن کھایا جائے بدشواری ہضم ہوتا ہو اور دیر مین اسکا انحدار ہوتا ہو معدہ سے اور خلط غلیظ پیدا کرتا ہو جو سوداوی خلط ہوتی ہو - اور اگر پکاکر کھایا جائے جلد ہضم ہوجاتا ہو اور اوسط درجہ کی غذا دیتی کرتا ہو اور اگر سرکہ اور کراویا کے ساتھ پکایا جائے اشتہاے طعام زیادہ پیدا کرتا ہو اسلیے کہ معدہ کے منہ کی تقویت کرتا ہو اور جسقدر پختہ کیا جاتا ہو اتنی ہی قوت اسکی کم وبیش ہوتی ہو - مناسب ہو جو اسکو پکانا چاہے چاہیے اسکو ابال لے اور چاہیے شور پانی مین بھگو دے - یہ ایسی غذا ماوف ہو جسکا ضرر جلدی ظاہر نہین ہوتا کنکر یہ لفظ فارسی کا تب سے یون لکھا ہو شاید کنکر تر ہو جو خرشف کو کہتے ہین - بستانی قسم اسکی سرد اور خشک ہو اور اسمین کسیقدر قبض یعنی ترشی ہو جو طبیعت کو درست کرتی ہو جو ہر اسکا زیادہ غلیظ ہو اور بہت دشواری سے ہضم ہوتا ہو بہ نسبت بیگن کے اگر کچے کو کھائین اور پختہ کرکے کھائین تو آسانی سے ہضم ہوجائے - خلط سوداوی اس سے پیدا ہوتی ہو - مناسب ہو کہ پہلے ابال کر پھر چرب گوشت کے ساتھ پکاکر کھایا کرین **خرشف** یہ کنکر تر صحرائی ہو اور گرم تر ہو باہ کو زیادہ کرتی ہو اور پسینہ کی بو کو معطر کردیتی ہو پیشاب کا ادرار کرتی ہو کدو درجہ دوم مین سرد تر ہو اور غذائیت اسمین تھوڑی سی ہو اور لطیف ہو اسی وجہ سے تپ کی بیماریون کے واسطے غذا سے مناسب ہوتی ہو اور اسکے واسطے جسے پیاس کی شدت ہو اور گرم کھانسی کے مرض مین لیکن جسوقت معدہ مین کوئی خراب خلط سے اسکو ملاقات کا اتفاق ہوتا ہو یعنی بروقت موجودگی خلط خراب کے معدہ مین اگر کدو کھایا جائے یہ ترکاری بھی اسی خلط خراب کی طرف مستحیل ہوجاتی ہو اور بدن مین خلط خراب پیدا کرتی ہو مناسب ہو کہ جب اسکو سرد مزاج کے لوگ کھائین مصلح گرم سے اسکو خوشبو کرین جیسے سیاہ مرچ اور ساتر اور فوتنج یعنے پہاڑی پودینہ **بطیخ** خربوزہ درجہ دوم مین سرد تر ہو اور معدہ سے جلد اتر جاتا ہو بوجہ اسکے کہ اسمین جلا کی قوت ہو اور اسی سبب سے پیشاب کا ادرار کرتا ہو اور بہق یعنے سپیدی جلد اور جھائین کو بھی دور کردیتا ہو اور چرک بدن کو صاف کرتا ہو - تخم اسکا جلا مین اسکے جرم سے زیادہ ترقوی ہو - ریاح بھی پیدا کرتا ہو - اگر زیادہ اسکو کھائین ہیضہ پیدا کریگا بوجہ بدہضمی کے اسلیے کہ جلد تر معدہ مین فاسد ہوجاتا ہو اور بہت جلد اسی خلط کی طرف بدل جاتا ہو جسکا معدہ مین پایا جالینوس کا قول ہو کہ خربوزہ جسوقت معدہ مین فاسد ہوا مشابہ زہر کے ہوجاتا ہو - لانبا خربوزہ جو کنکر سے پیدا ہوتا ہو جسوقت کنکڑی بڑھ جائے اور پختہ ہوجائے وہ بھی جملہ حالات مین اسی خربوزہ کے مشابہ ہو مگر فساد اور خرابی اسکی عام خربوزہ سے کمتر ہو مناسب ہو کہ اگر زیادہ خربوزہ کھایا ہو بعد اسکے سکنجبین تناول کرے - اور اگر حد سے زیادہ کھا جائے تو قے کرڈالے تاکہ اسکے ضرر سے امان ہوجائے - مناسب یہ ہو کہ بیچ مین دو طعام کے اسکو کھائین یعنے کچھ پہلے کھاکر خربوزہ کھائین اور پھر اسکے بعد کچھ اور غذا کھائین تاکہ

غذا سے خربوزہ ملجائے اور غذا کو نافذ کردے - خربوزہ اُسی قسم کی چیز ہی جو غذا کو معدہ مین نافذ کردیتا ہی اسلیے کہ اسمین جلا کی قوت ہی -
کھیرا اور ککڑی دونون سرد تر ہین اور حرارت کو بجھا دیتے ہین پیاس مین سکون پیدا کرتے ہین پیشاب کا ادرار کرتے ہین - کھیرا مزاج مین
ککڑی سے زیادہ سرد ہی اور لطیف بھی زیادہ ہی اور اسمین تھوڑا سا قبض بھی ہی لیکن کبھی کھیرا کھانے والے کو بعض اوقات پیاس بھی معلوم
ہوتی ہی خصوصاً جسکے معدہ مین صفرا زیادہ ہو اسلیے کہ ایسے معدہ مین پہونچ کر کھیرا مستحیل صفرا کی طرف ہوجاتا ہی - مناسب ہی کہ جو شخص کھیرا
یا ککڑی کھائے اُسکے بعد تھوڑا سا شہد بھی تناول کرے بطیخ ہندی تربوز کو کہتے ہین اور جو قسم اسکی زرقی کہلاتی ہی سرد تر ہی اور پیاس مین
سکون پیدا کرتا ہی اور حرارت کو بجھاتا ہی اور بیماران تپہاے تیز اور تپہاے صفراوی کو مفید ہی - اگر اب تربوز ہمراہ شکر کے پیا جائے تبرید
اعلےٰ درجہ کی کریگا - بیماران یرقان کو جو حرارت جگر سے اور رگون کی حرارت سے عارض ہوا ہو بھی نفع کرتا ہی اگر ہمراہ طباشیر اور شکر کے پیا جائے -
مناسب ہی کہ جن لوگون کا مزاج سرد تر ہو اس سے پرہیز کرین - پھر اگر کوئی شخص مجبوری اسکے کھانے پر مضطر ہوجائے اور بدون کھائے ہوے
چارہ نہو لازم ہی کہ شہد کے ہمراہ کھائے اور بعد اسکے کھالینے کے پھر تھوڑا سا شہد تناول کرے قصب السکر اوکھ یا گنا مزاج اسکا گرم تر ہی
حلق کی خشونت اور سینہ اور قصبہ ریہ کی خشونت کو مفید ہی اور جو رطوبت ان اعضا مین ہوتی ہی اُسکو دور کردیتی ہی پیشاب کا ادرار کرتی ہی - ان
فوائد کے ہمراہ نفخ اور ریاح بھی اسمین ہین - اگر یہ ارادہ ہو کہ اسکا نفخ کم ہوجائے اوکھ کو چھیل کر گنڈیریان بنائین اور گرم پانی سے دھو ڈالین تاکہ
اسکا نفخ کم ہوجائے موز کیلا درجہ اول مین گرم تر ہی اور غذائیت اسمین زیادہ ہی اور دیر مین ہضم ہوتا ہی اور دیر مین معدہ سے اُترتا ہی خصوصاً
اگر زیادہ کھایا جائے کہ ثقل اور گرانی پیدا کرتا ہی سینہ اور پھیپھڑہ کی خشونت اور کھانسی اور گردہ کے اور مثانہ کے قروح کو فائدہ کرتا ہی پیشاب کا
ادرار کرتا ہی منی زیادہ کرتا ہی شہوت جماع کا محرک ہی شکم کو نرم کرتا ہی - مناسب ہی کہ جسکے معدہ مین گرانی پیدا کرے بعد کیلہ کھانے کے سکنجبین سادہ
جو شکر سے بنائی گئی ہو استعمال کرے اور کھانا کھانے سے پہلے کیلہ کو کھانا چاہیے کماۃ جسکو کھنبی کہتے ہین مزاج اسکا سرد تر ہی جوہر اسکا غلیظ ہی
بدشواری ہضم ہوتی ہی بلغم پیدا کرتی ہی - ایک قسم اسکی سیاہ ہوتی ہی اسکی برودت اور غلاظت زیادہ ہی اور یہ قسم فقط سودا یا بلغم اور سودا کو پیدا
کرتی ہی - یہ پھل بھی منجملہ غذاہاے غلیظ اور خراب غذاؤن کے ہی - اسی کی ایک قسم زہر قاتل ہی جسکو فطر کہتے ہین - جو قسم اسکی کھائی جاتی ہی اگر
بکثرت کھائی جائے کھانے والے کو قبض عارض ہوگا اور معدہ کا منھ ایسا معلوم ہوگا کہ اُسکو کوئی نچوڑتا ہی اور گرانی بھی معدہ پر معلوم ہوگی
اور سانس مین تنگی پیدا ہوگی - اسی واسطے مناسب ہی کہ اسکو نہ کھائین بلکہ اسکے کھانے سے درگذر کرین - اور اگر کھائین کوئلہ کی آنچ پر اسکو
اسقدر رکھ کر خوب سینکین یا سرکہ اور روغن زیتون اور مری اور کراویا اور سیاہ مرچ اور دارچینی سے اسکو خوشبو کرلین خواہ زیت اور صعتر اور
سیاہ مرچ وغیرہ جو اور اسی قسم کی گرم چیزین اور خوشبو ہین اُنسے اسکو خوشبو کرین -

باب اُنیسواں بڑے درختون اور باغون کے پھلون کے بیان مین

پہلے انجیر کا بیان کیا جاتا ہی انجیر پہلے درجہ مین گرم ہی اور تازہ انجیر دوسرے درجہ مین تر ہی اور سوکھا ہوا انجیر خشکی اور تری مین معتدل ہی
اور گرمی اسمین ضرور ہی - غذا جو انجیر سے بدن کو ملتی ہی معتدل مقدار کی ہی نہ کم نہ زیادہ - خون جو اس سے پیدا ہوتا ہی سب اقسام کے
فواکہ سے بہتر اور جید ہوتا ہی انجیر ہضم بھی جلد ہوجاتا ہی اور جلد معدہ سے اُترجاتا ہی اسلیے کہ اسمین جلا کی قوت ہی اور اسی وجہ سے طبیعت کو نرم کرتا ہی
خصوصاً اگر تازہ ہو اور اپنے رس پر خوب پختہ ہوگیا ہو - کھانسی کو فائدہ کرتا ہی اور سینہ اور پھیپھڑہ اور گردہ اور مثانہ کو فائدہ کرتا ہی خصوصاً اگر
بعض ملطف چیزون کے ساتھ کھایا جائے جیسے پودینہ کوہی اور صعتر اور مامیثا کہ یہ بھی ایک قسم پودینہ کی ہی - اور دوسری طرح سے اسکا حال یون بیان

کیا گیا ہے کہ انجیر سے ریاح پیدا ہوتے ہیں اور بدشواری ہضم ہوتا ہے اور معدہ سے دیر میں اترتا ہے۔ خشک انجیر سے ریاح کم پیدا ہوتے ہیں اور یہی سوکھا انجیر بہتر اور مناسب تر ہے ان اعمال کے واسطے جو ہمنے تنقیہ کی نسبت ذکر کیا ہے سینہ اور گردہ وغیرہ کے۔ اسلئے کہ اسمین جلا کی قوت ہے اگر ہمیشہ انجیر کھانے کا استعمال کرین بدن میں جوئین پیدا ہونگی۔ خصوصاً اگر وہ آدمی اسکو ہمیشہ کھائے جسکے بدن میں خراب فضلے بھرے ہون ضرور جوئیں بدن میں اسکے پڑینگی۔ تازہ انجیر جسکو بکثرت کھانا منظور ہو لازم ہے کہ جب انجیر کھانے کے سکنجبین پی لیا کرے اور سوکھا ہوا انجیر ہمراہ اخروٹ اور بادام کے کھانا چاہیے کہ اسوقت طبیعت کی تلئین اور نرم کرنے پر معین ہوگا عنب انگور کو کہتے ہین اسکی فضیلت بھی انجیر کے قریب ہے تمامی فوائد پر اور غذائیت سکے دمیانی ہونے اور خون کے عمدہ پیدا کرنے میں بشرطیکہ معدہ مین جلد ہضم ہو جائے۔ اور اگر یہی معدہ مین جلدی ہضم نہو تو انگور سے نفخ اور ریاح پیدا ہونگے۔ انگور کی عمدہ وہی قسم ہے جسکے دانہ کا چھلکا نازک ہو اور جسمین شیرہ زیادہ بھرا ہو اسلیے کہ جو انگور ان صفات پر ہوگا طبیعت کو نرم کریگا۔ اور اگر ان اوصاف کے خلاف پر ہوگا دیر ہضم بھی ہوگا اور نرمی طبیعت کی بھی کم کریگا۔ جو انگور پانی مراد پر پہونچ گیا ہو اور اچھی طرح سے پختہ ہو گیا ہو اسکا مزاج گرم تر ہے اور جسمین کسیقدر ترشی ہو خواہ کسیلا پن ہو اسکا مزاج سرد خشک ہے اور قبض پیدا کرتا ہے۔ انگور خام کی برودت اور خشکی زیادہ ہے۔ انگور کی قسم جو بنام رازقی مشہور ہے اگر خوب پختہ ہو جائے غذا دہی اسکی زیادہ ہے اور دیر مین ہضم ہوتی ہے زیادہ غذا دہی اسی انگور کی ہے جو کہ جاڑون تک باقی رہے۔ اسلیے کہ اتنے زمانہ تک وہی قسم باقی رہیگی جسکا جرم غلیظ ہو نازک نہو۔ اگر انگور کے جرم کو مع دانہ اور بیج کے کھائین دیر مین ہضم ہوگا۔ اور اگر چوس کر کے کھائین اور چھلک اور بیج کو تھوک ڈالین جلد ہضم بھی ہوگا اور معدہ سے بھی جلد اتر جائیگا اور طبیعت کو نرم کریگا زبیب انگور خشک اور مویز بھی اسی کو کہتے ہین اسکے مزاج کی یہ صورت ہے کہ جس قسم سے انگور کی یہ خشک ہوا ہو وہی اسکا مزاج ہے اور غذائیت اسکی بھی اسی طرح کی ہے کمی اور بیشی مین۔ جو مویز کلان ہو اور مغز اسمین زیادہ ہو شیرینی اسمین اچھی ہو یعنی سوائے حلاوت کے اور کوئی مزہ اسمین نہو وہ گرم مزاج ہے اور غذا دہی اسکی زیادہ ہے اور سینہ اور پھیپھڑہ کو نافع ہے جسوقت ان دونون عضو مین رطوبت غلیظ ہو۔ اور جو مویز کہ کھٹا پن لیے ہوئے اور دانہ اسکا پر گوشت نہو اسمین حرارت کم ہے اور معدہ کی تقویت کرتا ہے حبس طبیعت پیدا کرتا ہے۔ اگر کسی کا ارادہ ہو کہ اسکی طبیعت نرم ہو جائے لازم ہے کہ مویز کے بڑے دانہ کا بیج نکال کر کھائے اور اگر مویز مذکور کو پانی مین جوش دے کر (بعد تھائی پانی جلجانے کے) اسی پانی کو پیین نرمی طبیعت زیادہ کریگا (شاید دست بھی آئیں) جس طرح سے انگور کا پانی تلئین مین قوی ہے بہ نسبت جرم انگور کے۔ اور جسکا ارادہ ہو کہ حبس طبیعت کرے اسکو چاہیے کہ جس مویز مین کھٹا پن ہے اسے بیج سمیت کھا جائے **توت کا بیان** شہتوت کا مزاج درجۂ اول مین سرد اور درجۂ دوم مین تر ہے۔ جو دانہ شہتوت کا رس بھر پختہ ہو گیا ہو نرمی طبیعت کی پیدا کرتا ہے اور کچا شہتوت حابس طبیعت ہے اور مزاج اسکا سرد خشک ہے۔ توت خوب پکا ہوا اور برف سے ٹھنڈا کیا ہوا اس معدہ کو فائدہ کرتا ہے جسپر حرارت اور خشکی نے غلبہ کیا ہو۔ اگر توت ایسے وقت کھایا جائے کہ معدہ آلائش سے پاک ہو جلد معدہ سے اتر جائیگا اور پیشاب کا ادرار کریگا اور خلط جید پیدا کریگا۔ اور اگر معدہ مین کوئی خراب فضلہ ہو خرابی اور فساد توت مین جلد آ جائیگا اور توت سے خلط نکوہیدہ اور بری پیدا ہوگی اسی وجہ سے توت غذا کے پہلے کھایا جاتا ہے اور اسکے بعد سکنجبین پلائی جاتی ہے **مشمش** خوبانی کو کہتے ہین مزاج اسکا سرد اور تر ہے جلدی ہضم ہو جاتی ہے اگر غذا سے پہلے کھائی جائے اور معدہ آلائش سے غذا کے پاک ہو۔ اور اگر معدہ مین غذا موجود ہو اور خوبانی کھائی جائے وہ غذا بھی ہضم نہوگی اور خوبانی بھی خراب اور فاسد ہو جائیگی۔ اور اگر معدہ مین کوئی خراب فضلہ باقی ہے اور خوبانی کھالین اسی خراب فضلہ کی طرف اسکا استحالہ ہوگا یعنی خوبانی بھی اسی خرابی کی طرف بدل جائیگی جو خراب فضلہ سے تھے اور فساد بطرف خوبانی کے جلد آ جائیگا۔ اسی واسطے مناسب نہین ہے کہ خوبانی کو بعد غذا کے [illegible] کھائین تا کہ جو غذا خوبانی سے

زیادہ ہو اور جو امرود ترش ہو خواہ اسمین کسیقدر بکٹھاپن ہو وہ سرد خشک ہو اور قبض شکم پیدا کرتا ہو اگر غذا سے پہلے کھایا جائے اور ملین طبیعت ہو اگر غذا کے بعد کھایا جائے۔ اگر امرود کو غذا کے بعد کھاوین تو بخارات کو معدہ سے بطرف سر کے چڑھتے ہین اُنکے چڑھنے کو منع کریگا اترج جسکو ترنج کہتے ہین اسمین قوتین مختلف ہین اس طرح کہ اسکا چھلکا دوسرے درجہ مین گرم خشک ہو اور خوشبو اور معطر ہو معدہ اور جگر کی تقویت کرتا ہو اور ریاح کی تحلیل کرتا ہو اگر تھوڑی سی مقدار اسکی ماول کھائے اور جب اسی چھلکے کی بہت سی مقدار تناول کریں دیر مین ہضم ہوگا بوجہ سختی اور صلابت کے جو اسمین ہو۔ گوشت اترج کا پہلے درجہ مین اور ریزہ کے جو اسمین ہوتے ہین اُسکا مزاج سرد تر دوسرے درجہ مین ہو اور غلیظ ہو دیر مین ہضم ہوتا ہو اور دیر مین معدہ سے اترتا ہو اور جب ہضم ہوگیا بہت سی غذا دیتا ہو اور بلغم پیدا کرتا ہو اور ماص یعنی کھٹا جسکو ترنج کا کہتے ہین تیسرے درجہ مین سرد خشک ہو حرارت کو بجھا دیتا ہو صفرا تسکین اور اشتہائے طعام زیادہ کرتا ہو اور خون کی حرارت سے عارض ہوا ہو اسکو نفع کرتا ہو۔ اگر اسکو داد پر لگادین خواہ جھائین پر رگڑ کر ملین دونون کو دور کردیتا ہو۔ یہ قسم اترج کی تپ کے بیمارون کو زیادہ موافق ہو۔ جو شاندہ اسی حماض کا پیاس مین سکون پیدا کرتا ہو اور اشتہائے طعام پیدا کرتا ہو دست اور قے کو بند کردیتا ہو۔ تخم اترج کا مزاج گرم خشک ہو اور اسمین کسیقدر رطوبت بھی ہو۔ روغن تخم اترج بواسیر کو نفع کرتا ہو۔ مناسب ہو کہ جو اترج کھانا چاہے اسکو چھیل کر نہ کھائے بلکہ چھلکے سمیت اسکو کھانا چاہیے اور خوب طرح سے اسکو چبانا چاہیے تاکہ منھ مین خوب پس جائے اور شہد کے ساتھ قبل طعام کے کھانا چاہیے بعد طعام کے بھی اور اترج کھانے کے بعد جب تک یہ ہضم نہو جائے کوئی چیز نہ کھائے اجاص اور بخارا کہتے ہین درجہ اول مین سرد ہو اور درجہ دوم مین تر ہو اور ترش آلو بخارا البتہ باردہی ملین طبیعت ہو۔ جو آلو بخارا شیرین ہو اور ترشی سے خالی کہا ہو اسمین تلیین طبیعت کا فعل زیادہ ہو۔ اور ترش قسم اسکی صفرا کی تیزی کو توڑتی ہو اور تلیین کی قوت اسمین کم ہو۔ جو آلو بخارا سوکھ گیا ہو بہ نسبت تر و تازہ کے تلیین کم کریگا۔ جسوقت آلو بخارا کو جوش دین اور جوشاندہ کو صاف کرکے اسپر شکر یا شہد یا ترنجبین ڈالین اُسوقت تلیین زیادہ کریگا جمار اور طلع (جمار مغز درخت خرما اور طلع ایک پہلا شگوفہ جو شروع کر خرما ہوجاتا ہو جسکو ہم سچا پھول کہتے ہین۔ اسلیے کہ جن درختوں مین پھل اور پھول دونون ہوتے ہین اُنمین پہلے چھوٹا پھول وہ نکلتا ہو جو بڑا ہوکر کمہلا کر گر جاتا ہو پھر اسکے بعد سچا پھول نکلتا ہو اور اسی پھول کی جڑ سے اس پھل کی شکل چھوٹی چھوٹی نمایان ہوتی ہو جب یہ پھل بڑھا یہ پھول گر جاتا ہو۔ سبحان اللہ کیا تیری عجیب صنعت ہو) طلع اور جمار دونون سرد قسم کی غذا ہین جو کوئی انمین سے تر و تازہ ہو اور اسمین کسیقدر بکٹھاپن نہو اُسکا مزاج تر ہو اور غذا اسکی درمیانی ہو اور جسمین قبض یعنی بکٹھاپن ہو وہ خشک مزاج ہو اور اسکی غذا غلیظ ہو اور دیر ہضم اور حبس شکم کرتی ہو چھوہارا اور خرما درخت خرمے کا جو پھل شیرین اور پختہ ہو مزاج اُسکا گرم تر ہو اور گرمی اور میٹھی مین غذا کے معتدل ہو اور شکم کو نرم کرتا ہو اور منی کو زیادہ کرتا ہو۔ اور جو خرما تر ہو جسکو رطب کہتے ہین اسمین رطوبت زیادہ ہو اور حرارت کمتر ہو اور شہوت جماع کو زیادہ کرتا ہو۔ مگر درد سر پیدا کرتا ہو۔ اور جو پھل اس درخت کا قابض یعنی بکٹھا ہو اور پختہ نہو اور اسی کو بسر کہتے ہین وہ برودت اور یبوست کی طرف مائل ہو اور بدشواری ہضم ہوتا ہو اور حبس شکم کرتا ہو ریاح پیدا کرتا ہو معدہ کی تقویت کرتا ہو۔ ہان مگر بسر کی قسم مین بھی جو شیرین ہو وہ حرارت کی طرف مائل ہو اور جو بسر سبز رنگ ہو اسمین تھوڑی سی بھی حرارت نہوگی اور سرد قسم حبس شکم زیادہ کریگی۔ جس قسم کا نام قسب کھا جاتا ہو وہ حرارت مین معتدل ہو اور یبوست اسمین بھی ہو اور حبس شکم کرتی ہو۔ جو پھل اس درخت کا شیرین ہو اور خوب پختہ ہوگیا ہو اُسکے کھانے سے جو خون پیدا ہوتا ہو خراب ہوتا ہو اور جلدی اُس خون مین عفونت آجاتی ہو اور درد سر پیدا کرتا ہو اور سدہ پیدا کرتا ہو

رنگ جمار طلع ضمنی

رُطب جسکا نام ہو اُسکی مضرت زیادہ ہو اور نہایت ردی اور خراب چیز ہو اور تمر یعنے سوکھا ہوا چھوہارا اُسکے بعد خرابی پائے مذکورہ مین ہو۔ بہت ہی مصلح طریقہ اسکے کھانے کا جس سے رطب اور تمر کے ضرر رفع ہو جائین یہ ہو کہ ہمراہ بادام اور دانہ خشخاش کے کھایا جائے اور رطب کھانے کے بعد شراب سکنجبین ساذج پیا جائے نارجیل یا ریل کا مزاج گرم اور تر ہو اور غذا اسکی کثیر دیتا ہو دیر مین ہضم ہوتا ہو منی زیادہ کرتا ہو تقطیر البول کو یعنی جسکو قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہو نفع کرتا ہو۔ جو کھوپرا پورانا ہو جائے اُسکی گرمی اور خشکی بڑھ جاتی ہو اور قبض شکم پیدا کرتا ہو زیتون کی دو قسمیں ہیں ایک زیتون الزیت (اور یہ پھل غیر مدبر ہو دوسرے زیتون الماء جسکو بعض لوگ کہتے ہیں کہ پانی کے کنارہ اسکا درخت اگتا ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکو سرکہ اور پانی اور نمک مین پرورده کرتے ہین) غذائیت زیتون الزیت مین زیادہ ہو اسلیے کہ اُسمین روغن زیادہ ہوتا ہو اور زیتون الماء تو قابض ہو اسی وجہ سے معدہ کی تقویت کرتا ہو اور اشتہا کو برانگیختہ کرتا ہو خصوصاً کہ جو سرکہ مین بنایا جائے کہ وہ غلاظت اور لطافت پیدا کرنے مین درمیانی ہو۔ اور جو اچھی طرح نجتہ ہو جائے وہ گرم ہو اور معتدل حرارت رکھتا ہو اور جب تک خوب پختہ نہو بارد ہو جوز اخروٹ کا مزاج دوسرے درجہ مین گرم اور تر ہو اور جو اخروٹ تازہ ہو اُسمین حرارت تھوڑی سی اور رطوبت زیادہ ہوتی ہو اور غالب اسپر دہنیت ہو۔ اخروٹ مین لطافت ہو۔ اور جو باریک چھلکہ اخروٹ کے جرم پر ہوتا ہو اور اسکی گری توڑنے سے معلوم ہوتا ہو اُسمین تھوڑا سا قبض ہو یہی پوست اسی وجہ سے حبس شکم کرتا ہو۔ اخروٹ کی غذا تھوڑی سی ہو اور جو اخروٹ کہنہ ہو جائے قابل کھانے کے نہین رہتا۔ تازہ اخروٹ ملین طبیعت ہو خصوصاً اگر مری کے ہمراہ کھایا جائے مگر یہ بھی درد سر پیدا کرتا ہو اگر زیادہ کھایا جائے اور پیاس بھی اس سے پیدا ہوتی ہو اور صفرا کی طرف مستحیل ہوتا ہو یعنی صفرا بن جاتا ہو خصوصاً پورانا اخروٹ۔ اور اگر اسکو ہمراہ انجیر کے کھائین زہردار چیزون کے ضرر سے نفع کرتا ہو۔ جو خون اخروٹ کھانے سے پیدا ہوتا ہو بشرطیکہ اخروٹ کہنہ نہو وہ خون کچھ خراب نہین ہو بندق جسکو فارسی مین فندق کہتے ہین گرم خشک ہو اور ارضی ہو یعنے اجزاء ارضی اسپر غالب ہین کہ اسمین زیادہ دہنیت نہین ہو جوہر اسکا غلیظ ہو دیر مین ہضم ہوتا ہو اسی وجہ سے غذائیت اسکی زیادہ ہوئی۔ ایک قوم اطبا نے کہا ہو کہ اگر اخروٹ ہمراہ سداب کے کھایا جائے قبل غذا اسکے پس اسی کھانیوالے کو زہر قاتل وہ اون کا اور حشرات کے کاٹنے کا زہر زیادہ ضرر نہ پہونچائیگا اور بچھو کے کاٹنے کو فائدہ کرتا ہو اگر ہمراہ انجیر کے کھایا جائے بادام شیرین حرارت اور برودت مین معتدل ہو اور رطوبت اسکی درجہ دوم کی ہو اور اسمین جلا کی قوت ہو اور غذا دہی اسکی درمیانی ہو اور اچھی ہو۔ کھانسی کی بیماری اور سینہ کے درد کے جملہ اقسام کو مفید ہو اور بسبب اپنے جلا کے سینہ اور پھیپھڑہ کی آلائش کو صاف کرتا ہو اور شکم کو نرم کرتا ہو خصوصاً اگر انجیر کے ساتھ کھایا جائے۔ ایک قسم اسکی وہ بھی ہو جو تلخ ہوتی ہو اُسمین جلا کی قوت زیادہ ہو اور سینہ اور پھیپھڑہ کی صفائی اور جملہ احشا یعنے اندرونی اعضا کا تنقیہ زیادہ کرتا ہو جگر اور طحال اور گردہ کے سدہ کی تفتیح کرتا ہو۔ پیشاب کا ادرار کرتا ہو اور جسقدر زیادہ تلخ ہوگا بہ افعال اُسکے زیادہ قوی ہونگے فستق پستہ کو کہتے ہین یہ غذا حرارت اور رطوبت مین معتدل ہو اور جس پستہ مین کسیقدر تلخی ہو اور خوشبو آتی ہو وہ جگر کی تقویت کی صلاحیت رکھتا ہو اور جگر کے سدون کی تفتیح کرتا ہو۔ اور سینہ مین اگر کسی طرح کی رطوبت ہو اُسکو صاف کردیتا ہو اور گردہ اور مثانہ کی رطوبت کو بھی پاک کرتا ہو۔ اور پستہ باہ کو زیادہ کرتا ہو۔ بچھو کے کاٹنے سے نفع کرتا ہو پستہ کی غذا درمیانی ہو اور پردالا چھلکہ پستہ کا جو موٹا ہوتا ہو اُسکی بو پاکیزہ ہو غشی اور قی کو فائدہ کرتا ہو

باب بیسوان صحرائی اور پہاڑی درختون کے پھلون کا بیان

اور پیلے- ان خرنوب کا یہ ایک ولایتی پھل ہی اور خرنوب شامی مین کسیقدر کٹھاپن ہی اسی وجہ سے حبس شکم کرتا ہی- مگر جالینوس کا قول ہی
کہ جو اس پھل کی تر ہو ردی اور شدید پیدا کرتی ہی اور سوکھا پھل حبس شکم کرتا ہی- خرنوب دشواری سے ہضم ہوتا ہی دیر کے بعد معدہ سے اترتا ہی
خون اس سے پیدا ہوتا ہی خراب اور ردی ہی ثمر الکبر یعنے کبر کا پھل یہ بھی ولایتی پھل ہی- یہ پھل اور اسی درخت کی ڈالیان اگر سرکہ اور نمک
ملی حالت مین جمی طرح سے تلطیف پیدا کرینگی اور اسی وجہ سے ان سدون کی تفتیح کرتی ہین جو کہ جگر اور طحال مین پڑ گئے ہون اور معدہ کو پاک
کرتی ہین بلغم کی آلائش سے او طبیعت کو نرم کرتی ہین- کبر دوا سے زیادہ مناسب ہی بہ نسبت غذا کے اسلیئے کہ یہ غذا سے دوائی ہی بلوط
پہلے درجہ مین سرد ہی اور دوسرے درجہ مین خشک ہی جوہر اسکا غلیظ ہی اور اسمین کسیقدر قبض بھی ہی اسی واسطے دشواری سے ہضم ہوتا ہی قبض شکم
پیدا کرتا ہی اور خون حیض کو روکتا ہی معدہ سے دیر مین اترتا ہی اور اگر اچھی طرح سے ہضم ہو جائے غذا سے کثیر دیتا ہی شاہ بلوط شاہ بلوط جسکو کہتے ہین
وہ بلوط سے افضل ہی اور میٹھا بھی زیادہ ہی اور شاہ بلوط کی یبوست اور اسکا قبض بھی بلوط سے کمتر ہی اور اسی وجہ سے شاہ بلوط حبس شکم بہت کم کرتا ہی
بہ نسبت بلوط کے اور غذا بھی شاہ بلوط کی زیادہ اچھی ہی بلوط کی غذا سے- اور مزاج شاہ بلوط کا حرارت اور برودت مین معتدل ہی حبۃ الخضرا
جسکو فارسی زبان مین بن کہتے ہین حبۃ الخضرا اور بطم یہ دونون گرم خشک دوسرے درجہ کے ہین- ان دونون پھلون مین جو تر و تازہ ہو اسکی حرارت
اور یبوست کم ہی چنانچہ یہ دونون نافع ہین اور ... اور ... مین اور حیض کو بھی جاری کر دیتے ہین باہ کو زیادہ کرتے ہین خصوصاً اگر اسمین سے
کوئی تر و تازہ ملجائے معاصان بلغم کو اور جسکو رطوبت کی زیادتی ہو نافع ہین- روغن ان دونون کا لقوہ اور فالج کو فائدہ کرتا ہی اور طحال کے
ورم کے جملہ اقسام کی تحلیل کر دیتا ہی تبق جسکو ہندی زبان مین بیر کہتے ہین جو بیر تر و تازہ ہو وہ سرد اور تر ہی بلغم پیدا کرتا ہی اور میٹھا بیر
سرد کم ہی اور مائل بہ ترشی زیادہ سرد ہی اور اسمین کسیقدر کٹھاپن ہی جس سے قبض شکم کرتا ہی- سوکھا ہوا بیر حبس طبیعت کرتا ہی اور مزاج اسکا سرد
خشک ہی اور غذا اسکی تھوڑی سی ہوتی ہی زعرور ولایتی پھل ہی پہاڑی قسم اسکی جو زرد ہوتی ہی اور وہ کسیقدر ترشی کی طرف مائل ہی مزاج اسکا سرد
خشک ہی حرارت کو بجھا دیتا ہی صفرا کو نفع کرتا ہی اور اسمین کسیقدر عطریت ہی لہذا تقویت جگر کرتا ہی اور معدہ کی بھی تقویت کرتا ہی بشرطیکہ دونون جگہ
اور معدہ مین حرارت ہو اور حبس طبیعت کرتا ہی- قے کو قطع کر دیتا ہی- زعرور بستانی جو سرخ ہوتا ہی اسکا مزاج سرد تر ہی بلغم پیدا کرتا ہی غبیرا جسکو
فارسی مین سنجد کہتے ہین مزاج غبیرا کا سرد خشک ہی اور قابض اور حابس ہی کہ حبس شکم کرتا ہی- یہ پھل لڑکون کو بہت موافق ہی اسلیئے کہ انکی طبیعتون
درست کر دیتا ہی اگر اسکو ہمراہ اس دودھ کے تناول کرین جسکو پیتے ہین- غذا ان دونون پھلون کی یعنے زعرور اور غبیرا کی تھوڑی سی ہوتی ہی عناب
مزاج اسکا سرد تر ہی اور بلغم پیدا کرتا ہی دیر مین ہضم ہوتا ہی اور دیر کے بعد معدہ سے اترتا ہی غذا اسکی تھوڑی سی ہی لیکن جس پانی مین عناب
جوش دیا جائے وہ پانی سردی اور تری پیدا کرتا ہی اور حدت یعنی تیزی اور لذع یعنے خراش جو معدہ اور آنتون مین عارض ہو اسمین سکون
پیدا کرتا ہی- جو کھانسی حرارت سے ہو اسکو نفع کرتا ہی گلو اور سینہ کی خشونت کو نرم کر دیتا ہی- مگر جالینوس عناب کی مذمت کرتا ہی اور کہتا ہی
کہ مجھے معلوم نہین ہی کہ صحیح آدمیون کی حفظ صحت اور بیمارون کی رد صحت مین عناب کا کچھ فعل اور عمل ہی بلکہ یہ دشواری سے ہضم ہوتا ہی اور
دیر مین معدہ سے اترتا ہی سپستان لسوڑہ کو کہتے ہین مزاج اسکا سرد تر ہی لزوجت اور چیپ اسمین زیادہ ہی اور رطوبت بھی زیادہ ہی حرارت مین
سکون پیدا کرتا ہی ملین طبیعت ہی بوجہ اپنی لزوجت کے غذائیت اسمین کم ہی بلغم کو پیدا کرتا ہی معدہ سے دیر مین اترتا ہی-

باب اکیسوان ان غذاؤن کے بیان مین جو چوپایون کے گوشت کی ہین

جب ہم ان غذاؤن کو بیان کر چکے جو کہ نباتات سے ہوتی ہین اب ہم بیان شروع کرتے ہین ان غذاؤن کا جو حیوان سے ہوتی ہین اور

ابتداے کلام چوپایون کے گوشت سے ہم کرتے ہین لحوم یعنے گوشت کے اقسام - مین کہتا ہون کہ گوشت کے جملہ اقسام عموماً حار رطب ہین اور
سب کی غذائیت زیادہ ہی اور سب خون کو زیادہ پیدا کرتے ہین - اور بعض اقسام بہ نسبت اور بعض اقسام کے ایک دوسرے پر انھین خواص و افعال سے
فضیلت بھی رکھتے ہین - چوپایون کے گوشت میں سب سے زیادہ اصلح سور کا گوشت ہی اسلیے کہ حرارت اور برودت مین معتدل ہی اور لہٰذا اسکی زیادہ ہی
اور خون جو اس سے بنتا ہی نہایت عمدہ ہی بہ نسبت اور سب قسم کے گوشت کے خون کے - اسلیے کہ یہ گوشت زیادہ تر مناسب ہی بدن انسان کے
واسطے بہ نسبت جملہ اقسام لحوم کے اور بہت موافق ہی بہ نسبت اور قسم کے گوشت کے - تا اینکہ جالینوس نے ذکر کیا ہی کہ ایک قوم نے آدمی کا گوشت
اس شبہہ مین کھایا کہ یہ خنزیر کا گوشت ہی پس انکو کچھ شک نہوا اور نہ فرق کرسکے کہ یہ گوشت آدمی کا ہی یا خنزیر کا نہ تو بو کی راہ سے اور نہ مزہ کی
راہ سے اور نہ رنگ کی نظر سے اور یہی دلیل ہی اس امر کی کہ خنزیر کا گوشت آدمی کے بدن سے زیادہ مناسبت رکھتا ہی اور چھوٹے چھوٹے
بچے اسی مد جانور کے رطوبت اسمین زیادہ ہی اور گوشت انکا بلغم پیدا کرتا ہی مترجم یہ اوصاف جو مصنف نے بیان کیے قدیم زمانہ کے تجربہ کی راہ سے
درست ہونگے حال کے تجربات سے اور بھی تجربات منقولہ کتب قدیم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ سور کا گوشت خلط غلیظ اور چسپندہ پیدا کرتا ہی اور
اسکے کھانے سے حرص شدید کی بد اخلاقی اور درد سر جو دیرپا رہے اور داء الفیل اور اقسام وجع مفاصل کے اور فساد عقل اور فساد معدہ اور
زوال مروت و غیرت و حمیت پیدا ہوتی ہی چنانچہ آج کل جو اقوام ہندوستان مین اسکے گوشت کو کھاتے ہین جیسے پاسی جو ایک قوم رذیل ہی خواہ
اور اقوام انکے دیکھنے سے یہ خرابیان سب ٹھیک معلوم ہوتی ہین - یہ بھی مجرب ہوا ہی کہ اسکے گوشت کھانے سے مخنثی پیدا ہوتی ہی - اور ارسطو سے
منقول ہی کہ اکثر سور کی ہڈیوں مین مغز یعنی گودا نہین ہوتا اور بعض کے بدن مین زہرہ یعنی پتہ نہین ہوتا - حالانکہ یہ عضو نہایت مصلح واسطے
اکثر احوال بدن کے ہی جیسا فن تشریح مین اوپر بیان ہوچکا ہی متن بھیڑ کے چھوٹے چھوٹے بچے نرینہ جنکو حملان کہتے ہین انکا گوشت حرارت
اور رطوبت زائد رکھتا ہی اور بلغم پیدا کرتا ہی اور مادہ بچے بھیڑ کے چھوٹے چھوٹے جنکو نعاج کہتے ہین برا خون پیدا کرتے ہین - اسی طرح بڑی بکری
کہ اسکے گوشت مین حرارت اور رطوبت کم ہی اور یبوست کی طرف مائل ہی اور بدشواری ہضم ہوتا ہی - بکری کے بچہ پاے نرینہ جو ایک سالہ سے زیادہ نہون
از وقت ولادت تا زمانہ ہذا انکے گوشت سے خون جید پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ انکا مزاج حرارت اور رطوبت کم رکھتا ہی بہ نسبت گوشت حملان کے یعنی
بھیڑ کے نر بچون کے اور رطوبت اور یبوست مین انکا گوشت معتدل ہی اور جلد ہضم ہوجاتا ہی - اور جو خون اس سے پیدا ہوتا ہی لطافت اور
غلاظت مین معتدل ہی - مادہ بکری اور نر بکرا اسکے گوشت کھانے سے جو خون پیدا ہوتا ہی غلیظ اور خراب اور مائل بطرف سوداکے ہوتا ہی لحم البقر
یعنے گاے بیل کا گوشت اسمین غذائیت زیادہ ہی اور غلیظ بھی ہی بدشواری ہضم ہوتا ہی خلط سوداوی پیدا کرتا ہی خصوصاً جو مادہ گاو پورے
سن کی ہوچکی ہی کہ اسکے گوشت کھانے پر اگر مداومت کیجاے اور کوئی شخص ہمیشہ یہی گوشت کھایا کرے اور اسکی طبیعت بھی مائل بطرف سوداکے ہو
اسکو امراض سوداوی مہلک عارض ہونگے - یہ گوشت ان لوگون کو موافق ہوتا ہی جو ریاضت اور مشقت اور تعب مین زیادہ رہتے ہون عجاجیل
یعنے بچہ ہاے گاو کا گوشت جو ایک سال سے زیادہ نہو اور ایک ماہ سے کم نہو اسکی غذا دہی معتدل ہی اور خون جو اس سے پیدا ہوتا ہی محمود اور
اچھا ہوتا ہی - اسکی وجہ یہ ہی کہ مزاج گاو کا خشک ہی اور چھوٹی عمر کا جو حیوان ہی اسکا مزاج بارطوبت ہی پس گوسالہ کا گوشت بوجہ یبوست نوعی اور
رطوبت سن کے ایسا ہوا کہ اسکی رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہوگیا اسی وجہ سے اسکی غذا اچھی اور محمود ہوئی - یہی حال ہر ایک ایسے حیوان کے
گوشت کا ہی جو باعتبار اپنی نوعیت اور قسم کے خشک مزاج ہو کہ اسکے چھوٹے بچہ کا گوشت خشکی اور تری مین معتدل ہوگا اور چھوٹے بچے کا گوشت ایسے
بڑے حیوان کے گوشت سے جید اور عمدہ ہوگا - اسی واسطے بڑی بھیڑ کا گوشت اچھا ہی اسکے بچہ نرینہ یکسالہ سے اسی بھیڑ کے اسلیے کہ اسکے

۱۰

یعنی بڑی بھیڑ کے مزاج مین جو رطوبت ہی پھر اُسکے بچہ مین وہ رطوبت دو حصہ ہوگی ایک تو ئی اور دوسرے بوجہ عمر اوس کے - پس بچہ گاو اور یکسالہ بھیڑ کا گوشت جو فربہ ہو موافق اُسکو ہوگا جو ریاضت معتدل کرتا ہو اور نہایت سن شباب مین ہو اسلیئے کہ یہ غذا زیادہ غلیظ نہین ہی جیسے کہ بیل اور گاے کا گوشت غلیظ ہی حیوان خصی یعنے جس حیوان کو بدھیا کردیا ہو اُسکا گوشت اُسکی یہ صورت ہی کہ انھین حیوانات مذکورہ بالا سے جو خصی بنایا جائے اُسکا گوشت زود ہضم ہوتا ہی اور غذا اسے جید ہوجاتا ہی - اور جس بدھیا کا گوشت فربہ ہو وہ لذیذ ہوتا ہی اور بدن کی ترطیب زیادہ کرتا ہی اور طبیعت کو نرم کرتا ہی - مگر یہ خرابی ہی کہ معدہ کو ایسا گوشت ڈھیلا کردیتا ہی اور ہضم بھی دیر مین ہوتا ہی اور اگر خصی کا گوشت لاغر ہو طبیعت مین خشکی پیدا کرتا ہی لیکن جلد ہضم ہوجاتا ہی اور لذیذ نہین ہوتا ہی - افضل گوشت کے اقسام مین وہی گوشت ہی جو فربہی اور لاغری مین درمیانی ہو - اور اصلح اور مناسب تر گوشت کے اقسام سے اُسکے واسطے کہ جوان آدمی ہو اور تعب اور مشقت زیادہ کرتا ہو اور جسکا کہ بدن متخلخل یعنے پولا اور ڈھیلا ہو پس ایسے شخص کے واسطے ایسی بھیڑ کا گوشت اصلح ہی جو انتہاے جوانی کو پہونچ گئی ہی اور ایسی گاے کا گوشت جو ابھی جوان نہین ہوئی اور اُس بکرے کا گوشت جو بدھیا ہوگیا ہی لیکن جو آدمی تعب مین کم رہتا ہو اور آرام اور آسایش کا زیادہ خوگر ہو اُسکو گوشت چھوٹے بچہ گاو کا اور چھوٹے بچہ کا بکری کے مناسب ہی وحشی جنگل کے جانور جسقدر ہین سب کا گوشت خراب ہی اور خون غلیظ سوداوی پیدا کرتا ہی - اور سب سے کمتر ردی صحرائی جانورون مین سے ہرن کا گوشت ہی اور اسکے بعد گوشت مادہ ہرن کا ہی - بارہ سنگھا اور گورخر اور پہاڑی مینڈھا ان سب جانورون کے گوشت خراب اور ردی ہین اور ان سب سے زیادہ غلیظ اور خراب اور بدشواری ہضم ہونے والے اور خلط سودا کے زیادہ پیدا کرنے والے اُنٹنیون کے گوشت اور خچر اور گھوڑے کے گوشت جو خانگی ہین اور صحرائی نہین (سواے بر حال صحرائی ان جانورون کے) کہ یہ سب گوشت نہایت خرابی مین ہین - لہذا مناسب نہین کہ انکو کوئی کھائے سواے اُس شخص کے جسکی قوت بدنی قوی ہو اور تعب شدید مین رہتا ہو اور مسام اُسکے بدن کے متخلخل اور ڈھیلے ہون یعنے کھُلے ہوے ہون اور ایسے لوگ زیادہ متحمل ہوتے ہین جملہ طعامہاے غلیظہ کے جو جلدی ہضم ہوتے ہین بہ نسبت غیر اپنے کے - لیکن اور تمام اقسام گوشت کے چوپایون کے جو باقی رہ گئے ہین اُنکے بیان کی طرف ہمکو کچھ اضطرار نہین اسلیے کہ بہت کم آدمی ایسے ہین جو اُنکو کھاتے ہین - اور ہمکو امید ہی یا ہمکو پسند ہی کہ اُنکے بیان کے ساقط کرنے مین اختصار اُسی بیان پر کرین جو اول کتاب ہذا مین بطور اجمال کے طبائع حیوانات کو عموماً بیان کیا ہی

باب بائیسوان اطراف مواشی اور احشا کے بیان مین جیسے سری اور پائے اور قلب و جگر وغیرہ

اطراف مواشی سے مراد وہ اعضا ہین جو بدن کے ظاہری سمت پر واقع ہین جیسے سری اور پایہ وغیرہ اور احشا اندرونی اعضا کو کہتے ہین جسکا ترجمہ ہندی زبان مین ہم او جھ سے کرتے ہین - افضل اعضاے ظاہری چوپایون مین اُنکے بازو ہین خصوصاً وہ بیرونی جز اُنکا جس گوشت کو کریلی کی بوٹی خواہ مچھلی بولتے ہین اسلیے کہ یہ گوشت بہت جلد ہضم ہوتا ہی اسلیے کہ اسمین عصب یعنے پٹھے بھی بہت ہین اور یہی کریلی کا گوشت رطوبت مین کمی رکھتا ہی - کلہ کا گوشت زیادہ غلیظ ہی اور غذائیت اُسمین زیادہ ہی دیر ہضم بھی ہی رطوبت بھی اُسمین زیادہ ہی - منی کو زیادہ کرتا ہی - دماغ یعنے بھیجا اور مغز سر مین رطوبت زیادہ ہی اور بدشواری ہضم ہوتا ہی متلی پیدا کرتا ہی معدہ کے واسطے خراب ہی - اور اسی وجہ سے جب کسی آدمی کا ارادہ قی کرنے کا ہو بھیجے کو ہمراہ بہت سے روغن زیتون کے استعمال کرے مغز ہڈی کا گودا یہ سر کے بھیجے سے زیادہ تر لذیذ ہی اور نرمی بھی اسمین زیادہ ہی اور متلی بھی اُس سے زیادہ لاتا ہی - اسی واسطے مناسب ہی کہ بھیجا اور

سری کو پنجابی مین سیری کہتے ہین

ہڈی کا گودا ہمراہ صعتر اور نمک اور انجدان کے کھایا جائے۔ ہڈی کے گودے کو حرارت کی طرف میلان ہے اور معدہ کو ڈھیلا کر دیتا ہے اور منی کو زیادہ کرتا ہے **لسان** زبان کو کہتے ہین زبان کا گوشت معتدل ہے جلد ہضم ہوتا ہے اور غذائیت اسکی بھی کمی بیشی مین معتدل ہے **اکارع** یا پائے حیوانات اور کان اور ہونٹ یہ سب کے سب اعضائے عصبی ہین یعنے پٹھہ کا مزاج رکھتے ہین گوشت اور چربی انمین کم ہے غذائیت بھی انکی تھوڑی سی ہے اور جلد ہضم ہوجاتے ہین حرکت انمین چونکہ تمام اعضائے بدنی سے زیادہ رہتی ہے لہذا یہ اوصاف مذکورہ انمین ہوئے اور معدہ سے انکا جلد اُتر جانا اسکا سبب یہ ہے کہ انمین لزوجت زیادہ ہے اور خون جو انسے پیدا ہوتا ہے اُسکی خوبی مناسب ہے۔ پایوں کی نسبت کان اور ہونٹ کے زیادہ اچھی غذا ہے اور پایوں مین بھی اگلے دھڑ کی طرف کے اعضا جلد ہضم ہوجاتے ہین اور مزاج مین بھی رطوبت رکھتا ہے

پستان اور خصیون کا گوشت پستان اور خصیہ ان دونون عضو کا گوشت نرم اور ڈھیلا ہے مشابہ غدود کے اور مزہ انکا شیرین ہے اور مزاج انکا تر ہے مائل بطرف تھوڑی سی برودت کے اسلیے کہ انکو مشابہت جوہر منی اور دودھ کے جوہر سے ہے جو انمین رہتا ہے پستان کا گوشت شیرینی مین زیادہ ہے اور غذائیت اُسکی بہت ہے اور رطوبت بھی زیادہ رکھتا ہے بسبب دودھ رہنے کے اسی مقام پر اور بلغم پیدا کرتا ہے اور جسقدر پستان مین تری زیادہ ہوگی بلغم کی پیدایش اُس سے زیادہ ہوگی اسلیے کہ برودت اُسکی مزاج پر غالب ہوگی۔ خصیون کا حال یہ ہے کہ اسکا گوشت پستان کے گوشت سے شیرینی کمتر ہے۔ اور دیر مین ہضم ہوتے ہین اور جو خون انسے پیدا ہوتا ہے اُسمین خون کمتر ہے بہ نسبت اُس خون کے جو گوشت سے پستان کے بنتا ہے۔ اور اسی خون مین کسیقدر بوے ناگوار بھی آتی ہے۔ خصیہ اگر ایسے حیوان کے ہون جسکا سن زیادہ ہے دیر مین ہضم ہونگے بہ نسبت اُس حیوان کے خصیون کے جو کم سن ہو۔ اور اگر چھوٹے بچہ کے خصیہ ہون جلد تر ہضم بھی ہونگے اور مزہ بھی اُنکا شیرین ہوگا۔ اور جیسا گوشت کسی حیوان کا اچھا اور بُرا ہوتا ہے وہی خوبی اور خرابی اُسکے خصیہ کے گوشت کی سمجھنی چاہیے۔ نہایت پسندیدہ اور لائق تعریف کے مرغ کے خصیہ ہین جو مرغ کہ فربہ ہو۔ اس عضو کے کھانے والے کو مناسب ہے کہ اسکو ہمراہ نمک اور صعتر اور فودنج یعنے پہاڑی پودینہ اور نمک کے تناول کرے **عین** آنکھ کو کہتے ہین یہ عضو مرکب چند مختلف جوہرون سے ہے میری مراد یہ ہے کہ چند قسم کی رطوبت اور چند طبقہ اور عضل اور سمین یعنی چکنائی سے آنکھ مرکب ہے اور کھانے والی چیز آنکھ کی فقط عضل ہے اور سمین یعنے رقیق چربی۔ عضل کا حال یہ ہے کہ جسقدر اعضا حیوانات کے کھائے جاتے ہین سب سے زیادہ جلد تر عضل ہضم ہوجاتا ہے اور جلد معدہ سے اُتر جاتا ہے بشرطیکہ یہ عضل ایسے حیوان کے جسم سے ہو جسکا گوشت غذا اسے محمود ہے سمین یعنی رقیق چربی مین لزوجت ہے اور معدہ کے اوپر ترتی رہتی ہے۔ مناسب ہے کہ آنکھ کو ہمراہ نمک اور صعتر اور انجدان کے کھائین **کبد** جگر کو کہتے ہین مزاج اسکا گرم تر ہے مزہ اسکا لذیذ ہے غلیظ ہے اور دیر مین ہضم ہوتا ہے لیکن اگر اچھی طرح ہضم ہوجائے بدن کو غذا کثیر ملیگی اور جو خون اس سے بنیگا محمود اور پسندیدہ ہوگا۔ سب حیوانون کے جگر سے زیادہ تر لذیذ جگر مرغابی کا ہے جو فربہ ہو ہمراہ گوندھے ہوئے آٹے اور دودھ کے بعد اسکے جگر فربہ مرغی کا بعد اسکے سُور کا جگر جو فربہ ہو۔ اسی طرح جو حیوان فربہ ہو اُسکا جگر لذیذ ہوتا ہے خصوصاً اگر فربہی اُسی حیوان کی سوکھی گھانس خواہ سوکھا بھوسہ کھانے سے آئی ہو۔ چوپایون کے جگر کے کھانے والے کو مناسب ہے کہ زیادہ خورش اُسکی نہ کرے اسلیے کہ دیر مین ہضم ہوتا ہے اور اگر زیادہ کھائے اُسکے بعد جوارش کے اقسام کو کھانا چاہیے خصوصاً چلنے والے جانورون کے جگر کھانے کے بعد **طحال** تلی کو کہتے ہین تلی سے جو خون پیدا ہوتا ہے خراب اور مائل بطرف سودا کے ہوتا ہے مگر سُور کی تلی سے ایسا خراب خون نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ اُسمین خرابی کم ہوتی ہے۔ اور جو فربہ حیوان ہے اُسکی تلی سے جو خون بنتا ہے زیادہ

خراب نہین ہوتا ہی - اور دُبلے جانور کی تلی سے جو خون بنتا ہی نہایت خراب ہوتا ہی مناسب ہی کہ جو کوئی تلی کی غذا اختیار کرے اُسمین سماق یعنی رقیق چربی ملا کر اور خوب اُسکو بھونے اور پھر کھائے ریہ پھیپھڑہ کو کہتے ہین یہ عضو جلد ہضم ہو جاتا ہی اور غذائیت اُسمین کمتر ہی لیکن بلغم پیدا کرتا ہی قلب دل کو کہتے ہین جرم اسکا سخت ہی اور بدشواری تمام ہضم ہوتا ہی قلب کے کھانے والے کو چاہیے کہ اسکے بعد زنجبیل مربی اور یا سیاہ مرچ کھائے اور زیرہ او جعتر تناول کرے - اور جب یہ بخوبی ہضم ہو جاتا ہی غذا سے کثیر دیتا ہی کلی گردون کو کہتے ہین گردہ کا گوشت گرم ہی اور بدشواری ہضم ہوتا ہی اور غذا اسکی خراب ہی سبب اسکے گردون مین خون کی کیفیت باقی رہجاتی ہی امعا اور کرش اور معدہ کا بیان امعا آنتون کو کہتے ہین اور کرش اوجھڑی کو کہتے ہین - یہ سب اعضا عصبی ہین اور سخت ہین اور بدشواری ہضم ہوتے ہین اور جو خون انسے پیدا ہوتا ہی جید اور اچھا نہین ہی بلکہ خراب اور مائل بطرف برودت کے ہی اور بدن مین انکے کھانے سے اتنی غذا نہین پہونچتی جسکی کوئی مقدار ہو - اسکے کھانے والے کو لازم ہی کہ دیرائی سرکہ مین پکا کر کھائے تاکہ بسہولت ہضم ہو جائین اور باسانی معدہ سے اُتر جائین سمین اور شحم تلی چربی کو سمین کہتے ہین اور شحم تمام چربی ہی سمین کا مزاج گرم تر ہی اور شحم کی رطوبت اور حرارت سمین سے کم ہی اور یبوست کی طرف مائل ہی - اسی واسطے جب چربی گلائی جاتی ہی جلدی سے جمتی ہی بہ نسبت سمین کے یہ دونون قسم کی چربیان بلغم اور فضول تر پیدا کرتی ہین اور معدہ کو ڈھیلا کرتی ہین - سمین کا استحالہ صفرا کی طرف بسرعت ہو جاتا ہی - غذا ان دونون کی تھوڑی سی بنتی ہی اور خون جو ان دونون سے پیدا ہوتا ہی اچھا نہین ہوتا ہی - ان دونون چربیون کا فعل بحسب اُسی حیوان کے مختلف ہوتا ہی جسکی یہ چربیان ہون اور جسقدر چربی تازہ ہو اور پورانی ہو اُسیقدر اُسکا فعل بدل جاتا ہی اسی واسطے گائے کی چربی مین خشکی زیادہ ہی اور سخونت اور گرمی بھی زیادہ ہی اور سور کی چربی مین رطوبت زیادہ ہی اور سخونت کم ہی - نمک پائی ہوئی چربی زیادہ گرم اور خشک ہی - اور جسقدر چربی تازہ ہوگی گرمی اُسمین کمتر ہوگی اور رطوبت اُسمین زیادہ ہوگی - اگر چربی کے ہمراہ گوشت بھی ہو اُسکی غذا پسندیدہ زیادہ ہوگی بہ نسبت اسکے کہ تنہا چربی کھائی جائے - اور گوشت کا مزہ بھی چربی کے ملنے سے زیادہ شیرین اور میٹھا ہو جاتا ہی اور پاکیزگی گوشت کی اسکے ہمراہ بڑھ جاتی ہی - مناسب ہی کہ سمین کا ضرر اور اُسکی بدمزگی وغیرہ کو زنجبیل مربی کے کھانے سے دور کردین اور رسمن جو سرکہ سے مدبر کی ہو اور شلغم جو ہمراہ سرکہ اور نیبو کے جسمین نمک ڈالا گیا ہو اور خاص شراب کے پینے سے بھی اسکا ضرر دفع ہوتا ہی - سمین کے کھانے سے ڈکار دخانی آتی ہی

باب تیئیسواں چڑیون کے گوشت کا بیان اور اُسکا اثر جو بدن مین ہوتا ہی +

سب چڑیون کے گوشت زود ہضم ہوتے ہین بہ نسبت چوپایون کے گوشت کے اور غذائیت بھی اسکی لطیف ہی - سب سے زیادہ لطیف اور زود ہضم اور غذا سے محمود گوشت مرغیون کا اور بچہ ہائے مرغ اور تیتر اور طیہوج یعنے تیہو اور کبک کا ہی لیکن تحرور جو ایک چڑیا کنجشک سے بڑی اور سیاہ گردن کی قمری کے برابر ہوتی ہی اور کنجشک کے اقسام اور قطا جسکو لوا کہتے ہین ان سب چڑیون کے گوشت سخت اور بدشواری ہضم ہوتے ہین اور غذائیت انکی خراب اور خون جو انسے پیدا ہوتا ہی گرم خشک ہوتا ہی - لوا مین یبس اور خشکی زیادہ تر ہی اور کنجشک کے اقسام مین حرارت قوی ہی اس سے نفع پاتا وہ شخص ہوتا ہی جسکا مزاج سرد ہو - مناسب ہی کہ جو کنجشک فربہ جسم کی گھرون مین گھونسلا بناتی ہی اُسکے کھانے سے احتراز کرین اسلیے کہ اُسکا گوشت جو خون پیدا کرتا ہی وہ خراب ہوتا ہی اور لاغر اور دُبلی قسم جو اسی چڑیا کی ہی جسکی شکل کرتی ہی - کنجشک کا بچہ خصوصاً اسمین ہی کہ باہ زیادہ کرتا ہی اور جو بچہ اسکا تھوڑے دنون کا ہو خواہ جسکے پر پرندہ ایک بار جھڑ کے دوبارہ نکلنے لگے ہون یا وہ بچہ جسنے مان کو چھوڑ کر خود بھی اڑنے پھرنے لگا ہو - یا وہ بچہ جو ابھی جنتی بر پورا قادر نہوا ہو ایسے بچے کے گوشت مین فضول کمتر ہوتے ہین پس وہ زود ہضم ہی اور چربی اُسمین کم بہ نسبت اُن بچون کے جو اس سے بڑے ہون بچہ کبوتر صحرائی ہو یا خانگی ان دونون کا گوشت رطوبت اور حرارت زیادہ رکھتا ہی

اور عفونت اُسمین جلد آجاتی ہے اور امراض دموی یعنے جو بیماریان خون کے مادہ سے ہوتی ہین اُنکو یہ گوشت پیدا کرتا ہے - اور جو بچہ کبوتر کا مخلت ہو یعنی خود اُڑنے لگا ہو اُسکے گوشت مین فضول کی کمی ہوتی ہے اور اُسی کو مفید ہے جو اپنا مزاج گرم رکھنا چاہے شقاقین بگلہ کو کہتے ہین لگلگ جملہ اقسام کے گوشت گرم و خشک ہین اور خشکی اُنکی قوی ہے - اسی واسطے مناسب یہ ہے کہ سوا چھوٹے بچہ کے اور کسی قسم کا ان جانور بوڑھے بگلے کا گوشت کھایا جاوے خواہ ان بچون کا جو اپنے مان باپ کو چھوڑ کر تنہا اُڑنے لگے ہون بط اور مرغابی ان دونون کا گوشت رطوبت اور حرارت زیادہ رکھتا ہے اور غذا اُنکی خراب ہے فضلہ اُسمین زیادہ پیدا ہوتا ہے اور شہون کی پیدایش اُس سے جلد ہوجاتی ہے - اور جو بچہ مان کا پیچھا اُڑنے وغیرہ مین چھوڑ چکا ہو وہ اچھا ہے بہ نسبت چھوٹے بچون کے حبارا جسکو ہندی مین چرز کہتے ہین انکا گوشت بھی گرم ہے اور رطوبت اُسمین زیادہ ہے اور غذا اُسکی غلیظ ہے اور جو بچہ چرز کا چھوٹا ہو خواہ مان باپ سے الگ اُڑنے لگا ہو اُسکا گوشت اچھا ہے بہ نسبت بڑے چرز کے دیوک بوڑھے مرغ کا شوربا جسکے ہمراہ چنے اور سویا اور سفائج کوفتہ کے پکایا جائے تو قولنج کو نفع دیتا ہے کریگا فاختہ اور ورشان ورشان وہ جنگلی کبوتر ہے جسکے پانون موٹے ہون - ان دونون کا گوشت غذا سے خراب ہے اور خلط سوداوی پیدا کرتا ہے قنبرہ چکاوک کو کہتے ہین اسکا گوشت اچھی غذا ہے بیماران قولنج کو مفید ہے جب اسکا شوربا ہمراہ سویا اور زیت اور دارچینی کے طیار کیا جائے کُرکی کلنگ کو کہتے ہین سب پرندہ جانورون سے اسکا گوشت سخت ہوتا ہے اور بدشواری ہضم ہوتا ہے - اسی طرح سے طاوس کے اقسام کا گوشت ہے - مناسب ہے کہ یہ سب گوشت تین روز خواہ دو روز بعد ذبح کے ہوا مین رکھے جائین اور ان پرندون کے پانون مین ذبح کرنے کے بعد چھوٹے چھوٹے پتھر باندھ کر لٹکا دیے جائین تاکہ اسکا گوشت نرم ہوجائے - اور اسی طرح سے جملہ اقسام گوشت کے جو سخت ہون اُنکے نرم کرنے کی تدبیر یہی کرنی چاہیے چڑیون کا گوشت ہو خواہ چوپایون کا - تاکہ ضرر اُسکی سختی کا جاتا رہے پرندون کے اعضا اُن سب اعضا مین زود ہضم اور کم غذائیت اجنحہ یعنے بازو پرندون کے ہین اور پھر بازو بھی وہی افضل ہین جو موٹے اور کم سن پرندہ کے ہون - یہی طرح گردن پرندون کی اچھی غذا ہے - مگر جو پرندہ بڑی عمر کا ہو اُسکے بازو اور گردن بدیر ہضم ہوتے ہین اور خراب غذا ہین اُنمین کچھ خوبی نہین ہے قانصہ جسکو ہندی زبان مین پتھری کہتے ہین اور فارسی مین سنگدانہ سخت اور غلیظ اور دیر ہضم ہوتی ہے لیکن اگر ہضم ہوجائے غذا اسکی زیادہ ہوگی سب چڑیون کی پتھری سے بہتر فربہ مرغابی کی پتھری ہے اُسکے بعد فربہ مرغیون کی کبود جگر کو کہتے ہین پرندون کے جگر لذیذ ہوتے ہین اور خون جو اسکے کھانے سے پیدا ہوتا ہے اچھا ہے - اور زیادہ تر لذیذ فربہ مرغابی اور فربہ مرغی کا جگر ہے دماغ پرندون کے بھیجے چوپایون کے بھیجے سے بہت بہتر ہین - اور دیگر اعضا پرندون کے فضیلت اور خوبی و خرابی مین کم و بیش ہوتے ہین مطابق اُسی پرندہ کے جسکے یہ اعضا ہین - اور جیسا اُسکا گوشت اچھا اور بُرا ہے اُسی طرح اُسکے اعضا بھی ہونگے اور اسی کے بیان کا ہمنے ارادہ کیا تھا اسکو جاننا چاہیے

باب چوبیسوان اطعمہ کے بیان مین اور جو کیفیت پکانے سے گوشت پیدا کرتا ہے

اطعمہ سے مراد پکائے ہوئے گوشت کے اقسام ہین - گوشت مین اختلاف آثار اور افعال کا بدن انسان مین اُسکی صنعت اور پخت سے اور جسکے ہمراہ پکایا جاتا ہے اُس سے بھی ہوتا ہے گیہون کے ہمراہ جو گوشت پکایا جاتا ہے اسی کو ہریسہ کہتے ہین اُسکی غذائیت زیادہ ہے غلیظ ہے اور دیر مین ہضم ہوتا ہے بدن مین فضول زیادہ پیدا کرتا ہے اور سدہ اور پتھری گردہ اور مثانہ مین پیدا کردیتا ہے خصوصاً کہ دودھ ملا کر پکائین اور اسکی غذا موافق صاحبان محنت اور ریاضت کے ہے چاول اور گوشت جو گوشت ہمراہ چاول کے پکایا جاتا ہے اُسکی ہریسہ سے کمتر ہے اور جلد ہضم ہوجاتا ہے سکباج وہ گوشت ہے جو سرکہ کے ہمراہ پکایا جائے اُسکی گرمی کم ہوجاتی ہے اور سردی اور خشکی کو سرکہ سے لاتا ہے گرم مزاج اور صفراوی اور دموی مزاج والون کے مناسب ہے اشتہائے طعام کی تقویت کرتا ہے حابس شکم ہے مگر اینکہ چکنائی

زیادہ پڑے پھر مبتلی کریگا دیر بلکہ حرارت اور برودت مین معتدل ہو اور خشکی اسکے مزاج مین ہو جس معدہ کا استمرا یعنی ہضم ضعیف ہو
اور جس معدہ مین بلغم ہو اسکا مقوی ہی حصرمیہ وہ گوشت ہی جو انگور خام کے ساتھ پکایا جائے سکباج سے زیادہ تر ید پیدا کرتا ہی صفراوی
اور دموی مزاج والون کو نفع کرتا ہی لیکن ریاح زیادہ پیدا کرتا ہی آنتون مین اور معدہ مین اسلیئے کہ حصرم کچا پھل انگور کا ہی جو ابھی پختہ
نہین ہوا ہی خصوصاً مشائخ یعنے بڈھون کے اور سرد مزاج کے بدن مین زیادہ ریاح پیدا کرتا ہی او حبس طبیعت کرتا ہی **سماقیہ**
وہ گوشت ہی جو سماق کے دانون سے ملا کر پکایا جائے یہ غذا سرد خشک ہی اور گرم مزاج والون کو نافع ہی حبس طبیعت کرتی ہی اور نزف الدم
یعنے خون کی آمد کو کسی مقام کی ہو اور خون تھوکنے کو بند کر دیتا ہی - دموی مزاج والون کو خصوصاً مفید ہی - اسی واسطے مناسب ہی کہ جسکا
ارادہ حبس شکم کا ہو اسکے ہمراہ چقندر ڈال کر خواہ پالک کا ساگ ملا کر پکائے - اور جسکو حبس شکم منظور ہو لازم ہی کہ اسکے ہمراہ برگ حماض
یعنے چوکا کے پتے ڈال کر اور خرفہ کی ہری ہری ڈالیان ملا کر پکائے **زرشکیہ** وہ گوشت ہی جسمین زرشک ملا کر پکایا ہو اسکی نظیر سماقیہ ہی
تمامی افعال مین اور یہ غذا سے حاصل دو دہ جگر اور معدہ گرم کو فائدہ کرتی ہی **زیرباجہ** (وہ شوربا ہی جو سرکہ اور سوکھے ہوئے فواکہ ڈال کر
پکایا جائے اور زعفران سے اسے خوشبو کر دے - اور زیرہ وغیرہ بھی ڈالین اور بعض میٹھی چیزین ڈال کر اسکو شیرین کر دیں) یہ غذا معتدل ہی
صاحبان معتدل مزاج کو مفید ہی اور انکو ضرر نہین کرتی ہی اور سرد مزاج والون کو مضر ہوتی ہی اور تعدیل طبیعت کرتی ہی **مضیرہ**
جو گوشت دوغ ترش ملا کر پکایا جائے یہ غذا سرد مزاج ہی اور غذائیت اسمین زیادہ ہی بلغم پیدا کرتی ہی سرد مزاج والون کو مضر ہی - اسی واسطے
مناسب ہی کہ اسمین مصالح گرم ڈالے جائین جیسے مرچ سیاہ اور دارچینی اور خولنجان جسکو کلیجن کہتے ہین اور پودینہ اور سداب جسکو تلی
کہتے ہین **اسفاناخیہ** وہ گوشت ہی جو پالک کا ساگ ملا کر پکایا جائے حرارت اسکی معتدل ہی اور ملطف ہی ملین طبیعت ہی ریاح پیدا کرتی ہی
اور گرمی بدن کی اسیقدر پیدا کرتی ہی جسقدر مصالح گرم اسمین پڑے ہون - سینہ کو نرم کرتی ہی کھانسی کے بیمارون کو مناسب ہی **لفتیہ**
جو گوشت شلغم ڈال کر پکایا جائے اور اسکا ترجمہ فارسی مین شلغم باسی کہا ہی ظاہرا مراد شبہ بیگ سے ہی - یہ غذا گرم تر ہی باہ کو زیادہ کرتی ہی
ریاح پیدا کرتی ہی اور جسوقت ہضم ہو جائے غذاے جید ہو جاتی ہی **کرنبیہ** جس گوشت کو کرنب کے ساتھ پکایا ہو سوداوی خلط پیدا کرتا ہی
اور شوربا اسکا ملین طبیعت ہی **قنبیطیہ** یہ بھی ایک دوسری قسم کرنب کے ساتھ پکایا جاتا ہی جسکو قنبیط کہتے ہین سودا اور بلغم پیدا کرتا ہی
سرد مزاج والون کے واسطے خراب غذا ہی مڑورا اور ریاح پیدا کرتا ہی **عدسیہ** جو گوشت کہ مسور کے ساتھ پکایا جائے ریاح پیدا کرتا ہی
اور شوربا اسکا ملین طبیعت ہی او رجو گوشت مقشر مسور مین پکایا جائے سرکہ ملا کر وہ مناسب ہی غلبۂ خون کے واسطے اور حبس طبیعت بھی
کرتا ہی **قلایا** بھنے ہوئے شوربے اور گوشت کو قلیہ کہتے ہین - جو گوشت چربی اور دہن یعنی تیلی چربی کے ساتھ بریان کیا جائے
گرم تر ہوگا اور غذا بھی زیادہ کریگا دیر مین ہضم ہوگا - اور جو گوشت روغن زیتون مین بھونا جائے اسکی غذائیت بھی زیادہ ہی مگر
ہضم جلد تر ہو جاتا ہی - یہ دونون قسم بھنے ہوئے گوشت کی خون زیادہ پیدا کرتی ہین اور بدن کو فربہ کرتی ہین اور سرد مزاج کے لیے
مناسب ہین **مطنجیات** جو گوشت تابہ پر بریان کیا جائے - اگر سرکہ ملا کر بھونا جائے اور مری جسکو آبکامہ کہتے ہین اور کراویا ملا کر وہ گوشت
گرم خشک ہی اور خشکی پیدا کرتا ہی - اور جسکا معدہ ضعیف ہو اسکو موافق ہی اور جنکے بدن مین رطوبت اور بلغم کی خلط ہو انکو - اور یہ گوشت زود
ہضم ہی بہ نسبت سادہ قلیہ کے - اور جو مطنجی کہ مری ملا کر بدون سرکہ کے بھونا جائے اسکی گرمی زیادہ ہوگی اور خشکی بھی - او طبیعت کو نرم کریگا
اور جو مطنجی پیاز اور گاجر ملا کر بریان کیا جائے وہ گرم تر ہوگا اور باہ کو زیادہ کریگا - خلاصہ یہ ہی کہ ہر ایک گوشت کا مزاج بدل جاتا ہی اور جسی

مائل ہوجاتا ہی جسمین اسکو پکایا ہو گرم مصالح اور ساگ وغیرہ سے۔ مناسب ہی کہ جدا کرلین خواہ اُسی مین رہنے دین کہ قوت گوشت کے
توہماے توابل یعنے مصالح مذکورہ سے ملادین لیس بقدر ملانے اور مرکب کرنے کے گوشت کی بھی کیفیت بدل جائیگی شوا بھنا ہوا گوشت
فقط رطوبت اور خشکی مین معتدل ہی اور غذائیت اُسکی زیادہ ہی دیر مین ہضم ہوتا ہی طبیعت مین قبض اور بستگی پیدا کرتا ہی خصوصًا اگر
دُبلے جانور کا گوشت ہو۔ مگر فربہ جانور کا گوشت بھنا ہوا قبض طبیعت کم کرتا ہی اور صاحبان مشقت اور تعب کو موافق ہوتا ہی اور جو لوگ
ریاضت کے خوگر ہین اُنکو اور جسکا مزاج مرطوب ہو لحم مکیب یعنے جس گوشت کے کباب بنائے جائین اُسکی غذا بھنے ہوے گوشت سے
زیادہ ہی اور دیر مین ہضم ہوتا ہی اور دیر مین معدہ سے اُترتا ہی۔ مکیب جملان صغار یعنے چھوٹے بچے بکری کا کباب بدن کو زیادہ موافق ہی
اور جلد ہضم ہوجاتے ہین اور اگر اچھی طرح سے پختہ ہو اُسکو موافق ہونگے جسکی فصد کرکے خون اُسکے بدن کا نکالا گیا ہو اور اسی طرح اور لوگ جنکا
خون نکل گیا ہو۔ اسی طرح جو گوشت کا قیمہ کوٹا ہوا کسی شراب مین طیار کیا جائے وہ بھی خون کے نکل جانے سے مفید ہوتا ہی اور باہ کو زیادہ
کرتا ہی معدہ کو قوی کرتا ہی اور زیادہ غذا دیتا ہی چاول اور دودھ ملاکر جسکو شیر برنج کہنا چاہیے یہ غذا رطوبت اور یبوست مین معتدل ہی
اور سرد مزاج ہی بدن کو غذا ے کثیر دیتی ہی اور جلدی ہضم ہوجاتی ہی اگر شکر یا شہد ملاکر کھائی جائے۔ یہ غذا موافق اُسکو ہوگی جسکے جگر
خواہ گردون مین سدہ پڑے ہون خواہ کسی طرح کا غلظ اور گندگی آگئی ہو۔ اور اسی طرح جسکے گردہ خواہ مثانہ مین پتھری ہو اُسکے بھی موافق ہوگی
جواذب یعنے وہ طعام جو روٹی اور دودھ و شکر سے بنایا گیا ہو اُسکی غذا دہی خوب ہی اور خون جو اس سے پیدا ہوتا ہی جید اور بہتر ہوتا ہی
اسلیے کہ یہ غذا اچھی پکی ہوئی روٹی سے بنائی جاتی ہی اور طبیعت کو نرم کرتی ہی جسکو کھانسی آتی ہو اُسے نافع ہی بشرطیکہ اُسکو کھانسی قصبہ کی
خشونت سے آتی ہو یعنے پھیپھڑے کے نلے مین کھرا پن آجانے سے کھانسی آتی ہو

باب چھبیسواں تیرنے والے حیوان کے بیان مین اور پہلے بیان مچھلی کا

تازہ مچھلی مچھلی حال اُسکا یہ ہی کہ سرد اور تر ہوتی ہی اور بلغم پیدا کرتی ہی سواے اُس مچھلی کے جو دریاے شور کی ہو خواہ آب شور کی
مچھلی کہ وہ برودت اور رطوبت مین کمتر ہی۔ افضل اقسام مچھلی کی وہ قسم ہی جو سخت پتھر کی زمین سے جسمین بہت سے پتھر ہون نکالی جائے
یا وہ مچھلی جسکا نام مازنی اور بنی اور شبوط ہی۔ بنی سیاہ مچھلی ہوتی ہی اور شبوط مارماہی کو کہتے ہین اور جو مچھلی جثہ مین بڑی ہو
اور جس مچھلی کی پیدایش آب شیرین اور صاف مین ہو جو بہت سا بھرا ہو خواہ اُن نہرون مین جو خوب زور سے بہتی ہین جیسے دجلہ اور فرات
اور وہ مچھلی زیادہ چرب نہو یا زیادہ فربہ نہو اور نہ زیادہ لاغر اور دُبلی ہو۔ اسکی وجہ یہ ہی کہ جو مچھلی پتھریلی زمین مین پیدا ہوتی ہی اور ایسے پانی مین
جو زور سے بہتے ہون اُسکے بدن سے فضول سب دور ہوجاتے ہین اسلیے کہ وہ مچھلی حرکت زیادہ کرتی رہتی ہی اور پتھرون پر اُسکا ہر وقت
گذر ہوا کرتا ہی۔ اور جو مچھلی آب شیرین مین پیدا ہوتی ہی وہ لذیذ اور نرم اندام ہوتی ہی اسمین چپک اور لعاب نہین ہوتا جلد ہضم ہوجاتی ہی
بدن کی ترطیب کرتی ہی خون صالح پیدا کرتی ہی اور جن لوگون کے مزاج گرم خشک ہین اُنکو مناسب غذا ہی اور جوان آدمی اور دق کے بیمارون کے
گرم اور خشک اوقات مین اور یہ مچھلی اگر اسی طرح کھائی جائے حفظ صحت ایسے لوگون کے بدن کی کریگی۔ مچھلی بلغمی مزاج والون کے واسطے
خراب غذا ہی اور جن لوگون کے مزاج سرد ہون اور جسکے معدہ مین رطوبت زیادہ ہو اور باہ کی زیادتی کرتی ہی اگر مزاج اُنتین کا کسی شخص کے
گرم خشک ہو۔ نہایت خراب مچھلی کی وہ قسم ہی جو آجام یعنے ایسے پانی مین ہو جو سایہ درخت کے نیچے پتون وغیرہ کے گرنے سے سڑ رہا ہی
خواہ وہ پانی جو کثیف اور متعفن ہو اور جو پانی سیاہ مٹی کے ملنے سے گندہ ہو رہا ہی کہ ایسے پانی مین جو مچھلی پیدا ہوتی ہی لعاب دار اور

چسپنده ہوتی ہی اور سبب بو اسمین جلد آجاتی ہی کہ ادھر پانی سے نکالی گئی اور سڑ جاتی ہی اور جو ایسی مچھلی ہو مناسب نہین کہ وہ کھائی جائے اسلیے کہ اسکا خلط خراب بن جاتا معدہ مین بہت جلد ہوتا ہی - تازہ مچھلی کی شان سے یہ بات ہی کہ پیاس پیدا کرتی ہی سمک مالح وہ مچھلی ہی جو نمک ملا کر خشک کر لیجائے جسکو ماہی نمک سود کہتے ہین اسکا مزاج گرم خشک ہی اور پیاس زیادہ پیدا کرتی ہی بہ نسبت سمک طری یعنی تازہ مچھلی کے - نمک سود مچھلی صاحبان بلغم اور مرطوب مزاج لوگون کو موافق ہی بشرطیکہ تھوڑی مقدار اسکی تناول کرین اور سوداوی مزاج آدمیون کے واسطے خراب چیز ہی اور جسکا مزاج خشک ہو انکو بھی اسکا کھانا برا ہی - اگر تازہ مچھلی سرد تر مزاج آدمی کھانا چاہے خواہ بلغمی مزاج والا اسکو کھانے لازم ہی کہ چونا نخورش رائی اور کراویا اور پیاز لہسن وغیرہ سے بنائی جاتی ہو انکے ہمراہ تناول کرے خواہ ایسی مچھلی کھانے کے بعد شہد اور کلونجی کھاوے اور خالص شراب اسپر پی جائے اربیان یعنے جھینگا مچھلی اور حارون جسکو سنکھ اور کوڑی کہتے ہین اور سرطانات یعنی کیکڑے کے اقسام ان حیوانات کے گوشت مزہ مین نمکین ہوتے ہین لہذا دست آور ہین اور جلد ہضم ہو جاتی ہین - اور جسمین شوریت خواہ نمکینی کمتر ہو اسکا گوشت زیادہ غلیظ اور سخت اور مشکل سے ہضم ہوگا بہ نسبت مالح اور نمکین قسم کے - اور ان سب حیوانون سے بدن مین خلط غلیظ خام بلغمی پیدا ہوتی ہی - نہری سرطان کا گوشت اگر بطور شوربا کے پکایا جائے صاحبان سل کو اور جسکے کھنکھار مین پیپ آتی ہو اسکو فائدہ کرتا ہی - اسی طرح اگر سرطان نہری کو لیکر اور کسی کوزہ پر گل حکمت کر کے اسمین رکھ کر تنور کی نرم آنچ مین جلاوین اور یہ خاکستر ہمراہ شربت خشخاش کے تناول کرین نفث مدہ یعنی کھنکھار مین پیپ آنے کو نفع ظاہری کریگی اسکو جان لینا چاہیے

باب چھبیسوان فضلہ حیوانات کے بیان مین اور پہلے دودھ کا بیان

فضلہ حیوانات جو کھانے پینے مین آتے ہین انہین سے کچھ تو چلنے والے حیوانات کے فضلہ ہین اور انہین سے دودھ بھی ہی اور جو کچھ دودھ سے بنایا جاتا ہی اور انھین فضلون مین پرندہ جانورون کے فضلہ ہین اور وہ انڈا ہی اور ایک فضلہ نحل یعنے شہد مکھی کا ہوتا ہی جسکو شہد کہتے ہین اور خشکنجبین بھی شہد کی ایک قسم ہی جو سوکھا مثل ٹیپری کے ہوتا ہی **دودھ کا بیان** دودھ کی صورت یہ ہی کہ جبلی مزاج اسکا سرد و تر ہی مگر دوہا ہوا دودھ جو تازہ ہو اسکی برودت کم ہی اور رطوبت زیادہ ہی اور جو دودھ ترش ہو جائے اسکی برودت زیادہ اور رطوبت کم ہوتی ہی - جانا چاہیے کہ اقسام مین دودھ کے تین جوہر یعنی تین اجزا سے مرکب ہین ایک جبنیت یعنے پھوک جو دودھ پھٹنے سے نکلتی ہی اور پنیر بھی وہی ہی دوسرا مائیت یعنی پانی جو دودھ سے برآمد ہوتا ہی جب دودھ پھاڑا جائے تیسرے دسم یعنے چکنائی اور یہی مسکہ کی اصل ہی - دودھ کا جز مائی اخلاط کو گرم کرتا ہی اور اخلاط کی تلطیف کرتا ہی اور طبیعت مین روانی پیدا کرتا ہی - اور دودھ کا وہ جز جسکو ہمنے پنیر سے تعبیر کیا ہی قابض ہی کہ طبیعت کو بستہ کر دیتا ہی اور خلط غلیظ پیدا کرتا ہی - دودھ کا جز دہنی یعنی مسکہ حرارت اور برودت مین معتدل ہی اور اسکی خاصیت بمنزلہ روغن زیت کے ہی جو تازہ ہو - ہر ایک قسم پر دودھ کے کبھی ایک جز ان تینون اجزا سہ گانہ سے غالب آجاتا ہی اور اسکی یہ صورت ہی کہ بعض قسم کے دودھ مین پانی زیادہ ہوتا ہی اور بعض حیوانات کے دودھ مین پنیر کا جز غالب ہوتا ہی اور بعض حیوانات کے دودھ مین زبد یعنی مسکہ زیادہ ہوتا ہی - اور مقدار ہر ایک جز اجزاے مذکورہ کی ہر حیوان کے دودھ مین بموجب طبیعت اسی حیوان کے غالب یا مغلوب ہوتی ہی اور بہ طبق اس غذا کے گھٹتی بڑھتی ہی جو اس حیوان کی ہو اور بہ طبق اوقات اور فصول سالانہ کے بھی ان اجزا مین کمی بیشی ہوتی ہی اور بقدر دوری اور نزدیکی زمانہ ولادت اسی حیوان کے بھی ان اجزا مین اختلاف ہوتا ہی - طبیعت حیوان کی راہ سے کمی بیشی ان اجزا کی یون ہی کہ مثلاً گاے کی طبیعت پر جوہر جبنی کا غلبہ ہی اور جوہر زبدی یعنے چکنائی بھی اسکی طبیعت پر غالب ہی اور اسی طرح یہ بات سمجھ مین آجائیگی کہ غذا بھی گاے کے

دودھ مین بہ نسبت اور اقسام دودھ کے زیادہ ہی اور انحدار یعنی اترنا اس دودھ کا معدہ سے بھی دیر مین ہوتا ہی لبن لقاح یعنی اونٹنیون کا
دودھ اسیر غالب حرارت مائی ہی اور اسی واسطے جلدی اسکا انحدار معدہ سے ہوجاتا ہی اور مدانیت بھی اسکی جملہ دودھ کے اقسام سے کہ ہی روانی شکم
پیدا کرنا اسکا بھی سب دودھ کے اقسام سے زیادہ ہی اسی وجہ سے بیماران استسقا کو نفع کرتا ہی جب کہ یہ دودھ ہمراہ اونٹ کے پیشاب کے پیا جائے کہ
وہ آب شکم جو استسقا مین ہوتا ہی اسکو دستوں کی راہ سے نکال دیتا ہی **بکری کا دودھ** ان دونون مین متوسط ہی یعنی گاے کے دودھ اور
اونٹنی کے دودھ کے بیچ مین ہی اسلیے کہ یہ تینوں جز دودھ مین بکری کے اعتدال پر ہوتے ہین **بھیڑ کا دودھ** بکری اور گاے کے دودھ میں
درمیانی ہی اسلیے کہ چکنائی اسمین بہ نسبت مادہ گاو سے کم ہی اور پنیر بھی اسمین گاے کے دودھ سے کم نکلتا ہی اور بکری کے دودھ سے اسمین چکنائی
اور پنیر زیادہ ہی **مترجم** اگر گاے سے مراد عام ہو کہ مادہ گاومیش بھی داخل ہوجائے ضرور یہ قول صحیح ہی ورنہ تجربہ سے معلوم ہوا ہی کہ پنیر بعد
اونٹنی کے دودھ کے بھیڑ کے دودھ مین سب سے زیادہ برآمد ہوتا ہی اسی واسطے پنیر بنانے والے بھیڑ کا دودھ زیادہ تلاش کرتے ہین بہ نسبت گاے کے
دودھ کے اور خود ہمنے چند بار تجربہ کیا ہی پنیر بنا کر **مادہ خر کا دودھ** اور گھوڑی کا دودھ بکری اور اونٹنی کے دودھ کے درمیانی ہی اسلیے کہ
گدھی کا دودھ بکری کے دودھ سے قریب ہی اور گھوڑی کا دودھ اونٹنی کے دودھ سے قریب ہی۔ مادہ خر کا دودھ بیماران دق اور سل کو مفید ہی اگر
تازہ دودھ کو پلایا جائے جسوقت تھن سے نکلتا ہی اور ان بیماروں کے واسطے سب قسم کے دودھ سے زیادہ تر موافق اور زیادہ تر نافع ہی۔ انہین تو
پھر صحیح بدن عورتوں کا دودھ ان بیمارون کے واسطے مفید ہی۔ جو حیوان سقیم ہی اور کسی قسم کی علت اسکے بدن مین ہی اسکا دودھ خراب ہی
اور مضر بھی ہی اسلیے کہ بیمار کے بدن کا خون جس سے دودھ بنتا ہی خراب ہوتا ہی۔ کبھی تازہ دودھ کے استعمال سے اُن زہریلی دواؤں کے
ضرر سے نفع پہونچتا ہی جو کھانے پینے مین آئی ہون بشرطیکہ وہ دوائین حادہ اور تیز ہون **اختلاف** دودھ کے اقسام خواہ اجزا کا بوجہ
فصول سالانہ کے اسکی کیفیت یہ ہی کہ وہ دودھ جو ربیع کے ایام مین بعد بچہ پیدا ہونے کے جب ہیوس نکلجائے یعنی جو دودھ بچہ کے پیٹ میں
رہنے کے زمانہ مین ہوتا ہی اور دو تین روز بعد بچہ پیدا ہونے کے وہی دودھ دوہا جاتا ہی اور خراب بھی ہوتا ہی الغرض اُسکے نکلجانے کے بعد
جب تھن یعنے پستان اُسی دودھ سے خالی ہوجائین پھر جو دودھ نکلتا ہی وہ رقیق اور پتلا تمام اوقات سالانہ سے ہوتا ہی پھر اسکے بعد
تھوڑا تھوڑا غلیظ اور گاڑھا ہونا شروع ہوتا ہی گرمیون کی فصل تک تا اینکہ قوام اسکا معتدل ہوتا جاتا ہی اور یہ صورت اُسکی زیادتی غلظت کی
اُسوقت تک رہتی ہی کہ بروقت حمل دوم پھر دودھ دینا وہ جانور موقوف کردیتا ہی **اختلاف** اجزاے دودھ کا بحسب غذاے حیوان کے
یون ہوتا ہی کہ حیوان اکثر اوقات ایسی گھانس کھاتا ہی جو دست آور ہی جیسے سقمونیا کی پتی اُسوقت اس حیوان کا دودھ بھی دست آور ہوگا
اور بیشتر کوئی قابض گیاہ کھاتا ہی جیسے حماض اور جو کا ایسے حیوان کا دودھ بھی قابض ہوجاتا ہی۔ اگر کسی حیوان کی غذا اچھی گھاس سے ہو
اُسکے خون سے جو دودھ پیدا ہوگا وہ بھی اچھا ہوگا اور حبس اور قبض دونون کا تحمل اُسمین ہوگا مراد یہ ہی کہ دونون اثر اسمین اعتدال کے
ساتھ ہونگے اور اچھی غذا وہی جسم انسان کی کریگا۔ اور مناسب ہی اسکا بھی جان لینا کہ جس دودھ مین مائیت اور پانی کا جزو غالب ہی
اُسکی حرارت اور طرح کے دودھ سے کمتر ہی اور ہضم بھی بخوبی اور جلد ہوجاتا ہی اور اگر ایسے پتلے دودھ کا ہمیشہ استعمال کیا جائے مزاج مین
رطوبت پیدا کرتا ہی۔ اور جس دودھ پر جبنیت غالب ہو یعنے پنیر اُسمین زیادہ نکلتا ہو وہ دودھ خراب ہی اور اسی جزو غالب کی وجہ سے
یہ دودھ سدہ پیدا کرتا ہی جگر مین اور طحال مین اور گردہ اور مثانہ مین پتھری ڈالتا ہی اسی واسطے مناسب نہین ہی کہ ایسے دودھ کو زیادہ
کھائین یعنے ہمیشہ کھاتے رہین۔ جملہ اقسام کے دودھ سینہ اور پھیپھڑے کو اور بیماران سل کو مفید ہین اگر انکو تپ شدید نہو۔ اور ان امراض کو

مفید ہین

مفید ہین جو سینہ کے اطراف میں پیدا ہوتے ہیں اور بیماران دردسر کو مفید ہین اور دماغ کو فائدہ کرتے ہین اور اُس شخص کو جسکے احشا یعنی اندرونی عضو ہین کوئی
خلط ہو اور اُس شخص کو جو اپنے معدہ اور آنتوں مین ریح کی موجودگی پاتا ہو - دانتون کو دودھ ضرر کرتا ہی اور دانتون کو کھاجاتا ہی یعنی کو سیدہ خواہ کرم خوردہ
کردیتا ہی مسوڑھے کو ڈھیلا کردیتا ہی - دودھ کے کھانے والے کو مناسب ہی کہ اسکو کھا کر شہد کے پانی سے کلیان کرے یا شراب سے کلی کرے تاکہ اُسکے مسوڑھے
اور دانت دُھلجائین اور دودھ کا اثر یعنی اجزاے جبنیہ کا اُنمین باقی نہ رہے - دودھ اُسکو بھی ضرر کرتا ہی جسکے شکم مین قراقر رہتا ہو
اور جسکو پیاس لگتی ہو اور جسکے فضلہ براز پر صفرا غالب ہو صنعت کے اختلاف سے بھی دودھ کے اثر اور فعل میں اختلاف
ہوجاتا ہی اسکی یہ صورت ہی کہ چاول اور جو یا ساجرہ اور گیہون وغیرہ ایسی چیزون کے ہمراہ جو دودہ پکایا جاتا ہی اُسی مین وہ صفت بھی
پکانے کی ہی کہ دیر ہضم ہوجاتا ہی اور معدہ کا ہضم اُسکا دیر مین پورا ہوتا ہی اور سدہ اور پتھری گردہ کی پیدا کرتا ہی - اور ایک وہ بھی قسم ہی
کہ اسقدر پکایا جائے کہ اُسکی تری اور مائیت جاتی رہے اور سنگریزہ گرم کرکے اُسمین ڈالے جائین خواہ لوہے کے ٹکڑے گرم کرکے اُسمین
بجھائے جائین تا اینکہ اُسکی مائیت جاتی رہے پس ایسے وقت یہ دودھ غذاے نافع ہوجاتا ہی کہ روانی شکم کو مفید ہوتا ہی اور حبس شکم
کرتا ہی - اور اگر معدہ مین کسی طرح کی لذع خواہ چبھن ہو اُسمین سکون پیدا کرتا ہی - لیکن اُترنا ایسے دودھ کا معدہ سے دیر مین ہوتا ہی
بعض تدبیر دودھ کی یون کیجاتی ہی کہ اُسکی جبنیت یعنے پنیر کو اور مسکہ بذریعہ پنیر مایہ خواہ حیتہ کے خواہ اور نباتی اور معدنی اجزا کے ذریعہ سے
جدا کرلیتے ہین اور وہ پانی یعنے ماء الجبن واسطے دست لانے کے استعمال کیا جاتا ہی خصوصاً اگر اُسمین شکر خواہ شہد ملایا جائے - کبھی یہی ماء
اور پنیر کا پانی سود مند اس طرح ہوتا ہی کہ جو فضول محترقہ یعنے جلے ہوے فضلہ بدن مین ہین اُنکو خارج کردیتا ہی اور جن لوگون کے جگر مین
درد ہی اُنکو نفع کرتا ہی - اور کھجلی تر ہو یا خشک اور دیگر امراض کو (جنکا ذکر ہم آیندہ بروقت بیان علاج امراض کے کرینگے) نفع کرتا ہی اگر اسی
پانی مین ادویہ مناسب اُنھین امراض کی ملائی جائین - دودھ کا مکھن اور مسکہ بھی نکالا جاتا ہی اور خوب طرح متھ کر اسکو مٹھا یا چھاچھ
بنالیتے ہین اسکو مخیض کہتے ہین - یہ مٹھا اُن لوگون کو موافق ہوتا ہی جنکا مزاج گرم ہی اور جسکے معدہ پر حرارت اور یبوست نے غلبہ کیا ہی
اور جو لوگ تعب اور مشقت مین رہتے ہون اُنکو اور جسپر پیاس کا غلبہ ہو اُسکو فائدہ کرتا ہی - اور بعض ترکیب یہ بھی ہی کہ پہلے دودھ کا مکھن
جدا کرتے ہین اور پھر اُسکے پانی کو الگ کردیتے ہین اور پنیر جدا کرلیتے ہین (جیسے چھاونی فوج کے گھوسی یہی طریقہ کرتے ہین) ایسے پنیر کو دوغ کا پنیر
کہتے ہین (اُسمین چکنائی ذرا بھی نہین ہوتی) اب اسوقت یہ پانی بدن کو غذاے صالح دیتا ہی) مشہور ہی کہ اسی پانی سے بھینس کو
پلا پلا کر گھوسی اُسکو فربہ کردیتے ہین اور دودھ اُسکا زیادہ ہوجاتا ہی) گرم مزاج معدہ کو اور بیماران اسہال صفراوی کو خصوصاً اگر کاے کے
دودھ کی یہ ترکیب کرے فائدہ کرتا ہی - دانتون کو یہ پانی ضرر نہین کرتا ہی ہان اگر معدہ کا مزاج سرد ہوگا اسکو ہضم نکرسکیگا شیر تازہ
کبھی معدہ مین ترش ہوجاتا ہی اور جم کر پنیر ہوجاتا ہی اگر معدہ کا مزاج سرد ہو جس شخص کا معدہ ایسا ہو اُسکو مناسب نہین کہ دودھ کے
گرد پیش بھی جائے اسلیے کہ اُسکو جملہ اقسام دودھ کے مضر ہین - مناسب ہی کہ جو شخص دودھ پینے کا ارادہ کرے پس اُس دودھ کو پیے
جو بچہ پیدا ہونے کے بعد چالیس دن رہتا ہی اور بعد چالیس روز کے استعمال کرے - اگر کسی کا مزاج مرطوب ہو اور دودھ کو تناول کرے
چاہیے کہ اُسکے ہمراہ لہسن اور گندنا اور پودینہ اور رائی اور کلونجی اور زیت کو تناول کرے اور پھر اُسکے بعد شہد یا شراب کو استعمال کرے
اور دانتون کے خراب کرڈالنے سے دودھ کو بچانے کہ شراب سے کلیان کرڈالے اور مسوڑھے کو خوب مل ڈالا کرے اور دانتون کو خوب
ملا کرے شہد لگا کر جُبن پنیر کو کہتے ہین افضل پنیر کی وہی قسم ہی جو تر و تازہ ہو اسلیے کہ تازہ پنیر معدہ سے جلد اُتر جاتا ہی اور آنتون سے

اتر جاتا ہے اسلیے کہ انمین وہ تری ہے جو ملین طبیعت ہے ۔ پرانا پنیر حرارت قسم کا پنیر ہے خصوصاً جسمین کسیقدر تیزی مرچ کی سی ہو اور حدت بھی ہو
اسلیے کہ ایسے پنیر مین کسیقدر تری باقی نہین رہتی ہے اور پنیر مایہ کے ملنے سے حدت اور پیاس لگانے کی خرابی اس سے پیدا ہوتی ہے اور درد سر کا
پیدا کرنا اور جگر مین سدہ پیدا کرنا اور گردہ مین پتھری ڈالنا اور مثانہ مین یہ سب ضرر ایسے پنیر مین ہوتے ہین ۔ جسقدر پنیر تازہ بنا ہو
اور جسقدر زمانہ اسکی طراوت اور تازگی کا قریب ہوا اسیقدر اسمین حرارت کم ہوگی اور جسقدر زیادہ پرانا ہوگا اسیقدر دیر مین ہضم ہوگا
اور بدشواری ہضم ہوگا اور اسیقدر پیاس زیادہ پیدا کریگا اور درد سر بھی زیادہ اس سے پیدا ہوگا ۔ پنیر کی بھی اچھائی اور برائی مین بسبب
اختلاف دودھ کے حیوانات سے کم اور بیش ہوتا ہے لیے حیوان کا دودھ جیسا ہو اسی طرح کا اس دودھ کا پنیر بھی اچھا برا ہوگا ۔ زبد مکھن
خواہ مسکہ کو کہتے ہین طبیعت مکھن کی مثل طبیعت گھی کے ہے معدہ کو ڈھیلا کرتا ہے مکھن مفید اسکو ہے جسکے سینہ مین یا پھیپھڑے مین کچھ فضول ایسے ہوں جو محتاج
بطرف تنقیہ اور نکال دینے کے ہون بعد ازانکہ انمین نضج اور پختگی پیدا کیجائے خصوصاً اگر مکھن کو شہد اور شکر کے ساتھ کھائین اسوقت یہ اثر زیادہ ہوگا ۔ بیض
انڈون کو کہتے ہین ۔ افضل سب انڈون سے مرغی کا انڈا ہے اسکے بعد تیتر اور کبک کا انڈا بشرطیکہ تازہ ہو ۔ اسلیے کہ جن انڈون کی اچھائی کا بیان ابھی ہمنے
کیا ہے اگر کسیقدر زمانہ دراز اسپر گذر جائے یا اینکہ گرم مقامات مین تھوڑی ہی دیر تک وہ انڈے رکھے رہین خراب ہو جاتے ہین ۔ بط اور
شتر مرغ کا انڈا خواہ انکے مشابہ اور پرندون کے انڈے سب غلیظ اور دیرہضم ہوتے ہین ۔ انڈے کا عمدہ طریقہ پکانے کا یہی ہے
کہ اسکو پہلے پانی مین ڈالین اور نیم پخت رہنے دین بس اسیقدر ابالین کہ اندر کی رطوبت جم جائے اور لیسدار ہوجائے لیکن نیم پختہ ہوجائے
اور یہی وہ انڈا ہے جسکو نیمبرشت کہتے ہین پس ایسا انڈا بہت جلد ہضم ہوتا ہے اور غذائیت بھی اسکی بہت اچھی ہوتی ہے ۔ جو انڈا
ابالنے سے جم کر سخت ہوجائے مثل پتھر کے خواہ آگ سے ۔ وہ جو پر اسکو سخت بریان کیا ہو وہ خراب غذا ہے دیر مین ہضم ہوتا ہے اور خلط
غلیظ پیدا کرتا ہے اور سدہ ڈالتا ہے گردہ مین پتھری پیدا کرتا ہے تخمہ اور قولنج پیدا کرتا ہے ۔ جو انڈا نیمبرشت سے کمی پتلا پالا جائے اسکو اگر
تناول کیا جائے حلق اور گلو اور سینہ کی خشونت کو نفع کریگا اور جو لذع یعنے چبھن معدہ مین ہوتی ہے اسکو مفید ہوگا اور نیمبرشت کی
غذا دہی سے کمتر غذا دیگا ۔ اگر انڈے کو سرکہ مین ابالین حبس طبیعت کریگا اور بیماران ذوسنطاریا یعنی اسہال خونی کو نفع کریگا ۔ انڈے
کھانے والے کو مناسب نہین کہ سوا نیمبرشت کے اور کسی طرح کے انڈے کو کھائے تا اینکہ وہ انڈا ابلا یا گیا ہو اس طرح سے کہ گرم
پانی پر اور روغن زیت پر اسکی سپیدی اور زردی کو گرایا ہو تاکہ نیم پختہ ہوجائے ۔ پھر اگر سخت اور پھر برا ہو جانے کے بعد اسکو کھائیگا
لازم ہے کہ اسمین سیاہ مرچ اور زیرہ اور دارچینی ملائے خواہ زنجبیل پروردہ یا کرفس اور سداب ملائے یا شراب خالص کو پیئے ۔

باب ستائیسوان شہد اور شکر اور جو کچھ اسسے بنتا ہے انکے بیان مین

شہد گرم خشک دوسرے درجہ مین ہے سرد مزاج والون کو موافق ہے اور جسپر بلغم نے غلبہ کیا ہو اور مشائخ یعنے بڈھون کو ۔ اسلیے کہ
شہد ان لوگون کے بدن مین خون جید پیدا کرتا ہے اور انکی اصلی حرارت کی تقویت کرتا ہے خصوصاً اگر جاڑون کی فصل ہو ۔ اگر شہد کو
گرم مزاج آدمی کھائے یا وہ شخص جسکے مزاج پر غلبہ صفرا کا ہے اور پھر وہ صفراوی مزاج کا آدمی جسکا سن جوانی کا ہے ایسے لوگون کے واسطے
خراب چیز ہے اور زرد صفرا انکے بدن مین پیدا کریگا ۔ اور گرم قسم کی بیماریان ایسے آدمیون کے بدن مین پیدا کریگا خصوصاً اگر فصل
گرمیون کی ہو اسلیے کہ شہد ایسی صورت مین بطرف صفرا کے مستحیل ہوجاتا ہے اور صفرا بنجاتا ہے قبل ازانکہ اس سے خون پیدا ہو ۔
شہد مین جلا کرنے کی قوت ہے اسی وجہ سے طبیعت کو نرم کرتا ہے اور ایک قسم کی حدت اور تیزی بھی اسمین ہے لہذا شدت پیاس پیدا کرتا ہے

اگر شہد زیادہ کھایا جائے تو اور متلی پیدا کرتا ہے۔ اگر شہد کو پانی مین جوش دین اور کف اسکا اُتار لین اسکی تیزی دور ہو جاتی ہے اور مٹھاس کم ہو جاتی ہے اور غذا بھی اسکی زیادہ ہو جاتی ہے۔ شہد کے کھانے والے کو مناسب ہے کہ اگر اُسکا مزاج گرم ہے جب اُسکے کھانے کے بعد انار میخوش اور سیب اور امرود جو پرورده کیا گیا ہو یعنے اُنکا مربا بنایا ہو تناول کرے **شکنجبین** سوکھا ہوا شہد اور میٹھی سی جمی ہوئی شہد کو کہتے ہین اسکی حرارت شدید ہے اور خشکی بھی اسکی شہد مذکور سابق سے زیادہ ہے یہ وہی سوکھا ہوا شہد ہے اور اسمین دوا کی سی بو آتی ہے فارس کے شہر والے اسکو بوگ استعمال کرتے ہین اسکی غذا بھی شہد سے زیادہ ہے اور اسکا فعل شہد سے جملہ حالات مین قوی تر ہے اور شہد سے قوی تر غذا ہے اور جو مزاج بارطوبت اور بلغمی ہین اُنکے واسطے بہت اچھی چیز ہے **شکر** اگرچہ حیوان کے فضلہ سے نہین ہے لیکن اسکا بیان بھی ہم اسی جگہ پر اسواسطے کرتے ہین کہ اسکو مناسبت شہد سے ہے یہ پیدا ہوئے ہین۔ شکر کا مزاج معتدل ہے مگر کسیقدر مائل بحرارت ہے۔ شکر جملہ حالات مین شہد کے مشابہ ہے سوا اسکے کہ شکر سے پیاس بہت لگتی ہے اور غذا بھی شکر کی شہد سے زیادہ ہے۔ شکر طبرزد جسکو قند سپید کہنا چاہیے جملہ حالات مین شہد سے مشابہ ہے اور افضل اقسام سے شکر کے ہے اور لطیف بھی سب اقسام سے شکر کے زیادہ ہے خصوصاً جو قند کہ صنوبری سانچہ مین جلا اور صاف کرے اور چیزون کو ملا کر بنایا جائے جیسے دودھ اور پھٹکری وغیرہ۔ جب شکر کو پانی مین پکائین اور کف اسکا جسکو دیہاتی زبان مین لدوئی کہتے ہین دور کر دین حرارت کو بجھائیگا اور پیاس مین سکون پیدا کریگا اور کھانسی اور درد معدہ کو اور اسی گرده اور مثانہ کو جسمین کوئی آفت ہو نفع کریگا **فانیذ** جسکو سندھی زبان مین تباسہ کہتے ہین اسکا مزاج گرم تر ہے حلق اور سینہ کے واسطے اچھی چیز ہے کھانسی کو نفع کرتا ہے نفخ کی تحلیل اور شکم کو نرم کرتا ہے **سکر العشر** یہ ایک شبنم ہے جو عشر یعنی آکھ کے درخت پر جم جاتی ہے۔ یہ لطیف شی ہے شکر کے مشابہ ہوتی ہے اور یہ شکر مغربی بلاد اور یمن مین پیدا ہوتی ہے **ترنجبین** یہ بھی شبنم ہے خراسان مین ایک درخت ہے اُس پر گر کر جم جاتی ہے۔ کبھی تو خراسان مین ایک درخت پر اور کبھی ایک جھاڑ پر گرتی ہے اسکا مزاج بھی مثل شکر کے مزاج کے ہے مگر شکر سے لطافت اسکی زیادہ ہے اور جلا کی قوت بھی اسکی زیادہ قوی ہے۔ اسمین ایک رطوبت ہے لہذا ملین طبیعت ہے **مَن** جسکو فارسی مین ترانگبین کہتے ہین یہ بھی ایک شبنم ہے ایک درخت پر گرتی ہے جو اطراف سنجار اور نصیبین کے اور ارض جزیرہ کے اطراف میں ہے درجہ اول مین گرم ہے اور رطوبت یبوست مین معتدل ہے سینہ اور پھیپھڑے کے واسطے اچھی چیز ہے جو رطوبت وغیرہ ان اعضا مین ہے اُسکی جلا کرتی ہے اور دونون عضو کی خشونت کو نرم کر دیتی ہے۔ اسکا مزاج بھی مختلف ہوتا ہے بسبب اختلاف مزاج اُن درختون کے جنپر یہ پڑتی ہے۔ کبھی یہ شبنم کنیر کے درخت پر گرتی ہے خواہ اور کسی ایسے ہی زہریلے درخت پر جسکے پتے مین سمیت ہو۔ **شیر خشت** وہ ایک قسم کی شبنم آسمانی ہے جو اطراف خراسان مین گرتی ہے یہ بھی میٹھی چیز ہے زبان کو صاف اور مجلا کر دیتی ہے مثل کافور کے اور اسہال طبیعت کرتی ہے زیادہ سے زیادہ اُسکی مقدار شربت چار اوقیہ جو برابر پندرہ تولہ اور تین ماشہ کے ہے ہمراہ آب گرم کے اور یہ عجیب الاثر ہے

باب اٹھائیسواں بیان مین اُن مٹھائیون کے جو شہد اور شکر سے بنائی جاتی ہین

شہد اور شکر سے بہت سی مٹھائیان بنائی جاتی ہین کسی مین آٹا پڑتا ہے اور کسی مین نشاستہ اور کوئی بدون آٹے اور نشاستہ کے بنائی جاتی ہے جیسے مثلاً جوز اور لوز اور پستہ اور بندق وغیرہ ڈال کر اور اسی کو ریوڑی کہتے ہین۔ جو چیز کہ نشاستہ سے بنائی جاتی ہے وہ فالودہ اور لوزینج اور حساسو ہے۔ اور جو چیز آٹے سے بنائی جاتی ہے جیسے قطائف جسکو سوہنیان کہنا چاہیے جو آٹے وغیرہ سے بنائی جاتی ہین اور خاگینہ اور اسی طرح کے اور پکوان ہے جو پکوان آٹے اور نشاستہ سے بنتا ہے خلط غلیظ اور چسپندہ پیدا کرتا ہے اور اندرونی اعضا مین سدہ

ڈالتا ہی اور دُمل کے اقسام اور تپ بھی گردہ کی پیدا کرتا ہی اور دیر مین اُسکا انحدار معدہ سے ہوتا ہی قبض شکم بھی پیدا کرتا ہی - اور اگر اچھی طرح سے
ہضم ہوجائے زیادہ غذا دیتا ہی - اور جو حریرہ آٹے سے شہد ملاکے طیار کیجائے اُسکا ضرر کمتر ہی بہ نسبت اُس آدمی کے جسکے اندرونی اعضا سلیم
اور درست ہون کہ اُنمین سدہ نہ پڑتے ہون لیکن یہ غذا گرمی زیادہ کرتی ہی اسی وجہ سے ایسی غذا موافق اُسی کے ہی جسکا مزاج حیوان کے مزاج
لیکن جو حریرہ آٹے کی شکر ملاکر طیار کیجائے اُسمین گرم کرنے کی قوت کم ہی - اور جسکو سدہ جگر پڑنے کا مرض شروع ہوا ہو خواہ غلاظت جگر کی
اُسکو ابتدا ہونے لگی ہو خواہ اور بعض اندرونی اعضا کے سدہ اور غلاظت کی ابتدا کسی کے بدن مین ہوئی ہو ایسے شخص کو شہد اور شکر سے
بہت ہی ضرر پہونچتا ہی بہ نسبت اور میٹھی چیزون کے - اسلیے کہ جگر کی شان سے یہ ہی کہ میٹھی چیزون سے اُسکو لذت ملتی ہی اور اُن چیزون کو جگر
اپنی طرف کھینچتا ہی معدہ سے اسواسطے کہ میٹھی چیزین جگر کے مشابہ مزہ مین ہین اور اسی سبب سے میٹھی چیزین جگر کے مجاری اور منافذ مین
چپیاں ہوجاتی ہین اور جگر کے بلند ہونے اور بڑے ہوجانے مین زیادتی کردیتی ہین - پس اس دعوے کی یہ ہی کہ جو حیوان انجیر کھاتا ہی
اُسکا جگر بڑا بھی ہوتا ہی اور خوش مزہ بھی ہوجاتا ہی اور پاکیزہ خوب ہوجاتا ہی پس معلوم ہوا کہ جگر کو شہد اور شکر سے غذا بکثیر ملتی ہی
اسی وجہ سے میٹھی چیزون کے کھانے سے جگر موٹا ہوجاتا ہی **فالوذج** جسکو فالودہ کہتے ہین اسمین غذائیت زیادہ ہی اور سدہ بھی
زیادہ پیدا کرتا ہی اور دیر ہضم بھی ہی اور خبیص جسکو خاگینہ کہتے ہین فقط آٹے کا مرہ ان خرابیون مین فالودہ سے کمتر ہی اور اسکی غذائیت
بھی اور سدہ پیدا کرنے کی خاصیت بھی فالودہ سے کم ہی **قطائف** سیویون کی اقسام زیادہ تر غلیظ ہین اور غذائیت اُنکی زیادہ ہی اور
دیر مین ہضم ہوتی ہین اور جو قسم اسکی اخروٹ یا روغن ملاکر طیار کیجائے اُسکی حرارت زیادہ ہی اور جو قسم بادام اور روغن بادام کے ذریعہ سے
طیار کیجائے حرارت اسکی معتدل ہی **لوزینج** یہ بھی سیویون کی ایک قسم سبک ہی ان افعال مین قطائف سے کم ہی اور زلابیہ جسکو حلوائی
زلیبی کہتے ہین اور ہندوستان مین شاید جلیبی اور امرتی اسی کا نام ہو ان دونون سے زیادہ سبک ہی اور جلد ہضم ہوجاتی ہی - یہ سب
اقسام مٹھائی کے ایسے ہین کہ انکو ہمیشہ نہ کھانا چاہیے بحالت صحت کے اور جسکے جگر خواہ طحال خواہ گردہ مین سدہ ہون اُسکے واسطے
بالکل خراب چیزین ہین یہ مٹھائی کی اقسام اُسکو نافع ہین جسکو سینہ اور پھیپھڑے کی بیماریاں ہون اور جسکو کھانسی آتی ہو - جو حریرہ
خواہ لپٹا آٹے سے خواہ نشاستہ سے شکر اور روغن بادام ملاکر بنایا جاتا ہی وہ ایسے ہی بیمارون کو موافق ہوتا ہی اور بخوبی ان لوگون کو نفع
کرتا ہی - سواے اُس شخص کے جسکے قصبۂ ریہ یعنے پھیپھڑے کی نلی مین سدہ ہون اُسکو لازم ہی کہ انکو نہ کھائے - اور یہ سب چیزین صاحبان تعب
و مشقت کو موافق ہوتی ہین اور اتنی موافق اور لوگون کو جو ایسی مشقت نہ کرتے ہون نہین ہین جسکا ارادہ ہو کہ ان اشیا کے ضرر سے بچے
اُسکو لازم ہی کہ بعد ریاضت کے انکو تناول کرے اور بعد اسکے شراب کہنہ خواہ مویز کے نبیذ کو پی جائے یا شہد کو بعد چار گھنٹہ ان اقسام مٹھائیون کے
کھانے کے - اور زنجبیل مربی بھی کھانی چاہیے - جب انکے کھانے سے بدن مین گرمی عارض ہو خواہ حرارت پیدا ہوجائے چاہیے کہ سکنجبین تناول کرے
خواہ میخوش انار کے دانہ چوسے اور جسکو ہمیشہ یعنی جب مٹھائی کھائے یہی سخونت اور گرمی اُسکو عارض ہوتی ہو اُسکو لازم ہی کہ اپنی فصد کرائے اور پچھنے لگاکر خون
نکلوادے **ناطف** ریوڑی کو کہتے ہین جو ریوڑی شہد اور اخروٹ سے بنائی جائے اُسمین گرمی زیادہ ہوتی ہی اور دردسر پیدا کرتی ہی اور صفراوی خلط زیادہ پیدا کرتی ہی
گرم مزاج اور جوانون کے واسطے خراب چیز ہی اور بڈھون کو اور سرد مزاج والون کو موافق ہی - اور جو ریوڑی بادام سے بنائی جائے اُسمین حرارت کم ہی اور کھانسی جو
رطوبت سے ہو اُسکو مفید ہی اور جو ریوڑی شکر سے بنائی جائے وہ گرم مزاج والون کو موافق ہی اور اُسکو جسکو کھانسی گرمی سے آتی ہو اور جو
ریوڑی پستہ سے بنائی جائے اُسکو موافق ہی جسکے پھیپھڑے اور سینہ مین خلط بلغمی ہو اور جسکے اندرونی اعضا مین سدہ ہون - جو ریوڑی خشخاش

و شہد سے بنائی جائے وہ حرارت مین معتدل ہی اور جو ریوڑی شکر سے بنائی جائے گرم مزاج کو اور جسکو گرمی سے کھانسی آتی ہو موافق ہی اور بڑہاپے والون کو اور جسکے سینہ اور پھیپھڑے مین قرحہ ہو۔ جو ریوڑی تلون سے بنائی جائے غذا اوسکی زیادہ ہی اور اسکے کہانے کی ناگواری طبع کو آسمین ہی اور گرانی بھی کھانسی کو اور سینہ اور پھیپھڑے کو مفید ہی معدہ کو ڈھیلا کرتی ہی۔ اب اور بہت اقسام مٹھائی کے جسکا بیان باقی ہی اور جو شکر اور شہد سے بنائی جاتی ہین پس ریوڑی کی قوت جو شہد اور شکر دونون سے طیار کیجائے دونون کے اثر سے مرکب ہی لی

ناظر کتاب ہذا کو اچھی شناخت اور پوری تمیز اُن باقیماندہ اقسام کی ہوسکتی ہی انشاء اللہ تعالے

باب اُنتیسوان پینے والی چیزون کے بیان مین اور پہلے پانی کا بیان۔

جب ہم کھانے والی چیزون کا بیان کر چکے اور ہر ایک قسم کا حال ہشیا جو ردلی کا بشرح تمام لکھ چکے بنا بر اسکے جو کہ جالینوس کا قول تھا اور نیز دیگر اطبا کا اور کبھی جسکا تجربہ ہمنے خود بھی کیا تھا پس اب ہمکو لازم ہی کہ پینے والی چیزون کا حال اور انکے ہر ایک جنس کی قوت کو بیان کرین۔ پس ہم کہتے ہین کہ پینے والی چیزون کی حاجت ہمکو بنظر دو منفعت کے ہی۔ ایک منفعت تو یہ کہ ہمارے بدن مین اسکے پینے سے رطوبت پیدا ہوجائے اور جسقدر ہماری اصلی رطوبت بدن سے تحلیل پاتی ہی اسکا بدلا اور جانشین ہمارے بدن مین ان پینے کی چیزون سے رہا کرے۔ دوسری منفعت یہ ہی کہ غذا کا نفوذ اور جانا ہمارے بدن مین مشروبات کی تری سے پیدا ہوجائے اور غذا کو تمام اعضاے بدنی مین پتلی چیز پہونچا دے اور وہ تری غذا کو اسکے ذریعہ سے حاصل ہو کہ پتلی ہو کر اسکا نفوذ اور گذر تمام مجاری اور مسامات اور راہون مین اور طرق مین آسان ہوجائے۔ پینے والی چیزون کی تین قسمین ہین۔ ایک قسم اُنمین سے پانی ہی اور اسکی منفعت وہی ہی جسکو ہمنے بیان کیا ہی اور خود پانی سے کوئی مقدار غذا بدن کو نہین پہونچتی ہی۔ دوسری قسم مشروبات کی خمر ہی جسکو شراب ہندی مین کہتے ہین اسکی منفعت یہ ہی کہ غذا کو بدل دیتی ہی اور غذا کو نافذ کر دیتی ہی بطرف تمام اعضاے بدنی کے اور غذا کو ایسی کر دیتی ہی کہ تمام اعضا کی غذا وہی کرے اور بدن کو گرم کر دیتی اور خون کو زیادہ کرتی ہی اور روح کو۔ اور حرارت غریزی کی تقویت کرتی ہی اور اسی حرارت کو تمام بدن مین پھیلا دیتی ہی اور ہضم کو جید اور اچھا کر دیتی ہی مترجم کہتا ہی یہ جسقدر اوصاف شراب کے بیان ہوے اگر آدمی مست اور بیہوش ہوجائے اور اسکے افعال قواے طبیعی اور حیوانی اور نفسانی باطل ہوجائین اسوقت یہ افعال شراب کے کب ہونگے پس ضرور وہی شراب مراد ہی جو نشہ پیدا نہ کرے ورنہ بدمستی خود ایک ایسی بری شی ہی کہ پھر کوئی فعل درست نہین رہتا ہی متن تیسری قسم پینے کی چیزون کی رُب اور شربتہاے دوائی ہی انکی منفعت یہ ہی کہ غذا کو اور دوا کو نافذ کردے اور اعضاے بدنی تک اسکو پہونچا دے اور بدن کو غذا دینا اور ان فوائد کے ہمراہ قائم مقام دوا کے بھی ہین۔ اور ہم پہلے پانی کا بیان کرتے ہین۔ اور کہتے ہین۔ چونکہ حاجت پانی کے استعمال مین حفظ صحت اور علاج امراض دونون طرح کی تھی۔ اور جتنی پینے والی چیزین ہین سب سے زیادہ اور بڑی حاجت پانی کی طرف تھی اور نفع بھی اسکا زیادہ تھا۔ لہذا طبیب پر بضرورت مذکورہ واجب ہوا کہ پانی کی مختلف طبیعتون کو پہچانے تاکہ بہترین اقسام کو پانی کے استعمال کرے اور جسمین پانی کا نفع زیادہ ہو یہ ہر ایک استعمال کرنے والے کے واسطے اُسی کے استعمال کا حکم دے اور اسکے سوا اور قسم سے پانی کے اجتناب کرے

پانی کا بیان پانی میٹھا بھی ہوتا ہی اور میٹھا نہین بھی ہوتا ہی۔ میٹھا پانی ایک تو خالص ہوتا ہی کہ اسمین کسی چیز کا میل نہین ہوتا گرد اور تلچھٹ وغیرہ سے اور ایسا ہی پانی پینے کے لائق ہی اور ایک قسم میٹھے پانی کی غیر خالص ہوتی ہی۔ خالص میٹھا پانی وہ ہی جو کہ چھوٹے چھوٹے سوتون سے بہہ بہہ کر نکلتا ہو خواہ اُن چشمون سے بہہ کر آتا ہو جو پورب کی طرف واقع ہین اور منجملہ اسکی علامات کے یہ ہی کہ سپید اور صاف

اور بیدا ہوتا ہی یہ کیفیت اُسکی اس امر پر دلالت کرتی ہی کہ خالص ہی اور درد وغیرہ کی آمیزش اُسمین نہین ہی۔ اُسی پانی مین نہ کسی قسم کا مزہ اور نہ کسی قسم کی بو ہوتی ہی اور وزن بھی اُسکا سبک ہوتا ہی بہت جلد گرم ہوجاتا ہی اور سرد بھی بسرعت ہوجاتا ہی۔ بو کا نہونا اور مزہ کا نہونا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ اُسمین کوئی ایسی کیفیت نہین ہی جسکی طرف مائل ہوجائے اور وزن مین سبک ہونا اور جلد گرمی اور سردی کو قبول کرلینا دلیل اسکی ہی کہ اس پانی مین لطافت ہی۔ جو پانی ان اوصاف پہ ہو پینے مین لذیذ اور مرغوب اور خوشگوار رہتا ہی طبیعت اعضا اسکو قبول کرلیتی ہی اور غذا اُنکو ہضم کرادیتا ہی اور معدہ سے جلد اُتر جاتا ہی اور گرانی معدہ پر نہین لاتا ہی اور تبرید اور ترطیب پیدا کرتا ہی۔ اسکے بعد یعنے پورب کے چشمون کے بعد وہ پانی ہی جو ایسے مقامات پر بہتا ہی اور جاری رہتا ہی جو درمیان مشرق صیفی کے مغرب صیفی تک ہین مراد یہ ہی کہ گرمیون مین جس جگہ آفتاب طلوع کرتا ہی اور جس جگہ غروب کرتا ہی یہ دو نقطہ شمال مشرق اور مغرب حقیقی پر واقع ہین انھین دونون نقطون کے درمیانی مقامات سے جو دریا اور چشمہ جاری ہین اُنکا پانی اوصاف مذکورہ مین بعد چشمہائے مشرقی کے ہی اور یہ چشمہائے شمالی ہین۔ اور یہ وہ پانی بھی چیون مشرقی کے بعد اچھا ہی جو مٹی کے پہاڑون سے رستا ہی اور نیز وہ پانی بھی اسی کے بعد اچھا ہی جو پتھرون پر اور سنگریزون پر زور سے بہتا ہی جیسے بڑے بڑے دریاؤن کا پانی کہ یہ چارون قسم پانی کے پورے چشمون کے پانی کے بعد افضل سب اقسام کے پانی سے ہین اور صحت بدنی بھی انسے زیادہ رہتی ہی۔ اسلیے کہ یہ سب پانی جاڑون مین گرم اور گرمیون مین سرد نہین ہوجاتے ہین علاوہ سبب جس سے جاڑون مین دریا کا پانی گرم ہوجاتا ہی اور گرمیون مین سرد ہوجاتا ہی) یہ ہی کہ جاڑون کی فصل مین زمین کے اجزا چسپیدہ ہوجاتے ہین اور سمٹ جاتے ہین پس حرارت آفتاب کی اندر زمین کے اُلٹی چلی جاتی ہی لہذا پانی دریاؤن کا گرم رہتا ہی خصوصًا اگر جوہر پانی کا لطیف ہو کہ وہ قبول حرارت زیادہ کرتا ہی اور گرمیون مین سرد ہونے کا سبب یہ ہی کہ حرارت زمین کی اندر سے بوجہ کھلجانے مسامات زمین کے باہر نکل آتی ہی اور منتشر ہوجاتی ہی اسی سے پانی سرد ہوجاتا ہی۔ جو میٹھا پانی خالص نہو یہ وہ پانی ہی جسمین بو اور مزہ بھی کچھ ہو اُسی قسم سے وہ پانی ہی جو مکدر ہی اور کدورت آمیز ہو اور اُسیسے پیے وہ پانی ہی جو عفن اور بدبو ہو اور اُسی آب شیرین کی قسم مین سے بارش کا پانی ہی۔ کدورت آمیز پانی وہ ہی جسمین کیچڑ ملی ہو اور جو پانی برف پگھل کر فراہم ہوا ہو یہ قسم پانی کی سدہ ہائے جگر اور پتھری گردہ مین پیدا کرتا ہی اور معدہ سے بھی دیر مین اُترتا ہی بہ نسبت آب خالص کے۔ با عفونت پانی جیسے اُن مقامات کا پانی جہان پتیان درختون کی سڑسڑ کر گرتی ہین خواہ گندے نالہ کا پانی خواہ اُن مقامات کا پانی جو گرم چشمہ سے نکلتا ہی جسکو بیماریون کے علاج مین استعمال کرتے ہین۔ خواہ اُن مقامات کا پانی جدھر خم شراب وغیرہ کے میلی کچیلی چیزین بہ بہ کر آتی ہین کہ ان پانیون مین حرارت اور غلاظت ہوتی ہی اور جگر کو اور نیز طحال کو یہ سب پانی بڑھا دیتے ہین اور معدہ کو خراب کردیتے اور رنگ کو بدن کے بدنما کردیتے ہین بسبب خراب کردینے جگر کے اور تپ کے اقسام پیدا کرتے ہین ماء المطر آب باران کو کہتے ہین یہ پانی سب سے بہتر اور سب سے زیادہ سبک اور وزن مین ہلکا ہوتا ہی اور میٹھا اور صاف اور پاکیزہ بھی سب سے زیادہ ہوتا ہی جیسے کہ بقراط نے اپنی اُس کتاب مین کہا ہی جو ہواؤن اور پانی کے بیان مین لکھی ہی وہ قول بقراط کا یہ ہی کہ بارش کا پانی سب اقسام مین پانی کے ہلکا اور صاف اور شیرین زیادہ ہوتا ہی۔ اور سبب اسکا یہ ہی کہ آب باران اُنھین بخارات سے پیدا ہوتا ہی جو پانی سے بجہت دھوپ کی گرمی کے اُٹھتے اور اونچے ہوجاتے ہین اور پھر سردی سے ہوا کے پانی بنکر برستے ہین۔ دھوپ کی شان سے یہ بات ہی خواہ آفتاب کی شان سے کہ جز لطیف کو پانی سے اور جملہ اجسام سے جذب کرتی ہی لہذا بارش کا پانی بسہولت متعفن ہوجاتا ہی اور بہت جلد سڑ جاتا ہی بہ نسبت اور اقسام پانی کے اسلیے کہ یہ پانی لطیف زیادہ ہی اور اسی لطافت کی وجہ سے بارش کا پانی بہتر سب قسم پانی سے ہی اور بہت جلد معدہ سے نفوذ کرجاتا ہی مگر اتنا ضرور ہی کہ جب اسمین عفونت آنے لگتی ہی اگر اُسوقت

پیا جائے گلا جیسے کا مرض اور کھانسی اور آواز کا بھاری کر دینا اور تپ پیدا کرتا ہی - اور اگر متعفن ہوئے پانی پھر تو یہ پانی حملہ حالات مین جیدا اور بہتر ہی کہ پیا جائے مگر اسکا متعفن ہونا بھی کچھ اسکی ذاتی خرابی سے نہین ہوتا ہی بلکہ محض بوجہ لطافت کے تھوڑی سی سوست ... یہ پانی قبول عفونت کر لیتا ہی - یہی حال سب پانی کا ہی کہ جو پانی جلدی عفونت قبول کرے وہ پانی اچھا ہی اور یہی سمجھنا چاہیے کہ عفونت ... نقص سکی لطافت کی وجہ سے آجاتی ہی - بارش کے پانی مین بھی سب سے بہتر وہ پانی ہی جسکے قطرہ دیر دیر مین آسمان سے گرے اسلیے کہ دیر مین تقاطر ہونے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جس بخار کا یہ پانی سا ہی لطیف اور قلیل ہی اور وہ بھی آب باران اچھا جو بادل گرجنے کے بعد برسے اسلیے کہ گرجنے کی حرکت سے بادل اور سحاب کے ان بخارات مین لطافت آجاتی ہی جسسے یہ پانی بنتا ہی - بہرحال آب باران سب پانی کے اقسام مین بہتر ہی اور سب سے زیادہ شیرین اور میٹھا ہی - جملہ اقسام کے پانی کبھی گرم کرکے پیے جاتے ہین اور کبھی سرد کرکے پلائے جاتے ہین جو پانی برف سے ٹھنڈا کرکے خواہ اسکے دوسرے ہی آب اسی وقت سرد ہو جسوقت کہ دریا وغیرہ سے چلو وغیرہ مین لیا جائے ایسے سرد پانی کے پینے سے معدہ گرم اور جگر گرم سرد ہوتا ہی - اور مناسب نہیں کہ اتنا سرد پانی نہار منھ پیا جائے اسلیے کہ اسکی سردی معدہ کو کوفتہ کرتی ہی اور اکثر لرزہ کو برانگیختہ کرتی ہی اور کزاز کی بیماری اس سے پیدا ہو جاتی ہی - دانتون کے حق مین بھی زیادہ سرد پانی حرارت خیز ہی اور پٹھے کو بھی اور ہڈیوں کو اور دماغ یعنے مغز سر اور نخاع یعنے حرام مغز کو بھی اسی وجہ سے کہ ان اعضا کا مزاج سرد ہی - اور سینہ کے واسطے بھی ایسا ٹھنڈا پانی حرارت کھانسی اور نزلہ کے اقسام پیدا کرتا ہی اور سینہ کے کسی جگہ سے بدن کے شگافتہ ہوکر خون کے جاری ہونے کا بھی خوف ایسے ٹھنڈے پانی کے پینے سے رہتا ہی - مناسب نہین ہی کہ ایسے زیادہ سرد پانی کو وہ آدمی پیا کرے جسکا معدہ سرد مزاج کا ہو خواہ جسکے جگر مین برودت عام اس سے کہ یہ برودت دونوں عضو مین طبیعی اور خلقی ہو خواہ کوئی سوء مزاج بارد پیدا ہو گیا ہو جسنے دونوں عضو کے مزاج کو سرد کر دیا ہو اور یہ بھی مناسب نہین ہی کہ بعد حمام کے سرد پانی پیا جائے خواہ بعد کسی اور حرکت درشت اور قوی کے دفعتاً اسلیے کہ کیا ... ایسے ٹھنڈے پانی پینے سے حرارت غریزی اور اصلی ضعیف ہو جاتی ہی - اور خلاصہ یہ ہی کہ جو شخص ہمیشہ اور روزانہ برف سے ٹھنڈا کیا ہوا پانی پیتا ہی اسکو انجام کار کی خرابی سے نڈر اور بیخوف نہ رہنا چاہیے خصوصاً اگر بڑھاپے کے سن تک پہونچ جائے اور پھر اسکی بڑی ہو - ایضاً اگر رات کو شدید پیاس یکایک معلوم ہوئی ہو اس نیند کی پیاس مین بھی زیادہ سرد پانی نہ پینا چاہیے اسلیے کہ ایسے وقت جب نیند کی گرمی بدن مین ہو سرد پانی پینے سے حرارت اصلی بدن کی فرو ہو جاتی ہی (جس سے مر جانے کا خوف ہی) ہان اگر یہ پیاس بسبب تپ کے خواہ بسبب نمکین اور گرم خشک چیزون کے کھانے کے پیدا ہوئی ہو خواہ اور کوئی خاص وجہ اس پیاس کی از قبیل ہو اسوقت سرد پانی پینے سے اتنا ضرر نہو گا - لیکن جو شخص برف سے سرد کیا ہوا پانی بعد غذا کے پیا کرے ایسے وقت یہ پانی اشتہا کو جگا دیتا ہی اور معدہ کو ہضم کرنے پر قوی کرتا ہی اور جو کچھ معدہ مین فضلہ وغیرہ ہی اسکے دفعہ کرنے پر معدہ کو قوت دیتا ہی - مگر بہتر یہی ہی کہ بعد غذا کے بھی اتنا سرد پانی تھوڑا تھوڑا پیا جائے اور یکبارگی ڈگڈگا کر نہ پینا چاہیے - جو پانی برف اور یخ سے پگھل کر بنا ہوتا ہی وہ خراب ہی اسلیے کہ زیادہ تر لطیف اجزا نہین وہی پانی ہی جو کہ جمد یعنے یخ بستہ سے پگھل کر جمع ہوتا ہی **ثلج کا بیان** ثلج برف کو کہتے ہین اسکی دو قسمین ہین ایک تو جمد ہی جسکو یخ کہتے ہین کہ پانی جم جاتا ہی اور دوسری جلید کہ رات کی شبنم جم کر برف ہو جاتی ہی - جمد کی عمدہ قسم وہی ہی جو آب شیرین سے بستہ ہوکر برف ہوئی ہو اور خراب وہ ہی کہ خراب پانی بستہ ہوکر جم گیا ہو - جلید یعنے شبنم سے جم کر برف وہی اچھی ہی جو پتھرون پر اور سخت جگہ گری ہو خواہ ریت اور بالو پر خواہ شیار زمین پر - اگر کسی کو خراب پانی میسر ہو چاہیے کہ اسمین ایسی آسمانی برف ملا دے جو برف

ان بیماریوں پر گرتی ہے جنکا حال خراب ہو کر انمین معدنیات کی چیزین پیدا ہوتی ہیں جو ایسی برف جسمین کسی طرح کا مزہ خواہ بو جدا گانہ پانی کے مزہ اور بو سے ہو وہ بھی خراب ہے اسکا استعمال کرنا مناسب نہین ہے - گرم پانی اگر سہارشدہ پیا جائے معدہ کو غذا کے فضلہ سے دھو ڈالتا ہے جو غذا کہ اسوقت سے پہلے کھائی گئی ہو اور بلغم اور رطوبت کو معدہ سے جدا کر دیتا ہے - اور اکثر گاہ والی تخمہ بھی کرتا ہے - اور اگر ہر وقت اسی کا استعمال کرین یعنے جب پئین تو گرم پانی ہو ایسے طریقہ سے آگے ہے معدہ کو ڈھیلا کرتا ہے اور ہضم کو خراب کرتا ہے اور تمام بدن کو سست اور ڈھیلا کرتا ہے اور بدن کو لاغر کرتا ہے اور رعاف یعنے ناک سے خون جاری ہونے کا ہیجان کرتا ہے - اور اگر بہت گرم ہو سلی پیدا کرتا ہے اور قے کو ہیجان مین لاتا ہے - اور جو پانی کہ سرد ہو اور بہت تر یعنے شیر گرم وہ نفخ شکم پیدا کرتا ہے اور معدہ کو ڈھیلا کرتا ہے اور اشتہا کو ضعیف کرتا ہے اور پیاس مین اسکے پینے سے کبھی سکون نہین ہوتا بہ نسبت حالت میٹھے پانی کے تھے - اور جو پانی شیرین نہین ہے اسمین سے ایک قسم آب شور کی ہے اور ایک قسم کبریتی پانی کی ہے اور ایک قسم زفتی پانی کی ہے جسمین رال وغیرہ کا اثر ہوتا ہے - اور ایک قسم ... پانی کی ہے جسمین پھٹکری کا اثر ہو ایک قسم بطرونی ہے اور ایک قسم وہ ہے کہ معدن سے نکلتا ہے اسی معدنی پانی مین سے ایک تو وہ ہے جو تانبے کی کان سے نکلتا ہے خواہ چاندی اور پارہ کی کان سے نکلتا ہے شور پانی شور پانی روانی شکم پیدا کرتا ہے اور اگر ہمیشہ اسی کا استعمال رہے نقص صحیب پیدا کرتا ہے اور بدن کو خشک کر دیتا ہے اور سوکھی اور تر کھجلی پیدا کرتا ہے لیکن آب کبریت بدن کو گرم کر دیتا ہے اور خشک بھی کرتا ہے اور ان قروح کو نفع کرتا ہے جو کہنہ اور پرانے ہون سوکھی اور تر کھجلی کو بھی فائدہ کرتا ہے اور فساد مزاج کو فائدہ کرتا ہے اور استسقا اور دیگر سرد بیماریون کو نفع کرتا ہے جسوقت یہ پانی کبریتی پیا جائے خواہ اسمین بیٹھین جو آبزن کا طریقہ ہے - زفت کا پانی اور قیر یعنے رال کا پانی اثر اسکا شبیہ کبریتی پانی کے ہے بلکہ آب کبریت سے اسکا فعل زیادہ تر قوی ہے سرد بیماریون مین بدن کے اور یہ پانی چھہ کو گرم کرتا ہے اور جگر کو گرمی پہونچاتا ہے - ماء الشب یعنے جس پانی مین پھٹکری کا اثر ہو برودت اور خشکی پیدا کرتا ہے اور نفث الدم یعنے خون تھوکنے کے مرض کو اور خون حیض کے جاری ہونے کو اور خون بواسیر کے جاری ہونے کو مفید ہے - نطرونی پانی جسمین لونا سرخ یا سپید کا اثر ہے روانی شکم پیدا کرتا ہے لیکن جو پانی کسی معادن سے نکلتا ہے اور رستا ہے وہ پانی حبس شکم پیدا کرتا ہے اور اعضاے بدن کو مضبوط کرتا ہے اور انکو قوت دیتا ہے اور طحال کے درد اور ورم کو فائدہ کرتا ہے - جو پانی تانبے کی معدن سے رس رس کر برآمد ہوتا ہے رطوبات بدن اور معدہ کو نفع کرتا ہے اور ان رطوبات کو خشک کر دیتا ہے اور فساد مزاج کو نفع کرتا ہے اور دشواری سے پیشاب آنے کا مرض پیدا کرتا ہے - جو پانی کہ چاندی کی کان سے نکلتا ہے وہ سردی اور خشکی پیدا کرتا ہے مگر یہ سردی اور خشکی درجہ اعتدال پر ہوتی ہے - یہ جتنے اقسام پانی کے جو شیرین نہین ہین لکھے گئے پینے مین خراب ہین اور بطور پینے کے انکا استعمال اچھا نہین ہے خواہ انمین نہانا بھی برا ہے - ہان اگر بطور دوا کے استعمال کرنا انکا انھین امراض کو مفید ہے جنکا بیان اوپر ہو چکا ہے - پس ان بیماریون مین انکا نفع بخوبی ہوتا ہے اگر پلائے جائین خواہ انھیں نہایا جائے - اگر کوئی شخص ایسے خراب پانی کے پینے پر مجبور ہو اسکو مناسب ہے کہ بنظر اسی ضرورت کے جو اسے لاحق ہوئی ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ اسکو آنا جانا اور سفر کرنا پڑتا ہے اور اسی پانی کے پاس پہونچتا ہے جسکا پینا اسکو بنظر ضرورت کے لازم آتا ہے پس مناسب ہے کہ ایسے خراب پانی کے پینے کا یہ سامان کرے کہ تھوڑی سی مٹی اپنے شہر کی خواہ اس جگہ کی جہان پانی پینے کا یہ شخص خوگر ہو گیا ہے اپنے ہمراہ رکھے اور اسی مٹی کو اس خراب پانی مین جسکو بضرورت پینا چاہتا ہے ڈال دے اور اتنی دیر ٹھہر جائے کہ یہ مٹی نیچے بیٹھ جائے اور پانی نتھر کر صاف ہو جائے تب اسکو پیے - اگر یہ نہ کر سکے پس مناسب ہے کہ اس پانی کو جوش دے اور خوب سا اوٹائے اور پھر اسکو سرد کرے اور کدورت سے صاف کرے کوئی شربت خالص ملا کر پیے اگر اسکا مزاج سرد ہو اور تخمین لاحق ...

اگر مزاج اس شخص کا گرم ہو اور اگر کچھ نہ ملے تھوڑا سرکہ ملا کر پیے کبھی ایسے پانی کے ضرر کو یوں نفع ہوتا ہے کہ پیاز کا اچار سرکہ میں بنایا ہوا خولہ پیاز کو
ایک گھنٹہ سرکہ میں بھگو کر بعد خراب پانی پینے کے کھا جائے۔ اگر پانی گدلا ہو اسکو کسی چھنّے او صاف میں (جیسے سپیدہ کی روئی خوب کچی ہوئی اور
پانی میں بھگوئی ہوئی ہو) بیکار ملا کر دیا ہو صاف کرے لیکے ٹپکائے اور اگر پانی تالاب کا ہو اسمیں کوئی میٹھا شربت ملا دے اور اگر پانی شور اور
نمکین ہو چاہیے کہ تھوڑا اسکو حفاظت اپنے پاس رکھے اور اسی پانی میں تھوڑا تھوڑا [illegible] نبات ڈال دے کہ صاف ہو جائے یا نمد کے حد
تک اسے میں اسکو ٹپکائے او قطرہ قطرہ جو ٹپکا اسے فراہم کرے اور ایسے پانی کا استعمال پیشتر چکنی غذا کھانے کے بعد کرے۔ پھر اگر پانی شیر گرم
اور اسمیں عفونت اور بدبو آتی ہو مناسب ہو کہ سرکہ ملا کر پیا کرے جیسے رب ریباس اور رب انار اور رب انگور خام۔ اور گرم غذاؤن سے
ایسے پانی کے پینے کے زمانہ میں پرہیز کرے اور شراب ہرگز نہ پیے۔ اور اگر پانی میں تلخی ہو مناسب ہو کہ اسمیں جلاب (جیسے دو شہد جسکے قوام کی
درستی کی ہو) ملا دے اور ایسے پانی ہوئی [illegible] کے میٹھی چیزیں کھاوے۔ اگر پانی کی کوئی کیفیت خراب ہو اسکی نشان سے ہدایت ہو
کہ بدن میں کوئی ضرر پیدا کریگا لہذا مناسب ہو کہ [illegible] اور بخور [illegible] سہولت کی تھی اور صحرائی کا حریرہ اور مچھلی کے گوشت دے۔ اور شور مچھلی اور
حقنہ اور کدو اور اسی طرح کی اور چیزیں بھی ایسے وقت کھائی جاتی ہیں۔ یہ تجربہ ہے کہ جہاز کے سفر کرنے والے جو دریاے شور میں دن رات
رہتے ہیں جب میٹھا پانی اُنکے پاس نہیں رہتا ہو شور ریلی سمندر کو ایسے قرع اور انبیق میں بھر کر عرق کھینچتے ہیں جس قرع انبیق سے عرق کا
کھینچا گیا ہے [illegible] کرے [illegible] کیا جاتا ہو [illegible] پانی کا حال تھا

جو بیان ہوا اسکو جاننا چاہیے

باب تیسواں نبید کے اقسام کا بیان اور پہلے بیان نبید انگوری کا

شراب جسکو نبید کہتے ہیں اُسمیں سے ایک قسم انگوری نبیذ کی ہو اور یہ خمر کے [illegible] شراب ہو اور اسی قسم میں رمیعی بھی جو سوکھے ہوے
انگور سے بنائی جاتی ہو اور ایک قسم اسکی عسلی ہو جو شہد سے طیار ہوتی ہو اور تمری چھوہارے کی شراب ہو اور دوشابی شیرۂ تازہ سے انگور کے
اور فقاع جسکو دربھرا کہتے ہیں یا وہ شراب جو وغیرہ کو سڑا کر بنائی جاتی ہو۔ اور سب اقسام شراب کے گرم ہیں لیکن بعض کی حرارت زیادہ
قوی ہو بہ نسبت بعض کے خمر یعنے نبید کا مزاج مجملاً تو حار ہو اور یابس بھی ہو مگر جو خمر کہ نئی ہو اور تھوڑے دنوں کی ہو یعنے شیرۂ انگور نچوڑنے سے
تا کشید شراب کے زمانہ زیادہ نہ گذرا ہو اسکی حرارت درجہ اول سے تجاوز نہیں کرتی اور جو شراب پرانی ہو اُسکی حرارت درجہ دوم سے نہیں
بڑھتی۔ اور جسقدر اُسکے نچوڑنے اور کشید کا زمانہ قریب اور بعید ہوگا اُسیقدر اُسکی حرارت میں کمی بیشی ہوگی۔ یہ شراب حفظ صحت میں نہایت
موافق چیز ہو اگر بمقدار معتدل اسکا استعمال کیا جائے بروقت حاجت کے کہ ایسے وقت یہ شراب حرارت غریزی کو قوی کرتی ہو اور اسکو بڑھاتی ہو اور تمام اعضا
بدنی میں اسکو پراگندہ کرتی ہو۔ اور نفس کی تقویت کرتی ہو اور سرور نفس پیدا کرتی ہو اور فرحت اور نشاط اور شجاعت اور کرم یعنی بخشش کا اظہار کرتی ہو اور
بدن اور ہواری بدن میں لاتی ہو۔ اخلاط صفراوی کی تعدیل یعنے درستی اس طرح سے کرتی ہو کہ انکو براہ پیشاب بدن سے خارج کرتی ہو اور سینہ کی راہ سے خارج
کرتی ہو۔ اور مرہ سودا یعنے سوداے سوختہ کی تعدیل اسطرح کرتی ہو کہ اسمیں گرمی اور رطوبت پیدا کرتی ہو طبیعت کو نرم کر دیتی ہو اور سخت
بدن میں رطوبت پیدا کرتی ہو اور جو بدن کہ انکو کسی قسم کی خشکی عارض ہو گئی ہو بوجہ تعب زائد اور مشقت کے انمین بھی رطوبت پیدا کرتی ہو
جو لوگ مرض وغیرہ سے نحیف و ناتوان ہو گئے ہوں اُنکے بدن کو سیر کر دیتی ہو اور انکو فربہ اور پاروغن کرتی ہو اسلیے کہ اشتہاے طعام کو بڑھاتی ہو
اور طعام کے بخوبی ہضم ہو جانے کا سبب ہوتی ہو اور اُسکے نفوذ اور اعضاے بدنی میں [illegible] بھی معین ہوتی ہو۔ اور [illegible]

پانی کے اعضاے بدنی مین ہو پہنچاتی پس ان اعضا کی ترطیب اسی وجہ سے کرتی ہی اگر ان اعضامین کسیقدر یبس اور خشکی آگئی ہو - اور نفخ اور
ریاح کے تحلیل کرتی ہی - یہ سب فوائد شراب کے تب ہین جب کہ مقدار معتدل اسکی مستعمل ہو اور شراب بھی اس قسم کی ہو جسمین سکر یعنے نشہ اور
مستی زیادہ ہو اسلیے کہ سکر اور مست رہنے پر اگر آدمی مداومت کرے مدتہاے دراز تک ہست سے ضرر پیدا ہو جاتے ہین ازانجملہ یہ ہی کہ ذہن خراب ہو جاتا ہی
اور عقل جاتی رہتی ہی قوت نفسانیہ ڈھیلی اور سست ہو جاتی ہی بوجہ اسکے کہ رگین اور دماغ کے بطون یعنی تینون حصہ بخارات سے شراب مسکر کے بھر جاتے ہین
اور حرارت غریزی دوب جاتی ہی اور اسی حرارت مین برودت پیدا ہو جاتی ہی لہذا سکتہ اور فالج اور مرض استرخا یعنے ہاتھ پانوں کا ڈھیلا ہونا
اور سبات یعنے نیند کا مرض اور مرگی اور رعشہ اور تشنج پیدا ہوتا ہی - ان عام فوائد خواہ مضار کے ہمراہ جو ہمنے لکھے ہین یہ بھی معلوم رہے کہ
فعل خمر کا بدن مین (بحسب طبائع شراب کے اور بحسب اختلاف طبائع حالات بدن کے جو بدن پر وارد ہوا کرتے ہین یعنی عارضی حالات جو بدن کو
مختلف طور کے عارض ہوا کرتے ہین) مختلف ہوا کرتا ہی - خمر کی طبیعتون کا اختلاف بنظر پانچ چیزون کے ہوتا ہی (۱) بنظر لون یعنی رنگ کے
(۲) بنظر قوام خمر کے (۳) بنظر بوے شراب کے (۴) بنظر مزہ کے (۵) بنظر زمانہ اور وقت استعمال کے - رنگ کی نظر سے اختلاف شراب کے
فعل مین یون ہی کہ بعض قسم کی شراب سرخ محض ہوتی ہی اسکی حرارت اور خشکی قوی ہی اور معدہ سے بہت جلد نفوذ کر جاتی ہی اور خون بدن مین
جو پیدا کرتی ہی اسمین کسیقدر حدت اور تیزی ہوتی ہی اور حرارت غریزی کو ایسے رنگ کی شراب قوی کرتی ہی اگر اسکی مقدار معتدل
تناول کیجائے جو موافق بدن کے ہو - ایک قسم کی شراب احمر قانی یعنے گہری سرخ ہوتی ہی وہ بھی قوی حرارت رکھتی ہی اور غذا دہی
اسکی زیادہ ہی اچھا خون پیدا کرتی ہی اور معدہ سے جلد نفوذ کر جاتی ہی اگر اسکی مقدار موافق تناول کیجائے - ایک قسم اسکی زرد رنگ
ہوتی ہی جو ایسی ہی اسکی حرارت شدید اور حدت اسمین زیادہ اور تمام اعضامین جلد نفوذ کرنے والی خلط صفرا کی پیدا کرنے والی اور سر مین
درد بھی اسی سے عارض ہوتا ہی - ایک قسم اسکی سیاہ ہوتی ہی اسمین غذائیت بہت زیادہ ہوتی ہی اور حرارت اسکی زرد رنگ کی شراب سے کمتر ہی
اور نفوذ کرنا اسکا بدن مین دیر کو ہوتا ہی - ایک شراب کی قسم سفید رنگ ہی مگر وہ سپیدی جو پانی کی ہی مراد یہ ہی کہ شفاف بے رنگ ہوتی ہی جسکو
عوام سفید کہتے ہین اور یہ شراب جملہ اقسام مذکورۂ بالا سے حرارت مین کم ہی اور غذائیت بھی اسکی تھوڑی ہی اور بہت جلد نفوذ اسکو
معدہ سے گذر کر تمام اعضاے بدنی مین ہوتا ہی لیکن اختلاف شراب کے فعل کا بنظر قوام کے پس ایک قسم شراب کی غلیظ اور گاڑھی
ہوتی ہی اور اسکی غذائیت زیادہ ہی اور بہت ہی دیر مین نفوذ اسکا معدہ سے ہوتا ہی - ایک قسم رقیق اور پتلی ہوتی ہی اسکی غذا دہی تھوڑی
اور نفوذ اسکا معدہ سے جلد اور جو درد سر کہ سردی سے ہو اسمین سکون پیدا کرتی ہی مراد اس درد سر بارد سے ہی جو کسی خلط بارد کے فم معدہ
یعنے معدہ کے منہ مین فراہم ہونے سے اٹھتا ہو - پیشاب کا ادرار یہ شراب رقیق کر دیتی ہی - ایک قسم کی شراب کا قوام درمیانی ہوتا ہی نہ گاڑھا
اور نہ پتلا اسی جہت سے وہ شراب غذا دہی مین بھی درمیانی ہی نہ زیادہ غذا دیتی ہی نہ کم اور دیر ہضم اور زود ہضم کے درمیانی ہی - رائحہ اور بو کی
نظر سے اختلاف شراب کا یون ہی کہ بعض قسم شراب کی بو پاکیزہ ہوتی ہی اسکا نام شراب ریحانی ہی یہ شراب خون اچھا اور پسندیدہ پیدا کرتی ہی
اور غذاے جید بھی دیتی ہی - اور ایک قسم کی بو کریہ اور ناگوار ہوتی ہی اور جو خون اس سے بنتا ہی وہ بھی ردی اور خراب ہوتا ہی درد سر بھی
پیدا کرتی ہی اسلیے کہ اسکے پینے سے بخارات ردی اور خراب بطرف دماغ کے چڑھتے ہین - مزہ کی راہ سے اختلاف خمر یعنی شراب کا
یون ہی کہ بعض قسم شراب کی شیرین ہوتی ہی اور یہ غذاے کثیر دیتی ہی اور خون غلیظ پیدا کرتی ہی طبیعت کو نرم کرتی ہی لیکن دیر مین ہضم
ہوتی ہی اور دیر مین معدہ سے اترتی ہی پیاس کا غلبہ اس سے ہوتا ہی - ایک قسم شراب کی قابض یعنی کھٹی اور کسیلی ہوتی ہی معدہ کی

مگر شراب رقیق اور تازہ انکو موافق ہی اسلیے کہ یہ شراب کسی طرح کا ضرر انکے بدن مین پیدا نہین کرتی اور اسکے پینے سے انکو نفع ہوتا ہی اسلیے کہ یہ شراب
پانی کی تری اُنکے اعضاے مدنی میں پہونچاتی ہی اسی وجہ سے انکا مزاج سرد ہوجاتا ہی۔ لیکن جن لوگون کا مزاج سرد ہی اور جسکے مزاج پر بلغم کا غلبہ ہی
اسکو شراب سرد اور سرخ اور کہنہ اور خالص بے آمیزش پانی وغیرہ کے مفید ہی اور ایسے لوگون کے بدن مین خون صالح پیدا کرتی ہی۔ اور جو اقسام
شرابہاے رقیقہ اور سپید جنمین پانی کی آمیزش زیادہ ہو اور تازہ ہون پُرانی نہون ایسے لوگون کو موافق نہین اسلیے کہ ایسی شراب انکے بدن مین
رطوبت اور برودت مزاج پیدا کرتی ہی اور انکی آنتون مین ریاح اور نفخ پیدا کرتی ہی اور معدہ کو تنگی میں ڈالتی ہی۔ جو بدن معتدل مزاج کے ہین انکو
شراب موردی یعنے گلابی سرخ رنگ جو اُسکی اور کہنگی میں معتدل ہو اور پانی بھی اُسمین اندازہ معتدل سے ملایا جائے موافق ہوگی اسلیے کہ ایسی
شراب انکے بدن مین خون صالح پیدا کرتی ہی اگر اسکی مقدار مناسب تناول کریں تمام وہ حالات اچھے پیدا کریگی جسکا بیان ہمنے کیا ہی بہ نسبت
ہرایک بدن معتدل کے۔ اب اور جملہ اقسام شراب کے جو باقی رہے یعنے جسکا بیان اس مجملی کلام مین ہمنے کیا ہی وہ سب خراب اور زبون اقسام ہین
ایسے معتدل مزاج لوگون کے واسطے اسلیے کہ یہ اقسام انکے بدن مین وہی ضرر پیدا کرتے ہین جنکو ہمنے ہرایک قسم کے ہمراہ بیان کردیا ہی۔ جس
شخص کا مزاج بدنی حال طبیعی سے خارج ہو پس اگر کسی کے معدہ خواہ آنتون مین صفرا پیدا ہوتا ہو خواہ اُسکا مزاج کسی وجہ سے گرم ہوگیا ہو
خواہ کسیکو درد سر ہوا کرتا ہو خواہ کسی کا جگر گرم مزاج ہوگیا ہو ایسے لوگون کو شراب احمر ناصع جو خوب سرخ ہی اور شراب زرد اور کہنہ زبون اور
خراب ہی اور شراب سپید اور تیلی مثل پانی کے خواہ پانی ملی ہوئی مضر نہیں ہی۔ یہی حکم ضرر اور نفع کا اُس شراب میں جسکے یہ اوصاف بیان ہوے
جاری ہوگا ان شہرون مین جو گرم ہیں اور نیز گرمیون کی فصل میں بھی یہی حکم ہی اور بھی جسکو تعب زیادہ ہوا ہو اور جسکو غم اور اندوہ پہونچا ہو
ان سب کو یہی ضرر پہونچینگے جو ابھی مذکور ہوے اسکو خوب جاننا چاہیے۔ لیکن جس شخص کے معدہ خواہ آنتوں مین بلغم یا ریاح پیدا ہوتے ہون
خواہ اُسکے جگر اور اندرونی اعضا سرد مزاج ہون خواہ اُنھین اعضا مین سدہ پڑے ہون ایسے ہرایک آدمی کو شراب غلیظ اور شیرین جو
تازہ ہو موافق نہوگی بلکہ اُسکو ضرر زیادہ پہونچائیگی اُن امور مین جو اُسمین پہلے سے موجود ہین اور نہ ایسی شراب کو یہ لوگ اچھی طرح سے
ہضم کرسکینگے اور نہ ایسے لوگون کے معدہ سے جلد اسکا نفوذ ہوگا خصوصاً شراب شیرین اور غلیظ کہ جسکو تو صحیح معدہ اچھی طرح ہضم نہین کرسکتا
اور نہ صحیح معدہ سے یہ شراب اُتر جاتی ہی مگر بعد ایک مدت کے جہ جائیکہ معدہ مریض اس سے بھلا کیونکر نفوذ کریگی۔ لیکن شراب احمر ناصع جو خوب
سرخ ہی اور زرد رنگ کی شراب اور کہنہ ایسے لوگون کو مفید ہی۔ جس شخص کا پٹھہ ضعیف ہو خواہ اُسکے پٹھہ میں کسی قسم کی علت اور بیماری ہو
اُسکو مجملاً ہرایک شراب زبون کا ہی۔ اسلیے کہ خاصیت ہرایک شراب کی ضرر رسانی دماغ اور پٹھہ کی ہی۔ ایضاً ہرایک شراب نہایت
زبون ہی اُس شخص کے واسطے جسکو جلد جلد دردسر ہوجاتا ہو اندک تغیر سے خواہ جسکے دماغ مین کسی قسم کا مرض ہو۔ شاہد ہمارے اس
دعوے پر قول بقراط کا ہی جو اُسنے کتاب امراض حادہ مین کہا ہی کہ ضرر خمر یعنے شراب کا سر کو زیادہ ہوتا ہی اسلیے کہ شراب بہت جلد
بطرف سر کے چڑھتی ہی اور شراب کے چڑھنے سے اُسکے ہمراہ جو اخلاط بدن میں جوش کھاے ہین وہ بھی طرف سر کے چڑھتے ہین۔ اور یہی سبب ہی کہ شراب
ذہن کو بھی ضرر پہونچاتی ہی۔ اور اسی کتاب مین بقراط نے یہ بھی کہا ہی کہ شراب مائی یعنے رقیق جسکا رنگ مثل پانی کے سپید اور اُسمین زیادہ
آمیزش پانی کی ہو معدہ کی ترطیب کرتی ہی اور اُسپر تنگی ڈالتی ہی اور معدہ مین ریاح اور نفخ پیدا کرتی ہی بسبب اپنی مائیت اور برودت کے
لیکن ایسی شراب بے آمیزش پانی کے اگر خالص ہو سرگرانی اور پیاس اور پسلیون مین اختلاج یعنی پھڑکن اور ذہن مین اختلاط پیدا
کرتی ہی بسبب اپنی حرارت کے۔ یہ مجملی حالات ایسے ہین جنکو ہرایک آدمی کا جان لینا بہ نسبت شراب کے مناسب ہی کہ اُسکی قوتین اور اُسکے

افعال کا اختلاف نفع اور ضرر کرنے مین نسبت ہر ایک دوا کے ویسا ہی ہے جو ہمنے لکھا ہے۔ اب مناسب ہے کہ جن اقسام کو ہمنے بیان نہین کیا ہے اُنکے نفع و ضرر کو بھی
اسی مجملی بیان پر قیاس کر لے تاکہ ہر ایک صنف کا فعل منجملہ اصناف باقیماندہ کے [illegible] کی نظر کی [illegible] کے علاوہ ہوگا۔ اب اور نبیذ کے اقسام
جو انگوری ہوں اُنکی یہ صورت ہے کہ [illegible] یعنے جو نبیذ کہ مویز کا ہو [illegible] اور سوکھے ہوئے انگور کا [illegible] یعنے [illegible] سے [illegible] جیسا ہو
خواہ یہ مراد ہے کہ سواے مویز کے اور کسی چیز کی آمیزش اُس نبیذ مین نہو ایسے نبیذ کی قوت قریب قوت خمر یعنے شراب انگوری کے ہے ہاں
مگر حرارت اسمین کمتر ہے بہ نسبت شراب انگوری کے اسی واسطے فعل اس نبیذ کا فعل [illegible] سے ضعیف تر ہوتا ہے
لیکن جو نبیذ کہ شہد سے بنائی جائے اُسمین گرمی اور خشکی زیادہ ہے [illegible] نبیذ [illegible] کرتی ہے
بدن مین گرمی قوی پیدا کرتی ہے اور سرد مزاج والوں کو اور جسکو بلغمی امراض ہوں اُنکو فائدہ کرتی ہے خصوصاً اگر ادویہ یعنے گرم [illegible] سے
شرکت سے طیار کیجائے **نبیذ شہد کی** جو نبیذ فقط شہد سے بنائی جائے زیادہ گرمی پیدا کرتی ہے اور درد سر اُس سے عارض ہوتا ہے اور خمار
اُسکا بہت شدید ہے سب قسم کی نبیذوں سے اور صاحبان امراض بلغمی اور مرطوب مزاج لوگوں کو خوب فائدہ کرتی ہے **نبیذ تمر** چھوہارے سے
جو نبیذ بنائی جائے وہ تمام قسم کی شراب سے غلیظ اور گاڑھی زیادہ ہوتی ہے اور اُسکی غذا بھی سب سے زیادہ ہے اور جو نبیذ تمری پُرانی ہو جائے
پھر اُسکی غلاظت کم ہو جاتی ہے اور بدن مین گرمی پیدا کرتی ہے جو اچھی گرمی ہے ہاں اُسکی یہ قوت گرمی پیدا کرنے کی بہ نسبت اور اقسام نبیذ کے
کمتر ہے جسکا بیان اوپر ہو چکا ہے اور خلط سوداوی بھی پیدا کرتی ہے **نبیذ دوشاب** یعنے دوشاب خرماے جو خرمے کے رس دینے سے طیار
ہوتا ہے اُسکی نبیذ چھوہارے کی نبیذ سے زیادہ غلیظ ہوتی ہے اور دیر مین معدہ سے اُترتی ہے اور گرمی بدن مین کمتر پیدا کرتی ہے اور طبیعت کو نرم
کرتی ہے اور اندرونی اعضا مین سدہ پیدا کرتی ہے۔ جو نبیذ دوشاب تازہ ہو پُرانی نہو وہ سدون کی تولید بقوت کرتی ہے اور باوجود سدہ
پیدا کرنے کے نفخ اور ریاح بھی پیدا کرتی ہے مگر جسوقت کہ بخوبی ہضم ہو جائے زیادہ غذا دیتی ہے۔ مناسب ہے کہ جو شخص پُرانی شراب زرد رنگ کی
تناول کرے جسمین حرارت قوی ہو اور وہ شخص جوان اور گرم مزاج آدمی ہے پس بعد شراب پینے کے انار منیخوش اور سیب اور ترشہ ترنج اور [illegible]
کاہو کی جڑ اور خرماے خام کی گزک تناول کرے۔ اور قبل ایسی شراب پینے کے جو غذا کھائے وہ بھی ریباسیہ اور حصرمیہ اور سماقیہ ہو یعنی اُس
غذا کو انار اور انگور خام اور سماق داخل کرکے طیار کیا ہو۔ اور اگر شراب غلیظ کوئی شخص تناول کرے اُسکے اوپر نخ کرفس بھی تناول کرے
اور اگر ایسی شراب تناول کرے جو تلخی مائل ہو اُسکے اوپر نقل پستہ اور بادام کا کرے خواہ جو مغزیات قائم مقام پستہ بادام کے ہین جس
شخص کو شراب پینے سے خمار پیدا ہوتا ہو اُسکو لازم ہے کہ قبل شراب پینے کے غذاے کرنبی یعنے جسمین کرنب ملا کر طیار ہوتی ہے کھالیا کرے
نبیذ تمری اور نبیذ دوشابی پر منیخوش انار کی گزک کھانی چاہیے **فقاع** جسکو بوزہ اور ہندی مین ربجرہ کہتے ہین یہ شراب نشہ آور نہیں ہے
مترجم شاید جس قسم کے فقاع کو مصنف اپنے خاص طریقہ سے بناتا ہو وہ مسکر نہوگی ورنہ جو کے سڑانے سے جو فقاع بنتی ہے اُسکا نشہ تو
مثل اُسی تاڑی کے ہوتا ہے جو خوب بج جائی ہو اور اسی وجہ سے مذہبی مقدس کتابون مین فقاع کی نسبت یہ وارد ہوا ہے خمر استصغرہ الناس
(یعنی ربجرہ وہ شراب نشہ آور ہے جسکو عام لوگون نے چھوٹی شراب تجویز کی ہے۔ اور در اصل وہی خمر کبیر ہے) یا مراد مصنف کی یہ ہے کہ فقاع جو درجہ
سکر تک نہ پہونچے طب کی اصطلاح مین اُسی کو کہتے ہین اور جسمین نشہ پیدا ہو جائے پھر وہ فقاع اصطلاحی نہوگی بلکہ اُسکو خمر کہنا چاہیے خواہ نبیذ
پس یہی درست تاویل مترجم کی سمجھ مین اس کلام کی آتی ہے کہ فقاع مین نشہ نہین ہوتا **متن** ایک قسم فقاع کی وہ ہے جو شعیر یعنی جو سے بنائی جاتی ہے
اور ایک قسم اُسکی خبز حواری سے بنائی جاتی ہے یعنے اُس روٹی سے جسکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے تین مرتبہ پانی مین بھگوئے ہون تاکہ اُسکی حرارت

دور ہو جائے - ایک قسم فقاع کی آب انار سے بنائی جاتی ہے - جو فقاع کہ جو سے بنائی جائے اُس سے متلی پیدا ہوتی ہے یعنے اُسکے پینے سے جی متلاتا ہے اور مالش کرتا ہے اور پٹھہ کو ضرر پہونچاتی ہے اور نفخ پیدا کرتی ہے اور معدہ کو فاسد اور خراب کر دیتی ہے - کبھی اسکو ایک قوم اسواسطے استعمال کرتی ہین کہ خمار نبیذ وغیرہ میں اسکے پینے سے کچھ سکون پیدا ہوتا ہے - حالانکہ فقاع میں یہ اثر ہرگز نہین ہے کہ اسکے پینے سے خمار اُتر جائے - خفتہ را خفتہ کی کند بیدار - جو فقاع خرنوب شامی سے بنائی جاتی ہے اور اسمین پودینہ اور کرفس بھی ڈال دیتے ہین اُسکی خرابی کمتر ہے بہ نسبت اُس فقاع کے جسکی ساخت جو سے ہے - جو فقاع آب انار سے بنائی جاتی ہے وہ حرارت کو بجھا دیتی ہے اور پیاس مین صفراوی آدمیون کے زیادہ سکون پیدا کرتی ہے

باب اکتیسوان دوائے شربت کے بیان مین اور پہلے بیان سکنجبین کا

جو شربت خواہ شراب کے اقسام قائم مقام دوا کے ہین انمین سے سکنجبین بھی ہے - کبھی شہد سے بنائی جاتی ہے اور کبھی شکر سے - جو سکنجبین تخم سے طیار ہوتی ہے اور جنہ قسم کی بزور یعنے تخم اور اصول یعنے جڑین اسمین داخل ہوتی ہین وہ سکنجبین گرم اور خشک ہے اور گرمی کی طرف زیادہ مائل ہے اور بسبب بلغم لزوجت کی تقطیع کر دیتی ہے اور ریاح کی تحلیل کرتی ہے - اور جو سکنجبین شکر سے بنائی جاتی ہے وہ سب آدمیون کو موافق آتی ہے اور سب اوقات مین بہر دو عمر کے اور بلاد اور فصول بالائے مین اور سب بلاد اور ملکون مین - اسلیے کہ سکنجبین شکری مجاری اور مسامات کی تفتیح کرتی ہے اور جسقدر فضول مجاری مین ہوتے ہین انکو مجاری کے نافذ کر دیتی ہے یعنی فضول مجاری مین سے بآسانی خارج ہونے کے لائق ہو جاتے ہین - اور جو فضلہ غلیظ ہے اور بوجہ لیسدار چسپندہ ہے اُسکی تقطیع کر دیتی ہے اور تلطیف بھی اُسکی کرتی ہے اور سینہ کی اعانت تھوکنے بلغم اور مدہ وغیرہ کے اور اسی طرح پھیپھڑہ کی اعانت کرتی ہے پیشاب کا ادرار کرتی ہے صفرا کو تسکین ہے بسبب ترشی کے جو سرکہ سے اسمین پیدا ہوتی ہے - اور سکنجبین سادہ بدون تخم وغیرہ کے بنائی جاتی ہے وہ صفرا شکن زیادہ ہے اور اُسکی تبرید اور تسکین دینا پیاس مین بھی زیادہ ہے - اور معدہ کو فضلات سے پاک صاف کر دیتی ہے اور تمام صحیح اور تندرست آدمیون کو موافق ہوتی ہے کہ اُسکی صحت کی حفاظت کرتی ہے - بیمارون کی یہ صورت ہے کہ اکثر قسم کی بیماریون کو خصوصاً جو امراض کہ صفرا اور بلغم سے مرکب ہین اُنکو نفع کرتی ہے سواے سحج یعنی خراش آنتون کا کہ اُسکو اور اسہال یعنی دستون کو فائدہ نہین کرتی ہے اور سینہ اور پھیپھڑہ کی خشونت اور جو درد کی اقسام کہ پٹھے مین ہوتے ہین کہ ان سب بیماریون کو سکنجبین مذکور مضر ہے سکنجبین سفرجلی وہ سکنجبین جو بہی سے بنتی ہے اور جسکی صفت جالینوس نے کی ہے اپنی کتاب حفظ صحت مین اس طرح پر کہ وہ سکنجبین معدہ کی رطوبات کو قطع کرتی ہے اور اگر اشتہا سے طعام جاتی رہی ہو اُسکو بھی نفع کرتی ہے اور جو استمرا یعنے پورے ہضم ہونے مین کسی قسم کی خرابی آگئی ہو اُسکو بھی نفع کرتی ہے اور صفرا کو معدہ سے خارج کر دیتی ہے اور معدہ کی تقویت کرتی ہے بسبب اسکے کہ بہی مین قبض کی قوت ہے اور سرکہ مین تقطیع کا فعل ہے جگر کی بھی تقویت کرتی ہے اور جگر کے سدون کی تفتیح کرتی ہے - جو لوگ بوجہ بیماری کے نقیہ اور ضعیف ہو گئے ہون اُنکو بھی اسواسطے نفع کرتی ہے کہ اُنکے پٹھون کی تقویت کرتی ہے اور اُنکی اشتہا زیادہ کرتی ہے **سکنجبین عنصلی** عنصل پیاز دشتی کو کہتے ہین یہ سکنجبین فساد مزاج کو اور استسقا اور جگر کے اقسام درد کو اور طحال کے ہر ایک درد کو جو بسبب ہوا کے ہو فائدہ کرتی ہے اور ربو یعنے سانس پھولنے کو اور ضیق النفس جسکو دمہ کہتے ہین مفید ہے بشرطیکہ یہ مرض بلغم چسپندہ کے سدہ پڑنے سے پیدا ہوا ہو جلاب شہد کو گلاب مین پکا کر بقوام کرنے سے جو شئی طیار ہوتی ہے اُسکو جلاب کہتے ہین یہ دوا معتدل مائل بطرف برودت اور رطوبت کے ہے اور معدہ کی حرارت زائد کو بجھا دیتی ہے اور معدہ کی تقویت کرتی ہے اور تپ کی تیزی کو کم کر دیتی ہے ماء العسل شہد کو پانی مین پکا کر جو پتلا شربت طیار ہوتا ہے اُسکو ماء العسل کہتے ہین - سادہ ماء العسل گرم ہے اور سرد بیماریون

نفع کرتا ہو اور جلا بھی کرتا ہو مگر اسکی جلا شہد کی جلا سے کم ہی پیشاب کا ادرار کرتا ہو اور غذا تھوڑی سی اسمین ہے - اور بعض اوقات تلیین طبیعت بھی کرتا ہو جسوقت کہ معدہ اور آنتون کو مستعد اور آمادہ پاتا ہو کہ جو کچھ انمین ہو اسکے دفع کرنے پر انکو آمادگی ہے - اور کبھی یہی ماء العسل قبض پیدا کرتا ہی اگر ماء العسل معدہ مین کوئی ایسا حال پائے جسکی وجہ سے معدہ کو غذا کی تنفیذ اور سمیٹ لینے کی قوت نہ ہو اور اسی غذا کے دفع کرنے پر بطرف جگر وغیرہ کے اسی معدہ کو قوت نہو اسوقت ماء العسل ایسے کمزور معدہ کی اعانت کرکے جو غذا موجود ہو اسکے بدن مین سما جانے اور نافذ کردینے اعانت کرتا ہی پس اسی وجہ سے ماء العسل قبض کرتا ہی - صفراوی مزاج خواہ امراض صفراوی کے لوگون کو ماء العسل مضر ہی اور اُن لوگون کو جنکے اندرونی اعضا مین گرم ورم ہو - جو ماء العسل احادیعنی خوشبودار ادویہ ڈال کر بنایا جائے اور زعفران بھی اسمین پڑی ہو وہ گرم مزاج لوگون مضر ہی اور سرد تر امراض مین فائدہ کرتا ہی اسلیئے کہ اسمین گرمی اور خشکی زیادہ ہی بہ نسبت سادہ ماء العسل کے **شراب بنفشہ** بنفشہ کا شربت معتدل ہی برودت مین اور رطوبت پیدا کرتا ہی سینہ کی اور گلو کی اور اِن تیون کو فائدہ کرتا ہی جو ہمراہ کھانسی اور خشکی طبیعت کے ہون **شراب عناب** یعنے عناب کا شربت سرد تر ہی کھانسی اور خون کے غلبہ اور زیادتی کو فائدہ کرتا ہی اور ماشرا یعنے چہرہ کا ورم جو خون اور صفرا کے مادہ سے ہو خواہ عام ورم دموی اور صفراوی کو اور حصبہ یعنے کھسرا قسم چیچک اور جدری یعنے عام چیچک کو اور بیماران درد سینہ کو مفید ہی **شراب خشخاش** یہ بھی تبرید اور ترطیب کرتا ہی نزلہ کی اقسام اور سینہ کے قروح اور پھیپھڑے کے قروح کو مفید ہی اور جو مادہ زیادہ رقیق ہو اسکو غلیظ کر دیتا ہی اور حمی حادہ یعنے جس تپ مین تیزی ہو اسکی حدت مین سکون پیدا کرتا ہی اور سہر یعنے بیداری مفرط کو نفع کرتا ہی **شراب نیلوفر** تبرید اور ترطیب کرتا ہی اور جو کھانسی حرارت سے پیدا ہوئی ہو اسکو مفید ہی اور تپ کی بیماریون کو اسوقت فائدہ کرتا ہی جب انکے سینہ مین خشونت اور کھانسی ہو اور ایسے مادہ انکے سینہ پر گرتے ہون جو لذع اور چبھن پیدا کرتے ہین خواہ معدہ اور پھیپھڑے پر ریزش ایسے ہی سوادکی ہو **شراب حماض اترج** یعنے ترشہ ترنج کا شربت تبرید کرتا ہی اور حرارت کو بجھا دیتا ہی تیز قسم کی تپ جو خون یا صفرا سے پیدا ہوئی ہون انکو نفع کرتا ہی پیاس مین سکون لاتا ہی اشتہائے طعام کی تقویت کر دیتا ہی - مگر یہ شربت سینہ کو اور پھیپھڑے بوجہ زیادہ ترش ہونے کے مضر ہی **شراب ورد** جسکو شربت ورد کہتے ہین گلاب کے پھولون سے بنایا جاتا ہی مزاج اسکا سرد ہی اور مجفف ہی یعنے کسیقدر خشکی پیدا کرتا ہی طبیعت مین اسہال پیدا کرتا ہی یعنے دست آور ہی اگر ہمراہ سکنجبین کے پیا جائے خلط صفراوی کو خارج کرتا ہی جب اسکو برف ٹھنڈا کر لیا ہو **شراب سفرجل** بہی کا شربت سرد خشک ہی قبض شکم پیدا کرتا ہی اور اشتہا کو قوی کر دیتا ہی پیاس مین سکون لاتا ہی اور قے کو روکتا ہی استمرا یعنے ہضم کو درست کر دیتا ہی **شراب رمان** انار کا شربت یہ بھی سرد خشک ہی صفرا شکن ہی اور صفراوی قے مین سکون پیدا کرتا ہی خصوصاً اگر پودینہ کی شرکت سے بنایا جائے کہ وہ مقوی معدہ بھی ہی اور پیاس مین سکون پیدا کرتا ہی معدہ کے منھ مین جو درد کہ صفرا کے غلبہ سے پیدا ہو اسکو نفع کرتا ہی مترجم ظاہر امراد مصنف کی اس جگہ شربت انار ترش معلوم ہوتی ہی اسلیئے کہ یہ افعال اور خواص زیادہ تر اسی مین ہین واللہ اعلم **شراب تفاح** سیب کا شربت مزاج اسکا سرد خشک ہی اور فم معدہ کو قوی کرتا ہی اور خفقان معدہ کو نافع ہی مقوی نفس ہی قے مین سکون پیدا کر دیتا ہی حبس شکم کرتا ہی - اور جو شربت سیب تفاح شامی سے بنایا جائے خواہ اصفہانی سیب سے وہ ان افعال اور خواص مذکورہ مین زیادہ پورا ہوگا اسلیئے کہ خوشبو اسمین زیادہ ہوگی مگر برودت اسمین کم ہوگی بسبب اسکے زیادہ شیرین ہونے کے **شراب ریباس** ریباس کا رب تبرید کرتا ہی اور حرارت کو بجھا دیتا ہی اس معدہ کی جو صفراوی ہو حبس طبیعت کرتا ہی گرم مزاج والون کو سودمند ہی **رب حصرم** انگور خام کا رب سرد خشک اور صفرا شکن ہی پیاس اور قے مین سکون پیدا کر دیتا ہی حبس [illegible]

کرتا ہی۔ اسی طرح جتنے ربوب ترش ہیں اور خصوصاً شراب اترج کہ اُسکا فعل حبس طبیعت کا رب انگور خام سے زیادہ تر قوی ہی شراب تمر ہندی املی سے جو شربت بنایا جائے وہ تبرید کرتا ہی اور صفرا کو بجھا دیتا ہی اور معدہ کی تقویت کرتا ہی۔ قے مین سکون پیدا کر دیتا ہی خصوصاً اگر آلو بخارا کے شربت سے طیار کیا جائے۔ اور تلیین طبیعت کرتا ہی **شراب لیموں** سرد خشک ہی اور اسمین کسیقدر حرارت ہی بسبب اسکے کہ اسکی ترشی مین کسیقدر اثر اسکے چھلکے کا بھی پہونچ جاتا ہی۔ اور اسی وجہ سے شربت لیمو کا صفرا شکن ہی اور تپہائے صفراوی دور کر دیتا ہی اور معدہ کا مقوی ہی اور تپ کا مقوی ہی ہضم کو درست کر دیتا ہی قے کو قطع کرتا ہی خمار کو نفع کرتا ہی **رب اجاص** یعنے آلو بخارا کا رب سرد تر ہی صفرا کو اور تپہائے صفراوی کو اُسوقت نفع کرتا ہی جب طبیعت مین قبض ہو اسلیے کہ یہ رب ملین طبیعت بہ نرمی ہوتا ہی اور اسی طرح شربت بھی آلو بخارا کا **رب الآس** کا مزاج سرد خشک ہی معدہ کی تقویت کرتا ہی اور حبس طبیعت کرتا ہی اگر رمی طبیعت کی ہمراہ کھانسی کے ہو رب توت یہ بھی سرد خشک ہی حرارت مین سکون پیدا کرتا ہی حلق کے ورمہائے گرم کو نفع کرتا ہی اسلیے کہ اسمین کسیقدر قبض اور تحلیل کی قوت ہی **رب جوز** اخروٹ کا رب گرم خشک ہی اور حلق کے درد کو نافع ہی اگر وہ درد بوجہ رطوبت کے ہوتا ہو۔ یہ سب بیان شربتوں کا تھا جو شربت ہائے دوائی ہیں اور اسی بحث سے طعام اور شراب کا بیان ختم ہو گیا اسکو جان لینا چاہیے۔

باب بتیسواں ریاحین یعنے پھولوں کا بیان اور جو اثر کہ پھول بدن انسان میں کرتے ہین

معلوم رہے کہ جو چیزین کہ سونگھی جاتی ہین اور پہنی جاتی ہین وہ بھی ایسی چیزین ہیں جنسے بدن مین گونہ تغیر پیدا ہوتا ہی لیکن یہ تغیر زیادہ قوی نہین ہوتا ہی۔ جیسا تغیر کہ اُس ہوا سے ہوتا ہی جو ہمارے بدن کے گردا گرد ہی اور جیسا تغیر قوی کھانے پینے کی چیزون سے ہوتا ہی۔ سونگھی ہوئی شی دماغ مین تغیر زیادہ کرتی ہی بہ نسبت پہننے کی چیز کے کہ اُسکا تغیر فقط مزاج مین ظاہری اعضا کے ہوتا ہی جیسے جلد خواہ قریب جلد کے جو اعضا ہین۔ جب یہ بات ہی پس ہمکو مناسب ہی کہ ان دونون قسم کے یعنی سونگھی ہوئی اور پہنی ہوئی چیزون کے حالات کو بھی بیان کرین اور انکے افعال کا بیان اُن چیزون کے بیان حالات پر بڑھا دین جنکو ہمنے مغیرہ حالات بدن ثابت کیا ہی میری مراد مغیرہ بدن سے وہ اشیا ہین جو طبیعی انسان کے نہین ہین یعنے داخل طبیعت مین انسان کے نہین ہین تاکہ ہمارا کلام اُن امور پر جو طبیعی انسان نہین ہین اضافہ کرنے سے اس بیان کے پورا ہو جائے اور کوئی چیز غیر طبیعی جو تغیر بدن مین کرتی ہی بیان سے باقی نہ رہ جائے پہلے ہم مشمومات یعنے سونگھنے والی اشیا کا بیان کرتے ہین اور جو فعل اُنکا دماغ مین ہوتا ہی بنظر سونگھنے کے اُسی کو یہان بیان کرینگے اور رہا اُن اشیا کا فعل جو تمام بدن مین اُسوقت ہوتا ہی جب وہی چیزین کھلائی پلائی جائین اُسکا بیان ہم اُسوقت کرینگے جب ادویہ مفردہ کو ہم بیان کرینگے۔ اب ہم کہتے ہین کہ اشیاء مشمومہ کچھ تو ریاحین اور پھولون کی قسم سے ہین اور کچھ از قسم طیب یعنی خوشبو کی قسم سے ہین اور ہم پہلے پھولون کا بیان کر کے پھر طیب کا بیان کرینگے **آس** یہ بھی ایک قسم کا خوشبو پھول ہی اسمین مختلف قوتین ہین اور اسکی صورت یہ ہی کہ اسمین گونہ قبض ہی اور اسی وجہ سے یہ سرد خشک ہوا اور اسمین تلخی ہی اور اس وجہ سے اسمین کسیقدر حرارت بھی ہی ہمراہ لطافت کے اور یہ آس اگر تازہ ہو حرارت اور رطوبت دماغ کو نفع کرتی ہی اور خشک آس اُن قروح کو مفید ہی جو تر اور باحرارت ہون بحکم خداے تعالی کے ورد گل سرخ مین بھی مختلف قوتین ہین لیکن برودت کی طرف زیادہ مائل ہی اور اسی وجہ سے اسکا سونگھنا دماغ کو سردی اور خشکی پہونچاتا ہی اور حرارت مین دماغ کے سکون پیدا کرتا ہی اور یہی سبب ہی کہ جنکے دماغ مین برودت ہی اُنکو مضر ہوتا ہی اور اُنکو زکام مین مبتلا کرتا ہی نمام تلسی کا پھول حرارت اور برودت مین اُسکی معتدل ہی سونگھنے سے اسکے لذت ملتی ہی مسکن ہی اور جسقدر حرارت دماغ مین ہو اُسکی تحلیل کرتا ہی

بہ نرمی اور باسانی تمام **مرزنجوش** دونا مروا کا پھول گرم اور لطیف ہے جسقدر ریاح کہ دماغ مین ہون انکی تحلیل کردیتا ہے اور جسقدر رطوبت دماغ مین ہو اسکی تلطیف کرتا ہے اور دماغی سدون کو کھول دیتا ہے اور جو درد بسبب برودت کے ہو اسکو نفع کرتا ہے۔ جو تیل کہ اسمین تلسی کا پھول جوش دیا جائے کان مین ٹپکانے سے اس درد کو فائدہ کرتا ہے جو بسبب ریاح اور سردی کے ہوتا ہو **لمام** یہ لفظ ظاہرا کاتب کی غلطی سے نمام کا لمام لکھا گیا ہے اگر نمام ہے جسکو سوسنبر بھی کہتے ہین۔ اسکا مزاج تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور جسقدر فضول بلغمی دماغ مین ہون انکی تحلیل قوی کرتا ہے اور جو درد سر برودت سے ہو اسکو مفید ہے۔ عصارہ یعنی نچوڑا ہوا پانی اسکا اس قسم کی ہچکی کو فائدہ کرتا ہے جو امتلاء معدہ سے آتی ہو **یاسمین** جنبیلی کا پھول حرارت اسکی قوی ہے اور خشکی بھی اسکی قوی ہے اور اسمین حدت ہے جسوقت سونگھا جائے تحلیل کی قوت اسمین زیادہ ہے صاحبان لقوہ اور فالج اور سکتہ کو اور اس شقیقہ یعنی آدھے سر کے درد کو فائدہ کرتا ہے جو بلغم سے عارض ہوتا ہے اور جملہ امراض دماغی جو بلغمی ہون انکو مفید ہے جب کہ سونگھا جائے **مترجم** شاید مراد اس سے بیلے کا پھول ہے جسکو سوتیا بھی کہتے ہین اور جو عوام ہند مین مشہور ہے کہ جنبیلی بہ نسبت بیلے کے سرد ہے اسکی بھی یہی وجہ ہو کہ جنبیلی کی گرمی اتنی نہین ہے **نسرین** سیوتی کا پھول بھی یاسمین کے قریب ہے لیکن اسکی حرارت یاسمین سے کم ہے اور تیزی بھی اسمین کمی کے ساتھ ہے اور سونگھنے سے اسکی لذت زیادہ ملتی ہے اور نفس پر اسکی بو سبک معلوم ہوتی ہے بہ نسبت جنبیلی کے **مترجم** یہ اختلاف بلاد کا اثر ہے **نرجس** نرگس کا پھول حرارت اور خشکی مین معتدل ہے ملطف ہے اور جو رطوبت زائد کہ دماغ مین ہو اسکی تحلیل کردیتا ہے **سوسن** اسی کی ایک قسم کا نام سنبل بھی ہے اور اسکی بہت سی اقسام ہین اور قوتین سب کی مختلف ہین مگر جملہ اقسام کا مزاج حرارت اور خشکی کی طرف منسوب ہے اسی واسطے محلل اور ملطف بھی اس فضلہ کا ہے جو ریحی اور بلغمی فضلہ دماغ مین ہو **بنفسج** گل بنفشہ سرد تر اور لطیف ہے دماغ کی حرارت او خشکی کو نفع کرتا ہے اور رطوبت دماغ پیدا کرتا ہے اور نیند بھی لاتا ہے جسوقت سونگھا جائے اور اگر اسکو سر پر رکھین بشرطیکہ تازہ ہو جب بھی وہی تاثیر ہے **خیری** گل خیرو کی جو قسم زرد ہے اسکا مزاج دوسرے درجہ تک گرم ہے اور ملطف ہے اور باعتدال اور درمیانی درجہ کی تحلیل کرتا ہے لیکن دوسری قسم اسکی بس ایک درجہ حرارت اور برودت پر ہے **تفاح** یہ پھول اس درخت کا ہے جسکو فارسی مین شاہبرگ کہتے ہین رنگ اسکا سپید ہوتا ہے تفاح کا پھول درجہ سوم مین سرد تر ہے اسی وجہ سے اسکے سونگھنے سے دماغ کی تربیہ اور ترطیب ہوتی ہے اور نیند بھی پیدا کرتا ہے اور تخدیر یعنی سندی بھی اسکی پیدا کرتا ہے اور جو درد سر گرمی سے عارض ہوا ہو اسکو نفع کرتا ہے **نیلوفر** بنفشہ سے مشابہ ہے قوت مین اور نفع مین مگر یہ ہے کہ گل نیلوفر کی برودت اور رطوبت گل بنفشہ سے زیادہ ہے اور اسی وجہ سے درد سر جو حرارت سے عارض ہوا ہو اسے فائدہ کرتا ہے **افرنجمشک** جسکو ہندی مین رام تلسی کہتے ہین یہ پھول گرم ہے اور لطیف ہے اور اسکی قوت قریب گل مرزنجوش کی قوت کے ہے مگر خشکی مین اس سے کم ہے **بہرامج** بید مشک کا پھول جسکو در دہلات بلنجی کہتے ہین مزاج اسکا معتدل ہے خوشبو اسکی پاکیزہ سونگھنے سے اسکے لذت پیدا ہوتی ہے نفس پر سبک ہوتا ہے گران باری بھی لاتا ہے۔ جو ریاح کہ خفیف اور سبک دماغ مین عارض ہون انکو نفع کرتا ہے **برم** یہ ببول کے درخت کا پھول ہے اسکا مزاج قریب مزاج بہرامج کے ہے **بلخیہ** طبیعت مین قریب بہرامج اور برم کے ہے **سفرجل** اور **تفاح** بہی اور سیب کا پھول ان دونون کی خوشبو سرد ہے واسطے دماغ اور نفس کی تقویت کرتی ہے **اترج** میوے کلان کا پھول اسکی بو گرم ہے اور اسمین قبض اور حدت ہے جس دماغ کو سردی کی ایذا پہونچی ہو اسکو نفع کرتا ہے اور جو ریاح کہ دماغ مین عارض ہو گئے ہون انکی تحلیل کرتا ہے **نارنج** گرم خشک ہے ریاح کی تحلیل کرتا ہے اور اترج سے لطیف زیادہ ہے **لیموں** نیبو کا پھول اترج سے مشابہ ہے خوشبو مین اور اسکا اثر بھی جو دماغ مین اسکے سونگھنے سے ہوتا ہے

باب تینتیسواں طیب کے بیان مین اور جو اثر کہ بدن مین طیب کا ہوتا ہے

طیب سے مراد خوشبودار چیزون کی ہے جیسا پھول کہ ہین اُن سب مین قوی تر مشک کی بو ہے اور وہ درجہ سوم مین گرم خشک ہے اور لطیف اور مقوی نفس کی ہے اُن لوگون کی جنکے مزاج سرد ہون اور ضعیف اعضا کی تقویت کرتی ہے - اور اگر تھوڑی سی مشک زعفران ملاکر اور کافور داخل کرکے اسکی ناس لیجائے لقوہ کے حادث ہونے کو اور اُس درد سر کو منع کریگی جو بلغم سے ہوتا ہے اور دماغ سرد کی تقویت کرتی ہے عنبر کا مزاج بھی گرم خشک ہے اور اسکا فعل اور اثر بھی قریب فعل مشک کے ہے جسوقت اسکے بخارات کی بو سونگھی جائے خواہ اسکی ناس لیجائے مگر قوت اسکی مشک کی قوت سے کم ہے زباد (بفتح زائے معجمہ) ایک خوشبو ہے سرخ اور سیاہ رنگ کی تر اور گیلی ہوتی ہے اور ہندوستان کے کنارہ کے ملکون سے آتی ہے - دوسرے درجہ مین گرم ہے اسکی بو سے دماغ سرد کو جو ضعیف ہو فائدہ ہوتا ہے اور اُس دماغ کو جسپر غلبہ سودا کا ہو اور قلب کی تقویت کرتا ہے **صندل** سپید صندل تیسرے درجہ مین سرد ہے درد سر کو فائدہ کرتا ہے اگر حرارت سے عارض ہوا ہو اور حرارت دماغ کی تبرید کرتا ہے اور منھ کو خوشبو کر دیتا ہے **کافور** تیسرے درجہ مین سرد خشک ہے اور دماغ گرم کی تبرید کرتا ہے اور جو درد سر حرارت سے ہو اُسکو نفع کرتا ہے اگر سونگھا جائے خواہ کسی مناسب چیز کے ساتھ اسکی ناس لیجائے - قلب اور نفس کی تقویت کرتا ہے اگر ان دونون مین ضعف بسبب حرارت کے ہو - اگر کافور کا لیپ معدہ اور جگر گرم پر کیا جائے دونون کو نفع دیگا - اسی طرح اگر قیروطی مین کافور کو ملاکر اُس شخص کے قلب پر یہ قیروطی یعنے ڈھیلا مرہم لگایا جائے جسکے قلب مین گرمی آگئی ہے اُسکو بھی نفع دیگا - اگر کافور کھلایا یا پلایا جائے منی کو خشک کر دیتا ہے اور شہوت جماع کو قطع کر دیتا ہے - اگر کافور کی ناس کچے خرمہ کے نچوڑے ہوے پانی مین پیسکر دیجائے نکسیر کو روک دیتا ہے **نبک** یہ چھلکے ببول کی جڑ کے ہین سے آتے ہین اور خوشبو ہوتے ہین - مزاج نبک کا گرم خشک ہے اُس دماغ کے مقوی ہے جسکو سردی کی ایذا پہونچی ہو - جلد بدن کو بھی صاف کر دیتی ہے جسوقت اسکی مالش کیجائے حمام مین بیٹھکر **عود** اس لکڑی کی چند قسمین ہوتی ہین مگر مجملی مزاج ہر قسم کا گرم خشک ہے اور اسکا سونگھنا اُس رطوبت کو فائدہ کرتا ہے جو دماغ وغیرہ مین ہو اور دماغ اور نفس اور قلب کی تقویت کرتی ہے اور تمام اعضا باطنی کی تقویت کرتی ہے - بہترین اقسام اور زیادہ گرم مزاج عود ہندی ہے - اُسکے بعد عود چینی ہے اگر پُرانی ہوجائے لیکن اگر اسکی بو سے کپڑے کو بسا دین دھونی دینے سے خواہ اور طرح سے وہ کپڑا طحال کو مفید ہوتا ہے اور جگر کو **بسباسہ** جاوتری کا مزاج سرد ہے اور لطیف ہے اسمین تھوڑی سی حرارت ہے طحال اور جگر کو نفع کرتی ہے **سنبل** بالچھڑ پہلے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین خشک ہے اور اسمین تھوڑا سا قبض اور کسیقدر حدت بھی ہے لہذا معدہ اور جگر کو فائدہ کرتی ہے جبکہ ان دونون عضو کو سردی سے کوئی ضرر پہونچے - اور جب دماغ مین کوئی مرض سردی اور تری سے پیدا ہوا ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے کہ اُسمین گرمی اور خشکی پیدا کر دیتی ہے - اور جو مواد کہ دماغ سے بطرف شکم کے اُترتے ہون اُنکو روک دیتی ہے اور پلکون کی باڑھ جنپر بال جمتے ہین اُنکو قابل روئیدگی بالون کے کر دیتی ہے اور اُن باڑھون کی تقویت بھی کرتی ہے **سُکت** یہ ایک خوشبو ہے جسکو عصارہ آملہ سے خواہ عصارہ خرمائے خام سے بناتے ہین - مزاج اسکا گرم خشک ہے اور قابض ہے معدہ کے واسطے اچھی چیز ہے درد سر پیدا کرتی ہے - جب اسکو شکم پر بطور لیپ کے لگائین حبس شکم کرتی ہے **قسط** کوٹ لکڑی جو دریائی اور سپید ہو گرم خشک ہے مگر قسط ہندی سے حرارت اسکی کم ہے استرخائے عصب یعنی پٹھہ کے ڈھیلے ہوجانے کو اور ہوام کی سمیت کو مفید ہے - خلاصہ یہ ہے کہ جملہ افاویہ یعنے خوشبو کی چیزین گرم خشک ہین اور لطیف ہین معدہ اور قلب اور دماغ کو نفع کرتی ہین اور ان اعضا کی تقویت کرتی ہین مگر یہ سب چیزین دماغ کو بخار سے بھر دیتی ہین اسکو جاننا چاہیے

باب چونتیسواں لباس کے بیان میں اور اُسکے اقسام کا بیان اور جو فعل کہ لباس بدن میں کرتا ہے

ہر قسم کا کپڑا جب بدن پر ڈالا جائے بدن کو گرم کر دیتا ہے پھر جب دوبارہ ڈالا جائے پھر بدن کو گرم کر دیتا ہے ہاں اتنا فرق ہے کہ بعض قسم کپڑے کی گرمی کم ہے اور بعض کی زیادہ ہے لیکن کتان یعنے السی کی چھال سے جو کپڑا بنا جاتا ہے جب بدن پر اُسکو ڈالیں پہلے تو بدن کو سرد کرتا ہے خصوصاً اگر دھلا ہوا ہو جو بدن میں چسپیدہ نہیں ہوتا۔ اور اگر گندی اور استری کیا ہو یعنے کوٹا ہوا اور دیر تک بدن پر ٹھہرے اُسوقت اُسکی گرمی بدن کو تھوڑی سی پہونچیگی سنیبری قسم کتان کی (اور شاید کوہستان بغداد سے آتی ہو) بدن کو نرم کرتی ہے اور اعضا کی رطوبت بڑھاتی ہے قطنیہ یعنے جو کپڑے کے اقسام روئی سے بنائے جاتے ہیں انمیں سے جو کپڑا زیادہ نرم ہے بدن میں گرمی اُس سے زیادہ پہونچتی ہے اسلیئے کہ نرم کپڑا زیادہ چسپیدہ ہو جاتا ہے اور بسا جاتا ہے اور باوجود اسکے بدن کو نرم کرتا ہے اور جلد بدن کو ملائم کر دیتا ہے اسی واسطے مناسب ہے کہ نرم کپڑا روئی کا جاڑوں میں پہنا جائے **ثیاب خشنہ** کھرے کپڑے جو نرم اور چکنے نہوں بہت گرمی بدن کو پہونچاتے ہیں اور باوجود کم گرمی پہونچانے کے بدن کو سخت اور درشت اور جلد بدن کو سخت کر دیتے ہیں۔ جو کپڑا کہ نرم بھی ہو اور اُسمیں روئیں بھی ہوں جیسے مخمل وغیرہ پس جسقدر اُسکے روئیں بڑے ہوں اور لانبے ہونگے اُسمیں بدن کے گرم کرنے کی قوت زیادہ ہوگی۔ اسی وجہ سے ایسے کپڑے جاڑوں کی عمدہ پوشاک تجویز کیے گئے اسلیئے کہ ایسے کپڑے بدن سے خوب چپٹ جاتے ہیں۔ اور جو نرم کپڑا چکنا اور صاف ہو کہ بدن سے چپٹا ہو اور نہ اُسکی بناوٹ گھنی ہو جس سے کپڑا سفت ہو جاتا ہے (جیسے ململ اور تریب) ایسا کپڑا گرمی بدن میں کم پہونچاتا ہے اور گرمیوں کے پہننے کے قابل ہے۔ اور جسقدر روئی کے روئیں نرم کرکے اُسکا سوت بنایا جائے یعنے خوب دھنی ہوئی روئی کے سوت کا کپڑا بنایا جائے اُسیقدر اُسکی گرمی بدن کو زیادہ پہونچیگی اور جلد بدن کو ایسا ہی کپڑا زیادہ نرم کریگا **ثیاب صوف** اونی کپڑے بدن کو گرمی اور خشکی پہونچاتے ہیں اور اعضاے بدن کو سخت کرتے ہیں خصوصاً جو کپڑا بالوں سے بنا جائے جیسے کمل وغیرہ **مرغزی** وہ کپڑا جو بھیڑ کے بچہ کے زرد زرد روئیں سے بنا جائے جو پہلی بچے کے بالوں کے نیچے نکلتے ہیں۔ یہ پشمینہ گرم ہے اور بدن میں تسکین اور آرام بہی کرتا ہے اسلیئے کہ اسمیں نرمی زیادہ ہے اور خوب بدن سے چپٹ جاتا ہے اور جلد کو کھرکھری نہیں کرتا ہے۔ پشت کی تقویت کر دیتا ہے اور گردہ کو گرم کرتا ہے **ابریشمیہ** ریشمی کپڑے کا مزاج معتدل ہے بدن کو گرم نہیں کرتے اور جاڑوں کی سردی مثل روئی کے دفع کر دیتے ہیں **خز** (قدیم زمانہ میں اُس کپڑے کو کہتے تھے جو ریشم اور پشم اور قز سے بنا جاتا تھا اور خز خالص ہی مرغزی ہے جو اوپر آچکا ہے اور اب جدید اصطلاح میں پوستین ایک حیوان کی ہے جو سمور سے چھوٹا ہوتا ہے اور یہاں مراد وہی قدیم اصطلاح ہوگی) یہ لباس گرم ہے بدن میں نرمی پیدا کرتا ہے اور پشت کو اور گردن کو نفع کرتا ہے **فرا** جمع فرکی ہے حمار وحشی کو کہتے ہیں (شاید یہ بھی پوستین کے طور پر ہو) اسکے افعال مختلف ہوتے ہیں بسبب اختلاف اُسی حیوان کے جسکے چرم اُسکو لیا ہو **سمور** یہ ایک جانور بلی کے مشابہ ہوتا ہے۔ افضل فرو کی اقسام میں پوست سمور کی ہے گرمی بدن کو زیادہ پہونچاتی ہے **فرا الثعلب** لومڑی کی پوست زیادہ گرم ہے اور جاڑوں کی سردائی میں سب سے زیادہ قوی ہے **فنک** تمام کو کہتے ہیں سمور سے اُسکی گرمی کمتر ہے اور ایسے بدن کے مناسب ہے جو معتدل ہوں بسبب اپنے سبک ہونے کے **فرا عدا** اور **حملان** کا بھیڑ کے بچے اور بکری کے بچوں کی پوستین گرم اور نرم ہے اور یکسالہ کی گرمی زیادہ قوی ہے اور پشت اور گردہ کو زیادہ بہتر ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جنکا بیان ہمکو سونگھنے اور پہننے والی چیزوں میں کرنا تھا۔ اب ہم اُن امور کا بیان شروع کرتے ہیں جو ان اشیا کے بعد وہ بھی اُنہیں اقسام میں داخل ہیں جو امور غیر طبیعی ہیں اور

نوم اور یقظہ یعنے خواب و بیداری اور جو فعل انکا بدن میں ہوتا ہے

باب پینتیسوان خواب اور بیداری کا بیان اور جو فعل بدن انسان مین ہوتا ہو اُسکا بیان

جب ہمنے کھانے پینے والی چیزون کا حال بیان کر دیا اب اس باب مین خواب اور بیداری کا حال ہم لکھتے ہین اسلیے کہ یہ دونون تابع
انھین اشیا کے ہین جو خوردنی اور نوشیدنی کے اقسام سے بیان ہوئی ہین - مین کہتا ہون کہ نیند کی ایک قسم طبیعی ہو اور ایک قسم
خارج از طبیعت ہو اُسی کو سبات کہتے ہین جو بیماری کی قسم ہو - اور ہم یہان پر نوم طبیعی کا بیان کرینگے اسلیے کہ یہ مقام ایسا نہین ہو کہ
جو چیزین طبیعت سے خارج ہین اُنکا بیان کیا جائے - خواب طبیعی بسبب رطوبت معتدل دماغ کے پیدا ہوتا ہو وہ رطوبت جو ہم بخارات
اور اچھے اور صاف بخارات تمام بدن سے دماغ کی طرف چڑھتے ہون - اور یہی سبب ہو کہ جسوقت غذا کھائی جاتی ہو اور اُسکے بخارات
رطب دماغ کو چڑھتے ہین ہمارے بدن مین ایک طرح کا کسل اور ماندگی اور نیند سی آنکھون مین بھر جاتی ہو اور جی یہی چاہتا ہو کہ اسوقت میں
طبیعت جو مدبر بدن ہو اُسنے (بحکم اپنے خالق کے) نیند کو بدن مین دو سبب سے تجویز کیا ہو ایک تو یہ کہ دماغ اور حواس خمسہ کو سوتے وقت
سکون اور آرام اور راحت ملے اُس کلال اور تھکن سے جو حالت بیداری مین حرکات کثیرہ کی وجہ سے عارض ہوتی ہو - اور اسی وجہ سے
افعال نفسانیہ سب کے سب بروقت خواب کے ٹھہر جاتے ہین اور موقوف ہو جاتے ہین اسکا سبب یہ ہو کہ آدمی آنکھ سے کچھ نہین دیکھتا
اور نہ کانون سے سنتا ہو اور سونگھنا اور سُننا اور چکھنا اور چھونے سے کچھ دریافت کرنا اور حرکت ارادی کرنے کا فعل بھی بروقت خواب کے
برطرف ہو جاتا ہو لیکن افعال حیوانی اور افعال طبیعی وہ سب بدستور اپنے حال پر سوتے وقت بھی جاری اور برقرار رہتے ہین - اسکا
بیان یہ ہو کہ آدمی کو تنفس یعنی سانس لینا جو فعل حیوانی ہو اور غذا کو ہضم کر لینا جو فعل طبیعی ہو یہ سوتے وقت نہیں موقوف ہوتا ہو اور
اسکا ثبوت رگون کی حرکت اور نبض کی ہضم ہو جانے غذا سے اور ظاہری سانس سے بروقت سونے کے ہو - دوسرا سبب نیند کو تجویز
کرنے کا طبیعت نے یہ قرار دیا ہو کہ نیند سے ہضم غذا کا اور اخلاط کا نضج اور پختہ ہوتا ہو - اور اسکی وجہ یہ ہو کہ حرارت غریزی اور اصلی جو
بدن مین ہو بروقت خواب کے اندر بدن کے داخل ہو جاتی ہو - تاکہ غذا کو ہضم کر دے اور اخلاط کو درست اور اچھا کر دے - اور یہی سبب ہو
کہ جاڑون مین رات کے بڑے ہونے سے چونکہ آدمی زیادہ سوتا ہو اور بے ایذا نیند آتی ہو غذا خوب ہضم ہوتی ہو - اس بات کی دلیل کہ
سوتے وقت حرارت غریزی اندر جسم کے چلی جاتی ہو یہ ہو کہ ہمکو بروقت سونے کے اوڑھنے کی حاجت ہوتی ہو جو بیرون جسم کے سردی پر
دلیل ہو - اور یہ بھی اسی کی دلیل ہو کہ جب آدمی زیادہ سوتا ہو اطراف بدن مثلاً ہاتھ پانون سرد ہو جاتے ہین اور خون انمین سے کم ہو جاتا ہو
مترجم خون کا کم ہو جانا بھی اسی سے ہو کہ حرارت غریزی جس مقام پر کم اور بیش ہوتی ہو اُسی جگہ خون بھی زیادہ اور کم ہوتا ہو کہ خون بمنزلہ
مرکب اور سواری کے ہی واسطے حرارت غریزی کے ہین بروقت بیداری اور جاگنے کے ہمکو کچھ زیادہ احتیاج سر ڈھانپنے اور اوڑھنے کی
نہین ہوتی - نیند کا فعل بدن مین دو وجہون سے مختلف ہوتا ہو - ایک تو زمانہ اور وقت سونے کا جسقدر ہو - دوسری مقدار بادۂ نوم
اور کیفیت سے اُسکے مادہ کے یا خود نیند کی کیفیت سے - مقدار زمانہ خواب سے اختلاف اُسکے اثر مین یون ہوتا ہو کہ زیادہ دیر تک سونے سے
قوت نفسانی بدن کی ڈھیلی اور ضعیف ہو جاتی ہو اور بدن مین سردی اور تری پیدا ہوتی ہو اور بلغم بڑھ جاتا ہو اور حرارت غریزی بھی ضعیف
ہوتی ہو - مترجم نیند کا زمانہ زیادہ اور کم اور معتدل کا اندازہ بھی ہر ایک بدن کے سن اور مزاج کی نظر سے مختلف ہو اور صحت اور مرض کی
راہ سے اسکے زمانہ کا اعتدال مختلف ہوتا ہو جسکے واسطے عام قاعدہ آج تک میری نظر سے کسی کتاب طب مین نہین گذرا ہو اور جسقدر اسکا
ضبط کرنا ضروری ہو اُسیقدر دشوار بھی ہو - مگر بعض اہل تجربہ اور صاحب تمیز سے اور خود اپنے تجربہ سے ایسا معلوم ہوا ہو کہ صحیح اور معتدل مزاج

آدمی کو ہوتا ہے اسکے زمانہ شباب سے تا آخر شباب اور بیچ سن وقوف جو چالیس برس کی عمر ہے شب و روز مین گھنٹے ایسے تین پہر کا سونا
زمانہ معتدل ہے اور اُسکے بعد پیر تھے گھنٹہ کا زمانہ نیند کا معتدل ہے اور اسی کو حکما نے قیاس قرار دیا ہے - اس سے زیادہ قوی آدمی خواہ بہت کمزور آدمی کا
زمانہ اعتدال خواب کا اسی کے حساب سے کم زیادہ سمجھنا چاہیے اور بیماروں کی یہ صورت ہے کہ بعض امراض میں سونا بہتر ہے اور کی جگہ بُرا ہے اسکی
تفصیل امراض کے بیان میں کیجائیگی **متن** معتدل مقدار زمانہ خواب کی غذا کو ہضم کرتی ہے اور بدن میں گرمی معتدل پیدا کرتی ہے جیسے
نبات کی شاخیں ہری بھری ہو کر پُر پھل ہو جاتی ہیں **شرح** چونکہ یہ بیان فوائد خواب معتدل کا ہے لہذا نقل متن کا ترجمہ بے تکلف
کرنا پڑا اسلیے کہ نقل کے مادہ میں ایک محاورہ یہ بھی ہے کہ نقل الفرح ان بردت عیدانہ اُسکا حاصل یہی ہے کہ نبات اسے درخت شادابی سے
بوجھل ہوگئی **متن** واعلم بعد انتہ **متن** نعت ... ماتی کو خواب معتدل دور کر دیتا ہے اور لفت یعنی تھوک کنکھار نے پر قوت دیتا ہے اور
نفس طبیعی یعنے وہ قوت جسمیں آدمی نباتات کے شریک ہے اُسکو قوی کرتا ہے اور حرارت غریزی کو زیادہ کرتا ہے - اور اخلاط مین جودت پیدا
کرتا ہے اور جو اعضاے بدنی کھنچ گئے ہوں اور بوجہ تمدد کے اُنمین سختی آگئی ہو اُنکو نرم اور ڈھیلا کر دیتا ہے - ذہن کو صاف کر دیتا ہے اور فکر
اور رائے میں جودت یعنی خوبی پیدا کرتا ہے - اگر نیند زمانہ معتدل سے کم ہو تو اس سے ضعف نفس اور ضعف طبیعت اور کمی ہضم اور خشکی بدن کی
پیدا ہوتی ہے - نیند کا وہ فعل جو بیان ہوا اس مادہ کے مخالف ہوتا ہے جسکو سونے والے کے بدن میں نیند پاتی ہے - اسکی یہ صورت ہے کہ اگر نیند
ایسے شخص کو آئے کہ اُسکے معدہ میں غذاے ہضم نا شدہ موجود ہو خواہ کوئی اور مادہ کہ جسم اُسکا ممتلی ہو اور اُس مادہ کی مقدار نسبت
قوت ہاضمہ بدن کے زیادہ ہو اور حرارت غریزی سب کی سب بوقت خواب کے اندر بدن کے داخل ہو جانے کے واسطے نضج دینے اور
پختہ کرنے اسی مادہ کے اور ہضم کرنے غذا کے لیں یہ مادہ اسی حرارت غریزی پر غالب آئیگا اسلیے کہ وہ حرارت اتنی نہیں ہے کہ اتنے
زیادہ مادہ کو کافی اور وافی ہو پس یہ مادہ اس حرارت کو بجھا دیگا یعنے موت واقع ہوگی جس طرح کہ ابتداے حمیات مواظبہ یعنی اُن تپوں کی
ابتدا میں ایسا ہی ضرر خواب کا ہوتا ہے جو ہر روز ایک ہی وقت سے آتی ہوں اسی واسطے جو لوگ زیادہ خورش رکھتے ہیں اُنکو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تک
کسیقدر غذا اُنکے معدہ سے نیچے اتر نہ جائے ہرگز نہ سوئیں - اور تپ کے بیمار کو حکم دیا جاتا ہے کہ بروقت تپ کی باری کے سونے نہ پائے -
اگر بدن کسیکا خالی ہو اور اُسمین کسیقدر غذا نہو اور نیند آئے اُسوقت یہ خرابی ہوگی کہ حرارت غریزی جو اندر پہونچی ہے جسقدر رطوبات
اصلی بدن میں ہین اُنکی طرف رخ کریگی اور اُنکو خشک کردیگی اور فنا کر دیگی اور پھر خود بھی حرارت غریزی بھی ضعیف ہو جائیگی اپنے مادہ کے
نہ رہنے سے خود ہی رطوبات بدنی میں اسی وجہ سے بدن سرد ہو جائیگا - اور اگر بدن میں مادہ اور غذا کی مقدار معتدل ہے اور نیند بھی
معتدل ہے تو اسوقت حرارت غریزی اندر بدن کے داخل ہو کر اسی مادہ کو نضج دیگی اور اسی غذا کو ہضم کر دیگی اور بدن کو گرم کریگی اور
رطوبت بدن میں پیدا کریگی اور بدن کی تری اور تازگی اور فربہی بڑھائیگی - یہی فعل نیند کا بدن میں آدمی کے ہوتا ہے جو بیان ہوا **الیقظہ**
بیداری اور جاگنا اسکا حال یہ ہے کہ ایک بیداری تو بارادہ طبیعت انسانی کے ہوتی ہے اور یہ وہ بیداری ہے جو بہ ارادہ اور قصد طبیعی انسان کے
واقع ہو - اور ایک بیداری وہ ہے جو خارج امر طبعی انسان سے ہو جیسے ارق یعنے شب کو زیادہ جاگنا اور نہ سونا اور سہر یعنی رات کو نیند کا
نہ آنا جو ایک مرض ہے اور ہم اُس بیداری کو جو خارج طبیعت سے ہے آئندہ ابواب میں اُس جگہ پر بیان کرینگے جہان پر اسباب امراض کا
بیان ہوگا - بیداری جو بارادہ طبیعت کے ہے اُسکا اثر یہ ہے کہ بدن کو ڈھیلا کرتی ہے اور قوتہائے طبیعیہ کو بھی ڈھیلا کرتی ہے اور نفسانی قوتوں کو
قوی کرتی ہے اسلیے کہ جاگتے وقت حرارت غریزی اور اصلی حرارت بدن کے باہر جاتی ہے اور اسی کی وجہ سے حس اور حرکت کی قوتین نفسانی میں

قوی ہو جاتی ہین یعنی بیداری اندرون جسم کو سرد اور ظاہر بدن کو گرم کرتی ہے اور ظاہر بدن مین خشکی بھی پیدا کرتی ہے - اگر کوئی آدمی ہمیشہ جاگنے کی مداومت یہان تک کرے کہ مرض سرسام بیداری مفرط مین مبتلا ہو جائے یہ بیداری اُسکے بدن کی گرمی کو زیادہ کریگی اور خشکی بھی لائیگی اور سحہ بدن یعنی اندازاور رروپ کو بگاڑ دیگی اور آنکھون مین حلقے پڑجائینگے

باب چھتیسواں جماع کے بیان مین اور جو اثر جماع کا بدن مین ہوتا ہے

جماع کا بیان بھی امور غیر طبیعی کے ذکر مین بعد بیان خواب اور بیداری کیا جاتا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ جماع داخل ہے اُن استفراغات مین جو طبیعی ہین یعنے جو چیزین بدن سے بطور طبیعت کے خارج ہوتی ہین اُنہین سے ہے چونکہ منی کا خروج بھی ایک قسم کا خروج طبیعی ایسا ہے جسکا آدمی بشرط حفظ صحت کے محتاج ہے - اگرچہ طبیعت نے منی کے خروج کو بدن سے اسواسطے مقرر کیا ہے تاکہ انعقاد نطفہ سے بقار نوع حیوان یعنے انسان اور ہر انسان کی رہے - اب ہم کہتے ہین کہ جماع کو طبیعت نے فقط واسطے تناسل یعنی نسل قائم رہنے اور ہر نوع حیوان کی باقی رہنے کی غرض سے تجویز کیا ہے اور اسواسطے کہ اُسکی موجودگی مین نسل کے جاری رہنے سے اتصال رہے اور منقطع النسل ہوکر نابود ہو جائے کوئی قسم حیوان کی پس گویا نسل ہر ایک حیوان کی عوض اُس حیوان کے باقی رہتی ہے جو مرجاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے جماع مین لذت بھی رکھی گئی تاکہ حیوان کو جماع کے استعمال پر رغبت اور خواہش بھی ہو اور اسی لذت کے ہونے سے اس فعل کے تمام پر بہت جلد ہو جائے - میری مراد تمام ہونے سے فعل کے یہان فعل نسل سے ہے اسلیے کہ عام آدمیون کی غرض جماع کرنے سے فقط یہی لذت ہوتی ہے اور کمتر ایسے لوگ ہین جنکی غرض جماع سے بقائے نسل ہوتی ہے - رہے اور حیوان جو ناطق نہین ہین اُنکی غرض جماع سے فقط یہی لذت ہوتی ہے - اور طبیعت نے مادہ نسل یعنی منی کو مقرر کیا ہے جو ایک فضلہ منجملہ فضلہ ہاے بدن کے ہے اور اُسی منی کو اطراف اوعیہ منی کے یعنی اُن مقامات کی طرف جنمین منی رہتی ہے بھیجیگی اور انھین مقامات مین منی کو بطور ذخیرہ کے مہیا اور فراہم کردیا تاکہ اسکے نکلنے سے نسل قائم رہے - اِس فضلہ کو بطور ذخیرہ کے محفوظ رکھنا اسکی مصلحت یہ ہے کہ منی مثل دیگر فضول بیکار کے ایسی چیز نہین ہے کہ طبیعت بدنی کو اُسکی کوئی حاجت نہو جیسے ریٹھہ اور تھوک اور پسینا پیشاب وغیرہ بلکہ منی افضل چیز ہے جو ہر بدن سے اور نہایت اچھی چیز ہے - اور جالینوس نے بھی اپنی کتاب حفظ صحت مین کہا ہے کہ غالب جوہر منی جو جزو ہوائی ہے پس مزاج اسکا گرم تر ہے اسلیے کہ منی کی پیدایش اُس خون سے ہوتی ہے جو صاف اور خالص ہو جس سے تمام اعضاے اصلی بدن کے غذا پاتے ہین اور مزاج ایسے اچھے خون کا گرم تر ہے - یہی وجہ ہے کہ جب آدمی زیادہ حد سے منی کے اخراج مین گذر جاتا ہے اور زیادہ اخراج منی کا کسی ذریعہ سے کیون نہو کرتا ہے تو اسکی قوت ضعیف ہو جاتی ہے اور شکستہ ہو جاتی ہے اور بدن اُسکا خشک ہو جاتا ہے اور رعشہ یعنے تھر تھری اُسکے بدن مین پیدا ہوتی ہے - حالانکہ بدن انسان سے بذریعہ فصد وغیرہ کے بہت سی مقدار دو چند چہار چند سے بھی زیادہ خون کی اسقدر نکالی جاتی ہے کہ اسقدر منی بدن سے نکالنی اگرچہ ممکن ہے مگر نکالی نہین جاتی اور پھر باوجود اسقدر زائد خون کے نکالنے کے ایسا ضعف اور یہ خرابی بدن انسان مین نہین آتی اور نہ اسقدر کمی قوت کی ہوتی ہے جتنی کمی قوت کی آدمی کو بروقت جماع کے فارغ ہونے سے پیدا ہوتی ہے جب کہ زیادہ حد سے اخراج منی کا بوجہ کثرت جماع کے کرے اور یہی دلیل اس دعوی کی ہے کہ منی افضل اشیاے موجودہ بدن انسان اور عمدہ سب چیزون کی ہے اسلیے کہ اسی کی وجہ سے قوام اور برقرار رہنا اعضاے اصلیہ کا ہے اور اسکی توضیح پھر یون ہے کہ طبیعت نے جسوقت اُس مادہ منی کو جو انثیین مین ہے خارج کیا اور پھر آدمی نے زیادہ حد سے جماع کا استعمال کیا اب طبیعت کو حاجت اسکی ہوگی کہ اسی مادہ کو اُن آلات سے جو انثیین سے اوپر مستعد اور آمادہ منی کی پیدایش پر ہوتے ہین اور وہان جوہر منی کی خواہ مادہ منی کی پیدایش ہوتی ہے

وہان سے اس مادہ کو طبیعت کھینچ کر انثیین تک لائے اور انثیین ہی اُس مادہ مین نضج دے اور اسکو اچھی منی بنادے پس بروقت زیادہ
کرنے جماع کے آلات منی اور انثیین کو حاجت اسکی ہوگی کہ اسی مادہ کو جذب کرے جو مستعد اور مہیا ہوا تھا اس غرض کے واسطے کہ غذا اعضاے
اصلی کی بنے جب یہ موجود اور مہیا غذا اُن مین اعضاے اصلی کے ادھر کھینچ گئی اور باقی رہتی اب وہی اچھا اور عمدہ خون کھینچیگا جو بطرف
طبیعت اعضاے اصلی کے غذا ہونے کو تبدیل ہوتا تھا اور بدل جاتا تھا اب وہ اعضاے اصلی اس خون کو بنائینگے جس سے اپنی غذا پوری کرین
اور یہ بھی ایک قوت کامل اسی کا ہے کہ اکثر آدمی جب زیادہ حد سے جماع کرتے ہین آخر بجاے منی کے خون کا انزال ہوتا ہے منترجم اور سبب
یہی ہے کہ خون انثیین مین آکر اتنا نہیں ٹھہرنے پاتا ہے کہ طبیعت اسکو پوری شکل منی کی طرف پھیر دے او بوجہ کثرت جماع پیہم کے یا بوجہ ضعف
قوت مغیرہ انثیین کے جو کثرت استعمال جماع سے پیدا ہوتی ہے لہذا خون کا انزال ہوتا ہے متن جب ایسی بات ہے کہ غذا اعضاے اصلی کو
نملے واجب ہوا کہ قوت گھٹ جائے اور ساقط ہو جائے ۔ بقراط اور جالینوس اور انکے گروہ اور تابعین کی یہ راے ہے کہ جماع بھی ایک سبب
اسباب داخلی سے ہے در بارہ حفظ صحت کے مراد یہ ہے کہ جتنے اسباب حفظ صحت کے ہین اُنہین جماع بھی داخل ہے - اور ایک قوم اطبا نے کہا ہے کہ یہ بات
دراصل صحیح نہیں ہے بلکہ جماع حفظ صحت کے اسباب مین داخل نہین ہے - مگر ان سب لوگون کا قول درست نہین ہے یعنے نہ قول فریق اول مثل
بقراط وغیرہ اور نہ قول دوم جو رد قول بقراط کرتے ہیں - بلکہ قول فیصل یہ ہے کہ جماع منجملہ اُن اسباب کے ہے جس سے بدن مین کسی قسم کا تغیر
آجاتا ہے پس جو شخص استعمال جماع کا مناسب طور پر بوقت حاجت کے کرے ایسا جماع حفظ صحت کریگا اور اگر جماع کا استعمال نامناسب اور
بیجا طور سے کرے یہی جماع مرض پیدا کریگا - اور اسکا بیان یہ ہے کہ جس طرح اور اخلاط بمنزلہ فضول کے بدن مین ہین کہ انھین فضول سے قوام اور
ثبات بدن کا ہوتا ہے اور ان فضول یعنے اخلاط کے واسطے اوعیہ یعنے ظرف اور گھر بدن مین بنائے گئے ہین پھر جسوقت یہی اخلاط بڑھ جائین
خواہ مقدار مناسب سے گھٹ جائین یہ کمی بیشی بدن کو مضر ہوتی ہے - اسی طرح منی بھی اگر زیادہ ہو جائے خواہ مقدار مناسب سے کم ہو جائے
بدن کو ضرر پہونچائیگی - اسی واسطے طبیعت محتاج منی کے نکال دینے کی بذریعہ جماع اُسوقت ہوتی ہے جب منی کی مقدار زیادہ حد مناسب سے ہو
جس طرح طبیعت کو اور فضول اور اخلاط کے نکالنے کی حاجت ہوتی ہے - تا اینکہ بیشتر طبیعت منی کو بطرف خارج بدن کے بدون جماع کے بھی
بطور احتلام کے خارج کر دیتی ہے اگر طبیعت مین اتنی قوت ہے کہ اُسکو خارج کر سکے - احتلام یعنے خواب مین نہانے کی حاجت ہونی انزال ہو جانے سے
یہ اُسوقت ہوتا ہے جب وہ رطوبت زیادہ ہو جائے جو کہ بجاے عنصر یعنے مادہ کے جوہر منی کے واسطے ہے اور زیادتی کے ہمراہ اس رطوبت مین
زیادہ گرمی بھی آجائے اب اسوقت اسکو طبیعت بطرف اُن مجاری اور راہون کے دفع کرتی ہے جدھر سے منی کی آمد ہے اور ان راہون سے
بطرف انثیین کے اور وہان سے بطرف خارج کے دفع کر دیتی ہے پس اسی کا نام احتلام ہے - اور یہی سبب ہے کہ جب یہ فضلہ یعنی منی مقدار سے
زیادہ ہو جائے اور منی کے اوعیہ یعنے ظروف مین بکثرت بھر رہے اور بذریعہ جماع کے آدمی اُسے خارج نہ کرے اور نہ طبیعت کو اتنی قدرت
اور توانائی ہو کہ اُسے بذریعہ احتلام کے نکال سکے دونون جانب یعنے دونون پٹھون مین درد اور تمدد یعنے کھچاو دونون خاصرہ یعنی تہیگاہ کے
دونون طرف پیدا ہوگا اور تمام بدن مین گرانی اور بوجھ معلوم ہوگا - اور کبھی منی مین گرمی بحالت موجودگی منی کے اوعیہ یعنی ظروف منی یا
آجاتی ہے لہذا تپ پیدا ہوتی ہے اس طرح پر کہ ایک عضو کو گرم کرکے پھر دوسرے عضو کو گرم کرتی ہے اور اسی طرح گرمی بڑھتے بڑھتے تمام اعضاے
بدن گرم ہو کر تپ پیدا ہو جاتی ہے اسلیے کہ قلب مین بھی حرارت پیدا ہوتی ہے اور چونکہ اُسکے بخارات پیہم دماغ تک چڑھتے ہین لہذا امراض ردی
اور خراب پیدا کرتے ہین اسی وجہ سے اگر کوئی آدمی اُسوقت جماع کرے جب اسکی حاجت ہو یعنے جسوقت یہ فضلہ بکثرت اوعیہ منی مین جمع ہو جائے

اور شخص مذکور ایک قسم کا دغدغہ یعنے سرسراہٹ اور بوجھ سا بدن مین خواہ مقام معلوم مین پائے ایسے وقت جماع کرنے سے فوراً ایک سبکی اپنے
بدن مین اور نشاط یعنی فرحت اور دلخوش ہونا اور قوت اپنے بدن مین پائیگا اور نہایت لذت تا زمانہ مجامعت اسکو ملتی رہیگی اور ایسے
وقت اسکو شہوت جماع بڑھتی رہیگی پھر جب انزال منی سے جو کچھ اوعیہ منی مین تھا نکل جائیگا انھین اوعیہ اور ظروف منی مین اور حصہ منی کا
اوپر کے مقامات سے کھینچ کر آئیگا - اور یہ بھی ہے کہ اگر استعمال جماع کا بروقت جیسا چاہیے اسی طرح کریگا فکر اور تشویش اسکی دور ہو جائیگی اور
غصہ اسکا کم ہو جائیگا اور مرض مالیخولیا کو پوری منفعت پہونچیگی - اور یہی جماع مناسب کبھی امراض بلغمی کو مفید ہوتا ہے اور کثرت احتلام کو
فائدہ کرتا ہے اور اشتہا کو قوی کرتا ہے - خلاصہ یہ ہے کہ جب فوائد جماع کے اتنے ہیں پس جماع مناسب بھی ایک سبب اسباب حفظ صحت سے
ہوا اور بعض بیماریوں کا علاج بھی اس سے کرکے شفا یابی ہوتی ہے اگر بطور مناسب استعمال اسکا ہو اور اگر نامناسب طور پر کیا جائے ایک
سبب مرض پیدا کرنے والا بھی ہوگا منجملہ ان اسباب کے جو بدن مین امراض پیدا کرتے ہین - جماع بدن مین سردی اور خشکی پیدا کرتا ہے جس وقت
اسکا زیادہ استعمال کیا جائے اور کبھی گرمی بھی بدن مین پیدا کرتا ہے بسبب کثرت حرکت کے جو بروقت جماع کے ہوتی ہے - جماع کا اثر بدن مین
تین طرح کے اسباب سے مختلف ہوتا ہے - ایک تو وہ امور ہین جو امر طبیعی ہین - دوسرے وہ امور جو طبیعی نہین تیسرے وہ امور جو طبیعی امر سے
خارج ہین - جو اختلاف اثر فعل جماع کا امور طبیعی کی وجہ سے ہوتا ہے اسکی یہ صورت ہے کہ اگر جماع کا استعمال کرنے والا کم سن یا جوان ہو
اور مزاج اسکا گرم تر ہو اور مزاج اسکے انثیین کا بھی گرم تر ہو اور بدن اسکا تیار رنگ بدن میں سرخی اور زردی اچھی کھلی ہوئی جھلکتا ہو
اور منی بھی اسکے بدن مین زیادہ پیدا ہوتی ہو اور قوت بھی اسکی قوی ہو اور بدن اسکا صحیح بھی ہو اور جماع کے کرنے مین حد سے زیادتی بھی
نہ کرے ایسا جماع ایسے شخص کی حرارت اصلی کی درستی اور تعدیل کریگا اور اسی حرارت کو قوی کر دیگا اور اسی وجہ سے اسکے بدن مین سبکی
پیدا ہوگی اور نشاط اور فرحت اور سرور پیدا کریگا اور رنج ملال اور فکر دور کر دیگا اور حدت خواہ تیزی مزاج کو اور غضب یعنی غصہ کو ٹھہرا دیگا
اور ایسے مزاج کا آدمی اگر زیادہ بھی مرتکب جماع کا ہوگا اسکو چندان ضرر کثیر نہ پہونچیگا اور جب ایسا آدمی ترک جماع کریگا اور اتنے زمانہ تک
چھوڑ دیگا کہ منی اپنے اوعیہ اور ظروف مین زیادہ ہو جائے اسکی دونون جانب یعنی چڈھون مین درد پیدا کریگا اور دونون انثیین مین بھی
ترک جماع سے درد ہوگا اور تمدد یعنے کھچاو بھی ہمراہ درد کے رہیگا اور نشاط مین کمی بدن مین کسل اور ماندگی اور کند ذہنی اور سر مین گرانی تاریکی چشم
اور بدن کے جوڑ جوڑ کا ٹوٹنا اور قلق دل تنگی اشتہائے طعام مین کمی پیدا ہوگی - اور کبھی اگر زیادہ حدت بڑھے تپ آجایا کریگی بیشتر وسواس
سوداوی بھی عارض ہوگا - اسلیے کہ بخارات ایسے منی کے جسمین بوجہ دیر تک فراہم رہنے کے حدت آگئی ہے بطرف سر کے چڑھتے ہین - اور کبھی
منی اتنی زیادہ ہو کر متراکم یعنے بستہ اور منجمد ہو جائیگی پس بدن مین سردی پیدا کریگا - اور کبھی خفقان فواد یعنے معدہ کے منہ مین پھڑک
اور سینہ مین خشکی پیدا ہوگی - بیشتر دوار یعنے گھمنی کا مرض بھی عارض ہوگا - لیکن اگر مزاج بدنی کسیکا سرد خشک ہو اور انثیین کا مزاج بھی
اسی طرح سرد خشک ہو اور بدن نحیف اور لاغر ہو اور رنگ بدن کا سبز خواہ سپید یا زرد ہو اور منی اسکے بدن مین تھوڑی ہو ایسا آدمی اگر استعمال
جماع کریگا اسکے بدن مین سردی پیدا کریگا اور اسکی حرارت غریزی کو ضعیف کر دیگا اور بدن کو ڈھیلا اور سست کر دیگا اور پٹھہ کو ضعیف اور کمزور کریگا
اور اسی بدن مین رعدہ یعنے تھرتھری اور ذبول نفس یعنے سانس کی آمد شد مین کمزوری اور نقاہت اور خفقان اور سقوط اشتہائے طعام
پیدا کریگا اور جو بیماریان یبوست اور خشکی سے پیدا ہوتی ہین انکو اور مفاصل کے اقسام درد اور سینہ کے امراض اور پھیپھڑے کے پیدا کریگا -
اور ایسا آدمی ہمیشہ اگر جماع کرتا رہے بدن اسکا بہت لاغر ہو جائیگا اور خشکی اسکے بدن مین آجائیگی اور تشنج یعنے اینٹھ جانا خواہ اکڑ جانا

پیدا ہوگا۔ اسی واسطے ایسے شخص کو چاہیے کہ جماع سے احتراز کرے اور اُدھر کو اپنی طبیعت ہی نہ لیجائے جیسے صوفی ہوتی جبر ہو۔ اور اگر تندی
شہوت کی اسکو بےچین کرے اور ضبط نہ کرسکے لیکن چاہیے کہ تھوڑی مقدار جماع کی استعمال کرے لیکن جسکا مزاج بدنی سرد تر ہو خواہ
گرم خشک ہو ایسے آدمی کو مناسب ہے کہ بہت استعمال جماع کا نہ کرے اور بکثرت استعمال نہ کرے اسلیے کہ ایسے لوگوں کو جماع بہت مضر ہوتا ہے
لیکن جسکا مزاج سرد تر ہے اسکو یہ ضرر ہوئیگا کہ حرارت غریزی اسکے بدن میں بستہ اور بجھ جائیگی اور پٹھے بدن کے ڈھیلے ہو جائینگے۔ اور گرم
خشک مزاج والے کو یہ مضرت پہنچیگی کہ اسکا بدن سوکھ جائیگا اور جلد بدن میں تحول لیعنے کھرکھراپن آجائیگا اور آنکھوں میں حلقے پڑجائینگے
چہرہ سوتا ہوا سا محسوس بےرونق ہوجائیگا اور یہی سب خرابیاں ان لوازم سے یبوست مزاج کی ہیں پیدا ہونگی۔ اختلاف اثر او فعل جماع کا
بنظر ان امور کے جو طبیعی نہیں ہیں مگر مخالف طبیعت کے بھی نہیں اسکا بیان یہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص استعمال جماع کا ایسی حالت میں کرے
کہ اسکا بدن غذا یا پینے والی چیزوں سے بھرا ہوا ہے بدن میں یہ جماع ضعف لائیگا اور پٹھے اسکے ڈھیلے مسترخی ہوجائینگے اور دونوں گھٹنوں میں
درد پیدا ہوگا اور اسی طرح اور جوڑوں میں بدن کے بھی درد ہوگا۔ اندرونی اعضا میں سدہ پڑجائینگے اور اسوجہ سے غلیظ خلط اسکے بدن میں
پیدا ہونگی۔ اور اگر ہمیشہ اسی حالت میں جماع کا پابند رہیگا مرض استسقا اور رونیے سانس پھولنے کی بیماری اور رعشہ میں گرفتار ہوگا
اور اگر بھوکا خواہ پیاسا آدمی جماع کا استعمال کرے یا وہ شخص جسنے اپنے بدن سے فصد یا قے یا مسہل وغیرہ کے ذریعہ سے کسی خلط کو خارج
کردیا ہو اور مرتکب جماع کا ہو خواہ حمام کرنے اور نہانے کے بعد خواہ اور کسی تعب اور بیداری کے بعد خواہ بعد غم شدید کے جماع کرے اسکا بدن
کمزور اور ناتوان ہوجائیگا اور خشکی بدن کی بڑھ جائیگی اور حرارت غریزی اسکی تحلیل پائیگی اور اشتہائے طعام کم ہوجائیگی آنکھوں میں اسکے
تاریکی آجائیگی اور حلقے آنکھوں میں پڑجائینگے اور اکثر اسپر غشی طاری ہوگی اور تشنج آجائیگا۔ اور اگر استعمال جماع کا بعد فرحت شدید کے
کریگا جب بھی بعض انھیں قسم کے اعراض پیدا ہونگے۔ پھر اگر فصل بھی گرمیوں کی ہے اور خوب گرمی پڑرہی ہے خواہ فصل خریف کی ہے اور ہوا
طرح طرح کی چل رہی ہے اور ایسے لوگ مرتکب جماع کے ہوں یہ ردائت فصل کی بھی معین ایسی ہی خرابیوں پر ہوگی اسلیے کہ یہ دونوں وقت لیعنی
گرمی اور خریف کی فصل مذکور خود بھی استعمال جماع کے مناسب نہیں ہیں۔ اگر استعمال جماع کا اسوقت کرے کہ اسکا بدن شکم سیر اور گرسنگی کے
درمیانی ہو اور منی بھی اسکے بدن میں زیادہ ہو اور سونے سے پہلے کہ یہ شخص دلخوش اور بانشاط ہو ایسے وقت کے جماع سے بدن کو پورا نفع پہنچیگا
اور جماع کرنے والے کو نشاط اور فرحت اور حرکات بدن میں سبکی اور اشتہائے غذا میں قوت اور حرارت غریزی کی درستی اور تعدیل حاصل ہوگی
اور اگر عمر اسکی مناسب جماع کے ہو تو اور بھی خوبیاں زیادہ ہونگی۔ جماع کا اثر او فعل بنظر ان امور کے جو خارج از طبیعی سے ہیں یعنے منافی طبیعت
کے ہیں۔ اسکی صورت یہ ہے کہ اگر جماع کرنے والا اختلاط ذہنی میں گرفتار ہو بسبب غلبۂ خلط سودا کے۔ یا اسکو فکر زیادہ ہو یا مرض عشق میں گرفتار ہو
یا اسکے بدن میں بلغم کثیر جا گرفتہ ہے خواہ اسکے بدن میں امتلاء سے مادہ ہو خواہ اسکو ماندگی اور تھکن بسبب امتلاء بدنی کے ہو خواہ اسکا دماغ
متلی اور آگندہ ہو۔ خواہ اسکے سر کی طرف بخارات گرم اعضائے زیرین سے چڑھتے ہوں ایسے لوگوں کو جماع امراض اور اعراض مذکورہ سے شفا
دیتا ہے اور جنون میں انکے سکون پیدا کرتا ہے (خصوصاً عشق کے جنون میں) اور فکر کو ٹھہرا دیتا ہے اور عشق کی تیزی بھی دور کردیتا ہے اور حرارت
میں سکون پیدا کرتا ہے اور بلغم گھٹا دیتا ہے اور امتلائے بدن کو کم کرتا ہے اور ماندگی اور تنگی کو دور کرتا ہے اور مسامات کو کھول دیتا ہے اور جسقدر
فضول دماغ میں بھرے ہوں انمیں سبکی پیدا کرتا ہے اور انکو دماغ سے نیچے کی طرف اُتار لاتا ہے اور حواس کی گرانی دور کرکے سبکی پیدا کرتا ہے
اور بخارات گرم کی دماغ سے تحلیل کردیتا ہے۔ اور اکثر یہ فعل جماع اسی بدن میں کرتا ہے جسکا مزاج گرم تر ہو لیکن اگر استعمال جماع کا وہ لوگ کریں

جنکے سینہ اور پھیپھڑے مین کوئی مرض ہو خواہ وجع مفاصل کے مریض خواہ جنکے اندرونی اعضا میں کسی قسم کی غلاظت اور گندگی ہو خواہ امراض بارده بلغمی کے مریض خواہ جسکو درد قولنج کی ہو گرفتگی ہو خواہ اسہال کا خوگر ہو گیا ہو یا درد معدہ اور غشی کی اسے عادت ہو خواہ بیماریاں زکام اور نزلہ کی - کہ ایسے لوگون کے مرض کو جماع زیادہ کرتا ہے اگر بروقت جماع کے مرض بھی ہو جو مذکور ہوئے ہیں کہ کھینچ لاتا ہے بلکہ زیادہ حدت کے باعث اور بدن اسکا مستعد اور آمادہ ایسی ہی بیماریون کا ہو خصوصاً جنکے دماغ اور سینہ مین امراض اکثر پیدا ہوتے ہوں - اسلیے کہ اکثر جماع کا ضرر دماغ اور پٹھہ اور سینہ اور پھیپھڑے مین ہوتا ہے - دماغ اور پٹھہ مین تو اسوجہ سے کہ حرکت بکثرت پیدا ہوتی ہے بروقت جماع کے اور ان اعضا کو جنبش بیجا اور قلق پیدا ہوتا ہے اور حرارت غریزی مین کمی ہوتی ہے یا اسکے جوہر ہی مین حرارت کم ہے پس نہایت مناسب ہے کہ ایسے بیمار جماع سے بچتے رہین - اور اگر انکے آلات منی مین اس خلط کی زیادتی ہو اسوقت بھی لازم ہے کہ بروقت حدوث وبا اور فساد ہوا کے جماع سے پرہیز کرین - کبھی بعض آدمی کو جماع کرنے سے ضعف قوت اور معدہ کا مسترخی ہو کے ڈھیلا ہو جانا اور متلی اور منہہ مین خشکی آنکھون کا بیٹھ جانا عارض ہوتا ہے اور باوجود ایسے امراض خراب پیدا ہونے کے منی انکے بدن مین زیادہ پیدا ہوتی ہے - اگر جماع نہین کرتے تو اور خرابیان پیدا ہوتی ہین کہ مثلاً سر مین گرانی اور کرب اور غشی پیدا ہوتی ہے اور جماع کرنے سے وہ خرابیان دور مٹ جاتی ہین - ایسے شخص کو چاہیے کہ استعمال ان چیزون کا کرے جو شہوت جماع کی قاطع ہین اور منی کی پیدائش مین انسے کمی آجاتی ہے بنا بر اسی طریقہ کے جسکا بیان ہم اور مقام پر کرینگے - کبھی بعض لوگون کو بروقت جماع کرنے کے بدن میں تھرتھری سی لگتی ہے اور کسیکو لرزہ چڑھ آتا ہے اسکا سبب انکے اخلاط کی خرابی جو اسکے بدن مین بھری ہوئی ہین اور باوجود خرابی اخلاط کے حرارت زائد جو حرکت جماع سے پیدا ہوتی ہے وہ بھی معین ہوتی ہے - اسلیے کہ جتنے بدن ایسے ہین جنمین خراب کیموس بھرے ہون جب ایسے بدن مین گرمی پہونچی اسکے بعد پھریری انکو معلوم ہوگی - اور اگر یہی کیموس باوجود خراب ہونیکے لذاع بھی ہوئے اسمین کوئی جزو ایسا بھی ہو جو چبھن پیدا کرتا ہے پھر تو لرزہ بھی چڑھ آئیگا اور ضرور پیدا ہوگا - کبھی بعض آدمی کے بدن سے بروقت جماع کے بو نکلتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ اسکے بدن مین کوئی خراب مادہ بھرا ہے جو بروقت جماع کے تحلیل پاتا ہے بسبب اس حرارت عارضی کے جو کہ جماع کرنے سے پیدا ہوتی ہے

باب تیسواں اقسام استفراغ اور احتباس طبعی کے بیان مین

(استفراغ طبعی سے مراد یہ ہے کہ جو چیزین بدن سے خود بخود براہ طبیعت کے خارج ہوتی ہین اور احتباس طبعی ان چیزون کا رک جانا اور نہ خارج ہونا) جب ہمنے جماع کا بیان کر دیا کہ وہ بھی ایک قسم استفراغ طبعی کی ہے اب چاہیے کہ ہم باقیماندہ اقسام استفراغ طبعی کا بھی بیان کرین اور یہ بھی ذکر کرین کہ ان چیزون کے نہ نکلنے اور رک جانے سے اور مقدار طبعی سے زیادہ خارج ہونے سے کیا اثر پیدا ہوتا ہے نکلنے والی چیزین بدن سے براہ طبیعت کے یہی بول یعنی پیشاب اور براز یعنے غلیظ اور خون حیض اور رطوبت گاڑھی یا پتلی کہ حلق کے کوے سے نکلتی ہے اور پسینا جو نکلتا ہے اور اسکے علاوہ اور چیزین بھی ہین - اب ہم کہتے ہین کہ یہ سب چیزین اگر بالکل انکا نکلنا بند ہو جائے خواہ زیادہ حد سے نکلین اس بدن کو ضرر پہونچیگا جسکی یہ حالت ہو اور بیماریان اور اعراض مرض مناسب اسی بدن کے پیدا کرینگے پس مناسب ہے کہ انکو عمداً بند نہ کیا جائے اور نہ حد سے زیادہ انکے نکالنے کی تدبیر کیجائے اگر اپنی طبعی حالت پر انکے نکلنے اور بند ہونے کی حالت ہو اور وہ بدن بھی اپنی حالت صحت پر ہو - پھر اگر کوئی چیز انمین سے اسکا نکلنا بند ہو جائے اسکے نکالے جانے کا خیال کرنا چاہیے اور اگر حد سے زیادہ نکل رہی ہو اسکے روکنے کی تدبیر کرنی چاہیے - اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی آدمی کا فضلہ براز بند ہو جائے خواہ اخراج ریح کا موضع معتاد سے نہوتا ہو اسکے بند ہونے سے قولنج کا درد اور پیچش اور غشی اور کرب اور سقوط اشتہا اور نفس کا الٹنا پلٹنا اور متلی اور

صفراوی خلط کا جوش اور آنتون مین ریاح کی کثرت اور معدہ مین بھی ریاح کی زیادتی پیدا ہوگی - اور اگر ان چیزون کا خروج حد سے زیادہ ہوگا قوت بدن کی تحلیل اور قوت مین ضعف پیدا ہوگا پھر اگر اس سے بھی زیادہ نکلے قوت بدن کی ساقط ہوگی - اور اگر جو کچھ بطرف مرز کے نکلتا ہی مرارہ اور صفراوی خلط ہو آنتون میں قرحہ ڈالیگا - اور اگر پیشاب بند ہو جائے کہ اُسکے نکلنے سے کوئی مانع پیدا ہوا ہو دشواری سے پیشاب اُترنے کا مرض اور شورش اور درد مثانہ کا اور مجاری بول یعنے جن راہون سے پیشاب آتا ہی اُنکا درد اور گردہ کا درد اور باطن اعضا مین قرحہ پیدا ہونگے - اور اگر پیشاب حد سے زیادہ خارج ہو پیاس پیدا کریگا اور قوت کو ضعیف کردیگا اور اُسکی تحلیل کریگا اور بدن کو سوکھا دیگا - یہی حکم خون حیض کے بند اور زیادہ برآمد ہونے کا ہی کہ اگر کسیکا خون حیض قصداً بند کردیا جائے پہلے تو امراض حادہ یعنے تیز اور شدید بیماریان پیدا کریگا اور پھر جب زمانہ دراز اسکے بند ہونے کو گذر جائے بدن کو سرد کریگا اور حرارت غریزی کو دبا دیگا اور بجھا دیگا اور بیشتر استسقا بھی پیدا کرتا ہی اور فساد مزاج پیدا کریگا - اور اگر خون حیض بندشدہ کے بخارات قلب تک چڑھنے لگین غشی اور کرب عارض ہوگا اور اگر یہی بخارات دماغ تک چڑھین شقیقہ یعنے آدھے سر کا درد اور وہ درد سر جو طولانی ہو پیدا ہوگا - اور حرارت غریزی مین نقصان آجائیگا بوجہ کمی مادہ حرارت یعنی خون صالح کے اور جگر مین برودت اچھے خون کی کمی سے آجائیگی - اور استسقا اور فساد مزاج بھی پیدا کریگا - اور ایسی ہی خرابیان بواسیر کے خون کے بند ہونے سے آدمی کے بدن مین پیدا ہوتی ہین جو خوگر بواسیر کے جاری رہنے کا ہو خواہ عادت سے زیادہ اجرا سے خون بواسیر کا ہو تب بھی یہ سب خرابیان مندرجہ بالا واقع ہونگی - جو فضول کہ لہوات سے نکلتے ہین یعنی حلق کے کوے سے برآمد ہوتے ہین پس اگر انکی آمد بند ہو جائے اُسکے بدن سے جو خوگر انکے نکلنے کا زیادہ ہوا ور بکثرت اُسکے حلق سے یہ فضول نکلتے ہون اُسکے دماغ مین بھی علل اور امراض پیدا ہونگے جیسے سدر یعنی آنکھون کے تلے اندھیرا سا آجانا اور دوار یعنی گھمنی اور سبات جو نیند کی زیادتی ہی - اور اگر زیادہ حد سے برآمد ہون بیداری کا مرض اور چہرہ کا ہلکا اور خشک ہو جانا اور آنکھون کا اسی طرح پر ہونا اور از این قبیل دیگر امراض پیدا ہونگے - اسی واسطے مناسب ہی کہ ہر ایک بدن کی خبرگیری اور تدبیر دائمی ایسی کیجائے کہ جو فضول براہ طبیعت بقدار مناسب برخارج ہوتے ہین اُسیقدر برآمد ہون او جو مقدار زائد ہی اُسکا نکلنا بند کردیا جائے جس طرح پر اسکے قواعد کو باب حفظ صحت مین ہم بیان کرینگے -

باب اڑتیسواں اعراض نفسانی کے بیان مین

جب ہم استفراغہائے طبیعی کا بیان کر چکے اور جو کچھ اسکا اثر بدن مین ہوتا ہی اُسے بھی کہہ چکے کہ بروقت اُنکے بند ہونے خواہ حد سے زیادہ خارج ہونے کے کیا خرابی ہوتی ہی - اب مناسب ہی کہ ہم عوارض نفس کا بھی بیان کرین اور جو کچھ اُنکا فعل بدن مین ہوتا ہی اُسکو بھی بیان کرین - اب ہم کہتے ہین کہ سب طرح کے بدن مین ضرور تغیر امراض نفسانی سے بھی ہوتا ہی جس طرح تغیر بدن مین اُن امور جسمانی سے ہوتا ہی کہ کبھی تو سبب کسی مرض کا ہو جاتا ہی اور کبھی کوئی عرض نفسانی سبب صحت کا کسی مرض سے ہوتا ہی - اسکی توضیح یہ ہی کہ جو لوگ ہر ایک امر سے جلدی غصہ مین بھر جاتے اور خشمگین ہوتے ہین خواہ بات بات پر انکو ملال اور چھوٹی چھوٹی چیزون سے اُنپر خوف طاری ہوتا ہی اور چھوٹی چھوٹی بدگمانیان انکو ہوا کرتی ہین عشق مین زیادہ گرفتار رہتے ہین ایسے لوگ انھین حالات نفسانی کی وجہ سے خراب اور مہلک بیماریون مین مبتلا ہو جاتے ہین - تا اینکہ بعض اسی قسم کے لوگ مر بھی جاتے ہین اگر کوئی عرض انھین اعراض کا قوی انکو عارض ہو لیکن جو شخص بروقت غصہ کے اپنے تئین سنبھالے اور ان بداخلاقیون کی خرابیون کو توڑ ڈالے بسبب قوت عقل اور دانش کے اور اپنی معرفت اور شناخت نفع

اور صبر کے اور بوجہ اپنے نفس پر ضابط ہونے کے اور بوجہ حزم اور ہوشیاری اور بامردی کے اور بسبب لطافت اور پاکیزگی اپنی نفس کے ایسے شخص کو تو ممکن ہی نہین کہ یہ امراض اعراض نفسانی سے عارض ہون اور اگر کوئی مرض اسکو ایسے اسباب سے جو اسکے پیدا کرنے والے ہین عارض بھی ہوگا حد اعتدال سے زیادہ نہوگا اور اگر اتفاقاً براہ بشریت کوئی مرض لاحق بھی ہوگا تھوڑا سا ہوگا اور بسہولت جاتا رہیگا جب یہ شخص اپنے ہی نفس کی طرف رجوع کریگا اور اچھی طرح سے تمیز کریگا اور باطل گمانون کی تسکین امور واقعی سے کریگا - اب رہی یہ بات کہ یہی امراض نفسانی سبب صحت امراض کے کب اور کیونکر ہوتے ہیں - اسکو یون سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی آدمی کسی عرض نفسانی کا استعمال ایسی جگہ کرے جہان یہ سبب ضد منافی کسی بودے سبب کا اسباب نفس سے ہو اور اسباب بدن کا - مثلاً غضب ایسی چیز ہے جس سے صاحبان مزاج بارد کو اور ڈرپوک آدمی کو نفع ہوتا ہے - خواہ فرحت اور خوشی ایسی چیز ہے جس سے اسکو فائدہ ہوتا ہے جسپر غم اور رنج اور فکر نے غلبہ کیا ہو - اسی کی نظیر یہ ہے کہ مین ایک گروہ کو پہچانتا ہون اور انکا حال مین نے بچشم خود دیکھا ہے کہ انکو ہمیشہ رنج اور غم رہتا تھا اسی سے انکے بدن گھل گئے اور لاغر ہوگئے تھے کہ انکو ایک نعمت اور فراغ مالی حاصل ہوئی جس سے انکو سرور اور خوشی ہوئی اور وہ ملال اور رنج دور ہوگیا پس اس لاغری اور نقاہت سے بھی انکو نجات ملی اور پھر تو انکے بدن کی فربہی اور تازگی ایسی پلٹی کہ جیسے کبھی جب بہت اچھی حالت انکے بدن کی تھی ویسے موٹے تازے ہوگئے - کچھ اور لوگ مین نے ایسے بھی دیکھے ہین جو تندرست اور نجات یافتہ اپنے امراض لاحقہ سے فقط اسی سبب سے ہوے کہ جسکا انکو عشق تھا اسے دیکھ لیا - اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ جس شخص پر رنج اور غم کا غلبہ ہو اسکو اس کیفیت نفسانی سے بھی نفع ہوتا ہے اور اس سے بھی کہ اگر اسکے دماغ پر غلبہ حرارت اور خشکی کا ہو کہ تھوڑی سی فرحت اور تھوڑی سی خوشی اسکو نفع پہونچاتی ہے اسلیے کہ سرور قلیل سے اسکی حرارت غریزی پر فساد اور نقصان آنے نہین پاتا - اور بھی بہت سے نظائر اسکے ایسے ہین جنکو ہم آئندہ بیان کرینگے مترجم یہی مسئلہ ہے جس سے علاج نفسانی اور مسمریزم کا ثبوت جسمانی طب کے قواعد سے بھی ہوتا ہے مگر اطبا نے اس قاعدہ کو اجمالاً معلوم کیا ہے اور ایک گروہ جنکو فقرا کہتے ہین خواہ ساحر لوگ وہ ان قواعد کی تفصیل اور عمل کے طریقہ اپنے کتب مین شرح اور بسط سے بیان کرتے ہین مترجم نے بھی کسی زمانہ مین امتحاناً عمل نفسانی کی ایسی مشق بہم پہونچائی تھی کہ امراض مزمنہ اور مشکل اور سخت امراض کا علاج ایسی جلدی سے کرتا تھا کہ اسکے بیان سے مبالغہ اور زیادہ گوئی کا گمان ہوگا اور کسیقدر اب بھی باوجود بے مشقی کے کرلیتا ہون متن جب ایسا ہوتا ہے اور تجربہ اور مشاہدہ اسکا ہوچکا ہے پس ہم چند اقسام انھین اعراض نفسانی کے بیان کرتے ہین اور جو کچھ اثر انکا بدن انسان مین ہوتا ہے اسے بھی اسی مقام پر بیان کرتے ہین - اب ہم کہتے ہین کہ اعراض نفسانی یہ ہین غضب یعنے خشم اور فرح یعنے سرور اور خوشی اور غم یعنی تردد خاطر جسمین امید اور بیم دونون ملے ہوے ہون کبھی تو اسمین امید قوی ہوجاے اور کبھی اندیشہ اور خوف غالب آئے - اور غم جسکو اندوہ کہتے ہین اسمین امید نہین ہوتی اور بیم گزند موذی کا قوی ہوتا ہے - اور زمع یعنے ہراس اور فزع یعنے ترسناکی مترجم زمع کے معنی لغت مین چند طرح پر لکھے ہین ایک تو وہ تھرتھری جو بروقت خوف کے آدمی کے بدن مین پڑتی ہے اور دوسرے دہشت تیسرے خوف چوتھے وہ امر جو برا اور ناگوار ہو - فزع کے معنی ترسناکی اور وہ خوف جو سوتے وقت آدمی کچھ خواب مین دیکھ کر ڈرجائے اور چیخنے چلانے اور ہاے واے کرنے لگے - خلاصہ اس جگہ جس طرح ہم اور غم کے معنی لکھے گئے ہین جنکا خلاصہ یہ ہے کہ رنج مشتبہ تو ہم کو کہتے ہین کہ اسمین امید اور بیم دونون برابر ہون اور غم مین بیم کا غلبہ ہے اسی طرح زمع اور فزع مین بھی فزع خوف یقینی ہے اور زمع مین توہم خوف کا سمجھنا چاہیے اور زیادہ بے صبری اور چیخنا چلانا اسمین نہین ہوتا متن اور خجل یعنی شرمندگی غضب کے یہ معنی ہین کہ قلب کا

علاج نفسانی اور مسمریزم

خون جوش مین آجائے اور حرارت غریزی کو حرکت ہو اور باہر بدن کے دفعۃً نکل آئے کہ تمام بدن گرم ہو جائے غرض طلب انتقام اور عوض
لینے کے کسی موذی اور ایذا دہندہ سے اور یہ غضب بدن کو گرم کرتا ہے اور خشکی بدن پیدا کرتا ہے اور خلط صفراوی کو قوی کرتا ہے تا اینکہ
حمی یومی جو ایک قسم تپ کا ہے سو پیدا کرتا ہے پھر اگر بدن مین کوئی خلط آمادہ عفونت پر ہو اسوقت غضب کے ہونے سے عفونت کی تپ بھی
پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اگر غضب مین افراط ہو حرارت غریزی کی تحلیل اسوجہ سے کرتا ہے کہ بیرون جسم زیادہ نکل آتی ہے اور نکل نکل کر فنا اور
نابدید ہوا کرتی ہے پس اسی وجہ سے قوت بدنی مین ضعف آجاتا ہے یہان تک کہ انجام کار ہین ہر وقت غصہ کے بدن مین تھر تھری پڑ جاتی ہے
پھر اگر اس سے بھی زیادہ بڑھے اور حد کو غصہ پہونچ جائے غشی پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر کوئی آدمی ضعیف القوت ہو لیکن یہ بات تو ہے کہ غضب
کتنا ہی زیادہ ہو شاید اس سے موت واقع نہین ہوتی پس غضب موافق انھین لوگون کو ہے جنکے بدن کا ملمس سرد ہو بشرطیکہ بے اندازہ اور
حد سے متجاوز نہو اسلیے کہ غضب حرارت غریزی کو ظاہر بدن کی طرف لاتا ہے اور اسکے خون یا روح حیوانی قوی حرکت سے بسرعت باہر آجاتے ہین پس
جو رنگ بدن متغیر ہو گیا ہو اسکو اپنی حالت صحت پر لاکر درست کر دیتا ہے اور جسقدر گوشت ایسے بدن مین گھٹ گیا ہو اسکو بڑھا دیتا ہے اسلیے کہ
خون ہر وقت غضب کے رگون کی طرف سے نکلتا ہے جب تو باہر آتا ہے پس کسیقدر اعضاے جسمانی مین بھی ٹھہر جاتا ہے۔ حرارت کے قوی ہونے
اور باہر نکل آنے پر دلیل یہ ہے کہ ہر وقت غضب کے دونون آنکھین آدمی کی سرخ ہو جاتی ہین اور تمام چہرہ بھی سرخ ہو کر تمتما جاتا ہے اور اسی طرح سے
تمام بدن بھی سرخ ہو جاتا ہے اور اسکے ہمراہ رگین بھی پھول کر بڑھ جاتی ہین فرح کی یہ کیفیت ہے کہ حرارت غریزی کا بطرف ظاہر بدن کے نکلنا اور
اُسکا تھوڑا تھوڑا پھیلنا ظاہر بدن مین اسکو فرح کہتے ہین ۔ فرحت کی شان سے یہ ہے کہ نفس اور حرارت غریزی کو تقویت دیتی ہے تمام
بدن مین جہان جہان حرارت غریزی ہو اور اخلاط کی تعدیل کرتی ہے اور خون کو بسبب تعدیل حرارت کے بڑھاتی ہے بدن کو ہرا اور فربہ کر دیتی ہے
اسی وجہ سے فرحت موافق انھین لوگون کے ہے جو معتدل مزاج ہین ۔ مگر فرح اگر دفعۃً کسی پر طاری ہو بیشتر اسکو قتل بھی کر دیتی ہے اور اسکو
شادی مرگ کہتے ہین اسکا سبب یہ ہے کہ حرارت غریزی کی تحلیل اور اسکی بربادی اور فنا کر دیتی ہے۔ اور بہت سے آدمیون کا ذکر ایسا ہی کیا گیا ہے
کہ وہ لوگ شدت سے خوشی کے جو یکایک انکو ہوئی مر گئے غم کے یہ معنی ہین کہ حرارت غریزی اندر کو داخل ہو کر تھوڑی تھوڑی اندر کی طرف جائے
اور اکثر یہی کیفیت حمی یوم غمیہ پیدا کرتی ہے اور اگر غم کی مدت طولانی ہو جائے بدن مین گرمی شدید پیدا کرتی ہے اور اسی گرمی سے تمام اعضاے
بدنی گرم ہو جاتے ہین اور حرارت غریزی اعضاے اصلی مین ٹھہر جاتی ہے اسی وجہ سے تپ دق پیدا ہوتی ہے۔ اگر غم بحد افراط ان لوگون کو ہو
جنکے مزاج سرد ہین حرارت غریزی کو بجھا دیگا اور فرو کر دیگا بسبب اسکے کہ اندر بدن کے حرارت مذکورہ پلٹ آتی ہے اسی وجہ سے اسمین بھی کمی ہو
اور بجھ کر نابود ہو جائیگی۔ غم ایسی بُری چیز ہے کہ طبیعت کے بدن کو مضر ہے اور تلف کر دیتا ہے خصوصاً ایسے بدن کو جو سرد خشک ہون ہم کے یہ معنی ہین
کہ کبھی تو حرارت غریزی اندر چلی جائے اور کبھی باہر نکل آئے اندر تو اسوقت چلی جاتی ہے جسوقت اس شخص کو یاس اور ناامیدی ہو اس
امر کے ہونے خواہ نہونے کی جسکی وجہ سے اسکو ہم یعنے تردد خاطر ہوا ہے اور باہر اُسوقت حرارت غریزی آجاتی ہے جسوقت اس شخص کو طمع
ظفریابی پر اس امر کے ہو اور امید پڑے۔ مناسب ہے کہ جو شخص ہمیشہ فرحت مین بسر کرتا ہو کہ وہ امور مہمہ مین فکر بھی کیا کرے تاکہ اسکی
حرارت غریزی بسبب زیادتی فرح کے تحلیل نہ پائے فزع اسوقت ہوتا ہے جب حرارت غریزی دفعۃً اندر جسم کے چلی جائے اور یہ بات بوجہ
گریز کرنے اور بھاگنے نفس کے شیء موذی سے خواہ اس شیء سے جو شنیع اور بُری ہو پیدا ہوتی ہے اگر وہ ایسی چیز ہو جسکا ذکر ہوا اسلیے کہ یہ امر
خلقی ہے کہ نفس انسانی کو خوف اس چیز سے عارض ہوتا ہے جو موذی اور ڈرانے والی ہیبت ناک ہے جسکی موجودگی کی عادت اور خوگر نہوئی ہو

خجل اور **فزع** یہ دونون کیفیتین حرارت غریزی کے اندر جانے سے دفعۃً اور باہر آنے سے دفعۃً پیدا ہوتی ہین۔ اور اسکی یہ دلیل ہو کہ شرمندگی کے وقت پہلے تو حرارت اندر کی طرف دفعۃً حرکت کرکے جاتی ہو جیسے کہ فزع کے وقت اور یہ اندر جانا حرارت کا گریز کرنا ہو اُس چیز سے جس سے آدمی کو حیا اور شرم دامنگیر ہوتی ہو بسبب ضعف اپنے کے پھر بعد اسکے جب اسکی فکر کو تنبہ ہوتا ہو کہ حیا کا مقام نہین ہو یا شرم بیجا ہو یہ فکر پھر اسی حرارت کو دفعۃً باہر لاتی ہو اسی واسطے شرمگین آدمی کا رنگ سُرخ ہو جاتا ہو پس یہ دونون عارض نفسانی یعنی خجل اور فزع بدن کو موافق نہین ہین یہی کلام احمال تھا اعراض نفسانی پر اور یہ آخری کلام ہو اُن امور پر جو طبیعی نہین ہین۔ اور اب ہم بیان اُن امور کا شروع کرتے ہین جو خارج امر طبیعی سے ہین اور مخالف طبیعت کے ہین اس مقالہ مین جو متصل اسی گذشتہ باب سے ہو اور یہ چھٹا مقالہ ہو جو اب شروع ہوتا ہو۔ پانچوان مقالہ جزو اول سے کتاب کامل الصناعہ طبیہ جو مشہور بنام ملکی ہو تمام ہوا اور حمد اُس خدا کا جو یگانہ ہو اور درود خدا کا اُس نبی پر جسکے بعد پھر کوئی نبی نہوگا اور وہ سید اور آقا ہمارے محمد ہین درود خدا اُنپر اور اُنکی آل اور اصحاب پر ہو۔ چہارم حصہ اولین کتاب ہذا کا ختم ہوا

چھٹا مقالہ کتاب کامل الصناعہ طبیہ جو مشہور ہو بنام ملکی اُن امور کے بیان مین جو امر طبیعی سے خارج ہین اور اسمین چھتیس باب ہین

(۱) اجمالی بیان اُن امور کا جو طبیعت سے خارج ہین (۲) امراض اور امراض کے اجناس اور انواع امراض کا بیان اور پہلے بیان امراض اُن اعضا کا جو متشابہۃ الاجزا ہین یعنے پورے عضو کا نام اور اُسی عضو کے جزو کا نام ایک ہو (۳) صفت اور بیان امراض آلیہ کا یعنی مرکب اعضا کی بیماریان (۴) تفرق اتصال کے معنی اور اُنکا بیان (۵) اجمالی بیان اُن چیزون کا جو بیماری پیدا کرتی ہین (۶) بیان اسباب امراض متشابہۃ الاجزا کا اور پہلے گرم بیماری کا بیان (۷) اسباب امراض آلیہ یعنی مرکب اعضا کی بیماریون کے اسباب کا بیان (۸) بیان امراض تفرق اتصال کے اسباب کا (۹) اُن اعراض اور امور عارضی کا بیان جو تابع امراض کے ہوتے ہین (۱۰) بیان اجناس اور انواع اعراض مذکورہ کا (۱۱) اُن اعراض کا بیان جو افعال قوائے نفسانی پر داخل ہوتے ہین (۱۲) اُن اعراض کا بیان جو افعال قوتہائے حساسہ پر داخل ہوتے ہین (۱۳) اُن اعراض کا بیان جو قوت سماعت پر داخل ہوتے ہین (۱۴) اُن اعراض کا بیان جو افعال قوت ذوق پر داخل ہوتے ہین (۱۵) اُن اعراض کا بیان جو سونگھنے کی حس پر حادث ہوتے ہین (۱۶) اُن اعراض کا بیان جو حس لمس پر حادث ہوتے ہین (۱۷) کیفیت وجع یعنے درد کی اور لذت کی کیفیت (۱۸) اُن اعراض کا بیان جو فعل پر قوت اشتہائے طعام کے داخل ہوتے ہین (۱۹) اُن اعراض کا بیان جو فعل دماغ کے اُس قوت پر داخل ہوتے ہین جو تمامی حواس کا احساس کرتی ہو اور بمنزلہ علت متعدہ کے ہو یعنی بجائے اُس علت کے جو حواس کے افعال کا سامان مہیا کرتی ہو اور حواس کو اُنکے افعال پر مستعد اور آمادہ کرتی ہو مترجم اس عبارت مین غلطی کاتب کی ہو آیندہ جہان یہ باب لکھا ہو اُسکا عنوان صحیح عبارت سے یون مندرج ہو (۱۹) اُن اعراض کے بیان مین جو فعل دماغ پر داخل ہوتے ہین وہ دماغ جو حس الحواس ہو یعنی سب حواس کی جڑ ہو اور بیان مین اُن اعراض کے جو قلب کو عارض ہوتے ہین بشرکت فم معدہ کے اور مترجم نے اس جگہ پابندی اصل کتاب سے ترجمہ لفظی عبارت موجودہ کا کر دیا ہو جو در اصل غلط ہو اور اہتمام مصححان مطبع مصر کے کمال علمی پر دلیل بھی ہو افسوس ہو کہ اہل اسلام کا ستارہ ہر قسم کی ترقی کا ڈوب رہا ہو (۲۰) اُن اعراض کے بیان مین جو فعل دماغ پر (بدون شرکت فم معدہ کے عارض ہوتے ہین) (۲۱) اُن اعراض کے بیان مین جو فعل حرکت ارادی پر وارد ہوتے ہین (۲۲) بیان اُن حرکات کا جو نامناسب طور پر صادر ہوتے ہین میری مراد یہ ہو کہ وہ حرکات خراب اور زبون ہین اور جو کچھ ایسی حرکات سے اعراض مختلف طور کے پیدا ہوتے ہین اُنکا بیان (۲۳) اُن اعراض کا بیان جو تنہا کسی ایک مرض سے پیدا ہوتے ہین (۲۴) اُن اعراض کا بیان جو فعل طبیعت اور مرض پر ساتھ ہی طاری ہوتے ہین (۲۵) اُن اعراض کا بیان

جو افعال حیوانی پر وارد ہوتے ہین اور اُنکے اسباب کا بیان (۲۶) اُن اعراض کا بیان جو افعال طبیعی پر وارد ہوتے ہیں اور اُنھین کے اسباب کا بیان (۲۷) اُن اعراض کا بیان جو فعل جذب اور امساک پر یعنی کھینچنے اور ٹھہرانے کے فعل پر وارد ہوتے ہین اور نیز فعل دفع پر وارد ہوتے ہین (۲۸) اُن اعراض کا بیان جو فعل ہضم دوم پر وارد ہوتے ہین اور یہی فعل جگر مین غذا سے ہضم ثانیہ کا ہونا ہے (۲۹) اُن اعراض کا بیان جو فعل ہضم تیسرے کے وارد ہوتے ہین (۳۰) اُن اعراض کا بیان جو ... پر وارد ہوتے ہین (۳۱) اُن اعراض کا بیان جو اُن چیزون کو عارض ہوجاتے ہین کہ بدن انسان سے باہر نکلتے ہین اور اُنھین اعراض کے اسباب کا بیان (۳۲) اُن اعراض کا بیان جو کہ فضلہ براز پر وارد ہوتے ہین (۳۳) اُن اعراض کا بیان جو پیشاب پر وارد ہوتے ہین اُن اعراض کے اسباب کا بیان (۳۴) اُن اعراض کا بیان جو خون حیض کے نکلنے کو عارض ہوتے ہین (۳۵) اُن اعراض کا بیان جو پسینہ کے نکلنے کو عارض ہوتے ہین اور اُسکے اسباب کا بیان (۳۶) اُن استفراغات کا بیان یعنی اُن چیزون کے بدن سے نکلنے کا بیان جنکا نکلنا خارج از طبیعت ہے

پہلا باب مجملی بیان اُن امور کا جو خارج طبیعت سے ہین

جب ہمنے گذشتہ ابواب مین جزو نظری اجزاء صناعت طب میں سے دو چیزون کا بیان کر دیا یعنے ایک تو امور طبیعیہ کو اور دوسرے اُن امور کو جو طبیعی نہیں ہیں۔ اب ہمکو باقی رہا بیان کرنا قسم سوم کا یعنے اُن امور کا جو خارج از طبیعت ہین اور اسی تیسری قسم کے بیان پر فن نظری کا تمام ہوجائیگا۔ اب ہم کہتے ہیں کہ تیسری قسم یعنی جو امور طبیعت سے خارج ہین یہ وہی امراض اور اسباب امراض ہین جنسے بیماریان پیدا ہوتی ہین اور اسکے پیدا کرنے کا فعل اُنھین اسباب سے واقع ہوتا ہے اور نیز اسی تیسری قسم میں وہ امور عارضی بھی داخل ہین جو امراض کے تابع ہوتے ہین۔ اسکا حال یہ ہے کہ قوام اور پایداری بدن کی اور اُسکا صحیح رہنا فقط امور طبیعیہ کے اعتدال سے رہتا ہے جیسا کہ ہمنے اس مسئلہ کو آخری باب مین امور طبیعیہ کے بخوبی بیان کر دیا ہے اور یہ اعتدال موجود ہے بدن صحیح کے اُن اعضا مین جو متشابہ الاجزا ہین یعنے جنکے جزو اور کل کا ایک ہی نام ہے جیسے رگ اور پٹھہ ہڈی وغیرہ۔ اینسا ہی اعتدال اعضاے آلیہ یعنے مرکب اعضا کے مرکب ہونے مین بھی موجود ہے۔ مراد یہ کہ جو عضو بدن مرکب چند اعضاے متشابہ الاجزا سے ہوا ہے اُسکے مرکب ہونے مین بھی یہ اعتدال موجود ہے مثلاً ہاتھ جو مرکب عضو ہے جلد اور ہڈی اور عضل اور رباط اور رگون وغیرہ اعضاے متشابہ الاجزا سے پس ہاتھ کی ترکیب بھی ان اجزا سے باعتدال ہوئی ہے اور اعضاے متشابہ الاجزا کا اعتدال جب ہی ہوگا کہ اخلاط بدنی معتدل ہون۔ اور اعضاے آلیہ یعنی مرکبہ کا اعتدال اُس مادہ کے اعتدال سے ہوتا ہے جس سے جنین یعنے بچہ کی خلقت ہوتی ہے اور قوت مصورہ کی جودت اور خوبی سے۔ اعضاے آلیہ یعنی مرکبہ کے اعتدال سے افعال بدنی کا اعتدال اور اُنھین افعال کی صحت ہوتی ہے پس جب حال بدن کا ایسا ہے پس ضرور یہ لازم آیا کہ امور طبیعی کا اعتدال بدن مین اخلاط اور اعضا اور افعال ہی کے معتدل ہونے مین ہے۔ اور اگر ایک بھی ان تینون مین سے اپنے اعتدال سے دور ہوجائے کوئی نہ کوئی ایسی حالت پیدا کریگا جو امر طبیعی سے خارج ہے۔ مثلاً اگر اخلاط بدن اپنے اعتدال سے جدا ہون کوئی ایسا سبب پیدا کرینگے جس سے بیماری پیدا ہوگی۔ اور اگر اعضاے بدنی کا اعتدال باقی نہ رہیگا خود بیماری ہی پیدا کرینگے۔ اور اگر افعال بدن کا اعتدال جاتا رہے عرض مرض پیدا کرینگے۔ اسی وجہ سے امور خارج از طبیعت کی تین قسمین ہوئین اور یہ امراض اور وہ اسباب ہین جو مرض پیدا کرین اور وہ اعراض جو تابع امراض کے ہون۔ اب تینون مین فرق باہمی یہ ہے کہ مرض تو وہ ہے جو کسی فعل بدن کو بذاتہ ضرر پہونچائے اور اُسکا اضرار اولی ہو یعنے پہلا فعل اُسکا یہی ضرر پہونچانا ہو بدون کسی متوسط اور واسطہ کے جو درمیان مرض

اور اسکے ضرر کے ہو مثلاً ضرر پہونچانا تپ کی حرارت کا ہر ایک چیز کو کہ سوائے اسی حرارت حمی کے اور کوئی شی واسطہ اضرار مین نہین ہی
خواہ ضرر پہونچانا ورم گلو کا سانس کی آمد و شد مین خواہ نوالہ کے اتارنے مین کہ یہ ضرر فقط بوجہ ورم کے پہونچتا ہی کوئی اور چیز واسطہ نہین ہی
جسکے توسط سے یہ ضرر پہونچتا ہو - اور سبب مرض کے ضرر رسانی فعل بدنی مین بواسطہ کسی غیر کے ہوتی ہی جیسے عفونت کہ سبب مرض
تپ کا ہی اور خود عفونت کسی فعل بدنی کو بذاتہ ضرر نہین پہونچاتی بلکہ بواسطہ حرارت کے جو اسی عفونت سے پیدا ہوتی ہی اور تپ آجاتی ہی
اور اسی حرارت سے افعال بدنی میں ضرر پہونچتا ہی - یا جیسے باریک اور چھوٹا ناخونہ جو آنکھ کے اس طبقہ پر ہو جسکا نام طبقہ قرنیہ ہی اور
تھوڑی مقدار ثقبہ یعنی سوراخ کو جو پتلی مین ہوتا ہی بھی بند کیا ہو یہ لیئے ناخونہ کا ضرر یہی ہی کہ نفوذ روح باصرہ کو بخوبی طبقہ قرنیہ مین نہین
ہونے دیتا ہی پس اسی چھوٹے ناخونہ کی ضرر رسانی بصر کو بواسطہ طبقہ قرنیہ کے ہی نہ بذاتہ اسلیئے کہ بصر کو جو ضرر پہونچتا ہی بسبب اسی ضرر کے
پہونچتا ہی جو کہ طبقہ قرنیہ کو لاحق ہوا ہی پس یہ ضرر ناخونہ کو چاہئے کا سبب ہی ضرر بصر کا - اور عرض اسی ضرر کو کہتے ہین جو کسی مرض سے
پیدا ہو جیسے بصارت کا باقی نہ رہنا جو آب نزول کی آنکھ مین اترنے سے پیدا ہوتا ہی - اسلیئے کہ پانی کا اترنا تو مرض ہی اور بینائی کا
جاتا رہنا یہ عرض اسی مرض نزول الماء کا ہی - یا جیسے کمی ہضم جبید کی جو تپ مین عارض ہوتی ہی کہ تپ تو مرض ہی اور کمی ہضم تپ کا عرض ہی
اب خلاصہ اس بیان کا یہ ہوا کہ مرض اسکو کہتے ہین جو کسی فعل بدنی کو بذاتہ بلا توسط ضرر پہونچائے اور سبب مرض وہ ہی جو فعل بدنی کو بواسطہ کسی غیر چیز کے ضرر رسانی کرے
اور عرض وہی ضرر ہی جو تابع کسی مرض کے ہوتا ہی - اب ہم شروع کرتے ہین پہلے امراض کی اجناس اور انواع امراض کے بیان کو -

باب دوسرا امراض اور انکی اجناس اور انواع کا بیان اور پہلے بیان امراض متشابہۃ الاجزا کا

جالینوس اور بقراطیون کہتے ہین اور مرض کی تعریف یہ کرتے ہین کہ مرض نام اسی کا ہی کہ اعضائے بدنی اپنے ترکیب مین اعتدال
طبیعی سے خارج ہو جاتے ہین - اور اصناف خواہ اقسام مرکب اعضا کے تین شمار کرتے ہیں (۱) یہ کہ ترکیب اعضاے متشابہۃ الاجزا کی
یعنے جس اعضا کے جزو اور کل کا نام ایک ہی اخلاط سے ہوئی ہی پس اگر یہ اعضاے متشابہۃ الاجزا اپنے اعتدال سے خارج ہو جائین اسی کا نام
مرض متشابہۃ الاجزا ہی اسلیئے کہ نام اسکا مشتق ہوا اونکا لاگیا ان اعضا کے نام سے جنمین یہ مرض پیدا ہوتا ہی (۲) قسم ترکیب اعضا کی
یہ ہی کہ اعضاے آلیہ یعنی مرکب اعضا کی ترکیب اعضاے متشابہۃ الاجزا سے ہی اور اگر یہ مرکب اعضا اپنی ترکیب کے اعتدال سے خارج ہو جائین
ایسے خروج اعتدال کو مرض آلی کہا جائیگا - اور انھین اعضاے آلیہ سے ترکیب تمام بدن کی ہی اور تمام بدن کی ترکیب اعضاے آلیہ سے
یون ہی کہ ایک عضو مرکب مثلاً ہاتھ دوسری عضو آلی خواہ مرکب مثلاً شانہ سے متصل اور جڑا ہوا ہی اور اسی طرح ہر ایک عضو آلی دوسرے سے
متصل و پیوستہ ہو رہا ہی (۳) پھر اگر یہی اعضاے آلیہ یعنے مرکب اعضا اپنی ترکیب اور پیوستگی سے ہٹ جائین اور انکا اتصال
باہمی باقی نہ رہے اسی کیفیت کا نام مرض تفرق اتصال رکھا جاتا ہی خواہ انفصال اتصال اسکو کہینگے یعنی پیوستگی مین اعضا کے جدائی
ہو گئی - اور یہ تفرق اتصال ایسا مرض ہی کہ اعضاے مرکبہ اور اعضاے متشابہۃ الاجزا دونون کو شامل ہوتا ہی - پس اجناس امراض یعنے
عام قسمین امراض کی بنا بر اس تجویز کے جو بقراط اور جالینوس نے کی ہی فقط تین ہونگی (۱) جنس مرض متشابہۃ الاجزا کی (۲) جنس
مرض آلی (۳) جنس مرض عام کی جو اعضاے مرکبہ اور اعضاے متشابہۃ الاجزا کو ہوتی ہی یعنے تفرق اتصال - امراض متشابہۃ الاجزا
کی دو صنف پر تقسیم ہوگی اسلیئے کہ انھین امراض مین بعض امراض تو مفرد ہین اور بعض امراض متشابہۃ الاجزا مرکب ہین - امراض مفرد
چار ہوتے ہین گرم بیماری اور سرد بیماری اور تر بیماری اور خشک بیماری - اور مرکب امراض بھی چار ہین گرم تر اور گرم خشک اور سرد تر

اور سرد خشک - اور مفرد امراض بھی یا تو ساذج ہوں یعنے سادہ کیفیت اربعہ مین سے کسی کیفیت سے بدون مادہ کے پیدا ہوں یا اینکے سادہ نہون بلکہ وہ کسی ایک مادہ کی وجہ سے پیدا ہوں - جو مرض گرم کہ محض کیفیت ساذج سے بلا مادہ پیدا ہو اسکی مثال جیسے تپ دق خواہ حمی یوم یعنے جو یک روزہ تپ گر اُتر جائے - خواہ دھوپ کی سوزش خواہ وہ حرارت جو تعب او محنت سے پیدا ہو کر تپ پیدا ہو - جو گرم بیماری کسی ایسے مادہ سے پیدا ہو کہ اُس مادہ کی ریزش بطرف عضو خاص کے ہوتی ہے اسکی مثال جیسے ورم جو خون کے مادہ سے پیدا ہوا ہو - خواہ وہ تپ جو عفونت سے کسی خلط کے پیدا ہوئی ہو اور بھی اسکے مشابہ امراض ہین - سرد بیماری جو کیفیت ساذج بلا مادہ سے پیدا ہو اسکی مثال جیسے جمود یعنے بستگی کسی عضو کی خواہ تشنج یعنی اکڑ جانا کسی عضو کا اُس شخص کے بدن مین جسکو سخت سردی کی ایذا برف سے پہونچی ہو - سرد خشک بیماری جو مادہ سے پیدا ہو جیسے فالج اور سکتہ اور مرگی وغیرہ جو کیموسات بلغمی سے پیدا ہوتی ہین خشک مرض جو فقط کیفیت سادہ سے پیدا ہوا اور مادہ کی شرکت اسمین نہو جیسے وہ تشنج جو بسبب کسی استفراغ کے پیدا ہو یعنی کسی خلط کے بدن سے زیادہ نکلجانے سے جو خشکی آجائے اور اُس سے تشنج پیدا ہوا اور وہ مرض جسکو دبول کہتے ہین کہ بدن گھلتا چلا جائے جیسے دق کی لاغری - جو مرض خشک مادہ سے پیدا ہوتا ہے اسکی مثال جیسے کہ سرطان اور جذام اور دبیل یا وغیرہ وہ امراض جو کیموسات یابسہ یعنی خشک سے پیدا ہوتے ہین - مرض رطب یعنی تر بیماری جو محض کیفیت ساذج بلا مادہ سے پیدا ہو اسکی مثال جیسے بدن کا تر رہنا اور اسکا ترہل یعنے لجلجا ہو جانا - اور مرض رطب خواہ تر بیماری جو مادہ سے پیدا ہو جیسے استسقا جو تر کیموسات سے پیدا ہوتا ہے - مرکب مرض ممکن نہین کہ سادہ ہو اور مادہ سے خالی ہو - اسلیے کہ اگر مرض گرم تر ہے اسکی پیدائش خون سے ہوگی اور یہ ورم ہے جسکو فلغمونی کہتے ہین - اور مرض گرم خشک خلط صفراوی سے پیدا ہوتا ہے جیسے وہ ورم جو بنام حمرہ (بجائے حطی) مشہور ہے - اور سرد تر مرض خلط بلغمی سے پیدا ہوتا ہے جیسے ورم رخو یعنے ڈھیلا ورم - او سرد خشک مرض کا پیدا ہونا خلط سودا سے ہے جیسے ورم صلب سوداوی - اسکو اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیے

باب تیسرا امراض آلیہ کے بیان مین

مرکب اعضا کی بیماریاں جنکو امراض آلیہ کہتے ہین اُنکی چار صنفین مین (۱) وہ صنف جو اعضاے مرکبہ کی ہیئت اور صورت مین پیدا ہو (۲) وہ صنف جو اعضاے مذکورہ کی مقدار مین پیدا ہو (۳) وہ صنف جو انھین اعضا کے عدد اور شمار مین پیدا ہو (۴) وہ صنف جو انھین اعضا کی وضع اور نہاد مین پیدا ہو - جو مرض آلی کہ ہیئت مین اعضاے مرکبہ کے پیدا ہو اسکے اصناف شمار مین پانچ ہین پہلی قسم وہ جز آلی ہے جو شکل مین اعضا کے ہو جیسے سر کا عضو کجا ہوا اور پانؤن کی پنڈلی مین کجی ہونی - دوسری وہ قسم ہے جو تجویف یعنے خالی مقامات مین عضو کے ہو جیسے پانؤن کی ایڑی بھری ہو اور اسمین گہراو نہو یعنے بیچ مین خالی جگہ نہو خواہ کفدست مین گڑھا نہو تیسری قسم وہ مرض ہے جو مجاری اور منافذ مین ہو یعنے جو راہین اور سوراخ عضو مرکب مین ہوتے ہین اُنھین کسی قسم کی خرابی ہو اور اسکی دو قسمین ہین ایک تو مجاری کا اتساع یعنے پھیل جانا جیسے وہ مرض جو مقعد کی رگون کے منہ کھل جانے سے عارض ہوتا ہے خواہ انتشار اور پریشان ہونے سے آنکھ کے ڈھیلے کے سوراخ سے جو مرض پیدا ہوتا ہے کہ نظر نہین جمتی - دوسری قسم ان مجاری کے تنگی کی ہے جیسے کہ رگون مین تنگی پڑنے سے خواہ سدہ پڑ جانے سے کوئی مرض پیدا ہوتا ہے مجاری مین جو مرض پیدا ہوتا ہے اسکی ادبھی دو صورتین ہین یا تو ایسے مجرے مین وہ مرض پیدا ہوتا ہے جس مجرے کی منفعت تمام بدن کو پہونچتی ہو خواہ ایسے مجرے مین وہ مرض پیدا ہو جسکی منفعت عموماً تمام بدن کو پہونچتی ہے - اگر ایسے خاص مجرے مین کوئی مرض پیدا ہو جسکی منفعت تمام بدن کو نہین پہونچتی اُس سے فقط ایک ہی مرض پیدا ہوگا - اور اگر ایسے عام مجرے مین

کوئی مرض لاحق ہو جسکی منفعت تمام بدن کو پہونچتی ہی اُس شخص کے بدن مین بہت سے امراض پیدا ہونگے - پھر اگر کوئی مجرا بند ہوجائے اور اُسکا بند ہونا بسبب ورم کے ہو اب اسمین دو مرض پیدا ہونگے - اسلیے کہ ایک تو ورم خود ہی فی نفسہ مرض ہی جو پیدا ہوا ہی اور دوسرے سدہ یعنے بند ہونا مجرے کا جو مجرے مین اسی عضو کے عارض ہوا ہی - اور اگر یہ سدہ یعنی بند ہوجانا مجرے کا بسبب کسی خلط لزج یعنے چسپیدہ کے عارض ہوا ہی پھر اُسوقت اس مجرے خاص مین ایک ہی مرض پیدا ہوگا اور وہ مرض سدہ کا ہی - مثال اسکی رگ اجوف ہی جو جگر سے نکلی ہی اگر بند ہوجائے اگر اسکا بند ہوجانا بسبب ورم کے ہو پس اسوقت رگ اجوف مین دو مرض پیدا ہونگے اسلیے کہ اس رگ مین دو فعل تھے - ایک تو خون کا پیدا کرنا اور دوسرے خون کو تمام بدن مین پہونچانا اور جو سدہ کہ بوجہ ورم کے پیدا ہوگا اُسکے دونون فعل کو مانع ہوگا - اور اگر یہ سدہ کسی خلط لزج یعنے چسپیدہ خلط سے ہو جو اُسی مجرے مین چسپیدہ ہوگیا ہی اُسوقت مجرے کے بند ہونے سے فقط ایک ہی مرض پیدا ہوگا - چوتھی قسم وہ مرض ہی جو خشونت مین پیدا ہوا اور یہ وہ مرض ہی کہ کوئی ایسا عضو چکنا ہوجائے جسکی طبیعت مین خشونت اور کھردرا پن ہی جیسے کہ ہڈی خواہ رحم مین یہ مرض پیدا ہوتا ہی کہ چکنے ہوجاتے ہین اسلیے براہ طبیعت کے اُنکو باخشونت ہونا درکار ہی - پانچوین قسم وہ مرض ہی جو ملاست اور چکنا پن مین کسی عضو کے پیدا ہوا اور وہ اس طرح پر ہی کہ جس عضو کی طبیعت مین خشونت ہی وہ چکنا ہوجائے - مثلاً قصبۂ ریہ یعنے پھیپھڑے کے نلے جسکا چکنا ہونا اور کا ہی اسمین خشونت اور کھردرا پن آجائے جبکہ اُسکی طبیعت مین ملاست ہو - جو مرض کہ مقدار اعضا مین ہوتا ہی اُسکی دو قسم ہین - ایک یہ کہ عضو کی مقدار بڑھ جائے - دوسری یہ کہ اُس مقدار قدر مناسب سے گھٹ جائے - جیسے زبان اور سر کو یہ مرض ہوتا ہی کہ یہ دونون اپنی اپنی مقدار سے بڑھ جاتے ہین یا معدہ کو یہ مرض ہوتا ہی کہ اپنی مقدار سے چھوٹا ہوجاتا ہی - جو مرض کہ عدد مین اعضا کے پیدا ہوتا ہی اُسکی بھی دو قسم ہین ایک تو زیادہ ہونے کا مرض اور یہ زیادتی یا تو براہ طبیعت کے ہو جیسے اُنگلی جو براہ طبیعت کے بعض خلقت مین زیادہ ہوجاتی ہی - یا اینکہ یہ زیادتی خارج طبیعت سے ہو جیسے سوڑی اور مسہ اور چھوٹے چھوٹے کیڑے خواہ کدو دانہ اور پتھری جو مثانہ مین پیدا ہوتی ہی اور دوسرے مرض نقصان عدد کا ہی اور یہ نقصان بھی یا تو نقصان کامل اور پورا نقصان ہی جیسے کسی اُنگلی کا بالکل جڑ سے کٹ جانا خواہ نقصان جزئی ہی یعنے کچھ حصہ کسی عضو کا کم ہوجائے جیسے کوئی پورا اُنگلی کے پورون مین سے کٹ جائے - لیکن جو مرض کہ وضع اور نہاد مین عضو کے ہوتا ہی اُسکی بھی دو قسم ہین ایک تو یہ ہی کہ کوئی عضو اپنی جگہ سے ہٹ جائے جیسے خلع یعنی پٹھہ وغیرہ کا اُتر جانا اور وثی یعنی بوجہ کوفتگی کے کسی عضو کا سرک جانا اور فتق کا وہ مرض جسمین کوئی آنت اُتر جاتی ہی جیسے شقیقین - اور دوسری قسم مرض وضع کی یہ ہی کہ جو شرکت کسی عضو کو دوسرے عضو سے ہی اُسمین خرابی آجائے اور اچھی طرح مشارکت دونون مین باقی نہ رہے جیسے دونون ہونٹھ خواہ اُنگلیان ایسی ملجائین کہ جدا نہو سکین - خواہ اسقدر دور ہون کہ مل نہ سکیں - یا جیسے زبان کے رباطات یعنے جن چیزون سے زبان کی بندش ہی مین یہ مرض پیدا ہوتا ہی کہ پھر آدمی کو زبان کا نکالنا اور منھ سے باہر لانا غیر ممکن ہوجاتا ہی -

باب چوتھا بیان مین امراض تفرق اتصال کے

جو بیماری کہ عموماً دونون اعضاے جسمانی کو لاحق ہوتی ہی یعنے اعضاء مفردہ اور اعضاے مرکبہ کو اُسی کا نام تفرق اتصال ہی - اور یہ مرض عام دونون کو اسواسطے ہوا کہ کبھی تفرق اتصال ہڈی مین عارض ہوتا ہی جو عضو مفرد ہی اور کبھی گوشت مین پیدا ہوتا ہی اور کبھی اور اعضاے متشابہۃ الاجزا مین یعنے مفرد اعضا مین پیدا ہوتا ہی - اور کبھی تمام ہاتھ اور تمام پاؤن مین پیدا ہوتا ہی خواہ تمام کف دست مین یا اور کسی ایسے ہی عضو مین اعضاے آلیہ یعنے اعضاے مرکبہ سے پھر اُسوقت کہ یہ مرض کسی عضو مرکب مین پیدا ہوتا ہی اُس عضو مرکب کے جسقدر اجزا متشابہۃ الاجزا اُسمین سب مین عام ہوتا ہی - تفرق اتصال کا نام مختلف رکھا جاتا ہی بحسب اختلاف اُن اعضا کے جسمین یہ مرض پیدا ہوتا ہی اگر ہڈی مین

پیدا ہو اسکا نام سحج ہوگا اور گوشت [illegible] مین پیدا ہو اسکا نام [illegible] رکھا جائیگا - پھر ریانہ در تک رہے اسکو قرحہ کہینگے - اور اگر پٹھہ مین تفرق اتصال عارض ہو اسکا نام [illegible] ہوگا [illegible] رگہاے جسد [illegible] مین پیدا ہو اسکو انورسما کہینگے اور انورسما کے معنی خون کے ہین - اور ناجسدہ رگ مین پیدا ہو اسکا نام فرزیج ہوگا [illegible] اور اگر تفرق اتصال عضل مین واقع ہو اور کنارہ پر کسی عضلہ کے ہو اسکا نام [illegible] رکھا جائیگا - اور اگر [illegible] مین [illegible] ہو اسکو فسخ کہینگے - اور اگر تفرق اتصال کسی عضو آلی یعنی مرکب مین پیدا ہو اسکا نام عموماً قطع اور [illegible] ہاتھ کٹ گیا خواہ پانون کا قطع یا انگلی وغیرہ کا قطع - ہر ایک صنف تین جنس امراض آلیہ اور امراض [illegible] مفردہ اور امراض تفرق [illegible] کبھی تو الگ ہی اور مفرد پیدا ہوتی ہین اور کبھی مرکب ہو جاتی ہین - مرکب ہونے کی ان امراض مین پانچ صورتیں ہیں (۱) مرکب ہونا امراض متشابہۃ الاجزا کا یعنی مفرد اعضا کے امراض کا باہم خود جیسے کہ حرارت ہمراہ رطوبت کے سو خواہ حرارت ہمراہ [illegible] خشکی کے ہو (۲) مرکب ہونا امراض متشابہۃ الاجزا کا ساتھ امراض آلیہ یعنے اعضاے مرکبہ کے امراض کے جیسے ورم گرم ہمراہ [illegible] کے [illegible] ورم تو مرض آلی ہوا اور تپ مرض متشابہۃ الاجزا ہو (۳) مرکب ہونا مرض آلی کا ہمراہ کسی دوسرے مرض کے جو وہ بھی آلی ہو جیسے کہ ورم کسی ایسے عضو مین پیدا ہو جس مین کہ مجاری اور سوراخ ہون اور اسی ورم سے وہ راہین بند ہو جائین خواہ انمین تنگی آ جائے بسبب تنگی پیدا کرنے ورم کے [illegible] دو قسم کے مرض ہونگے ایک تو وہی ورم جو مرض آلی کی ایک قسم ہو کہ مقدار مین اعضا کے ہوتا ہو [illegible] اور دوسرا مرض تنگی مجاری کے اور وہ بھی مرض آلی ہو (۴) مرکب ہونا امراض متشابہۃ الاجزا کا ہمراہ تفرق اتصال کے جیسے کسی [illegible] ایک عضو کے ورم گرم پیدا ہو کہ اسکی وجہ سے وہ عضو گرم ہو جائے اب اسوقت اس عضو مین تین مرض ہونگے ایک تفرق اتصال یعنے [illegible] دوسرے ورم جو مرض آلی ہو تیسرے مرض متشابہۃ الاجزا اور وہ یہان پر عضو مفرد یعنی کا گرم ہو جانا

مترجم - مثال ترکیب امراض [illegible] اصل کتاب مین دو ہی مرض کی ترکیب مین اسکو درج کیا ہو شاید کاتب کی غلطی ہو (۵)

مرکب ہونا مرض آلی کا جو کسی عضو مین ہو ہمراہ تفرق اتصال کے دو عضا مین پیدا ہو جیسے کسی پور کا انگلیون کی پورون سے کٹ جانا کہ اسوقت انگلی مین دو مرض پیدا ہونگے ایک تو وہی تفرق اتصال یعنے پور کا کٹ جانا دوسرے نقصان عدد اور شمار کا یعنے ایک پور کا کم ہو جانا (۶)

یہ صورت ہو کہ تینون امراض مین سے بعض امراض ہمراہ بعض کے مرکب ہو جائین جیسے دونون آنکھون مین جسوقت آشوب بھی ہو اور قرحہ بھی پڑے اور شگافتہ بھی ہو جائے اور طبقہ عنبیہ جو آنکھ کا ایک طبقہ ہو اونچا ہو جائے اور ثقبہ یعنے سوراخ حدقہ چشم کا اپنی جگہ سے ہٹ جائے اور اسی سوراخ مین آب نزول بھی اتر آئے اور ناخونہ بھی اسمین پیدا ہو جانے سے اگر ایسی حالت کسی آنکھ کی ہو جائے اب ان آنکھون مین چھ بیماریان پیدا ہونگی - ایک تو رمد یعنے آشوب چشم جو ورم گرم ہو پس ورم گرم مرض آلی ہو جو مقدار عضو کے بڑہ جانے کی قسم مین داخل ہو اور حرارت ورم کی مرض متشابہۃ الاجزا ہو - دوسرے قرحہ کا شگافتہ ہونا اور یہ مرض تفرق ہو تیسرے طبقہ عنبیہ کا اونچا ہو جانا یہ بھی مرض آلی ہو جو مقدار عضو کے بڑھنے مین داخل ہو چوتھے سوراخ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا یہ بھی مرض آلی ہو وضع اعضا کی خرابی کی قسم مین سے ہو - پانچوان آب نزول کا اترنا یہ بھی مرض آلی ہو جو سدہ مجاری کے باب مین داخل ہو چھٹے ناخونہ کہ یہ بھی مرض آلی ہو زیادتی عدد اعضا مین داخل ہو کہ گویا ایک طبقہ آنکھ مین ناخونہ پیدا ہونے سے بڑہ جاتا ہو یہ چھ بیماریان ہین جو ایک ہی عضو یعنے آنکھ مین پیدا ہوئی ہین اسکو جاننا چاہیے

باب پانچوان مجملی بیان ان اسباب کا جنسے مرض پیدا ہوتے ہین

اسباب مرض یعنے جنکی وجہ سے بیماریان پیدا ہوتی ہین یہ وہی امور ہین کہ فعل بدنی مین بتوسط مرض کے ضرر پہونچاتے ہین خواہ بتوسط

کسی دوسرے عضو کے ضرر پہونچائے جسکے واسطہ سے ایک عضو خاص کو نفع پہونچتا تھا۔ مرض کے واسطہ سے اسکی ضرر رسانی یوں سمجھنی چاہیے جیسے
عفونت خلط کی جو سبب تپ کی ہو ایسی تپ جو تمام افعال بدنی کو ضرر پہونچاتی ہو۔ اسلیے کہ عفونت خلط کی خود تو کسی فعل کو افعال بدنی سے مضر
نہین ہو لیکن چونکہ عفونت خلط کی تپ آجاتی ہو اور تپ مضر افعال بدنی ہو پس بواسطہ تپ کے عفونت کا ضرر افعال بدنی کو پہونچیگا۔ دوسری
قسم سبب کے مضرر رسانی کی جو بتوسط کسی عضو کے ہے جسے اوپر لکھی ہو یعنے ایک ایسا عضو ہو جسکا نفع کسی فعل معین مین دوسرے عضو کو ہوتا ہو
پس عضو نافع کو کوئی ضرر پہونچے وہ ضرر بسبب انقطاع نفع عضو دوم کا ہوگا جیسے ثرب کا فائدہ معدہ اور جگر کا گرم رکھنا ہو اب اگر اسی ثرب کو
کسی قسم کی آفت پہونچے اسکا آفت رسیدہ ہونا معدہ اور جگر کو مضر ہوگا اور انکو سرد کردیگا خصوصاً اگر ثرب کی زیادہ مقدار کٹ جائے۔ یا جیسے
طبقۂ قرنیہ آنکھ کا جسوقت اسمین قرحہ پڑجائے جو نور کہ رطوبت جلیدیہ سے نکلکر محسوسات بصر سے ملتا ہو اسکو یہ قرحہ منع کریگا اور ان تک پہونچنے
ملنے نہ دیگا۔ جب کیفیت سبب کی ایسی ہو اب اجناس یعنی عام قسمیں سبب مرض کی تین ہونگی (۱) اسباب بادیہ اور یہ وہ چیزین ہین جو بدن کو
خارج سے عارض ہوتی ہین جیسے قطع حدید یعنے لوہے سے جسم کا کٹ جانا اور پتھر سے کوفتہ ہوجانا اور گزندہ حیوانات کا کاٹنا خواہ ڈنک مارنا
اور پھاڑ ڈالنا اور دھوپ کی گرمی اور آگ کی گرمی پہونچے خواہ برف کی سردی پہونچے وغیرہ وغیرہ ایسی جتنی چیزین کہ خارج سے بدن کو پہونچتی ہین
(۲) وہ اسباب ہین جنکو اسباب سابقہ اور متقادمہ کہتے ہین اور یہ ایسی چیزین ہیں جو اندر بدن کے حرکت کرتی ہین اور اپنے
افعال اندر ہی اندر بدن کے کرتے ہین بواسطہ کسی اور چیز کے جیسے اخلاط کی کثرت اور زیادتی خواہ انکی لزوجت اور عفونت کی سبب حدوث
تپ کی ہو کہ تپ ان اخلاط سے اسی وقت پیدا ہوگی جب انمین عفونت آجائے پس انکی یہ عفونت ہی درمیانی اور متوسط چیز ہو جو اخلاط
اور تپ کے بیچ مین پڑکے تپ کو پیدا کرتی ہو (۳) اسباب کی وہ جنس ہین جنکو اسباب واصلہ اور لازمہ کہتے ہین جنکا فعل افراد بدون
توسط کسی اور چیز کے بدن مین ہوتا ہو جیسے عفونت کسی خلط کی کہ خود اسی سے تپ پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ عفونت جبتک کسی خلط مین
رہیگی وہ تپ بھی باقی رہیگی جسکو اسی عفونت نے پیدا کیا ہو۔ پھر اگر وہ عفونت دور ہوجائے یہ تپ بھی دور ہوجائیگی اور جاتی رہیگی۔
اب یہ تینون اجناس اسباب کے یا تو سبب امراض متشابہ الاجزا کے ہوتے ہین۔ یا سبب امراض آلیہ یعنی مرکب اعضا کے مرض کے ہوتے ہین
یا سبب امراض تفرق اتصال کے ہوتے ہین

باب چھٹا امراض متشابہ الاجزا کے بیان مین اور پہلے مرض گرم کے اسباب کا بیان

امراض متشابہ الاجزا جنکو امراض سوء مزاج اور رداءت سوء مزاج یعنے خرابی سوء مزاج کی کہتے ہین۔ ان امراض کے اسباب
چار ہین۔ ایک تو سبب مرض گرم کا۔ دوسرے سبب مرض بارد یعنی سرد کا۔ تیسرے اسباب مرض رطب یعنی تر بیماری کے۔ چوتھے
اسباب مرض خشک کے۔ مرض حار اور گرم کے اسباب چھ طرح کے ہین ایک تو حرکت مفرط یعنے زائد اندازہ سے حرکت کرنی خواہ
یہ حرکت از قسم حرکات نفسانی کے ہو جیسے زیادہ غصہ کرنا خواہ یہ حرکت از قسم حرکات بدنی کے ہو جیسے تعب اور ماندگی خصوصاً
اس شخص کو جو خوگر محنت اور تعب کا نہو۔ دوسرے ملاقات کرنا بدن کا ان چیزوں سے جو گرمی پیدا کرتی ہین اور انکی گرمی بالفعل
ہوتی ہو یعنے حس لامسہ سے بدن کی گرمی محسوس ہوجاتی ہو جیسے حرارت دھوپ کی فصل گرما مین اور حرارت آگ کی جسوقت دیر تک
بدن سے ملی رہے اور ہوا سے حمام کی جب دیر تک آدمی اسمین بیٹھا رہے۔ تیسرے تکاثف مسام بدن کا یعنے بدن کے مسامات بند ہوجانا
اور انمین تنگی آجانی کہ اسوجہ سے جو گرمی اندر سے بدن کے نکلتی تھی وہ اندر ہی اندر گھٹ کر رہیگی اور باہر نکلکر اسکی تحلیل نہونے پائیگی جیسے کوئی

برف مین چلے خواہ آب سرد سے نہائے خواہ کسی قابض پانی سے غسل کرے جیسے پھٹکری کا پانی ہے جسمین ہٹاری کھلی ہو خواہ چکری کے
معدل سے نکلا ہو کہ ایسی صورتوں مین بدن کے مسامات بند ہو جاتے ہین اور سمٹ جاتے ہین پھر کثیف صفت جیسے وہ عفونت
جس سے تپ پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ جو چیز متعفن ہوتی ہے اسمین گرمی آجاتی ہے ۔ پانچوین عدم غذا اسلیے کہ حرارت غریزی بدن کی جب
کوئی ایسی چیز مثل غذا کے نہین پاتی ہے کہ جسمین اشتغال کرے تو رطوبات و اخلاط و اعضاے بدن کے رخ کرتی ہے پھر انھین کو گرم کر دیتی ہے
اور انھین کے رطوبات کو خشک کرتی ہے ۔ چھٹے ایسی گرم چیزون کا کھانا جو بالقوت گرم ہین جیسے آتش حرارت کا اثر ہے جیسے کوئی آدمی لہسن
خواہ پیاز کھائے خواہ سیاہ مرچ وغیرہ تناول کرے خواہ گرم غذا ہین اور گرم دوا ہین تناول کرے ۔ غرض باسد کے آٹھ اسباب ہین ۔ ایک تو
سرد چیزون کی ملاقات بدن سے ہوئی جو بالفعل بدن کو سرد کر دیتی ہین جیسے وہ سردی جو کسیکو اسوقت عارض ہوتی ہے جسوقت اسکا بدن
برف سے ملاقات کرے اور دیر تک اس سے ملا رہے خواہ سرد ہوا سے دیر تک اسکا بدن ملا رہے اور جب دیر تک اسکا ٹھہرنا اور باقی
رہنا انھین دونون سے ہوتا ہے حرارت غریزی اسکی اندر بدن کے چلی جاتی ہے اور وہان جا کر بستہ اور منجمد ہو جاتی ہے اسلیے کہ اگر دیر تک
نہ ٹھہریگا بوجہ محتقن ہونے حرارت کے اندر جسم کے بدن مین گرمی پیدا ہوگی اور دیر تک ٹھہرنے سے حرارت اندرون جسم کے جا کر بستہ ہو جائیگی
دوسرے سرد بالقوہ چیزون کا کھانا جیسے کہ بھرا اور کاہو اور خشخاش اور افیون ۔ تیسرے زیادہ آب طعام کا تناول اسقدر کہ حرارت غریزی فرد ہو جائے اور بجھ جائے
جیسے آگ بھی اگر زیادہ لکڑیان اسپر ڈالی جائین بجھ جاتی ہے اور چراغ بھی اگر زیادہ تیل ڈالا جائے تو دیا خاموش ہو جائیگا ۔ چوتھے افراط سے
بے غذائی جیسے کہ آگ بھی اگر لکڑیان بالکل جلکر نابود ہو جاتی ہین آگ بجھ جاتی ہے اسی طرح حرارت بدنی مین بھی بالکل بے غذائی سے فرد ہو کر
برودت پیدا ہوتی ہے ۔ پانچوین تکاثف مسامات کا اسقدر زیادہ کہ جو فضول متحلل ہو ہو کر باہر نکلتے تھے بوجہ مسامات کی تنگی کے نکل نہ سکین اور
انھین فضول کی رطوبت مین حرارت غریزی ڈوب کر بجھ جائے ۔ چھٹے تخلخل بدن کا حد اعتدال سے بڑھ جانا کہ حرارت غریزی تحلل ہو جائے
اور مادہ حرارت کا پسینہ کی راہ سے نکل جائے ۔ ساتوین افراط حرکت اسقدر کہ حرارت غریزی کو تحلیل کر دے اور اسکو پراگندہ کر دے
پس بدن سرد ہو جائے ۔ آٹھوین بافراط آرام اور راحت کا استعمال کرنا تا ایکہ فضول کی بدن مین کثرت ہو پس حرارت غریزی انھین
فضول مین ڈوب جائے اور ڈوب کر بجھ جائے ۔ پس یہی سب اسباب گرم اور سرد مزاج کے ہین ۔ لیکن اس بارہ مین ابھی اتنا کہنا
اور مناسب ہے کہ ہر ایک سبب اسباب مذکورہ مین سے بدن کو سرد یا گرم کے اطلاق کرتا ہے ۔ مراد یہ ہے کہ ان اسباب کی گرمی سردی
کوئی خاص مرض سے تعبیر نہین کیجاتی ہے اسلیے کہ ان اسباب مین ہر ایک کا فعل مختلف ہوتا ہین تین سبب سے مختلف ہوتا ہے ایک تو
کیفیت سے تکاثف کے دوسرے مقدار سے اس خلط کے جسکو بدن حاوی ہے یعنے بدن مین وہ خلط بھری ہوئی ہے تیسرے طبیعت اس
چیز کی جسکی تحلیل اسی بدن سے ہوتی ہے ۔ کیفیت تکاثف کی سبب سے اس طرح اختلاف ہوتا ہے کہ اگر تکاثف بسبب [illegible] ہوگا بدن مین کوئی
سرد مرض پیدا کریگا اور اسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ حرارت غریزی البطرف اندر جسم کے گریز کرتی ہے اور اندر بدن کے فرو رفتہ ہو جاتی ہے اور چونکہ
مسامات ہوا جانے کے بند ہین لہذا وہ حرارت اندر ہی بجھ جاتی ہے اسلیے کہ ترویح اس حرارت کی اسی ہوا سے ہوتی تھی اور اب ہوا کا
اندر گذر نہین ہے بوجہ تنگی مسامات کے ۔ اور اگر تکاثف تھوڑا سا ہے بدن کو گرم کریگا اسلیے کہ اب تحلیل حرارت غریزی اندر سے باہر
نکلنے کی رو سے تو ہوئی نہین اور اندر ہی اندر حرارت کو التہاب اور بھڑک ہو رہی لہذا حرارت پیدا ہوتی ہے ۔ دوسری وجہ اختلاف اثر کا
ان اسباب مین مقدار اس خلط کی ہے جو بدن مین ہو ۔ اسلیے کہ اگر خلط موجود کی مقدار حد سے زیادہ ہے اور بدن مین تنگی مسامات کی

بوجہ برودت کے پیدا ہو زیادہ سردی بدن کو پہونچیگی اور سرد ہو جائیگا اسلیئے کہ خلط موجود کا تحلل ہو نہیں سکتا اور حرارت غریزی اور بدن کے
ڈوب جائیگی اور سرد ہو جائیگی - اور اگر خلط موجود بدن میں کم ہو اور اچھی خلط ہو فاسد نہو اور تکاثف بھی مسامات کا کچھ افراط نہوا ہو بلکہ بقدر معتدل ہو تو
حرارت غریزی قوی اور زیادہ ہو جائیگی - اور اگر خلط موجود بدن گرم اور خراب ہو جسی ہو بسبب تعفن کے یعنے تپ وزہ یعنے جو تنگی مسامات سے
ٹھیرتی ہو پیدا کریگی - یا یہ اختلاف بسبب اُن چیزون کے ہوتا ہے جو بدن سے تحلیل پاتی ہیں اسلیئے کہ بعض بدن ایسے ہیں جنمین اخلاط جید
اور اچھے ہوتے ہیں مثلاً اچھا خون کسی بدن میں ہے اگر ایسے بدن کو تنگی مسامات کی وجہ یہ کیفیت عارض ہو کہ جو بخارات اُس بدن سے متحلل
ہوتے ہیں اُنکے ساتھ اس خلط جید کا بخار متحلل نہو سکے ایسے بدن کی حرارت غریزی قوی ہو جائیگی اور اُسی حرارت میں غرارت یعنے کثرت آجائیگی
اور بعض قسم کے بدن ایسے ہوتے ہیں کہ جو خلط اُنمین موجود ہے وہ ردی اور خراب ہوتی ہے یا تو خلط مراری یعنے صفراوی خراب ہوگی کہ اس خلط سے
جو بخار متحلل اور جدا ہوتا ہے اسکی کیفیت بھی خراب ہوتی ہے اگر ایسے بخار کی تحلیل نہونے پائے یہ بھی تپ پیدا کریگا اور بعض بدن میں خلط بلغمی اور
غلیظ کی موجودگی ہوتی ہے جسمین لزوجت اور چپک ہو اس خلط کا بخار بھی غلیظ اور سرد و تر ہوتا ہے اگر ایسے بخار کی تحلیل نہونے پائے بدن میں
سردی اور تری پیدا کریگا اور حرارت غریزی اُسمین ڈوب جائیگی لہذا مرض بلغمی پیدا کریگا بعض ایسے بدن ہیں جنمین سوداوی خلط غالب
ہوتی ہے اُس سے جو بخار جدا ہوتا ہے سرد خشک ہے اگر ایسے بخار کی تحلیل نہونے پائے بدن میں سردی اور خشکی پیدا کریگا اور سوداوی بیماریان
پیدا کریگا - مرض رطب یعنے جو بیماری رطوبت سے پیدا ہوتی ہے اسکے اسباب پانچ ہیں - ایک تو کسی تر چیز سے بدن کا ملنا اور ملاقات
کرنی ایسی چیز کی جو بالفعل تر ہے جیسے آب شیرین سے نہانا خواہ اس ہوا سے بدن کا ملنا جو تر ہو - دوسرے زیادتی خورد و نوش کی تیسرے
اُن دواؤن کو اور اُن غذاؤن کو کھانا پینا جو بدن میں رطوبت پیدا کرتی ہیں جیسے بتھوا اور کاہو کا ساگ اور کدو خواہ پانی ملی ہوئی شراب
پینی - چوتھے آرام اور تن آسانی کا استعمال کرنا کہ اسکی وجہ سے فضول رطب یعنے تر رسالہ کی مقدار کثیر بدن میں جمع ہو جاتی ہے لہذا رطوبت
بدن میں پیدا کرتی ہے - پانچوین جو چیز بدن سے متحلل ہوتی ہے اُسکا تحلیل نپانا اور اندر بدن کے اُسکا گھٹ کر رہ جانا بشرطیکہ وہ چیز تر بھی ہو
مرض یابس یعنے خشکی سے جو بیماری پیدا ہوتی ہے اُسکے اسباب بھی پانچ ہیں اور یہ پانچون اُنکی ضد اور مخالف ہیں اسباب امراض رطوبت کے
ایک تو بدن کی ملاقات ایسی چیز سے جو بالفعل خشکی پیدا کرتی ہے جیسے ہوا سے گرم اور لون میں چلنا خواہ ریت میں بدن گاڑ دینا خواہ
سوکھی مٹی میں بدن کو دفن کر دینا یا آب دریاے شور میں نہانا خواہ ایسے پانی سے نہانا جسمین پھٹکری خواہ گندھک کا اثر ہو - دوسرے
غذا میں کمی کرنی اسقدر کہ رطوبت بدن کی فنا ہو جائے - تیسرے ایسی چیز کو کھانا پینا جنمین قوت اور اثر خشکی پیدا کرنے کا ہے جیسے مسور
اور سرکہ اور نمک - چوتھے تعب اور مشقت کا زیادہ استعمال کہ جس سے رطوبت بدن کی تحلیل پاتی ہے - پانچوین بافراط بدن کا پلپلا ہو جانا اور
رطوبت بدنی کا فنا ہو کر نابود ہو جانا بسبب کثرت حرکات بدنی کے - پس یہی سب اسباب ہیں امراض متشابہۃ الاجزا کے یعنے مفرد اعضا کے
امراض کے جو بنام سوء مزاج مشہور ہیں اگر مفرد ہوں اور کسی مادہ سے عارض نہوے ہوں لیکن جو مرض انہیں امراض متشابہۃ الاجزا میں
مرکب ہو اُسکا سبب بھی برطبق شمار امراض مرکب کے ہوگا - یعنے جسقدر شمار امراض مرکب کا ہے اُسیقدر شمار اسباب مرکبہ کا بھی ہے اور جتنی
قسم اور نوع اسباب مرکبہ کی ہیں اُتنی قسم امراض مرکبہ کی بھی ہیں - اسکا بیان یہ ہے کہ اگر اسباب مرض بدن میں زیادہ ہوں اور سب کا فعل
اور اثر ایک ہی طرح کا ہو ایک قسم کا مرض وہ سبب پیدا کریگا اقسام سوء مزاج قوی سے مراد یہ ہے کہ یہ مرض اور سوء مزاج جو کہ چند اسباب سے
پیدا ہوگا اگرچہ شمار میں ایک ہوگا مگر قوی ہوگا مثال اسکی یہ ہے کہ جو شخص گرم دوا کا استعمال کرے اور حرکت کثیر سے بھی متحرک ہوا اور دیگر افعال

جسکے بدن میں مختلف اثر پیدا کرتے ہوں اس طرح سے کہ بعض افعال سے گرمی اور بعض سے برودت اور سردی اور بعض سے رطوبت اور بعض سے خشکی پیدا ہوتی ہو۔ اب ایسے آدمی کا حال دو صورتوں سے خالی نہوگا یا تو یہ کہ ایک خواہ دو سبب ان اسباب کثیرہ میں سے بوجہ اپنی کثرت مقدار یا قوت کے اور اسباب باقیماندہ پر غالب ہوں۔ پھر تو اسکے بدن میں وہی سوء مزاج پیدا ہوگا جسکو سبب غالب پیدا کریگا۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ مختلف اسباب جو بدن میں ہیں ہر ایک سبب قوت اور ضعف میں برابر ہے اور اپنا اپنا فعل بدون غلبہ کے کرلیتا ہے۔ اب ایسے وقت اس بدن میں سوء مزاج مختلف پیدا ہوگا یعنے خرابی مزاج کی چند طرح پر ہوگی۔ اسباب اس مرض کے جسمیں مراد سوء مزاج کے کوئی مادہ بھی ایسا ہو جو کسی عضو پر گر رہا ہے (شمار میں چھ ہیں۔ ایک تو قوت اس عضو کی جو دافع ہے یعنے وہ عضو جو اپنے سے اس فضلہ کو ہٹا دیتا ہے اور بالقوت دور کردیتا ہے جو فضلہ اس عضو کی غذائے خاص سے پیدا ہوتا ہے خواہ اس چیز کو ہٹا دیتا ہے جو کسی اور عضو کا فضلہ بطرف ایسے عضو قوی کے لاتا ہو۔ یہ قوت سے دفع کرنے کا فعل وہی اعضائے بدنی کرتے ہیں جو اعضائے رئیسہ کہلاتے ہیں اسلیے کہ انہیں قوت ہے جیسے کہ دماغ اور قلب اور جگر اور رگہائے جہندہ اور ساکن رگیں۔ دوسرا سبب ضعیف ہونا کسی عضو کا جو اس مادہ کو قبول کرلیتا ہے جب اعضائے رئیسہ اور قوی اعضا اسکی طرف دفع کرتے ہیں اور یہ عضو ضعیف اس مادہ کے ہٹانے اور دفع کرنے پر قوت اپنی سے نہیں رکھتا۔ اور یہ ضعف اکثر اعضائے بدنی میں یا تو براہ طبیعت کے ہوتا ہے یعنے انکی خلقت ہی اسی طرح کی ہے جیسے جلد بدن کی کہ یہ عضو ضعیف زیادہ تر اسی اعضائے بدنی سے اسی فائدہ کی نظر سے پیدا کیا گیا ہے کہ جو کچھ فضلہ اندرونی اعضا بطرف جلد کے دفع کریں اسکو قبول کیا کرے۔ اور جیسے وہ گوشت جو نرم غدود کی قسم سے جو دونوں بغل اور دونوں چڈھوں میں یا رانوں کی جڑ میں ہے اور کانوں کی جڑ کا گوشت کہ یہ سب جگہ کے گوشت ضعیف اسی واسطے مخلوق ہوئے کہ جو کچھ اعضائے رئیسہ انکی طرف دفع کریں اسکو قبول کرلیا کریں۔ یا ضعف کسی عضو کا خارج از طبیعت ہو جیسے وہ اعضائے آفت رسیدہ کہ جنمیں کوئی آفت یا تو بروقت انکی پیدائش کے رحم مادری میں پہونچی ہو یا اینکہ بعد تولد کے اور کسی وقت کوئی آفت انمیں پہونچی اور اب بھی موجود ہو۔ پس جو عضو بدنی ایسا نظر آئے کہ اسکی طرف ریزش کسی مادہ کی زیادہ ہوا کرے اور زیادہ مرض اسی عضو کو گھیرے رہے جاننا چاہیے کہ یہ عضو زیادہ کمزور اور ضعیف ہے تمام اعضائے بدنی میں اور گویا بدن کی بدرو خواہ مادہ کے گرنے کی موری یہی ہے۔ تیسرا سبب کثرت مادہ کی ہے وہ مادہ جو بدن میں بڑھتا اور فاضل پڑتا ہے اور مادہ کے بڑھنے اور فاضل پڑنے کا وہی زمانہ ہے جب آدمی کسی قسم کی ردی اور خرابی تدبیر اپنے حفظ صحت میں کرتا ہے مثلاً خراب غذائیں کو زیادہ کھائے اور ریاضت بدنی خواہ نہانے کا حمام وغیرہ میں استعمال کم کرے کہ اسوقت اسکے بدن میں خراب خون اور شر ایسا پیدا ہوگا جسمیں فضلہ ایسے زیادہ ہونگے جنکے پاک اور صاف کرنے کو قوت ان آلات کی کافی اور وافی نہوگی جو آلات اسی غرض سے بدن میں بنائے گئے ہیں میری مراد ان آلات سے مثلاً طحال ہے جو مرہ سودا یعنے خلط سوداوی کو خون سے جذب کرتی ہے خواہ مرارہ یعنے پتہ جو مرہ صفرا کو جذب کرتا ہے اور جلد بدن کی ہے جو بخاری فضلات اپنی طرف جذب کرتی ہے پس اسی وجہ سے بدن میں بہت سے فضول جمع ہوجائینگے اور یہی فضول گویا ایسے مواد بن جائینگے کہ بعض اعضائے قویہ سے بطرف بعض اعضائے ضعیف کے ریزش کرینگے۔ چوتھا سبب قوت جاذبہ کا یعنے جو قوت کہ اعضائے بدنی کو غذا دیتی ہے اسکا ضعیف ہوجانا اور ایسا ضعیف ہونا کہ اسکو قدرت نرہے کہ جو غذا کسی عضو میں آتی ہے اسکو ہمصورت اسی عضو کے کردے اور طبیعت اس غذا کی مثل طبیعت عضو مذکور کے بنادے سوا پانچواں سبب ان مجاری کا وسیع ہونا ہے کہ زیادہ کشادہ ہوجاتا ہے جسمیں وہ فضلہ آتا ہے جسکو کوئی عضو قوی دفع کرتا ہے بطرف کسی عضو ضعیف کے۔ چھٹا سبب یہ ہے کہ اگر عضو قابل یعنے جس عضو میں قوی کرنے کسی مادہ کی صفت ہے وہ عضو اسفل بدن اور نیچے کی طرف ہو کہ اسی سبب سے

بسہولت ریزش مواد کی اُس عضو کی طرف ہوگی ۔ پس یہی ست قسمین اسباب امراض متشابہۃ الاجزا کی ہیں اگر ہمراہ مادہ کے ہون سبکو معلوم کرنا چاہیے

باب ساتوان امراض آلیہ کے اسباب کے بیان مین

امراض آلیہ یعنی مرکب اعضا کی بیماریون کے اسباب چار ہین ۔ ایک صنف تو اسباب اُن امراض کی ہی جو اعضا کی صورتون مین پیدا ہوتی ہین ۔ دوسری صنف اسباب اُن امراض کی ہی جو مقدار مین اعضا کے ہوتی ہین تیسری صنف اسباب اُس مرض کی ہی جو عدد مین امراض کے ہو ۔ چوتھی صنف اسباب اُن امراض کی ہی جو وضع اور نہاد اعضا مین ہوتی ہیں ۔ پہلی صنف اسباب اُس مرض کی جو صورت اعضا مین ہوتی ہین اُنکی پانچ قسمین ہین ۔ ایک تو اسباب اُن امراض کے جو شکل مین عضو کے ہون ۔ دوسرے اسباب اُن امراض کے جو تجویف جیسے خالی جگہ مین کسی عضو کے ہون تیسرے اسباب اُن امراض کے جو مجاری اور راہون مین اعضا کے ہوتے ہین ۔ چوتھے اسباب اُن امراض کے جو خشونت مین اعضا کے اندر سے ہون خواہ باہر سے یعنی کسی عضو کی خشونت اور کھردرا پن مین گھٹ بڑھ ہو جانے کے اسباب ۔ پانچوین اسباب اُن امراض کے جو ملاست اور چکناپن مین اعضا کے ہوتے ہین ۔ لیکن اسباب اُن امراض کے جو شکل عضو مین ہوتے ہین پس جو مرض شکل مین کسی عضو کے ہوتا ہی یا تو اُسکی پیدائش اُسوقت ہو جب بچہ ماں کے رحم مین ہی یعنی مراد اُسوقت سے ہی جسوقت بچہ کی پیدائش رحم مادر مین ہوتی ہی ۔ یا بروقت ولادت بچہ کے جب وضع حمل ہو یا بروقت تربیت جو زمانہ دائی کھلائی کی پرورش کا ہی ۔ اور کسی علت سے جو انھین اوقات مذکورہ مین سے کسی وقت مین خواہ انکے بعد کسی اور وقت یہ مرض پیدا ہو ۔ رحم مین جب لڑکے کو یہ مرض لاحق ہو بسبب کثرت مادہ کے جسوقت کہ منی زیادہ ہوا اور اُس سے طبیعت مدبرہ ایک بڑا عضو زائد کا بنائے جو معنوی اور ہوا زائد ہو ۔ یا بسبب کمی مادہ کے اگر منی مین کمی ہو اور حرکت قوہ ماسکہ ہو پس طبیعت کو ممکن ہو کر ایسی منی سے کوئی بڑا عضو بناکے جیسے عضو کی اُس مولود کو حاجت ہی ۔ یا ایک منی مین موافقت اور درستی کی کمی ہو بنظر کیفیت منی کے کہ واسطے اُس چیز کی جسکو حاجت اسی عضو کو ہی مراد یہ ہی کہ جس شکل کی حاجت عضو کو ہی اسکے موافق یہ منی نظر اپنی خراب کیفیت کے ہو مثلاً اگر منی گاڑھی ہوگی پس قوت مصورہ کو اُسکی صورت گری اور اُسکی شکل کا کھینچنا دشوار ہوگا ۔ یا زیادہ رقیق ہی اور سیال ہو کہ جو صورت اُسکی طبیعت بنائے وہ برقرار نہ رہ سکے اور بوجہ سیلان کے صورت منی بنائی بگڑ جائے ۔ ولادت کے وقت آفت یون آتی ہی کہ مولود اگر رحم مادر سے اسی طرح برآمد ہو جس شکل سے نکلنا اچھا نہین ہی مثلاً پشت کی جانب پیدا ہو خواہ دونون گھٹنے پر برآمد ہو ایسے برے انداز سے نکلتے وقت شکل بچے کے عضو کی خراب ہو جاتی ہی ۔ اور اگر دودھ زیادہ مقدار مناسب سے دایہ خواہ ماں کا پلایا جائے اُسکے بدن مین تر فضلہ زیادہ ہوگا لہذا بعض اعضا کی شکل خراب ہو جائیگی ۔ اور جو علت کہ بعض اوقات مذکورہ مین عارض ہو کر شکل عضو مین خرابی پیدا کرتی ہی خواہ بعد اوقات مذکورہ کے وہ علت پیدا ہوتی ہی اور شکل عضو کی خراب کر دیتی ہی وہ آٹھ اسباب سے ہوتی ہی (۱) دایہ یعنی کھلائی اگر بچہ کو مطلق العنان کر دے اور چلنے اور دوڑنے مین اُسکی خبر گیری نہ کرے اور اُسکو بری طرح دوڑنے اور چلنے سے نہ بچائے اُس بچہ کی ساق مین کجی آجائیگی خواہ اُسکے قدم اور جوڑ مین تلوون کے خرابی پیدا ہوگی کہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیگا ۔ (۲) ٹوٹ جانا کسی عضو کا جیسے اگر وہ اقرنیز یعنی ڈھکنی اور جنبر جو گرد کولے کے جوڑ کے گڑھے کے ہی ٹوٹ جائے پس جو ہڈی اسی گڑھے مین در آتی ہی بخوبی نہ ٹھہر سکیگی ۔ (۳) طبیب خواہ جراح اگر اچھی طرح سے بندش عضو شکستہ کی نہ کریگا (۴) مریض اگر اُس ٹوٹے ہوئے عضو کو ہلائے اور حرکت دے جسکی بندش کی گئی ہو اور ابھی وہ عضو اپنی جگہ درست ہو کر نہین بیٹھا اور نہ وہ مرض دور ہوا ہی اور نہ عضو مین سختی اور درشتی جیسی درکار ہی پیدا ہوئی ایسے وقت کے ہلانے ڈلانے سے شکل عضو کی خراب ہو جائیگی (۵) بوجہ مرض کے جیسے اگر چوٹ کسی کی ناک مین لگ جائے اُسی سے خطہ پیدا ہوتا ہی

یعنے ناک بیٹھ جاتی ہی اور چپٹی ہوجاتی ہی (۶) مصلہ سے مادہ خراب کی جس طرح کہ جذام کے بیمارون کو فساد شکل انکے اعضا مین عارض ہوتا ہی سبب
مادہ کی یبوست کے (۷) انقصان اور کمی مادہ کی ہی جیسے وہ لاغری اور گوشت کا فنا ہوجانا مرض سل کے بیمارون کو عارض ہوتا ہی کہ ہڈی اور پسلیان
یعنے ان ہڈیوں کی چیزون سے جنکے سبب سے اعضاے بدنی ایک دوسرے سے بندھے اور متصل ہین الغرض ان دونون اعضاء پر گوشت
وہ مسلولون کے بدن مین نہین باقی رہتا اور فنا ہوجاتا ہی (۸) کوئی علت اور خرابی جو پٹھہ کو خواہ عضل یعنے [illegible] عارض ہوتی ہی جیسے کسی پٹھہ کا
کٹ جانا جسکی وجہ سے کوئی عضو بدنی ڈھیلا ہو کر جھول پڑے - خود کوئی عضل اینٹھ جائے کہ اسکی وجہ سے کوئی عضو کسی طرف جھک جائے خواہ کسی
طرف کھنچکر ٹیڑھا ہوجائے - خواہ کسی قرحہ کے نشان رہجانے سے یا ورم کا اثر باقی رہنے سے کسی عضو کی شکل خواہ صورت مین خرابی آجائے -
اینٹھ جانے سے خواہ ڈھیلے ہوجانے سے عضو کے اسکی شکل بگڑ جاتی ہی اور کسی ایک طرف عضو کی جھکاؤ جاتا ہی اور اسی طرف کھنچ جاتا ہی
اور اگر آفت تشنج کی ایک ہی طرف ہو جو رخ اور جانب متشنج کا صحیح ہی یعنے جدھر جراحت نہین ہوئی ہی جو عضو کا طرف جانب مادوف کے
کھنچ جائیگا جیسے اس لقوہ مین جو بسبب تشنج کے عارض ہوا ہو کہ ایسے لقوہ مین چہرہ اس طرف کج ہوتا ہی جدھر جراحت واقع ہوئی ہی - اور اگر
بسبب استرخا کے لقوہ پڑے چہرہ بیمار کا اسی طرف کج ہوگا جدھر آفت نہین [illegible] جسم مرض [illegible] بسبب [illegible]
اب اگر لقوہ بسبب تشنج کے پڑا ہی چہرہ مین کجی بائین طرف ہوگی یعنے جدھر سبب مرض ہی خواہ جو رخ [illegible] کا صحیح ہی [illegible] جانب صحیح اور علیل کے
کم ہوگا - اور اگر لقوہ بوجہ استرخا کے پڑے اور یہ استرخا بھی بائین طرف چہرہ کے ہوا اسوقت چہرہ [illegible] اپنے طرف [illegible] یعنے وہ رخ اور جانب
چہرہ کی علیل ہی طرف جانب صحیح کے کج ہوگی اسکو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے متن در بیان ان امراض آلیہ کے جو [illegible] عارض ہونا کے
عارض ہوتے ہین - اب رہے وہ امراض جو مجاری اور راہون مین خواہ سوراخون مین اعضا کے پیدا ہوتے ہین انکے اسباب کا بیان یہ ہی
مجاری کی کیفیت جس طرح ہم بیان کرچکے ہین ہوتی ہی کہ یا تو انمین تنگی آجائے یا کشادہ ہون اور پھیل جائین - مجاری مین تنگی آنے کی وہ تین
یا تو بہت جائین یا پسیدہ ہوکر مل جائین خواہ ملتحم ہوجائین یعنے جڑ جائین اس طرح سے کہ انمین زیادتی گوشت کی پیدا ہونے سے جڑ جانے
اور ملجانے کی کیفیت پیدا ہو - مجاری مین کوئی سدہ ایسا پیدا ہو کہ انکی راہ کو بند کردے - انقباض یعنے سمٹنا مجاری کا یا بسبب شدت قوت
ماسکہ کے ہوتا ہی یعنے جو قوت ٹھہرانے والی غذا وغیرہ کی اور روکنے والی ان چیزون کی جو عضو مین جاتی ہین ہر عضو مین خالق نے عطا کی ہی اس
قوت کی شدت سے انقباض پیدا ہوگا - یا بسبب ضعیف ہونے قوت دافعہ کے سمٹنا پیدا ہوگا - یا اینکہ برودت اور سردی جب اسقدر مجاری تک
پہونچے کہ مجرے کے منہ کو فراہم کردے اور راستواری اسکے منھ کو ملادے - یا قبض کا اثر کسی چیز کا ایسا مجرے مین پہونچے جو اسکو سمیٹ دے
اور اسکے اجزا کی تکثیف کردے کہ یکجا ہوجائین - یا خشکی اور یبوست کسی قسم کی ایسے مجرے مین پہونچے کہ اسکے اجزا کو سوکھا کر یکجا کردے
یا کوئی تنگی اور تناو ایسا کسی عضو مین پڑجائے جیسے اگر کسی عضو کو خوب کھینچکر باندھا جائے اسوقت اسمین تنگی آجاتی ہی تو اسکا مجرا ضرور
سمٹ کر بند ہوجاتا ہی مترجم چنانچہ منع صعود بخارات کی غرض سے پانون کو باندھا جاتا ہی تاکہ پانون کے بخارات اوپر چڑھنے نہ پائین
اس صورت مین بھی انسداد مجاری بوجہ انقباض کے ہوتا ہی متن یا کوئی آفت کسی عضو کی شکل مین پڑے کہ اسکی وجہ سے عضو مذکور مین
کجی پیدا ہو لہذا مجرا اسی عضو کا تنگ ہوجائیگا - یا کوئی ورم اسی عضو مین پیدا ہوجائے کہ اسی عضو مین تنگی پیدا کرے لہذا مجرا اسی
عضو کا بھی تنگ ہوجائے اور یہ تنگی بسبب اسی ورم کے عارض ہوگی - التحام یعنے جڑ جانے سے تنگی مجرے کی یون ہوتی ہی کہ اگر کسی مجرے مین
پہلے تو ایک قرحہ پڑا اور پھر وہ قرحہ مندمل ہوگیا یعنے زخم بھر آیا لہذا دونون جانب مجرے کے جڑ گئے اس سدہ کے سبب تنگی مجرے کی پیدا ہوگئی

کر سدہ یا تو تحویف جیسے اندرونی خالی جگہ مین مجرے کے پڑے کسی ایسی چیز کا جو مجرے کے اندر آتی جاتی ہو جیسے کوئی کیموس غلیظ اور چسپیدہ خواہ کوئی
پتھر کے مثل سخت جیسے پاخون جما ہوا یا مدہ جیسے سیب وغیرہ مجرے مین پڑ جائے اور بطور سدہ کے رک جائے - خواہ کوئی شی زائد کہ اندرونی مقام مین
ایسے مجرے کے اُگے جیسے بدگوشت فرد سے پیدا ہونے سے یہ سدہ پیدا ہو - مجرے کے کشادہ ہونے کی یہ صورت ہو یا تو قوت دافعہ زیادہ حرکت
کرتی ہو پس مجرا پھیل جاتا ہو - یا قوت ماسکہ ضعیف ہو جاتی ہو لہذا مجرا کشادہ ہو جاتا ہو - یا اینکہ حرارت اور رطوبت کا غلبہ ہو کر جو کہ ڈھیلا
کر دیتا ہو لہذا مجرا مین کشادگی آجاتی ہو - خواہ سبب رکھنے ادویۂ فتاحہ کے جیسے جتنے مسامات زیادہ کھلجاتے ہین اگر ایسی دوا کسی مقام عضو پر
لگی جائے اُسکا مجرا بھی پھیل جاتا ہو جیسے طرون حرح سوتا ہوتا ہو اُسکے رکھنے سے - اسباب اُس مرض کے جو خشونت سے پیدا ہوتا ہو
وہی شمار کیے گئے ہین - ایک تو اندرونی ہو جیسے کوئی تیز خلط مثلاً وہ خلط جو دماغ سے مری یعنے بڑی نلی مین حلق کے اور حنجرہ یعنے گلو اور
قصبۂ ریہ جو نلی جیسپھڑے سے لگی ہے اُسمین اُترتا ہو اور اسی خلط کے اُترنے سے انھین تینون اعضاے مذکورہ مین خشونت اور کھرکھراپن آجاتا ہو
یا باہر سے کوئی تیز اور چٹ پٹی غذا مرچ وغیرہ بڑی کی ہوئی کھانے سے خواہ دخان اور غبار جو باہر سے اندر چلا جائے اُسکی وجہ سے خشونت
پیدا ہوتی ہو جیسے انھین تینون اعضا مین خشونت ایسی ہی چیزون کے جانے سے آجاتی ہو - اسباب اُس مرض کے جو کسی عضو کی ملاست
اور چکناپن بڑھ جانے سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی دو قسم کے ہین ایک داخلی اور ایک خارجی - سبب داخلی کی مثال جیسے کوئی رطوبت چکنی خواہ
پھیکی ہوئی دماغ وغیرہ سے طرف رحم کے اُترے - اور سبب خارجی کی مثال یہ ہو کہ کوئی شی مثل لعوق وغیرہ کے یا حریرہ اور کبھی آدمی تناول کرے
اور اسی وجہ سے اندرونی اعضا مین ملاست یعنی چکناپن بڑھ جائے) یہ بیان اسباب اُن امراض کا تھا جو صورت مین اعضا کے پیدا ہوتے ہین
اب رہے اسباب اُن امراض کے جو مقدار مین اعضا کے پیدا ہوتے ہین - اُنمین چند اقسام تو ایسے ہین جو کہ مقدار اعضا کو بڑھا دیتے ہین اور
کچھ ایسے اسباب ہین جو مقدار اعضا کو گھٹاتے ہین اور چھوٹا کرتے ہین - مقدار بڑھانے کا سبب یا تو کثرت مادہ کی ہوتی ہو یا قوت کی زیادتی سے
مقدار عضو کی بڑھتی ہو یا دونون سبب یکجا ہو جانے سے یعنے مادہ بھی زیادہ ہو اور قوت کی بھی افزونی ہو - اور یہ تیسرا سبب یا تو براہ طبیعت
ہوتا ہو جیسے کہ منی اگر زیادہ ہو اور قوت مصورہ جو نطفہ کی صورتگری کرتی ہو قوی ہو اُسوقت اعضا بڑے بڑے بنائیگی - یا غیر طبیعی ہوتا ہو جیسے کہ عضو مین ورم آجائے
چھوٹا ہونا عضو کا یا مادہ جید کی کمی سے یا ضعف سے قوت مصورہ کے یا کسی عضو کے کٹ جانے سے خواہ کسی ایسی عفونت سے جو بعض اجزاے عضو کو جلا دے خواہ
سردی شدید کسی عضو کو پہونچے جیسے خونی برف جو عضو کو کاٹ کر گرا دیتی ہو جب تمام بدن مین اسکا اثر پہونچتا ہو پس اجزاے عضو کو گرا دیتی ہو
اسباب اُن امراض کے جو عدد مین عضو کے عارض ہوتے ہین وہ بھی دو طرح کے ہین ایک تو یہ کہ عدد اعضا کو زیادہ کردے دوسرا وہ کہ عدد مین
عضو کے کمی پیدا کرے - عدد کے زیادہ کرنے والے دو سبب ہین ایک تو زیادتی براہ طبیعت کے کرتا ہو اور یہ بات بسبب منی کی زیادتی کے ہوتی ہو
یا اس وجہ سے کہ قوت مصورہ نہ تو زیادہ قوی تھی اور نہ زیادہ ضعیف تھی اسلیے کہ اگر قوت مصورہ زیادہ قوی ہوتی کثرت مادہ منی کی اُسکو اس فعل سے
عاجز نہ کرتی کہ جو انتظام پورا پورا اعضا کے عدد کا ہو اُسکے برقرار رہنے پر قادر نہو (مراد یہ ہو کہ اگر قوت مصورہ کی زیادہ ہوتی - اگرچہ مادہ منی
زیادہ تھا پھر عدد مین اعضا کے زیادتی نہونے دیتی بیش از بیش یہ کہ مقدار اعضا کی بڑی کر دیتی مگر مناسب نظام اصلی کے) اور اگر زیادہ
کمزوری اور ضعف قوت مصورہ مین ہوتا عضو زائد کو بنا نہ سکتی - دوسری قسم زیادتی عدد کی اسباب غیر طبیعی سے ہوتی ہو - اور یہ سبب زیادتی
خراب مادہ کے ہوتا ہو اور ایسی قوت مصورہ کے فعل جو نہ زیادہ قوی ہو اور نہ زیادہ کمزور یا ضعیف ہو - اسلیے کہ اگر قوت مصورہ زیادہ ضعیف
ہوتی ایسے فضلہ کو بطرف خارج کے دفع نکرتی اور اگر زیادہ قوی ہوتی ایسے فضلہ کو بالکل دفع کر دیتی اور بدن سے اُسکو خارج کر دیتی تاکہ

اُسی فضلہ سے کوئی چیز پیدا ہوئے اور اس زیادتی غیر طبیعی کی مثال جیسے مسہ اور ثولول اور زائد انگلی۔ امراض نقصان عدد کے اسباب بھی دو ہیں۔ ایک داخلی اور ایک بیرونی بدن کے اور وہ قلت اور کمی خلط منی کی ہے اور ضعف قوت مصورہ کا۔ دوسرے خارج بدن میں جو سبب ہوتا ہے اور وہ لوہے وغیرہ سے کسی عضو کا کٹ جانا خواہ آگ سے جل جانا خواہ عفونت سے سڑ گل جانا خواہ برودت شدیدہ کا پہونچنا (جیسے خونی برف کی مثال اوپر گذر چکی)۔ اسباب اُن امراض کے جو وضع اور نہاد اعضا میں ہوتے ہیں اُنکی دو قسمیں ہیں ایک تو اسباب زوال عضو کے اپنے موضع سے یعنی جس اسباب سے کوئی عضو اپنی خاص جگہ سے دور ہو جائے۔ دوسرے وہ اسباب جو مشارکت میں عضو کے دوسرے عضو سے پیدا ہوتے ہیں یعنی ایک عضو کو دوسرے عضو سے ہونگا وا اور یکساں تعلق ہے اُسمیں خرابی ڈال دیتے ہیں۔ زوال عضو اور اپنی جگہ سے جدا ہو جانے کے اسباب دو چیزیں ہیں ایک تو حرکت جو با فراط ہو جیسے اُچھلنے اور اُکیکنے سے وہ مجری جو صفاق نام جھلی سے انثیین تک ہے پھٹ جاتا ہے اور انثیین میں آنت اُتر آتی ہے اور ثرب بھی جو ایک خاص جھلی ہے انثیین میں اُتر آتی ہے اور اسی بیماری کا نام قیلۃ الامعا کہا جاتا ہے اگر کوئی آنت اُتری ہو اور قیلۃ الثرب اسکا نام اُسوقت ہے جب کہ ثرب اُتر آئی ہو۔ اور منتشر وہ جھلی جو پیٹ ... پھٹ جاتی ہے ... تب ... انثیین باہر شکم کے نکل آتے ہیں اور کبھی جھلی پھاند سے وہ پھٹ جاتا ہے جسکا ... نام ہے اُسوقت کوئی زائدہ جگر کے ... باہر آ جاتا ہے یعنی جو فزونی بطور غدودیوں کے جگر کے عضو میں ہیں اُنمیں سے کوئی غدودی ... آئی ہے۔ یا جس طرح ... کا اُتر جانا اسوقت عارض ہوتا ہے جب کہ کوئی زائدہ یا غدودی اُن زوائد میں سے باہر نکل آئے جو ران کی ہڈی میں اُس ... خواہ جسکے اندر ہے جو کولے کی ... کہلاتی ہے اور یہ نکلنا اسی زائدہ کا بسبب ٹوٹ جانے اُس طبق یا پرت کے ہوتا ہے جو مغاک میں کولے کے ... ہے ... کی نکلنگی سے بوجہ یبوست کے یا بوقت حرکت شدیدہ کے اور اسی کی قوت کے۔ دوسرا سبب زوال عضو کا اپنی جگہ سے یہ ہے کہ رطوبت بحد افراط کسی عضو میں ایسی آ جائے جو عضو مذکور کو سست رخی اور ڈھیلا کردے اور اپنی جگہ سے ہٹا دے جیسے کہ ثرب نام جھلی کو خواہ کسی آنت کو یہی کیفیت اُسوقت عارض ہوتی ہے جسوقت اُس مجری میں جو صفاق سے شروع ہو کر انثیین تک گیا ہے کوئی رطوبت ... پیدا ہو کر اُس رطوبت کے پیدا ہونے سے ثرب اور آنت دونوں انثیین میں اُتر آتے ہیں اور اسی سے قیلہ کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ یا جیسے دماغ اور اُسکے جوڑوں پر جسوقت بلغمی رطوبت کا غلبہ ہو خواہ رطوبت صفراوی کا اُسوقت وہ مرض پیدا ہوگا جسکا نام یونانی زبان میں قوبا ہے اور اسی کو سبات سہری بھی کہتے ہیں۔ اور اگر وہ مادہ سوداوی ہو بدون ورم کے اس سے وہ مرض پیدا ہوگا جسکو مالیخولیا کہتے ہیں اور یہی وسواس سوداوی ہے۔ پھر اگر یہ مادہ سوداوی ... مؤخر دماغ پر غالب ہو اُس سے وہ مرض پیدا ہوگا جسکا نام شخوص اور جمود ہے۔ یا یہ کہ ذہن کی کیفیت نامناسب طور کی ہو جائیگی اور یہ بھی یا تو کسی سوء مزاج گرم سے خواہ کسی بخار گرم سے پیدا ہوتی ہے جو بطرف دماغ کے چڑھتا ہے پس اُس سے اختلاط ذہنی پیدا ہوگا جس طرح کہ تپ کے وقت یہی کیفیت ہوتی ہے۔ یا سوء مزاج بارد یابس ضعیف کا عروض دماغ کو ہو کہ اُس سے بعض اقسام کا خوف اور فزع یعنی ترسناکی پیدا ہوگی۔ یا بخارات ... وخشک دماغ کی طرف چڑھے کہ اس سے وہ قسم مالیخولیا کی عارض ہوگی جسکو مالیخولیا مراقی کہتے ہیں یا خلط صفراوی یا خلط بلغمی کی زیادتی اُن رگوں میں ہے جو گرد دماغ کے ہیں کہ اس سے گھمنی کا مرض اور سدر پیدا ہوگا جسمیں آنکھوں تلے اندھیرا آ جاتا ہے یہ وہ اعراض ہیں جو ذہن کو فی الجملہ عارض ہوتے ہیں اور یہی اسباب اُن امراض کے ہیں۔ پھر چونکہ ذہن کا فعل بھی تخیل اور فکر اور ذکر ہے اور ہر ایک فعل افعال مذکورہ ذہن سے اُسکا محل اور مقام ایک جگہ خاص اجزاء دماغ سے ہے۔ لہذا جس مقام میں دماغ کے کوئی آفت پہونچیگی اُسی فعل میں ... اسکا ضرر ہوگا ... فعل کا مقام وہی جزو دماغی ہے اور وہ فعل بالخصوص اسی ضرر سے مخصوص رہیگا۔

مثلاً اگر آفت جزو مقدم مین دماغ کے پہونچے تخیل کے فعل کو ضرر پہونچیگا اور یہ ضرر یا تو اسقدر زیادہ ہوگا کہ تخیل انسان کا بالکل ہی باطل ہوگا تا اینکہ اُسکو وہ چیز نظر آئے جو اُسکے سامنے نہین ہے جیسے ایک طبیب کا حال جالینوس نے بیان کیا ہے کہ اُسکو یہ مرض پیدا ہوا تھا کہ اُسکو یہی توہم رہتا تھا کہ اُسکے ساتھ کچھ لوگ بانسری بجا بجا کر گا رہے ہین اُسی کے گھر مین اور یہ خرابی فقط اُسکی قوت تخیل ہی مین تھی اور چونکہ قوت فکر اُسکی صحیح تھی لہذا جب اُسکو خیال بانسری بجنے کا آتا بوجہ سترم کے جو کوئی اُسکے گھر مین اُسوقت درحقیقت موجود ہوتا اُسے گھر سے باہر کرا دیتا تھا۔ اور چونکہ قوت ذکر بھی اُسکی درست تھی لہذا جو لوگ اُسکے پاس آتے جاتے تھے اُنکو بخوبی پہچانتا تھا خبط اُسے فقط بانسری کے بجنے کا تھا

مترجم چونکہ یہ اطباے ظاہری رسمی قواعد کے پابند زیادہ ہین غوامض اسرار قدرت پر جو بظاہر خلاف طبعیات کے ہوتے ہیں اُنکو آگہی نہیں ہے لہذا بعض افعال روشن دماغی کی حالت کے جو آدمی پر طاری ہوتے ہین اُنکو منسوب خلل دماغ سے کرتے ہین چنانچہ اسی مثال مین قاعدہ طبیعی یہ ہے کہ جب کوئی بانسری بجائے تو جہان تک بانسری کی آواز پہونچ سکتی ہے جو لوگ صحیح السماعت اُس مقام تک موجود ہون اور اُنکا خیال کسیقدر اُس طرف زیادہ جمع ہو ضرور وہ بھی سُنینگے اور اگر اُنکو کوئی اَور بات کا ایسا تصور ہے کہ اُسی مین مستغرق ہو رہے ہین جیسے طالب علم شائق اگر اپنے سبق کے مطالعہ مین غرق ہو اُسوقت اگر توپ بھی چھوڑی جائے اُسکو خبر نہوگی پس اس طبیب کا حال بھی اسی وجہ سے مرض تجویز کیا گیا کہ اُسکو آواز سُنائی دیتی تھی اور اُسکے پاس کے ہمنشین نہین سُنتے تھے لہذا خبط اور فساد تخیل سے منسوب کیا گیا۔ میرے تجربات مسمریزم کے ایسے بھی ہوئے ہین کہ اگر اُنکو ذکر کرون ضرور یہی اطباے ظاہری اُنکو خلل دماغ سے منسوب کرینگے ٭ بشنو از نے چون حکایت میکند ٭ از جدائیہا شکایت میکند ٭ کز نیستان تا مرا ببریدہ اند ٭ از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند ٭ مجھے تو اسکا یقین ہے کہ بعض وجوہ کی روشن دماغی آدمی کو ایسی ہوتی ہے کہ اگرچہ ظاہری قواعد سے خبط کی طرف منسوب ہے مگر دراصل صحیح وہی ہے جو کچھ خیال مین آتا ہے اور اسی سبب سے پیشین گوئیان مجانین اور مجاذیب کی اکثر درست اور صحیح ہوتی ہین اور جب تک اُس علم کو آدمی نہ جانے جو اسرار غامضہ پر حاوی ہے ایسی بات کب مانیگا **متن** دوسری صورت فساد تخیل کی یہ ہے کہ اسکا خیال نامناسب طور پر دوڑتا ہو پس اشیاے موجودہ کو ایسی شکل اور صورت پر دیکھے جو صورت اُسکی دراصل نہین ہے **مترجم** اصلی صورت اور ہیئت سے یہان مراد اُسکی صورت اور ہیئت واقعی نہین ہے بلکہ وہ صورت اور ہیئت ہے جو بقاعدہ علم مناظر نظر آنی چاہیے۔ میری مراد یہ ہے کہ چونکہ علم مناظر سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ کوئی شکل صحیح اور پوری مقدار پر اُسی جگہ سے نظر آئیگی جہان پر زاویہ رویت کا قائمہ ہو اور اُس جگہ سے دور ہو تو چھوٹی اور اُس سے قریب ہو تو بڑی نظر آئیگی اسلیے کہ دور ہونے سے زاویہ قریب کا حادہ اور قریب ہونے سے منفرجہ پیدا ہوتا ہے پس ظاہر ہین لوگ اصلی صورت اُسیکو قرار دیتے ہین جو براہ غلط کاری بصر کے چھوٹی خواہ بڑی نظر آئے مثلاً پانچ گز کی چیز جس مقام سے چار گز کی نظر آتی ہے بنظر اصول علم مناظرہ کے اگرچہ یہ رویت دراصل غلط ہے مگر صحت جسمانی بصر کی یہی ہے کہ اُسکو چار ہی گز کا دیکھے۔ پس مراد مصنف کی بھی اس مقام پر یہی ہے کہ جو مقدار اُسکی بنظر قواعد علم مناظر کے دیکھنی چاہیے اور اُسی مقدار پر اور لوگ صحیح النظر اُسکو دیکھ رہے ہون اُسکے خلاف اس شخص کو نظر پڑے گو دراصل اور نفس الامر مین وہی ہو جو اسکو نظر آئی ہو مگر پھر بھی ہم اسکو فساد تخیل سے منسوب کرینگے۔ یہ توضیح ہمنے اسواسطے کر دی ہے کہ اکثر لوگ ایسے مقام پر واقعی اور نفس الامری شکل اُسی کو کہ دیتے ہین جو دراصل غلط ہے حالانکہ غیر واقعی مراد اطبا کی ایسے مقامات پر وہی ہے جو بقاعدہ علم مناظر کے درست نہو نہ اینکہ غیر واقع نفس الامری ہے اسکو اچھی طرح سے معلوم کرنا چاہیے **متن** یا قوت تخیل مین نقصان اور کمی آجاتی ہے کہ اُسوقت آدمی تخیل ضعیف کرتا ہے۔ اور اگر آفت جزو اوسط مین دماغ کے پہونچے (جو مقام فکر کا ہے) اُسوقت یا قوت فکر کی قوت بالکل باطل ہو جائیگی یہان تک کہ اسکو تمیز باقی نہ رہیگی اس بارہ مین کہ لائق کرنے کے اور لائق نہ کرنے کے کونسی چیز ہے

زاویہ قائمہ

زاویہ حادہ

زاویہ منفرجہ

جیساکہ جالینوس نے بیان کیا ہی کہ ایک شخص کو یہ عیب ہوگیا تھا کہ چھت پر سے برتنون کو پھینکتا تھا اسلیے کہ اُسکی فکر اسبارہ مین درست نہ تھی اور یہی سمجھتا تھا کہ برتن او پر سے نیچے پھینکنا برا ہی - اور قوت تخیل اور قوت ذکر جو کہ اُسکی تھی او درست تھی لہذا ایک ایک برتن جو پھینکتا تھا جیسے پہچانتا تھا - یا اسقدر کمی قوت فکر مین آجائے کہ اُسکے سبب سے سوءِ فکر و برا سوچ پیدا ہو اور اسکو عقل کا جاتا رہنا اور جنون کہتے ہین - یا ایکہ فکر اُسکی نامناسب طور پر ہوجائے یس جو کچھ سوچے خواہ جو راسے اپنی ظاہر کرے خراب اور زبون ہو اور اسکو ہذیان کہتے ہین - اور اگر آفت جزو موخر مین دماغ کے ہو یا ت قوت ذکر مین اور یاد آوری اشیا مین ضرر پہونچا یگی پھر یا تو یاد آوری کی قوت آدمی کی بالکل باطل ہوجائیگی کہ جو کچھ کریگا سب بھول جائیگا اور اسکا نام عدم الذکر ہی یعنی بالکل یاد نہ رہنا جیساکہ جالینوس نے ذکر کیا ہی بعض قدما اطبا سے کہ کچھ لوگ مرنے سے و با کے مرض مین بچ گئے تھے پھر اُنکی یہ کیفیت بھولنے کی بہم پہونچی تھی کہ اپنے نام اور اپنے نفوس خواہ بدن کو اور اپنے دوستون کو بھول گئے تھے - یا ذکر مین اسقدر کمی آجائے کہ وہی چیز اسکو یاد رہے جو تھوڑے زمانہ مین گذری ہو اور اسکا نام نسیان ہی یا ایکہ یاد آوری نامناسب طور پر ہوتی ہو اور اسکو رداءت ذکر یعنی خراب یاد آوری کہتے ہین جو بے محل ہوتی ہو - اور ان سب اعراض کا پیدا ہونا ہر ایک افعال سے گمان نہین ذہن کے افعال سے ایسے ہی اسباب سے ہوتا ہی جس سے اعراض تمامی قوت ذہن کے پیدا ہوتے ہین میری مراد ان اسباب سے یہی سوءِ مزاج ہی خواہ مادہ بارد - اور دلیل اس دعوے پر یہ ہی کہ افیون اور بیروج جو ایک دوائی مخدر ہی دونون طرح اعراض پیدا کرتی ہین بسبب اسکے کہ ان دونون مین برودت مزاج کی ہی - اب ہم پہونچ گئے ایسے مقام پر کہ بیان اُن اعراض کا کرین جو افعال حواس خمسۂ ظاہری پر وارد ہوتے ہین اور سب سے پہلے ہم اُن اعراض کا بیان کرتے ہین جو حس بصر پر وارد ہوتے ہین

باب بارھوان بیان مین اُن اعراض کے جو افعال حواس ظاہری پر داخل ہوتے ہین

یعنے حس تمام پہلوال حواس خمسہ کے افعال کا ابواب گذشتہ مین لکھا ہی یہ بھی اسی جگہ بیان کردیا ہی کہ حواس ظاہری کی پانچ قسمین ہین (۱) بصر (۲) سماعت (۳) شم یعنے سونگھنے کی قوت (۴) ذوق یعنے چکھنے کی قوت (۵) لمس یعنے چھونے اور مس کرنے کی قوت - اور اب ہم پہلے اُن اعراض کو بیان کرتے جو حاسہ بصر پر وارد ہوتے ہین اسلیے کہ بصر اولیٰ حس ہی منجملہ حواس خمسہ کے اور سب سے زیادہ لطیف اور نازک ہی مین کہتا ہون کہ ضرر حس بصر مین بس تین ہی طرح سے پہونچتا ہی - ایک تو یہ کہ بالکل بصارت جاتی رہے اور اسی کو عمی اور نابینائی کہتے ہین - یا یہ کہ بصارت مین کمی آجائے اور اسکو ظلمت اور تاریکی چشم اور شب کوری کہتے ہین یا کہ اُسکی نظر استقامت یعنی درستی پر ٹھیک نہ رہے بس ایسی چیزون کو دیکھے جو سامنے موجود نہون - اور یہ ضرر آنکھ کو تین اسباب سے عارض ہوتے ہین یا تو بسبب پہلے آدکے منجملہ آلات بصر کے اور وہ پہلا آلہ رطوبت جلیدیہ ہی جسوقت اس رطوبت مین کوئی آفت پہونچے - یا آفت روح باصرہ مین یہ پہونچے کہ آنکھ مین وہ روح نہ پہونچ سکے یا یہ بات ہو کہ جو عضا کہ واسطے منفعت رسانی رطوبت جلیدیہ کے بیان کیے ہین اُنمین کوئی آفت پہونچے - آفت پہونچنا اُن عضا مین یا تو مرض متشابہۃ الاجزا یعنی مفرد مرض ہوتا ہی جسوقت کہ یہ عضا گرم ہوجائین خواہ سرد ہوجائین خواہ اُنمین رطوبت آجائے یا خشکی پیدا ہو - خواہ کوئی مرض آلی یعنی مرکب بیماری اُنمین پیدا ہوا اور یہ عضا اپنی جگہ سے یا تو آگے ہٹ جائین خواہ پیچھے یا داہنے اور بائین ہٹ جائین خواہ اوپر کی طرف چڑھ جائین خواہ نیچے اُتر آئین - پھر اگر آگے ہٹ جائین آنکھ مین کبودی پیدا ہوگی اور اگر پیچھے کی طرف چلے جائین آنکھ مین کحل یعنے سرمہ گونی پیدا ہوگی اور سیاہ ہوجائیگی اور یہ دونون خرابی ایسی ہین کہ انسے بصارت کو کچھ ضرر پہونچے - اور اگر یہ عضا اوپر کی طرف خواہ نیچے ہٹ جائین اس سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ آدمی کو ایک چیز کی دو نظر آئینگی اور اسکا سبب یہ ہی کہ نور بصر ایک آنکھ سے تو اوپر کی طرف پھیلتا ہی اور دوسری آنکھ کا نیچے کی طرف پھیلتا ہی لہذا جس آنکھ کا نور نیچے پھیلتا ہی

[illegible] آنکھ سے وہی تیزی اور [illegible] اور حسن آنکھ کا اور [illegible] ہوتا ہے [illegible] بند ہوتی ہو اور [illegible] معالی [illegible] آتی ہو
ایک ہی دو نظر آتی ہین اور اس [illegible] ہوگیا [illegible] طرف آنکھ کا ہٹ جانا اس سے یہ خرابی بہت پیدا ہوتی کہ آدمی کو ایک
چیز دو نظر آتیں اسلیے کہ [illegible] بصر کا [illegible] جانے سے کوئی ضرر آنکھ کو بہت پہونچتا ہو۔ جو ضرر آنکھ کو
[illegible] کہ روح باصرہ [illegible] ہوتی ہو [illegible] دماغ سے آنکھوں تک کے پہونچنے میں کمی اور ناہمواری ہوتی ہو
پس یہ ضرر یا تو اس وجہ سے ہوتا ہو کہ روح باصرہ کے [illegible] رہنے والی اور صرف آنکھ کے پہونچانے والی وہی دونون بطن مقدم دماغ
کے ہین [illegible] کسی قسم کی آفت پہونچی [illegible] روح باصرہ [illegible] وہموار [illegible] ہوگی۔ یا اسکے [illegible] اس پٹھہ کو پہونچی ہو جسکا نام
عصبہ مجوفہ ہو یعنی اندر سے خالی کہ [illegible] بصر ہوکر آنکھوں مین پہونچتا ہو۔ یا یہ کہ خود روح باصرہ اپنی طبعیت مین خراب ہوگئی ہو اور
مزاج اصلی پر باقی نہین رہی ہو۔ جو آفت کہ دونون بطن مقدم [illegible] دماغ کے پہونچی [illegible] سوء مزاج گرم یا سرد یا خشک یا تر ہوتا ہو یعنے
کوئی [illegible] مفرد ہوگا خواہ کوئی مرض آلی یعنی مرکب بیماری جیسے ورم خواہ تفرق اتصال۔ اور عصبہ مجوفہ مین آفت پہونچنے کی صورت یہ ہو کہ
یا تو کوئی سدہ اسمین پڑ جائے کہ وہ سوراخ جدھر سے روح باصرہ آتی ہو کھلا نہ رہے اور یہ سدہ یا تو کسی خلط غلیظ [illegible] کا ہو یا
قسم کی تنگی اور دباؤ سے عصبہ پر پڑا ہو کہ سوراخ اسکا دب گیا اور [illegible] گیا ہو۔ روح بصر کا اپنی طبعیت سے خارج ہوجانا اسکی یہ صورت [illegible]
کہ یا تو کسی کیفیت مین اعتدال سے خارج ہوجائے خواہ کمیت اور مقدار یعنی اسکے کمی بیشی [illegible] خواہ کیفیت اور کمیت دونون مین خرابی پیدا ہو
کیفیت روح باصرہ کی [illegible] یہ ہو کہ اگر غلیظ اور گاڑھی ہوجائے اس سے کمی بصر کی پیدا ہوگی اور اگر روح باصرہ پتلی ہوجائے اور لطیف ہو جاوے
بصر اور خوبی نگاہ کی پیدا ہوگی۔ مقدار کی یہ صورت ہو کہ اگر روح باصرہ کی مقدار زیادہ ہوجائے اور بڑھ جائے اس سے [illegible] نگاہ پیدا ہوگی
اور اگر مقدار روح باصرہ کی کم ہوجائے ضعف نگاہ پیدا ہوگا۔ اگر دونون قسم کیفیت اور کمیت باصرہ کی خروج طبعیت مین یکسان ہوں اس
یکجائی اور ترکیب سے چار صورتین پیدا ہونگی جسکی تفصیل یہ ہو کہ اگر روح مذکور زیادہ ہو اور لطیف بھی ہو آدمی کو دور کی چیز اور نزدیک کی شے
اچھی طرح نظر آئیگی اور اسکی وجہ یہ ہو کہ روح کثیر میں استعداد اور پھیلاؤ دور دور تک ہوتا ہو (اور لطافت اسکی معین ہو) اور اگر روح باصرہ
قلیل ہو مگر لطیف ہو نزدیک کی چیز اچھی طرح نظر آئیگی اور دور کی چیز نظر نہ آئیگی بوجہ کمی مقدار کے اسلیے کہ تھوڑی روح مین دور تک پھیلنے کی
گنجائش کہان ہو اور اگر روح غلیظ اور قلیل ہو دور کی چیز نظر ہی نہ آئیگی بوجہ کمی روح کے اور نزدیک کی چیز اچھی طرح نظر نہ آئیگی بوجہ غلیظ
ہونے روح کے منتشر جسم چوتھی صورت یعنی روح کثیر اور غلیظ ہو اسکا بیان اصل کتاب مین چھوٹ گیا ہو شاید غلطی کاتب کی ہو اور
حال اسکا بموجب تجویز مصنف کے یہی ہوگا کہ اس صورت مین نہ دور کی چیز اچھی اور صاف دکھائی پڑیگی اور نہ قریب کی چیز صاف
نظر آئیگی میری مراد یہ ہو کہ پھیلاؤ نور بصر کا بوجہ زیادتی مقدار کے دور تک بھی ہوگا مگر بخوبی اور صاف نظر آنے کو غلاظت روح کی مانع ہو یا یہ ہو
کہ دور کی چیز کے دیکھنے مین چونکہ روح باصرہ کسیقدر رقیق ہوجائیگی لہذا بہ نسبت قرب کی شے کے دور کی چیز اچھی نظر آئے آئندہ پھر اسکا بیان
آتا ہو جب [illegible] ارت اور برودت روح کا فی نفسہ یا بسبب حرارت مسافت کے جسکو روح باصرہ طے کرتی ہو اختلاف نظر کا بیان ہوگا انشاء اللہ
متن جو اعراض بصر کو بسبب ان آفات کے عارض ہوتے ہین جو آفت کسی ایسے عضو پر پہونچتی ہو جس عضو سے رطوبت جلیدیہ کو نفع پہونچتا ہو اسکی صورت یہ ہو کہ
یا تو کوئی آفت حدقہ چشم کے سوراخ کو پہونچے خواہ کوئی آفت رطوبت بیضیہ کو پہونچے جو مثل انڈے کی سپیدی کے آنکھ مین ہو یا کوئی آفت اس [illegible] چشم کو
پہونچے جسکا نام قرنیہ رکھا گیا ہو خواہ کوئی آفت اجفان یعنی پلکون کو پہونچے سوراخ حدقہ چشم کے آفت پہونچنے کی چار صورتین ہوتی ہین (۱) یہ کہ سوراخ [illegible] (۲) یہ کہ

حرا

سوراخ چھوٹا اور تنگ ہو جانے (۳) کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا (۴) یہ کہ سوراخ مذکور پھٹ جائے - سوراخ کا پھیل جانا اور بڑا ہو جانا ... بر خلاف
اور طبیعت کے ہے یا خارج از طبیعت کسی امر خاص سے واقع ہوا ہو دونوں طرح کا پھیل جانا خراب اور برا ہوں ... اسلیئے کہ آنکہ ... پر وقت پھیلے
ہوے ... روشنی ... پراگندہ اور متفرق ہو کر برآمد ہو گا اور یکجائی اسمین نہیں رہتی - اور یہ خرابی سوراخ کے پھیلنے کی جو ... کے متفرق برآمد ہونے کی
حرارت ... سبب سے ہوتی ہے یا تو یہ خرابی طبقہ عنبیہ کی خشکی سے ہوتی ہے کہ اسوقت جو اجزا اور باہر رہ گئے گرد ثقبہ کے ... زیادہ کشتی
اور ... ہو جاتے ہیں اور یہ مرض اتنا سخت ہے کہ اسکا دور ہونا اور زوال دشوار ہوتا ہے - خواہ نور کا پھیلاو یا اس ثقبہ یعنے سوراخ کا
پھیلنا ... اسی ورم کی وجہ سے ہوتا ہے کہ یہ ورم اسی سوراخ میں کھنچاو اور تمدد پیدا کرتا ہے - دوسرا سبب سوراخ کے پھیلنے کا رطوبت بیضیہ کی
کثرت اور زیادتی ہوتی ہے ایسی زیادتی رطوبت کی جو اسی سوراخ میں بھر جاتی ہے پس اسمین تمدد ... کھنچاو پیدا کر دیتی ہے - تنگی سوراخ کی یا براہ
طبیعت اور خلقت کے ہوتی ہے یا کسی امر خارج طبیعت سے - اگر تنگی سوراخ کی براہ طبیعت ہو یہ تو محمود اور اچھی بات ہے اسلیئے کہ تنگی سوراخ چشم سے
نور باصرہ فراہم اور یکجا ہو جاتا ہے اور متفرق یا پریشان نہین ہونے پاتا ہے - اور اگر تنگی سوراخ چشم کی مرضی ہو یہ خرابی کی بات ہے اور ایسی تنگی
پیدا ہونے کے اسباب ضد اور مخالف اسباب اتساع ثقبہ کے ہیں یعنے جس اسباب سے کشادگی سوراخ میں آتی ہے انکے مخالف امور سے تنگی
سوراخ کی پیدا ہوگی - اور اسکا بیان یون ہے کہ یا تو یہ بات ہے کہ طبقہ قرنیہ مسترخی اور ڈھیلا ہو جائے بسبب رطوبت ... کے - یا یہ ہو کہ خود
... رطوبت بیضیہ کے ... آنکھ سے خارج ہو جائے اور نکل جائے اب اسی طبقہ میں کوئی شے ایسی نہ رہی کہ اسکو بھر دے خواہ ... اسکے
ٹھیک ... سہارا ... لہذا یہ طبقہ قرنیہ مسترخی اور ڈھیلا ہو جائیگا اور اسی طبقہ کے بعض اجزا اوپر اور بعض انھین اجزا کے نیچے جا پڑینگے - رطوبت
بیضیہ کا خارج ہو جانا اور آنکھ سے نکل جانا آنکھ اور بصارت پر آفت لاتا ہے اسلیئے کہ اس رطوبت کے خارج ہو جانے سے رطوبت جلیدیہ میں خشکی
آجاتی ہے اور جلیدیہ کی خشکی سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ جو نور باصرہ دماغ سے آتا ہے اور آنکھ مین پہنچتا ہے اسمین اور رطوبت جلیدیہ مین کوئی
متوسط اور درمیانی چیز مثل رطوبت بیضیہ کے نہین رہتی **مترجم** اس مسئلہ کو تشریح کے مقام میں دیکھو تب سمجھ میں آئیگا **متن** ثقبہ یعنے
سوراخ چشم کا اپنی جگہ سے زائل ہونا اور ہٹ جانا یہ بھی یا تو براہ طبیعت کے ہوتا ہے یا خارج از طبیعت خارج از طبیعت یا تو اس وجہ سے ہوتا ہے
کہ جسوقت کہ طبقہ قرنیہ مین خرق یعنے شگاف غیر موضع ثقبہ مین ہو اور سوراخ کی جگہ سے ہٹ کر جداگانہ ہو اور طبقہ عنبیہ اونچا ہو جانے اور یہ
شگاف بھر کر ... ہو جانے ... - اور یہ آفت ایسی ہے جو بصر کو مضر ہو گی ... باصرہ میں یعنی اسکا ضرر ... لیکن ثقبہ کا پھٹ جانا
اگر تھوڑا ہے اور رطوبت بیضیہ تک یا نہین ہو گیا ہے یہ بھی زیادہ مضر بصارت میں نہو گا - اور اگر یہ شگاف بڑا ہے اور اسقدر ہے کہ رطوبت بیضیہ
اسی کی راہ سے ... خارج ہو گئی اور طبقہ قرنیہ تک پہنچ جا پہونچا ایسے شگاف سے دو ضرر پیدا ہونگے ایک تو یہ کہ عنبیہ طبقہ جلیدیہ سے ملجائیگا اور
جلیدیہ کے واسطے اب کوئی ایسی چیز باقی نہ رہیگی جو اسکو چھپائے اور اسکے ساتھ رہے اور نہ کوئی ایسی چیز رہیگی جو رطوبت جلیدیہ کو صدمہ پہونچانے
اور دوسرا ضرر یہ ہوگا کہ روح باصرہ سوراخ چشم مین فراہم اور یکجا نہو سکیگی اسلیئے کہ روح مذکور جب برآمد ہو گی بوجہ کشادگی سوراخ کے
پریشان اور متفرق ہو جائیگی - جو آفات کہ رطوبت بیضیہ کو عارض ہوتے ہین انکی صورت یہ ہے کہ یا تو کوئی آفت اس رطوبت کی مقدار مین
پیدا ہو خواہ اسکی کیفیت مین - مقدار کی آفت تو یہ ہے کہ جب رطوبت بیضیہ کی مقدار زیادہ اتنی ہو جائے کہ نور بصر جو دماغ سے نکلتا ہے آنکھ مین
اور جلیدیہ مین یہ رطوبت حائل ہو جائے - اور کمی کی یہ صورت ہے کہ رطوبت بیضیہ اسقدر کم ہو جائے کہ رطوبت جلیدیہ کو اس عضو سے ملے جو خارج
از چشم ہے یعنے کسی ہوائی چیز کے - اور کیفیت رطوبت بیضیہ کی آفت کی یہ صورت ہے کہ یا تو اسکا قوام ... خواہ اسکا رنگ

خراب ہوجائے - قوام کی خرابی یہ ہے کہ یا تو غلیظ ہوجائے اور غلیظ اسکا تھوڑا سا ہو خواہ زیادہ غلیظ ہوجائے - اگر تھوڑا سا غلیظ رطوبت بیضیہ کے
قوام میں ہوگا دور کی چیز دیکھنے کو منع کریگا اور نزدیک کی چیز بخوبی نظر آئیگی اور صحیح دیکھی جائیگی - اور اگر غلاظت اسمیں زیادہ ہوگی پھر اگر تمام رطوبت
بیضیہ سب کی سب گاڑھی ہوگی بصارت کو منع کریگی اور آدمی اندھا ہوجائیگا اور اسی کا نام (ماء) رکھا گیا ہے جسکو ہماری زبان میں پانی اترنا
کہتے ہیں - اور اگر غلاظت اسکی بعض اجزا میں ہو اسکی پھر دو صورتیں ہیں یا تو جو اجزا غلیظ ہوگئے ہوں وہ سب آپسمیں متصل اور ملے ہوئے ہوں یا یہ کہ بعض
متفرق ہوں اور بعض یکجا ہوں - اگر بعض اجزاے متصلہ غلیظ ہوگئے ہوں اُسکی ایک تو یہ صورت ہے کہ وہ اجزا ٹھیک بیچ کے مقام پر رطوبت بیضیہ کے ہوں خواہ
یہ کہ وسط اور درمیانی مقام کے ارد گرد ہوں - اگر وسط کے اجزاے متصلہ غلیظ ہوگئے ہوں اُسوقت جو جسم ایسی آنکھ سے دیکھا جائیگا اُسمیں ایک گڑھا اور خالی
جگہ سی نظر آئیگی اور ایسے شخص کو بھی گمان ہوا کریگا کہ جو کچھ منجملہ اجسام کے یہ دیکھتا ہے سب میں عمق اور گہراو ہے - اور اگر یہ گاڑھا پن بعض اجزاے رطوبت بیضیہ کے
وسط کے گرد میں ہے اُسوقت یہ خرابی ہوگی کہ ایک مرتبہ چند اجسام کو یہ آنکھ نہ دیکھ سکیگی اور ایک وقت میں چند چیزوں کے دیکھنے سے عاجز ہوگی بلکہ
محتاج اسکی ہوگی کہ چند جسم کو جدا جدا اور بار بار دیکھے تب نظر آئیں - اسکی وجہ یہ ہے کہ جو شکل صنوبری نور بصر کی ہے وہ چھوٹی ہوگئی ہے یعنے وہ نوک
اور باریک مقام نور بصر کا چھوٹا پڑ گیا ہے - اگر غلیظ اور گاڑھا پن بعض اجزاے متفرق میں مختلف جگہ پر ہو اس سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ آدمی اپنی
آنکھوں کے آگے مثل مکھی اور مچھر اور بالوں کے چیزیں دیکھیگا - اور اکثر یہ چیزیں کھڑے ہوتے وقت اور جب خواب سے اُٹھے نظر آتی ہیں
خصوصاً اُٹھنے کے بعد خواہ جسکو تپ آتی ہو اُسکو ضرور نظر آئینگی - رطوبت بیضیہ کے رنگ کا تغیر تین طرح پر ہوتا ہے - ایک تو یہ کہ سیاہی مائل
اُسکا رنگ ہوجائے یعنے دھوئیں کی چھینٹ پیدا ہو اس سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ جو کچھ اور جو چیز دیکھیگا ایسا نظر آئیگا کہ دھوان یا کہرا سا چھایا ہوا ہے
دوسری یہ ہے کہ رنگ پر اسی رطوبت کے سُرخی کا غلبہ ہو جیسے کسی شخص کی آنکھ میں طرفہ کا مرض ہوتا ہے یعنے خون کی چھینٹ خواہ گوشت کی
قرونی چھوٹی سی پڑ جاتی ہے پس آنکھ کی اُتنی جگہ جہاں یہ طرفہ عارض ہوا ہے سُرخ ہوجاتی ہے پس اسکو گمان یہی ہوتا ہے کہ جو کچھ دیکھتا ہے
سب کا رنگ سُرخ ہے - تیسری یہ ہے کہ اسی رطوبت کے رنگ پر زردی کا غلبہ ہوجائے اُسوقت آدمی کو یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ جو چیز
دیکھتا ہے سب کو زرد رنگ تجویز کرتا ہے جیسے یرقان کے مرض میں کہ آنکھیں زرد ہوجاتی ہیں - رہا وہ جزو آنکھ کا جو محاذی اور سامنے
طبقہ قرنیہ کے ہے اُسمیں آفت یا تو خود اُسی میں پڑتی ہے یا اینکہ اُسکے غیر میں پڑنے سے اس جزو میں آفت آجاتی ہے - جو آفت کہ خود
اُسی جزو میں پڑے جو سامنے طبقہ قرنیہ کے ہے یا تو وہ مرض متشابہۃ الاجزا یعنے مفرد مرض ہے یا وہ مرض آلی اور مرکب ہو اور یا تفرق اتصال کا
مرض ہو - مرض متشابہۃ الاجزا یا تو رطوبت سے ہو پس اس سے یہ خرابی ہوتی ہے کہ آدمی کو گمان ہوتا ہے کہ جن چیزوں کو دیکھتا ہے شاید
کہ وہ کہرا ہے یا دخان ہے - یا اینکہ خشکی اُسی رطوبت میں آجائے اسوجہ سے اُسمیں تشنج آجاتا ہے اور اس وجہ سے یہ آنکھ کمزور سا اور ضعیف
ہوجاتی ہے اور یہ خرابی اکثر بڈھوں کو عارض ہوتی ہے آخری عمر میں - کبھی طبقہ قرنیہ میں تشنج آجاتا ہے بوجہ نقصان رطوبت بیضیہ کے
مگر نقصان رطوبت بصر کا اُسکی وجہ سے تنگی سوراخ چشم میں پیدا ہوتی ہے اور جو تشنج کہ قرنیہ کی یبوست سے ہو اُس سے تنگی سوراخ
چشم میں نہیں پیدا ہوتی ہے - جو آفت کہ آنکھ میں مرض آلی یعنے مرکب بیماری سے پہونچتی ہے وہ غلیظ اور تکاثف ہے - غلیظ یعنی گندہ ہوجانا
اور تکاثف یعنے اجزا کا سمٹ کر یکجا ہونا یہ دونوں ورم سے پیدا ہوتے ہیں پھر اُس ورم سے دھندلی اور تاریکی چشم پیدا ہوتی ہے جسقدر مقدار
ورم کی کم اور بیش ہو - جو آفت آنکھ میں تفرق اتصال کی وجہ سے پہونچتی ہے جیسے قرحہ کہ اگر وہ ایسا گہرا ہو یعنے زیادہ گہرا ہو کہ سب طبقوں کو
آنکھ کی توڑ کر پار نکل گیا ہو ایسے قرحہ کی ضرر رسانی اور چیزوں سے ہوگی ایک تو جسقدر اُسمیں غذا اور چرک جمع ہوگا وہ اندرونی نور کو

چھوٹے چھوٹے مثل چھلنی کے ہین یا وہ چھلنی جسمیں چھید سفید ہین پس انمیں سے کسی کو آفت پہونچے جو آفت کہ مجرا سے العلیا یعنی ناک کی راہ مین پہونچے یا تو کسی مرض آلی یعنی مرکب کی طرح اور اسکی مثال یہ ہے کہ اسی مجری مین [illegible] ہوجائے خواہ وہ گوشت ناک مین اُگے اور مانع ہو جائے اس ناک کا کہ جو ہوا چیز کے دونون آلہ شم تک پہونچے - یا [illegible] اتصال پیدا ہو جیسے [illegible] یعنی ہڈی ٹوٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہو جانا اور یہ بیماری یعنی [illegible] مین چھلنی کی تنگی جو ناک مین عارض ہوتا ہے [illegible] گرہ پڑ جاتی ہے - خواہ سودا صفرا چھلنی میں آتا ہے یا تو کسی خلط غلیظ سے پیدا ہوتا ہے [illegible] کو بند کر دیتی ہے اور سونگھنے کو منع کرتی ہے - یا وہ خلط متعفن اسی بھر جاتی ہے کہ آدمی کو ہر وقت [illegible] کوئی بدبو کی چیز رکھی ہو [illegible]

باب سولھواں ان اعراض کے بیان مین جو حاسہ لمس پر داخل ہوتے ہین

حس لمس چونکہ تمام اعضا کے بدن مین [illegible] بہت ہو دہی اسلیئے کہ ایک عضو بھی [illegible] سے خالی نہیں ہے یا تو اُسی عضو مین ایسا ایک پٹھہ آیا ہے جس سے حس اور حرکت ارادی دونوں ہوتی ہیں - یا ایک پٹھہ تو ایسا اسی عضو میں آتا ہے جس سے فقط حس کا فعل ہوتا ہے اور دوسرا پٹھہ ایسا اسی عضو مین آیا ہے جس سے حرکت ارادی کا فعل [illegible] جسکا حال ہم نے اس مقام پر بیان کر دیا ہے جہان پٹھوں کی تشریح کا بیان کیا ہے کبھی آفت حس لمس میں اسی طرح پہونچتی ہے جس طرح کہ اور حواس [illegible] پہونچتی ہے جیسے کہ [illegible] بیان کیا ہے مگر اتنا فرق ہے کہ حس لمس میں جو آفت پہونچتی ہے اسکا کوئی خاص نام نہیں تجویز ہوا ہے جس طرح کہ اور حواس کی آفات کے واسطے [illegible] نام ہی ہین جیسے اسی آفت کا نام صمم اور طرش ہے جو حس سماعت کو پہونچتی ہے - اور طرش بھی اسی کا نام ہے یا جو آفت حس بصر کو پہونچتی ہے اسکا [illegible] شکوری خواہ ظلمت بصر اور عمی یعنی اندھا ہو جانا - مگر بعض قسم کی [illegible] اسکا ایک خاص نام بھی ہے جیسے خدر یعنی کسی عضو کا سُن ہو جانا خواہ استرخا یعنی کسی عضو کا ڈھیلا ہو کر حس لمس کو کھو دینا - اسلیئے کہ یہی [illegible] ایسے ہیں کہ تمامی اعضا [illegible] کو مثل سلامت حس [illegible] کے عارض ہو جاتے ہین - اور کبھی ایک عضو [illegible] ہوتے ہین اور دوسرے عضو میں نہین ہوتے - جیسے دونوں ہاتھ اور پاؤن مین استرخا کا مرض پیدا ہو جائے خواہ اینکہ خدر یعنی سُن کی بیماری فقط ہاتھ اور پاؤں میں ہوتی ہے - [illegible] خواہ درد اور [illegible] یہ ایسے اعراض ہین کہ تمام بدن مین ہر ایک عضو کو لاحق ہوتے ہین اور انکے [illegible] کوئی خاص نام تجویز نہین ہوا ہے اسلیئے کہ یہ دونوں ایک عضو مین ہوتے ہین اور دوسرے مین نہین ہوتے - حس لمس میں بھی مثل اور حواس چہارگانہ کے جسقدر آفات پہونچتی ہین تین ہی طرح سے پہونچتی ہین - ایک تو بالکل حس کا باطل ہو جانا اور حرکت ارادی کا - اور اکثر یہ آفت دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤن میں ہو جاتی ہے - دوسری صورت یہ ہے حس لمس مین نقصان اور کمی ہو جائے اور اسکو قلت لمس اور ضعف لمس اور عضو کا سُن ہو جانا کہتے ہین - تیسری صورت یہ ہے کہ لامسہ کی قوت نامناسب طور پر ہو جائے اور اسی کو الم اور وجع کہتے ہین - استرخا کے اسباب بعینہ وہی ہیں جو اسباب خدر کے ہین مگر فرق اسقدر ہے کہ جو آفت استرخا پیدا کرتی ہے وہ قوی ہوتی ہے کہ اسکی جہت سے حس اور حرکت ارادی دونوں باطل ہو جاتی ہین - اور جس آفت سے خدر یعنی سُن پیدا ہوتا ہے وہ تھوڑی اور کم ہوتی ہے کہ اُس سے فقط حس اور حرکت کے پیدا ہونے مین دشواری ہوتی ہے - پھر یا تو یہ آفت ایک ہی عضو مین ہو اور باوجودیکہ ایک ہی عضو مین ہے یا تو اسکے ہمراہ دشواری حرکت بھی ہو یا دشواری حرکت نہو - جیسے ضرس کا مرض یعنے دانتوں کا کند ہو جانا اسلیئے ضرس اسی کو کہتے ہین کہ داڑھوں مین سُن پیدا ہو جائے اور یہ کندی دندان کھٹی چیزون کے چبانے سے عارض ہوتی ہے - سبب حدوث خدر کا بس یہی ہے کہ جو قوت حاسہ دماغ سے پٹھے کے ذریعہ سے اُس عضو مین آتی ہے اسکا نفوذ یعنے در آنا اسی عضو مین رک جائے اور بند ہو جائے اور یہ بند ہو جانا آمد روح کا یا کسی سبب بادی [illegible] بیرونی جسم سے ہوتا ہے جیسے

سے اولہ خواہ برف کسی کے عضو بدن سے ملے اور اسی سردی کی وجہ سے اجزا اسی عضو کے یکجا اور فراہم ہو کر سمٹ جائیں اور مسامات عضو کے
گھٹنے رجائیں پس اسی وجہ سے نفوذ روح حساسہ کا اسی عضو مین نہو سکے۔ یا جیسے کوئی شخص اس مچھلی کو ہاتھ سے پکڑے جو عجائبات پیدا
کرتی ہو اور نام اسکا فارقا ہو۔ جالینوس نے بیان کیا ہو کہ اس مچھلی کو جو کوئی ہاتھ مین پکڑ رکھے اسکا ہاتھ سن ہو جائیگا بوجہ برودت قوی کے
جو اس مچھلی مین ہو اور نیز اسکا ہاتھ اور حرکت دینا دشوار ہو جائیگا یا یہ خرابی یعنے آمد روح حاسہ کی بند ہونے سے جو کسی سبب سابق کے ہو جو پیلے
بدن مین تھا۔ پھر یہ سبب سابق یا کوئی سوء مزاج ہو جیسے سرد اخلاط غلیظ سے پٹھے کو مزاحمت ہو لہذا اسی پٹھے مین ایک ایسی کیفیت حاصل ہوتی ہو جو
اسی پٹھے کو سرد کرے اور اسکے اجزا کو فراہم کردے اور یکجا کردے۔ یا کوئی سدہ ایسا پڑ جائے اور سدہ ان پٹھون مین پڑتا ہو جو مجوف ہیں یعنے
جس پٹھون کے اندر خالی جگہ ہو جیسے رگون کے اندر۔ اور یہ سدہ اخلاط غلیظہ چسپندہ کا ہوتا ہو جو اندرونی خالی جگہ مین پٹھے کے چسپان ہو جاتے ہین
جیسے دونون آنکھون کے پٹھے پیشانی مین ہو کر دماغ سے آئے ہیں کہ یہ دونون پٹھے مجوف یعنے اندر سے خالی ہین۔ اور جو پٹھے مجوف نہین ہو اسکا
یا تو ورم سے ہوگا جو کہ جوہر کو پٹھے کے غلیظ کردے۔ یا کوئی تنگی اسی پٹھے مین آگئی ہو گی جس سے اسکے مسامات بند ہو جاتے ہین مثلاً پٹھے کی
بندش جو سخت ہو ہڈی کے ٹوٹ جانے خواہ اتر جانے کی وجہ سے پس ایسے ہی اسباب سے خدر اور استرخا پیدا ہوتا ہو۔ پھر ان دونون کا حدوث
یا تمام بدن میں ہوگا اگر آفت دماغ مین پہونچے خواہ بہت سے اعضا مین خدر اور استرخا ہو گا اگر نخاع مین آفت پہونچی ہو یعنے اس حرام مغز مین
جو تمامی نخاعی پٹھون کی جڑ ہو۔ یا خدر اور استرخا ایک ہی عضو مین پیدا ہونگے اگر آفت اسی پٹھے مین پہونچی ہو جو کہ اس عضو خاص مین لیا ہو دماغ کی
آفت پہونچنے کا حال یہ ہو کہ جس وقت کوئی آفت دماغ کو پہونچے تمام بدن کی حرکت بند ہو جاتی ہو اور نہین رہتی ہو اور حس بھی برطرف ہو جاتی ہو
اور جسکو یہ آفت پہونچتی ہو ہی اسکی موت بھی سمجھنی چاہیے۔ نخاع یعنے حرام مغز کی جڑ مین اگر آفت پہلی گریا کے مقام پر پہونچی منجملہ گردن کی گریون کے
ایسا آدمی پس اتنی ہی دیر تک زندہ رہیگا جتنی دیر پھانسی دیا ہوا آدمی جسکے گلے مین رسی خواہ تانت وغیرہ کا پھندا پڑا ہو زندہ رہتا ہو اور
اسکا سبب یہ ہو کہ آفت اس مقام کے جزء موخر دماغ کو پہونچتی ہو۔ اسی طرح وہ شخص بھی زندہ نہین رہتا ہو جسکے اس گریا مین آفت پہونچے جو پہلی گریا کے
بعد ہو اور بعد دوسری گریا کے اور بعد تیسری گریا کے بھی آفت پہونچنے سے آدمی زندہ نہ رہیگا مگر یہ لوگ اس وجہ سے مرجاتے ہین کہ بدن کے تنفس
یعنے سانس لینی بند ہو جاتی ہو پس دم گھٹ کر مرجاتے ہین یہ نہین کہ بطن موخر دماغ کو ضرر پہونچنے سے انکی موت واقع ہوتی ہو۔ اور اسکا بیان
یہ ہو کہ جو پٹھے سینہ کے عضل مین آتے ہین انکی پیدایش ان مقامات کے بعد سے ہو یعنے چوتھی گریا کے بعد گردن کی گریون سے ہو لیکن جب آفت
نخاع مین اس مقام پر پہونچے جو چوتھی گریا کے بعد ہو ایسے آدمی کی گردن کے اوپر والے اجزا مین حرکت رہیگی۔ اور اگر آفت اس جگہ نخاع مین
پہونچے جو پانچویں گریا کے بعد ہو تمام اعضاے سینہ کی حرکت باطل ہو جائیگی سواے حجاب صدر یعنی اس پردہ اور جھلی کے جو سینہ مین ہو کہ
اسکو چندان ضرر نہین پہونچیگا۔ ایضاً تھوڑی سی حرکت سینہ کے اوپر والے عضلات کے بھی باقی رہیگی اور اسی طرح کندھے کی ہڈی کی حرکت
بھی باقی رہیگی اور عضد یعنے پہونچے کے اگلے مقام کی حس بھی باقی رہیگی۔ اسلیے کہ چھٹا زوج پٹھے کا جو ہاتھ مین قوت حس اور حرکت کے لاتا ہو اسی
زوج کا مقام روئیدگی اسی پانچوین گریا کے بعد ہو۔ اگر آفت اس مقام پر پہونچے جو چھٹی گریا کے بعد ہو سینہ کے اوپر والے اعضا کی حرکت باطل
ہوگی اور حجاب کو سینہ کے زیادہ ضرر پہونچیگا اور حرکت شانہ اور پہونچے اور کلائی مین باقی رہیگی کہ حرکت تو کرینگے مگر حس نہ رہیگی اگر آفت
اس جگہ پہونچے جو بعد ساتوین گریا کے ہو اسوقت حجاب مین حرکت رہیگی اور بہت سے عضل سینے کے بھی متحرک رہینگے اور ہاتھ مین حس اور حرکت
دونون باقی رہینگی سواے شانہ کے کہ اسمین حرکت تو رہیگی مگر حس جاتی رہیگی۔ پھر اگر آفت آٹھوین گریا کے بعد کسی مقام پر پہونچے اور

نوین گریا کے بعد تب سینہ اور تمام ہاتھ کی حرکت باقی رہیگی اور سارا ہاتھ حس و حرکت مین صحیح اور سالم رہیگا - اور یہی حال ہے جملہ فقار یعنی گریوں کا اگر انمین آفت ہو پہونچے - اسلیے کہ ضرر جو کسی عضو کی حس اور حرکت مین پہونچتا ہے اُسی پٹھہ کے آفت رسیدہ ہونے سے پہونچتا ہے جو پیچھے سے کسی گریا کے اُس عضو مین آیا ہے - جو پٹھے مفرد بلا زوج کسی عضو مین اُترے ہین اُنکا حال یہ ہے کہ اگر کسی ایسے مفرد پٹھہ مین آفت پہونچیگی جس عضو مین مفرد پٹھہ آیا ہے اُسکی حس اور حرکت دونون کو ضرر پہونچیگا - ناظر کتاب ہذا کو مقام تشریح سے پٹھون کے جدا جدا ذکر دیکھا ہے ملاحظہ کرنے سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ پٹھہ کون کس جگہ سے نکلا ہے اور کون سے عضو مین آیا ہے اور ہر ایک پٹھہ کا مقام ... یہ بھی اُسی مقام کے ملاحظہ سے دریافت ہو سکتا ہے اور معلوم ہو سکتا ہے کہ جسوقت آفت کسی ایک زوج کو ازواج عصب سے پہونچیگی یا تو حس اور حرکت کسی عضو کی ساتھ ہی باطل ہو جائینگی اور باینہمہ بطلان حس اور حرکت کی آفت عظیم برپا ہوگی یا یہ ہوگا کہ حس تو بیکار ہو جائیگی اور حرکت باقی رہیگی اور یہ پچھلا ضرر اُسی وقت ہوگا جب کسی عضو مین دو پٹھے آتے ہون ایک پٹھہ تو اُس عضلہ کو قوت حرکت کی دیتا ہو جو اسی عضو مین ہے اور دوسرا پٹھہ جلد کو اُسی عضو کے قوت حس لمس کی دیتا ہو یعنے جو جلد کہ اُسی عضو پر پہنائی ہوئی ہے پس آفت اُسی پٹھہ کو پہونچی ہوگی جو قوت حس کی دیتا ہے - اور اگر حس باقی رہے اور حرکت جاتی رہے یہ اُسوقت ہوگا جب اُسی پٹھہ مین آفت ہو پہونچے جو حرکت کی قوت کسی عضو کو دیتا ہے - اور اگر کسی عضو مین ایک ہی پٹھہ آیا ہے اور دونون فعل حس اور حرکت کے اُسی پٹھہ سے عضو نے پائے ہون اور پھر جو آفت اسی پٹھہ مین ہو پہونچے وہ بھی عظیم ہو ایسے وقت حس اور حرکت دونون باطل ہو جائینگی - اگر یہ آفت عظیم نہو فقط حرکت عضو مین ضرر ہو پہونچیگا اور حس بدستور باقی رہیگی - اسلیے کہ حرکت کو بہ نسبت حس کے زیادہ قوت کی حاجت ہے اور حس کو تھوڑی سی مقدار قوت کی کافی ہے اُسکو معلوم کرنا چاہیے -

باب سترھوان بیان مین کیفیت وجع اور لذت کے

لذت اور درد جملہ حواس مین اسی طرح سے ہوتے ہین کہ شی محسوس کی طرف طبیعت اُسی حس کرنے والے عضو کی بدل جاتی ہے جیسے ہمنے اس مسئلہ کو اُس جگہ بیان کیا ہے جہان پر ہمنے حواس خمسہ کی کیفیات کو لکھا ہے - مگر لذت اور درد مین فرق یہ ہے کہ لذت کے یہ معنی ہین کہ عضو اپنی طبیعی حالت سے خارج ہو گیا ہو اُسکی بازگشت پھر اپنی اصلی اور طبیعی حال پر ہونے کو لذت کہتے ہین جیسے کہ سقیم حال جو امر غیر طبیعی ہے اُس سے ہٹ کر بطرف صحت کے کوئی عضو آجائے کہ صحت بھی اُسکی حالت اصلی اور طبیعی ہے اور وجع یعنے درد کے معنی یہ ہین کہ اپنی طبیعی حالت سے کسی حال غیر طبیعی کی طرف بدل جائے جیسے بدن اپنی صحت سے جدا ہو کر سقیم حال خواہ مرض مین گرفتار ہو جائے - یہ دونون قسم تغیر حالت کی تھوڑی سی ہون اور کم ہون اُسوقت نہ لذت پیدا ہوگی اور نہ وجع - جیسے اگر بدن مین آدمی کے کوئی پتنگا خواہ چھوٹی سی چنگاری آگ کی پڑے کسی قسم کی ایذا اُسکو نہوگی اور اگر کوئی نرم چیز جسکی گرمی معتدل ہو اور وہ بھی تھوڑی سی اسکے بدن سے ملے اُس سے کوئی لذت اسکو حاصل نہوگی - اس طرح اگر استحالہ یعنے بدل جانا حالت بدن کا بطرف شی محسوس کے تھوڑا سا ہو اُس سے بھی نہ لذت پیدا ہوگی اور نہ وجع جیسے اگر کسی کے بدن مین کوئی خراب خلط موذی زمانہ دراز سے فراہم ہوئی ہو کسی طرح کا وجع پیدا نہ کریگی - اور اگر یہی خلط موذی اپنی خرابی سے قدرے قدرے نکل کر اچھی ہوتی جائے اور درست ہو کر سے اپنی درستی سے آدمی کو کچھ لذت بھی نہ ملیگی - اور اگر استحالہ عظیم ہو یعنے زیادہ خراب حالی سے بطرف درستی حالت کے بدل جائے اور بخوبی محسوس ہوتا ہو ضرور ہے کہ لذت خواہ وجع پیدا کریگا - جیسے اگر آدمی کے بدن پر ایک بڑا انگارا آگ کا پڑے ضرور جلا دیگا اور درد بھی پیدا کریگا - اور اگر آدمی بہت سی مقدار نرم حرارت کی چھوئیگا نہایت زیادہ لذت اسکو ملیگی - اور اگر تبدیل حالت کی دفعتہً ہو جب بھی لذت خواہ وجع پیدا کریگی جیسے اگر کسی عضو پر آدمی کے گرم خواہ سرد

مادہ دفعۃً گرمی وجع پیدا کریگا - اور اگر اسکے بدن سے کوئی سودی مادہ دفعۃً خارج کردیا جائے اُس آدمی کو ضرور لذت ملیگی جس طرح پھوڑوں کا مادہ پھوٹ کر دفعۃً خارج ہونے سے کیسی لذت اور آرام اسکے پیپ کے نکلنے سے ملتی ہے پس لذت اور وجع حس لمس میں سب حواس سے زیادہ قوی ہوتے ہیں اسلیئے کہ حس لمس بہ نسبت حواس کی بہ نسبت زیادہ ترغلیظ اور کثیف ہے اور اسی غلاظت کی وجہ سے اسکا تغیر اور استحالہ شی محسوس سے کیفیت کی طرف بآسانی نہیں ہوتا بلکہ دیر میں بدشواری ہوتا ہے اور سبب دیر اور دشواری کا یہی ہے کہ اسکی غلاظت اور گندگی مقابل اور مانع قبول اثر شی محسوس کے ہوتی ہے (جب تک اسکی قوت دفع کرتی ہے اور آخر پھر مغلوب ہوکر قبول اثر سے محسوس کرتی ہے) اور کلیہ قاعدہ ہے کہ جو چیز کسی اثر کو مدافعت اور اسکا مقابلہ کرتی ہے اسے کو ایذا بھی دیتی ہے (مراد یہ ہے کہ مقابل کو ایذا جب پہونچی پھر قبول اثر میں آسانی باقی نہ رہی) اور حواس چارگانہ کو اپنے اپنے محسوسات سے بہت ہی لذت اور وجع نہیں پہونچتی جسقدر کہ حاسہ لمس کو پہونچتی ہے اور دیگر حواس کو زیادہ لذت اور وجع نہ پہونچنے کا سبب یہی ہے کہ ان چاروں حواس اپنے محسوس کی طبیعت کی طرف بآسانی بدل جاتے ہیں اور اپنے محسوسات کا اثر پورا پورا قبول کر لیتے ہیں بلا کسی دشواری کے - مگر پھر بھی بعض حواس چارگانہ میں لذت اور وجع بہ نسبت بعض کے کم وبیش ہوتی ہے جسقدر جس حاسہ میں غلاظت ہے - حاسہ بصر چونکہ زیادہ لطیف ہے اسکا تبدل بطرف طبیعت شی محسوس کے بہت جلد ہو جاتا ہے اور محسوسات بصر یہی رنگ کی چیزیں ہیں پس اس حاسہ کو زیادہ ایذا اور زیادہ لذت اپنے محسوسات سے نہیں ہوتی بوجہ اسی لطافت کے جو اسمیں ہے پس حس بصر اور حس لامسہ لذت اور وجع کے پانے میں باہم تضاد رکھتے ہیں کہ حس لمس کو بوجہ غلاظت کے دونوں [illegible] اور وجع سب سے زیادہ ہوتے ہیں اور حس بصر کو لطافت کی وجہ سے کم ہوتے ہیں - اب رہے تین حاسہ باقیماندہ انکا حال اس بارہ میں درمیانی ہے گو لذت اور وجع حاسہ ذوق میں بہ نسبت حاسہ لمس کے بہت ہی کم ہے - اسلیئے کہ حاسہ ذوق کی غلاظت حاسہ لمس سے کمتر ہے - اور حاسہ سماعت کی لذت اور وجع بہ نسبت حاسہ بصر کے زیادہ ہوتی ہے اسلیئے کہ حاسہ سماعت کی غلاظت حاسہ بصر سے زیادہ ہے اور حاسہ شم یعنے سونگھنے کی حس لذت اور وجع میں درمیانی ہے بہ نسبت حاسہ سماعت اور حاسہ ذوق کے لطافت اور غلظ میں اور نیز متوسط ہے اس بارہ میں کہ جلدی اور دیر میں اسکا تغیر بطرف سونگھی ہوئی شی کے متوسط درجہ میں ہوتا ہے اور جو کچھ از قسم لذت اور وجع کے حاسہ شم کو پہونچتا ہے وہ بھی درمیانی اثر ہے - بہ نسبت اثر اشیاء مبصرہ اور مسموعہ کے ان سب امور کو جاننا چاہیے - یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ سبب وجع کا ہر ایک حاسہ میں تفرق اتصال ہوتا ہے اور اسکا بیان یہ ہے کہ حاسہ لمس میں وجع کا پیدا ہونا یا تو اس وجہ سے ہوتا ہے کہ کوئی تیز چیز ایسی بدن کو ملتی ہے اور چھو جاتی ہے جو تقطیع کرتی ہے یا کوئی بھاری چیز ایسی بدن کو ملتی ہے جو رضی اور سرخ کا اثر پیدا کرے یعنے کچلنا اور ریزہ ریزہ کرنے کا - یا کوئی ایسی شی بدن کو ملے جو تمدد اور کشش اجزا کی پیدا کرے - لیکن حرارت اور برودت کے چھو جانے سے جو الم اور وجع پہونچتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ یہ دونوں حرارت اور برودت اسی طرح سے ایذا دیتی ہیں کہ اجزا کے اتصال کو جدا جدا کرتی ہیں - اور اسکی یہ صورت ہے کہ حرارت کی شان سے یہ ہے کہ اگر بافراط ہے تخلخل پیدا کریگی یعنے اجزاے جسم کو بڑھا دیگی اور اسی وجہ سے اُن اجزا میں تفرقہ اور دوری پیدا کرتی ہے - (دیکھو لوہے کی کیل کو کہ اگر کسی سوراخ میں پوری آتی ہو بعد گرم کرنے کے پھر اُس چھید میں نہ سمائیگی اور اسکا سبب یہی ہے کہ حرارت نے اجزاے جسم کو بڑھا دیا ہے اور یہی معنی تخلخل کے ہیں) - اور برودت کی شان سے یہ ہے کہ اجزا کو فراہم اور یکجا کرتی ہے اور سمیٹ دیتی ہے تاانیکہ عضو کے بعض اجزا کو بہ نسبت بعض کے دوری حاصل ہوتی ہے لہذا تفرق اتصال پیدا ہو جاتا ہے - جیسے گیلی مٹی جب سوکھ جاتی ہے جابجا سے پھٹ جاتی ہے اور اجزا میں اسکی دوری پیدا ہوتی ہے - اب یہ بھی معلوم رہے کہ وہی سوء مزاج الم اور وجع پیدا کرتا ہے جو کہ مختلف ہو اور مستوی تمام بدن میں نہو - اسلیئے کہ اگر کوئی قسم سوء مزاج کی مستوی اور یکساں تمام بدن میں ہوگا کسی طرح کا وجع پیدا نہ کریگی اسلیئے کہ ایسا سوء مزاج جو مستوی ہو تمام بدن میں [illegible]

مزاج طبیعی کے ہو جاتا ہو پھر کوئی عضو بدل اُس سے پیدا ہو جاتا ہو جیسے دق کے بیمارون کا سوء مزاج گرم ہوا ہو استسقا کا سوء مزاج بارد کہ دونو
سوء مزاج ان بیمارون کے بدن مین ہر جگہ برابر ہوتے ہین اور تمام اجزا اسے بدنی اپنے حکت وضع سے بدا ہو جاتے ہین یہانتک کہ عضو سلیم اور
صحیح باقی نہین رہتا ایسا باقی نہین رہتا جو اس سوء مزاج کی طرف بکیفیت اوکسی عضو کے مقابلے ہو اور اوسکا احساس کرے اسیواسطے ہر جگہ کے مناسب پیشاب
عرسا کی ہو البلیہ اذا عمت طابت یعنی بلا جسوقت عام ہو جاتی ہی ملکیرہ ہو جاتی ہو اور عادی کی مثل ہی اس سوء مزاج جنکے وارد ہو صلاحیت کے
اور یہی سبب ہو کہ جونپ باری سے آئے پہلی باری مین مریض کو وجع اور ضربان یعنی ٹیکن کی دھمک بشدت معلوم ہوتی ہو اسلیے کہ آج ایک
حد یا شئ اسکے بدن مین عجیب غریب پیدا ہوئی ہو جسکی خوگر نہ تھی اور جب تپ کی مدت طولانی ہو یعنی دیرتک چڑھی رہے خواہ بہت سے
دورے ہوچکے ہون اور مادہ تپ کا تمام اعضا مین پھیل جائے پھر الم اور وجع کا احساس کچھ بھی نہ رہیگا۔ سوء مزاج مختلف کا یہ حال ہو کہ وہ
تمام اعضا مین یکسان اور برابر بسبب وجع اور الم کا نہین ہوتا۔ بلکہ بعض مین ہوتا ہو اور بعض مین بالکل نہین ہوتا خواہ بعض اعضا مین کم اور
بعض مین زیادہ ہوتا ہو اسی وجہ سے وجع پیدا کرتا ہو اسلیے کہ مخالف اجزا کا فعل بعض مقام مین زیادہ اور بعض مقامات پر کم ہوتا ہو اسکو
معلوم کرنا چاہیے۔ حاسہ بصر مین وجع یا تو سپید چیز کے دیکھنے سے ہوتی ہو اسلیے کہ سپید چیز تفرق اجزا اسے بصری اسی طرح کرتی ہو جس طرح
حرارت سے اجزا اسے جسم کا ہوتا ہو خواہ سیاہ چیز کے دیکھنے سے جو اجزا اسے بصر کو بشدت جمع کردے اُس سے بھی تفرق اتصال آنکھ کے اجزا میں
پیدا ہوتا ہو جیسے کہ سرد چیز سے بدن مین یہی صورت پیدا ہوتی ہو۔ اور حاسہ ذوق میں الم اور وجع کا پیدا ہونا یا تو اس طرح سے ہوگا کہ کوئی چیز
کھٹی خواہ تیز جیسے مرچ کو چکھین کہ ایسی چیزین زبان کے اجزا کو متفرق کردیتی ہین جیسے کہ زیادہ گرم چیز بھی زبان کے اجزا کا یہی حال کرتی ہو
خواہ کوئی کھٹی اور کسیلی چیز تناول کریں جس سے اجزا زبان کے زیادہ سمٹتے ہین اور یکجا ہوتے ہین جیسے زیادہ سرد چیز کا بھی یہی حال ہو۔
سماعت میں الم اور وجع یون ہوتا ہو کہ بہت بڑی آواز اور تیز باریک آواز سنائی پڑے کہ اُس سے اتصال حاسہ سمع کا متفرق ہو جاتا ہو
جیسے کہ سپیدی رنگ کی چیز آنکھ مین تفرق اجزا پیدا کرتی ہو۔ پس معلوم ہوا کہ ہر ایک حاسہ مین حواس پنجگانہ سے اسکو لذت اور وجع یا تو
خارج سے پہونچتی ہو جیسے آنکھ اور کان اور ناک کہ یہ سب اعضا حس حواس پر شامل ہین آنکو لذت اور الم رنگ کی چیزون سے اور آواز کی
اقسام سے اور روائح یعنے خوشبو و بدبو سے پہونچتا ہو جو جسم انسان سے باہر کی چیزون کا اثر ہو۔ اور کسی حاسہ کو وجع فقط اندرونی چیز سے
پہونچتا ہو خواہ اندرونی اور بیرونی دونون چیز سے جیسے حاسہ ذوق اور حاسہ لمس۔ حاسہ ذوق کو خارج سے یون پہونچتا ہو جب کھانے کی
چیزین آدمی تناول کرتا ہو۔ اور اندرونی چیز سے یون پہونچتا ہو کہ خون کے مزہ سے اسکو لذت ملتی ہو جو ہر وقت زبان پر رہتا ہو بشرطیکہ
اور کوئی خرابی واقع نہو۔ اور بلغم شیرین کے مزہ سے یہ مثال تو لذت ملنے کی تھی اب الم اور وجع حاسہ ذوق کو یون ملتا ہو کہ جیسا صفراوی
اور بلغم شور اور بلغم ترش کے مزہ سے حس ذوق کو الم پہونچتا ہو جسوقت انکا مزہ جرم زبان پر غالب ہو یا معدہ سے زبان پر آئے۔
حس لمس کو الم اشیاء خارجی سے یون پہونچتا ہو کہ جو چیزین کاٹنے والی اور پاش پاش کرنے والی اندرون جسم مین ہون جیسے مزاج حار
اور بارد خواہ فضلہ ہاے غلیظہ ایسے جو ہیجان یعنی تناؤ کرتے ہین اور ایسی خلط حاد اور تیز جو قطع اجزا اسے زبان کردیتی ہو۔ اور لذت
حس لامسہ کو خارج سے یون ملتی ہو کہ جو چیزین نرم اور حرارت مین معتدل ہین اور برودت بھی اُسکی معتدل ہو۔ اندرون جسم سے
لذت قوت لامسہ کو اس طرح ملتی ہو کہ جسوقت کوئی مادہ موذی اور خراب نضج پاتا ہو اور پختہ ہوتا ہو اور ہضم اُسکا ہوتا ہو پس فضلہ ہضم کے
خارج ہو یعنے صاف ہوجاتا محل اور مقام مادہ کا بھی پس لذت ملتی ہو اور جسوقت کوئی فضلہ خراب نکل جاتا ہو اُسوقت بھی لذت ملتی ہو جیسے

جماع میں لذت پیدا ہوتی ہے جسوقت کہ تیز فصلہ کی تحلیل ہوتی ہو خواہ جسوقت کوئی مادہ موذی جو بدن مین فراہم ہوا ہے اسکا استفراغ اور بخوبی اخراج ہوجائے جیسے بروقت جماع کے لذت منی کے خارج ہونے سے ملتی ہے اور اسکا سبب ہے کہ منی جسوقت اوعیہ منی مین زیادہ ہوجاتی ہے اور اُنھین مقامات مین جو منی کے لیے بطور ظروف کے بنائے گئے ہین زیادہ بھر جائے طبیعت مدنی کو اُسکے سبب سے ایذا پہونچتی ہے اور اُسکو بطرف خارج بدن کے دفع کرتی ہے اور اگرچہ یہان پہلے ایذا ہی طبیعت کی فرض کی گئی ہے لیکن جو لذت کہ منی کے خارج ہونے سے ملتی ہے وہ اعظم ہے بہ نسبت اُس ایذا کے جو طبیعت کو اُسکے موجودگی سے تھی اسلیے کہ اخراج منی کا دفعۃً بذریعہ انزال کے ہوجاتا ہے اور اجتماع اسکا اوعیہ مین تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے۔ لہذا حاسہ لمس کو استحالہ خواہ ایذا پہونچنے کی کیفیت بھی دفعۃً نہ عارض ہوگی اور نہ اسقدر اجتماع جو رفتہ رفتہ ہوتا ہے وجع کا اثر زائد پیدا کریگا (بلکہ بموجب بیان سابق کے بالکل وجع پیدا نہو گی اور جو لذت جماع کی عورتون کو ملتی ہے بہت زیادہ ہے اُس لذت سے جو مردون کو ملتی ہے عورتوں سے جماع کرنے مین۔ اسلیے کہ عورتون کو دو سبب سے لذت ملتی ہے ایک تو منی کا اخراج دفعۃً اور مرد کی منی کا رحم کی طرف کھنچ جانا اور مردون کے لذت پانے کا وہی ایک سبب ہے کہ اخراج منی کا دفعۃً ہوتا ہے فقط اسکو معلوم کرنا چاہیے۔

باب اٹھارہواں اُن اعراض کے بیان مین جو فعل اشتہائے طعام پر وارد ہوتے ہین

چونکہ فم معدہ یعنے معدہ کے منھ مین ایک پٹھہ دماغ سے آیا ہے اُسی سے حس اور ادراک شہوت طعام متعلق ہے اسی وجہ سے حس شہوت طعام بھی اُنھین اعراض مین داخل ہے جو حس لامسہ کی اعراض کو لاحق ہوتے ہین۔ جسقدر اعراض کہ فم معدہ کی حس پر داخل ہوتے ہین منجملہ اُنکے کچھ تو وہ اعراض ہین جو ذاتی ضرر فعل معدہ کو پہونچاتے ہین یعنے اُن اعراض کی ذاتی مضرت بلا واسطہ کسی غیر کے معدہ کو پہونچتی ہے۔ اور کچھ ایسے بھی اعراض ہین جنکی مضرت اُنکے غیر فعل سے معدہ کو پہونچتی ہے اور وہ غیر جو دیگر اعضا سے بدنی سے ہوتے ہین۔ جو آفات کہ بذاتہ فعل کو اس حاسہ یعنے شہوت طعام کو پہونچتی ہین یہ وہی آفات ہین جو اشتہا کو مضر ہین۔ اور جو آفات کہ اُنکا ضرر بواسطہ اور اعضا کے پہونچتا ہے اُسکی صورت یہ ہے کہ یا تو اُن اعضا کی شرکت ہمراہ اُن آفات کے ہوکر مضرت پہونچاتی ہے جیسے وہ آفات جو دماغ مین بسبب اُن آفات کے پیدا ہوتی ہین جو فم معدہ مین عارض ہون پس ایسی آفت کے عارض ہونے سے مختلف اعراض بموجب طبیعت آفت کے پیدا ہونگی مراد یہ ہے کہ جیسی خواہش طبیعت مین اُسی آفت کے ہوگی ویسی ہی مختلف اعراض پیدا ہونگے جیسے صرع اور اختلاط ذہن اور وسواس سوداوی۔ یا یہ ہوگا کہ بسبب مجاورت اور قرب اُسی عضو کے معدہ سے یہ آفت قریب کی عضو کو پہونچیگی جس طرح قلب مین غشی کی آفت بوجہ قرب معدہ کے اُسوقت عارض ہوتی ہے جب فم معدہ مین کوئی آفت پہونچے اسلیے کہ فم معدہ بہت قریب دل کے ہے۔ دونون طرح سے یعنے شرکت اور قرب سے عضو کے اگر کوئی آفت بسبب آفت فم معدہ کے پہونچے اور ایسی صورت مین سانس کا بطلان اور سانس کی آمد مین دشواری پیدا ہوگی۔ جو اعراض کہ فعل شہوت طعام پر وارد ہوتے ہین اُنکا پیدا ہونا بھی اُسی طرح سے ہے جیسے اور افعال کے مضر اعراض تین طرح سے پیدا ہوتے ہین۔ ایک تو یہ کہ اشتہا بالکل باطل ہوجائے۔ دوسری یہ ہے کہ اشتہا مین کمی اور نقصان آجائے۔ تیسری یہ کہ خراب حالی اُسمین پیدا ہو۔ بطلان اشتہا یا تو اسوجہ سے ہوتا ہے کہ بدن سے کوئی شئے تحلیل نہو اور نہ ہوا کسی چیز کی بدن سے تحلیل کرتی ہو کہ جسکی وجہ سے بدن کو حاجت بدل ما یتحلل کی ہو اور بھوک لگے (مراد یہ ہے کہ نہ کسی طرح کا فضلہ بدن سے مثل نیز اور غیرہ کے برآمد ہوتا ہو اور نہ ہوا کسی چیز کو بدن سے تحلیل کرکے خارج کرتی ہو اسلیے کہ احتیاج غذا کی اُنھین دونون صورتون مین اور غرض اسی کے ہوتی ہے کہ جو چیز بدن سے متحلل ہوئی ہے اُسکا بدل غذا سے بدن کو ملے) یا بطلان اشتہا کا یہ سبب ہو کہ رگین جگر سے کچھ نہین جذب کرتی ہون مراد یہ ہے کہ جذب کرنے سے

رگون کے چونکہ جگر معدہ سے جذب کرتا ہے بصرورت حلا انتفاء اشتہائے طعام معدہ کو ہوتا ہے - یا یہ سبب بطلان اشتہا کا ہے کہ فم معدہ کو حس باقی نہیں ہے کہ جسقدر کمی غذا سے موجودہ معدہ میں بوجہ جذب کرنے جگر اور رگون کے اور بوجہ جذب کرنے صداول جو خاص جسم رگیں ہین اُنکے حاصل کرنے سے جو کمی مقدار غذا سے موجودہ معدہ ہوئی اُسکو حس کرے - فم معدہ کی حس کا جاتا رہنا اُسکا سبب یا یہ ہے کہ کوئی آفت خاص معدہ کے منہ مین اُسوقت پہونچے جب کسی قسم کا سوء مزاج گرم اُسکو یعنے فم معدہ کو عارض ہوا ہو جیسے وہ سوء مزاج جو تپون کے وقت اشتہائے طعام باقی رہنے کا سبب ہے - خواہ بسبب کسی آفت کے جو دماغ کو پہونچے جیسے مرض اختلاط ذہنی مین سقوط اشتہا کا ہوتا ہے - یا بسبب کسی آفت کے جو اُس پٹھہ میں پہونچے جو دماغ سے فم معدہ کو آیا ہے اور یہ آفت رسی یا تو بہت کھینچ کر اُس مقام کی بندش کرنے سے خواہ لوہے کے ذریعہ سے کوئی دستکاری کرنے سے ہوتی ہے - نقصان اشتہا اور بھوک مین کمی اُسوقت ہوتی ہے جبکہ سقوط اشتہا کے اسباب مین کمی ہو - اور خرابی اشتہا میں یا تو خراب چیزون کے کھانے کی اشتہا ہو یا خراب چیزون کے پینے کی - خراب چیز کھانے کی اشتہا یا اُس چیز کی مقدار کی خرابی مین ہو یا اُسکی کیفیت مین مقدار کی خرابی تو یہ ہے کہ آدمی زیادہ خوری کرتا ہو اور اُسکی بھوک اندازہ جسم سے بڑھ جائے جیسے کہ مریض شہوت کلبی کو یہی بات عارض ہوتی ہے اور یہ زیادہ خورش یا تو کسی خلط حامض یعنے ترش مادہ سے پیدا ہوتی ہے جو فم معدہ مین فراہم ہو جاتا ہے اور اس کیفیت کی مانع کثرت براز ہوتی ہے یعنے فضلہ براز بھی زیادہ خارج ہوتا ہے اور اُسمین رطوبت بھی ہوتی ہے جسکو ڈھیلا پاخانہ کہتے ہین - یا زیادہ کھانے کا سبب یہ ہے کہ بدن سے اخراج کسی چیز کا ہوتا ہے بوجہ تحلل کے ایسا تحلل کہ اُسمین حد افراط کا درجہ ہو پہنچا ہے - اور یہ اسراف اور بیشی زیادہ تحلل یا کسی حرارت سے ہو جو مادہ بدنی کی تحلیل کر رہی ہو اور اُسکو فنا کر دیتی ہو - یا بسبب ضعف قوت ماسکہ کے زیادہ استفراغ مواد بدنی ہوتا ہو - کیفیت مین خرابی طعام کی یون ہوتی ہے جیسے کسی آدمی کو زیادہ ترش اور زیادہ نمکین اور زیادہ تیز چٹپٹی چیزون کے کھانے کی رغبت ہو اور کبھی یہان تک خرابی پہونچتی ہے کہ بعض آدمی کوئلہ اور گیلی مٹی اور چونہ کھانے کے خواہشمند ہو جاتے ہین - اور یہ خواہش بوجہ ایک خلط خراب کے پیدا ہوتی ہے جو فم معدہ مین پیدا ہوتی ہے اکثر یہ مرض حاملہ عورتون کو لاحق ہوتا ہے اور اسکے مرض خاص کا نام وحم رکھا گیا ہے (بواو مہوز و حائے حطی جسکا ترجمہ شدت گرسنگی زنان حاملہ ہے) اور پہلے مہینہ اور دوسرے ماہ مین حمل زنان اور تیسرے مہینے مین بشرطیکہ بچہ کمزور اور چھوٹا ضعیف اسقدر ہو کہ خون حیض سے زیادہ غذا نکھا سکے مگر تھوڑی غذا خون حیض سے وہ لیتا ہو جو عمدہ حصہ اُسی خون مین ہے اسی وجہ سے خراب فضلہ خون حیض کا بدن مین حاملہ کے باقی رہکر فم معدہ مین جمع ہو جاتا ہے لہذا خراب چیزون کے کھانے کی خواہش پیدا کرتا ہے - پھر جب چوتھا مہینہ حمل کا آتا ہے یہ مرض جاتا رہتا ہے اسلیے کہ اب بچہ بڑھ گیا اور جثہ اُسکا بڑا ہوا اور بہت سی مقدار کو خون حیض سے جذب کرنے پر قادر ہو چکا ہے - اور نیز یہ بھی تو ہے کہ بہت سے ایسے فضلہ خراب جو حاملہ کے فم معدہ مین فراہم ہوتے تھے اب فنا ہو گئے اسلیے کہ اجتماع فضول تابع زیادتی اشتہا جو مستلزم زیادہ خوری کے ہے اور اب حاملہ کی بھوک بھی کم ہو گئی ہے پس نہ زیادہ کھاتی ہے اور نہ زیادہ فضلہ پیدا ہوتا ہے مترجم کہتے ہیں اس جگہ ذہاب شہوت کا تجلیل بھوک کے جانے سے دو وجہون سے کیا ہے ایک تو ظاہری کہ چوتھے مہینہ سے حاملہ کی بھوک کم ہو جاتی ہے اور رحم کی علت بھی جاتی رہتی ہے دوسرے یہ کہ اگر ذہاب شہوت سے وحم کا جاتا رہنا مراد لیا جائے مصادرہ لازم آئیگا اسلیے کہ مصنف نے یہان زوال وحم پر دو دلیلین ذکر کی ہین ایک تو قوت جنین اور دوسری کم خوری حاملہ جو مانع زوال اشتہائے اصلی ہے اور اگر اُسکو تابع زوال وحم قرار دین پس دوسرے اور دلیل ایک ہو جائے حتی کبھی یہی وحم اور فساد اشتہا غیر حاملہ عورتون کو کسی وجہ سے اسطرح کا بھی عارض ہوتا ہے اور یہ تغیر اُسوقت عارض ہوتا ہے جسوقت اُنکے فم معدہ مین خراب فضلہ فراہم ہون - پھر اگر یہ خراب فضلہ ترش ہو کھانے کی خواہش زیادہ ہوگی اور پینے کی کم ہوجائیگی

وہ عظیم ہو اور حس بھی فم معدہ کی قوی ہو یا اسلئے کہ دماغ ضعیف ہو اور آفات کو جلد قبول کر لیتا ہو - دماغ کا ضعف یا تو خلقی یا طبیعت کے
ہوتا ہے یا کسی مرض سے جو دماغ مین پیدا ہوا ہو لیکن اسباب اُن امراض کے جو قلب اور شرائین یعنے متحرک رگوں میں بہ اتباع فم معدہ کے
عارض ہوتے ہیں وہ غشی ہے اور نبض کی خرابی اور وہ مرض جسکو بولیموس کہتے ہیں یعنی یا تو بسبب شدت اس درد کے ہوتی ہے جو فم معدہ مین
پیدا ہوا ہو یا بسبب قوت حس اسی فم معدہ کے یا بوجہ ضعف قلب کے اور متحرک رگون کی یہ صورت ہے کہ بہت جلد قبول آفات کا کرتی ہین - جو
مرض کہ اُسکا نام بولیموس ہے وہ تو سوء مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہے جو فم معدہ کو عارض ہوتا ہے اور غذا کی کمی سے بھی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے
اور ضعف قوت سے بھی پس یہی سب وہ اعراض ہین جو کہ قلب اور شرائین کو شرکت فم معدہ کے عارض ہوتے ہین - اب اسباب رہے اُن
اعراض کے جو قلب اور دماغ کو ساتھ ہی لاحق ہوتے ہیں بسبب شرکت فم معدہ کے پس یہ خرابی حالی نفس یعنے سانس کی اور دشواری سانس کی
آمد شد اور یہ خرابی یا بیماری اُسوقت ہوتی ہے جسوقت فم معدہ خواہ حجاب پر کوئی تنگی بسبب ورم فم معدہ کے آجائے ایسا ورم جسنے خود
فم معدہ مین تنگی پیدا کر دی ہو - یا کوئی آفت دماغ کو بسبب کسی ایسے مرض کے پہونچی ہو جو فم معدہ کو عارض ہوا ہو کہ اُسوقت حجاب ضعیف
ہو جائیگا اور اسی وجہ سے اپنا فعل تنفس نکر سکیگا بسبب اُس ورم کے جسنے حجاب مین تنگی پیدا کی ہے اور بسبب ضعف اُس پٹھہ کے جو کہ
حجاب کی تحریک اور حرکت دہی کرتا ہے - یہ مجمل بیان اُن اعراض کا تھا جو حس لمس پر داخل ہوتے ہین اور اُنکے اسباب کا بھی بیان تھا

باب بیسوان بیان مین اُن اعراض کے جو فعل دماغ پر بلا ذریعہ داخل ہوتے ہین وہ فعل دماغ جو حس کرنا حواس کا ہے

جو اعراض دماغ پر داخل ہوتے ہین جس سے حس کرنا حواس کا متعلق ہے - یہ نوم یعنے خواب بافراط ہے اور ایسا خواب یا تو کسی سوء مزاج بارد
سے پیدا ہوتا ہے جو دماغ پر غالب ہو اور اُسکو مخدر کر دے یعنے دماغ سُن ہو جائے اور اسی کو سبات اور استغراق کہتے ہین - یا رطوبت کثیر
انسے دماغ مین آجائے جو اُسکو بھگو دے اور تر کر دے اور اسکو وہ نیند کہتے ہین جو حد اعتدال سے تجاوز کر گئی ہو - یا ایسی دواؤن کے
کھانے سے جو مخدر ہین جیسے افیون اور خشخاش سفری - سہر یعنے بیداری کے بھی وہ اسباب ہین جو ضد اور مخالف اسباب خواب کے ہین
مراد میری اُن اسباب سے یہ ہے کہ یا تو سوء مزاج خشک یا گرم خشک جو دماغ پر غالب آجائے خواہ گرم خشک دواؤن کے کھانے سے
یہ مرض پیدا ہوتا ہے -

باب اکیسوان اُن اعراض کے بیان مین جو فعل حرکت ارادی پر داخل ہوتے ہین

جو اعراض کہ افعال حرکت ارادی پر داخل ہوتے ہین وہ بھی مثل دیگر اعراض کے (جو اور افعال پر داخل ہونے والے مذکور ہو چکے)
تین طرح کے ہین - یا تو وہ عرض ایسا ہے جس سے حرکت ارادی بالکل باطل ہو جائے - جیسے وہ مرض جو استرخا اور ڈھیلے ہو جانے کا
کسی عضو مین عارض ہوتا ہے - یا یہ کہ حرکت ارادی مین کمی اور نقصان آجائے جیسے خدر یعنے سُن ہو جاتے ہین کسی عضو کی بھی صورت
کمی حرکت کی ہوتی ہے - یا یہ کہ حرکت ارادی خراب طور سے واقع ہو اور اس خرابی سے چند اعراض ایسے پیدا ہون کہ بعض اقسام اُن
اعراض کے فعل طبیعت سے پیدا ہون جیسے لرزہ اور پھریری اور کھانسی اور چھینک اور جمائی اور انگڑائی اور ہچکی اور ڈکار اور چھلکن اور
بعض اُن اعراض کے مرض کے اقسام سے ہون طبیعت کی راہ سے ہون اور یہ جیسے تشنج اور اختلاج یعنے عضو کا پھڑکنا - اور بعض اُن
اعراض کی طبیعت اور مرض دونون کے فعل سے ہون اور یہی رعشہ ہے اور جو حرکات ہمراہ عقد اور استرخا کے نامناسب طور سے سرزد ہوتی ہین

اس بات [illegible] طبیعت سے اور [illegible] قوت سے لیے [illegible] کہ ہم بیان طبیعت [illegible] لیتے ہیں - حرکت ارادی کا
باطل ہو جانا [illegible] استرخا [illegible] ہوتا ہے [illegible] حرکت دینے والا ہے [illegible]
کہ قوت [illegible] اس عضو تک نہ دیا جاتا ہے [illegible]
قوت محرکہ [illegible] کیفیت [illegible] کہ الوسوبرانچ [illegible] سے عارض ہوتی ہے جو پٹھے کے
اجزا کو [illegible] پٹھے کو غلیظ اور کدورت [illegible] غلیظ اور چسپیدہ سے عارض ہوتی ہے جو اسی
پٹھے میں لپٹ جاتی ہے اگر وہ پٹھے جوف دار ہو [illegible] یا کسی قسم کی تنگی اور فشار پٹھے کو ہونچے - اور یہ آفت اگر نخاع لیے حرام مغز
ہے اور جاے شروع [illegible] پیچھے جہاں سے نخاع کی ابتدا ہوئی ہے تمام بدن مسترخی ہو جائیگا اور اسی عارضے کا نام سکتہ اور فالج رکھا جاتا ہے
اور اگر یہ خرابی بعض مخصوص پٹھے میں ہو وے عضو مسترخی اور ڈھیلا ہوگا جسمین وہ پٹھہ ہے اور اسی عضو کی حرکت وہی عمل اسی پٹھے کے تھی
پھر اگر استرخا عضل حنجرہ مین عارض ہو یعنے گلا بند ہو جائے اسکو انقطاع صوت اور آواز کا بند ہو جانا کہا جائیگا - اور اگر سینہ کے
عضل مین استرخا پیدا ہوا اسکو بطلان نفس کہینگے - اور اگر مثانہ کے عضل مین استرخا پیدا ہو پیشاب بلا ارادہ خارج ہوا کریگا - اور اگر مقعد کے
عضل مین استرخا ہو جائے پاخانہ بلا ارادہ ہوگا - اگرچہ ہم اسکے قائل ہین کہ پاخانہ اور پیشاب کا رکنا فعل طبیعت کا بذریعہ حرکت قوت دافعہ
کے ہے اور خروج ان دونون کا بالارادہ یہ فعل قوت نفسانی کا ہے - اور اسکی وجہ یہ ہے کہ بول یعنی پیشاب کا نکلنا اسی سے ہوتا ہے کہ مثانہ
سمٹتا ہے اور قوت دافعہ اُس مقدار کو جو مثانہ مین ہے دفع کرتی ہے اور جو عضلہ گول شکل کا مثانہ کے مُنھ پر ہے وہ ڈھیلا ہو جاتا ہے تاکہ راہ
پیشاب نکلنے کی کھلجائے اور یہ سب فعل قوت نفسانی کا ہے جو ارادہ سے ہوتا ہے - اور اسی طرح پاخانہ کا حال ہے کہ اُسکا خارج ہونا اسطرح سے
ہوتا ہے کہ پہلے امعا یعنے آنتین سمٹتی ہین اور جو کچھ فضلہ اُنمین بھرا ہے وہ انکے سمٹنے سے دبتا ہے اور اسپر فشار سا طاری ہوتا ہے اور جو
عضلہ کنارہ پر معاء مستقیم یعنے سیدھی آنت کے ہے وہ اُس مقام پر ڈھیلا اور مسترخی ہو جاتا ہے جہان کو دبر کہتے ہین تاکہ مُنھ مبرز کا کھلجائے
اور اسی وجہ سے یہ بات ہوئی کہ مثانہ کے استرخا سے حصر بول یعنے پیشاب تنگی سے آنے کا مرض پیدا ہوتا ہے اور یہ حصر بول ایک عرض
منجملہ اعراض طبیعیہ کے ہے جسمین ارادہ شریک نہین اور استرخا سے اُس عضلہ کے جو مثانہ کے مُنھ پر ہے بلا قصد پیشاب کا خارج ہونا پیدا
ہوتا ہے اور یہ ایک عرض اعراض نفسانیہ سے ہے اور اسی وجہ سے براز کا بند ہو جانا ایک عرض اعراض طبیعی سے ہے اور براز نکلنا بدون
ارادہ کے عرض نفسانی کی قسم مین ہے پس یہی اسباب بطلان حرکت کے تھے جو مذکور ہوے مترجم اوپر جو لفظ طبیعت کو مصنف نے
عام قوت مدبرہ بدن اور قوت نفسانی سے لیا ہے اُسکی غرض یہی تھی کہ دونون قسم کے استرخا کو جو فعل طبیعی بلا ارادہ اور فعل نفسانی بارادہ کے
صفر ہوتا ہے اسی باب مین داخل کرے - پھر چونکہ بول اور براز کا خروج بلا ارادہ اسکا سبب استرخا تجویز کیا گیا ہے - اور استرخا ایک تو مرض ہے
اور دوسرا استرخا عین صحت ہے لہذا اس مقام پر تصریح اسکی بھی ضرور تھی کہ جو استرخا سے عضل مثانہ اور عضل مقعدہ داخل مرض ہے وہ کون ہے
اسی واسطے بیان پر یہ توضیح تمام سب کو بیان کر دیا متن نقصان حرکت خدر سے پیدا ہوتا ہے اور خدر یعنے سن کے پیدا کرنے والے
اسباب وہی ہین جو اسباب کہ استرخا کو پیدا کرتے ہین فرق اتنا ہے کہ خدر کے اسباب اتنے قوی نہین ہوتے کہ جنسے حرکت ارادی بالکل
باطل ہو جائے اور یہ عرض فعل طبیعت سے اور فعل مرض سے ہوتا ہے اسلیے کہ حس اور حرکت دونون خدر مین باطل نہین ہوتی جیسے استرخا مین
باطل ہو جاتے ہین اسلیے کہ وہ عضو جسمین خدر یعنی سن پیدا ہو نیچے کی طرف جھول نہین پڑتا جیسے استرخا مین لٹک جاتا ہے اور نہ پوری حرکت

اور اسکا سبب یہ ہی کہ بہت سا مادہ جب ضعیف حرارت عزیزی سے ملیگا اُسی حرارت کو ڈبو دیگا اور اُسپر غلبہ کرکے حرارت کو مقہور اور مغلوب
کر دیگا پس حرارت مذکورہ بجھ کر فنا ہو جائیگی اور یہی موت ہی - اور اگر حرارت عزیزی قوی ہو اور مادہ تھوڑا سا ہو ایسے مادہ کو حرارت
عزیزی لطیف کر دیگی اور اُسکو پگھلا کر تحلیل کر دیگی - لرزہ مرکب ہی سردی اور تھرتھری سے یعنی لرزہ میں سردی بھی لگتی ہی اور بدن تھرتھراتا ہی
تھرتھری کا ہونا بوجہ شدت حرکت قوت دافعہ کے ہی وہ قوت دافعہ جو عضل میں ہی اور یہ حرکت قوی واسطے دفع کرنے اُسی مادہ موذی کے
پیدا ہوتی ہی - اور یہی سبب ہی کہ اگر لرزہ کا پیدا کرنے والا کوئی گرم مادہ ہو اُسوقت تھرتھری اس میں زیادہ ہوگی اسلیے کہ حرارت کی
حرکت زیادہ تر قوی ہوتی ہی اور اُسکی ایذا بھی زیادہ ہوتی ہی - اور اگر لرزہ کا پیدا کرنے والا سبب مادہ سرد ہوگا تھرتھری کمتر ہوگی اسلیے کہ
برودت میں حرکت کم ہی اور ایذا بھی کم دیتی ہی - اسی واسطے بلغمی تپ میں لرزہ کمتر ہوتا ہی بہ نسبت حمی غب کے یعنی جو تپ ایک روز ناغہ
کرکے آئے اسلیے کہ بلغمی تپ کے ہمراہ پھریری ہوتی ہی - لرزہ کے ساتھ سردی ہونے کا سبب یہ ہی کہ حرارت غریزی اندر بدن کے گریز کرتی ہی
اسلیے کہ ظاہر بدن میں درد اور ایذا اخلاط موذی سے پہونچ رہی ہی - اور یہی سبب ہی کہ یہ اعراض بطرف فعل اُس طبیعت کے منسوب ہوں
جو قوت نفسانی کہلاتی ہی **سعال** کھانسی کو کہتے ہیں یہ کیفیت کھانسی کے فعل سے اُس طبیعت کے عارض ہوتی ہی جو مدبر بدن ہی اور
اسکا بیان یہ ہی کہ کھانسی ایک حرکت قوی قوت دافعہ کے واسطے دفع کرنے اُس موذی مادہ کے ہی جو آلات نفس میں موجود ہوا ہی اور یہ
دفع کرنا موذی کا ہوا کے نکلنے سے جو بروقت کھانسنے کے برآمد ہوتی ہی پیدا ہوتا ہی اور یہ خروج ہوا کا جب ہوتا ہی کہ سینہ سمٹ کر پھیپھڑہ بھی
اچھی طرح سمٹ کرے تاکہ ہوا اختلاط سے بلا ایذا رسانی خارج ہو جائے اور اُسی ہوا کے ہمراہ جو کچھ مادہ وغیرہ سینہ میں اور قصبہ ریہ میں ہی
وہ بھی خارج ہو جاتا ہی - اسی واسطے طبیعت تمام زمانہ سعال میں جب تک کھانسی آتی رہے محتاج بطرف قوت قوی کے ہوتی ہی تاکہ
فضلہ کے دفع کرنے پر قادر رہے اور اسکی بھی محتاج ہوتی ہی کہ مادہ ایسا غلیظ اور چسپندہ نہو جسکے دفع کرنے پر قادر نہو سکے اسلیے کہ ایسا
لپٹا ہوا مادہ مجاری سینہ اور حلق میں پھنس جاتا ہی اور سانس کے آمد کی راہوں کو بند کر دیتا ہی اور نہ ایسا پتلا رقیق ہو جو مجری سے
پھسل کر پھر اُلٹا اندر ہی چلا جائے جہاں سے کھانسی کی زور آوری اُسکو یہاں تک لائی تھی - اور یہی سبب ہی کہ اگر مادہ زیادہ غلیظ ہوگا
طبیب معالج کو حاجت اُسکے لطیف کر دینے کی اور اُسکے قوام کو معتدل کرنے کی ہوگی بذریعہ زوفا اور حاشا وغیرہ کے اور اگر مادہ زیادہ
رقیق ہوگا اُسکے قوام کو گاڑھا کریگا حریرہ کے اقسام مناسب پلاکر - اور اگر مادہ بالزوجت ہوگا اُسکی چسپندگی کو سکنجبین وغیرہ سے
قطع کر دینا چاہیے - کھانسی پیدا ہونے کا سبب یا تو سوء مزاج مختلف گرم ہو یا سرد ہوتا ہی جو سینہ کے عضل پر غالب آتا ہی اور پھیپھڑہ اور
قصبہ ریہ یعنے وہ نلی جو پھیپھڑہ میں حلق سے اُتر گئی ہی ان دونوں میں یہ سوء مزاج غالب ہوتا ہی اور حنجرہ یعنے گلو میں - پس طبیعت
قصد کرتی ہی کہ جو چیز ایذا دینے والی ہی اُسکو بذریعہ قوت دافعہ کے دفع کرے - یا سبب کھانسی کا کوئی مادہ جو اعضاے تنفس میں ہی
یا باہر سے اندر پہونچے جیسے کوئی چیز کھانے پینے کی جو قصبہ ریہ میں بروقت تناول کے جاتی ہی - خواہ غبار اور دخان اندرونی مادہ یا تو وہ ہی
کہ سر سے گلے اور پھیپھڑہ اور قصبہ ریہ اور سینہ میں اُترتا ہی جیسے نزلہ کے اقسام یا کوئی خراب کیموس جو کہ جگر کے محدب جانب سے بطرف
سینہ کے چڑھتا ہی - یا کوئی خلط خراب جو قصبہ ریہ کے اقسام یعنے مقامات میں جا گرفتہ ہو جاتی ہی جیسے خلط غلیظ یا جیسے وہ مادہ جو ذات الجنب
اور ذات الریہ میں ہوتا ہی خواہ کوئی مادہ سینہ میں ٹھہر جاتا ہی جیسے وہ سدہ خواہ پیپ جو سینہ اور پھیپھڑہ کے قرح میں پڑتی ہی **عطاس**
چھینک کو کہتے ہیں یہ بھی بمثل کھانسی کے ہی - میری مراد اس سے یہ ہی جو طبیعت مدبر بدن ہی جسوقت اُسنے قوت دافعہ کو متحرک کیا

تا کہ جو شے کہ بطون اور جسم ہائے دماغ میں ایذا دیتی ہے اُسکو خارج کر دے پس وہ شے موذی بہ قوت شدید کے بہ حرکت سے ظاہر ہوتی اور حمایت کے
ہوا کے باہر نکل جاتی ہے اور اسکے خارج ہو جانے سے دماغ اور دونوں نتھنے کی صاف ہو جاتے ہیں۔ مگر کھانسی کے ہونے سے فقط سینہ اور پھیپھڑے کی
صفائی ہوتی ہے۔ اور چھینک آنے سے دماغ اور دونوں نتھنوں کا تنقیہ تو ہوتا ہی ہے اور کبھی اسکے ہمراہ سینہ کو پاک صاف بھی کر دیتی۔ اور اسکی صورت
یہ ہے کہ دماغ حسوت بغرض دفع کرنے شے موذی کے متحرک ہوا اُسی وقت دونوں مجری اور سوراخ کھلجاتے ہیں جو دماغ سے دونوں نتھنوں تک
آئے ہیں اور انکے کھلجانے کی حاجت یہ ہے تاکہ وہی غلیظ فضلہ جسکو دماغ نے دفع کیا ہے آسانی خارج ہو جائے اور جب وہ دو مجری کشادہ ہوئے
متصل سینہ میں قبض اور کربت پیدا ہوگی بذریعہ اسی نتیجہ کے ہوا سے واسطے ہوا متصل مذکور کے تنقیہ کے تابع یہ ہوگا کہ ہوا باہر نکلیگی اور ہوا کے
ہمراہ سینہ اور پھیپھڑہ میں جو فضلہ بھرے ہونگے وہ بھی خارج ہو گئے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جو چھینک آتی ہے اُسکو قوت بہت زیادہ درکار ہے
بہ نسبت کھانسی کی قوت کے اور سبب یہ ہے کہ چھینک کے ذریعہ سے طبیعت کو ہیجان اخراج فضول کا اُن مقامات سے ہے جو تر پیچے اور کج ہیں
اسلیے کہ چھینک اُسی وقت زور سے آتی ہے جب کہ دماغ میں سخونت ہوا اور جو مقامات اور مواضع خالی دماغ میں ہیں وہ تر ہو جائیں اور ہوا جو ان میں
بھری ہے وہ پیچے اُترے لہذا ایسی چھینک آنے کی آواز بھی سنائی دیتی ہے اسلیے کہ اس ہوا کا نکلنا تنگ مقام سے ہوتا ہے اور جب ہوا زیادہ
تنگ مقام سے نکلتی ہے آواز پیدا ہوتی ہے اور کبھی چھینک سبب ایسے فضلہ کے پیدا ہوتی ہے جو دماغ کے بطون یعنے حصول میں لاذع اور چبھن پیدا
کرتا ہے اور اسی چبھن کے پڑنے سے طبیعت کو اشتیاق ہوتا ہے کہ ایسے مادہ کو دماغ سے خارج کر دے جیسے کہ ہچکی اور ڈکار میں یہ صورت اشتیاق
طبیعت کی بغرض خارج کرنے ایسے ہی مادہ کے سینہ وغیرہ سے خارج کر دینے کی ہے ہچکی اور ڈکار اور انگڑائی اور جمائی اور اعیا یعنے ماندگی
یہ سب کی سب چیزیں اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ قوت مدبرہ بدن اُن فضلوں کے دفع کرنے کے واسطے حرکت کرتی ہے جو ایسے اعضا میں نہاں
جاگرفتہ ہو کر ایذا دہی کر رہے ہوں۔ ہچکی اور ڈکار تو واسطے دفع کرنے مت سے فضلہ کے جو لذاع بھی یعنے چبھن پیدا کر رہے ہوں اور معدہ میں ٹھہرے ہوں
پیدا ہوتی ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ ہچکی کبھی ہر وقت خلو معدہ کے بھی اُس وقت آتی ہے جب معدہ میں تشنج اور اینٹھن پیدا ہو بوجہ کثرت استفراغ کے یعنی بوجہ اسکے
کہ معدہ سے بہت کچھ خارج ہو جائے اوپر کی طرف سے خواہ نیچے کی طرف سے۔ اور یہ حرکت یعنی ہچکی قوت نفسانی کا فعل ہے۔ مگر ڈکار اسی وجہ سے آتی ہے کہ قوت دافعہ واسطے
خارج کرنے کسی فضلہ ریحی کے حرکت کرتی ہے جو معدہ میں جاگرفتہ ہے۔ اور یہ فضلہ ریحی یا تو ایسی غذا سے پیدا ہوتا ہے جو تولید ریاح کرتی ہو یا یہ فضلہ ریحی ضعف کے سبب اُس حرارت کے پیدا ہوتا ہے
جسکا فعل غذا کا پختہ کرنا اور نضج دینا ہے۔ اور کبھی ڈکار قوت سے اُس حرارت کے پیدا ہوتی ہے جو غذا کو جلا کر سوختہ کر دے کہ اسکی سوختگی سے ایسی ڈکار
آتی ہے جیسے دھواں اُٹھتا ہے۔ انگڑائی آنے کا سبب یہ ہے کہ ایک فضلہ بخاری تمام دونوں شانوں کے عضلات میں بھر گیا ہو خواہ اکثر مقامات کے
عضل میں اور طبیعت کو خواہش اسکے خارج کرنے کی ہو کہ تحلیل کر کے اُسے خارج کر دے۔ جمائی آنے کا سبب یہ ہے کہ فضلہ دخانی تمام بدن خواہ اکثر
عضل میں بھر گیا ہو اور طبیعت اُسکو بذریعہ تحلیل کے خارج کرتی ہے۔ اعیا یعنے ماندگی بھی اسی وجہ سے آجاتی ہے اور پیدا ہوتی ہے کہ طبیعت اُسی موذی چیز کو
پاک اور صاف کرنا چاہتی ہے جو اعضائے بدنی کو ایذا دے رہا ہے اور جسکو تعب کی حرکت وغیرہ پیدا کیا ہے پس اُسی سے انگڑائی اور ماندگی پیدا
ہوتی ہے پھر ماندگی دو طرح کی ہے۔ ایک وہ ماندگی جو تعب یعنی مشقت سے پیدا ہو کسی امر خارج بدن سے۔ دوسری ماندگی اندرون جسم کی چیز سے
پیدا ہوتی ہے۔ جو ماندگی بوجہ تعب کے عارض ہوتی ہے اسکی چار قسمیں ہیں۔ ایک اعیا قروحی اور اسکا پیدا ہونا اخلاط رقیق اور تیز سے ہوتا ہے
وہ رقیق اخلاط جو بروقت حرکات قوی کے پیدا ہوتے ہیں یا بسبب ذوبان اور گداختہ ہونے بعض اخلاط غلیظہ کے یا بوجہ تحلیل پانے انھیں اخلاط کے
بشرطیکہ بعد تحلیل کے خارج نہ ہو سکیں اور بدن ہی میں باقی رہ جائیں۔ یا گوشت اور نرم چربی کے پگھلنے سے۔ دوسری قسم ماندگی کی جسکے ہمراہ تمدد یعنی

ہاتھ یا نون خواہ جوڑون مین تناؤ اور کھنچن بھی پیدا ہوتی ہے اسکی پیدائش تعب کی کثرت اور افراط سے ہوتی ہے اور فضول اور تھکیت سا ...
مگر کوئی مادہ بطرف عضل اور پٹھہ کے نہین آتا ہے از قسم فضول کے ایسی حالت ماندگی مین مگر تھوڑا اور سست کہ - اسلیئے کہ اخلاط ایسے وقت کہ
تعب اور مشقت ہوئی ہے اچھے اور جید ہوتے ہین بوجہ ریاضت کے اور پھر جو ماندگی پیدا ہوتی ہے اسکا سبب یہی ہے کہ حرارت زیادہ ہوجاتی ہے اور
وہ بھی حرکت بروقت احتیاج کے ہوتی ہے بلا حاجت نہین ہے اور ایسے شخص کا بدن لاغر بھی نہین ہوتا ہے مادہ جو در مادہ حرکت کرنے کے - تیسری
قسم ماندگی کی اعیاء ورمی ہے اور یہ وہ ماندگی ہے جسکے ہمراہ کسی ورم گرم مین تنگ ہوتی ہے - اور اسکی پیدائش اسی وقت ہوتی ہے جب کہ عضل کو زیادہ
گرمی پہونچے بسبب کسی حرکت قوی اور تعب شدید کے پھر اسوقت تمام مقدار فضلہ کی جو اسی عضل کے قریب ہے اسی کی طرف کھنچ آئیگی - اور اسی قسم کی
ماندگی مین درد شدید بھی ہوتا ہے اگر ایسے شخص کا بدن چھوا جائے - اور تمام اعضا اسکے بدن کے سوجے ہوئے معلوم ہوتے ہین - اکثر یہ قسم
ماندگی کی اُسی کو لاحق ہوتی ہے جو خوگر تعب کا نہو اور تعب کو جسنے اپنی عادت نہ کرلی ہو - چوتھی قسم ماندگی کی زیادہ خشکی سے پیدا ہوتی وجہ
عضل بدن کو ہو بھی اور اُسی یبوست کی وجہ سے ہر عضو بدن کھُرکھرا اور دبلا اور خشک نظر آتا ہے اور حرکت ... کی بسہولت
نہین ہوسکتی ہے - اقسام اُس ماندگی کے جو اندرونی اسباب سے بدن کے پیدا ہوتی ہین ایک کا نام اعیاء قروحی کہا گیا ہے اسکی پیدائش
خلط گرم صفراوی سے بروقت حرکت قوی کے ہوتی ہے اور اسی سے ایسا آدمی اپنے بدن مین ایسا خیال کرتا ہے جیسے قرحہ اور زخم ہو گئے ہین
دوسری قسم خشکی ہمراہ تمدد یعنے کھنچاؤ بدن مین ہوتا ہے - اور یہ قسم یا تو بوجہ کثرت اخلاط غلیظہ کے پیدا ہوتی ہے جیسے عضلات بدن مین
گرانی پیدا ہوتی ہے اور کھنچاؤ پیدا کرتی ہین - یا کسی ریح سے جو تمدد اعضا مین پیدا کرے کہ اسی وجہ سے ... اُس تیسری
قسم اعیاء ورمی ہے جو کسی خلط گرم دموی سے پیدا ہوتی ہے اسکے ہمراہ بھڑک تمام بدن مین اور تمدد اور ... جلدی تمام
ورم مین ہو اسکو جاننا چاہیے -

باب تئیسواں اُن اعراض کے بیان مین جو فقط مرض سے پیدا ہوتے ہین

جو اعراض کہ فقط مرض سے پیدا ہوتے یعنے سوا مرض کے اُنکی پیدائش کا اور کوئی سبب نہین ہے وہ تشنج اور اختلاج یعنے پھڑکن ہے
اور اسکا سبب یہ ہے کہ تشنج کا فعل تو پٹھہ مین وہی ہوتا ہے اور عضل مین جیسا کہ قوت محرکہ بارادہ اپنا فعل کرتی ہے جسوقت کہ وہی قوت
عضل مین حرکت پیدا کرکے اُسکو خاص اُسی طرف پھرنے پر آمادہ کردیتی ہے جس طرف اُسی عضل کے پھیرنے کا ارادہ ہو - ایسا ہی فعل تشنج بھی
کرتا ہے - اسلیئے کہ تشنج یا تو امتلا سے عارض ہوتا ہے یا استفراغ سے یعنے اخلاط کے خارج ہوجانے سے - امتلا سے تشنج کا حادث ہونا اس
طرح سے ہے کہ جسوقت کوئی پٹھہ خواہ کوئی عضلہ اخلاط سے بھر جائے اُسوقت عرض مین اُسی پٹھہ اور عضلہ کے تمدد خواہ کھنچاؤ پیدا ہوتا ہے
اور سر کی طرف سے یہ پٹھہ سمٹتا ہے پس طول مین سکڑ جاتا ہے - جیسے چمڑے کے برتن مثلاً جراب یعنی ایک خاص برتن چمڑے کا خواہ کیسہ
چرمی کہ اگر اسمین بہت سی چیز بھری جائے چوڑائی مین کھنچیگی اور طول مین گھٹ جائیگی - تشنج کا استفراغ سے پیدا ہونا اُسوقت ہوتا ہے
جب رطوبات پٹھہ اور عضل سے خارج ہوجائین پس سوکھ کر اُسی طرف سمٹینگے جدھر انکی جائے روئیدگی ہے جیسے بال کو خواہ سابر کے چمڑے کا طرح
چمڑا ہے جب آگ مین جلائین اپنی جڑ کی طرف بل کھاکر اینٹھ جاتا ہے - یا جس طرح اُس تانت کا حال ہے جو عود نام باجے کے اوتار یعنے رودہ
ہین کہ جب اُنکو ہوائے گرم خشک مین رکھو خشک ہوجاتی ہے اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی ہے اور جدا جدا اُسکے ٹکڑے چھوٹے بڑے
بن جاتے ہین اسواسطے کہ تانت جو عود مین کھونٹی وغیرہ سے بندھی ہوئی ہے خوب تنی اور کھنچی ہوئی ہوتی ہے اور جب گرم ہوا اُسکو پہونچے

تو جو عضو پر پڑے اسوقت یہ عضو نیچے کو جھک جائیگا پھر اسیوقت اسی عضو مین رعشہ پیدا ہوگا اور رعشہ کا سبب یہ ہوتا ہے اور حرکت متضادہ لینی ہم مختلف ہونگے ایک حرکت طبیعت کی جو عضو کو اپنی جگہ ٹھہرا نا چاہیگی اور دوسری حرکت مرض کی یعنی ثقل اور گرانی خلط کی جو اسی عضو کو نیچے کو گرانا چاہیگی — پس اسیطرح معلوم ہوا کہ اعراض کا طبیعت اور مرض دونوں کی شرکت سے ہوتا ہے اور خدا بہتر جانتا ہے

باب پچیسواں بیان میں ان اعراض کے جو افعال حیوانی پر داخل ہوتے ہیں اور انکے اسباب کے بیان میں —

جب ہمنے ان اعراض کو بیان کر دیا جو افعال نفسانی پر وارد ہوتے ہیں اب ہم شروع کرتے ہیں بیان ان اعراض کا جو افعال حیوانی پر وارد ہوتے ہیں اور انکے اسباب — ہم کہتے ہیں کہ افعال حیوانی جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا بس اسی کو کہتے ہیں کہ قلب اور رگہاے جہندہ کا انبساط یعنے پھیلنا اور اسی کو نبض بھی کہتے ہیں — پس یہ فعل یا تو باطل ہو جاتے اور اسکو یہ کہینگے کہ نبض جاتی رہی اب نہین ملتی ہے — اور یہ بات تباہ ہونے اور بطلان حیات کے ہوتی ہے — یا یہ کہ نبض کی رفتار مین کمی ہو جاتے اور اسکو نبض صغیر یعنی چھوٹی نبض کہتے ہین — یا یہ کہ نبض کی رفتار نامناسب طور پر ہو اور اسکو نبض مختلف کہتے ہین — نبض صغیر کا باعث ہوتا یا تو درد کی شدت سے ہوتا ہے کہ اسوقت حرارت غریزی اندر بدن کے ڈوب جاتی ہے اور کم ہو جاتی ہے اسی وجہ سے نبض صغیر پیدا ہوتی ہے — یا ضعف سے قوت حیوانی کے کہ اسکو اسقدر توانائی نہو کہ شریان یعنی رگ جہندہ کو بخوبی پھیلا سکے اور کشادہ حرکت اسکو دے سکے تینون قطر مین اسی رگ کے یعنی طول اور عرض اور عمق مین جیسے کہ غشی مین ایسی ہی ضعیف نبض پیدا ہوتی ہے — نبض مختلف کا اختلاف بہت سے اسباب سے ہوتا ہے جو خارج امر طبیعی سے ہین جیسے امراض اور اعراض جو تابع امراض کے ہین — اور اختلاف نبض کا زیادہ اور کم اسیقدر ہوتا ہے جسقدر کمی بیشی ان امور مین ہے جو خارج طبیعت سے ہین اور ہم نبض کے اختلاف کا ذکر اسوقت کرینگے جب احوال نبض کا بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ

باب چھبیسواں ان اعراض کے بیان مین جو افعال طبیعی پر داخل ہوتے ہین اور انکے اسباب کا اور پہلے نضج اول کے اعراض کا بیان ہے

افعال طبیعی پر جو اعراض داخل ہوتے ہین اسیقدر ہین جسقدر تعداد ان افعال کی ہے — اور افعال طبیعی کی جنس یعنے عام قسم متکلمین بدن مین یعنے جنکی خلقت پوری ہو چکی ایک ہی جنس ہے اور وہ غذا لینے کا فعل ہے — غذا لینے کے معنی یہ ہین کہ غذا کو شبیہ اس عضو کے کر لینا جسکے واسطے وہ غذا پہونچی ہے — اور یہ فعل عتال اشتہا اور ہضم بس دو ہی فعل سے تمام ہوتا ہے — اور جو امراض اشتہا پر وارد ہوتے ہین انکا بیان ہم اسی مقام پر کر چکے جہان کہ افعال نفسانی کے اعراض کو لکھا ہے — رہا انہضام کا فعل اسکی تین صنف ہین — ایک تو وہ ہضم جو معدہ مین ہوتا ہے اور اسکو ہضم اول کہتے ہین اور غذا سے کیلوس بن جانا بھی اسی کا نام ہے — دوسرا وہ ہضم جو جگر مین ہوتا ہے اور وہ خون کا عصارہ غذا سے پیدا ہونا اور اسکو ہضم دوم کہتے ہین — تیسرا وہ ہضم جو تمام اعضاے بدنی مین یون ہوتا ہے کہ اسی خون کا طبیعت کی طرف ہر عضو کے بدل جانا اور اسی کو ہضم سوم کہتے ہین — ہر ایک قسم ان تینون انہضام کی چار قوتون سے تمام ہوتی ہے جیسے کہ ہمنے اسکو اسوقت بیان کر دیا ہے جب قوتہاے طبیعیہ کا ذکر کیا ہے اور وہ چار قوتین جاذبہ اور ماسکہ اور ہاضمہ اور دافعہ ہین — پہلا انہضام جو معدہ مین ہوتا ہے اور اسی کو استمرا کہتے ہین اسکو ضرر اسی مثال پر پہونچتا ہے جس طرح اور تمام افعال کو ضرر پہونچتا ہے اور وہی صورتین اسمین بھی ہین کہ یا تو بالکل استمرا باطل ہو جائے جس طرح تخمہ اور بدہضمی مین یہی بات ہوتی ہے — یا اسکے استمرا مین کمی اور نقصان آ جائے جیسے کہ [illegible]

ہلے معدہ مین فاسد ہوجائیگی۔ اسی طرح اگر ایسی غذا کھائے جو دیر ہضم ہین جیسے گوشت اور انڈے ہو پکانے سے سخت ہوگیا ہو پھر ایسی غذا کے بعد وہ غذا کھائے جو زود ہضم ہون جیسے خوبانی اور کدو اور خربوزہ اسکو بھی یہ ضرر پہونچیگا کہ زود ہضم غذا معدہ مین فاسد ہوجائیگی سبب اسکا یہ ہی کہ پہلے تو اسنے غذا ے غلیظ اور دیر ہضم کھائی ہی جو دیر کے بعد معدہ سے اترتی ہی اور پھر غذا ے زود ہضم جو پیچھے سے کھائی ہی اسکو ما وجود ہضم ہوجانے کے راہ اترنے کی معدہ سے نہین ملتی ہی اور نہین نکل سکتی ہی لهذا فاسد ہوجائیگی پس یہ ضرر بھی فساد غذا کا بسبب تقدیم و تاخیر نامناسب کے کہ جسکو پہلے کھانا چاہیے اسے پیچھے کھانا اور جسکو پیچھے کھانا لازم ہی اسکو پہلے تناول کرنا۔ اور طبیب کو چاہیے کہ جو ضرر ہضم معدہ کو پہونچتے ہین انمین سے جو ضرر بسبب قوت ہاضمہ کے پہونچتا ہی انمین اور خاص طعام کی وجہ سے جو ضرر اجسام کو پہونچتا ہی اور بے بندی کی وجہ سے جو ضرر پہونچتا ہی ان سب مین تفرقہ کرکے پہچانے۔ اسلیے کہ جو ضرر بوجہ قوت ہاضمہ کی خرابی کے پہونچتا ہی اسکا ازالہ اور دور کرنا دشوار ہی اور اکثر بہین دفعہ ہوتا ہی یا انجام اسکا زلق الامعا کی طرف ہوجاتا ہی اور یہ بھی انجام ہوتا ہی کہ طعام مین کسی طرح کا تغیر معدہ مین ہر گز نہین ہوتا اور بطرف ریاح کے بدل جاتا ہی۔ لیکن جو ضرر بسبب غذا کے خواہ اور اسباب سے سواے ضعف قوت ہاضمہ کے عارض ہوتے ہیں جو اسباب خارجی ہیں انکا دور کرنا آسان بھی ہی۔ طبیب کو ممکن ہی ان سب مین اس طرح سے تفرقہ کرے کہ لحاظ کرے بطرف حال مریض کے کہ اگر اسکو ضرر بوجہ خرابی ہضم کے پہونچتا ہی بروقت کھانے غذا ے کثیر کے خواہ تھوڑی غذا کھانے کے بعد گرم یا سرد غذا کھانے سے خواہ نامناسب وقت پر یا بے ترتیب ناروا استے یا بیداری کے بعد۔ ایسی صورتون مین وہی غذا جو سبب بدہضمی کی ہی اور فساد ہضم اسی غذا کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی۔ اور اگر یہ غذا معتدل ہی یعنے نہ زود ہضم ہی اور نہ دیر ہضم اور مقدار مین اسکے کمی بیشی ہو اور نہ کیفیت اسکی خراب ہی اور مطابق عادت کے اپنے وقت معین پر ترتیب مناسب سے کھائی گئی ہی پھر تو فساد اسکو قوت انہضام کی خرابی سے عارض ہوا ہوگا بسبب ضعف قوت ہاضمہ کے

پس انھین صورتون سے ہضم اول پر حصول اعراض کا ہوتا ہی اور اسی ہضم اول کو ہم اپنے کتاب میں آگے جا بجا بیان کرینگے۔

باب ستائیسوان ان اعراض کے بیان مین جو فعل جذب اور دفع اور امساک پر داخل ہوتے ہین

چونکہ ہضم کا فعل انھین چار قوتون سے تمام ہوتا ہی جنکو جاذبہ اور ماسکہ اور ہاضمہ اور دافعہ کہتے ہین اور ابھی ہمنے ان اعراض کو بیان کیا ہی جو فعل ہضم اول پر وارد ہوتے ہین یعنے وہ ہضم غذا کا جو معدہ مین ہوتا ہی لهذا واجب ہی کہ اب ہم ان اعراض کو بھی ضرور بیان کرین جو ان افعال سہ گانہ پر یعنی جذب اور امساک اور دفع پر وارد ہوتے ہین اسلیے کہ یہ ہر ایک فعل ہضم اول مین ہوتا ہی۔ جذب کا فعل جو معدہ مین ہی اسمین آفت اور ضرر اسی طرح پہونچتا ہی جس طرح جملہ افعال کو ضرر تین قسم کے پہونچتے ہین کہ یا تو جذب معدہ کا بالکل باطل ہوجائے خواہ اسمین کمی آجائے یا خراب حالی اسمین پیدا ہو۔ اور اسی ضرر کا حدوث یا بسبب سوء مزاج یعنے مرض مفرد کے ہوگا یا مرکب مرض سے یہ ضرر پیدا ہوگا۔ اور سوء مزاج یا حرارت سے ہو یا برودت سے پھر اگر یہ سوء مزاج بحد افراط ہوگا ہر گز معدہ جذب نہ کریگا اور اگر یہ سوء مزاج تھوڑا سا ہو اسوقت جذب معدہ کا مستوی ہوگا اور اسقدر وہ ضعیف نہوگا جسکو مرض تھوڑا اور مغلوب اتنا کردے کہ معدہ کا جذب بکسر باطل ہوجائے بلکہ یہان پر وہ کیفیت ہوگی جو کیفیت بروقت مقابلہ طبیعت اور مرض کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہی جس طرح رعشہ کے پیدا ہونے کی کیفیت ہمنے بیان کی ہی جس مقام پر ہمنے اسباب ان اعراض کے بیان کیے ہین جو اعراض کہ افعال حرکت ارادی پر وارد ہوتے ہین۔ امساک یعنی غذا کے ٹھہرانے کا فعل جو معدہ مین ہی اسکی بھی یہی صورت ہی یا تو بکسر باطل ہوجائے اور ہر گز غذا کو ٹھہرا نسکے زلق الامعا کے مرض مین یہی صورت پیدا ہوتی ہی کہ طعام کسی زمانہ تک معدہ میں نہین ٹھہرتا ہی پس معدہ سے غذا بجنسہ بلا تغیر نکل جاتی ہی۔ یا یہ کہ قوت امساک مین نقصان اور کمی آجا

اس سے یا تو ریاح اور نفخ اور قراقر پیدا ہوگا اگر معدہ نے غذا پر انقباض محکم نہیں کیا ہے یعنے اچھی طرح سے گرفت اُسکی نہ کی ہو اور یہ خرابی
سوءِ مزاج بارد سے خواہ ایسی غذا کھانے سے پیدا ہوتی ہے جو مولد ریاح ہو۔ یا کمی ہضم معدہ کی اور جلد نکلجانا فضلہ براز کا عارض ہوگا اور
یہ بات اُسوقت پیدا ہوتی ہے کہ تا زمانہ ہضم کے غذا کو معدہ نہ ٹھہراتا ہو اور اچھی طرح سے ہضم غذا کا نہوتا ہو اور عصارہ غذا کا بطرف جگر کے
نفوذ نہ کرتا ہو لہذا فضلہ براز خام اور گیلا نکل جاتا ہے۔ یا یہ خرابی ہوتی ہے کہ طعام معدہ مین جاکر فاسد ہوجاتا ہے اس سے یہ فساد عارض
ہوتا ہے کہ بدبو فضلۂ براز مین آجاتی ہے۔ پھر اگر یہ فساد طعام کا معدہ مین سوءِ مزاج بارد خواہ خلط بلغم کی وجہ سے ہوا ہے تو نفخ اور ریاح بھی
ہونگے۔ لیکن اگر امساک یعنے ٹھہرانا غذا کا معدہ خراب طور سے کرتا ہو اس سے ایسی طرح کی گرفت اور ٹھہرانے کی کیفیت پیدا ہوگی جیسے تشنج
اور رعدہ یعنے تھرتھری کی کیفیت ہوتی ہے جیسے ہچکی آتے وقت یا قی کرتے وقت یہی صورت ہوتی ہے۔ اسلیے کہ یہ دونون عرض یعنے ہچکی اور
قی ایسی حرکت معدہ کی مثل حرکت تشنجی کے ہوتی ہے اور درحقیقت تشنج نہین اسلیے کہ تشنج صحیح وہی ہے جو پٹھہ اور عضل مین پڑتا ہے چنانچہ ہمنے اسکو
باب اعراض حرکت ارادی مین بیان کردیا ہے۔ اور لیکن ہچکی اور قی یہ دونون فعل قوت ماسکہ اور دافعہ سے ساتھ ہی پیدا ہوتے ہین اسطرح
کہ قوت دافعہ نے ایک چیز کو معدہ سے دفع کیا اور خارج کردیا اب اگر یہ شی موذی خاص جرم معدہ مین ہے اُسوقت تو ہچکی پیدا ہوگی اسلیے کہ معدہ کا
تمام جرم قصد کریگا کہ شی موذی اپنے مین سے دفع کرکے باہر کو پھینکدے۔ اور اگر یہ شی موذی قعر معدہ مین ہے یعنے اندر معدہ کے ہے اور ابھی
جرم معدہ مین سرایت اسکی نہین ہوئی ہے اُسوقت معدہ کی یہی خواہش ہوگی کہ جو کچھ تجویف اور خالی جگہ مین اُسی معدہ کے بھرا ہوا ہے اور اُسکی
ایذا دہی کررہا ہے ایسی شی موذی کو اپنے اندر سے باہر دفع کردے عام اس سے کہ یہ شی موذی کوئی خلط خراب ہو یا غذا اسکے خراب غیر منہضم اور
یہان تک معدہ کا حال ایسے وقت ہوتا ہے کہ قعر معدہ اونچا ہوکر اتنا اُٹھتا ہے کہ فم معدہ کے قریب آجاتا ہے (مگر اُس شی موذی کو دفع کردیتا ہے)
یہ بیان تو ان اعراض کا تھا جو معدہ کے فعل امساک پر داخل ہوتے ہین اور اُن اعراض کے اسباب کا بیان تھا۔ اب رہا فعل دفع کا جو معدہ
مین ہے اُسپر جو اعراض داخل ہوتے وہ تین قسم کے ہین۔ ایک تو یہ کہ فعل دفع معدہ کا باطل ہوجائے جیسے وہ خرابی جو اُس قسم کے قولنج مین عارض
ہوتی ہے جسکا نام ایلاوس ہے اور وہ نہایت دشوار اور سخت قسم قولنج کی ہے (جسمین فضلۂ براز منھ کی طرف سے خارج ہوتا ہے) اور ایلاوس کا
مرض یا تو ورم گرم سے اُن آنتون کے پیدا ہوتا ہے جو باریک تین آنتین ہین اور اُسکے تابع پیاس اور تپ بھی ہوتی ہے۔ یا ضعف قوت دافعہ
معدہ سے عارض ہوتا ہے اسکے ہمراہ پیاس اور تپ نہین ہوتی ہے۔ بہرکیف ضعف قوت دافعہ کا یا سوءِ مزاج بارد سے معدہ کے ہوتا ہے
یا بسبب تناول کرنے غذا کسیر کے یا کسی ... کی وجہ سے جسکی گرہ پڑجاتی ہے آنتون کے حلقون مین اور اسکے ہمراہ آنتون مین گرانی اور انکائی اور قراقر
اور نفخ شکم بھی ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسے قولنج سدے سے پہلے اسہال قوی بھی ہولیتا ہے۔ یا یہ کہ فعل قوت دافعہ کا کم ہوجاوے پس خروج فضلہ براز
بدشواری ہو اور دشواری سے نیچے اُترے۔ یا یہ کہ قوت دافعہ کی فعل مین خراب حالی اور قسم کی پیدا ہو اس سے زلق الامعا کا مرض پیدا
ہوگا اور یہ اُسوقت ہوتا ہے کہ قوت دافعہ غذا کے دفع کرنے پر قبل از انکہ تغیر غذا یا ہضم سے معدہ کے ہو متحرک ہو اور یہ خرابی بسبب کسی خلط حاد
تیز کے ہوتی ہے جو معدہ مین لذع اور چبھن پیدا کرتی ہے یا کوئی غذا از قسم غذاہاے لذاع کے ہے جس سے معدہ مین کیفیت لذع کی پیدا ہوتی ہے
جیسے رائی اور پیاز یا سرکہ خواہ ایسی غذا جو معدہ پر گرانی ڈالے اور اسی گرانی سے معدہ کو ایذا پہونچے اور اُسی غذا کو دفع کرے۔ یہی سبب
اسباب اُن اعراض کے ہین جو معدہ کی قوت دافعہ پر وارد ہوتے ہین۔ اور جو کچھ ہمنے معدہ کے فعل دفع اور امساک اور جذب کے بارہ مین
لکھا ہے اور جو مضرت کے اسباب ہر ایک کے بیان کیے ہین بعینہ وہی امور سب آنتون کی نسبت بھی خیال کرنے چاہیین خصوصاً فعل

قوت دافعہ بیچ آنتوں کے اسلیے کہ یہ قوت آنتوں میں معدہ سے بھی زیادہ قوی رکھی گئی ہے اور سب قوتوں سے آنتوں کی قوت دفع زیادہ قوی ہے
اور جو بعض بیچ آنتوں کے فعل دفع میں واقع ہوتے ہیں وہ بھی ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے اور افعال میں یا ضرر ہوتا ہے کہ یا تو باطل ہو جائے یا کم ہو جائے
خواہ نامناسب طور پر وہ فعل ہوتا ہو۔ یہ بھی مناسب ہے معلوم رہے کہ معدہ کو کبھی اور آنتوں کو بھی ایسی کیفیت عارض ہوتی ہے کہ بعض حالات میں
قوت جاذبہ کام نہیں استعمال کرتی ہیں اور بیچ قوت دافعہ کو برخلاف امر طبیعی کے۔ اور اسکا بیان یہ ہے کہ معدہ کی شان سے یہ بات ہے کہ مری سے
غذا کو جذب کرے جو ایک نلی حلق سے معدہ میں پہنچی ہے اور طرف آنتوں کے اسی غذا کو دفع کرے۔ اور آنتوں کی شان سے یہ بات ہے کہ ثفل
اور فضلہ کو غذا کے ایک آنت دوسری آنت سے جذب کرے یعنی نزدیک مخرج کے دفع کر دے۔ یہ فعل جذب اور دفع کا معدہ اور آنتوں میں بطریق
طبیعت کے ہے اور جبلی فعل ہے۔ اور بسبب انکے خلاف دونوں میں امر خارج از طبیعت سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ قوت جاذبہ اور دافعہ
دونوں کی اپنے اپنے فعل کو خلاف جہت میں کرتی ہیں جو انکی جانب اور جہت صحیح اور طبعی ہے پس معدہ میں یہ خرابی آجاتی ہے کہ ثفل غذا کو
آنتوں سے الٹا جذب کرکے بطرف مری اسکو دفع کرتا ہے بذریعہ قے کے جیسے کہ ایلاوس میں یہی خرابی پیدا ہوتی ہے جو ایک قسم ردی قولنج کی ہے
اور وہ آنتوں میں بھی اسی ایلاوس میں یہ خرابی آجاتی ہے کہ ثفل غذا کو نیچے سے جذب کرکے طرف معدہ کے دفع کرتی ہیں اور حصر یعنے تنگی
حصر یعنے گرفتگی شکم کے مرض سے ایسی ہی خرابی پڑ جاتی ہے۔ ایلاوس میں تو یہ ہوتا ہے کہ قوت دافعہ جسوقت دفع براز کے واسطے بطرف اسفل کے
حرکت کرتی ہے اور اسی فضلہ کے اخراج کی راہ بسبب سدہ کے بند ہے لہذا اسکو اوپر یعنے معدہ کی طرف دفع کرتی ہے پس آنتیں بھی ایک دوسری سے
اسی فضلہ کو لیکر اپنے اوپر والی آنت کی طرف دفع کرتی ہیں تا اینکہ وہ فضلہ معدہ میں پہنچ جاتا ہے اب معدہ اسکو مری کی طرف دفع کرتا ہے اور
مری سے وہ فضلہ بذریعہ قے کے باہر منہ کی راہ نکل آتا ہے اور یہ خرابی اسی وقت ہوتی ہے جب آنتیں اسی فضلہ کو اوپر کی طرف دفع کرتی ہیں۔
اور حصر یعنے مرض گرفتگی شکم کا یہ حال ہے کہ کبھی بعض آدمی کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ فضلہ براز کو خواہ ریح کو خارج کرے اور زور سے اسکو حاجت
اخراج ریح خواہ براز کی اگرچہ ہے مگر کسی کی حشمت اور لحاظ سے اسکو ٹالتا ہے نہ تو ریح بوجہ شرم کے خارج کرتا ہے اور نہ بیت الخلا کو جاسکے شرم
اور لحاظ کے اٹھ کر جاتا ہے خواہ کوئی اور ضرورت کام وغیرہ کی ایسے مانع ایسی ہوتی ہے کہ ان دونوں کو ٹالا کرتا ہے اسی ٹالنے کی وجہ سے چونکہ ریح خواہ
براز کو راہ خروج کی اور گنجائش نکلنے کی نیچے سے نہیں ملتی ہے لہذا الٹا فعل آنتوں کا شروع ہو جاتا ہے کہ ایک آنت دوسری سے اسی فضلہ
خواہ ریح کو لیکر اوپر چڑھا کے بطرف معدہ کے لاتی ہے پس ایسے شخص کو قے کی بیماری اور فساد اشتہا کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ سب اسباب
وہ ہیں اور وہ اعراض کہ داخل ہوتے ہیں ہضم اول پر انکو جاننا چاہیے۔

باب چھبیسواں ان اعراض کے بیان میں جو ہضم دوم پر داخل ہوتے ہیں اور وہ خون کا پیدا ہونا جگر میں ہے

ہضم دوم جسسے خون جگر میں اور ساکن رگوں میں پیدا ہوتا ہے اسکے ضرر کی بھی تین قسمیں ہیں یا تو بالکل یہ فعل باطل ہو جائے کہ عصارہ غذا کا جو آنتوں سے
پلٹ کر جگر میں آتا ہے اسکا استحالہ اور تغیر بطرف خون کے نہ جگر میں ہوتا ہو اور نہ ساکن رگوں میں بلکہ وہ عصارہ بجنسہ سفید سفید اپنے حال پر باقی رہے
یا اس ہضم دوم میں کسی طرح کا نقصان آجائے کہ یہ عصارہ جگر میں اور ساکن رگوں میں تھوڑا سا تغیر ہوتا ہو بعض بعض حصہ ہضم کے ہو پہنچے سیا یہ ہو کہ خلاف
مناسب کے تغیر ہوتا ہو مثلاً جگر میں زردی مگر خون یا رطوبت اسکے بنتی ہو جیسے بیماران یرقان کے جگر کی یہی صورت ہوتی ہے کہ خون کے بدل زرد رطوبت پیدا ہوتی ہے یا
سیاہ خون اور سوداوی عصارہ غذا سے بنے جیسے بیماران جذام ... جذام کا جگر میں اسی طرح سے ہوتا ہو سوداوی بلغم اس سے پیدا ہو جیسے استسقا کے مریض جگر میں ہی

اپنی غذا نہ پاتا ہو جس طرح مرض ہلاس جیسے لاغری اور سل کے مرض میں تنا ہی خرابی ہوتی ہے۔ یا ایسا کہ غذا ایال میں کم ہو جس طرح سو رقت ہزال اور لاغری کے ہوتا ہے یا غذا ایسی سے کہ مراتب میں خرابی آجائے اور بصورت مناسب اعضاے بدن کو غذا رسے جیسے برص اور بہق کے مرض میں یا آخر بطلان غذا اور غذا کا تمام بدن کو نہ ملنا یا تو اس وجہ سے ہوتا ہے کہ آدمی کھانا پینا قطعاً چھوڑ دے۔ یا کوئی مضرت ہو کسی ایک قوت کو یا دو قوتہاے طبیعیہ سے پہنچے کہ وہ قوت اپنے فعل کرنے سے بوجہ خرابی مزاج کے ضعیف ہو جائے اور ادا نہ کر سکے یا یہ ہے کہ اگر قوت مغیرہ جس کا تبدیل صورت غذا کی متعلق ہے ضعیف ہو جائے جو اس سے ممکن ہوگا کہ غذا کو بصورت اس عضو کے کرے جسکو غذا ملتی ہے اور جسکا غذا جزو بدن ہوئی اسی وجہ سے مت سے فضول بدن میں جمع ہو جائینگے اب اگر قوت دافعہ بدن کی قوی ہے ان فضول کو بھی دفع کریگی اور اسکے ساتھ کسیقدر غذا بھی دفع کریگی اور بدن سے باہر نکالدیگی جسکے رہنے سے فائدہ تھا۔ اسی وجہ سے عدم الغذا یعنے بے غذائی اعضاے بدن کی پیدا ہوگی۔ اور اگر قوت دافعہ ضعیف ہے یہی فضول بدن میں باقی رہکر طرح طرح کی بیماریاں پیدا کرینگے سو قوت دافعہ کا یہ حال ہے کہ اگر یہ قوت قوی ہو اسقدر کہ غذا کو متغیر نہ کر سکے تب بھی وہ غذا بطور فضلہ کے بدن میں باقی رہیگی۔ پھر وہی بات پیش آئیگی کہ اگر قوت دافعہ اس فضلہ مجتمع کے دفع کرنے سے ضعیف ہے خراب اعراض بدن میں ایسے پیدا ہونگے جیسی طبیعت اسی فضلہ کی خراب ہوگی۔ ہزال یعنی لاغری بھی کھانے پینے میں کمی کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اس سے بھی ہوتی ہے کہ مضرت اور ضرر کسی طرح کا انہیں چار قوتوں میں کسیکو پہونچے۔ یرقان اور بہق اور برص اور جذام میں جو غذا سے فائدہ نہیں بلکہ ضرر پہونچتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ان بیماریوں میں غذا اعضا بہ اعضاے بدنی کے نہیں ہوتی بلکہ اعضاے بدنی خراب شکل سے مشابہ بصورت غذا کے ہوجاتے ہیں لوجہ خرابی اُس مادہ غذائی کے جس سے کہ اعضا کو غذا ملتی ہے اسکو جاننا چاہیے۔

باب تیسواں اُن اعراض کے بیان میں جو حالات بدن پر داخل ہوتے ہیں

جو اعراض کہ حالات بدن انسان میں موجود ہوتے ہیں اُنکے اسباب میں بھی خرابیاں ہیں جو کہ ہضم دوم اور ہضم سوم میں پڑتی ہیں اور یہ اعراض جیسے زرد یرقان اور سیاہ یرقان اور جذام اور بہق سیاہ اور برص اور بہق سپید اور زبان کا سیاہ ہوجانا اور انکے سوا اور بھی اعراض جو رنگ کی اقسام سے ہیں اور سطح ظاہری بدن پر نمایاں ہوتے ہیں۔ یرقان کا حدوث یا سوء مزاج سے ہوتا ہے یعنی مرض مفرد سے خواہ مرکب مرض سے جس یرقان کا حدوث مفرد مرض اور سوء مزاج سے ہو اُسکی صورت یہ ہے کہ یا تو حرارت شدید سے جگر کے ہوگا ایسی شدید حرارت کہ جگر خون صفراوی زیادہ بناتا ہے اور وہی خون زرد تمام رگوں میں اور تمام اعضاے بدن میں سرایت کرتا ہے اور پھیلتا ہے اسی وجہ سے زردی بدن میں پیدا ہوجاتی ہے۔ یا یہ ہو کہ حرارت رگوں کی مزاج پر غالب ہے اور یہی حرارت خون جیدکو جو جگر سے رگوں میں آتا ہے بطرف خلط صفراوی کے بدل دیتی ہے پھر یہ صفرا تمام بدن میں سرایت کرکے رنگ بدن کو زرد کردیتا ہے۔ مرض مرکب جو یرقان پیدا کرتا ہے یہ وہی سدہ ہے جو اُس مجرے میں پڑے کہ درمیان مرارہ یعنی درمیان پتہ اور جگر کے ہے اور ایسا قوی سدہ ہو کہ جس راہ سے مرارہ جگر کا صفرا جذب کرتا ہے وہ راہ بند ہوجائے اور صفرا مرارہ میں نہ جا سکے جب مرارہ میں نہ جائیگا ہمراہ خون کے تمام بدن کی رگوں میں کھنچ کر بدن میں پھیلیگا۔ کبھی یہ سدہ کسی ایسی خلط سے پڑتا ہے جو چسپندہ ہوتی ہے اور مجراے مذکور میں لپٹکر اُسکو بند کردیتی ہے۔ یا کوئی ورم جگر میں ایسا پیدا ہوتا ہے جس سے مجاری اور راہیں جو جگر سے مرارہ وغیرہ میں ہیں اُنمیں تنگی پیدا ہوتی ہے یرقان سیاہ پیدا ہونے کا سبب بھی یا تو سوء مزاج گرم خشک [illegible] اور [illegible] غالب آنے اور خون سیاہ سوختہ سوداوی پیدا کرنے

یا سوء مزاج بارد یابس سو جو ... کو بطرف جنست سودا کے بدل دے اور یہ خون تمام بدن مین پھیل کر سرایت کرے اور تمام اعضاے بدنی مین پہونچ جائے لہذا یرقان سیاہ پیدا ہو۔ یا کوئی سدہ اور مانع اُس مجرے مین پڑجائے جس راہ سے طحال مرار سیاہ کو جگر سے جذب کرتا ہی پس ممکن ہوا طحال کا وردا و ریشل تحال مین جگر سے کھنچکر جا سکے اور خون ہی کے ہمراہ تمام بدن مین پہونچے اور سرایت کرکے بدن کو سیاہ کردے اسی کو یرقان سیاہ کہتے ہین۔ جذام کی کیفیت یہ ہی کہ جسوقت جوہر خون کا بطرف مرار سیاہ کے بدلا یعنی بطرف مرہ سودا کے بسبب احتراق کے اور یہی خون سیاہ تمام بدن مین پہونچے جس سے اعضاے بدنی کو غذا ملے لہذا جوہر اعضا کا بطرف جوہر سودا کے بدل جائیگا۔ یا یہ خرابی پیدا ہوئی ہو کہ مزاج اعضاے بدنی کا مائل بحرارت ہوگیا ہی پس جسقدر خون صالح اعضا مین پہنچتا ہی اسکو جلا کر بطرف جوہر سودا کے بدل دیتے ہین خواہ مزاج تمامی اعضاے بدن کا سرد خشک ہوگیا ہی اب جو غذا اُنکو ملتی ہی اُسکو اپنی ہی طرف کرلیتے ہین تا اینکہ جوہر اعضاے بدنی کا بطرف مرہ سودا کے بدل جاتا ہی برص اسود یعنی سیاہ داغ بدن پر اُسوقت پڑتے ہین جب کہ ظاہری جلد اعضاے بدنی کا مزاج مائل بطرف سودا کے ہو اور جلد کا رنگ سیاہ ہوتا ہو اور جوہر اعضاے بدن سلیم ہو کہ اپنے مزاج صحیح پر ہو اور اس مرض ... اسباب جذام کے ... سے مان کیے پوشیدہ اور مخفی ہوتے ہین۔ برص اور سپید داغ کی پیدایش اُسوقت ہوتی ہی جب کہ جوہر خون کا بطرف بلغم کے بدل جائے بسبب سوء مزاج بارد رطب کے جو کہ جگر پر غالب ہوتا ہی پھر یہی بلغم تمام اعضاے بدنی مین جایا کرے اور اسی بلغم سے اعضا کو غذا ملتی رہے اور اعضا کا جوہر مثل جوہر بلغم سپید رنگ کے ہوجایا کرے۔ یا یہ بات ہو کہ مزاج کسی عضو خاص کا سرد تر ہوجائے پس جو غذا اُسی عضو کی ہی اُسکو بطرف بلغم کے بدل دیا کرے اور خون کا ... بنایا کرے اسی وجہ سے تمام جوہر عضو کا بلغمی ہوجائے اور سپیدی اُسپر پیدا ہو۔ اسی طرح سے بہق ابیض کا حال ہی مگر برص اور بہق مین فرق یہ ہی کہ بہق سپید کی بیماری فقط جلد ہی پر جلد کے اندر نہین ... ہوتی اور ظاہری اعضا مین ہوتی ہی۔ زبان کا سیاہ ہوجانا اسکا سبب ایک بخار گرم خشک ایسا ہوتا ہی جو بطرف زبان کے یا تو جگر سے چڑھتا ہی یا سینہ سے یا معدہ سے پس زبان کو جلا دیتا ہی اور سیاہ کردیتا ہی۔ یہی کیفیت تمام اُن اعراض کی ہی جو ظاہر جلد مین پیدا ہوتے ہین اسکو جاننا چاہیے۔

باب اکتیسوان اُن اعراض کے بیان مین جو بدن سے خارج ہونے والی چیزون پر وارد ہوتے ہین اور اسباب انھین اعراض کا بیان

جب ہمکو اُن اعراض کے بیان سے فراغت ملی جو بدن کے افعال ثلاثہ یعنے طبیعی اور حیوانی اور نفسانی پر وارد ہوتے ہین اور نیز انھین اعراض کے اسباب کے بھی ذکر سے ہم فارغ ہوچکے اور ہمنے اُن اعراض کو بھی بیان کردیا جو حالات بدن پر خرابی افعال سے ظاہر ہوتے ہین۔ اب چاہیے کہ ہم اُن اعراض کو بیان کرین جو عارض ہوتے ہین اُن چیزون کو جو بدن سے خارج ہوتی ہین اور باہر نکلتی ہین۔ ہم کہتے ہین کہ جو کچھ آدمی کے بدن سے نکلتا ہی یا اُسکا خروج اور نکلنا امر طبیعی ہی یا خارج ہی مجرے طبیعت سے۔ اور جو اعراض ایسی چیزون کو عارض ہوتے ہین جنکا نکلنا بدن سے امر طبیعی ہی وہ اعراض یا تو کیفیت مین اُسی نکلنے والی شے کے عارض ہوتا خواہ مقدار مین اُسکے۔ مقدار کی مثال جیسے فضلہ براز اور پیشاب کا زیادہ آنا خواہ زیادتی آمد خون حیض کی۔ اور کیفیت کی مثال جیسے سیاہ فضلہ براز کا آنا اسلیے کہ سیاہ براز کا رنگ امر طبیعی نہین ہی۔ جو شے بدن سے اُسکا نکلنا خارج از طبیعت ہی جیسے رعاف یعنی نکسیر چلنی اور چیزین اسلیے کہ خون کا اپنے مقامات سے خود بخود نکلنا امر طبیعی نہین ہی۔ تمام چیزین جو بدن سے خارج ہوتی ہین اگر اُنکا نکلنا امر طبیعی ہو ہم اُنکا خروج ایک سبب سے ... اسباب کے ہوگا ایک تو قوت کے سبب سے دوسرے ... تیسرے ... اُسی عضو ... [illegible]

[illegible] باہر جاتی ہوئی ہو۔ قوت کی وجہ سے یون ہوگا کہ اگر قوت ماسکہ بدن کی ضعیف ہو کہ اسکو ٹھہرانا مادہ کا ممکن نہین ہو اور یا قوت [illegible] قوی [illegible] ہو کہ قوت اسکو مادہ کے روکنے سے منع کرتی ہو لہذا اُسی مادہ کو خارج کردیتی ہو۔ اور مادہ کی وجہ سے یون ہوتا ہو کہ یا تو مادہ کی مقدار زیادہ ہو کہ [illegible] بوجہ اسکا بوجھ پڑتا ہو اور وہی زیادتی مقدار مادہ کی طبیعت کو محتاج کردیتی ہو کہ اُسکو خارج کردے۔ جیسے طعام [illegible] زیادہ کھایا جائے وہ نکل جاتا ہو۔ خواہ اینکہ اگر خون زیادہ پیدا ہو رگون سے منھ پھٹ کر خارج ہوجاتا ہو۔ مادہ کی کیفیت کی وجہ سے یہ بات ہوتی ہو کہ اگر مادہ لذاع اور چھبتا ہوا ہو اُسوقت طبیعت کو راحت اسکی ہوگی کہ جو چیز لذع پیدا کررہی ہو جلدی اُسکو دور کردے اور نکال کر پھینک دے۔ خواہ اینکہ مادہ گرم ہو کہ اپنی حرارت سے رگون کو شق کرتا ہو اور کھاتے جاتا ہو۔ یا تری مادہ مین اسقدر ہو کہ رگون کو نرم کردیتا ہو اور اسمین شگافتگی پیدا کرتا ہو کہ جلدی پھٹ جائینگی جیسے یہ بات رگون کو پھٹ کر خون نکلنے مین ہوتی ہو۔ خود عضو کی وجہ سے کسی چیز کا خارج ہونا اُسکی یہ صورت ہو کہ اگر کوئی عضو بود اپس [illegible] ہوا اور متخلخل یعنے پولا بھی ہو ایسے عضو سے بہت جلد وہ چیز نکل آئیگی جسکا خروج ہونا از قسم مادہ کے جاری ہو خواہ اینکہ وہ عضو سخت زیادہ ہو لہذا پھٹ جانا اور شگافتگی ایسے عضو مین زیادہ ہوتی ہو۔ استفراغات طبیعی یعنے جو چیزین براہ طبیعت کے بدن سے نکلتی ہین وہ براز ہو اور پسینا اور منھ کا نکلنا اور خون حیض جو معمولی طور پر عورتون کو آئے اور پیشاب ہو اسکو جاننا چاہیے۔

باب بتیسوان ان اعراض کے بیان مین جو براز مین ظاہر ہوتے ہین اور اُنکے اسباب کا بیان

عضلہ براز مین جو اعراض کہ اُسکے نکلنے اور خارج ہونے مین پیدا ہوتے ہین اُنکی تین صورتین ہین یا تو خروج مین کوئی وقت کی خرابی بات ہو یا مقدار براز مین یا کیفیت مین براز کے۔ وقت مین براز کے جو اعراض پیدا ہوتے ہین اُنکی یہ صورت ہو یا تو جلدی پیش از وقت معین پاخانہ آتا ہو قبل ازانکہ غذا ہضم ہوجائے یا وقت معین سے زیادہ دیر مین آئے۔ جلدی آنے کا سبب یا تو زیادتی غذا کی ہوتی ہو کہ قوت پر اُسکا بوجھ پڑتا ہو لہذا اُسے دفع کرکے خارج کردیتی ہو۔ یا کوئی غذا لذاع ہو کہ چبھن پیدا کرکے آنتون مین اذیت دیتی ہو لہذا آنتین اُسکو اپنے اندر سے باہر خارج کردیتی ہین۔ یا رطوبت اور لزوجت غذا مین زیادہ ہو جیسے بتھوا اور پالک اور آلو سے بخارا۔ یا یہ کہ اسمین غذائیت کم ہو اور فضلہ زیادہ ہو۔ یا آنتون کی قوت حس بڑھ گئی ہو اتنی بڑھی ہو کہ تھوڑی سی گرانی بھی اگر غذا مین ہو تو اُنکو ایذا ہو جاتی ہو۔ براز کے دیر مین نکلنے کا سبب یا تو ضعف قوت دافعہ کا ہوتا ہو اور قوت ماسکہ شدید ہو۔ یا ضعف حس مین آنتون کے آجاتا ہو۔ یا غذا کی طرف سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہو اگر غذا کی مقدار کم ہوتا اینکہ طبیعت کو حاجت اسکی ہوتی ہو کہ جب تمام عصارہ غذا کو جذب کرلے تب یہ فضلہ دفع ہو۔ یا بعض غذا جو ممسک ہون یعنے قبض کرنے کی قوت خود اُنھین غذاؤن مین ہو۔ یا بسبب ضعیف ہونے اُس عضل کے جو شکم پر ہو کہ وہ عضل آنتون پر حرکت نکرسکے۔ مقدار براز مین جو اعراض پیدا ہوتے ہین وہ یا تو اُسکی کثرت اور زیادتی ہو یا کمی براز کے مقدار کی۔ یا شمار مین اجابت کے جو [illegible] ہون۔ کثرت مقدار براز کی یا تو بسبب کثرت مقدار غذا کے ہوتی ہو۔ یا اسوجہ سے کہ عصارہ غذا کا جگر مین نفوذ نہین کرتا ہو۔ یا رطوبات کثیرہ جو جو بطرف آنتون کے ریزش کرتے ہین۔ کمی براز کی یا غذا کی کمی سے ہوگی۔ یا اسوجہ سے کہ عصارہ غذا کا جگر مین زیادہ جاتا ہو۔ یا اسوجہ سے کہ آنتون مین رطوبات کی مقدار کم ریزش کرتی ہو۔ شمار مین زیادہ اجابت کا ہونا یا تو ضعف قوت ماسکہ کے جو تا ہو۔ یا زیادہ حرکت [illegible] غذا کی ایسی ہو کہ بار بار پاخانہ آتا ہو۔ یا بسبب اسکے کہ جو فضلہ کہ [illegible] کے ہو آنتون [illegible] [illegible] حرکت قوت دافعہ کی زیادتی [illegible] کے سبب [illegible] ہوتی ہو یا کوئی غذا ایسی کھائی [illegible]

اسہال کی ہو یا فساد طعام میں آجائے۔ یا گرم مادہ کی ریزش بطرف آنتون کے ہو کہ تمام بدن سے ایسے ہی مواد آنتون پر گرتے ہین یا اینکہ پیدائش فضلہ کی زیادہ آنتوں مین ہوتی ہو جیسے یہ کیفیت اسکی ہوتی ہو جسکی آنتون مین قرحہ پڑا ہو یا بنظر طبیعت کے آنتون کی قوت مین حس زیادہ ہو۔ کمی شمار اجابت مین جو مقابلہ براز کے آنے مین ہو ایسے اسباب سے ہوتی ہو جو ضد اور مخالف زیادتی عدد اجابت کے ہین جنکو ابھی ہمنے بیان کیا ہو۔ براز کا خروج اپنی طبعی کیفیت سے یا کسی سبب خارجی سے ہوتا ہو۔ یا کسی سبب داخلی سے سبب خارجی وہی طعام ہو جو کھایا جائے۔ اور طعام یا بنظر مقدار کے یا بنظر کیفیت کے اسکا سبب ہوتا ہو۔ پس اگر طعام کی مقدار زیادہ ہو اور زیادہ ہونا اسکا یا تو اس راہ سے ہو کہ یا تو مقدار معتدل سے زیادہ اور بڑھا ہوا ہو یا اینکہ قوت بدن خاص کی اتنی مقدار کو قبول نہین کرسکتی ہو اگرچہ مقدار اسکی معتدل ہو یا دونوں راہ سے اسکی زیادتی خیال کیجاتی ہو۔ یا اسکی زیادتی بنظر کیفیت غذا کے ہو اگر وہی غذا پیدا کرنے والی بعض خراب اخلاط کی ہو خواہ ریاح کی پیدائش زیادہ کرتی ہو جو ریاح کہ معدہ مین پیدا ہوتے ہین اور آنتون مین۔ اور ریاح کا پیدا ہونا یا تو بسبب اس طعام کے ہو کہ وہ غذا خود ایسی ہو کہ ریاح پیدا کرتی ہو جیسے لوبیا اور باقلا وغیرہ۔ یا معدہ اور آنتون کی حرارت موجودہ مین کمی ہو اسوجہ سے ریاح اچھی غذا سے بھی پیدا ہوتے ہین اور اسکو یون سمجھنا چاہیے کہ اگر معدہ مین برودت زیادہ ہوگی ریاح کی پیدائش ہرگز نہوگی جیسے کہ ہوا اور کہر آسمان پر زیادہ سردی پڑتی ہو پیدا نہین ہوتا ہو۔ اور اگر معدہ اور آنتون کی حرارت قوی ہو جب بھی ریاح نہ پیدا ہونگے اسلیے کہ حرارت قوی ریاح کی تحلیل کرتی ہو اور انکو متفرق کردیتی ہو کہ طعام وغیرہ سے الگ کردیتی ہو۔ جیسے جب گرمی کی زیادہ شدت ہوتی ہو (جیسے اسامڈھا مہینہ) اسوقت بھی ریاح اور کہر نہین پڑتا اسلیے کہ حرارت ان بخارات کی تحلیل کردیتی ہو جس سے ریح خواہ کہر اٹھتا۔ لیکن معدہ اور آنتون کی حرارت ضعیف ہو اسقدر کہ غذا کی تلطیف نہ کرسکے اور جسقدر ریاحی مادہ غذا مین ہو اسکی تحلیل نہ کرسکے اسوقت معدہ اور آنتون مین ریاح پیدا ہونگے جیسے ریاح کی کثرت زمانہ ربیع اور خریف مین بوجہ ضعف حرارت ہوا کے ہوتی ہو۔ جو ریاح کہ معدہ اور آنتون مین پیدا ہوتے ہین انکا انجام دو صورتون سے خالی نہین ہو۔ یا یہ کہ خارج ہو جائین یا اندر ہی اندر باقی رہین۔ پھر اگر ریاح خارج ہوتے ہون اور معدہ کے اوپر کی جانب سے نکلین منہ کی راہ سے اسکا نام ڈکار ہو۔ اور اگر نیچے سے برآمد ہونا ریاح کا ہو ایسے اخراج ریاح کی تین چار صورتین ہین یا تو بروقت ریح صادر ہونے کے آواز بھی پیدا ہو یا آواز پیدا نہو اگر آواز پیدا ہو یا تو صاف آواز ہو یا آواز کے ہمراہ قراقر ہو اور پیٹ گڑگڑاتا بھی ہو یا یہ کہ درمیانی حالت ہو۔ بالکل آواز صاف ہو اور نہ زیادہ قراقر ہو۔ اگر صاف آواز ہو یہ بات معدہ کے خلو اور آنتون کے خالی ہونے پر اور دونون کی خشکی پر دلالت کریگی۔ اور جس آواز کے ہمراہ قرقرہ ہوتا ہو اسکا ہونا دلالت کرتا ہو کہ ریح کے ہمراہ رطوبت بھی ہو۔ درمیانی آواز ایسی حالت پر دلیل ہو کہ خشکی اور رطوبت معدہ اور آنتون کے بیچ کی حالت ہو پس یہ بات ریاح غلیظ اور ایسے ریاح سے جو نفخ آور ہین پیدا ہوگی اور جو کچھ ایسی آواز کے ہمراہ خارج ہوگا آواز اسکی ضعیف ہوگی کبھی قراقر کی صورت یون بھی ہوتی ہو کہ براز مین رطوبت ہو اور اسکی دلیل یہ ہو کہ ریح ہمراہ قرقرہ کے دلالت اسپر کرتی ہو کہ ایسے آدمی کو گیلا پاخانہ آئیگا۔ براز کا طبعی کیفیت سے الگ خارج ہونا یا کسی داخلی سبب سے ہوتا ہو اور یہ ایک خلط ہو جو آنتون پر ریزش کرتی ہو اور یہ ریزش یا تو محض براہ طبیعت ہوتی ہو جیسے وہ اسہال جسکے ذریعہ سے بحران کسی مرض کا ہوتا ہو اور ایسی ریزش سے نفع پہنچتا ہو کہ مرض دور ہو جاتا ہو یا کم ہو جاتا ہو۔ یا یہ ریزش اخلاط کی فقط بیماری کی وجہ سے ہو جیسے وہ ذرب یعنی اسہال جو انکے جسمین دست ...

تازہ گوشت کے غسالہ یعنے دھوون کے آتے ہین۔ جو خون براہ دستون کے نکلتا ہے اُسکی چار قسمین ہین ایک تو محض خون کا اخراج جیسے
اگر کسی کا کوئی بڑا عضو قطع ہو جائے جیسے ہاتھ یا پاؤن کے کٹ جانے سے بہت سا خون برآمد ہوتا ہے اور جسقدر خون اب باقی رہتا ہے
یعنے بعد اخراج اُس خون کے جو بروقت کٹ جانے ہاتھ یا پاؤن کے محل قطع سے نکل گیا ہے اور اب وہ مقام مندمل ہو گیا پھر اب جسقدر
خون روزانہ پیدا ہوگا چونکہ وہ حصہ خون کا جو غذا مین اسی عضو کے بروقت موجودگی اسی عضو کے خرچ ہوتا تھا اب وہ خون باقی
رہیگا اور بچیگا لہذا طبیعت اُسکو بذریعہ اسہال کے دفع کیا کریگی۔ یا جیسے کسیکو خوگیری ریاضت کی تھی اور اُسنے ریاضت کو ترک
کر دیا پس جو خون بذریعہ ریاضت کے تحلیل پاتا تھا اب اسکے بدن مین یکجا ہوتا ہے ایسے خون کو بھی طبیعت بذریعہ اسہال کے دفع کریگی
اور ایسے خون کا دستون کی راہ سے خارج ہونا بطریق دورہ کے ہوتا ہے۔ دوسری قسم خون کی جو دستون مین برآمد ہوتا ہے وہ ہے
جو مشابہ غسالہ لحم کے ہو یعنے جیسے گوشت کے دھونے سے گلابی پانی نکلتا ہے اور یہ صورت بسبب ضعف اُس قوت مغیرہ کے
ہوتی ہے جو غذا کی صورت جگر مین بطرف خون کے بدلتی ہے۔ تیسری قسم خون کی وہ جو سیاہ براق چمکدار ہو اور یہ خون دستون مین
اُسوقت آتا ہے کہ جگر مین تو قوت اتنی ہے کہ خون کا تغیر مناسب طور پر کرتا ہے یعنے غذا سے کیموس سے خون صالح جگر مین بنجاتا ہے۔ مگر وہ
خون عام بدن مین بسبب کسی سدہ کے پہونچنے نہین پاتا یعنے ایک ایسا سدہ اُن مجاری اور راہون مین پڑا ہے جن راہون سے
ہوکر جگر کا خون اعضاے بدنی مین پہونچتا ہے اب یہ خون جگر مین باقی رہجاتا ہے پس حرارت جگر کی اسکو جلا دیتی ہے اور جل کے طبیعت
سودا کی طرف مائل ہو جاتا ہے لہذا جگر کو اس سے ایذا پہونچتی ہے تب جگر اُسکو بطرف آنتون کے دفع کرتا ہے اور وہان سے بذریعہ
دستون کے خارج ہوتا ہے۔ چوتھی قسم خون کی تھوڑا تھوڑا خون قریب قریب زمانہ مین بار بار براہ دستون کے آنا اور کبھی اچھا آیا اور
کبھی خون جامد یعنے خون کی پھٹکیان سی آئین۔ کبھی خون کے ساتھ مدہ یعنے پیپ سی برآمد ہوئے اور کبھی خراطہ اور چھلک سا خواہ
قروح کے چھلکے برآمد ہوسے۔ اور یہ بات خراش امعا وغیرہ سے خواہ بعض آنتون مین قرحہ پڑ جانے سے پیدا ہوتی ہے پھر اگر خون کے
نکلتے وقت تک برودت بھی ہو اسکو زحیر یعنے پیچش کہینگے اور اگر اسکے ہمراہ برودت اور پیچش نہو اُسکا نام ذوسنطاریا ہے۔ ذوسنطاریا
جگر سے بھی ہوتا ہے اور کبھی آنتون سے ہوتا ہے اسکو جاننا چاہیے

باب تیئیسوان پیشاب کے اعراض کے بیان مین

جو اعراض پیشاب مین پیدا ہوتے ہین یا گردہ کی وجہ سے ہوتے ہین یا مثانہ کے سبب۔ جو عرض گردہ کی وجہ سے ہوتا ہے تو پیشاب کی
کیفیت مین عارض ہوتا ہے یا پیشاب کی مقدار مین مقدار پیشاب کی یہ صورت ہے کہ یا تو زیادہ حد سے پیشاب آئے یا اینکہ بند ہو جائے
اور ایک قطرہ پیشاب کا نہ آئے یا اینکہ بدشواری خارج ہوا کرے اور تھوڑی سی دیر اُسکے خروج مین ہوتی ہے سو پیشاب کی مقدار کی
زیادتی یا تو کسی سوء مزاج گرم کی وجہ سے ہوتی ہے جو گردہ کو عارض ہو کہ اُسی حرارت کی وجہ سے گردہ کو حاجت اسکی ہے کہ تمامی رطوبت
اور مائیت خون مین جسقدر ہو سب کو وہی گردہ چوس لے اور جذب کر لیا کرے تاکہ اسی ذریعہ سے اپنی موجودہ حرارت کو بجھا لیا کرے
اور پھر اُسی مائیت کو بطرف مثانہ کے دفع کردے اور مثانہ مین زیادہ آنے سے پیشاب کی مقدار زیادہ ہو جائے۔ ایسی حرارت جب
گردہ مین ہوتی ہے اُسکے ہمراہ پیاس بھی زیادہ لگتی ہے سبب اسکا یہ ہے کہ جگر کو احتیاج ہوتی ہے کہ جو کچھ رطوبت اور مائیت گردہ نے خون کی
جذب کر لی ہے اُسکے بدلہ اور طرح کی مائیت خون کو پہونچے لہذا پیاس پیدا ہو کر پانی پینے سے مائیت جگر کو پہونچتی ہے۔ اسی مرض کا نام

ذیابیطس ہی اور یہی سلسلۃ البول بھی ہی۔ یا کثرت پیشاب کی پیدا ہوتی ہی کسی سوء مزاج بارد سے جو کہ جگر پر غالب ہو کہ اُسکی برودت سے
خون کی مائیت زیادہ ہوگی اور پھر اسی زیادہ مائیت کو گردہ جذب کریگا اور بطرف مثانہ کے دفع کریگا اور مثانہ اسکو بذریعہ پیشاب کے
باہر دفع کریگا لہذا پیشاب کی مقدار زیادہ ہوگی۔ اور یہ خرابی بوجہ ضعف اُس قوت ماسکہ کے ہوگی جو گردہ مین ہی اور قوت دافعہ کے شدید
اور قوی ہونے سے۔ پیشاب کا بند ہوجانا یا بسبب شدت قوت ماسکہ کے ہوتا ہی۔ یا بسبب کسی سدہ کے جو مجرائے بربخی مین پڑتا ہی جو مانع
پیشاب کی آمد ہی اور یہ سدہ خلط غلیظ یا لزوجت سے پیدا ہوتا ہی۔ یا بسبب ریگ اور پتھری کے پیشاب بند ہوتا ہی جو مثانہ مین
پیدا ہوتی ہی یا کوئی ورم جو مثانہ خواہ گردہ مین تنگی پیدا کرے اور ریگ اور پتھری کی پیدائش خلط غلیظ بلغمی سے ہی اور حرارت
قوی اُسی خلط کو خشک کر دیتی ہی اور اُسمین صلابت اور سختی پتھر کی پیدا کر دیتی ہی۔ یہ سب اسباب اگر ضعیف ہون عسر بول پیدا
کرینگے یعنی پیشاب کے آنے مین دشواری ہوگی۔ جو اعراض کیفیت مین پیشاب کے ظاہر ہوتے ہین وہ یا تو رنگ مین ہوتے ہین
کہ مثلاً سیاہ رنگ کا پیشاب ہو اور یہ خرابی یا تو شدت سے حرارت کے ہوتی ہی اور احتراق یعنی سوختگی مادہ بول سے۔ یا بوجہ شدت
برودت کے پیشاب سیاہ ہو جاتا ہی۔ یا سپید رنگ کا پیشاب ہو جیسے کہ برودت کی وجہ سے یہی رنگ پیشاب کا ہوجاتا ہی جب
سردی ہو۔ یا پیشاب کی بو مین اعراض پیدا ہوتے ہین جیسے بدبو اور خراب رائحہ کا پیشاب جو تپون مین ہوتا ہی یعنی وہ تپ جو عفونت
سے پیدا ہوئی ہون۔ جو اعراض پیشاب مین بوجہ مثانہ کے پیدا ہوتے ہین یہ بھی یا تو پیشاب کی مقدار مین یا اُسکی کیفیت مین ہوتے ہین
مقدار مین پیشاب یا تو با فراط پیشاب کا نکلنا اور کثرت سے آنا۔ یا یہ کہ پیشاب بند ہوجائے اور یا دشواری سے آئے۔ دشواری سے
پیشاب کا آنا یا افراط رطوبت مثانہ سے ہوتا ہی یا قوت ماسکہ کے ضعیف ہوجانے سے یا قوت دافعہ کے زیادہ قوی ہونے سے یا زیادہ
پانی پینے سے یا مثانہ کے قروح کی وجہ سے جو اُسمین خراش پیدا کرتے ہین جسوقت پیشاب آتا ہی اور جسوقت کہ پیشاب مثانہ سے
دفع ہوتا ہی اور اسی لذع کے سبب سے پیشاب کو مثانہ زیادہ خارج کرتا ہی اور اپنے اندر بھرنے نہین دیتا ہی اور اس صورت کے ہمراہ
حرقت یعنی سوزش بھی پیشاب مین ہوگی۔ پیشاب کا بند ہونا خواہ دشواری سے آنا مثانہ کی وجہ سے یا تو بوجہ ضعف قوت دافعہ
مثانہ کے ہوگا یا یہ کہ قوت ماسکہ مثانہ کی قوی زیادہ ہو یا کوئی سوء مزاج مثانہ کو ایسا عارض ہو جو اُسمین یبوست زائد اور خشکی پیدا
کر پیشاب کو شکھا دے جیسے کہ بعض اقسام مین تپون کے جو محرقہ ہین یہی صورت پیدا ہوتی ہی۔ یا کوئی سدہ مثانہ مین پڑجائے۔
اور سدہ یا تو کسی خلط غلیظ سے پڑتا ہی جو مجرائے بول مین لپٹ جاتا ہی یعنے جس راہ سے پیشاب کے مثانہ سے نکاس ہی یا کوئی خون
ایسا مثانہ مین بستہ ہوجائے کہ بستگی اُسکی رکاوٹ آمد بول مین پیدا کردے یا کوئی سدہ غلیظ مثانہ مین پڑجائے۔ یا کوئی گوشت
زائد خواہ مسہ کی قسم سے مثانہ مین پیدا ہو اُس جگہ پر جو مجرائے بول ہی۔ یا اینکہ مثانہ کا مُنھ بند ہوجائے۔ اور اسکا مُنھ بند ہونا
یا خون کی وجہ سے ہوتا ہی یا خشکی زیادہ ایسی مثانہ مین آجائے کہ اُسکو سمیٹ کر اُسکی جسامت کو فراہم کردے اور اجزا مثانہ کے یکجا
ہوجائین۔ جو اعراض کیفیت مین پیشاب کے مثانہ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہین یا تو پیشاب کی بو مین ہوتے ہین کہ اُسکی بو بگڑ جائے
بسبب ایسے قروح مثانہ کے جو متعفن ہون یا کوئی خلط بدبو مثانہ مین ہو اُسکی وجہ سے۔ یا رنگ پیشاب کا خراب ہوجائے مثلاً
سپید خواہ سیاہ جو اور رنگ کا ہوجائے۔ قوام مین پیشاب کے خرابی یون ہوتی ہی کہ زیادہ رقیق ہوا کرے خواہ زیادہ گاڑھا اور
غلیظ ہوتا ہو جو ہی اصلی مین پیشاب کے خرابی اُسوقت ہوتی ہی جب ریم اور خون سے ملا ہوا برآمد ہو بسبب قروح مثانہ کے یا کوئی ورم

جو مثانہ کا شگافتہ ہو جائے اُسوقت جوہر ذاتی پیشاب کا بوجہ مثانہ کے خراب ہوگا اسکو معلوم کرنا چاہیے ۔

باب چونتیسوان اُن اعراض کے بیان مین جو حیض نکلنے مین عارض ہوتے ہین

خون حیض کے نکلنے کی یہی عادت براہ طبیعت کے ہے اور جب اپنی طبیعت کی راہ سے اسکا خروج نہین ہوتا ہے اُسکا سبب یا تو اسکی مقدار مین خرابی ہوتی ہے یا اسکی کیفیت بگڑ جاتی ہے۔ مقدار کی خرابی اُسوقت ہوتی ہے جب کہ مقدار مناسب سے زیادہ آتا ہو یا مقدار مناسب سے کم آتا ہو یا کہ آمد اسکی بند ہو جائے پھر کسی طرح آتا ہی نہو۔ زیادہ مقدار مناسب سے آنا اسکا یا بوجہ قوت کے ہو یا بوجہ کثرت مادہ کے ہو یا از طرف عضو معلوم کے ہو۔ قوت کی وجہ سے زیادتی بول ہوتی ہے کہ اگر قوت دافعہ قوی ہے اور قوت ماسکہ یعنی حیض کی روکنے والی قوت ضعیف ہو اور مادہ کی وجہ سے بول زیادہ آتا ہے کہ مقدار مناسب سے زیادہ رقیق اور لطیف ہو۔ یا ایسا مقدار ہی اسکی اتنی زیادہ ہے کہ طبیعت پر اُسکا ٹھہرانا گران باری پیدا کرتا ہے لہذا اُسکو دفع کر دیتی ہے۔ عضو معلوم کی وجہ سے کثرت اس طرح ہوتی ہے کہ اگر عضو خاص متخلخل اور ڈھیلا ہو یا جسوقت کہ وہ رگین جو رحم مین ہین اُنکے منھ چوڑے ہو جائین اور کھلجائین اور رحم مین تخلخل پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بند ہو جانا خون حیض کا ان اسباب سے ہوتا ہے جو ضد اور مخالف اسباب کثرت ادرار حیض کے بیان ہوئے۔ اور یہ غلیظ ہونا اور قلیل ہونا مادہ خون حیض کا خواہ رگون مین رحم کے تکاثف یعنی تنگی اور سمٹ پیدا ہوئے کہ اُن رگون کے منھ اچھی طرح کشادہ نہین اور یا بند ہو جائین اور ضعف قوت دافعہ کا اور قوت ماسکہ کی شدت۔ خون حیض کا کیفیت مین حال طبیعی سے نکلجانا اس طرح ہوتا ہے کہ اگر رنگ اُسکا سیاہ ہو جائے اور یہ بات زیادہ احتراق آجانے سے پیدا ہوتی ہے اور شدت سے حرارت کے اور خون کا بطرف سودا کی خلط کے بدل جانا خواہ بطرف گہری سرخی یا زردی کے بدل جانا۔ اور یہ رنگ غلبہ حرارت پر اور صفرا کے غلبہ پر دلالت کرتا ہے کہ خون غالب ہو گیا ہے خواہ بطرف پتلے ہونے کے اور سپیدی کے جیسے کہ پیپ بھی آتا ہے خون حیض کا بدل جانا اور یہ بات غلبہ رطوبت اور غلبہ بلغم پر دلالت کرتی ہے اسکو جان لینا چاہیے

باب پینتیسوان اُن اعراض کے بیان مین جو پسینہ پر وارد ہوتے ہین اور انکے اسباب کا بیان

پسینہ بھی ایک وہی چیز ہے جو براہ طبیعت کے نکلتا ہے جیسے وہ پسینا جو بروقت بحران جیسے کسی مرض کے برآمد ہوتا ہے یا بروقت ریاضت اور محنت مشقت کے نکلتا ہے بشرطیکہ ریاضت حد اعتدال پر ہو اور حمام مین جو پسینا برآمد ہوتا ہے۔ اور ان سب اوقات مین جسکا مزاج زیادہ گرم ہے اور اعضاے باطنی اُسکے قوی ہون اُسکو پسینا زائد آئیگا اور ایک قسم کا پسینا مجرائے طبیعی سے خارج ہوتا ہے اور یہ وہ پسینا ہے جو گوشت کے پگھلنے سے آتا ہے ایسے پسینہ سے فقط وہی چیز نکلجاتی ہے جس سے بدن کو نفع ملتا تھا۔ کبھی پسینہ نفع اور ضرر کے درمیانی حالت مین ہوتا ہے جیسے وہ پسینہ جو با فراط ریاضت کرنے سے برآمد ہوتا ہے کہ ایسی ریاضت سے بھی نافع اور غیر نافع دونون طرح کی چیزین خارج ہو جاتی ہین۔ پسینہ کا حال طبیعی سے خارج ہو جانا یا براہ کیفیت کے ہوتا ہے یا بنظر کمیت اور مقدار کے۔ مقدار مین خارج از حد طبیعت کے ہونا یا تو بسبب کثرت مقدار کے ہوگا اور یہ بات کثرت رطوبت بدن پر دلالت کریگی یا رقت پر رطوبت کے یعنے جو رطوبت بدن مین ہے وہ رقیق زیادہ ہے کہ پسینہ بن جاتی ہے یا مسام کی کشادگی اور ڈھیلے ہونے پر دلالت کریگی۔ خواہ قوت دافعہ کی شدت پر دلالت کریگی۔ مقدار مین کمی اگر پسینہ کی بنظر مقدار طبیعی کے ہو یہ کمی ان اسباب سے ہوگی جو ضد اور مخالف اسباب کثرت عرق کے ہین میری مراد ان اضداد سے یہ ہے کہ رطوبت کی کمی خواہ اسکی [illegible]

خشکی آجائے یا اُسکا غلیظ اور گاڑھا ہونا خواہ مسامات کی تنگی یہ اسباب کمی عرق کے ہین - پسینہ کا حال طبیعی سے براہ کیفیت کے جدا ہوجانا یا تو رنگ مین ہوگا جیسے سرخ پسینا خون کے غلبہ پر دلیل ہوتا ہے اور زرد پسینا صفرا کی دلیل ہے - خواہ رائحہ اور بو پسینہ کی خارج طبیعی رائحہ سے جیسے بدبو پسینہ ہو عفونت اخلاط بدن پر دلالت کرتا ہے اسکو جان لینا چاہیے -

باب چھبیسوان بیان مین استفراغات غیر طبیعی کے جو طبیعت سے خارج ہین

جو استفراغات یعنے بدن سے خارج ہونے والی چیزین ایسی ہین کہ اُسکا برآمد ہونا مجراے طبیعی سے خارج ہے اُنکی مجملی قسم خون کا نکلنا ہے مراد یہ ہے کہ جو خون بدون کسی تدبیر کے از خود بدن سے برآمد ہو وہی استفراغ خارج از حد طبع ہو بشرطیکہ اُسکا خروج براہ طبیعت نہو جیسے نکسیر کا خون برآمد ہونا - خون کا نکلنا تین اسباب سے کسی ایک سبب سے ہوتا ہے یا براہ قوت بدن کے - دوسرا سبب مادہ ہے تیسرا سبب آلہ ہے یعنے عضو کہ جس سے خون نکلتا ہے - قوت کی وجہ سے خون یون نکلتا ہے کہ اگر قوت دافعہ بدن کی زیادہ قوی ہو اور قوت ماسکہ نہایت درجہ ضعیف ہو - اور مادہ کی وجہ سے خون کا نکلنا اس طرح ہوتا ہے کہ یا تو مادہ کثیر ہو کہ رگون کو بھر دے اور اُن مین تمدد اور کشش پیدا کرے یہان تک کہ رگین کھل جائین - یا کیفیت مادہ خون کی ایسی تیز اور باحدت ہو کہ رگون کو کھا کے جاتی ہو اور طرف کی حالت پہونچی ہو - آلہ کے سبب سے خون کا خروج اس طرح سے ہوگا کہ آلہ یعنے عضو خاص مین صلابت اور سختی زیادہ ہو یہان تک کہ رگ شگافتہ ہو جائے اسلیے کہ رگین برداشت خون کے پھٹنے کی بوجہ سختی کے نہین رکھتی ہون - جو قسم طول اور عرض مین ہے رگون کے پھٹ جانے ہے اُسکا پیدا ہونا کسی خارجی سبب سے ہوتا ہے یا سبب داخلی اور اندرونی بدن سے ہوتا ہے - داخلی سبب تو یہی ہے کہ مادہ خون کا اتنا زیادہ ہو کہ تمدد پیدا کرے اسقدر کہ رگ شگافتہ ہو جائے بسبب مادہ کی گرانی اور بوجھ کے اور بسبب نرمی اُسی آلہ کے یعنے رگ مذکور کی جیسے الضلاع اور شگافتہ ہونے کی کیفیت باسانی پیدا ہوتی ہے - خارجی سبب جیسے سقطہ اور ضربہ یعنے گر پڑنا خواہ اور طرح کی چوٹ لگنی خواہ اچھل پھاند اور کھینچا جانا - پس یہی سب وہ امور تھے جنکے بیان کا ارادہ ہمنے اس باب مین کیا تھا منجملہ اسباب اُن اعراض کے جو بدن سے خارج ہونے والی چیزین ہین اور اب یہ آخری کلام ہمارا اُن امور پر ہے جو اعراض اسباب کے ہین اور اسی جگہ ہم اس بیان کو ترک کرتے ہین اور اسکے بعد اب ہم ذکر اُن دلائل اور علامات کا شروع کرتے ہین جو تمامی علل اور امراض پر دلالت کرتے ہین تاکہ ہمارا بیان امور خارج از طبیعت کا پورا اور تمام ہو جائے اور واضح بھی ہو - خدا سے ہمارا سوال ہے کہ وہ اعانت ہماری کرے اسپر کہ جو کچھ ہمنے بیان کرنے کا قصد کیا ہے وہ تمام کو پہونچے اسلیے وہی تو ایسا کرتا ہے کہ جو کچھ چاہتا ہے اُسکے تمام کرنے پر قادر ہے - اور اُسی کی اعانت ہمکو بس اور کافی ہے اور وہی خدا بہترین وکیل ہے جسکے سپردگی مین سب چیزین درست اور بر جا رہتی ہین

مقالہ ساتوان جزو اول کامل الصناعہ طبی کا جو مشہور بنام ملکی ہے جسکی تالیف علی بن عباس مجوسی نے کی ہے جو شاگرد ہے ابو موسی ماہر بن سیار کا اور یہ مقالہ متضمن اور شامل ہے کلام پر شناخت اُن دلائل کے جو عام ہین اور تمامی امراض اور علل کو شامل ہین اور اس مقالہ مین اٹھارہ باب ہین (۱) مجملی بیان دلائل کا اور اُنکی قسمت بطریق مسلم (۲) مجملی بیان نبض کا (۳) اجناس اور اصناف نبض کا بیان اور نبض کی کیفیات کا بیان (۴) جو اسباب ہر ایک صنف نبض کے پیدا کرتے ہین (۵) نبض کا تغیر جو اُن امور سے ہوتا ہے کہ جو طبیعی نہین ہین (۶) نبض کا تغیر اُن امور سے جو خارج طبیعت سے ہین (۷) بیان تغیر نبض کا اُن اسباب سے جو قوت پر گرانی پیدا کرتے ہین (۸) بیان اُس نبض کا جو انواع اور اقسام کے ورم پر دلالت کرتی ہے (۹) بیان اُس نبض کا جو علل دماغی پر دلالت کرتی ہے (۱۰) اُس نبض کا بیان جو آلات تنفس کے امراض پر دلالت کرتی ہے (۱۱)

اُس شئ کا بیان جو اعضائے غذا کے امراض پر دلالت کرتی ہی (۱۲) بول یعنے پیشاب سے استدلال کرنے کا بیان اُن امراض اور علل پر جو بدن میں پیدا ہوتے ہیں (۱۳) کیفیت استدلال کی پیشاب سے اُس چیز پر جو بدن میں پیدا ہوتے ہیں اور تقسیم بول کی اُسکے رنگ کے اصناف سے اور جسپر وہ دلالت کرتا ہی (۱۴) قوام بول کا بیان اور جسپر قوام پیشاب کا دلالت کرتا ہی (۱۵) جو ثفل اور ذُردیۃ تشین بول میں ہوتا ہی اور جسپر وہ تہ نشین چیز کی دلالت ہی اُسکا بیان ہی (۱۶) براز کا بیان اور استدلال براز سے اُن چیزوں پر جو بدن میں پیدا ہوتی ہیں (۱۷) استدلال نفث اور بصاق یعنے کھکھار اور تھوک سے (۱۸) پسینہ سے استدلال اُس چیز پر جو بدن میں حادث ہوتی ہی

باب پہلا اجمالی بیان اُن دلائل کا جو امراض پر دلالت کرتے ہیں اور اُنکی تقسیم بطرف اقسام کے

ہمنے ہر ایک مرض کا اور اُن اسباب کا حال جو انھیں اعراض کے پیدا کرنے والے ہیں بیان کر دیا اور امراض وہی امور ہیں جو ان اعراض کو پیدا کرتے ہیں اور یہ بیان اُس باب میں ہم نے کیا ہی جسکا نام ہمنے علم اسباب اعراض رکھا ہی - اور اب ہم اس مقالہ میں ہر ایک علل اور امراض کو ساتھ اعراض تابعہ امراض کے بیان کرتے ہیں اور یہ وہی امور ہیں جنسے استدلال انھیں امراض پر کیا جاتا ہی - اور اس بیان کا نام علم دلائل ہی - ہم کہتے ہیں کہ دلائل کے اجناس میں سے بعض وہ امور ہیں جو صحت پر دلالت کرتے ہیں اور بعض ایسے امور ہیں جو مرض پر دلالت کرتے ہیں اور کچھ ایسے امور بھی ہیں جو حالت ثالثہ یعنے درمیانی حالت پر جو صحت اور مرض کے بیچ میں ہی اُسپر دلالت کرتے ہیں - پھر ہر ایک قسم دلائل کے یا تو ایسی حالت پر دلالت کرتی ہی جو گذر چکی ہو اور اب وہ حالت موجود نہو اور ایسی دلیل کو تذکرہ کہتے ہیں یعنے گذشتہ امور کی یاد دلانے والی ہی - یا وہ دلیل کسی حالت موجودہ پر دلالت کرے اُس شئ کے وجود پر جو اسوقت بدن میں موجود ہو اور ایسی دلیل کو دالہ کہتے ہیں - یا کوئی دلیل ایسی ہو جو آئندہ ہونے والے مرض پر دلالت کرے اور اسکا نام منذرہ ہی یعنے آئندہ کسی مرض کے پیدا ہونے سے خوف دلانے والی ہی - اور تقدمۃ المعرفۃ بھی اسی کو کہتے ہیں یعنی پیشین بینی کا ذریعہ یہی دلیل ہوتی ہی - یہ تینوں قسم کے دلائل بعض انھیں سے تمام ہوتے ہیں میری مراد عام دلائل سے یہ ہی کہ تمامی حالات بدن پر دلالت کرتے ہیں - اور بعض ایسے دلائل ہیں جو کسی خاص حالت پر دلالت کرتے ہیں یعنی کسی حالت پر کرتے ہیں اور کسی حال پر دلالت نہیں کرتے ہیں اور ہم پہلے عام دلائل کا بیان کرتے ہیں اسلیے کہ یہی عام دلائل کا جاننا زیادہ تر مناسب اُس شخص کو ہی جو محتاج ہو کر ارادہ شناخت امراض اور علل کا کرے خصوصاً حمیات یعنے تپون کی شناخت کے دلائل جنکا بیان ہمنے جملہ امراض کے بیان پر مقدم کر دیا ہی - ہم کہتے ہیں کہ عام دلائل وہی ہیں جو اُن افعال عام سے ماخوذ ہوں جیسے قوام بدن کا ہی اسلیے کہ صحت اور مرض دونوں کا قوام اور دونوں کی پایداری انھیں افعال سے ہوتی ہی اسکی وجہ سے کہ صحت پر استدلال اسی طرح کیا جاتا ہی کہ افعال بدنی سب اچھے ہوں - اور امراض پر استدلال اسی طرح سے کرتے ہیں کہ افعال بدنی خراب ہوں افعال کی اچھائی اور خرابی کی یہی وجہ ہی کہ اعضائے بدنی صحیح ہوں خواہ اعضائے بدنی میں خراب حالی آجائے - اور اعضا کی صحت خواہ اُنکی خراب حالی فقط اخلاط کے اعتدال سے ہوتی ہی اور اخلاط کے اعتدال کے بگڑ جانے سے - افعال عام جو دلائل عام سے ماخوذ ہیں یہ وہی افعال قوت ہائے حیوانی اور قوائے طبیعی کے افعال ہیں اسلیے کہ انھیں افعال سے قوام بدن کا ہی اور انھیں افعال سے بدن بجائے خود ثابت اور برقرار رہتا ہی - اور اسکی وجہ یہ ہی کہ بسبب صحت قوائے حیوانی کے حرارت غریزی بدن کی برقرار رہتی ہی اور یہ وہی حرارت ہی جس سے زندگی حیوان کی متعلق ہی اور اسی کے فساد اور خرابی سے موت واقع ہوتی ہی اور اسی کے معتدل رہنے سے آدمی کی صحت ہوتی ہی

اور اسی کے اعتدال سے خارج ہونے سے بیماری پیدا ہوتی ہے - اور قوی طبیعیہ سے قوام اخلاط چہارگانہ کا درست رہتا ہے جس سے مدد عام اعضا ے جسمانی کو ملتی ہے پس اعضا سے قوام اعضا کا اور اُنکی ہیئت پر حالت طبیعت باقی رہتی ہے جس طرح اسکو پہلے اور مقامات پر اسی کتاب کے بیان کر دیا ہے - اور جب حال ان چیزون کا ایسا ہی تھا جو ہم کہہ رہے ہین پس بہت اچھا کام اوائل اور پچھلے علماے اطبا نے کیا ہے کہ بہت سے احوال صحت اور مرض پر استدلال کرنا انھین دونون قوتون کی نظر سے مقرر کیا یعنے قوت حیوانی اور طبیعی پر افعال قوت حیوانی سے استدلال صحت قوت پر اور ضعف پر قوت کے انھون نے کیا اور حرارت غریزی کے اعتدال پر اور اسکے اعتدال سے خارج ہونے پر اور اُن امور پر جنکو ہر ایک امر طبیعی بدن مین پیدا کرتی ہے اور جنکو وہ امور بدن مین پیدا کرتے ہین جو امور طبیعی نہین اور جو امور کہ خارج از طبیعت ہین اور بدن مین کچھ تغیر پیدا کرتے ہین اُسپر بھی استدلال قواے حیوانی کے فعال سے کیا اور قلب مین جو فعل قواے حیوانی کا ہے اُسپر بھی استدلال انھین سے کیا کہ وہ قلب مبدء اسی قوت حیوانی کا ہے - اور شناخت افعال ان قواے حیوانی کی حرکت سے اُن رگون کے ہوتی ہے جو متحرک ہین ایسی حرکت سے جو مساوی قلب کی حرکت کے ہے اور اسی استدلال کا نام علم نبض ہے - اور قواے طبیعیہ کے افعال سے استدلال اخلاط چہارگانہ کے اعتدال پر کیا اور اُنکے اعتدال سے خارج ہونے پر اور اخلاط کے اختلاف احوال پر جو حالت صحت اور مرض مین مختلف ہوتا ہے اور یہ حالات جیسے نضج اور پختگی اخلاط کی جو ساکن رگون مین ہوتی ہے خواہ عدم نضج و ناپختگی جو آلات تنفس مین پیدا ہوتی ہے اور نفس کا برقرار ہونا خواہ نہونا - اور ان سب امور پر استدلال بذریعہ اُن چیزون کے ہوتا ہے جو بدن سے نکلتی ہین جیسے پیشاب وغیرہ - جو نضج کہ ساکن رگون مین ہوتا ہے خواہ نہین ہوتا اُسکی شناخت تو پیشاب کے حال سے ہوتی ہے وہ پیشاب جو مائیت خون کی ہے - اور جو نضج معدہ اور آنتون مین ہوتا اُسکا حال براز سے پہچانا جاتا ہے جو فضلہ اُسی غذا کا ہے جو معدہ مین پہونچتی ہے - اور جو نضج خواہ عدم نضج آلات تنفس مین ہوتا ہے اُسکا حال کھنکھار اور تھوک سے پہچانا جاتا ہے وہ تھوک اور کھنکھار جو فضلہ اُس غذا کا ہے جو آلات تنفس کی غذا ہے کبھی پسینہ سے بھی استدلال اوپر اس نضج کے کیا جاتا ہے جو تمام بدن مین ہوتا ہے مگر یہ استدلال اسقدر عام اور شامل نہین ہے جو تمامی اعضا کے نضج کو شامل ہو اسلیے کہ پسینہ ایک لطیف فضلہ ہے جسکو طبیعت اعضا کی بطرف ظاہر بدن کے دفع کرتی ہے اور مسامات سے جلد کے اُسے خارج کر دیتی ہے - سب تمہیدی مضامین درست ہو چکے اب مناسب ہے کہ ہم ہر جنس کو ان دلائل کی اجناس سے اور انکے اصناف کو بیان کرین اور اُسکو بیان کرین جو اختلاف احوال بدن کا صحت اور مرض مین اُنسے ہوتا ہے اور اُس حالت کا اختلاف جو بہ صحت ہے اور یہ مرض اور شروع اس بیان کا ہم علم نبض سے کرتے ہین اسلیے کہ نبض کا جاننا اشرف علم دلائل کے علوم مین ہے اور اسکا نفع عظیم ہے اور دلالت اسکی تمامی احوال بدن پر اشرف ہے -

باب دوسرا اجمالی بیان علم نبض کا اور کیفیت نبض سے استدلال کرنے کی

مین کہتا ہون کہ علم نبض کا بہت دشوار ہے اور شناخت اسکی ہو جانی نہایت مشکل ہے اور اسکی تین وجہ اور تین سبب ہین - ایک تو یہ کہ آدمی کو آسان نہین ہے کہ نبض پر ہاتھ رکھتے ہی ایسی مہارت بہم پہونچے کہ تھوڑے سے تغیر کو جو نبض مین ہو پہچان سکے - دوسرے یہ اشکال ہے کہ طبیعت کو ہر وقت ہاتھ رکھنے کے نبض پر یعنے جہان رگ چل رہی ہے حاجت ہے کہ جملہ اقسام حرکات اور تغیرات کو نبض کے تھوڑے سے زمانہ مین سب یاد آجائے اور یہ سب دس اقسام ہین - تیسرے مشکل یہ ہے کہ نبضات عروق یعنے رگون کے چلنے اور حرکت کرنے سے کوئی تشبیہ اور اجسام مین نہین ہے جس سے تشبیہ پوری دے کر اسکی ہر ایک جنبش کی مثال سمجھائی جائے اور نہ کوئی مثال ایسی ہو سکتی ہے

جس سے ہر ایک متعلم اور سیکھنے والے کو قیاس کرنے کا طریقہ بتلایا جاوے - اور اسی وجہ سے طبیب پر واجب ہے کہ اسکی مشق ہمیشہ کرتا رہے
کہ دھڑکنے والے رگوں پر اپنا ہاتھ رکھے اور خوب توجہ کرے کہ مشاقی بہم پہونچاوے اور سمجھا کرے تا اینکہ اُسپر کوئی قسم نبض کی جو آئندہ ہم بیان
کرینگے ہر نبض کے ملاحظہ کے وقت مخفی نرہے اور خوب طرح سے دسوں قسم کو جو حسب علی نبض کی ہین دل مین یاد کرلیا کرے جنکو ہم اسی
مقالہ مین بیان کرینگے بعد ازانکہ ماہیت نبض اور کیفیت دھڑکنے اور ملنے شریان کی ہم بیان کرین - اب ہم کہتے ہین کہ نبض ایک حرکت
مکانی ہے یعنے ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلنے کی حرکت ہے کہ اسی حرکت سے قلب اور شرائین یعنے ہلنے والی رگین متحرک ہوتی ہین اسطرح پر
کہ پھیلتی ہین اور سمٹتی ہین تاکہ حرارت غریزی اپنے اعتدال پر محفوظ رہے اور روح حیوانی زیادہ ہوتی رہے اور اس سے روح نفسانی
پیدا ہوا کرے - حرارت غریزی کی حفاظت اسطرح سے ہوتی ہے کہ سرد ہوا باہر سے اندر جسم کے داخل ہوتی ہے بذریعہ انبساط یعنی پھیلنے
قلب اور رگون کے اور اسی ہوا سے ترویح یعنے ہوا دہی حاصل ہوتی ہے اور حرارت اندرونی کی گرمی کم ہوجاتی ہے - اور جو بخار دخانی تہ نشین
قلب پر موجود ہوتا ہے بذریعہ انقباض کے اُسکا اخراج ہوجاتا ہے اُسکے نکلنے سے بھی حرارت اندرونی مین تعدیل پیدا ہوتی ہے - انبساط
یعنے پھیلنا اور کشادہ ہونا اس جگہ اُس حرکت کو کہتے ہین جس سے قلب اور جہندہ رگین اپنے مرکز یعنے جاے قرار دواعی سے بطرف
خارج کے آتی ہین یعنے جو اصلی جگہ قلب اور شرائین کی ہے اُسسے بیرون جسم کی طرف اُبھرنے کو انبساط کہتے ہین - اور انقباض وہ حرکت ہے
کہ جس سے قلب اور شرائین اُبھرنے کے بعد پھر اپنے مرکز اور اصلی جگہ کو پلٹ جائین - اسکا حال تو ہمنے مشرح اور مفصل اُس مقام پر
بیان کردیا ہے جس مقام پر ہمنے قواے حیوانی کا ذکر کیا ہے اور وہی گذشتہ بیان ہمارا ایسا ہے جسمین کفایت ہے - اوائل یعنے پچھلے زمانہ کے
طبیبون نے اسی نبض کی ایک اور تعریف کی ہے جو تعریف امر جوہری اور ذاتی نبض کی نہین ہوسکتی ہے اور وہ تعریف یہ ہے کہ نبض ایک ایسا
رسول ہے یعنے بھیجا ہوا طبیعت کا یا فرستادہ خدا ہے جو کبھی جھوٹ نہین بولتا - اور نبض ایک منادی آخرسے ہے یعنے گونگا ڈھنڈھورا ہے جو
پوشیدہ امور کی خبر رسانی کرتا ہے بذریعہ اپنی حرکات کے اضداد ظاہری کو - یعنے جو چیزین آپسمین ایک دوسرے سے مخالف ہین اُنکے
حرکت دینے سے پوشیدہ امور پر نبض اطلاع دیتی ہے - قلب اور متحرک رگین سب کی سب ایک ہی طرح کی حرکت بمثال واحد اور زمانہ واحد مین
حرکت کرتی ہین اس کلام سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک کی حرکت آپسمین ایک دوسری سے برابر ہے ایسا نہین ہے کہ اُنکے زمانہ حرکت اور دیگر امور جسمیہ
حرکت متصف ہے مختلف ہون - اور ایسا اتحاد ان سب کی حرکت مین ہے کہ ایک کی حرکت پر دوسری کی حرکت کو قیاس کرسکتے ہین مترجم
مراد یہ ہے کہ اگر ایک رگ کی حرکت ہمکو بذریعہ چھونے کے معلوم ہو سب کی حرکت ہمکو معلوم ہوجائیگی جیسے اگر دس آدمی کسی بجنتری کے بجانے کا
تال دیتے ہون انمین سے ہر ایک کی تالی برابر بجتی ہے اور ہر ایک کی تال سے وہی ایک ٹھیکہ اور تال درست پڑتا ہے جو کہ بجانے والا بجا رہا ہے
اور خالی اور سم ہر ایک کا سب ایک ہی پڑتا ہے ستار خانی ٹھیکہ ہو خواہ روپک اور برم خواہ کچھ ہو اسی طرح قلب اور رگون کی حرکت ہے گویا ہر ایک
رگ اپنی رگ سے قلب کی حرکت کا تال دے رہی ہے متن اسی جہت سے ہم دل کی حرکت کی کیفیت رگون کی حرکت سے پہچان لیتے ہین
جس رگ کی دھمک پر ہاتھ رکھین - اور رگون کی دھمک معلوم کرنے کی حاجت ہمکو اسی وجہ سے ہے کہ ہم اُسی قوت حیوانی کو دریافت کرین
جو قلب مین ہے - پھر چونکہ تمام جہندہ رگون کی حرکت درحقیقت ہمکو دریافت نہین ہوسکتی اور جتنے قسم کے شرائین بدن مین ہین اُن سب کی
حرکت پوری پوری ہمکو تین سبب سے معلوم نہین ہوسکتی - ایک سبب تو یہ ہے کہ بعض شریان عمق بدن مین یعنے بہت گہری جگہ پر بدن کے
جیسے وہ شریان جو پشت پر واقع ہے کہ وہ زیادہ اندر ڈوبی ہوئی ہے - اور کوئی شریان گوشت کے اندر زیادہ چھپی ہوئی ہے جیسے وہ جہندہ

جوران کے اندر کی طرح ہین ہے۔ اور بعض شریان کسی ہڈی سے چھپی ہوئی اور پوشیدہ ہے جیسے وہ شریان جو سینہ مین واقع ہے کہ یہ سب ایسی رگیں ہین کہ انکی حرکت چھونے سے بخوبی ظاہر نہیں ہوتی جب تک بدن اپنی طبیعی اور اصلی حالت پر ہے کہ اسکا گوشت پورا اور درست ہے کم نہین ہوا ہے ہان اگر بدن لاغر ہوجائے اور گوشت مین کمی آجائے اسوقت یہ رگین بھی نمایان ہوجاتی ہین۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ بعض شریان قلب سے اور مقام پر واقع ہین انکی حرکت بھی ہر ایک وقت بخوبی ظاہر نہین ہوتی ہے اور پوری پوری معلوم نہین ہوسکتی جیسے وہ رگ جو پاشنہ پر پانون کے ہے خواہ وہ رگ جو قدم مین ہے۔ تیسرا سبب یہ ہے کہ بعض رگون کی وضع اور نہاد ٹھیک اور درست ایسی نہین کہ اسپر چارون انگلیان جماکر نباض دیکھ سکے جیسے وہ رگ جہندہ جو کان کے پیچھے دھمکتی ہے۔ پھر جب رگون کی یہ کیفیت ہوئی اب ہمکو لازم ہے کہ نبض دیکھنے کا وہ مقام اختیار کرین جو برخلاف اسکے ہو میری مراد اس سے وہ مقام ہے۔ جو رگ کسی ایسے عضو مین ہو کہ وہ عضو گوشت سے بھی خالی ہے اور اسکا مقام بھی قلب سے زیادہ دور نہو اور اسکی رگ جہندہ کی وضع بھی نادرست نہو یعنی چارون انگلیان نباض کی اس رگ پر درست بیٹھ سکین انھین اسباب پر نظر کرکے قدماے اطبا نے نبض دیکھنے کا وہ مقام تجویز کیا جو دونون ہاتھ کی کلائیون مین دو رگین ہین انکو دیکھتے ہین۔ اسلیے کہ انکے چھونے مین سہولت بھی اور موافق اور پسندیدہ بھی ہے کہ انھین کو ہاتھ سے چھوئین۔ سہولت تو اسوجہ سے ہے کہ دونون کلائیون مین گوشت بہت کم ہے اور شریان ان دونون کی بخوبی نمایان ہے (حتے کہ بعض آدمیون کے بدن مین آنکھ سے بھی اسکی حرکت نظر آتی ہے خصوصاً گٹے کے پاس) اور مناسب انکا دیکھنا اسوجہ سے ہے کہ انکی جگہ زیادہ دور قلب سے نہین ہے جیسے دونون پاشنہ پا کو قلب سے دوری ہے اور وضع اور نہاد ان دونون کی یعنے کلائیون کی رگون کی بھی سیدھی اور درست ہے کہ چارون انگلیون سے انکو چھو سکتے ہین۔ اجمل اور خوبتر ہونا اس رگ کے چھونے اور مس کرنے کا بنسبت جملہ شرائین کے اسواسطے ہے کہ طبیعت کو بروقت اسکے چھونے کے کسی ایسی عضو کے کھولنے کی حاجت نہین ہے جسکے پوشیدہ کرنے کی بنظر شرم اور حیا کے حاجت ہے اسلیے کہ بعض عضو کا کھولنا قبیح اور بدنما ہے خصوصاً عورات پردہ نشین خواہ بے پردہ دونون کو ناگوار ہے رگون کی نبض کا ادراک چار انگلیون کو مقام نبض پر رکھنے سے ہوتا ہے جو کلائی کی رگ ہے اور اس رگ کے طول مین چارون انگلیون کو رکھنا چاہیے اور شرط یہ ہے کہ بروقت معائنہ نبض کے بدن اسکا جسکی نبض دیکھی جارہی ہے نہ چت ہو اور نہ پٹ (بلکہ اس طرح پر ہو کہ انگوٹھا ہاتھ کا اوپر اور چھوٹی انگلی نیچے بطرف زمین کے رخ کیے ہوئے جیسے خلقت اصلی اسکی ہوئی ہے) چارون انگلیان رکھنے کی کیفیت ہر نبض پر جداگانہ ہوتی ہے بعض کے ہاتھ کی نبض خوب دباکر اور چارون انگلیان گڑوکر دیکھنی چاہیے اور یہ کیفیت نبض قوی کے دیکھنے کی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جب انگلیون کے نیچے نبض کی رگ خوب دبے گی اور دراصل وہ نبض قوی ہے نباض کی انگلیون کو اٹھائیگی اور جھٹکاتی ہوئی معلوم ہوگی ایسا گمان ہوگا کہ نباض کی انگلیان اٹھی آتی ہین۔ اور اسی طرح جسکی کلائی پر گوشت ہو جسکو بھری بھری کلائی کہتے ہین اور گوشت اسپر زیادہ ہو اسکی نبض بھی خوب انگلیان گڑوکر دیکھنی چاہیے تاکہ انگلیان نباض کی حرکت شریان کو اچھی طرح دریافت کرسکین اور بعض کی نبض یون دیکھنی چاہیے کہ بہت سبکی سے نباض اپنی انگلیان اسکی شریان پر رکھے اور اسقدر ڈھیلا ہاتھ نبض کی گرفت مین رہے جسکو کہین کہ ہاتھ بہا بہا پھرتا ہے اور یہ طریقہ ضعیف نبض کے معائنہ کا ہے اور اسکی نبض کا جسکی کلائی پتلی اور نازک ہو اور بہت کم گوشت اسمین ہو کہ پھر احتیاج انگلیان زیادہ دبانے کی نباض کو نہین ہے اسلیے کہ ایسے آدمی کی رگ نمایان اور کھلی ہوئی ہوتی ہے۔ اور بعض قسم کی نبض کے ملاحظہ مین درمیانی کیفیت انگلیون کے رکھنے کی ہے نہ زیادہ گڑونا چاہیے اور نہ زیادہ سبکی سے انگلیان رکھنی چاہیے

اور اس طرح سے نبض معتدل کا دیکھنا سہل ہی جو قوت اور ضعف مین خواہ کلانی کی فربہی اور لاغری مین درمیانی کیفیت پر ہو

باب تیسرا اجناس نبض اور نبض کی کیفیات اور اسکے اصناف کے بیان مین

احوال نبض کا اختلاف بہت طرح سے ہوتا ہی بقدر اختلاف قوت محرکہ کے جو قوت کہ نبض کو حرکت دے رہی ہی اور بقدر اختلاف حرارت غریزی کے اور بطبق اختلاف شریان کے اور نیز بنظر اختلاف اس خون کے جو اسی شریان مین بھرا ہوا ہی اور روح کا اختلاف جو اسی خون مین شریان کے ہی اگر سب امور اپنے اصلی اور طبیعی حالت پر ہوں تب بھی اور اگر خارج حالت طبیعی سے ہون تب بھی بڑا اختلاف نبض مین ہوتا ہی۔ اوائل اطبا نے اس اختلاف کا حصر اس جنسون مین کیا ہی (۱) جنس وہ ہی جو مقدار انبساط اور کشادگی نبض مین مختلف ہوتی ہی (۲) جنس وہ ہی جو زمانہ حرکت مین لی گئی ہی (۳) جنس قوت مین نبض کے ہی (۴) قوام جرم شریان یعنے رگ کے اجزاے جسمی کی نظر سے (۵) جنس بنظر اُن چیزون کے جنپر یہ رگ از قسم خون وغیرہ کے شامل ہی (۶) کیفیت جرم شریان کی (۷) وقت سکون یعنے وہ زمانہ جسمین حرکت نبض ٹھہر کر پھر حرکت کرتی ہی (۸) زمانہ حرکات کا اور زمانہ فترات یعنے حرکت سے خالی رہنے کا جسکی موسیقی کی اصطلاح مین خالی دینا بولتے ہین (۹) خاصیت کمیت اور مقدار کی راہ سے (۱۰) شمار نبضات کا یعنی کر مرتبہ نبض چلتی ہی۔ مقدار انبساط سے جو نبض کی جنس لی گئی ہی اُسکی رو سے تقسیم نبض کی عظیم اور صغیر اور معتدل کی طرف ہوتی ہی اور طویل اور قصیر اور معتدل اور عریض اور دقیق اور معتدل اور شاخص یعنے اونچی اور غائر یعنے نیچی اور ڈوبی ہوئی اور معتدل اتنے اقسام جنس انبساط نبض کے ہین - اسکا بیان یہ ہی کہ چونکہ شریان بھی ایک جسم ہی اور ہر ایک جسم مین طول اور عرض اور عمق ہوتا ہی لہذا اگر نبض کی حرکت پوری پوری اپنے تینون قطر مین ہوگی اُسکو عظیم کہینگے - اور اگر نبض کا انبساط اور پھیلاو تینون قطر مین یعنے طول اور عرض اور عمق مین اپنے ہر ایک قطر سے کم ہوگا اسکو صغیر کہینگے اور ایسے وقت نبض اپنے مرکز اور جاے قرار اصلی سے قریب رہیگی - اور اگر انبساط نبض کا اپنے تینون قطر کی راہ سے درمیانی حالت پر ہو یعنے نہ زیادہ اور نہ بہت کم پھیلے اُسکو عظیم اور صغیر کے درمیان مین معتدل کہینگے - اور اگر انبساط اور پھیلاو نبض کا قطر طول مین بہ نسبت عرض اور عمق کے زیادہ ہوگا اور یہ بات اُسوقت ہوگی جب نباض کی چار اُنگلیون سے حرکت نبض کی طول مین زیادہ محسوس ہو ایسی نبض کو طویل کہینگے اور اگر انبساط نبض کا چار اُنگلیون سے کم مساحت مین ہو ایسی نبض کو قصیر کہتے ہین - اور اگر انبساط اُسکا طول مین چار اُنگلیون کے برابر ہو اُسکو طویل اور قصیر کے معتدل کہینگے - اور اگر اُسکا انبساط اور پھیلاو عرض مین زیادہ ہو اُسکو عریض کہتے ہین اور یہ اُسوقت معلوم ہوتا ہی کہ نباض کی اُنگلیون کے پورون کے عرض سے نبض کا عرض بڑھکر تجاوز کر جاے اور اگر انبساط نبض کا نباض کی اُنگلیون کے پورون کے کنارہ سے کم ہو اُسکو دقیق کہتے ہین اور اگر اُسکا انبساط عرض مین پورون کے عرض سے برابر ہو اُسکو معتدل قطر عرض مین کہینگے یعنی رقیق اور عریض کے بیچ مین معتدل ہی - اگر پھیلاو اور انبساط نبض کا علو یعنے اُبھار مین بلند ہو اُسکو شاخص کہتے ہین اگر شریان مشابہ عالی کے ہو - اور اگر اپنے مرکز اور جاے قرار اصلی سے نیچے اور پست اُبھرنے مین ہو بلکہ قریب اپنے مرکز کے اُنچائی مین رہے اسکو غائر یعنے ڈوبی ہوئی نبض کہینگے - اور اگر نہایت بلند ہو اور پستی کے درمیان مین ہو اُسکو معتدل اسی قطر کے کہینگے یعنے غائر اور شاخص کے بیچ مین ہی - اور اگر انبساط نبض کا عمق اور عرض مین پورا اور طول مین فقط کم ہو اُسکو غلیظ کہینگے - کبھی یہ اقسام نبض کے جو اوپر مذکور ہوے ایک دوسرے کے ساتھ مرکب ہو جاتے ہین

جیسے طویل ہمراہ عریض کے خواہ طویل ہمراہ دقیق کے خواہ طویل ہمراہ اس معتدل کے جو درمیان عریض اور دقیق کے ہے خواہ طویل ہمراہ غائر
اور شاخص کے ہے خواہ ہمراہ معتدل کے اور یہی کیفیت جاری ہوتی ہے ترکیب میں نبض کے ہمراہ اور اقسام باقیماندہ کے کہ ایک دوسرے کے ہمراہ (بشرط امکان عقلی)
مرکب ہوتی ہے پس یہی وہ اصناف نبض کے ہیں جو کہ جنس مقدار انبساط کی راہ سے ہوتے ہیں۔ اور ان اقسام کا حدوث اور پیدا ہونا تین سبب سے
ہوتا ہے نبض عظیم بسبب قوت حیوانی کے پیدا ہوتی ہے وہ قوت حیوانی جو شریان کو پھیلاتی ہے اور اسکا انبساط پیدا کرتی ہے اور بوجہ کثرت حرارت کے
ایسی کثرت حرارت جو محتاج ترویح شدید کی ہے کہ زیادہ ہوا سے سرد قلب کو پہنچے اور نیز بوجہ نرم ہونے جرم اور جسامت شریان کے
جو بسبب نرمی کے خوب پھیلتی ہے اور ہمراہ ترویح زائد کے اسمیں استعداد لیسے درازی ہر ایک قطر کی ہوتی ہے۔ اور نبض صغیر کا پیدا ہونا اضداد
اور مخالف سے ان امور کے ہوتا ہے جیسے عظیم کی پیدائش ہے اور یہ اضداد اور مخالف امور یہی ہیں کہ قوت حیوانی ضعیف ہو اور حرارت
میں کمی ہو اور جرم شریان میں صلابت اور سختی ہو۔ نبض معتدل بلحاظ اقطار عظیم اور صغیر کے اسباب میانہ ہونے سے ہوتی ہے۔ اور جملہ
اصناف نبض کے انھیں اسباب مذکورہ میں سے بعض کی کمی اور بیشی سے پیدا ہوتے ہیں اور ہم اسکو آئندہ بیان کرینگے اس مقام پر جہاں
ہم ذکر ان اسباب کا کرینگے جو نبض کے تغیر دینے والے ہیں۔ جو نبض کی جنس بلحاظ زمانہ حرکت کے قرار دی گئی ہے اسکی تقسیم سریع اور بطی اور
معتدل کی طرف ہوتی ہے۔ سریع وہ نبض ہے جو مسافت بعید کو زمانہ قصیر یعنے تھوڑے سے زمانہ میں طے کرے۔ اور بطی وہ نبض ہے جو مسافت
قریب کو زمانہ دراز میں طے کرے اور معتدل انمیں وہ ہے جو ان دونوں حالتوں میں درمیانی ہو۔ ہر ایک قسم اس جنس کی دو سبب سے
پیدا ہوتی ہے ایک قوت دوسرا مزاج۔ نبض سریع قوت صحیح اور حرارت قوی سے پیدا ہوتی ہے جو ہوائے سرد کی کشش کی خواستگار ہو۔ اور نبض بطی
بوجہ ضعف قوت محرکہ اور نقصان حرارت سے پیدا ہوتی ہے۔ قوت کی راہ سے جو جنس نبض کی تجویز ہوئی ہے اسکی تقسیم قوی اور ضعیف
اور معتدل کی طرف ہوتی ہے۔ نبض قوی وہ نبض ہے جو سر انگشتان نباض کو زور سے لگتی ہو گویا انگلیوں کو ہٹا دیگی اور نبض ضعیف وہ ہے
جو آہستہ آہستہ اسکی دھمک انگلیوں کو معلوم ہو اور معتدل اس جنس کی وہ نبض ہے جو درمیانی ان دونوں حالتوں کے ہو۔ ہر ایک
قسم اس جنس کی دو سبب سے ہوتی ہے نبض قوی بسبب صحت قوی اور شدت انھیں قوے کے اور جرم شریان کے نرم ہونے سے
اور اسی شریان کی پوری حرکت کرنے سے پیدا ہوتی ہے اور ضعیف نبض قوت کے ضعف سے اور جرم شریان کے قبول حرکت میں کمی کرنے سے
پیدا ہوتی ہے۔ اور معتدل اس جنس کی وہ ہے جو ان دونوں سبب کے اعتدال سے پیدا ہوتی ہے۔ جو نبض کی جنس بلحاظ جرم شریان کے
خالی اور پر ہونے سے ماخوذ ہوئی ہے اسکی تقسیم بطرف ممتلی اور فارغ اور معتدل کی طرف ہوتی ہے۔ نبض ممتلی وہ ہے جو کہ نباض کی
انگلیوں کے نیچے ایسی معلوم ہو جیسے یہ رگ رطوبت سے بھری ہوئی ہے۔ اور نبض فارغ وہ ہے کہ انگلیوں کے نیچے نباض کے اسکے
ملاحظہ سے یہ معلوم ہو کہ اس رگ کی تجویف یعنے خالی جگہ جو اسکے اندر ہے رطوبت سے تو خالی ہے مگر پھولی ہوئی ہے اور اگر زور سے اسکو انگلیوں کے
نیچے دبائیں ایسا معلوم ہوگا جیسے انگلیاں کسی خالی چیز میں سمائی جاتی ہیں۔ نبض ممتلی بوجہ امتلا اور پر ہونے شریان کے خون اور
روح سے اور ان دونوں چیزوں کی کثرت اور زیادتی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور نبض فارغ خون کی کمی اور روح کی قلت سے پیدا ہوتی ہے اور
معتدل اس جنس کی انھیں دونوں کے اعتدال سے پیدا ہوتی ہے۔ جو نبض کی جنس بلحاظ کیفیت جرم شریان کے خیال کی گئی ہے اسکی تقسیم
بطرف نبض حار اور نبض بارد اور نبض معتدل کے ہوتی ہے۔ نبض حار وہی ہے جسکے چھونے سے نباض کے سر انگشتان کو جرم شریان گرم
محسوس ہو۔ اسی طرح نبض بارد وہ ہے کہ جرم شریان سرد محسوس ہو اور معتدل اس جنس کی وہ نبض ہے کہ نباض کو بخوبی نہ شریان کی گرمی اور

نہ سردی محسوس ہوتی ہو۔ حرارت جرم شریان کی اُسی مادہ کی حرارت سے ہوتی ہو جو شریان مین بھرا ہوا ہو میری مراد مادہ سے خون و روح کی
گرمی ہو اور برودت جرم شریان کی روح اور خون کی برودت مزاج سے ہوتی ہو۔ اور اعتدال جرم شریان اسی مادہ کی حرارت اور برودت کے معتدل
ہونے سے ہوتا ہو۔ جنس نبض کی جو بطور وقت سکون لیگئی ہو اسکی تقسیم متواتر اور متفاوت اور معتدل کی طرف ہوتی ہو۔ اسکی توضیح یہ ہو کہ بعضون
نے بیان کیا ہو کہ نبض مین بروقت انبساط اور انقباض کے دو سکون ہوتے ہین۔ ایک وہ سکون ہو جو بروقت انبساط کے بسوقت نبض انگلیون
نباض کے لگتی ہو اور لگ کر ٹھہر جاتی ہو اور اس سکون کو سکون خارج کہتے ہین اور یہی سکون وہ ہو جو کہ چھونے سے حس لامسہ نباض کو محسوس
ہوتا ہو۔ اور دوسرا وہ سکون ہو جو بروقت انقباض کے یعنی بروقت پلٹ جانے نبض کے اپنے مرکز پر بعد ختم ہوجانے حرکت انقباض کے
ہوتا ہو اور یہ سکون اُسوقت کا جب کہ شریان کا جرم نباض کی اُنگلیوں سے جدا ہوتا ہو لہذا محسوس نہین ہوتا ہو مترجم مراد یہ ہو کہ
حس لامسہ سے اسکا احساس محسوس نہین ہو اسلیے کہ لامسہ کا احساس اُسی چیز سے متعلق ہو جو چیز عضو لامس سے متصل ہو اور جب
جرم شریان اپنے مرکز پر جاتی ہو سر انگشتان سے نباض کے متصل نہین رہتی پھر حس لامسہ اسکو کیونکر ادراک کریگی ہان ایقاعات
یعنی تال کے دینے سے جو ایک دوسری قسم کا احساس ہو اور تخیل سے اُسکا ادراک ہوسکتا ہو ضرور محسوس ہوگی اور اسکا بیان چونکہ
اس جگہ مصنف نے زیادہ نہین کیا ہو لہذا ہم بھی اسی اجمالی اشارہ پر اکتفا کرتے ہین متن جس نبض کا زمانہ سکون کوتاہ اور کم ہو اسکو
متواتر کہتے ہین اور جس نبض کا زمانہ سکون طولانی ہو اسکو متفاوت کہتے ہین اور جس نبض کا زمانہ سکون متوسط ہو اُسکو معتدل
درمیان متواتر اور متفاوت کے کہینگے۔ نبض متواتر قوت سے حرارت کے اور افراط سے حرارت کے پیدا ہوتی ہو اور افراط حرارت اسقدر
ہوتی ہو کہ حاجت ترویح زائد کی ہو اور پھر اسکے ہمراہ قوت مین کمی بھی ہو تاکہ طبیعت محتاج استعمال تواتر حرکت کی ہو اسلیے پیہم حرکت شریان کو دے
تاکہ جسقدر حاجت ہوا کے داخل کرنے کی قلب مین بسبب افراط حرارت کے ہو اُس حاجت کو پورا کرلے۔ اور نبض متفاوت بسبب ضعف
حرارت اور کمی حرارت کے اور شدت قوت کے پیدا ہوتی ہو اور نبض معتدل اس جنس کی وہی ہو جو بیچ مین ان دونون کے ہو اسکا سبب
اعتدال مزاج اور اعتدال قوت ہوتا ہو۔ جو نبض کی جنس وقت سے حرکات کے اور وقت سے فترات یعنی وقفہ اور ٹھہرنے کے زمانہ سے
خیال کیجاتی ہو اسکی تقسیم بطرف حسن الوزن یعنے تال پر درست اور ٹھیک اُترنے والی اور ردی الوزن یعنے بے تالی اور تال پر نا درست کی
طرف ہوتی ہو۔ وزن سے مراد بیان مقایسہ اور مناسبت ہو یعنے ایک نبض کی رفتار کو خواہ سکون کو دوسری مرتبہ کی رفتار سے قیاس کرنا
اور اُن دونون مین نسبت دینا پس اسی کا نام وزن ہو۔ اور یہ مقایسہ یا تو زمانہ حرکت ایک نبضہ کا ہو بطرف زمانہ حرکت دوسری نبضہ کے
مثلاً زمانہ حرکت انقباض دوم کا مساوی ہو زمانہ حرکت انبساط اول کے یا اُسکے مخالف کم اور بیش ہو مترجم یعنے پہلی مرتبہ جب کہ جرم
شریان کا نباض کی اُنگلیون سے لگا تھا جسقدر زمانہ اُسکا تھا پھر نبض نے حرکت انقباض کی اور اپنے مرکز کو پلٹ گئی تو اُسی نبض کا
سمٹنا اور سمٹ کر پھر اُسکی دھمک جب دوبارہ معلوم ہوئے یہ درمیانی زمانہ بھی اُتنا ہی تھا جو زمانہ پہلی مرتبہ کے انبساط کا نباض کو معلوم
ہوا تھا یا ایکہ دونون زمانہ مین اختلاف اور کمی بیشی تھی اور یہ مقایسہ بدون تال دینے کے نہین ہوسکتا ہو اور پھر بھی شرط یہ ہو کہ نباض
خود بے تالا براہ خلقت کے نہو ورنہ سانس کی اصطلاح جو موسیقی والون کی ہو نہ معلوم ہوگی اور اُسکو آلی گئی نہ سمجھیگی اسی وجہ سے ہر م تال کا
بجنتری بہت ہی دشواری سے اپنے سم پر پورا اُترتا ہو اگرچہ اُپج کرے اور گت سے علاوہ دو کے خواہ تیئے اسنے کا قصد کرے اور اسی طرح ٹھیکہ پر
دھرپت یا خیال خواہ ترانہ کے گانے والے کو بھی بڑی دقت ہوتی ہو اگر براہ خلقت بے تالا نہو پھر بھی بمشکل سے پورا اُترتا ہو متن یا زمانہ

سکون کو زمانہ حرکت [illegible] نسبت [illegible] ہاں بھی کیا جائے مثلاً زمانہ سکون داخلی بعد حرکت انقباضی کے ہوتا ہو مساوی [illegible]
خارجی کے ہو جو بعد حرکت انبساطی کے ہوتا ہو۔ یا اسکے خلاف ہو یعنے سکون داخلی کا زمانہ مساوی سکون خارجی کے ہو۔ یا زمانہ سکون کو نسبت
زمانہ حرکت کے قیاس کرین اور نسبت دین مثلاً زمانہ حرکت انبساطی کا مساوی زمانہ سکون داخلی سے ہو یا اسکے خلاف ہو یعنے زمانہ حرکت
انقباض کا مساوی زمانہ سکون خارجی سے ہو۔ مترجم غرض اسکی چار صورتین ہو سکتی ہین جنمین سے ایک کو مصنف نے تمثیلاً بیان کیا
متن پس نبض حسن الوزن یعنے جس نبض کا وزن اچھا اور درست ہو وہی ہو جسکے وزن مین سے کسی دوسرے شخص کے وزن نبض
مقابلہ اور مناسبت صحیح اور درست ہو بشرطیکہ وہ دوسرا شخص اسی پہلے شخص کی نظیر اور مشابہ بھی ہر طرح سے ہو۔ مثلاً ہم بطور امتحان کے
دو لڑکون کی نبض ساتھ ہی دیکھین پس ایک لڑکے کی نبض کا وزن اور تال ہر طرح سے برابر اور مناسب دوسرے لڑکے کے وزن سے ہو
اور یہ دونون لڑکے ہر طرح سے ایک دوسرے کے نظیر اور مشابہ ہون یعنی کوئی امر ایسا جسسے تغیر نبض مین ہوتا ہو دونون مین ہو انہو خواہ
جوان کی نبض مشابہ نبض جوانون کے ہو خواہ گرم مزاج والے کی نبض مناسب گرم مزاج آدمی کے ہو۔ نبض سئ الوزن یعنے جس نبض کا وزن
خراب ہو اُسی مین سے ایک تو نبض وہ ہو جو متغیر الوزن ہو جیسے ادھیڑ آدمی کی نبض (جسکا سن ۳۵ پینتیس سال سے لیکر ۴۹ انچاس برس تک ہو)
مشابہ جوان آدمی کی نبض کے جو اٹھارہ برس سے تا ۳۵ پینتیس سال کا زمانہ ہو۔ اور اُسی خراب وزن کی ایک قسم یہ ہو جو سائن ہو یعنے
حد سے زیادہ بد وزن ہو جیسے لڑکے کی نبض مشابہ پیر فرتوت کی نبض سے ہو کیونکہ (حد ہو اس خرابی کی) اسی خراب وزن کی ایک قسم
خارج الوزن ہو اور یہ وہ نبض ہو جسکا وزن مناسب اور مشابہ نبض انسان کے نہو۔ اور نبض کی یہ جنس جو باعتبار وزن کے مذکور ہوئی ہو
اسکی شناخت جملہ اصناف سے نبض کے جو اور جنسون کی ہین نہایت صعب اور دشوار ہو کہ اسکی شناخت کے واسطے لطافت ذہن اور مشق
طولانی نبض کے دیکھنے اور اُنکے اوزان کے سوچنے اور سمجھنے مین درکار ہو مترجم بعض اطبا کا حال مین نے یہ بھی سنا ہو کہ اسی جنس کے
دریافت کرنے کے واسطے موسیقی کے فن کو سیکھتے اور نوبت بجاتے ہین خواہ اور قسم کے باجے مثل طبلہ اور پکھاوج وغیرہ کے اور غرض اُنکی فقط
تال کے درست جاننے کی ہوتی ہو۔ حالانکہ علاوہ حرمت شرعی کے جو اہل اسلام کی شریعت مین اسکی ہو اور علاوہ بدنامی اور خلاف تہذیب کے
انکا مطلب اس سے کسی طرح پورا نہین ہو سکتا اسلیے کہ طبیب کو نبض کی مشاقی فقط نبض کے دیکھنے سے ہوگی جیسا کہ مصنف نے لکھا ہو طبلہ اور
پکھاوج کی گت بجانے سے اور نبض کے وزن دریافت کرنے سے کیا مناسبت ہو رہا ایقاعات کی اقسام کا جاننا اولاً تو اگر خلقی بے تالا ہو
بجنتری بھی بنا تو کیا بھی خلقت نہ بدلیگی دوم یہ ہو یونانی اطبا نے آج تک کسی جگہ ایسی تحقیق نہین کی ہو کہ فلان قسم کے مرض کا تال فلان ہوتا ہو
مثلاً یہ بھی دریافت ہوا کہ نبض معتدل الوزن کا تال یکتالہ ٹھیکہ پر درست اُترتا ہو خواہ اور کوئی ہندی تال پھر جب یہ بات معلوم اور مصطلح
نہوے ہمکو ان آلات کے بجانے سے نباضی مین کیا فائدہ ملے ہان طبلچی اور پکھاوجی بڑے نامی کہلا کر اپنے شرف علمی اور خاندانی کو دھبہ ضرور
لگاوینگے متن اس قسم کی شناخت مین دشواری کا سبب یہ ہو کہ مقدار زمانہ حرکت و سکون نبض کا وہ جس سے بعض کی نبض بعض سے
متصل ہوتی ہو بعض تو ایسی ہو کہ اُسکی مساحت کو کہ سکتے ہین اور بیان مین آسکتی ہو اور اُس سے تعبیر ہو سکتی ہو مثلاً یون کہین کہ زمانہ
حرکت انبساط ضعیف یعنی دوگنا زمانہ سکون خارج کا ہو خواہ سہ چند ہو خواہ مثل اور برابر زمانہ سکون مذکور کے ہو خواہ ڈیوڑھا یا سوایا ہو اسکے علاوہ اور
کسور منطقہ مین سے کسی کسر کی نسبت سے نہین ہو سکتی اور بعض ایسی ہو کہ اسکی مساحت تعبیر مین کسی سے نسبت نہین ہو سکتی جیسے حساب مین جذر اصم کا یہی حال ہو
جیسے زمانہ انبساط اور زمانہ انقباض خواہ مجموع دونون کا زمانہ مترجم اس تمثیل مین کوئی لفظ کاتب سے چھوٹ گیا ہو اور مراد مصنف کی بظاہر یہی معلوم ہوتی ہو

کہ زمانہ انبساط کو زمانہ انقباض سے نسبت اصم ہی خواہ دونون حرکت کے زمانہ کو دونون سکون خواہ ایک ہی سکون سے نسبت صمی ہو جسکی تعبیر
کسی عدد سے نہو سکے جیسے بعض مثلث قائم الزاویہ متساوی الساقین کا اگرچہ ہر ایک ضلع کا مربع خواہ مجذور نصف مربع خواہ مجذور وتر مثلث
مذکورہ کا ہی مگر تحویل عددی سے ممکن نہیں ہی کہ ہم ہر ایک ضلع کی مقدار عددی صحیح بیان کرسکین اگرچہ کیسی دقت سے کسور عشاریہ خواہ لوگارثم
تجویز کرین پھر بھی عدد اور کسر صحیح سے تعبیر نہو سکیگی چنانچہ ماہران ہندسہ اور حساب پر مخفی نہین ہی متن ہر ایک زمانہ ان مذکورہ زمانون مین سے
دو حال سے خالی نہین ہی یا تو اسکی مجاورت لیعنے گھٹ بڑھ تھوڑی ہی بہ نسبت دوسرے زمانہ کے جسپر اسکا قیاس کرنا مطلوب ہی یا اسکی
گھٹ بڑھ زیادہ ہی اور یا نہایت درجہ افراط پر کمی بیشی دونون زمانہ مین ہی پس انھین اسباب کی نظر سے اس جنس نبض کا علم زیادہ دشوار ہی
اور نہیں اسکا حساب درست ہوسکتا جس نبض کی جو سعت کیفیت انبساط عرض ہوئی ہی اسکی تقسیم بطرف نبض مستوی اور نبض مختلف کے ہی
اور یہ دونون جنس برابر ہونے اور نابرابر ہونے کے تمامی اصناف مذکورۂ بالا مین موجود ہین - اسلیے کہ نبض مستوی وہی ہی جسکے قرعات
یعنے انگلیون سے لگنے اور دھمک دینے کی حرکات ہمیشہ ایک ہی حالت پر ہون مثلاً بہت سی مرتبہ نبض پر قرعہ عظیم ہو اور اسکے عظیم ہونے کی
حالت برابر ہو کہ انمین سے کوئی نبضہ صغیر نہو اور نہ چند مرتبہ نبض کی حرکت صغیر معلوم ہو خواہ اگر نبض کسی کی صغیر ہی تو برابر جب تک
نباض کا ہاتھ نبض پر ہی ہمیشہ صغیر ہی معلوم ہوا کرے کہ اسمین اول سے آخر تک کوئی حرکت نبض کی نہ عظیم ہی اور نہ ضعیف ہی اسی طرح
اگر سریع ہی خواہ بطی ہی لیعنے دیر دیر مین چلتی ہی تو ہمیشہ برابر ایک ہی طرح سے ہی کہ ایک نبضہ کو دوسری سے کسی طرح مخالفت نہین ہی - اور
نبض مختلف وہ ہی جو انگلیون کو ہمیشہ ایک طرح پر نہ لگتی ہو بلکہ طرح طرح پر محسوس ہوتی ہو - یا تو حرکت مین جیسے ایک مرتبہ تو سریع محسوس ہو
اور دوبارہ بطی اور سست چلے پھر کبھی متواتر ہو جائے اور ایک مرتبہ متفاوت معلوم ہو - یا اسکا اختلاف انبساط لیعنی پھیلاؤ کے مقدار مین ہی
مثلاً ایک مرتبہ عظیم ہو اور ایک مرتبہ صغیر ہو - خواہ اختلاف اسکا قوت مین ہو جیسے ایک مرتبہ قوی اور دوبارہ ضعیف ہو اور اسی طرح کا
اختلاف دیگر اجناس مین خواہ انواع مین نبض کے ہونے سے نبض مختلف کہلاتی ہی - نبض مستوی مطلق لیعنے بلاقید اسکا یہ حال ہی کہ یا تو
مستوی ہر ایک جنس کی راہ سے ہو یا کہ بعض اجناس مین مستوی ہو اسی جنس کے مستوی سے اسکا نام رکھینگے جیسے اگر عظیم مین تو مستوی ہی
اور سرعت اور بطور لیعنے دیر دیر چلنے مین خواہ قوت اور ضعف مین مختلف ہو خواہ اور طرح سے ایک جنس مین جو مستوی اور باقی ماندہ اجناس مین
مختلف ہو - اور نبض مختلف کا بھی یہی حال ہی کہ بعض کی نبض تو جملہ اجناس مین مختلف ہوتی ہی کبھی حال واحد پر رہتی ہی نہین اور اسی نبض کو
مختلف بلاقید کہتے ہین اور بعض نبض ایسی ہی کہ بعض اجناس مین اسکا اختلاف ہی اور اسی جنس کی مختلف کہی جائیگی جیسے کوئی نبض
ایک مرتبہ عظیم ہو اور دوبارہ صغیر ہو جائے خواہ ایک دفعہ تو عریض اور دوبارہ دقیق ہو جائے - نبض مختلف کسی جنس کی فرض کرو کہ اس
جنس مین بہت سی حرکتین اسکی مختلف طور کی ہوتی ہون پس اسکا حال بھی یہی ہی کہ یا تو اسکا اختلاف برابر چلا جاتا ہی مثلاً کمی ہی تو برابر
کمی بڑھتی ہی جاتی ہی تا اینکہ یہ اختلاف غیر مستوی ہی کبھی کمی ہوئی زیادہ اور کبھی اس سے کم پس نبض مختلف کا اختلاف بر سبیل استوا ہوا کرے
ہوتا ہی اسکی مثال جیسے وہ نبض جو بنام ذنب الفار مشہور ہی اور یہ وہ نبض ہی کہ ایک نبضہ اسکا عظیم ہو اور پھر اسکے بعد دوسرا نبضہ عظیم مین
پہلے سے کمتر اور تیسرا دوسرے سے کمتر اور اسی طرح کمی ہوتی جائے مگر کمی ہر نبضہ کی برابر ہو نابرابر ہو جیسے کہ چوہے کی دم کہ جڑ سے اسکی کمی
جو ہوئی وہ کمی ہموار سرے تک برابر چلی آئی ہی - اور اسی طرح ذنب الفار مذکور کا حال ہر ایک نبضہ مین اسکے رہتا ہی جو بعد پہلے اور اپنی
مقدم نبضہ کے ہوتا ہی تا اینکہ آخری نبضہ سب سے زیادہ صغیر مثلاً ہو جاتا ہی - ذنب الفار کے نام سے جو نبض مشہور ہی اسکی تین قسمین ہین

ایک ذنب الفار منقضی یہ وہ قسم ذنب الفار کی ہی اور اس سے ہماری مراد یہ ہی کہ مثلاً اگر کوئی نبض صغیر ہوتی جائے اور اپنے پہلے سے دوسرا نبضہ صغیر ہوتے ہوتے آخری نبضہ بمقدار ہو جائے کہ اب اُسکی حرکت کسی طرح سے محسوس ہی نہو نہ طول مین اور نہ عرض اور نہ عمق مین پس اب گویا یہ نبض منقضی ہو گئی اور اسکی حرکت تمام ہوئی - دوسری وہ ذنب الفار جو رجوع کرے میری مراد یہ ہی کہ اُسکی کیفیت یہ ہو کہ ایک نبضہ اُسکا چھوٹا اور صغیر ہو کر دوسرا اس سے بھی صغیر تیسرا اُس سے بھی صغیر ہوتے ہوتے ایک حد پر صغیر ہونے کے پہونچ کر پھر اُس حد سے بطرف عظیم ہونے کے پلٹے اور پلٹنا بھی اُسکا مثل اسی کے ہو کہ جس طرح اُسکا صغیر ہونا درجہ بدرجہ ایک انتظام مناسب سے ہوا تھا اب اُسکا عظیم ہونا بھی رفتہ رفتہ اُسی نسبت سے ہو یا اینکہ جس درجہ سے گھٹنا اُسکا شروع ہوا تھا اُسی درجہ پر عظیم کے پہونچ جائے - اور اسی کو ذنب الفار راجع کہتے ہین - ایسی نبض کا رجوع کرنا اگر اس طرح پر ہو کہ جب اپنے پہلے درجہ پر عظیم کے پہونچے پھر اب عظیم نہوا کرے اور اسی درجہ پر اسکا عظیم ہونا ٹھہر جائے جو درجہ برابر ہوئے عظیم اول کا ہی - تا اینکہ جب یہ نبض انتہا سے زیادہ صغیر ہو چکی اور پھر عظیم ہونے لگی آخر مین جا کر ایسے درجہ پر عظیم کے پہونچے جو بہ نسبت عظیم اول کے کم ہو - اور اگر عظیم اول کی طرف اسلیے رجوع کیا ہی اُسکی بھی چند صورتیں متصور ہوتی ہین پہلے تو یہ ہی کہ جس مقدار سے یہ نبض کم ہو ہو کر صغیر ہونے لگی تھی تا اینکہ آخری درجہ پر کسی صغیر کے پہونچے پھر اب جسوقت یہ بڑھی اور عظیم ہونے لگی ہی مقدار سے بڑھنی گئی جس سے کمی کی صورت پیدا ئی تھی اور محافظت انتظام کی ملحوظ رہی لینے آخری درجہ صغیر سے پہلے جو درجہ اسکے صغیر ہونے کا تھا اب بروقت رجوع کے بھی اُنھین درجات کی حفاظت کی ہی - دوسری صورت یہ ہی کہ جب صغیر سے عظیم ہونے لگے تو اسکا عظیم ہونا اُس مقدار سے زیادہ ہوتا ہو جس مقدار سے گھٹنا اسکا ہوا تھا تیسری یہ کہ عظیم اول کی طرف رجوع نبض کا ترتیب کی حفاظت سے ہو اور اُسکی یہ صورت ہی کہ بعد ازانکہ ایک درجہ پر صغیر ہونے کے پہونچے اب پھر پہلے درجہ پر عظیم کے پلٹ جائے اور مثل سابق کے پھر درجہ بدرجہ صغیر ہو کے چلی آئے تا اینکہ پھر اُسی درجہ پر صغیر کے پہونچے جس درجہ پر پہلے پہونچی تھی تا اینکہ وہی آخری درجہ صغیر کا پھر پلٹ آئے - اور یہ نبض گویا دونون طرف راجع ہو گی - ذنب الفار جنس قوت مین بھی اسی طرح سے پیدا ہوئی ہی کہ اگر کوئی نبضہ مثلاً قوی ہو نہایت درجہ پر قوت کے پھر اُسکے بعد دوسرا پہلے درجہ سے قوت مین کم ہو جائے اور ہمیشہ ہر ایک درجہ کمی قوت کا پیدا ہوتے ہوتے ایک ایسا درجہ آخر مین آئے کہ اب اُسکی قوت مین زیادتی پیدا ہوا اور کمی قوت کی نہ زیادہ ہو اور اسکا بھی نظام اور ترتیب اُسی قسم کا مستوی اور مختلف متصور ہو سکتا ہی جس طرح کہ ہمنے ذنب الفار کے عظیم اور صغیر ہونے کی صورتین بیان کی ہین - اور اسی طرح سے اس نبض کا حال پیدا ہوتا ہی جو بنام ذنب الفار مشہور ہی - اسکا نام ذنب الفار اسی واسطے تجویز ہوا ہی کہ اسکی کمی بیشی مشابہ اُس حیوان کی دم کے ہی جسکو چوہا کہتے ہین اسلیے کہ چوہے کی دم بھی ابتدا یعنی جڑ کے قریب موٹی ہوتی ہی اور آخر مین اگر پتلی ہو جاتی ہی اور اسکا پتلا ہونا ایک ترتیب مناسب سے رفتہ رفتہ ہوتا ہی - یہ بیان اُس اختلاف نبض کا تھا جو بطور استوا اور ہمواری کے ہوتا ہی - لیکن جو اختلاف ناہموار اور غیر مستوی ہوتا ہی اُسکے اصناف اور اقسام غیر محدود ہین اسلیے کہ وہ اختلاف کسی ترتیب پر جاری نہین ہوتا ہی جسکی کوئی حد اور ضبط کی صورت خیال مین آ سکے - اسلیے کہ بعض قسم اُس مختلف کی جو فنا ہو جاتا ہی اور منقضی ہوتا ہی اور پھر بطرف کمی یا بیشی اول کے بدون ہمواری کے رجوع کرتا ہی - اور اسی مین سے وہ نبض ہی جو واقع فی الوسط بدون استوا کے ہی مراد یہ ہی کہ اُسکا اختلاف ایک درمیانی حد پر یا برابر اور ناہموار طریقہ سے ہو مثلاً دو نبضہ کسی نبض کے عظیم ہون اور ایک صغیر پیدا ہو جائے اور ایک پھر معتدل درمیان عظیم اور صغیر کے پیدا ہو - خواہ دو نبضہ تو صغیر ہون اور ایک معتدل اور پھر ایک عظیم محسوس ہو اور پھر ایک صغیر

اور اسی طرح سے اور قسم کا اختلاف جو ترتیب پر نہو بھی ہوسکتا ہی عام اصناف مین نبض کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین مترجم اگرچہ یہ اختلاف ناہموار بھی قاعدہ حسابی سے اسکی صورتین اور شقوق معین ہوسکتی ہین اسلیے کہ موجودات عالم جو کسی نسبت سے ماخوذ ہون خواہ بلا نسبت ضرور متناہی ہین اور متناہی کا حصر کسی قاعدہ سے ضرور ہو سکتا ہی مگر محض ابداء شقوق اور اقسام ذہنی ہین اور کوئی فائدہ جلیلہ اُنکے حصر مین طبیب کو نہین ہی بلکہ عام قاعدہ اختلاف نبض کا حملہ اقسام پر حکم کرنے کا درست ہو چکا ہی لہذا ہم بھی تطویل اُنکی وجہ سے مناسب نہین سمجھتے ورنہ اگر کوئی فائدہ معتدبہ ہوتا ضرور کسیقدر اور طبیعت سے کام لیتے متن ایک قسم نبض مختلف غیر مستوی کی یہ بھی ہی جسمین فترات یعنی نبض کا رک جانا خواہ سلسلہ وار کبھی کبھی کا بند ہو جانا بطور ہموار نہو - یہان تک تو بیان اُس اختلاف کا تھا جو بہت سے نبضہ مین پیدا ہو - اور جو اختلاف کہ ایک ہی مرتبہ نبض کے چلنے مین ہوتا ہی اُسکی ایک قسم تو یہ ہی کہ وہ اختلاف نبض کے کسی ایک ہی جزو مین ہو اور ایک قسم کا اختلاف یہ ہی کہ رگ جنبندہ کے اجزاے کثیر مین اختلاف ہو - جو اختلاف کہ ایک ہی جزو مین نبض کے ہو اُسکی تین قسمین ہین ایک تو یہ کہ حرکت شریان کسی ایک جزو کی منقطع ہو جائے اور بند ہو جائے دوسری صورت یہ ہی کہ حرکت اُس جزو کی بند نہو جائے اور متصل اپنے حال پر باقی رہے مگر سرعت اور بطو یعنی جلد اور دیر کرنے مین اُسی جزو کی حرکت کے اختلاف ہو تیسری قسم اختلاف کی یہ ہی کہ شریان اپنے انبساط کی طرف رجوع کرے پس نباض کے ہاتھ مین دو مرتبہ لگے یعنے جتنے زمانہ مین دو مرتبہ لگے یعنی جتنے زمانہ مین ایک مرتبہ لگنا چاہیے اسی زمانہ مین دو مرتبہ نبض کا قرعہ محسوس ہو مترجم یہان پر بیان مین خبط واقع ہوا ہی اسلیے کہ ابتدا مین اقسام اختلاف جزو واحد اجزاے نبض کے شروع کیے تھے اور مقسم اسی کو قرار دیا ہی اور اقسام مین اختلاف تمام اجزاے نبض کا مذکور ہوا ہی شاید مراد مصنف کی مقسم مین بھی ذکر اختلاف نبض واحد کے تھی مگر غلطی سے مقسم بدل گیا متن نبض منقطع الوسط وہ ہی جو شروع ابتداے حرکت تو سرعت اور جلدی سے کرے اور پھر اُسکو یہ بات عارض ہو کہ قبل ازانکہ نباض کے ہاتھ سے ٹکرائے اور اُسکے سر انگشتان تک پہونچے رک جائے اور ٹھہر جائے اور پھر تمام حرکت انبساط مین یعنی جس حرکت مین نباض کی اُنگلیون سے لگتی ہی اسمین بطو اور سستی پیدا ہو - خواہ اِنکہ شروع تو نبض کا بطو اور سستی سے ہوا تھا مگر پھر کسیقدر وقفہ اُسکو عارض ہوا اور بعد وقفہ کے پھر تمام حرکت انبساطی مین نبض کو سرعت رہے - یا یہ کہ ابتدا تو سرعت اور بطو کے اعتدال سے کی تھی اور پھر رک گئی پھر اُسکو فترہ یعنی رکاو پیدا ہوا پھر بعد اس فترہ کے یا تو سریع ہو گی خواہ بطی ہو گی - یا یہ کہ شروع نبض نے سرعت سے کیا تھا اور پھر رک گئی بعد اسکے سرعت اور بطو مین معتدل ہوئی - اور یہی قسم اختلاف کی اُس نبض مین پیدا ہوتی ہی جسکا نام غزالی رکھا گیا ہی - اور غزالی اُس نبض کو کہتے ہین جو شروع سرعت سے کرکے پھر اُسکو نباض کی سر انگشتان کے لگنے سے پہلے ایک وقفہ اور ٹھہر جانے کی سی کیفیت عارض ہووے اور بعد اسی وقفہ کے پھر اُسمین سرعت پیدا ہوے اس نبض کا نام غزالی اسواسطے تجویز ہوا کہ اسکے حال کو مشابہت ہرن کی اُچھل پھاند سے ہی اسلیے کہ غزال یعنے ہرن جسوقت چوکڑی بھرتا ہی اور اُچکتا ہی تھوڑی دیر زمین سے اوپر معلق رہتا ہی پھر اُسکے بعد بہت جلد اور تیزی سے زمین پر اُترتا ہی - نبض متصل اس مقام پر یعنے مختلف کے اقسام مین نبض متصل سے وہ نبض مراد ہی جسمین حرکت شریان کی منقطع نہو لیکن وہ حرکت برابر بھی نہو سرعت اور بطو یعنے جلدی اور دیر مین پھر اُسکی کیا صورت ہو یہ صورت ہو کہ شروع حرکت سرعت سے کرے پھر متغیر بطرف ابطاء کے ہو جائے یعنے جلد حرکت کرنے سے بطرف دیر مین حرکت کرنے کے بدل جائے - اور اسکی تفصیل یہ ہی کہ شروع مین تو حرکت کی وہی سرعت اسکی ہو اور جب مسافت حرکت پر پہونچے اور بیچ مین اُسی مسافت کے آگے یعنے طرفین مین نہ رہے اُس مقام کے جہان اسکو انبساط اور پھیلنا درکار ہی وہان پہونچکر

حرکت اسکی بطی یعنے دیر میں ہوجاتی ہو پس ابتدا تو اسکی سرعت سے ہوتی ہو اور انتہا مین بطی ہوجاتی ہو۔ اور کبھی اسکی کیفیت اسکے خلاف ہوتی ہو کہ ابتدا مین بطی تھی اور انتہا میں سریع ہوگئی خواہ شروع مین تو معتدل اور میانہ سرعت اور بطو مین تھی اور انتہا مین سریع خواہ بطی کی طرف بدل جاتی ہو اور اسی طرح سے اس مختلف نبض کا حال ہوا کرتا ہی جملہ اصناف اختلاف مین جو نبض کی انگلیون کے پورون سے دو مرتبہ لگتی ہو اسکو ذو القرعتین کہتے مین اور یہ وہ نبض ہو کہ پہلے ایک مرتبہ ہاتھ کو لگے اور بعد ہاتھ کے لگنے کے جب ارادہ انقباض کا یعنے بطرف مرکز کے پلٹ جانے کا قبل از انکہ اپنے مرکز تک گویا راہ سے پلٹ کر پھر ہاتھ کو لگتی ہو اور دوبارہ اسکا اثر محسوس ہوتا ہو اور یہ قسم نبض کی بسبب صلابت اور سختی جرم شریان کے ہوتی ہو کہ جب نباض کی انگلیون کو لگے اسکی سختی موضع کی ضرب اسی کے لگنے سے معلوم ہوجاتی ہو کہ جرم اسکا سخت ہو یہ دوبارہ پلٹ کر اسی طرح سختی سے انگلیون کے نیچے معلوم ہوگی جس طرح لوہار کا گھن اور ہتوڑا اور نہائی کہ اسکا بھی ایسا ہی حال ہو جب ہتوڑا نہائی پر ایک مرتبہ گرا خواہ گرایا گیا بوجہ سختی کے نہائی سے الگ ہوکر اچھلتا ہو اور پھر دوبارہ اسی نہائی پر گرتا ہو۔ اور کبھی سہ بارہ اچھل کر پھر گرتا ہو۔ اسی وجہ سے اس نبض کا نام مطرقی رکھا گیا ہو۔ اور یہ اختلاف جو کہ جزو واحد مین اجزاے شریان کے عارض ہوتا ہو سواے اس جنس کے جو نبض کی کیفیت سے پیجاتی ہو اور سواے اس جنس کے جو مقدار قوت سے متغیر ہو اور کسی جنس میں اجناس نبض کے نہین پیدا ہوتا ہو سبب اور اصناف نبض کے انمین یہ اختلاف نہین پایا جاتا ہو۔ اور اسکا سبب یہ ہو کہ جزو واحد نبض کا عظیم ہوکر حرکت کرتا ہو ایک ہی انگلی کے نیچے نباض کے۔ پھر وہی جزو صغیر ہوجاتا ہو خواہ پہلے کوئی جزو شریان کا انگلیون کے نیچے صغیر ہوتا ہو اور پھر عظیم ہوجاتا ہو یک ہی نبضہ اور جنبش مین اور ایک ہی جزو مین شریان کے اجزا کے۔ اور اسکا بیان یہ ہو کہ نبض محتاج اسکی ہو کہ اسکا پھیلاو چار انگلیوں کی حد تک بڑھ جاوے، اور یہ بات ممکن نہین ہو کہ دقیق اور عریض ساتھ ہی ایک مرتبہ مین ہو خواہ گرم اور سرد اور نرم اور سخت یا فارغ اور ممتلی یعنے خالی نبض اور بھری ہوئی ایک ہی مرتبہ ہوسکے پس اسی طرح سے یہ اختلاف ظاہر ہوتا ہو جسکو ہمنے ایک جزو میں اجزاے شریان کے فرض کیا ہو جو ایک ہی نبضہ یعنی حرکت نبض مین ہوتا ہو لیکن جو اختلاف ایک ہی نبضہ کا بہت سے اجزا مین شریان کے ہو اسمین سے ایک صورت یہ بھی ہو کہ چند جزو کے اجزاے شریان سے نبضہ واحدہ مین حرکت متصل ہو اور اسی اختلاف مین کی یہ بھی ایک صورت ہو کہ چند اجزا کی حرکت نبضہ واحد مین منقطع ہو اور بند ہوجاوے منفصل حرکت کے یہ معنی مین کہ شریان کے اجزا بعض انگلیون کے نیچے سریع ہون یعنے جلد چلتے ہون اور بعض انگلیون کے نیچے بطی اور سست اور بعض انگلیون کے نیچے معتدل اور میانہ جلدی اور سستی مین ہون جیسے وہ نبض کہ دو انگلیون کے نیچے سریع معلوم ہو اور دو انگلیون کے نیچے بطی خواہ دو انگلیون کے نیچے بطی یا سریع ہو اور دو کے نیچے معتدل۔ یا یہ کہ تین انگلیون کے نیچے سریع معلوم ہو اور ایک انگلی کے نیچے بطی اور سست چلتی ہو یا اسکے برعکس تین انگلیون کے نیچے سست اور ایک کے نیچے تیز رفتار ہو۔ تا اینکہ چارون انگلیون کے نیچے چار طرح کی حرکت مختلف معلوم ہو۔ اور اسی طرح قوی اور ضعیف کی جنس مین بھی اختلاف ہوسکتا ہو میری مراد یہ ہو کہ بعض انگلیون کے نیچے قوی اور بعض کے نیچے ضعیف معلوم ہو۔ کبھی اسی اختلاف کی قسم مین وہ نبض پیدا ہوتی ہو جسکا نام ذنب الفار ہو اور اسکی صورت یہ ہوتی ہو کہ جس وقت شریان یعنے رگ نبض نے حرکت انبساطی کی اور ابھری پس جو حصہ اور جزو اسی رگ کا نباض کی اس پہلی انگلی کے نیچے ہو جو گٹہ کے قریب ہو غلیظ معلوم ہوتی ہو اور پھر دوسری انگلی کے نیچے اس سے کمتر غلیظ اور تیسری انگلی کے نیچے صغیر اور چوتھی انگلی کے نیچے زیادہ صغیر ہوتی ہو۔ اور یہی کیفیت نبض کی قوت اور ضعف مین بھی ہوتی ہو اور رفتہ رفتہ اور متفاوت ہونے مین اگر پہلی انگلی کے نیچے

(۲۶)

کسی قسم کی حرکت منجملہ ان حرکات کے کرے اور دوسری کے نیچے پہلی سے کم اور تیسری کے نیچے دوسری سے اور چوتھی کے نیچے تیسری سے کم
حرکت کرتی ہو اور یہ کمی اسکے اجزا میں بہ ترتیب اور بہ تدریج ہو جیسا کہ ذنب الفار کا حال اوپر مذکور ہو چکا نبض منحنی جو کہ درمیانی دو
انگلیوں کے نیچے غلیظ اور گندہ معلوم ہو اور کنارے کی دو انگلیوں کے نیچے دقیق اور پتلی محسوس ہو۔ خواہ اسلئے کہ درمیانی اجزا رگ نبض کے
شاخص اور اونچے ہوں اور دونوں کنارہ ادھر ادھر کے غائر اور نیچے محسوس ہوں اور اسی وجہ سے ناض کی حس میں یہ بات آتی ہو کہ
دونوں کنارہ نبض کے نیچے کی طرف جھکے ہوئے ہیں۔ پس یہ خرابی نبض میں بسبب ضعف قوت کے ہوتی ہو جیسے قوت اتنی ضعیف ہو
کہ اسکو اسکا بلند کرنا جو مرفق کے قریب ہو بوجہ گوشت کی زیادتی کے ممکن نہیں ہو اور نیز اسی ضعف کی وجہ سے کلائی آخر تک بھی
رگ نبض کے اٹھانے پر قدرت نہیں ہو لہذا اول اور آخر میں رگ پوری اونچی نہیں ہوتی ہو کبھی منحنی اس نبض کو بھی کہتے ہیں جسکی
قوت اور ضعف حرکت میں خواہ سرعت اور بطو میں بھی اختلاف پیدا ہو کہ اسکے دونوں کنارے کے اجزا ضعیف خواہ بطی ہوں اور
بیچ کے دونوں اجزا سریع یا قوی ہوں اور اسی نبض کو مائل فی الحرکت خواہ مائل فی القوت بھی کہتے ہیں۔ رہی نبض منتشرہ وہ نبض ہو
نبض مختلف کی اقسام میں سے (جسکا اختلاف ایک ہی نبضہ میں بہت سے اجزا کا پایا جائے) کہ جسکی حرکت انگلیوں کے نیچے
منقطع ہو جائے اور اسکا بیان یہ ہو کہ یا تو پہلی انگلی کے نیچے ناض کے جو گٹے کے پاس ہو رگ نبض کو حرکت ہو اور تین انگلیوں کے
نیچے ساکن اور ٹھہری ہوئی معلوم ہو خواہ پہلی دو انگلیوں کے نیچے تو حرکت نبض کی معلوم ہو اور دو باقیماندہ انگلیوں کے نیچے
ٹھہری ہوئی رہے خواہ پہلی تین انگلیوں کے نیچے متحرک ہو اور چوتھی انگلی کے نیچے ٹھہری ہوئی ہو۔ خواہ پہلی اور تیسری انگلی کے
نیچے متحرک ہو اور دوسری اور چوتھی انگلی کے نیچے ساکن ہو خواہ پہلی اور تیسری انگلی کے نیچے ساکن ہو۔ اور پھر حرکت بھی اسکے اجزا کی
جن انگلیوں کے نیچے ہو یا سریع ہو یا بطی اور سست یا معتدل خواہ قوی ہو یا ضعیف یا معتدل۔ اور کبھی کسی ایک ہی انگلی کے نیچے
منجملہ چار انگلیوں ناض کے نبض کی حرکت بند ہوتی ہو۔ اور اسی قسم سے وہ نبض بھی ہو جسکو منشاری کہتے ہیں۔ اب اگر جملہ اقسام اس
اختلاف پر اُن اقسام کو بڑھائیں جو ایک ہی نبضہ میں ہوتا ہو بے شمار اقسام اختلافات کے پیدا ہونگے جنکے شمار کرنے کی ہمکو چنداں
حاجت نہیں ہو اسلیے کہ جو شخص ہمارے بیان کو بنظر توجہ دیکھیگا اسکو ممکن ہو کہ جملہ اقسام جزئیہ نبض مختلف کے پیدا کرکے ہمارے
بیان پر بڑھائے کبھی انھیں دو قسم کے اختلاف میں جو نبضہ واحد میں رگ نبض کے اجزائے کثیرہ میں ہوتا ہو ایک طرح کا اختلاف
یہ بھی پیدا ہوتا ہو کہ بعض اجزا رگ کے اوپر کی طرف ابھرتے ہیں اور کچھ اجزا نیچے کو دبتے ہیں خواہ بعض اجزا داہنی طرف اور بعض
بائیں طرف حرکت کرتے ہیں خواہ بعض کی حرکت پہلے ہوتی ہو اور بعض کی پیچھے کبھی جملہ اختلافات کے اقسام باہم مرکب ہو جاتے ہیں
اور اس ترکیب سے بہت سے اقسام طرح طرح کے پیدا ہونگے جنکا حصر نہیں ہو سکتا۔ اور بعض کا انھیں اقسام غیر محدودہ میں سے
ایک خاص نام بھی تجویز ہوا ہو جس سے وہ قسم پہچانی جاتی ہو جیسے نملی اور دودی اور موجی اور سلی اور مرتعشی۔ موجی وہ نبض ہو کہ
جسمیں وہ اختلاف اجزائے نبض کا جنکی حرکت میں آگا پیچھا ہوتا ہو ساتھ اس اختلاف نبض کے مرکب ہو جو بہت سے اجزا
رگ نبض میں اسکی جنس مقدار انبساط میں ہوتا ہو۔ اور اسکی توضیح یوں ہو کہ اگر وہ سرا ادھر کنارہ نبض کا جو ناض کی جھنگلیا کے
قریب ہو اونچا ہو یعنی مراد اونچا ہونے سے اس جگہ یہ ہو کہ اوپر کی طرف ابھرا ہوا معلوم ہو اور یہ حرکت اسکی زیادہ تر مقدم اور
ابتدائی حرکت ہو اور پھر دوسرا جزء نبض کا جو خنصر کے بعد کی انگلی سے نیچے ہو وہ پست بھی ہو اور بطی یعنی سست بھی ہو پھر

ہے کہ یہ حرکت ... ہوئی ... اول کے اور اُس سے متاخر بھی ایسی حرکت میں ہو اور تیسرا جزو ناطق کے بیچ کی انگلی کے نیچے ہو اسکی حرکت
اور کم ابھری ہوئی تو ہو مگر پہلے جزو سے کمتر اسکا اُبھار ہو اور تقدم اسکی حرکت کو دوسرے جزو کی حرکت سے زیادہ ہو - اور یہ چوتھا جزو نبض کا جو
ناطق کی سبابہ لینے انگشت شہادت کے نیچے ہو اُسکی حرکت پیچھے ہو مگر دوسرے جزو سے اسکی پستی میں کمی ہو اور تاخر اسکا تیسرے جزو سے
زیادہ ہو - اور یا جو اس اختلاف کے یہ بھی ہو کہ بعض اجزا اسی نبض کے اطراف میں کے لینے داہنی طرف مائل ہوں اور بعض اجزا طرف
یسار کے یعنی بائیں طرف مائل ہوں اور بعض اجزا بیچ کے مائل ہوں ... نبض موجی اور یہی کیفیت ہو جو موج دریا کے ... کے
ہوتی ہے - اسلیے کہ ... ... اور حرکت اسکی ... ہوتی ہو اسکے بعد دوسری موج آتی ہو بہ نسبت پہلی موج کے
پست ہوتی ہو اور اسکی ... ہوتی ہو اور اسکی ... ... ہوتی ہو بعض تو سیدھی حرکت سے آتی ہو
اور بعض کی حرکت ... کے ساتھ ہوتی ہو اور بعض موج ... ہوتی ہو اسکے طول ... اونچائی اور بلندی ہوتی ہو اور بعض
موج کی چوڑائی زیادہ ہوتی ہو اور بعض کی چوڑائی میں کمی ہوتی ہو - ... دودی وہ ہو کہ اسکی ترکیب اختلاف کی بھی مثل موجی کے ہو اور اسکی
حرکت بھی مثل حرکت موجی کے ہو مگر انبساط اور پھیلنا شریان کا موجی نبض میں زیادہ اور بڑا ہوتا ہو اور دودی چھوٹا اور ضعیف ہوتا ہو اور
سرعت اور تواتر اسکا شدید تر ہوتا ہو - اور دودی نبض میں انگلیوں کے نیچے کیڑے کے چلنے کی کیفیت سی معلوم ہوتی ہو - نبض نملی کی
حرکت مشابہ حرکت دودی کے ہو - مگر نملی صغیر اور ضعیف اور متواتر زیادہ ہو بہ نسبت دودی کے اسلیے کہ نبض نملی اسی وقت پیدا ہوتی ہو جب
قوت ساقط ہو جائے اور طبیعت بدنی تواتر شدید کا حرکت شریان میں کام لے تاکہ قائم مقام عظیم ہونے نبض کے ہو جاسکے
اور سرعت کا بھی معاوضہ تواتر سے بغرض ترویح قلب کے ہو جائے - اس نبض کا نام نملی اسواسطے تجویز کیا گیا کہ انگلیوں کے نیچے
ایسی حرکت محسوس ہوتی ہو جیسے چونٹی کے رینگنے سے کیفیت پیدا ہوتی ہو حکیم ارجیانس کی یہ رائے ہو کہ نملی نبض سریع ہوتی ہو
اور درحقیقت ایسا نہیں ہو جیسا اس حکیم کو خیال ہوا ہو اسلیے کہ سریع نبض میں قوت بھی ہوتی ہو اور نملی نبض تو نہایت درجہ ضعف میں ہو اور سقوط قوت
آخری درجہ پر ہو - نبض ثابت جسکو مستلی بھی کہتے ہیں اسمیں باوجود اس اختلاف کے جو ان تینوں قسم کی نبض میں مذکور ہوا تقدم اجزا اور
ارتفاع یعنی بلندی اجزا کی اسمیں زیادہ ہوتی ہو اور قوت میں زیادہ ضعیف مگر سختی اور صلابت آلہ یعنی رگ نبض کی اسمیں ہوتی ہو جسکا نام مستلی
اسواسطے رکھا گیا ہو کہ نبض اپنے حال پر ثابت اور برقرار رہتی ہو کہ اسمیں تغیر ہرگز نہیں ہوتا ہو جیسے کہ سل کی بیماری بھی بدستور حال واحد پر
رہتی ہو اور اسکو ثبات اور پایداری ایک ہی طرح کی ہوتی ہو - یہ نبض اپنے حال پر باقی اور ثابت اسقدر رہتی ہو کہ تغیر اسمیں نہیں آتا اسکی وجہ
یہ ہو کہ جوہر بدن کا سب کا سب بطرف مرض مستحیل ہو گیا ہو گویا بدن ہمہ تن مرض ہو گیا ہو اور قوت کو مرض نے مقہور اور مغلوب اسقدر کر دیا ہو
کہ اب اسمیں اتنا بھی بقیہ نہیں رہا جو کسی وقت مقابلہ مرض کا کرے - اور اسکا ثبوت یہ ہو کہ قوت جسوقت مرض پر غالب ہو اگر مرض کو مقہور
کر لیتی ہو اُسوقت نبض عظیم ہو جاتی ہو اور قوی اور سریع بھی ہوتی ہو اور مرض جسوقت قوت پر غالب آتا ہو اُسوقت نبض مریض کی صغیر اور ضعیف
اور بطی یعنی سست ہو جاتی ہو اور اگر یہ صورت ہو کہ کسی وقت قوت مرض پر غالب آجائے اور کسیوقت مرض سے مغلوب ہو جائے ایک مرتبہ تو
نبض قوی اور مرتبہ دوم میں ضعیف ہو گی پس اختلاف نبض میں اس طرح کا بوجہ اختلاف حال بدن کے ہو گا - نبض ارتعاشی جو تھرتھراتی ہوئی
چلتی ہو اسکی حرکت متواتر ہوتی ہو اور اسمیں بعض اجزا سے شریان نابض کی انگلیوں سے پہلے ملتے ہیں اور بعض اجزا متاخر لینے پیچھے سے
ملتے ہیں اور یہ ... تقدم اور تاخر سے تواتر اور ضعف کے ساتھ ہوتا ہو جیسے ارتعاش لینے رعشہ کی حرکت ہوتی ہو - یہ بیان جنس نبض ... تھا

جو مقدار انبساط سے ماخوذ ہو یعنے جو اقسام نبض کے بنظر جنس انبساط کے ہوتے ہین وہ سب یہ تھے جو ہم مذکور ہوے ہین لیکن وہ جنس نبض کی جو راہ
عدد اور شمار نبضات یعنے حرکات نبض کے شمار سے لیجاتی ہے اُسکی تقسیم بطرف نبض منتظم اور غیر منتظم کے ہوتی ہے۔ نبض منتظم قسم نبض مختلف مین سے ہے
اسکا بیان یہ ہے کہ نبض مختلف کی ایک قسم وہ ہے جسکا اختلاف ایک انتظام سے ہو اور مساوی دوری اُس اختلاف کی ہوا کرین اور ایک قسم نبض مختلف کی
وہ ہے جسکا اختلاف نادرست انتظام میں ہو۔ اور ہمنے اُس اختلاف کا بیان اوپر کردیا جو بے نظم ہوتا ہے لیکن جو اختلاف کہ نظام واحد پر ہو اور دور اُسکے محفوظ رہین یہ وہی ہے کہ حرکت شریان کی مختلف طور سے ہو پھر اول کی طرف رجوع کرے اور وہی حرکات جو پہلے ہوئی تھین پھر لیں یعنے پلٹ آئین
تا اینکہ اُس اخیری حرکت تک پہونچین جس حرکت کو چھوڑ کر ابتدائی حرکات کی طرف رجوع کیا تھا پھر اُسکی حرکت پہلی مرتبہ والی پلٹے اور اسی طرح کا
اُلٹنا پلٹنا بہ ترتیب ہوا کرے۔ مثلاً تین مرتبہ نبض کی حرکت عظیم ہو کر عظم مین مساوی رہے اور تین مرتبہ نبض برابر صغیر رہے اور دو مرتبہ پھر
نبض برابر عظیم ہو جائے اور دو مرتبہ صغیر ہو اب یہ ایک دورہ پورا ہوا اسکے بعد پھر اب نبض اُس کیفیت پر رجوع کرے کہ تین مرتبہ عظیم ہو جائے
اور تین مرتبہ صغیر اور دو مرتبہ عظیم اور دو مرتبہ صغیر رہے اب دوسرا دورہ تمام ہوا مگر اسی مثل سابق کے دورہ مستوی شروع کرے اور اسی ترتیب سے
نبض کی حرکت ہوا کرے۔ اور یہی صورت اختلاف منتظم کی نبض سریع اور بطی مین بھی اسی طرح بعینہ جاری ہو سکتی ہے جیسے کہ پہلے۔ دو نبضہ تو سریع ہوں اور
ایک نبضہ بطی ہو کر پھر عود کرے کہ دو مرتبہ سریع چلے اور ایک نبضہ بطی ہو جائے۔ اور یہی صورت جملہ اجناس مین اُس نبض کے پیدا ہو سکتی ہے
جسمین اختلاف کا ہونا ممکن ہے اور یہ وہی پہلی چار جنسین ہین جو اب اسے تحت نبض میں مذکور ہوئی ہیں کبھی یہ مطلب اور طرح سے بھی بیان
کیا جاتا ہے کہ اس سے شرح مطلب کی خوب ہوتی ہے اور سمجھ مین بہت خوبی سے آتا ہے کہ نبض منتظم اور نبض غیر منتظم یہ دونون نبض مختلف کی اقسام مین
اُسوقت داخل ہوتی ہین جب کہ اختلاف درمیان عدد اور شمار نبضات کے معلوم ہو پھر اُسوقت یہ کہا جائیگا کہ نبض مختلف منتظم ہے۔ مثال
اسکی یہ ہے کہ اگر شریان مین مرتبہ عظیم ہو کر حرکت کرے اور ایک مرتبہ صغیر ہو جائے پھر تین مرتبہ عظیم ہو جائے اور ایک نبضہ صغیر ہو پھر تین مرتبہ
عظیم ہو اور ایک مرتبہ صغیر ہو اور اسی طرح اُسکی رفتار رہے ایسی نبض کو مختلف منتظم کہینگے۔ اور مختلف غیر منتظم وہ نبض ہے کہ شریان دو مرتبہ عظیم ہو
اور ایک مرتبہ صغیر پھر ایک مرتبہ عظیم اور دو مرتبہ صغیر پھر تین نبضہ عظیم اور ایک نبضہ صغیر ہو اسکو مختلف غیر منتظم کہتے ہین۔ اور اسی طرح سریع
اور بطی ہونے مین بھی مثل قوی اور ضعیف کے منتظم اور غیر منتظم ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ نبض حسن الوزن اور ردی الوزن یعنی جسکا
وزن اچھا یا بُرا ہو اور نیز نبض مستوی اور مختلف اور منتظم اور غیر منتظم یہ سب قسمین نبض کی سواے چار جنسون کے اور اجناس نبض مین نہین
ہوتی ہین۔ اور یہ ایک تو وہ جنس ہے جو بنظر مقدار انبساط نبض کے متغیر ہے۔ اور دوسری وہ جنس ہے جو بنظر کیفیت حرکت نبض کے ماخوذ ہے اور
تیسری وہ جنس ہے جو مقدار قوت سے لیجاتی ہے چوتھی وہ جنس ہے جو وقت فتور اور سکون سے لیجاتی ہے۔ اور اسکی وجہ یعنی چار ہی جنسون مین
ان اقسام کے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حسن الوزن اور ردی الوزن اور مستوی اور مختلف اور منتظم اور غیر منتظم ان سب اقسام مین اختلاف عموماً ہوتا ہے اور
اختلاف سواے ان چار جنسون کی اور کسی جنس مین نبض کے نہین ہے رہی وہ جنس نبض کی جو قوام شریان کی راہ سے متغیر ہو اور جنس کیفیت
شریان کی اور وہ جنس جو بنظر مادہ خون اور روح موجودہ شریان کے ماخوذ ہے ان سب جنسون مین اختلاف نہین پایا جاتا ہے۔ اور اسکا بیان
یہ ہے کہ یہ بات ممکن نہین کہ جرم شریان ایک مرتبہ سخت ہو اور دوبارہ نرم ہو جائے یا ایک مرتبہ نرم ہو پھر دوبارہ سخت ہو جائے۔ خواہ ایک مرتبہ
گرم ہو اور دوسری مرتبہ سرد ہو جائے خواہ پہلا نبضہ سرد اور دوسرا گرم ہو یا ایک مرتبہ ممتلی اور مادہ خون اور روح سے بھری ہوئی محسوس ہو
جسکو ممتلی کہتے ہین اور دوبارہ فارغ یعنے خالی محسوس ہو اور جس طرح یہ سب باتین ایک مرتبہ کی حرکت نبض مین ناممکن ہین اسی طرح دو مرتبہ

اقسام نبض جو باقی جنسون مین ہوتی ہیں

خواہ تین اور چار بلکہ دس حرکتوں کے زمانہ تک بھی ناممکن ہے مترجم اسلیے کہ زیادہ سے زیادہ نبض کے چلنے کا زمانہ فی دقیقہ ایک سو پانچ مجکو
دریافت ہوا ہے پس ممکن نہین کہ ایک دقیقہ مین ایسا تغیر اور اختلاف نبض کا کسی آدمی کے بدن مین ہوجائے جو گرم نبض سرد ہوجائے
اور سخت نبض نرم ہوجائے اور یہ بیان بدیہی ہے محتاج کسی اور دلیل کا نہین ہے اور طبعیات کا جاننے والا جو علم نفس اور سانس لینے کے
حالات بذریعہ سبکی اور گرانی ہوا کے ہوتا ہے خوب جانتا ہے کہ سانس بھی فی گھنٹہ بارہ سو مرتبہ چلتی ہے اُسکے حساب سے فی دقیقہ بیس مرتبہ ہوئی
اور زیادہ بلند مقام پر جہاں کی ہوا نہایت سبک ہے اور غبارہ پر چڑھ کر آدمی وہاں تک پہونچا ہے وہاں بھی فی دقیقہ ایک سو پانچ مرتبہ سے
زیادہ سانس نہین چلتی ہے اور اس سے زیادہ اگر تیزی ہو تو آدمی مرجائے اور سانس اور نبض کی ایک ہی صورت ہے متن جب یہ بات صحیح ہولی
پھر سوا ے چار جنسون کے اور کسی جنس مین نبض کے اختلاف نہ پایا جائیگا - اور یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ نبض معتدل بھی سوا ے چھ جنسوں کے
ساتوین جنس مین نہین پائی جاتی ہے (۱) جنس مقدار انبساط کی (۲) جنس کیفیت حرکت کی (۳) جنس قوام جرم شریان کی (۴) کیفیت
جرم شریان کی (۵) جنس جو نظر با دہ موجودہ شریان کے ہے (۶) جنس وقت فتور اور سکون کے لیکن جنس قوی اور ضعیف کی اور وہ چار جنسین
جنمین اختلاف عموماً ہوتا ہے اور یہ وہی حسن الوزن اور ردی الوزن اور نبض مستوی اور مختلف اور منتظم اور غیر منتظم ان سب مین نبض معتدل
نہین پائی جاتی ہے - اور اسکا بیان یہ ہے کہ اوپر جو چھ جنس نبض کی ابھی لکھی گئی ہین انمین سے ہر ایک کی دو صنف ہین ایک ضعیف متوسط اور
درمیانی ہے اور اُسی درمیانی صنف کو معتدل کہتے ہین مثلاً جنس مقدار انبساط مین عظیم اور صغیر کے بیچ مین ایک درمیانی نبض وہ ہے جو نہ عظیم ہو
اور نہ صغیر خواہ کیفیت حرکت کی جنس مین سریع اور بطی کے درمیانی ایک نبض ہے کہ اُسی کو معتدل کہتے ہین اور جرم شریان کی سختی اور نرمی کی
راہ سے ایک نبض درمیان سخت اور نرم کے میانہ ہے وہی معتدل ہوگی اور متواتر اور متفاوت اور فارغ اور ممتلی اور گرم اور سرد نبض کے
درمیان مین جو نبض ہے وہی معتدل ان تینون جنسوں کی ہے - اور جو نبض معتدل ہو وہی نبض طبعی ہوگی مگر نبض قوی اور ضعیف کے بیچ مین
کوئی درمیانی نبض نہین ہے اسلیے کہ نبض معتدل سوا ے صحیح بدن کے جسکا مزاج معتدل ہو اور کسی بدن مین نہین ہوتی ہے اور صحت بدون
قوت صحیح کے نہین ہوتی پس نبض معتدل وہ ہے کہ قوی ہو اب جسقدر زیادہ نبض قوی ہوگی صحت پر زیادہ دلالت کریگی اور ضعیف نبض
بدون ضعف قوت نہین ہوتی اور ضعف قوت بے کسی مرض کے نہو گا اور جو نبض کہ قوی اور ضعیف کے بیچ مین ہو وہ نبض قوی نہوگی بلکہ
ضعیف ہی ہوگی جو خارج اعتدال سے ہے اسلیے کہ قوی نبض کو تغیر اور کسی طرح ہوتا ہے سوا ے ضعیف ہوجانے کے مترجم اگرچہ قوی
اور ضعیف کلیات مشککہ مین سے ہے کہ دونوں کے مراتب مختلف ہین اور دونون کے طرفین مین بہت سے مراتب متوسطہ پیدا
ہوسکتے ہین مگر جب ہمنے ثابت کردیا کہ نبض اقوی زیادہ تر دلیل صحت پر ہے پس قوی کے فرد اعلی وہی معتدل ثابت ہوئی اب چونکہ
قوت کے مرتبہ اعلے کو معتدل ثابت کیا درمیانی کوئی مرتبہ معتدل نہین ہوسکتا ہے اور یہی مراد مصنف کی ہے کہ قوی کو تغیر سوا ے
ضعف کے اور کچھ نہین ہے لہذا جب قوی کو تغیر ہوگا ضعیف ہی ہوجائیگی اور ضعیف اعتدال سے خارج ہے پس دوسری اور پہلی شکل
منطقی سے یہی نتیجہ ہوگا کہ قوی اور ضعیف کے درمیان مین معتدل نہین ہے متن اسی طرح نبض مستوی اور مختلف کے بیچ مین کوئی نبض معتدل
نہین ہوسکتی ہے اسلیے کہ نبض مستوی وہی نبض طبیعی ہے اور نبض صحی یعنے صحیح نبض بھی رہی مستوی ہے اور نبض مختلف خارج طبیعت سے ہے
اور سوا ے مرض کے اور کسی وجہ سے پائی نہین جاتی ہے اور جو نبض کہ درمیانی مستوی اور مختلف کے ہے اُسکو مستوی نہین کہ سکتے بلکہ وہ بھی
مختلف ہے اسلیے کہ نبض مستوی کا تغیر یہی ہے کہ مختلف کسیقدر اختلاف سے ہوجاے کم اختلاف ہوا یا زیادہ (پس ثابت ہوا کہ مستوی اگر نہوگی

نبض معتدل صحیح ساتوں جنسوں میں پائی جاتی ہے

تو مختلف ضرور ہوگی پھر معتدل کہان سے پیدا ہو) اور یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ ہر ایک نبض مستوی طبیعی نہین ہی بلکہ وہی مستوی طبیعی ہی جسکا اعتدال ہمیشہ رہے۔ ہان خراب اور ردی نبض بھی ایسی مستوی ہوتی ہی جسکی خرابی ہمیشہ برابر رہتی ہی۔ جیسے نبض سلی کہ جسکے پیدا ہونے مین بدن بالکل مستحیل بطرف مرض کے ہوجاتا ہی اور بدن کی حالت یہ ہوتی ہی کہ از سرتا پا مرض بن جاتا ہی۔ رہی جنس نبض کی جو براہ وزن کے اچھی خواہ بُری ہوتی ہی خواہ جنس نبض منتظم کی پس چونکہ یہ دونون جنس نبض کے سوائے نبض مختلف کی اور کسی مین نہین ہوتی ہین لہذا جائز نہین ہی کہ ان دونون کے درمیان مین نبض معتدل پائی جائے اسلیے کہ جو چیز درمیان مین مختلف اور غیر مختلف کے ہو وہ بھی مختلف ہوگی مترجم کہتا ہی کہ یہ قیاس کا ہی اور اسکی توضیح یہ ہی کہ جو چیز درمیان مختلف اور غیر مختلف کے ہی اُسکے یہی معنی ہین کہ اعلی درجہ مختلف نہین ہی اور یہ تو ممکن نہین ہی کہ سلب اور ایجاب کے درمیان مین کوئی متوسط ایسا ہو کہ دونون سے خالی ہو اور مستوی یہان ایجاب ہی اور مختلف اسکا سلب اور پس یہی معنی متوسط کے ہونگے کہ نہ مستوی ہی اور نہ مختلف [illegible] اعلی درجہ کا ہی اور نہ اسفل درجہ کا اختلاف ہی پھر اسکی بابت کسیقدر اختلاف ضرور ہی پس مختلف ہی ٹھہری۔ متن۔ سب ان اقسام اور اصناف نبض کے تھے اور ہر ایک کے اقسام جو مذکور ہوئے اور پھر چونکہ ہمنے شرح وبسط انکا بیان کر دیا جسمین کفایت ہی اُسکے واسطے جو قصد اسکا کرے کہ حال ہر ایک کا انمین پہچانے اب ہمکو لازم ہی کہ بیان اُن اسباب کا بھی کر دین جنسے یہ اقسام نبض کے پیدا ہوئے ہین تاکہ اسکے بیان کرنے سے بخوبی معلوم ہوجائے کہ کون سی نبض صحت پر اور کون سی مرض پر دلالت کرتی ہی اور وہ نبض کون سی ہی جو [illegible] دلالت کرتی ہی جو نہ صحت ہی اور نہ مرض۔

باب چوتھا اُن اسباب کے بیان مین جو ہر ایک صنف کو نبض کے پیدا کرتے ہین اور جو کچھ امور طبیعی نبض مین حادث کرتے ہین اسکا بیان

مین کہتا ہون ہر ایک صنف نبض کے جسکا بیان اوپر ہمنے کیا ہی اُسکو کسی ایسے وصف سے موصوف کرنا جو اوصاف کہ ہمنے اوپر لکھے ہین دو ہی طرح سے ہوسکتا ہی یا تو قیاس اُسکا نبض معتدل سے کرکے کسی اور وصف سے اس نبض کو موصوف کرین یعنے چونکہ یہ نبض معتدل نہین ہی لہذا اسکو فلان قسم نبض کی کہتے ہین۔ تا اینکہ جو نبض خاص کسی آدمی کی ہونی چاہیے اُس سے یہ نبض مخالف ہی لہذا اسکو اور نام سے نامزد کرتے ہین۔ نبض معتدل کا یہ حال ہی کہ وہ صحیح بدن اور معتدل مزاج مین ہوتی ہی جو بدن ایسا ہوتا ہی کہ اسمین کسیقدر شائبہ اور میل اُن چیزون کا نہو جنسے مزاج بدن مین تغیر آجاتا ہی۔ اور ایسے بدن کے علامات ہمنے سب بیان کر دیے ہین جسوقت ہمنے مزاج کا بیان کیا ہی۔ پس اگر نبض کسی کی ایسی ہو کہ جتنے اقسام کمی بیشی حالات نبض کے بیان ہوے ہین اُن سب مین متوسط اور درمیانی نبض ہو اور درمیانی ہونے کے یہ معنی ہین کہ اُس نبض کو بُعد اور دوری ہر ایک طرح کی کمی بیشی کے حالات سے برابر ہو معلوم ہوگا کہ آدمی جسکی نبض ایسی درست ہی اپنی طبیعی حالت پر صحت اور اعتدال کے ہی۔ اور اگر نبض کسی کی اعتدال پر نہو بلکہ اُس نبض کو بعض اُن خراب حالات سے موصوف کرسکین جنکا بیان اوپر ہوچکا ہی کہ وہ حالات معتدل نہین ہین ایسی نبض مین اس امر پر دلیل ہوگی کہ یہ آدمی جسکی نبض ایسی خراب ہی اپنی حالت سے جدا ہوگیا ہی اور مرض مین گرفتار ہی یا اُس حالت مین ہی جو نہ صحت ہی اور نہ مرض۔ رہی وہ نبض جو خاص ہر ایک فرد سے انسان کے ہی اُسکی شناخت مین طبیب کامل کو احتیاج اسکی ہی کہ کسی شخص کی نبض زمانہ صحت کی مدتون تک دیکھے اور اسمین پوری ریاضت اور مشاقی بہم پہونچائے تا اینکہ اُس خاص نبض کے جملہ احوال طبیعی کو معلوم کرے۔ اور یہ بھی لازم ہی کہ جسوقت کسی کی صحیح نبض دیکھے اُسوقت وہ آدمی ایسی حالت صحت پر ہو کہ پھر کسی طرح کی خرابی حال اسمین نہو اور نہ اُسوقت ایسے آدمی نے کوئی حرکت قوی کی ہو اور

زیادہ سکون اور آرام کی حالت مین ہوا ور نہ غذا سے اُسکا معدہ پر ہو اور نہ بھوکھا زیادہ ہوا ور نہ پینے کی چیزون کا استعمال کر چکا اور نہ اُسوقت
نہایا ہوا ور نہ جماع کیا ہوا ور نہ گرمی خواہ سردی کی ایذا اُٹھا چکا ہو پس اگر ان شروط پر لحاظ کر کے طبیب کسی کی نبض صحیح دیکھیگا شاید
اُسکو نبض طبیعی ہر ایک فرد انسان کی شناخت ممکن ہوگی میری مراد یہ ہی کہ جس آدمی کی صحیح نبض پہچاننے کا طبیب ارادہ کریگا اُسکی نبض
اس طریقہ سے شاید پہچان لیگا پھر اگر کوئی شخص یعنے ایک حرکت کسی کی نبض کی بھی اُسکی نبض طبیعی کے حال سے متغیر ہوگا یہ طبیب فوراً معلوم
کریگا کہ یہ آدمی اپنی طبیعی حالت سے دور ہوگیا ہی اور بطرف کسی مرض کے خواہ بطرف حالت ثالثہ کے جو نہ صحت ہی اور نہ مرض اُسکی طبیعت
مائل ہوئی ہی — اور چونکہ طبیب کو ممکن نہین ہی کہ تمامی افراد انسان کی نبض دیکھے بلکہ یہ بھی دشوار ہی کہ ایک شہر کے تمام آدمیون کی نبض
ایسی مشاقی اور ریاضت سے دیکھ سکے کہ اُسی نبض کی کوئی بات اُسپر مخفی اور پوشیدہ نہ رہے اگرچہ یہ بات ممکن ہی کہ ایک قوم کی نبض
اس طریقہ سے شروط مندرجہ بالا کو دیکھ لے لہذا طبیب کا حال اس بات سے خالی نہین ہوسکتا کہ اُسکے مطب مین کسی وقت ایک آدمی
ایسا بھی آئے جسکی نبض کو اُسی طبیب نے کبھی نہ پہچانا ہوا ور اسوقت سے پہلے اُسکی نبض پر کبھی اسکا ہاتھ ہی نہ پڑا ہو — لہذا احتیاج
ایک ایسے قاعدہ کی ہوئی جسکے ذریعہ سے طبیب کو شناخت ہر ایک شخص کی نبض طبیعی کی ہوجائے جو اسکے پاس حاضر ہوا کرے — اور
طریقہ اس نبض کی شناخت کا یہ ہی کہ اُن امور طبیعی کو پہلے طبیب معلوم کرلے جنکی وجہ سے ہر ایک آدمی کی نبض حالت اعتدال سے
جدا ہوجاتی ہی ایسے امور یہ بھی امور طبیعی عورت اور مرد کے ہین اور اصناف مزاج اور سحنہ یعنے روپ اور انداز بدن کا اور سن اور وقت
منجملہ اوقات اور فصول سال کے اور شہر [illegible] اور ہوا سے شہر اور نیند اور بیداری اور حمل یعنی عورتون کا پیٹ سے ہونا مرد اور
عورت کی نبض مرد کی نبض مین اور عورت کی باہم فرق یہ ہی کہ مردون کی نبض عورتون کی نبض سے زیادہ تر عظیم اور قوی ہوتی ہی
اسلیے کہ مردون کا مزاج زیادہ گرم ہی عورتون کے مزاج سے اور اسوجہ سے کہ مردون کو حرکت اور تعب زیادہ رہتا ہی اور ریاضت زیادہ
کرتے ہین اور انکی طبیعت کا امر جبلی ہی اور عورتون کی نبض صغیر اور ضعیف ہوتی ہی بہ نسبت مردون کی نبض کے اور سریع یعنی جلد بھی
چلتی ہی — عورتون کی نبض کے ضعیف ہونا اسکا سبب یہ ہی کہ عورتون کی خلقی اور جبلی یہی بات ہی کہ ضعیف الخلقت ہون اسلیے کہ انکو احتمال
اور مشقت بدنی کرنے کی حاجت کمتر ہی اور حرکات قوی کرنے کی بھی اُنکو چندان احتیاج نہین ہی — اور صغیر نبض اسواسطے ہوئی کہ انکی
حرارت غریزی ضعیف ہی اور مردون کو حرارت سے اُنکی حرارت مین نقصان اور کمی ہی اور سریع یعنے تیز رفتار عورتون کی نبض اسواسطے ہی
بہ نسبت مردون کی نبض کے کہ سرعت نبض کی قائم مقام عظیم ہونے نبض کے رہے تاکہ ہوا سے کثیر برابر اُسی ہوا کے جو انکے قلب کو درکار ہی
سرعت حرکت سے اندر پہونچا کرے — اور اسکی وجہ یہ ہی کہ نبض عظیم بدون صحت اُس قوت کے نہین ہوتی جو قوت کہ شرائین کو حرکت اسقدر
دیتی ہی کہ اپنے اقطار ثلاثہ یعنے طول عرض عمق کی نہایت کو پہونچ جائین اور باوجود اس قوت کے حرارت بھی شدید اسقدر ہوتی ہی جو محتاج
بطرف ترویح زائد کے کرتی ہی — اسلیے کہ جب حرارت شدید اسقدر ہوتی ہی جو محتاج بطرف ترویح زائد کے کرتی ہی — اسلیے کہ جب حرارت شدید
ہوگی اور قوی اُسوقت ہوا سے کثیر کے داخل کرنے کی طبیعت محتاج ہوگی اور اگر ہمراہ شدت حرارت کے قوت بھی قوی ہوگی شریان کی حرکت
انبساطی بھی زیادہ پیدا کریگی اور اسی وجہ سے زیادہ ہوا اندر جسم کے داخل ہوگی جسقدر زیادتی کی حاجت ہی لہذا نبض بھی عظیم ہوجائیگی
اور اگر حرارت اس سے بھی زیادہ ہو طبیعت ہمراہ عظیم ہونے نبض کے سرعت اور جلدی چلنا نبض کا بھی استعمال کریگی تاکہ جو مقدار ہوا کی
بذریعہ نبض کی انبساط اندر پہلے سے داخل ہوتی ہی زیادہ اندر پہونچے — اور اگر حرارت حد افراط پر ہو اُسوقت بہت زیادہ ترویح کی حاجت

طبیعت کو ہوگی لہذا ہمراہ سرعت اور عظیم نبض کے تواتر کو نبض مین پیدا کریگی تاکہ جو ہوا کی زیادہ مقدار بہت سی مرتبہ مین پہونچتی تھی
اب بسبب تواتر کے تھوڑی دیر مین اُسی قدر ہوا پہونچ جائے - اور اگر حرارت تو زیادہ ہی مگر قوت اتنی کم ہی کہ اُسکو شریان کا انبساط
یعنے پھیلا نا ممکن نہین تاکہ ہواے کثیر بہت سی مرتبون مین زمانہ قلیل کے داخل کردے اور وہ ہواے کثیر جو تھوڑی سی دیر مین
داخل ہوگی برابر اُس مقدار کثیر کے ہو جو زمانہ دراز مین بروقت عظیم ہونے نبض کے اندر جسم کے پہونچتی لہذا سرعت نبض کی ایسے
وقت پیدا ہوگی - اور اگر حرارت کثیر کے ہمراہ ضعف قوت ہو اُسوقت نبض مین تواتر پیدا ہوگا تاکہ قائم مقام عظم اور تواتر کے
ہو جاے کے دوبارہ داخل کرنے ہواے کثیر کے جو بقدر حاجت کے ہو بذریعہ پیہم انبساط نبض کے جو تواتر سے پیدا ہوگا - جب یہ صورت
صحیح تھی پس واجب ہوا کہ عورتون کی نبض کی سرعت مردون کی نبض سے زیادہ رہے امزجہ کی نبض مختلف مزاجون کی نبض کا
یہ حال ہی کہ جسکا مزاج گرم ہی اُسکی نبض تو عظیم اور سریع ہوگی اسلیے کہ محل اور موقع اسکی نبض کا ایسا ہی ہی بسبب زیادہ احتیاج ترویح کے
حرارت قلب کو - اور جسکا مزاج بارد ہی اُسکی نبض صغیر اور بطی ہوگی اسلیے کہ ترویح کی حاجت اُسکو کمتر ہی - اور جسکا مزاج مرطوب ہی
ایسا مزاج نبض کو لین اور نرم کردیتا ہی اور جسکا مزاج خشک ہی نبض کو سخت اور باصلابت کردیا ہی سحنہ کی نبض یعنے انداز اور
روپ بدن کی راہ سے نبض کا یہ حال ہی کہ جو بدن ناتوان اور ضعیف ہین اُنکی نبض بہ نسبت ایسے بدن کی نبض کے عظیم ہوتی ہی جو
بدن سخت اور درشت ہون اور جنپر گوشت زیادہ ہوئے اور قوت بھی اُنکی زیادہ ہو اور طیار فربہ بدن جنپر گوشت زیادہ ہی اُنکی نبض
زیادہ صغیر اور زیادہ ضعیف ہوتی ہی اسلیے کہ گوشت کی زیادتی فربہ بدن مین شریان کو چھپا لیتی ہی اور شریان پر بوجھ ڈالتی ہی
لیکن تواتر فربہ اندام کی نبض مین زیادہ ہوتا ہی اور یہ بات بسبب اسکے ہوتی ہی کہ ضعف قوت شریان کے عظیم ہونے سے عاجز ہی
لہذا عوض عظیم ہونے کے تواتر کو استعمال کرتا ہی - مگر مناسب ہی کہ لاغر اندام کے بدن کا حال پہلے دریافت کرلیا جائے ایسا نہو کہ اسکی
لاغری کسی سوء مزاج سے ہو جو خارج از طبیعت ہی مراد یہ ہی کہ لاغری اندام براہ خلقت کے نہو پس اگر اسکی لاغری عارض ہوگی اُسوقت
نبض اُسکی ایسی نہوگی جیسی ابھی بیان ہوئی ہی - اور ایسی نبض کا حال ہم اُسوقت بیان کرینگے جب تغیرات نبض کے ہم منظر آن
اسباب کے لکھین جو مطر اسباب خارج از طبیعت کے ہوتے ہین - پس یہی بیان اُس نبض کا ہی جو براہ سحنہ یعنے انداز اور روپ
بدن کے ہوتی ہی - یہ بھی معلوم رہے کہ کبھی شاذ و نادر یہ بھی اتفاق ہوتا ہی کہ طیار بدن کی نبض زیادہ عظیم اور زیادہ قوی بھی ہوتی ہی
بہ نسبت لاغر اندام کی نبض کے اور اسکا سبب یہ ہوتا ہی کہ فربہ اندام خاص کا مزاج بہ نسبت کسی خاص لاغر اندام سے گرم زیادہ ہوتا ہی
اور اسی طرح اتفاقاً بعض عورات کی نبض زیادہ قوی اور زیادہ عظیم بہ نسبت بعض مردون کے ہوتی ہی یہ اُسوقت ہوتا ہی جب کہ اُسی عورت کا
مزاج بہ نسبت کسی خاص مرد کے زیادہ گرم ہو مگر ایسا بہت کم ہوتا ہی سن کی نبض عمر اور سن کے لحاظ سے نبض کا تغیر یون ہوتا ہی
کہ صبیان یعنے لڑکون کی نبض تو سریع اور متواتر ہوتی ہی اسلیے کہ اُنکو حاجت اُس حرارت کے تبرید اور فرو کرنے کی زیادہ ہی جو اُنکے
بدن مین اسی سن مین ہوتی ہی اور جسقدر لڑکا کم سن ہوگا اُسکی نبض مین سرعت اور تواتر زیادہ ہوگا اور اسکا سبب یہی ہی کہ قوت
اُنکی ضعیف ہی پس بجاے عظیم ہونے کے تواتر قائم مقام ہوتا ہی ہواے کثیر کے داخل کرنے مین - جوانون کی نبض بہت زیادہ قوی
اور عظیم ہوتی ہی اور سرعت مین معتدل ہوتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ حرارت اُنکی زیادہ ہی اور قوت اُنکی شدید ہی اور اسی وجہ سے اُنکو یہی
کافی ہی کہ نبض اُنکی عظیم ہو جائے اور سرعت مین معتدل رہے بجاے اسکے کہ اُنکی نبض مین زیادہ سرعت اور تواتر آجائے - مشائخ کی

اور وہ فصل ربیع کا پہلا اور تیسرا مہینہ ہو کہ ایسے وقت مین نبض بقدر قرب اور بعد اُسی وقت درمیان فصل سے ہوتی ہو۔ مثال اسکی یہ ہو کہ نبض اول ربیع مین زیادہ تر عظیم اور قوی ہوگی اور زیادہ تر سریع ہوگی بہ نسبت جاڑون کے اور زیادہ ضعیف اور صغیر اور بطی ہوگی وسط زمانہ ربیع مین بہ نسبت اُن زمانہ ربیع کے اور آخر ربیع مین زیادہ صغیر اور ضعیف اور بشدت متواتر ہوگی بہ نسبت درمیانی زمانہ ربیع کی نبض کے۔ اور زیادہ عظیم اور زیادہ قوی ہوگی اور سرعت اور تواتر بھی اُسکا زیادہ ہوگا بہ نسبت صیف اور گرمیون کی نبض کے اسلیے کہ یہ وقت ربیع کا زمانہ صیف کے قریب ہو اور اسی طرح کا اول اور آخر مین سالانہ فصول کے رہتا ہو کہ ہر ایک وقت کی نبض کی مشابہت اور مشابہت نہونی اُسی وقت سے ہوگی جسکے قریب اور جس سے بعید ہو جسقدر دوری اور قرب اسوقت ہر ایک ربع اور چہارم حصہ سے کسی فصل کے ہو۔ پس یہی صفت اور بیان نبض کا اور اُسکے تغیر کا ہو جو اوقات اور فصلون مین تمام سال کے ہوتا ہو **بلاد ان کی نبض** شہرون کی نبض اور آبادی کی نبض کا تغیر بلحاظ اُسی شہر اور بستی کے اُسکا یہ حال ہو کہ جو لوگ گرم ملک کے رہنے والے ہین جیسے ملک حبش اُنکی نبض مشابہ اُس نبض کے ہوتی ہو جو فصل گرما کی نبض بیان ہوئی ہو۔ اور جن لوگون کی سکونت سرد شہرون مین ہو اُنکی نبض مشابہ اُس نبض کے ہوگی جو فصل شتا اور جاڑون کی نبض کا حال ہو جیسے بلاد صقالیہ کے رہنے والون کی نبض۔ اور جو لوگ معتدل شہرون کے باشندے ہین اور یہ بلاد وہی ہین جو خط استوا کے نیچے آباد ہین انکی نبض مشابہ اُس نبض کے ہوگی جو فصل ربیع اور خریف کی نبض کا حال ہو۔ رہے وہ شہر جنکا مزاج درمیان مین ان مزاج سہ گانہ کے ہو اُنکی نبض متوسط اور درمیانی انھین تینون نبضون کے ہوگی اور آخری بلاد لینے اور جو ملک باقی رہے کہ بیچ مین ان امر حہ کے اُنکا مزاج نہو بلکہ بیچ سے ادھر ادھر واقع ہو اُنکی نبض کا حال مختلف ہوگا بقدر دوری اور نزدیکی ہر ایک آبادی کے انھین شہرون کے جو گرم اور سرد اور معتدل لکھے گئے۔ اور اسی مثال اہم حالات ہوا سے بلاد کا اختلاف نبض مین اثر کرتا ہو کہ ہوا سے گرم نبض کو مشابہ نبض ربیع کے کرتی ہو **ایام حمل کی نبض** حاملہ عورت کی نبض قوی ہوتی ہو بسبب اسکے کہ حرارت بچہ کی اُنکے مزاج کی حرارت پر زیادہ ہوجاتی ہو اسواسطے کہ شرائین یعنی رگہاے جہندہ کے ذریعہ سے جو بچہ کی رگین ہین وہ حرارت اُسکے ماں کی شرائین مین پہونچتی ہو اسلیے کہ جو شرائین مشیمہ مین ہین اُنکا اتصال مادر کی شرائین سے ہو چنانچہ اسکو ہمنے اُسی مقام پر بیان کر دیا ہو جس جگہ ہمنے جنین کی پیدائش کا حال رحم مادری مین بیان کیا ہو۔ نبض حاملہ کہ قوت اور ضعف مین پانچوین مہینے کے تمامی تک متوسط رہتی ہو کہ ضعیف اور قوی کے درمیان مین ہوتی ہو بسبب اسکے کہ انکی قوت بھی اسی زمانہ تک متوسط ہو اسلیے کہ بچہ اس زمانہ تک سبک اور ہلکا ہوتا ہو اور بوجہ چھوٹے ہونے اُسکی جسامت کے زیادہ غذا کو بدن سے حاملہ کے جذب نہین کرتا ہو۔ اور سرعت اور بطو مین نبض پانچوین مہینہ تک معتدل رہتی ہو۔ اور جب چھٹا مہینہ لگا اور اُنکی قوت مین کمی آنی شروع ہوئی اسلیے کہ اب بچہ بڑھتا ہو پس طبیعت پر اُسکا بار پڑتا ہو اور طبیعت کے افعال اور تصرفات مین تنگی پیدا کرتا ہو اور غذا بھی بمقدار زائد جذب کرتا ہو جو بہ نسبت گذشتہ مہینون کے کہین زیادہ ہوتی ہو پس اب قوت حاملہ کی ضعیف ہوجاتی ہو اسی واسطے نبض بھی اُسکی ضعیف اور سست ہوجاتی ہو **خواب اور بیداری کی نبض** نیند کا یہ حال ہو کہ چونکہ حرارت غریزی بروقت خواب کے اندر بدن کے چلی جاتی ہو تاکہ غذا کو ہضم کرے چنانچہ اسکو ہمنے اور مقام پر اچھی طرح سے بیان کر دیا ہو پس نبض اول وقت خواب کے یعنی جب کہ نیند آتی ہو صغیر اور بطی ہوجاتی ہو پھر جب آدمی خوب سوگیا ہو اور بالکل بے خبر ہوجائے اُسوقت نبض متواتر ہوجاتی ہو۔ اور جب غذا ہضم ہوچکی اور تمام بدن مین غذا کا نفوذ ہوگیا یعنے ہر ایک عضو بدن کو اپنی اپنی غذا مل چکی اُسوقت حرارت غریزی قوی ہوجاتی ہو لہذا نبض بھی عظیم ہوجائیگی اور قوی بھی ہوگی لیکن باوجود قوی اور عظیم ہونے کے بطی اور سست زیادہ ہوگی اور متفاوت بھی ہوگی۔ اور اگر نیند اتنی دیر تک رہے کہ فضلہ غذا کے دفع ہونے کا زمانہ قریب ہو پہنچے اُسوقت پھر نبض باوجود ضعیف ہونے کے اور بطی زیادہ ہونے کے سست زیادہ ہوگی علاوہ اسکے

صغیر بھی ہوگی جیسے کہ اول وقت نیند کے تھی جب آدمی سونے لگتا ہے - اور اسی سبب سے ہمکو مناسب ہے کہ جب غذا ہضم ہو چکے نیند سے
چونکیں اور بیدار ہوجائیں تاکہ اُن فضول غذا کو دفع کردیں جو ہمارے بدن میں پیدا ہوتے ہیں جیسے کہ مخاط یعنی رینٹ اور تھوک پاخانہ پیشاب
اور اگر سوتا ہوا آدمی اچانک جاگ اُٹھے کسی سبب سے منجملہ ایسے ہی اسباب کے جیسے کوئی چلاکر بولا ہو اُسکے چیخنے سے خواہ کسی چیز کے
گرنے کی آواز او دھماکا خواہ رنج اُسی کی صدا ہو اُسکی آواز سے یکایک چونک پڑے یا اور کسی ایسے ہی سبب سے ایسے وقت چونکہ طبیعت کو
اضطراب ہوتا ہے لہذا نبض اسکی عظیم اور قوی اور سریع یعنے تیز رفتار اور متواتر ہوجاتی ہے اور نبض میں اضطراب اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے
پھر جب سو اُٹھنے کے بعد تھوڑی دیر ٹھہرے اور اضطراب جاتا رہے اور سکون اور آرام میں ہوش حواس اسکے درست ہوجائیں
اُسوقت پھر نبض اپنی اصلی اور طبیعی حالت پر جیسی اسکی نبض اصلی ہے اسی پر آجاتی ہے - یہی سب اُن اسباب طبیعیہ کی تفصیل تھی جنسے
نبض میں تغیر حال اعتدال سے ہوجاتا ہے اور ہر ایک آدمی کی ایک قسم کی نبض خاص یہی اسباب پیدا کرتی ہے کہ وہ نبض بھی طبیعی ہوتی ہے
جو ہر ایک زمانہ میں اور ہر ایک موسم اور مقام اور ہر ایک حال میں اس نبض کی شناخت ہوتی ہے طبیب کو مناسب ہے کہ جب کسی کی
نبض اسکی اصلی نبض سے متغیر دیکھے اور اسکو معلوم ہوجائے کہ یہ نبض اسکی کسی کیفیت اور حالت پر مخالف اسکی نبض خاص کے ہوگئی ہے
اسکی وجہ سے استدلال اس بات پر کرے کہ اسکا مزاج بدنی بھی اپنی طبیعی حالت سے کسیقدر متغیر ہوگیا ہے اور اُس مزاج کا تغیر بھی اسیقدر
ہے جسقدر تغیر اُن اسباب نے کیا ہے جو نبض کے بدلنے والے اسباب اسکے بدن میں پیدا ہوئے ہیں - جو اسباب نبض کے تغیر دینے والے ہیں
اُنکی دو جنس ہیں ایک تو وہ امور جو طبیعی ہیں اور دوسرے وہ امور جو خارج طبیعت سے ہیں - اور ہم اقسام انھیں دونوں جنس کے
جو نبض میں تغیر دیتے ہیں اب بیان کرینگے اور یہ بھی بیان کرینگے کہ ان دونوں کا کیا حال ہے اور کس سبب سے کیونکہ یہ امور نبض میں تغیر دیتے ہیں

اور پہلے ہم اُن امور کا بیان کرتے ہیں جو طبیعی نہیں اُنکو جاننا چاہیے

باب پانچواں نبض کے اُس تغیر کے بیان میں جو سبب اُن امور کے ہوتا ہے جو طبیعی نہیں ہیں

ہم کہتے ہیں کہ جنس اُن اشیا کی جو طبیعی نہیں اور یہ وہ اسباب ہیں جو متوسط اور درمیانی امور ہیں بیچ میں اسباب طبیعی اور بیچ میں اُن اسباب کے
جو خارج طبیعت سے ہیں مترجم اور یہ بھی اشارہ ہوگیا ہے کہ اسباب کا طبیعی ہونا عام اس سے ہے کہ خارج طبیعت ہوں اور مخالف طبیعت کے ہوں
یا مخالف نہوں پس یہ اسباب کبھی تو موافق طبیعت کے ہوتے ہیں اور کبھی مخالف طبیعت کے لہذا جب یہ مناسب طبیعت کے ہونگے انکو اسباب
طبیعی سے مناسبت ہوگی اور جب مخالف طبع ہونگے اسباب خارج از طبیعت کے مشابہ ہونگے اسی واسطے مصنف کہتا ہے کہ یہ اسباب متوسط اور
درمیانی اسباب طبیعی اور اسباب خارج از طبیعت کے ہیں متن یہ اسباب غیر طبیعی چار اجناس میں منحصر ہیں ریاضت ایک استحمام یعنے نہانا
حمام وغیرہ میں دو کھانے کی چیزیں تین اور پینے کی اشیا چار - اور ہم ابتدا اُس تغیر نبض سے کرتے ہیں جو ریاضت اور محنت بدنی سے
ہوتا ہے - پس ہم کہتے ہیں کہ ریاضت اگر معتدل طور سے ہو نبض کو قوی اور عظیم اور سریع اور متواتر کردیتی ہے - اور اسکا بیان یہ ہے کہ ریاضت
معتدل سے فضول کی تحلیل ہوجاتی اور اعضاے بدنی کی تقویت کرتی ہے اور حرارت غریزی کو زیادہ کرتی ہے چنانچہ ہمنے اسکو باب ریاضت میں
بخوبی بیان کردیا ہے - مگر جو ریاضت کہ حد اعتدال سے زیادہ ہو وہ ریاضت نبض کو صغیر اور ضعیف اور صلب یعنی سخت اور متفاوت کردیتی ہے اور
اسکا سبب یہ ہے کہ آدمی جسوقت ریاضت میں افراط اور زیادتی کرتا ہے اور تعب اور ماندگی اسکو زیادہ آجاتی ہے یہ بات اُسکی قوت کو ضعیف کردیتی
اور اسی سبب سے نبض بھی اسکی ضعیف ہوجاتی ہے - اور حرارت غریزی کی تحلیل کردیتی ہے اور کم کردیتی ہے - نبض کے بطی اور سست ہونے اور

اُسکے متفاوت ہونے کا سبب یہ ہو کہ حرارت مین کمی ہو جاتی ہو اور سختی اور صلابت کا سبب یہ ہو کہ افراط سے ریاضت کے رطوبت بدن کی تحلیل ہوتی ہو اور خشکی اعضا مین پیدا ہوتی ہو (جسکو سختی لازم ہو) یہ وہ نبض ہو جسے ریاضت بدن پیدا کرتی ہو پانی سے نہانے کی نبض جس نبض کو پانی سے نہانا پیدا کرتا ہو اُسکی یہ صورت ہو کہ نہانے کے دو حصہ پر تقسیم ہو ایک تو ہوا سے گرم حمام کی خواہ سرد ہوا - دوسرا حصہ پانی کا - پھر پانی کی دو قسمین ہین ایک گرم پانی دوسری ٹھنڈا پانی (ا) گرم پانی اور گرم ہوا جسوقت ان دونون کا استعمال بقدر اعتدال ہو نبض قوی اور عظیم اور سریع اور متواتر ہوگی اسکا سبب یہ ہو کہ استحمام معتدل یعنی جو نہانا درمیانی حالت پر ہو قوت کو زیادہ کرتا ہو اسلیے ایسے نہانے سے بدن کے فضول تحلیل پاتے ہین پس نبض مین قوت پیدا ہوتی ہو اور بدن مین گرمی سی آجاتی ہو لہذا نبض عظیم اور سریع اور متواتر ہوجاتی ہو اور باوجود ان امور کے نبض مین نرمی بھی رہتی ہو اسلیے کہ اعصاب بدن رطوبت کو نہانے سے جذب کرتے ہین خصوصاً اگر آب شیرین سے نہاتا ہو - پھر اگر آدمی دیر تک نہایا کرے نبض بہ نسبت موجودہ حالت سابق کے صغیر اور ضعیف ہوجائیگی لیکن سرعت اور تواتر نبض کا بدستور باقی رہیگا اسکا سبب یہ ہو کہ جب آدمی دیر تک حمام مین ٹھہرتا ہو قوت اُسکی ضعیف ہوجاتی ہو بسبب اسکے کہ بدن اُسکے مادہ زیادہ متحلل ہوتے ہیں اسی وجہ سے نبض ضعیف ہوجاتی اور گرمی اسکی بدن مین بڑھتی جاتی ہو لہذا سرعت بھی زیادہ ہوتی ہو سختی اور نرمی مین ایسے آدمی کی نبض معتدل ہوتی ہو - اور اگر اتنا زیادہ ٹھہرے کہ حرارت غریزی فنا ہونے لگے تو اسکی نبض بھی ضعیف اور صغیر اور سست اور متفاوت ہوجائیگی جیسے کہ جو لوگ زیادہ حد سے ریاضت کرتے ہین اُنکا نبض بھی اُسی ہی کیفیت ہوجاتی ہو سرد پانی سے نہانا اگر یہ حال ہو کہ نہانے والا فربہ اندام اور ترو تازہ بدن کا ہو اور ٹھہرنا اُسکا آب سرد مین (جیسے نہانا وغیرہ) معتدل اور اندازہ مناسب پر ہو ایسے نہانے سے نبض عظیم اور قوی اور سریع ہوجائیگی اسلیے کہ برد یعنے سردی اگر حد اعتدال پر ہوتی ہو قوت اور حرارت بدن کو جمع کر دیتی ہو تا اینکہ وہ حرارت اندر بدن کے سمٹ جاتی ہو پھر جب پانی مین دیر تک ٹھہرے تا اینکہ تمام حرارت غریزی اندر بدن کے چلی جائے اور برودت سے اُسکے زیادہ اثر پہونچے اُسوقت کی نبض صغیر اور بطی اور متفاوت ہوتی ہو - اسکی وجہ یہ ہو کہ حرارت کو ستگی اور اندر گھٹ جانے کی ایذا پہنچی ہو - اور اگر سرد پانی سے نہانے والا لاغر اندام ہو گوشت اُسکے بدن پر کم ہو اور ٹھہرنا اُسکا آب سرد مین اندازہ مناسب پر ہو اسکی نبض بھی ضعیف اور بطی ہوجائیگی اسلیے کہ برودت ایسے وقت اعضائے اندرونی تک بسرعت پہونچتی ہو اور چونکہ گوشت کے پس حرارت غریزی اُسکی ضعیف ہوجاتی ہو اور قوت مین اُسکے کمی آجاتی ہو - اور باوجود ان اوصاف کے نبض اُسکی صلب یعنے سخت ہوگی اسلیے کہ برودت پانی کی نبض کے اجزا کو یکجا کر دیگی اور جب ایسا آدمی آب سرد مین دیر تک ٹھہرے اتنی دیر کہ حرارت غریزی اندر بدن کے ڈوب جائے اور سردی اعضائے رئیسہ کو پہونچے اور جوہر مین اعضائے رئیسہ کے سما جائے اُسوقت نبض نہایت درجہ صغیر ہوگی اور ضعیف بھی زیادہ ہوجائیگی اور متفاوت بھی زیادہ ہوگی اور باینہمہ صلب بھی ہوگی - یہی بیان اُس تغیر نبض کا ہو جو استحمام یعنی نہانے سے پیدا ہوتا ہو اطعمہ کی نبض کھانے والی چیزون سے جو تغیر نبض مین ہوتا ہو وہ تغیر بطبق مقدار اور مطابق کیفیت اشیائے خوردنی کے ہوتا ہو مقدار کی وجہ سے تغیر نبض کی یہ صورت ہو کہ جب آدمی زیادہ غذا کھاتا ہو پہلے تو اُسکی نبض مختلف غیر منتظم ہوجاتی ہو مراد یہ ہو کہ اختلاف نبض مین ایسا ہوتا ہو کہ اُسمین نظام نہین رہتا ہو - اور اسکا سبب یہ ہو کہ غذا جسوقت قوت پر گران باری پیدا کرتی ہو پس ایک تو قوت کو ایستادگی اور آمادگی اُسکے انفتاح پر ہوتی ہو یعنے غذا کو پختہ کر دینے اور ہضم کر دینے پر قوت آمادہ ہوتی ہو اُسوقت تو نبض قوی اور عظیم ہوجاتی ہو اور ایک مرتبہ غذا کا بوجھ طبیعت پر پڑ رہا ہو اُسکو دباتا ہو اور اُسکے فعل سے روکتا ہو لہذا اُسوقت نبض صغیر اور ضعیف

ہوجاتی ہی اور باوجود اس اختلاف کے جو ہوتی ہی صحت نہین ہوتی اسکا سبب یہ ہی کہ جو کھانا ایکقسم کی رطوبت اور تری نبض مین پیدا
کرتا ہی پھر جسوقت غذا ہضم ہوچکی اور پورا ہضم غذا کا ہوگیا اور اعضاے بدن کو پہونچ گئی اور اُنمین مل گئی اسوقت نبض عظیم
ہوجاتی ہی اور سریع بھی ہوتی ہی اسکی یہ وجہ ہی کہ غذا جب اچھی طرح سے ہضم ہوتی ہی قوت اور حرارت غریزی کو زیادہ کرتی ہی اور باوجود
عظیم اور سریع ہونے کے اسوقت نبض مین نرمی بھی ہوتی ہی پھر اگر جو کچھ اقسام غذا کے کھائی ہو تھوڑی سی ہو کہ جلد اسکا ہضم ہوجائے
اور جھٹ پٹ اسکا نفوذ اور در آنا اعضاے بدنی مین ہوجاتا ہی ایسی غذا سے نبض کا عظیم ہونا کمتر ہوگا اور قوت بھی نبض کی اس سے
کم پیدا ہوگی اور سرعت نبض کی کم ہوگی بہ نسبت تیز رفتاری اُس نبض کے جو ہروقت ہضم غذا کے ہوتی ہی اور سختی اور نرمی مین بھی اسوقت
نبض معتدل اور میانہ ہوگی۔ طعام سے جو تغیر نبض کا کیفیت غذا کے وقت ہوتا ہی پس جسکا غذا مزاج گرم ہی ایسی غذا علاوہ اُن امور کے جو مقدار
کی وجہ سے پیدا ہوتی ہین اور جسکو ہم ابھی لکھ چکے) نبض مین سرعت اور تواتر پیدا کریگی اور جو غذا سرد ہی ہمراہ اُن امور کے نبض مین
بطوء یعنے سستی حرکت کی اور تفاوت پیدا کریگی اور جو غذا مرطوب ہی اُس سے نرمی نبض کی پیدا ہوگی اور جرم شریان کا نرم ہوجائیگا
پینیے والی اشیا سے نبض کا تغیر یہ چیزین بھی نبض کو موافق اپنے مزاج کے کردیتی ہین پانی کا حال یہ ہی چونکہ مزاج اسکا سرد تر ہی
اور غذا دہی اسمین بہت کم گویا کہ نہین ہی اور ایک قوم کا قول تو یہ ہی کہ پانی مین بالکل غذا دہی کا فعل نہین ہی اسی وجہ سے پانی سے
تغیر نبض کا تھوڑا سا بھی ہوتا ہی۔ پھر چونکہ پانی کا نفوذ بدن مین بدیر ہوتا ہی لہذا ایسی نبض پیدا کرتا ہی جو مشابہ اُسی نبض کے ہوتی ہی جو
غذا سے پیدا ہوتی ہی اور جو تغیر پانی پینے سے پیدا ہوتا ہی اُتنی ہی دیر تک رہتا ہی جب تک کہ پانی معدہ مین ہی۔ اگر پانی زیادہ سرد ہی
نبض مین صلابت اُسکے پینے سے آجائیگی اور اگر شیر گرم تازہ سا ہو نبض اُسکی پینے سے نرم اور صغیر ہوجائے **نبیذ کے پینے سے**
نبض مین وہ فعل ہوتا ہی جو طعام ہضم شدہ کا فعل ہی مگر قوت اسکی اُس نبض کی قوت سے کم ہو جسکو غذا پیدا کرتی ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ
طعام سے تقویت غذا بدن کو زیادہ ملتی ہی بہ نسبت اُس غذا کے جو شراب سے ملتی ہی۔ اور سرعت نبض کی شراب کی وجہ سے زیادہ ہوتی ہی اور جلد
ہوتی ہی مگر یہ سرعت جو نبض مین پیدا ہوتی ہی تھوڑی ہی دیر کے بعد اسکے پینے سے ہوتی ہی اسلیے کہ نبیذ بہت جلد رگون مین پیوست
ہوجاتی ہی اور بہت جلد خون کی طرف بدل جاتی ہی۔ رہے اور اقسام مشروبات یعنی پینے والی چیزون کے اُنمین جو شی کہ سرد مزاج ہی اُسکے
پینے سے نبض صغیر اور سست ہوجائیگی اور جو شی گرم ہی پس اُسکے پینے سے نبض کی سرعت اور تواتر پیدا ہوگا یہ کیفیت اُس نبض کی ہی جسکو
غذا پیدا کرتی ہی اور یہی بیان تھا اُس اختلاف کا جو نبض مین اُن اسباب سے پیدا ہوتا ہی جو طبیعی نہین ہین اُسکو معلوم کرنا چاہیے

باب چھٹا بیان مین نبض کے اُس تغیر کے جو امور خارج از طبیعت سے پیدا ہوتا ہی

جو تغیر نبض مین اُن اسباب سے پیدا ہوتا ہی کہ خارج طبیعت سے ہین اب ہم اسی باب مین اُسکے بیان کو شروع کرتے ہین۔ اور کہتے ہین
کہ جو اسباب کہ خارج طبیعت سے ہین اور اُنسے نبض مین تغیر پیدا ہوتا ہی یہ وہی امراض اور اعراض ہین جو بیماریون کے تابع ہوتے ہین
اور پیدایش امراض اور اعراض کی بروقت حادث ہونے اُن امور کے ہوتی ہی جو طبیعی نہین ہین لیکن جب آدمی اُنکے استعمال مین افراط
اور زیادتی کرے (یا کمی) پس اسی افراط کی وجہ سے بدن اپنی طبیعی حالت سے بطرف ایسی حالت کے پلٹ جائیگا جو طبیعی نہین ہی
جیسا کہ اس باب کو ہمنے اس مقام کے علاوہ اور جگہ اچھی طرح بیان کردیا ہی اسی کتاب مین۔ پھر چونکہ امراض اور اعراض کے اصناف
اور اقسام بے شمار ہین اُن سب کا حصر قدماے اطبا نے دو عام جنس مین کردیا ہی اور اسی طرح سے اُس حصر کا بیان کیا ہی کہ جو اسباب کہ

نبض کو متغیر ایسی طرح سے کر دیتے ہین کہ وہ تغیر خارج از طرف ہوتا ہے اُسکی مجملاً دو جنس ہین - اور جسکی تفصیل یہ ہے کہ وہ تغیر یا تو ایسا ہے
کہ قوت بدنی کو پراگندہ کردے اور قوت کی تحلیل کردے یا وہ تغیر اسیقدر ہو کہ طبیعت پر اُسکی گرانی اور تنگی پیدا ہو پس جو تغیر کے اسباب
کہ قوت کو پراگندہ اور فنا کر دیتے ہین وہ غذا کا ہونا اور اغراض نفسانی امراض اور اعراض کا خبث اور وجع یعنے درد جو شدید ہوا اور استفراغ
یعنے بدن سے کسی خلط وغیرہ کا با فراط خارج ہو جانا - اور جو اسباب کہ قوت پر گرانی اور تنگی پیدا کرتے ہین یہ امتلا اور اخلاط کی کثرت ہے
اور غلیظ ہو جانا یعنے گندہ ہونا اسقدر جو خارج طبیعت سے ہو جیسے ورم ہاے گرم اور ورم ہاے سرد وغیرہ وغیرہ - اور ہم پہلے ابتدا اور
آغاز کلام اُن اسباب سے کرتے جو قوت کو متفرق اور پاشان کر دیتے ہین اور قوت کو تحلیل کر دیتے ہین اور نبض کو صغیر اور سریع اور
ضعیف اور متواتر کر دیتے ہین - اور جسقدر قوت کی تحلیل اور اُسمین ضعف زیادہ ہوتا ہے اُسیقدر نبض کا ضعف اور صغیر ہونا بڑھ جاتا ہے
اور باوجود ضعیف اور صغیر ہونے کے بطی بھی ہو جاتی ہے تا اینکہ آخر مین نبض بطرف قسم نملی کے پہونچ جاتی جو نہایت درجہ پر ضعیف اور صغیر
اور متواتر کے ہے - اور طبیعت ایسے وقت تواتر کا استعمال فقط اسی واسطے کرتی ہے تا کہ یہ تواتر قائم مقام ہوا کے داخل کرنے مین عظیم
اور سریع ہونے کی ہو - اور کبھی نبض دودی بھی دفعتہً اُسوقت پیدا ہو جاتی ہے جب کہ قوت دفعتہً تحلیل پا جاتی ہے ایسے استفراغات مین
جو کسی ورم کے شگافتہ ہونے سے بکثرت خون نکل جاتا ہے ساکن اور متحرک رگون سے بڑے بڑے پھوڑے وغیرہ کا خون یا فصد یا نکسیر
جو بے اندازہ چلے خواہ دستون کی افراط ہو اور ازین قبیل اور جو ایسے ہی استفراغات جسمین بدن سے اخلاط وغیرہ نکلتے ہین - کبھی
دفعتہً نبض نملی ہو جاتی ہے اگر قوت زیادہ ساقط ہو جائے اور یہ بات اُس غشی مین ہوتی ہے جس سے قوت حیوانی دفعتہً ساقط ہو جاتی ہے
ایک گروہ نے بیان کیا ہے کہ نبض نملی سے پہلے دودی نبض کا ہونا تھوڑی دیر تک ضرور ہے اتنی دیر کہ اُسکو ایک عین زمانہ کہہ سکین -
مگر یہ کہ غشی مین دودی نبض اتنی دیر تک نہین رہتی ہے اسلیے کہ ادھر نبض دودی پیدا ہوئی اور فوراً بطرف نملی کے بدل جاتی ہے اور
دودی کی صفت پر نہین رہتی ہے - یہ بیان مجملی اُس نبض عام کا ہے جو اُن اسباب سے پیدا ہوتی ہے جو قوت کو پاشان اور متفرق
کر دیتی ہین اور قوت کی تحلیل کر دیتی ہین - اب رہے تفصیلی حالات وہ یہ ہین کہ غذا کا استعمال نہ کرنا پہلے تو اُس سے نبض صغیر
ہو جاتی ہے اور ضعیف - پھر چونکہ حرارت غریزی اول زمانہ بے غذائی مین بدستور بحال خود ہوتی ہے - اور بیشتر اُسکی حدت بڑھ جاتی ہے
لہذا نبض بھی سریع اور متواتر ہو جاتی ہے - اور اگر بے غذائی کی مداومت ہو جائے اور اسقدر نوبت پہونچے کہ حرارت غریزی مین کمی آجائے
اُسوقت پھر نبض صغیر اور ضعیف ہو جائیگی اور بطی یعنے سُست اور متفاوت بھی ہوگی - اور اگر اس سے زیادہ بے غذائی کی نوبت پہونچے
کہ قوت کی تحلیل ہو جائے اور بالکل قوت جاتی رہے اُسوقت نبض نہایت درجہ صغیر اور ضعیف ہوگی اور بدرجہ سُست اور بطی ہو جائیگی
پھر چونکہ قاعدہ ہے کہ اگر قوت کی تحلیل ہو جائے اور آدمی بھی زندہ باقی ہو اور اُسکو حاجت استنشاق ہوا کی یعنی سانس کے ذریعہ سے ہوا اندر
کھینچنے کی زیادہ ہوتی ہے اسی وجہ سے تواتر نبض کا بہت بڑھ جاتا ہے تا کہ ہوا کو بقدر حاجت زیادہ جذب کرے - یہ صورت خرابی
نبض کی ہے جو بے غذائی سے پیدا ہوتی ہے - رہا جو تغیر نبض کا بسبب خباثت امراض کے ہوتا ہے اُسکی صورت یہ ہے کہ امراض خبیثہ
پہلے ہی نبض کو نملی کر دیتے ہین اسلیے کہ مرض خبیث قوت کو ٹھہرا دیتا ہے اور اُسکو ساقط کر دیتا ہے - اغراض نفسانی اور یہ وہی ترسناکی
اور غم سرور اور غضب ہین اُنسے نبض کی کیفیت ہو جاتی ہے کہ بروقت غضب اور غصہ کے نبض عظیم اور قوی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے
اسلیے کہ قوت اور حرارت غریزی دفعتہً دونون بروقت غضب کے بطرف ظاہر بدن کے نکل آتی ہین اور طلب غلبہ کے واسطے برپا ہوتی ہین

اور انتقام لینے کی خواہش ایذا دہندہ سے ہوتی ہے۔ صلابت اور لین یعنی سختی اور نرمی میں نبض معتدل ہوتی ہے۔ اور فرح یعنی سرور کی نبض کا یہ حال ہے کہ چونکہ حرارت ایسے وقت تھوڑی تھوڑی بطرف ظاہر بدن کے خارج ہوتی ہے لہذا نبض عظیم اور متوسط درمیان ضعیف اور قوی کے ہوتی ہے اور تیز اور سست کے بھی درمیان میں ہوتی ہے اسلیے کہ حاجت ایسے وقت بطرف ترویح قلب کے چونکہ زیادہ نہیں ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت کا اعتدال رہتا ہے اسی واسطے نبض کی تیزی رفتار اور سستی بھی درمیانی حالت کے ہوتی ہے۔ ہم یعنے ملال اور رنج میں چونکہ حرارت غریزی اندرون بدن کے داخل ہو جاتی ہے اور تھوڑی تھوڑی اندر جاتی ہے اسی وجہ سے نبض بھی صغیر اور ضعیف اور متواتر اور متفاوت ہوتی ہے۔ پھر اگر زمانہ دراز اسی رنج میں گذر جائے اور غم میں آدمی مبتلا رہے تا اینکہ بالکل گھٹ جائے اُسوقت پہلے تو نبض دودی ہوگی پھر آخر کار نملی ہو جائیگی اور یہ بات اُسوقت ہوگی جب کہ قوت کی تحلیل ہو جائے اور ساقط ہو جائے۔ فزع یعنے ترسناکی میں چونکہ قوت اندر بدن کے دفعۃً چلی جاتی ہے اسلیے کہ قوت کا خوف میں یہ حال ہوتا ہے کہ کبھی تو خوف سے اُس چیز کے جو ڈرانے والی ہے اندر فوراً چلی جاتی ہے اور کسی وقت جب اسکو ظفر یابی کی امید پڑتی ہے باہر نکل آتی ہے لہذا ایسی حالت میں نبض سریع اور مضطرب اور مرتعد ہوتی ہے کہ آدمی پر ایسے وقت جب ڈرتا ہے ایک قسم کی تھرتھری پڑ جاتی ہے اور باوجود ایسی کیفیت کے نبض مختلف غیر منتظم بھی ہوتی ہے بوجہ اُسی تغیر کے جو ترسیدہ اور خوف زدہ آدمی پر طاری ہوتا ہے۔ پھر اگر خوف تا دیر رہے اور فکر اسی حال واحد پر ثابت ہو اب اسکی نبض مشابہ رنجیدہ خاطر آدمی کے ہو جائیگی۔ اور جب خوف اتنا بڑھ جائے اور زیادہ زمانہ تک برقرار رہے کہ قوت کی تحلیل ہو جائے آخر کار میں پھر اسکی نبض دودی ہو جائیگی پھر اسکے بعد نملی ہو جائیگی۔ یہی بیان اُس نبض کا ہے جسکو اعراض نفسانی پیدا کرتے ہیں۔ درد اور وجع سے جو نبض پیدا ہوتی ہے اسکا بیان یہ ہے کہ درد اگر بعض ایسے اعضاے بدن میں ہو جو شریف عضو ہیں جیسے جگر اور معدہ ایسے درد سے بھی خراب قسم نبض کی پیدا ہوتی ہے یا اینکہ درد ایسے اعضا میں ہو جو شریف نہیں ہیں جیسے ہاتھ اور پاؤن اور یہ درد زیادہ اور شدید ہو اُس سے بھی وہی خراب نبض پیدا ہوگی جو اعضاے رئیسہ کے درد سے پیدا ہوتی ہے۔ درد کا حال عموماً یہ ہے کہ اعضاے رئیسہ میں ہو خواہ اعضاے غیر رئیسہ میں پہلے تو نبض کو قوی اور سریع اور متواتر کر دیتا ہے اور اُسکی وجہ یہ ہے کہ طبیعت ایسے وقت حرکت کرکے شے ایذا دہندہ کے دفع کرنے کا قصد کرتی ہے اور اُسکے قصد کرنے سے قوت حیوانی اور حرارت غریزی بھی متحرک ہوتی ہے پھر جب درد دیر تک ٹھہرا کہ قوت میں کمی آ جائے اور گھٹ جائے اُسوقت یہ نبض صغیر اور ضعیف ہو جاتی ہے اور بسبب حرارت کے سریع اور متواتر رہتی ہے اور باینہمہ نبض ایسی مختلف ہوتی ہے جسکا اختلاف زیادہ ہوتا ہے اور اسکا سبب یہی ہے کہ درد میں ہیجان وقتاً فوقتاً ہوتا ہے کبھی کم ہو جاتا ہے اور کبھی بڑھ جاتا ہے۔ یہ بیان اُس نبض کا تھا جو درد سے پیدا ہوتی ہے۔ استفراغ یعنے بدن سے اخلاط وغیرہ کے نکل جانے سے جیسے اسہال اور ذرب یعنے کہنہ اسہال اور رعاف یعنی نکسیر چلنی اور نزف یعنی کسی اور مقام سے خون بدن کا نکلنا اور رگون کے شگافتہ ہونے سے خون کا برآمد ہونا متحرک رگون سے خواہ ساکن رگون سے حال ایسے استفراغ میں پہلے تو نبض آدمی کی صغیر اور ضعیف اور بطی یعنی سست ہو جاتی ہے اور متفاوت بھی ہوتی ہے اور باینہمہ فارغ یعنی خالی بھی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ کے اقسام رگون سے خارج ہوکر رگون کو خالی کر دیتے ہیں۔ پھر جب استفراغ دیرپا ہوا اور کچھ زمانہ تک برابر ہوا کیا اور نبض دودی کی طرف انجام ہوتا ہے پھر آخر میں جاکر بوقت سقوط قوت کے نملی ہو جاتی ہے اگر استفراغ اور نکلنا کسی مادہ کا دفعۃً ہو پہلے تو نبض دودی ہو جاتی ہے پھر اُس سے بدل کر نملی ہو جاتی ہے بس یہی صورتیں نبض کے تغیر کی ہیں جو قوت کے تحلیل پانے سے ہوتی ہیں۔

باب ساتوان نبض کا تغیر جو گرانی پیدا کرنے والی قوت کے اسباب سے ہوتے ہین

جو تغیر نبض کا اُن اسباب سے پیدا ہوتا ہے کہ قوت پر گرانی لاتے ہین اور قوت کو ضعیف کرتے ہین اُسکے اصناف اور اقسام اُس نبض کی اقسام سے زیادہ ہین جو اُن اسباب سے پیدا ہوتے ہین کہ قوت کو تحلیل کر دیتے ہین اسلیے کہ ان اسباب سے قوت پر گرانی ہوکر بوجہ کثرت اخلاط اور زیادہ ہونے امتلا کے اُسی قوت مین تنگی پیدا ہوتی ہے۔ اور اخلاط جب زیادہ ہوجاتے ہین بہت سی بیماریان پیدا کرتے ہین جو تمام بدن مین ظاہر ہوتی ہین۔ پھر اگر اخلاط کسی خاص عضو مین زیادہ ہون اُسی عضو مین وہی مرض پیدا کرینگے جو مزاج اسی خلط فراہم شدہ کا ہے اور بحسب مزاج اسی عضو کے جسمین یہ خلط بھری ہے اور مطابق فعل اُسی عضو کے جو اُس سے ہوتا ہے۔ اسی واسطے جو امراض کہ امتلا اخلاط سے پیدا ہوتے ہین شمار مین زیادہ ہین بہ نسبت اُن امراض کے جو استفراغ یعنے مادہ اور خلط کے خارج ہوجانے سے پیدا ہوتے ہین اور اب ہم پہلے اُن امراض کا بیان کرتے ہین جو امتلاے اخلاط سے پیدا ہوتے ہین یہ بھی بیان کرینگے کہ نبض ہر ایک مرض امتلائی اخلاط کی کیسی ہوتی ہے مگر پہلے تو ہم نبض عام کو جو تمامی امراض امتلائی اخلاط کے ہوتی ہے بیان کرینگے۔ ہم کہتے ہین کہ نبض عام جو اُن اسباب سے پیدا ہوتی ہے جنسے قوت پر گرانی آجاتی ہے وہ نبض ہے جو صغیر اور ضعیف اور ممتلی ہو اور اسکا سبب یہ ہے کہ قوت مین ضعف آجاتا ہے بوجہ اسکے کہ اخلاط کی گران باری اُسپر پڑتی ہے اور قوت کے ضعیف ہونے سے نبض بھی ضعیف ہوجاتی ہے اور صغیر ہونا نبض کا تابع اُسکے ضعف کے ہے اسلیے کہ ضعیف کی وجہ سے شریان کا انبساط اور کشادگی اچھی طرح سے نہین ہوسکتی ہے۔ اور امتلا اس طرح سے ہوتا ہے کہ شریان کے اندر فضلہ کسی خلط کا ٹھہر جاتا ہے۔ اور باوجود ان حالات کے جو نبض کے مذکور ہوے متواتر بھی ہوتی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ حاجت ترویح قلب کی زیادہ لاحق ہوتی ہے اور عظیم ہونے کی وجہ سے متواتر ہوا نبض کا اسکی قائم مقامی کرتا ہے۔ پھر چونکہ قوت کبھی اُن چیزون کو مقہور اور مغلوب کرتی ہے جنکی گرانی قوت پر پڑ رہی ہے اور کبھی قوت پر وہی اخلاط غالب آجاتے ہین اور اسکو مغلوب کر دیتے ہین اسی وجہ سے نبض بھی مختلف غیر منتظم ہوجاتی ہے جس طرح آگ کے شعلہ کا یہی حال ہے جسوقت اُسپر بہت لکڑیان یکبارگی ڈالی جاتی ہین کہ اُسکے شعلہ مین اختلاف ہوتا ہے کبھی تو شعلہ لکڑی مین اثر کرتا ہے اُسوقت آگ بھڑک اُٹھتی ہے اور کبھی جب لکڑی کا غلبہ ہوتا ہے شعلہ فرو ہوجاتا ہے اور کبھی آگ کا اثر ضعیف لکڑیون مین ہوتا ہے اُسوقت آنچ کم کم ہوتی ہے اور کبھی لکڑیون کا اثر آگ مین ضعیف ہوتا ہے اُسوقت شعلہ بھڑک اُٹھتا ہے علے ہذا القیاس اسی طرح کا اختلاف جلنے اور بجھنے مین ہوا کرتا ہے جسکے ترتب اور انتظام کا کوئی خاص طریقہ بیان نہین ہوسکتا ہے۔ اور یہ بات نبض کے مختلف غیر منتظم ہونے کے بروقت امتلاے اخلاط کے جملہ اقسام اور اجناس مین نبض کے ہوتی ہے میری مراد اجناس نبض سے یہ ہے کہ اُسکے عظیم اور قوی اور سریع اور متواتر ہونے مین یہ اختلاف غیر منتظم ہوتا ہے۔ پھر اگر قوت پر گرانی اخلاط کی زیادہ پڑے بہت سے صنفات مین نبض کے اختلاف پیدا ہوگا۔ اور اگر ثقل اور گرانی اخلاط کی قوت پر کم ہو اختلاف مین بھی کمی ہوگی۔ مثلاً یا تو عظم مین یہ اختلاف ہوتا ہے یا قوت مین ہوتا ہے یا سرعت مین ہوتا ہے یا دو صنف مین اختلاف انھین اصناف سے پیدا ہوتا ہے اکثر جو اختلاف کہ اصناف نبض مین واقع ہوتا ہے قوی اور ضعیف اور عظیم اور صغیر مین ہوتا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ جسوقت قوت مقاومت مادہ کی کرے یعنے قوت اُسکا مقابلہ کرتی ہے اُسوقت عدد نبضات یعنی جتنی حرکات نبض کی محسوس ہونگی عظیم اور قوی ہونگی اُسی قدر شمار نبضات ضعیف اور صغیر کا ہوگا۔ اور اگر مادہ قوت پر غالب آئیگا عدد نبضات صغیر اور ضعیف کا زیادہ ہوگا بہ نسبت عظیم اور قوی نبضات کے اور اگر قوت مادہ پر غالب ہوگی عظیم اور قوی نبضات کا شمار زیادہ ہوگا بہ نسبت صغیر اور ضعیف کے۔ اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ قوت دفعۃً ایسی متحرک ہوتی ہے اور اسکے متحرک ہونے کا کوئی سبب ایسا ہوتا ہے جو قوت کو اسی پر برانگیختہ کرتا ہے کہ سر انگشتان مین نباض کے جسوقت

لگتی ہے اور نباض کو ایسا گمان ہوتا ہے کہ یہ قرعہ یعنے حرکت نبض کی زائد ہے اور بجاے سکون کے حرکت پیدا ہوئی ہے - اور اسکا سبب یہ ہے کہ طبیعت کو بروقت سکون کے بیشتر ایک حالت ایذا دہندہ کسی شی موذی سے ایسی عارض ہوتی ہے جو کہ طبیعت پر ثقل اور گرانی پیدا کرتی ہے لہذا طبیعت محتاج بطرف مدافعت اور ہٹانے اُسی موذی چیز کے ہوتی ہے پس حرکت کرتی ہے - یہ بھی کبھی واقع ہوتا ہے کہ بجاے حرکت کے سکون پیدا ہو جاتا ہے اور یہ اُسوقت ہوتا ہے کہ طبیعت کو بروقت حرکت کے ضعف اور ناتوانی آجاتی ہے لہذا محتاج استراحت اور آرام لینے کی ہو جاتی ہے اور ٹھہر جاتی ہے اور اسی وجہ سے ایک نبضہ (یعنے ایک حرکت نبض کی) ساقط ہو جاتا ہے منجملہ تین نبضات کے خواہ چار نبضات سے خواہ پانچ اور چھ وغیرہ کے - یہ بیان نبض عام صاحبان امتلا کا ہے اور اُن لوگون کی نبض کا جنکی نبض کثرت اخلاط سے بھاری ہو اب اسکی تفصیل اور شرح اسی مقام پر ہم پھر کرتے ہین کہ اگر امتلا اخلاط کا تمام بدن مین ہو نبض اُسی طرح کی ہوگی جو نبض عام ہمنے بیان کی ہے اُسی سبب سے جو اوپر بیان ہوا - لیکن اگر امتلا خون کی ہو نبض باوجود اُن حالات کے عظیم اور سریع اور متواتر ہوگی بسبب حرارت خون کے اور سختی اور نرمی مین معتدل ہوگی اور ملمس نبض کا یعنے جس جگہ کہ نبض چھوئی جاتی ہے وہ جگہ گرم ہوگی - اور اگر امتلا تمام بدن مین مرہ صفرا کا ہوگا اُسوقت نبض کی سرعت اور تواتر شدید ہوگا بسبب زیادہ گرم ہونے خلط صفرا کے - اور باوجود سرعت اور تواتر کے مائل بصلابت ہوگی بسبب یبوست صفرا کے اور اختلاف بھی اُسمین زیادہ ہوگا بوجہ کثرت حرکت مرہ صفرا کے - پھر اگر امتلا خلط بلغم کا ہو تو اُسوقت نبض زیادہ صغیر اور زیادہ سُست ہوگی اور تفاوت بھی اُسکا زیادہ ہوگا اور چھونے مین نرم زیادہ معلوم ہوگی اور اختلاف اُسمین کمتر ہوگا اور اگر امتلا مرہ سودا کا ہوگا بجاے اُن حالات کے جو ہمنے لکھے ہین از قسم نرمی کے نبض مین صلابت ہوگی بسبب یبوست مرہ سودا کے اور چونکہ صلابت خاصہ ہے کہ شریان کو اچھی طرح کشادہ حرکت نہین کرنے دیتی ہے لہذا نبض بھی صغیر ہوگی اور اختلاف بھی اُسمین زیادہ ہوگا - اور جب ان اخلاط مین عفونت آجاے کہ بدن مین تپ کے اقسام پیدا ہون اُسوقت نبض سریع اور عظیم ہوگی اور متواتر اور مختلف اور ملمس اُسکا گرم اور ان احوال کی زیادتی اور کمی بقدر کیفیت اور مقدار خلط اور مزاج طبیعی اُسی خلط کے ہوگی اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ اگر خلط متعفن مرہ صفرا ہو اور مقدار بھی اُسکی زیادہ ہو نبض بہت زیادہ عظیم ہوگی اور تواتر اور صلابت بھی اُسکی زیادہ ہوگی اور اگر مقدار اُسکی کم ہوگی یہ اعراض بھی کم ہونگے اور اگر بلغم متعفن ہوگا اور مقدار بھی اُسکی زیادہ ہوگی نبض کا عظیم اور سریع ہونا کم ہوگا اور اگر مقدار اُسکی کم ہوگی ان احوال مین کمی ہوگی اور صلابت اور اختلاف کم بسبب رطوبت بلغم کے کم ہوگا اور اگر سودا متعفن ہوگا اور مقدار زیادہ ہوگی صلابت زیادہ ہوگا بسبب یبوست مرہ سودا کے - یہی بیان اُس نبض کا ہے جسکے ذریعہ سے زیادتی اور کمی اخلاط پر استدلال کیا جاتا ہے جسوقت یہ کمی بیشی تمام بدن مین ہو - لیکن اگر یہ کمی بیشی کسی عضو خاص مین ہے جس سے طرح طرح کی بیماریان پیدا ہوتی ہین اُسکو ہم اسی مقام پر بیان کرتے ہین

باب آٹھوان اُس نبض کے بیان مین جو اقسام اورام پر دلالت کرتی ہے -

مین کہتا ہون کہ ہر ایک عضو کی یہی کیفیت ہے کہ جسوقت اُسمین کوئی خلط جمع ہوتی ہے یا تو اُسمین ورم پیدا کرتی ہے یا کوئی اور قسم مرض کی پیدا کر دیتی ہے - اور ہم پہلے ورم کے اقسام کو اور جو اقسام نبض کے ورم پیدا کرتا ہے اُنکو بیان کرتے ہین - مین کہتا ہون کہ ورم کے اقسام مین اختلاف بہت سا ہوتا ہے اور یہ اختلاف یا تو بوجہ اُسی مادہ کے ہوتا ہے جس سے یہ ورم پیدا ہوتا ہے جیسے وہ ورم جو خون سے پیدا ہوتا ہے جسکو فلغمونی کہتے ہین - یا کہ خلط صفرا سے پیدا ہو جسکو حمرہ (بہ حاے حطی) کہتے ہین یا بلغم سے پیدا ہو جسکو ورم رخو یعنے ڈھیلا اور نرم ورم کہتے ہین یا خلط سودا سے پیدا ہو جسکو ورم صلب کہتے ہین - یا اختلاف بسبب اُس عضو کے ہو جسمین یہ ورم پیدا ہوتا ہے جیسے دماغ کا

ورم یا جگر یا معدہ کا ورم خواہ ہاتھ یا پانون کا ورم خواہ - اختلاف لسبب جوہر عضو کے اختلاف کے پیدا ہوتا ہی مثلاً ورم کسی عضو لحمی مین ہو یا کسی عضو
عصبی مین ہو لیسے جسکا مزاج پٹھہ کا ہی یا ایسے عضو مین ہو جسمین رگون کی کثرت ہی ساکن رگین ہون خواہ متحرک اور مثل اسکے اور بھی اختلاف
یا اختلاف لسبب مقدار ورم کے ہوتا ہی کہ چھوٹا ہو خواہ بڑا ہو - اور جب ورم مین اسقدر اختلافات ہی پس نبض بھی اسی وجہ سے بطریق ہر قسم
ورم کے مختلف ہوگی - اور ہم پہلے بیان اُس ورم کی نبض کا کرتے ہین جو ورم گرم ہی اور اُسکا نام فلغمونی ہی اور اُسکی حالت اور جو تغیر اُسکی
نبض مین پیدا ہوتا ہی اُسکو بیان کرتے ہین - اور پہلے اُس نبض کو لکھتے ہین جسکو طبیعت اسی ورم کی بطور عام پیدا کرتی ہی پس ہم
کہتے ہین کہ ورم گرم جسکو فلغمونی کہتے ہین وہ ایک قسم کا انتفاخ یعنے پھول جانا عضو کا ہی جو خارج طبیعت سے ہی اور یہ پھولن فضلۂ
خون خراب سے پیدا ہوتی ہی جو کسی عضو پر گرتا ہی اور اُسی عضو کو بھر دیتا ہی اور اُسمین تمدد اور کھنچاؤ پیدا کرتا ہی اور جو ساکن اور متحرک رگین اُسی عضو مین ہین
اُنمین کھنچاؤ پیدا کرتا ہی تابع اس تمدد کے سانس کا نہ آنا ہوتا ہی اور جب تنفس بند ہوا عفونت اندر جسم کے ضرور پیدا ہوگی اور گرمی آجائیگی - پھر اگر ورم کی
مقدار بڑی ہی اور کسی عضو رئیس مین منجملہ اعضاے رئیسہ کے ہی ایسے ورم کے تابع تپ بھی ہوگی - اور جب یہ سب امور واقع ہوے اب ضرور ہی کہ ورم
گرم کی نبض صلب یعنی سخت اور صغیر اور متواتر ہوگی اور سریع ہوگی اور اختلاف منشاری بھی اُسمین ہوگا - صلابت اور سختی اس نبض کی لسبب
اسی کے ہی کہ شریان مین تمدد اور کھنچاؤ پیدا ہوا ہی اور شریان کے کھنچاؤ کی وجہ سے عضو متورم بھی کھنچ گیا ہی - اور صغیر ہونے کا سبب یہ ہی
کہ جرم شریان کا کھنچ گیا اور قوت ضعیف ہوگئی ہی اسلیے کہ قوت موجودہ شریان کی پوری حرکت دہی نہین کر سکتی ہی اور نہ شریان کو
انبساط اور پھیلاؤ قرار واقعی بوقت صلابت کے ہو سکتا ہی - اور ضعیف قوت صاحب ورم کی (خواہ عام مریض کی) شریان کی لسبط اور
کشادہ حرکت دینے سے عاجز ہوتی ہی - متواتر ہونا اس نبض کا اُسکی وجہ یہ ہی کہ حاجت ترویح کی لسبب حرارت کے زیادہ ہی اور پورا
انبساط نبض کا تو ہو نہین سکتا پس ضرور ہی کہ متواتر ہو جائے کہ بقدر حاجت ترویح قلب کی ہو جائے لہذا عوض پوری انبساط کے تواتر
پیدا ہوگا - اختلاف منشاری اس نبض کا اس وجہ سے ہوتا ہی کہ سختی جرم شریان کی پوری انبساط سے مانع ہی ہان اتنا اثر کرتی ہی کہ
انبساط صغیر سے مراد یہ ہی کہ تھوڑا تھوڑا پھیلاؤ شریان مین ہوتا ہی پس اب شکل اور شباہت نبض کے حرکت کی نباض کی انگلیون کے
نیچے مثل منشار اور آرہ کے دندانہ دار ہوگی کبھی کوئی جزو متحرک ہوا اور کبھی کوئی جزو ساکن ہوگا پس یہی سب اسباب ایسے ہین جنکی وجہ سے
ورم گرم کی نبض صلب اور سریع اور صغیر اور متواتر ہوتی ہی اور مختلف باختلاف منشاری ہوتی ہی - پھر چونکہ ہر ایک مرض کے چار اوقات
منجملہ اور تپ اور ٹھہراؤ وغیرہ کے ہوتے ہین - اور اُن چار اوقات مین سے ایک وقت ابتدا اور شروع مرض کا ہی دوسرا زمانہ تزید اور
شدت مرض کا تیسرا زمانہ منتہی کا جب کہ مرض انتہا پر پہونچ جاتا ہی چوتھا زمانہ انحطاط کا جب سے مرض مین کمی شروع ہوتی ہی - لہذا
ورم کے بھی چار ہی اوقات ہوتے ہین اور نبض ورم کے چارون اوقات مین سے ہر ایک وقت جدا جدا ایسی ہوتی ہی کہ ایک وقت کی
نبض دوسرے وقت کی نبض سے مخالف ہوتی ہی - اسکی تفصیل یہ ہی کہ ابتداے ورم کی نبض مین صلابت کثیر ہوتی ہی اور عظیم اور قوی
اور سریع اور متواتر ہوتی ہی اور اختلاف منشاری اُسمین بہت کم ہوتا ہی - اور سبب اسکا یہ ہی کہ ابتدا مین ورم ضعیف ہوتا ہی پس نبض مین
صلابت بھی تھوڑی سی ہوگی - اور قوت مریض کی ابتدائی ورم مین قوی ہوتی ہی لہذا شریان کی تھوڑی سی صلابت مانع اُسکی انبساط سے
نہوگی عظیم ہونے کا سبب بھی یہی ہی کہ حرارت ابتداے ورم گرم مین زیادہ اور قوت قوی اور شریان مین صلابت کم ہوتی ہی اور اسی
زیادتی حرارت سے سرعت اور تواتر بھی ابتدا مین ہوتا ہی - اختلاف منشاری مین کمی زمانہ ابتداے ورم مین اسی وجہ سے ہی کہ صلابت

شریان میں کمتر ہے - زمانہ تزید میں ورم کی بھی نبض انھیں اوصاف پر ہوتی ہے جو زمانہ ابتدا کے مذکور ہوئے مگر یہ اوصاف اسوقت زیادہ
قوی ہوتے ہیں مترجم یا مراد یہ ہے کہ نبض ورم کے زمانہ تزید میں زیادہ تر قوی ہوتی ہے متن اور صلابت اسکی زیادہ خصوصاً وہ صلابت
جو امتلاء سے مادہ کے تابع ہے - مراد یہ ہے چونکہ زمانہ تزید میں اجتماع مادہ ورم سے امتلاء سے سوا ہوجاتا ہے پس جو سختی نبض کی تابع امتلاء
مادہ کے ہے اور تمدد اور کھنچاو کی بھی وہی قسم جو تابع امتلاء کے ہے ایسے وقت زیادہ قوی ہوگی (نہ وہ صلابت اور تمدد جو کہ تابع یبوست وغیرہ کے
ہیں) اور اختلاف منشاری بھی مثل تمدد کے ایسے وقت قوی ہوگا - اور اسی وجہ سے نبض صغیر ہوگی - زمانہ منتہی میں نبض ورم کی چونکہ
یہ سب اعراض بدرجہ انتہا زیادہ ہوتے ہیں خصوصاً سختی اور صلابت نبض کی اور اختلاف منشاری کہ یہ دونوں بہت زیادہ قوی ہوجاتے ہیں
اسی سبب سے جو ہمنے بیان کیا ہے اور پہلے اوقات کی نسبت صغر نبض کا زیادہ بڑھ جاتا ہے لیکن ابھی ضعیف نہیں ہوتی ہے نسبت
اوقات گذشتہ کے اسلیئے کہ الم اور ایذا نے قوت کو مس کیا ہے مترجم یہاں غلطی کاتب کی ہے اور شاید صحیح یہ ہے کہ نبض بروقت منتہی کے
بہ نسبت سابق کے زیادہ ضعیف ہوجاتی ہے اسلیئے کہ ایذا نے قوت کو تھکا دیا ہے اور مس کیا ہے متن سرعت اور تواتر نبض کا بروقت منتہی کے
زیادہ ہوجاتا ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ حرارت قوی ہوجانے سے حاجت ترویح کی بڑھ جاتی ہے اسلیئے کہ حرارت بروقت منتہی کے سب اوقات سے
زیادہ تر قوی ہوتی ہے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ سرعت اور تواتر قائم مقامی نبض کی عظیم ہونے کی کرتی ہیں (جو زمانہ ابتدا اور تزید میں تھا)
انحطاط ورم کے زمانہ میں چونکہ اب ورم گھٹتا ہے اور کم ہونے لگتا ہے اور ورم زائل ہونے لگتا ہے - اور ورم کا زائل ہونا یا تو اس طرح ہوتا ہے
کہ خلط اور مادہ ورم گرم کا تحلیل پاتا ہے اور پاشان ہوتا ہے اور نابود ہونے لگتا ہے لہذا نبض بھی اپنی طبیعی حالت کی طرف رجوع کرتی ہے اور جیسے
قبل پیدا ہونے ورم کے تھی بروقت صحت کے اسی طرف پلٹتی ہے - یا زوال ورم کا یون ہوتا ہے کہ شی لطیف جسقدر ورم میں ہے اسکی تحلیل ہو کر
غلیظ مادہ باقی رہ جاتا ہے اور ٹھہرا جاتا ہے اور عضو متورم میں سختی اور صلابت آجاتی ہے اور ورم گرم کا انتقال بطرف ورم صلب سوداوی کے
ہوجاتا ہے اسی وجہ سے نبض بھی بہ نسبت زمانہ سابق کے زیادہ سخت اور زیادہ دقیق یعنے باریک ہوجاتی ہے - اور سبب اسکا یہ ہے کہ
شریان کو ایسے وقت قدرت انبساط اور پھیلنے کی عرض و عمق میں زیادہ نہیں ہوتی لہذا سخت اور باریک ہوجاتی ہے - اور باوجود اسکے
سرعت اور تواتر نبض کا بہت کم ہوتا ہے اسلیئے کہ اب حرارت کم ہوگئی اور اسی کمی حرارت کی وجہ سے ترویح کی حاجت بھی کم ہے - یہ سب امور
تغیر نبض کے تھے بنظر طبیعت ورم گرم کے - اب رہا جو تغیر نبض کو بنظر جوہر عضو متورم کے ہوتا ہے یعنے جو عضو سوج گیا ہے اسکی طبیعت کی نظر سے
پس اسکی یہ صورت ہے کہ ورم گرم اگر کسی عضو لحمی میں ہو یعنی جس عضو کا مزاج مثل مزاج گوشت کے ہے اسوقت بھی اسی طرح نبض میں صلابت
ہوگی جیسے اوپر بیان ہو چکے مگر اتنا کہ یہ صلابت کمتر ہوتی ہے اور جب صلابت کم ہوگی پھر تو اختلاف منشاری بھی بہت کم ہوگا اور زیادہ افراط سے
نہوگا - اسی طرح صغر اور چھوٹا ہونا نبض کا بھی کمتر ہوگا لیکن اگر ورم گرم کسی عضو عصبی میں ہو مراد یہ ہے جس عضو میں پٹھے زیادہ ہیں خواہ
مزاج عضو کا پٹھہ کا سا ہے اسوقت نبض کی صلابت اور سختی زیادہ ہوگی اور شدت صلابت کی بسبب اسی کے ہوگی کہ پٹھہ میں تمدد اور کھنچاو
بوجہ ورم کے پیدا ہوتا ہے اسلیئے کہ پٹھہ میں بوجہ تمدد کے صلابت قوی عارض ہوتی ہے جیسے وہ رودہ کمان کا جو پٹھہ کے تار سے بنایا جاتا ہے
جب اسے کھینچیں زیادہ سخت ہوجاتا ہے - اور صغر نبض مذکور میں بوجہ صلابت کے زیادہ ہوگا اور دوسری وجہ اسکے زیادہ صغیر ہونے کی
یہ ہے کہ قوت بدنی کو بسبب صلابت کے درد کے ایذا پہونچ رہی ہے - اور تیسری وجہ یہ ہے کہ درد کی ایذا قوت کو بسبب زیادہ حساس ہونے
عضو عصبی کے سخت پہونچ رہی ہے اختلاف منشاری بھی اسی ورم میں غلیظ تر ہوگا بسبب افراط صلابت کے - اور اگر یہ ورم عظیم ہوگا

نبض باوجود ان اعراض کے مرتعد یعنے کپنتی ہوئی بھی ہوگی اور سبب اُسکے ارتعاد خواہ تھرانے کا یہ ہو کہ کھنچاؤ اور سختی ایسے وقت کہ ورم بڑھا ہو بہت زیادہ اور شدید ہوگا اور باوجود ورم عظیم کے پٹھہ ایک سخت عضو ہو اور شریان مین تمدد اور صلابت شدید عارض ہوگئی ہو پس اب شریان کو وہی کیفیت عارض ہوگی جو رودہ کمان کو بروقت چلہ چڑھانے کے عارض ہوتی ہو یعنے جسوقت چلہ کمان کا چڑھانے مین اسقدر سخت ہوجاتا ہو کہ چٹکی سے اُسکا دبنا اور چٹکی مین تیرانداز کے اُسکا آجانا کیسا دشوار ہوتا ہو اور جب اُسی رودہ کو ٹھکی دین خواہ اُسکو چٹکی مین دباکر چھوڑ دین دیرتک تھرایا کرتا ہو - اور اگر ورم کسی ایسے عضو مین جسمین ساکن رگین زیادہ ہین اُسوقت نبض مین صلابت کمتر ہوگی اور لین یعنے نرمی اُسمین زیادہ ہوگی اسلیے کہ ایسے اعضا نسبت پٹھہ کے زیادہ نرم ہوتے ہین - اور جب ایسی نبض مین ہوئی لہذا مقدار اُسکی عظیم بھی ہوگی اور منشاریت بھی اُسمین بہت کم ہوگی سبب اسکا وہی نرمی ہو جسکو ہمنے بیان کیا ہی - اور اگر ورم کسی ایسے عضو مین ہو جسمین شرائین یعنی متحرک رگون کی زیادتی ہو اُسوقت نبض عظیم ہوگی اسلیے کہ حرارت غریزی کی اُس جگہ زیادتی ہو جو اندر رگہائے جہندہ کے رہتی ہو - ایضاً یہ نبض مختلف غیرمنتظم ہوگی - اسلیے کہ بذریعہ ان رگون کے قلب مین ایسی چیزین پہونچ رہی ہین جنسے بسرعت تمام نبض مین تغیر آجاتا ہو بدون اسکے کہ درمیان اُن امور کے کوئی شے متوسط ہو مراد یہ ہی کہ شرائین کے ذریعہ سے بلا توسط غیر سے ہرایک کیفیت قلب تک پہونچ کر نبض کو متغیر کردیتی ہی - پس انھین طرف سے تغیر نبض کا منظر جوہر عضو متورم کے ہوتا ہی - اب رہا تغیر نبض کا منظر مقام اور محل عضو متورم کے اُسکی صورت یہ ہی کہ اگر ورم دماغ ہو اُسوقت نبض مشابہ اُس کیفیت کے ہوگی جنسے ورم عضو عصبی کی نبض ہوتی ہی - اور اگر ورم کسی ایسے عضو مین ہو کہ قریب جگر کے واقع ہی خواہ بعض اجزاے جگر مین ورم ہو اُسوقت ایسی نبض ہوگی جیسے نبض اُسوقت ہوتی ہی کہ ورم ایسے عضو مین ہو جو اوردہ یعنے ساکن رگون پر زیادہ شامل ہی - اور اگر ورم کسی ایسے عضو مین ہو جو قریب بہ قلب واقع ہین اُسوقت نبض مشابہ اُس نبض کے ہوگی جو متحرک رگون پر زیادہ شامل ہونے سے عضو کے ہوتی ہی - اور قلب کے ورم کی نبض کیون بیان کرین کہ ناممکن ہی اسلیے کہ جسوقت ورم قلب مین ہوتا ہی تھوڑی دیر بھی نہین گذرتی کہ آدمی مرجاتا ہی پس اُسکی نبض کو کیا بیان کرین - پس انھین وجوہ سے تغیر نبض کا ورم گرم مین منظر طبیعت ورم اور منظر طبیعت عضو متورم کے ہوتا ہی یعنے جس عضو مین ورم پیدا ہوتا ہی - کبھی ورم گرم کو ایک امر عارضی ایسا لاحق ہوتا ہی جسکی جہت سے نبض اسی ورم کے مرکب اُن صفات سے ہوتی ہی جنکو ورم اور یہ امر عارضی دونون ملکر مقتضی ہوتے ہین - اور یہ امر عارضی یا تو بسبب شرکت اسی عضو متورم کے کسی اور عضو سے پیدا ہوتا ہی جیسے تشنج کا عرض جو ورم حجاب مین بسبب مشارکت حجاب کے دماغ سے پیدا ہوتا ہی اور یہ شرکت حجاب کو دماغ سے اس طرح سے ہی کہ ایک پٹھہ دماغ سے بطرف حجاب کے آگیا ہی - یا یہ امر عارضی فعل خاص اُسی عضو متورم کا ہوتا ہی جس طرح کہ فساد ہضم بسبب ورم معدہ کے پیدا ہوتا ہی - خواہ ضیق النفس یعنے سانس کا تنگ ہوجانا اور اختناق یعنے گرفتہ گلو ہونا بسبب پھیپھڑے کے ورم سے عارض ہوتا ہی - یا یہ عرض کسی امر عارضی دیگر سے پیدا ہوتا ہی جو بروقت ورم پیدا ہوا ہی جیسے دردسر خواہ عروض غشی وغیرہ اور اعراض غریبہ جنکو ہم آیندہ بیان کرینگے کہ ایسی غشی کیسی نبض کی قسم مین پیدا ہوتی ہین - اور یہ بیان ہمارا اُس مقام پر ہوگا جہان پر بیان کرینگے کہ اقسام امراض کیسی کیسی قسمین نبض کی پیدا کرتے ہین اور اعضاے بدنی مین ان امراض کے ہونے سے کونسی قسم نبض کی حادث ہوتی ہو - یہی بیان تغیر نبض کا تھا جو بسبب ایسے ورم گرم کے پیدا ہوتی ہو جو مادہ خون سے عارض ہوتا ہو اور اُن اعراض نبض کا تھا جو تابع ایسے ورم گرم کے ہوتے ہین - جو ورم گرم خلط صفرا سے

پیدا ہوتا ہی اور اسکی نبض منشاری (یعنی آرے جیسی) ہو۔ اسکی صورت یہ ہی کہ چونکہ حرارت اس ورم کی زیادہ قوی ہوتی ہی لہذا سرعت اور تواتر
نبض کا مقدار بھی زیادہ ہوتا ہی- اور چونکہ خشکی مادہ پر غالب ہو اسی وجہ سے نبض کی صلابت بھی شدید تر ہوگی اور جب صلابت کی
صورت میں اختلاف منشاری ہو تو نبض میں زیادہ ہوگا- ورم مادہ دیکھنے سے زیادہ جو ورم پیدا ہوتا ہی پس اگر مادہ بلغمی سے پیدا ہو
یہ ورم نبض کو موجی بنا دیتی ہے سست اور بعید اور متفاوت کر دیتا ہی اسلیے کہ ترویح زائد کی حاجت کم ہی بسبب برودت مزاج بلغم کے- اور باعث
نرمی کے بھی نبض موجی ہوگی بسبب رطوبت بلغم کے- برخلاف بھی نبض میں زیادہ ہوگی بسبب اسکے کہ صلابت میں کمی ہی- اور جو ورم
خلط سوداوی سے پیدا ہوگا اسکی نبض باریک اور سخت اور سست اور متفاوت ہوگی اور اختلاف منشاری اسمین شدید اور قوی تر ہوگا
اور یہ جملہ صفات بسبب مادہ کے سختی اور حرارت کی کمی کے پیدا ہونگی پس انھین وجوہ سے تغیر نبض میں بسبب اقسام ورم کے ہوتا ہی
مگر مناسب اسکا بھی جاننا ہی کہ مقدار اس تغیر کی جو نبض میں ورم پیدا کرتا ہی کمی اور بیشی میں بقدر مقدار ورم کے مختلف ہوگی اور بنظر
شریف اور خسیس ہونے عضو متورم کے بھی اسی مقدار تغیر میں اختلاف ہوگا- اور اسکا حال یہ ہی کہ اگر ورم کی مقدار بڑی ہوگی خواہ
کسی عضو شریف میں چھوٹی چھوٹی ہی مقدار کا ورم ہوگا جیسے دماغ اور جگر اور معدہ اسوقت یہ تغیر نبض کا بھی قوی ہوگا- اور اگر ورم صغیر اور
چھوٹا ہوگا خواہ بڑا ورم کسی عضو خسیس مثلاً ہاتھ یا پاؤن میں ہوگا تغیر بھی تھوڑا سا اور ضعیف ہوگا

باب نوان اُس نبض کے بیان مین جو اعضاے نفسانی کے امراض پر دلالت کرتی ہی

جب ہم نے اُس نبض کا حال بیان کر دیا جس سے استدلال ورم کی اقسام پر کیا جاتا ہی- اب ہم آغاز کرتے ہین بیان حالات نبض کے
انھی اقسام کے جنسے استدلال تمامی بدن کی اعضا کے امراض پر کیا جاتا ہی- مین کہتا ہون کہ اقسام اُن امراض کے جو کہ اعضا بدنی مین
پیدا ہوتے ہین بہت سے ہین- اور تغیر نبض کا اکثر امراض مین ایک ہی طرح کا ہوتا ہی لیئے بعض امراض کی نبض مشابہ بعض امراض کے
ہوتی ہی اور اُسی کے مناسب اکثر احوال مین ہوتی ہی- اور یہی وجہ ہی کہ نبض کی ایک قسم سے استدلال بہت سے امراض پر کیا جاتا ہی
اور اسکا سبب یہ ہی کہ یہ مرض یا تو دوسرے مرض سے نوع اور قسم مین متفق ہی- میری مراد یہ ہی کہ دونون مرض قسم واحد سے ہین- اور
یا یہ بات ہی کہ دونون مرضوں کا سبب ایک ہی سا ہی جس سے دولون مرض پیدا ہوے ہین- یا یہ بات ہی کہ دونون مرض کسی ایسے دو عضو مین
پیدا ہوے ہین جو بنظر جوہر اصلی کے یکسان ہین- اسی وجہ سے ہم اس مقام پر اقتصار کرتے ہین بیان پر اُن قواعد کے جنسے استدلال
بذریعہ احکام نبض کے بہت سی بیماریون پر کیا جاتا ہی- اور ابتداے کلام اُن امراض سے ہم کرتے ہین جو دماغ مین پیدا ہوتے ہین
اور جو اعضا کہ دماغ سے پیدا ہوتے ہین اور جو تغیر نبض مین یہ امراض پیدا کرتے ہین اُنکا بیان پہلے ہم کرتے ہین- اب ہم کہتے ہین
کہ بیماریان جو دماغ مین پیدا ہوتی ہین انمین ایک سرسام اور برسام بھی ہی اور سبات سہری اور قطرب اور سبات بھی ہی اور جمود اور صرع اور سکتہ
اور تشنج اور استرخا ہی- سرسام تو ایک ورم گرم ہی جو دماغ کی جھلیون مین پیدا ہوتا ہی- اور چونکہ ان جھلیون کی طبیعت پٹھون کی طبیعت کے
مطابق ہی لہذا سرسام کا مرض نبض کو صلب اور سخت اور متواتر اور قوی اور منقطع کرتا ہی اور نباض کو بر وقت نبض پر ہاتھ رکھنے کے ایسا
معلوم ہوتا ہی جیسے کہ نبض اپنی جگہ سے دوسری جگہ ہٹ جائیگی- صلابت سرسام کی نبض مین اسواسطے پیدا ہوتی ہی کہ بشدت چونکہ تمدد
اور کھنچاؤ ورم سے پیدا ہوا ہی اسلیے کہ ورم مذکور ایک عضو عصبی مین پیدا ہوا یعنے جھلی مین دماغ کے جسکا مزاج پٹھے کا ہی- اور صغیر ہونا
اس نبض کا اسوجہ سے ہی کہ سختی اور صلابت ایسی رگ مین آگئی ہی جو اُسی رگ کے پھیلنے اور انبساط کو مانع ہی- تواتر کی وجہ یہ ہی کہ ترویح قلب کی

باعث ... شدید ہو یعنی حرارت غریبہ ... اور اس سبب سے ... قوت قوی رہتی ہو اور اسی سبب سے مریض کو
ہم دیکھتے ہین کہ بعض اوقات اُچھلتا ہو اور زور زور سے بکتا ہو اور یہ حرکت ناشایستہ مریض بسبب فساد ذہن کے کرتا ہو۔ اختلاف
منقطع یعنے غیر منتظم اس نبض مین اسواسطے ہوتا ہو کہ رگ نبض کی پوری پوری انبساط سے باز رہتی ہو بسبب اُسی صلابت کے جو ندکور
ہو چکی اور نیز بسبب تمدد اور کھچاؤ کے جو شریان مین پیدا ہوا ہو حالانکہ قوت مریض مین زیادہ ہو جو انبساط پیدا کرنا چاہتی ہو لہذا
بعض اجزاے نبض کو حرکت ادہ کرتی ہو اور بعض اجزا کی انبساط سے عاجز رہتی ہو اور اسی وجہ سے نباض کو ایسا معلوم ہوتا ہو کہ نبض
مریض کی کبھی تو اوپر کی طرف ہٹ جاتی ہو اور کبھی نیچے کی طرف سرک جاتی ہو۔ اور جسوقت سرسام کا مرض مادہ صفراوی سے پیدا ہوا ہو
نبض مرتعد یعنے کپکپی ہوئی اور تھرتھراتی محسوس ہوگی۔ اور اسی سبب سے جسکو ہمنے ذکر کیا ہو اور ابھی اُسکا بیان ہوا ہو جملہ
اعضاے عصبی کی نبض مین بسبب شدت تمدد اور تناو اور سختی کے وہ کیفیت عارض ہوتی ہو جو رودہ اور کمان کی زہ کو بر وقت کھینچ کر
دبا چھوڑ دینے سے ایک قسم کی تھرتھری عارض ہوتی ہو خصوصاً اگر مادہ مرض کا خشک مزاج ہو جیسے خلط صفراوی کہ اُسوقت
جرم شریان کی سختی اور صلابت زیادہ بڑھ جاتی ہو کبھی شاذ و نادر سرسام مین نبض عظیم بھی ہو جاتی ہو اور اسکا سبب یہ ہو کہ اگر ورم
تھوڑا سا ہو کہ جھلی کو زیادہ کھینچ کر سخت نہ کرے اور اتنی تمدید اور تشنج جھلی مین پیدا نہ کرے جسکی وجہ سے شریان مین سختی اور صلابت
آجائے۔ اگر سرسام کا مرض مادہ بلغمی سے پیدا ہو اُسوقت نبض مین صلابت کم ہوگی پس انبساط اور پھیلنے مین قوت کے مطیع ہوگی اور
قوت اس فعل کو پورا ہونے دیگی کہ انبساط بخوبی ہوتا رہیگا۔ اور کبھی اسی مرض مین ایسا بھی ہوتا ہو کہ حرکت انبساط کی زیادہ سریع ہوتی ہو
بہ نسبت حرکت انقباض کے میری مراد یہ ہو کہ زمانہ انبساط کا قلیل اور کمتر ہوتا ہو بہ نسبت زمانہ انقباض کے اور کبھی اسکا عکس
ہوتا ہو یعنے زمانہ انقباض سریع زیادہ بہ نسبت زمانہ انبساط کے ہوتا ہو اور اسکا سبب یہ ہو کہ چونکہ مرض ورم گرم سے پیدا ہوا ہو
جو دماغ کی جھلیون مین ہو اور تپ بھی اسکے ساتھ لازم ہو جو کسی وقت نہین اُترتی۔ اور تپ بھی سرسام مین اُسی خلط کی عفونت سے
عارض ہوتی ہو جس خلط سے ورم مذکور پیدا ہوا ہو اور عفونت کا آجانا بوجہ حرارت ورم کے ہو پس اب یہ بات ہوگی کہ جب حرارت
زیادہ ہوگی انبساط نبض کا بھی جلد جلد ہوگا اسلیے کہ ہوا کے اندر داخل ہونے کی ایسے وقت حاجت زیادہ ہو اور ہوا کا داخل ہونا اسی
حرکت انبساطی پر پایا جاتا ہو اور زیادہ ہوا کا داخل ہونا اس غرض سے درکار ہو کہ قلب کی حرارت اور شدید گرمی کو دور کردے اور
برودت پیدا کرے اور انقباض اسوقت دیر مین ہونا چاہیے تاکہ ہوا جو اندر پہونچی ہو دیر تک ٹھہرے اور قلب کو سردی اور خنکی پہونچاتی رہے
اور جسوقت خلط عفونت ناک زیادہ ہوگی اُسوقت انقباض جلد جلد ہوگا اور انبساط بدیر ہوگا اسلیے کہ ایسے وقت فضلہ دخانی کے اخراج کی
حاجت شدید ہو اور فضلہ مذکور کا نکالنا اسی حرکت انقباضی سے پیدا ہوتا ہو اور اسی نبض کا نام نبض انقباضی ہو۔ اور یہی صورت
جملہ اقسام تپہاے عفونت کے پیدا ہونے کی ہو کہ اگر حرارت اُنمین بوجہ عفونت کے زیادہ ہوگی انبساط نبض کا جلد جلد ہوگا اور اتنا
جلد ہوگا کہ نبض ابتدائی انبساط مین تیز حرکت کریگی اور تمام انبساط کے وقت دیر مین حرکت کریگی۔ اور اگر عفونت خلط کی زیادہ ہو
بہ نسبت حرارت کے اُسوقت انقباض بسرعت ہوگا تا اینکہ ابتدا مین انبساط دیر سے ہوگا اور آخر مین جاکر حرکت مین سرعت ہوکر
انقباض سریع ہو جائیگا اُسی سبب سے جسکو ابھی ہمنے سرسام کی نبض مین بیان کیا ہو۔ یہ بیان تھا سرسام کی بیماریون کی نبض کا
اور اُن لوگون کی نبض کا جنکی عقل درست باقی نہ رہے بوجہ مرض دماغی کے۔ اور اسی طرح کی نبض بیماران وسواس سوداوی کی ہوتی ہو

اکثر اوقات مین لیکن نسیان اور سبات کے بیمارون کی نبض کا یہ حال ہی کہ عظیم اور ضعیف اور نرم اور بطی یعنے سست اور متفاوت
اور مختلف اختلاف موجی ہوتی ہی سبب اسکا یہ ہی کہ یہ مرض خلط بلغم سے پیدا ہوتا ہی جو بارطوبت ہی اور دماغ مین اُسکی کثرت ہوگئی ہی
خواہ دماغ مین کسی اور عضو سے جاتا ہی اور دماغ خود ہی ایک عضو رطب خواہ گیلا ہی اسی وجہ سے نبض لین یعنے نرم ہوتی ہی پھر چونکہ
قوا اس مرض مین ضعیف ہوجاتا ہی لہذا نبض ضعیف پیدا ہوتی ہی۔ اور جرم شریان کو انبساط سے منع نہین کرتا ہی پس نبض عظیم ہوتی ہی
اور چونکہ رطوبت کا غلبہ ہوتا ہی لہذا نبض بھی ضعیف ہوتی ہی اور بسبب ضعف قوت کے جو ہمراہ رطوبت کے ہوتا ہی نبض مین اختلاف
موجی پیدا ہوتا ہی یعنے درآمد برآمد اسکی مثل لہر کے ہوجاتی ہی۔ پھر چونکہ مزاج مادہ بلغم کا سرد ہی اور حاجت ترویح کی زیادہ نہین ہوتی
لہذا نبض بطی اور سست ہوتی ہی اور متفاوت بھی ہوجاتی ہی۔ جالینوس نے ذکر کیا ہی کہ کبھی اسی مرض مین وہ نبض بھی پیدا ہوتی ہی
جسکو ذوالقرعتین کہتے ہین یعنے ایک حرکت کے زمانہ مین دو حرکتین اسکی پیدا ہون۔ اور اسکا سبب یہ ہی کہ جب خلط لزجی
دماغ مین زیادہ ہوئی اسقدر کہ دماغ مین کھچاؤ پیدا ہوا اور اسی کھچاؤ کی وجہ سے دماغ کی جھلیان بھی کھنچ گئین اب شریان مین
سختی پیدا ہوگی اور اپنی حرکت موجی سے اس حرکت کی طرف منتقل ہوگی جسکو ذوالقرعتین کہتے ہین اور یہ حرکت بھی صلابت
اور سختی سے پیدا ہوتی ہی۔ مترجم اور بہت سے ابواب مین ذوالقرعتین کی پوری کیفیت بیان ہوچکی ہی وہان سے اسکو سمجھنا چاہیے
لیکن وہ مرض جسکا نام قوما مشہور ہی اور یہی سبات سہری ہی پس چونکہ یہ مرض ایسے اسباب سے پیدا ہوتا ہی جو برسام اور نسیان کے
اسباب سے مرکب ہوتے ہین لہذا نبض بھی بیماران قوما کی متوسط اور درمیانی حالت پر ہوتی ہی بہ نسبت نبض بیماران برسام اور
نسیان کے۔ مگر اکثر حالات مین انکی نبض مشابہ نبض برسام کے رہتی ہی مگر عظیم اور بہت زیادہ ہوتی ہی بسبب رطوبت بلغم اور
رطوبت دماغ کے۔ اور سرعت اور تواتر مین یہ نبض معتدل ہوتی ہی اسی سبب سے جسکو ہمنے ذکر کیا ہی (کہ حرارت کم ہی لہذا
ترویح کثیر کی حاجت نہوگی) اور یہی توجیہ کہ نبض ایسے مریض کی منقطع اور مرتعد یعنے تھراتی ہوئی نہین ہوتی اسلیے کہ نبض کا منقطع ہونا اور
تھرانا بیماران برسام اور وسواس کو عارض ہوتا ہی بسبب یبوست کے۔ اور مرتعد [illegible] تشنج کے یعنے دماغ کی جھلیون کے
بیماران مرض جمود کی نبض کا حال یہ ہی کہ جمود وہ مرض ہی جو دماغ مین اس سدہ کے پڑجانے سے پیدا ہوتا ہی جو بطن موخر خواہ پچھلے
حصہ مین دماغ کے پڑتا ہی اور وہ سدہ سرد خشک مادہ سے ہوتا ہی پس ان بیمارون کی نبض مثل نبض بیماران نسیان کے ہوتی ہی
مگر فرق یہ ہی کہ نبض جمود کی قوی زیادہ اور سخت بھی زیادہ ہوتی ہی۔ بہ نسبت نبض اصحاب نسیان کے۔ اور اختلاف بھی نبض جمود مین کم
ہوتا ہی بہ نسبت نبض نسیان کے اور یہ فرق بسبب یبوست اور خشکی مادہ کے ہی۔ اسلیے کہ رطوبت مادہ کی قوت شریان کو سست اور
ڈھیلا کردیتی ہی اور اسکو ضعیف و کمزور کردیتی اور اختلاف تابع ضعف کے ہی (پس نسیان مین ہوگا نہ کہ جمود مین) جمود کے بیمارون کی
نبض چھونے سے گرم محسوس ہوتی ہی۔ سکتہ اور صرع چونکہ یہ دونون مرض ایک سدہ سے پیدا ہوتے ہین جو سدہ کہ بطون اور حصہ ہاے
دماغ مین خلط بلغم غلیظ سے پڑتا ہی۔ اور چونکہ افعال مین قوت مدبرہ اور افعال مین قوت محرکہ کے ضرر پہونچتا ہی جس طرح سے ہم اس
کتاب مین آئندہ بیان کرینگے لہذا نبض کا حال ان حدوث مرض مین سکتہ اور صرع کے یہ ہوگا کہ متمدد اور کھنچی ہوئی ہوگی اور یہ کھنچاؤ
بوجہ تمدد اور کھنچاؤ دماغی جھلیون کے ہوگا اسلیے کہ خلط کی انمین کثرت ہوتی ہی اور بمقدار کثیر خلط کی دماغ کی جھلیون مین بھر جاتی ہی
اور سواے تمدد کے اور کسی حالت اصلی اور طبیعی مین نبض کے تغیر نہوگا یہ تو حال ابتدائی مرض کا تھا پھر جب مرض نے زور پکڑ لیا

اُسوقت نبض مریض کی صغیر اور ضعیف اور بطی اور متفاوت ہوجائیگی اور یہ سب امور بسبب ضعف قوت کے پیدا ہونگے - اور جب ضعف
قوت زیادہ ہوگا اُسوقت پھر نبض متواتر ہوجائیگی اور تمام کاراس نبض کا بطرف دودی کے ہوگا - اور پھر آخر مین نملی ہوجائیگی -
یہ بیان تھا صرع اور سکتہ کی نبض کا تشنج کے بیماروں کی نبض کا یہ حال ہو کہ جس طرح کہ تشنج مین اور اعضا سے بدنی کو بوقت تشنج وسی
عضو کے انقباض یعنے سمٹنا اور یکجا ہوجانا اپنے مبدا کی طرف یعنے جدھر سے وہ عضو پیدا ہوکر نکلا ہی اُسی طرف سمٹنا عارض ہوا ہی
اور تمدد یعنے کھنچاؤ عضو متشنج کو بالعرض لاحق ہوتا ہی - اسی طرح شریان کو بھی بسبب شدت تمدد اور زیادہ کھنچاؤ اُسی عضو کے اور بسبب
سخت ہوجانے عضو متشنج کے وہ کیفیت عارض ہوتی ہی کہ اب رگ نبض کی انبساط نہین کرنے پاتی ہی اور یورے نہین پھیل سکتی ہی اسی وجہ سے
نبض کی حالت مثل مرتعد کے ہوجاتی ہی یعنے جسکو تھرتھری اور کنپکنپی لاحق ہو اور درحقیقت وہ نبض نہین تھرتھراتی ہی - مگر حرکت
نبض کی تھرتھرانے مین ایسی ہوتی ہی جیسے کہ زور دہ کمان کا جسوقت کشادہ ہوتا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ پھیلنے میں جیسے ایک تیر ہی جو
کمان سے بید رنگ چھوٹتا ہی اور نکل گیا ہی - اور اسی طرح جب یہ نبض حرکت انقباضی کرکے سمٹتی ہی مشابہ اُس شی کے ہوجاتی ہی جو تہ کسی
گہراو مین ڈوب جائے - تا اینکہ بروقت انبساط نبض کے ایسا گمان ہوتا ہی کہ یہ نبض عظیم ہی اور بوجہ صلابت اور سختی کے جو اسی نبض مین ہی
ایسا ہی گمان ہوتا ہی کہ یہ نبض بہت قوی ہی حالانکہ قوی بھی نہیں ہی اور عظیم بھی نہین بلکہ درمیان عظیم اور صغیر اور قوی اور ضعیف کے معتدل ہی
مگر اسکا اعتدال بسبب تھرتھری کے ظاہر نہین ہوتا ہی - اسی طرح کی نبض بیماران تشنج کی ہوتی ہی جسوقت کہ تمدد اور کھنچاؤ شریان کے جملہ
اجزا مین برابر ہو - لیکن اگر تمدد اور کھنچاؤ اجزاے شریان مین یکسان اور برابر نہو بلکہ بعض اجزا مین زیادہ اور بعض مین کم اور تھوڑا ہو
پس نبض کی حالت مثل نبض منشاری کے ہوگی اور سرعت اور بطو مین متوسط اور میانہ ہوگی اسلیئے کہ ترویح کی حاجت کم ہی - یہ صورت
نبض کی ہی بیماران تشنج مین - استرخا اور فالج کی بیماری جو کہ ایک ایسے سدہ سے پیدا ہوتی ہین جو سدہ ابتدا نخاع مین پڑتا ہی
یعنے جہان سے حرام مغز کی اصل اور جڑ پیدا ہوئی ہی اور ابتدا مین اُس پٹھہ کے پڑتا ہی جو عضو مسترخی خواہ عضو مفلوج مین آیا ہی اسی
سبب سے قوت کو امکان اس امر کا نہین رہتا ہی کہ بخوبی اُسی مقام ماؤف مین نفوذ کرسکے تاکہ بعد نفوذ کرنے کے مقام مذکور مین یعنے
ابتداے نخاع کے مقام مین پھر تمامی اعضا تک پہونچے اسی وجہ سے نبض بھی ان بیماروں کی صغیر اور ضعیف اور سخت ہوجاتی ہی اور جب
مرض قوی ہوگیا اُسوقت نبض انکی بطی یعنے سست اور متفاوت ہوکر آخر مرض مین جب اس مرض کی قوت زیادہ ہوتی ہی متواتر ہوجاتی ہی
مگر تواتر اُسکا مستوی اور برابر نہین ہوتا بلکہ بعد بہت سے نوبات کے یعنی بعد بہت مرتبہ نباض کے ہاتھ مین لگنے کے متفاوت ہوجاتی ہی - اور
اسی واسطے جالینوس اس نبض کا نام مفتر رکھتا ہی - یہ حالات نبض کے جو امراض دماغی اور پٹھون کی بیماریون مین ہوتے ہین - اور کبھی
پٹھون کے امراض کے بعض اقسام مین قشعریرہ یعنے پھریری بھی آجاتی ہی وہی پھریری جو ابتدا مین تپون کے پیدا ہوتی ہی اور نبض (پھریری
کے وقت اگر پٹھہ کے کسی مرض مین واقع ہو چونکہ شرائین اور متحرک رگین تمام بدن کی جملہ جہات سے سمٹ کر اپنے مرکز یعنے قلب کی طرف
مجتمع ہوجاتی ہین) ایسی معلوم ہوتی ہی جیسے کہ چسپیدہ ہوگئی یا اینکہ اندر کی طرف فرورفتہ ہوگئی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ حرارت غریزی
اندر کی طرف سمٹ کر عمق بدن مین چلی گئی ہی - اب کہ ہمنے اُس نبض کا بیان کردیا جو امراض دماغی اور جملہ اعضاے نفسانی کے امراض کی ہی
پس لازم ہی کہ آئندہ اُس نبض کا بیان کرین جو سینہ کی بیماریون مین اور سینہ کے متصل جو اعضاے تنفس ہین اُنکی بیماریون مین
ہوتی ہی اور وہ امراض جیسے ذبحہ اور انتصاب نفس اور ذات الریہ اور ذات الجنب اور قرحہ جو سل کے مرض مین پڑتا ہی اور نفث الدم اور ذبول

باب دسواں اُس نبض کے بیان مین جو آلات تنفس کے امراض مین ہوتی ہی اور پہلے بیان ذبحہ کی نبض کا

ذبحہ ایک ورم گرم ہی حنجرہ یعنے گلے کے عضو مین پیدا ہوتا ہی اور چونکہ عضل ایسا عضو ہی جسکا جوہر مختلف ہی یعنے اُسکے اجزا چند قسم کے ہین اسطرح سے کہ اوپر کی سطح عضل کی لحمی ہی یعنے گوشت کے مزاج پر ہی اور نیچے کے اجزا اُسکے عصبی اور پٹھہ کی طبیعت کے ہین اور وتر یعنی رودہ کے مزاج کے ہین چنانچہ اسکو ہم نے مقام تشریح مین بیان کر دیا ہی ـ پس اگر یہ ورم ذبحہ عضل کے اجزاء عصبی مین ہوگا نبض اُس مریض کی متمدد یعنے کھنچی ہوئی اور سخت اور منشاری مشابہ نبض مریض تشنج کے اور صغیر اور متواتر ہوگی اُنھین اسباب سے جنکو ابھی ہمنے تشنج کی نبض مین لکھا ہی جہان امراض اعضاے عصبی کی نبض کا ذکر کیا ہی ـ اور اگر یہ ورم حنجرہ کی عضو لحمی مین ہوگا اُسوقت نبض عظیم اور موجی ہوگی جسوقت کہ نبض اس مرض مین زیادہ نرم ہو اور موجی ہو ذات الریہ کی آمد آمد کی خبر دیگی ـ اور سبب اس خبر دہی کا یہ ہی کہ مادہ ذبحہ کا اگر زیادہ ہوا اور اجزاے لحمی عضل حنجرہ مین بوجہ کثرت مقدار کے نہ ٹھہر سکا ضرور پھیپھڑے کی طرف منتقل ہو کر چلا آئیگا پھر ذات الریہ پیدا کر دیگا ـ اور اگر نبض کی صلابت زیادہ ہو اور تمدد یعنی کھنچاؤ اور اختلاف منشاری نبض پر غالب ہو تشنج پیدا ہونے کی بدخبری ہوگی کہ قریب ہی اس بیمار کو مرض تشنج عارض ہو ـ اسلیے کہ ورم جب قوی ہوگا پٹھون تک اور دماغ تک ہو پہنچیگا پھر ضرور تشنج پیدا کریگا اسلیے کہ جزء عصبی جو عضل حنجرہ مین ہی اُسکو دماغ سے مشارکت ہی ـ جب ذبحہ کی بیماری اسقدر قوی ہو جاتی کہ مریض کے گلو گرفتہ ہونے کی نوبت پہونچے اور ہلاکت کے اسباب اور سامان بخوبی نمایان ہو جائین اُسوقت نبض صغیر اور متفاوت ہو جائیگی ـ اور اگر قوت بالکل ساقط ہو جائے نبض نملی ہو جائیگی ـ اور یہ قسم نبض کی قریب زمانہ موت کے ہوتی ہی انتصاب نفس یعنے سیدھی ہو کر سانس چلنے کا مرض چونکہ ایک سدہ سے پیدا ہوتا ہی جو اقسام مین قصبۂ ریہ یعنے پھیپھڑے کی نلی مین خلط غلیظ بلغمی سے پڑتا ہی لہذا نبض مختلف غیر منتظم ہو جاتی ہی ـ اسکی وجہ یہ ہی کہ خلط جسوقت قوت پر گرانی پیدا کریگی اور قوت مین تنگی ڈالیگی اسی وجہ سے نبض مریض کی صغیر اور ضعیف ہوگی ـ اور جسوقت قوت بدنی خلط کو مقہور اور مغلوب کریگی نبض بطرف عظیم ہونے کے مائل ہوگی اور قوی بھی ہونی شروع ہوگی ـ تواتر اور تفاوت اس نبض کا اسلیے ہوتا ہی کہ اگر مرض قوت اور ضعف مین متوسط ہی اُسوقت نبض متواتر ہوگی اور جسوقت مرض قوی ہوا اور بیمار ذبحہ کو اختناق عارض ہوا اُسوقت کی نبض متفاوت ہو جائیگی اسلیے کہ حرارت غریزی مین جمود پیدا ہوگا یعنے بجھنے کے قریب ہوگی ـ مگر بروقت سقوط قوت کے پھر تو نبض نملی ہو جائیگی ـ ذات الریہ جو پھیپھڑہ کا ورم ہی اُسکی نبض مشابہ بیماران نسیان کے ہوتی ہی عظیم ہونے مین اور نرم ہونے مین اور موجی ہونے مین اور اسکا سبب یہ ہی کہ نرمی اور موجیت نبض کی بسبب جوہر عضو یعنے پھیپھڑے کی نرمی کے ہوگی ـ مگر فرق اتنا ہی کہ نسیان کی نبض مین جو موجیت پیدا ہوتی ہی وہ بسبب رطوبت اُس خلط کے یعنے بلغم کے پیدا ہوتی ہی ـ اختلاف اور تقطیع یعنے منقطع ہونا نبض کا ذات الریہ مین زیادہ ہوتا ہی ـ اور اسکا سبب یہی ہی کہ ورم گرم اسکو پیدا کرتا ہی اور تپ جو ورم گرم کی تابع ہی اضطراب پیدا کرتی ہی اور کبھی اسی مرض کی نبض مین وہ نبض بھی پیدا ہوتی ہی جسکو ذو قرعتین کہتے ہین اور یہ نبض بروقت عظیم ہونے اور بڑھ جانے ورم کے اور بشدت تمدد اور کھنچنے جرم ریہ کے پیدا ہوتی ہی اور یہ تمدد اسقدر ہوتا ہی کہ پھیپھڑے کے ساتھ وہ جھلی بھی کھنچ جاتی ہی جو پھیپھڑہ پر منڈھی ہوئی ہی پس شریان مین صلابت اسی وجہ سے بہت سی حادث ہوتی ہی اُسی صلابت کی وجہ سے نبض کی وہ حرکت پیدا ہوتی ہی جسکو ذات القرعتین کہتے ہین یعنے دُہری چال کی نبض ـ اس نبض کا حال سرعت اور تواتر یعنے جلد اور تیز چلنے مین اور قوت اور ضعف مین یہ ہی کہ نبض اس مرض مین ضعیف ہوتی ہی بسبب صعوبت اور سختی مرض کے

وبکوشش کرنے طبیعت کے دفع مرض مین یعنی طبیعت ہمہ تن متوجہ بطرف دفع مرض کے ہوتی ہے اسی سے نبض مین ضعف آجاتا ہے۔ اور اسی سبب سے کبھی نبض کی رفتار مین نبضہ یعنے حرکت نبض کی زیادہ عدد مناسب سے اور کبھی ایک رفتار کم واقع ہوتی ہے۔ اور اسکا سبب یہ ہے کہ جب طبیعت مرض کو مغلوب کرتی ہے اُسوقت تو ایک رفتار نبض کی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور خواہ تین نبضون کے بیچ مین خواہ چار یا پانچ نبضہ کے بیچ مین۔ اور اگر مرض قوت کو مغلوب کرتا ہے اُسوقت طبیعت عاجز ہوجاتی ہے اور حرکت دینے سے شریان کے تھک جاتی ہے پس ایک نبضہ کم ہوجاتا ہے اور خواہ تین یا زیادہ نبضات کے بیچ مین۔ سرعت اور تواتر اس نبض کا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ اس مرض کے تابع اُور بہت سے اعراض ہوتے ہیں جیسے تپ جو تیز ہوتی ہے بسبب متعفن ہونے اُس خلط کے جسنے یہ ورم پیدا کیا ہے اور بسبب قریب ہونے ورم کے قلب کے مقام سے اور بسبب سات کے جو پیدا ہوا ہے۔ اور بسبب مشارکت پھیپھڑے کے دماغ سے بیچ مرض کے یعنی دماغ بھی اسکے ساتھ ماؤف ہوجاتا ہے پھر اگر تپ غالب ہو نبض سریع اور متواتر ہوگی اور اگر سات زیادہ ہوگا اُسوقت نبض متفاوت ہوگی۔ یہ وہ نبض ہے جو ذات الریہ پر دلالت کرتی ہے ذات الجنب یعنی پسلی کا درد یہ وہ بیماری ہے جو ورم گرم سے اندرونی جھلی کے پسلی کے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ جوہر جھلی کا عصبی ہے اور سخت ہے اور ورم کی کشش سے اسکی سختی اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے اسی وجہ سے نبض بھی سخت اور متفاوت ہوتی ہے اور اختلاف منشاری نبض مین اُسی سبب سے پیدا ہوتا ہے جسکو ہم ابھی پیچھے کے ورم کے نبض مین لکھ چکے ہین۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ اس مرض کے تابع قوی تپ بھی ہوتی ہے لہذا واجب ہے کہ نبض عظیم ہو اور بوجہ سختی کے شریان مین اچھی طرح انبساط اور کشادگی نبض کی ہو نہین سکتی لہذا بجاے عظیم کے سریع اور متواتر ہوگی تاکہ ہواے کثیر کے جذب کرنے مین قائم مقام عظیم کے ہوجائے۔ اور تیسری وجہ یہ ہے کہ ذات الجنب چونکہ اسکی پیدائش یا تو مادہ صفراوی سے ہوتی ہے یا خون سے اور کبھی بلغم سے بھی پیدا ہوتا ہے مگر ایسا امر بہت شاذ و نادر واقع ہوتا ہے۔ اسلیے کہ پتلی جھلی جو پسلیون کے اندر منڈھی ہوئی ہے سواے لطیف مادہ کے اور کسی طرح کا مادہ قبول نہیں کرسکتی ہے۔ اور بلغم ایک غلیظ اور گاڑھی چیز ہے اب اگر پیدائش ذات الجنب کی خون سے ہوگی اُسوقت نبض تواتر مین متوسط اور میانہ ہوگی۔ اور اگر حدوث اس مرض کا بلغم سے ہوگا تو اثر نبض کا قلیل اور کمتر ہوگا۔ اور جسقدر ہوگا اُسکا سبب یہی ہے کہ عضو متورم یعنے جھلی مذکور ایک چھوٹی شے ہے اور طبیعت بلغم کی اسی قدر تواتر کو چاہتی ہے۔ اور خوب مناسب ہے کہ اس مرض کے مادہ پر استدلال تواتر کی کمی اور بیشی سے کیا جائے اور جن امراض کے وقوع کی خبر پیشتر از وقوع یہ مرض دیتا ہے اُسپر بھی استدلال اسی تواتر کے ذریعہ سے کیا جائے۔ اور اسکی یہ صورت ہے کہ اگر تواتر زیادہ ہوا یا تو ذات الریہ کے حادث ہونے کی خبر دیگا یا مریض پر غشی طاری ہونے کی خبر دیگا۔ یا اینکہ خفقان ایسا ہوگا کہ انجام مریض کا بطرف ذبول کے ہوجائیگا۔ اور اسکا سبب اصلی یہ ہے کہ تواتر کی شدت خاص دلیل ہے کہ مادہ مرض کا صفراوی ہے اور مرہ صفرا بسبب اپنی لطافت کے یا بطرف پھیپھڑہ کے منتقل ہوجائیگا اسوقت ذات الریہ پیدا ہوگا یا قلب کی طرف رجوع کریگا پس غشی پیدا ہوگی۔ یا خفقان یعنے تپاک پیدا ہوگا کہ مریض کا انجام کار ذبول یعنے لاغری مفرط کی طرف ہوگا۔ اور یہ سب اعراض اسی وجہ سے پیدا ہونگے کہ جو مقام مادہ مرض کا ہے یعنے پسلی کی اندرونی جھلی اُس مقام سے یہ دونون عضو قریب واقع ہین۔ اور اگر نبض مین تواتر کم ہوگا اُسوقت یا سبات یا سکتہ یا سرسام بارد کی خبر دیگا یہ مرض کریگا۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ تواتر کم ہونا دلیل اسکی ہے کہ مادہ بلغمی ہے پس اگر بخارات سرد تر جو بلغم سے اُٹھتے اور صعود کرتے ہین تحلیل پاکر بطرف دماغ کے چڑھینگے یہی امراض دماغ مین پیدا کرینگے۔ اسی طریقہ سے استدلال کرنا چاہیے تواتر نبض کمی و بیشی سے اُس مرض کے مادہ پر اور اُن امراض پر جو اس مرض سے پیدا ہوتے ہین کبھی اختلاف منشاری سے بھی جو نبض مین ہوتا ہے استدلال انجام کار پر اس مرض کے کیا جاتا ہے اس طرح سے کہ مریض بسلامت جان بر ہوگا خواہ ہلاک ہوجائیگا۔ [illegible]

یہ اگر اختلاف منشاری ضعیف اور تھوڑا سا ہو خوش خبری دیگا کہ مرض بہت جلد جاتا رہیگا اور اسکا سبب یہ ہو کہ یہ بات ... قوی ضعیف
ہونے پر دلیل ہو- اور اگر اختلاف منشاری شدید ہو طول مرض کی خبر دیگا- پھر اگر شدت اختلاف منشاری کے ہمراہ قوت بھی مریض کی
ضعیف ہو خبری جلد موت واقع ہونے کی ہو- اور اگر قوت قوی ہو خبر دیگا کہ مریض طولانی زمانہ کے بعد نفع ہوگا- ... زائل ہونا مرض کا
یا مادہ مرض کے تحلیل سے اور پاشان او متفرق ہو جانے سے ہوتا ہو- یا مادہ کے استفراغ یعنے خارج ہونے اور کسی عضو کی طرف منتقل
ہو جانے سے جیسے کہ سینہ کے کشادہ مقام کی طرف چلا آئے اور ایسے انتقال کو تقیح کہتے ہیں بقول مطلق یعنے چاہے خام مادہ ذات الجنب کا
سینہ کی طرف آجائے خواہ پختہ ہر طرح سے اسکو تقیح کہینگے مترجم اور سینہ مین اگر پھر کھانسی کے ذریعہ کھنکھار مین یہ مادہ خارج ہوتا ہو تو اسکو
نفث کہتے ہین اور تقیح کے معنی لغت مین پیپ پڑنے کے ہین مگر اصطلاح اطبا کی اسی پر قائم ہوئی جیسا کہ مصنف نے لکھا ہو کہ مجرد
انتقال مادہ ذات الجنب کو بطرف سینہ کے تقیح کہتے ہیں پیپ بن جائے یا نہ بنے متن یا اینکہ مادہ ورم ذات الجنب بطرف پھیپھڑہ کے
منتقل ہو کر قرحہ اسمین ڈال دے اور اسکا نام (سل) ہو- یہی صفت نبض کی ہو جس سے استدلال ذات الجنب پر اور اختلاف احوال
اور اُن اعراض پر کیا جاتا ہو جو تابع ذات الجنب کے ہین- خون تھوکنا سینہ سے خواہ پھیپھڑے سے اسی کو سل کہتے ہین- اور اسکی
صورت یہ ہو کہ مدہ یعنے پیپ وغیرہ چونکہ اخیر مین اُن اورام گرم کے پیدا ہوتا ہو جو سینہ کے اعضا مین پیدا ہوتے ہین اسی وجہ سے
نبض ایسے وقت جب مدہ پیدا ہوتا ہو نہایت ہی سخت ہوتی ہو اور منشاریت بھی اسمین زیادہ ہوتی ہو اور سرعت اور تواتر بھی زیادہ
ہوتا ہو- اور جب مادہ بطرف تقیح کے متغیر ہو جاتا ہو اُسوقت طبیعت کبھی تو تقیح پر غلبہ کر کے اُسے پختہ کرتی ہو اور کبھی تقیح کی حرارت سے
ایذا پاتی ہو یعنے خود مقہور اور مغلوب ہوتی ہو اسی وجہ سے نبض ایسے وقت مختلف غیر منتظم ہو جاتی ہو- پھر جب خلط مرض قیح محض بنگئی
اور بالکل تغیر اسمین آگیا اب اختلاف نبض کا ٹھہر جاتا ہو اور اسی سکون کی وجہ سے نبض عریض ہو جاتی ہو اور ضعیف اور متفاوت بھی
ہو جاتی ہو- عریض ہونے کا سبب یہ ہو کہ مادہ قیح کا اعضاے سینہ کی ترطیب کر دیتا ہو اور اپنی رطوبت مین اعضا کو ڈبو دیتا ہو- اور
ضعیف ہونے کا نبض کے یہ سبب ہو کہ یکبارگی استفراغ مادہ کا ہو جاتا ہو- اور متفاوت ہونے کا سبب یہ ہو کہ اب حاجت ترویح کی کم
رہ گئی ہو- یہ بیان اُس نبض کا ہو جو نفث مدہ پر دلالت کرتی ہو اور سل کے قرحہ پر- ذبول کے معنی یہ ہین کہ اعضاے مین خشکی اور کھُرا پن
آجائے- اور اسکی تین قسمین ہین ایک تو وہ قسم ہو جو سینہ کے ورم گرم سے پیدا ہوتی ہو اور اسی ورم کی حرارت قلب تک پہونچ کر بوجہ
قرب اور مجاورت کے قلب کی رطوبت اور شرائین کی رطوبت کو یہ حرارت خشک کر دیتی ہو تا اینکہ شرائین اور قلب کو خشک کر کے اُنکے
ہمراہ اصلی اعضاے جسم کو بھی خشک کر دیتی ہو- دوسری قسم ذبول کی وہ ہو جسکی پیدایش غشی سے ہوتی ہو غشی تو زائل ہو جاتی ہو مگر
قلب اُسکی خشکی اور یبوست کو حاصل کر لیتا ہو اور اُسکے تابع ایک حمی حادہ یعنے تیز تپ بھی پیدا ہو جاتی ہو اُسوقت طبیب معالج باضطرار کوئی
شربت مریض کو ایسا پلاتا ہو جس سے غشی دور ہو جاتی ہو اور قلب ایک یبوست ایسی حاصل کرتا ہو جو قلب سے تمامی اعضاے اصلیہ بدن تک
پہونچ جاتی ہو- تیسری قسم ذبول کی ایک سوء مزاج گرم خشک سے پیدا ہوتی ہو جو تمام بدن پر غالب جاتا ہو وہی مزاج حار یابس کی راہ سے
طبیب مریض کو آب سرد پلاتا ہو جسکی سردی اور خشکی درجہ افراط پر ہو خواہ بعض خوا کہ سرد کھلاتا ہو پس یبوست تو اپنے حال پر ...
باقی رہتی ہو اور حرارت اپنے ضد کی طرف بدل جاتی ہو یعنے برودت پیدا ہوتی ہو اسی وجہ سے رطوبت اصلی بدن کے ختم ... جاتی
بدن کا حال مثل بدن مشائخ کے ہو جاتا ہو اور اسی وجہ سے یہ قسم ذبول کی بنام ذبول شیخوخی نام رکھا جاتا ہو- یہ تینون قسم جو دونون کے

مذکور ہوئین انمین سے ہر ایک قسم کی ایک نبض جداگانہ ہی جو خاص اُسی قسم مین ہوتی ہی دوسری قسم مین نہین ہوتی ۔ اور ایک نبض عام اُن تینون اقسام سہ گانہ مین ذبول کے ہوتی ہی ۔ ذبول کے قسم اول کی نبض خاص صلب اور ضعیف اور سریع اور متواتر ہوتی ہی ضعیف ہونے کا تو یہ سبب ہی کہ قوت اس قسم مین ذبول کی جو طولانی زمانہ مین ورم وغیرہ کے ضعیف اور ابتدا سے ورم سے تا زمانہ وصول حرارت بطرف قلب کے چونکہ مریض مبتلا آلام اور درد وغیرہ کا بہت دنون رہا ہی لہذا اندرجہ ضعف آگیا ہی ۔ اور صغیر ہونے کی وجہ یہ ہی کہ قوت اچھی طرح سے شریان کو حرکت انبساطی نہین دے سکتی ہی ۔ اور صلابت کی وجہ وہی خشکی اور یبوست ہی جو تمام بدن مین آگئی ہی ۔ اور سرعت اور تواتر سبب حرارت کے ہی ۔ دوسری قسم ذبول کی نبض خاص مساوی اور صلابت اور حالات مین صنف اول کے ہوتی ہی مگر سرعت اور تواتر اسکا کمتر ہوتا ہی اسلیے کہ خشکی اس صنف مین زیادہ تر غالب ہی بہ نسبت حرارت کے اسلیے کہ بیشتر ایسا ہی ہوتا ہی کہ حرارت اس قسم مین ذبول کی جاتی رہتی ہی اور فقط یبوست رہ جاتی ہی ۔ اور تیسری قسم ذبول کی اُسکی نبض بھی مثل قسم اول کے ہی صغیر ہونے مین اور ضعف اور صلابت مین مگر سرعت اور تواتر اسمین نہین ہی اسلیے کہ اس قسم مین ذبول کی حرارت نبض کی نہین ہی بلکہ برودت اور یبوست ہی ۔ یہ بیان اُن نبضون کا تھا جو خاص ہر ایک قسم سے ذبول کے ہین ۔ اب یہی نبض عام جو ذبول کی تینون قسم کو شامل ہی اسکو ثابت کہتے ہین اور یہی نبض بنام سلی بھی نامزد ہی اور یہ نبض صغیر اور ضعیف اور صلب اور متواتر ہی مگر تواتر قسم سوم مین ذبول کے نہین ہوتا اسلیے کہ برودت کا اس قسم مین غلبہ ہی اسی مرض مین چونکہ نقصان قوت کا زیادہ ہوتا ہی لہذا نبض مشابہ اُس ذنب الفار کے ہوتی ہی جو قسم ذنب الفار اختلاف احوال سے ایک ہی حرکت مین نبض کے پیدا ہوتی ہی اور وہ بھی قسم ذنب الفار کی اسمین ہوتی ہی جو بہت سی حرکات نبض مین پیدا ہوتی ہی ۔ اور ایسی ذنب الفار کا وجود بروقت ضعف قوت کے ہی جو شریان کے کنارہ تک نہین پہنچ سکتی ہی ۔ کبھی اسی مرض مین وہ نبض منخنی بھی پیدا ہوتی ہی جسکے دونو کنارہ باریک ہون اور بیچ مین گندہ اور موٹی ہو جیسا ہمنے اجناس نبض مین اسی منخنی کا ذکر کیا ہی اور جہان پر انواع اور اقسام نبض کو لکھا ہی ۔ اور اسکا سبب یہ ہی کہ نبض منخنی کا پیدا ہونا اُسی وقت ہوتا ہی جب قوت اسقدر ضعیف ہو کہ شریان کا وہ کنارہ جو متصل مرفق کے ہی اونچا کر سکے اسلیے کہ اُس کنارہ پر کلائی کے گوشت ہی اور نہ قوت کی رسائی بخوبی اُس کنارہ تک شریان کے ہوتی ہی جو کہ دست کے متصل اور گٹہ کے جوڑ پر ہی ۔ یہی بیان اُس نبض کا ہی جس سے استدلال حادث ہونے پر اُن امراض کے کیا جاتا ہی جو سیہ کے اعضا مین ہوتے ہین اسکو معلوم کر لینا چاہیے ۔

باب گیارھوان اُس نبض کے بیان مین جو دلالت کرتی ہی اُن امراض پر کہ آلات غذا مین پیدا ہوتے ہین

آلات غذا کے امراض کچھ تو وہ ہین جو ہضم اول اور ہضم دوم مین پیدا ہوتے ہین اور ہضم اول کے امراض وہ ہین جو معدہ مین اور آنتون مین پیدا ہوتے ہین ۔ اور کچھ امراض وہ ہین جو ہضم دوم مین عارض ہوتے ہین یہ وہ امراض ہین کہ جگر مین پیدا ہون ۔ اور کچھ ایسے امراض ہین جو تمامی اعضاے بدن مین پیدا ہوتے ہین اور یہ ہضم ثالث کے امراض ہین ۔ جو بیماریان معدہ مین پیدا ہوتی ہین وہ بہت سی ہین اسلیے کہ معدہ مین ورم حار کے اقسام اور ورم بارد کے اقسام اُسوقت پیدا ہوتے ہین جب اُسمین مادہ صفراوی یا دموی خواہ بلغمی یا سوداوی ریزش کر کے پہونچے ۔ اور کبھی یہ مادے معدہ مین ورم پیدا نہین کرتے بلکہ اور طرح کے امراض پیدا کرتے ہین جیسے لذع یعنے چبھن اور بیچکی اور کرب اور غشی یعنے متلی اور قے اور تھوک خواہ پیاس کی زیادتی خواہ دونون مین سے کسی ایک کی یا دونون کی کمی خواہ زیادتی اور اقسام تخمہ اور بدہضمی کے جو ان دونون کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہین ۔ خراب کیفیت کی غذا کھانے سے لذع اور متلی وغیرہ پیدا ہوتی ہی چنانچہ

امراض اعضاے باطنی کی بحث میں ان سب کو بیان کرینگے - بالجملہ ان سب امراض کی صغیر اور ضعیف ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ قوت پر
گرانی کثرت استعمال سے آب و غذا کے ہوتی ہے اور انحلال قوت جیسے کہ جماع کی کمی سے آب و غذا کے ہوتا ہے اور نبض خاص ہر ایک مرض کی
انمین سے اسکی تفصیل یہ ہے کہ ورم گرم جب فم معدہ مین پیدا ہو نبض کو متواتر اور سخت و متمدد جیسے تپ ہوتی اور منشاری کر دیگا اور تناوا سوقت
اسواسطے پیدا ہوگا کہ معدہ کا منھ عضو عصبی ہے - اور چونکہ اس وقت ورم فم معدہ کے نے غذائی بھی بسبب ضعف فم معدہ کے ہوگی لہذا نبض بھی
ضعیف ہوگی اور آخر مین جا کر جب زمانہ نے غذائی کا طولانی ہو جائیگا نبض بطی یعنے سست اور متفاوت ہو جائیگی - اگر معدہ کے منھ مین
ورم سرد پیدا ہو نبض اسوقت سخت اور ضعیف اور متفاوت پیدا ہوگی اور اگر فم معدہ مین بیچ اور جسمین یا کرب یا متلی وغیرہ پیدا ہو خلاصہ
یہ ہے کہ ایسی کوئی کیفیت عارض ہو جو خلط لذاع یعنے چھبن پیدا کرنے والی خلط سے عارض ہوتی ہے اسوقت نبض بھی ضعیف اور متواتر زیادہ
سبب حرارت مادہ کے پیدا ہوگی - اور بعض اقسام مین ان امراض کے نبض بطی یعنے سست ہوگی اگر وہ مرض خلط بارد سے پیدا ہوا ہو
اگر کوئی مرض کثرت سے غذا کے پیدا ہوا ہو جو قوت پر گرانی ڈالتا ہے - یا کوئی کیموس بمقدار کثیر اور غلیظ القوام کسی مرض کو پیدا کرے اور حرارت
اسکے ہمراہ نہو باوجود سست ہونے کے نبض متفاوت بھی ہوگی - اور یہ کیفیت نبض کی اوائل اور ابتداے مرض مین ہے لیکن جب یہ امراض
بڑھ جاتے ہیں اور قوی ہو جائین پھر اب جو مرض کسی کیفیت صفراوی لذاع سے پیدا ہوا ہوگا جیسے کرب اور ہچکی اور جمائی ایسا مرض تو نبض کو
زود ہی کر دیگا بسبب زیادتی تواتر اور اختلاف جو ہمراہ ضعف قوت کے ہے - اور جو مرض بسبب امتلاء کے پیدا ہو جسنے قوت کو گرانی پہونچائی ہے
جیسے تخمہ اور بدہضمی ایسا مرض نبض کو صغیر اور ضعیف اور بطی اور متفاوت کرتا ہے اور اختلاف بھی اسمین زیادہ ہوتا ہے - اور اگر امتلاء خلط بارد کا
ہو کر کوئی مرض پیدا ہو جیسے وہ مرض جسکو بولیموس کہتے ہین جسمین معدہ کی خواہش باطل اور سب اعضا کی خواہش بنی رہتی ہے جسے جوع البقر
کہتے ہین اسوقت نبض کا تفاوت زیادہ ہوگا اور صغیر اور ضعیف بھی زیادہ ہوگی اور اختلاف اسکا ایک ہی نبضہ مین ہوگا مطلب یہ ہے کہ وہ نبض
منقطع ہوگی اور اسکا منقطع ہونا اسکے اجزا مین ہوگا جو قریب قریب ایک دوسرے کے ہے اور فریب بھی اسمین زیادہ ہونگے - تا ایکہ نباض اپنی
انگلی کے نیچے ایسا گمان کریگا جیسے کہ ریگ پھیلی ہوئی ہے جو شریان پر - ایسی ہی نبض ان لوگون کی ہوتی ہے جو مبتلاے امراض قسم معدہ
کے ہین کبھی جو تغیر کہ نبض مین بسبب امراض معدہ اور آنتون مین پہلے ہو چکا تھا اب دوبارہ تغیر اسمین وہ پیدا ہوتا ہے جو دواے مسہل کے
پینے سے منسوب ہے اور اسکی صورت یہ ہے کہ دواے مسہل جب معدہ مین ٹھہرتی ہے اپنے مشابہ اخلاط کو بطرف معدہ کے جذب کرتی ہے پہلے
کر دواے مسہل مین ایک قوت جاذبہ ہے اپنے مثل کے - پھر جب وہ خلط جذب ہو کر معدہ مین پہونچے اب قوت دافعہ بدن اسکو بطرف آنتون کے
دفع کرتی ہے اور وہان سے بطرف خارج کے دفع کرتی ہے - پس نبض پہلے زمانہ مین (جب کہ خلط بطرف معدہ کے جانے لگتی ہے اور قبل ازینکہ
وہ خلط بطرف آنتون کے یا بطرف خارج کے دفع ہو) عریض اور ضعیف ہو جاتی ہے - عریض تو اسوجہ سے ہوتی ہے کہ شریان مین اخلاط
پہونچی ہین اور مجتمع ہوتی ہین اور معدہ مین امتلا اور اجتماع اخلاط کا ہو جاتا ہے - اور ضعف کی وجہ یہ ہے کہ خلط جو معدہ مین آئی ہے قوت پر
گرانی ڈالتی ہے - اور جب دوا کا عمل دست آوری شروع ہوا اور کرب پیدا کرنے لگے اور قوت مین اضطراب پیدا ہوا اب اسوقت نبض
باوجود عریض و ضعیف ہونے کے مختلف غیر منتظم ہو جاتی ہے پھر جب نکلنا خلط کا زیادہ ہوا اور بہت سی مقدار اسکی دستون کی راہ سے
خارج ہو گئی اور گرانی اور کرب مین خفت پیدا ہوئی اسوقت نبض مختلف منتظم ہو جاتی ہے - اور جب دست آتے آتے بند ہو گئے استفراغ
فضول کا تمام ہو گیا اور جسقدر فضلہ ہاے خراب تھے نکل گئے اور قوت نے بحال خود رجوع کیا اب اسی وجہ سے نبض متواتر اور مختلف

ہو جائیگی۔ اور اگر معدہ مین لذع پیدا ہوئی نبض کی تواتر مین شدت ہوگی اور ضعف قوت ہی جو کہ پیدا ہوگا لہذا طبیعت اسمی تواتر کو بسبب
ضعف کے استعمال کریگی۔ پھر اگر ہمراہ لذع کے غشی بھی پیدا ہوا انجام کار بطرف نبض دودی کے ہوگا جیسا کہ ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ غشی جو
کثرت استفراغ سے عارض ہوتی ہے اور بکثرت تحلل روح حیوانی کا اُسوقت ہوتا ہے اُسکی نبض دودی ہو جاتی ہے اسلیے کہ استفراغ اور
خارج ہونا خراب مادہ کا حسب بافراط ہوتا ہے اُسکے ہمراہ خلط جید بھی خارج ہو جاتی ہے جسکی طرف طبیعت محتاج ہے۔ پھر اگر کثرت استفراغ سے
ہچکی پیدا ہو اور تشنج اعضاے بدنی مین ہونے لگے نبض مع اُن اعراض کے جو ابھی مذکور ہوئی صلب اور مرتعد بھی ہو جائیگی کہ تھراتی ہوگی
ہمراہ سختی کے۔ اور اگر دواے مسہل اپنے فعل اسہال سے قاصر ہو اور جسقدر حاجت اخراج خلط فاسد کی ہے اُتنی نکال نہ سکے اُسوقت نبض
مسہل پینے والے کی ضعیف اور صغیر ہوگی اسلیے کہ قوت پر دوانے گرانی پیدا کی ہے۔ اور دواے مسہل نے رطوبات اور اخلاط کو اور اور
مقامات سے معدے کی طرف جذب کیا اور آنتون مین اُنکو کھینچ لائی مگر اخراج اُن رطوبات کا نہوا قوت پر ان رطوبات کا بار عظیم
پڑیگا اور یہ گرانباری نبض کو مختلف غیر منتظم کردیگی اور عریض اور موجی بھی ہو جائیگی اسلیے کہ شریان اُن رطوبات مین تر ہو جائیگی جو اور
مقامات مین دور شریان سے فراہم تھین۔ یہ کیفیت نبض کی تھی اُس شخص کی جو دواے مسہل پیے۔ اور یہی صورت اُسکے نبض کی بھی ہے جو
دواے مقی یعنی قے لانے والی دوا کا استعمال کرے جیسے خربق سپید کے کہ یہ دوا ہے پہلے جب تناول کیجاتی ہے نبض کو عریض اور ضعیف کر دیتی ہے
پھر جب بقدر حاجت قے ہو چکے نبض بہت عظیم ہو جائیگی بہ نسبت اُسکے جو قبل پینے دواے مذکور کے تھی۔ لیکن اگر خربق کے پینے سے
اختناق پیدا ہو اُسوقت نبض اُسکی صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہو جائیگی۔ اب رہین وہ بیماریان جو کہ جگر کو عارض ہوتی ہین اور یہ جگر
آلہ ہضم دوم کا ہے اور وہ مرض محملاً یہی ہے کہ جگر اپنے فعل سے ضعیف ہو جائے کسی سوء مزاج کی وجہ سے جو جگر مین پیدا ہوا ور اسی
خرابی کے تابع امراض استسقا اور یرقان وغیرہ ہوتے ہین۔ استسقا تین قسم کا ہے زقی اور طبلی اور لحمی۔ استسقاے زقی نبض کو صغیر
اور متواتر مائل بصلابت کر دیتا ہے کہ اُسکے ہمراہ کسیقدر تمدد اور کھنچاؤ بھی نبض مین ہوتا ہے۔ صغیر ہونا تو اسلیے ہے کہ یہ مرض قوت پر گرانی
لاتا ہے اور شریان کو کشادہ ہوکر حرکت کرنے سے منع کرتا ہے۔ اور تواتر نبض کا بوجہ ضعف کے اور صلابت تابع تمدد کے ہے۔ استسقاے طبلی کی
نبض سریع اور متواتر اور مائل بطرف صلابت اور تمدد کے ہوتی ہے تواتر بسبب ضعف کے پیدا ہوتا ہے اور صلابت کی وجہ یہ ہے کہ یہ قسم
استسقا کی یعنی طبلی بسبب یبوست اور خشکی کے عارض ہوتی ہے۔ اور تمدد کی وجہ یہ ہے کہ صفاق جو ایک جھلی شکم کی ہے اُسکو ریح پھیلاتی ہے
اور دراز کرتی ہے۔ استسقاے لحمی سے جو نبض پیدا ہوتی ہے عریض اور لین یعنی نرم اور موجی ہوتی ہے۔ اور اسکا سبب یہ ہے کہ یہ قسم
استسقا کی بوجہ کثرت رطوبت کے پیدا ہوتی ہے۔ یرقان۔ اگر بدون تپ کے ہو نبض کو صغیر اور متواتر اور سخت کرتا ہے جو ضعیف نہین ہوتی ہے
تواتر اس نبض کا بسبب حرارت صفرا کے ہوتا ہے اور بسبب اُسکی یبوست کے اور اسی طرح صلابت اُسکی بسبب یبوست کے ہوتی ہے
جو اعراض کہ اعضا مین خرابی سے ہضم سوم کے پیدا ہوتے ہین اُنسے نبض بھی صغیر اور ضعیف اور متواتر ہوتی ہے۔ صغیر اور ضعیف ہونا
نبض کا اسلیے ہے کہ جو خلط اس مرض کی پیدا کرنے والی ہے غلیظ اور ثقیل ایسی ہوتی ہے کہ قوت پر گرانی ڈالتی ہے اور تنگی پیدا کرتی ہے اور
جرم شریان کو سخت کر دیتی ہے لہذا اُسمین انبساط نہین ہو سکتا ہے اور تواتر نبض کا تابع ضعف کے ہوتا ہے۔ برص یعنی سپید داغ کا
مرض نبض کو عریض اور لین یعنی نرم اور بطی یعنی سست کر دیتا ہے بسبب بلغم اور برودت مزاج کے۔ یہ جسقدر ہمنے نبض کے اقسام
اور حالات بیان کر دیے ہین اُنسے جمیع حالات بدنی پر استدلال کرنے مین کفایت ہے۔ اور مناسب ہے کہ جو حالات نبض کے سمجھنے

امراض

امراض مذکورہ مین لکھے ہیں مشخیص پر باقیماندہ امراض کی نبض کو قیاس کرنا چاہیے تاکہ معلوم ہو جائے کہ ہر ایک مرض اور عرض مرض کونسی قسم نبض کی پیدا کرتا ہی

باب بارھوان مختصر کلام پیشاب کے استدلال پر بایں نظر کہ پیشاب کونسے امراض کے بدن مین پیدا ہونے پر دلیل ہوتا ہی

چونکہ ہمنے اوس مقام پر یہان سے پہلے اسکو بیان کر دیا ہی کہ پیشاب مائیت خون کی ہی یعنے خون سے جو رطوبت مثل پانی کے جدا ہوتی ہی اسی کو پیشاب کہتے ہین اور یہ بھی بیان کر دیا ہی کہ پیشاب چکیدہ رطوبت اخلاط کی ہی جسکو دونون گردے خون وغیرہ سے جدا کر دیتے ہین اور اخلاط کو اسی پیشاب سے پاک صاف کر دیتے بعد ازانکہ ہضم دوم ہو چکے جسوقت کہ خون بطرف اُس رگ کے خارج ہوتا ہی جسکا اجوف نام ہی اُسی صورت کو دونون گردے اپنی طرف کھینچ لیتے ہین اور گردون مین اتنی دیر تک یہ رطوبت ٹھہرتی ہی کہ جسقدر اسمین تھوڑی سی آمیزش خون اُسکو دونون گردے لیکر اپنی غذا بناتے ہین پھر اُسی رطوبت کو بطرف مثانہ کے دفع کر دیتے ہین اُن دونون مجرے مین جو مشہور بنام بربخی البول ہین اور جب حال ایسا ہی اس سے معلوم ہوا کہ پیشاب کے ذریعہ سے استدلال فقط ایک سبب پر منجملہ دو سبب کے کیا جاتا ہی یا جگر پر اور ساکن رگون پر اور بدن کے حال پر بشرکت اُسی بدن کے جو دونون جگر اور رگون سے تعلق رکھتا ہو۔ یا اُن کے بیماریون پر جو آلات بول مین ہوتی ہین اور وہ آلات بول بھی دونون گردہ اور دونون بربخ بول کے اور مثانہ ہی۔ پیشاب کی دلالت جگر اور ساکن رگون کے حال پر پس جیسے دلالت سپید اور رقیق پیشاب کی مرض تخمہ مین اور پر ضعف جگر کے اس بات سے کہ جگر کیلوس کو ہضم نہین کرسکتا ہی۔ اور جیسے دلالت اسی طرح کے پیشاب کی اسپر کہ رگون مین سدہ پڑ گئے ہین۔ اور پیشاب کی دلالت حال بدن پر بشرکت جگر اور رگون کے جیسے دلالت اُسی پیشاب کی تپ مین ہوتی ہی۔ جو تپ کہ عفونت سے ہی اُسمین تو پیشاب خرابی اور خامی اخلاط پر دلالت کرتا ہی اور حمی یومی یعنے یک روزہ تپ مین اخلاط کی خوبی اور اچھے ہونے پر دلالت کرتا ہی اور یہ بھی کہ اخلاط مین نفخ بخوبی ہی۔ اور اسکا حال اب ہم تھوڑی ہی فصل سے بیان کرینگے جو آیندہ ابواب آتے ہین۔ پیشاب کی دلالت اُن بیماریون پر جو آلات بول مین ہوتی ہین جیسے پیشاب جسمین ریم خواہ چھلکے سے ہون گردہ خواہ مثانہ کے قرحہ پر دلالت کرتا ہی خواہ سنگ مثانہ پر یا دونون بربخ بول پر یا قضیب کے قرحہ پر خواہ عورتون مین اندام نہانی کے قرحہ پر اور اگر پیشاب مین ریگ یا پتھری ہو پس پتھری پر گردہ کے خواہ مثانہ کے دلالت کرتا ہی پس اسی طرح سے جو مرض ان اعضا مین لاحق ہوتا ہی اُسپر بذریعہ پیشاب کے استدلال کیا جاتا ہی۔ رہے اور اعضا جیسے سینہ اور پھیپھڑہ اور دماغ خواہ مفاصل کا درد پس پیشاب سے استدلال ان اعضا کی بیماریون پر قابل وثوق اور اعتماد کے نہین ہی۔ پھر اگر کسی کا ارادہ ہو کہ دلالت پیشاب کی جو قابل اطمینان اور اعتماد کے اوپر لکھی گئی صحیح بھی ہو اور آلات بول کے امراض پر بخوبی استدلال ہو سکے پس لازم ہی کہ بیمار سے حکم کیا جائے کہ اپنے پیشاب کو ایک پاک صاف سپید شیشی مین جو بڑی بھی ہو رکھے خواہ اُسی مین پیشاب کرے (کہ یہ اولی ہی) اور جسقدر ایک مرتبہ آئے اسکو پیشاب ہو سب کا سب اُسمین رکھین کچھ باقی نہ رہے اور یہ پیشاب بعد بیداری کے خواب طویل سے لینا چاہیے (دن ہو خواہ رات) اور قبل اسکے کہ اُس شخص نے پانی پیا ہو لیے سوا اسکے قبل پانی پینے کے قارورہ لینا چاہیے اور بعد ہضم ہو جانے غذا کے کہ وہ غذا معدہ سے اور آنتون سے جو دقیق اور باریک تین آنتین اوپر ہین۔ اور ہر وقت بھوک اور پیشاب کے پیشاب نہ کیا ہو۔ اور ایک گھنٹہ قارورہ کو رکھا رہنے دین تاکہ جسقدر رسوب اور تہ نشین ہونے والے اجزا ہون سب اپنی اپنی جگہ پہونچ جائین اگر اس پیشاب کی شان سے ایسا معلوم ہوتا

[illegible] تشخیص ہونے کے ہے۔ اور یہ سب باتین اور سارا اہتمام اسی واسطے کیا جاتا ہے کہ دلالت پیشاب کی درست ہو جائے۔
درست اسکا یہ ہے کہ شیشی اگر سپید اور صاف اور بڑی ہوگی اسمین پیشاب رکھنے سے کچھ اجزا اور لون اور قوام پیشاب کا ظاہر ہو جائیگا
اسکے ہر سبب اچھی طرح سے ظاہر ہو جائیگا اور ایک مرتبہ کا پورا پیشاب بھی اسمین سما جائیگا اسلیے کہ کبھی ایک مرتبہ کے پیشاب کے
آخر کار کچھ ایسے اجزا خارج ہوتے ہین جو اُن خروج مین پیشاب کے نہین ہوتے (پس سارا پیشاب لینا ضرور ہوا) خواب طویل سے
اٹھکر پیشاب لینے کی وجہ یہ ہے تاکہ غذا کا ہضم جید ہو جائے اور بطرف خون کے بخوبی بدل جائے (تاکہ خون کی تری یعنے پیشاب جسکو
عنقریب لکھا ہے وہی جدا ہو) پیشاب کا لینا قبل طعام اور شراب کے اس غرض سے ہے تاکہ اشیاء خوردنی اور مشروبات پیشاب کو انکی اصلی
کیفیت سے بدل نہ دین اور تاکہ صفرا جو واسطے ہضم غذا پلٹ کر اجزا سے غذا مین آتا ہے وہ بھی ہمراہ پیشاب کے باہر نہ خارج ہو اور پیشاب کا
رنگ جو حالت موجودہ بدن کے مناسب ہے اس رنگ پر بوجہ آمیزش صفرا کے باقی نہ رہے مترجم اگرچہ مطلب اس فقرہ کا کھلا ہوا ہے
مگر توضیحاً پھر ہم اسکو اپنی عبارت مین دہراتے ہین۔ اگر پیشاب بعد کسی چیز کے کھانے خواہ پینے کے برآمد ہو چونکہ حکیم مطلق تعالی شانہ نے
خلط صفرا کو ہمارے بدن مین بہت سے فوائد کی نظر سے پیدا کیا ہے منجملہ اُن فوائد کے بڑا فائدہ یہی ہے کہ اشیائے خوردنی اور آشامیدنی کا
ہضم اسی کی حدت اور تیزی سے ہوتا ہے جس طرح اور تیزابات کا حال ہے کہ سب چیزون کو محلول کر دیتے ہین صفرا ہمارے طعام اور شراب کی
تحلیل کر کے اسکو منہضم ہونے پر آمادہ کر دیتا ہے اور یہ بات جبھی درست ہوگی اور یہ فعل صفرا کا اسی وقت پورا ہوگا جب وہ ہماری غذا سے
معدہ مین آکر آمیختہ ہو اور بعد ہضم کے پھر جگر سے بطرف مرارہ کے چلا جاتا ہے۔ فرض کرو کہ ابھی کسی نے کچھ کھایا اور ہضم اول جسکو استمرا
کہتے ہین وہ بھی نہین ہونے پایا چہ جاکہ ہضم دوم۔ پھر اسوقت جو پیشاب آئیگا چونکہ صفرا اپنے فعل خاص پر متحرک ہو رہا ہے جو رطوبت
بدن سے خارج ہوگی ضرور اسمین آمیزش خلط صفرا کی ہوگی اور جب صفرا ہمارے پیشاب سے مل گیا اب جو رنگ صحیح ہمارے
پیشاب کا اسوقت کی حالت موجودہ جسم سے ہونا چاہیے ہرگز نہ رہیگا بلکہ زردی خواہ سرخی ضرور بڑھی ہوئی ہوگی لہذا بعد کھانے
پینے کے جو پیشاب قبل ہضم کے ہے اُس سے استدلال ہمارے بدنی حالات پر ہرگز درست نہوگا بلکہ طبیب کو غلطی استدلال مین واقع ہوگی
اسی واسطے شرط کیا ہے کہ بعد طعام کے جو پیشاب آئے اُسکو قارورہ مین نہ لینا چاہیے متن کبھی خوردنی اشیا اور مشروبات پیشاب کا
رنگ سپید کر دیتے ہین پس طبیب کو سپیدی سے پیشاب کے غلطی استدلال کی واقع ہوتی ہے۔ پیشاب کا لینا جسوقت کہ وہ آدمی بھوکھا
پیاسا نہو اسکی وجہ یہ ہے کہ بھوک اور پیاس دونون پیشاب کا رنگ بڑھا دیتی ہین بسبب حدت اور تیزی مرارہ یعنے صفرا کے جو بروقت
بھوک پیاس کے بدن مین زیادہ ہو جاتا ہے یعنے تمام بدن مین پھیل جاتا ہے پس انھین وجوہ سے لازم ہے کہ پیشاب کو اسی دستور
اور قاعدہ سے لیا کرین جو شروط ہمنے اوپر لکھے ہین تاکہ طبیب کو ہر وقت کسی بیماری پر استدلال کرنے مین خطا واقع نہو کہ اس خطا کی
وجہ سے کوئی ضرر عظیم خواہ ضرر چھوٹا سا بہ نسبت مریض کے تجویز کرکے خواہ کوئی حکم خلاف واقع کر کے طبیب مجرم اور تباہ کار ہو جائے
خواہ کوئی حال پیشاب کا طبیب سے باوجودیکہ اسکے معلوم کرنے کی حاجت ہے اُسپر پوشیدہ رہے۔ یہ بات ایسی ہے کہ پہلے
اسکو اچھی طرح سے انجام دے کر اسکو مریض اور تیمار سے کرا کے اور بروقت معائنہ قارورہ کے پھر پوچھ لے تب ارادہ پیشاب سے استدلال کا
کرین احوال بدن انسان پر۔ اور اب ہم کیفیت استدلال کی پیشاب سے جو کچھ ہے اسکا بیان شروع کرتے ہین اور جسقدر حاجت
طبیب کو اسکی ہے اُسکو لکھتے ہین۔

باب تیرھوان کیفیت استدلال کی پیشاب سے اور پیشاب کی تقسیم بنظر اُسکے رنگ کے اور جسم پیشاب کو دلالت ہی

جو استدلال پیشاب سے کیا جاتا ہی وہ اُسیقدر رطوبت سے ہوتا ہی جسکو شیشی مین بھر کر مریض لایا ہی اور جو کچھ اسی رطوبت سے اجزا جدا نمایان پیچھے بیٹھے ہون خواہ کسی جگہ ہون اندر اُسی شیشی کے - اثبت اور ترجیح جو قارورہ مین ہی اُسکی دو قسمین ہین ایک تو رنگ اُسکا دوسرے اُسکا قوام - رنگ سے استدلال حال اخلاط پر کیا جاتا ہی اور اخلاط کے نضج اور عدم نضج پر یعنے پختہ اور خام ہونا اخلاط کا رنگ سے شناخت کیا جاتا ہی - رنگ کی چھ قسمین - سپید اور زرد اترجی جیسے چکوترہ کے چھلکے کا رنگ جو پھیکا زرد ہوتا ہی - ناری یعنے آگ کا رنگ ہی جسکی زردی گہری ہی اور احمر ناصع یعنے گہرا سرخ اور زردی مائل جیسے ریشہ زعفران کا رنگ اور احمر قانی جیسے خون کا رنگ اور سیاہ - سپید رنگ کا پیشاب یا تو اسوجہ سے ہوتا ہی کہ پیشاب مین صفرا بالکل آمیز نہین ہوتا اور یا یہ کہ بہت سا بلغم پیشاب مین ملجاتا ہی - اور زرد رنگ پیشاب ہونے کا سبب یہ ہی کہ جو مرارہ یعنی صفرا پیشاب مین ملجاتا ہی اُسکی مقدار کم ہوتی ہی اور تھوڑی سی رنگت دیتا ہی جس سے زردی ہی پیدا ہو سکتی ہی یہ ناری رنگ پیشاب کا اس سبب سے ہوتا ہی کہ بہت سا صفرا پیشاب مین ملتا ہی بہ نسبت اس مقدار کے جو زرد رنگ پیدا کرتی ہی - احمر ناصع ہونے کا سبب یہ ہی کہ ناری رنگ کے پیشاب سے زیادہ مقدار ہونے کی ملتی ہی - اور احمر قانی رنگ پیشاب بوجہ آمیزش خون کے ہوتا ہی کبھی پیشاب احمر قانی کسی اور عرض کے عارض ہونے سے خارج ہوتا ہی جیسے شدید درد خوشح کا خواہ نقرس کا درد یا کان کی ... اور درد وغیرہ ایسے شدید درد جنکی ایذا ہر وقت بنی رہتی ہی - اور ایسی طرح یہ رنگ اس شخص کے پیشاب کا ہوتا ہی جو مہندی کا خضاب کرے ... تمام بدن ... مہندی ملے - اور اسکی وجہ یہ ہی کہ مہندی مین ایک قوت لطیف ہی جو مسامات بدن مین ورتی ہوتا ... آلات بول مین پہنچ جاتی ہی پس رنگ پیشاب کا سرخ کر دیتی ہی - اسی طرح تھوڑی سی زعفران کھانے سے بھی سرخ رنگ کا پیشاب آتا ہی - اور املتاس کے کھانے سے بھی پیشاب سرخ ہو جاتا ہی مگر فرق یہ ہی کہ املتاس پیشاب کے رنگ کو سرخ تیرہ گون کرتا ہی اور زعفران پیشاب کو مائل بطرف احمر ناصع اور زردی کے کرتا ہی - انھین وجوہ سے مناسب ہی کہ سرخ رنگ پیشاب سے بدون تحقیق اسباب خارجی کے کوئی حکم قطعی نکرنا چاہیے جب تک پیشاب کی بو نہ سونگھی جاوے - اگر یہ پیشاب کی متعفن ہو عفونت اخلاط پر اور تپ پر دلالت ہوگی اور بدبو نہو اُسوقت مریض سے پوچھا جاوے کہ اسباب مذکورہ مین سے کوئی سبب پیشاب کا رنگ بدلنے والا اُسنے تو استعمال نہین کیا ہی تاکہ استدلال مین غلطی واقع نہو اسلیے کہ اگر ایسی غلطی پیشاب کی شناخت مین ہے اور کوئی حکم غلط کر دیا گیا ضرر عظیم پیدا ہوگا - سیاہ پیشاب برودت کی افراط پر دلالت کرتا ہی جو پیشاب کو منجمد کر دیتی ہی اور اُسکو سیاہ کر دیتی ہی - یا شدت حرارت کی اسقدر ہی کہ احتراق پیدا ہوتا ہی - برودت اور حرارت کی وجہ سے جو سیاہی پیشاب مین آجاتی ہی اُسکا فرق یہ ہی کہ جو پیشاب افراط برودت سے سیاہ ہوتا ہی وہ پہلے بروقت خروج اور باہر نکلنے کے سپید ہوتا ہی اور پھر تیرہ گون ہو جاتا ہی اُسکے بعد سیاہ ہو جاتا ہی - اور جو پیشاب بوجہ حرارت کے سیاہ ہوتا ہی وہ پہلے سرخ ہوتا ہی پھر اُسکا رنگ بجبر یعنے غباری ہوکر پھر سیاہ ہو جاتا ہی جس طرح سے یرقان مین بھی یہی صورت ہوتی ہی کہ اُسمین پیشاب اسی طرح بدلتے بدلتے سیاہ ہو جاتا ہی - کبھی پیشاب کا رنگ سیاہ مرہ سودا کے ملنے سے ہوتا ہی بہت اچھا رنگ پیشاب کا وہی زرد رنگ ہی جو گہرا اترجی نہو اور وہی اترجی رنگ ہی اور بہت خراب رنگ کی راہ سے سیاہ رنگ کا پیشاب ہی

باب چودھوان قوام پیشاب کے بیان مین اور جسپر قوام دلالت کرتا ہے

قوام کی تقسیم بطرف تین قسم کے ہوتی ہے - پتلا اور گاڑھا اور معتدل - رقیق پیشاب یا ہضمی و تخمہ کے سبب سے ہوتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ تخمہ ہضم ہونے سے عارض ہوتا ہے اسلیے کہ ہضم سے پیشاب کا قوام اور سبب رقیق مواد کا قوام گاڑھا اور درست ہوتا ہے لیکن بچون کے رقیق پیشاب آتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جانتی ضعیف اور تنگ راہ مین انُہین سے گاڑھے مواد نکل نہین سکتے بلکہ صاف ہو کر اور چھن کر رقیق مواد تنگ راہون سے نکلتے ہین اور پھوک یا کھوجڑ باقی رہ جاتا ہے گاڑھا پیشاب نضج اخلاط اور انکے ہضم ہو جانے سے ہوتا ہے - یا کسی خلط غلیظ کے پیشاب مین ملجانے سے گاڑھا ہو جاتا ہے - اور اسی سبب سے پتلا پیشاب لڑکون کو اگر ہو زیادہ ردی اور خراب ہے بہ نسبت جوانون کے اسلیے کہ بول طبیعی اور اچھا پیشاب لڑکون کا یہی ہے جو گاڑھا ہو اسلیے کہ انکے مزاج مین رطوبت ہے اور حرارت غریزی انکی قوی ہے جو مواد کو نضج دیتی ہے اور پختہ کرتی ہے اور جب انکا پیشاب رقیق ہوا اپنے حال طبیعی سے خارج ہو گیا - اور جوانون کا پتلا پیشاب چندان خراب نہین ہے اسلیے کہ انکے پیشاب براہ طبیعت رقیق ہی ہوتے ہین اسلیے کہ مواد انکے قوی ہین - اعتدال قوام کا پیشاب اخلاط کے اعتدال سے ہوگا جو مقدار اور کیفیت مین اور نضج مین ہر طرح سے جب اخلاط مین اعتدال ہوگا تب پیشاب کا قوام بھی معتدل ہوگا - ہر ایک طرح کے پیشاب پتلا ہو یا گاڑھا یا معتدل قوم کا پھر تبدیلی کی قسم ہوتی ہین اور اسکی صورت یہ ہے کہ اگر پیشاب رقیق ہوا اور پھر اپنی رقت پر باقی رہے (ایک زمانہ معین تک) ایسا پیشاب دلیل اس امر پر ہے کہ ابھی طبیعت نے جس مادہ سے بیماری پیدا ہوا ہے اسکی نضج وہی درجہ نہین کی ہے - ایک حصے تو پیشاب پتلا ہوا اور تھوڑی دیر کے بعد گاڑھا ہو گیا اسکو دلالت اس امر پر ہے کہ طبیعت نے اب نضج مادہ مرض کو شروع کر دیا ہے - اور گاڑھا پیشاب یا تو اپنے گاڑھے پن پر باقی رہے یا تھوڑی دیر کے بعد رقیق ہو جائے اور صفائی اسمین آجائے - جو پیشاب گاڑھا خارج ہو کر اپنے اسی قوام غلیظ پر باقی رہے اسکو دلالت یہ ہوگی کہ مادہ کا غلیان اور جوش درجہ انتہا کو پہنچ گیا اور یہ بات جبھی ہوتی ہے کہ ابتدائے مرض مین تو پیشاب پتلا آتا ہو اور پھر جا کر کسی وقت گاڑھا ہو جائے - اور اسوقت ہوتی ہے کہ جب تھوڑی ہی دیر کے بعد پیشاب مین کسی قدر رسوب پیدا ہو جاتے ہون لیکن اگر ابتدا سے مرض سے یہ پیشاب گاڑھا آتا ہو اور صاف نہو جاتا ہو رسوب پیدا ہو کر اس کیفیت کو دلالت مریض کی ہلاکت پر ہوگی - اسلیے کہ اسکا اول ہی سے غلیظ ہونا اخلاط کے جوش پر اور حرارت ناری کے غلبہ پر دلالت کرتا ہے اور یہ امر ضعف طبیعت پر مادہ کے پختہ کرنے سے دلیل ہے اور اسپر کہ تمیز طبیعت کو اجزائے مادہ کے جدا کرنے پر ابتدا سے باقی نہین ہے - اگر پیشاب باوجود گاڑھے ہونے کے مشابہ دواب اور جانورون کے پیشاب سے ہو درد سر پر دلالت کریگا یا تو پہلے درد سر تھا اب نہین ہے یا اب موجود ہے یا تھوڑی دیر کے بعد پیدا ہوگا - اور اسکی وجہ یہ ہے کہ حرارت جو حد طبیعت سے خارج ہے جب کسی مادہ غلیظ مین عمل کرتی ہے پھر اسی کے فعل سے ریاح غلیظ پیدا ہوتے ہین اور جب حرارت ہمراہ ریاح غلیظہ کے جمع ہوگی دونون کا صعود اور چڑھنا بطرف دماغ کے جلد ہوگا (پس درد سر پیدا ہوگا) جو پیشاب گاڑھا برآمد ہو اور بعد اسکے پتلا ہو جائے اور صاف ہو جائے اسکو دلالت اس امر پر ہے کہ یا تو طبیعت نے شروع کیا ہے کہ مرض کو نجات کے درجہ پر پہنچاوے - اور جوش مادہ مرض کا اب ٹھہر گیا ہے اور تمیز اجزائے مادہ کی طبیعت اب کرنے لگی ہے - اور یہ بات اسی وقت ہوگی جب کہ پیشاب مین تھوڑی دیر کے بعد رسوب تھوڑے سے پیدا ہونگے - یا ایسے پیشاب کو دلالت اس بات پر ہوگی کہ طبیعت نضج دینے

مادہ کے اب ضعیف ہوگئی ہی بعد اسکے کہ پہلے طبیعت نے مادہ کا نضج دینا شروع کیا تھا۔ پھر اگر پیشاب پتلا ہو جائے بعد اسکے کہ غلیظ اور گاڑھا تھا
اور یہی صورت ابتدا سے مرض سے ہوتی ہو طول مرض پر دلالت کریگا۔ اور اسی نظر سے بقراط نے کتاب ابیذیمیا مین لکھا ہی کہ اگر پیشاب انیسوین دن
پتلا ہو جائے اور اس سے پہلے گاڑھا ہوتا تھا اس امر کو دلالت ہوگی کہ بحران بدون چالیس روز کے تمام نہوگا۔ ہر ایک قسم رنگ کی جتنی
قسمیں قوام کے سوا ایک جداگانہ حال پیدا ہونا بدن کے دلالت کرتی ہی۔ سپید پیشاب اگر رقیق ہو جیسے بحالت صحت کے دلالت ضعیف کی ہضم
ضعف پر کریگا جو بسبب برودت مزاج کے ہو جیسے مشائخ مین یہی صورت ہوتی ہی یا ان لوگوں جو مزاج پر مشائخ کے ہون۔ اور کبھی
ایسا پیشاب تخمہ اور بدہضمی پر دلالت کرتا ہی لیکن بحالت مرض ایسا پیشاب خراب حالات پر جنکی خرابی کے اقسام مختلف ہون دلیل ہوتا ہی
اور اس اختلاف کی یہ صورت ہی کہ امراض مزمنہ مین جو دیر پا ہون ایسا پیشاب دلیل اس امر پر ہی کہ جو مادہ مرض کا پیدا کرنے والا ہی اسمین
نضج نہین آیا جس طرح سے چوتھیا بخار اور فالج اور لقوہ مین اور اسی طرح جو امراض قائم مقام انھین بیماریون کے ہین۔ اور امراض حادہ
یعنے تیز بیماری جو کہ جلد گذر جاتی ہی خواہ جلد مہلک ہوتی ہی اسمین ایسا پیشاب سپید اور رقیق اگر آئے جیسے تپ محرقہ مین کہ اگر تپ کی وجہ سے
اختلاط ذہنی پیدا نہوا اور ایسا پیشاب برآمد ہوا دلالت کریگا کہ سرسام اب قریب ہی کہ پیدا ہو اور اسکی وجہ یہ ہی کہ ایسا پیشاب خبر دیتا ہی
کہ صعود مرض کا یعنے صفراوی مادہ بطرف دماغ کے چڑھ گیا ہی۔ اور اگر محض تپ ہی کی وجہ سے اختلاط ذہن پیدا ہو چکا تھا اور پھر ایسا
پیشاب برآمد ہوا اسوقت دلالت اس بات پر ہوگی کہ مریض ہلاک ہو جائیگا اسلیے کہ ایسے پیشاب پر دلالت ہی کہ خلط صفراوی دماغ کی
طرف چڑھ گئی ہی اور دماغ کو اُسنے جلا دیا ہی۔ اور اگر ایسے پیشاب کے ساتھ اور بھی علامات ردی ہون ضرور ہلاکت پر دلیل ہوگا۔ اگر ایسا
پیشاب چوتھے روز ابتدا سے مرض سے آئے اور ہمراہ اسکے اور بھی خراب علامات ہون وہ مریض ساتوین دن سے پہلے مر جائیگا خصوصاً
اگر قوت بھی مریض کی ضعیف ہو۔ اور اگر اعراض نہایت درجہ خرابی پر نہون پھر وہ مریض نوین روز مر جائیگا۔ کبھی بعض بیمار شاذ و نادر
باوجود ایسے پیشاب آنے کے بھی بچ جاتے ہین اور نہین مرتے اگر قوت انکی قوی ہوتی ہی اور بعض علامات اچھے اور بھی ہمراہ قوت کے
ہوتے ہین گو مرض طولانی ہوتا ہی اور یہ جان بری انکی یا کسی خراج اور پھوڑے کے نکلنے سے ہوتی ہی یا کوئی اور استفراغ قوی ہوتا ہی جس سے
مادہ کا اخراج بخوبی ہو جاتا ہی۔ اور جو مریض باوجود ایسے پیشاب آنے کے بدون خراج اور استفراغ مذکور کے نہ مرے پس ضرور ہی کہ اسکا
وہی مرض جو پہلے تھا اور اب جاتا رہا ہی بجنسہ عود کرے۔ کبھی یہی پیشاب جب کسی مرض مین منجملہ امراض حادہ کے خارج ہو بعد بحران اُسی
مرض کے پس اسکا خارج ہونا بعد بحران کے عود مرض سابق پر دلیل ہوتا ہی۔ کبھی یہی پیشاب گردہ کی حرارت قوی پر دلالت کرتا ہی اور
اسی مرض کا نام ذیابیطس مشہور ہی کہ اس مرض مین پیشاب مریض کا مثل پانی کے ہوتا ہی رنگ مین بھی اور قوام مین بھی اسلیے کہ مریض
اسی مرض کا جب پانی پیتا ہی فوراً پیشاب کر دیتا ہی اور جگر مین وہ پانی اتنی دیر نہین ٹھہرتا ہی کہ نضج اسمین آئے اور مرار کے ملنے سے رنگین
ہونے پائے۔ کبھی ایسا ہی پیشاب پتھری کے بیمارون کو اور نیز جنکو قطرہ قطرہ پیشاب ٹپکنے کی بیماری ہی انکو بھی ہوتا ہی۔ اور کبھی یہی پیشاب
سدون پر بھی دلالت کرتا ہی جیسا ہمنے اوپر بیان کر دیا ہی کبھی یہی پیشاب زیادہ پانی پینے سے آتا ہی۔ اگر کسی آدمی کو زیادہ پیشاب آئے طبیب کو
لازم ہی کہ ان امور سے سوال کرے تاکہ استدلال مین غلطی نہ واقع ہو۔ سپید پیشاب جو گاڑھا ہو خلط غلیظ بلغمی پر دلالت کرتا ہی جو رگون مین
جمع ہو گئی ہی اور اس بات پر کہ طبیعت نے اس خلط کو باہر نکال دیا ہی اور بذریعہ پیشاب کے دفع کیا ہی جو امراض ابھی موجود نہون اور انکے
حادث ہونے کی امید ہو کسی علامت سے انمین ایسی پیشاب کا ہونا اس طرح سے ہی کہ اگر یہ پیشاب سپید اور رقیق کسی ایسے مرض مین ظاہر ہو

جس بیمار کے بدن مین کسی پھوڑے اور خراج کے نکلنے کا اندر رہو چکا ہی یعنے خبر دی ہو چکی ہی پس رہا لفظ ایسی پیشاب کے ہونے سے اُس
خراج کے برآمد ہونے سے بسلامت رہیگا یعنے خراج مذکور ہوگا خصوصاً اگر ایسا پیشاب کسی بحران کے دن منجملہ ایام بحران کے برآمد ہو۔ اگر
پیشاب سپید اپنے قوام مین مشابہ منی کے ہو پس بیشتر تو یہی ہوتا ہی کہ ایسے غلیظ پیشاب سے بحران کسی مرض کا منجملہ اُن امراض کے ہوتا ہی
جو معدہ اور آنتون مین حادث ہونگے اور اُن امراض مین قوی حرارت نہوگی۔ زرد پیشاب اگر پتلا ہو دلیل اس امر پر ہی کہ طبیعت کو بسبب
ضعف کے نضج دینا مادہ مرض کا ممکن نہین ہی اور اسیر دلیل ہوگا کہ اب طبیعت نے شروع کیا ہی مادہ کے نضج دینے مین اور ابتداے تصرف بھی ہوا ہی
کہ رنگ کو پیشاب کے بدل دیا ہی کہ زرد ہوگیا ہی اسلیے کہ طبیعت پہلے رنگ سے نضج خلط کے ابتدا کرتی ہی اسلیے کہ یہی تغیر طبیعت پر آسان ہی لہذا اُسکے
پھر قوام کو نضج دیتی ہی۔ اگر زرد پیشاب کی زردی خفیف ہو جیسے اترج کا رنگ جسکو چکوترہ کہتے ہین ایسا رنگ مرض سے بسلامت رہنے پر
دلالت کرتا ہی مگر یہ بھی خبر دیتا ہی کہ مرض مین تھوڑا سا طول ہوگا۔ اور اگر زردی رنگ کی ہمراہ قوام معتدل کے ہو مرض کے جلد منقضی ہونے پر
دلیل ہوگی کبھی یہی قسم پیشاب کی میری مراد اس سے وہ زرد پیشاب ہی جسکا نام زیتی رکھا جاتا ہی اور یہ مشابہ زیت کے رنگ مین اور
قوام مین ہوتا ہی۔ دوسری صورت اُسکی یہ ہی کہ اُسمین تھوڑی سی زردی ہو اور قوام اُسکا مشابہ قوام زیت غسیل یعنے دھوئے ہوے کے ہو اگر
پیشاب ایسا ہوگا خرابی ہی اور ہلاکت پر دلالت کریگا۔ اسلیے کہ یہ پیشاب اندرونی اعضا کی چربی پگھلنے پر دلالت کرتا ہی خصوصاً اگر مقدار بھی
اسکی زیادہ ہو۔ اور اگر مقدار ایسے پیشاب کی تھوڑی سی ہو دلیل ہوگا کہ مریض جلد ہلاک نہوگا۔ اور اسی وجہ سے جس پیشاب کی سطح بالائی پر
کوئی مثل تیلی چربی کے تیرتی ہو گردہ کی چربی پگھلنے پر دلالت کرتا ہی بسبب کسی سوء مزاج گرم کے جو گردون کو عارض ہوتا ہی۔ ناری رنگ کا
پیشاب اگر رقیق ہو اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ طبیعت نے رنگ کی درستی میں بخوبی اثر کیا ہی اور قوام کی درستی میں ابھی طبیعت کی قوت نے
کچھ بھی اثر نہین دکھلایا۔ ناری رنگ پیشاب ہمراہ قوام غلیظ کے جمع نہین ہوسکتا۔ احمر ناصع یعنے ریشہ زعفران کے رنگ کا پیشاب اگر رقیق ہو
دلیل اسیر ہی کہ ابھی تک مادہ مرض مین نضج نہین ہوا ہی اگر یہی رنگ مدت تک چلا جائے۔ یا مادہ کی کمی پر او جسقدر ہی اُسکے اندر چلے جانے کو
یعنے اُبھار نہونے پر دلالت کرتا ہی جیسے جوان آدمی اگر فاقہ کرین اُنکا پیشاب اسی رنگ کا ہوتا ہی۔ یا شدت حرارت پر جو اندرون بدن کے
زیادہ صفرا پیدا کرتی ہو دلیل ہوتا ہی جس طرح حمی غب مین یعنے جو ایک روز ناغہ کرکے تپ آتی ہی اُسمین اسی طرح کا پیشاب آتا ہی۔ یا بیخوابی
اور بیداری اور غم نے بدن مین گرمی بقوت پیدا کی ہی اسوجہ سے پیشاب کا رنگ ایسا ہوگیا ہی۔ احمر ناصع بھی ہمراہ قوام غلیظ کے نہین ہوسکتا ہی
اسلیے کہ قوام غلیظ بوجہ نضج کے پیدا ہوتا ہی اور زعفرانی رنگ کو دلالت نضج مادہ پر نہین ہی۔ احمر قانی یعنے خون کی رنگ کا پیشاب ممکن نہین کہ رقیق ہو
بلکہ جب ہوگا تب غلیظ ہی ہوگا اسلیے کہ ایسا پیشاب بدون آمیزش خون کے نہوگا اور خون بدون پورے نضج کے پیدا نہین ہوتا اور پورے
نضج کی شان سے یہ بات ہی کہ قوام کو پیشاب وغیرہ کے غلیظ کردیتا ہی جو مادہ کیون نہو۔ اب رہی دلالت اُسکی پس عام دلالت اُسکی تو یہ ہی کہ خون کی
کثرت اور امراض دموی پر دلالت کرتا ہی یعنے جو امراض خون سے پیدا ہوتے ہین۔ اور تفصیلی دلالت اُسکی یہ ہی کہ تپ کے زمانہ مین اگر ایسا
پیشاب آئے حمی مطبقہ پر جسکو سونوخس کہتے ہین دلالت کرتا ہی۔ اور اگر ایسا پیشاب زیادہ غلیظ اور باکدورت ہو اور ابتداے مرض سے
صفائی اُسمین نہ آتی ہو یعنے درد نشین نہ ہوتا ہو جگر کے ورم گرم پر دلیل ہوگا خون مادہ خون سے پیدا ہوا ہی اور کوئی خلط خام بھی اُسمین
ملگئی ہی کہ اُسکی سرخی تو خون کی مائیت اور تری سے ہی اور غلظ یعنے گاڑھا پن اُسکا اُسی خلط خام سے کہ حرارت ناری نے جسکی شان یہ ہی
کہ شعلے اور پھنسیان پیدا کرتی ہی اسی خام مادہ کو متحرک کیا ہی۔ یہی خونی پیشاب اگر ہمراہ دلائل سلامت کے ہوگا طول پر امراض کے اور باوجود

احوال مرض کی سلامت [illegible] دلالت کریگا۔ اگر
کوئی بیمار سرخ پیشاب اور [illegible] ہوگا کہ بحران اسکے مرض کا چالیس دن تک ہوگا [illegible] بیس روز کے بعد سے
پیچھے ہوتا ہی۔ انھین اسباب پر دلالت ہی سرخ رنگ پیشاب کی جو غلیط ہو۔ سیاہ پیشاب اگر ابتدا سے مرض سے رقیق آتا ہو ضرور ہلاکت
مریض پر دلالت کرتا ہی اسلیئے کہ یہ سیاہی شدت احتراق سے اور برودت شدید سے اور حرارت غریزی کے فرو ہونے سے پیدا ہوئی ہی
اور رقیق ہونا اسکا بوجہ خام ہونے مادہ کے ہی اور بسبب اسکے کہ قوت بدن اسی مادہ خام کے نضج دینے سے ضعیف ہی اور یہ سب کی سب
باتین خراب دلائل ہین اور مہلک ہین۔ سیاہ پیشاب جو گاڑھا ہو وہ بھی جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی یا غلبہ برودت پر دلالت کرتا ہی اسقدر کہ
اسی غلبہ برودت سے حرارت غریزی فرو ہو گئی ہی اور بجھ گئی ہی۔ یا ایسے احتراق شدید ایسا ہوا ہی جیسے کیفیت اُس آدمی کی ہوتی ہی جسکا بدن
زیادہ سوختہ ہو جائے۔ یا استفراغ اور خارج ہونے پر مرہ سودا کے دلالت کرتا ہی جس طرح زمانہ انحطاط اور کمی مین چوتھے بخار کے یہی صورت
پیدا ہوتی ہی اور مرض وسواس سوداوی کے دفع ہوتے وقت بھی یہی پیشاب آتا ہی اسلیئے کہ بحران ان دونون مرض کا بطور استفراغ خلط
سوداوی کے بذریعہ پیشاب ہی کے ہوتا ہی۔ اور جیسے اُن عورات کو جنھین حیض بند ہونے کا مرض ہی اسلیئے کہ جسوقت ایسی عورات اس مرض سے
نجات پاتی ہین اسی طرح کا پیشاب انکو آتا ہی کہ سیاہ اور گاڑھا پیشاب زیادہ کرتی ہین اور جنکا خون نفاس جو بروقت ولادت کے زچہ کو
آنا چاہیے نہ خارج ہوا ہو اُسے بھی یہی پیشاب آتا ہی اسلیئے کہ جنین یعنے بچہ شکم اپنی ماں کے پیٹ مین اچھے خون سے غذا لیتا ہی جو صاف
اور سکر یعنے دردی اسی خون کا اسکی ماں کے شکم مین فراہم ہوتا ہی۔ پھر اگر یہی ثفل اور درد بروقت ولادت بچہ کے برآمد نہوا اور نفاس بند رہے
عورت کو ایک مرض لاحق ہوگا اور اس مرض کے بحران کی یہ صورت ہی کہ اسی خون کی ثفل یعنے درد پیشاب مین آنے سے بحران اس مرض کا
ہوتا ہی۔ جسقدر سیاہ پیشاب زیادہ غلیظ ہوگا زیادہ خراب اور ردی ہوگا۔ مگر یہ خرابی اُسوقت ہوگی اگر پیشاب سے اخراج اُس مادہ
سوداوی کا نہو جسکو ابھی ہمنے بیان کیا ہی جیسے بخار اور وسواس سوداوی کے مرض مین جو عورات کے دونون مرض ہین۔ یہی سبھہ امور تھے
جنکا جاننا طبیب کو لازم ہی ماہئیت پیشاب مین اور اُسکے رنگ کے حالات قوام مین انشاء اللہ تعالی۔

باب پندرھوان ثفل و تہ نشین درد کا بیان جو قارورہ مین ہوتا ہی اور جس چیز پر درد دلالت کرتا ہی اسکا بیان

جو درد قارورہ یعنے شیشی مین تہ نشین ہوتا ہی اُسکی تین قسمین ہین (۱) غمامہ اور یہ وہ چیز ہی کہ اوپر کی سطح پر پیشاب کی شیشی مین متمیز
اور جدا نظر آتی ہی (۲) رسوب متعلق اور یہ وہ شی ہی جو بیچ مین قارورہ کے معلق ہوتی ہی (۳) رسوب راسب یہ وہ چیز ہی جو نیچے شیشی کے
پیندے مین بیٹھی ہوئی نظر آتی ہی۔ اور ہر ایک قسم ان تینون مین سے مختلف اور گوناگون ہوتی ہی اور یہ اختلاف یا تو رنگ مین ہوتا ہی کہ سپید ہو خواہ
زرد یا سرخ یا سیاہ یا تیرہ۔ یا قوام اسکا طرح طرح کا ہوتا ہی کہ چکنی ہو خواہ ریزہ ریزہ اور ٹکڑے ٹکڑے یا دردے خواہ چپٹے چپٹے جیسے تیر خواہ مثل
کیاہ خشکیدہ خواہ مشابہ ریگ کے خواہ مشابہ سبوس یعنے بھوسی کے خواہ مثل مٹر کے دانہ کے یا از قسم خون کے ہوتی ہی خواہ پیپ کی قسم سے
ہوتی ہی۔ غمامہ کو دلالت یہ ہی کہ ریح غلیظ نے مادہ کو اوپر اٹھا دیا ہی۔ اور اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ طبیعت نے اب نضج دینا مادہ کا شروع
کیا ہی۔ اور اسی وجہ سے بقراط نے کہا کہ اگر پیشاب پر چوتھے روز بیماری کے غمامہ سپید پیدا ہو دلالت کریگا کہ بحران اس مرض کا ساتوین
روز ہوگا۔ ثفل معلق جو بیچ مین لٹکا ہوتا ہی اُسکی دلالت درمیانی حالت نضج پر ہی یعنے اب نضج اوسط درجہ کا ہو چکا۔ اور دوسری دلالت
اُسکی یہ بھی ہی کہ جو بیچ اسی ثفل کو اوپر کی سطح تک اٹھا کر غمامہ بناتی تھی اب کم ہو گئی ہی اور تھوڑی باقی ہی کہ اُسکا انحطاط شروع ہو گیا اور باد

متفرق ہونے لگی ہی ثفل بعض ایسے سپید ہو جو تہ نشین ہو اُسکو دلالت اس بات پر ہی کہ اب نضج پورا ہوگیا اور حد کمال کو پہونچ گیا۔ اور
یہ بھی دلالت اُسکی ہی کہ ریح جو حرارت نے تلطیف کردی ہی اور اُسکو تحلیل کردیا ہی اور یہ دلالت اُسوقت ہی کہ یہ ثفل سپید بھی ہو اور چکنا اور
ہموار اور درست جملہ اجزا سے اور تمامی زمانہ مرض مین اسی طرح کا برآمد ہوا ہو اور رنگ بھی پیشاب کا اترجی ہو۔ لیکن اگر ثفل تہ نشین ایسی ہی
اوصاف پر تو ہو مگر بعض ایام مین تو نظر آئے اور بعض ایام مین دکھائی نہ دے اب وہ درد اس بات پر دلیل ہوگا کہ قوت ضعیف ہی اور اُسی
قوت کا یہ حال ہی کہ کبھی بعض اوقات اُس مادہ کے نضج دینے سے تھک جاتی ہی جسنے یہ مرض پیدا کیا ہی۔ پھر درد تہ نشین قارورہ کی بیندی مین
سپید تو ہو مگر متشتت اور پراگندہ ہو یعنے اُسکے اجزا فراہم نہون اُسوقت دلالت یہ ہوگی کہ طبیعت مادہ کی نضج تام سے عاجز ہوگئی ہی اور
یہ بھی معلوم ہوگا کہ ایک ریح غلیظ مادہ مین ایسی پیدا ہوتی ہی جسکے نضج دینے کا قصد طبیعت کرکے اُسکے اجزا کو متفرق کردیتی ہی اور جدا جدا
کردیتی ہی یہی ثفل منقطع بہت خراب ہی بہ نسبت چکنے ثفل کے بھی جو بعض ایام مین نظر آتا ہی اور بعض ایام مین نہین نظر آتا ہی اور سب سے
زیادہ خراب وہ ثفل ہی کہ متفرق بھی ہو اور تمامی ایام مرض مین اسی حال پر آتا ہو اسلیے کہ یہ ثفل دلالت کرتا ہی کہ ایک ریح ایسی ہی جو
اس درد مین ہمیشہ یہی اثر کرتی ہی کہ اُسے متفرق اور پاشان کردیتی ہی اور مقدار اُسی ریح کی اتنی زیادہ ہی کہ طبیعت کو قدرت اُسکے
تحلیل اور تلطیف کی نہین ہی اسی وجہ سے اسکی ردائت اور خرابی زیادہ ہی۔ اور بقراط نے کتاب ابیذیمیا مین لکھا ہی کہ ایک شخص کے
پیشاب مین آٹھوین روز سرخ اور چکنا اور راسب یعنی تہ نشین ثفل پیدا ہوا اور بحران اُسکا پورا اور تمام ہوگیا اور بیماری بھی اُسکی
جاتی رہی۔ اور ایک اور آدمی کے پیشاب مین درد تہ نشین جو سپید اور متشتت یعنی پراگندہ اجزا کا بیسوین روز برآمد ہوا اور وہ شخص
اُسکے صبح کو مرگیا۔ مناسب ہی یہ معلوم رہے کہ جو ثفل کہ سپید اور چکنا ہو جملہ اقسام مین ثفل کے وہی احمد اور زیادہ ستودہ ہی اور
اُسی کو زیادہ تر دلالت نضج پر بھی ہی اور نجات مریض پر بھی اُسی کو زیادہ دلالت ہی۔ مگر یہ بھی شرط ہی کہ یہ ثفل زیادہ پسندیدہ اُسی وقت
ہوگا جب کہ تہ نشین اور قارورہ کی تہ مین جاگرفتہ ہو کہ یہ دلالت اُسکے خوبی کی ہی اور سلامت مریض پر اور مریض کی خوشحالی پر اور اُسکے
مرض کے دور ہوجانے پر دلالت اچھی طرح سے کرتا ہی۔ اور اسی واسطے بقراط نے کہا ہی کہ جو ثفل راسب یعنی تہ نشین اور سپید اور چکنا ہو
جسوقت چوتھے دن برآمد ہو اُس مرض کا بحران ساتوین روز ہوگا۔ اور پھر دوسری جگہ بقراط نے کہا ہی کہ جسوقت پیشاب مین ثفل
راسب چکنا اور بہت سا مقدار مین اُس شخص کے پیدا ہو جسکو تپ اور اختلاط ذہن ہو بعد گرجانے سر کے بالون کے اسکو دلالت یہ ہوگی
کہ ذہن اور عقل اپنے حال پر اب رجوع کرتے ہین اور اسکا سبب یہ ہی کہ مادہ ان امراض مین ایسا ہوتا ہی کہ دماغ پر چڑھ جاتا ہی پھر جسوقت
ایسا پیشاب برآمد ہو دلیل یہ ہوگی کہ وہ مادہ نیچے کی طرف دماغ سے اُتر آیا ہی اور یہ دلیل اُس ثفل کے خوبی پر ہی جو سپید اور چکنا ہو اور قارورہ
یعنے شیشی کی بیندی مین ٹھہرا ہوا ہو اُسی ثفل کو قوی دلالت کی نشانی ہی جو سلامت مریض پر کرتا ہی۔ لیکن اگر ثفل وسط قارورہ مین
معلق ہو اُسکی دلالت مریض کی سلامتی پر تہ نشین ثفل سے کمتر ہی اور اگر طافی ہو یعنے اوپر شیشی کے تیرتا ہو جسکو غمامہ کہتے ہین اُسکی
دلالت خیریت مریض پر بہ نسبت معلق کے بھی کمتر ہوگی اور ضعیف ہوگی۔ نہایت اچھا ثفل راسب اور سپید اور نہایت درجہ کا دلالت کرنے والا
سلامت مریض پر وہی ثفل ہی جو بعد نضج مرض کے پیدا ہوا اور بعد اسکے کہ پہلے یہ ثفل رقیق اور پتلا تھا یا مراد یہ ہی کہ پیشاب پہلے رقیق آتا تھا
اور اُسمین سے یہ ثفل جدا ہوجاتا تھا۔ لیکن یہی ثفل اگر اول مرض مین قبل نضج مادہ کے آتا ہو یہ اچھا نہین ہی کبھی پیشاب مین سپید ثفل
مادہ بلغمی سے بھی تہ نشین ہوتا ہی کہ وہ مادہ غلیظ ہی اور بالزوجت چسپندہ ہی خصوصاً سپید پیشاب کے ہمراہ۔ اور فرق درمیان ایسے

ابیض ثفل کے اور درمیان ثفل سپید اور چکنے کے جسکا اوپر بیان ہوا ہے اور چونکہ نضج مادہ پر دلالت کرتا ہے یہ ہے کہ ثفل ابیض مذکور سابق کے
اجزا متصل ایسے ہوتے ہیں کہ انمیں خلل یعنی چھید اور سوراخ نہیں ہوتے بلکہ زیادہ ملاست اور ہمواری اجزا کی معلوم ہوتی ہے اور ثفل
بلغمی کے اجزا متصل نہیں ہوتے بلکہ اُسکے چھوٹے چھوٹے اجزا جدا جدا مثل اجزاے ریگ کے متمیز ہوتے ہیں - زرد ثفل کا حال یہ ہے کہ
حرارت قوی پر دلالت کرتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ایسا ثفل خون صفراوی سے یعنی سبب کی ایک قسم ملنے سے اور جسکا نضج ابھی پورا نہیں ہوا ہے
پیدا ہوتا ہے (جس خون کو کچ لوہو کہنا مناسب ہے) پس ایسا ثفل اسی وجہ سے طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور مریض کے سلامت پر بھی
دلیل ہے اسلیے کہ طبیعت خون کی پورے نضج میں زمانہ طولانی کی محتاج ہے اور مرض جب ہی رفع ہوتا ہے جب اُسکا ہضم تمام ہوجائے اور نضج
پورا ہو - اگر یہ ثفل ہمراہ خراب علامتوں کے ہو موت پر دلالت کریگا بعد ایک مدت کے - تیرہ ثفل افراط سے غلبہ برودت پر اور قوت بدنی کی
موت پر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ علامات خراب کے ہو - سیاہ ثفل جو راسب یعنی تہ نشین ہو جملہ اقسام میں ثفل کے زیادہ بد ہے اور بعینہ
اسکی دلالت زیادہ تر قوی ہے اسلیے کہ یہ ثفل جیسا ہم کہ چکے ہیں یا تو احتراق شدید پر یا برودت شدید اور یا افراط پر دلالت کرتا ہے کہ وہ
برودت مادہ کو بستہ کر دیتی ہے اور اُسی مادہ کو سیاہ کر دیتی ہے - فرق درمیان اُس ثفل سیاہ کے جو برودت سے پیدا ہوا اور درمیان اُس
ثفل سیاہ کے جو کہ احتراق حرارت سے برآمد ہوا یہ ہے کہ اُسکو دیکھنا چاہیے اگر پہلے تیرہ رنگ تھا اور بعد اُسکے سیاہ ہوگیا پس یہ سیاہی
قوت برودت سے پیدا ہوئی ہے - اور اگر پہلے تو سرخ تھا بعد اسکے سیاہ ہوگیا اسکی سیاہی فرط حرارت سے حادث ہوئی ہے - جو ثفل مشابہ
بشیش یعنی دلیہ کے ہو خواہ مشابہ سوجی اور دردرے جو کے ستو کے ہو نہایت برا ہے اسلیے کہ اسکا پیدا ہونا خون غلیظ کے احتراق سے
یا گوشت کے پگھلنے سے اور گوشت کے مختلف ٹکڑے ٹکڑے ہوجانے سے ہوتا ہے - اور اسکی دلیل یہ ہے کہ حرارت ناری اُس گوشت کو گھلا دیتی ہے
جو گھل گیا ہے اور سوکھا کر اُسے سخت کر دیتی ہے اور اُسی گوشت کو ایسی صورت پر کر دیتی ہے جس طرح توے خواہ کڑاہی وغیرہ میں قیمہ گوشت کا
بھونا جاتا ہے اور سخت ہوجاتا ہے - جو ثفل مشابہ صفائح کے یعنے پرت پرت ہوتا ہے اُسکی بُرائی وشیشی سے بھی زیادہ ہے جو دلیہ کی شکل پر لکھا گیا
اسوجہ سے کہ یہ ثفل صفائحی جب ہی پیدا ہوتا ہے کہ اعضاے اصلیہ مختلف طور سے گھل گھل اور اُنکے طبقات اور پرت پرت اُنکے کٹ کٹ کر
برآمد ہوں - جو ثفل مشابہ سبوس کے ہو وہ صفائحی سے زیادہ خراب ہے اس راہ سے کہ یہ ثفل رگوں کے چھلنے اور جرم مثانہ کے چھلنے پر دلالت
کرتا ہے - ریگ جو پیشاب میں آتی ہے اور نیچے بیٹھتی ہے اُسکو دلالت پتھری پر ہے کہ جو گردہ خواہ مثانہ میں پڑتی ہے ایسے ہی ریگ کی ایک قسم وہ ہے جسکا
رنگ مثل مٹر کے رنگ کے ہوتا ہے اور ایک قسم وہ ہے جسکا رنگ مثل سرخ ہرتال کے ہوتا ہے اور یہ دونوں قسم کی ریگ اُسی کی پیشاب میں
آتی ہے جسکے گردہ اور مثانہ دونوں عضو میں کوئی مرض ہو - اور ایک قسم کی وہ ریگ ہے جسکا رنگ مثل اصلی ریگ کے ہوتا ہے اسکو دلالت
سنگ مثانہ کے مرض پر ہے - اور ایک قسم کی ریگ کا رنگ خاکستری ہوتا ہے اور یہ ریگ ایک رطوبت بلغمی سے خواہ ایک قسم سے مدہ کی جو بلغم سے
آمیز ہو کر گردہ کی حرارت سے بستہ ہوجاتا ہے اور جیسے کہ پتھروں پر آب ہاے گرم سے میل وغیرہ بستہ ہوجاتے ہیں خواہ حمام کی دیگ میں
پانی کا میل جم جاتا ہے - ریگ کی ایک قسم وہ بھی ہے جسکا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور ایسی ریگ کی دلالت اسپر ہے کہ گردہ میں پتھری ہے جو رطوبت بلغمی سے
پیدا ہوئی ہے کہ اُسی رطوبت میں درد خون کا بھی ملتا ہے - مدہ جو پیشاب میں نکلتا ہے اور شیشی کی تہ میں بیٹھ جاتا ہے وہ دلالت کرتا ہے کہ بعض
آلات میں پیشاب کے قرحہ پڑا ہے جیسے گردہ خواہ بیخ بول اور مثانہ اور قضیب یعنی ڈنڈی اور وہ قرحہ شگافتہ ہوگیا ہے - یا قرحہ اُن اعضا میں
پڑا ہے جو آلات بول سے اوپر واقع ہیں - فرق درمیان اُس مدہ کے جو آلات بول سے آتا ہے اور اُس مدہ میں جو آلات بول کے اوپر والے اعضا سے

استسقا ہی کو جو بوجہ ... آتا ہی وہ ہمیشہ مدت دراز تک جاری رہتا ہی اور اوس کے بعض کا ہر دو فقط ایک دن خواہ دو دن آتا ہی جو
ہوتی ہر دن خواہ اس سے زیادہ اور وہ ایک روز سہی۔ ایسا ہی یہ فرق ہی کہ اگر پیشاب کے ہمراہ چھلکے بدبو برآمد ہون دلالت ہوگی کہ قرحہ مثانہ مین ہی
اور اگر ہمراہ اُس قیح اور پیپ کے جو برآمد ہوتا ہی ثفل تہ نشین چکنا بھی ہو دلیل اسپر ہوگی کہ مثانہ مین ورم گرم بھی ہی جو اب پختہ ہوگیا ہی اور اسکی وجہ
یہ ہی کہ ورم مین جسوقت نضج پیدا ہوتا ہی جو اخلاط نضج پا جاتی ہین بطرف مثانہ کے اُنکی ریزش ہوتی ہی اور پیشاب کے ہمراہ نکل جاتی ہین
لہذا پیشاب مین علامت نضج کی ظاہر ہوتی ہی۔ بہت مناسب ہی کہ ثفل تہ نشین مین اور اُس ثفل مین جو بلغم سے پیدا ہوتا ہی اور مدہ مین
فرق کیا جائے تاکہ غلطی استدلال مین واقع نہو اور طبیب پر اشتباہ مرض کا ہونے پائے اور فرق سپید مدہ مین اور دونون قسم کے ثفل مین
یہی ہی کہ مدہ بدبو ہوتا ہی۔ یہ مجملی بیان کافی ہی امراض موجودہ اور آیندہ ہونے والے امراض پر استدلال کرنے کے واسطے اسکو جاننا چاہیے

باب سولھوان براز سے استدلال کا بیان اُن امراض پر جو بدن مین حادث ہوتے ہین

جب ہمنے استدلال بول کا طریقہ مجملاً بیان کردیا کہ اُس سے کیونکر استدلال کرنا چاہیے اور مختلف حالات بدن پر پیشاب کی دلالت کس طرح
ہوتی ہی نضج وغیرہ سے۔ اب چاہیے کہ ہم براز کے اوصاف پر بھی نظر کرین اور جس احوال پر اُسکو دلالت ہوتی ہی۔ مین کہتا ہون کہ پاخانہ سے
استدلال کرنا احوال بدن پر عموماً کم مفید ہوتا ہی بہ نسبت اسکے کہ پیشاب سے استدلال کیا جائے۔ اسلیے کہ پیشاب سے اُن تغیرات کا حال
دریافت ہوتا ہی جو رگون مین اور جگر اور آلات بول مین از قسم امراض کے ہوتے ہین۔ اور براز کی دلالت اُن امراض پر ہی جو معدہ مین
اور آنتون مین ہون اور قوت ہاضمہ کے ضعیف اور قوی ہونے پر بھی براز سے استدلال کیا جاتا ہی جس احوال پر بدن کے براز سے استدلال
کیا جاتا ہی اُسکے چار طریقہ ہین۔ ایک تو مقدار براز کی (۲) براہ کیفیت براز کے (۳) وقت برآمد ہونے سے براز کے (۴) جس حال پر وہ خارج
ہوتا ہی۔ مقدار کی نظر سے استدلال کا طریقہ یہ ہی کہ براز کی مقدار تین قسم پر ہی یا تو بہت سا پاخانہ ہو یا تھوڑا سا ہو یا کہ معتدل کمی اور بیشی
مقدار مین ہو۔ اور ہر ایک وصف کمی اور بیشی اور میانہ پر بقیاس غذائے شخص کے حکم کیا جاتا ہی مثلاً اگر طعام زیادہ کھایا ہو اور پاخانہ جو
برآمد ہوا وہ بھی زیادہ ہی اسکو دلالت آلات غذا کی قوت پر ہوگی اور انھین آلات کے صحیح اور سالم ہونے پر امراض سے زیادہ ہوگی۔
اسی طرح سے کھانا کم کھایا اور پاخانہ بھی کم ہوا جب بھی وہی بات ہوگی۔ لیکن اگر طعام کی مقدار زیادہ ہو اور براز کم ہو اسکو دلالت
قوت دافعہ کے شدید ہونے پر ہی اور قوت غاذیہ یعنے جو قوت بدن کو غذا دیتی ہی اُسکے ضعف پر دلالت ہی اور اُن فضول پر بھی جنکو طبیعت
ہمراہ براز کے دفع کرتی ہی بطبق کیفیت اُس براز کے دلالت ہوتی ہی جو خارج ہوتا ہی اور جو کچھ ہمراہ براز کے نکلتا ہی۔ کیفیت غذا سے قیاس
یون کرنا چاہیے کہ بعض قسم کی غذا ایسی ہی جسکا ثفل کم برآمد ہوتا ہی اور جزو بدن زیادہ ہوتی ہی جیسے اخروٹ اور بادام۔ اور بعض
قسم کی غذا کا فضلہ زیادہ ہوتا ہی جیسے گاجر اور شلغم اور بعض قسم غذا کی وہ ہی کہ جسقدر جزو بدن ہوتی ہی اُسی کے برابر فضلہ براز بھی
اُس سے دفع ہوتا ہی جیسے خبز خشکاری یعنے آٹے کی روٹی اور یکسالہ جانور کا گوشت۔ اور ان اصناف پر استدلال غذا سے یون ہوتا ہی کہ غذا کے
اقسام ثلثہ کو دیکھین کہ فضلہ اسمین کتنا ہی اور براز کو ملاحظہ کرین کہ اُسکی کیفیت کمی اور بیشی کی مثل غذائے مذکور کے ہی یا نہین اور
اعتدال قوام براز پر نظر کرین۔ براز جو مقدار مین معتدل ہی وہی براز طبیعی ہی اگر بموجب مقدار غذا کے برآمد ہو۔ اور کیفیت سے براز کے
استدلال کہ بنظر کیفیت کے کس بات پر دلالت کرتا ہی اُسکی تقسیم تین قسمون پر ہی۔ ایک تو قوام براز کا اور دوسرے رنگ براز کا اور
تیسرے بو براز کی۔ قوام کی یہ بات ہی یا تو پتلا ہوگا اور گیلا یا خشک ہوگا۔ گیلا پاخانہ اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ عصارہ غذا کا جگر مین

اچھی طرح سے ہضم نہین ہوا — اور یا یہ بات ہوئی ہی کہ اخلاط چندکی ریزش معدہ پر ہوئی اور انھین اخلاط نے غذا کو قبل اِزانکہ ہضم ہو
اور اسکا اعتصار جگر مین نفوذ کرے بطرف خارج کے دفع کردیا ہی — یا یون ہوا ہی کہ امعاء ... آنتون پر ریزش کی ہی پس براز مین
... اور اسکو گیلا کردیا ہی اور یہ باتین براز کی رنگ سے پہچانی جاتی ہین اور ... اگر براز ہمرنگ غذا کے ہوگا
تو یہ دلیل ہوگی کہ غذا کا نفوذ جگر تک نہین ہوا ہی — اور اگر رنگت براز کی بعض اخلاط جیاد کا نہ ... کے سے ہو تو دلالت یہ ہوگی کہ اخلاط ردیہ
کشم کے دفع ہوئی ہین سیاہ براز جو خشک ہو دلالت کرتا ہی حرارت قوی پر جو شدت ... آگئی ہی اور اسنے براز کی رطوبت کو
سوکھا دیا ہی — یا اینکہ بدن کو زیادہ حاجت بطرف غذا کے ہی لہذا جگر عصارہ غذا کو زیادہ جذب کرلیتا ہی کہ بالکل رطوبت جو عصارہ غذا مین
آتی ہی اسکو بھی جذب کرتا ہی — براز کے رنگ سے استدلال یون کرنا چاہیے کہ براز کا رنگ کبھی تو ناری ہوتا ہی اور ایک قسم کا رنگ گہرا
ناری ہوتا ہی اور بعض قسم کے رنگ مین زردی مطلق نہین ہوتی اور بعض کا رنگ زرد اور بعض کا سبز اور بعض قسم کا سیاہ ہوتا ہی یہ جو
ناری کم زرد ہو وہی رنگ براز کا طبیعی اور اصلی ہی جو صحت بدن پر دلالت کرتا ہی بشرطیکہ خشکی اور تری مین بھی میانہ ہو — جو ناری
گہرا ہی اسکی دلالت غلبہ صفرا پر ہی اور یہ ہی کہ صفرا کی ریزش آنتون پر ہوئی ہی — اگر ایسا براز اول مرض مین برآمد ہو کثرت مرار پر دلیل
ہی کہ جسے مریض کے بدن مین صفرا زیادہ ہی — اور اگر انحطاط مرض کے زمانہ مین ایسا براز برآمد ہو اس سے دریافت ہوگا کہ اب بدن خلط
صفرا سے پاک ہوگیا — جس براز مین زردی مطلق نہو اس سے معلوم ہوگا کہ صفرا بطرف آنتون کے نہین اترتا ہی — اور یا یہ بات ہی کہ صفرا
کسی اور طرف چلا جاتا ہی اور دوسری جگہ پر ریزش کرتا ہی جس طرح یرقان کے مرض مین یہی صورت ہوتی ہی کہ براز مین زردی نہین ہوتی
زرد براز دلالت کرتا ہی کہ صفرا کی مقدار زائد از مقدار مناسب آنتون پر گرتی ہی — سبز پاخانہ مرار زنگاری پر دلالت کرتا ہی اور حرارت
زائدہ پر جو شکم اور آنتون پر غالب آگئی ہی — اور اگر سبزی اسکی گندنے کے رنگ کی ہو اسکی حرارت اور خرابی کم ہوگی — سیاہ براز افراط
مرہ سودا کے دلیل ہی اور اسپر کہ حرارت غریزی فرو ہوگئی ہی — اور یہ قسم براز کی نہایت درجہ خراب ہی اور موت پر دلیل ہوتی ہی — ہان اگر تھوڑی
تھوڑی برآمد ہو اسکی برائی اتنی نہوگی — براز کی بو سے استدلال یون کیا جاتا ہی کہ اگر بدبو ہو عفونت پر دلالت کریگا — براز کے وقت خروج سے
استدلال اس طرح سے ہی کہ اوقات براز کے برآمد ہونے کے مختلف ہوتے ہین اور اسکی صورت یہ ہی کہ جلد جلد بھی آتا ہی اور دیر سے بھی
خارج ہوتا ہی یا اینکہ عادت معین پر آتا ہی — اگر دیر سے پاخانہ آتا ہو اسکی دلالت یا تو ضعف قوت دافعہ پر ہوگی یا اسپر کہ براز آنتون مین
جلد نہین پہونچتا ہی یا ہضم کی دیری پر دلالت ہوگی — اور اگر جلد پاخانہ آتا ہو اسکی دلالت یا تو قوت ماسکہ کے ضعیف ہونے پر ہوگی
اور یا یہ ہوگا کہ کوئی چیز قوت دافعہ پر محرک ہوکر براز کو پیش از وقت خارج کرادیتی ہی — اور یہ چیز یا تو مرار اور صفرا ہی جو ریزش کرتا ہی پس
معدہ مین لذع اور چھن پیدا کرتا ہی یا کوئی غذا ایسی تیز ہی جیسے مرچ وغیرہ جسکی ایذا معدہ کو پہونچتی ہی — یا معدہ مین چھالے اور پھنسیان
پڑگئے ہین اور زخم ہوگئے ہین جنمین غذا کی پرپراہٹ سے ایذا پہنچتی ہی اور معدہ مین چھن پیدا ہوتی ہی لہذا قوت دافعہ کو غیر وقت
حرکت ہی کرنی پڑتی ہی — جو براز اپنے وقت عادت پر برآمد ہو اسکی دلالت صحت مدبرہ بدن کی قوت پر ہوگی جس حالت سے براز برآمد ہوتا ہی
اسکی صورت یہ ہی کہ یا تو براز ہمراہ آواز کے برآمد ہو یا اسکے ہمراہ دہنیت اور لزوجت ہو یا کف اور جھاگ ملا ہوا برآمد ہو یا اسکا رنگ کھلا ہوا
چپالی پر تر تار سے یا اسکے ساتھ خون بھی برآمد ہو یا اسکے ہمراہ مدہ بھی نکلے — جو براز ہمراہ آواز کے نکلتا ہی اسکی دلالت اسپر ہوتی ہی
کہ براز کی رطوبت مین کسیقدر ریح بھی شامل ہوگئی ہی کہ اسی ریح سے نفخ بھی ہوا ہی — اور دلالت اسپر بھی ہی کہ آنتون مین ڈکاؤ ہوگیا ہی

[illegible] آنتون پر غالب آگئی ہے - چکنا پاخانہ اعضاے اصلی کے ذوبان یعنے گھلنے پہ دلالت کرتا ہے اگر [illegible] محسوس [illegible] اور [illegible] کے اوپر دسم یعنے چکناہٹ سی ہو وہ چربی کے دونون قسم گھلنے پر دلالت کرتا ہے - زبدی براز یعنے [illegible] اور [illegible] دلالت یا تو حرارت قوی پر ہوتی ہے جس طرح کہ دیگ پر جھین بروقت جوش آنے کے آتا ہے - یا اُسکو دلالت [illegible] ہوتی ہے [illegible] جس طرح [illegible] دریا میں کف بروقت ہوا چلنے کے اُٹھتا ہوا مشاہدہ کرتے ہین اور بروقت موج اُٹھنے کے اور [illegible] دریا میں کف آتا ہے - سا خفیف جو پانی پر تیرتا ہو اُسکو دلالت ریاح پر ہوتی ہے جو ریاح کہ براز سے ملجاتی ہین جیسے [illegible] یا پاخانہ آتا ہے جس براز کے ہمراہ خون آتا ہے خواہ مدہ اُسکی یہ صورت ہے کہ خون کا آنا دلیل کسی خراج پر ہے یعنے پھوڑا آنتون مین ہے خواہ باریک آنتون مین یا موٹی آنتون مین ہو - اور مدہ آنتون کی قرحہ سے ہوتا ہے - پھر اگر خون یا مدہ قبل براز کے برآمد ہو اُسکو دلالت یہ ہوگی کہ قرحہ موٹی اور بڑی آنتون مین ہے - اور اگر خون یا مدہ براز سے ملا ہوا خارج ہو معلوم ہوا کہ قرحہ درمیانی آنتون مین ہے - اور اگر خون یا مدہ بعد براز کے برآمد ہو معلوم ہوگا کہ قرحہ باریک آنتون مین ہے - اسیقدر مناسب تھا کہ ہم براز کا حال بیان کرین اور براز سے استدلال کرنے کا طریقہ ذکر کرین اور خدا بڑا عالم ہے -

باب سترھوان اُن قواعد کے بیان مین جنسے کھنکھار اور تھوک کے ذریعہ سے احوال مین استدلال کیا جاتا ہے

کھنکھار اور تھوک کی یہ صورت ہے کہ جس مادہ کو طبیعت آلات تنفس کی طرف دفع کرتی ہے ذات الجنب کے مرض مین خواہ ذات الریہ مین اُسمین سے جو چیز نا پختہ اور محض خام ہو اُسکے نام کی اصطلاح بصاق سے ہے اور جو چیز پختہ برآمد ہو اُسکو نفث کہتے ہین - نفث اور بصاق سے استدلال اُن امراض پر جو آلات تنفس مین پیدا ہوتے ہین چار طرح پر مختلف ہوتا ہے (۱) کیفیت راہ سے (۲) مقدار کی نظر سے (۳) وقت خروج سے (۴) اُس وجہ سے کہ خارج ہوتا اور نکلتا ہے کمیت کی راہ سے استدلال یون کرتے ہین کہ نفث کبھی زیادہ برآمد ہوتا ہے اور کبھی تھوڑا سا اور کبھی متوسط درجہ پر اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیمار کچھ بھی نہین تھوکتا - زیادہ مقدار کا نفث دلالت نضج پر کرتا ہے اور اس بات پر کہ مرض نہایت کو پہونچ گیا - اور اگر نفث تھوڑا سا ہو دلیل اسپر ہوگا کہ طبیعت نے اب نضج مادہ شروع کیا ہے اور مرض اب زمانہ ابتدا سے تجاوز کر گیا اور زمانہ تزید مرض کا آگیا یعنے اب مرض بڑھتا ہے - اور اگر نفث معتدل ہو کمی اور بیشی مین اُسکو دلالت اس بات پر ہوگی کہ طبیعت نے مادہ مرض مین اسیقدر نضج پیدا کیا ہے اور مرض کا زمانہ تزید ہے - اور جب تک مریض کی کھنکھار مین کچھ نہ نکلے اُسکی دلالت اسی پر ہے کہ مرض کی ابھی ابتدا ہے کیفیت سے نفث کے استدلال کا یہ طریقہ ہے کہ نفث کی کیفیت چار قسمون پر تقسیم پاتی ہے (۱) رنگ (۲) قوام (۳) بو (۴) شکل - قوام کی یہ بات ہے یا تو رقیق ہوگا یا گاڑھا - پتلا قوام دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے نضج شروع کیا ہے مگر ابھی فعل نضج کا ضعیف ہے اور غلیظ قوام سے ابتدا مین یہ ثابت ہوتا ہے کہ غلط اور مادہ مرض کوئی گاڑھی چیز ہے اور نضج اسکا دیر مین ہوگا - یا یہ کہ نفث کا قوام معتدل ہے رقت او غلظ مین ایسے قوام سے معلوم ہوگا کہ اب نضج تمام اور پورا ہو گیا ہے اور عمدہ یہی نضج ہے اور مرض اب انتہا کو پہونچ گیا - رنگ کی یہ بات ہے کہ نفث کی ایک قسم تو زرد ہوتی ہے جسکی زردی گہری ہے اور یہ کثرت صفرا پر اور اُسکی قوت پر دلیل ہوتا ہے - اور ایک نفث ہے جو سپید ہوتا ہے اور یہ مادہ کے بلغمی ہونے پر دلالت کرتا ہے - ایک قسم اسکی سرخ ہوتی ہے اور یہ نفث مادہ کے دموی ہونے پر دلالت کرتا ہے - ایک نفس گہرا سرخ ہوتا ہے اور اسکو دلالت اسپر ہے کہ مادہ دموی ہے اور حرارت اُسکی قوی ہے - ایک قسم نفث کی سیاہ ہوتی ہے اور اسکو دلالت غلبہ سودا پر ہے اور شدت احتراق پر جو اعضاے تنفس مین ہو گیا ہے - ایک قسم ایک کدورت لیے ہوے ہوتی ہے اور اُسکی دلالت یا تو حرارت پر ہے یا شدت برودت پر

ہو کے اقسام ... یہ بات ... اسکو دلالت شدت عفونت پر ہو اور ایک نفث وہ بھی ہو جسمین کسی طرح کی بو نہین ہوتی
اور یہ خلط عفونت آگ سے پاک ہو ... شکل کا یہ حال ہو کہ بعض نفث مین گول گول نخنے برآمد ہوتے ہین بوقت گلے سے باہر نکلتا ہو اور
اسکو دلالت اسی بات پر ہو کہ ... لیعنے پھیپھڑے کی نلی مین فراہم ہو گیا ہو بسبب تجویف حرارت کے جو اسی
قصبہ ریہ مین ہو ... اگر زمانہ ... مادہ ... سل کا قریب ہو اگر نکلیگا اور حرارت اور زیادہ قوی ہو جائیگی - بقراط نے کتاب ابیذیمیا مین
ذکر کیا ہو کہ بصاق لیعنے کھنکھار مین گول گول نخنون کا آنا اس شخص کے جسکو تپ ہو ذبول پر دلالت کرتا ہو اور یہ بھی بقراط نے لکھا ہو کہ اسنے
سبب سے ایسے مریض دیکھے جنکی یہ حالت تھی اور گول گول نخنے تھوکتے تھوکتے آخر کار سل مین مبتلا ہو گئے - ایضاً اسی کتاب مین بقراط نے
کہا ہو کہ جو شخص نفث مستدیر لیعنے گول تھوکے اور اسکو تپ بھی ہو اور تھوڑی سی دلالت کسی عرض کی اسکے اختلاط ذہن کی پائی جاتی ہو
اسکو اختلاط ذہن بیشک ہوگا - بعض قسم کا نفث شکل مین مختلف برآمد ہوتا ہو اور یہ بات دلالت کرتی ہو کہ مادہ رقیق ہو اور جو حرارت
نضج مادہ مین دیتی ہو وہ تھوڑی سی ہو - رقت خروج نفث سے استدلال یون کرنا چاہیے کہ نفث کی ایک قسم اول مرض مین ہوتی ہو
اور یہ مرض کی کوتاہی زمانہ پر دلالت کرتی ہو لیعنے تھوڑے دنون رہیگا اور نضج مادہ مین جلد آجائیگا - اور ایک قسم نفث دیر مین لبعد زمانہ
ابتدا کے پیدا ہوتی ہو اسکو دلالت ہو کہ مرض مین طول ہوگا - جس جہ سے نفث برآمد ہوتا ہو اسکی یہ صورت ہو کہ بعض قسم کا نفث بسہولت
اور آسانی برآمد ہوتا ہو بدون کھانسی اٹھنے کے اور اسکو دلالت اسپر ہو کہ نضج حد کمال کا ہو اور طبیعت قوی ہو - اور بعض قسم کے خروج مین
دشواری ہوتی ہو اور کھانسی بھی اسکے نکلتے وقت آتی ہو اور اسکو دلالت یہ ہو کہ نضج نہین ہوا اور قوت ضعیف ہو - بہترین اقسام نفث
جسکو زیادہ دلالت مرض کے زائل ہونے پر ہو وہی ہو جو سپید اور پختہ اور مقدار مین زیادہ اجزا اسکے متصل نکلنے مین اسکے آسانی کھانسی
اسکے نکلنے سے نہ آتی ہو بو اسمین بالکل نہو اور اول مرض سے برآمد ہوا ہو - اور بدترین اقسام اسکی وہ نفث ہو جو پتلا ہو اور تھوڑا سا
ناپختہ بدبو اور دشواری سے نکلے اور اسکے نکلتے وقت کھانسی شدت سے آئے اور رنگ اسکا یا تو سیاہ ہو یا سبز یا خوب زرد یا تیرہ رنگ ہو
اور بو بھی اسکی بُری ہو کہ یہ سب دلائل مذموم اور خراب ہین جو ہلاکت مریض پر دلالت کرتے ہین -

باب اٹھارھوان پسینہ سے استدلال کرنا اُن امور پر جو بدن مین پیدا ہوتے ہین

پسینہ سے استدلال کرنا اُن احوال پر جو بدن مین حادث ہوتے ہین چار طرح سے مختلف ہوتا ہی (۱) تو وہ عضو جس سے پسینہ نکلتا ہو
(۲) برابر متواتر پسینہ کا آنا (۳) مقدار پسینہ کی (۴) کیفیت پسینہ کی - جس عضو سے پسینہ آتا ہو اسکی تو یہی بات ہو کہ جس عضو بدن سے
پسینہ نکلنا شروع ہو معلوم ہوگا کہ مرض اسی عضو مین ہو - اور پیہم متواتر پسینہ کا برآمد ہونا اسکی یہ صورت ہو کہ اگر پسینہ کا جاری ہونا پیہم اور جلد جلد ہو
بہتر ہوگا اسلیے کہ اسکو دلالت اس امر پر ہو کہ طبیعت فضلے کے دفع کرنے پر قوی ہو اور اسکو بدن سے دور کردینے پر قادر ہو - اور اگر پسینہ کا نکلنا
تشتت ہو میری مراد تشتت سے یہ ہو کہ ایک عضو سے برآمد ہو اور دوسرے سے برآمد نہو - خواہ ایک عضو سے زیادہ اور اچھی طرح سے
برآمد ہو اور دوسرے عضو سے کم نکلے - یا ایک وقت آکر پھر بند ہو جائے پھر دوسرے وقت آئے پس ایسا پسینہ خراب اور ردی ہو اسلیے
کہ اسکو دلالت اس امر پر ہو کہ طبیعت مین اسقدر قوت نہین ہو کہ عرق کو پورے طور سے بخوبی دفع کردے - مقدار سے پسینہ کے استدلال
یون کیا جاتا ہو کہ بعض اوقات پسینہ کی بیشی مین معتدل ہوتا ہو اور یہ مقدار اچھی اور بہتر ہو اور خوبی اور صلاح حال پر زیادہ دلالت
کرتا ہو - اور ایک قسم پسینہ کی مقدار معتدل سے زیادہ ہوتا ہی یہانتک کہ اسکا نکلنا حد اسراف کو پہونچتا ہو اور یہ پسینہ خراب اور ردی ہو اسواسطے کہ

قوت تحلیل کر رہی ہو اور اُسمین عفونت پیدا کر رہی ہو - ایک مقدار پسینہ کی مقدار معتدل سے کم ہو اور اتنی کم ہو کہ جس مادہ نے مرض پیدا کیا ہو اُسکے اخراج پر کافی نہین ہو ایسا پسینہ دلالت کرتا ہو کہ طبیعت کو کسی طرح کی ایذا پہونچی ہو جو ضعیف ہوکر دفع مادہ پر قادر نہیں ہو سکتی ہو کیفیت سے پسینہ کے استدلال یون کیا جاتا ہو یہ چھ چیزین دیکھنے سے ہوتا ہو (۱) حرارت اور برودت پسینہ کی (۲) رنگ پسینہ کا (۳) بو پسینہ کی (۴) مزہ اسکا (۵) قوام پسینہ کا (۶) استوا یعنے درست قوام ہونا خواہ اختلاف اُسمین ہونا - گرم اور سرد پسینہ سے استدلال اس طرح پر ہو کہ اگر پسینہ گرمی اور سردی مین معتدل ہو پس پسینہ اور اچھا ہوگا اور اگر گرمی سردی مین اعتدال سے خارج ہو خرابی تو اُسمین کی کم ہوگی - پسینہ کے رنگ سے استدلال اس طرح سے ہو کہ اگر اُسکا رنگ سپید ہو اچھا ہو اور اگر اُسکا رنگ زرد ہو غلبۂ صفرا پر دلالت کریگا اور جس پسینہ کا رنگ سرخ ہو خون کے غلبہ پر دلیل ہو اور اگر پسینہ کا رنگ تیرہ خواہ سیاہ یا سبز ہو غلبۂ سودا پر دلیل ہو پس جسوقت کوئی خلط ان اخلاط چہارگانہ سے ہو اور پسینہ بھی اُسی خلط کے رنگ پر آئے یہ بات بہت اچھی ہو اسلیئے کہ ایسے رنگ کا عرق دلالت کرتا ہو کہ طبیعت مادہ مرض کو دور کر رہی ہو اور بدن سے اُسکو ہٹا رہی ہو - اور اگر خلاف اسکے اور رنگ پر آئے خراب اور ردی ہو اسلیئے کہ اسکو دلالت اس امر پر ہو کہ جس خلط صحیح کے بدن کو حاجت ہو وہی پسینہ کے ذریعہ سے نکلتی ہو - بو سے پسینہ کے استدلال اس طور سے ہوتا ہو کہ اگر کھٹی بو پسینہ کی ہو دلالت کرتی ہو کہ جس خلط نے مرض پیدا کیا ہو وہ بلغم ترش ہو - ایک پسینہ تیز بو کا ہوتا ہو ایسے پسینہ سے نفع اور ضرر کا حکم کرنا اُسی طریقہ سے ہو جس طرح اوپر گذرا کہ تیز بو کو دلالت مادہ کی عفونت پر ہو - مزہ سے پسینہ کے استدلال اس طرح پر ہو کہ پسینہ کا مزہ میٹھا ہوتا ہو اور شور نمکین بھی ہوتا ہو اور ترش بھی ہوتا ہو پس مزہ کی راہ سے حکم نفع اور ضرر کا کرنا بھی اُسی طرح پر ہو جیسا کہ رنگ اور بو کے احکام مین گذرا - قوام سے پسینہ کے استدلال کی یہ صورت ہو کہ ایک قسم پسینہ کی رقیق اور پتلی ہوتی ہو اسکو دلالت خلط لطیف پر ہو اور غلیظ پسینہ خلط غلیظ پر دلالت کرتا ہو - استوا اور اختلاف کی یہ صورت ہو کہ بعض قسم پسینہ کی پوری جمیع اوصاف محمودہ مذکورہ بالا مین ہوتی ہو اور ایسا پسینہ محمود اور خوب ہو اور ایک قسم وہ ہو جو ان کیفیات مین مختلف ہوتی ہو اور وہ خراب ہو واللہ اعلم تمام ہوا ساتوان مقالہ کتاب کامل الصناعۃ طبیعیہ کا جو بنام ملکی مشہور ہو **مقالہ اٹھوان کتاب کامل الصناعہ طبیہ کا جو بنام ملکی مشہور ہو** اور اس مقالہ مین بائیس ۲۲ باب ہین - کہ اُنمین استدلال اُن ظاہری بیماریون پر کیا جاتا ہو جو حس ظاہری سے محسوس ہوتی ہین اور اُنکے اسباب کا بیان بھی اسی مقالہ مین ہوگا (۱) دلالت خاص کی تقسیم (۲) اجناس حمیات یعنے عام قسام تپون کا بیان اور اُنکے اسباب کا (۳) حمی یوم یعنے یک روزہ تپ کا بیان اور اُسکے اسباب کا اور اُسکے علامات کا (۴) حمیات عفنہ یعنے عفونت سے اخلاط کے جو تپین پیدا ہوتی ہین اُنکا اور اقسام اور اُنکے دورہ کے احوال کا بیان (۵) حمی عفونت کے دلائل اور اور اُنکے اسباب کا بیان (۶) مرکب تپون کا بیان اور اُنکے اسباب اور علامات کا (۷) تپ دق کا بیان اور اُسکے اسباب اور علامات کا (۸) اورام کا بیان اور ورم کے اسباب اور علامات کا (۹) ورم فلغمونی کا بیان اور اُسکے اسباب اور علامات کا (۱۰) ورم صفراوی اور اُسکے اسباب اور علامات کا بیان (۱۱) ورم بلغمی اور اُسکے اسباب اور علامات کا بیان (۱۲) ورم سوداوی اور اُسکے اسباب اور علامات کا بیان (۱۳) اُن بیماریون کا جو سطح ظاہری بدن کے پیدا ہوتی ہین بیان (۱۴) جدری یعنی چیچک کا بیان اور اُسکے اسباب اور علامات کا (۱۵) جذام اور اُسکے اسباب اور علامات کا بیان (۱۶) برص یعنے داغ سپید اور بہق یعنے چھاجن اور سیاہ قسم دونون برص اور بہق کا بیان اور اُنکی علامات و اسباب کا (۱۷) خشک اور ... کا بیان اور سدایۂ افیل جسکو پیل پا کہتے ہین اور ...

... اور ... اور ... جسکو ... کہتے ہین اور ... جسکا نام ابو ... ہی ... وہ بیماریان جو ظاہر بدن کی کسی خاص
عضو مین ... اور بعض اعضا مین نہین ہوتی ہین ان کا بیان (۱۱) خراشات یعنے ... اور ... نمایان ہونے کا
بیان ... اور ... کے کاٹنے اور ... کو ... کا بیان اور ... کتے کے کاٹنے کا ذکر ہی (۱۲) ... کے کاٹنے کا
بیان ... کہتے ہین اور اُن سانپون کے کاٹنے کا بیان احتیاط کے ساتھ (۱۳) ضرب ... جو ... ساتھ ... جو ... کے
ڈنک مارنے کا بیان اور تحلیلات ... کا بیان-

باب ... دلائل خاصہ کی

جبکہ ہمنے دلائل عام کی شرح کردی جو علم نبض اور علم بول اور براز اور نفث اور عرق سے مذکور ہوے اب ہم شروع کرتے ہین
ہر ایک مرض کے خاص خاص دلائل کے بیان کو- اور ہم کہتے ہین کہ پہلے بھی کہہ چکے ہین کہ جتنے دلائل ایسے ہین جو صحت خواہ مرض
خواہ تیسری حالت پر جو نہ صحت اور نہ مرض ہی دلالت کرتے ہین اُنہین سے بعض دلائل ایسے ہین جو کہ گذشتہ حالات سہ گانہ پر
دلیل ہوتے ہین اور بعض دلائل موجودہ حالت پر انھین حالات ثلثہ کی دلالت کرتے ہین اور بعض کی دلالت شدنی اور آیندہ کسی حالت پر
ہوتی ہی- جو دلائل ایسے کہ موجودہ کسی حالت پر اُنکے دلالت ہوتی ہی اُنہین سے جن دلائل کی دلالت صحت بدن پر ہی اُنکے بیان کو
جو صحیح نام ہے اُس مقام پر لکھدیا جہان پر ہمنے اصناف مزاج طبیعی کو لکھا ہی- اور جو دلائل کسی مرض موجود پر دلالت کرتے ہین اُنکو
ہم اس مقام پر بیان کرتے ہین اور نوان مقالہ جو اس مقالہ کے بعد آتا ہی اُسمین بھی انھین دلائل کا ہم ذکر کرینگے- اور جو دلائل ایسے ہین
کہ اُنکو صحت اور مرض مین کسی طرح کا دخل نہین ہی اُنکو وہ شخص خود پہچان سکتا ہی جو دلائل صحت اور مرض کو پورے طور سے پہچانتا ہی
کہ ہر ایک بدن میں کون کون دلائل ایسے جسکو صحت اور مرض پر بدن مذکور کے کچھ دلالت نہین ہی- اسلیے کہ جو شخص ایسا ہی اُسکو
اسوقت شناخت ان دونون قسم کے دلائل کی ہو جائیگی- جو دلائل ایسے ہین کہ ایک راہ سے تو صحت پر دلالت کرتے ہین اور دوسری
وجہ سے وہی دلائل مرض پر دلیل ہوتے ہین اور جداگانہ ہر بدن مین اُنکا ایک جداگانہ حال ہی جس طرح کسی کے بدن مین صورت یہ ہو
کہ اُسکی آنکھ مین خواہ کان مین خواہ اور کسی عضو مین کوئی ضرر ہو اور تمام افعال باقی اعضاے بدنی کے صحیح ہون- جو علامات کہ
سلامت افعال پر دلالت کرتے ہین اُنکو علامات صحت کہتے ہین- ناظر کتاب ہذا کو ممکن ہی کہ اُن علامات کو جسکی دلالت نہ صحت پر ہی
اور نہ مرض پر اُن مقامات سے پہچان لے جس جگہ ہم اُن علامات کا بیان کرینگے جو آیندہ شدنی احوال بدن پر دلالت کرتے ہین
اور یہ بیان اُس مقام پر ہوگا جب ہم علامات منذرہ یعنے علامات جو خبر دہی ہونے والے امراض کی کسی بدن مین کرتے ہین جو
اسوقت صحیح اور سالم- اور اُس مقام سے بھی شناخت کرسکتا ہی جہان پر ہم اُن علامات کا بیان کرینگے جو خبر دہی سلامت حال بیماران کی
کرتے ہین- اور اُسکی توضیح یہ ہی کہ جو علامات بدن صحیح مین خبر دہی کسی مرض پیدا ہونے کی آیندہ زمانہ مین کرتے اُنکی دلالت یہ نہین ہی
کہ وہ مرض پورا پورا اسوقت موجود ہو گیا ہی اسلیے کہ مرض اُسی کو کہتے ہین جو ضرر فعل بدن مین محسوس ہو اور جو بدن ایسے ہین کہ اُنکو
اِشراف امراض پر ہوا ہی یعنے کچھ آثار اور علامات اُنمین ایسے پیدا ہوے ہین جس سے مرض کا حدوث نمایان ہونے لگا ہی حالانکہ ابھی
وہ بدن اپنے طبیعی حالات پر باقی ہین ہان اتنی بات ضرور ہوئی ہی کہ تھوڑا سا تغیر اُنمین آگیا ہی وہ تغیر یا تو مقدار مین ہی جیسے
اشتہاے طعام مین فرق آگیا ہی کہ بڑھ گئی ہی خواہ کم ہوگئی ہی یا براز کے فضلہ مین کچھ خرابی پڑگئی ہی کہ مقدار غذا سے کم خواہ زیادہ برآمد

[illegible] کیفیت [illegible] کے بعد تغیر آیا ہو مثلاً اسہال سے غذا کی ہضمی خواہ ترش چیز کی طرف ہوئی ہو یا طول اور سرا۔ [illegible]
[illegible] یا وقت مین عادات ان کے کچھ فرق آگیا ہو جیسے کہ متا سے غذا وقت عادت سے پہلے
[illegible] وقت کے بعد ہوئی ہو [illegible] علامات [illegible] کہ مثلاً [illegible] کسی مرض کامل پر دلالت نہین کرتے اور نہ صحت کامل پر انکی دلالت ہے۔ اور
اسی وجہ سے یہ وہی علامات ہین جو صحت پر دلالت کرتے ہین یا مرض پر۔ اور اسی طرح جو علامات کہ سلامت پر اور بعض کو ہلاکت سے بچ جانے پر
دلالت دیتے ہین وہ بھی صحت تام پر دلالت نہین کرتے [illegible] مرض موجود پر دلالت کرتے ہین اور باوجودیکہ مرض موجود ہو پھر بھی دلالت
کرتے ہین مگر انکو یہ نہین کہہ سکتے کہ وہ علامات مرض پر دلیل ہین اسلیے کہ انکی دلالت جو لیجاتی ہو وہ یہی دلالت ہو کہ طبیعت کی قوت پر اور مرض کے
مغلوب اور مقہور ہونے پر ہو پس وہ علامات بھی ایسے ہی ہوئین کہ نہ کسی مرض پر اور نہ کسی صحت پر دلالت کرتے ہین۔ اسی طرح سے کبھی اُن علامات کو
جو ناقہین کے بدن مین ہوا (یعنے جو لوگ مرض سے نجات پا چکے لیکن راحت اور ضعف مرض مین گرفتار ہین) خواہ مشائخ کے بدن کے
علامات کو بھی کہتے ہین کہ وہ علامات مرض کے ہین اور نہ صحت کے۔ اسلیے کہ یہ بدن جو ناقہ ہین خواہ مشائخ کے بدن دونون غایت کمال پر
نہین ہین اور نہ حالت قوت پر جس طرح صحیح آدمی کے بدن پر ہوتے ہین۔ اور نہ بالکل آفت رسیدہ ایسے ہین جیسے کہ بیمارون کے بدن ہوتے ہین بلکہ
یہ بدن دونون حال صحت اور مرض مین ناقص ہین بسبب ضعف حرارت غریزی کے جو انمین ہو۔ پس ہم ان سب علامتون کو بیان کرینگے اُسی
مقام پر جہان ذکر علامات امراض مزمنہ اور کہنہ بیماریون کا کیا جائیگا۔ اور یہان ہم اُن علامات کو بیان کرتے ہین جو امراض پر دلالت کرتے ہین
اب ہم کہتے ہین کہ بیماریان جو آدمی کو لاحق ہوتی ہین۔ ایک قسم کی تو وہ بیماری ہو جو حس ظاہری سے محسوس ہوتی ہو اعضاے بدنی پر اور اسی بیماری پر
استدلال کرنا آسان اور سہل ہو۔ اور ایک قسم کی وہ بیماری ہو جو حس ظاہری سے مخفی ہو اور اُسکی تحقیق حواس پنجگانہ سے نہین ممکن اور یہ
بیماریان اعضاے باطنی کی ہین اور انپر استدلال دشوار اور مشکل ہو۔ ہم پہلے اُنھین بیماریون کو بیان کرتے ہین جو بذریعہ حس ظاہری محسوس
ہوتی ہین۔ اسلیے کہ یہی طریقہ مناسب ہو متعلم اور سیکھنے والے کو اسواسطے کہ اُسکا ذہن پہلے مرتاض اور خوگرفتہ ہوجائے شناخت سے اسباب اور
علامات کے ایسے امراض کے جو بذریعہ حس کے ظاہر ہوتے ہین اور اُسکی مشاقی سے پھر متعلم کو ایسی طاقت بہم پہونچے کہ جس سے مخفی اور پوشیدہ
امراض کی شناخت کرنے لگے اور ایسے امراض کا علم بھی اُسپر آسان ہوجائے مترجم قدماے اہل علم کا یہی طریقہ ہو کہ ہر فن مین تعلیم مبتدی کی
بدیہیات سے شروع کرتے ہین اور پھر رفتہ رفتہ نظریات اور مشکلات مسائل اور دلائل کی تعلیم کرتے ہین۔ علوم مین بھی تعلیم ریاضی کی اسی واسطے
مقدم کی گئی ہو اور فلسفہ مین پہلے طبیعات اُسکے بعد الہیات اور منطق کا فن جو آلہ جمیع علوم کا ہو اگرچہ علم ہندسہ پر اُسکو تقدم نہین ہو مگر چونکہ
آلہ ہونے کی نظر سے مقدم جملہ علوم پر ہو لہذا وہ قواعد سہل اور آسان منطق کے جواب ہمارے زمانہ کے ملّاؤن نے تجویز کرکے اُنکی جگہ ایک
حکمت ثمانیہ جسکو مین جہاجہ سے تعبیر کرتا ہون مروج کردیا ہو اسی وجہ سے ہماری علمی تکمیل اب معدوم ہوگئی ہو۔ طب مین جو حال مین کتب مروج ہین
وہ بھی ایسے ہی خراب اور بے قاعدہ پڑھائے جاتے ہین جنمین ترتیب تعلیم کا بالکل نام و نشان باقی نہین ہو پس یہ ترتیب جو مصنف نے رکھی ہو
نہایت عمدہ ہو اور قواعد تعلیم کے سراسر مطابق ہو متن جو امراض حس پر ظاہر ہوتے ہین اُنکی ایک قسم تو وہ ہو کہ تمامی بدن مین نمایان اور باطن یعنے
اندرون بدن مین بھی موجود ہو وہ اقسام حمیات کے ہین یعنے تپون کے جملہ اقسام اور ورم کے اقسام۔ اور بعض اقسام وہ ہین کہ فقط ظاہر
بدن مین ہوتے ہین اندر اُنکا کچھ اثر نہین ہوتا۔ اور یہ پچھلی قسم کا مرض ایک تو وہ ہو جسکی پیدائش اُن اسباب سے ہوتی ہو جو اندرونی ہین اور
یہ وہ امراض ہین جو سطح ظاہری مین بدن کے لاحق ہوتے ہین۔ اور کچھ ایسے امراض جنکی پیدائش اسباب ظاہری سے ہوتی ہو اور یہ اسباب ظاہری

یا تو ایسے جسم ہوتے ہیں جنمین روح حیوانی نہین ہو مراد یہ ہو کہ وہ اجسام از قسم حیوانات کے ہون جیسے پتھر اور تلوار وغیرہ خواہ وہ اسباب خارجی رہتے حیوانات سے ان سے کبھی جدا ہی نہین ہوتے جیسے کہ کھانا کھانا اور پانی پینا۔ اور ہم پہلے حمیات یعنی تپون کا بیان کرتے ہین اور انکے اسباب و علامات کو لکھتے ہین اور بعد ذکر حمیات کے پھر باقیماندہ اقسام امراض ظاہری کو بیان کرینگے۔

باب دوسرا بیان میں حمیات کے اور تپون کے اصناف اور اسباب اور علامات کا بیان ہو

حمی یعنی تپ ایک مرض ہو جو مزاج گرم سے پیدا ہوتی ہو جو تمام بدن کو شامل ہوتا ہو مراد یہ ہو کہ وہ گرمی مزاج کی تمام بدن مین منتشر ہوتی ہو۔ اور اسی وجہ سے حمی کی تعریف یون کی ہو کہ حمی یعنی تپ ایک حرارت ایسی ہو جو مجرائے طبیعی سے خارج ہو اور قلب سے وہ گرمی پیدا ہو کر شریانون کے ذریعہ سے تمام بدن مین نفوذ کرتی ہوئی تمامی اعضائے بدن مین پہونچ جاتی ہو اور افعال اعضائے بدنی کو ضرر پہونچاتی ہو۔ اور یہ بات اچھی یون ہو کہ یہ حد خواہ تعریف حمی کی نفس جوہر اور ذات سے حمی کے ماخوذ ہو اور وہ جوہری اور ذاتی امر حمی کا یہی حرارت ہو جسکو ہمنے خارج از امر طبیعی سے لکھا ہو (اور سوائے اسی حرارت کے ذات حمی کے اور کچھ نہین ہو اور جو کچھ اسکے علاوہ ہو سب تپ کے اعراض سے ہو) پس یہ ہماری تعریف نہ از جہت حمی کے ہو نہ ان عوارض سے جو حمی کو لاحق ہوتے ہین مترجم مطلب مصنف کا یہ ہو کہ حمی کی حد تام یہی ہو جو ہمنے لکھی ہو جسمین جنس اور فصل قریب حمی کی مذکور ہوئی متن جس طرح ایک قوم اطبا نے تعریف حمی کی اعراض بعیدہ سے کی ہو جو حمی کو لاحق ہوتے ہین (پس انکی تعریف رسم تام بھی نہوگی بلکہ رسم ناقص ہوگی) چنانچہ بعض اطبا نے یون حمی کی تعریف کی ہو کہ حمی کی ایک قسم وہ ہو جسکے ہمراہ لرزہ ہو۔ اور ایک قسم وہ ہو جسکے ہمراہ نکسیر یعنی بطر پھوٹنا ہو۔ اور ایک قسم کے ہمراہ صداع یعنی دردسر ہوتا ہو خواہ اور اعراض بعیدہ کے ذریعہ سے تپ کی تعریف کی ہو اور تقسیم حمیات کی نفس طبیعت حرارت خارجی کی نظر سے نہین کی ہو۔ جیسے کہ بقراط نے کتاب اپیذیمیا مین یہی کہا ہو کہ تقسیم حمیات کی نفس طبیعت حرارت سے کی ہو۔ چنانچہ بقراط نے کہا ہو کہ بعض قسم تپون کی ایسی ہین جو بدن مین لذع اور چبھن پیدا کرتی ہین اور جنکی گرمی ایذا دہندہ ہو۔ اور بعض قسم کی تپ ایسی ہوتی ہو جسکی گرمی خوشگوار بدن کو معلوم ہوتی ہو اور یہ دونون فصل ممیز کیفیت حرارت سے ماخوذ ہین مترجم اگرچہ بیان مندرجہ ذیل مین وقت بہ نسبت اصل کتاب کے زیادہ ہوگی اور خصوصاً زمانہ موجودہ کے طلبہ کے واسطے جو بعد فارغ التحصیل ہونے کے بھی ہرگز نہین خیال کرتے کہ حد اور رسم کیا چیز ہو اور کس طرح دونون کو بنانا چاہیے اور کیونکر کسی حد کو تام اور ناقص سمجھین اور رسم کو حد سے کیونکر جدا کرین۔ تاہم مجھے بیان اسقدر لکھنا ضرور ہو کہ موجودات کی دو ہی قسم ہین انکی حد اجزائے جوہر سے تو جواہر ہین یا اعراض۔ جواہر کے جتنے اقسام ہین انکی حد اجزائے جوہر سے اگر ہو اور ایک جزء اسمین جنس قریب اور دوسرا فصل قریب داخل کیا گیا ہو اسکو حد تام کہینگے۔ اور اعراض کی حد ظاہر ہو کہ مرکب اعراض سے ہوگے جوہر کیونکر ہو سکتا ہو پس حمی چونکہ ایک عرض ہو یعنی کوئی شی جوہری نہین ہو اسکی تعریف اور حد بھی فصل و جنس سے اگر کرینگے وہ دونون بھی اعراض سے ہونگے محال ہو کہ شی عرضی کی فصل جوہری ہو خواہ جنس جوہری ہو۔ اب دیکھو بقراط بانی فن نے حمی کی تقسیم جو کی ہو اسمین حرارت جو مین ذات حمی کی ہو اسی فصل منقسم لاذع اور طیب الملمس سے جو کی ہو یہ دونون فصل قریب حرارت خارجیہ کے بنظر اسکی کیفیت کے ہین اسلیے حرارت مقولہ کیفیت سے ہو لہذا یہ حد تام حرارت خواہ حمی کی ہو متن پھر بقراط نے اسی کتاب مین کہا ہو کہ بعض قسم کی تپ پہلے تو لذاع نہین ہوتی یعنی پہلے تو اسکی گرمی تیز اور ایذا دہ نہین ہوتی پھر جب زیادہ ہو جاتی ہو لذاع ہوتی ہو۔ اور یہ فصل بھی کمیت اور مقدار حرارت سے ماخوذ ہو مترجم یہ براہ غلط کوئی شبہ سمجھے کہ حرارت جو مقولہ کیف سے ہو اسکو بقراط مقولہ کم اور مقدار مین لے گیا ورنہ لازم آئیگا کہ مقولہ کم عام مقولہ کیف سے ہوگا اور امور عامہ الٰہیات مین ثابت ہو

دونون مترادف اثر ... [illegible] ... حرارت شدت ظہور اثر اور کمی ظہور اثر ہی - ... [illegible] ... گرمی کو زیادہ
اور کم کہتے ہین خواہ گرمی کی ترازو یعنی آلہ مقیاس الحر یعنے تھرمامیٹر ... درجہ بتانے سے حرارت ... [illegible] ... کہ حرارت ... [illegible]
کم متصل ... [illegible] ... سنفصل کے آگئے ہین جو مساحت خواہ شمار ... سے تعبیر کیجاے بلکہ زیادتی اور کمی اثر حرارت سے ... [illegible]
بڑھتا ہی پس بڑھنا جسم سیماب کا زیادہ گرمی سے ایک اثر ... [illegible] ... جسم کے ... [illegible] ... سے کم ... حرارت کے
گھٹنے اور بڑھنے کا خیال کرتے مین عامیانہ خیال تو یہی ہی کہ حرارت کی مقدار ... اور فلسفی حکیم جانتا ہی کہ حرارت کی ... [illegible] ... اسکا سوا
سوا ہی اس مقام کو غور سے سمجھنا چاہیے ورنہ اس زمانہ کے فلاسفی جو انگریزی دان ہین انکو ... اغلاط ... [illegible] ... سوم اصلی کے
پڑے ہوے ہین متن یا بقراط نے محض نفس کی حرکت سے اسی حرارت غیر طبیعی کے بلکہ خارج از طبیعت سے تقسیم حمی کی ہی چنانچہ کہتا ہی بعض
قسم کی تپ ایسی ہی جو نہایت تیز ہوتی ہی کہ بدن کو جلائے دیتی ہی - اور بعض قسم کی تپ کا احراق اور جلانا ... وجود سے اسی تپ کے ...
اور بعض قسم کی نفاخ ہوتی ہی جو بدن کو پھولا دیتی - اب یہ جتنے فصول قریبہ بقراط نے تپ کی تقسیم مین لکھے ہین سب کے سب طبیعت سے
حرارت کے ماخوذ ہین اور طبیعت کے امور ذاتی ہین (پس یہ سب بمنزلہ حدود کے ہونگے) ایضاً بقراط نے حمی کی تعریف اعراض قریبہ سے بھی کی ہی
(یعنے خاصہ سے حرارت کے پس وہ رسم تام ہوگی) چنانچہ اسنے کہا ہی کہ بعض تپون مین سرخی بدن کی بدرجہ زائد ہوتی ہی اور بعض مین زردی
زیادہ ہوتی ہی اور بعض مین سبزی اور تیرگی پیدا ہوتی ہی - اور یہ فصول ماخوذ از اعراض قریبہ سے ہین جو پیدا ہوتے ہین اور اعراض بعیدہ
جیسے ورم اور دردسر خواہ لرزہ (جسکو بعض اطبا نے تپ کی تعریف مین داخل کیا ہی چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا ہی) یہ امور جنکو بقراط نے
بیان کیا نہین ہین - اجناس یعنے تمام قسمین حمی کی تین ہین - ایک وہ تپ ہی جسکی حرارت روح مین پیدا ہوتی ہی اور اسی سے
ابتدا کر کے انتہا اسکی قلب مین ہوتی ہی پس قلب کو گرم کر کے قلب سے شرائین یعنی متحرک رگون مین نفوذ کرتی ہی اور شرائین سے
تمام بدن مین پہونچ جاتی ہی اسی تپ کا نام حمی یوم رکھا گیا ہی جو یک روزہ تپ کہلاتی ہی کہ بیشتر ایک روز اگر پھر نہین آتی ہی اس تپ کے
پیدا ہونے کا سبب یہ ہی کہ روح جسوقت گرم ہوئی اور اسنے حرارت غریزی اور اصلی حرارت کو بطرف حرارت ناری کے بدل دیا اب یہ
حرارت قلب کو گرم کر کے یہی گرمی قلب سے شرائین اور متحرک رگون مین پہونچیگی تب یہ رگین بھی گرم ہو جاینگی پھر یہ گرمی شرائین سے
تمام اعضاے بدنی مین پہونچیگی اور ان سب مین منتشر ہوگی اور پھیلیگی - دوسری جنس تپ کی وہ ہی جسکی ابتدا اخلاط سے ہوتی ہی
اور ایک عضو کو بعد دوسری عضو کے گرم کرتے کرتے قلب تک اسکی گرمی پہونچتی ہی اور پھر قلب سے شرائین مین اور شرائین سے تمام
اعضاے بدنی مین پہونچکر منتشر ہوتی ہی - اسی تپ کو حمی عفونت کہتے ہین - تیسری جنس تپ کی وہ ہی جو اعضاے اصلیہ مین پیدا
ہوتی ہی اور انھین اعضا سے شروع ہوتی ہی اور قلب تک اسکی گرمی پہونچکر پھر شرائین مین اور شرائین سے تمام اعضاے بدن مین
جاتی ہی - اسی تپ کا نام تپ دق ہی - یہ تین اجناس حمیات کے ہین یعنے عام قسمین تپون کی ہین جو تپ ہوگی انھین تینون مین سے
کسی کی قسم خاص ہوگی - یہ تین جنسین تپ کی جو ہمنے لکھین انھین مین حصر اسواسطے ہی کہ تپ کا ظہور جب ہوگا ضرور ہی کسی مادہ مین ہوگا
اور بدن کے مادہ موجودہ تین ہی قسم کے ہین ایک تو ارواح دوسرے اخلاط چہارگانہ تیسرے اعضاے اصلیہ - پس اگر حرارت
کسی ایک جگہ پہلے پیدا ہوگی (گو وہان سے پھر تمام بدن مین پہونچ جائے) مگر اصطلاح مین طب کے ایک قسم کی تپ پیدا ہوگی جیسا ہمنے
لکھا ہی - جالینوس نے ان تینون تپون کی چند مثالین تمثیل دی ہین مراد یہ ہی کہ مثال تپ کی ایسی بیان کی ہی جو ہمصورت اسی تپ کے

[illegible]

دوسرے مقام پر بھی پس جالینوس نے کہا ہو کہ حمی یوم کی مثال ایسی ہو جیسے کہ ہوا سے گرم کسی مشک مین بھر دیجائے پس اس مشک کو
گرم کر دے اور وہ مشک اسی ہوا کی گرمی سے گرم ہوجائے - اسی طرح سے روح اگر گرم ہوگی قلب کو گرم کرگی اور تمام بدن کو بھی گرم کردیگی -
حمی عفونت کی تمثیل جالینوس نے یہ دی ہی جیسے کہ پانی گرم کسی برتن مین بھر دیا جائے پس وہ برتن پانی کی گرمی سے گرم ہوجائیگا اسی طرح
اگر اخلاط گرم ہوجائینگے انکی گرمی قلب تک پہونچیگی اور قلب سے تمام بدن مین پہونچ جائیگی - اور تپ دق کی مثال یہ دی ہو کہ جیسے کوئی گرم
برتن ہو اسمین سرد پانی ڈالا جائے پس اُس برتن کی گرمی سے پانی بھی گرم ہوجائیگا - اسی طرح اعضاے اصلیہ اگر گرم ہونگے تو اعضاے
بانی کو گرم کرینگے واللہ اعلم -

باب تیسرا حمی یوم کا بیان اور اُسکے اسباب اور علامات کا +

حمی یومی بدن مین چوبیس گھنٹہ ٹھہرتی ہو اور یہ زمانہ ایک شبانہ روز کا ہو اسکے بعد یہ تپ زائل ہوجاتی ہو - اور بیشتر چوبیس گھنٹہ سے
پہلے بھی دور ہوجاتی ہو اور اکثر بدن مین چوبیس گھنٹہ سے زیادہ بھی ٹھہرتی ہو کہ اڑتالیس گھنٹہ اور بہتر گھنٹہ تک رہتی ہو - یہ تپ
اسباب بادیہ سے یعنے امور خارجی سے پیدا ہوتی ہو - اسباب بادیہ جو حمی یومی پیدا کرتے ہین کئی چار جنسین ہین - ایک تو وہ جنس ہو کہ جو شیا
خارج سے بدن کے لاحق ہوتے ہین اور وہ شے ایسی ہین کہ یا تو فوراً بدن کو گرم کردیتی ہین جیسے دھوپ کی حرارت آگ کی گرمی اور ہوا سے
حمام کی گرمی جب آدمی اُسمین دیر تک ٹھہرے یا یہ کہ بالقوت بدن کو گرم کردین مراد یہ ہو کہ انکا اثر گرم کردینے کا دیر مین ظاہر ہو بالفعل نہو جیسے
اُن پانیون سے نہانا جسمین اثر گرم دوائون کا ہو جیسے قیر کا خواہ رال کا پانی اور گندھک یا پانی جسمین گندھک کا اثر ہو خواہ ایسی چیزین جو مسامات
بدن کے کثیف کردین اور اُنکو بند کردین یا فوراً آب سرد سے نہانا جس سے فضلہ دخانی بدن کے اندر گھٹ کر بند ہوجاتا ہو - خواہ
تکثیف بھی دیر مین پیدا کرین جیسے پھٹکری کے پانی سے نہانا جسکا اثر دیر مین ظاہر ہوتا ہو - یہ بات ضروری نہین ہو کہ ہر ایک بدن میں
جب تکثیف مسام کی ہو حمی یومی بھی پیدا ہوجائے - مگر جن بدن سے بخار گرم تحلیل پایا کرتا ہو خواہ گرم خشک بخارات کسی بدن سے
تحلیل پاتے ہین وہ بدن اگر ٹھٹھر جائین اور اُنکے مسامات بند ہوجائین یہ بخارات تحلیل پانے سے ممنوع ہوجائینگے اور حرارت
انہین جمع ہوجائیگی - پھر اگر ایسے بدن مین جو مواد موجود ہین اُنکو مستعد عفونت کی نہین ہو اسوقت حمی یوم پیدا ہوگی - اور اگر یہ مواد
بدنی عفونت پر مستعد ہین حمی عفونت پیدا ہوگی یہی قسم حمی عفونت کی جو اس مواد موجودہ کی عفونت سے پیدا ہوسکتی ہو - اور جو تپ
ایسے بدن مین تکثیف مسامات سے پیدا ہوگی وہ حمی مطبقہ ہوگی مگر ضعیف ہوگی کہ اسمین خطرہ اور اندیشہ بھی ہوگا چنانچہ ہم اسکو آئندہ بیان
کرینگے - دوسری جنس اسباب بادیہ کی وہ چیزین ہین جو خارج سے اندر بدن کے داخل کیجاتی ہین جیسے گرم غذا خواہ دوا سے گرم تیسری
جنس انہین اسباب کی بافراط حرکت کرنا بدن کا جیسے وہ ریاضت جس سے تعب اور ماندگی پیدا ہو خواہ نفس مین تعب پیدا ہو جیسے غضب
اور ہم اور غم اور بیداری - چوتھی جنس اسباب بادیہ کی وہ بیماریان ہین جو ظاہری اعضا مین لاحق ہون اسباب بادیہ سے جیسے ورم جو کوئے
سبب اُس قرحہ کے پیدا ہو جو قرحہ پانوں مین پڑا ہو پس حالت یعنی کوے سے حرارت ایک عضو سے چڑھتے چڑھتے قلب تک پہونچے اور
قلب سے شرائین اور شرائین سے تمام اعضاے بدن مین پھیل جائے - جو چیزین ایسی ہین کہ اُنسے بعد پیدا ہونے تپ کے اُسکی حمی یوم
ہونے پر استدلال کیا جاتا ہو وہ یہ ہو کہ اس تپ سے پہلے کوئی سبب ایسا جو حمی یوم پیدا کرتا ہو ظاہر ہوا ہو - اور دوسری شناخت یہ ہو کہ بیمار
ابتداے تپ مین کچھ الم اور ایذا نہ پاتا ہو اور نبض اُسکی مستوی یعنے درست ہو اور کبھی نبض مین تھوڑا سا اختلاف بھی ہوتا ہو جو بخوبی ظاہر

نہین ہوتا اور بہت جلد دور ہو جاتا ہی - اور تیسری شناخت یہ ہی کہ اگر مریض کے بدن کو چھوئین تو بدن گا ٹھہری ہوئی اور گرم معلوم ہو
اور ہاتھ کو چھونے والے کے ایذا دہندہ نہو مشابہ حمام کی گرمی کے - اور چوتھی شناخت یہ ہی کہ بیمار حسب تحمل تپ کے شدت کا ہوتا ہی آسانی
ہوتا ہی زیادہ ایذا اُسکو نہین پہونچتی - اور پانچوین بات یہ ہی کہ پیشاب مین ثفل تہ نشین تمام زمانہ تپ مین ہوتا ہو اور زیادہ بدبو پیشاب مین
نہو - اور جب تپ اُتر جائے پسینے کا ادرار ہو کر اور خوب برآمد ہو کر جو گہرا ہو خواہ بطور رشح کے جو نہ بہے بلکہ رستا ہو نکلے پس اسی طرح سے
بالکل یہ تپ اُتر جاتی ہی اور کوئی دلیل اور علامت اس تپ کی پھر باقی نہین رہتی جس طرح کہ عفونت کی تپون مین بعد اُتر جانے کے بھی کچھ علامتین
باقی رہجاتی ہین - جو نبض مین خواہ پیشاب مین ہوتی ہین - اور چھٹی علامت یہ ہی کہ مریض بعد اُتر جانے تپ کے اگر حمام مین جائے اُسکو لرزہ
خواہ کسی طرح کی لرزش اور سوزش بدن مین محسوس نہو بلکہ اپنی طبیعی حالت پر رجوع کرے جو حالت صحت کی تھی - انھین دلائل سے استدلال اس
امر پر کیا جاتا ہی کہ یہ تپ حمی یومی بھی یہ علامات تو مطلق اور عام اقسام حمی یومی کے تھے اب رہی شناخت اُسکی کہ حمی یومی کی خاص کونسی
قسم ہی اور کون سبب منجملہ اسباب مذکورہ بالا نے اس تپ کو پیدا کیا ہی اُسکا بیان اب مین کرتا ہون - دھوپ کی تمازت اور ہوائے گرم کی سوزش
سے جو قسم حمی یوم کی پیدا ہوتی ہی اُسکی شناخت یہ ہی کہ دونون آنکھین مریض کی چھونے سے گرم محسوس ہونگی اور سر مین اُسکے التہاب اور
بھڑک اور جلد اور چہرہ سوکھا ہو اور جب اُسکی جلد بدن پر ہاتھ رکھا جائے گرم معلوم ہوگی اور نبض اُسکی صغیر اور متواتر اور سریع ہوگی - جو
حمی یومی استحصاف سے یعنے جلد کے سمٹ جانے اور مسامات کے بند ہو جانے سے پیدا ہوتی ہی اُسکی علامت یہ ہی کہ مریض کی جلد سمٹی ہوئی
اور متکاثف یعنے مسامات سب بند اور رکے ہوے ہوتے ہین اور جسوقت جلد پر ہاتھ رکھا جائے پہلے تو تھوڑی سی گرمی محسوس ہوگی
پھر جب ہاتھ دیر تک رکھا رہے حرارت قوی محسوس ہونے لگتی ہی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ پہلے تو چونکہ جلد متکاثف تھی حرارت اندرونی بخوبی
ظاہر نہین ہوسکتی تھی پھر جب دیر تک ہاتھ جلد پر رہا وہ مقام جہان ہاتھ دھرا ہی گرم ہوا اور مسامات اُسی مقام کے کھلے اب اندر کی گرمی
ظاہر ہوئی اس طرح سے کہ بخار حرارت اندرونی کا ہاتھ کو لگا - اور دوسری علامت اُسکی یہ ہی کہ دونون آنکھین پھولی ہوئی ہون اور چہرہ بھی
اور تھوڑی سی پھولن اُنمین ہو - نبض اس مریض کی صغیر نہین ہوتی اسلیے کہ قوت اپنے حال پر بدستور موجود ہی اور حرارت غریزی جو اندر
بدن کے ہی اُسکی تحلیل نہین ہوئی ہی ہان تھوڑا سا اختلاف نبض مین پوشیدہ ہوتا ہی پیشاب اس مریض کا یا تو کسیقدر زردی مائل
ہوتا ہی یا سپیدی مائل ہوگا - اور اسکی وجہ یہ ہی کہ فضول مائی یعنے رقیق اور پتلے فضلات بدن کے جنکے لائق یہ بات ہی کہ بدن سے خارج
ہو جائین جب یہ فضلات بسبب ٹھٹھرنے اور متکاثف ہو جانے جلد بدن کے محتبس اور پیدا ہوگئے ہین لہذا پیشاب مین مل گئے
اور ملکر ہمراہ پیشاب کے خارج ہوتے ہین اور اُسکے رنگ کو متغیر کر دیتے ہین اور پیشاب کی سرخی کو گھٹاتے ہین - اور ایک یہ بھی امر اہم ہی
کہ چونکہ اس تپ کا انجام بطرف حمی عفونت کے ہوا کرتا ہی اگر بدن مین فضول ایسے ہون جو آمادہ بر عفونت ہین لہذا مناسب ہی کہ تفرقہ
کر لیا جائے کہ استحصاف بدن سے جو تپ پیدا ہوتی ہی کسوقت وہ حمی یومی ہوتی ہی اور کیونکر حمی عفونت ضرور جاتی ہی انجام کار مین
اور اسکی شناخت یہی ہی کہ اگر یہ تپ پسینہ کی تری برآمد ہونے سے ٹھہر جائے اور بہت سا پیشاب خارج ہونے سے اور نبض بھی مستوی
یعنے اچھے حالات پر ہو ضرور معلوم ہوگا کہ حمی یومی تھی لیکن اگر تپ دیر تک ٹھہرے اور بدن مین اُسکی حرارت زمانہ دراز تک رہے اور
باوجودیکہ زمانہ طولانی گذر گیا (مثلاً (۲۴) گھنٹہ گذر چکے) اور ابھی تک اپنے زمانہ منتہی کو یہ تپ نہین پہونچی (اور مراد منتہی سے یہان
انتہائے جزئی ہی نہ کلی) اور نہ بدن حرارت سے تپ کے بالکل خالی ہوا - اور نبض مین بھی اختلاف موجود ہو اور پیشاب مین بھی آثار

حمی یومی دھوپ اور ہوا گرم کی سوزش سے

حمی یومی استحصاف سے

ہضم کے ہون اور بدبو آتی ہو ایسی تپ کا انجام ضرور حمی عفونت کی طرف ہوگا لیکن اگر نوبت ایسے تپ کی طولانی ہو اور بروز اول بڑھا کرے اور نہ اُتر جائے اور مشابہ بھی مطبقہ کے ہو جو ہر وقت زور شور سے چڑھی رہتی ہو اور نبض بھی مختلف ہو اور پیشاب مین کوئی عفونت مادہ کی ہو اُسکی نسبت طبیب کو بدگمانی کرکے حکم کرنا چاہیے اور خوفناک ہونا چاہیے کہ اسکا انجام بطرف تپ دق کے ہوگا - اور اکثر تو اسکا انجام حمی مطبقہ کی طرف ہوتا ہو (جو خون کے جوش سے پیدا ہوتی ہو) سبب اسکا یہ ہو کہ خلط جو متعفن ہوئی ہو اُسکی تحلیل بذریعہ عرق لینے پسینہ کے اور بذریعہ انفشاش اور پاشان اور متفرق ہونے کے ہونے پاتی ہو بوجہ استحصاف اور بند ہونے مسامات کے لہذا مناسب ہو کہ اس تپ کے دور کرنے اور توڑ ڈالنے مین جلدی کیجائے اُسی تدبیر سے جسکو بروقت بیان علاج اسی مرض کے لکھینگے اور قبل ازانکہ خلط مین عفونت آنے پائے اسکا علاج کردیا جائے ورنہ خراب قسم کی تپ پیدا ہو جائیگی - جو تپ اُن چیزون کی وجہ سے عارض ہوتی ہو جو اندر بدن کے اختیارًا داخل کیجاتی ہین از قسم غذا وغیرہ کے بھی وہ تپ ہو جو بدہضمی اور ہیضہ سے پیدا ہوتی ہو - اور بعض قسم غذا کی اپنی بُو سے بسط اپنی کیفیت کے پیدا کرتی ہین جیسے گرم غذا اور گرم دوا تخمہ سے جو تپ پیدا ہو اُسکی علامات تو ظاہر ہین کہ ڈکار دخانی آتی ہو جسمین ناگوار بو بھی ہوتی ہو اور پیاس اور بھڑک اندر بدن کے اُسکے ہمراہ ہوتی ہو بسبب غذا اسکے فاسد ہونے کے - اور جو تپ ایسی خرابی غذا سے پیدا ہوتی ہو بیشتر اُسکے ہمراہ نرمی طبیعت ہوتی ہو یعنے قبض شکم نہین ہوتا اور اگر ہیضہ محتبس ہوا جسکو خشک ہیضہ کہتے ہین اسوقت احتباس طبیعت بھی ہوتا ہو - جو تپ بدہضمی کی اُسکے ہمراہ طبیعت نرم ہو اُسکی خرابی کم ہوتی ہو اور جسکے ہمراہ احتباس طبیعت ہو وہ نہایت صعب اور دشوار ہوتی ہو بسبب اسکے کہ خراب کیموس اندر بدن کے محتبس اور بند ہوگیا ہو - اور جو تپ گرم غذا خواہ دوا کھانے سے پیدا ہو اُسکی علامات مین سے چہرہ اور آنکھون کا سُرخ ہو جانا ہو اور جب چہرہ خواہ آنکھون کو چھوئین دونون گرم محسوس ہونگی - اور اسی طرح جگر بھی گرم محسوس ہوگا اگر چھوا جائے - اور مریض اس تپ کا جگر اور معدہ کے آس پاس ایک تہتب اور شعلہ کی سی بھڑک پاتا ہوگا اور مُنہ اسکا خشک اور مُنہ مین تلخی وغیرہ علامات حرارت کی ہونگی - اور اسکا سبب یہ ہو کہ حرارت اس تپ کی روح طبیعی سے شروع ہوتی ہو جو معدہ اور جگر مین ہو کہ حرارت اس تپ کی روح طبیعی سے شروع ہوتی ہو جو معدہ اور جگر مین ہو - اور دوسرا سبب یہ ہو کہ غذا اسکے گرم پہلے تو معدہ کو گرم کرتی ہو اُسکے بعد پھر جگر کو گرم کرتی ہو اور یہ دونون عضو ایسے ہین کہ معدن غذا کے ہین یعنے غذا انھین مین ٹھہرتی ہو اور تمام بدن کو پہونچتی ہو اور پیشاب باوجود علامات مذکورہ بالا کے احمر ناصع مثل رشیہ زعفران کے رنگین ہوتا ہو جو تپ بسبب تعب اور مشقت کے پیدا ہوتی ہو اُسکا حال یہ ہو کہ اگر تعب شدید ہو جلد خشک ہو جائیگی اور کھُردری معلوم ہوگی اور جب تک یہ تپ اُتر نہ جائیگی اسی طرح بر جلد بدن کی رہیگی اور نبض باوجود خشکی جلد کے صغیر ہوگی بسبب تحلیل پاجانے قوت کے شدت سے تعب کے - اور اگر تعب تھوڑا سا موجب تپ ہوا ہو جلد کی خشکی تا وقت منتہاے جزی تپ کے رہیگی اُسکے بعد جلد سے ایک بخار تری لیے ہوے برآمد ہوگا جو اخلاط بدن سے تحلیل ہوا کرتا ہو وہ بخار جلد کو تر کردیگا اور مسامات کو وسیع اور کشادہ کردیگا - اور نبض اب عظیم ہوگی اسلیے کہ قوت اسوقت قوی ہو چکی ہو اور حرارت زیادہ بڑھی ہوئی ہو (اور یہی دونون سبب نبض کے عظیم کرنے والے ہین) اسلیے کہ جو تعب کہ بحد افراط نہو حرارت بدن کو زیادہ کرتا ہو لمس جلد کا تعب کے وقت اگر چھوا جائے ویسا ہی ہوگا جیسے گرمی سردی اُس ہوا کی ہو جسمین یہ آدمی ریاضت کررہا ہو پس اگر ہوا گرم چل رہی ہو جیسے دن خواہ دھوپ کی گرمی ہو لمس جلد کا زیادہ خشک اور گرم ہوگا - اور اگر ہوا سرد ہو لمس بھی جلد کا سرد ہوگا اور یبوست بھی اُسمین کم ہوگی - جو تپ حرکات نفسانی سے پیدا ہوتی ہو اُسمین سے ایک وہ تپ ہو جو غضب سے پیدا ہو اُسکی علامات مین سے ایک علامت

یہ ہے کہ دونوں آنکھیں کھنچی کھنچی اور چہرہ سرخ اور پھولا ہوا ہوگا اسلیے کہ حرارت بوجہ غصہ اور خشم کے بقوت ظاہر بدن کی طرف نکلتی ہے بنظر
طلب کرنے انتقام کے اُس شی سے جسنے ابتداء کی ہے اور غصہ دلایا ہے - اور نبض عظیم ہوگی اور پیشاب سرخ ہوگا اور بوقت پیشاب آنے کے
مریض کو ایک لذع اور سوزش معلوم ہوگی بسبب حرارت کے جو پیشاب میں ہے - اور جو حمی یومی ہم اور غم سے پیدا ہوا اسمین دونوں آنکھیں
اندر کو بیٹھی ہوئی اور چہرہ سوکھا ہوا زرد بسبب داخل ہوجانے حرارت اور روح کے اندر بدن کے اور دونوں حرارت اور روح میں انقباض
آجانے کے یعنے سمٹ گئی ہیں اور نبض صغیر ہوگی اور یہ بات بسبب کمی حرارت اور روح کے ہوگی - اور پیشاب اسمین سرخ ہوگا اور بوقت پیشاب
ہونے کے مریض کو حرقت اور سوزش سی معلوم ہوگی - جو حمی یوم بیداری سے پیدا ہوتی ہے اُسکا مریض اس حالت پر ہوگا کہ آنکھیں اُسکی
اندر بیٹھی ہوئی اور آنکھوں میں پانی سا بھرا ہوا اور اونگھ خواہ نیند کی سی آنکھوں میں معلوم ہوگی پلکیں دونوں بھاری اور بدشواری حرکت پلکوں کی ہوگی اور
تمام بدن پھولا ہوا اور ایک زردی مائل اور نبض اُسکی صغیر اور پیشاب سپید ہوگا اور یہ کیفیت بسبب کمی ہضم اول کے غذا میں ہوگی اسلیے کہ
بیداری میں ہضم غذا کا دشوار ہوتا ہے - اور جب غذا ہضم ہوگی خون اور روح نفسانی پیدا نہوگی - اور جب خون پیدا نہوگا اُسوقت رنگ
حائل یعنے سبزی مائل ہوگا اور سپید رنگ پیشاب کا دشواری ہضم غذا کے تابع ہے - جو حمی یومی ورم سے اُس غدود یا نرم گوشت کے پیدا ہوتی ہے
جو حالت یعنے کولے میں ہے خواہ اور اعضا کے ورم سے پیدا ہوتی ہے منجملہ ایسی تپ کی علامات کے یہ ہے کہ چہرہ کی سرخی زیادہ ہوگی اور چہرہ کا
پھولا ہونا بھی بسبب ورم مذکور کے ہوگا - اور حرارت بدن کی لذاع یعنے چبھتی ہوئی نہوگی - اور جب یہ تپ اپنے وقت منتہی کو پہونچیگی بدن سے
زیادہ بخارات گرم اُٹھینگے اور نبض سریع اور عظیم اور متواتر ہوگی - اور پیشاب سپیدی مائل ہوگا - نبض کا عظیم ہونا اور متواتر ہونا بسبب
قوت حرارت کے ہے اور کثرت حرارت کی اسلیے کہ اس مریض کو دو گرم مرض ہیں ایک تو ورم گرم اور دوسرے تپ - سپید پیشاب اسوجہ سے ہے
کہ جو صفرا پیشاب کو رنگین کرتا تھا وہ طرف اُس ورم کے جا رہا ہے جو گوشت نرم میں پڑا ہے اسلیے کہ ہر ایک ورم کی شان سے یہ ہے کہ لطیف
مادہ کو اپنی طرف جذب کرتا ہے - یہ بیان ان دلائل کا تھا جنسے استدلال جملہ اقسام حمی یومی پر کیا جاتا ہے اسکو سمجھ لینا چاہیے اور اللہ

بڑا جاننے والا ہے -

باب چوتھا حمیات عفونت کے بیان میں

جو تپ کہ اقسام عفونت سے اخلاط کے پیدا ہوتی ہیں انھیں چار خلطوں میں سے کسی ایک کی عفونت سے پیدا ہونگی - اور اسکا
بیان یہ ہے کہ اخلاط جسوقت متعفن ہوجائیں خود بھی گرم ہوجاتی ہیں اور جس عضو میں وہ خلط ہوتی ہے اُسے بھی گرم کر دیتی ہے اور جو
عضو اُسکے قریب ہے بوجہ قرب کے وہ بھی گرم ہوجاتا ہے اور اس طرح سے ایک عضو کو بعد دوسری عضو کے گرم کرتا رہیگا بوجہ قرب اور
مجاورت کے تا اینکہ حرارت قلب تک پہونچیگی اور شرائین میں جاکر وہان سے تمام بدن میں پہونچ جائیگی جس اسباب سے عفونت
پیدا ہوتی ہے اور اخلاط متعفن کر دیتے ہیں وہ پانچ اسباب ہیں (۱) کثرت مقدار اخلاط کی (۲) غلیظ ہونا اخلاط کا (۳) لزوجت
یعنے چپپند گی (۴) سدہ جو تعفن سے عارض ہو (۵) عدم تنفس یعنے ہوا کی آمد شد کا پیدا ہوجانا جو تابع سدہ پڑنے کے ہے
اسلیے کہ خلط میں جب تنفس نہوگا متعفن ہوجائیگی اور رطوبت سے کے اشیاء جو خارج بدن سے موجود ہیں جب ہوا کا گذر اُن تک نہیں ہوتا
سڑ جاتے ہیں - اقسام حمی عفونت کے بہت سے ہیں - بعض اقسام بسیط ہیں یعنے ایک ہی خلط کی عفونت ہے اور ایک ہی تپ ہے اور بعض
اقسام مرکب ہیں بسیط اور بھی بنام خالصہ معروف ہیں وہ شمار میں چار ہیں - ایک تو قسم حمی مطبقہ کی اور اسکو سونوخس زبان یونانی میں

کہتے ہین اسکی پیدائش بروقت عفونت خون کے ہوتی ہو اور سبب [illegible]
بیمار کو راحت نہین ملتی ہو- دوسری وہ قسم ہو جو خلط صفراوی کی عفونت سے پیدا ہوتی ہو اور اسکا نام غب ہو یہ تپ ایک روز آتی [illegible]
ہونا اس تپ کا اسوجہ سے ہو کہ بدن کو ایکدن راحت ملتی ہو وہ یکروز رہنے کی وجہ یہ ہو کہ مادہ صفراوی جلد تر متحلل ہوجاتا ہو- تیسری قسم تپ کی
ربع ہو جسکو چوتھیا بخار کہتے ہین اور یہ تپ سوداوی مادہ سے پیدا ہوتی ہو اور دیر تک رہتی ہو اور سلیم زیادہ ہو زیادہ سلیم اسوجہ سے ہو کہ بدن
اسمین دو دن آرام پاتا ہو اور طولانی اسوجہ سے ہو کہ مادہ اسکا خلط سوداوی ہو دیر مین نضج پاتا ہو اور بدشواری متحلل ہوتا ہو- چوتھی قسم تپ کی
وہ ہو جو عفونت بلغم سے پیدا ہوتی ہو اور اسکو حمی مواظبہ کہتے ہین اور یہ تپ روزانہ دورہ کرتی ہو یہ تپ دیر تک ٹھہرتی ہو اور اندنون [illegible]
زیادہ ہو دیر تک اسکے رہنے کی یہ وجہ ہو کہ مادہ غلیظ ہو اور اسمین لزوجت بھی ہو اسی سبب سے نضج مین پاتا ہو اور نہ جلد متحلل ہوتا ہو- اور [illegible]
اسمین اسلیے زیادہ ہو کہ ہر روز اسکی نوبت ہوتی ہو اور بدن کو راحت کسی دن نہین ملتی ہو یہ چارون جنس حمیات کے سمت سے اصناف کی
طرف منقسم ہوتے ہین- حمی دموی جو خون کی عفونت سے پیدا ہوتی ہو اسکے تین اصناف ہین- اور اسکی صورت یہ ہو کہ ایک قسم اسکی وہ ہو جو
ابتداے عروض مین شدید اور سخت ہوتی ہو اور پھر ہمیشہ بڑھتے بڑھتے یہانتک کہ آخر مین صعب اور قوی تر ہوجاتی ہو اور اسکا نام
متزائدہ ہو اور سبب اسکا یہ ہو کہ اگر خون اتنا ہو کہ جسقدر متعفن ہو اسکی مقدار زیادہ ہو بہ نسبت اس مقدار کے جو فانی ہوتی ہو- اور ایک قسم
اسکی وہ ہو جو شروع مین تو سخت ہو اور پھر ہمیشہ کم ہوتے ہوتے آخر مین ضعیف ہوجاتی ہو اور اسکو متناقصہ کہتے ہین اور اسکا سبب
یہ ہو کہ جسقدر خون فنا ہوجاتا ہو زیادہ ہو بہ نسبت اس خون کے جو متعفن ہوتا ہو مترجم تیسری قسم اس تپ کی وہ ہو جو ہمیشہ یکسان رہے
نہ گھٹے اور نہ بڑھے اور اسکا سبب یہی ہو کہ جسقدر خون متعفن ہوتا ہو اسی قدر فنا ہوتا ہو یہ تپ تا زوال تپ کے حال واحد پر باقی رہتی ہو اور
بیشتر بقول شیخ الرئیس حمیات قانون مین سات روز سے زیادہ نہین رہتی اور اسی زمانہ تک محافظ اپنے اعراض کی رہتی ہو- یہان پر
کاتب نے براہ غلط اس قسم کا ذکر متن مین چھوڑ دیا ہو مترجم نے پورا کر دیا متن اور حمیات جو اخلاط سہ گانہ باقیماندہ کی عفونت سے پیدا
ہوتے ہین ہر ایک کی تقسیم دو صنف کی طرف ہوتی ہو- ایک وہ صنف جو ہمیشہ روزانہ رہے اور اسمین فتور نہو یعنے کسی وقت بدن تپ سے
خالی نہ رہے- دوسری صنف وہ ہو کہ اسکے چڑھنے اترنے کے اوقات اور نوبہ ہون کہ انھین اوقات مین چڑھا اترا کرے جیسا ہمنے بیان
کیا ہو- اور اسکا سبب یہ ہو کہ خلط اور مادہ تپ کا اندر رگون کے متعفن ہوا ہو اور ساکن اور متحرک رگ دونون مین وہ خلط متعفن ہوئی ہو اسوقت
حمی دائمی پیدا ہوگی جو کسی وقت نہ اتریگی- اور اگر یہ مادۂ تپ یعنی خلط رگون سے باہر متعفن ہوئی ہو اس سے حمی مفترہ پیدا ہوتی ہو جسکے دورہ
اور اوقات ہوتے ہین- اور یہی وجہ ہو کہ جو تپ خون کی عفونت سے پیدا ہوتی ہو مطبقہ ہوتی ہو یعنے گہری تپ اور ہر وقت بنی رہتی ہو اسلیے کہ
خون متحرک اور ساکن رگون کے اندر ہو اور مطبقہ یہ تپ اسواسطے ہوتی ہو اگر خون کے ایک جزء مین عفونت آجائے تمام خون مین پھیل
جاتی ہو اور حرارت کا اشتعال تمام بدن مین برابر ہوتا ہو اور تپ ہر وقت موجود رہیگی تا اینکہ فنا ہو اور دور ہوجائے یہ خلط جو متعفن ہوئی ہو
خواہ اسمین نضج اور پختگی آجائے خواہ دونون باتین پیدا ہون کہ نضج پاکر گرفتار ہوجائے- رہی اور اخلاط کی عفونت سے جو تپ عارض ہوتی ہو
اور وہ بھی دائمی ہوتی ہو اسکا سبب یہ ہو کہ جب خلط متحرک اور ساکن رگون کی متعفن ہوگی اسکا تحلیل پانا خواہ مستفرغ ہونا یعنے نکلنا کسی طرح
ممکن نہوگا نہ پسینہ کی راہ سے اور نہ کسی طریق سے اور چونکہ جرم رگون کی کثیف اور موٹی ہو اور گندہ اور اسی وجہ سے حرارت اور گرمی اسکے
عفونت کی نوبت اول کے منقضی اور گذر جانے کے تا وقت ابتداے نوبت دوم کے اتنی گرمی باقی رہتی ہو کہ یہ حرارت متصل بحرارت دوم کے ہوکر

ایک ہی طرح کی تپ چڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہو اسی طرح دوسری نوبت متصل تیسری کے، اور تیسری متصل چوتھی کے ہوا کرتی ہی۔ لیکن اگر یہ حاط متحرک اور ساکن رگون کے باہر متعفن ہوتی ہو اور اُسوقت تپ باری سے آتی ہو اسکا سبب یہ ہو کہ خلط جو متعفن ہوئی ہو (مثلاً صفرا یا بلغم وغیرہ) وہ سب کی سب ایک مقام پر فراہم نہین ہو ہان اُسکی مقدار تھوڑی فراہم ہوا کرتی ہو اور اُس جگہ آیا کرتی ہی جہان عفونت کا مقام پیدا ہوا ہی مترجم اگرچہ آیندہ کے بیانات سے بخوبی واضح ہوگا کہ تپ کے دورے کیونکر ہوتے ہین مگر ہم بھی بنظر فائدہ عام کے اسی جگہ اُس مطلب کو بیان کردین جو اصل کتاب مین بظاہر چھوٹ گیا ہو اور وہ یہ ہو کہ جو خلط کسی جگہ متعفن ہو کر تپ پیدا کرتی ہی تپ کا دورہ اُسی وقت تک رہتا ہی جب تک وہ خلط پسینہ کے ذریعہ سے خواہ کسی اور ذریعہ سے خارج ہو جائے خواہ اُسکی عفونت جاتی رہے اور جب وہ خلط فنا ہو چکے خواہ اُسکی عفونت جاتی رہے تپ اُتر جائیگی اور پھر چونکہ وہ مقام جہان خلط کو عفونت آئی تھی ابھی اُسی وصف پر باقی ہو اب رفتہ رفتہ تھوڑی تھوڑی خلط اُس مقام مین آتے آتے جب اُسکی مقدار کافی جمع ہو گئی اور متعفن بھی ہوئی پھر تپ کا دورہ پڑیگا مگر اُس خلط کا فراہم ہونا اُس مرتبہ دوبارہ اُتنے ہی زمانہ مین ہوتا ہو جو فاصلہ درمیان مین دو نوبہ کے ہو تپون کے دورات سے۔ اور کبھی خون مین بھی یہ بات پیدا ہوتی ہو کہ متحرک اور ساکن رگون سے باہر جو خون ہو اُسمین عفونت آجاتی ہو اُسوقت حمی مطبقہ (ورمیہ) پیدا ہوتی ہو اور یہ اسوقت ہوتا ہو کہ اگر کسی عضو مین اعضاے بدن سے فراہم مقدار کثیر خون کی ہوئی اور بوجہ عفونت کے اُسی عضو مین ورم پیدا کرے اور عفونت بھی بسبب سدہ کے جو ورم سے عارض ہوتا ہو اور مراد سدہ سے روکنا درآمد برآمد ہوا کا ہو اور جب ہوا کی آمد رُکنے سے ورم مین بسبب عفونت کے گرمی آجائیگی اور ورم کی وجہ سے اُس عضو متورم مین گرمی پیدا ہوگی اور یہ گرمی بسبب قرب اور مجاورت کے اور عضو تک پہونچیگی اور وہان سے دوسرے عضو قریب مین تا اینکہ رفتہ رفتہ یہ حرارت اُن متحرک رگون مین پہونچے جو قلب سے اسی عضو آماسیدہ مین آئی ہین اب یہ حرارت پلٹ کر شرائین سے قلب تک پہونچیگی پھر قلب سے تمام متحرک رگون مین ہو کر تمام بدن مین منتشر ہوگی اور یہی تپ کے معنی ہین اور جب تپ پیدا ہوئی ہمیشہ لازم رہیگی تا اینکہ ورم مذکور مین نضج نہ آجاوے اور ورم پختہ ہو کر پھوٹے خواہ کسی اور طرح سے ورم کی آلایش دور ہو جائے۔ یہی سب اسباب جو اوپر مذکور ہوے ایسے ہین جنکی وجہ سے بعض اقسام تپ کی مطبقہ ہوئی اور بعض کی دورہ اور نوبت ہوتی ہو۔ اب رہا اختلاف زمانہ دورہ کا تپون مین اُسکی کمی بیشی کے تین سبب ہین (۱) جلد مجتمع ہونا خلط متعفن کا خواہ دیر مین یکجا ہونا (۲) آسانی سے کسی خلط کا متعفن ہونا اور بدشواری اُسمین عفونت کا آنا (۳) جلدی سے اُسی خلط کا استفراغ یعنے خارج ہونا خواہ دیر مین خارج ہونا۔ اور اسی وجہ سے بلغم وہی تپ پیدا کرتا ہی جسکا نوبہ روزانہ ہوا کرتا ہی اسلیے کہ بلغم بہت جلد اُس مقام مین فراہم ہو جاتا ہو جو محل عفونت کا ہو بسبب اسکے کہ مقدار اُسکی بدن مین زیادہ ہو اور بوجہ رطوبت زائد کے جو بلغم مین ہو جلدی بآسانی عفونت کو بھی قبول کرتا ہو۔ اور دیر مین اسکا اخراج اسوجہ سے ہوتا ہو کہ اسمین لزوجت اور چپک ہو۔ اور مرہ سودا وہ تپ پیدا کرتا ہو جسکی نوبت ایک روز خواہ دو روز ٹھہرتی ہو مراد یہ ہو کہ ایک دن ناغہ دے کر تپ کا دورہ ہوتا ہی اسلیے کہ مرہ سودا دیر مین فراہم اور یکجا ہوتا ہو بسبب کمی مقدار کے اور عفونت بھی اسمین بدیر آتی ہو اور تپ سوداوی متعفن ہوتا ہو بسبب اسکے کہ سرد خشک ہو اور اخراج اسکا جلد ہو جاتا ہو اسلیے کہ اسمین لزوجت اور چسپندگی نہین ہو مترجم یہ سمجھنا چاہیے کہ امراض سوداوی جلد زائل ہو جاتے ہین بلکہ یہان فقط اُسی مرہ سودا سے بحث ہو جو متعفن ہو کر تپ سوداوی پیدا کرتا ہو اور مقدار بھی اُسکی کم ہو ہان البتہ اگر اور امراض سوداوی کا مادہ مرض کیا جائے اُسکے اوپر یہ حکم جاری نہوگا پس اب اس کلام مین کچھ

خرابی باقی نہ رہے اسکو ایسا سمجھنا لازم ہے متن مرۂ صفرا ایسا مادہ ہے جس سے وہ تپ پیدا ہوتی ہے ایک روز آتی ہے اور ایک روز نہین
آتی ہے اسلیے کہ یہ خلط متوسط ہے درمیان سودا اور بلغم کے اُن احوال مین جو دونون بلغم اور سودا کے ہمنے ابھی لکھے ہین - اور اسکی تفصیل یہ ہے
کہ بلغم سے اسکی مقدار کم ہے اور سودا سے اسکی مقدار بدن مین زیادہ ہے - اور بلغم کی نسبت سے اسمین یبوست زیادہ ہے اور بہ نسبت سودا کے
اسمین رطوبت ہے اور دونون خلط سے اپنے جوہر اور اصالت مین لطیف زیادہ ہے (اسی سبب سے خلط صفرا متوسط حالات مین ہے بہ نسبت
بلغم اور سودا کے) یہی اسباب جواب ہمنے بیان کیے اسباب اختلاف دورہ اور نوبت کے حمیات کے واسطے درحقیقت ہین - پھر اسکی تفصیل
یہ ہے کہ حمی مواظبہ یعنے بلغمی تپ اکثر اوقات اسکی نوبت کا زمانہ اٹھارہ گھنٹہ کا ہوتا ہے بسبب غلیظ ہونے بلغم کے اور لزوجت سے اسی
بلغم کے پس وہ بلغم جلد تحلل نہین ہوتا کہ تپ رفع ہوجائے - اور حمی ربع یعنے چوتھیا بخار اکثر تو یہ ہے کہ چوبیس گھنٹہ تک رہتی ہے اور اسکا سبب
یہی ہے کہ خلط سوداوی غلیظ ہے اور خشک ہے پس اسمین عفونت جلد نہین آتی اور جب عفونت آگئی جلد متحلل بھی نہوگا اور جب اسمین حرارت نے
عفونت سے عمل کیا اور گرم ہوگیا جلدی نہ بجھیگا اور نہ جلد سرد ہوگا مترجم ابھی اوپر گذر چکا ہے کہ خلط سودا کا اخراج جلد ہوجاتا ہے کہ اسمین
لزوجت نہین ہے اور اب بیان کیے چوبیس گھنٹہ ٹھہرنے کی دلیل بظاہر تناقض بیان بالا سے ہے اور کہنا منظور یہ ہے کہ حمی ربع ۲۴ گھنٹہ
ٹھہرتی ہے اور اڑتالیس گھنٹہ کے بعد پھر اسکا دورہ ہوتا ہے یعنے اس تپ کا چڑھنا اور چڑھ کر اُتر جانا اور پھر دوبارہ اسکی باری آتی ہے
کل بہتر گھنٹہ کا زمانہ صرف ہوتا ہے پس یبوست قوام کی وجہ سے اسکا اجتماع بھی دیر مین ہوتا ہے اور تحلیل خواہ استفراغ وغیرہ سے
فنا بھی دیر مین ہوتی ہے لہذا دونون زمانہ تپ کے رہنے کے اور تپ سے خالی رہنے کے طولانی ہوئے متن حمی غب خالصہ اکثر بارہ[12]
گھنٹہ چڑھی رہتی ہے اور اسکا سبب لطافت اُسی خلط صفراوی کی ہے جو اس تپ کو پیدا کرتی ہے اور اور صفرا مین کمی لزوجت بھی سبب
اسکا ہے کہ عفونت بھی اُسمین جلد آجاتی ہے اور پسینہ کی راہ سے اخراج بھی اُسکا جلد ہوجاتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک دورہ کسی تپ کا
انھین چارون قسم کی تپ سے ایسا ہوتا ہے کہ زمانہ نوبت کا چھوٹا ہوتا ہے بہ نسبت ہر ایک زمانہ کے جو اوپر لکھے گئے ہین اور ایک قسم
نوبت کا زمانہ طولانی اور زیادہ ہوتا ہے اور اس اختلاف کے تین سبب ہین (۱) طبیعت خلط کی اور اُسکی صورت یہ ہے کہ اگر خلط زیادہ تر
غلیظ اور زیادہ بالزوجت ہوگی اور مزاج خلط کا زیادہ سرد ہوگا نوبت بھی تپ کی زیادہ طولانی ہوگی - اور اگر خلط کی مقدار کم ہے اور لطیف
زیادہ ہے اور عفونت بھی اُسمین زیادہ ہے اور لزوجت اُسمین کم ہے نوبت بھی اسی وجہ سے تھوڑی دیر تک رہیگی (۲) سبب مقدار قوت
مریض کی ہے اور اسکی صورت یہ ہے کہ اگر قوت مریض کی قوی ہو اسقدر کہ خلط اور مادہ مرض کو دفع کردے اور پسینہ کی راہ سے اُسکو خارج
کردے نوبت بھی تپ کی تھوڑی دیر تک رہیگی - پھر اگر طبیعت ضعیف ہو نوبت کا زمانہ طولانی ہوگا (۳) سبب ہیئت بدن کا یعنی انداز اور
چہرہ مہرہ اُسکی یہ صورت ہے کہ اگر بدن متخلخل اور پولا ہو اور مسامات بدن کے کھلے ہوئے ہون نوبت تپ کی اسی وجہ سے تھوڑی دیر تک
رہیگی اسلیے کہ خلط کا تحلل ایسے بدن سے بآسانی ہوجاتا ہے اور جلد فنا ہوجائیگی - اور اگر بدن سخت اور کثیف ہو اور مسامات بدن تنگ
تنگی ہو تپ کی نوبت بھی دیر تک رہیگی اسلیے کہ خلط اور مادہ مرض کی تحلیل جلد نہو سکیگی - اگر اسباب کم ہونے نوبت کے سب کے سب فراہم
ہوجائین اُسوقت زمانہ نوبت نہایت ہی کم ہوگا - اور اگر اسباب طول نوبت کے سب یکجا ہون نوبت کا زمانہ بھی زیادہ تر طولانی ہوگا -
اور مریض تپ کا یہ حال ہوگا کہ جسوقت سے زمانہ تپ کی نوبت گذر جانے کا آچکا ہے اور نوبت گذر چکی ہے اسوقت سے لیکر تا آنے نوبت
آئندہ کے بدن مریض کا پاک اور بالکل تپ سے خالی ہوگا اور آرام اور راحت سے زمانہ درمیانی کو جو دونو نوبتون کے بیچ مین ہوتا ہے بسر کریگا

لیکن اگر زمانہ نوبت کا کم ہوا ہی مریض کا بدن بالکل تپ سے پاک ہوگا تا اینکہ دوسری نوبت پھر نہ آجائے پس دونون نوبت کے بیچ مین
کوئی زمانہ ایسا ہوگا کہ مریض کو تپ کے بعض شدائد سے راحت ملے اور اسی وجہ سے اگرچہ نوبت نوبہ کی ہی مگر مشابہ دائمہ کے ہوگی۔
یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ تپون کے دورہ ہمیشہ اپنے انتظام اور ترتیب پر باقی رہتے اور یکسان ابتدا اور انتہا اور دیگر حالات مین رہتے ہین
جب تک خلط متعفن یعنے مادہ مرض مین کسی قسم کا تغیر اپنی حالت سے نہ آجائے اور جبتک کوئی اور خلط، خلاط چہارگانہ سے
اسمین نہ ملجائے اور جب تک کہ تدبیر غذاے وغیرہ مین مریض کے کوئی خطا واقع نہو مترجم اگرچہ بظاہر مراد اس کلام کی عام تغیر
نظام کا انکار ہی یعنے تپ کے دورات مین کسی طرح کی بےنظمی کمی اور بیشی کی نہین ہوتی ہی جب تک خلط متعفن اپنے حال پر باقی ہی
اور تدبیر غذاے مین خطا نہین واقع ہوئی اور تدبیر علاجی کا ذکر اسواسطے نہین کیا ہی کہ اس مقام پر فقط بیان شناخت امراض کا
ہو علاوہ تدبیر علاجی کے ہی بنفس اخلاط وغیرہ کے تغیر سے پہچانی جائے۔ اور صواب یا خطاے علاجی کی وجہ سے جو کمی بیشی تپ
وغیرہ مین وہ تغیر ان علامات سے خارج ہی چنانچہ دوسرے فقرہ مین اب تغیر خلط کو دیکھو کہ کس طرح سے بیان کرتا ہی متن اور
جسوقت خلط متعفن اپنی حالت سے بدل جائے یعنے جو صورت عفونت سے تپ پیدا کرنے مین ہوئی تھی اُس حالت اور صورت سے
متغیر ہوجائے جیسے خون جسکی وجہ سے تپ پیدا ہوئی تھی اگر وہ سوختہ اور محترق ہوجائے خواہ اُسمین زیادہ عفونت آجائے
پس جسقدر اجزا اسی خون مین لطیف ہونگے بطرف صفرا کے بدل جائینگے اور جسقدر اجزا اسمین غلیظ ہونگے بطرف سودا کے
اُنکا استحالہ ہوگا۔ یا اینکہ خلط متعفن جو مادہ کسی تپ کا ہی اُسمین کوئی اور خلط متعفن آمیختہ ہوکر اُسکو اپنی حالت موجودہ عفونت سے
بدل دے۔ یا یہ ہو کہ ایک دوسری خلط دوسرے مقام پر بدن کے علاوہ خلط متعفن اول کے باعفونت ہوئے۔ یہ تغیر تپ مین
وہی اثر کریگا جو مقتضی اسکے طبیعت کا ہی (مثلاً دو خلطون کی آمیزش سے ترکیب اور دو قسم کی تپ کا ہونا اور استحالہ یعنی خلط کے
بدل جانے سے دوسری قسم خلط کی تپ کا پیدا ہونا واقع ہوگا۔ اور انتظام دورہ ہاے حمیات کا خراب ہوجائیگا کہ یا تو وہ تپ
قبل اپنے وقت کے آجائیگی یا دورات کی اور قسم پیدا ہوگی مثلاً صفراوی تپ کا دورہ سوداوی سے بدل جائیگا۔ یا علاوہ دورہ سابق کے
ایک نیا دورہ دوسرا پیدا ہوگا اگر دوسری خلط جداگانہ متعفن ہوئی ہی۔ اور ان سب صورتون مین دورے کی کمی بیشی اُسی مقدار سے
ہوگی جسقدر تغیر اخلاط مین ہوا ہی اور جو مقدار اخلاط کے پیدا ہونے کی ہوگی۔ یہ سب بیان حمیات عفنہ بسیطہ کا تھا اور اُنکے
اسباب اور علامات کا اور جو اسباب اختلاف نوبہ اور دورہ کے ان تپون کے واسطے ہین اُنکو معلوم کرنا چاہیے

باب پانچوان دلائل حمیات عفونت اور اُسکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جو علامات عفونت کے تپون پر دلالت کرتے ہین اُنمین سے کچھ تو اُنکی جنس یعنے قسم عام پر دلالت کرتے ہین جنس یعنی عام
دلائل اور علامات حمی عفونت کے یہ ہین جنکو اب ہم بیان کرتے ہین۔ مین کہتا ہون کہ وہ علامات جنکو عام طور پر یہ دلالت ایسی ہی
کہ جب وہ پائے جائین ضرور معلوم ہوجائے کہ تپ عفونت سے پیدا ہوئی ہی ایسے عام دلائل کے بعض اقسام بنظر وقت نوبت سے
دیکھے جاتے ہین۔ اور وہ اس طرح پر ہی کہ ہر ایک حمی عفونت کی ابتدا بضعف ہوتی ہی یعنے شروع نوبت مین تپ کا زور نہین ہوتا پھر
اسمین شدت اور صعوبت آجاتی ہی اور جب یہ تپ اُترجاتی ہی بدن مین اُسکا کسیقدر حرارت سے بقیہ ضرور رہجاتا ہی اور بالکل
بدن سے حرارت دور نہین ہوجاتی ہی مترجم ابھی اوپر کے باب مین گذرا ہی کہ اگر اسباب طول نوبت کے فراہم ہون بعد رہا کرنے

تپ کے تا نوبت دوم بدن مریض کا پاک اور خالی تپ سے ہو جائیگا اور یہان عام علامت یہ لکھی ہو کہ حرارت کا بقیہ کچھ نہ کچھ ضرور رہیگا
اِن دونون قول مین تناقض نہین ہو اسلیے کہ تپ سے بالکل خالی ہونا جو اوپر لکھا ہو اُسکے اور معنی ہین اور حرارت یعنے گرمی سے بدن کا
بالکل خالی ہونا اُسکے اور معنی ہین ۔ حمی کا اوپر بیان ہو چکا ہو کہ حرارت اسکی اصل اور جوہر ہو اور دیگر امور اعراض لاحقہ سے ہین تپ کے
جیسے ملمس بدن کی گرمی جو سوا حرارت خلط کے ہو یہ بھی ایک عرض ہو منجملہ اعراض تپ کے ۔ اور جس طرح آگ سے مکان کو خواہ
پانی وغیرہ کو گرم کردین اور پھر آگ کو بجھا دین بعد فنا ہونے جوہر آتشی کے حرارت پانی خواہ مکان کی باقی رہتی ہو اسی طرح ممکن ہو کہ
جوہر تپ کا بالکل فنا ہو جائے اور جو حرارت اور گرمی اُسکی ملمس مین آئی ہو اسیقدر تا دورہ دوم باقی رہ جائے پس اب دونون کلام مین
تناقض پیدا نہوا مترجم ہیچمدان کی سمجھ مین اسیقدر اسکی تاویل آئی تھی جو بیان کردی ہو واللہ اعلم متن بعض دلائل خاص جوہر
حرارت سے ماخوذ ہین یعنے تپ کی حرارت ظاہری سے اور اُنکا بیان یہ ہو کہ عفونت کی تپون مین حرارت لذاع اور چبھتی ہوئی
ہوتی ہو جو بدن کو ناگوار معلوم ہوتی ہو اور جلائے دیتی ہو اور اسکی جلن ایسی ہوتی ہو جیسے آگ کے شعلہ کی جلن ہو ۔ اور بعض قسم کے
دلائل اُن چیزون سے لیے جاتے ہین جو حمی عفونت کے تابع ہوتے ہین اور وہ یہ چیزین ہین کہ حمی عفونت کے تابع لرزہ اور پھریری اور
نوبت ہین اور کھلا ہوا اختلاف نبض مین اور پیشاب مین نضج ہونا اور نضج ہونے سے یہ مراد ہو کہ پیشاب مین دُرد تہ نشین سپید اور
چکنا ابتدا مین نہین ہوتا ہو ۔ جب یہ سب علامتین جس کسی تپ مین پائی جائین حکم کردینا چاہیے کہ یہ تپ عفونت کی ہو کسی خلط کی
عفونت سے کیون نہو ۔ اب رہا استدلال خاص خاص اقسام پر تپون کے منجملہ چارون قسم حمیات کے یعنی دموی اور صفراوی اور
بلغمی اور سوداوی پر اسکی یہ صورت ہو کہ جو تپ دورہ سے آتی ہو انمین سے حمی غب یعنی صفراوی تپ جو ایک روز ناغہ دے کر آئے
اسپر استدلال یا تو امور طبیعیہ سے کیا جاتا ہو یا اُن امور سے استدلال کیا جاتا ہو جو طبیعی نہین ہو یا اُن امور سے استدلال کرتے ہین
جو خارج طبیعت سے ہو ۔ اشیائے طبیعی سے استدلال یون کیا جاتا ہو کہ بیمار کا مزاج اصلی گرم خشک ہو کہ اُسکے مزاج مین غلبہ صفرا کا ہو
اور سن اُسکا جوانی کا سن ہو اور وقت یا فصل موجود ہو منجملہ اوقات سالانہ کے تابستان یعنی گرمی کے دن ہون ۔ اور ہوا گرم خشک ہو
جو امور طبیعی نہین ہین اُنسے استدلال اقسام تپ پر اس طرح کیا جاتا ہو کہ تپ کے آنے سے پہلے بیمار نے طعام اور شراب گرم خشک کا استعمال
کیا ہو خواہ اُسکو ہم یعنے ملال اور بیداری یا تعب شدید عارض ہوا تھا خواہ زمانہ طویل تک فاقہ سے رہا خواہ لوہاری پیشہ ہو خواہ حلوائی
اور بھٹی وغیرہ مین آگ جلانے کا پیشہ کرتا ہو کہ یہ سب چیزین ایسی ہین جو بدن مین گرمی اور خشکی پیدا کرتی ہین اور خلط صفراوی بھی
اُسے پیدا ہوتی ہو ۔ طبیعت سے خارج جو امور ایسے ہین کہ اُنسے قسم تپ کے استدلال کیا جاتا ہو اُنکی صورت یہ ہو کہ تپ کے ہمراہ
لرزہ بھی ہو شدید اور شدید لرزہ کے ہمراہ تپ مین لذع یعنی سوزش ہو خواہ نخس یعنی چبھن ایسی ہو جیسے سوئی کی نوک جابجا بدن مین
چبھتی ہو اور یہ کیفیت بسبب حدت اور تیزی صفرا کے پیدا ہوتی ہو ۔ اور حرارت کا یہ حال ہوتا ہو کہ اگر مریض کے بدن کو بروقت تپ کی
موجودگی کے چھوئین حرارت قوی اور لذاع یعنے جلاتی ہوئی معلوم ہوگی ۔ اور یہ بھی علامت صفراوی تپ کی ہو کہ نبض ابتدا اور شروع
نوبت مین تپ کے متفاوت اور صغیر اور ضعیف ہوتی ہو مگر یہ کیفیت نبض کی دیر تک نہین ٹھہرتی ہو کہ فوراً عظیم اور قوی اور مختلف
ہو جاتی ہو ۔ قوت نبض کی اسوجہ سے کہ مرہ صفرا لطیف ہو اور سبک بھی ہو قوت پر اسکا بوجھ زیادہ نہین پڑتا ہو اور نہ قوت کو ساقط
کردیتی ہو عظیم ہونا نبض کا بسبب احتیاج تبرید شدید کے ہو کہ حرارت بے انداز صفرا کی پھیلائی جاتی ہے ترویح زائد ہو ہو کر ۔ اختلاف

نبض کا سبب یہ ہی کہ اختلاف نبض تو جملہ اقسام حمیات عفونت سے مخصوص ہی مگر جو اختلاف حمی صفراوی مین ہوتا ہی وہ زیادہ نہین
ہوتا ہی اسلیے کہ جس خلط نے اس تپ کو پیدا کیا ہی لطیف ہی اور سبک بھی ہی کہ قوت پر تنگی اور گرانی پیدا نہین کرتی ہی - اور یہ بھی علامت
صفراوی تپ کی ہی کہ پیشاب اس تپ مین سُرخ زردی لیے ہوے مثل آگ کی رنگ کے ہوتا ہی اور بدبو بھی اُسمین ہوتی ہی - اور
تپ کے ہمراہ پیاس بھی بشدت ہوتی ہی اور کرب اور غثیان یعنی متلی اور قی صفراوی زرد رنگ کی اور پسینہ بہت سا بسبب لطافت
خلط کے برآمد ہوتا ہی - اور کبھی طبیعت زرد صفرا کو بطرف براز کے بھی دفع کر دیگی - جب یہ سب علامتین پائی جائین خواہ اکثر چیزین
انھین سے ہون اُس تپ پر حمی غب کا حکم کر دینا چاہیے - خصوصاً اگر ہمراہ ان علامات کے یہ بھی ایک علامت ہو کہ اس سال ایسی ہی
فصل مین اس تپ کی بیماری مین بہت سے آدمی مبتلا ہو رہے ہون اور حمی ربع یعنی چوتھیا بخار اُسپر استدلال یون کیا جاتا ہی کہ امور
طبیعیہ سے اور جو امور کہ طبیعی نہین ہین اور نیز جو امور کہ طبیعت سے خارج ہین ہر ایک سے استدلال کیا جاتا ہی - اشیا طبیعی جیسے یہ کہ
مزاج بیمار کا سرد خشک ہو - اور جو اشیا طبیعی نہین ہین جیسے مریض نے قبل تپ آنے کے غذا ایسی کھائی ہی جس سے خلط سوداوی
پیدا ہوتی ہی جیسے مسور اور کرنب اور قنبیط یعنی ایک قسم کا کرم کلا اور پہاڑی بکرون کا گوشت بجو اشیا خارج طبیعت سے ہین انھین سے
بعض ایسی چیزین ہین جو تپ کے پیدا ہونے سے پہلے ہو چکی ہون مثلاً حمی ربع سے پہلے حمیات مختلفہ ہو چکے ہین اسی مریض کو
اور طحال مین سختی آ چکی ہی - اور بعض امور ایسے ہین جو ہر وقت اسی تپ کے موجود بھی ہون یعنی جب یہ نوبت کرتی ہی خواہ شروع تپ کے
وقت جیسے کہ لرزہ کے ہمراہ گرانی بدن کی اور ہاتھ پانُون کا ٹوٹنا اور تمام بدن مین زیادہ سردی کا پیدا ہونا اور نبض کا بطی یعنی سُست
ہونا اور متفاوت ہونا اور اختلاف کا نبض مین زیادہ ہونا - خواہ زمانہ صعود اور شدت دورہ کے وقت وہ اشیا موجود ہون جیسے
حرارت کا زیادہ تیز نہونا اور نہ حرارت کا لذاع ہونا جو ہاتھ سے چھونے والے کو ایذا دے جیسے حب کی حرارت کی تیزی اور ہیجان ہوتا
اور نبض کا بہت جلد حرکت کرنا اور اُسمین تواتر کا بہ نسبت زمانہ ابتدائی تپ کے زیادہ ہونا - لیکن اگر یہی نبض حمی ربع کی زمانہ اشتداد کی
بطرف نبض حمی غب کے نسبت دیجائے صغیر اور متفاوت ہوگی اور پیاس مین کمی ہوگی اور پیشاب مین بدبو نہوگی اور ناپختہ بھی ہوگا
یا وہ علامات بروقت انحطاط اور کمی تپ ربع کے موجود ہون جیسے حرارت کا بہ نسبت حمی غب کے کمتر ہونا - یا بروقت اُتر جانے حمی ربع کے
وہ امور خارج از طبیعت ہون جیسے نبض کا بطی یعنی سُست اور متفاوت اور مختلف ہونا اور پیشاب کا برنگ مختلف برآمد ہونا کہ پختہ نہو اور بدبو ہو
جب یہ دلائل سب کے سب خواہ اکثر پائے جائین ہمراہ تپ کے جانا جائیگا انھین دلائل سے کہ حمی ربع خالص ہی - اور اگر ہمراہ دلائل مذکورہ حمی ربع
یہ بھی ہو کہ اُس فصل مین بہت سے آدمی چوتھیا بخار مین گرفتار ہون یہ بات اور بھی زیادہ موکد ہوگی کہ یہ بخار وہی چوتھیا ہی - جو دلائل حمی مواظبہ
یعنی بلغمی تپ پر جو ہر وقت چڑھی رہے دلالت کرتے ہین وہ بھی انھین تین قسم سے ماخوذ ہوتے ہین یعنی اشیاء طبیعی اور وہ اشیا جو غیر طبیعی ہون
اور وہ امور جو خارج طبیعت سے ہون - امور طبیعی جیسے کہ مزاج مریض کا سرد و تر ہو اور بلغم کا اُسپر غلبہ ہو - اور سن یا لڑکپن خواہ مشائخ کا
سن ہو لڑکون کو خواہش طعام کی بافراط ہوتی ہی اور حرص و آز اُنمین زیادہ ہی اور بے انداز کھا جاتے ہین لہذا رطوبت اُنکے بدن مین زیادہ
پیدا ہوتی ہی - اور مشائخ یعنی بوڑھے چونکہ اُنکے بدن مین بلغم کی کثرت ہوتی ہی لہذا رطوبت کا غلبہ ہوتا ہی - خواہ وقت موجود اور فصل حاضر
جاڑون کا زمانہ ہو اور ہوا جو چل رہی ہو اسکا مزاج سرد و تر ہو اور بلد یعنی بستی اور شہر بھی سرد و تر مزاج کا ہو - جو امور کہ طبیعی نہین ہین اُنسے
[illegible] بلغمی تپ پر جیسے کہ مریض اپنے زمانہ صحت مین زیادہ حریص اور زیادہ خوراک اور بیٹھا ہوا اور آب و طعام زیادہ کھاتا پیتا ہوا اور آرام جانی

اور آرام کا زیادہ خوگر ہو اور اکثر بعد کھانا کھانے کے ہوتا ہے - ہو خارج طبیعت سے ہین جیسے کہ بیمار اپنے معدہ کے منھ مین درد کا احساس
کرتا ہو اور زبان پر رطوبت اُسکی رہتی ہو اور دونون کنپٹیون مین پھیلاؤ ہو اور رنگ اُسکا مائل بہ سبزی کے ہو اور پیاس اُسے کم لگتی ہو
اور تپ مین پھریری اور سردی اطراف یعنے کنارہ بدن کے اعضا مین زیادہ - اور تھوڑے سے فصلہ براز کے واسطے دیر تک پاخانہ مین
ٹھہرے - اگر بدن کو بروقت تپ چڑھنے کے مس کرین پہلے تو گرمی بدن کی ظاہر نہو مگر بعد ازانکہ وہ مقام جسپر ہاتھ رکھا ہو گرم ہو جائے
اور مسامات کشادہ ہو جائین اور خلط بلغمی بوجہ حرارت لمس کے یعنے چھونے والے کے ہاتھ کی گرمی سے رقیق ہو جائے اور اُسمین لطافت
آ جائے اور گرمی کی آنچ سے بلند ہونے لگے اور اُس گرمی کے ہمراہ تری بھی محسوس ہو بسبب بلغم کے اور رطوبت کے ہمراہ حدت اور تیزی بھی
اور یہ تیزی بسبب عفونت کے ہوتی ہو پس اکثر تو اس تپ مین پسینہ برآمد نہین ہوتا اور کبھی تھوڑا سا پسینہ بھی نکلتا ہو - نوبت اس تپ کی
طولانی ہوتی ہو تا اینکہ پہلی نوبت کی گرمی اپنے ما بعد کی ابتدائی نوبت دوم تک باقی رہتی ہو - اور نبض زیادہ تر صغیر بہ نسبت نبض صاحبان
ربع یعنے چوتھے بخار کے ہوتی ہو اور تواتر اسکا شدید ہوتا ہو - صغیر ہونے کا سبب یہ ہو کہ خلط بلغم قوت کو ضعیف کر دیتی ہو بسبب اپنی برودت کے
اور قوت کی تحلیل کر دیتی ہو اور اپنی کثرت مقدار کی وجہ سے بلغم قوت پر تنگی پیدا کرتا ہو اور اسی وجہ سے نبض مین اختلاف زیادہ آ جاتا ہو
متواتر ہونا نبض کا اسواسطے ہو کہ ترویح کثیر کی جو حاجت مقتضی نبض کے عظیم ہونے کی ہو اُسکے قائم مقام تواتر نبض کا ہو جائے - پیشاب کا
یہ حال ہو کہ ایک مرتبہ پتلا اور سپید ہوتا ہو اور ایک مرتبہ گاڑھا باکدورت اور سرخ ہوتا ہو - رقیق اور سپید ہونے کی وجہ یہ ہو کہ جو سدہ خلط بلغمی کی
غلاظت سے عارض ہوا ہو آلات بول مین اُسکی وجہ سے پتلا پیشاب خارج ہوتا ہو اور سپیدی بوجہ برودت بلغم کے ہو اور جب گاڑھا اور
سرخ پیشاب آتا ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ طبیعت نے شاید کسی وقت اُس سدہ کو کھول دیا اور یہ رطوبت غلیظ بلغمی براہ پیشاب خارج ہوئی جسنے
سدہ ڈالا تھا اور سرخ ہونا پیشاب کا اسواسطے ہو کہ خلط بلغمی جب دیر تک اندر بدن کے ٹھہرتی ہو متعفن ہو جاتی ہو اور گاڑھی ہو کے سرخی
پیدا کرتی ہو مترجم اس مقام پر خلط بلغمی کی سرخی کا بیان مطلوب تھا مگر مصنف نے اُسکی عفونت اور غلاظت کو بیان کیا اور جسنے
سرخی کو اسواسطے بڑھایا کہ حرارت غریزی ہو یا حرارت غریبی دونون کے طبخ سے بلغم جو کچا خون ہو سرخی پکڑتا ہو فرق یہی ہو کہ حرارت غریزی سے
رنگ اسکا سرخ ہو کر بطرف خون کے مستحیل ہونا یہ ایک اچھی بات ہو اور مفید امر ہو اور حرارت غریبی سے اسکا سرخ یا زرد خواہ سبز ہونا یہ امر
غیر طبیعی ہو جس سے امراض پیدا ہوتے ہین بہرحال سرخی پیشاب کی اسی بلغم کی عفونت اور حرارت سے پیدا ہوتی ہو - متن جسوقت یہ سب
دلائل ظاہر ہون کسی تپ مین خواہ اکثر ان امور کے پیدا ہون ضرور یہ تپ حمی مواظبہ خالصہ ہوگی خصوصاً اگر بلغمی تپ کی اس فصل مین
جا بجا شکایت ہو اور گویا عالمگیر ہو رہی ہو اسی فصل مین سالانہ فصول سے - مگر یہ بات بھی جاننے کے قابل ہو کہ اگر یہ تپ بلغم زجاجی کی عفونت سے
پیدا ہوئی ہوگی یعنے جس بلغم کا رنگ خواہ قوام مثل آبگینہ گداختہ کے ہو ابتدا مین اسکے لرزہ کم پیدا ہوگا - اور اگر بلغم شور کی عفونت سے
یہ تپ پیدا ہوگی ابتدا مین پھریری پیدا ہوگی اور اگر بلغم ترش کی عفونت سے تپ پیدا ہوگی ابتدا مین برد یعنی بدن مین سردی پیدا ہوگی
اور اگر بلغم شیرین کی عفونت سے تپ ہوگی ان تینون باتون مین سے کچھ بھی نہوگا - پس انھین دلائل سے جو مذکور ہوئے ہر ایک قسم تپہائے
عفونت کی پہچانی جاتی ہو کہ یہ تپ خالص اور سپید خلط سے پیدا ہوئی ہو جو اپنے دورے اور نوبت کو پورا کرتی ہو - لرزہ کی نسبت یہ بھی جان لینا
مناسب ہو تمام اقسام حمیات کے جو لرزہ آتا ہو کہ عورتون کی پیٹھ سے شروع ہوتا ہو اور مردون کے بدن مین ہاتھ پاؤن کے اطراف یعنے
کنارون سے - اس قاعدہ کو معلوم کرنا چاہیے جسقدر حمیات مطبقہ ہین اُنسے یہی مراد ہو اور اُنکی یہی عام شناخت ہو کہ جو بیان گذشتہ

کسیوقت گھنٹہ بھر بھی نہین اُترتے ہین - اور نہ اُسمین لرزہ ہوتا ہو نہ پھریری اور نہ کوئی علامت جو دورہ کی تپ مین ہوتی ہو - اور یہ بھی شناخت مطبقہ کی ہو کہ بالکل بدن سے جدا نہین ہوتے ہین جب تک کہ زائل نہو جائین اور بدن سے جاتے نہ رہین - اور نہ اُنکے ہمراہ پسینا اسقدر برآمد ہوتا ہو جسکی کوئی مقدار معین ہو سکے جسوقت یہ تپ زائل ہوتی ہو - اور نبض مطبقہ مین اختلاف زیادہ ہوتا ہو اور پیشاب نا پختہ - جب یہ سب علامتین کسی تپ مین پائی جائین معلوم کرنا چاہیے کہ یہ تپ مطبقہ ہو - یہ علامت حمی مطبقہ کی عموماً تھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتی ہو - اب رہی شناخت اصناف اور اقسام حمی مطبقہ کی اُسکی بعض علامات مین سے یہ ہو کہ مریض اپنے بدن مین ثقل اور گرانی اور کسل پاتا ہو اور سانس اُسکی بہم چلتی ہو اور کرب اور قلق اور پیاس اُسکو زیادہ معلوم ہوتی ہو - دونون آنکھین اُسکی سرخ اور بدن کی رگین بھی سرخ اور چہرہ اور تمام بدن کا رنگ بنفشہ گون اور رگون مین اُسکے پُری یعنے بھری ہوئی اور نبض اُسکی عظیم اختلاف نبض مین زیادہ پیشاب اُسکا سرخ احمر قانی یعنے خون کا رنگ کا ہوگا - اور اگر حمی مطبقہ کسی اور خلط کی عفونت سے پیدا ہوئی ہو اُسپر استدلال خاص اُسی فتور اور سکون سے کیا جائیگا جو اُس تپ کی اوقات نوبت مین ہوتا ہو جیسے وہ تپ دائمی جو عفونت سے مرہ صفرا کے پیدا ہوتی ہو اور اسی کو تپ محرقہ بھی کہتے ہین اسکی شناخت فتور یعنے کمی حرارت سے اور حرارت کے ٹوٹ جانے اور دور ہو جانے سے کیا جاتا ہو جس روز کہ یہ تپ بدن کو چھوڑ دے اور اسکی شدت سے استدلال کیا جاتا ہو اور اسکی قوت سے جسوقت اسکی نوبت اور دورہ ہو اور تابع اسکے حرارت شدید اور شدت کی پیاس اور تیزی اور قریب بہلاکت ہونا مریض کا اور بیداری یا بیخوابی اور اختلاط ذہن ہوتا ہو اور جسقدر حرارت مین خواہ اس تپ مین زیادہ تیزی اور حدت ہوگی اُسی قدر بحران اسکا جلد ہوگا - اکثر یہ تپ محرقہ اُسی شخص کے بدن مین پیدا ہوتی ہو جسکی رگون مین زیادہ صفرا جمع ہو خصوصاً اُن رگون مین جو بطرف مقعر کبد یعنے گہری جانب جگر کے ہین یا پھیپھڑہ مین یا معدہ کے منھ مین اجتماع صفرا کا ہو - اور اسی وجہ سے پیاس تابع ہر ایک قسم محرقہ کے ہو پس واجب ہو کہ سرد کرنا اور تبرید کا استعمال کرنا ہمکو اس تپ کے علاج مین جملہ اقسام سے تپون کے زیادہ ہو - جو حمی مواظبہ کہ عفونت سے بلغم کے پیدا ہوتی ہو بشرطیکہ دائمہ بھی ہو یعنے ہر وقت چڑھی رہے دورہ سے نہ آئے اُسمین فتور یعنے کمی ہر روز اُسی وقت ہوتی ہو جسوقت یہ تپ رہا کرتی ہو اور بدن سے جدا ہوتی ہو اور جو وقت اسکی نوبت کا ہو اُسوقت حرارت اسکی قوی ہوتی ہو - چوتھیا بخار جو عفونت سے مرہ سودا کے پیدا ہوتا ہو بشرطیکہ ہمیشہ رہے اُسمین کمی حرارت کی دو دن رہتی ہو اور ایک روز صعوبت اُسکی زیادہ ہوتی ہو وہی دن اُسکی نوبت کا ہو اُسی روز اُسکی حرارت قوی ہوتی ہو - انھین دلائل سے جو ہمنے لکھے ہین ہر ایک قسم پر تپہاے عفونت کے استدلال کیا جاتا ہو اگر وہ حمیات بسیط ہون

مرکب تپون

باب چھٹا مرکب تپون کے بیان مین اور اُنکے اسباب و علامات کا بیان

مرکب تپین اُنکے اصناف بھی بہت سے ہین اور صورت یہ ہو کہ مثلاً حمی غب ہمراہ تپ نائبہ کے مرکب ہوتی ہو خواہ حمی غب ہمراہ چوتھیے بخار کے مرکب ہوتی ہو خواہ حمی غب ہمراہ کسی مطبقہ تپ کے مرکب ہوتی ہو - خواہ تپ نائبہ ہمراہ ربع کے مرکب ہوتی ہو - خواہ مواظبہ ہمراہ مطبقہ کے مرکب ہوتی ہو - خواہ تپ ربع ہمراہ مطبقہ کے مرکب ہوتی ہو - یا غب نائبہ ہمراہ دائمہ کے - یا مواظبہ نائبہ ہمراہ دوسری قسم کی مواظبہ دائمہ کے - یا کہ ربع نائبہ ہمراہ ربع دائمہ - یا غب دائمی ہمراہ مواظبہ نائبہ کے مرکب ہوتی ہو اور کبھی تین قسم کی تپین اُسمین مرکب ہو جاتی ہین اور کبھی چار خواہ پانچ قسم کی تپین باہم مرکب ہو جاتی ہین - اور اسی طرح سے اور بھی صورتون سے

ترکیب حمیات کی ہوتی ہی۔ عام طریقہ حمیات کے آپسمین مرکب ہونے کا دوہی طرح کا ہی۔ یا تو امتزاج ہوجائے یعنے دو خواہ تین تپین
باہم ملجائین۔ یا بطریق مجاورت یعنے قرب باہمی کے ترکیب تپ مین ہو۔ امتزاج کی یہ صورت ہی کہ اگر دو قسم کے خلط جنھون نے دونون
تپین پیدا کی ہین باہم آمیختہ ہون اُسوقت ابتدا اور انتہا یعنے شروع نوبت اور تمامی نوبت تپ کا ایک ہی وقت مین ہوگا۔ اور مجاورت
اس طرح پر ہی کہ دونون خلط جدا جدا ہون اور ایک دوسری مین آمیختہ ہوئی ہون اُسوقت دونون تپ کی نوبت دو وقت مختلف مین
ہوگی اور اسی طرح تمام ہونا اور اُترجانا دونون کا دو زمانہ مین ہوگا۔ جتنے اخلاط سے مرکب تپ پیدا ہوتی ہی یا تو اُنکی مقدار برابر ہوگی
یا کہ بعض مقدار کم اور بعض کی زیادہ۔ بعض مرکب تپین ایسی بھی ہین کہ اُنکا کوئی خاص نام ایسا نہین ہی جس سے اُنکی شناخت کیجائے
اور بعض مرکب حمی وہ بھی ہی جسکا ایک خاص نام ایسا ہی کہ اُسی سے پہچانی جاتی ہی۔ جس تپ مرکب کا ایک خاص نام بھی ہی وہ جیسے
اسطریطاوس جسکو شطر الغب کہتے ہین۔ اور یہ تپ حمی بلغمی دائمہ اور حمی غب جو دورہ سے آتی ہو مرکب ہوتی ہی اور یہ شطر الغب خالص کا
حال ہی اور غیر خالص وہ ہی جسکی ترکیب یا تو حمی بلغمی نائبہ اور غب دائمہ سے ہوتی ہی یا غب دائمہ اور بلغمی دائمی سے یا غب سے جسکی
نوبت دورہ سے پڑتی ہو اور بلغمی جو دورہ سے نوبت کرتی ہو۔ یہ تین صورتین ترکیب شطر الغب غیر خالص کی ہین یعنی شطر الغب ایسی
دو تپون سے مرکب ہوتی ہی جو قوت مین برابر ہین۔ اور کبھی ایسی دو تپون سے مرکب ہوتی ہی کہ ایک تپ کی قوت زیادہ تر ہو بہ نسبت دوسری
تپ کے۔ یہی سب بیان مرکب تپون کی اقسام کا تھا۔ اب رہے علامات جو ہر ایک مرکب حمی پر دلالت کرتی ہین اُنکی صورت یہ ہی کہ جس مرکب
تپ کی ترکیب بطور مجاورت یعنے قرب کے ہی اُسکی شناخت آسان ہی کہ اوقات نوبت ہر ایک تپ کی چونکہ جدا جدا ہونگے اُنھین سے اُنکی
شناخت بھی ہوجائیگی اور ہر ایک کا زمانہ دورہ کا بھی اُسکی شناخت کردیگا۔ اگر حمی دائمہ ہی اور کسی حمی نائبہ کے مرکب ہی پس نائبہ تپ پر
استدلال بذریعہ اس لرزہ کے کرنا چاہیے جو بروقت نوبت اُسی تپ کے ہوتا ہی اور مطبقہ پر اُسکے برقرار رہنے سے استدلال کیا جائیگا۔
اور جو مرکب تپ کہ اُسکی ترکیب بطور آمیزش کے ہو اُسکی شناخت البتہ دشوار ہی اور مشقت طلب ہی خصوصاً اسمین بھی جو مرکب تپ ایسی دو
تپون سے ہو کہ دونون کے اخلاط کی مقدار مساوی ہی اور امتزاج بھی پورا ہوگیا ہی اُسکی شناخت نہایت مشکل و دشوار تر ہی۔ اور اگر
ایک تپ کی خلط غالب اور زیادہ ہو بہ نسبت دوسری تپ کی خلط کے اُسکی شناخت بھی آسان ہوگی۔ اسلیے کہ علامت خلط غالب کی زیادہ
ظاہر ہوگی۔ بہت مناسب ہی کہ مرکب تپون کے بارہ مین اچھی طرح سے تمیز کیجائے اور بخوبی نظر اور فکر سے کام لیا جائے اور مرکب
تپون کی شناخت مین اُنکی نوبت اور دورہ پر یقین نہ کیا جائے اور نہ اُنکی نوبت سے استدلال کرنے مین اعتماد کیا جائے۔ اسلیے کہ کثر
دو حمی غب ایسی پیدا ہوتی ہین کہ ہر ایک کا دورہ ایک دن ہوتا ہی اور دوسرے دن وہ غب ساکن ہوکر دوسری حمی غب دورہ کرتی ہی
اور توہم بھی ہوتا ہی کہ یہ حمی مواظبہ ہی اور نو آموز کم مشق طبیب اسکو حمی لازمہ اور مواظبہ ہی توہم کرتے ہین۔ اور بیشتر دو چوتھیے بخار اس طرح
دورہ کرتے ہین کہ ہر باری مین ایک دن ناغہ ہوکر دوسرے دن بخار چڑھتا ہی مترجم اسکی صورت یہ ہی چونکہ چوتھیا بخار دو روز ناغہ
کرکے چوتھے روز آتا ہی فرض کرو آج ہفتہ کا روز ہی ایک ربع کی باری آج ہوئی اب اسکی دوسری باری اتوار دوشنبہ گذر کے منگل کے دن
ہوگی اور دوشنبہ سے ایک حمی ربع اور شروع ہوئی اُسکی نوبت منگل بدھ گذر کے پنجشنبہ کو ہوگی پھر پہلی ربع کی دوسری نوبت منگل کو ہوکر
جمعہ کو ہوگی اب دوسری ربع کی تیسری نوبت یکشنبہ کو ہوگی بعد اسکے ایک روز کا ناغہ دونون تپون مین ہوا کریگا لہذا ضرور اشتباہ ہوگا
کہ ایک تپ اسمین حمی غب ہی مثلاً لہذا کم علم اور نو آموز طبیب ان دونون صورتون مین نامناسب علاج کریگا (یعنے پہلی صورت

جسمین دو غب صفراوی مرکب ہوئی ہین اُسکو مواظبہ بلغمی سمجھکر اور دوا حارہ سے تدبیر کیگا اور دوسری صورت یہ ہے کہ دو ربع سوداوی مرکب ہوئی ہین اُنکو غب سمجھکر بارد رطب علاج کریگا لہذا تپ کی نوبت بڑھیگی اور شدت روز بروز ہوگی کہ اکثر ایسے طریقہ علاج کا نتیجہ ہوگا کہ مریض ہلاک ہو جائیگا اسلیے کہ طبیب نے اپنی نادانی سے جو دوا کھلائی پلائی ہے وہ دواے مناسب کی ضد تھی یعنی بجاے گرم کی جگہ سرد اور سرد کی جگہ گرم دوا دی ہے۔ اسیواسطے واجب ہے کہ تپ کی تشخیص مین استدلال نفس طبیعت سے تپ کے اور خاص خاص اعراض سے تپ کے کرنا چاہیے جیسا ہمنے شروع بحث مین حد اور رسم کرتے وقت حمیات کے لکھدیا ہے تاکہ دلالت صحیح ہو اور علاج ٹھکانے سے رہے اور تپون کی نوبت کا لحاظ اور اعتبار اور خاص خاص علامات پر لحاظ نکیا جائے۔ جو تپ کہ صفرا اور بلغم سے مرکب ہوتی ہے یعنی شطر الغب اگر وہ خالص ہو اُسپر استدلال چار دلیلون سے کیا جاتا ہے (۱) تو یہ کہ ہمیشہ رہتی ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ ایک تپ جسمین بلغمیہ دائمہ ہے (۲) یہ کہ اُسکی نوبتین ہر روز ہوا کرتی ہین ایک روز تو خفیف سی نوبت اور دوسرے دن شدید اور سخت خفیف ہونا ایک دن اسوجہ سے کہ بلغمیہ دائمہ جسوقت اپنی نوبت سے حرکت کرتی ہے اور تنہا وہی تپ ہوتی ہے اُسکے ہمراہ لرزہ نہین ہوتا اسلیے کہ خلط اور مادہ اس تپ کا ساکن اور متحرک رگون کے اندر ہے (بس جو روز غب کے آنے کا ہے اور فقط بلغمی تپ کا دورہ ہوتا ہے بس تپ خفیف ہوگی) اور دوسرے دن شدت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ صفراوی غب کے دورہ کا دن ہے اُسکے ہمراہ لرزہ شدید اور پھریری بھی ہوتی ہے اسلیے کہ لرزہ شدید کی شان سے یہ ہے کہ حمی غب کے ہمراہ ہوتا ہے۔ بیشتر لرزہ اور پھریری اسی تپ شطر الغب مین ایک دن مین دو مرتبہ ہوتی ہے خواہ تین مرتبہ یا چار مرتبہ اور اُسکے ہوتے وقت بلغمی تپ مین حرکت پیدا ہوتی ہے جسکی شان سے یہ بات ہے کہ ہر زمانہ اُسکی نوبت رہتی ہے اور اسیواسطے ایک دن بیچ کرکے شطر الغب کی تپ مین شدت اور صعوبت ہوتی ہے (۳) علامت شطر الغب خالص کی یہ ہے کہ جس دن اُسکا سخت اور شدید دورہ ہوتا ہے اُس دن لرزہ بھی بہت زور سے آتا ہے اور بیشتر لرزہ خواہ پھریری اُسی روز دو یا تین یا چار مرتبہ آتی ہے (۴) علامت شطر الغب خالص کی یہ ہے کہ دونون نوبتین اُسکی قوت اور ضعف مین بالقیاس دوسری نوبتون کے برابر ہوتی ہین یعنے ضعیف نوبت مساوی ضعیف نوبہ دوم کے اور قوی اور شدید نوبہ قوی اور شدید نوبہ دوم کے برابر ہوتا ہے۔ رہی شطر الغب جو غیر خالص ہو اُسکی ایک قسم تو یہ ہے کہ مرکب چند مساوی تپون سے ہو جو قوی ہون۔ اور ایک قسم وہ ہے جو مرکب ایک غالب حمی سے اور دوسری مغلوب ہو۔ جو قسم اُسکی مساوی تپون سے مرکب ہو اُسمین سے جو مرکب ایک غب نائبہ اور دوسری مواظبہ نائبہ سے ہو اُسمین لرزہ ہر روز آتا ہے مگر ایک دن لرزہ خفیف اور ضعیف ہمراہ پھریری اور ہمراہ سردی زائد کے ہاتھ پاؤن کے اطراف مین ہوتا ہے اور ایک روز لرزہ شدید اور تھرتھری اور لذع یعنے چبھن اور حدت بھی ہوتی ہے۔ اور جو قسم شطر الغب غیر خالص کی مرکب حمی غب دائمی اور مواظبہ نائبہ سے ہو وہ مشابہ شطر الغب خالص کے اکثر امور مین ہوتی ہے فرق اتنا ہے کہ لرزہ اسکا شدید نہین ہوتا اسلیے کہ اس تپ کا لرزہ بسبب حمی بلغمی کے ہوتا ہے اور بلغمی تپ کا لرزہ معلوم ہے کہ شدید نہین ہوتا ہے بلکہ پھریری کے مشابہ ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ نخس یعنے سوئیون کا ایسا چبھنا نہین ہوتا ہے بلکہ مشابہ امتلا کے پھریری سے ہوتا ہے۔ اور جب ترکیب ان تپون کی نابرابر حمیات سے ہو۔ میری مراد یہ ہے کہ جن تپون نے شطر الغب غیر خالص پیدا کی ہے وہ قوت اور شدت مین برابر نہین ہین تو اسوقت جو تپ کہ غالب ہوگی اُسی کے علامات زیادہ تر ظاہر ہونگے اور جو تپ ضعیف تر ہوگی اُسکے علامات زیادہ پوشیدہ ہونگے۔ یہی بیان اُن علامات کا ہے جو عفونت کی مرکب تپون پر دلالت کرتے ہین کبھی تپین بسیط اور مرکب تپون کو چند احوال ایسے عارض

شطر الغب خالص کی علامتین

شطر الغب غیر خالص کی قسمین

بیان عوارض

ہو جاتے ہین [illegible] ایک تپ ایک [illegible] دوسری [illegible] سوجاتی [illegible] یہ ہی [illegible] اسی [illegible] ہوتا [illegible] وہ تپ
یہ اصول ہی [illegible] اگر کے [illegible] سانپ کو دوسرے [illegible] کی تپ سے [illegible] تپ [illegible] کی تپ
اُسکو غیر صفراوی سے پوری مخالفت اور امتیاز ہو جاتی ہی) اور یہ مخالفت کبھی بوجہ کسی سبب اختلاف حرارت دونون کے
ہوتی ہی یا بسبب نفس مادہ مرض کے۔ اور جس تپ مین ایسے اعراض اور احوال پیدا ہوتے ہین اُسکا نام بھی انھین احوال اور
اعراض سے مشتق کر کے لیا جاتا ہی۔ مراد بعض ایسی ہی تپون سے خواہ بعض ایسے احوال سے یہ ہی کہ جو رطوبت اُس تپ سے مخالط اور
آمیختہ ہو اُسکی حرارت سے اُسکی مقدار زیادہ ہو اور اسکا نام جو اس رکھا گیا ہی مترجم کہتا ہے لفظ اگر یونانی ہی تو اسکو [illegible]
پڑھنا چاہیے۔ اور اگر لفظ عربی ہی مادہ وس سے جسکے معنی پوشیدہ [illegible] کے ہین پس ظاہر ہی کہ [illegible] تپ کی [illegible] رطوبت
ہونے کی بخوبی ظاہر نہو گی بہرحال مراد اس تپ کی نام پوشیدہ ہونا اور بخوبی ظاہر نہونا حرارت [illegible] یونانی ہو خواہ عربی
واللہ تعالیٰ اعلم۔ ثانی بعض قسم کی تپ وہ ہی جسکی حرارت شدید اور سوزان جلانے والی ہوتی ہی [illegible] کہتے ہین تو لازم
اس تپ کے خواہ شدید حرارت کی ہی تشنگی شدید [illegible] زبان کی [illegible] بعد [illegible] اگر بدن چھو جاوے
ایسا معلوم ہوگا کہ جلا جاتا ہی اور شدت سوختہ [illegible] بعض قسم کی تپ [illegible] بخار کو [illegible] دوسری [illegible]
ساتھ ہی محسوس ہوتی ہی۔ تیسری مراد یہ ہی کہ تمام اعضاے بدن مین اندر [illegible] باہر [illegible] ساتھ ہی یکسان کیفیت ہوتی ہی [illegible]
اُس بلغمی تپ مین ہوتی ہی جو بلغم زجاجی کی عفونت سے پیدا ہوئی ہو [illegible] حرارت [illegible] متعفن بلغم سے محسوس ہوتی ہی اور برودت [illegible]
بلغم کے پائی جاتی ہی جو ابھی متعفن نہین ہوا ہی اور اس تپ کا نام اسنیالبس ہی۔ اور ایک قسم تپ کی وہ بھی ہی کہ اندر بدن کے حرارت شدید مریض کو معلوم ہوتی ہی
اور ظاہر بدن مین کی خنکی خواہ عدم حرارت اور [illegible] تپ کو [illegible] ہی کہ اُن خلطون مین چونکہ لزوجت اور چسپندگی ہی
لہذا اُسکی حرارت اندرون جسم سے باہر نہین نکل [illegible] اس تپ کا نام لیفوریا ہی۔ ایک قسم تپ کی وہ بھی ہی جسکے ہمراہ ظاہر
بدن مین شدت کی برودت اور ٹھنڈ ہوتی ہی اور یہ بات اُسی بلغم سے ہوتی ہی جسمین برودت زیادہ ہو اور اس تپ کا نام قرقیرودس
اور عربی مین اسکو زمہریرہ کہتے ہین۔ ایک قسم کی ایسی تپ ہی کہ [illegible] اندر بدن کے شدید حرارت ہوتی ہی ابتدا [illegible] جسکے سبب سے
بطرف ظاہر بدن کے تیز اور گرم بخار اُٹھتا ہی اور یہ بخار بآسانی تحلیل پا جاتا ہی اور اس تپ کا نام طیفوڈس رکھا گیا ہی۔ یہ بیان
جملہ اقسام حمیات کا ہی جو عفونت سے اخلاط کے پیدا ہوتے ہین انکو جان کر انشاء اللہ طالب فن بہ ہدایت یافتہ ہوگا

باب ساتوان اُس تپ کے بیان مین جسکو اقطیقوس کہتے ہین اور یہی تپ دق ہی اور اسکے اسباب اور علامات کا بیان

جو تپ کہ بنام اقطیقوس مشہور ہی اُسکی دو قسمین ہین ایک کا نام شیخوخت ہی اور اسکے معنی یہ ہین کہ رطوبت کا فنا ہو جانا اور
یبوست اور خشکی کا اعضاے بدن پر غلبہ کرنا یہان تک کہ بدن سوکھ جاوے اور کھرا ہو جائے اور حرارت غریزی ضعیف ہو کر
فرو ہو جائے اور کچھ نہ باقی رہے۔ اسکا نام شیخوخت اسلیے رکھا گیا کہ بڈھے آدمی جسوقت پیرانہ سالی کی حد پر پہونچکر بیرفرتوت
ہو جاتے ہین اُنکی حرارت غریزی نابود ہو کر یبوست اور خشکی کا اُنکے اعضاے بدن پر غلبہ ہوتا ہی اور رطوبت اعضا کی بالکل
فنا ہو جاتی ہی۔ اسی وجہ سے دق شیخوخت کا نام اسی لفظ سے رکھا گیا۔ دوسری قسم تپ دق کی وہ درحقیقت حمی دق ہی۔ اور

سکے معنی یہ ہین کہ ایک حرارت تھا جو بعد از طبیعت سن ہو اعضاے اصلی مین بدن کے ٹھہر جائے اور اسقدر ٹھہرے کہ رطوبتین بدن کی اسی
حرارت کی وجہ سے فنا ہوجائین اس دق کی تین قسمین ہین - ایک قسم تو یہ ہو کہ چھوٹی چھوٹی رگین جو ہر عضو بدن مین ہین انکی رطوبت
تو جاتی رہے اور جو رطوبت نرم اعضا مین ہو جیسے چربی خواہ گوشت مین اسکی رطوبت مین گرمی پہونچے اور اسکو دق مطلق کہتے ہین یعنے
بلا قید جب بعد دق لیل مین ... سے ... ہمراہ ہوگا دوسری قسم دق کی وہ ہو کہ وہ حرارت مذکورہ سے اعضاے نرم کی رطوبت فنا
ہوکر اب وہی حرارت اس رطوبت مین اپنا اثر شروع کرے جسکے ذریعہ سے اعضاے اصلی کے اجزا مین اتصال ہو - اور اسکا نام
ذبول اور سل رکھا گیا ہو - ذبول اسکا نام اس وجہ سے ہو کہ اعضاے اصلی کی رطوبت اب جاتی رہی اور انمین خشکی آگئی ہو اور استرخا
یعنے ڈھیلا پن انھین اعضا مین اسی وجہ سے پیدا ہوا ہو کہ جس رطوبت کے ذریعہ سے بعض اعضا کو بعض سے اتصال تھا وہ رطوبت
خشک ہوگئی - جیسے نباتات کو بھی ایسی ہی کیفیت عارض ہوتی ہو جب خشک ہونے لگتی ہین کہ ژولیدگی اور کمھلانا اسکا اسی طرح سے
ہوتا ہو مترجم تیسری صنف کا بیان اس جگہ چھوٹ گیا یا تو سہو کاتب سے یا عمداً مصنف نے اسے ترک کیا ہو اسلیے کہ معالجہ اس سے
متعلق نہین ہوتا پھر اسکے ذکر سے کیا فائدہ مگر ہم اسکو کتاب کے پورا کرنے کی غرض سے لکھتے ہین تیسرا درجہ دق کا یہ ہو کہ اعضاے اصلی کی
رطوبت جسمین حرارت نے اپنا شروع درجہ دوم مین دق کے اثر کیا تھا اب اسکو فنا کردے جیسے شعلہ چراغ کا بتی کے جرم کو اور اس رطوبت کو
جو روئی وغیرہ کے جرم مین ہو جسکی بتی بنتی ہو اسے بھی فنا کردے اسکا نام منفت اور مخشف ہو اور یونانی زبان مین اسکو تخبیس کہتے ہین
جن جن اسباب کے موجود ہونے کے وقت حمی دق پیدا ہوتی ہو انکی تفصیل یہ ہو کہ تپ دق یا تو اسباب سابقہ کے پیدا ہوتی ہو یا اسباب بادیہ
یعنی خارجی امور سے اسباب سابقہ کی مثال جیسے عفونت کی تپ جو پہلے پیدا ہوئی اور محرقہ بھی اگر دیر تک ٹھہرے اور حرارت لے اسی تپ کے عمل کیا قلب کی اصلی
رطوبت مین اور اسکو فنا کردیا - اور جو تپ دق ان اسباب سے پیدا ہو وہ درجہ اوسط ہی سے ذبول ہوگی جیسے وہ دق جو شطر الغب ہوکر پیدا ہوتی ہو - اور جیسے وہ گرم
ورم جو سینہ مین عارض ہوتا ہو کہ اسکی حرارت بوجہ قرب اور مجاورت کے قلب کو پہونچتی ہو پس یہ حرارت قلب کی رطوبت کو سکھا دیتی ہو
اور اسکے ہمراہ رطوبت اصلی خواہ رطوبت اعضاے اصلی کو بھی خشک کردیتی ہو - اور کبھی بسبب اس غشی کے جو کسی ایسے بیمار کو لاحق ہوتی ہو
کہ مرض حاد اور تیز مین گرفتار ہو اور طبیب باضطرار ایسے مریض کو ایک شربت کسی قسم کا پلاتا ہو کہ اس سے قلب کو ایک یبوست پہونچتی ہو
اور یہی خشکی اعضاے اصلی تک پہونچ جاتی ہو - اسباب بادیہ کی مثال جیسے ہم اور غم یعنے رنج اور ملال اور غصہ اور تعب اور بیداری اور
بے غذائی اور کچھ نہ پینا خصوصاً اگر یہ امور ان اسباب اور تمام سن شباب مین عارض ہون اور اس شخص کو لاحق ہون جسکا مزاج گرم خشک ہو
خواہ گرمی کی فصل اور وقت گرم خشک مین عارض ہون خواہ جسکی تدبیر اور کام کاج گرمی خشکی کا جو اسے عارض ہون - جو دق ایسے
اسباب سے پیدا ہوتی ہو اسکو درجہ اول مین بنام دق مشہور کرتے ہین پھر جب اسکا درجہ بڑھا اسکا نام ذبولیہ رکھا جائیگا اور سل بھی
کہینگے پس تپ دق انھین اسباب سے پیدا ہوتی ہو - علامات جو دق پر دلالت کرتے ہین وہ یہ ہین کہ یہ تپ ان درجہ اور ابتداے
حدوث مین ایسی ہو کہ اسکو پہچاننا دشوار ہو - اور اسکی وجہ یہ ہو کہ سوء مزاج گرم تمام بدن مین برابر ہوتا ہو کہین زیادہ اور کم ہوکر مختلف
نہین ہوتا اور بیمار کو اس تپ کی گرمی اپنے بدن مین ابتدائی درجہ دق تک کچھ بھی نہین معلوم ہوتی اور نہ کسی طرح کا الم اور نہ تکسیر یعنے
ٹھرٹھراہٹ وغیرہ جو اعراض عفونت کی تپون کے ہین اسکے ہمراہ ہوتے ہین - اسلیے کہ حرارت غریبہ یعنے غیر طبیعی حرارت تمام اعضاے بدنی پر
برابر غالب آگئی ہو اور کوئی عضو بدنی خالی اسی حرارت سے نہین ہو تاکہ مخالف حرارت غریبہ کا احساس کیا جائے (اور جو عضو خالی

ایسی حرارت سے ہو اُسکی حالت سے دوسرے اعضا کی حالت مین تفرقہ کیا جائے) اور باوجودیکہ تمام بدن مین یہ حرارت ہو مگر ابھی چونکہ درجہ اولی ہو اور سوا اس حرارت کے اور کوئی بات ظاہر نہین ہوئی ہو اور نہ ابھی حرارت نے رطوبات بدن مین کچھ اثر کیا ہو کہ جو علامتین اسپر دلالت کرنے والی ہین وہ ظاہر ہون اسیوجہ سے اس درجہ مین بھی یہ تپ بدشواری دور ہوتی ہو وجہ یہی ہو کہ اسکے درجہ اول مین تو شناخت نہ مریض کو ہوتی ہو اور نہ طبیب کو تاکہ علاج اسکا کیا جائے۔ پھر جب یہ تپ دوسرے درجہ مین آئی اور حد ذبول کو پہونچی اب اسکے علامات نمایان ہوے اور شناخت اسکی آسان ہوگئی اب اسکا اچھا ہونا ناممکن ہوگیا اسلیئے کہ بدن اس درجہ مین حد عطب اور ہلاکت کو پہونچ گیا ہو مترجم یہ خیالات پُرانے ہین اور ناممکن ہونا کسی امر ممکن کا قواعد عقلیہ سے محال ہو میری مراد یہ ہو کہ جو شی ممکن فی نفسہ ہو اُسکا محال بذاتہ خواہ واجب لذاتہ ہونا ضرور محال ہو اب رہا ممتنع بالغیر ہونا اگرچہ ممکن ہو مگر چونکہ وہ غیر حس سے یہ ممکن محال ہوگیا ہو خود ممکن ہو مثلاً تپ دق کا زوال جو بوجہ یبوست اور حرارت منفی رطوبات کے ہو خود ایک امر ممکن ہو لیعنے رطوبات اصلیہ کا خشک ہوکر پھر از سر نو پیدا ہونا گو محال عادی ہو مگر دراصل ممکن ہو لہذا تپ دق درجہ دوم کی بھی دور ہوسکتی ہو۔ حکایات جوگیان ہند کی سیکڑون مشہور ہین جنھون اکسیر دق سے درجہ سوم تک کا ازالہ کردیا ہو اور مترجم خاکسار نے بعض نباتات ہندیہ سے آج تک قریب ایک سو مدقوق کے درجہ آخری اول سے لغایت اوسط درجہ دوم تک اچھے کیے ہین اور اگر خدا نے میرے ہاتھ سے اکسیر دق طیار کردی جسکی نسبت جالینوس کے حالات مین پیرزن کا جوان کردینا مشہور ہو تو مین امید کرتا ہون کہ درجہ سوم کا علاج بھی کردونگا اور مین وعدہ کرتا ہون خدا سے کہ بعد طیاری اُس دوا کے عام اطباے عصر سے اُسکو پوشیدہ نہ کرونگا تاکہ ہزارون بندگان خدا کا بھلا ہو اسواسطے علم کو خدا نے اسی واسطے رتبہ دیا ہو کہ اُسکے ودائع بدائع سے اشرف مخلوقات کے فائدہ رسانی کیجائے نہ اینکہ اُسکو اہل اور لائق سے بھی مخفی کیا جائے واللہ علے مانقول وکیل متن علامات اس تپ ابتدائی حدوث مین جسکو ہر شخص دیکھتا ہو اتنے ہی ظاہر ہوتے ہین کہ جسوقت بدن مین کوئی تپ ظاہر ہو اور تین دن تک ہو اور زیادہ قوی اُسکی حرارت نہو اور نہ اُسکے ہمراہ کوئی عرض اعراض حمی عفنیہ کا پایا جائے جیسے لرزہ خواہ پیاس اور کرب اور خشکی زبان اور سیاہی زبان کی خواہ ٹرپھوٹن اور جریان لیعنے رگون کی دھمک اور درد سر اور پیشاب کی بدبو اور سانس بڑی بڑی آنی اور نبض کا عظیم ہونا اور نبض مین اختلاف کا ہونا وغیرہ وغیرہ جو اعراض کہ تابع حمیات عفونت کے اوپر مذکور ہوچکے وہ نہون اور باینہمہ حرارت اس تپ کی ساکن لیعنی دھیمی اور نرم ہو اور ہر وقت یکسان نہی رہے اور تین دن تک یہی صورت حرارت کی ہو خواہ تین دن سے زیادہ اور جب غذا کھائی جائے کسی وقت کیون نہ کھائے حرارت کی شدت ہوجایا کرے اور شب کو سوتے وقت بھی حرارت بڑھ جاتی ہو ایسی تپ کو دق تصور کرنا مناسب ہو۔ یہ علامات ابتدائی تپ دق کے تھے جو مذکور ہوے۔ پھر جب تزید اور بڑھنے کے درجہ پر پہونچے اور قوی ہوجائے اور حرارت اپنا عمل اُن رطوبتون مین آغاز کرے جو رگون مین بھری ہین اُسوقت اب بیمار دُبلا اور لاغر ہوجائیگا اور جلد بدن کی خشک ہوجائیگی اور پتلی ہوجائیگی اور چہرہ اُسکا پتلا اور لاغر ہوجائیگا دونون آنکھین اندر کو گھس جائینگی (یہ آخر درجہ اول کی علامت ہو) اور جب دوسرا درجہ شروع ہوا اور ذبول کی حد آ پہونچی اور حرارت نے تپ کی باقیماندہ رطوبات کے خشک کرنے مین عمل شروع کیا اُسکے علامات یہ ہین کہ دونون آنکھین اندر کو زیادہ دھنسی ہوئی ہونگی اور آنکھون پر جیسے ملہ جسکو عوام ہند کیچڑ بولتے ہین اور پلکین نیچے کی طرف جھکی ہوئی لیعنے جھپان پڑا ہوگا جیسے بروقت نیند کے جھپان پڑتا ہو اور اسکی وجہ ضعف قوت مریض ہو چہرہ دُبلا اور تمام بدن سوکھا ہوا اکثر کمترا مترجم نے بعض عورات مدقوقہ کا ایسا

علامات دق کی ابتدائی

جسمین یہ بھی حال دیکھا کہ جیسے تمام بال ...رنگ ملی ہوئی ہے اور سپیدی سیاہی ملی ہوئی رنگت تھی اور بعض کی ایسی حالت جیسے جلد کے
ٹکڑیوں کی جگہ راکھ ستا گئی ہو یا سیاہی۔ والحمد للہ کہ میرے علاج سے انکو صحت بھی ہوئی اور آج تک کہ انیسوان سال سنہ ہجری
مقدسہ ہے زندہ بھی ہیں قریب بیس برس سے بتین جلد بدن سے تازگی اور شادابی زندگی کی اور چمک رنگ بالکل جاتی رہے پیشانی کی
جلد کھنچی ہوئی اور خشک ایسی معلوم ہوگی جیسے چہرہ کی ہڈی پر کھال سوکھ کر لپٹ گئی ہے۔ اور تمام بدن کی جلد کا یہی حال ہوگا۔ دونوں
کنپٹیاں بیٹھی ہوئی اور دونوں کان گھومے اور چپکے کھائے ہوئے اور رنگت دونوں کی زرد ہوگی اور دونوں شانہ ڈھلے ہوئے جیسے
جھول رہے ہیں۔ پیٹ پر کی جھلی جسکو مراق بطن کہتے ہیں سوکھی اور دبلی جب مریض کا وہ مقام چھوا جائے جو شراسیف یعنے
سر استخوان کے نیچے ہے جتنی چیزیں اندرون اعضا کے ہیں سب سوکھی ہوئی معلوم ہونگی اور ہاتھ کے نیچے بخوبی ظاہر ہونگی جیسے
سوکھ کر سب چمٹ گئی ہیں اور مراق مذکور بھی سوکھی اور کھر کھری ہوگی اور کھنچی ہوئی اور پیٹھ سے چمٹی ہوئی نظر آئیگی۔ بدن کی گرمی
ہاتھ کے رکھنے کے ساتھ ضعیف اور کم معلوم ہوگی پھر جب دیر تک ہاتھ اسی جگہ رکھا رہے تیز حرارت محسوس ہوگی۔ نبض ان بیماروں کی
صلب یعنی سخت اور متواتر ہوتی ہے جیسے کھنچا ہوا رودہ کمان خواہ کسی اور چیز کی تانت یا تار جو متواتر اور ضعیف حرکت کرتا ہو۔ یہ بیان
تپ دق کا اور اسکے اسباب کا ہے اور ان علامات کا جو دق پر دلالت کرتے ہیں اسکو جاننا چاہیے۔

باب آٹھوان ورم کے بیان میں اور ورم کے اسباب اور علامات کا بیان

میں لکھتا ہوں کہ ورم ایک طرح کی گندگی اور پھولن کو کہتے ہیں جو کسی عضو میں پیدا ہوتی ہے کسی مادہ کے فضلہ اور بچی ہوئی مقدار سے
جو بڑھ کر تمدد یعنے تناؤ اور کھنچاؤ پیدا کرتا ہے اور جتنی تجاویف یعنے خالی مقامات اسی عضو میں ہیں سب کو بھر دیتا ہے۔ اور یہ مادہ یا تو کسی
اور عضو سے اس عضو کی طرف ریزش کرتا ہے کہ وہ عضو اسی مادہ کو بطرف دوسرے عضو کے دفع کرتا ہے اور اپنی ذات سے اس مادہ کو
دور کر دیتا ہے۔ خواہ یہ مادہ خاص اسی عضو میں پیدا ہوتا ہے جو سوج گیا ہے۔ ریزش کرنا کسی مادہ کا کہ ایک عضو سے بطرف دوسرے عضو کے
نزول سے چند اسباب کے ہوتا ہے جنکو ہم نے جنس اسباب امراض میں لکھ بھی دیا ہے اور وہ اسباب یہ ہیں (۱) عضو دافع کی قوت یعنے
جس عضو سے وہ مادہ ریزش کرتا ہے اسکا قوی ہونا (۲) جس عضو کی طرف آتا ہے اسکا ضعیف ہونا (۳) مادہ کا زیادہ اور مقدار
کثیر ہونا (۴) مجاری اور ان راہوں کا کشادہ ہونا جدھر سے یہ مادہ آئیگا (۵) قوت غاذیہ جو اس عضو میں ہے جسمیں یہ مادہ آیا ہے
اسکا ضعیف ہونا (۶) اسی عضو قابل کا یعنے جسمیں یہ مادہ آیا ہے نیچے ہونا بہ نسبت عضو دافع کے۔ خاص کسی عضو میں ورم کے
خود بخود پیدا ہونا اسکا سبب ضعیف ہونا قوت غاذیہ کا جو اسی عضو میں ہے کہ بوجہ ضعف کے جو غذا ایسے عضو میں آتی ہے وہ سب ہضم نہیں
ہو جاتی اور فضلہ ہر روز کسیقدر باقی رہتے رہتے آخر کار تمام عضو کو بوجہ زیادہ ہوجانے مقدار کے بھر لیتا ہے اور اسمیں تمدد یعنے
کھنچاؤ پیدا کرتا ہے پس اسی وجہ سے عضو مذکور میں ورم پیدا ہوجاتا ہے۔ پھر اگر کسی عضو میں دفعۃً ورم پیدا ہو یہ ورم فضلہ سے اسی مادہ کے
ہوگا جو کسی دوسرے عضو سے بطرف اس عضو کے دفع ہوا ہے۔ اور یہ صورت اورام گرم میں ہوتی ہے یعنے انکا مادہ دوسرے عضو سے ریزش
کرکے آتا ہے۔ اور اگر کسیقدر ورم پیدا ہوکر تھوڑا تھوڑا بڑھتا ہو ایسا ورم یا تو ریزش سے مادہ عضو دیگر کے پیدا ہوگا جو تھوڑی تھوڑی مقدار سے
ریزش کرتا ہے۔ یا فضلہ سے اسی عضو متورم کے پیدا ہوا ہے جو تھوڑا تھوڑا فراہم ہوتا ہے۔ اور یہ بات اورام باردہ میں یعنے جنکا
مادہ سرد ہے ہوتی ہے۔ ورم کی جنس یعنے عام قسم دو ہیں (۱) ورم گرم (۲) ورم سرد۔ ورم گرم کسی سوء مزاج گرم سے مع مادہ کے

پیدا ہوتا ہے جو کسی عضو کی طرف ریزش کرتا ہے۔ پھر اگر یہ مادہ گرم اور تر مزاج میں خون ہے تو اس سے وہ ورم پیدا ہوگا جسکا نام فلغمونی ہے
اور بعض نے لکھا ہے کہ فلغمونی فقط سوء مزاج گرم مفرد بلا مادہ سے بھی پیدا ہوتا ہے پس اس صورت میں بھڑک اور سرخی پیدا ہوتی ہے پھر
جب قوی ہوا اور شدت ہو تو ورم میں آئی عضو یا سیدہ کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور یہ ورم مشابہ اس گرمی کے ہے جو کسی عضو میں پیدا
ہوتی ہے۔ اور اگر مادہ ورم کا گرم خشک ہو مزاج میں صفرا کے اس سے وہ ورم پیدا ہوگا جو بنام نملہ مشہور ہے۔ ورم سرد کی جنس یعنے
عام قسم اسکی پیدائش سوء مزاج سرد سے ہمراہ مادہ کے ہوتی ہے یا تو وہ مادہ کسی عضو سے ریزش کرکے دوسرے عضو پر گرے۔ یا کہ خاص
اسی عضو متورم میں پیدا ہو۔ پھر اگر یہ مادہ سرد خشک سوداوی ہے اس سے وہ ورم پیدا ہوگا جسکا نام سقیروس ہے اور اسی کو
ورم صلب بھی کہتے ہیں۔ اور اگر یہ مادہ سرد تر بلغمی ہے اس سے ورم نرم پیدا ہوگا جسکو اوذیما کہتے ہیں۔ اب ورم کے اصناف چار ہوئے
(۱) ورم دموی جسکا نام فلغمونی ہے (۲) ورم صفراوی جو نام نملہ مشہور ہے (۳) ورم بلغمی جو مشہور نام اوذیما ہے (۴) ورم سوداوی
جسکو سقیروس کہتے ہیں۔ ہر ایک قسم ان چاروں ورم کی یا تو مفرد اور بسیط ہو اور اسکی پیدائش ایک ہی خلط سے زیادہ ہوگی۔
مرکب ورم کے اقسام بہت سے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کوئی ورم دو خلط سے مرکب ہوتا ہے اور کوئی تین اور کوئی چار اخلاط سے مرکب
ہوکر پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر ترکیب میں چند صورتیں ہیں یا کسی ورم مرکب کی ترکیب مساوی اخلاط سے ہوتی ہے جسکی مقدار برابر ہے۔
خواہ ایک خلط زیادہ خواہ دو خلطیں زیادہ اور باقیماندہ کم ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے اقسام ورم مرکب کے بہت سے ہوئے بسبب کمی
اور زیادتی کے جو ترکیب میں متصور ہے۔ اورام مرکب کی شناخت ملی جلی دلائل سے ہوتی ہے جنمیں چند دلائل کی آمیزش ہو۔ پس جو
ورم مرکب برابر اخلاط سے ہوگا اسکی شناخت میں دشواری ہوگی اور نیز اسکے مادہ کی مشکل ہوگی اور جو ورم مختلف مقدار کے
اخلاط سے پیدا ہوگا اسکی شناخت خلط غالب کی علامات سے آسان ہوگی۔ یہی مرکب ورم میں سے بعض قسم کا ایک نام خاص ہے
کہ اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔ اور بعض قسم ورم مرکب کی ایسی ہے جسکا کوئی نام نہیں ہے۔ جو ورم مرکب صفرا اور خون سے ہو اسکا
نام حمرہ (یعنی سرخی) ہے۔ پھر اگر غلبہ صفراوی اسمیں غالب ہو اسکو حمرہ فلغمونیہ کہینگے۔ اور اگر خلط دموی غالب ہوگی اسکو کہینگے کہ
فلغمونی مائل بطرف حمرہ کے ہے۔ ہر ایک ورم کی قسمون اور اورام کی اسکے احوال میں اختلاف اسی وجہ سے ہوتا ہے جو اختلاف اسکے
سبب فاعلی میں ہے یعنے جس سبب نے اسی ورم کو پیدا کیا ہے۔ اور نیز بوجہ عضو متورم کے جسمیں یہ ورم پیدا ہوا ہے۔ اور نیز بوجہ اس
مادہ کے جسپر یہ ورم خواہ عضو متورم شامل ہے بھی ورم میں اختلاف ہوتا ہے۔ اور اب ہم ہر ایک قسم ورم اور اسکے اسباب اور علامات کو
انشاء اللہ تعالی بیان کرتے ہین

باب نوان ورم فلغمونی اور اسکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جس ورم کا نام فلغمونی ہے اسکی پیدائش اسباب بادیہ خواہ اسباب سابقہ سے ہوتی ہے۔ اسباب بادیہ یعنی ظاہری اسباب جیسے زخم پڑنا
خواہ کھلجانا کسی مقام کا چاک ہوکر اور کٹ جانا اور آگ سے جل جانا۔ اور خلع یعنے کسی عضو کا اتر جانا اور رض یعنے کوفتہ ہوجانا خواہ
ٹوٹ جانا۔ یا قروح کا حادث ہونا اسباب خارجی سے کہ یہ سب امور ایسے ہیں جب انہیں سے کوئی بات پیدا ہوگی کسی عضو میں
پھر اس عضو کی طرف خونی مادہ ریزش کریگا۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ طبیعت بدنی کی شان سے یہ بات ہے کہ ہر عضو کی طرف خون روانہ
کیا کرتی ہے تاکہ اسی عضو کی غذا دہی کرے خصوصاً جو اعضا کہ ضعیف ہون انکی طرف خون روانہ کرتا اس غرض سے ہوتا ہے تاکہ ضعف

اُس عضو کو نجات ملے - اور جب کسی عضو مین کوئی آفت پہونچتی ہی اور خون اُسمین آرہا ہی ایسے عضو کو ممکن نہین ہوتا ہی کہ اُس خون کو
غذا بنا کر اپنی طبیعت کی طرف پھیر لے - اور نہ اُسی عضو ماؤف مین اتنی قوت ہوتی ہی کہ اُس خون کو اپنے سے نکال کر دوسری جگہ کر دے
بلکہ جس عضو مین وہ خون آیا ہی بے ہضم ہوے بدستور رہیگا اور فضلہ یعنے ایک زائد چیز بیکار ہوگا اور اسکے رہنے سے عضو مذکور
بھر جائیگا اور کھنچیگا اور پھولیگا اور خون مذکور مین گرمی آجائیگی اسواسطے کہ تنفس یعنے ہوا کی آمد برآمد بوجہ تنگی پیدا کرنے ورم کے
بند ہی کہ شرائین یعنے متحرک رگین تنگی سے ورم کے ہل نہین سکتی ہین - اسباب سابقہ ورم کے خون کا اتنا ہوا جو ورم سے پہلے ہوتا ہی -
یہی خون اگر جید اور معتدل اپنے مزاج مین ہو اور اپنے جوہر اور اصالت مین اچھا ہو اور عفونت اسمین نہ آئی ہو کہ عضو مین آچکا ہے
خون سے ورم فلغمونی خالص پیدا ہوگا - اور علامات اُسکے اُسی عضو کا پھول جانا اور درد کا ہونا ہان اگر وہ عضو حس کم رکھتا ہی
درد محسوس نہوگا - اور ضربان یعنے تپک اور تمدد یعنے کھنچاو اور تناو اور گرمی کی شدت اور التہاب یعنے بھڑک اور سرخی اور ہاتھ
اگر اُس ورم پر رکھکر دبائین ہاتھ کو ہٹاتا ہوا معلوم ہوگا - مگر یہ سب اعراض فلغمونی خالص مین قوی نہین ہوتے اسلیے کہ مادہ
ورم کا معتدل ہی - پھر اگر عضو متورم مین متحرک رگون کی کثرت ہو اور عضو مذکور کی حس قوی ہو تپک بشدت ہوگی - اور اگر
عضو مذکور مین شرائین کم ہون اور حس عضو کی قوی ہو (مثلاً پٹھہ کی وجہ سے) ایسے عضو کے ورم فلغمونی مین درد اور
گرانی بدون تپک کے ہوگی - پھر اگر جو خون کہ مادہ اس ورم کا ہی معتدل مزاج اور گاڑھا ہو اُس سے فلغمونی کا ورم گوشت مین
پیدا ہوگا - اور جو علامات ابھی مذکور ہوے سب زیادہ قوی ہونگے اور تناو اور تپک بھی زیادہ شدید ہوگی - اور اگر یہ خون
باوجود معتدل مزاج ہونے کے پتلا ہوگا اُس سے ورم فلغمونی جلد مین پیدا ہوگا - اور علامات مذکورہ کمی کے ساتھ پائے جائینگے
اور تپک اُسمین نہوگی - اور اگر یہ خون اچھا نہو اور نہ مزاج اُسکا معتدل ہو اور بلکہ حرارت اُسمین شدید ہو اور باوجود اس خرابی کے
پتلا بھی ہو اُس سے وہ ورم پیدا ہوگا جسکو حمرہ کہتے ہین اور اسی کو حمرہ خالصہ کہتے ہین - اور یہ ورم حمرہ خالصہ خرابی مین کمتر ہی
بہ نسبت اُس حمرہ مرکبہ کے جو صفرا اور خون سے ملکر پیدا ہو - اور منجملہ علامات اس ورم بسیط خواہ مرکب کے یہ ہی کہ اُسمین سوزش بہ نسبت
فلغمونی کے زیادہ ہوتی ہی اور سرخی اسکی ناصع مثل ریشہ زعفران کے بہ نسبت فلغمونی زیادہ ہوتی ہی - اور جسوقت ورم کو
ہاتھ سے دبائین خون جو ورم مین ہی دبانے کے مقام سے دب کر الگ ہٹ جاتا ہی پھر جب ہاتھ ہٹالین اپنی جگہ آجاتا ہی -
لیکن تپک اور درد اسمین کمتر ہی - اور اگر خون کی خرابی کے ہمراہ گاڑھاپن بھی ہو اُس سے وہ ورم پیدا ہوگا جسکو حمرہ کہتے ہین
اور اسی کا نام جدری یعنے چیچک بھی ہی اور عرب کے لوگ اسکا نام بنات النار یعنے آگ کی لڑکیان رکھتے ہین - اور ہم چیچک کا
بیان اُس جگہ کرینگے اور اُسکے اسباب اور علامات کا ذکر وہان کرینگے جہان پر ہم اُن بیماریون کو لکھینگے جو سطح بدن پر پیدا ہوتی ہین
ورم دموی کے نام مین اختلاف بنظر اُس عضو کے بھی ہوتا ہی جس عضو مین یہ ورم پیدا ہو - پس اگر سر مین خواہ چہرہ مین پیدا ہو
اُسکا نام ماشرا رکھتے ہین اور اُسکی علامت چہرہ کا زیادہ سرخ ہونا اور سر کا پھول جانا اور تمامی اجزاے سر کا پھول جانا اور درد
اور تپک کا ہونا ہی - اور اگر دماغ کی جھلی مین یہ ورم پیدا ہو اُسکو سرسام کہینگے - اور اگر آنکھ کے طبقہ ملتحمہ مین یہ ورم پیدا ہو
اُسکو رمد خواہ آشوب چشم کہتے ہین - اور اگر پسلیون کے اندر والی جھلی مین یہ ورم پیدا ہو اُسکو ذات الجنب کہینگے - اور اگر
پھیپھڑے مین یہ ورم پیدا ہو اُسے ذات الریہ کہتے ہین - اور اگر حجاب خواہ سینہ کے پردہ مین یہ ورم پیدا ہو اُسکو برسام

کہتے ہین۔ اور اگر ناخون کے قریب یہ ورم پیدا ہو اسکو داخس لیعنی بہمرنیا کہتے ہین۔ اور اگر اُس [illegible] گوشت مین یہ ورم پیدا ہو جو بغلون کے نیچے ہے جسکو کچھی کہتے ہین خواہ اُس نرم گوشت مین جو دونون رانون کی جڑ مین ہے یا گردن مین خواہ دونون کانون کے پیچھے کے نرم گوشت مین یہ ورم پیدا ہو اور بہت جلد اُس ورم مین پیپ پڑ جائے اسکو طاعون اور خراج لیعنے پھوڑا کہینگے بشرحیکہ بھاری زبان مین بغل کے ورم کو کاربلی اور بیخ ران کے ورم کو [illegible] اور گردن اور پس گوش [illegible] کہینگے اور سا کنٹھ مالا اور جو چیز ہے اُسکا بیان ورم سوداوی [illegible] ہوگا [illegible] اور [illegible] کا میلان حمرۃ [illegible] خواہ [illegible] طرف ہو اور سب یہی اُسمین پڑ جائے اسکو (فوخیلین) کہتے ہین اور یہ بھی طاعون ہی کی قسم ہے۔ جو ورم [illegible] مذکورہ بالا [illegible] اُن غدود مین پیدا ہون جو دونون بغلون کے نیچے ہین وہ طاعون خبیث ہے اسلیے کہ یہ غدود دل کے فضلے قبول کرتے ہین اور قلب کے فضلہ کی حرارت زیادہ تر شدید ہوتی ہے۔ اور اگر سواے اعضاے مذکورہ بالا کے اور کسی عضو مین یہ ورم پیدا ہو اسکا نام فلغمونی مطلق رکھا جائیگا۔ جب یہ ورم کھل جائے اُسکو یونانی زبان مین (البسطاما) کہینگے اور یہ لفظ ایک اسم جنس ہے جو [illegible] اور متفرق ہوجانے پر دلالت کرتی ہے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ عضو آماسیدہ کی طرف جب کوئی مادہ کسی اور عضو سے ریزش کرے اور یا یہ کہ وہ مادہ اسی عضو متورم مین پیدا ہوتا ہو ضرور ہے کہ اجزا اُسی عضو کے متفرق ہوجائین اور ایک خالی جگہ اسی عضو مین باقی رہے جسمین یہ مادہ آیا کرے۔ اور یہ مادہ یا تو ریم اور پیپ ہے یا خون ہے یا کچلہو خون اور ریم سے ملا ہوا ہوگا اور اسکی تین صورتین اسواسطے ہوئین کہ اگر مادہ مین طبیعت نے پورا نضج دیا اور اُسی مادہ کو مشابہ طبیعت اعضاے اصلیہ کے کردیا اُس سے مدہ پیدا ہوگا سپید رنگ کا۔ اور اگر طبیعت اُسی مادہ کے نضج دینے پر قادر ہوئی اور اُسکے بدل دینے پر بطرف حال اعضاے اصلی قادر نہوئی اسوجہ سے کہ طبیعت مین ضعف تھا اُسوقت یہ مادہ خراب اور فاسد ہوکر خون غلیظ مثل دُرد کے بن جائیگا۔ اور اگر طبیعت نے اسی مادہ مین عمل ضعیف کیا کہ تھوڑی مقدار کو مادہ کے پکا دیا اور تھوڑی سی خام رکھی ایسے وقت اُسی مادہ سے مدہ اور خون دونون بنینگے۔ جو ورم ایسا ہوتا ہے جسمین مدہ اور خون دونون پڑین اُسی کو خراج لیعنے پھوڑا کہتے ہین۔ علامت اسکی یہ ہے کہ اُسمین تپک اور درد ہوتا ہے خصوصاً جب تک مدہ پیدا ہو رہا ہے (جسکو پیپ پڑنی کہتے ہین) کہ پوری پیپ جسوقت پڑ گئی اور تمام مادہ پیپ بن گیا اور پختہ ہوگیا درد مین خفت آجائیگی سبب یہ ہے کہ اب پیپ ایک ہی حال پر آگئی اور اختلاف قوام کی وجہ سے جو کھولن اسمین تھی وہ جاتی رہی۔ جس پھوڑے مین بالکل پیپ پڑ گئی ہو اُسکی شناخت یہ ہے کہ اگر انگلی سے اُسے دبائین دب جائیگا اور گڑھا پڑ جائیگا اُنگلیون کے نیچے گہرا معلوم ہوگا۔ اور جب تک پھوڑے مین خون باقی ہے اُسمین تناؤ اور سختی باقی رہیگی طبیب کو مناسب ہے کہ اس علامت کو بغور دیکھے اور پوری تحقیق کرلے ایسا نہو کہ بوجہ سختی عضو کے جسمین پھوڑا ہے طبیب غلطی واقع ہو اور پختہ پھوڑے کو بوجہ سختی عضو کے خام سمجھ کر چونکہ بخوبی وہ ہاتھ سے نہیں دبتا ہے تدبیر مین خطا کرے اور بیمار پر بسبب باقی رکھنے پختہ ریم کے وہ فساد پیدا کرے جو مدہ کے رہنے سے عضو مین فساد آجاتا ہے اور سڑ جاتا ہے اور خداے تعالی بڑا عالم ہے

باب دسواں ورم صفراوی اور اُسکے اسباب و علامات کے بیان مین

واضح ہو کہ مرہ صفرا اگر کسی عضو پر گرے اور خالص بھی ہو اُس سے ورم نملہ پیدا ہوگا۔ اور اگر وہ صفرا مین خون رقیق ملا ہوا ہو اُس سے وہ ورم پیدا ہوگا جسکو حمرہ کہتے ہین سبھ ورم نملہ کی پیدایش اگر مرہ صفرا سے رقیق سے ہو اُس سے نملہ سادہ پیدا ہوگا

چونکہ جلد مین پیدا ہوتا ہو اُسکی شناخت یہ ہو کہ جلد مین احتراق اور سوزش ہو۔ پھر اگر باوجود رقیق ہونے کے تیزی بھی ہو اُس سے
وہ نملہ پیدا ہوگا جس سے جلد سڑ جاتی ہو اور گوشت کی حد تک سڑ اہند پہونچتی ہو اسی کو نملہ متآکلہ کہتے ہین اور علامت اُسکی یہ ہو
کہ یہ نملہ دوڑتا اور پھیلتا ہو ایک جگہ سے دوسری جگہ خواہ چونٹی کی طرح رینگتا ہو اور اسکے ہمراہ کھجلی اور جلن اور لمس مین گرمی
ہوتی ہو۔ اور زخم اسمین جلد پڑتا ہو۔ اور اگر وہ صفرا رقت اور غلاظت مین معتدل ہو اور حدت یعنی تیزی اُسمین کمتر ہو ایسے
مدہ صفرا سے نملہ جاورسیہ پیدا ہوگا اُسکی شناخت یہ ہو کہ جلد پر زخم اور قرحہ مشابہ جوار کے دانہ کے ہون۔ جو حمرہ صفرے مین
خون رقیق کی آمیزش سے پیدا ہوتا ہو اُسکی علامت جلد کی سرخی اور لہیب یعنی آنچ سی اُٹھتی ہوئی اور گرمی اور درد شدید ہو اور یہ
علامات زیادہ تر اُس ورم مین ہوتے ہین جسکا نام فلغمونی ہو اور حمرہ فلغمونیہ مین اس سے بھی زیادہ ہوتے ہین اسکو جاننا چاہیے

باب گیارھوان ورم بلغمی کے بیان مین

بلغم سے جو ورم پیدا ہوتا ہو اُسکی یہ صورت ہو کہ اگر بلغم رقت اور غلاظت اور چسپندگی مین معتدل ہو اور اُسکی آمد کسی عضو سے
دفعۃً ہوئی ہو اُس سے وہ ورم پیدا ہوگا جسکو اوذیما درحقیقت کہتے ہین۔ اور کبھی ایسا ہی ورم ایک ریح بخار سے بھی پیدا ہوتا ہو
جیسے استسقا کے بیمارون کے بدن مین ورم ریحی اسی طرح کا پیدا ہوتا ہو خواہ سل کے بیمارون کے بدن مین خواہ اُن لوگون کے بدن مین
جنکے اعضائے اصلی کے مزاج فاسد ہوگئے ہین۔ علامت اس قسم کے ورم کی یہ ہو کہ سپید رنگ ہو اور ڈھیلا درد اُسمین بالکل نہو۔
اور اگر اُنگلی وغیرہ سے دبایا جائے انگلی کا نشان گہرا اُترا رہے۔ سوائے اُس ورم کے جو ریحی ہو اور ریح بخاری سے پیدا ہوا ہو
کہ اُسمین اُنگلی نہین گڑتی ہو اور جب اُسپر ہاتھ سے تھپکی دین آواز پیدا ہوگی۔ جو ورم بلغم غلیظ سے پیدا ہو اُس سے بتوڑی
اور دبیلہ کی اقسام اور مَسّہ اور خنازیرا اور تخم یعنے گٹھلیان اور عقد یعنے گرہین اور گانٹھین ایسی پیدا ہونگی جو مثل غدود کے ہوتی ہین
اور مادہ ان سب کا اُسی عضو مین پیدا ہوتا ہو جس عضو مین یہ ورم ہو۔ جو ورم ایسے بلغم غلیظ سے پیدا ہو جسمین کسیقدر خلط سودا کی
شرکت ہو۔ اُس سے فقط ثالیل یعنے مسّے پیدا ہونگے۔ پھر اگر بلغم شور ملا ہوا خون سے ہو اُس سے بثور شہدیہ پیدا ہونگے۔
بتوڑی ایک ورم غلیظ ہو بڑی چھوٹی ہونے مین مختلف ہوتی ہو کوئی بتوڑی چنے کے برابر ہوتی ہو اور کوئی چنے سے بڑی تا اینکہ
برابر چھوٹے تربوز کے ہوجاتی ہو اور اس سے بھی بڑی ہوجاتی ہو اور بتوڑی ایک کھال کی تھیلی کے اندر ہوتی ہو وہ تھیلی بتوڑی پر
ہر طرف سے شامل ہوتی ہو۔ اور علامت بتوڑی کی یہ ہو کہ جب اُسکی گرفت کرین اور پکڑ کر ہلائین اُسکو اُسی عضو مین جسمین ہو
چسپندہ نہ پائینگے مگر ایسی معلوم ہوگی کہ اب اُس عضو کو چھوڑا چاہتی ہو اگرچہ ملنا اسکا عضو مذکور سے فقط بذریعہ جلد کے ہو۔
بتوڑی چار قسم کی ہوتی ہو (۱) شحمیہ (۲) عسلیہ (۳) ازدہاجیہ (۴) شیرازیہ شحمیہ کی پیدائش بلغم غلیظ سے ہو اور شناخت
اسکی یہ ہو کہ جڑ اُسکی تنگ اور تاریک ہو اور اُسمین حس بھی ہو اور جو مادہ اُسمین بھرا ہو مشابہ چربی کے ہو اور جب اُسے دبائین
پچک نہ جائے اور نہ اُسمین گڑھا پڑے مگر چھونے سے اُسکا ملمس مثل چربی کے چکنا معلوم ہو۔ عسلیہ وہ بتوڑی ہو جسکی پیدائش
بلغم عفن سے ہوتی ہو اور اُسمین جو مادہ بھرا ہوتا ہو مثل شہد کے قوام مین ہوتا ہو اور رنگ بھی اُسکا شہد کا سا ہوتا ہو اور جب
ہاتھ سے اُسکو دبائین پچک جائیگی اور جب بھری ہوئی پھوڑے سے کم دبیگی اور پھر اپنی حالت پر جلد آجائیگی اور چھونے مین
ایسا معلوم ہوگا جیسے کسی مشک مین شہد بھرا ہوا ہو۔ ازدہاجیہ اور شیرازیہ کی پیدائش ایسے ہی بلغم سے ہوتی ہو جیسے بلغم سے

سلیہ پیدا ہوتی ہے۔ شناخت اُن دونون کی یہ ہے کہ اُنکی جڑ موٹی ہوتی ہے اور جسامت اُنکی چھوٹی سی اور چھونے مین نرم۔ مگر از دیا جیہ ایسے مادہ پر شامل ہوتی ہے جو مشابہ (ازدہاج) کے ہے اور یہ حریرہ ہے جو گیہون کے آٹے سے بنایا جاتا ہے۔ اور شیراز یہ کے اندر وہ مادہ ہوتا ہے جو مشابہ شیراز کے یعنے راڑی کے جو دودہ سے بنائی جاتی ہے۔ دبیلات کی پیدایش مادہ ہاے غلیظ اور خراب سے ہوتی ہے جسمین تھوڑا اسا درد غلیظ خون کا بھی ملتا ہے اور ایسے دبیلہ شامل اُس مادہ پر ہوتے ہین جو مشابہ حماۃ یعنے سیاہ مٹی کے اور زبل یعنی مینگنی اور زیت کی تلچھٹ خواہ دردی شراب کے خواہ کیچڑ خواہ کویلے وغیرہ کے مشابہ ہوتی ہے۔ اور علامت اُسکی یہ ہے کہ جس جگہ اُسکو دبائین بہ نسبت مدہ اور ورم کے کم دبتی ہے اور کسیقدر سخت ہوتی ہے۔ خنازیر ایک ورم سخت مشابہ غدود کے ہوتا ہے اور نرم گوشت مین گردن کے خواہ بیخ ران کے نرم گوشت مین خواہ بغل کے نیچے کے نرم گوشت مین پیدا ہوتا ہے۔ اور اکثر یہ ورم گردن کے آگے خواہ گردن کے داہنے بائین پیدا ہوتا ہے۔ اور اسمین یا تو ایک ہی غدہ یا دو یا تین خواہ زیادہ اس سے بھی ہوتے ہین اور ہر ایک گرہ خنازیر کی اپنی خاص جھلی کے اندر ہوتی ہے جیسے کہ بتوڑی مین خاص تھیلی جداگانہ ہوتی ہے۔ اس قسم کے ورم کا نام خنازیر اسواسطے رکھا ہے کہ یہ غدہ اکثر خنزیر کی گردن مین ہوتا ہے۔ اور ایک قوم نے سبب اسکا یہ لکھا ہے کہ جس طرح سور کے بچے بہت سے ہوتے ہین اُسی طرح سے اس ورم کے غدود بہت سے پیدا ہوتے ہین اسی مناسبت سے اس ورم کا نام خنازیر رکھا گیا۔ سلعہ گول گول ٹھیسیان خواہ دانہ ہیں جو بدن مین پیدا ہوتے ہین چھونے مین سخت جیسے کہ لین غدود کے گرہون کی ہین پس یہ ورم صلب ہے بقدر بندقہ اور جوزہ کے جو ایسی جگہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ جگہ گوشت سے خالی ہے اور اکثر تو یہی ہے کہ اگر اُسکو انگلیون سے خواہ انگوٹھے سے خوب زور کرکے دبائین پھٹ جاتا ہے۔

باب بارھوان ورم سوداوی کے بیان مین

جو ورم خلط سودا کے ورم سے پیدا ہوتا ہے اُسمین سے ایک قسم وہ ہے جو ایسے سودا سے پیدا ہوتا ہے جو دردا ور ثفل خون کا ہے اور اس ورم کو سقیروس کہتے ہین اسکی علامت یہ ہے کہ سخت ہو اور درد اسمین نہو اور رنگ اسکا سپید خواہ تیرہ ہو تا کہ ہم رنگ بدن کے ہو۔ پھر اگر اس ورم کا مادہ خاص اُسی عضو سے پیدا ہوا ہے اور کسیقدر یہی مادہ رگون سے باہر ہوا ایسے مادہ سے وہ ورم پیدا ہوگا جسکو سرطان کہتے ہین اور شناخت اسکی یہ ہے کہ سخت ہو اور کھنچاو اسمین زیادہ اور سختی بھی اسمین بشدت ہو مثل پتھر کے اور شکل مین مثل سرطان یعنی گینگڑے کے ہو اور اس شکل کی وجہ یہ ہے کہ جو رگین دونون جانب اسی عضو کے ہین اُنمین بلندی اور اونچائی ہوتی ہے اور مادہ یعنے فضلہ سوداوی سے بھری ہوئی جیسے گینگڑے کے پانون ہون۔ اور بعض قسم سقیروس کی وہ ہے جسکی پیدایش اُس خلط سودا سے ہوتی ہے جو احتراق سے مرہ صفرا سے بنا ہے ایسے مادہ سے وہ سرطان پیدا ہوتا ہے جسکے ہمراہ تاکل یعنے خراشیدہ اور تقرح یعنے زخم پڑتا ہے ہوتا ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ جو قرحہ اسمین پڑتا ہے اُسکی باڑھین موٹی اور باہر کی طرف اُلٹی ہوئی ہوتی ہین اور اسمین ایک چیز مشابہ جبلا کے ہوتی ہے رنگ اسکا سُرخ یا سبز ہوتا ہے۔ اور قرحہ کا مقام سیاہ رنگ ہوتا ہے۔ یہ بیان اقسام ورم کا اور اُنکے اسباب اور اُن دلائل کا تھا جو ہر ایک ورم پر دلالت کرتے ہین اسکو جاننا چاہیے۔

باب تیرھوان اُن بیماریون کے بیان مین جو سطح بدن پر پیدا ہوتی ہین اور اُنکے اسباب و علامات کا

وہ بیماریاں سطح بدن پر عارض ہوتی ہین کچھ اُنمین سے ایسی ہین جو اسباب دخلی سے پیدا ہوتی ہین اور بعضون کو اسباب سابقہ کہتے ہین اور کچھ بیماریاں اسباب خارجی سے پیدا ہوتی ہین اور انکو اسباب بادیہ کہتے ہین۔ جن امراض کی پیدایش اسباب سابقہ سے

اور بعضے کچھ ایسے امراض ہین جو تمام بدن مین پیدا ہوتے ہین جیسے چیچک اور جذام اور بہق جسکو چھاچن کہتے ہین اور سپید داغ - اور کچھ ایسے امراض ہین جو مخصوص بعض اعضا مین ہوتے ہین جیسے بالخورہ جو سر کے اعضا مین ہوتا ہے خواہ اور ایسے ہی امراض جیسے چہرہ پیکی جھائین او سعفہ یعنے بفا اور بھوسی جو فقط سر مین ہوتی ہے جن بیماریون کی پیدائش اسباب بادیہ سے ہوتی ہے اُسکو تفرق اتصال کہتے ہین اور یہ بعضا یعنے بدن مین کسی جگہ کے اجزا کا اتصال جاتا رہنا کبھی تو اجسام بے حس سے ہوتا ہے جیسے تیغ سے کہلجانا اور پرخچے پرخچے ہونا خواہ تلوار اور چھری سے کٹ جانا وغیرہ وغیرہ ایسے ہی سخت اجسام سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے - اور ایک قسم کا تفرق اتصال ذی حس حیوان سے پیدا ہوتا ہے - جو حیوان آدمی کے بدن مین یہ فعل کرتا ہے بعض اُسکی قسم کاٹتی ہے یا ڈنک مارتی ہے اور اُسکی ایذا سے جو تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اُسکا کوئی خاص نام نہین ہے یعنے اصطلاح طب مین اسکو کوئی خاص مرض نہین کہتے جیسے بھڑ بیے اور صحیح کُتّے کے کاٹنے سے (جو بچھو کے نیش مارنے کا کوئی خاص نام نہین ہے) اور بعض حیوانون کے تفرق اتصال کا ایک نام خاص بھی ہے جیسے دیوانہ کُتّے کے کاٹنے کو کلب الکلب کہتے ہین - اور افاعی اور حیات کے مترجم اس مقام پر اصل کتاب کی عبارت ازبس غلط ہے مگر آئندہ جو اکیسوان اور بائیسوان باب اسی مقالہ کا آتا ہے اُسی کے موافق ہمنے ترجمہ کیا ہے - ظاہر عبارت کتاب سے یہ معنی پیدا ہوتے ہین کہ بعض جانور جو آدمی کے بدن مین کاٹتے خواہ ڈنک مارتے ہین اُنکا کچھ نام نہین ہے اور یہ بات کام کی اور مفید طبیب کو نہین ہے بلکہ صحیح یہی ہے کہ جو ہمنے ترجمہ کیا ہے

متن ہم پہلے آغاز بیان اُنھین امراض سے کرتے ہین جو سطح بدن مین اسباب داخلی سے پیدا ہوتے ہین اور پھر پہلے تو اُن امراض کو لکھینگے جو تمام اعضاے بدن مین پیدا ہوتے ہین - اور یہ امراض جیسے جدری یعنے چیچک اور جذام اور بہق سپید اور برص اور بہق سیاہ اور داد کے اقسام (جو حکماے ہند کی رائے مین سات ہین) اور حصبہ جسکو کمسرا چیچک کہتے ہین - اور خارش تر ہو خواہ سوکھی بے دانہ کی کھجلی اور قمل یعنے چیچڑی جون جو بدن مین رونگٹون کی جڑون مین پیدا ہوتی ہین اور چھوٹی چھوٹی پھنسیان اور سنہ اور جو زخم احتراق سے کسی مادہ کے پڑ جاتے ہین اور پتی اچھلتی اور حصف یعنی اندھوریان اور جس ورم کا نام ابو سما ہے - اور رگون سے خون کا بہنا اور بند ہوجانا اور نار فارسی (جسکو بعض لوگ بغلط آتشک بھی کہتے ہین) اب پہلے ہم جدری یعنے چیچک اور اسکے اسباب کو بیان کرتے ہین اور اسکے علامات کو اور اسکو جاننا چاہیے

باب چودھوان چیچک اور اُسکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جدری چھوٹے چھوٹے دانہ ہین جو بہت سے پیدا ہوکر تمام بدن مین خواہ اکثر مقامات پر بدن کے پھیل جاتے ہین - اور کبھی اکثر مقامات مین اور بعض اعضا مین نہین بھی ہوتے مترجم نے اپنے بعض اعزہ کو دیکھا کہ تمام بدن پر چیچک کے دانہ اسقدر برآمد ہوے تھے جسکو کہنا چاہیے تل رکھنے کی جگہ نہ تھی اور یہ بات جو مشہور ہے کہ چیچک کا جو دانہ سطح جلد پر پھوڑ کر نکلتا ہے اُسی کے مقابل اندر بھی ہوتا ہے اگر صحیح ہے تو اُس مریض کا زندہ رہنا کیونکر ہوا کہ قلب کی جگہ بھی دانہ تھے ہمنے فقط قیروطی سے اُسکا علاج کیا ہے اور بحمد اللہ اب تک زندہ ہے اور کوئی عضو ماؤف نہین ہے - البتہ چودہ ناصور بعد نجات کے مرض جدری کے سینہ مین رہ گئے تھے سات بائین طرف اور سات داہنی طرف اور مین اُنکو مادہ جدری سے تصور کرتا تھا اور بہت سا علاج کیا مگر کارگر نہوا بعد مدت کے ایک پیرزن نے اس مرض کا نام بتلایا کہ اسکو ماترا کہتے ہین کہ جس دوا سے کنٹھمالا یعنے خنازیر جاتا ہے اُسی سے یہ بھی جائیگا تب مترجم نے اُس پیرزن کی بات پر وثوق کرکے خدا سے التجا کی کہ اب مین خنازیر کا علاج کرتا ہون شافی برحق تیری ذات ہے اور وہ نبات ہندی جسکو [illegible] اور جو تابالی کہتے اونچے اور خشک مقامات کی بو خنازیر کے واسطے میرے مجربات مین ہے [illegible] لگایا اور شاید ایک ہفتہ مین [illegible] ہوگئے بحمد اللہ

چودہ ناصور [illegible]

اگرچہ علاج اس مرض کا کر دیا اور صحت بھی ہوئی مگر آج تک قدماے یونانیہ اور نیز بعض کتب میدک مین اس مرض کا پتہ نہین ظاہر اور نہ کوئی اور مریض ایسا دیکھا اور نہ سنا لہذا بنظر فائدہ عام اس تجربہ کو لکھدیا ہے - اگرچہ وہ پیرزن محض جاہل تھی مگر اُسنے یہ بھی کہا تھا کہ چونکہ اس مقام سے رحم کو زیادہ لگاؤ ہے جس عورت کو یہ مرض ہوتا ہے تا اینکہ آرام نہو جائے اُسکے حمل نہین رہتا ہے یہ بات بھی قواعد سے نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے - اور طب کا فن ایک ذخیرہ تجربات ہے اسی طرح سیکڑون مرض اور ادویہ فراہم ہوے اور ہوتے جاتے ہین صاحب عقل کو کبھی مغرور اور متکبر نہونا چاہیے - جو شخص اپنے بدن کا حال اچھی طرح نجانے دوسرون کے امراض کو کیا سمجھ سکتا ہے بجز اسکے کہ خدا مدد کرے واللہ بعلم ۔ فصل ۔ جو قسم چیچک کی بعض اعضا مین ہوتی ہے اور بعض مین نہین ہوتی ہے یہی وہ قسم ہے جسکو قدیم زمانہ کے طبیب حمرہ کہتے تھے اور یونانی اطبا اسکو ایسے نام سے نامزد کرتے ہین جسکا ترجمہ عربی زبان مین بنات النار ہے یعنے آگ کی لڑکیان چیچک کے یہ دانہ اکثر آدمیون کے بدن مین زمانہ نشو اور بالیدگی مین نکلتے ہین یعنے ابتداے سن میں اور سبب اسکا یہ ہے کہ بچہ رحم کے اندر ایسے خون حیض سے غذا پاتا ہے جو ایک فضلہ منجملہ فضول بدنی عورت کے ہے اور اُسی فضلہ کو طبیعت جگر سے رگون کی راہ سے بطرف رحم کے دفع کرتی ہے چنانچہ اسکو ہمنے علاوہ اس مقام کے اوپر کے مباحث مین بیان کر دیا ہے - یہ خون حیض اپنے ذاتی جوہر مین اور بھی اپنی کیفیت مین مختلف ہوتا ہے - جوہر ذاتی مین اسکا اختلاف یہ ہے کہ کبھی اسپر جوہر خون کا غالب ہوتا ہے اور کبھی اسپر جوہر صفرا کا یا سودا کا اور کبھی اسپر جوہر بلغمی کا غلبہ ہوتا ہے - کیفیت مین اختلاف خون حیض کی یہ صورت ہے کہ کبھی تو یہ خون حیض اچھے اور محمود خون سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی ردی - اور خراب خون سے اسکی پیدایش ہوتی ہے - اور جنین اپنی غذا اُسی حصہ سے اس خون حیض کے لیتا ہے جو اچھا ہو اور اُسی سے پرورش پاتا ہے اور اُسکے اعضا بڑھتے ہین اور باقیماندہ خراب حصہ اسکا اعضاے جنین اور رگون مین اُسکے باقی رہتا ہے جب بچہ شکم مادر سے برآمد ہوا اُسکی غذا دودھ سے ہوتی ہے - اور دودھ کی پیدایش اُسی خون حیض سے ہے - اور اعضا جنین کے نہایت عمدہ اُسکی مقدار سے غذا پاتے ہین - اور باقی بطور فضلہ کے جنین کے بدن مین جمع رہتا ہے جب تک کہ طبیعت بدنی اُسکی تحریک کسی سبب سے کرکے بطرف ظاہر بدن کے اُسکو خارج کردے - پھر اُسی فضلہ کا متحرک ہونا یا تو کسی سبب خارجی سے ہوتا ہے جیسے ہواے وبائی - یا بیٹھنا اپنے مقامات پر جہان چیچک کے بیمار رہتے ہون کہ اُن مقامات پر جو کوئی بیٹھیگا وہی ہوا چیچک کے بیمارون کے بخارات بدنی سے مل کر خراب ہو رہی ہے اُسی ہوا سے یہ شخص بھی بذریعہ استنشاق اور دیگر ناک کی راہ سے اندر پہونچانے پر مجبور ہوگا - اور جو بخارات چیچک کے بیمارون کے زخمون اور قروح سے اُٹھکر ہوا - بیرونی سے ملتے ہین اسکے بدن مین بھی پہونچینگے - داخلی سبب چیچک کا یہ ہے کہ تدبیر ستہ ضروریہ بگڑنے کی ایسی گرم تر غذاؤن سے کیجائے جو غلیظ ہون جیسے گوشت اور مٹھائی کے اقسام اور چھوہارا وغیرہ وہ غذا جو مناسب اُسی خراب فضلہ کے ہو جو بچہ کے بدن مین فراہم ہو رہا ہے بکثرت کھلائی جائے کہ اُس غذا سے مقدار اُس فضلہ کی زیادہ ہو جائے اور اسی وجہ سے اُس فضلہ مین جوش پیدا ہوا اور طبیعت اسپر قوی اثر ڈالکر بطرف ظاہر بدن کے اُسے خارج کردے اور اُسپر سے دانہ اور پھنسیان وہ پیدا ہون جنکو (حمیٰ) کہتے ہین اور یہ پھنسیان خرابی مین قوی یا ضعیف موافق کیفیت اُسی خراب فضلہ کے ہونگی جیسا اُسی فضلہ کا جوہر ذاتی ہوگا - پھر اگر وہ خون جس سے یہ مرض پیدا ہوا ہے گرم اور گاڑھا اور خراب کیفیت مین نہوگا ایسے خون سے وہ قسم چیچک کی پیدا ہوگی جو ابتداے ظہور مین چھوٹے چھوٹے دانہ اور سرخ ہونگے اور بڑھتے بڑھتے بڑی مسور کے برابر وہ دانہ ہو جائینگے پھر گول ہوکر ابھرینگے اور انہین چیک جسکو ہندی عورات جلجھلاہٹ کہتی ہین پیدا ہوگی اور جلدی پھول جائینگے اور پھوٹنے کے بعد اُنکا رنگ سپید براق مشابہ

موتی کے ہونگے۔ اور اسی کو موتیا بھی کہتے ہین - اور اس دم پڑنے کے اور بھرنے کے ساتھ ہی اُنپر سخت پپڑی بھی پڑتی جاتی ہو - اور یہ قسم یعنے
موتیا چیچک جملہ اقسام مین اسکے اسلم ہو کہ مریض بچ جاتا ہو - اور اگر پیدایش چیچک کی خون سوداوی غلیظ سے ہو جسکی کیفیت بھی خراب ہو
تو چیچک ابتداے ظہور مین تیرہ رنگ اور بنفشی ہونگے یا سیاہ سیاہ نقطہ ہونگے اور جب دانہ بڑے ہونگے بیٹھے ہو کر پھیل جائینگے اور ایک
دوسرے سے مل جائیگا اور گول نہونگے بلکہ اُنکی شکل مختلف ہوگی ہر ہر دانہ کا ایک جداگانہ صورت پر ہوگا اور رنگ اُنکا زیادہ تیرگی پر ہوگا
یا سیسہ کے رنگ پر خواہ سیاہی مائل جیسے راکھ کا رنگ ہوتا ہو یا زردی مائل خواہ بنفشی - پھر جب یہ دانہ پھوٹے پپڑی اُنپر سیاہ جمیگی جیسے
آگ کے جلنے کی سیاہی ہوتی ہو اور بیشتر اُنمین سبب نہین بھی پڑتی ہو - جو ایسی چیچک برآمد ہو خراب اور مہلک ہو - پھر اگر خون سے آمیزش
صفراوی کی ہو کر چیچک پیدا ہوئی ہو درمیان مین ان زخمون کے پھوڑے ایسے پیدا ہونگے جیسے آگ کے جلنے سے پھپھولے پیدا ہوتے ہین
اور اسی کو نار فارسی کہتے ہین - اور یہ بھی خراب قسم چیچک کی ہو - جدری کی ایک قسم وہ ہو جسکو حصبہ یعنے کھسرا کہتے ہین اسکی پیدایش خون
گرم رقیق سے ہوتی ہو جسکی خرابی زیادہ نہو - اور یہ قسم جب انتہا کو پہونچ جاتی ہو باجرہ کے دانہ کے برابر اسکے دانہ ہوتے ہین خواہ
باجرہ سے کچھ بڑے اور رنگ انکا سرخ ہوتا ہو اور انمین ریم نہین پڑتی بلکہ یون ہی پپڑی پڑجاتی ہو - عام دلائل چیچک کے ابتداے زمانہ مین
تپ کا ہونا اور چہرہ او کنپٹیون کا اور اوداج یعنے گلے کی بڑی رگون کا پھول جانا ناک مین کھجلی ہونی اور تلہب یعنے بھڑک آگ کی سی اور
سرخی چہرہ کی اور اُس عضو کی جسمین چیچک کے دانہ برآمد ہونگے اور سر مین گرانی حلق مین خشونت اور گھبراہٹ - اور جب یہ علامات
ہمراہ تپ لازم کے ہون جاننا چاہیے کہ یہ علامات چیچک نکلنے کی ہین اسکو جاننا چاہیے -

باب پندرھوان جذام اور اُسکے اسباب کے بیان مین

جذام وہ بیماری ہو کہ تمام اعضاے بدنی کو خشک کر دیتی ہو اور بوجہ یبوست کے اُنکو فاسد کر دیتی ہو - اُسکی مثال ایسی ہو جیسے کہ طاعون
تمام بدن مین پیدا ہو - جذام کی پیدایش ضعف قوت مغیرہ سے ہوتی ہو یعنے جو قوت غذا کو بطرف گوشت کے بدلنے والی ہو اُسکے ضعف سے
ہوتی ہو جسوقت کہ جذام سوء مزاج سرد خشک سے اور سودا کے غلبہ سے خون پر پیدا ہوا ہو اور خون کو اسی سودا کے غلبہ نے فاسد
کر دیا ہو اور یہی فاسد خون تمامی اعضاے بدنی مین واسطے غذا ہی اُنھین اعضا کے جاتا ہو کہ اُنکو بغذا دیکر خشک کر دے اور
فاسد کر دے بسبب یبوست اپنی کے اور اُنکے ہمراہ اخلاط بھی خراب اور فاسد ہو جاتے ہیں - اسلیے کہ اخلاط اور منی ہر ایک کی پیدایش
خون ہی سے ہو (اور جب خون بگڑ گیا تو یہ بھی ضرور خراب ہونگے) یہان تک خرابی اخلاط اور منی کی ہو کہ یہ خرابی نسل تک پہونچتی ہو پس
اولاد مین بھی جذام پیدا ہوتا ہو مترجم منی کی خرابی سے اس مقام پر مطلق مراد ہو یعنے کبھی تو اسقدر منی خراب ہوجاتی ہو کہ مجذوم
مقطوع النسل ہوجاتا ہو یا بوجہ سقوط باہ کے یا بوجہ عفونت منی کے اُس سے انعقاد نطفہ کا نہین ہوتا ہو اور کبھی اگر خرابی منی مین کم
ہوئی اولاد جو پیدا ہوگی اُسکو جذام کا مرض لاحق ہوگا متن اولاد مین جذام کا اثر یون پہونچتا ہو کہ جوہر منی مجذوم کا آمیختہ اُن خراب
اخلاط سے ہوتا ہو جسسے جذام پیدا ہوا ہو اور ایسی منی سے جو نطفہ بنیگا اُسکے اخلاط بھی مشابہ باپ کے اخلاط سے ہونگے اور جبلی
اعضا بھی جنین کے ایسے ہی خراب اخلاط سے پیدا ہونگے - اسی سبب سے بیماری جذام کی باپ سے طرف بیٹے کے پہونچتی ہو
اور کبھی یہ مرض مجذوم کے پاس بیٹھنے والے کو بھی لگ جاتا ہو اور اسکا سبب یہی ہو کہ مجذوم کے بدن سے جو بخار ردی اور خراب
متحلل ہو کر نکلتا ہو اور ہواے خارجی اُس سے خراب ہوتی ہو پاس بیٹھنے والا اُسی ہوا کو استنشاق کرکے یعنے سانس کی راہ

اندر اپنے بدن کے جیز جاکر پہونچتا ہی - جذام کی دو قسمین ہین - ایک قسم کی پیدایش اُس خلط سوداوی سے ہی جو خون کا دُرد اور تفل ہی
اور ایسے جذام مین اعضاے بدنی کٹ کٹ کر نہین گرتے - اور بیشتر علاج ایسے ہی جذام مین کارگر ہوتا ہی اور بیمار کو پوری نجات مرض سے
ہو جاتی ہی اگر ابتداے مرض مین اچھی طرح سے علاج کیا جائے - دوسری قسم جذام کی اُس مرۂ سودا سے پیدا ہوتی ہی جو صفرا کے
احتراق سے بنا ہی اسی جذام مین اعضاے بدنی کا گرنا سڑ سڑ کر عارض ہوتا ہی اور شاید ایسا مریض بالکل اچھا نہین ہوتا مترجم
حکماے ہند نے کُشٹ یعنے فساد خون کی اٹھارہ قسمین لکھی ہین نوبت سخت ہین جنمین سے ایک اودُمبر بھی ہی کہ تمام بدن مین
سخت سخت گٹھریان پڑ جاتی ہین مترجم کو اتفاق ۱۳۰۳ ہجری مین ایسے ایک بیمار کے علاج کا اتفاق ہوا ہی جسکو مولوی حکیم سید محمد
صاحب زیدپوری نے میرے پاس بھیجا تھا مریض کے تمام بدن مین کئی سو گٹھریان سخت سخت پڑی تھین اور اُنمین درد بھی تھا مگر
ریم نہین پڑتی تھی اور تمام بدن اُسکا پھولا ہوا بھی تھا مجھے گمان ہوا کہ اسکو ایک دوسری قسم کا کشٹ خواہ جذام جسکو سنسکرت مین
اُلس کہتے ہین بھی ہی چنانچہ مین نے ایک اکسیر ناقص جو نسخہ شمس الدین مغربی کا رباعی مین مشہور ہی ؎ گفتہ است شمس مغربی
گوگرد و توتیا ۰ زرنیخ سرب زیبق ہر پنج را لبا ۰ از خون تیرہ تر کن و انگہ غبار در کن ۰ قلعی نحاس زر کن ہست کیمیا ۰ توتیا سے مراد
روح توتیا یعنے جست ہی اور خون تیرہ سے یاد ... جیسے روغن شیر وغیرہ ہین - الغرض مساوی اوزان ان ادویہ کو دو ماہ مترجم نے
بار درطب سیاہ مین جیسے کہ شیخ الرئیس نے تمام ادکا سیر کے واسطے تجویز کیا ہی مثل ماء الرائب خواہ آب لیمون اور سرکہ مقطر مین سحق کیا تھا
مگر آنچ نہین دی تھی اسلیے کہ میزان نار مجھپر منکشف نہ تھی فقط سحق کی حرارت نرم اسکو پہونچی تھی اُسی دوا سے ناچار سے کہ ابھی شمع
اور قائم النار بھی نہوئی تھی اور کبریت اور زرنیخ کا دخان کسیقدر باقی تھا جو طرح مین سواد کبریتی دیتی تھی اسی مجذوم کو روزانہ بقدر
چار سرخ تا بیس روز کھلائی بحمد اللہ تمام گٹھریان اُسکی نابود اور معدوم ہوگئین اور آماس بدن بھی جاتا رہا پسینہ کی بدبو اور دیگر اعراض
سب دور ہوگئے اور میرے گمان مین وہ شخص پورا صحیح ہوگیا - یہی نسخہ قریب بیس برس سے میرے تجربہ مین ہی اور ہمیشہ سود مند
ہوتا ہی اب اسکی تکمیل قواعد حل و عقد اور تقطیر سے کرتا ہون اگر اللہ جل شانہ چاہے تو پورا ہو جائے اور عام خلائق کو نفع پہونچے
ناظرین کتاب ہذا سے مجھے امید ہی کہ اگر وہ رموز اس دوا کی طیاری کے مجھ سے دریافت کرینگے تو مین بشرطیکہ وہ اہل علم سے
ہونگے اور فن کیمیا بھی انکے عمل اور علم مین ہوگا ضرور بتا دونگا میری غرض یہی ہی کہ اب یہ فن از سر نو اطباء پر حال منکشف
ہو جائے واللہ الہادی وبیدہ ازمۃ الایادی - متن جذام کی علامت ابتدائی حدوث مین یہ ہی کہ آنکھ کی سپیدی مین تیرگی
آجائے اور سا[illegible] شکل سے مدور اور گول گول ہو جائین اور اسی واسطے اس مرض کا نام داء الاسد بھی رکھا گیا ہی کہ شیر کی
آنکھون کی سپیدی مین تیرگی بھی ہوتی ہی اور آنکھ کے ڈھیلے گول گول بھی ہوتے ہین - جب مرض مستحکم اور پختہ ہو جاتا ہی اعضاے
بدنی کا گرنا اور بالون کا پلکون کے منتشر ہونا شروع ہوتا ہی اور ابرو کے بال بھی جھڑنے لگتے ہین اور گلے مین بھندا یعنے پھنسی پڑ جاتی
اور آواز بیٹھ جاتی ہی اور چہرہ پھول جاتا ہی اور موٹا بد قوارہ ہو کر ہونٹھ موٹے موٹے ہو جاتے ہین اور رنگ چہرہ کا سُرخی مائل ہوتا ہی
اور انگلیون کے پور پھٹ جاتے ہین - دونون نتھنے خشک ہو جاتے ہین زبان کی رگین موٹی ہو جاتی ہین اور کبھی کسی بیمار کی ناک بیٹھ
گر جاتی ہی یہ بیان جذام اور اسکے دلائل کا ہی -

باب سولھوان برص اور بہق سپید اور سیاہ اور داد کے اقسام اور ہر ایک کے

اسباب اور علامات کے بیان مین

برص ایک سپیدی ہی جو ظاہر بدن مین ہوتی ہو اور کبھی بعض اعضا مین ہوتی ہو اور بعض مین نہین ہوتی ہو اور کبھی تمام اعضا مین
سقدر ہوتی ہو کہ تمام بدن سپید ہوجاتا ہو۔ برص کی پیدایش غلبہ خلط بلغمی سے خون پر ہوتی ہو اور قوت مغیرہ جو بدن مین اخلاط
خام کو خون سے بدلنے والی ہو اُسکے ضعیف ہوجانے سے ہوتی ہو اسلیے کہ یہ مرض سوء مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہو۔ علامت اُسکی
یہ ہو کہ عضو مبروص کا رنگ سپید ہو اور بال جو اُسی عضو پر ہون وہ بھی سپید ہوجائین۔ اور اگر جلد مین سوئی وغیرہ چبھوئین خواہ
پچھنے لگائین خون برآمد نہو بلکہ سپید رطوبت نکلے اور جو برص ایسا ہو اُس سے نجات ممکن نہین ہو اور جس برص سے خون برآمد ہو
خواہ گلابی رطوبت خارج ہو اُسکے دور ہونے سے یاس اور نومیدی نہ کرنی چاہیے۔ بہق سپید بھی ایک باریک سپیدی جلد پر بدن کے
ظاہر ہوتی ہو اسکی پیدایش بھی مادہ برص سے ہو اگر وہ مادہ ضعیف ہو۔ فرق درمیان برص اور بہق کے یہ ہو کہ بہق تو فقط ظاہر
جلد مین ہوتا ہو اور برص عضو کے اندر (بلکہ کبھی ہڈی تک بھی پہونچ جاتا ہو) اور جو بال سپید داغ پر نکلتا ہو وہ بھی سپید ہوتا ہو
بہق سیاہ یہ ہو کہ رنگ جلد بطرف گہری سیاہی کے بدل جائے اسکی پیدایش خون مین مرہ سودا کے ملجانے سے ہوتی ہو اور علامت
اُسکی یہ ہو کہ جلد کا رنگ خوب سیاہ ہو اور جب عضو سیاہ کو ملین اُس سے ایک چیز مثل بھوسی کے اُڑتی ہوئی معلوم ہو اور ملا ہوا مقام
سرخ باقی رہے۔ اکثر تو یہی ہو کہ یہ بہق اُن لوگون کے بدن مین پیدا ہوتا ہو جو قریب سن شباب کے پہونچے ہون خواہ سن اُنکا تمام
اسلیے کہ صفرا اُنکے بدن مین جل کر مائل بسودا ہوجاتا ہو یا مرہ صفرا جو مائل بطرف سرخی کے ہو۔ داد کے اقسام کی پیدایش خون لطیف سے
ہوتی ہو جسمین آمیزش مرہ سودا کی ہو۔ اور کبھی تیز خون مین آمیزش رطوبت غلیظ اور بلغم شور کی ہوکر پیدا ہوتی ہو اور یہ بات پورانے
داد مین ہوتی ہو جیسے پوست اُترتی ہو۔ داد کی نشانی یہ ہو کہ عضو کے اندر ہوتا ہو اور پھیلے اُس سے گول گول اُترتے ہین جیسے فلوس ماہی
اسکو معلوم کرنا چاہیے

باب ستر ہوان ترکھجلی اور سوکھی کھجلی اور پوست اُترنا اور جوئیں پڑنا پتی اُچھلنا اور چھوٹی پھنسیان اور اندھوری اور مستہ اور ورم البوریسما اور اُن قروح کا بیان جو احتراق سے پیدا ہون

جرب اور حکہ یعنے تر اور خشک کھجلی اور تقشر جلد یعنی پوست اُترنے کی پیدایش خون مین بلغم شور مراری کی آمیزش سے پیدا
ہوتی ہو جسکو طبیعت اعضاے اندرونی سے بطرف ظاہر جلد کے دفع کرتی ہو پس جلد کے نیچے باقی رہ جاتی ہو۔ پھر اگر یہ اخلاط لطیف اور
رقیق ہون سوکھی خارش پیدا کرینگے جو بہت جلد اچھی ہوجائیگی اور اگر وہ اخلاط غلیظ ہون ایسی کھجلی پیدا کرینگے جو دیرپا ہوگی اور بہت
آہستہ ہوگی اور جرب یعنی ترکھجلی پیدا کرینگے اور جس مرض مین پوست اُترتی ہو وہ بھی یہ اخلاط پیدا کرینگے کبھی یہی امراض بسبب ضعف
جلد کے پیدا ہوتے ہین جس وقت طبیعت فضول کو دفع کرے اور بطرف ظاہر بدن کے بطور تنقیہ اور صفائی کے نکالے اعضاے اندرونی سے
اور چونکہ جلد کو قوت نہین ہو کہ اُن فضول کو باہر نکال دے اور اُنکی تحلیل کردے لہذا وہ فضول جلد مین باقی رہ جاتے ہین۔ اکثر یہ امراض
اُنھی کے بدن مین پیدا ہوتے ہین جو کہ غذا غلیظ زیادہ کھاتا ہو اور ہمیشہ یہی غذا اُسکی خورش ہو جسکا کیموس خراب بنتا ہو اور نہانا کم ہو۔ اور حکہ یعنی سوکھی کھجلی
خاص کر اُسی کے بدن مین ہوتی ہو جو نہاتا نہو اور چرک اور میل اُسکے بدن مین زیادہ ہو اور میل کی تہ بدن مین جمی ہوئی رہتی ہون کبھی سوکھی کھجلی مشائخ کے
بدن مین زیادہ ہوتی ہو بسبب اسکے کہ اُنکی کھال کمزور ہو اور خلط شور اُنکے بدن مین زیادہ پیدا ہوتی ہو۔ جرب یعنی ترکھجلی کی علامت یہ ہو کہ چھوٹے چھوٹے دانے

پہلے برآمد ہوکر پھر پھول جاتے ہین (اور ان مین جلن ہوتی ہی) اور کھجلی زیادہ اُٹھتی ہی اور زیادہ تر دونون ہاتھ و نیچ مین دو اُنگلیون کے جنکو
گھائی کہتے ہین یہ چھالے برآمد ہوتے ہین اور دونون کُہنیون مین اور عصعص یعنے تہیگاہ دونون چوترون کے بیچ مین کمر سے لیکر نیچے تک اور
کبھی تمام جلد بدن مین پیدا ہوتی ہی قمل یعنے جیٹی جون کی پیدایش فضلہ تر اور غلیظ اور خراب سے ہوتی ہی جسکو طبیعت بطرف ظاہر بدن کے
دفع کرتی ہی پس مسامات سے وہ فضلہ خارج نہین ہوسکتا ہی بوجہ اپنے غلیظ ہونے کے تب اُسمین چرک اور میل ملکر جون پیدا کردیتا ہی
اور اسی وجہ سے جون زیادہ اُسی کے بدن مین پڑتی ہین جو نہاتا نہو اور نہ اپنے بدن کا میل چھوڑاتا ہو جیسے مسافرون کو سفر مین یہ امر
درپیش ہوتا ہی۔ اسکا سبب یہ ہی کہ پسینا جسوقت بدن سے نکلا اور مسام مین چسپیدہ ہو رہا اور ٹھہر گیا پس جسقدر اُسمین سے جز غلیظ ہی
متعفن ہوگا اور اُسی سے یہ حیوان یعنے قمل پیدا ہوگا۔ بیشتر قمل ہمیشہ انجیر کے کھانے سے پیدا ہوتے ہین اگر بدن تنقیہ کرنے سے پاک
صاف نہو۔ ہوچھی چھوٹے چھوٹے دانہ کی پیدایش خراب رطوبات سے ہوتی ہی جسکو طبیعت نے بطرف خارج اور بیرون جلد کے دفع کیا ہو۔ پھر
اگر یہ رطوبت گرم اور تیز ہوگی ان دانون کے سرے باریک اور نوکدار ہونگے۔ اور اگر یہ رطوبت غلیظ یا سرد ہوگی یہ دانہ چوڑے اور چپٹے ہونگے۔
اکثر یہ دانہ اُسی کے بدن مین برآمد ہوتے ہین جسکی جلد سخت اور کثیف ہو۔ شری یعنی پتی کے دانہ بعض تو چھوٹے اور بعض دانہ بڑے اور
چپٹے چوڑے منھ کے جو سخت کھجلی سے شروع ہوتے ہین اور بیتابی سے اسقدر آدمی کھجاتا ہی کہ آخر کھجاتے کھجاتے ایک رطوبت صدیدی انمین سے
نکل آتی ہی۔ پتی کی پیدایش اُس خون سے ہوتی ہی جسمین صفرا کی آمیزش ہو رنگ پتی کے دانون کا سُرخ ہوتا ہی اور یہ قسم پتی کی اکثر دن کو
اُبھرتی ہی اور بیمار کو ہمراہ اسکے حرارت اور دبیج یعنے بدن کا جھکا جاتا معلوم ہوتا ہی۔ نبض مریض کی عظیم اور اُسمین سرعت ہوتی ہی۔ یا پتی
آمیزش سے رطوبت بلغمیہ کے جو ستور ہو خون رقیق مین ملجانے سے پیدا ہوتی ہی اور اسکا رنگ سپید ہوتا ہی۔ اور یہ پتی اکثر رات کو
اُبھرتی ہی۔ اور کبھی پتی خون اور بلغم اور صفرا تینون کی آمیزش سے پیدا ہوتی ہی اور اسکے رنگ مین سرخی زیادہ ہوتی ہی مترجم نے بمقام
گوالیار ایک مریض معمر کو جو بڑا استمول بھی تھا دیکھا کہ اُسکو پتی اُچھلنے کا مرض دائمی تھا اور سوداوی مادہ کی اُسکے بدن مین کثرت تھی اور
خون اُسکا فاسد ہوگیا تھا۔ اور جذام کی تدبیر جب کیجاتی تھی اُسکو کسیقدر آرام ہوتا تھا۔ اور پھر ایک اَور مریض آگرہ مین سُنا کہ اُسکے پتی بھی
دوامی ہی مگر اُسکو دیکھنے کی نوبت نہین آئی اور بحث علاج مین مجرب دوا مترجم کی جو فقراے ہند سے ملی ہی انشاء اللہ لکھی جائیگی متن
خصف یعنے اندھوریان جنکو گرمی دانہ بھی کہتے ہین چھوٹے چھوٹے دانہ باجرہ کے مشابہ ظاہر جلد مین پھیل جاتے ہین اور اُنکی پیدایش رطوبت
رقیق سے جو تیز اور صفراوی خون سے ملی ہوئی ہی ہوتی ہی۔ اور اکثر فصل صیف یعنی گرمیون مین اندھوریان نکلتی ہین خصوصاً جو شخص سرد پانی اپنے
بدن پر گرائے کہ اسکی سردی سے جو فضول کہ اندر سے بدن کے بطرف جلد کے خارج ہوتے ہین اُسکا نکلنا بند ہوجائے اور اندر ہی اندر وہ فضول
مسامات مین گھٹ کر فراہم ہوجائین۔ ثآلیل یعنے مسہ چھوٹے دانہ ہین نہایت سخت اور گول ہوتے ہین۔ اور ایک مسہ وہ ہی جسکو مسامیر
یعنے کیلین اور میخین کہتے ہین یہ دانہ سخت عضو کے اندر تک مثل میخون کے گڑے اور دھنسے ہوے ہوتے ہین اور اکثر اعضا سے بدن مین
رطوبت کے ملجانے سے مرہ سیاہ سے پیدا ہوتے ہین۔ قروح یعنے قرحہ کے اقسام جو احتراقات سے پیدا ہوتے ہین اُنکی پیدایش خون سوختہ
سوداوی سے ہوتی ہی جسکو طبیعت بطرف ظاہر بدن کے دفع کرتی ہی پس پہلے تو اُس سے بثور یعنی دانہ بڑے بڑے پیدا ہوتے ہین اور
پھول کر پھٹتے ہین اور شگافتہ ہوتے ہین پھر اُنمین پپڑی پڑجاتی ہی سیاہ رنگ کی جس ورم کا نام [illegible] ہی یہ ورم خون اور پیچ سے پیدا
ہوتا ہی اور اسکی پیدایش بحرک رگ کے پھٹ جانے اور اُسکے مُنھ کے کھلے رہنے سے ہوتی ہی جو ملتحم نہین ہوتا یعنے جڑتا نہین ہی اور جسم

دشیدیعنی انگور ہین جمتا ہے۔ اس ورم کی علامت یہ ہے کہ مقام ورم کا حرکت مثل نبض کے کرتا ہو اور جب اُسپر ہاتھ رکھ کر دبائین اکثر مقدار ورم کی جاتی رہے اور بعض اوقات اُس سے باریک آواز جیسے قلم کے گھسنے کی ہویدا ہوتی ہے۔ اور ورم کا رنگ مثل بگین کے ہو خواہ مثل بنفشہ کے جالینوس نے لکھا ہے کہ جملہ اقسام قروح اور شور کے جو ایسے بدن مین پیدا ہون جسکے رنگ مین سپیدی زیادہ ہے خواہ ایسے بدن مین پیدا ہون جو ابرش ہون یعنے کہ احتیان اُسکے بدن مین بُری ہون اور اخلاط اُسکے بھی اسی طرح ناصاف ہون الغرض ایسے بدن مین جسقدر قروح پیدا ہون ردی اور خراب ہوتے ہین۔ اور انھین دونون سبب سے اُنکا اچھا ہونا دشوار ہوتا ہے (میری مراد) اس کلام سے یہ ہے کہ جو خراب خلط ایسی ہو جس سے ناکل اور سڑ جانا قروح مین پیدا ہوتا ہے اور خون جید جس سے گوشت اچھا پیدا ہوتا ہے اُسکی کمی سے اُن قروح مین اور اصلاح اُس زخم کی جو سڑ گیا ہے ایسے قروح کا اچھا ہونا دشوار ہوتا ہے اسکو معلوم کرنا چاہیے **مترجم** دو سبب جو زخم کے اچھے ہونے مین دشواری کے بیان کیے اُنھین کی تفصیل اس فقرہ مین کی ہے جہان سے (میری مراد) کا لفظ لکھا ہے اور یہ عادت اس معلم ماہر کی تمام کتاب مین ہے کہ جہان ذرا سا بھی عبارت مین اغلاق یا پیچ ہوتا ہے اُسکو خود ہی بہ تصریح اور توضیح دوبارہ بیان کر دیتا ہے۔

باب اٹھارھوان اُن بیماریون کے بیان مین جو خاص خاص ہر ایک عضو کو عارض ہوتی ہین

جب ہمنے اُن عام بیماریون کو لکھدیا جو ظاہر بدن مین پیدا ہوتی ہین اور تمام اعضا مین اُنکا ظہور ہوجاتا ہے اب ہم اس اٹھارھوین باب مین اُن ظاہری امراض کو بیان کرینگے جو بعض اعضا سے بدن مین ہوتے ہین اور بعض مین نہین ہوتے ہین۔ اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ ایسے خاص امراض کچھ تو وہ ہین جو سر مین پیدا ہوتے ہین جیسے داء الثعلب یعنی بالخورہ یا داء الحیہ جسکو کھال اُتر جانا کہتے ہین اور سعفہ یعنے گنج اور خراز یعنے بفا اور ابریہ یعنے ذوکدار سپید سپید کیلین اور سر کا بڑا ہوجانا اُس وجہ سے کہ سر کی جھلی کے نیچے کسیقدر مقدار بڑھ جائے ستوٗن یعنے درزون کے جھڑ جانے سے۔ اور وہ ورم نرم بلغمی ہے جو سر کی جھلی کے نیچے اور کھوپڑی کے اوپر پیدا ہوتا ہے۔ اور کچھ ایسے خاص مرض ہین جو فقط چہرہ پر ہوتے ہین جنسے جھائین اور نمش یعنی چھوٹے چھوٹے دانہ جنکا نام عدسہ ہے۔ اور چہرہ کا شق ہوجانا۔ تو ثہ جو رخسارون مین پیدا ہوتا ہے۔ اور احتراق کا مرض۔ بعض ایسے امراض ہین جو دونون پائون کو عارض ہوتے ہین جیسے داء الفیل جسکو فیل پا کہتے ہین اور عروق بلغیہ یعنے رگین پائون کی پھول جاتی ہین۔ بعض ایسے امراض ہین جو ہاتھ اور پائون دونون مین پیدا ہوتے ہین جیسے عرق مدنی جسکو نارو کہتے ہین اور شقاق یعنے ہتیلی خواہ پائون کے تلوون کا پھٹ جانا خواہ ایڈی کا پھٹ جانا اور موزے کی رگڑ خواہ سوار ہونے سے گھوڑے وغیرہ پر کسی قسم کی رگڑ اور بعض وہ امراض ہین جو انگلیون کو عارض ہوتے ہین جیسے داحس یعنی بسہری اور اور مرض اظفار جسمین ناخون سپید ہوجاتے ہین اور ناخون کا پتلا ہونا۔ ہم پہلے ابتدا اُن امراض سے کرتے ہین جو خاص کر عضو سر مین عارض ہوتے ہین اور سب سے پہلے داء الثعلب اور داء الحیہ کا بیان ہوتا ہے۔ یہ دونون مرض ایسے ہین جسمین سر کے اور داڑھی کے بال اور دونون ابرو کے بال گرجاتے ہین۔ اور ان دونون بیماریون کے نام دونون جانورون کی طرف اضافت کرکے اسواسطے بنائے گئے کہ یہ دونون مرض ان حیوانون کو زیادہ لاحق ہوتے ہین۔ ثعلب یعنی لومڑی کو بہت مرتبہ بالون کے گر جانے کا مرض لاحق ہوتا ہے اور کھال ہی کھال اُن مین رہجاتی ہے۔ و حیہ یعنی سانپ تو ہمیشہ کینچلی جھاڑا کرتا ہے۔ اور اسی واسطے داء الحیہ کی بیماری جب ہی کہینگے کہ آدمی کی بھی کھال گرتی ہو ہمراہ بالون کے۔ اور ایک قوم نے کہا ہے کہ شکل بالون کے ترش جانے کی اس مرض مین ترچھی ہوتی ہے جیسے سانپ ترچھا اور کج ہوکر پیچ کھاتا ہوا چلتا ہے اور درحقیقت یہ امر صحیح نہین ہے۔ ان دونون بیماریون کی پیدائش یا صفرا سے گرم سے ہوتی ہے جسمین خون ملا ہوا تمام ایسے اعضا مین آتا ہو

جسمین بال اُگتے ہین پس بال اسی سبب سے گر جاتے ہین کہ اُنمین حرارت مفرط سے احتراق ہو جاتا ہے اور علامت اسکی یہ ہے کہ رنگ اس مقام کا جسکے بال گرتے ہون بخوبی زردی مائل ہو۔ یا سبب اسکا یہ ہے کہ مرہ سودا مین خون ملگیا ہو پس بال اسکے تحسیس اور خشکی پیدا کرنے سے گر جائین اسکی پہچان یہ ہے کہ رنگ اُس مقام کا سیاہی مائل ہو۔ یا خلط بلغمی شور خون مین ملجائے اسوجہ سے بال گرتے ہون۔ یا بلغم غلیظ جسمینہ اُن راہون مین سدہ ڈالے یعنے بھر جائے اور راہ روک دے جدھر سے بخار دخانی مادہ تولد بالون کا آتا ہے۔ اور علامت اسکی یہ ہے کہ مقام مذکور سپیدی مائل ہو۔ کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ تمام اعضاے بدنی کے بال انھین اسباب سے گر جاتے ہین جیسے کہ بقراط نے کہا ہے کہ اگر کسی آدمی کو بالخورہ کا مرض ہو اور پھر اُسکو دوالی کا مرض پیدا ہو یعنے پانون کی رگین اسکی موٹی ہو جائین پھر از سرنو اُسکے سر کے بال پیدا ہو جائینگے اور اگر کسی کو بالخورہ کا مرض ہو شاید اُسکو دوالی کا مرض نہوگا کبھی بالون مین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ پریشان ہو جاتے ہین اور پھیل جاتے ہین اور پھر گرنے لگتے ہین بسبب کمی غذا کے اور کم اُٹھنے اُن بخارات جیدہ کے جو بال اُگایا کرتے ہین۔ اور کبھی بسبب تحلل اور ڈھیلے ہو جانے مسام کے بھی بال پر یہ آفت آتی ہے کہ جب وہ بخار جس سے بال اُگتا ہو اور بڑھتا ہے بڑے مسام سے نکلتا ہے پھیل جاتا ہے اور ہر طرف سے سمٹ کر یکجا نہین ہوتا ہے کہ اُس سے بال بنین جیسے اور دخان اور دھوئین کا یہی حال ہے کہ جب گھٹ کر تنگ راہ سے نہین نکلتا ہے بلکہ کشادہ راہ سے خارج ہوتا ہے پھیل جاتا ہے اور گوپج کر نہین نکلتا ہے کبھی بسبب زیادہ تنگ ہونے مسام کے جو تنگی اُسمین رطوبت اور بلغم کی وجہ سے آتی ہے بھی بالون کو ضرر پہونچتا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ جب وہ دخان جس سے بال پیدا ہوتے ہین ایسی رطوبت مین ہوکر خارج ہوتا ہے وہی رطوبت سامنے آجاتی ہے اور مسام کو بند کر دیتی ہے جسقدر بخار برآمد ہوچکا اور جسقدر اب نکلا چاہتا تھا اسکے بیچ مین وہی رطوبت حائل ہوکر اتصال دونون کا منقطع کر دیتی ہے اسی وجہ سے بعض اجزا بال کے بعض سے متصل نہین ہونے پاتے پس پیدائش بال کی منقطع ہو جاتی ہے کبھی بالون کا گرنا بعد امراض حادہ اور تیز بیماریون کے پیدا ہوتا ہے بسبب حرارت شدید اور خراب ہو جانے اُن بخارات کے جو اندر سے خارج ہوتے ہین۔ اور کبھی بالون کا گرنا بسبب فنا ہو جانے اچھی رطوبات بدنی کے بھی عارض ہوتا ہے جیسے بیماران سل اور دق کو یہ بات پیش آتی ہے۔ سعفہ وہ قرح اور زخم ہین جو سر مین پیدا ہوتے ہین اور اُنمین پھڑیان بھی پڑتی ہین۔ اور اسکی چند قسمین ہین ایک قسم کا اُسکے شہدی نام ہے اُسکی پیدایش بلغم شور سے ہوتی ہے اور اسکی شناخت یہ ہے کہ اُن قروح سے سر کی کھال مین سوراخ پڑ جاتے ہین چھوٹے چھوٹے اور باریک اور اُنھین سوراخون مین رطوبت مثل شہد کے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ ایک قسم اسکی یہ ہے جسکو تینی کہتے ہین یہ وہ قروح ہین گول گول اور سخت کہ انکے اوپر کی طرف سرخی ہوتی ہے اور اندر اُنکے ایک شے مشابہ تخم انجیر کے ہوتی ہے ایک قسم اسکی وہ ہے جسکو اجرد کہتے ہین یہ وہ قروح ہین جو سر مین ہوتے ہین اور اُنمین باریک سوراخ بھی ہوتے ہین مگر انکے سوراخ سعفہ شہدیہ کے سوراخون سے چھوٹے ہوتے ہین اور اُنمین سے رطوبت ایسی برآمد ہوتی ہے جیسے رطوبت سرپستان سے نکلتی ہے اور اُنمین سے رطوبت مشابہ مائیت خون کے برآمد ہوتی ہے مترجم عبارت کتاب کی غلط ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ قروح مشابہ سرپستان کی صورت مین ہوتے ہین اور اُنمین سے رطوبت مثل مائیت خون کے برآمد ہوتی ہے متن ایک قسم اسکی سپید رنگ مشابہ مور سرج یعنے چیونٹی کے سر کے ہوتی ہے اُس سے چھلکے سپید سپید اُترتے ہین۔ خراز اور ابریہ یہ چھوٹے چھوٹے اجسام ہین باریک مشابہ بھوسی کے سر کی جلد سے یہ بھوسی اُترتی ہے جسکو ہفا کہتے ہین اور تقرح یعنے زخم نہین پڑتا ہے اسکی پیدایش بخارات شور بلغمی سے ہوتی ہے اور اُس خون سے بھی جسمین مرہ سودا ملگیا ہو سر کا تر ہو جانا اور لانبا ہونا اور کج ہو جانا یہ سب امور ریح غلیظ سے پیدا ہوتے ہین کہ وہ ریح شئون

یعنے رسولیون کے اندر سر کے گھس جاتی ہی اور انھین رسولیون کو متفرق کر دیتی ہی اور سر کی ہڈیون کو ایک دوسری سے دور کر دیتی ہی
اسی وجہ سے مقدار سر کی بڑھ جاتی ہی - جو ورم نیچے سر کی کھال کے ہوتا ہی کہ جسوقت اُسکو انگلی سے ہٹائین ہٹ جاوے اور آسانی
زور ہو جائے - اُس ورم کی پیدایش فضلہ سے ایک رقیق مادہ کے ہوتی ہی جو بیچ مین جلد سر اور کھوپڑی کی ہڈی کے فراہم ہوتا ہی -
... اور نمس یعنے تل ان دونون کی پیدایش اکثر دونون رخسارون پر ہوتی ہی اور دونون اونچی ہڈیون پر گال کے
... سے خون کے جو سوختہ ہو گیا ہوا اور اخلاط سوداویہ سے جو معدہ مین ہون انکی پیدایش ہی خواہ تمام بدن مین یہ
مادہ ہی جیسے کہ حاملہ عورتون کو یہی بات پیدا ہوتی ہی جب اُنکے بدن مین فضول خراب فراہم ہون - توثہ جو رخسار پر ہوتا ہی اُسکی
پیدایش ایسی خلط غلیظ سے ہوتی ہی جسمین حدت اور تیزی ہو - اور یہی توثہ اکثر ایک طرف وجنہ یعنے رخسارہ کی ہڈی خواہ
اونچی جگہ کے ہوتا ہی اور یہ توثہ ایک پھنسی پھیلی ہوئی ہی کہ اکثر رخسارہ کے اندر ہوتی ہی - احتراقات جو استخوان
رخسارہ پر خواہ ناک پر ہوتے ہین یہ مشابہ سعفہ کے ہین سرخ رنگ مگر تیرگی مائل کہ اکثر انمین زخم پڑ جاتے ہین - یہ بھی
جاننا مناسب ہی کہ جو قرحہ منجملہ قروح مذکورہ بالا کے سر مین ہو خواہ تمام بدن کے کسی عضو مین ہو اور شکل اُسکی گول ہو اور گہرا بھی
ہو وہ قرحہ نہایت خراب اور خبیث مادہ کا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ پیدایش ایسے قروح کی مادہ تیز اور غلیظ سے ہوتی ہی -
جو مرض کہ دونون پانون مین پیدا ہوتے ہین اور دونون ساق یعنے پنڈلیون مین وہ جیسے داء الفیل اور پھولی ہوئی رگین
جسکا نام دوالی ہی اور وہ قرحہ جسکا نام بلخیہ ہی - داء الفیل یعنے فیل پا ایک ورم ہی سوداوی جو پنڈلی اور قدم مین پیدا ہوتا ہی اور علامت
اُسکی یہ ہی کہ پانون کی شکل اس مرض مین ایسی ہو جاتی ہی جیسے ہاتھی کا پانون موٹا اور بھدا ہوتا ہی اور نیچے اوپر یکسان ہوتا ہی
کا ورم یعنے اوپر سے موٹا اور نیچے سے باریک نہین ہوتا ہی - دوالی وہ مرض ہی جسمین رگین پنڈلی کی بھر جاتی ہین اور موٹی
ہو جاتی ہین اسکی پیدایش بھی خلط سوداوی سے ہوتی ہی جو انھین رگون مین ریزش کرتی ہی اور انکو بھر دیتی ہی - اسلیے کہ اکثر
دوالی کا مرض انھین لوگون مین ہوتا ہی جو ہمیشہ پانون کی محنت زیادہ کرتے ہین اور دیر تک کھڑے رہتے ہین تمام بدن کو
سیدھا کرکے لہذا اُنکے اخلاط نیچے اُتر کر اُن رگون مین پہونچتے ہین جو کہ دونون پنڈلیون مین ہین اور اسی وجہ سے یہ بیماری
کاشتکار اور حمال یعنے بارکشون کو زیادہ ہوتی ہی اور ملاحون کو جو کشتی کھینچنے مین پانون کو زیادہ زور دیتے ہین بلّی سے ناؤ چلاتے ہین
کھڑے کھڑے خواہ گت اور ڈانڈ سے بیٹھے بیٹھے - علامت اس مرض کی یہ ہی کہ پنڈلی کی رگین لپٹی ہوئی اور موٹی اور سبزی
خواہ سیاہی مائل ہو جاتی ہین - بلخیہ وہ قروح ہین جو پنڈلی سے پیدا ہوتے ہین علامت اُسکی یہ ہی کہ بلخیہ وہ قرحہ ہی جس جگہ نکلتا ہی
گڑھا پڑ جاتا ہی اور گول گول اسکا گہراو ہوتا ہی اور اپنے گردپیش کی جگہ سڑا دیتا ہی بوجہ خرابی مادہ کے اور اسکا اچھا ہونا دشوار
ہوتا ہی - جو امراض دونون ہاتھ اور دونون پانون مین اور دونون قدم مین پیدا ہوتے ہین وہ نارو ہی جسکو عرق مدنی کہتے ہین
اور پنڈلی مین خواہ دونون کلائی مین نکلتا ہی اور کبھی دونون پہلو مین لڑکون کے بھی نکلتا ہی - اور اکثر یہ بیماری گرم ملکون مین
پیدا ہوتی ہی جیسے ہندوستان کے مقامات اور مصر اور حبشہ کی آبادی مین - یہ بیماری جلد کے نیچے کی ہی کہ جلد کے نیچے ایک شی مثل
رگ کے پیدا ہوتی ہی اور رینگتی ہوئی چلتی پھرتی مثل کیڑے کے معلوم ہوتی ہی مترجم ہندوستان کے گرم مقامات مین منجملہ
نقص جودھپور ماڑواڑ مین یہ بیماری دیکھی ہی ان دریا کے کنارے کے خواہ پہاڑ کے اوپر اور نیچے کے بلاد جیسے کوہ آبو و جودھپور

اسمین اسکی زیادہ کثرت ہوتی ہے کہ لوگ جو دیکھے انکے بدن مین بشمار نارو نکلتے ہین۔ اور اسکے نکالنے مین اگر خطا ہوئی اور نارو ٹوٹ کر رہگیا ہو العیاذ باللہ پھر تو بڑی مصیبت پیدا ہوتی ہے مصنف کے زمانہ مین اس مرض کی پوری پوری تحقیق نہوئی تھی جیسی اب ہوئی ہے بزمرۂ بیان علاج کے ہم اپنے تجربات کو بھی انشاء اللہ درج کتاب کرینگے متن جب اس رگ لینی نارو کا سرا پھول جائے در دہاے شاید اُس سے پیدا ہوتے ہین۔ ہاتھون کا اور قدم کا شق ہونا اور پھٹ جانا اور پاشنہ کا پھٹ جانا اسکی پیدایش مرہ سوداسے ہوتی ہے۔ یا سوءمزاج خشک سے جو ان مقامات پر غالب آتا ہے اور اسکی علامت ظاہر ہے مترجم رنگریز جو اکثر رنگ کے کونڈون مین رنگ بھرا ہوا نیل خواہ کسوم وغیرہ پاؤن سے ہلایا کرتے ہین انکے پاؤن اور ہاتھ زیادہ پھٹ جاتے ہین شاید سبب یہ ہو کہ سجی کا کھار خواہ اور قسم کے کھار جو رنگ کے کاٹنے کے واسطے ڈالتے ہیں انکی یبوست اور خشکی سے ہاتھ پاؤن پھٹ جاتے ہین اسی طرح چونے کے بنانے والے چونکہ تغار مین چونہ کے زیادہ اترتے ہین خواہ معمار اور مزدور جو گچکاری کا پیشہ کرتے ہین اور جاڑون مین جو عام شقاق عارض ہوتا ہے ہر جگہ یبوست کو شامل دخل ہو۔ مگر اکثر تو یہی ہے کہ یبوست کے غلبہ سے شقاق پیدا ہوتا ہے مجرب دوا شقاق کی بحث علاج مین انشاء اللہ درج ہوگی متن داحس یعنے اسبھری ورم گرم ہے جو ناخون کے قریب پیدا ہوتا ہے اسکے ہمراہ درد اور تپک زیادہ ہوتی ہے اسکو جاننا چاہیے

باب انیسوان جراحات اور قروح اور انکے علامات کے بیان مین

چونکہ ہمنے سروقت بیان امراض کے یہ بھی کہدیا ہے کہ تفرق اتصال اگر وہ گوشت مین ہو اسکو جرح یعنی زخم کہتے ہین پھر اگر اسکا زمانہ زیادہ گذر جاے اُس زخم کو قرحہ کہینگے۔ اور اگر تفرق اتصال ہڈی مین ہو اسکو کسر کہتے ہین۔ جراحات مین کچھ تو مفرد اور بسیط ہین اور کچھ مرکب اپنے غیر کے ساتھ مین یعنے سوا جراحت کے اور کوئی خرابی بھی اُسمین ہے۔ جراحات بسیط یا قطع ہے یعنی کٹ جانا یا شق ہے یعنی پھٹ جانا بدن اسکے کہ کسیقدر جزو بدن کا کم ہوجائے یہ بھی قطع اور شق یا تو چھوٹا ہے یا بڑا مگر مفرد یعنے تنہا ہے اسکے ہمراہ کچھ اور اعراض ہرگز نہون۔ شق عظیم یا تو خالی اور سوکھا ہوا ہے اور ایک قسم وہ بھی ہے کہ اُسمین صدید یعنے پیپ وغیرہ بھری ہو اور چرک بھی ہو اور یہ بات قرحہ مین بسبب ضعیف ہونے عضو کے ہوتی ہے کہ جو غذا اُسی عضو متقرح تک پہونچتی ہے اُسکو ہضم نہین کرسکتا ہے۔ اور اسکا سبب یہ ہے کہ ہر ایک عضو کے واسطے دو قسم کے فضلے ہوتے ہین ایک لطیف فضلہ جو مسامات سے تحلیل پاکر خارج ہوجاتا ہے۔ دوسرا فضلہ غلیظ ہوتا ہے جس سے چرک جلد بر پیدا ہوتا ہے۔ اور صدید یعنی ریم جو قرحہ مین پیدا ہوتی ہے وہ فضلہ رقیق سے اُسوقت پیدا ہوتی ہے جب حرارت غریزی اُسی فضلہ کی تلطیف کرکے تحلیل نکرسکے۔ اور چرک فضلہ غلیظ سے پیدا ہوتی ہے۔ اب جو قروح اور جراحات ایسے ہون اُنکا حال تو خود ہی ظاہر ہوتا ہے کچھ استدلال کی حاجت انکے حالات پر نہوگی۔ مرکب قرحہ ایک تو وہ ہے جو مرکب سبب سے ہو خواہ مرکب مرض سے خواہ مرکب عرض سے ہو۔ جو قرحہ سبب سے مرکب ہو اسکی صورت یہ ہے کہ قرحہ کی جگہہ کوئی مادہ ایسا ہو جو بطرف قرحہ کے ریزش کرتا ہے اور علامات اسکے یہ ہین کہ اُس قرحہ مین رطوبت کی کثرت ہو اور رطوبت اُس سے بہتی ہو۔ مرض سے مرکب ہونا قرحہ کا کبھی کسی سوءمزاج گرم سے مرکب ہوتا ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ عضو متقرح سرخ ہو اور اُسی عضو مین لہب یعنی بھڑک گرمی کی ہو اور درد بھی زیادہ ہو۔ اور ایک وہ قرحہ ہے جو سوءمزاج سرد سے مرکب ہو اسکی شناخت یہ ہے کہ رنگ تیرہ ہو اور حرارت کم ہو۔ ایکقسم قرحہ کی وہ ہے جو سوءمزاج رطب سے مرکب ہو اسکی شناخت یہ ہے کہ قرحہ مین رطوبت زیادہ ہو اور صدید یعنی پیپ کی زیادتی اسمین ہو گوشت اسمین ڈھیلا ہو۔ یا قرحہ سوءمزاج یابس سے مرکب ہوتا ہے اُسکی شناخت یہ ہے کہ قرحہ سوکھا اور کھر کھرا ہو بحد اسکی جیسے کسی نے پچھنی ہو مرض الی یعنے مرکب اسمین سے ایک تو کم ہوجانا گوشت کا اور کسی جزو کا قرحہ سے گر جانا۔ اور دوسری یہ ہے

تفرق اتصال بھی ہو جیسے کٹ جانا پٹھہ کا خواہ ٹوٹ جانا ہڈی کا - قرحہ کا مرکب ہونا کسی عرض سے ہے جیسے درد جو قرحہ مین ہوتا ہے - ہر ایک قسم بسیط اور مرکب قرحہ کے جب پرانی ہوجائے اور چالیس دن سے زیادہ اُسے گذر جائین اُسکو ناصور کہتے ہین - اسلیے کہ ناصور درحقیقت وہی قرحہ کہلاتا ہی جو گہرا ہوا اور مُنہہ اُسکا چھوٹا ہو اندر اُسکے زخم کشادہ اور پھیلا ہوا ہو اور اُسمین گوشت سخت اور سپید ہو درد اُسمین نہو اور بعض اوقات سوکھا ہوا اور کُھر کُھرا نظر آئے اور بعض اوقات اُسمین رطوبت زیادہ آتی ہو - اور بہت سے ایسے ناصور ہوتے ہین جنمین ہر وقت رطوبت بہا کرتی ہو اور کبھی کسیوقت بند بھی ہوجاتی ہو اور ناصور کا مُنہہ بند ہوجاتا ہو اور کسی وقت پھر اُسکا مُنہہ کُھل جاتا ہی - کبھی ناصور ہڈی تک پہونچ جاتی ہی پس ہڈی کو چھید ڈالتی ہو اور جلا دیتی ہو اور کبھی عصب یعنی پٹھہ تک ناصور پہنچ جاتی ہو خواہ کسی رگ یا اور کسی عضو شریف تک پہونچکر اُسکو سڑا دیتی ہو - ناصور کے اندر کی جگہ اُسکی یہ صورت ہو کبھی تو اندرونی قرحہ سیدھا ہوتا ہو اور کبھی ترچھا اور ادہر اُدہر چلتا ہو - اور کبھی ایک ہی ناصور کے بہت سے مُنہہ ہوتے ہین - یہ بیان جسقدر ہمنے تفرق اتصال کی اوس قسم کا کیا ہو جو گوشت مین ہوتا ہو اُسمین کفایت ہو اُس شخص کے واسطے جسکا ارادہ جراحات اور قروح کے اختلاف احوال پہچاننے کا ہو تاکہ اُنکا علاج طریقہ صواب پر مناسب طور سے کرے (ہڈیون کا ٹوٹ جانا) جو تفرق اتصال ہڈی مین پیدا ہوتا ہو اُسکو کسر کہتے ہین - اور ایک قسم اُسکی مرکب ہوتی ہو یا ہمراہ جراحت اور زخم کے یا ہمراہ ورم کے اور ان سب کی شناخت آسان ہو کچھہ استدلال کی اُسمین حاجت نہین ہو اسلیے کہ یہ سب باتین ظاہری حس سے معلوم ہوتی ہین - کسر کا حال اس طرح سے ظاہر ہوتا ہو کہ جب ٹوٹے ہوئے عضو پر ہاتھ پھیرین ہڈی کی کرچ اور ٹکڑے الگ الگ معلوم ہونگے اور شکل اُنکی مختلف ہوگی اور شکل عضو کی ہموار اور برابر نہوگی - اور جراحت اور ورم تو خود ہی ظاہر اور نمایان ہوتے ہین (نہش حیوان) کسی حیوان کے ڈنکہ مارنے سے جو تفرق اتصال پیدا ہوتا ہو اُسکی ایک قسم تو یہ ہو کہ حیوان زہریلا نہو پھر اُسمین اور دیگر قروح مین کچھہ فرق نہین ہو - اور اُسکی شناخت مشتبہ ہوتی ہو کہ بیمار سے پوچھنا چاہیے کس حیوان نے اُسے کاٹا ہو خواہ ڈنکہ مارا ہو - ایسے زہریلے حیوان کا ڈنکہ مارنا خواہ کاٹ کھانا کہ وہ کس قسم سے ہو تاکہ اُسی قسم کا علاج کیا جائے جن دواؤن سے اُسکے علاج کی احتیاج ہو کہ اُسکے زہر کے تریاق ہین تاکہ غلطی علاج مین واقع نہو اسکی نسبت ہمنے یہ تجویز کی ہو کہ پہلے اُن اعراض کو بیان کرین جو ہر ایک حیوان کے کاٹنے اور ڈنکہ مارنے سے پیدا ہوتے ہین تاکہ شناخت بخوبی ہوجائے۔

باب بیسوان زہریلے حیوان کے کاٹنے اور ڈنکہ مارنے کا بیان اور پہلے بیان دیوانے کتے کے کاٹنے کا۔

زہریلے حیوان کی ایک قسم کاٹتی ہو اور ایک قسم ڈنکہ مارتی ہو - کاٹنے والے حیوانات مین سے ایک دیوانہ کتہ ہو اور نیولا اور وہ حیوان جسکو سفالادوطیس کہتے ہین اور وہ حیوان جسکو سلاء یعنی ایک پرندہ خاص کہتے ہین ڈسنے والا حیوان اُسمین سے افاعی او حیات یعنی چھوٹے بڑے سانپ کے اقسام ہین - افاعی کے اقسام مین ایک وہ سانپ ہو جسکو (معطشہ) کہتے ہین اور ایک قسم کو بلوطیہ اور ایک وہ سانپ ہو جو پانی مین ڈوب جاتا ہو اور ایک وہ قسم سانپ کی ہو جسکو فیحرسوس کہتے ہین اور ایک کا نام اسوس ہو اور وہ سانپ جسکے سینگ سے ہوتے ہین - ڈنکہ مارنے والے حیوان جیسے بچھو اور بھنورا اور پھر خواہ رتیلا اور مکڑی اور عقرب خرارہ اور نملۃ النسر - اور ہم پہلے علامتین کاٹنے والے حیوان کی بیان کرتے ہین اور سب سے پہلے دیوانہ کتے کے کاٹنے کے علامات بیان کرتے ہین - دیوانہ کتے کا زہر خشک اور مجفف ہو یعنے خشکی پیدا کرتا ہو اور اکثر اُسکا ضرر دماغ کو پہونچتا ہو - اور اسی سبب سے تشنج

بعض نسخوں میں اسکے بعد ہر ایک ... ناصور ... کہتے ہین

اسکے کاٹنے سے مادہ سمی ہوتا ہی اور پانی سے ڈر آدمی پیدا ہوتا ہی - دیوانہ کتہ جسکو کاٹے اسے خراب اعراض لاحق ہوتے ہین جب تک اسکا
تدارک نہ کیا جائے اور جسکو اسنے کاٹا ہو اُسکا علاج نہ کیا جائے وہ شخص مرجاتا ہی لہذا مناسب ہی کہ پہلے علامات اور شناخت دیوانہ کتے کی
جان لیجائین تاکہ اُس سے بچنا ممکن ہو اور اُس سے حذر کیا جائے اور اگر کسی کو کاٹے یہ معلوم ہوجائے کہ دیوانہ کتے نے کاٹا ہی تاکہ اسی کے
مناسب علاج کیا جائے - علامت ایسے کتہ کی یہ ہی جیسے مجنون اور سڑی آدمی ہوتا ہی کھانے پینے سے بے رغبت پیاس کی بھڑک اُسکو
زیادہ اور پھر بھی پانی کے پاس نہین جاتا ہی بلکہ پانی دیکھکر بھاگتا ہی مُنہ کھولے رہتا ہی زبان کو باہر نکالے ہوئے اور مُنہ سے اُسکے کف
جاری رہتا ہی ایسا کف جو مثل سے انٹیون کے سرد ... ملانے اور جوش کے خارج ہو - سر اسکا ایک طرف کج اور آنکھین اسکی دونون
سرخ سرخ کان اسکے جھولتے اور لٹکتے ہوئے اور کثرت سے اُنکو ہلایا کرتا ہی اور کان سے ایک فضلہ مثل کف کے ... کر نظر آتا ہو معلوم ہوتا ہی
جب بھونکتا ہی آواز اسکی بڑی اور بیٹھی ہوئی ہوتی ہی اور کبھی آواز بالکل بند ہوجاتی ہی - چلنے مین ایک حالت کج اور جھکا ہوا چلتا ہی اور اپنے
ہمجنس یعنی کتون کو نہین پہچانتا ہی اور آدمی خواہ کتہ ہر کہ جسکو دیکھتا ہی کاٹ کھاتا ہی بدون اسکے کہ پہلے بھونکے جیسے صحیح مزاج کتون کی
عادت ہی جب کتے اسے دیکھتے ہین بھاگ جاتے ہین بسبب خوف کے کہ ایسا نہو ہمین کاٹ کھائے - روفس حکیم نے بیان کیا ہی کہ
اعراض دیوانگی کے کتون کو مرہ سودا کے غلبہ سے انکے بدن مین پیدا ہوتے ہین - اور یہی وہی طبیب کہتا ہی کہ یہ دیوانگی ایک قسم
مالیخولیا کی ہی - جو اعراض کہ آدمی کو دیوانہ کتہ کے کاٹنے سے لاحق ہوتے ہین - اسکی یہ صورت ہی کہ پہلے تو جب یہ کاٹتا ہی آدمی کو سوائے
درد کے اور کچھ بھی نہین معلوم ہوتا ہی یعنی زخم جو کاٹنے کا گھاؤ ہی اُسی مین درد پیدا ہوتا ہی اور اس گھاؤ مین جو دیوانہ کتہ کے کاٹنے
پیدا ہوا ہی اور دیگر جراحات مین کسی طرح کا فرق نہین ہوتا ہی - پھر جب دن زیادہ گذرے اُسوقت اُس آدمی کے بدن مین تمدد یعنی
کھنچاؤ جوڑ بند کا اور سرخی تمام بدن مین خصوصاً چہرہ کی سرخی اور پسینا اور غشی اور پانی سے ڈرنا پیدا ہوتا ہی اور جب پانی اسکو نظر آتا ہی
تھرتھری اور کپکپی اسکے بدن مین پڑجاتی ہی اور پانی نہین پیتا ہی - اور اسی طرح ہر ایک تر چیز سے بھاگتا ہی - کبھی یہی لوگ جنکو دیوانہ
کتہ کاٹے مثل کتہ کے بھونکنے لگتے ہین - اور کبھی کسی آدمی کو کاٹ بھی کھاتے ہین اور اسکو بھی وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو اوپر
دیوانہ کتے کے کاٹنے کے مذکور ہوئے - اور یہ باتین کتہ کے کاٹنے سے یا چالیس دنون بعد ہوتی ہین خواہ چھ مہینہ یا نو مہینہ بعد ہوتی ہین
سبب ان اعراض کے حادث ہونے کا سوائے پانی سے ڈرنے کے وہی تاثیر زہر کی ہی تمام بدن مین - اور پانی سے ڈرنے کا سبب بعض
فلاسفہ نے یہ لکھا ہی افراط سے یبوست جو بدن مین پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اسکا زہر مجفف ہی اور خشک ہی لہذا رطوبت سے یہ آدمی خواہ
وہ دیوانہ کتہ بھاگتا ہی اسلیے کہ رطوبت مزاج سے اس زہر کی ضدیت اور مخالفت رکھتی ہی جو اسکے جسم مین پھیلا ہوا ہی - اور روفس نے بیان
لکھا ہی کہ یہ مرض مالیخولیا کی قسم سے ہی اور مرہ سودا کے غلبہ سے پیدا ہوتا ہی اور دیوانہ کتے پر خراب قسم مرہ سودا کی غالب آتی ہی جو مشابہ
زہر کے ہی - اور جس طرح کہ اکثر بیماران مالیخولیا کو اور چیزون سے ڈرنے کا عرض پیدا ہوتا ہی اُسی طرح سے دیوانگی کتہ کی پانی سے ڈرنے کا
عرض پیدا کرتی ہی - یہ بھی بیان کرتے ہین بعضے بیماران مذکور بیان کرتے ہین کہ پانی مین انکو صورت اُسی کتہ کی نظر آتی ہی جسنے انکو
کاٹا تھا - مجھسے ایک شفاخانہ کے خدمتگار خواہ خبرگیران نے بیان کیا کہ شفاخانہ مین ایک آدمی ایسا تھا جسکو سگ دیوانہ نے کاٹا تھا
جب اُسکے پاس پانی لاتے تھے ڈر جاتا تھا اور نہین پیتا تھا اور کہتا تھا کہ اس پانی مین کتون کی رال پڑی ہوئی ہی اور کتون کا غلیظ ... مین
اور بعض کامل طبیب نے بیان کیا ہی کہ دیوانہ کتے نے جسے کاٹا ہو جب اُسکو لکڑی کے برتن مین پانی دین اور اس برتن کو بیجو کی کھال پر رکھین

اُس پانی کو وہ لوگ قبول کرینگے اور پی لینگے۔ انھین دلائل سے دیوانہ کتہ کے کاٹنے کی شناخت ہوتی ہی اور جانورون کے کاٹنے سے
لیکن اگر یہ اعراض مذکورہ بالا آدمی کو بعد چالیس روز کے یا بعد چھ مہینہ کے خواہ نو مہینہ کے عارض ہوتے ہین اور اُن زمانہ مین تو اُنمین
اور دیگر جانورون کے کاٹنے مین کچھ فرق نہین ہوتا ہی خواہ زہریلے جانور کاٹین یا غیر زہریلے خواہ صحیح کتہ کاٹے۔ اسی وجہ سے ہمکو
حاجت اسکی ہی کہ ہم دیوانہ کُتّے کے کاٹنے کو پہلے ہی سے پہچان لین قبل ازانکہ پانی سے ڈرنا بیمار کو عارض ہو اسلیے کہ پانی سے ڈرنے کی
جب کیفیت پیدا ہو جاتی ہی شاید پھر اُس بیمار کا بچنا دشوار ہوتا ہی اور ضرور مر جاتا ہی۔ لیکن اگر قبل ازانکہ پانی سے ڈرنے کی حالت پیدا ہو
اور بیمار کی خبر گیری کیجائے اور کوئی طبیب حاذق (جسکو وہ علامات معلوم ہون جن سے اسکی شناخت ہوتی ہی اور دیوانہ کُتّے کے کاٹنے
اور غیر حیوان کے کاٹنے مین فرق کیا جائے) علاج کرے بحکم خدا مریض نجات پائیگا۔ اور وہ شناخت یہ ہی کہ اخروٹ کو پیس کر خوب
باریک کرین اور کتہ کے کاٹے ہوے مقام پر ایک شبانہ روز اُسکو لگا رہنے دین بعد اُسکے اُسکو کا مرغ خواہ بھوکی مرغی کو سامنے چھوڑ کر کھلائین
اگر یہ مرغ اور مرغی اسکے کھانے کے بعد زندہ رہے معلوم ہوگا کہ دیوانہ کُتّے نے نہین کاٹا ہی اور اگر مر جائے پس دیوانہ کتے نے کاٹا ہی۔
مناسب ہی کہ جس دن مرغ یا مرغی کو یہ چیز کھلائی جائے اُسکے صبح تک کھانے پینے کی نگرانی بھی کرین تاکہ اور کوئی زہریلی شیء نہ کھالے۔
بعض قدمانے یہ بھی شناخت لکھی ہی کہ جب کسی آدمی کو کتہ کاٹے زخم کے مقام کا خون کسی روٹی مین لگا کر اگر اور کتے کو ڈال دین
اگر دیوانہ کتے نے کاٹا ہی اُس روٹی کو کتہ ہرگز نہ کھائیگا۔ انھین دلائل سے کتہ اور دیگر حیوانات کے کاٹنے مین فرق کیا جاتا ہی قبل ازانکہ
اعراض اُسکے ظاہر ہون۔ نیولا اگر کسیکو کاٹے اُسے درد شدید لاحق ہوتا ہی اور کاٹنے کا مقام تیرہ رنگ ہو جاتا ہی۔ بندر کے کاٹنے سے
وہی زخم پڑتا ہی جو آدمی کے کاٹنے سے پڑتا ہی اور دانتون کے نشانات بن جانے سے پہچانا جاتا ہی کاٹنے کے مقام پر بنے ہوے
ہوتے ہین۔ سلا جو ایک خاص زہریلا پرندہ ہی اُسکا کاٹنا درد شدید اُسی جگہ پیدا کرتا ہی جس جگہ کاٹا ہی اور اُسمین نخس یعنی چبھن بھی
اور سرخی پیدا ہوتی ہی اور پھوڑے خونی رطوبت سے بھرے ہوے پڑ جاتے ہین جو گرد کاٹے ہوے مقام کے ہوتے ہین اور گرد کاٹے
رنگ تیرہ گون ہوتا ہی جب یہ چھالے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہین زخم کاٹنے کا نمایان ہوتا ہی کہ سفید رنگ اُسکا ہو جاتا ہی اور اکثر وہ
مقام سڑ جاتا ہی جہان پر اس حیوان نے کاٹا ہو۔ عظایہ یعنی چھپکلی کے کاٹنے سے دانت اُسکے کاٹنے کی جگہ رہ جاتے ہین پس
اسی وجہ سے درد شدید اُسی جگہ رہتا ہی جب تک وہ دانت نکل نہ جائین

باب اکیسوان افاعی اور حیات کے ڈسنے کے بیان مین اور اُنکے علامات کا بیان

سانپون کے اقسام کا زہر گرم اور محرق ہی اور جو اعراض اُس شخص کو عارض ہوتے ہین جسکو سانپ نے کاٹا ہو وہ یہ ہین کہ کاٹنے کی
جگہ دو سوراخ کھلے ہوے نظر آتے ہین کہ اُنہین دونون دانت گڑنے کی جگہ ہوتی ہی۔ اسکے بعد پھر اُسی جگہ سے ایک رطوبت بہنے لگتی ہی
جو مشابہ زیت کے ہوتی ہی اُسکے بعد پھر رطوبت زنگاری برآمد ہونے لگتی۔ اور جو عضو قریب مقام گزیدگی کے ہی اُسمین ورم ہاے گرم کہ جسمین
سرخی ہو تیرگی آمیز پیدا ہوتے ہین اور چھالے ایسے پڑ جاتے ہین جیسے آگ کے جلنے سے پڑتے ہین اور تمام بدن کا رنگ متغیر
ہو جاتا ہی اور جسکو سانپ نے کاٹا ہی اُسے متلی اور قے صفراوی اور غشی اور تھرتھری زیادہ اور سرد پسینا عارض ہوتا ہی اور وہ عضو جسمین
کاٹا ہی سڑ جاتا ہی اور یہ سڑاہند قریب قریب کے عضو مین پھیلتی ہی اور اسی مریض کے مسوڑے سے خون برآمد ہوا کرتا ہی اور خون کا
پیشاب دیکھو آتا ہی۔ جس سانپ کا نام ادرس ہی جسکو بلوطیہ کہتے ہین اور یہ وہی سانپ ہی جو بلوط کی جڑون مین رہتا ہی

بوے بد اسکی زیادہ ہی دور سے اسکی بو آتی ہی۔ ایک قوم نے گمان کیا ہی کہ جو آدمی اسکے پاس ہوکر گذرے اُسکے دونون پانؤن کی کھال اُتر جاتی ہی اور اسکی دونون پنڈلیون مین ورم آجاتا ہی۔ اور جو کوئی ارادہ کرے ایسے آدمی کے علاج کرنے کا جسکو اس قسم کے سانپ نے کاٹا ہو اور کوئی دوا استعمال کرے اُسکے دونون ہاتھ کی کھال گر جاتی ہی۔ اور جب کوئی آدمی اس سانپ کو مار ڈالے اُسکے بدن کی بو بھی خراب اور بُری ہو جاتی ہی اور سواے اُسی کی بو کے اور کسی طرح کی بو اُسے نہین سونگھائی پڑتی ہی۔ علامت اسکے کاٹنے کی یہ ہی کہ ورم کاٹنے کے مقام پر آجاتا ہی اور اسمین سرخی بھی ہوتی ہی اور اسکے گرد کے اعضا مین تنگی اور تشنج آجاتی ہی اور کبھی مقام زخم سے ایک رطوبت مشابہ مائیت خون کے گلابی بہتی ہی اور اسکے کاٹے ہوے آدمی کو فم معدہ کا درد بھی عارض ہوتا ہی جس سانپ کا نام معطش ہی وہ جسکو کاٹے مقام گزیدہ پر درد شدید پیدا ہوتا ہی پھر زخم سے خون نکلتا ہی اور پیاس بہت لگتی ہی کہ بے انداز پانی یہ لوگ پیتے چلے جاتے ہین اور سیراب نہین ہوتے بسبب شدت حرارت زہر کے جو اس سانپ مین ہی اور بوجہ شدت احتراق اُنکے منھ کے اور شاید کمتر کوئی آدمی اسکا کاٹا ہوا نہ مرتا ہو۔ ورس نام جس سانپ کا ہی یعنے پنہا سانپ یہ وہی ہی جو پانی مین ڈوبتا رہتا ہی اور اسکے کاٹنے سے مقام گزیدگی شادہ ہو جاتا ہی اور اُسی مقام کا رنگ تیرہ ہوتا ہی اور سیاہ رطوبت اُس سے نکلتی ہی بہت سی اور بد بو بھی ہوتی ہی جیسے مُردون کی لاش کی رطوبت سے بُری بُری بو آتی ہی جس سانپ کا نام قیجرسوس ہی یہ چھوٹا سا بہ افعی سے چھوٹا ہوتا ہی اور گردن اسکی چوڑی ہوتی ہی اُسکے کاٹنے سے وہی کیفیت پیدا ہوتی ہی جو افعی کے کاٹنے سے ہوتی ہی اور اسکے علاوہ گوشت مین کاٹنے سے استرخا یعنے ڈھیلا پن اور ورم مشابہ ورم استسقا کے عارض ہوتا ہی تا اینکہ گوشت بوجہ شدت رطوبت کے بہنے لگتا ہی جس سانپ کا نام آپس ہی یہ وہ سانپ ہی جو اپنی گردن یعنے پھن اُٹھائے ہوے اور اُسکو اوپر کی طرف اونچا کیے ہوے چلتا ہی اور پھپکار سے اُسکے زہر اُڑتا ہوا ہوتا ہی اور جو زخم اسکے کاٹنے سے پڑتا ہی بہت ہی چھوٹا سا ہوتا ہی جیسے کہ سوئی کی نوک گڑ جائے اور تھوڑا سا خون اُسمین سے نکلتا ہی اور ورم اسکے کاٹنے سے پیدا نہین ہوتا ہی اور جسکو کاٹتا ہی اُسکی آنکھ مین جھٹ پٹ ایک جھلی سی پڑ جاتی ہی اور تمام بدن مین درد ہوکر آخرکار تمام بدن کی حس جاتی رہتی ہی اور شاید اسکے کاٹنے سے آدمی جان بر نہین ہو سکتا ہی۔ جس سانپ کے سینگھ سے ہوتے ہین اور اُسی کو باسلیقون کہتے ہین اسکے کاٹنے کا مقام زرد ہو جاتا ہی اور جسکو کاٹے اُسکے آلہ تناسل مین بوجہ نعوظ کے ایستادگی پیدا ہوتی ہی اور ریح کا اخراج اُسکے نیچے سے یعنے مبرز سے ہوا کرتا ہی۔

باب بائیسوان عقرب جرآرہ کے اور دیگر بچھو اور بھنورہ اور تیلا اور قملۃ النسر وغیرہ کے کاٹنے کے بیان مین

بچھو کا زہر سرد ہی اور اسی واسطے جسکو بچھو ڈنک مارے مقام زخم پر ایسا گمان ہوتا ہی جیسے کہ برف رکھدی ہی اور زیادہ ضرر اسکا قلب کو پہونچتا ہی۔ بچھو کے کاٹتے ہی فوراً کاٹنے کی جگہ سوج جاتی ہی اور ورم کے ہمراہ سرخی اور سختی اور تمدد یعنے تناو اور درد بھی ہوتا ہی اور کبھی اُسمین التہاب یعنے سوزش اور کبھی سردی معلوم ہوتی ہی اور کسی وقت درد کا ہیجان اور غلبہ ہوتا ہی اگر شریان پر ڈنک مارا ہی اور کبھی مرگی کا سا دورہ پڑتا ہی اگر غشی عقرب کا بچھہ پر پڑا ہو۔ زنابیر یعنے بھونرہ اور بھڑ سُرخ یا زرد اور شہد کی مکھی وغیرہ انکے کاٹنے سے ورم گرم فوراً پیدا ہوتا ہی اور سرخی اور درد اور جلن شہد مکھی کے کاٹنے کے اسی کاٹنے کے مقام پر رہتی ہی۔ قملۃ النسر یعنی غشش دال کے

کاٹنے سے فوراً سرخی اور درد شدید پیدا ہوتا ہے اور کبھی اسکے ہمراہ پسینا بھی نکلتا ہے اور متلی بھی ہوتی ہے اور ہونٹھ بیٹھ کنے لگتا ہے اور بینی پھول جاتے ہین اور ناک سیدھی سوکرتن جاتی ہے اور خون کا پیشاب یا خون کی قے جاری ہوتی ہے اور تمام بدن مین بری طرح کا تغیر پیدا ہوتا ہے - قملۃ النسر ایک چھوٹا سا کیڑا مثل جون کے ہوتا ہے جسکے کاٹنے پر استدلال انھین اعراض اور حالات سے کیا جاتا ہے جو اُسکے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین فقط اُسکی شناخت اسواسطے دشوار ہے کہ بعض اوقات وہ نظر نہین آتا ہے خواہ حرکت کرتا ہو محسوس نہین ہوتا - جالینوس نے کہا ہے کہ اکثر تو اسکا کاٹا ہوا علاج پذیر نہین ہوتا ہے - اور یہ کیڑا ریشہ درخت حیا مین ہوتا ہے - رتیلا یعنے مکڑی یہ بڑی عنکبوت جسکو مکڑ کہتے ہین اسکے بہت سے اقسام ہین سب سے بدتر وہ قسم ہے جسکو رقطا کہتے ہین اُسکے کاٹنے سے درد شدید مقام ماؤف مین اور تھوڑی سی سرخی بدون ورم کے پیدا ہوتی ہے اور قے اور سوکھی کھجلی اور ہمراہ اُسکے لرزہ اور سردی اور کبھی کبھی تمام بدن مین اور گرانی اور پسینا اور زردی رنگ کی پیدا ہوتی ہے اور بعض آدمیون کو اسکے کاٹنے سے دشواری سے پیشاب آتا اور قضیب یعنی ناکرہ کی ڈانڈ مین تمدد اور کھچاو اور درمیان دونون کشِ ران اور گھٹنون کے کھچاو معدہ تک پیدا ہوتا ہے - اور زبان مین انتشار یعنے زبان تھمتی نہین تا اینکہ بات اُسکی بخوبی سمجھ مین نہین آتی - اور زخم مین رطوبت مشابہ مکڑی کے جالہ کے پیدا ہو جاتی ہے اور شکم سے انکے بھی اسی طرح کی رطوبت دستون مین برآمد ہوتی ہے اور اگر آب گرم مین غوطہ مارین سب تکلیف اُنکی جاتی رہے جب تک ڈوبے رہین اور پانی کے اندر رہین اور ادھر باہر نکلے اور پھر وہی ایذا پیدا ہوگی - عنکبوت کے کاٹ جانے سے مقام ماؤف مین درد اور سرخی اور کولہے کی ہڈیون کے نیچے درد اور بدشواری پیشاب کا آنا اور سردی اطراف یعنی ہاتھ مین اور پاؤن مین ٹھنڈک اور انتشار قضیب یعنی اُسکی استادگی پیدا ہوتی ہے - عقرب جرارہ ایک چھوٹا سا بچھو ہے زرد رنگ بقدر برگ انجدان اسکی دم شمارین چند ہوتی ہین کہ اُنکو گھسیٹا اور ہلایا کرتا ہے اور بڑے بڑے لشکرون مین رہتا ہے اور اکثر اوکھے (نیشکر) مین یعنی گنّہ کی جڑ کی مٹی مین پایا جاتا ہے اور اُس مٹی مین جو قالب قند ڈھالنے کے ہین یعنے قند اور مصری کے سانچہ مین جو مستعمل ہو چکے ہون یہ بچھو نکلتا ہے جس مقام پر یہ بچھو نیش مارتا ہے پہلے دن کچھ بھی اسکا اثر نمایان نہین ہوتا ہے اور نہ درد شدید روز اول پیدا ہوتا ہے مگر دوسرے اور تیسرے روز البتہ معلوم ہوتا ہے اور خراب اعراض پھر عارض ہوتے ہین جیسے زبان کا ورم اور خونی پیشاب اور خفقان اور غشی اور کرب - اسی بچھو کے کاٹے ہوئی ایک خلق کثیر مر چکی ہے - یہی اقسام اُن امراض کے تھے از قسم تفرق اتصال جو ظاہر بدن مین پیدا ہوتے ہین اور اُن امراض کے اقسام جو زہریلے حیوانات کی وجہ سے لاحق ہوتے ہین اور یہی بیان اُن علامات کا تھا جو ایسے امراض پر دلالت کرتے ہین انکو جاننا چاہیے اور یہ آخر کلام ہمارا ہے اُن امراض کے بیان مین جو ظاہر بدن مین پیدا ہوتے ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا تمام ہوا مقالہ آٹھوان جزو اول کتاب کامل الصناعت طبی کا جو مشہور بنام ملکی ہے اور اسکے بعد نوان مقالہ شروع ہوتا ہے انشاء اللہ تعالے

مقالہ نوان کتاب کامل الصناعہ طبی کا جو مشہور بنام ملکی ہے بیان مین استدلال امراض باطنی یعنے اندرونی جسم کے بیماریون پر اور

اس مقالہ مین اکتالیس باب ہین (۱) عام طریقے جنسے استدلال امراض اندرونی پر کیا جاتا ہے (۲) استدلال اُن امراض پر جو اعضاے اندرونی مین ہوتے ہین اور اُنکے تقسیم کا بیان (۳) صداع یعنے درد سر اور اُسکے اقسام اور اسباب اور علامات کا بیان (۴) دلائل برسام اور سرسام اور دماغ کے ورم اور اختلاط ذہن اور ان سب کے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۵) نسیان کے دلائل اور اُسکے اسباب اور علامات کا بیان اور اسی مرض کو قیر غوس بھی کہتے ہین (۶) سکتہ اور صرع یعنے مرگی اور کابوس اور اُنکے اسباب اور

علامات کا بیان ہے (۷) بیان مالیخولیا اور قطرب اور عشق اور اُنکے اسباب اور اُن علامات جو بدون بیان کرنے کے نہ پہچانے جاتے ہیں (۸) اُن بیماریون کا بیان جو نخاع یعنے حرام مغز کے اصل اور فرع مین پیدا ہوتی ہین اور پہلے بیان خدر یعنے سُن کا اور استرخا یعنی کسی عضو کے ڈھیلے ہوجانے کا اور ان امراض کے اسباب اور علامات کا اور لقوہ اور فالج اور لیلیا کا مع اُنکے اسباب کے (۹) وہ تشنج جو امتلائے مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور اُسکے اسباب کا بیان جو ایسے ہی تشنج پر دلالت کرتے ہین (۱۰) اُس تشنج کا بیان جو استفراغ یعنی کسی مادہ وغیرہ کے نکل جانے سے پیدا ہوتا ہے اور اُسکے اسباب اور علامات کا (۱۱) رعشہ اور اختلاج کا بیان اور اُسکے اسباب اور علامات کا (۱۲) حدب یعنے کوزہ پشتی اور اُسکے علامات اور اسباب کا بیان ہے (۱۳) اُن بیماریون کا بیان جو اعضائے حس مین ہوتی ہین اور پہلے دونون آنکھون کی بیماریون کا بیان اور اُنکے اسباب اور علامات کا (۱۴) اُن بیماریون کا بیان جو کان مین ہوتی ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا (۱۵) اُن امراض کا بیان جو مُنھ کے اعضا مین پیدا ہوتے ہین اور اُسکے اسباب اور علامات کا (۱۶) زبان کی بیماری اور زبان کے متصل جو اعضا ہین اعضائے مُنھ کے اور اُنکے اسباب اور علامات کا (۱۷) اُن بیماریون کا بیان جو منھ کے اعضا مین ہوتی ہین اور اُنکے اسباب وعلامات کا (۱۸) اُن بیماریون کا بیان جو اعضائے تنفس یعنی سانس لینے والے اعضا مین پیدا ہوتے ہین اور اُنکی سلامت کا بیان (۱۹) اُن بیماریون کا بیان جو سطح مین حلق کے اور قصبہ ریہ یعنے پھیپھڑے کی نلی مین پیدا ہوتی ہین (۲۰) پھیپھڑے کے امراض کا بیان ہے (۲۱) اُن بیماریون کا بیان جو سینہ کے اعضا مین اور اُس جھلی مین پیدا ہوتی ہین جو پسلیون کو اندر لیے ہے (۲۲) حجاب کے امراض کا بیان ہے (۲۳) اُن امراض کا بیان جو قلب مین پیدا ہوتے ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا (۲۴) اُن امراض کا بیان جو آلات غذا مین پیدا ہوتے ہین اور پہلے بیان اُن امراض کا جو معدہ کے منھ مین پیدا ہوتے ہین (۲۵) اُن بیماریون کا بیان جو قعر معدہ یعنے اندر معدہ کے پیدا ہوتی ہین اور اُسکے علامات اور اسباب کا (۲۶) اُن امراض کا بیان جو امعا یعنی آنتون مین پیدا ہوتے ہین (۲۷) قولنج کی بیماری کا بیان ہے اور اُسکے اقسام اور اسباب اور علامات کا (۲۸) چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کا بیان ہے (۲۹) مقعد کی بیماری اور اُسکے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۳۰) جگر کی بیماری اور اُسکے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۳۱) استسقا اور اُسکے اقسام اور اسباب اور علامات کا بیان ہے (۳۲) طحال یعنی تلی کے امراض اور اُسکے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۳۳) مرارہ یعنے پتہ کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۳۴) گُردون کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۳۵) مثانہ کی بیماریان اور اُنکے علامات اور اسباب کا بیان (۳۶) صفاق جو ایک جھلی شکم کی ہے اُسکی بیماری اور اُسکے اسباب وعلامات کا بیان (۳۷) اعضائے تناسل کے امراض اور پہلے بیان انثیین یعنے دونون خصیہ کے امراض کا اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۳۸) قضیب کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان (۳۹) رحم کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۴۰) دونون پستان کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان ہے (۴۱) دونون ورک یعنے کولے کے امراض کا بیان اور اُنکے اسباب اور علامات کا * * *

باب پہلا عام طریقہ استدلال کا امراض باطنی پر

مین کہتا ہون کہ جو بیماریان اندرونی اعضا مین پیدا ہوتی ہین اُنکا پہچاننا ایسا آسان نہین ہے جس طرح کہ ظاہری اعضا کے امراض کی شناخت ہوتی ہے بلکہ اندرونی اعضا کی بیماریون مین حاجت اسکی ہے کہ پورا طبیب ہر ایک عضو کے فعل سے اور ہر عضو اندرونی کے

مزاج سے اور اُسکے جوہر اصلی سے (یعنی اُسکی خلقت کی قسم سے) اور اُسکی منفعت اور مقدار اور شکل سے اور اُسکی جگہ اور مقام سے جہان بدن مین
اُسی عضو کے نہاد ہو اور اُسکی شرکت جن اعضا سے ہو جن چیزون مین ہو اور جن رطوبتون پر وہ عضو شامل ہو اُنسے اور اِن چیزون کے علاوہ اور
بہت سے امور ہین جنکو ہمنے اوپر کے مقامات مین لکھدیا ہو الغرض اِن سب سے جب کامل طبیب آگاہ ہو تب جاکر اُن طریقون کو معلوم
کر سکتا ہو جنسے کہ شناخت امراض اُن اعضا کی ہوتی ہو کوئی عضو کیون نہو اور کسی جگہ اُس عضو کی بیماری کیون نہ پیدا ہوئی ہو کہ عضو کے
حال اور مرض کے حال سے اور اُسکی مقدار سے اور اُسکی سلامتی اور خراب حالی سے شناخت ہو جائیگی - جب ایسی دشواری ان امراض کی
شناخت مین ہو اب ہمکو لازم ہو کہ اُن طریقون کو بیان کرین جنسے شناخت امراض مذکورہ کی راہ چلنے کا حال معلوم ہو اور اندرونی اعضا کے
امراض کی شناخت کے دستورات اور قواعد جنپر اُنکے شناخت کی بنا ہو پہلے بیان کرین - یہ طریقے اور دستورات آٹھ ہین (۱) طریقہ ضرر فعل کسی
عضو اندرونی کا (۲) طریقہ اُن چیزون سے لیا جاتا ہو جو بدن کے اندر سے خارج ہوتے ہین (۳) طریقہ موضع اور مقام عضو علیل سے مترجم
چوتھا طریقہ مین کتاب مین غلطی کاتب سے چھوٹ گیا ہو مگر آئیندہ بطور لف و نشر غیر مرتب جو مصنف نے ہر ایک کی تفصیل بیان کی ہو اُسمین مذکور ہو
لہذا ہم اُسکو اصلاحًا درج کرتے ہین متن (۴) مقام عضو علیل سے (۵) ورم سے لیا جاتا ہو (۶) درد سے جو خاص کسی عضو مین ہو (۷) طریقہ
اعراض خاصہ سے کسی عضو کے جو علیل ہو (۸) بحث اور مسائلہ یعنے پوچھنا اور استفسار حالات مریض سے کرنا ہو - ضرر فعل کا یہ حال ہو کہ اُس سے
استدلال کیا جاتا ہو اُسی عضو پر جو علیل ہو اور اُسکی یہ صورت ہو کہ جس فعل کو کسی عضو کے ضرر پہونچتا ہو دلالت اسی پر کرتا ہو کہ یہ عضو علیل ہو جس سے
یہ فعل صادر ہوتا ہو یا تو کوئی مرض خاص اسی عضو مین ہو یا اینکہ جس عضو سے عضو علیل کی شرکت ہو وہ عضو علیل ہو - مثلًا نقصان اشتہا کا دلالت
کرتا ہو کہ کوئی آفت معدہ کے مُنھ کو پہونچی ہو اب یہ آفت یا تو خاص معدہ کے مُنھ کو پہونچی ہو یا اینکہ دماغ کی شرکت بھی اس آفت مین ہو یعنی دماغ کے
آفت رسیدہ ہونے سے فم معدہ ماؤف ہو گیا ہو - بدن سے جو اشیا کہ خارج ہوتے ہین اُنسے استدلال کسی عضو کے مرض پر اس طرح سے ہو یا تو
عضو علیل اور اُسکی طبیعت پر استدلال کیا جاتا ہو اور یہ استدلال یا جوہر اور اصل اجزا سے اُسی خارج ہونے والی چیز کے کیا جاتا ہو یا اُسی چیز
خارج ہونے والی شی کی مقدار سے استدلال کیا جاتا ہو یا اُسی خارج ہونے والی شی کے موضع اور مقام سے استدلال کیا جاتا ہو - جوہر سے اُسکے
استدلال اس طرح پر ہوتا ہو جیسے ثفل رسوب جو پیشاب مین تہ نشین ہوتا ہو اگر شبیہ سبوس کی ہو اس بات پر دلالت کریگا کہ مرض مثانہ مین ہو
اور اگر وہی ثفل مشابہ گوشت ٹکڑون کے ہو گردہ کے مرض پر دلیل ہوگا - اسی طرح اگر کھانسی کے ساتھ کوئی چیز مشابہ جرم غضروف یعنی کری کے
برآمد ہو دلالت کریگا کہ جرم اُس جھلی کے جو مشابہ لسان المزمار کے ہو متعفن ہو گئی اور سٹر گئی ہو اور کھانسی آنے سے خارج ہوئی ہو مقدار سے
خارج ہونے والی چیز کے استدلال اس طرح ہوتا ہو کہ اگر براز مین گوشت کے ٹکڑے بڑے بڑے برآمد ہون معلوم کرنا چاہیے کہ قرحہ بڑی
آنتون مین ہو - اور اگر وہ ٹکڑے چھوٹے ہون معلوم ہوگا کہ قرحہ چھوٹی آنتون مین ہو جیسے اگر کوئی شخص مُنھ کی راہ سے رگ کا ٹکڑا تھوکے
اور بڑا ہو معلوم ہوگا کہ مرض پھیپھڑے مین ہو اور اگر وہ ٹکڑا چھوٹا ہو قصبہ ریہ یعنے پھیپھڑے کی نلی مین بیماری ہوگی - اور سبب اسکا یہ ہو کہ رگین جو
پھیپھڑے مین ہین وہ بڑے ہین اور قصبہ ریہ کی رگین چھوٹی ہین - اسی طرح سے اگر کھانسی کے ہمراہ حلقہ یعنی جھلی منجملہ جھلیون پھیپھڑے کی
نلی کے برآمد ہون اور وہ چھوٹے چھوٹے ہون دلیل یہ ہو کہ جرم پھیپھڑے کا متعفن ہو گیا ہو اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ یہ حلقے جو خارج ہو رہے ہین سب
یہی ہوا ہو کہ اجزا قصبہ ریہ کے رطوبات متعفن ہو گئے ہین اور بعد متعفن ہونے کے وہ رطوبتین اب تحلیل پاتی ہین اور کھانسی کے ساتھ خارج
ہوتی ہین - اسلیے کہ یہ حلقے ایسے بودے اور کمزور نہین ہین کہ متعفن ہو کر سٹر جائین اسلیے کہ سخت چیز ہین اور عفونت جو آئی ہو اُنمین رطوبات مین

آتی ہے اسلیئے کہ باطنات میں لزوجت رہتی ہے۔ خارج ہونے والی چیز کے موضع اور مقام سے استدلال اس طرح پر ہے کہ اگر کوئی چھلکہ قرحہ کا
دہان سے خارج ہو یا کھانسی کے ہمراہ آئے تو معلوم ہوگا کہ زخم اور قرحہ آلات تنفس میں ہے اور اگر پاخانہ کی راہ سے کچھ خارج ہو
معلوم ہوگا کہ آنتوں میں قرحہ اور زخم ہے جیسے معدہ یا مشابہ آب گوشت کے اور اگر پیشاب کے ہمراہ کوئی شی خارج ہو معلوم ہوگا کہ مرض
محدب کبد یعنی جگر کے باہر پشت والی طرف میں ہے۔ ایضاً اگر دبلی زخم پیٹ کی جھلی میں پہونچے اور صفاق نام کی جھلی اس سے پھٹ جائے
اور صفاق کے نیچے جو حشا یعنی اوجھ ہے اس تک اسکا اثر پہونچا ہو پھر اگر غذا ناہضم شدہ خواہ کیلوس یعنی غذا ہضم اول ہو کر خارج
دلالت ہوگی کہ یہ زخم تجویف یعنی خالی جگہ تک معدہ کے پہونچا ہے۔ اور اگر فضلہ براز خارج ہو معلوم ہوگا کہ زخم تجویف امعا یعنی اندرونی
خالی جگہ تک آنتوں کے پہونچا ہے اور اگر پیشاب برآمد ہوجائے دلالت ہوگی کہ جراحت مثانہ تک پہونچی ہے۔ اور اگر جراحت سینہ میں
ہوئی ہو اور مقام جراحت سے ہوا خارج ہو معلوم ہوگا کہ یہ جراحت اس جھلی تک پہونچی ہے جو پسلیوں کو ڈھانپے ہے۔ ایضاً اگر کسی جگہ
بدن کے خون نکلتا ہو اور زیادہ مقدار سے آتا ہو معلوم ہوگا کہ اس عضو کی کوئی رگ پھٹ گئی ہے اور اگر یہ خون اچھل کر آتا ہو اور رنگ
اسکا سرخ بھی ہو معلوم ہوگا کہ شریان یعنی رگ جہندہ پھٹ گئی ہے۔ درد جو خاص اعضائے بدنی میں ہوتا ہے اس سے استدلال امراض
باطنی پر یوں کرنا چاہیئے کہ جو ہر عضو علیل پر اس درد کو دلالت ہوتی ہے اور جو علت فاعلی درد کی ہے جس نے یہ درد پیدا کیا ہے اسپر اسی درد کو
دلالت ہوتی ہے۔ جو ہر عضو علیل یعنی وہ عضو کس قسم کا ہے اسپر دلالت اس طرح سے ہوتی ہے کہ اگر درد کے ہمراہ تپک بھی ہو معلوم ہوگا کہ جس عضو میں
درد ہے اسکی حس کم ہے۔ اور اگر درد میں اشتداد اور کشش ہو اور مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہو جیسے کہ اسکا وتر خواہ کوئی سوت دونوں جانب کو کھنچا جاتا ہے
دونوں طرف یعنے اوپر بھی اور نیچے بھی معلوم ہوگا کہ درد پٹھہ میں ہے۔ اور اگر کھنچاوٹ کے ہمراہ نرمی بھی ہو یعنی زیادہ تمدد نہو دریافت ہوگا کہ مرض
درد کا گوشت میں ہے۔ اور اگر درد کے ہمراہ تکسیر یعنے ٹوٹن بھی ہو معلوم ہوگا کہ مرض اس جھلی میں ہے جو ہڈیوں پر منڈھی
ہوئی ہے۔ درد کی دلالت سبب فاعلی پر یوں ہوتی ہے کہ اگر ہمراہ درد کے لہیب یعنی بھڑک ہو معلوم ہوگا کہ بسبب خلط صفراوی کے درد
ہوا ہے جو حاد اور تیز ہے۔ اور اگر درد کے ہمراہ تمدد ہو یعنے کھنچاوٹ بھی ہو معلوم ہوگا کہ ریحی درد ہے۔ اور اگر درد کے ہمراہ کھجلی بھی ہو اور تقرح

موضع اور مقام

یعنے زخم پڑتا ہو دلیل ہوگی کہ درد کسی خلط حریف اور تیز سے پیدا ہوا ہے۔ موضع اور مقام عضو علیل سے استدلال یوں ہوتا ہے کہ اگر درد داہنی
طرف بدن کے ہو معلوم ہوگا کہ مرض جگر میں ہے اور اگر درد بائیں طرف ہو معلوم ہوگا کہ مرض طحال میں ہے۔ اور اسی طرح تمام اعضا کا حال ہے

ورم

کہ انکے موضع سے استدلال کیا جاتا ہے۔ ورم سے استدلال اس طرح پر ہے کہ ورم اپنی شکل سے عضو علیل پر دلالت کرتا ہے اسکا بیان یہ ہے
کہ اگر ورم داہنی طرف ہو اور اسکی شکل ہلالی ہو معلوم ہوگا کہ ورم خاص جگر میں ہے۔ اور اگر ورم کی شکل متطاول یعنی لانبی خواہ مستطیل ہو

اعراض خاصہ

یا چوکور مربع ہو پس یہ ورم اس عضلہ میں ہے جو اوپر جگر کے واقع ہے شکم کے عضلات میں سے۔ اعراض خاصہ سے امراض باطنی پر یوں
استدلال کیا جاتا ہے کہ ماہیت مرض اور عضو مرض دونوں کی شناخت اعراض خاصہ سے ہوتی ہے۔ اور یہ استدلال یا تو بنظر رنگ کے
ہوتا ہے جیسے دونوں رخساروں کی سرخی جو ذات الریہ پر دلالت کرتی ہے خواہ رنگ بدن کی سیاہی سپیدی مارتی ہوئی جگر کے مرض پر دلیل ہے
خواہ زبان کی سیاہی تپ محرقہ پر دلیل ہوتی ہے یا کہ شکل کی راہ استدلال کرتے ہیں جیسے ناخون کا ترچھا بشکل کمان کے ہوجانا مرض سل اور
بنام سل پر دلیل ہوتا ہے خواہ نکلنے والی اشیا جو بدن سے خارج ہوتی ہیں انکی شکل اگر شبیہ بغسالہ گوشت تازہ ہو یعنے تازہ گوشت کے

استدلال شرکی

دھوون کی سی ہو ضعف جگر پر دلیل ہوتی ہے۔ استدلال کرنا ان اعضا سے جو کسی عضو کے کسی مرض میں شریک ہوں انسے بھی عضو علیل پر

استدلال کیا جاتا ہے جیسے اگر کسی اُنگلی کو ضرر پہونچے کہ اُسکی جس مین خرابی آجائے بدون اسکے کہ ہاتھ مین کچھ ضرر پہونچا ہو اب دلالت
اسکی اس بات پر ہوگی کہ ضرر اُس پٹھہ کے زوج کو پہونچا ہے جو دونون ہاتھو مین آیا ہے۔ ازانجملہ ایک یہ بھی استدلال اسی بات پر ہے کہ مرض
کسی عضو خاص مین مشارکت سے کسی اور عضو کے اعضاے بدنی سے پیدا ہوا ہے کہ یہ مرض کسی اَور مرض کی کثرت اور زیادتی سے بڑھتا ہے
اسکی مثال جیسے اختلاط ذہن کہ اگر اسکی زیادتی اور تیزی تپ کے ہمراہ ہوتا ہو اور تپ کے سکون سے اُسمین بھی سکون آجاتا ہو معلوم
کرنا چاہیے کہ یہ اختلاط ذہن مشارکت دماغ سے کسی اور عضو کے ساتھ پیدا ہوا ہے جو اسی مرض سے جو دماغ مین ہے علیل ہے۔ اور اگر
اختلاط ذہن ہر وقت رہتا ہو اور بحال واحد ثابت اور برقرار ہو اور کسی اور مرض مثل تپ وغیرہ کے سکون سے اسمین سکون نہوتا
پس معلوم ہوگا کہ مرض خاص دماغ ہی مین ہے (شرکت سے کسی عضو کے نہین پیدا ہوا ہے) اسی طرح اور سب امراض اگر اُنمین سکون
نہوتا ہو کسی اور مرض کے سکون سے اور ہر وقت بحال خود رہتے ہون اُسوقت معلوم ہوگا کہ مرض خاص اُسی عضو مین ہے شرکی نہین ہے
اور اگر وہ امراض ایسے ہون کہ اُنمین دیگر امراض کے سکون سے سکون پیدا ہوتا ہو اور ہیجان اور غلبہ اُنمین اور امراض کے غلبے سے
ہوتا ہو پس ایسے امراض اُنھین اعضا کی شرکت سے پیدا ہوتے ہین جنکے مرض کے غلبہ سے انمین ہیجان اور سکون سے سکون
پیدا ہوتا ہے۔ بحث اور مسالت سے استدلال عضو علیل پر اس طرح سے کرتے ہین کہ مثلاً طبیب کسی مرض مین بیمار سے پوچھے طبیعت
مرض سے خواہ شرکت مرض سے عضو علیل سے پوچھنے کی مثال یہ ہے جیسے طبیب کسی مریض سے جسکے سر اسیف کے نیچے درد ہو درد کا
مقام پوچھے کہ تمھارے کس طرف درد ہوتا ہے اور مریض بیان کرے کہ بائین طرف ہے معلوم ہوگا کہ مرض طحال مین ہے اور اگر مریض بیان
کرے کہ بیچ مین شکم کے درد ہے معلوم ہوگا کہ درد معدہ ہے اور اسی طرح کیفیت درد سے کسی عضو خاص کے پوچھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے
پوچھنے کے ذریعہ سے طبیعت مرض پر استدلال اسطرح ہوتا ہے کہ طبیب پوچھے کون سی چیز کھانے سے تمکو فائدہ ہوتا ہے اور کونسی چیز کھانے سے
ضرر ہوتا ہے جیسے اگر طبیب کو شک ہو کسی مرض مین کہ یہ مرض سوء مزاج گرم سے ہے یا سوء مزاج سرد سے اور بیمار سے پوچھے کہ سرد اور
گرم چیزین جو بالفعل خواہ بالقوہ گرم یا سرد ہین اُنسے یہ درد ٹھہرتا ہے اور مریض بیان کرے کہ ان چیزون کے استعمال سے ٹھہرتا ہے جو گرم ہین
معلوم ہوگا کہ یہ درد سوء مزاج بارد سے ہے اور اگر مریض نے فائدہ سرد چیزون کے کھانے پینے سے بیان کیا ہمکو معلوم ہوگا کہ سوء مزاج
گرم سے مرض ہے۔ اسی واسطے حذاق اطبا نے بیان کیا ہے کہ جسوقت طبیعت پر کوئی بیماری منجملہ امراض انسانی کے مشتبہ ہو جائے اور اُسکی
اصلیت اسکو معلوم نہو لازم ہے کہ مریض کے مزاج کی تھوڑی سی تسخین کرے یا تھوڑی سی تبرید یا ترطیب پیدا کرنے کی تدبیر کرے خواہ
تجفیف یعنے خشکی پیدا کرنے کی فکر کرے مگر اس تدبیر مین ڈرتے ڈرتے اور مریض کو بچاتا ہوا (کہ زیادہ ضرر نہ پہونچے) کار بند ہو اور اُسکے
اثر کا جویان رہے کہ طبیب نے جو تدبیر کی ہے آیا اُس سے نفع ہوا ہے یا ضرر پہونچا ہے اور پھر جو کچھ نفع خواہ ضرر تبین اور ظاہر ہو اُسی کے مطابق
عمل کرے۔ یہ بھی ایک شناخت ہے کہ اگر مرض دفعۃً پیدا ہوا ہو اور سکون بآسانی اُسمین آتا ہو دلیل اسپر ہوگا کہ وہ مرض سوء مزاج گرم سے
پیدا ہوا ہے خواہ سوء مزاج سرد سے پیدا ہوا ہے کوئی مادہ نہین ہے۔ اور اگر مرض تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا ہو اور دیر تک بڑھا کیا دلالت ہوگی
خلط بارد سے ہے مترجم کی راے مین اصل کتاب اس مقام پر غلط ہے اور شاید صحیح یہ ہو (اگر مرض دفعۃً پیدا ہو اور بآسانی اُسمین سکون
آتا ہو معلوم ہوگا کہ مرض سوء مزاج گرم سے پیدا ہوا ہے اور سوء مزاج سے یہان مراد عام ہے جو سادج اور مادی دونون کو شامل ہے بقرینہ
تقابل فقرۂ دوم کے واللہ اعلم متن پوچھنے کی دلالت سبب مرض پر اس طور سے ہے جیسے اگر کو شک ہو کسی مرض مین کہ یہ مرض سوء مزاج گرم سے ہے

بحث اور مسالت

۴۴۶

یا سرد سے اور بیمار سے ہمنے اُسکی تدبیر سابقہ ضرور یہ سے پوچھا کہ وہ کیسی تھی اب اگر مریض بیان کرے کہ تدبیر مسخن کا استعمال کرتا تھا جس سے
حرارت پیدا ہوتی ہے مثلاً گرم غذا اور شراب گرم اور زیادہ ریاضت اور زیادہ حمام گرم مین نہانا خواہ دہوپ مین زیادہ رہنے کا تو اس مرض کے بجائے
استعمال کرتا تھا ہمکو معلوم ہوگا کہ یہ بیماری سوء مزاج گرم سے ہے۔ اور اگر بیمار کہے کہ تدبیر سرد کا استعمال کرتا تھا مثلاً سرد غذا کھاتا تھا اور تعب بہت
کم کرتا تھا اور آرام اور راحت کا زیادہ خوگر تھا اور سوتا زیادہ تھا اور ہوائے سرد اور برف مین زیادہ بسر کرتا تھا ہمکو معلوم ہوگا کہ مرض اسکا
سوء مزاج سرد سے ہے یا مثلاً جیسے مریض تشنج سے پوچھا جاتا ہے کہ آیا قبل اس مرض کے ایسی تدبیر کی تھی جو موجب امتلائے اخلاط ہے مثلاً
بکثرت غذا ہائے غلیظ کھائی تھیں اور راحت اور آرام طلبی زیادہ کی تھی خواہ کھانے کے بعد زیادہ نہایا تھا اگر یہی سب امور واقع ہوے تھے
یہ تشنج امتلاء اخلاط سے پیدا ہوا ہے۔ یا اسیکہ قبل مرض تشنج کے تعب اور ریاضت شدید اور استفراغ یعنے اخلاط بدن کا نکالنا پسینہ کی راہ سے
یا فصد سے خواہ اسہال سے واقع ہوا یا کوئی تیز قسم کی تپ اسکو پہلے آئی تھی۔ اگر ایسے امور واقع ہوے ہون معلوم ہوگا کہ یہ تشنج بذریعہ
استفراغ کے ہوا ہے۔ یا جیسے اُس مریض سے پوچھین جسکو دشواری سے پیشاب آتا ہو کہ اُسنے اس مرض سے پہلے تدبیر غلیظ کی ہے یا پہلے
اسکو خون کا پیشاب آیا تھا خواہ پیشاب مین مدہ یا پیپ یا ریگ آئی تھی اور وہ بیان کرے کہ تدبیر غلیظ کا استعمال ہوا تھا ہمکو معلوم ہوجائیگا
کہ یہ مرض عسر بول کا اور دشواری آنا اسکو کسی سدہ سے ہے جو خلط غلیظ یا لزوجت سے ہے۔ اور اگر پیشاب مین مدہ پہلے آتا تھا ہمکو معلوم ہوگا
کہ یہ مرض بدشواری پیشاب آنے کا قرحہ کے اثر سے ہے۔ اور اگر مریض بیان کرے کہ پہلے اسمین ریگ خواہ پتھری پیشاب مین آئی تھی مگر پتھری
چھوٹی تھی ہمکو معلوم ہوگا کہ سدہ اُس پتھری سے بڑا ہے جو مجرے یعنی راہ آمد پیشاب مین ہے۔ اور اگر ان باتون مین سے کوئی بات پہلے نہین لی
ہمکو معلوم ہوگا کہ یہ مرض بدشواری پیشاب آنے کا فقط ضعف سے قوت دافعہ کے مثانہ کے ہے۔ ایضاً اگر کسی آدمی کو بدون قصد کے پاخانہ
آتا ہو اور اُس سے پوچھا جائے کہ آیا پہلے یہ بیمار کسی زیادہ سرد جگہ تو نہین قضائے حاجت براز کے واسطے خواہ یونہین بیٹھا ہے اگر اُسنے
اقرار کیا کہ ہان ایسا ہوا ہے ہمکو معلوم ہوگا کہ جو عضلہ براز کو مقعد مین روکے رہتا ہے اُسکو برودت نے ضرر پہونچایا ہے اور اُسی عضلہ کی خواہ
مقعد کی قوت ماسکہ ضعیف ہوگئی ہے اور اسی وجہ سے وہ عضلہ مسترخی یعنی ڈھیلا ہوگیا ہے اور اُسی عضلہ کی حس باطل ہوگئی ہے۔ اور اگر
مریض نے بیان کیا کہ ایک قسم کی چوٹ اسکے پیٹھ پر لگی تھی ہمکو معلوم ہوگا کہ اس چوٹ کا اثر اُس پٹھے کو پہونچا ہے جو اُسی عضلہ مذکورہ تک آیا ہے
خواہ اسکے نخاع مین جو پشت مین ہے آفت پہونچی ہے۔ پھر اگر مریض بیان کرے کہ وہ چوٹ خاص اُسی عضلہ مذکورہ پر لگی تھی ہمکو معلوم ہوگا
کہ اُسی عضلہ مین ورم آگیا اور مریض نے جھٹ پٹ اُسکا علاج نہ کرایا اب وہ عضلہ سخت ہوگیا (یا مراد یہ ہے کہ ورم عضلہ کا صلب سوداوی
ہوگیا) اور اسی وجہ سے عضلہ مین استرخا آگیا ہے اور ڈھیلا ہوکر فضلہ کے روکنے پر قادر نہین رہا ہے۔ اسی طرح اگر کسیکو پیشاب بدون
قصد کے آتا ہو طبیب کو مناسب ہے کہ مریض سے پوچھے کہ پہلے اس کیفیت کے واقع ہونے سے تہیگاہ کے متصل خواہ ریڑھ کی ہڈی کے پاس
کسی قسم کی چوٹ تو نہین لگی ہے۔ یا مثانہ کو شدید برودت تو نہین پہونچی مثلاً آب سرد مین زیادہ ٹھہرا خواہ بیٹھا ہو خواہ کسی ایسے جسم پر
مثل پتھر وغیرہ کے جو بہت ٹھنڈا ہو بیٹھا ہو۔ اگر مریض اقرار کرے کہ ایسا ہی واقع ہوا ہے ہمکو معلوم ہوگا کہ سبب اس مرض کا وہی ہے
جو براز کے فضلہ مین لکھا ہے کہ عضلہ مقعدہ مین آفت پہونچی ہے۔ مریض کے بیان سے جو دلالت خبر کی امراض پر ہوتی ہے اُسکی مثال یہ ہے
کہ مثلاً ہم کسی شخص سے پوچھین (جو اپنی آنکھون کے آگے خیالات چند پاتا ہو یعنے آنکھون کے سامنے بھنگے خواہ پتنگے سے اُڑتے ہوے
نظر آتے ہون) کہ تمھارے معدہ کے منھ مین کسی طرح کی لذع یعنے جلن خواہ کھجاؤ تو نہین ہے اور مریض کہے کہ ہان ایسا ہی واقع ہوتا ہے

اسکا یہ بیان دلالت کریگا کہ خیالات کا نظر آنا بسبب اُن بخارات کے ہے جو معدہ سے بطرف دماغ کے چڑھتے ہین خواہ سوء مزاج کی الم اور ایذا فم معدہ کے یہ خیالات نظر آتے ہین - اسی طرح واجب ہے جو شخص حالات امراض اندرونی بدن کی شناخت کرنے در پئے ہو مریض سے اُن باتون کو پوچھے جسپر اطلاع طبیب کو بدون بحث کرنے اور پوچھنے کے مریض سے نہین ممکن ہے خواہ بیمار مریض کے بیان نہ کرنے کے وہ باتین معلوم نہین ہو سکتے چنانچہ ان سب امور کو ہم ہر ایک مرض کی شناخت پر جب استدلال کرینگے لکھتے جائینگے - اب کہ ہمنے عموماً اُن قواعد کا بیان اتنا کردیا جسپر بنا ء شناخت امراض اعضائے اندرونی کی ہے جیسے کہ چاہیے ہو سکتی ہے لہذا اب ہر ایک صنف امراض کی شناخت کے طریقہ اسی مقام پر بیان کرنے شروع کرتے ہین جسکو جاننا چاہیے

باب دوسرا بیان مین استدلال امراض اعضائے باطنی پر اور تقسیم انھین امراض کی

جتنی بیماریان باطنی اعضا مین پیدا ہوتی ہین انمین کچھ تو اعضائے نفسانی کی بیماریان ہین اور یہ اعضائے نفسانی وہی تین ہین دماغ اور نخاع یعنے حرام مغز کی جڑ اور جو اعضا انسے پیدا ہوتے ہین اور آلات حس کے بھی انھین مین داخل ہین - اور کچھ امراض وہ ہین جو آلات تنفس مین پیدا ہوتے ہین اور یہ آلات تنفس سینہ اور حجاب اور قلب اور یہ یعنے پھیپھڑہ ہے اور قصبۂ ریہ جسکو پھیپھڑے کی نلی کہنا چاہیے - اور کچھ ایسے امراض ہین جو آلات غذا مین پیدا ہوتے ہین اور یہ آلات مری اور معدہ اور امعا یعنی انتین اور جگر اور تلی اور پتہ وغیرہ اس قسم آلات غذا کے ہے - اور کچھ ایسے امراض ہین جو اعضائے تناسل مین پیدا ہوتے ہین جیسے فرج یعنے عورت کی شرمگاہ اور رحم جسکو بچہ دان کہتے ہین اور ذکر اور انثیان - اور ہم پہلے بیان اُن علامات کا شروع کرتے ہین جنکو دلالت اندرونی اعضائے نفسانی کے امراض پر ہے اور انمین بھی پہلے دماغ اور اسکی جھلیون کی بیماریون کے دلائل اور جو اعضا تابع دماغ کے ہین انکے امراض کے دلائل بترتیب اور توالی یکے بعد دیگرے اوپر سے جسم کے نیچے تک (بحسن اسلوب) بیان کرینگے - مگر ایک معذرت بھی ہم کرتے ہین کہ اسی ترتیب بیان مین ہمنے ایک بے ترتیبی بھی کی ہے یعنے چند امراض اعضائے ظاہر بدن کو بھی ہمنے بنظر ضرورت کے انکے ہمراہ بیان کردیا ہے اسلیے کہ ہمکو خارج کرنا اُن امراض کا اس بیان مرتب اور منتظم سے ممکن نہ تھا - اور سبب عدم امکان کا یہ ہے کہ چونکہ ہمنے ترتیب اعضا کی سر سے پاؤن تک ملحوظ کی تھی اگر ان امراض کو جو ظاہری اعضا کے ہین چھوڑ دیتے اور اسی ترتیب مین داخل نہ کرتے پھر ترتیب اور توالی امراض کی باعتبار اعضائے بدنی کے باقی نہ رہتی اور انتظام کلام کا بگڑ جاتا - اب ہم کہتے ہین کہ جسقدر بیماریان دماغ مین پیدا ہوتی ہین وہ یہ ہین صداع یعنے دردسر اور سرسام اور برسام اور جو ورم دماغ کو لاحق ہوتے ہین اور اختلاط ذہن اور وہ مرض جو بنام لیثرغس مشہور ہے اور اسی کو نسیان کہتے ہین اور سبات اور سہر اور یہ بیماری جو بنام قوما مشہور ہے اور جمود اور فساد ذکر اور فساد فکر اور سدر اور دوار یعنے گھومنی اور کابوس اور صرع یعنے مرگی اور سکتہ اور وہ مرض جو بنام مالیخولیا مشہور ہے اور قطرب اور عشق اور مین صداع یعنی دردسر کے علامات سے بیان کو شروع کرتا ہون -

باب تیسرا صداع اور اسکے اسباب اور علامات کے بیان مین

دردسر کی ایک قسم تمام سر میں ہوتی ہے اور ایک قسم آدھے سر مین ہوتی ہے جسکو شقیقہ کہتے ہین پھر ایک دونون قسم مین سے یا تو یہ مرض اندرونی جھلی مین سر کے ہوتا ہے یا جو جھلی دماغ پر لپٹی ہوئی ہے اسکے علیل ہونے سے ہوتا ہے - اور جو دردسر تمام سر مین ہو یا تو بطور بحران کسی مرض کے ہوتا ہے یا یہ دردسر تابع کسی تپ کے ہوتا ہے - اور قسم تمام سر کے درد کی منفرد اور جدا گانہ مستقل مرض ہے -

جو درد سر تمام سر مین تابع تپ کے ہو اسکی پیدایش سر کے بھر جانے سے بخارات حادہ یعنی تیز ورا خلاط کے بخر جانے سے ہوتا ہو ۔ یعنی
یعنی سر کا بھر جانا یا اس مادے سے ہوگا جو معدہ میں اکٹھی ہوئی ہو اور اسکی شناخت یہ ہو کہ متلی ہو اور بھی کبھی [illegible]
ہو جو تمام بدن مین بھری ہوئی ہو ۔ یا کہ ضعف سر مین اشدت ہو یا حرارت تپ کی شدید ہو جیسے وہ درد سر جو تپ محرقہ مین
پیدا ہوتا ہو (جیسی تپ صفراوی تپ جو ایک روز ناغہ کر کے آئے اور محرقہ تپ صفراوی روزانہ رہتی ہی) تمام سر کا درد جو مرض جداگانہ
اور مستقل ہو ایک قسم اسکی تو یہ ہو کہ خاص سر ہی مین ہو پھر یہ بھی چند طرح کا ہوتا ہو ایک تو سوء مزاج سے سر کے پیدا ہوتا ہو اور دوسری قسم
اسکی کسی مرض آلی یعنی مرکب سے پیدا ہوتی ہو ایک قسم اسکی ریحی ہوتی ہو اور ایک قسم اسکی چوٹ لگنے سے پیدا ہوتی ہو ۔ جو قسم سوء مزاج سے
پیدا ہوتی ہو یا وہ سوء مزاج سادج یعنی سادہ اور مفرد ہو یا وہ سوء مزاج ہمراہ کسی مادہ کے ہو ۔ سوء مزاج سادہ یا تو گرم ہو اور یہ بھی یا تو
کسی اندرونی سبب سے پیدا ہوا ہو اور اندرونی سبب یا اس طرح پر ہو کہ جھلی کو دماغ کے گرم کر دیا ہو ۔ یا آدمی نے غذا اور دوائی گرم کھائی ہو
جسکی تاثیر درد سر پیدا کرنے کی ہو جیسے پورا یا اخروٹ اور لہسن اور ادرک اور پیاز ۔ یا کسی سبب خارجی سے حرارت پیدا ہو جیسے دھوپ کی تمازت سے
درد سر پیدا ہوتا ہو اور علامت اسکی یہ ہو کہ سر چھونے سے گرم معلوم ہو اور جب اسپر ٹھنڈی چیزین رکھین جیسے برف وغیرہ ٹھہر جائے
اور اگر اسکو سرد خوشبو پھول سونگھائے جائین یا کافور و صندل سے بھی درد سر مین سکون پیدا ہو جاتا ہو یا جانا مریض کا معتدل
ہوا مین غلبہ مرار یعنی صفرا کا نہو ۔ اور کبھی ان سب باتون کے ہمراہ چہرہ اور دونون آنکھون مین سرخی بھی ہوتی ہو اور یہ بھی ہوتا ہو
کہ تدبیر سابق جو مریض نے ستہ ضروریہ کی تھی وہ بھی گرم تھی اور سن اسکا اور فصل موجود بھی گرم ہو ۔ یا اینکہ سوء مزاج بارد ہو یعنی سرد ہو
اور یہ بھی یا اندرونی سبب سے پیدا ہوتا ہو جسوقت یہی سوء مزاج دماغ کی جھلیون کو سرد کر دے ۔ یا کسی سبب خارجی سے یہ سوء مزاج
پیدا ہوا ہو جیسے کوئی آدمی سرد ہوا مین سر کھلے ہوئے رہے خواہ زیادہ سرد پانی تناول کرے ۔ اس درد سر کی علامت یہ ہو بشرطیکہ
سوء مزاج سرد سے پیدا ہوا ہو کہ اگر سر چھوا جائے ٹھنڈا معلوم ہو اور جب اسپر گرم چیزین جنکی گرمی ہاتھ سے محسوس ہوتی ہو رکھین درد
ٹھہر جائے ۔ اور چہرہ پر سرخی نہو اور سرد چیزون کی انکو خواہش نہو ۔ اور تدبیر سابق ایسے مریض کی بھی قبل درد کے پیدا ہونے کے سرد
ہو چکی ہو ۔ اور سن اور وقت اور بلد یعنی شہر جسمین مریض ہو وہ بھی سرد ہو ۔ یا درد سر کسی سوء مزاج خشک سے پیدا ہوا اور جو درد سر
خشکی سے پیدا ہوتا ہو ضعیف اور خفیف ہوتا ہو ۔ مگر رطوبت مفردہ یعنی فقط رطوبت سے درد سر پیدا نہین ہوتا ہو جب تک اسکے ہمراہ
کوئی مادہ نہو اور جب مادہ ہوگا بوجہ تمدد اور کشش کے درد سر پیدا کریگا بوجہ کثرت مادہ کے ۔ جو درد سر سوء مزاج سے ہمراہ مادہ کے
پیدا ہوا اسی کی ایک قسم وہ ہو جو سوء مزاج سے ہمراہ مادہ خون کے پیدا ہوا اسکی شناخت یہ ہو کہ مریض کو راحت سرد تاثیر کی اشیا سے
ہوتی ہو یعنی چھونے مین تو وہ اشیا سرد نہون مگر اثر اسکا سرد ہو اور یہ بھی علامت ہو کہ ہمراہ درد سر کے دھمک بھی ہو اور چہرہ سرخ بھرا ہوا
اور رگین بھی بھری ہوئی اور نبض اسکی عظیم پیشاب غلیظ اور سرخ آنکھون کی رگین بھری ہوئی اور سرخ ۔ جسوقت سر کو چھوئین گرم معلوم ہو
ایک قسم اسکی یہ ہو کہ سوء مزاج ہمراہ مادہ صفراوی کے ہو اسکی علامت یہ ہو کہ مریض کو آرام اور راحت ملتی ہو اور اسکی طبیعت کی خواہش سرد
چیزون کی طرف ہوتی ہو اور جب اسکے سر پر ٹھنڈی چیزین رکھی جائین اسکو آرام ملتا ہو ۔ سر کو اسکے اگر چھوئین گرم معلوم ہوگا ۔ چہرہ اسکا
اچھی طرح سے زرد [illegible] منہ مین اسکے تلخی ہوگی اور چہرہ پر خشکی خواہ روکھا پن ۔ نبض اسکی سریع متواتر مائل بطرف رقیق ہونے کے اور اسکی
نبض مین صلابت بھی ہوگی ۔ پیشاب اسکا سپید ہوتا ہو اسلیے کہ صفرا بطرف سر کے چڑھ گیا ہو ایسے درد سر کی بیمار کو بیداری بھی لاحق

ہوتی ہی نیند نہیں آتی - ایک قسم اسی دردسر کی جو سوء مزاج سے ہمراہ مادہ کے ہو وہ ہی جو مادہ بلغمی سے پیدا ہو اور علامت اسکی مشابہ اسی دردسر کے علامات کے ہی جسکو سوء مزاج بارد سادہ سے دردسر پیدا ہوا ہو مگر اتنا فرق ہی کہ اسکے ہمراہ کسل اور سبات یعنی اونگھ اور منھ مین تری اور سپیدی چہرہ اور بدن پھولا ہوا - اور پیشاب سپید اور گاڑھا اور بعض غلیظ اور لطی یعنی سست چلتی ہی - اسی سوء مزاج مع مادہ کے دردسر کی وہ بھی ایک قسم ہی جو مادہ سوداوی سے پیدا ہوتی ہی اسکی شناخت بھی وہی ہی جو دردسر سوء مزاج بارد سادہ کی شناخت ہی مگر اسمین چہرہ پر خشکی اور رنگ مین تیرگی اور فکر بیجا اور تنگی سینہ مین اور بیداری ہوتی ہی اور پیشاب سپید اور رقیق ہوتا ہی اور بعض لطی یعنی سست اور رقیق ہوتی ہی جو دردسر کسی مرض آلی سے پیدا ہو اسکی پیدائش ایک سدہ سے ہوتی ہی اور یہ سدہ یا تو کثرت اخلاط غلیظ سے پیدا ہوتا ہی جسمین پیدائش اور اسپر استدلال یون کیا جاتا ہی کہ مریض نے پہلے بکثرت غذا کا تناول کیا تھا اور راحت زیادہ اسکو ملی اور نہانے کو ترک کر دیا تھا - اور چہرہ اور بدن دونون بھرے بھرے - اور یہ بھی علامت اسکی ہی کہ دردسر کے ہمراہ ثقل اور تمدد یعنی سر مین کھنچاؤ ہوتا ہی - یا دردسر کسی ورم کے سبب سے پیدا ہو - اور ورم بھی یا تو کسی بیرونی سبب سے ہوا ہو جیسے چوٹ لگنے خواہ ٹکرانے کا صدمہ پہونچے کہ ایسے وقت ورم پہلے سر مین ہو کر پھر اس سر کے نیچے والی جھلی یعنی ہوپی تک پہونچتا ہی اور اس سے پھر ام غلیظہ جو موٹی جھلی دماغ کی ہی اسکو ورم لاحق ہوتا ہی بوجہ مشارکت کے اسی وجہ سے (ام) یعنے دماغ کی جھلی مین ورم آجاتا ہی - یا کسی سبب داخلی سے ورم پیدا ہوا ہو یہ ورم اسی طرح سے پیدا ہوتا ہی جس طرح اور سب قسم کے ورم سر مین پیدا ہوتے ہین - علامت اس دردسر کی جو بوجہ ورم کے عارض ہو یہ ہی کہ مریض کو ہمراہ دردسر کے تپک اور گرانی بھی معلوم ہوتی ہو اور اگر ورم گرم ہی دردسر کے ہمراہ تپ بھی ہوگی اور سر مین التہاب یعنی سوزش چہرہ پر سرخی - اور اگر ورم سرد مادہ سے ہوگا دردسر مین تپک تھوڑی سی ہوگی - اگر ورم جو دردسر پیدا کر رہا ہی اس جھلی مین ہوگا جو دماغ کو محیط ہی یعنے گھیرے ہوئے ہی بیمار کو ایسا معلوم ہوگا جیسے دونون آنکھین اسکی اندر کی طرف کھنچی جاتی ہین - اور اگر انمین سے کوئی بات بیمار کو محسوس نہو پس مرض یعنی ورم اس جھلی مین ہی جو کھوپڑی پر باہر سے لپٹی ہوئی ہی - جو دردسر ریح سے پیدا ہوا ہی اسکی شناخت یہ ہی کہ ہمراہ اسکے تمدد اور کھنچاؤ بھی ہو - جو دردسر چوٹ لگنے سے خواہ دھکہ کے صدمہ پہونچنے سے پیدا ہو اسکی شناخت محتاج کسی دلیل کی نہین ہی سوائے اسکے کہ بیمار سے پوچھا جائے - اسلیے کہ ایسے دردسر کا سبب تو ظاہر اور نمایان ہوتا ہی - یہ بیان ان اقسام دردسر کا تھا جو کہ خاص سر مین بدون شرکت کسی اور عضو کے پیدا ہوتے ہین - جو دردسر کہ معدہ کی شرکت سے ہی کسی ایسی بیماری مین وہ شرکت ہی جو کہ معدہ مین ہی اسلیے ایک قسم تو خلط صفراوی سے پیدا ہوتی ہی جو معدہ مین ہو اور علامت اسکی یہ ہی کہ ہمراہ دردسر کے لذع یعنی چبھن اور کرب اور خفقان یعنے معدہ کی بھڑک اور التہاب یعنے سوزش اور احتراق سر مین جیسے سر جلا جاتا ہی اور یہ علامت ہی کہ بعد قی کرنے کے مریض کو راحت اور آرام ملے اور بروقت حرکت کرنے کے دردسر مین شدت ہو اور گرم غذا کھانے سے بھی شدت ہو اور بروقت خالی ہونے معدہ کے بھی درد مین شدت ہو اور نیند کے وقت اور نہار منھ اٹھ کر بھی درد کی شدت ہو - یا بسبب بلغم کے جو معدہ مین متعفن ہو گیا ہی دردسر پیدا ہو اور اسکی علامت یہ ہی کہ مریض کا جی متلایا کرے اور قی کرنے کے بعد راحت ملے اور بروقت امتلاء معدہ کے درد کی شدت ہو اور سر غذا کے بعد اور ڈکار کھٹی آتی ہو - کبھی دردسر بعد زیادہ خورش طعام کے بسبب تخمہ اور بدہضمی کے بھی پیدا ہوتا ہی - اور اسکی علامت ظاہر ہوتی ہی کہ اشتہائے طعام زائل ہوتی ہی اور کسل اور ہاتھ پانون کا ڈھیلا ہونا اور ضعف معدہ اور یہ بھی کہ مریض کو دردسر یا نوخ یعنے سر کی چندیا مین معلوم ہوتا ہی اور بعض سر کے بیچ مین سامنے معدہ کے یا دردسر شراب گرم کے پینے سے اسوقت پیدا ہوتا ہی جسوقت کہ بخارات گرم بعض

دماغ کے حیز میں اور کسی کو یعنے بخارات کے پہونچنے کو روکتے ہیں اور درد سر بوجہ ضعف دماغ کے اور بسبب اسکے کہ دماغ اُن بخارات کو
قبول کرتا ہو پیدا ہوگا - جو درد سر معدہ کی شرکت سے ہو اسمین خفت معدہ کی خفت سے آجاتی ہو اور اسمیں شدت معدہ کی گرانی سے اور
طعام کے معدہ مین فاسد ہو جانے سے پیدا ہوگی - یہ بیان اُن اقسام درد سر کا تھا جو تمام سر مین ہوتے ہیں - مگر بعض اقسام انمین ایسے ہین
جو تیز ہیں کہ جلد زائل ہو جاتے ہین اور جلد ہٹ جاتے ہین اور اُنکو صداع مطلق کہتے ہین یعنے فقط درد سر اُنکا نام ہو - اور بعض اقسام انمین ایسے
وہ ہین جو دیرپا ہین اور بدشواری دور ہوتے ہین اور اُسکو بیضہ و خود کہتے ہین اس درد سر کے بیمار کا حال یہ ہو کہ تھوڑے سے سبب پیدا
ہونے سے اسکا درد سر ہیجان مین آجاتا ہو اور دورہ کرتا ہو - اور آواز کے سننے سے اور آگ کی روشنی اور دھوپ کی روشنی دیکھنے سے اور ایسی
خوشبو سونگھنے سے جنسے بطون دماغ یعنے دماغ کے تینون حصہ بھر جاتے ہین اور شراب کے پینے سے اسکو ایذا اے درد سر پہونچتی ہو -
ایسے درد سر کی پیدایش اکثر تو خلط بلغمی غلیظ سے ہوتی ہو اور سدہ سے بھی اور ریح شدید سے بھی - اور کبھی خلط حاد یعنی تیز خلط سے بھی
یہ درد سر پیدا ہوتا ہو - جالینوس نے اپنی کتاب مواضع آلمہ مین جو خاص اُنھین اعضا کے بیان مین ہو جنمین ایذا پہونچتی ہو کہا ہو کہ جس
درد سر کا نام بیضہ ہو کوئی آدمی ایسا نہین ہو جسکو شک اور شبہہ اسمین نہو کہ بہت بُرا مرض ہو سر کی بیماریون مین سے - اور اسکی وجہ یہ ہو
کہ اس درد سر کا بیان اگر آدمی کرے اور کسی پیرایہ عبارت مین اسکو اس طرح سے بیان کرنا چاہے جسکے کچھ معنی بھی پیدا ہو سکین اور پھر وہ کلام
اسکا مختصر بھی رہے بس یہی کہتے بنیگا کہ بیضہ ایک درد سر کہنہ ہو جو بدشواری زائل ہوتا ہو اور تھوڑے تھوڑے اسباب سے اور خفیف سے
امور سے پیدا ہوتا ہو اور یہانتک اسکی کیفیت ہو کہ باوجود خفت اسباب کے بڑے بڑے نوبہ خواہ دورے اسکے ہوتے ہین تا اینکہ مریض
اس درد سر کا تحمل کسی چیز کے ٹھونکنے کی آواز سننے کا نہین ہو سکتا اور نہ آواز ایسی بات کرنے کی آواز سن سکتا ہو جو زیادہ زور سے کہی جائے
اور نہ کوئی روشنی چمکتی ہوئی دیکھ سکتا ہو اور نہ متحمل حرکت کا ہوتا ہو مترجم شاید مراد جالینوس کی یہ ہو کہ کسی شدید اور سریع حرکت کے دیکھنے کا
یہ مریض متحمل نہین ہو سکتا - یا یہ مراد ہو کہ خود مریض حرکت کرنے کا متحمل نہین ہوتا ہو اور یہ پچھلی مراد آئندہ فقرہ کے مناسب ہو متن مگر زیادہ تر
پسند ایسے مریض کو یہی امر ہوتا ہو کہ آرام سے چت لیٹا رہے اور ہاتھ پاؤن اسکے نہ ہلین اور تاریکی اندھیرے مین پڑا رہے اور اس خواہش کا
سبب وہی ہو کہ درد کی بڑی ایذا اسے پہونچ رہی ہو - اور اس شدت کی وجہ یہ ہو کہ بعض ایسے بیمارون کو یہی گمان ہوتا ہو کہ سر اُنکا بتیل خواہ
کانسے کا بن گیا ہو - اور درد کا یہ حال ہو کہ اکثر بیمارون کی دونون آنکھون کی جڑون تک پہونچ جاتا ہو - اور ان نوبتون کے واسطے اوقات
اور زمانہ راحت اور سکون درد کے بھی ہوتے ہین جیسے مرگی کے بیمارون کے واسطے دورہ کا سکون کسی وقت ہو جاتا ہو - اور درمیانی زمانہ
جسمین دورہ درد کا نہو ایسا ہوتا ہو کہ اسکی کسی قسم کی مدت نہین ہوتی ہو مراد یہ ہو کہ مریض بالکل صحیح اور تندرست رہتا ہو (جیسے مرگی والے کا
بھی ایسا ہی حال ہو) اتنی بات اس مرض کی تو کھلی ہوئی ہو کہ سر مریض کا جلدی سے اس مرض کے دورہ کو قبول کر لیتا ہو اور یہ امر تو جملہ
درد سر کے بیمارون مین جو ہوتا ہو اسی کی جنس سے ہو مترجم شاید مراد جالینوس کی یہ ہو کہ یہ علامت عام ہو کہ جملہ اقسام مین درد سر کے
پائی جاتی ہو اور یا مراد یہ ہو کہ یہ مادہ جس سے مرض بیضہ پیدا ہوا ہو اسی قسم مین داخل ہو جس مادہ عام سے اقسام درد سر کے پیدا ہوتے ہین
متن مگر یہ درد سر خواہ یہ مرض جسے بیضہ کا درد سر ہو اسمین ایک صفت زائد ایسی ہو جو تمام مواد درد سر پیدا کرنے والے خواہ تمام بیماران
درد سر سے زیادہ ہو - اور وہ یہ ہو کہ جو اجزا اسکے سر کے علیل ہو رہے ہین اُنمین ضعف اسقدر آگیا ہو کہ وہ ضعف اور بیمارون کے سر کے
اجزا مین نہین ہوتا ہو - اور یہ بھی جالینوس نے کہا ہو کہ جن لوگون کے سر مین امتلا زیادہ ہوتا ہو اور اُنکے بدن آمادہ امتلا کے ہوتے ہین

جالینوس کا یہ کلام بیضہ کی تحقیق میں لفظ کی لطافت پر ہے

انھین کے سر کے وہ مقامات خالی جنمین گنجایش بھر جانے اخلاط کی ہو اور قابل اسی امتلاء کے ہین وہی مقامات مناسب اور آمادہ اسی بات کے ہوتے ہین اور جب کسی قسم کی نے تدبیری کرین یعنے ستہ ضروریہ مین کسی طرح کی خرابی واقع کرین اُسی مرض مین گرفتار ہونگے جسکا نام بیضہ اور خودہ ہی- یہ بات تحقیق ہوگئی ہو اور اسکی راستی بعید حق حقیقی سے نہین ہو کہ جو درد سران لوگوں کے اجزاے سر مین ہوتا ہو اُسکے وہی مقام دریافت ہوے ہین کہ بعض بیمارون کے دماغ کی جھلیون مین یہ درد پیدا ہوتا ہی- اور بعض بیمارون کی اُس جھلی مین جو کاسۂ سر کی ہڈی پر محیط ہو مترجم ظاہر امراد جالینوس کی یہ ہو کہ مقامات ظہور درد سر بیضہ مین بس یہی ہین اور جوہر دماغ مین یہ درد نہین ہوتا ہو متن فرق ان دونون قسم کے بیضہ مین یہ ہو کہ درد بیضہ کا (جس شخص کے بدن مین مادہ مرض اندرون استخوان کاسۂ سر کے ہی) آنکھوں کی جڑون تک پہونچتا ہی (یہ پہلی قسم ہوئی) اور اگر درد بیضہ کا آنکھون کی جڑون تک نہ پہونچتا ہو پس مادہ مرض کا اُس جھلی مین ہو جو کاسۂ سر پر باہر سے لپٹی ہوئی اور دماغ کی جھلیون مین اسکا شمار نہین ہی) مترجم یہ متصلہ رومیہ کلام جالینوس مین اُلٹا وارد ہوا ہی اور سیدھا اور درست یہ قضیہ یون تھا کہ اگر مادہ مرض استخوان قحف مین ہو درد آنکھون کی جڑون تک نہ پہونچیگا جیسا کہ پہلی قسم مین متصلہ لزومیہ سیدھا آچکا ہی- مگر اس جگہ علت کو تالی اور معلول کو مقدم بہ غرض مفید کی نظر سے گردانا ہی جس سے طبیب کو بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہی- مترجم کو چونکہ لطف کلام جالینوس کا خوب مل رہا ہی اور اسکی بلاغت پر وجد کر رہا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ مجھ سے جیسا چاہیے ترجمہ اس کلام کا اپنی عبارت مین نہین ہوسکتا لہذا جسقدر سمجھ مین آیا ہو اُسکو لکھتا ہون تعلیمی بیانات مین محسوسات کا علم غیر محسوس پر فن میزان مین یعنی منطق مین مقدم تجویز کیا گیا ہی اب خیال کرو کہ پہلی قسم مین چونکہ اندرونی مادہ کا بیوقت دیا ہی لہذا تالی کو محسوسات سے تجویز کیا جس سے اندرونی مادہ کا حال معلوم ہو جائے اور تالی کی طبیعت یہی ہو کہ مقدم کو ثابت کر دیتا ہی یعنے لازم سے ملزوم کی شناخت ہوتی ہی- اور دوسری قسم مین چونکہ مقدم اور تالی یعنے لازم اور ملزوم دونون خارج کی طرف ہین لہذا تعلیمی قواعد اسی کو مقتضی ہین کہ بیان لمّی طریقہ کی حاجت نہین فقط اِنّی طریقہ کا بیان رہے- آنکھون کی جڑون مین درد کا نہونا لازم ہی جسکا ملزم مادہ کا خارج قحف کی جھلی مین ہوتا ہی- پھر چونکہ بیان پہلے یہی بات محسوس ہوتی ہو کہ آنکھون کی جڑون مین درد نہین ہو اگرچہ نفس الامری وجود مین تقدیم وجود مادہ کو استخوان قحف کی جھلی مین ہو مگر تعلیم کی راہ سے نفس الامر مین تالی مقدم ہو پس یہی مناسب تھا کہ مقدم اور تالی کی ترتیب مین اُلٹا معاملہ کیا جائے جیسا کہ اس فیلسوف نے یعنے جالینوس نے کیا ہی- دوسرا لطف اس بیان مین تسلسل تقریر کا ہی اور گویا قیاس استثنائی جو عمدہ طریقہ اثبات مدعی کا ہی جالینوس نے ذکر کیا اور یہ سلسلہ سواے اس تقریر کے بخوبی درست نہین ہوسکتا تھا- دیکھو جالینوس نے یون کہا کہ اگر مادہ بیضہ کا اندرونی جھلیون مین دماغ کے ہو درد آنکھون کی جڑون تک پہونچیگا- اور اگر ایسا نہو یعنی تالی موجود نہو پس مقدم بھی نہوگا یعنی مادہ اندرونی جھلیون مین نہوگا پس رفع تالی سے رفع مقدم کا نتیجہ نکالا اور لازم مساوی نتیجہ دوم کا ذکر کیا- اور ضرور ایسے وقت یعنے بر وقت بنانے قیاس استثنائی کے یہ اُلٹ پھیر ہو جاتا ہی اس کلام کی عمدگی اور متانت کو وہ منطقی جو برہانیات پر ماہر ہو خوب سمجھ سکتا ہی مترجم ہیچمدان اس سے زیادہ کیا بیان کرے متن جو طبائع بدنی کہ مستعد اور آمادہ اخلاط وغیرہ کے سر مین بھر جانے کے ہین یہ وہی بدن ہین جنمین ریاح گرم بخاری پیدا ہوتے ہین اور جنکے معدہ کے منھ مین فضول صفراوی فراہم ہوتے ہین یہ بھی جالینوس کا قول ہو کہ دیر تک بیدار رہنا سر مین درد پیدا کرتا ہی اسلیے کہ بیداری مفرط بوجہ کثرت ہضم (رطوبات بدنی) کے سر مین رطوبات گرم کو بھر دیتی ہی- جو درد سر بنام شقیقہ مشہور ہی وہ آدھے سر مین ہوتا ہی اور اسکی پیدایش یا تو اُن اخلاط سے ہوتی ہی

[illegible]

خشکی کیفیت خراب ہو گرم اخلاط ہون یا سرد اور یہ اخلاط خاص دماغ کی جھلیون کو بھر دین - یا اُس بخار سے درد شقیقہ کی پیدایش ہوتی ہو
جو بطرف دماغ کے معدہ سے چڑھتا ہو اور اسکی علامت یہ ہو کہ مریض کو درد شدید اندرون کاسہ سر کے محسوس ہوتا ہو اس درد مین بھی
جس طرح کہ بیضہ اور خودہ مین ہمنے ذکر کیا ہو مگر اس درد مین ایک ہی طرف داہنے خواہ بائین درد معلوم ہوتا ہو - جب درد شقیقہ استخوان
قحف کے اندر پیدا ہوتا ہو دونون آنکھون مین خراب اعراض پیدا ہوتے ہین اور اکثر گاہ بصارت مین کمی خواہ نابود ہو جاتی ہو - اکثر اوقات
درد شقیقہ دورہ سے پیدا ہوتا ہو اور دورہ کا زمانہ معلوم رہتا ہو - کبھی ایک قسم درد سر کی بعد استفراغ یعنے خارج ہونے کسی مادہ اور خلط کے
بدن سے پیدا ہوتا ہو بسبب اسکے کہ یبوست اور خشکی دماغ مین آ جاتی ہو جیسے بعد زیادہ نکسیر چلنے کے خواہ زیادہ خون حیض یا خون بواسیر
جاری ہونے کے خواہ بعد دستون کے آنے کے یا اور طرح کی رطوبات کے روانی شکم وغیرہ سے جیسے عورات کو بعد وضع حمل خون نفاس کے
زیادہ خارج ہونے کے بعد درد سر عارض ہوتا ہو - کبھی ایسے بیمارون کو جنھین خشکی سے درد سر ہو خفت یعنی سر کا تپنا اور طنین یعنی کان کا
بھنبھنانا اور دُہوش یعنی سر کا تڑپنا خواہ ٹھونکا جانا کسی چیز سے عارض ہوتا ہو - یہی درد سر جیسی بعد جماع کے بھی پیدا ہوتا ہو بسبب ضعف
دماغ کے اور امتلا سے بدن کے - غم کی وجہ سے درد سر پیدا ہوتا ہو - اور خون کی کمی سے - اور دماغ کے ضعف سے بھی درد سر پیدا ہوتا ہو - اور
دماغ کی زیادہ حس قوی ہونے سے بھی جس طرح جالینوس نے چوتھے مقالہ مین کتاب شناخت امراض باطنی مین لکھا ہو - کبھی ایک درد سر
ہمیشہ ضعف سر کی وجہ سے بنا رہتا ہو اور دوسری قسم درد سر کی زیادہ حس کی قوت سے دماغ کے ہمیشہ بنی رہتی ہو - جب کسی شخص کو پرانا
درد سر طبیب دیکھے کہ جو کسی قسم کے علاج سے کم نہوتا ہو اور نہ اُسکے ہمراہ اور علامات مذکورہ اقسام دیگر موجود ہون معلوم کرنا چاہیے کہ یہ درد سر
ایک قسم انھین دونون اقسام سے ہو (یعنے ضعف دماغ سے خواہ قوت حس دماغ سے) ان دونون قسم کا باہمی فرق یہ ہو کہ جو درد سر دماغ کی تیزی
حس سے پیدا ہوتا ہو اُسمین حواس خمسہ پاک صاف غیر مکدر ہوتے ہین اور مجاری یعنی راہین آمد برآمد اخلاط وغیرہ کی جو دماغ مین ہین وہ بھی
صاف اور خشک ہوتی ہین - جالینوس نے کتاب حفظ صحت مین یہ لکھا ہو جس شخص کے سر مین درد پیہم ہوا کرے اور متواتر ہوتا ہو یہ درد سر
خوبی سے حس کے اُس پٹھہ کے ہو جو دماغ سے اُگتا ہو اور معدہ تک پہونچتا ہو - کبھی ایک قسم کا درد سر اُس بخار سے پیدا ہوتا ہو جو بمقدار کثیر
سر مین ہو اور اُسکی علامت کان مین دوی اور طنین پیدا ہونے سے کیجاتی ہو یعنے کان بھر گیا اور گونجتا ہو اور اوداج یعنے سر و گردن کی
بڑی شہ رگون کے پُر ہونے اور پھول جانے سے کیجاتی ہو اور اس بات سے کہ درد ایک طرف سے دوسری طرف ہٹتا رہتا ہو - کبھی ایک قسم
درد سر کی گرم ورم سے بھی پیدا ہوتی ہو جو رحم مین بعد بچہ جننے کے ہو خواہ بعد اسقاط کے ورم رحم پیدا ہوا ہو یا خون ولادت کے بخوبی
برآمد ہونے سے ورم آگیا ہو اور ایسے درد سر کی ایذا سر کی چندیا مین ہوتی ہو - ان سب باتون کے جاننے کے بعد جو بیان ہوچکین یہ بھی
جاننا مناسب ہو کہ جو درد سر کسی اور عضو کے مرض سے پیدا ہوتا ہو اُسمین الم اور ایذا پہلے اُسی عضو سے ابتدا کرتے ہین پھر اُسکے بعد درد سر
پیدا ہوتا ہو - اور جو درد سر خاص عضو سر کی وجہ سے پیدا ہوتا ہو اکثر اُسکا یہی حال ہو کہ ثابت اور برقرار رہتا ہو یعنے کسی عضو کی ایذا کے
ہونے خواہ نہونے سے اسکو کچھ اثر نہین ہوتا ہو - جالینوس نے یہ بھی کہا ہو کہ اکثر شدید درد سر سے آواز بند ہو جاتی ہو اور یہ بات بوجہ آفت
پہونچنے کے اُس پٹھہ مین ہوتی ہو جو عضل حنجرہ اور حلق مین دماغ سے آتا ہو - مترجم نے ایک دختر ۹ سالہ کو ایسا شدید درد سر مشاہدہ کیا
کہ اُسکی دونون آنکھین چھوٹی پڑگئی تھین اور اگر تھوڑی دیر اُسکا علاج سمرزم سے نہ کیا جاتا دونون آنکھین نابود ہو جاتین مین نے
یہی تجویز کیا کہ سوا سمرزم کے اور فوری اثر کسی دوا سے نہوگا لہذا اُسکو قطاع اکبر بلور کا جسکو گرشل کہتے ہین جو وزن مین قریب

تین باو کے تھا دیا کہ اُسکی طرف مریضہ نے دیکھنا شروع کیا درد سر تو بالکل ہی دقیقہ مین دور ہوگیا مگر آنکھین اپنی اصلی حالت پر ایک لحظہ کے بعد آئین پھر جب اُس مریضہ سے کرشمل واپس لیا جاتا تھا ہرگز چھوڑتی نہ تھی اور خوف اُسکو یہی تھا کہ ایسا نہو پھر وہی درد سر عود کرے جسنے اُسے گویا نابینا کردیا تھا۔ پھر آج تک دوسرا کوئی مریض اس درد سر کا نظر سے نہیں گذرا بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مادہ خبیث جس سے یہ درد سر پیدا ہوا تھا آنکھ کے پٹھون کو زیادہ مضر تھا اور چونکہ مسمریزم یعنے عمل جذب و سلب کا اثر پٹھون کے امراض مین زیادہ ہے لہٰذا نفع عاجل ہوا **متن** جالینوس نے کتاب میامیر مین لکھا ہے کہ درد سر کبھی تو سر کے بعض اجزا مین ہوتا ہے اور بعض مین نہین ہوتا۔ اور کبھی سر کی جھلیون مین ہوتا ہے اور کبھی سر کی رگون مین ہوتا ہے۔ اور کبھی کھوپڑی کے باہر اور کبھی کھوپڑی کے اندر ہوتا ہے۔ اور اسکی حقیقت اور اصلیت پر اطلاع دشوار ہے فقط تخمین اور حدس یعنی کثرت مشاقی سے طبیب کے ایک حکم قیاسی سے البتہ کچھ اصلیت کا پتہ لگ جاتا ہے اور جو سبب خارجی درد سر پیدا کرے اُس سے سوال کرنا چاہیے۔ یہ بیان اقسام درد سر کا اور اُسکے اسباب اور علامات کا تھا جو صداع یعنی درد سر پر دلالت کرتے ہین۔

باب چوتھا دلائل سرسام اور برسام اور دماغ کے ورم اور ان سب کے اسباب اور علامات کا

سرسام کی پیدایش یا سوء مزاج گرم سے ہے جو دماغ کو عارض ہوتا ہے یا اُس جھلی کو یہ سوء مزاج عارض ہوتا ہے جو دماغ یعنے بھیجے پر منڈھی ہوئی ہے۔ یا سرسام کسی ورم گرم سے عارض ہوتا ہے جو ورم دماغ کی جھلیون مین پیدا ہو۔ اور جو سرسام ورم سے پیدا ہوتا ہے صعب اور دشوار ہوتا ہے اور قوی زیادہ ہوتا ہے۔ یہ ورم گرم یا خون سے پیدا ہوتا ہے یا مرۂ صفرا سے یا مرۂ سودا سے۔ اور کبھی اسی خون اور سودا یا صفرا مین تھوڑا سا بلغم بھی ملجاتا ہے۔ علامت جملہ اقسام سرسام کی یہ ہے کہ حمی مطبقہ ہو یعنی ہر وقت بخار چڑھا رہے اور تپ کی گرمی چھونے سے قوی نہ معلوم ہو بلکہ نرم اور ٹھہری ہوئی ہو۔ اور چہرہ اور سر بہ نسبت تمام بدن کے زیادہ گرم ہو۔ انھین باتون کے تابع اختلاط ذہن اور بیداری ہوتی ہے۔ اور کبھی بعض بیمارون کو اُچٹتی ہوئی نیند جو مضطرب ہو پیدا ہوتی ہے جسکے ہمراہ خیالات ظاہر ہوتے ہین۔ اور جب بیدار ہوتے ہین چیختے ہوے اور اُچھل کر اُٹھتے ہین اور زبان اُنکی کھُر کھُری اور سیاہ ہوجاتی ہے بدن کے کپڑون سے خواہ بچھونے سے جون اپنی دانست مین پکڑتے رہتے ہین اور چنا کرتے ہین بسبب اسکے کہ تخیل اُنکا خراب ہوگیا ہے۔ اور بعض اوقات آنکھون سے انکے خود بخود آنسو جاری رہتے ہین۔ آنکھون مین انکے چیپڑ کسی وقت بھرا ہوا اور کسی وقت آنکھین سوکھی ہوئی نظر آتی ہین۔ اور جبکو سرسام ورم دموی یعنے خون کے مادہ کے ورم سے عارض ہو اُسکو ان اعراض کے ہمراہ ہنسی اور نیند اور دونون آنکھون مین سُرخی اور ہذیان بھی ہوتا ہے اور ملمس حرارت کا تیزی اور لذع کے ہمراہ ہوتا ہے یعنے ہاتھ رکھنے سے گرمی ہاتھ مین گھسی جاتی ہے۔ چہرہ کا رنگ زیادہ سُرخ نہوگا بلکہ زردی مائل ہوتا ہے ہمراہ خشکی چہرہ کے اور جبکو سرسام ورم صفراوی سے لاحق ہو اُسکی علامت یہ ہے کہ اعراض مذکورہ بالا کے ہمراہ غضب اور کج خلقی اور خصومت بھی ہوگی۔ اور اگر ورم سوداوی سے یہ مرض پیدا ہو ان اعراض کے ہمراہ جنون اور بکنا اور زیادہ بیہودہ گوئی اور ترس اور بیم اور رونا بھی ہوگا پھر اگر ان تینون مادہ مین کسی کے ہمراہ بلغم بھی ملجائے اُسوقت ان اعراض کے ساتھ سبات اتی یعنی وہ اونگھ جو بیداری سے پیدا ہوتی ہے عارض ہوگی۔ نبض ان سب قسم کی سرسام مین صغیر اور ضعیف اور اُسمین صلابت تھوڑی سی ہوتی ہے اور اختلاف بعض مین زیادہ ہوتا ہے اور سانس متواتر اور مختلف ہوتی ہے اور کسی وقت سانس مین تنگی بھی آجاتی ہے برسام دماغ مین بسبب اُس ورم کے پیدا ہوتا ہے جو حجاب یعنی سینہ کے پردہ مین بشرکت اُس پٹھے کے پیدا ہو جو ...

بطرف حجاب کے اُترا ہو اور جتنے اعراض کہ سرسام کے تابع ہین سب کے سب برسام مین ظاہر ہوتے ہین سگر یہ اعراض برسام مین ضعیف ہونگے
اور تپ زیادہ تر قوی اور گرمی تمام بدن مین زیادہ تر ظاہر ہوتی ہو اسلیے کہ ورم قلب کے نزدیک ہو۔ اور شراسیف یعنی کولے کے دونون سرے
اور شراسیف کے نیچے کے اعضا کے سب اوپر کی طرف کھچا کرتے ہین۔ اور کبھی سانس مین تنگی آجاتی ہو اور سینہ اور حجاب اور دونون
پہل سینہ کے اور شراسیف سب گرم ہوتے ہین اسلیے کہ یہ اعضا حجاب کے قریب قریب واقع ہین جیسے کہ سرسام مین چہرہ اور سر زیادہ
گرم ہوتے ہین اسلیے کہ یہ اعضا دماغ کے قریب ہین۔ سرسام اور برسام دونون مرض خطرناک ہین۔ یہ بیان سرسام اور برسام اور اُنکے
اُن علامات کا ہو جو انپر دلالت کرتے ہین اور اُن اسباب کا جنسے یہ دونون مرض پیدا ہوتے ہین۔ یہ بھی جاننا مناسب ہو کہ اگر سرسام
ادھیڑ آدمی کو عارض ہو جسکا سن ۳۵ برس سے اُنچاس[49] برس تک کا ہو کمتر نجات موت سے اُسکو ہوگی۔ اسلیے کہ سرسام کو اس سن سے
مزاج مین ضدیت اور خلاف ہو سگر ورم جسقدر دماغ مین پیدا ہوتے ہین اُنمین سے ایک ورم وہ بھی ہو جو بنام حمرہ مشہور ہو اور ایک
ورم کا نام ماشرا ہو۔ ماشرا وہ ورم ہو خون کے مادہ کا جو دماغ اور شرائین یعنی متحرک رگین اور چہرہ اور جملہ اعضاے سر مین پیدا ہوتا ہو تا اینکہ
شیون مین بھی یعنے درزین جو استخوان قحف کے یعنے کھوپڑی کے جوڑون مین ہین بلکہ ایسا گمان ہوتا ہو کہ درزین کھوپڑی الگ ہوئی جاتی ہین
اور ہمراہ اس ایذا کے درد شدید ہر وقت رہتا ہو اور چہرہ سرخ آنکھین اُبھری ہوئی جیسے اُبل پڑی ہین اور اسکے تابع متلی بھی ہوتی ہو
بسبب مشارکت دماغ کے جو معدہ سے ہو۔ ورم حمرہ کے ہمراہ درد شدید تمام اجزاے سر مین اور سوزش مثل آگ کی جلن کے ہوتی ہو
اور جب چہرہ پر ہاتھ رکھین ٹھنڈا اور خشک جھریان پڑی ہوئی معلوم ہوگا بسبب پوشیدہ ہونے حرارت کے اندر کی طرف رنگ چہرہ کا
خوب زرد ہوتا ہو اور مُنھ مین اسکے خشکی زیادہ ہوگی اور یہ ورم کی علامات سرسام اور برسام مین داخل سمجھنی چاہیین۔ اختلاط ذہن کی
ایک قسم وہ ہو جسکے ہمراہ تپ بھی ہو اور ایک قسم اسکی تپ سے خالی ہوتی ہو۔ تپ کے ہمراہ جو اختلاط ذہن ہوتا ہو اُسمین ایک قسم وہ ہو جو سرسام
مین بوجہ ایسے ورم گرم کے ہوتی ہو جو دماغ کی جھلیون مین پیدا ہوتا ہو۔ اور ایک قسم وہ ہو جو برسام مین ہوتی ہو۔ اور یہ پچھلی قسم اس
سبب سے ہوتی ہو کہ اذیت اُس حرارت کی دماغ اور دماغ کی جھلیون تک ورم حجاب کی حرارت سے پہونچتی ہو۔ اور تیسری قسم اسکی
بسبب قوت حرارت تیز تپون کے پیدا ہوتی ہو اور یہ قسم بسبب تپ کے بخارات چڑھنے کے اور ضعف عضو سر کے ہوتی ہو۔ اسی مرض مین
اگر تپ ضعیف ہو تپ مشہور یہ بات عفونت سے بلغم کے ہوگی پھر اسمین سبات یعنی پینکی اور ایسی گہری نیند ہوگی کہ جاگنا دشوار ہوگا اور اگر
مریض سے کچھ پوچھین بدون زیادہ ستانے اور دق کرنے کے جواب نہ دینگے۔ اختلاط ذہن بھی اُنکو عارض ہوگا اور جمائیان بہت
آیا کرینگی منھ انکے کھلے رہینگے گویا منھ کا بند کرنا یہ لوگ بھول گئے ہین۔ بعض ایسے ہی بیمارون کو اسہال بلغمی عارض ہوتا ہو اور بعض کو
قبض طبیعت پیدا ہوتا ہو۔ پیشاب مین انکے بدبو خچر کی پیشاب کی سی آتی ہو۔ اور بعض کو ارتعاش یعنے کپکپی اور اطراف بدن مین
پسینا برآمد ہوتا ہو۔ چہرہ انکا بخوبی سیاہی مائل ہوتا ہو اور اسمین تھوڑی سی پھولن بھی ہوتی ہو۔ نبض ان لوگون کی نرم اور عظیم اور مختلف
باختلاف موجی ہوتی ہو جیسے کہ ذات الریہ کی نبض ہو تنفس یعنے سانس بدیر دیر مین لیتے ہین اور وہ بھی ضعیف اور مختلف ہوتی ہو بہم
اگر مرض نسیان کا یبوست سے پیدا ہوا ہو بجاے سبات یعنے اونگھنے کے سہر یعنے بیداری ہوگی۔ سبات سہری کا مرض جو بنام
قوما کے مشہور ہو۔ پس سبات یعنے اونگھنا یہ قوما کسی سوء مزاج سرد تر سے لاحق ہوتا ہو جو دماغ مین پیدا ہوا ہو۔ یا مادہ بلغمی سے
یا بسبب حمی حادہ یعنے تیز تپ کے یا بسبب چوٹ لگنے کے جو دونون کنپٹیون کے عضل مین لگی ہو۔ یا بسبب کسی تنگی کے جو دماغ کو

ہو جو کچھ ہی ہو - یا بسبب صدمان قحف یعنے کھوپڑی کے ٹوٹ جانے کے - یا بسبب اُس صفیحہ یعنے ٹپری خواہ تیر کے ٹوٹے ہوئے کے جو کھوپڑی کے
نیچے بغرض علاج کے رکھی جاتی ہے جب کہ طبیب ٹوٹی ہوئی کھوپڑی کے علاج کرنے کا ارادہ کرتا ہے - سہر کا مرض یعنے بیداری کا بسبب ہبوست
اور سوء مزاج یابس کے پیدا ہوتا ہے جو دماغ مین پیدا ہوا ہے - یا مادہ سوداوی کے خواہ صفراوی سے یہ خشکی دماغ مین پیدا ہوتی ہے
پھر اگر یہ دونون قسم کے سبب یعنی سبات اور بیداری کے یکجا ہو کر باہم مرکب ہو جائین اُسوقت سبات سہری جسکو توما کہتے ہین پیدا ہوگا
اور اگر بلغم کا غلبہ ہے سبات کا ظہور زیادہ ہوگا اور اونگھ زیادہ رہیگی - اور اگر یبوست اور خشکی کا غلبہ ہے سہر یعنے بیداری کا ظہور زیادہ ہوگا
اور مریض کا یہ حال ہوگا جیسے یون سو رہا ہے جسکو جاگتا سوتا کہتے ہین کہ دونون آنکھین اُسکی کھلی ہوئی اور ذہن اُسکا مختلط ہوگا اور
جو کچھ از قسم ہذیان سرسام کے مریض کو عارض ہوتا ہے وہی اسکو بھی عارض ہوگا مترجم جسوقت کسی شخص پر عمل مسمریزم کیا جاتا ہے اور
ابتداے درجہ کا اثر ہوتا ہے جسکو ہم تلقینی کہتے ہین اُسکا حال بھی ایسا ہی ہوتا ہے آنکھین کھلی ہوئین نظر کچھ بھی نہین آتا اور جملہ حواس
بیگانہ اُسکے باطل ہوتے ہین مگر باطنی حواس نہایت تیز ہوتے ہین اور یہ اثر جو خلاف طبیعات کے ادنی درجہ کے لوگ خیال کرتے ہین
ایسا نہین ہے کاملین فن نے تصریح کی ہے چنانچہ ہم صرع کی بحث خواہ مالیخولیا کے بیان مین اسکو لکھینگے انشاء اللہ تعالی متن مختصر یہ ہے
کہ اس مرض کے عام علامات مرکب ہین علامات سرسام سے اور اُس مرض کے علامات سے جو بنام نسیان مشہور ہے - اور خاص خاص اسکے علامات یہ ہین کہ بیمار
پیٹھ کے بل لیٹا رہے اور خوب پاؤن پھیلائے ہوے دراز جیسے مردہ پڑا رہتا ہے اور آنکھین پتھرائی ہوئی اوپر چڑھی ہوئین اور چہرہ اُسکا بعض اوقات پھولا ہوا
رنگ چہرہ وغیرہ کا سیاہ اور کسی وقت چہرہ کے رنگ پر سرخی دوڑ جاتی ہے - اور کبھی اُسے باوجود ان سب اعراض دشواری اور کمی پیشاب کی اور کسی وقت
سلس البول یعنی بار بار بلا ارادہ پیشاب آتا ہے اور جب تک اس مرض کی کمی ہے ابھی قوت نہین مرض کو ہے اگر اُسکے منھ مین کوئی تر چیز ڈالی جائے
خواہ ٹپکائی جائے حلق سے نیچے اُتار لیگا اور جب مرض قوی ہو گیا اور پھر کوئی تر چیز اُسکے منھ مین ڈالین نگل نہین سکتا بلکہ وہ شے اوپر چڑھ جاتی ہے
اور اچھو ہو جاتا ہے کہ دونون نتھنون کی راہ سے نکل آتی ہے - اور جس کا یہ حال ہوتا ہے اُسے بیداری شدید اور حصر بول یعنے رک جانا
پیشاب کا عارض ہوتا ہے اور سانس کی آمد معلوم نہین ہوتی اور نبض اسکی ایسے وقت ضعیف اور صغیر اور متواتر ہوتی ہے - اس مرض مین
اور سکتہ مین یہ فرق ہے کہ یہ مریض کسیقدر سانس لیتا ہے (اور سکتہ مین سانس بالکل نہین ہوتی) اگر یہ مرض کسی عورت کو لاحق ہے اُسمین
اور جس عورت کو مرض اختناق رحم کا عارض ہو یہ فرق ہے کہ اختناق رحم والی مریضہ کا لیٹنا مثل عادت صحت کے ہوتا ہے (اور مثل مردہ کے
سیدھی دراز نہین پڑی ہوتی ہے اور بعض اوقات جب اختناق رحم مین خفت ہوتی ہے (اگرچہ بولنے پر قادر نہو) مگر جو کچھ اُس سے
کہا جائے اُسے سمجھ لیتی ہے - اور بعض اوقات اُسکو غشی بشدت آجاتی ہے جس مرض کو قوطوخس کہتے ہین جسکی عربی جمود ہے یعنے
بستگی اعضا کی یہ بیماری اُس سدہ سے عارض ہوتی ہے جو بطن موخر یعنے پچھلے حصہ مین دماغ کے کسی خلط سرد سے خواہ کسی پھل اور
میوہ کو برف سے ٹھنڈا کر کے کھانے سے پڑ جاتا ہے بعض علامات سے اس بیماری کے یہ ہے کہ تمام بدن اسکا بے حس و حرکت ہوتا ہے
اور چت مثل مردہ کے پڑا رہتا ہے سبات اور جمود مین فرق یہ ہے کہ سبات مین آنکھین بند ہوتی ہین اور جمود کی بیماری مین آنکھین
کھلی ہوئی - جب کسی آدمی کو جمود کی بیماری لاحق ہوتی ہے جس حال مین بیماری کے لاحق ہونے سے پہلے تھا اُسی حال پر رہ جاتا ہے اگر
بیٹھا ہے بیٹھا ہوا رہ جائیگا اور کھڑا تھا تو کھڑا اور سوتا تھا تو سوتا ہوا آنکھین بند تھین تو بند اور کھلی تھین تو کھلی ہوئی رہ جائینگی اسیطرح
اگر کوئی کام کرتا تھا وہی کام کرتا ہوا اسوقت بھی رہ جائیگا یعنے جیسے اُس کام کو کر رہا ہے - اب رہے اور علامات باقیماندہ مشابہ

پیدا ہو جو شام رگہاے سباتی نامر دہین اور یہ مرض اُن رگون مین سوء مزاج بارد یا خلط بلغمی سے پیدا ہوا ہو یا خلط صفراوی سے اور دماغ اُن رگون کا اس مرض مین شریک ہو جائے۔ اور اسکی علامت یہ ہو کہ علاوہ علامات سدر اور دوار کے گردن ممتلی اور بھری ہوئی اور تنی ہوئی ہوگی۔ ایک قسم شرکت کی یہ ہو کہ معدہ مین کوئی مرض پیدا ہو کسی سوء مزاج بارد یا خلط بلغمی سے اور دماغ اس مرض مین معدہ کا شریک ہو جائے۔ اسکی علامت علاوہ علامات سدر اور دوار کے یہ ہو کہ متلی ہو اور خفقان معدہ کا یعنی معدہ پھڑکتا ہو اور بروقت زیادہ خورش کے اور بروقت تخمہ اور بدہضمی کے سدر اور دوار کی زیادتی ہو کبھی سدر کا مرض بروقت حمی کی حدت یعنی تپ کے تیز ہونے سے بھی پیدا ہوتا ہی اسکو جاننا چاہیے

باب چھٹا فی الاسکتہ والصرع والکابوس کا بیان اور انکے اسباب اور اُن علامات کا جو ان امراض پر دلالت کرتے ہین

سکتہ اور مرگی یہ دونون مرض ایک سدہ سے پیدا ہوتے ہین جو دماغ کے بطون یعنے حصون مین پڑتا ہو۔ سکتہ اسوقت ہوتا ہی جب تینون بطن دماغ کے بالکل دفعتہً بند ہو جائین پس قوتہاے حساسہ یعنی جن قوتون سے حس ہوتی ہو اور قوت محرکہ اس باعث سے بار رہین کہ جتنے عضو بدن مین حس اور حرکت کرنے والے ہین اُن اعضا تک قوتہاے حساسہ نفوذ نہ کر سکین اور افعال سیاسیہ یعنی جو اعمال حواس خمسے ہوتے ہین انمین بھی کمی آجائے بلکہ قریب اسکے نوبت پہونچے کہ باطل ہو جائین۔ سدہ کا پیدا ہونا اس مرض مین یعنی سکتہ مین یا خلط بلغمی سے پڑتا ہی جو غلیظ اور چسپندہ ہو۔ یا اُس بلغم سے جسمین آمیزش سودا کی ہو یا خون غلیظ سے۔ اور کبھی سدہ مرہ سودا سے بھی پڑتا ہی۔ اور کبھی امتلاے شراب اور مستی زائد جو شراب سے آتی ہو یہ سدہ پڑتا ہی۔ اور یہی سکتہ کی قسم کو (وفد) بھی کہتے ہین مترجم اس لفظ کے املا مین اشتباہ ہو واو اور قاف خواہ فاے سعفص سے اسکا نشان کتب لغت سے نہین ملتا ہو ہان رفد براے مہملہ اور فاے سعفص کو صاحب قاموس نے لغت (رفد) مین لکھا ہو کہ دوا مرفد یعنے ایک دوا خواب آور ہو اور نشاط اور سرور کے معنی بھی اسی مادہ سے آتے ہین پس مترجم کے گمان مین بظاہر یہ (رفد) ہو وقد نہین ہو واللہ اعلم متن بقراط کہتا ہو کتاب فصول مین جسوقت کسی مست شراب خوار کو دفعتہً سکتہ عارض ہو وہ شخص تشنج مین گرفتار ہو کر مر جائیگا ہان مگر اسکو تپ آجائے یا جسوقت نشہ اُترے فوراً بول اُٹھے یہ نہ مریگا۔ اس مرض یعنے سکتہ سے پہلے ایک تیز درد سر مین اُٹھتا ہو اور اوداج یعنے دونون شہرگ پھولی ہوئی اور آنکھون مین تاریکی اور سر مین گھومنی اور آنکھون کے سامنے شعاع چمکتی ہوئی اور اطراف بدن مین سردی اور پھڑکن تمام بدن مین ہوتی ہو۔ اس مرض سکتہ کے علامات قریب قریب علامات اُس مرض کے ہین جو بنام قاطاخس مشہور ہو اور جسے عربی زبان مین جمود کہتے ہین۔ اور اس قرب علامات کا سبب یہ ہو کہ مریض سکتہ کا ایسا لیٹا ہوتا ہو جیسے سوتا ہوا آدمی بے حس ہو کہ جو چیز ایذا دہندہ اُسکے بدن سے چھو جائے کچھ اُسے خبر نہو اور اسکی سانس کی آمد کی غلیظ یعنی گہرا سنائی دیتا ہو۔ اور جسقدر مرض مین زیادہ قوت ہوتی ہو اُسیقدر سانس کا بڑا ہونا بڑھتا جاتا ہو۔ اور کبھی اسکے سینہ سے آواز خرخرہ کی سنائی پڑتی ہو اور یہ بات دشواری تنفس کی وجہ سے اور سانس کے رکرکر یعنے بُرے طور سے آنے کی وجہ سے خواہ ناگواری تنفس کی جو مریض کو ہو اسکی وجہ سے۔ اور اگر یہ مرض قوی نہو گھر اکثر لگیگا اور سانس کی آمد آسانی سے ہوگی اور اگر اُسکے منھ مین کوئی تر چیز ڈالی جائے اُتار جائیگا اور چھونہوگا۔ اور اگر یہ مرض قوی ہوگا نگل نسکیگا بلکہ ناک کی راہ وہ شے نکل آئیگی۔ اگر یہ مرض خون سے یا خلط بلغم سے جسمین خون ملا ہو پیدا ہو چہرہ کا رنگ سرخ ہوگا۔ اور اگر مرۂ سودا سے یہ سکتہ پڑے چہرہ سیاہی مائل ہوگا۔ اگر سکتہ کے پڑتے وقت دونون آنکھین بیمار کی کھلی ہوئی ہون خواہ بند ہون اُسی حال پر رہ جائینگی جیسی پہلے تھین

اور اسی طرح اگر بیٹھے کے کھل لیٹا ہو خواہ کسی کروٹ لیٹا ہو یا بیٹھا ہوا ہو اور سکتہ پڑے اُسی حال پر باقی رہیگا - انہی علامات کے علاوہ اور سب
علامتین جمود کی بھی ہوتی ہین - اور یہ مرض خواہ عرض ایسا ہو کہ شاید اسکا مبتلا ہونے والے بچ نہین سکتے اگر یہ مرض قوی ہو اور نہ بآسانی
زائل ہو دبجود ہوتا ہو اگر ضعیف سکتہ عارض ہوا ہو اسلیے کہ انجام اسکا فالج خواہ لقوہ کی طرف ہوتا ہو جیسے بقراط نے کتاب فصول مین لکھا ہو - کہ اگر
سکتہ کا مرض قوی ہو مریض کا اچھا ہونا ممکن نہین ہو اور اگر ضعیف ہو آسانی اچھا نہین ہوتا ہو صرع یعنے مرگی ایک قسم کا تشنج ہو کہ تمام
بدن کو عارض ہوتا ہو یہان تک کہ بیمار زمین پر گر پڑتا ہو - اور بیشتر اسکے دورہ کے اوقات مختلف ہوتے ہین - صرع کی پیدائش بھی انھین
اسباب سے ہوتی ہو جس سے کہ سکتہ پیدا ہوتا ہو مگر کیفیت اور مقدار اور جوہر اصلی مین سب اسباب یکسان نہین ہوتے ہین - میری مراد
یکسان نہونے سے یہ ہو کہ وہ سبب برودت اور مقدار اور غلاظت مین کمتر ہوتا ہو جس سے مرگی پیدا ہوتی ہو (اور سکتہ کا سبب زیادہ ہوتا ہو)
اور اسی کمی کی وجہ سے بروقت دورہ صرع کے مریض حرکت کرتا ہو اور حس بھی اسکی باقی رہتی ہو مگر سکتہ مین یہ بات نہین ہوتی - اور اسی وجہ سے
کہتے ہین کہ سبب صرع کا نصف ہو بہ نسبت اُس سبب کے جس سے کہ سکتہ پیدا ہو صرع کی ایک قسم وہ ہو جو خاص دماغی ہوتی ہو اور ایک چھوٹے
تشنج سے پیدا ہوتی ہو اور اسکو ایلیپسیا کہتے ہین - جو قسم صرع کی دماغی ہو اُسمین سے ایک قسم تو خاص دماغ ہی سے پیدا ہوتی ہو اور دوسری ایک
قسم وہ ہو جو شرکت فم معدہ کے خواہ کسی اور عضو بدنی کی شرکت سے پیدا ہوتی ہو - جو قسم صرع کی خاص دماغ سے ہوتی ہو اُسکی پیدائش جیسے ہمنے
بیان کر دیا ہو کہ اُس سدہ سے ہوتی ہو جو بطون دماغ اور تینوں حصون مین دماغ کے ہو کہ وہ سدہ روح کو اور قوت محرکہ کو اُن اعصاب تک
پہونچنے سے منع کر دیتا ہو جو اعضا ارادہ انسانی سے حرکت کرتے ہین - اور یہ سدہ یا تو خلط غلیظ بلغمی سے پڑتا ہو جو کہ حصون مین دماغ کے
ریزش کرکے بروقت نوبت اور دورہ صرع بھر جاتا ہو - یا خلط سوداوی غلیظ سے یہ سدہ پڑتا ہو - یا کسی قسم کی تنگی جو دماغ مین بروقت ٹوٹ جانے
کھوپڑی کی ہڈی کے پیدا ہوتی ہو اور اُسوقت ہمراہ مرگی کے درد شدید بھی دماغ مین ہوتا ہو - اور کبھی یہی قسم صرع کی جو تنگی دماغ سے پیدا ہوتی
اسوجہ سے عارض ہوتی ہو کہ اگر کوئی آدمی اپنے سر کو چکر دے اور گرم کرے پس اُسکی اخلاط مین اور روح بدنی مین جو سر مین ہو حرکت پیدا
ہوتی ہو لہذا آدمی زمین پر گر پڑتا ہو اور تڑپتا ہوا ہاتھ پانٔون مارتا ہو - دماغ کی وجہ سے جو قسم مرگی کی پیدا ہوتی ہو اُس سے پہلے سر مین درد
شدید ہمراہ گرانی اور تاریکی چشم اور خرابی اُسکے حس کی اور سماعت کی خرابی اور سونگھنے کی خرابی اور چکھنے مین خرابی بھی پیدا ہوتی ہو - پھر اگر
اسی قسم کی صرع بلغم سے پیدا ہو بدن بھرا ہوا اور تر و تازہ فربہ اور رنگ بدن کا سپیدی مائل ہوگا - اور تدبیر مریض کی ستہ ضروریہ مین
قبل اس مرض کے ایسی ہوئی ہوگی جس سے برودت اور رطوبت پیدا ہوتی ہو اور بلغم بدن مین زیادہ ہوتا ہو - جن لوگون کو مرگی شرکت سے
معدہ کے مُنھ کے پیدا ہوتی ہو اُسکا پیدا ہونا بخارات بلغمی یا بخارات سوداوی سے ہوتا ہو جو معدہ کے مُنھ سے بطرف دماغ کے چڑھتے ہین یہی
بطون دماغ کو دہی بخارات بھر دیتے ہین اور اُن بطون کو بند کر دیتے ہین - اور اس قسم کی مرگی سے پہلے معدہ کے مُنھ کا ٹھٹنا اور متلی اور دھڑکنا اور چھبنا عارض ہوتا ہو - اور
زیادہ تر شدت ان سب باتون مین تب ہوگی کہ وقت اُنکی غذا کا ٹل جائے یا اینکہ تھوڑی سی غذا وہ لوگ تناول کرین پھر جب
دورہ مرگی کا ہوگا دفعتہً وہ لوگ گر پڑینگے - اور بیشتر اسی مرگی کے دورہ سے پہلے غشی بھی طاری ہوتی ہو - اور اکثر وہ لوگ زمین پر
نہین گرتے بلکہ غشی اُنپر طاری ہو جاتی ہو - اور بیشتر بروقت دورہ صرع کے چیخ اُٹھتے ہین - اور کبھی اُنھین غشی یا بیہوشی ہی کجاتی ہو
اور مُنھ سے اُنکے لعاب نہ نکلتا ہو - جو قسم مرگی کی اور کسی عضو بدنی کی شرکت سے عارض ہوتی ہو وہ بھی بخارات بارد سے پیدا ہوتی ہو
جو کہ بطرف دماغ کے اُسی عضو سے چڑھتے ہین جیسے دونون ہاتھ کی بیماریون مین خواہ اور دونون پانٔون اور انگلیون کے امراض سے

ایسا ہی واقع ہوتا ہی اور قولنج کے مرض مین خواہ رحم کی بیماری مین جس طرح کہ معدہ کے منھہ کے بخارات بھی بطرف دماغ کے چڑھتے مین مقام لشکر گوالیار ایک مرگی کا بیمار دیکھا جسکے داہنے ہاتھ کے گٹے کے قریب سے ایک مادہ چڑھکر دماغ کو جاتا تھا اور اگرچہ وہ مریض نحیف سخنہ بدن کے اور بھی نیز اور علامات سے گرم مزاج معلوم ہوتا تھا مگر برودت مادہ کے علامات خاصہ یہی تھے کہ بخارات باردہ اُسکے دماغ تک ہاتھ سے چڑھتے تھے۔ مین نے اُس بیمار کا علاج خاص جیسے مجرب سے جسکو مرگی کی بحث مین لکھونگا کیا اور بگمان فقیر دو ماہ مین زوال مرض ہوگیا متن کبھی مرگی بعض عورتون کو زمانہ حمل مین عارض ہوتی ہی اور وقت ولادت کے خود بخود زائل ہو جاتی ہی۔ کبھی یہ مرض یعنے مرگی بچھو کے کاٹنے سے عارض ہوتی ہی اگر بچھو کا ڈنک کسی پٹھہ پر پڑے۔ علامت اُس مرگی کی جو ایسے اسباب مذکورہ سے پیدا ہو یہ ہی کہ آدمی کو بخارات سرد اُسی عضو سے جسمین خلط مرض ہی چڑھتے ہوے معلوم ہون اور اُسکو تمیز اس بات کی ہو کہ فلان عضو سے یہ بخارات بہت جلد جلد اُٹھ رہے ہین اور ایک عضو سے بطرف دوسرے عضو کے جا رہے ہین یہان تک کہ دماغ تک پہونچے اور جب دماغ مین یہ بخارات پہونچ گئے پس وہ شخص گر پڑتا ہی خواہ دورہ صرع کا اُسپر طاری ہوتا ہی۔ اور اسی وجہ سے کبھی پیشین بینی کی حالت ان بیمارون پر طاری ہوتی ہی کہ مرگی کے آنے کی خبر قبل از نوبت بیان کر دیتے ہین کہ اُسکے تھوڑی ہی دیر کے بعد دورہ مرض کا پڑتا ہی اور یہ پیشین گوئی اُسی سبب سے کرتے ہین کہ اُنکو دورہ سے پہلے بھی مادہ کسی عضو سے چڑھتا محسوس ہوتا ہی جسکے دماغ تک چڑھنے کے بعد صرع کا دورہ پڑتا ہی اور بتجربہ بیقینی اُنکو ہو جاتا ہی۔ جو قسم صرع کی تشنج سے پیدا ہوتی ہی جسکو یونانی مین ایپلمیا کہتے ہین بدترین اقسام مرگی کی یہی ہی اور قاتل اور ہلاک کرنے والی زیادہ ہی اور پٹھون کے تشنج سے یہ قسم مرگی کی پیدا ہوتی ہی۔ اور یہ مرض برقت بھر جانے بطون دماغ کے اور تمام پٹھون کے اور عضل کے پیدا ہوتا ہی۔ کسی خلط سے کیون نہ بھر جائین لہذا ضرر افعال کا اعضاے رئیسہ کے پٹھون مین پہونچتا ہی خصوصاً افعال مدبرہ مین۔ اور یہ امتلا خواہ بھر جانا جیسے ہمنے بیان کیا ہی یا تو خلط غلیظ بلغمی سے یا خلط سوداوی غلیظ سے ہو کر پٹھون کو عرض یعنے چوڑائی مین کشش کرتا ہی پس اسی سبب سے تشنج پیدا ہوتا ہی اور وہ پٹھے اپنی جڑ کی طرف کھینچتے ہین لہذا آدمی گر پڑتا ہی اور زمین پر تڑپنے لگتا ہی۔ کبھی آدمی کا حال ایسی مرگی مین قریب سکتہ کے حال کے ہو جاتا ہی۔ یہ بھی معلوم رہے کہ کبھی مرگی کی بیماری سے پہلے بدنفسی اور نسیان اور درد سر اور طرح طرح کے آلام یعنی درد وغیرہ پیدا ہوتے ہین۔ پھر جب یہ بیماری جڑ پکڑ گئی اور مستحکم ہو گئی پس وہ علامات جو خاصہ جملہ اقسام صرع کا ہی وہ یہ ہی کہ منھہ مین کف آتا ہی اور اضطراب حرکت مین ہوتا ہی مترجم خاصہ سے مراد یہان خاصہ نوعی ہی جو ماہیت کو لازم ہی یا مفارق ہوتا ہی اور یہ خاصہ تمامی اصناف نوع کو لازم یا مفارق ہوتا ہی یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ اسکو علامات عامہ سے کیون نہ بیان کیا۔ اور یہ دونون باتین ایسی ہین کہ مرگی کی شناخت مین انکے ہونے سے پھر اشتباہ باقی نہین رہتا ہی اور ہر ایک بیمار صرع مین کسی قسم کی مرگی کیون نہو پائے جاتے ہین متن منھہ سے کف آنے کا سبب یہ ہی کہ طبیعت خلط موذی کو جسنے مرض مرگی کا پیدا کیا ہی بطرف خارج کے دفع کرتی ہی (اسلیے کہ زیادہ مغلوب نہین ہوگئی ہی جیسے کہ سکتہ مین معلوم ہو جاتی ہی) اور اضطراب یعنی تڑپنے کی وجہ یہ ہی کہ قوت دافعہ خلط موذی کو حرکت پیدا کر کے دفع کرتی اور خود وہ قوت بھی متحرک ہوتی ہی۔ لیکن وہ بات جو بعض بیمارون مین ہوتی ہی اور بعض کو نہین ہوتی ہی وہ گر پڑنا اور چیخنا چلانا اور زبان کا چبانا اور پیشاب اور پاخانہ کی بتیان بتیان سی بدون قصد کے نکلنا بشکل مینگنی کے اور کبھی بعض بیمارون کی منی بھی نکل جاتی ہی۔ جو تدبیر کہ اُس سے یہ بیماری ظاہر ہو جائے اور اُسکے وجود پر اُس تدبیر سے استدلال

کیا جائے یہ ہو کہ مریض کی ناک مین شراب اور مرکّی اور شاخ گوسپند کی دھونی دین اور پہاڑی بکرا جسکے بال بڑے بڑے ہوتے ہین اُسکا
جگر بھون کر اسکو کھلائین اور بھونتے وقت جو بو اُسکی اُٹھتی ہو وہ بھی سونگھائین پس اسی وقت وہ شخص زمین پر گر پڑیگا اور بعض علامات
مرگی کے جو اوپر مذکور ہوئے ہین اُسپر نمایان ہونگے۔ بعض طبیبون نے بیان کیا ہو کہ اگر مریض کو بکری مادہ کی کھال تازہ یعنی فوراً بعد ذبح
کرنے کے گرما گرم پہنائی جائے اور اُسے پہنکر [illegible] مین عود طارے اسی جگہ دورہ مرگی کا آجائیگا۔ اکثر بیماران صرع بروقت دورہ پڑنے کے مرجاتے ہین
اسواسطے کہ انکو صعوبت اعراض کی بروقت دورہ کے زیادہ ہوتی ہو لہذا موت آجاتی ہو اکثر مرگی کی بیماری لڑکون کو ہوتی ہو اور اسکے دو
سبب ہین ایک تو اُنکے مزاج کی رطوبت خصوصاً اُنکے دماغ کی زیادہ رطوبت جو براہ طبیعت کے ہو۔ دوسری خرابی تدبیر غذا وغیرہ کی جو بچون کو
ضرور ہوتی ہو۔ اور اگر یہ مرض اُنہین بسبب سوء مزاج طبیعی کے ہو مقتضاے سن کی رطوبت سے ہو پس مرگی اُنکو ابتداے زمانہ ولادت مین
ہوگی۔ اور سوء تدبیر کی وجہ سے مرگی بعد ابتداے زمانہ کے جب دایہ کی خرابی تربیت کا وقت ہوتا ہو تب ہوگی۔ شاید مرگی کا مریض صحت
نہین پاسکتا ہو اگر یہ مرض اُسکو بعد کالے بالون کے نکلنے کے لاحق ہو جو پیڑو پر نکلتے ہین۔ میری مراد ان بالون کے نکلنے سے احتلام ہو
یعنی خواب مین نہانے کی حاجت ہوتی جو علامت بلوغ کی مردون میں ہو اور ادراک یعنی جوانی کے علامات کو پورا ہو جانا جو مرد اور عورت
دونون مین ہوتا ہو۔ لیکن لڑکین کی مرگی کا یہ حال ہو کہ بہت سے لڑکے مرگی مین گرفتار جب اُنکا علاج بطور مناسب کیا گیا شفایاب ہوچکے ہین
اور بالکل نجات اُنکو اس مرض سے ہوگئی ہو۔ چنانچہ بقراط نے کتاب فصول مین لکھا ہو جس شخص کو مرگی قبل پیڑو پر کالے بال نکلنے کے
لاحق ہو اُس مرگی سے نجات اُنکو سن کے پلٹنے سے اور تدبیر کے بدلنے سے اور شہر اور ملک کے تبدیل کردینے سے ہوجاتی ہو۔ مگر جسکا
سن اور عمر اُسکی پچیس برس کی ہو اُسکو اگر مرگی کا مرض ہو مرجائیگا اور مرگی سے اُسکا پیچھا نہ چھوٹیگا۔ اسکو جاننا چاہیے۔ کابوس
جس مرض کا نام ہو اُسکی پیدایش کبھی خلط طبعی سے ہوتی ہو۔ اور کبھی یہ بیماری مست متوالون کو عارض ہوتی ہو اور اُس شخص کو لاحق ہوتی ہو
جسکو معدہ کے ہضم کی خرابی ہو۔ اور اُس آدمی کو ہوتی ہو جو غلیظ غذاون کی خورش زیادہ رکھتا ہو اور ریاضت کم کرتا ہو اور کم نہاتا ہو
حمام مین خواہ آب گرم سے۔ کابوس کی بیماری اُن امراض سے ہو جو سبات اور فالج اور سکتہ اور صرع سے پہلے ہوتی ہین اور بعد اسی کابوس کے
انہین سے کوئی مرض واقع ہوتا ہو لہذا مناسب نہین کہ اس بیماری کو جڑ سے اُکھاڑ کر آدمی کے بدن سے پھینک نہ دین۔ علامات سے
کابوس کے یہ ہو کہ آدمی کو ایسا معلوم ہو جیسے کوئی بھاری چیز اُسپر گرتی ہو اور اسکو کھینچ رہی ہو خواہ کوئی آدمی اسکا گلا گھونٹتا ہو۔ اور مریض
قصد کرتا ہو کہ چلائے مگر اُسکی آواز سنائی نہین پڑتی۔ اور کبھی مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہو گویا ایک آدمی اُس سے بطرف دبر کے جماع
کر رہا ہو مترجم کے پاس لشکر گوالیار مین ایسی کیفیت ایک مریض کی بیان ہوئی تھی کہ جب وہ سونے کا ارادہ کرتا ہو معلوم ہوتا ہو کوئی
اُس سے لواطت کر رہا ہو اور موجودہ کتب طب مین اس مرض کا پتہ مجھے نہ ملا تب مین نے یہی کتاب کامل الصناعہ قلمی بخط طہران ایک طبیب کے
پاس سے منگائی اور کابوس کی بحث مین پتہ مل گیا۔ اور بوجھ کی علامت اور گلا گھوٹنے کی یہ سب بروقت نیند کی آمد کے خصوصاً جب آدمی
چت اُتانا لیٹتا ہو پیدا ہوتی ہین اسی واسطے حکماے ہند نے چت لیٹنے کو بالکل ناروا تجویز کیا ہو اُنکی راے مین اس طرح کے لیٹنے سے
یہ مرض پیدا ہوتا ہو۔ ایک اور عجیب علامت کابوس کی جو خاص مترجم کی امتحانی ہو صدہا بار مجھے اپنے اوپر اسکا تجربہ ہوا ہو کہ جسقدر ایذا
کابوس کی ہوتی ہو اور [illegible] کوئی آدمی مریض کا بدن چھووے سب ایذا دفع ہوجاتی ہو ہاتھ پاؤن اور آواز کھل جاتی ہو۔ اور اسمین بھی کچھ شک
نہین ہو کہ چت لیٹنے مین اگر دونون ہاتھ خواہ ایک ہاتھ سینہ پر آجائے ضرور کابوس کا دورہ پڑتا ہو اور خرخرہ بھی زیادہ کابوس واسطے کو

ہوتا ہی واللہ اعلم

باب ساتوان مالیخولیا اور قطرب اور عشق اور انکے اسباب اور علامات کے بیان مین

مالیخولیا سوداوی وہ مرض ہی کہ اختلاط عقل کا ہوجائے اور تپ نہو۔ اور اسکی پیدایش یا کسی ایسی علامت سے ہوتی ہی جو خاص دماغ مین ہو یا دماغ کی شرکت اور اعضاے بدنی سے کسی مرض مین ہو کر یہ مرض پیدا ہوتا ہی۔ جو مالیخولیا محض دماغ کی وجہ سے ہو اسکی پیدایش خلط غلیظ سوداوی کی فراہمی سے ہوتی ہی جو کہ دماغ مین پیدا ہوتی ہی خواہ معدہ سے دماغ مین آتی ہی اور تھوڑی تھوڑی دماغ مین فراہم ہوتی رہتی ہی پس اسی مادہ فراہم شدہ سے ایسا ہی حال پیدا ہوتا ہی جسوقت کہ اخلاط موجودہ دماغ مین احتراق اور سوختگی آجائے اور اسی احتراق کی وجہ سے نفس مین مریض کے تکدر آجاتا ہی اور فکر متغیر ہو جاتی ہی۔ جو مالیخولیا بسبب شرکت دماغ کے اور اعضاے بدنی کے مرض سے پیدا ہوتا ہی۔ اسمین سے ایک قسم وہ ہی جو بخارات اور اخلاط سوداوی کے معدہ سے بطرف دماغ کے چڑھنے سے پیدا ہوتا ہی اور یہ اخلاط معدہ مین سوختہ ہو جاتے ہین اور ان مقامات مین جو شراسیف کے نیچے ہین مثلاً پیڑو وغیرہ مین اور اسی کو مالیخولیاے مراقی کہتے ہین ایک قسم اسکی وہ ہی جسکی پیدایش تمام بدن کی اخلاط سوختہ سے ہوتی ہی جو دماغ کی طرف چڑھتی ہین۔ کبھی یہ مرض خوف اور حزن سے پیدا ہوتا ہی۔ عام اور مشترک علامات سب بیماران وسواس سوداوی کے غم اور ترس اور بدگمانی ہی۔ اور بعض بیماران مالیخولیا کو موت کا خوف پیدا ہوتا ہی اور بعض ایسے بھی ہوتے ہین جو موت کی خواہش اور آرزو کرتے ہین کسیکو ضحک اور ہنسی کسیکو ہر وقت رونا کسیکو ایسا خیال ہوتا ہی کہ اپنے کو نبی یا غیر گمان کرتا ہی اور کوئی اپنے تئین ایک حیوان غیر ناطق تصور کرکے (مثلاً گھوڑا گدھا بیل) اسی حیوان کی بولی بولتا ہی۔ بعض آدمی کاہن بنکر گمان کرتا ہی کہ آیندہ امور کی خبر بطور پیشین گوئی کے دیتا ہون مترجم اس مقام پر ہمکو تھوڑا سا حال مسمریزم کے بیان کرنے کا موقع ہی پیشین گوئی اور پیشین بینی جو مجنون آدمی پر طاری ہوتی ہی کیا عجب ہی کہ اسکا سبب وہی ہو جو علما علم نفس کا اعتقاد ہی جنکو صوفیہ کہتے ہین وہی امر درست ہو مگر چونکہ طاری قیاسات سے وہ قواعد بالکل الگ ہین ہمکو انکا بیان کرنا سواے اسکے کہ نو خیز طلبہ کو وحشت ہو اور کچھ مفید نہوگا بالجملہ ہم اسیقدر یہان کہتے ہین کہ جس طرح اخلاط بدنی کی تقسیم بدن کے آفریدگار تعالیٰ شانہ نے طبیعت بدنی کو سپرد کی ہی جب اس تقسیم مین کسی مجبوری طبیعت کی وجہ سے فرق آجاتا ہی امراض خلطی پیدا ہوتے ہین۔ اسی طرح ایک نورانی چیز جو ہمارے بدن مین ہی اور ارباب حال کی اصطلاح مین اسکو اوڈ ایل کہتے ہین اسکی تقسیم اور انتظام ہمارے نفس ناطقہ کو خالق نے سپرد کیا ہی جب اسکی تقسیم مین فرق آتا ہی امراض روحانی پیدا ہوتے ہین اور غلبہ سے روحانیت کے آدمی پر غائب بینی اور پیشین بینی ضرور پیدا ہوتی ہی چنانچہ اسکو اطبا بھی خوب جانتے ہین پس اگر علاج ایسے امراض کا جو کہ روحانی اور نورانی مادہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہین بقاعدہ نفسانی کیا جائے زیادہ مؤثر ہوگا بہ نسبت طب جسمانی کے اور مالیخولیا بھی انھین امراض مین داخل ہی جیسا آیندہ معلوم ہوگا متن جو علامات ہر ایک قسم اور ہر ایک مالیخولیا سے خاص ہین پس جس مالیخولیا کی پیدایش ان اخلاط سوداوی سے ہو جو دماغ مین سوختہ ہوتی ہین اسکی علامت اختلاط ذہن اور کثرت ہذیان اور ہیجان یعنے عورت کی محبت کے اور ہم اور غم یعنے رنج اور ملال اور غم اور ترس اور توہمات اور بیجا تخیلات اور اسی طرح سے اور بیکار امور ہوتے ہین۔ اور جو مالیخولیا معدہ کی شرکت سے ہو اور یہ معدہ بھی علیل ہو اسی مالیخولیا کو مراقیہ کہتے ہین اور نافخہ بھی اسی کا نام ہی اسکی علامت کھٹی اور دخانی ڈکار اور استمرا یعنے ہضم معدہ کی کمی اور بھوک نکلنے کی زیادتی اور ریاحات کے جانب شراسیف کے نیچے مثلاً پیڑو وغیرہ مین درد [illegible] اور سوزش اور شعلہ سا اٹھتا ہوا اور [illegible]

قراقر بھی ہوتا ہو اور اسی قسم کے روزون کھوون کے درد وغیرہ اور ہچکیا پیدا کرے - اور یہ اعراض اُنکے بدن مین کھانے کے بعد
وقت مناسب مین ہوتے ہین (جیسے بروقت ہضم غذا کے) کبھی بعد پیدا ہونے ان اعراض کے یا بعد طعام کے اُنکی شکم مین درد کا
ہیجان بھی ہوتا ہو جو ہرگز نہ ٹھہرے اور کم نہو جبتک غذا پوری ہضم نہوجائے - اور یہ مرض اکثر اُسی زمانہ عمر مین پیدا ہوتا ہو جب
بچّہ دیہہ کالے بالون کے نکلنے کا زمانہ ہو - پھر زائل ہوکر کسی اور سن مین پلٹ آتا ہو - جو مالیخولیا اُن بخارات سے پیدا ہوتا ہو کہ تمام
بدن سے اُٹھکر بطرف دماغ کے آتے ہین اُسکی وہ قسم جو خون کے بخارات اُٹھنے سے پیدا ہوتی ہو بعض علامات سے اُسکے یہ ہو کہ جو
اختلاط ذہن ایسے مریض کو لاحق ہو اُسکے ہمراہ ہنسی اور ضحک اور فرح یعنے خوشی بھی ہو اور مریض کا بدن ہزال یعنے لاغری کی طرف
مائل ہو رنگ بدن کا گندم گون سرخی مائل - اور بال اُسکے بدن مین زیادہ خصوصاً سینہ پر اور رگین اُسکی چوڑی کشادہ آنکھین دونون
سُرخ نبض اُسکی عظیم یعنے طول اور عرض اور عمق مین معتدل سے بڑھی ہوئی اور تیز رفتاری نبض مین کم ہو - اور اگر سن اُسکا جوانی کا
اور تدبیر ستہ ضروریہ کے پہلے اور قبل حدوث مرض ہذا کے گرم تیز ہوچکی ہو جیسے گوشت اور چھوہارے اور مٹھائیان اور شراب شیرین
غلیظ کا استعمال پہلے اس مرض سے بکثرت ہوا تھا اس بات کو تاکید دلالت کی اسی پر ہوگی کہ بیماری مالیخولیا کی خون ہی کی کثرت سے
ہوئی ہو جو کثرت خون کی تمام بدن مین ہو - اسی طرح سے اگر مریض اپنے بدن مین کسل اور گرانی پاتا ہو اور اسکی عادت بھی تھی کہ خون
اسکی مقعد سے خارج ہوا کرتا تھا اور اب رک گیا خواہ عورت ہو کہ اُسکا حیض بند ہوگیا - پھر اگر وہ خلط بدن مین ہو صفراوی ہو اُسکی
شناخت یہ ہو کہ عورتون سے عشق اور محبت کرتا ہو اور جنون اور عبث بیہودگی زیادہ ہو یا مراد یہ ہو کہ آلہ تناسل کو ہاتھ سے زیادہ مس
کرتا ہو اور چیختا اور زیادہ اضطراب کرتا اور بیداری اور آرام اور قرار کم پاتا ہو اور شکم مین قراقر غصہ اور تیزی مزاج مین زیادہ ملمس
بدن کا گرم رہے حالانکہ تپ نہو اور لاغری بھی ہو اور خشکی بدن کی اور دونون آنکھین مضطرب یعنے ہروقت آنکھیں ہلتی رہین اور
دیکھے تو مثل درندہ جانورون کے دیدہ پھاڑ پھاڑ کر جیسے اب کھائے جاتا ہو اور رنگ بدن کا زرد ہو - پھر اگر یہی مریض جوان بھی ہو اور
مزاج اصلی اسکا گرم تھا اور جلد جلد کلام کرتا تھا اور تدبیر غذائی اسکی مرض مالیخولیا سے گرم خشک تھی مثلاً لہسن پیاز رائی اور دیگر
تیز بقول یعنے ترکاریان کھاتا تھا اور تعب اور غضب زیادہ کرتا تھا فاقہ کشی اور کمی غذا بھی اسے زیادہ رہتی تھی اور پُرانی شراب
تیز قسم کی پیتا تھا اور اسہال کی اور تدبیرین بھی گرم خشک کرتا رہا ہو اس بات کو تاکید ہوگی دلالت کرنے پر اس امر مین کہ مرض اُسکا
صفرا سے پیدا ہوا ہو جو بدن مین سوختہ ہوگیا ہو - اور جو اعراض ہمنے لکھے ہین زیادہ سخت اور شدید ہونگے اور اگر خلط مرض مرار سیاہ
یعنے سودا ہو ایسا مریض زیادہ وہم اور فکر اور خوف اور ترس مین گرفتار ہوگا اور رونا اسکو زیادہ آئیگا اور تخیلات اسکے خراب تنہائی کو
زیادہ پسند کریگا اور جملہ اعراض جو تمام بیماران وسواس سوداوی کے ہمنے لکھے ہین سب کے سب اسمین موجود ہونگے یعنے جسکو
مالیخولیا مرہ سودا سے عارض ہوا ہو اگرچہ خلط تمام بدن مین ہوگی - خصوصاً خوف اور ڈرنا ہر چیز سے کہ یہ دونون عرض لازم ایسے
مالیخولیا کے ہین بسبب سیاہی خلط سودا کے اور ظلمت اور سیاہی اور وحشت نفس مین سودا کے خلط داخل کرتی ہو اور نفس کو مکدر کر دیتی ہو
یہ سب علامات ہین جنسے استدلال اصناف پر مالیخولیا کے کیا جاتا ہو اور اُن اصناف کے اسباب پر بھی انھین امور سے استدلال ہوتا ہو
بقراط نے کتاب ابیدیمیا کے دوسرے مقالہ مین کہا ہو جس شخص کے قلب کا مزاج گرم خشک ہو اور دماغ اسکا مرطوب ہو وہ آسانی
وسواس سوداوی مین پڑ جاتا ہو - سبب اسکا یہ ہو کہ مرہ صفرا کا مرہ سودا بن جاتا ہو بوجہ حرارت اور یبوست قلب کے اور دماغ کا مزاج

جب سرد تر ہوا ضرور ہے سست رخی اور ڈھیلا ہوگا اسلیے کہ اولا تو دماغ کی طبیعت خود ہی سرد تر ہی اور اب اسکی سردی اور تری جو خارج طبیعت سے ہی
اسکی وجہ سے استرخا اور ڈھیلا پن اور ضعف دماغ کا اور بڑھیگا لہذا انجارات سوداویہ کو جو بدن سے بطرف دماغ کے چڑھ رہے ہین
زیادہ قبول کریگا۔ اور اسی مریض پر جسکا دماغ اور قلب ایسا ہو غلبہ رعب اور حزن کا زیادہ ہوگا۔ اور رعب اور حزن اسی وسواس کے
تابع ہین۔ اسی واسطے بقراط نے کتاب فصول مین کہا ہی جس شخص کو ورع یعنے ترس اور غم زمانہ دراز تک عارض ہو اور رہے اسکا یہ مرض
سوداوی ہی۔ اکثر یہ مرض مالیخولیاے سوداوی کا فصل خریف مین پیدا ہوتا ہی۔ اسکو جاننا چاہیے۔ ایک قسم مالیخولیا کی وہ ہی جسکو
قطرب کہتے ہین۔ اور مریض قطرب کا کبھی مرغون سے مشابہ بنتا ہی اور مرغون کی بانگ دیتا ہی۔ اور کبھی بجاے خود کتہ بن جاتا ہی اور
کتون کی طرح سے بھونکتا ہی۔ رات کو جہان پر قبرگاہ بنی ہی چلا جاتا ہی اور صبح تک وہین ٹھہرا رہتا ہی منجملہ اسکی علامات کے یہ ہی کہ
رنگ اسکا زرد ہوا اور دونون آنکھین اسکی تاریک اور سوکھی ہوئی اور ڈھیلے آنکھون کے اندر گھسے ہوے زبان اور منھ اسکا سوکھا ہوا
تھوک کا ہین دونون مین نام ونشان نہین پیاس اسے زیادہ لگتی ہو پانون مین اسکے زخم اور جراحت اور چہرہ پر بھی قروح اور جروح
زیادہ ہون اسلیے کہ لغزش اسکے پانون کو زیادہ ہوتی ہی اور ٹھوکرین اکثر کھایا کرتا ہی اور اوندھا منھ کے بل زیادہ گرا کرتا ہی جس سے
چہرہ بھی زخمدار ہو جاتا ہی۔ اور اسکی دونون پنڈلیون مین کتون کے کاٹنے کے نشانات زیادہ دکھلائی دیتے اور شاید قطرب کا
مریض اچھا نہین ہوسکتا ہی اور یہ بیماری دور نہین ہوسکتی۔ یہ بھی معلوم رہے کہ ایسے امراض باپ دادا سے بوراثت اولاد کو پہونچتے ہین۔
(عشق) کی بیماری یہ ہی کہ نفس انسانی کو ضرور ہی اسی کا ہوا کرے جسکا اسکو عشق ہی اور جس سے محبت کرتا ہی اور ہمیشہ فکر معشوق مین
گرفتار رہے بعض علامات سے عشق کی آنکھون کا اندر گھس جانا اور کثرت سے آنکھون کا حرکت کرنا اور پلکون کا ہر وقت جھپکنا
آنسوون کی کمی اور انمین غنج بھی ہوتا ہی (جسکو مین جھپکنے سے تعبیر کرتا ہون اور شاید مراد یہ ہو کہ آنکھون سے عاشق کے
تھوڑی سی بے جھپکی پیدا ہوتی ہی) اور تمام اعصاب یعنے پٹھے خواہ تمام اعضا (جو غالباً مترجم کی راے مین ہی) مین تغیر اور لاغری ہو
سواے دونون آنکھون کے کہ یہ لاغر نہین ہوتی ہین۔ نبض ان لوگون کی مثل نبض اس شخص کے ہوتی جسکو غم لاحق یعنی از خود رفتگی ہو
اور جب اسکے معشوق کا ذکر اسکے سامنے کیا جائے نبض فوراً اپنے حال طبیعی سے بدل جاتی ہی اور مختلف اور مضطرب ہو جاتی ہی۔
یہ بیانات سب ان امراض کے تھے جو دماغ مین پیدا ہوتے ہین اور انکے اسباب اور علامات کا بیان تھا جو انھیں دماغی بیماریون پر
دلالت کرتے ہین۔ اور ضرور یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ جن دلائل کا ہمنے اس باب امراض دماغی مین ذکر کیا ہی کہ وہ ہر ایک مرض پر
امراض دماغی کے دلالت کرتے ہین انھین دلائل مین سے بعض دلائل مشترک دو مرض مین ہین اور بعض دلائل مشترک تین
بیماریون مین ہین جیسے اختلاط ذہن کہ بیماران سرسام کو بھی اور برسام والون کو اور بیماران وسواس سوداوی کو عارض ہوتا ہی
اور جیسے سبات کہ بیماران نسیان کو اور مرض مین سبات سہری کے جسکا قوما نام ہی لاحق ہوتا ہی۔ اور بعض دلائل ایک ہی مرض سے
خاص ہین جیسے غم اور حزن جو دلالت وسواس سوداوی پر کرتا ہی۔ اور جیسے کف منھ سے نکلنا جو مرگی پر دلالت کرتا ہی لہذا
مناسب یہ ہی کہ مشترک دلائل پر طبیب کسی مرض کے پہچاننے پر اعتماد نہ کرے جب تک انکے ہمراہ کوئی خاص دلیل کسی مرض کی موجود نہو
پھر اسوقت جب کہ خاص دلیل بھی ہمراہ دلیل عام کے ہو کسی بیماری کی موجودگی پر حکم کرے اسکو جان کر عمل کرنے سے انشاء اللہ
راہ صواب ملجائیگی مترجم اگرچہ اس قاعدہ کو مصنف نے فقط امراض دماغی کی نسبت بیان کیا ہی مگر یہ حکم اکثر اعضا کی بیماریون مین

جاری ہی کہ علامات کا اشتباہ بوجہ اشتراک کے ہوجاتا ہی اور اسی وجہ سے اکثر امراض کی تشخیص مین غلطی واقع ہوتی ہی اور اگر طبعیت (محتجبا) رہے
اسکو دست اندازی مین تحری دقت ہوتی ہی پس وہی قواعد عامہ جو اوپر گذر چکے ہین انکا لحاظ کرنا پڑتا ہی --

باب آٹھوان اُن امراض کے بیان مین جو نخاع کو عارض ہوتے ہین اور پہلے بیان خدر اور استرخا اور لقوہ اور فالج اور ایپلیمیا اور اسکے اسباب اور علامات کا

جو امراض نخاع مین پیدا ہوتے ہین خواہ اُن پٹھوں مین جو نخاع سے پیدا ہوتے ہین وہ سب پانچ قسم ہین ایک استرخا جسکا نام ایپلیپسیا ہی اور خدر اور تشنج اور رعشہ - استرخا اُسوقت پیدا ہوتا ہی جب سدہ سبد العینی جائے شروع مین کسی پٹھہ کے پڑے جو عضلات نخاع سے آئے ہین پس قوت محرکہ کے فعل کو یہ سدہ منع کرتا ہی اس بات سے کہ اُسی عضو تک پہونچکر حرکت اُسمین پیدا کرے لہذا وہ عضو مسترخی لیعنے ڈھیلا ہوجاتا ہی پس نہ اُسمین حس باقی رہتی ہی اور نہ حرکت کرتا ہی - اور اگر یہ سدہ مثبت لیعنی جائے روئیدگی مین سب پٹھون کے پڑے اُسوقت جملہ اعضا کی حس اور حرکت باطل ہوجاتی ہی اور اُسکے ہمراہ قوت مدبرہ بدن کے افعال مین بھی ضرر پہونچتا ہی اور اسکو ایپلیپسیا کہتے ہین - اور یہی حال یعنی اعراض استرخا کا پیدا ہونا بلغم سرد سے بھی ہوتا ہی اگر بطون لیعنے حصہ ہائے دماغ کو بھر دے - اور اگر یہ سدہ ایک ہی طرف داہنے خواہ بائین مبدا عصب کے پڑے اُس سے استرخا اُسی شق اور دھڑنگ کا پیدا ہوگا جدھر وہ سدہ پڑا ہی اور سارے دھڑنگ مع چہرہ کے اُسی طرف مسترخی ہوجائیگی اسکا نام فالج اور لقوہ رکھتے ہین دونون نام ملاکر اور فالج جس بیماری کو کہتے ہین یہی ہی - اور اگر سدہ کسی ایک طرف منجملہ دو جانب نخاع کے پڑ جائے اُسوقت استرخا اُنھین اعضا مین ہوگا جو اسی دھڑنگ مین ہون جدھر سدہ پڑا ہی - اور اگر سدہ مبدا اور مقام برآمد ہونے مین اُس پٹھہ کے پڑے جو پٹھہ چہرہ کے عضل مین آیا ہی اور یہ سدہ ایک طرف مبدا عصب چہرہ مین ہو ایسے سدہ سے وہ استرخا اسی چہرہ کے شق کا پیدا ہوگا جسکو لقوہ کہتے ہین - اور کبھی لقوہ کی بیماری استرخا اور تشنج سے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہی اور یون ہوتا ہی کہ ایک طرف چہرہ کے ایک عضلہ منجملہ دونون جبڑون کے مسترخی اور ڈھیلا ہوجاتا ہی اور دوسرا عضلہ متشنج ہوکر کھنچ جاتا ہی - اگر سدہ مبدا مین اُس پٹھہ کے پڑے جو حنجرہ لیعنے گلے مین اُترا ہی اُسوقت آواز بند ہوجانے کا مرض پیدا ہوتا ہی - اور اگر یہ سدہ اُس پٹھہ کے مبدا مین پڑے جو پٹھہ مثانہ کے عضل مین آیا ہی اس سے بدون ارادہ کے پیشاب ہوجانے کا مرض پیدا ہوگا - اور اگر یہ سدہ اُس پٹھہ مین پڑے جو عضل مقعدہ مین آیا ہی اُس سے پاخانہ کا بدون ارادہ کے نکلنا پیدا ہوگا - اور یہی حال تمامی اعضائے بدن کا ہی کہ جسوقت سدہ ایسے پٹھہ مین پڑے جو عضل خاص مین کسی عضو کے آیا ہی وہی عضو مسترخی اور ڈھیلا ہوجائیگا اور اُسی عضو کی حس اور حرکت باطل ہوگی مترجم یہی امراض جو غیر امراض مذکورہ عنوان باب ہشتم کے اس جگہ مصنف نے بیان کیے انھین کی نسبت پہلے عذر کرچکا ہی کہ بوجہ سلسلہ بیان کے ہم لکھینگے اگرچہ بے ترتیبی بیان مین ہوگی متن استرخا کے مرض مین سدہ خلط بلغمی غلیظ سے پڑتا ہی یا بوجہ تنگی کے سدہ ہوتا ہی لیعنے راہ آمد قوت وغیرہ کی مسدود اور بند ہوجاتی ہی - تنگی کی پیدائش یا رباط کی وجہ سے پٹھے کی بندش سے ہوتی ہی یا کسی ورم سے جو نخاع مین پیدا ہو یا کوئی ہڈی کہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے پس عصب مین تنگی پیدا کرے - کبھی استرخا کسی عضو مین بوجہ کٹ جانے اُس پٹھہ کے پیدا ہوتا ہی جو اسی عضو مین ہی خواہ اُسی پٹھہ کے کچل جانے سے اور پس جانے سے اگرچہ قطع اور کٹ جانا پٹھہ کا عرض یعنی چوٹ سائی مین ہو - اور یہ استرخا

... اگر گرتا یا پھسلا ہو عضو کو اسکی وجہ سے کچھ ضرر پہونچ گیا - جالینوس نے بیان کیا ہے کہ ... ایسی استرخا
اکثر کھانا ایسی اوقات میں کو لاحق ہوتا ہے جسوقت اُسکے سر خلط سرد سے بھرے ہوں اور دفعۃً اُسکے سروں پر حرارت پہونچے ...
... ہے جو اسی خلط کو پگھلا دے اور گمان کرتا ہے کہ اُس خلط کو وہان ... تر رہے جو مقام پٹھوں کے اُگنے کا ہے ... اکثر یہ مرض
اُسی کے بدن میں پیدا ہوتی ہے ... طبیعت کے ضعیف ہو لیکن جسکا ... ہو کمتر آتا ہے یہ مرض ... ہوتا ہے ... کسی
عضو کے استرخا پر دلالت کرے تو وہ ظاہر ہوتی ہے کہ وہ عضو ڈھیلا ہو کر لٹک جاتا ہے اور اسکی حس اور حرکت باطل ہوجاتی ہے اگر یہ استرخا
خلط بلغمی سے ہوگا اسکی پیدائش دفعۃً ہوتی ہے ... کسی سبب خارجی سے جو ظاہر ہے اور اگر یہ ... ہوا ہے
استدلال شدید اور سختی ایذا سے کیا جائیگا خواہ عضو کی شدت اور آزاری سے اُسپر استدلال کیا جائیگا - اور اگر ... کے
کٹ جانے سے خواہ پس جانے سے استرخا پیدا ہو اُس سے پہلے چوٹ لگی ہوگی خواہ گر پڑنے کا گزند ہوچکا ہوگا اُس ... قایم
ہوا ہی عضو مسترخی کو حرکت دینے والا ہے کبھی استرخا کسی عضو کی اپنے جوڑ کے مقام سے اُتر جانے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے جو بوجہ
رطوبت جسپیدہ کے اپنی جگہ سے بھیگ کر اُتر جاتا ہے اور وہ رطوبت ہڈی کو بھی پھیلا دیتی ہے اور ہڈی کو اپنی جگہ سے خارج کر دیتی ہے
کبھی استرخا کی یہ قسم جو اُتر جانے سے عضو کے بیان ہوئی یوں بھی پیدا ہوتی ہے کہ ایک مادہ کو بعض ... بطور بحران دفع کرتے ہیں ...
بروقت منقضی ہونے اور گزر جانے امراض کے اُسی مادہ کو ادھر دفع کرنے کی نوبت آتی ہے ایسے استرخا کی مثال جیسے وہ استرخا جو بعد
گذرنے امراض حادہ اور تیز بیماریوں کے پیدا ہوتا ہے مثل سرسام اور برسام کے جنکا گذر جانا اور دور ہو جانا سبب استرخا سے
اعصاب کا ہے کبھی زیادہ تر قولنج کے مرض میں استرخا اور اندر گڑھے اور گہرے مقامات کے مائل ہو جانا بعض پٹھوں کا پیدا
ہوتا ہے جسوقت مرض قولنج کا تمام ہوا اور یہ بات بطریق بحران مرض کے ہوتی ہے جسوقت طبیعت فضلہ ناقص کو اندر سے بدن کے
بطرف ظاہر کے اطراف پر دفع کرے - مین نے ایک قوم کو دیکھا ہے جنکو قولنج صعب تھا اور ایذا اُنکو شدت تھی کہ اُنکے دونوں مونڈھے
اُتر گئے - اور کسی کے دونوں مونڈھے اور دونوں کولھے بھی اُتر گئے تھے - اور یہ بھی مین نے دیکھا ہے کہ دونوں شانہ کی حرکت باطل ہوگئی
مگر یہ لوگ ایسے تھے کہ جسم اُنکا (بلکہ حس اُنکی اچھی اور درست تھی - اور فولس طبیب نے بیان کیا ہے کہ اُسکے زمانہ مین بہت سے آدمیوں کو
قولنج کا درد ہوا اور نجات اُنکو قولنج کے مرض سے اسی ذریعہ سے ہوئی (جو اُنمین سے بچا) کہ اُنکے اطراف یعنی ہاتھ پانوں مین استرخا
پیدا ہوگیا اور حس اطراف کے باطل نہین ہوے اسکو معلوم کرنا چاہیے - جس مرض کا نام ابریلقسیا ہے پس بنابر ظاہر پٹھوں کے
یہ وہ مرض ہے کہ آواز اور حس اور حرکت ارادی سب باطل ہوجائین - اور پہلے اس مرض سے شدید درد سر مین اور رشتہ گون مین
امتلا سر مین چکر یا دوران سر اور آنکھوں مین تاریکی اطراف یعنی ہاتھ پانوں سرد اور اختلاج یعنی پھڑکن تمام بدن مین حرکت مین
گرانی اور دانتوں مین کرکراہٹ جیسے ریگ اور کنکری دانت کے نیچے آگئی ہے اور بعض کھاتے ہین - اور سوتے وقت دانت پیستا ہے
پیشاب اسکا سیاہی مائل ہوتا ہے - اور پیشاب مین ثفل تہ نشین مثل ستو کے ہوتا ہے خواہ جیسے چھیلن اور تراشہ کسی چیز کا - اور اکثر
یہ مرض بڈھوں کو اور جنکا مزاج سرد ہو لاحق ہوتا ہے - اور اُس شخص کو جو ہمیشہ تدبیر غلیظ یعنی خورش وغیرہ ایسی رکھتا ہو جس سے
بلغم پیدا ہوتا ہے - اور اگر یہ بیماری جوانوں کو گرم اوقات مین عارض ہو شاید جان بر نہونگے - زیادہ تر خراب حال اس مرض مین
وہ بیمار ہے جسکی سانس خراب اور مختلف چلتی ہو بوجہ شدت اختلاف کے منقطع بھی ہوجائے - فالج یعنے ایک دھڑ تنگ کا فالج مع لقوہ

حرام مغز جوان گرہون مین ہو اسمین تنگی آجاتی ہو اسی سبب سے لیاسدہ پڑتا ہو جو عصب کو تو نے ٹھرکہ کی اُس پٹھہ مین جو آکر ملا ہو جو اسی عضو مین
آیا ہو - خدر کی علامت یہ ہو کہ آدمی اپنے اُسی عضو مین جو سُس ہوگیا ہو چیونٹی سی رینگتی ہوئی کوئی شی معلوم کرے اور کوئی شی چبھتی ہوئی اُسی
معلوم ہو جس سے کچھ ایذا نہو اور حرکت اُسی عضو کی دشوار ہو اور حس بھی اُسی عضو کی خراب ہو جائے جیسے دونوں پانون مین آدمی کے
جھنجھنی اُٹھتی ہو اگر دیر تک بیٹھا رہے خواہ اُسے کوئی چیز تنگی مین ڈال دے خواہ آدمی کے کسی جگہ بدن مین چوٹ لگ جائے اور خدا ڈرا
جانے والا ہو مترجم نے بہت سے بیمار ایسے دیکھے اور بعض کا علاج بھی کیا ہو اور شفایاب بھی ہوے ہین کہ اُنکے تمام بدن مین خواہ
متفرق مقامات مین بدن کے خدر پہلے ہوا اور کسیکو تشنج بھی اُسی خدر کے مقام پر تھا اور احتراق مادہ سوداوی سے اُنکو یہ مرض ہوا تھا
اور بعض آدمی چاندی کے کشتہ کھانے سے جو شاید کسی زہریلے نباتات سے پھونکے تھے اس مرض خدر مین گرفتار ہوے تھے اور آخر کار
ان بیمارون کے بدن مین شقاق عارض ہوتا ہو اور جلد پھٹ جاتی ہو اور زخم اُنکے مثل جذامیون کے خراب اور متعفن ہوتے ہین اور
کبھی انجام کار مین پورا جذام بھی ہو جاتا ہو سُن بہری کی اصطلاح ہمارے ملک مین عام ہی ہو کہ کوڑھی اور جذامی کو سُن بہری ہوتی ہو
مگر ایسے خدر کا ذکر طبی کتب مین آج تک نہیں دیکھا - اگرچہ عام قواعد سے استنباط ہو سکتا ہو جیسے مصنف نے بھی لکھا ہو کہ سوء مزاج
بارد جو تکثیف پٹھہ کی کرے اور سوء مزاج بارد مین سوداوی مزاج بھی داخل ہو - ہمنے اسکو اسواسطے لکھا ہو تاکہ ہمارے ترجمہ کے پڑھنے والے
اس قسم سے خدر کی بھی آگاہ رہین اور جو طریقہ علاج اس خدر کا ہمارا مجرب ہو اُسی علاج کے مقام پر انشاء اللہ درج کرینگے -

باب نوان اُس تشنج کے بیان مین جو امتلا سے پیدا ہوتا ہو اور اُسکے اسباب و علامات کا بیان

تشنج کے معنی یہ ہین کہ کوئی عضو علیل چھوٹا ہو جائے اور طول مین اپنی مقدار اصلی سے گھٹ جائے - اور یہ بات یا تو تمام بدن مین
ہوتی ہو اور اسکو تمدد کہتے ہین اور تمدد کے معنی یہ ہین کہ بدن خواہ کوئی عضو بدن کا دونون جانب سے برابر کھنچے - پھر اُسوقت بدن
کسی طرف نہ جھکیگا - تشنج کا ظہور بسبب تمدد اعضا کے ایسے وقت نہوگا اسلیے کہ اعضا تو دونون طرف کھنچ رہے ہین - تمدد جو امراض حادہ
یعنی تیز بیماریون مین ہوتا ہو یا تو وہ اُن اعضا مین ہوتا ہو جو اگلے دھڑ مین ہین اور اسکو اگلے دھڑ کا تشنج کہتے ہین - اور یہ بات اُسوقت
ہوتی ہو جب مرض اُس عضلہ مین ہو جو اگلے دھڑ مین واقع ہو - یا تمدد پچھلے دھڑ کے اعضا مین ہو اور اسکو پچھلے دھڑ کا تشنج کہتے ہین
اور یہ تشنج اُسوقت ہوگا جب مرض اُس پٹھہ مین ہو جو اسی عضو کے عضلہ مین آیا ہو - ان سب اقسام تشنج کی پیدایش یا تو امتلاے
مادہ سے ہوتی ہو یا استفراغ سے یعنی اخلاط اور رطوبات بدن کے خارج ہوجانے سے - یا کسی سوء مزاج بارد سے یا کسی ورم گرم سے
جو پٹھہ مین پیدا ہو - جس تشنج کی پیدایش بسبب امتلا کے ہوتی ہو اُسوقت ہوتا ہو جب کہ پٹھے خراب فضلہ اور تر فضلون بلغمی سے بھرجاتے ہین
کبھی فضلہ پٹھون مین رطوبت پیدا کرکے اُنکو عرض یعنی چوڑاو مین کھینچے اور چوڑاو مین کھنچنے سے طول مین وہ پٹھے سمٹینگے اور انکے طول مین
سمٹنے سے جو جو عضل ایسے ہین جنمین یہ پٹھے آئے ہین وہ سب اپنے منشا یعنی جاے روئیدگی کی طرف کھنچینگے پس وہ عضو چھوٹا ہو جائیگا
جس طرح کوئی برتن کھال سے بنایا گیا ہو جب اُسمین کوئی شی بھری جائے اور زیادہ مقدار بھرتی کیجائے کہ ٹھونس ٹھونس کر اُسمین خوب
بھرین اور جسقدر اُسمین سمانے کی جگہ ہو اُس سے زیادہ بھرین وہ چرمی برتن خواہ تھیلی وغیرہ عرض مین دراز ہوگی اور طول مین
سمٹیگی - اکثر یہ قسم تشنج کی اُن لڑکون کو عارض ہوتی ہو جو گاڑھا اور غلیظ دودھ پلائے جاتے ہین اور نیز لڑکون کو بوجہ زیادہ کھانے غذا کے
جو بیدرن بیجا اور بلا احتیاط کھاجاتے ہین یہی تشنج عارض ہوتا ہو اور اس سبب سے کہ اُنکے پٹھے کمزور ہین اور نرم بھی ہین اور باسانی

دراز ہوسکتے ہین - اور اسی سبب سے لڑکون کے تشنج کا دفع ہو جانا بھی آسان ہو - پہلے تشنج کے واقع ہونے سے جو چیز دلالت اس مرض پر
لڑکون مین کرتی ہو وہ یہ ہو کہ تپ تیزی سے چڑھے اور ہر وقت چڑھی رہے اور بیداری اُنکو لاحق ہو اور پیٹ اُنکا خشک ہو (یعنے
دست نہ آتے ہون) رنگت زرد و دست سیاہ تھوک منھ مین رہے سوکھ جائے جاپا کھنچی ہوئی معلوم ہو - جوان آدمی جو مرد ہین چونکہ اُنکے
اعضا قوی ہین اور درست اور خشک ہوتے ہین کمتر اُنکو تشنج امتلائی کا مرض ہوتا ہو - اور اگر کسی جوان مرد کو یہ مرض پیدا ہو پھر اُسکا
جانا آسان نہین ہوتا - اور علامت اس تشنج کی جو امتلا سے عارض ہوتا ہو یہ ہو کہ پہلے تدبیر غذا وغیرہ مین ایسی کی ہو جو موجب امتلا کی
ہوتی ہو مثلاً طعام اور شراب کے غلیظ اقسام کا استعمال زیادہ کیا ہو اور راحت اور ترک تعب اور ترک نہانے کا خواہ بعد غذا کے زیادہ
نہایا ہو - اور کبھی یہ تشنج بعد سکر و مستی کے پیدا ہوتا ہو اگر آدمی شراب زیادہ کثرت سے پیتا ہو - بقراط نے کتاب فصول مین لکھا ہو کہ اگر
کسی آدمی کو تشنج کا مرض ہو اور اُسکو چوتھیا بخار آجاے تشنج اسکا زائل ہو جائیگا اسلیے کہ یہ تپ عفونت سے خلط غلیظ سوداوی کے
پیدا ہوتی ہو اور بوجہ شدت سخونت اُسی خلط کے اور جب ایسی خلط مین عفونت آتی ہو اور گرمی پیدا ہوتی ہو اور پٹھون سے متحلل ہوجاتی ہو
اور پٹھون سے فنا ہو جاتی ہو - یہ بھی جاننا مناسب ہو کہ یہ بیماریان یعنے فالج اور لقوہ اور سکتہ اور تشنج امتلائی ان سب مین زیادہ تر خراب
اور اعظم وہی مرض ہو جو کہ جوانون کو اور لڑکون کو اور فصل گرما مین پیدا ہو - اسکی وجہ یہ ہو کہ یہ اسباب نہایت نامناسب ان لوگون کے مزاج
ہین - اور نہایت کم جراب اور بہت ضعیف انمین سے وہ مرض ہو جو مشائخ کو زمانہ سرما مین عارض ہو اسکا سبب یہ ہو کہ یہ امراض ان لوگون کے
مزاج سے زیادہ مناسب ہین اور مزاج وقت اور فصل سے زیادہ مناسب ہین ہمکو جاننا چاہیے -

باب سولھوان اُس تشنج کے بیان مین جو استفراغ سے پیدا ہوتا ہو اور اُسکے اسباب اور علامات کا بیان جو اسپر دلالت کرتے ہین

جو تشنج کہ استفراغ سے یعنی اخلاط وغیرہ کے بدن سے خارج ہونے کے باعث اُسکی وجہ سے پیدا ہوتا ہو اسکا پیدا ہونا پٹھون کی یبوست سے
ہوتا ہو اور خشکی آجانے سے پٹھے اینٹھ جاتے ہین اور پٹھون کے اینٹھنے سے وہ عضل بھی کھنچتی ہو جسمین پٹھے آئے ہین بطرف اپنے منشا کے
یعنے جدھر سے یہ عضل پیدا ہوئی ہو - اسی وجہ سے وہ عضو چھوٹا اور کم ہو جاتا ہو جیسے جلد یعنے کھال اور بال کے پاس جب آگ کو
لیجائین اینٹھ جاتا ہو اور اسی طرح عود و رباب وغیرہ باجون کی تانت بھی (آگ کی گرمی) خواہ گرم ہوا لگنے سے اینٹھ کر چٹ چٹ
ٹوٹ جاتی ہین - تشنج کی اس قسم پر استدلال ان امور سے کیا جاتا ہو جو مرض تشنج سے پہلے واقع ہوے ہون اقسام استفراغ سے
جیسے دست زیادہ آئے ہون خواہ اینکہ خون بدن سے عورتون کے زیادہ برآمد ہوا ہو یا مرد کے بدن سے خون نکلا ہو زخمون سے خواہ
فصد کھلنے سے خواہ اور ایسے ہی امور طبیعیہ جو خشکی پیدا کرنے والے ہین جیسے تعب اور بیداری اور بھوک اور تیز تپ محرقہ - یہ قسم تشنج کی
زیادہ مضر اور خراب ہو بہ نسبت تشنج ابتدائی کے - اور یہ قسم دفعتہً بھی پیدا نہین ہوتی جیسے کہ تشنج امتلائی دفعتہً پیدا ہو جاتا ہو بلکہ تشنج
استفراغی تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہو - بقراط نے تشنج کے بارہ مین کتاب فصول مین بیان کیا ہو کہ اگر تپ بعد تشنج کے پیدا ہو بہتر ہو
اس بات سے کہ تشنج بعد تپ کے پیدا ہو - اور یہ حکم بقراط نے اسی غرض سے دیا ہو کہ جو تپ بعد تشنج کے پیدا ہوتی ہو اسی تشنج کے بعد
ہوتی ہو جو امتلا سے پیدا ہوا ہو اور رطوبت سبب اس تشنج کا ہو پھر جسوقت ایسے تشنج کے بعد تپ آئیگی تپ کی حرارت اسی رطوبت کی
تلطیف کرکے تحلیل کریگی بسبب حرارت کے اور تلطیف سے اسی رطوبت کے تحلیل ہو جائیگی جس سے مرض تشنج کا جاتا رہیگا لیکن

اگر تشنج بعد تپ کے پیدا ہوا ایسے تشنج کی پیدایش صرف یبوست اور رطوبت کے فنا ہوجانے سے بوجہ شدت حرارت کے ہوگی اور یہ تشنج کی قسم خراب تر ہو قسم اول یعنے تشنج امتلائی سے - اکثر کاہ تشنج اُنھین بیون مین عارض ہوتا ہو جو ہمراہ ورم دماغ کے ہوتے ہین - اور جالینوس نے بھی کہا ہو کہ جو تشنج بعد تپ کے پیدا ہو خراب اور برا ہو سوا اُس تشنج کے جو پیچھے تپ محرقہ کے پیدا ہو جسکے عارض ہونے کی مدت دراز ہوچکی ہو اور بہت دنون سے وہ تپ آتی ہو - جو تشنج سوء مزاج بارد سے عارض ہوتا ہو اُسکی پیدایش یا کسی امر داخلی اور اندرونی سے ہوتی ہو جیسے کوئی خلط بارد جو عضلات بدن کو بستہ کردے اور جرم عضلات کو کثیف کردے اور اُسکے اجزا کو فراہم کردے بس اسی وجہ سے تشنج پیدا ہو - یا تشنج بارد کسی امر خارجی کی وجہ سے پیدا ہو جیسے کہ زیادہ سردی مین رہنا خواہ برف مین ٹھہرنا کہ اسی سردی سے عضلات بدن کے بستہ ہوجاتے ہین اور اُسکے اجزا مین تکاثف پیدا ہوتا ہو اسی وجہ سے عضلات اینٹھ جاتے ہین اور چھوٹے پڑجاتے ہین - اسی قسم کے تشنج کو کزاز کہتے ہین - اور یہ بھی کہا گیا ہو کزاز اسکو کہتے ہین کہ پٹھہ کی گرہون سے متصل جو عضل ہو وہ بستہ ہوجائے - بیشتر یہ خرابی کزاز کی اُن گرہون کے بستہ اور منجمد ہوجانے سے پیدا ہوتی ہو جو گردن پر واقع ہین - پھر اگر اس قسم کی بستگی اُن پٹھون مین ہو جو اسکے دھڑ کی طرف ہین اُسکو آگے کی طرف کا کزاز کہینگے - اور اگر یہ بستگی پیچھے کی طرف پٹھون مین ہو اُسکو پچھلے دھڑ کا کزاز کہینگے - اور اگر تمام بدن کے پٹھون مین بستگی ہو اُسکو کزاز مطلق بدون قید اگلے اور پچھلے دھڑ کے کہینگے - علامات جو تشنج کزازی پر دلالت کرتے ہین یہ ہین کہ چہرہ بیمار کا سُرخی یا سبزی مائل ہو خواہ مائل بہ تیرگی ہو اور دونون آنکھین اُبھری ہوئی اور جیسے کہ پہلے تھین اُنسے زیادہ بڑی بڑی معلوم ہون اور بیمار کو دیکھو جیسے کہ ہنس رہا ہو اور دونون ہاتھ اپنے بار بار تانتا اور پھیلاتا ہو اور اُنگلیان بھی کبھی پھیلا دیتا ہو اور پھر سمیٹتا ہو یعنی سوبھی کھولتا ہو اور باندھ لیتا ہو مترجم تنغنغ اگر دونون غین معجمہ سے پڑھا جائے اُسکا ترجمہ یہی ہوگا جو ہمنے کیا ہو اور اگر دونون عین مہملہ سے ہو جسکے معنی تباعد اور اضطراب کے ہین وہ اس جگہ بمقابلہ تقیض کے درست نہین ہوتا ہو متن بیداری اور دشواری سے پیشاب آنا اور حبس طبیعت یعنی قبض شکم اُسکو عارض ہوتا ہو اور اگر تھوڑا تھوڑا سا پیشاب کرتا ہو مثل خون کے - اور شروع مرض مین اُسکو ہچکی آتی ہو اور سر مین اور دونون شانہ اور پشت مین درد شدید اُٹھتا ہو - اور کبھی بعض بیمارون کو رعشہ بھی لاحق ہوتا ہو اور جس جگہ خواہ چارپائی وغیرہ پر لیٹے بیٹھے ہون اُسپر سے گر پڑتے ہین بسبب تشنج کے - کزاز کے بیمار اور تمدد کے مریضون پر موت کا خوف چوتھے دن تک رہتا ہو پھر جب چار دن سے زیادہ ہوجائین بیماری کا زور کم ہوجاتا ہو اور انحطاط آجاتا ہو اور بآسانی اچھے ہوجاتے ہین - جو تشنج بسبب اُس ورم کے پیدا ہو جو پٹھہ مین عارض ہوتا ہو اُسکا حدوث اس طرح سے ہو کہ جب مرض دماغ مین پٹھہ سے پہونچا اسی وجہ سے دماغ مین ورم آجاتا ہو اور آفت بطرف حصہ کے دماغ کے پہونچتی ہو -

باب گیارھوان رعشہ اور اختلاج اور اُسکے اسباب اور علامات کے بیان مین

رعشہ بسبب ضعف قوت محرکہ اُسی عضو کے پیدا ہوتا ہو جو عضو مرتعش ہو یعنی جسمین کنپکنپی پڑتی ہو - اور یہ ضعف یا اسباب داخلی سے پیدا ہوتا ہو - یا اسباب خارجی سے اندرونی اور داخلی اسباب جیسے مشائخ کے بدن مین ضعف آجاتا ہو یا جو کوئی سرد پانی زیادہ پیا جائے خواہ سرد پانی سے نہائے خواہ کوئی شراب کو بافراط پیے اسلیے کہ زیادہ شراب پینے سے مزاج مین برودت آجاتی ہو اور قوت کی تحلیل ہوجاتی ہو - یا کوئی سدہ جو اخلاط غلیظ اور چسپندہ سے پیدا ہو کہ قوت محرکہ کو پٹھہ مین نفوذ کامل کرنے سے منع کرے اسلئے حرکہ ضعیف ہوجائے - یا تو کوئی خلط غلیظ جو پٹھہ مین بھولی سما جائے اور قوت محرکہ اس عضو کے اونچا کرنے اور اُٹھانے کا قصد کرے اور خلط غلیظ

بوجہ اپنے بوجھ کے اسی عضو کو نیچے کی طرف کھینچنے کا اور ارادہ کا سبب اب ان دونون حرکتون مین تضاد اور مخالفت پیدا ہوا سی حالت کا
نام رعشہ رکھا جاتا ہی مترجم نہایت آسان سے ہر شخص سمجھ سکتا ہی جب کوئی پتھر خواہ مگدر وزنی ایسا اٹھایا جسکا بوجھ ہاتھ سے
بخوبی اٹھ نہ سکے اسوقت ہمارے ہاتھ مین تھرتھری پیدا ہوتی ہی اسلیئے کہ ہماری قوت بدنی جو ہاتھ مین ہی اسکو اٹھانا چاہتی ہی اور
وزن اس پتھر کا یعنے جذب مرکزی اسکو نیچے گرانا چاہتا ہے ہماری قوت ارادی کے بوجہ تین تضاد ہونے سے رعشہ پیدا ہوتا ہی۔
لیکن یہ مثال جو ہمنے واسطے تفہیم کے لکھی ہی اگرچہ پوری مثال مرض رعشہ کی نہوگی مگر تاہم کسیقدر تو سمجھ مین آہی جائیگا اور
یہ بھی واضح رہے کہ یہ ہماری مثال مرض رعشہ کی نہین ہی بلکہ تضاد اور دو مختلف الجہت حرکت کی مثال ہی پس کبھی رعشہ
اسکو بھی عارض ہوتا ہی جو بکثرت جماع کرے اور اسکو عارض ہوتا ہی جو استفراغ اور اخراج کسی خلط وغیرہ کا بدن سے زیادہ کرے
جتنی چیزین قوت کو ضعیف کر دیتی ہین ان سب کی وجہ سے رعشہ پیدا ہوتا ہی۔ اسباب خارجی جنسے مرض رعشہ کی پیدائش ہوتی ہی
جیسے غم اور غضب اور فزع یعنے ترسناکی کسی شیٔ سے سو جو مفسد ہی جیسے کوئی آدمی شیر کو خواہ بڑے زہریلے سانپون کو دیکھے
یا بادشاہ وغیرہ جابر کو دیکھے خواہ بہت اونچی جگہ پر ٹھہر کر نیچے دیکھے اور علامت مرض رعشہ کی حرکت عضو مرتعش سے کھلی ہوئی اور ظاہر
ہوتی ہی۔ اختلاج یعنے کسی عضو کا پھڑکنا ریاح غلیظ بخاری سے پیدا ہوتا ہی۔ اور دلیل اسکی یہ ہی کہ اختلاج اسی وقت پیدا ہوگا جب
سردی زیادہ ہوتی ہو اور بلغمی مزاج کے بدن مین۔ اور سرد پانی سے نہانا خواہ ازین قبیل اور امور ہین جنسے اختلاج پیدا
ہوتا ہی اسکو جاننا چاہیے۔

باب باھوان حدب کا بیان اور اسکے اسباب اور علامات کا

حدب کے معنی کوبڑ کے ہین اگلی طرف (مثلاً سینہ مین) جب کوبڑ نکلتا ہی اسکے حدوث کا سبب یہ ہی کہ کوئی فقرہ یعنی گریا پیٹھ کی
آگے کی طرف ہٹ جاتی ہی۔ اور پیچھے کی طرف کوبڑ نکلنے کا یہ سبب ہی کہ پیٹھ کی کوئی گریا پیچھے ہٹ جاتی ہی۔ اور کبھی نقار یعنے گریان
پشت کی داہنے خواہ بائین ہٹ جاتی ہین اور اسکو التوا کہتے ہین۔ گریون کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا بھی یا تو اسباب داخلی سے
ہوتا ہی یا اسباب خارجی سے۔ اندرونی اسباب جیسے کوئی خلط غلیظ بالزوجت نخاع مین تمدد پیدا کر دے اور رباطات یعنے
مثل ڈوری کے جو چیز گریون کی بندش کرتی ہی اسی بندش مین بطلان پیدا ہوجائے اور گریان اپنی جگہ سے پھیل جائین پس
اتر جائین اور اپنی جگہ سے ہٹ جائین۔ یا کوئی ورم گرم ایسا ہو اس عضل مین جو متصل گریون کے ہی کہ وہ ورم گریا مین تنگی
پیدا کرے اور گریا کو اپنی جگہ سے ہٹا دے خواہ کوئی ریح گریا کے نیچے بھر کر گھٹ جائے اور گریا کو ہٹا دے اور اپنی جگہ سے
اسی گریا کو الگ کر دے۔ یا حدب اسباب خارجی سے پیدا ہوتا ہی جیسے چوٹ لگنے سے خواہ گر پڑنے سے یا اور ایسے ہی امور جس سے
گریا اپنی جگہ سے جدا ہو جائے۔ حدب کی بیماری کھلی ہوئی ہی اسکی تعریف مین بطرف دلائل کے حاجت نہین ہی۔ ہان مگر جس
حدب کی پیدائش ورم سینہ سے ہو قبل ازانکہ آدمی کو احتلام کا زمانہ آیا ہی اور جوان ہوا ہی وہ لڑکا جلد مر جائیگا۔ اور سبب اسکا
یہ ہی کہ سینہ کا ورم جب اس شخص کے بدن مین ہو جو ابھی جوان نہین ہوا ہی اور بالیدگی کے زمانہ مین ہی ورم تو بڑھا کریگا اور سینہ
بسبب اس آفت کے جو ورم سے پیدا ہوئی ہی نہ بڑھ سکیگا اور نہ سینہ مین کشادگی آنے پائیگی اور پسلیان اسکی بڑھنے نہ پائینگی
مگر دل اور پھیپھڑہ یہ دونون باوجود ورم سینہ کے بھی بڑھتے رہینگے (مراد یہ ہی کہ انمین نمو ہونا ورم سے بند نہوگا ورنہ ایک لحظ آدمی

زندہ نہ رہتے) جب لڑکین کے ورم سینہ کی یہ صورت ہوئی پس اُسکا سینہ بہت تنگ ہو جائیگا بسبب اسکے کہ پسلیون کا بڑھنا معدوم ہے اور ورم بڑھ رہا ہے اور قلب اور پھیپھڑہ بھی بڑھتے ہین اسی سبب سے تنگی سانس لینے مین پیدا ہوگی اور بدشواری سانس کی آمدشد ہوگی۔ لہذا بیمار مرجائیگا اسی سبب سے۔ اور بقراط نے بھی اسی وجہ سے کہا ہے جس شخص کو حدبہ کی بیماری یعنی کوزہ پشتی ہمراہ دمہ اور کھانسی کے قبل بیڑو پر بال نکلنے کے عارض ہو وہ آدمی ہلاک ہو جائیگا جس گریا مین کوئی مقام آفت رسیدہ ہوکر مرض حدبہ کا پیدا ہوا ہے اُس مقام کی شناخت اس طرح سے ہوتی ہے کہ فقرات ما پشت پر ہاتھ پھیرا جائے ابتدا سے انتہا تک (مثلاً گردن سے ریڑھکی ہڈی تک) پھر اگر کسی اونچی گریا پر خواہ اپنی جگہ سے ہٹی ہوا یا پیچھے اُتری ہوئی گریا پر ہاتھ پڑے بیماری اُسی گریا مین ہوگی یہ بیان اصناف کا اُن امراض کے تھا جو دماغ مین پیدا ہوتے ہین یا دماغ سے جو چیز مثل پٹھے وغیرہ کے پیدا ہوتی ہے اُسمین پیدا ہوتے ہین اور انھین امراض کی علامات کا بیان تھا اور جس طرح سے ہر ایک مرض پر دلالت ہوتی ہے اُسکا بیان تھا اسکو معلوم کرنا چاہیے کہ راہ صواب مل جائیگی۔

باب تیرھوان اُن امراض کے بیان مین جو اعضاے حس مین ہوتے ہین اور پہلے آنکھون کی بیماری اور اُنکے اسباب کا بیان

جو بیماریان اعضاے حساسہ مین پیدا ہوتی ہین یعنے جن اعضاسے حواس کا فعل برآمد ہوتا ہے اور وہ اعضا یہ ہین دونون آنکھین اور دونون کان اور دونون نتھنے اور زبان پس ہم اب انھین امراض کا بیان اِس باب مین کرینگے اور ابتدا سے کلام ہم دونون آنکھون کی بیماریون سے کرتے ہین۔ ہم کہتے ہین کہ آنکھون کی بیماریان یا طبقہ ملتحمہ مین ہوتی ہین یا طبقہ قرنیہ مین جو رنگت مین مثل سینگھ کے ہے یا طبقہ عنبیہ مین یا رطوبت بیضیہ مین خواہ درمیان رطوبت جلیدیہ اور طبقہ عنبیہ کے یا ماقون مین یا ماق یعنے گوشہ چشم جسکو ہم کویہ کہتے ہین۔ یا دونون پٹھون مین ہو کہ جس سے بصارت کی قوت دماغ سے آتی ہے یا اُس عضل مین ہے جو آنکھ اور پلک کو حرکت دیتی ہے۔ یا اُن رگون مین جو دماغ کی جھلی سے بطرف دونون آنکھون کے آئی ہین جو بیماریان ملتحمہ مین پیدا ہوتی ہین وہ رمد یعنی آشوب چشم اور انتفاخ یعنی پھول جانا آنکھ کے ڈھیلے کا اور جسا یعنے سختی آنکھ کی اور حکہ یعنی آنکھ کھجلانی اور سبل جو ایک جھلی سی آنکھ مین پڑتی ہے اور ظفرہ یعنے ناخونہ اور طرفہ جو ایک سرخ نقطہ خون کا آنکھ مین پڑتا ہے رمد ایک ورم گرم ہے جو ملتحمہ مین پیدا ہوتا ہے اسکی تین قسمین ہین۔ ایک وہ آشوب چشم جو اسباب خارجی سے پیدا ہو جیسے دھوپ کی گرمی سے خواہ اثنا غبار اور دخان اور ہواے گرم وغیرہ سے عارض ہو اور یہ قسم ایک حرارت ہے کہ آنکھ مین عارض ہوتی ہے جس سے آنکھ سرخ ہو جاتی ہے۔ اور ورم نہین ہوتا ہے۔ اور جسوقت وہ سبب جس سے یہ سرخی اور آشوب چشم پیدا ہوا ہے قلع کر دیا جائے اسی مرض مین سکون پیدا ہوگا اور درد دور ہو جائیگا۔ اسکی علامت آنسوون کا بہنا اور تھوڑی سی سرخی آنکھ کی ہے۔ دوسری قسم رمد کی ملاورا اور میلاپن کہ آنکھ مین ہو اور سرخی زیادہ آجائے بہ نسبت قسم اول کے اور درد بھی زیادہ ہو اسکی پیدائش یا تو کسی سبب خارجی سے ہوتی ہے جو ایک چیز منجملہ انھین اشیا کے ہوتی ہے جس سے پہلی قسم رمد کی پیدا ہوئی مذکور ہو چکی ہے بشرطیکہ وہ چیز قوی اور زیادہ بھی ہو۔ اور یا کسی سبب اندرونی سے یہ ورم پیدا ہوتا ہے اور وہ اندرونی سبب یہی ورم گرم ہے جو ملتحمہ کی جھلی مین سے ہوتا ہے [illegible] سے کسی مادہ دماغی کے بطرف اُسی جھلی کے جو ملتحمہ ہے آنکھ مین اور یہ [illegible] اس جہت سے ہوتی ہے کہ آنکھ [illegible]

ضعف آجاتا ہی - یہی قسم رمد کی ایک تو بہت سی یہ نہین ہوتی ہی اور اسکی شناخت یہ ہی کہ اگر سبب اسکا دور ہو جائے جس سے یہ قسم رمد کی
پیدا ہوئی تھی یہ مرض سکون کو پہونچے اور اسکے ہمراہ سرخی اور ایذا اور درد بھی ہوتا ہی - اور ایک قسم دشوار اور شدید ہوتی ہی اسکی علامت
آنکھ کا پھول جانا اور آنکھ مین ایذا ہونی اور سختی آنکھوں کی اور آنسوؤن کا زیادہ بہنا سرخی زیادہ ہونی اور آنکھوں کی رگون کا پر ہونا اور
اس رمد کی پیدایش کثرت سے مادہ کے اور حرارت شدیدہ سے اسی مادہ کے ہوتی ہی - تیسری قسم وہ دوسری سے بھی زیادہ صعب اور
سخت ہی اور جو اعراض اسپر دلالت کرنے والے ہین اسمین زیادہ صعب اور شدید تر ہوتے ہین اور ورم بھی زیادہ بڑا ہوتا ہی تا اینکہ
دونوں پپوٹے بھی سوج جاتے ہین اور الٹ جاتے ہین باہر کی طرف نکل آتے ہین اور دونوں کی حرکت مین دشواری ہوتی ہی - اور
آنکھ کی سپیدی سیاہی کے اوپر آجاتی ہی اور یہ قسم کثرت سے خون کے مادہ کے پیدا ہوتی ہی - انتفاخ چشم کی چار قسمین ہین - ایک قسم تو دفعۃً عارض ہوتی ہی
اور اکثر یہ قسم بڈھون کو لاحق ہوتی ہی اور اسکی علامت یہ ہی کہ رنگ اسکا سپید ہوتا ہی اور اس سے پہلے کوئی وہ بات پیدا ہوتی ہی جو مچھر خواہ کسی کے
کاٹنے سے پیدا ہوتی ہی - دوسری قسم انتفاخ کی زیادہ تر خراب ہی اور نفخہ یعنے پھولن بھی اسمین زیادہ ہوتی ہی اور درد و سستی بھی
اسکی شدید ہی اور جب اسمین انگلی گڑوئی جائے گڑھا پڑ جائیگا اور نشان انگلی گڑونے کا باقی رہیگا قریب ایک ساعت کے کبھی ایسے
انتفاخ مین دموع یعنے آنسو بھی نکلتے ہین اور کبھی آنسو نہین نکلتے بلکہ تھوڑی سی ایذا ہوتی ہی بسبب ریح کے جسمین بلغم کی آمیزش ہو
تیسری قسم انتفاخ کی وہ ہی جسکی پھولن زیادہ ہوتی ہی اور انگلی اسمین گڑ جاتی ہی لیکن نشان انگلی گڑونے کا باقی نہین رہتا اور
رنگ اسکا ہم رنگ بدن کے ہوتا ہی اور درد اسمین نہین ہوتا ہی سبب اسکا ایک ریح ہی جسمین بلغم کی آمیزش ہی اور یہ آمیزش بہ نسبت
دوسری قسم انتفاخ کی آمیزش سے زیادہ ہی - چوتھی قسم انتفاخ کی وہ ہی جسمین ورم زیادہ تر شدید اور بڑا ہوتا ہی تا اینکہ تمام اجزا
چشم مین ورم ہوتا ہی اور پلکون مین بھی ورم آجاتا ہی اور ابرو تک اور دونوں رخساروں کی اونچی ہڈیوں تک یہ ورم چڑھ جاتا ہی
اور یہ ورم سخت ہوتا ہی اسمین گڑونے سے انگلی نہین گڑتی ہی - رنگ اسکا تیرہ گون ہوتا ہی اور اکثر چیچک خواہ پرانی رمد یعنی آشوب چشم
مین یہ ورم پیدا ہوتا ہی - خاص کر جاڑون مین - سبب اس ورم کا خلط غلیظ سوداوی ہی جسا کی بیماری ایک صلابت اور سختی ہی
جو آنکھ مین عارض ہوتی ہی اور تمام عضو چشم سخت ہو جاتا ہی مع پلکون کے پپوٹوں کے اور اسی وجہ سے ایذا اور سرخی اور خشکی کی کمی زیادہ
اور جسپر زیادہ مدت ہو کر سخت ہو جاتا ہی - آنکھ کا کھولنا دشوار ہوتا ہی سو اٹھنے کے بعد اسلیے پلکین باہم چپٹ جاتی ہین - حکہ یعنی
خارش چشم کا مرض یہ ہی جسکی شناخت شورہ سواد و بورق یعنے کھاری تیز سے ہوتی ہی کہ وہ آنسو آنکھ کو جلائے دیتا ہی اور کھجلی اور
سرخی پپوٹے اور آنکھ مین ہوتی ہی - سبل کا مرض یہ ہی کہ طبقہ ملتحمہ کی رگین خون غلیظ سے بھر جاتی ہین اور ابھر آتی ہین اور سرخ
ہو کر موٹی ہو جاتی ہین - اور اکثر ان اعراض کے ہمراہ آنسو بھی نکلتے ہین اور سرخی اور کھجلی بھی ہوتی ہی - آنکھ دیکھنے سے ایسا معلوم
ہوتا ہی کہ ایک جالی مشابہ دخان کے پتلی پتلی آنکھ پر تن گئی ہی - طرفہ ایک نقطہ سرخ خون کا ہی جو بطرف طبقہ ملتحمہ کے اسمین لگ جاتا ہی
تیرہ رنگ دکھائی دیتا ہی جو اسی ملتحمہ مین ہین اور اسکی پیدایش چوٹ لگنے سے ہوتی ہی اور کبھی طرف سے مزاج یعنے پھوڑے کے نکلنا ...
جو ... سے پیدا ہوتا ہی - ظفرہ یعنے ناخونہ ایک زیادتی مزاج مین ... ہی ... اصلی ... ملتحمہ کے ہی ... اور ...
... کبھی ... سیاہی چشم پر چھا جاتی ہی اور ... اسقدر بڑی ہو جاتی ہی کہ ... دیکھنے والے ... دیکھنا
... ہو جاتا ہی ... بیان ان امراض کا ہی جو ملتحمہ مین پیدا ہوتے ہین - ... بیماریاں ... پیدا ہوتی ہین وہ ...

اور رمدہ اور بثر یعنے پھنسی اور نتو یعنے اونچا ہو جانا آنکھ کے طبقہ کا اور بیاض جسکو پیو دخواہ پھلی کہتے ہین ۔ سرطان ایک ورم صلب یعنی سوداوی ہے جو اسی طبقہ قرنیہ مین پیدا ہوتا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے اسکے ہمراہ ایذا سے شدید اور تمدد یعنے کھنچاؤ رگون میں آنکھ کے اور سرخی اور چبھنا زیادہ ہوتا ہے اور یہ الم دونون کنپٹی تک بھی پہونچ جاتا ہے خصوصاً بروقت ہلنے اور حرکت کرنے کے ۔ اسی ورم کے ہمراہ درد سر اور شتہا سے طعام کا جاتا رہنا بھی ہوتا ہے اور آنکھون سے ایک مادہ ایسا تیز اور پرچراہٹ کا بھرا ہوا بہتا ہے کہ آنکھ کو تیز سرمہ کی برداشت نہین رہتی ہے قروح یعنے زخم جو قرنیہ مین پڑتے ہین انکی سات قسمین ہین چار قسم تو سطح قرنیہ مین پڑتی ہین ۔ اور تین قسم ایک طبقہ کے اندر گھسی ہوئی ہوتی ہین پہلی چار قسم جو سطح قرنیہ مین ہوتی ہین اُنہین سے ایک قرحہ وہ ہے جسکا رنگ مثل دخان کے ہوتا ہے یہ قرحہ سیاہی چشم سے شروع ہو کر بہت زیادہ جگہ گھیر لیتا ہے ۔ دوسرا قرحہ اس سے کچھ تھوڑا سا اندر کی طرف ہٹا ہوا اور پہلے قرحہ سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اسکا سپیدی مین زیادہ بہ نسبت پہلے قرحہ کے ہوتا ہے تیسرا قرحہ سیاہی کے اکلیل یعنی ٹھیک بیچ کی جگہ مین پڑتا ہے اور سپیدی چشم سے بھی تھوڑا حصہ لیتا ہے اور جو مقدار اسی قرحہ کے سیاہی تک ہے اسکا رنگ سپید ہوتا ہے اسلیے کہ وہ حصہ خاص طبقہ قرنیہ پر ہے ۔ اور جو مقدار اسکی سپیدی پر کسیقدر ہے اسکا رنگ سرخ ہوتا ہے اسلیے کہ وہ مقد الملتحمہ پر ہے ۔ اور یہی حال تمام بثور یعنے پھنسی اور قروح کا ہے جو ایسی مشترک جگہ مین آنکھ کے پیدا ہوں چوتھا قرحہ ظاہری پرت پر قرنیہ کے ہوتا ہے اور مشابہ شعب یعنے گھائی کے ہوتا ہے ۔ رہے تین قروح جو اندر کی طرف ہوتے ہین وہ تین قسم کے ہین پہلی قسم وہ ہے کہ قرحہ گہرا اور تنگ ہوتا ہے ۔ دوسرا قرحہ چوڑا ہوتا ہے گہرائی اُسمین کم ہے تیسرا قرحہ چرک آلود ہوتا ہے جسمین پیپڑی بڑی سی پڑتی ہے اور وہ پپڑی بھی موٹی گہری ہوتی ہے ۔ اور جسوقت یہ پپڑی اُکھڑتی ہے آنکھون سے رطوبات بہنے لگتے ہین اسلیے کہ طبقات چشم مین تاکل اور ریزا ہند پڑ جاتی ہے ۔ بثر یعنی پھنسی خواہ دانہ ایک رطوبت سے پیدا ہوتی ہے جو چھلکے مین طبقہ قرنیہ کے جمع ہوتی ہے ۔ اقسام بثر کے بہت سے ہین اور ایک دوسرے سے مخالف ہے رنگ مین خواہ ایذا مین ۔ ایک قسم کی پھنسی وہ ہے جسکے ہمراہ درد شدید ہوتا ہے ۔ ایک قسم کی وہ پھنسی ہے جسکے ہمراہ تھوڑا سا درد ہوتا ہے ۔ یا پھنسیون کا اختلاف انجام اور مآل کار مین ہے کہ بعض قسم اسکی سلیم ہوتی ہے کہ آنکھ کو کچھ بھی گزند نہین پہونچتا ہے اور بعض قسم اسکی آفات عظیمہ پیدا کرتی ہے کہ سب آفت سے کمتر یہ ہے کہ آدمی اندھا ہو جاتا ہے ۔ یہ اختلاف ان پھنسیون مین یا مادہ سے ان بثور کے ہوتا ہے یا انکی جگہ اور مقام کی وجہ سے ۔ مادہ کی راہ سے اختلاف کی یہ صورت ہے کہ کبھی مادہ کثیر اور زیادہ ہوتا ہے ۔ اور کبھی کسی پھنسی کا مادہ کم ہوتا ہے ۔ کسیکا مادہ تیز اور رقیق یعنے شور ہوتا ہے خواہ تر اور بارطوبت ہوتا ہے اور کسیکا مادہ غلیظ ہوتا ہے ۔ مقام اور جگہ سے ان بثور کا اختلاف اس طرح سے ہے کہ کبھی کوئی بثر پہلے چھلکے سے قرنیہ کے پیچھے ہوتا ہے منجملہ چھلکون قرنیہ کے اور کبھی دوسرے چھلکے کے اور کبھی تیسرے چھلکے سے پیچھے ہوتا ہے ۔ جو بثر مادہ کثیر اور لیلین سے پیدا ہوا اور تیزی بھی اس مادہ مین ہو اُسمین درد شدید ہوگا بلاے عظیم اُس سے پیدا ہوگی اسلیے کہ زیادتی مادہ تمدد یعنے کھنچاؤ پیدا کریگی اور حدت مادہ کی لذع اور چبھن پیدا کریگی اور جو بثر مادہ قلیل اور غلیظ سے پیدا ہو سلامت حال اُسمین زیادہ ہوگی اور درد بھی کمتر ہوگا جو بثر پہلے چھلکے کے پیچھے ہوگا اُس سے ایذا کم ہوگی اور رنگت اسکی سیاہ ہوگی اسلیے کہ وہ پھنسی حاجز اور مانع ہوگی بیچ مین بصر اور طبقہ عنبیہ کے سواد یعنے سیاہی کے ۔ اور جو پھنسی دوسرے چھلکے کے پیچھے ہوگی وہ ایذا دہی مین اور بصر کی مانع ہونے مین درمیانی کیفیت پر ہوگی ۔ زیادہ تر سلیم وہی پھنسی ہے جو ظاہری چھلکے پر قرنیہ کے ہو اور پتلی کے سوراخ سے ہٹی ہوئی ہو اسلیے کہ اگر یہ پھنسی قرنیہ سے ہٹا لی گئی اور کسیقدر اجزا قرنیہ کے سوختہ ہو جاینگے پھر بھی تھوڑا حصہ قرنیہ کا خراب ہوگا اور بعد اچھے ہو جانے پھنسی کے اگر کسیقدر اسکا نشان بھی باقی رہ جائگا بصارت کو نفع کریگا اسلیے کہ وہ نشان بیچ سوراخ پتلی کے نہوگا ۔ اور نہایت خراب وہ پھنسی ہے جو دوسرے چھلکے سے قرنیہ کے

پیچھے ہوا اور یہین سوراخ پر تیلی کے ہوا اسلیے کہ جب اسی پھنسی کی وجہ سے قرنیہ سڑ جائیگا اور پھٹ جائیگا یہ خرابی عنبیہ تک بھی نفوذ کر گئی اور جب
پھنسی اچھی ہوکر زائل ہو جائیگی جو نشان اسکا باقی رہیگا نگاہ کو باہر نکلنے سے منع کریگا - یہ خواہ سبب ذخیرہ کا پوشیدہ اندر قرنیہ کے
رہ جانا اسکی پیدائش قرنیہ کے پیچھے ہوتی ہے یا تو کسی قرحہ سے یا درد سر سے خواہ آشوب چشم کی وجہ سے - کوئی قسم مدہ کی تھوڑی سی جگہ
قرنیہ مین لیتی ہے اور اپنی شکل مین مشابہ ناخونہ کے ہوتی ہے - اور کوئی قسم بڑی جگہ قرنیہ کی لیتی ہے اور یہ قسم پہلی قسم سے زیادہ تر خراب ہے
نتو لیعنے اونچا ہو جانا قرنیہ کا اس طرح سے پیدا ہوتا ہے کہ جسوقت طبقہ قرنیہ پھٹ جاتا ہے اور طبقہ عنبیہ ظاہر ہوتا ہے اور باہر نکل آتا ہے - اور
یہ بات یا تو قرحہ اور پھنسیون کے سڑ جانے سے پیدا ہوتی ہے - یا طبقہ قرنیہ کو باہر سے لگ کر کوئی چیز پھاڑ دے - نتو کے اقسام چار ہیں - ایک
یہ کہ جسوقت کوئی جزو عنبیہ کا اونچا ہوا اور جز تھوڑا سا ہو مشابہ چیونٹی کے سر کے اور اسکو مورسرج کہتے ہین اور جو شخص اسکو دیکھتا ہے غلط یہی
گمان کرتا ہے کہ یہ شبر لیعنے پھنسی ہے - فرق درمیان شبر لیعنی پھنسی اور نتو کے یہ ہے کہ نتو کا رنگ مثل رنگ عنبیہ کے ہوتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اگر
کسی کی آنکھ مین طبقہ عنبیہ کا کالا لیعنے سرمہ گون ہو نتو بھی اسی رنگ یہ اکحل ہوگا اور اگر آنکھ کا رنگ لیعنی طبقہ عنبیہ کا شہلا اور ازرق
یا کبود ہو نتو کا رنگ بھی وہی ہوگا - اور نتو کی جڑ سفید رنگ کی ہوتی ہے اور شبر لیعنی پھنسی کے ہمراہ بیاض لیعنی سفیدی پہلے آنکھ مین ہوتی ہے
اور سرخی ضربان لیعنی دھمک آنکھ مین بھی ہوگی - دوسری قسم نتو کی یہ ہے کہ بڑا ہوا اور مشابہ عنبیہ کے ہو - تیسری قسم نتو کی یہ ہے کہ اسقدر
اونچا اور بلند ہو جائے کہ پلکون سے باہر نکل آئے اور پلکون کی باڑھون سے ٹکراتا ہو اور اسی ٹکرانے سے آنکھ کو ایذا پہنچتی ہو چوتھی
قسم نتو کی یہ ہے جسکا نام مسمار لیعنے میخ رکھتے ہین اور وہ اس طرح سے ہوتا ہے کہ جسوقت نتو کہنہ ہو جائے اور اسپر گوشت آ جائے قرنیہ کو
پھاڑ دیگا ایسی مشابہ کیل کی نوک خواہ سر کے ہو جائیگا - بیاض جسکو پھولا یا پھلی کہتے ہین ایک قسم تو اسکی پتلی ہوتی ہے اور ظاہر
قرنیہ مین ہوتی ہے اور ایک قسم پھلی کی غلیظ اور گندہ ہوتی ہے اور اندر گھسی ہوئی - یہ اقسام آنکھ کی ان امراض کے تھے جو طبقہ قرنیہ مین پیدا
ہوتے ہین - جو بیماریان طبقہ عنبیہ مین پیدا ہوتی ہین وہ یہ ہین اتساع ثقبہ لیعنی سوراخ چشم کا پھیل جانا خواہ اسی سوراخ کا تنگ ہو جانا -
سوراخ کے پھیل جانے کی دو صورتین ہین - ایک تو خلقی امر ہے کہ ابتدا ولادت سے آنکھ کا سوراخ پھیلا ہوا ہوتا ہے - دوسری یہ کہ ورم طبقہ
عنبیہ مین پیدا ہو کر اسی سوراخ کو پھیلا دیتا ہے اور کھینچتا ہے - یا کثرت رطوبت بیضیہ سے سوراخ مین پھیلاو پیدا ہوتا ہے - اکثر یہ قسم عورتون کو
عارض ہوتی ہے اور صبیان لیعنے لڑکون کو جسکو ثقبہ کا پھیل جانے کا مرض لاحق ہو یا بالکل اسے کچھ بھی نظر نہ آتا ہو - یا اتنا کہ نظر آتا ہو جسکو
نظر بھی آتا ہے نگاہ اسکی ضعیف ہوگی اور اشیا کو چھوٹی مقدار پر دیکھیگا بنسبت انکی اصلی مقدار کے مترجم کی راے مین مقدار سے چھوٹے
چھوٹی نظر آنے اتساع ثقبہ سے صحیح نہین معلوم ہوتی ہے اسلیے کہ زاویہ رویت ایسی آنکھ مین ہمیشہ منفرجہ پیدا ہوگا جسکو لازم ہے کہ مقدار شے کی
بڑی دکھائی دے - چنانچہ جسقدر کوئی چیز ہماری آنکھ سے قریب ہوتی جاتی ہے چونکہ زاویہ رویت کا انفراج بڑھتا جاتا ہے تا اینکہ زیادہ نزدیک
ہوتے لاتے ایک وہ بھی مقام آ جاتا ہے کہ دونون خط شعاع بصری کی کشادگی اور پھیلاو بڑھ کر ایک سیدھ مین ہو جاتی ہین اسمین بیت منقطع
ہو جاتی ہے - ثبوت اسکا دیکھو مناظر اقلیدس مین پس شاید بجاے لفظ اصغر کے جو متن کتاب مین ہے لفظ اکبر درست ہوگا اور اگر مترجم کی
جانب سے غلطی ہے جیسے کہ اطبا اپنی کتب مین بالاتفاق یہی سب لکھ رہے ہین کہ چھوٹی نظر آئیگی تو یہی صحیح ہے جسکا ترجمہ پابندی کتاب سے
کر دیا ہے [illegible] دوسری قسم سوراخ کے پھیل جانیکی یا کسی چوٹ کے لگنے سے پیدا ہوتی ہے یا [illegible] خلقی ہوتی ہے یا ورم طبقہ عنبیہ سے
پیدا ہوتی ہے اور یہ قسم [illegible] قسم سوراخ کے پھیلنے کی مرض کم ہے - سوراخ کا تنگ ہو جانا بھی یا تو خلقی ہوتا ہے یا طبقہ عنبیہ کے [illegible]

ڈھیلے ہو جانے سے عارض ہوتا ہے۔ استرخاے طبقہ عنبیہ کے عارض ہونے کا سبب ہم بیان کر چکے جس جگہ ہمنے اسباب امراض کا بیان کیا ہے علامت دونوں قسم کی تنگی اور کشادگی سوراخ کی ظاہر ہوتی ہے جسوقت بیمار کو دھوپ مین کھڑا کر کے جرم چشم کو آفتاب کے سامنے کریں یں اسوقت جو سوراخ طبقہ عنبیہ مین ہے یا کشادہ زیادہ معلوم ہوگا یا چھوٹا نظر آئیگا مقدار معتاد سے۔ جو بیماریان درمیان طبقہ عنبیہ اور رطوبت جلیدیہ کے پیدا ہوتی ہین انمین سے تخیل ہے اور اس مرض کی ابتدا یون ہوتی ہے کہ آدمی اپنی دونون آنکھون کے آگے مچھر خواہ مکھیان تیلی تیلی ڈالیان اور شاخین نورستہ خواہ شعاع جسکو کرن کہنا چاہیے دیکھتا ہے۔ مگر یہ اعراض کبھی کسی دماغی مرض سے بھی پیدا ہوتے ہین اور کسی قسم معدہ کے مرض سے بھی اسوقت پیدا ہوتے ہین جب بخارات معدہ کے منھ سے چڑھ کر دماغ مین خواہ آنکھ مین پہونچتے ہین۔ اور استدلال ان اقسام پر یون کرتے ہین کہ اگر شرکت سے فم معدہ کے خیالات پیدا ہونگے اور آنکھ مریض کی اگر دیکھین تو صاف اور پاک ہوگی کسی طرح کی آمیزش کدورت وغیرہ کی اسمین نہوگی اور تخیل کبھی بعض اوقات مین عارض ہوتا ہوگا اور بعض اوقات بالکل الگ ہو جاتا ہوگا کبھی زیادہ اور کسی وقت کم ہوتا ہوگا اور جب ہوگا دونون آنکھون مین ہوگا۔ اور اسی مریض کے معدہ کے منھ مین لذع اور چبھن بھی ہوگی اور جب اسکو قے کرائی جائے خواہ ایارج فیقرا خواہ ایک مسہل دوا ہے اسکو کھلائی جائے اسوقت خیالات ٹھہر جائینگے یعنے نہونگے۔ اور شدت تخیل کی ایسے مریض کو بروقت بدہضمی اور تخمہ کے ہوتی ہوگی یا جسوقت طعام زیادہ تناول کرے اور جسوقت معدہ مین سبکی ہو اور ہضم کامل غذا کا معدہ مین ہو جائے اسوقت یہ خیالات نہونگے۔ اور اگر تخیل کا مرض دماغ کی وجہ سے ہو ایسا تخیل یا تو ہمراہ اس مرض کے پیدا ہوتا ہے جسکو سرسام اور برسام کہتے ہین۔ یا اوقات بحارین مین یعنی جسوقت کسی مرض کا بحران ہوتا ہے۔ جو تخیل بسبب نزول الماء کے ہوتا ہے کہ آنکھ مین پانی اترتا ہے وہ ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتا ہے کمی بیشی اسمین نہین ہوتی اور نہ اسکے ہمراہ معدہ مریض مین لذع اور چبھن ہوتی ہے اور نہ بروقت خلو معدہ کے غذا سے اسمین خفت ہوتی ہے اور نہ بروقت زیادہ پر ہونے معدہ کے غذا سے اسمین زیادتی ہوتی ہے نہ ایارج فیقرا کے کھلانے سے یا قے کرانے سے اسمین کسی طرح کی کمی ہوتی ہے۔ کبھی یہی تخیل نزول الماء کا ایک ہی آنکھ سے شروع ہوتا ہے پانی اترنے کا مرض جو اسی مقام پر ہوتا ہے جس جگہ تخیل عارض ہوتا ہے اسکی صورت یہ ہے کہ اگر یہ مرض مستحکم ہو جائے اور جڑ پکڑ جائے بصارت کو منع کرتا ہے۔ نزول الماء چند قسم کا ہے ایک پانی ایسا ہوتا ہے جسکا رنگ مثل ہوا کے ہوتا ہے یعنے شفاف۔ ایک قسم اسکی وہ ہے جسکا رنگ مثل آبگینہ کے ہوتا ہے۔ ایک پانی کا رنگ سپید ہوتا ہے ایک قسم کا رنگ نیلا آسمانی ہوتا ہے ایک کا رنگ سبز ایک کا رنگ کبودی مائل ہوتا ہے کبھی کبودی آنکھون مین بدون پانی اترنے کے بھی بلا سبب پانی کے پیدا ہوتی ہے کسی اور سبب سے اور وہ سبب رطوبت بیضیہ کی ... فرق پانی کی وجہ سے آنکھون کی کبودی مین اور اس کبودی مین جو رطوبت بیضیہ کی یبوست سے آجاتی ہے یہ ہے کہ پانی اترنے کی کبودی کے ہمراہ ابتداے نزول مین یہ خیالات بھی ہوتے ہین جنکو ابھی ہمنے بیان کیا ہے اور جب انکا قدح کرائے یعنے کھلوائی جائے آنکھ سے نظر بھی آئیگی۔ اور جو کبودی رطوبت بیضیہ کے سوکھ جانے سے پیدا ہوتی ہے خواہ اسکے کم ہو جانے سے نہ اسکی ابتدا مین خیالات ہوتے ہین اور آنکھ باوجود کبود ہونے کے چھوٹی پڑ جاتی ہے اور لاغر ہو جاتی ہے اور اسی آنکھ کی لاغری کو سل العین کہتے ہین ... اور پانی نزول الماء کا کسی آنکھ کا قدح کر کے نکالا جائے کبھی بالکل نکل آتا ہے اور کبھی بالکل نہین نکلتا ہے۔ امتحان اسکا یہ ہے کہ قداح لیکے ... کسی ایک آنکھ پر اپنا ہاتھ رکھے ... پھر اگر دوسری آنکھ کا سوراخ ... سے پھیل جائے ... سے معلوم ہوگا کہ اگر آنکھ قدح کیجائیگی کھل جائیگی اور آدمی کو نظر آنے لگیگا۔ اور اگر ہاتھ رکھنے سے کیفیت دوسری آنکھ مین پیدا نہو تو آنکھ اگر کھلوائی جائیگی پانی ہرگز خارج ہوگا اور نہ آدمی کو

بعد قدح کرانے آنکھ کے نظر آئیگا - دوسرا امتحان یہ ہی کہ بیمار کو دھوپ مین کھڑا کرین اور اُسکو حکم دین کہ قدح کی طرف اچھی طرح دیدہ پھاڑ پھاڑ کے دیکھے اور ستاذ اپنا انگوٹھا بیمار کے اوپر والے پپوٹے پر رکھکر آنکھ کو ہلائے اور جلد جلد انگوٹھے کو خواہ اُسکی آنکھ کے ڈھیلے کو ہٹاتا جائے بعد ازان اُسکی آنکھ کھول دے یعنے پپوٹے کو اُٹھادے کہ دیدہ اسکا دکھائی دے اب اُسکے دیدہ کو دیکھے اگر پانی نزلہ کا سروقت دور کرنے یا ہٹانے انگوٹھے کے ہلتا ہو اور اجزا اُسی پانی کے متفرق ہوئے ہین ابھی آنکھ نہین ہوا قدح کرانے سے کار برآری نہوگی - اور اگر انگوٹھے کے ہٹانے سے پانی کے اجزا فراہم رہین اور اپنی جگہ سے جدا نہون اور سوراخ آنکھ کا پھیل جائے خواہ تنگ ہوجائے یہ پانی خوب مستحکم ہوچکا ہی اور آنکھ پکی ہوچکی ہی اور قدح کرانے سے یہ آنکھ کھل جائیگی اسکو جاننا چاہیے مترجم اس فقرہ مین لفظ قد کی مصنف نے فعل مضارع پر داخل کی ہی اور اسکا طریقہ تمام کتاب مین یہی ہی کہ قد تحقیق کا فعل مضارع پر داخل نہین کرتا ہی یا کم کرتا ہی پھر چونکہ اوپر جتنے اقسام پانی کے آنکھ مین اُترنے کے لکھے ہین کوئی پانی قدح کر سے آنکھ کھل جاتی ہی اور کسی پانی سے نور بصر چلا جاتا ہی لہذا اس مقام پر (قد بمعنی رب) کا ترجمہ مترجم کی رائے مین صحیح یہی ہوگا کہ کبھے پانی کی آنکھ کبھی قدح کرانے سے کھلجائیگی معالجات کی بحث مین جب عمل جراحی کا بیان ہوگا وہان اسکی تحقیق پوری انشاء اللہ ہوگی کہ کون قسم کی آنکھ پانی کی نظر سے روشنی آنے کے قابل ہی اور کون سی نہین ہی متن (امراض اجفان) یعنے پپوٹون کی بیماریان - پپوٹون مین جو امراض خاص کر ایسے ہوتے ہین جو تمام بدن میں اور کسی جگہ نہین ہوتے - یہ اول طس ہی جسکو شرناق کہتے ہین اور برد اور جرب اور تحجر اور التصاق اور کمنہ اور شترہ اور شعیرہ اور توثہ اور سعفہ اور نملہ اور سلع اور قمل اور شعر زائد اور شعر منقلب اور انتشار اجفان اور درنج اور سلاق ہی - اور طس یعنی شرناق ایک جسم چربی کے مادہ کا چپکتا ہوا جسکے اجزا باہم بافتہ اور بنے ہوئے جیسے جالا ہو اور اسکی جھلیان اندر اوپر والے پپوٹے کے پیدا ہوتی ہین - اور یہ جسم بسبب امراض ردی اور خراب کے پیدا ہوتا ہی جو بعض آدمیون کے بدن مین ہوتے ہین خصوصاً لڑکون کے ۔ اور یہین بسبب رطوبت مزاج اُنھین لڑکون کے - اور اسکی وجہ یہ ہی کہ آنکھ مین بوجھ آجاتا ہی اور نزلہ کے تمام اسمین عارض ہوتے ہین - اور علامت اسکی یہ ہی کہ پپوٹے مسترخی اور ڈھیلے ہوکر لٹک پڑتے ہین جیسا کہ آسقدر اوپر کو نہین اُٹھتے اور نہ مریض قادر ہوتا ہی کہ شعاع اور چمک آفتاب کی دیکھ سکے اور ایسا بُرا حال اسکا ہوتا ہی کہ بہت جلد اسکو ڈھلکہ پیدا ہوجاتا ہی اور اکثر اُسے آشوب چشم عارض ہوجاتا ہی - جرب یعنے تر کھجلی کی آنکھ مین چار قسم ہین - ایک قسم اوپر والے پپوٹے کے اندر پیدا ہوتی ہی بوجہ خشونت کے - دوسری قسم کی خشونت زیادہ تر ظاہر ہوتی ہی اور سرخی بھی اسکی شدید اور ڈھلکہ بھی اسمین ہوتا ہی اور ہمراہ اسکے درد اور گرانی ہوتی ہی اور پہلی اور دوسری دونون قسم کے جرب مین آنکھ مین تری رہتی ہی - تیسری قسم کی خشونت اور بھی زیادہ ظاہر ہوتی ہی یہانتک کہ پپوٹے کے اندر ایسی پھٹی پھٹی الگ ہین ہوتی ہین جیسے انجیر کے دانہ پھٹ جانے کے شگاف ہوتے ہین اور سرخی اور درد اور گرانی چشم اور کھجلی سب کی شدت ہوتی ہی - چوتھی قسم تیسری سے بھی زیادہ صعب اور دشوار ہوتی ہی بسبب درد کے اور کھجلی بھی اسمین حد سے زیادہ ہوتی ہی اور خشونت بھی اسمین زیادہ پپوٹے بھاری جنمین سختی بھی زیادہ ہوتی ہی اور یہ بیماری امراض مزمنہ یعنی دیرپا بیماریون مین سے ہی - برد ایک رطوبت ہی جو آنکھ مین منجمد اور بستہ ہوجاتی ہی پپوٹے کے اندر سپید سپید مشابہ اولہ کے - اور اسکی پیدائش ایک سرد فضلہ بلغمی سے ہوتی ہی - تحجر کا مرض ایک فضلہ سے ہوتا ہی جو پپوٹون مین پتھرا کر رہجاتا ہی التصاق یعنے پپوٹون کا چمٹ جانا یا تو یون ہوتا ہی کہ پپوٹا سپیدی خواہ سیاہی سے آنکھ کے چمٹ جاتا ہی یا یہ کہ دونون پپوٹے باہم لپٹ جاتے ہین اور یہ دونون باتین یا تو کسی قرحہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہین جو آنکھ مین ہو - یا ناخونہ اور سبل وغیرہ کے علاج کرنے سے - کمنہ ایک قسم کی گرانی پپوٹون کی ہی جو ریح غلیظ سے پیدا ہوتی ہی اور کمنہ کا بیمار جب سوتے سے اُٹھے اپنی آنکھ مین ایک شی مشابہ ریگ خواہ مٹی کے پاتا ہی شترہ کی

تین قسم ہیں ایک تو یہ کہ اوپر والی پلک استقدر اینچی ہو جائے کہ آنکھ کو ڈھانپ سکے اور اسکی پیدائش یا پلک کے سینے اور ٹانکے لگانے سے ہوتی ہے اگر مناسب قدر سے ٹانکہ دیا گیا ہو - دوسری وجہ یہ ہے کہ پپوٹے براہ خلقت کے چھوٹے پیدا ہوے ہون تیسری بات ہے کہ نیچے والا پپوٹا الٹ گیا ہو اور بطرف خارج کے الٹا رہے - اور یہ بات یا کسی اثر قرحہ سے عارض ہوتی ہے یا کوئی زیادتی گوشت کی جو قرحہ میں پپوٹے کے پیدا ہو - شعیرہ جسکو گہاجنی کہتے ہین یہ ایک ورم ہے جو پپوٹے کے کنارہ پر پیدا ہوتا ہے اور لانبا (جو) کی شکل کا ہوتا ہے - قمل یعنے جون کی پیدایش آنکہوں اسطرح سے ہے کہ چھوٹی چھوٹی بہت سی جوان پپوٹون مین پڑجاتی ہین - اور اکثر اسی کی آنکھ مین پیدا ہوتی ہین جو ایسی تدبیر اپنی غذا وغیرہ کی کرے جس سے فضول کی پیدایش زیادہ ہوتی ہے جیسے اقسام طعام کی زیادہ کھاتا ہو اور آرام اور راحت کا زیادہ خوگر ہو نہانا ترک کر دے - توتہ ایک سرخ گوشت سیاہی مائل ہے جو آنکھ کے اندر لٹکا ہوا ہوتا ہے اسکی پیدایش خون فاسد سے ہوتی ہے - نملہ یہ ایک شگاف ہے جو پپوٹون کے کنارہ پر ہوتا ہے اسکے ہمراہ پلکون کے بال بھی منتشر ہوجاتے ہین - سعفہ بھی نملہ کے مشابہ ہے مگر اسکا سعفہ کا شگاف سیاہی مائل ہوتا ہے - شعر زائد یعنے بال پر بال پلکون مین نکلے خواہ الٹے ہوے اندر آنکھ کے ہون اور آنکھ مین گڑین اور چبھین اور بطرف آنکھ کے کسی مادہ کو کھینچ لائین کہ اسی وجہ سے اسی پپوٹے مین استرخا اور ڈھیلا پن آجائے جسکی پلک مین یہ بال پیدا ہوا ہے اور آنکھ مین ایک گڑھے کا نشان پیدا ہوجاے بسبب اسکے کہ ہر وقت بال کی نوک چبھا کرتی ہے - اس بال کی پیدایش ایک رطوبت متعفن سے ہوتی ہے جو پلکون کے بالون مین فراہم ہوجاتی ہے - انتشار یعنے پلکون کے بالون کا منتشر ہوجانا اسکی ایک قسم تو رطوبت حادہ یعنے تیز سے پیدا ہوتی ہے - اور ایک مادہ داء الثعلب یعنی بالخورہ سے پیدا ہوتی ہے - اور ایک بوجہ غلیظ ہونے اور گندہ اور سخت ہوجانے سے اور سرخ ہونے پپوٹون کے پیدا ہوتی ہے اور بسبب ورد کے جو پپوٹون مین ہوتی ہے - سلع یعنے بتوڑی ایک خلط غلیظ سے پیدا ہوتی ہے جو پپوٹون مین پیدا ہوتا ہے جیسے اور تمام بدن کی بتوڑی کا حال ہے - وردیج کا ورم دو قسم کا ہے ایک اسمین خونی مادہ سے پیدا ہوتا ہے جو ایک ہی پپوٹا خواہ دونون کی طرف بہ بہ کرتا ہو اور رنگ اسکا سرخ ہمراہ ورم شدید کے ہوگا اور گرانی اور رطوبت بھی اسمین زیادہ ہوگی اور دوسرا ایک خون سے پیدا ہوتا ہے جسکی رنگت قرمزی بنفشہ گون مائل بطرف سبزی کے ہوتی ہے اور ورم کی حمرت یعنے سرخی کمتر اور ضربان یعنے ٹپک زیادہ اور حرکت اور غرزان یعنے کرکن بہی زیادہ ہوتی ہے - سلاق یعنے پلکون کے جھڑنے کا مرض ایک ہی قسم کا ہوتا ہے جو رطوبت رقیق لطیف سے پیدا ہوتا ہے - اور جب پرانی ہوجائے بہت دنون کا سب بال پلکون کے جھڑجاتے ہین (کویہ کی بیماریان) کویہ کی بیماریان غرب یعنے ناصور گوشہ چشم اور غدہ اور سیلان ہے - غرب ایک پھوڑا ہے جو کویہ اور ناک کے بیچ مین نکلتا ہے اور پھوٹ کر اس سے مدہ یعنی پیپ بہا کرتی ہے اور کبھی ناصور بنجاتا ہے اور اسوقت ناک کی ہڈی کو سڑا دیتا ہے اگر جلد علاج نہ کیا جائے کبھی اسکی پیپ دونون نتھنون کی راہ سے نکلتی ہے جیسے رینٹھ ناک سے نکلتا ہے اور اسکی آمد اس سوراخ سے ہے جو آنکھ سے ناک مین آیا ہے کبھی یہ مدہ پپوٹون کی جلد کے نیچے سے نکلتا ہے اور غضروف یعنے نرم ہڈی کو پپوٹون کے سڑا دیتا ہے - یہ ناصور اس طرح سے معلوم کیا جاتا ہے کہ اگر پپوٹون پر انگلی رکھ کے دبائین اسی پھوڑے خواہ ناصور سے پیپ بہتی ہوئی معلوم ہوتی ہے مترجم بعض اہل تجربہ سے سنا بھی ہے اور ایک مریض کو آنکھون سے دیکھا کہ غرب یعنی ناصور گوشہ چشم ابتدا اسکے سن جوانی سے اسکے تھا اور علاج نہین کرایا آخر عمر مین یہی ناصور جو ترموں تک اتر آیا اور جو ترموں پر ٹوٹا اور آنکھ سے لیکر سر تک سوادوکی آمد کی دلالت اچھے طور سے ہوتی تھی اور آخر اسی مرض مین مرگیا - غدہ بڑھ جانا اس گوشت کا ہے جو کنارہ پر بڑے کویے کے ہے اور زیادہ مقدار مناسب سے بڑا ہوتا ہے - سیلان کے معنی یہ ہین کہ بڑے کویہ پر جو گوشت ہے وہ کم ہوجائے مقدار مناسب سے تا اینکہ اسکی

یعنے کو یہ کی قوت اتنی ضرر رسیدہ ہو جو عوبت آنکھ میں آئی ہو اس طرح سے ہو کر آتی ہو جو دمیان کو یہ اور تہ دونوں کے ہو اسکو روک سکے اور یہی اسمین اسوجہ سے آجاتی ہو کہ اگر کوئی ناگوشت بڑھا یا کہ جو اماغ نے جراح نادان مقدار مناسب سے زیادہ کاٹ ڈالتا ہو یا کبھی گوشت مذکور مین زیادہ تیز دواؤن کے ناخونہ پر خواہ اسبل پر لگانے سے آجاتی ہو۔ جو بیماریان بصارت کے دونون پٹھے (جسمین تقاطع صلیبی ہو) پیدا ہوتی ہین انمین سے ایک سدہ ہو اور ایک پٹھا یعنی پھٹ جانا خواہ پاش پاش ہو جانا پٹھہ کا اور غشاوہ انبی جھلی اور ترہ ہو۔ سدہ کی پیدائش یا بہت کثیر سے جو گرو اسی پٹھہ کے پیدا ہوا اور اسی پٹھہ مین تنگی پیدا کر دے۔ خواہ کوئی ورم بیچ میں آجائے (اور مانع روح باصرہ کے نفوذ کو اسی عصبہ کی طرف سے ہو) لہذا اسکا سدہ باطل ہو جائے خواہ کم ہو جائے۔ علامت اسکی گرانی سر کی خصوصاً گرانی سر کی اس جگہ جو متصل قعر یعنے آنکھون کے گڑھے اور حلقون کے ہو۔ یا یہ سدہ کسی خلط غلیظ سے پیدا ہو جو اسی پٹھہ کے اندر ریزش کرتا ہو اور اسکی اندرونی جگہ کو سد کر دیتا ہو اسکی شناخت یہ ہو کہ آدمی ابتدا اسے مرض مین مچھر اور بال اور مکھی اور شعاع وغیرہ جیری بری چیزون کو آنکھون کے سامنے اڑتے ہوئے دیکھے بدون اسکے کہ آنکھون مین علامات نزول الماء یعنے پانی اترنے کے جو اوپر مذکور ہو چکے پائے جائین خواہ اور مرض کے علامات جنمین خیالات پیدا ہوتے ہین (جیسے سرسام وغیرہ) اور یہ بھی علامت اسی مرض کی ہو کہ اگر ایک آنکھ دبا کر بند کیجائے دوسری آنکھ کی پتلی چوڑی نہوگی۔ یہ نہایت خراب سدہ ہو جو آنکھ کے امراض مین ہوتا ہو اسلیے کہ ایسے سدہ کے پڑنے سے روح باصرہ کی درمیانی مقدار بھی دوسری آنکھ تک نفوذ نہین کر سکتی ہو تاکہ دماغ دوسری آنکھ کا دبانے سے اس آنکھ کے پھیل جائے۔ ہتک کا مرض یا چوٹ کے خواہ گر پڑنے یا کسی اور صدمہ شدید سے پیدا ہوتا ہو جو سر پر پہونچے خواہ قے شدید کے ہونے سے ہتک پیدا ہوتا ہو۔ ہتک اگر ایسا ہو کہ پہلے آنکھ اوچی ہو کر پیچھے بیٹھ جائے اور چھوٹی پڑ جائے ایسی ہتک سے آنکھ جاتی رہتی ہو خواہ بصارت مین کمی آجاتی ہو۔ غشاوہ مرض ہو جسکو شبکوری یا رتوندہ کہتے ہین کہ رات کو آدمی نہین دیکھتا اور کچھ بھی اسے سوجھائی نہین پڑتا اسکی پیدائش یا روح باصرہ کے غلیظ ہو جانے سے ہوتی ہو جو آنکھ مین آیا کرتی ہو اور اخلاط کی کدورت سے۔ کبھی یہ اسباب ضد اور مخالف پر ہوتے ہین کہ مثلاً آدمی دور کی چیز دیکھتا ہو اور قریب کی نہین دیکھتا ہو چنانچہ مشائخ کو ایسا ہی مرض لاحق ہوتا ہو۔ یہ وہ امراض تھے جو تجویف اور خلل جگہ اندرون عصبہ مجوفہ چشم کے عارض ہوتے ہین اور انھین امراض کے یہ اسباب بھی ہوا کرتے ہین انتہی (جو بیماریان پٹھہ اور عضل محرک چشم مین یا عضل محرک پپوٹون مین پیدا ہوتی ہین) استرخا اور تشنج ہو عصبہ محرکہ چشم مین جو بیماری پیدا ہوتی ہو انمین سے کوئی مرض خاص اسی عصبہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہو اور اسکی شناخت یہ ہو کہ دونون آنکھون کی حرکت باطل ہو جاتی ہو اور کبھی ایک پٹھہ مین منجملہ دونون پٹھے آنکھ کے مرض ہوتا ہو اور اسکی شناخت یہ ہو کہ جس آنکھ مین یہ پٹھہ آتا ہو اسی کی حرکت جاتی رہے۔ اور کبھی یہ خرابی کسی حصہ اور جزو مین ایک پٹھہ کے پڑتی ہو اسوقت حرکت اس عضل کی باطل ہوتی ہو جو اسی قسم خواہ جزو کو پٹھہ کے حرکت دیتی ہو۔ اور اسکو پہلے اس جگہ پر لکھ دیا ہو جہاں پر حال اعضا کا بیان ہمنے کیا ہو کہ ہر ایک آنکھ کے واسطے نو عضلہ ہین چھ عضلہ تو خاص آنکھ کو حرکت دیتے ہین اور تین عضلہ اس پٹھہ کی جڑ کو سمیٹتے ہین جسمین روح باصرہ جاری ہو کر اسی آنکھ مین پہونچتی ہو اور آنکھ کو اوپر اٹھاتی ہو۔ وہ چھ عضلے آنکھ کی حرکت دینے والے انمین سے تین عضلے وہ ہین جو اوپر کی طرف ہین جسوقت وہ ڈھیلے اور مسترخی ہوتے ہین آنکھ نیچے کو جھک جاتی ہو اور جب وہ تین عضلے تشنج ہوتے ہین یعنے کھنچتے ہین آنکھ اوپر کو مائل ہوتی ہو۔ جو عضلے کو یہ مین ہین اگر ڈھیلے ہوئے آنکھ کا میلان بطرف نیچے کے ہوتا ہو اور اگر وہ عضلے کھنچین آنکھ اوپر کو چڑھ جاتی ہو جو عضلے کو یہ مین ہین اگر وہ ڈھیلے ہو جائین آنکھ کا میلان بطرف انکی

ہوتا ہی جو کان کی طرف کا گوشہ ہی اور جب وہ عضلہ کھینچتے ہین آنکھ کو میلان بطرف اُس گوشہ کے ہوتا ہی جو ناک کی طرف ہی - جو عضل
لحاظ مین ہین یعنے اُس کویہ مین آنکھ کے جو کان کی طرف ہی وہ اگر ڈھیلے ہون آنکھ بطرف ماق کے یعنے ناک کی طرف والے کنارہ کے مائل
ہوگی اور اگر وہ عضلہ کھینچے اُسی لحاظ کی طرف آنکھ مائل ہوگی جسمین یہ عضلہ ہین - جو دو عضلہ کہ آنکھ کو گردش دیتے ہین اگر وہ ڈھیلے
ہوجاوین خود وہ کھینچ جاوین اعوجاج یعنے ترچھا پن پیدا ہوگی - تین عضلہ جو اُس پٹھہ کی جڑ مین ہین جنمین سے روح باصرہ آتی ہی
آنکی منفعت جیسی ہمنے کہدیا ہی کہ جب وہ پٹھہ سمٹے وہی عضلہ اس پٹھہ کو سمیٹتے ہین اور اُسی پٹھہ کو اپنی جگہ سے ہٹ جانے کو منع کرتے ہین
اور آنکھ کو اوپر اُٹھانے کی منفعت بھی انہین ہی - یہ عضلہ اگر کھنچ جاوین اور انمین تشنج آجائے آنکھ کو کچھ ضرر نہوگا اور اگر ڈھیلے مسترخی ہوجاوین
آنکھ کو ضرر پہونچیگا اسلیے کہ آنکھ اوپر چڑھ جائیگی - اس مرض کا پیدا ہونا یا تو کسی سبب داخلی سے ہوتا ہی کہ مواد پٹھہ اور عضل پر گرتا ہی یا کسی
سبب خارجی سے ہوتا ہی جیسے چوٹ لگے - اندرونی سبب سے جب ہوتا ہی اُسکی یہ صورت ہی کہ اگر آنکھ اونچی ہوجائے اور نگاہ درست ہو
یہ بات دلیل ہوگی کہ عصبہ نوریہ جسمین نور نگاہ بھرا ہی اُس عضل کے استرخا اور ڈھیلے ہونے سے دراز ہوا ہی جو عضل اسی پٹھہ کو
سنبھالے اور سمیٹے ہوے ہی - اور اگر بصارت باطل ہوجائے دلالت یہ ہوگی کہ خود وہی پٹھہ جسکو نوریہ کہا ہی مسترخی اور ڈھیلا ہوگیا ہی - اور اگر آنکھ کسی
سبب خارجی سے اونچی ہوئی ہو مثلاً چوٹ لگنے سے خواہ کسی طرح کی دھمک پہونچنے سے اور نگاہ درست ہو معلوم ہوگا کہ فقط عضلہ مین ہٹاؤ عارض
اور اگر بصارت باطل ہوگئی ہو ہمکو معلوم ہوگا کہ عصبہ نوریہ مین ہٹاؤ آگیا - پپوٹے کی حرکت دینے والے عضل جیسے ہمنے لکھا ہی تین ہین ایک عضلہ
پپوٹے کو اوپر اُٹھاتا ہی اور دو عضلہ اُسے نیچے گراتے ہین جو عضلہ پپوٹے کو اوپر اُٹھاتا ہی اگر مسترخی اور ڈھیلا ہوجائے پپوٹا اوپر نہ اُٹھیگا
اور اگر اُسی عضلہ مین تشنج آجائے پلک نہ مچیگی اور بند نہوگی - جو دو عضلہ پپوٹے کو نیچے گراتے ہین اگر دونون ڈھیلے ہوجاوین پپوٹا
اوپر نہ اُٹھیگا اور اگر کسی ایک مین آفت پہونچے آدھا پپوٹا اُٹھیگا اور نصف پیچیدہ رہیگا - اور اگر آفت استرخا کی ایک عضلہ مین
آجائے پپوٹے کا میلان بطرف صحیح عضلہ کے ہوگا اور اگر ایک مین تشنج آجائے پپوٹا اُسی طرف کھنچیگا جدھر کا عضلہ کھنچا ہوا ہی -
یہ وہ امراض ہین جو عضل اور عصب محرک مین آنکھ کے پیدا ہوتے ہین - جو بیماریان اُن رگون مین پیدا ہوتی ہین جو آنکھون مین
آئے ہین سر کی کھوپڑی سے - اُن بیماریون کی یہ صورت ہی کہ جب دونون آنکھون مین رطوبت کا سیلان ہوتا ہی یعنی سر سے بطرف دونون
آنکھون کے رطوبت بہکر آتی ہی - پس یہ سیلان یا تو اُن رگون مین ہوتا ہی جو کھوپڑی کے اوپر ہین اور اُسکی شناخت یہ ہی کہ امتداد
یعنے بڑھ جانا پیشانی اور کنپٹیون کی رگون کا - یا رطوبت کا سیلان اور بہنا اس رطوبت کا اُن رگون سے ہوتا ہی جو سر کی کھوپڑی کے
اندر ہین اُسکی علامت چھینک زیادہ آنی اور دیر تک رطوبت کا بہتے رہنا اور یہ ہی کہ پیشانی اور کنپٹیون کی رگین دراز اور کھنچی ہوئی نہون -
اب کہ ہمنے جملہ امراض چشم کو بیان کردیا اور اُنکے اسباب اور علامات بھی سب لکھدیے پس مناسب ہی کہ اور باقی ماندہ حواس کے اعضا کے

امراض بھی بیان کرین -

باب چودھوان اُن امراض کے بیان مین جو دونون کانون مین پیدا ہوتے ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان

جو بیماریان اعضاے گوش مین پیدا ہوتی ہین اُنمین سے بعض ایسی ہین کہ جملہ اعضاے گوش کو عام ہوتی ہین اور کچھ ایسے امراض ہین
جو کان مین کسی جگہ ہوتے ہین اور کسی جگہ نہین ہوتے ہین - عام بیماریان تو وہی اینٹھا اور درد ہی جو امراض سے سوء مزاج گرم کے

پیدا ہوتے ہین - اور اسی گرم سوءِ مزاج سے ہمراہ التہاب اور حرارت اور سُرخی متصل کان کے جو اعضا ہین اُنہین ہوتی ہے - اور جب کان کے پاس بالفعل سرد اشیا یعنی جنکی سردی ہاتھ سے چھوکر محسوس ہوتی ہو بیجاوین ایذا اسے مذکور ٹھہر جائے - خصوصاً اگر مریض کی مدبیر قبل اس ایذا پیدا ہونے کے گرم ہوچکی ہو - اور اگر درد سوءِ مزاج بارد سے پیدا ہوا ہے اُسمین ایذا بدون التہاب کے ہوگی اور سُرخی قریب اعضائے گوش مین نہوگی اور جب گرم بالفعل چیزین اُسکے قریب لیجاوین بیمار کو نفع پہونچیگا خصوصاً اگر تدبیر مقدم سردی پیدا کرنے والی ہوچکی ہو - سوءِ مزاج رطب اور سوءِ مزاج خشک سے شاید کہ ایذا اور درد کانون مین نہین پہونچ سکتا ہے - ورم کے اقسام مین سے جو ورم گرم ہو اُسکی علامت ایذا کی شدت اور ٹپک اور سرگرانی اور پیشانی کا بھاری ہونا اور تمدد یعنے کھنچاو اور لہیب اور سُرخی چہرہ کی ہے پھر اگر ورم عظیم ہو اُسکے تابع تب بھی ہوگی - اور اگر ورم بارد ہے اُسکی علامت گرانی گوش اور تمدد بدون ضربان یعنے ٹپک کے اور نہ ازدیاد ایذا مین زیادتی ہوگی - جو بیماری انھین امراض مین سے کان کے سوراخ مین ہو اُسوقت بھی علامات مذکورہ اور ایذا اندر کان کے ہوگی اور جو بیماری آلہ اولی مین ہوگی یعنے سماعت کے پٹھہ مین اُسوقت الم سر کی کھوپڑی مین ہوگا اُس جگہ جہان کھوپڑی کان کے متصل ہے - اور جو مرض کان کے سوءِ مزاج سے اجزاے خارجی مین ہوگا اُسکی علامت ظاہر اور کھلی ہوئی ہوگی کہ حس اُسکو دریافت کرسکتی ہے - تفرق اتصال جو کان مین ہو جیسے فسخ اور ہتک یعنی پٹھہ خواہ ہڈی کا ٹوٹ پھوٹ جانا انہین جو قسم سوراخ گوش مین اور سوراخ سے باہر کے اعضا مین ہو پس جس سے اُسکی شناخت ہوسکیگی بذریعۂ خون کے جو برآمد ہوتا ہو - اور جو تفرق اتصال آلۂ اولی مین سماعت کے ہو بجملہ آلات سماعت کے اور کان کے پٹھہ مین ہو اور دیگر اجزا مین کان کے پس ایک قسم اُسکی وہ ہے جسکی پیدائش داخلی اور اندرونی سبب سے ہوتی ہے اور اسکی علامت ہمپر ظاہر نہین ہوسکتی ہے سواے اُس ایذا کے جو آدمی کو پہونچتی ہے اندر کان کے کسی عضو متصل مین - خواہ اینکہ سماعت کو ضرر پہونچے اور پہلے اس سے کوئی ضرر چوٹ کا خواہ ٹھوکر وغیرہ کے لگنے کا پہونچا ہو کان علامات بس اسیقدر معلوم ہوسکتا ہے کہ سبب اس ایذا کا ہتک ہے یا فسخ ہے جو آلۂ سماعت کو خواہ اُس پٹھہ کو عارض ہوا ہے جس سے سماعت کا فعل ہوتا ہے - خاص جو کسی عضو مین کان کے ہوتے ہین اور کسی مین نہین ہوتے ہین - اُنہین سے ایک وہ مرض ہے جو سوراخ ٹوٹی جو بشکل دردانہ کے ہے خواہ اُسی کے اجزاے خارجی مین پیدا ہوتا ہے - اور کوئی بیماری اُسی پٹھہ مین ہوتی ہے جو قوت سماعت کی کان تک پہونچاتا ہے اور پہلے آلہ سماعت مین ہوتی ہے - جو بیماریان کان کے سوراخ مین پیدا ہوتی ہین یا قرحہ یا ستہ یا گوشت زائد یا کیڑے جو اُسی جگہ پیدا ہون یا چرک یعنے کان کا میل جسکو کھونٹ بھی کہتے ہین خواہ کوئی جسم اجسام موجودہ سے جو باہر سے کان مین پڑ جائے جیسے سنگریزہ خواہ غلہ کا دانہ گیہون چاول وغیرہ - خواہ پانی جو سر پر ڈالنے سے کانون مین چلا جائے - خواہ پانی مین غوطہ لگانے سے - خواہ کوئی حیوان کان کے اندر گھس جانے سے جیسے مچھر اور مکھی اور کیڑے وغیرہ کہ خود چلتے چلتے اور اُڑتے پھرتے کانون مین چلا جائے خواہ ہوا کے جھونکے سے کان مین پہونچے - قروح کا یہ حال ہے کہ ورم کے شگافتہ ہونے سے پڑ جاتے ہین اور نیز استدلال اُسی چیز سے کیا جاتا ہے جو کانون سے خارج ہو پیپ وغیرہ اور پہلے اسکے نکلنے سے ٹپک کان مین ہوتی ہے - کیڑا کان مین ایک رطوبت بیکار سے پیدا ہوتا ہے اُسکی علامت یہ ہے کہ بیمار اپنے کان مین کھجلی اور گدگدی اور سرسراہٹ سی پاتا ہو جو اندر کان کے اور کبھی کوئی کیڑا باہر بھی نکل آتا ہے - مجراے گوش مین جو ستہ اور گوشت زائد اور چرک پیدا ہوتا ہے اُسکی پیدائش تیز فضلہ سے ہوتی ہے اور شناخت اُسکی بخوبی آنکھ کے ذریعہ سے دیکھکر ہو جاتی ہے جسوقت بیمار کو دھوپ مین کھڑا کرین اور آفتاب کے سامنے اُسکے

سوراخ گوش کو کھین - اسی طرح جو جسم کان کے اندر پڑ جاتا ہو وہ بھی اسی طرح معلوم ہوجاتا ہو - اور کبھی اگر آدمی کو خیال رہے بروقت داخل ہونے کسی جسم کے بھی معلوم ہوجاتا ہو کہ فلان چیز کان مین جا پڑی ہو - پانی چلے جانے کی یہ صورت ہو کہ کبھی تو نہانے کے بعد اور سر پر پانی ڈالنے کے بعد کان مین چلا جاتا ہو - حیوان اور زندہ چیز کی حرکت اور رینگنے سے اور اسکے اڑنے اور پھر پھڑانے سے کان کے اندر معلوم ہوجاتا ہو - یہ سب بیماریان اگر عظیم اور شدید ہون ز مجرائے سماعت کو بند کردین طرش اور صمم کو پیدا کرینگے یعنے اونچا سنائی پڑیگا خواہ بالکل بہرا ہوجائیگا اور اگر یہ بیماریان ضعیف ہونگی ضعف سماعت اور گرانی گوش پیدا کرینگی یہ بیان ان امراض کا ہو جو سوراخ مین کان کے پیدا ہوتے ہین - جو بیماریان آلہ سماعت مین پیدا ہوتی ہین اور سماعت کے پٹھہ مین وہ طنین یعنے کان گونجنا اور دوی یعنے کان پھڑپھڑانا خواہ سننا تمام اور چھوٹی چھوٹی بے اصل محض آوازین خوفناک سننا اور ثقل سماعت اور طرش - دوی اور طنین خواہ اور آوازین جو کان مین پیدا ہوتی ہین بعون اسکے کان سے باہر کوئی چیز آواز دیتی ہو انکی پیدائش یا تو ریح سے ہوتی ہو جو ریح دماغ کی جھلی مین بھرجاتی ہو اور اس حصہ مین جھلی کے یہ ریح بھرتی ہو جو کان کے پٹھہ سے متصل ہو خواہ سماعت کے پٹھہ سے قریب ہو یا اولی اور پہلے آلہ سماعت کے قریب ہو - اسی خلط سے دوی اور طنین وغیرہ پیدا ہوتے ہین جو انھین مقامات مین منتقل ہوتی ہو جن مقامات کو ابھی ہمنے بیان کیا پھر جب ان امراض کی پیدائش کسی غلیظ خلط سے ہو طنین کے ہمراہ بیمار کو ثقل اور گرانی بھی انھین مقامات پر معلوم ہوگی یا سر مین گرانی ہوگی - اور اگر یہ امراض ریحی ہونگے انھین مقامات مین تمدد اور کھنچاوٹ بھی ہوگا - گرانی گوش اور طرش جسکا نام صمم یعنے بہراپن ہو جسوقت کسی ایسی آفت سے پیدا ہو جو انھین مقامات مین عارض ہوئی ہو اور کسی ایک عضو مین اعضائے مذکورہ کی آفت سے بہراپن پیدا ہوا ہو اسکی پیدائش یا تو سوء مزاج سے ہوگی یا کسی مرض آلی یعنی مرکب مثل سدہ وغیرہ سے ہوگی جو سدہ ورم سے خواہ کسی خلط غلیظ سے یا تفرق اتصال سے مثل فسخ اور ہتک وغیرہ کے پیدا ہوگا - اور کبھی ثقل سماعت اور بہراپن بوجہ دماغ کے پیدا ہوتا ہو جب کہ ایک مرض انھین امراض مین سے دماغ مین پیدا ہو جب دیکھا جائے کہ سماعت باطل ہوگئی ہو ایک کان کی خواہ دونون کانون کی اور اسکے ہمراہ آفت اور سب حواس مین خواہ بعض حواس مین بھی پہونچی ہو اس سے معلوم ہوگا کہ آفت دماغی سے بہراپن پیدا ہوا ہو اور اگر ایک ہی کان مین خواہ دونون کانون مین بہراپن تو ہو مگر اور حواس باقیماندہ درست اور سلامت حال پر ہون اس سے یہ ثابت ہوگا کہ جو پٹھہ دونون کانون مین آتا ہو اور آلہ سماعت وہی ہو اسی کو آفت کسی قسم کی پہونچی ہو - اور اگر سماعت باطل ہوگئی خواہ گرانی اسمین پیدا ہوئی اور کان کے سوراخ مین خواہ اور اعضائے خارجی مین جو کان سے باہر ہین کوئی خرابی ظاہر نہو اور بیمار کو اسکے ہمراہ گرانی اندرون سر کے متصل کان کے بھی پائی جائے ہمکو معلوم ہوگا کہ سبب اسکا فقط ایک خلط غلیظ ہو جو بطرف اس پٹھہ کے ریزش کرکے پہونچی ہو جس سے سماعت کا فعل ہوتا ہو اور آلہ سماعت مین اسی خلط کی ریزش ہوئی ہو - اور اگر اس خرابی کے ہمراہ تمدد اور کھنچاوٹ بھی ہو اور ٹپک بھی ہوتی ہو سبب اسکا ورم گرم ہوگا جو انھین مقامات مین عارض ہوا ہو - اور اگر گرانی گوش سے پہلے چوٹ خواہ ٹھوکر وغیرہ کا صدمہ سر پر پہونچا ہو معلوم ہوگا کہ پٹھہ پھٹ گیا ہو خواہ پھل گیا ہو - کبھی ضعف سماعت قوت سامعہ کے ضعیف ہوجانے سے بھی پیدا ہوتا ہو جیسے بروقت سن اور پیر ہونے کے یہی کیفیت ہوتی ہو - اور کبھی بہراپن خلقی امر بھی ہوتا ہو جب سے لڑکا پیدا ہوا اور خلقی بہراپن اسوقت ہوتا ہو کہ طبیعت بدنی مولود کی کان کے سوراخ درست بنانے سے عاجز ہوا اور آلہ سماعت کے بنانے طبیعت کو حصول ہوا اس سبب سے کہ خود طبیعت مین ضعف تھا یا یہ کہ مادہ اس عضو کا غلیظ تھا اسمین اثر طبیعت کا نہو سکا - کبھی طرش یعنے خرابی سماعت مین امراض حادہ اور تیز بیماریون سے پیدا ہوتی ہو جب کہ بطرف دماغ کے (بخارات خلط مراری کے) یا خود یہ خلط چڑھتی ہو اور

اس مرض کے بیمار خلط صفراوی کے استفراغ یعنی نکل جانے سے نفع پاتے ہین جیسے بقراط نے کتاب فصول مین لکھا ہے جسکو صفراوی دست آتے ہون اور پھر اسکو صمم یعنی بہراپن عارض ہوئے اسکے یہ دست بند ہوجائینگے - اور اگر کسیکو مرض بہراپن کا ہو اور اسکو صفراوی دست آنے لگین یہ بہراپن اسکا جاتا رہیگا - یہ بیان ان امراض کا تھا جو آلات سماعت کو عارض ہوتے ہیں اور انکے اسباب اور علامات کا بیان تھا اسکو معلوم کرنا چاہیے -

باب پندرھوان ان اعضا کے امراض کے بیان مین جو قسم یعنی سونگھنے کے اعضا مین پیدا ہوتے ہین اور انکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جو بیماریان سونگھنے والے جبلی عضا مین عارض ہوتی ہین انمین سے بعض امراض دونون نتھنون مین پیدا ہوتے ہین - اور بعض امراض اس جھلی مین پیدا ہوتے ہین جو کھوپڑی کے اندر منڈھی ہے - اور کچھ بیماریان پہلے آلہ مین سونگھنے کے آلات سے پیدا ہوتی ہین اور یہ پہلا آلہ دونون زائدہ ہین مقدم دماغ کے جو مشابہ سر پستان کے ہین - اور دماغ کی جھلی مین بھی یہ امراض پیدا ہوتے ہین دونون نتھنون مین جو امراض پیدا ہوتے ہین یا تو وہ سوء مزاج سے پیدا ہوتے ہین یا اینکہ مرض آلی سے یا تفرق اتصال سے پیدا ہون - سوء مزاج کی پیدایش انھین اسباب سے ہوتی ہے جو سوء مزاج کے اصناف کو پیدا کرنے والے ہین چنانچہ اسکو پہلے اور مقامات مین بیان کردیا ہے - اور نیز اسکے علامات بھی سب لکھدیے ہین جسکی شناخت انھین مقامات کے مطالعہ سے معلوم ہوسکتی ہے - امراض آلیہ یعنی مرکب امراض جو دونون نتھنون مین پیدا ہوتے ہین یہ ورم کے اقسام اور قروح اور گوشت جو ناک مین اگتا ہے مشابہ اس حیوان کے جسکے پانون بہت سے ہون - اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ گوشت مشابہ حیوان کے گوشت کے ہوتا ہے - اور جس طرح کہ یہ حیوان جب کوئی اسکے شکار کرنے کا ارادہ کرے اپنے دونون نتھنے اپنے پانون سے بند کرلیتا ہے اسی طرح سے یہ گوشت بھی آدمی کے دونون نتھنے بند کرتا ہے - اور یہ سب بیماریان جسپر ظاہر اور نمایان ہوتی ہین خصوصاً اگر بیمار کو دھوپ مین لائین اور دونون نتھنے اسکے آفتاب کے سامنے دیکھین بخوبی مرض کا حال معلوم ہوجاتا ہے - یہ سب امراض اگر بڑے اور زیادہ ہون اسقدر کہ مجرے اور راہ جو ناک مین ہے اسے بند کردین سونگھنے کی حس جاتی رہیگی - اور اگر مجرے بند نہ کرین ضعف تو ضرور سونگھنے کی حس مین آجائیگا اور کم سونگھائی پڑیگا - تفرق اتصال جیسے ناک کا ٹوٹ جانا خواہ پارہ پارہ ہوجانا اسکی بھی یہ صورت ہے کہ اگر زیادہ مقدار ٹوٹ جائے کہ مجرے مین تنگی آجائے اور بند ہوجائے سونگھنے کی قوت باطل ہوجائیگی اور اگر تھوڑی سی ٹوٹے کمی سونگھنے مین آجائیگی - جو بیماریان اندرونی جھلی مین دونون نتھنے کے سوراخون کے حادث ہوتی ہین وہ بھی یا تو سوء مزاج ہے خواہ ورم گرم خواہ ورم صلب سوداوی ہے - ورم کی شناخت (بشرطیکہ گرم ہو) یہ ہے کہ بیمار ناک کے دونون سوراخون مین گرانی اور تمدد یعنی کھچاو اور تپک پاتا ہو اور ورم صلب سوداوی کی شناخت یہ ہے کہ گرانی اور تمدد بدون تپک کے ہو اور جب بیماری ان مقامات مین پیدا ہوتی ہے اسکے تابع آواز کا ضرر بھی ہوتا ہے جو امراض کہ اس ہڈی مین پیدا ہوتے ہین جو مشابہ مصفات یعنی چھلنی کے ہے اور دماغ کی اندرونی جھلی مین جو اسی ہڈی مصفاۃ کے اندر منڈھی ہے جو امراض پیدا ہوتے ہین وہ سدہ ہے اور بدبو کا معلوم ہونا سدہ ہڈی مین بسبب خلط غلیظ کے ہوتا ہے جو ناک کے سوراخ مین لپٹ جاتا ہے اور بیمار کو اسکے ہمراہ وہی کیفیت معلوم ہوتی ہے جو ورم گرم خواہ صلب سوداوی مین ہے کہ اندر دونون نتھنون کے ورم مین معلوم ہوتی ہے ناک مین بو جاتی یا تو اور عفونت عظم یعنی ہڈی کی سڑاہند سے پیدا ہوتی ہے جو مشابہ مصفاۃ کے ہے یا خلط عفن یعنی سڑی ہوئی جو اسی ہڈی کے سوراخون مین لپٹ جائے یا سوراخون مین اس جھلی کے جو اسی ہڈی کے اندر منڈھی ہوئی ہے

کہ اُسکی بدبو پہلے آلتک آلات شم جنسے سونگھتے کے پہونچے اور دماغ تک بھی پہونچے۔ کبھی بدبو ناک مین اُسوقت آتی ہی جب دماغ مین کوئی خلط متعفن موجود ہو اور اسکے تابع درد سر اور تپ بھی ہوتی ہی۔ اگر ناک کی بدبو اُس خلط کی رہ سے ہی جو سوراخ دار ہڈیون مین متعفن ہو رہی ہی اُسکے تابع آواز کی کمی بھی ہوگی۔ جو مرض کہ آلۂ شم مین پیدا ہوتے ہین یہ زکام اور نقصان شم ہی کہ سونگھنے مین کمی آجائے خواہ سونگھنا بالکل معدوم ہو جائے اور اسی کو خشم کہتے ہین۔ زکام کی یہ صورت ہی کہ ترفضلہ دونون بطن مقدم دماغ سے نتھنوں کی طرف آتے ہین۔ اور اسکی پیدائش یا سوء مزاج گرم سے ہوتی ہی یا سوء مزاج بارد سے جو دماغ کو عارض ہوتا ہی جیسے کسیکو دھوپ کی گرمی سر مین زیادہ پہونچے پس جو فضول دماغ مین ہین پگھل کر نتھنون کی راہ سے خارج ہون خواہ ہوا سے سرد کسی کے دماغ مین زیادہ پہونچے پس جو فضول کہ اُسکے دماغ مین تھے اور تحلیل پاتے بھی بستہ ہو کر اب اُنکی زیادتی ہو جائے اور بطرف دونون نتھنون کے آئین۔ نقصان شم یعنی سونگھنے مین کمی آجانی اور سونگھنے کا فعل بالکل معدوم ہو جاتا یا تو سوء مزاج مفرط سے پیدا ہوتا ہی یا کسی مرض آلی مثل سدہ وغیرہ کے جو پیدا ہو خواہ ورم سے یا کسی تنگی سے جو ناک کی راہ مین پڑے یا کوئی خلط غلیظ چسپندہ سے یا تفرق اتصال سے پس یہی سب امور ایسے ہین کہ اگر تھوڑے اور کم ہوتے ہین کمی سونگھنے مین آجاتی ہی اور اگر زیادہ ہون خشم یعنی سونگھنے کا معدوم ہونا پیدا ہوتا ہی۔ اور ہمنے علامات ان سب اسباب کے اور مقامات پر بخوبی بیان کردیے ہین۔ پس اگر بیمار کوئی علامت انھین علامات مین سے پائے اپنے مقدم دماغ مین قریب دونون نتھنون کے پس یہ مرض ضرور اسی وجہ سے پیدا ہوا ہی کہ آفت اسکی دونون بطن مقدم دماغ مین پہونچی ہی یا کہ یہ آفت پہلے آلہ ہین الآت شم سے پہونچی ہی اور یہ پہلا آلہ دونون کنارے انھین دونون بطن دماغ کے ہین۔ ایضاً اگر بیمار کی آواز بروقت کلام کرنے کے ناک سے نکلتی ہو معلوم کرنا چاہیے کہ آفت اُس ہڈی مین ہی جو مشابہ مصفات کے ہی۔ اور اگر کلام کرنا اُسکا ٹھیک ہو یعنے آواز اچھی نکلتی ہو معلوم ہوگا کہ مرض دونون بطن مقدم دماغ مین ہی اور یہ دونون آلۂ شم کے ہین اور اُس جھلی مین ہی جو کہ انھین دونون بطن کے اندر کی طرف ہی۔ پس یہی بیان اُن امراض کا ہی جو کہ اعضائے شم مین پیدا ہوتے ہین۔

باب سولھوان زبان کے امراض اور متصل زبان جو اجزا منھ کے ہین اُنکے امراض اور ان سب کے اسباب اور علامات کے بیان مین

جو بیماریان زبان مین اور زبان کے متصل منھ کے اجزا مین پیدا ہوتی ہین اُنکی یہ تفصیل ہی۔ زبان کی بیماریان بعض تو وہ ہین جو جسم زبان مین پیدا ہوتی ہین خواہ اُن اجزا مین منھ کے پیدا ہوتی ہین جو زبان کے متصل ہین یا اُس پٹھہ مین عارض ہوتی ہین جو زبان مین آیا ہی یا اُس جز مین دماغ کے یہ امراض پیدا ہوتے ہین جس سے زبان کا پٹھہ اُگتا ہی۔ خود زبان مین جو بیماریان پیدا ہوتی ہین یہ ہی بثور یعنے دانہ ہین جنکو بنام قلاع مشہور کرتے ہین۔ اور اقسام اورام کے اور فساد مذاق یعنے چکھنے کے مزہ مین خرابی۔ وہ دانہ جو بنام قلاع مشہور ہی یہ چھوٹے چھوٹے دانہ پھیلے ہوے طبقہ خارجی پر زبان کے پیدا ہوتے ہین اور تمامی اجزا مین منھ کے پھیل جاتے ہین اور رنگ اسکا سپید ہوتا ہی اور اکثر قلاع کا مرض لڑکون کو عارض ہوتا ہی جو دودھ پیتے ہون بوجہ خرابی شیر مرضعہ یعنے دودھ پلانی والی دایہ کے دودھ کی خرابی سے اور یہ دانہ خراب اور ردی ہوتے ہین۔ اسکی وجہ یہ ہی کہ بیشتر یہ دانہ تمام منھ مین پڑ جاتے ہین اور انتہا اُنکی معدہ کے اندرونی طبقہ اور مری تک ہوتی ہی اور کبھی یہ دانہ سیاہی مائل ہوتے ہین۔ اور یہ قسم قلاع کی ردی اور مہلک ہی۔ ورم کا یہ حال ہی کہ ایک ورم تو وہ ہی جس سے زبان بڑھ جاتی ہی تا اینکہ منھ سے باہر نکل آتی ہی اور اس مرض کا نام ادلاع اللسان ہی یعنی زبان کا باہر نکل آنا۔ ایک ورم وہ ہی جسکو

اولاع اللسان

ضفدع اللسان کہتے ہین جو زبان کے نیچے مینڈک کی شکل پر ہوتا ہی اور صورت اسکی غدود کی ہوتی ہی – ایک ورم کی قسم دموی یعنی مادہ خون سے
ہوتی ہی جو تمام اجزا مین منھ کے ہوتی ہی یہ قلاع کی ایک قسم ہی – فاکہ مذاق یعنی ذائقہ مین جو خلل آتا ہی اسکی یہ صورت ہی کہ کبھی منھ کا مزہ
کڑوا ہوجاتا ہی اور آدمی کو اپنے منھ کا مزہ تلخ معلوم ہوا کرتا ہی اور جو چیز کسی مزہ کی کیون نہ چکھے اسکو کڑوی ہی معلوم ہوگی اور یہ بات
اسوقت پیدا ہوتی ہی جب کہ فقط جرم زبان پر خلط صفراوی غالب ہوجائے – یا جسوقت تمام اجزا منھ کے خلط صفراوی کا غلبہ ہوجائے
جیسے بروقت حمیات غب یعنی صفراوی تپون کے خواہ یرقان زرد مین یہ کیفیت ہوتی ہی – اور کبھی کوئی آدمی اپنے منھ کا یا جملہ کھانے کی
چیزون کا مزہ میٹھا معلوم کرتا ہی اور یہ امر اسوقت ہوتا ہی جب اسکی زبان کے جرم پر خواہ تمام بدن پر خون کا خواہ بلغم شیرین کا غلبہ
ہوتا ہی – اور کبھی سب چیزون کا مزہ اسکو ترش معلوم ہوتا ہی اور یہ بات اسوقت ہوتی ہی جب بلغم ترش کا غلبہ ہو – اور کبھی شور مزہ
ہر چیز کا اسکو معلوم ہوتا ہی اور یہ بات شور بلغم سے پیدا ہوتی ہی – جو امراض اس پٹھہ مین پیدا ہوتے ہین جو زبان مین آیا ہی انمین سے
ایک تو وہ مرض ہی جو پٹھہ مین حس مذاق کے پیدا ہوتا ہی اور یہ مرض یا تو مذاق یعنی چکھنے کی قوت مین کمی آجانی خواہ بالکل مذاق کا باطل
ہوجاتا ہی اور بالکل بطلان مذاق کے یہ معنی ہین کہ آدمی کو کسی طرح کا مزہ معلوم نہو – مترجم یا کسی خاص مزہ کا بطلان ہوجائے مثلاً میٹھی
خواہ کھٹی اور کڑوی اور نمکین شے کا مزہ نہ معلوم ہو – لشکر گوالیار مین ایک رئیس اعظم نوجوان کا حال مین نے دیکھا ہی جو نہایت نفیس
مزاج تھا کہ اسکو میٹھی چیز کا مزہ ہرگز محسوس نہوتا تھا اور جب مین نے مریض کو دیکھا مجھے تشخیص یہی ہوئی کہ اسنے چونکہ پان مین
زیادہ کھایا ہی لہذا ایک قسم کا خدر زبان مین ہوگیا ہی جب مریض سے بیان کیا اسنے اقرار کیا کہ یہی امر صحیح ہی مگر اسکو چند سال کا زمانہ گذرا ہی
اور جب ہی سے یہ مرض لگ گیا ہی – ایک طبیب نو آموز جو اسکے ملازم تھے انھون نے میری تشخیص کو لغو تجویز کیا حالانکہ وہ طبیب بھی تھے اور
فاضل جید خاص لکھنؤ کے پڑھے ہوے تھے – مگر تعصب کی وجہ سے انھون نے بغرض نفسانی بحث بیجا شروع کی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ فوائد
طب سے اسکو کچھ علاقہ نہین ہی مین نے جب دلائل طبی پیش کیے اور محجوب اور مغلوب ہوے تب انھون نے یہ کہا کہ کسی طبیب نے
اسکو لکھا ہو تو نشان دیجیے مین نے کہا کہ یہ علم نقلی نہین ہی عقلی ہی عقلیات مین حوالہ کی حاجت کیا ہی معہذا مریض اقراری ہی مگر انکی ہٹ
یہی رہی آخر کو مجھے یاد آیا کہ شاید حکیم شریف خان دہلوی نے حاشیہ شرح اسباب مین یہی تحقیق لکھی ہی کہ زیادہ چونہ پان مین کھانے سے
یہ مرض خدر کا زبان پر پیدا ہوتا ہی تب حوالہ دیا اور سند کو مطابق بھی کردیا جب انھون نے نہایت ناگواری سے اسکو قبول فرمایا – بعض
نباتات مین ایسا اثر ہی جیسے الہ آباد کی نواح مین ایک پتی کا شہرہ مشہور ہی کہ اسکو چبا کر کیسا میٹھا گڑ آدمی کھائے ہرگز اسکا مزہ معلوم نہوگا
مترجم نے خود وہ پتی نہین دیکھی مگر نہایت وثوق اور اعتماد جن لوگون پر ہی انسے سنا ہی – یہ بحث مزید بر اصل کتاب ناظرین ترجمہ کے فائدہ کے
واسطے لکھی ہی – متن بعض امراض اس پٹھہ مین پیدا ہوتے ہین جس سے کلام کرنا اور بولنا اور زبان کا حرکت کرنا متعلق ہی اور اسکو
ثقل زبان – اور عدم کلام یعنی مطلق نہ بولنا اسکو خرس یعنی گونگا پن کہتے ہین – یہ سب امراض یا تو کسی سوء مزاج سے پیدا ہوتے ہین
جو پٹھہ پر غالب آجاتا ہی یا کسی سدہ سے پیدا ہوتے ہین جو پٹھہ مین پڑجاتا ہی یا ورم سے یا ضعف سے یا اخلاط بلغمی غلیظ سے جو پٹھون کو
کرتی ہی – یا تفرق اتصال سے جو پٹھہ کو عارض ہوتا ہی جیسے ہتک یعنی پٹھہ کا کٹ پھٹ جانا یا کسی تیز خلط سے یا چوٹ لگنے سے یا کوئی صدمہ
دماغ پر پہونچنے سے – علامات جو ان اسباب پر دلالت کرنے والے ہین مثل انھین علامات کے ہین جو اور حواس کے امراض کے سمجھنے
بیان کیے ہین – کبھی ثقل زبان اور عدم کلام ایک ایسے مرض سے پیدا ہوتا ہی جو مقدم دماغ مین لاحق ہو جہان سے پٹھہ پیدا ہوکر

زبان مین آتا ہو خواہ نفس دماغ مین کوئی مرض پیدا ہو کر یہ دونون مرض حادث ہوتے ہین اور یہ بات یا کسی سوء مزاج سے یا کسی مرض آلی مثل ورم کے پیدا ہوتی ہو جیسے کہ سرسام مین خواہ اور امراض حادہ یعنی تیز جو سوء مزاج گرم سے حادث ہون - یا ورم گرم سے - یا جیسے فالج اور لقوہ مین جو سوء مزاج بارد رطب سے پیدا ہوتے ہین یہی سب زبان کی بیماریان ہین -

باب ستر ہوان اُن امراض کے بیان مین جو منھ کے اعضا مین پیدا ہوتے ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان

جو بیماریان منھ کے اعضا مین ہوتی ہین کچھ اُنمین سے دونون ہونٹھون کی بیماریان ہین - اور کچھ دانتون کی اور کچھ مسوڑھے کی اور دانتون کے گوشت کی اور کچھ تمام منھ کے گوشت کی بیماریان ہین اور کچھ امراض لہاۃ یعنے کوّے کی بیماریان اور کچھ لوزتین یعنی دو غدود جو منھ کے اندر ہین اُنکی بیماریان ہین - دونون ہونٹھون کے امراض یہ ہین سقاق یعنی ہونٹھون کا پھٹ جانا اور بواسیر اور بثر یعنے پھنسی - شقاق کی بیماری کسی سوء مزاج خشک سے پیدا ہوتی ہو جو ہونٹھ پر غالب آتا ہو - اور بواسیر خون کے مادہ سے ہونٹھون مین ہوتی ہو - اور بثر خون صفراوی سے پیدا ہوتی ہو - دانتون کے امراض مین سے ایک تو درد ہو جو بشدت دانتون مین اُٹھتا ہو اور تاکل یعنے دانت کا سڑ جانا جسکو کیڑا لگنا بولتے ہین ضرس یعنے کندی دندان اور خدر یعنی دانتون کا سُن ہو جانا اور حفر یعنے میل کے تہ دانتون پر جم کر سخت ہو جانے - اور یہی حفر کے معنی ہین کہ دانتون کی جڑین خراب ہو جائین - اور سقوط یعنے دانتون کا گر جانا - دانتون مین درد یا تو سوء مزاج گرم خواہ سرد سے پیدا ہوتا ہو کہ وہ خراب مزاج اُس پٹھہ کا ہو جو دانتون مین آیا ہو اور اُس مادہ کی شناخت مفید اور مضر چیزون کے استعمال مثلاً درد کی کمی بیشی اُس مادہ کی کیفیت ظاہر کرتی ہو - یا درد بسبب اُس ورم کے ہوتا ہو جو دانتون کے گوشت مین پیدا ہو - یہ بھی جاننا مناسب ہو کہ دانتون کو فی نفسہ کوئی درد عارض نہین ہوتا ہو اسلیے کہ دانتون مین حس نہین ہو اور دلیل اس دعوی پر یہ ہو کہ اگر دانت کسیقدر ٹوٹ جائے ایذا دانتون کو ٹوٹنے سے نہ پہونچیگی اور جو ایذا آدمی کو ہوتی ہو اسی وجہ سے ہوتی ہو کہ اُسی پٹھہ مین کوئی سوء مزاج عارض ہوتا ہو جو دانتون مین آیا ہو خواہ ورم گرم یا سرد کی ایذا ہوتی ہو اور اسی وجہ سے یہ درد اُسی وقت ٹھہر جاتا ہو جب دانت کاٹ ڈالا جائے اسلیے کہ اب وہ پٹھہ متمدد نہوگا اور نہ کھنچیگا اسلیے کہ جگہ پٹھہ کے واسطے دانت کے دور کر دینے سے کشادہ ہوگئی خواہ ورم بڑھنے سے جگہ نکل آئی کہ اُسی جگہ سے تحلیل پا جائیگا اور دوا کے پہونچنے کی بھی اور خاص عضو علیل سے ملاقات کرنے کی صورت پیدا ہوگئی کہ اُسی مقام مادوف تک اب دوا پہونچتی ہو اور اُسی مقام سے مماس ہو یعنے چھو جاتی ہو - تاکل خواہ سڑ جانا دانتون کا خواہ داڑھون کا بوجہ عفونت کے ہوتا ہو اور یہ عفونت ایک رطوبت حاد یعنی تیز اور خراب مین پڑتی ہو جو دانت خواہ داڑھ مین ریزش کرکے آتی ہو پھر وہان آکر متعفن ہو جاتی ہو اور اُنکو سڑا دیتی ہو - حفر ایک جسم چھوٹا سا ہو جو دانتون پر ٹھہر جاتا ہو اور اس جسم کی پیدایش اُن بخارات سے ہو جو معدہ سے اُٹھکر دانتون مین آتے ہین - ضرس خواہ دانتون کا کُند ہو جانا یا تو کسی شے خارجی سے پیدا ہوتا ہو جیسے کھٹی چیزون کا چبانا - یا اندرونی مادہ سے پیدا ہوتا ہو کہ معدہ مین کوئی ترش خلط موجود ہو - خدر یعنے دانتون کا سُن ہو جانا سرد اور ٹھنڈی ٹھنڈی چیزون کے کھانے سے پیدا ہوتا ہو جیسے برف خواہ بہت زیادہ سرد پانی - گر پڑنا دانتون کا اور انکا ہل جانا یا تو مسوڑھے کی رطوبت سے ہوتا ہو اور اُس پٹھہ کی رطوبت سے جو دانتون کی بندش باستواری کر رہا ہو خواہ اُسی پٹھہ اور مسوڑھے کے استرخا اور ڈھیلے ہو جانے سے عارض ہوتا ہو کہ یہ دونون گرفت نہین کر سکتے - خواہ مسوڑھے کے سڑ جانے سے

اور اسمین عفونت آجانے سے دانت گر پڑتے ہین خواہ دانتون کی رگین پھیل جاتی ہین جنمین یہ دانت جڑے ہوئے ہین رگون کی
کشادگی آنے کا سبب یہ ہی کہ یا تو براہ طبیعت سن کے کشادہ ہون جیسے لڑکون کے دانت اسی وجہ سے گر جاتے ہین جسکو تغیر
کہتے ہین اور سبب اسکا یہ ہی کہ طبیعت مدبرہ بدن لڑکون کے دانتون کو گرا دیتی ہی اسواسطے کہ یہ دانت نکمے اور کمزور رہتے ہین
اور دودھ پینے سے انمین خرابی پیدا ہوتی ہی اور طبیعت کو احتیاج اب آئندہ زمانہ مین ایسے دانتون کی ہی جو ان دانتون سے
زیادہ تر قوی ہون بسبب اسکے کہ اب سوکھی ہوئی غذاؤن اور سخت چیزون کے کھانے اور دانتون سے توڑنے کا زمانہ
آچلا ہی - اور ایک غرض لڑکون کے کچے دانتون کے گرا دینے مین یہ بھی ہی تاکہ رگین کشادہ ہو جائین اور اُنکے کشادہ ہونے کے بعد
وہ دانت پیدا ہون جو مقدار مین بھی ان کچے دانتون سے بڑے ہین اور قوی تر ہین - یا اینکہ مسوڑے خواہ دانت یا رگین
دانتون کی خشک ہو جائین جیسے مشائخ کے دانت اسی وجہ سے گر پڑتے ہین اسکا بیان یہ ہی کہ دانت اور اُنکی جڑ جنمین
یہ دانت جڑے ہین جب خشک ہوتے ہین اپنی مقدار سے کم اور چھوٹے ہو جاتے ہین اسی وجہ سے اُنکے درست ٹھہرنے مین
تغیر آجاتا ہی اور اپنے گڑھون مین اسی وجہ سے برقرار اور ثابت نہین رہتے پس گر پڑتے ہین - مین نے کچھ لوگون کو بیان
کرتے ہوئے سنا ہی انمین بعض مشائخ ایسے بھی دیکھے جنکے دانت گر پڑے اور پھر عوض اُنکے اَور دانت نئے برآمد ہوئے
مگر مجھے اس قول کا درست اور تحقیق ہونا باور نہین ہوتا - اسلیے کہ جو مادہ مستعد اور آمادہ دانتون کے بن جانے کا ہی وہ تو
مشائخ کے بدن مین معدوم ہی (پھر کہان سے نئے دانت پیدا ہوئے) مترجم آفریدگار یگانہ ہر چیز پر قادر ہی بعض اوقات وہ
ایسی طاقت ہی کہ پیر فرتوت کو جوان کی طاقت دیتی ہی مین نے بچشم خود شکر گوالیار مین ایک فقیر مسلمان نود سالہ دیکھا ہی جسکا
سارا قصہ ترجمہ قانون مین درج کیا ہی علتٖ مسوڑھے مین جو امراض لاحق ہوتے ہین اُنمین سے ایک وہ ورم ہی جو مشہور
بنام ورم حار ہی اس ورم سے بیمار کو درد اور تپک مسوڑھے اور دانتون مین ہوتی ہی اور انھین امراض مین سے وہ مرض ہی
جو بنام (ماروبیس) مشہور ہی اور یہ مرض ورم حار کا بطرف مدہ کے متغیر ہو جاتا ہی اور مسوڑھے سڑ جانا - مسوڑھے کا گرجانا
بھی عارض ہوتا ہی اور منھ کی بو خراب ہو جانے کا مرض بھی اسی سے پیدا ہوتا ہی - انھین امراض مین سے ایک وہ مرض ہی جسکا
نام (ابرلسی) ہی اور یہ ایک گوشت زائد ہی جو کسی ضرس یعنے ایک تاریک دانت مین پیدا ہوتا ہی جو بطرف کنارہ کے قریب
داڑھ کے واقع ہی بعد ورم گرم کے اور آدمی کو خیال ایسا ہوتا ہی کہ اُسکے دانت مین کوئی ریشہ وغیرہ کھانے کی چیز دانتٖ اٹک گیا ہی
اور جڑ سے اُسکے مل گیا ہی - انھین امراض سے مسوڑھے سے خون کا نکلنا ہی اور یہ مرض قوت غاذیہ کے ضعف سے پیدا ہوتا ہی
وہ غذا دہندہ قوت جو مسوڑھے مین ہی - سارے منھ کا گوشت اُسمین بھی امراض پیدا ہوتے ہین جس طرح کہ مسوڑھے مین
ورم حار اور تعفن اور خون کا نکلنا پیدا ہوتا ہی - بخر یعنے گندہ دہنی کی بیماری یہ ہی کہ منھ مین بدبو آتی ہی اور یہ بدبو یا بعض دانتون کی
عفونت سے یا مسوڑھے کی عفونت سے یا بلغم متعفن کی وجہ سے جو منھ مین معدہ کے پڑا ہو - کبھی گندہ دہنی منھ سے لعاب بہنے سے
بھی پیدا ہوتی ہی اور لعاب کا زیادہ خارج ہونا دماغ کی رطوبت سے ہوتا ہی جو بطرف لہوات یعنے کوے کے مقامات کے کھنچ کھنچ کر
آتی ہی - علامت [illegible] کی یہ ہی کہ اگر معدہ کے منھ مین بلغم ٹھہرا ہو منھ مین کوئی چیز از قسم رطوبت وغیرہ کے نہ ہوگی - اور یہی علامت اسی کی ہی
کہ ہر وقت غذا کھانے کے [illegible] بد بو مین کمی ہو جاتی ہی - لہات یعنے کاگ کے امراض یہ ہین کہ اسمین ورم گرم بھی ہوتا ہی اور

مریض اس ورم کا درد اور تنگی آخری حصہ مین مُنہہ کے پاتا ہے اور بروقت کسی چیز کے نگلنے کے ایذا اُسے ہوتی ہے - لہاۃ کو استرخا یعنے ڈھیلا ہو جانا اور سقوط یعنے نیچے کی طرف گر پڑنا ہی لاحق ہوتا ہے اسکی علامت یہ ہے بیمار کو ایسا معلوم ہو جیسے کوئی شے اسکے حلق مین لٹک رہی ہے - اور جب اپنا مُنہہ کھولے اور زبان کو باہر نکالے تو الا لنبا نظر آئیگا بہ نسبت اپنی اصلی مقدار کے جو قبل اس مرض کے تھی - اور کبھی اسکی جڑ پتلی معلوم ہوگی اور کنارہ اُسکا گول گول نظر پڑیگا جب کاگ کے گرنے کو زمانہ دراز گذر جائے اُسوقت مناسب ہے کہ اُسے کاٹ ڈالین - اسیقدر ہمکو مناسب تھا کہ اعضاے حس کے امراض کا بیان کرین اور مُنہہ کی بیماریان اور جو عضو مُنہہ کے قریب ہے حلق سے اُنکی بیماریون کو لکھین - جسکو جاننا چاہیئے انشاء اللہ تعالیٰ

باب اٹھارھواں اُن امراض کے بیان مین جو اعضاے تنفس کو عارض ہوتے ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان

جو امراض اعضاے تنفس مین یعنے جس اعضا سے سانس کی درآمد برآمد کا کام متعلق ہے اُنہین وہ امراض پیدا ہوتے ہین اُنہین سے کچھ ایسے امراض ہین جو حلق اور حنجرہ یعنی گلو اور قصبۂ ریہ یعنے پھیپھڑہ کی نلی مین پیدا ہوتے ہین - اور کچھ امراض اس جھلی مین ہوتے ہین جو پسلیون کے اندر منڈھی ہے - کچھ امراض خاص پھیپھڑے مین پیدا ہوتے ہین اور کچھ بیماریان سینہ کے عضل مین اور کچھ بیماریان حجاب یعنی سینہ کے پردہ مین اور کچھ امراض قلب مین پیدا ہوتے ہین - جو امراض کہ حلق مین ہوتے ہین اُنہین سے بھی بعض امراض اُن دونون غدون مین ہوتے ہین جنکا نام لوزتین ہے اور وہی دونون لوزتین لعاب کے پیدا کرنے والے ہین - اور کچھ ایسے امراض ہین جو حلق کے عضل مین پیدا ہوتے ہین - اور بعض امراض اُس لباس مین عارض ہوتے ہین جو حلق مین بچھا ہوا ہے اور حنجرہ اور گلو پر بھی وہی لباس جلدی پہنایا ہوا ہے - اور بعض امراض دونون تھنون مین ہوتے ہین - لوزتین کے امراض یہ ہین کہ اُنہین ایک تو ورم گرم ہوتا ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ مریض کو درد لوزتین کی جگہ معلوم ہو اور یہ وہی دونون غدہ ہین جو حلق کی دو تھیلیو مین نظر آتے ہین اور اکثر یہ درد بروقت باع کے یعنے حلق سے کسی چیز کے اُتارنے اور نگلنے کے پیدا ہوتا ہے - اور باوجود اسکے سُرخی حلق سے باہر بھی ہوتی ہے عضل حلق مین جو مرض پیدا ہوتا ہے وہ ذبحہ اور خناق ہے ذبحہ کی پیدایش ایک ورم گرم سے ہوتی ہے جو یا تو حلق کے عضل مین ہوتا ہے یا مری کے عضل مین ورم مذکور ہوتا ہے - پھر اگر یہ ورم اندرونی عضل مین ہو اُسکو (قوینجی) کہتے ہین یہ مرض بڑا اور خراب ہے جسکو یہ بیماری ہوتی ہے نوالہ اُتارنا اُس سے نہین ہوسکتا - اور اگر ورم عضل خارج مین ہو اُسکو (فوتنجی) کہتے ہین اس مرض کے بیمار کو دشواری اور تنگی سانس لینے کی پیدا ہوتی ہے اور بدشواری ایسے بیمار سے نوالہ وغیرہ نگلا جاتا ہے اور انتصاب نفس یعنی بدون سیدھے ہوے دم نہین سماتا ہے اور تپ اور آواز مین کمی حلق مین ورد گردن مین سرخی اور چہرہ پر سُرخی آنکھین اندر گھسی ہوئی یہ اعراض اسکے ہین - خوانیق کی پیدایش ورم گرم سے ہوتی ہے جو عضل حنجرہ مین پڑتا ہے پھر اگر ورم اُس عضل مین ہو جو گلے کے اندر ہے اُسکو خوانیق کلبی کہتے ہین اور اس بیمار کو وہی اعراض خراب لاحق ہوتے ہین جو بیماران ذبحہ کو عارض ہوتے ہین - مگر یہ بھی ہے کہ خناق کلبی کے اعراض زیادہ تر شدید اور زیادہ تر صعب ہوتے ہین اور منہہ ایسے مریض کا ہر وقت (کتے کی طرح) کھلا ہوا رہتا ہے کوئی چیز از قسم طعام نگل نہین سکتا اور کبھی ایسی شدت ہوتی ہے کہ اسکے حلق سے کوئی چیز کھانے کی قسم سے خواہ تر غذا بھی نیچے نہین اُتر سکتی ہے جیسے خرپزہ وغیرہ تا اینکہ اسکا حال مثل مخنوق کے

یعنے گلا گھونٹے ہوئے آدمی کے ہوجاتا ہی اور اسکی وجہ یہی ہی کہ مری کا مُنہ بند ہوجاتا ہی بسبب ورم کے۔ اور کبھی ایسے ہی مریض لقمہ وغیرہ کے
اُتارنے مین زیادہ کوشش بھی کرتے ہین مگر کچھ بھی نہین ہوتا اور اوپر کی طرف چڑھ جاتا ہی اور بطرف اُن دونون سوراخ کے جو تالو کے
نیچے سے ناک تک وار پار ہو گئے ہین وہی غذا جاکر ناک سے باہر آجاتی ہی۔ یہ مرض یعنے خناق کبھی گردن کی گریون کے اُتر جانے سے
اور اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہی۔ اور اکثر یہ مرض بچون کو لاحق ہوتا ہی اسلیے کہ اُنکے فقار یعنے گریون کی بندش جس حالت
ہوئی ہی ابھی کمزور ہی لہذا تھوڑی سی بے احتیاطی سے اُتر جاتے ہین۔ کبھی یہ مرض چوٹ لگنے سے یا صدمہ اور دھکے وغیرہ سے عارض
ہوتا ہی۔ یہ قسم ذاتی کی ایسی ہی جسمین علاج کارگر نہین ہوتا ہی۔ سب سے زیادہ امید نفع کرنے علاج کی اور سب سے اسلم وہ خوانیق کی ہی جسمین
علاج کارگر نہین ہوتا ہی۔ سب سے زیادہ امید نفع کرنے علاج کی اور سب سے اسلم وہ قسم خوانیق کی جسمین ورم ہر وقت مُنہ کھولنے کے ظاہر
اور نمایان ہو اور ہر وقت زبان باہر نکالنے کے۔ اور بیشتر ورم اور سرخی باہر سے اطراف حلق اور سینہ مین نمایان ہوتی ہی۔ اور سب سے
خراب قسم اسکی وہ ہی جسکا ورم مُنہ مین ظاہر ہو اسکو معلوم کر زیادہ ہے۔

باب انیسواں امراض بیچ لباس حلق اور قصبہ ریہ اور اُنکے اسباب کے بیان مین

جو امراض لباس حلق اور حنجرہ اور قصبہ ریہ مین پیدا ہوتے ہین منجملہ اُنکے اقسام ہین اور تر فضلون کا دماغ سے دونون نتھنون کی راہ اُترنا
اور بطرف حلق کے اُترنا اور بطرف گلو کے اور بطرف قصبہ ریہ کے۔ پھر جب یہ فضلہ بطرف دونون نتھنون کے آتے ہے اسکا نام زکام ہی
اور اگر قصبہ ریہ اور حنجرہ تک اُترے اور اسمین خشونت اور کھرکھراپن آجائے اسی کو بحوحت کہتے ہین یعنے آواز بیٹھ جانی اور خفیف سی
کھانسی بھی آئیگی۔ اور اگر نزلہ پھیپھڑہ اور سینہ پر گرے اس سے کھانسی صاف اور خراب پیدا ہوگی۔ ان نزلات کی پیدایش یا حرارت سے
ہوتی ہی جیسے گرمیون مین دھوپ کی تمازت اور سوزش سے نزلہ پیدا ہوتا ہی۔ یا برودت سے جیسے سر کو ہوا سے سرد جاڑون کی لگ جائے
پھر جسکو نزلہ بوجہ حرارت کے ہوا سکے چہرہ اور سر مین گرمی ہوگی اور تیز مواد دونون نتھنون کے اندر اُترتے ہوئے سر سے معلوم ہوا کرینگے
اور حلق مین بھی مواد اُترتے ہوئے معلوم ہونگے اور گلے اور قصبہ ریہ مین خشونت اور کھرکھراپن ہوگا۔ اگر نزلہ برودت سے پیدا ہوگا
مقدم دماغ اور چہرہ مین کچھ بوجھ پیدا ہوگا اور دونون نتھنون کی راہ مین جو رطوبت آتی ہی کوئی تیزی اُسکی ہوئی مثل سدہ کے معلوم ہوگی جس سے
سونگھنے کی حس مین کمی ہو یا بالکل باطل ہو جائیگی آواز بھی اُسکی ناقص یا معدوم ہو جائیگی اسی سدہ کی وجہ سے۔ اکثر اوقات
نزلہ کے تابع تپ دشواری سے زائل ہونے والی اور درد سر شدید اور بدن مین پھریری پیدا ہوتی ہی اور وہی بحوحت یعنی آواز کا بیٹھ جانا
جو نزلہ کے سبب سے اوپر بیان ہوا ہی کہ گلو اور قصبہ ریہ تک گرنے سے پیدا ہوتی ہی وہ بھی ہوگی۔ اور پہلے اس سے یعنے ابتدا سے حدوث
نزلہ مین اسی مقام پر مثلاً گلے وغیرہ مین ایک سرسراہٹ سی معلوم ہوگی۔ کبھی خشونت اور آواز بیٹھ جانے اور کھانسی قصبہ ریہ مین سوا ے
نزلہ کے اور اسباب سے بھی عارض ہوتی ہی جس طرح اُترہری ہوا جب چلتی ہی اکثر کی آواز بیٹھ جاتی ہی خواہ کھانسی اکثر آدمیون کو آنے لگتی ہی
اور یہ بات سوء مزاج بارد پیدا ہونے سے ہوتی ہی یا جیسے کسی سوء مزاج گرم سے جیسے تپون مین آواز بیٹھ جائے خواہ کھانسی آئے۔ اور
یہ دونون قسم کی کھانسی خواہ گرفتگی آواز جو سوء مزاج گرم اور سرد سے بیان ہوئی ہین کھنکھارنے سے کوئی رطوبت خارج نہین ہوتی ہی
بلکہ سوکھی کھانسی اور بحوحت ہوتی ہی۔ کبھی گرفتگی آواز کسی سوء مزاج رطب سے پیدا ہوتی ہی جو گلے مین اور قصبہ ریہ مین عارض ہوتا ہی
اور یہی سوء مزاج اُنھین دونون عضو کو بھگو دیتا ہی اور دونون کو ڈھیلا کر دیتا ہی جس وقت ہوا پھیپھڑہ سے نکلی اور اس جگہ سے گذری

آواز صاف نہو گی واسطے رطوبت انہیں اعصاب کے - اس مرض کے ساتھ شرکت اور شریانیں ان مقامات مین نہیں پاتے ہین اور کسی طرح کا الم اور ایذا اُسکو محسوس ہوتی ہی نہ کبھی گرفتگی آواز کی اور کھانسی بالعموم ہو اب خارجی سے پیدا ہوتا ہی خواہ کھینچنے اور دبانے سے خشونت پیدا ہو اور ایذا قصبہ ریہ مین پہونچتی ہی - یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ نزلہ اور گرفتگی آواز ۔۔۔۔ کی شاید اسمین نفع ہو سکتا ہی - اور بقراط نے کہا ہی کہ بحوحت صوت یعنی آواز کی گرفتگی اور نزلے کے اقسام شیخ فانی کے نفع نہیں دیتے یہ سب وہ امراض ہین جو حلق اور گلو اور قصبہ ریہ مین پیدا ہوتے ہین - مگر جو امراض خاص حلق کے مجرے اور راہ مین [illegible] ہوتے ہین - ایک تو جونک اندر گلے کے لگ جاتی ہی اور چمٹ رہتی ہی پانی کے ساتھ پینے سے اور جرم حلق کو پکڑ لیتی ہی - اور مچھلی کا کانٹا اور کئی ایسے اجسام نوکیلے جو حلق مین اندر کی طرف چبھ جاتے ہین اور اسکی شناخت طبیب کو مریض سے پوچھکر ہوتی ہی کہ پانی پینے کے بعد خواہ مچھلی وغیرہ کھانے سے یا اور چیزون کے استعمال کرنے سے یہ بات پیدا ہوئی ہی جو اسی خرابی کو پیدا کرنے والی ہون -

باب بیسواں پھیپھڑے اور سینہ کے امراض کا بیان اور اُنکے اسباب اور علامات کا

جو امراض پھیپھڑے مین عارض ہوتے ہین وہ شدید کھانسی اور ربو اور بہر اور ضیق النفس اور انتصاب نفس اور ذات الریہ اور نفث الدم اور نفث المدہ ہی اور یہی بیماریاں سل کہلاتی ہین - کھانسی جو پھیپھڑہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہی اُسکی پیدایش یا تو نزلہ سے ہی یا کسی سوء مزاج سے جس کھانسی کی پیدایش نزلہ سے ہی اُسکو تو ہمنے کہدیا کہ فضلہ سر سے ریزش کرکے جب پھیپھڑے اور سینہ تک آتا ہی شدید کھانسی پیدا کرتا ہی خصوصاً اگر مادہ حاد اور تیز ہو اور پتلا اکال یعنی سڑانے والا بھی ہو کہ جو کھانسی ایسے مادہ سے پیدا ہوگی وہ ردی اور خراب ہوگی تا اینکہ سینہ مین قروح پیدا کریگی اور زخم ڈال دیگی - اسی کھانسی کے بیمار بعض اوقات اُنکے کھنکھار مین رقیق مادہ تیز برآمد ہوتا ہی اور اگر بیمار کی کھنکھار سے خارج ہو اور اگر نہو سینہ مین رہ جائیگا جب بھی باسانی پختہ نہوگا اور گاڑھا ہوکر پھیپھڑہ مین زخم ڈالیگا - اور اگر برآمد ہوا شدید کھانسی پیدا کریگا - اور اسکا سبب یہ ہی کہ پتلا مادہ کھانسی آنے سے باسانی اوپر نہین چڑھتا ہی اسلیے کہ یہ مادہ اپنے پتلے پن کی وجہ سے اگر سینہ کے اوپر چڑھ بھی گیا پھر اپنی جگہ پلٹ آتا ہی لہذا کھانسی مین شدت ہوتی ہی اور سینہ اور پھیپھڑہ کو ہلا دیتا ہی اور بہتوں کو اس بات سے نہین ہوتی ہی کہ ایسے وقت پھیپھڑہ خواہ اُسکی بعض رگین پھٹ جائین اور خون تھوکنے کا مرض پیدا ہو - انجام کار ایسے مریض کا یہ ہوتا ہی کہ پھیپھڑے مین قرحہ پڑ جاتا ہی - کبھی کھانسی کے بیمار بعض اوقات اُنکے کھانسنے سے رقیق بلغم کا اخراج ہوتا ہی اور بعض اوقات بلغم سبز بھی خارج ہوتا ہی اور بعض بیمارون کو یہ حسیات مختلفہ عارض ہوتے ہین - بعض اطبا نے کہا ہی کہ ایک شخص کو کہنہ کھانسی تھی اُسی کھانسی مین حلق کی راہ سے بجاے بلغم کے ایک پتھر ایسا برآمد ہوا جو مشابہ مثانہ کی پتھری کے تھا - اور اُسی کے نکلنے سے مرض مین اُنکے سکون آگیا اور جاتا رہا - سبب اسکا یہ ہی کہ مادہ کھانسی کا غلیظ ہو گیا تھا اور زمانہ دراز تک پھیپھڑے کے مجاری اور راہون مین ٹھہرا رہا پس متحجر ہو گیا اور پتھر بنکر خارج ہوا - جس کھانسی کی پیدایش سوء مزاج گرم سے ہی اُسکی علامت یہ ہی کہ مریض سانس لینے مین گرمی پاتا ہو اور پیاس بھی اُسکو معلوم ہو اور سرد ہوا سے لذت ملتی ہو اور چہرہ کی سرخی - اور کبھی اُنکی کھنکھار مین ایک زرد زرد چیز مثل ریشہ زعفران کے برآمد ہوتی ہی خواہ مرکے مشابہ برآمد ہو - ایک قسم اُسکی سوء مزاج بارد سے ہوتی ہی اُسکی علامت یہ ہی کہ چہرہ مریض کا تیرہ رنگ ہو اور پیاس اُسے معلوم نہوتی ہو اور نہ گرمی محسوس ہو اور گرم ہوا اور حمام اُنکو ضرر پہونچاتا ہو - کبھی کھانسی بہت سے امراض مین سینہ اور پھیپھڑہ وغیرہ کے پیدا ہوتی ہی جیسے ذات الجنب اور ذات الریہ اور نفث الدم اور نفث المدہ اور درد جگر وغیرہ جنکو ہم اب عنقریب بیان کرینگے جب اُن امراض کے بیان نکے

مقام پر پہونچینگے کبھی کھانسی بعض اوقات خشونت سے بھی پیدا ہوتی ہے جو حنجرہ مین ہو بسبب چٹپٹی اور تیز چیزون کے کھانے کے یا قابض پھیکی اور کھٹی چیزون کے کھانے سے خواہ غبار کے پہونچنے سے یا کوئی شے قصبہ ریہ مین پڑجانے سے عارض ہوتی ہے اور جو کھانسی ان اسباب سے پیدا ہوتی ہے سو کبھی کھانسی ہوتی ہے کبھی سوکھی کھانسی ایک رطوبت غلیظ سے اٹھتی ہے جو مجاری مین پھیپھڑے کے چسپیدہ ہوکر ہمراہ کھانسی کے خارج نہین ہوتی ۔ یا رطوبت رقیق سے اٹھتی ہے جو منتشر ہوکے پھیپھڑے پر باقی ہے قبل ازانکہ اوپر چڑھے اور کھانسی مین کچھ بھی برآمد نہین ہوتا ہے جیسا ابھی ہمنے بیان کیا ہے ۔ جو مرض کہ نام ہے ربو اور انتصاب نفس اور ضیق النفس سو تو یہ سب امراض تنگی سے پیدا ہوتے ہین جو پھیپھڑے کے مجاری مین ہو جسکی تفصیل یہ ہے کہ اگر ضیق یعنی تنگی ان مجاری مین ہو جو شریانین رگین پھیپھڑے کی ہین اس سے وہ مرض پیدا ہوگا جسکو ربو کہتے ہین اور ہم بھی اسی کا نام ربو یعنی ایک قسم دمہ کی ہوئین ۔ اور اگر تنگی اقسام اور اجزا مین قصبہ ریہ کے ہو اس سے انتصاب نفس پیدا ہوگا کہ بدون سیدھے ہونے کے دم اندر نہ سمائیگا ۔ جو تنگی کہ اس سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے وہ ایک خلط بارد غلیظ بالزوجت ایسی ہوتی ہے کہ انھین مجاری اور راہون مین لپٹ جاتی ہے ۔ اس مرض پر استدلال ایسی کھانسی سے کیا جاتا ہے جسکے ہمراہ گلے کا سائین سائین ہونا اور سرسراہٹ گلے کی اور سانس بڑی بڑی اور متواتر آتی ہو اور تپ نہو جس طرح ان لوگون کو یہی بات پیدا ہوتی ہے جنھون نے گھوڑدوڑ مین گھوڑا دوڑایا ہو اور تعب شدید انکو پہونچا ہو کہ انکی سانس بھی اسی طرح سے پیہم چلتی ہے ۔ اور جب یہ بیمار لیٹیگا نیند سے کمتر آئیگی اور سانس کا باہر نکالنا اسکو اندر لیجانے سے ہوا کے زیادہ پسند ہوتا ہے ۔ کھانسی دمہ مین اسوجہ سے آتی ہے کہ طبیعت ایسے خلط کا خارج کر دینا چاہتی ہے جو غلیظ ہے پھیپھڑے کے مجاری سے ۔ سانس کا بڑا ہونا اسلیے ہے کہ قوت اس مرض مین ضعیف نہین ہوتی ہے اور پے در پے متواتر سانس آنے کی وجہ یہ ہے کہ ہوا بقدر حاجت اندر نہین جا سکتی ہے بسبب تنگ ہونے مجاری اور راہون کے لہذا طبیعت تواتر پیدا کرتی ہے تاکہ ہوا دفعات کثیرہ مین تھوڑی تھوڑی جانے جانے بقدر حاجت پہونچ جائیگی جسکو ایکمرتبہ حالت صحت مین جذب کر لیتی ہے ۔ انتصاب یعنی سیدھا کھڑا ہونا اور بیٹھنا مریض کا اسکی وجہ یہ ہے کہ سینہ کے عضل اور سینہ کی جھلی بروقت لیٹنے کے پیٹھ کے عضل خاص پھیپھڑے پر پڑتے ہین اور ہوا کے مجاری جو پھیپھڑے مین ہین انکو تنگ کر دیتے ہین لہذا تنگی سینہ مین اور ضیق نفس زیادہ ہوکر ایذا دیتا ہے کہ مریض سے سانس لینی بے اسکے کہ برابر ہوکر بیٹھ جائے دشوار ہوتی ہے ۔ اور یہی وجہ ہے کہ دمہ کی بیماری اور اکثر امراض جو آلات تنفس مین پیدا ہوتے ہین انکا نام (سل) رکھا گیا ہے ۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ان اعضائے تنفس مین جب کوئی آفت پہونچتی ہے ان اعضا کے فعل مین کمی آجاتی ہے اور ضعیف ہوجاتا ہے اور یہ مادہ لغت عرب مین کمی کے واسطے موضوع ہوا ہے) یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ یہ مرض دمہ کا اگر اسکے ہمراہ کھانسی نہو انجام مریض کا بطرف استسقا کے ہوتا ہے کبھی یہ مرض میری مراد اس سے ربو اور انتصاب نفس ہے حرارت سے بھی پیدا ہوتا ہے وہ حرارت جو کثرت بخارات قلب سے پیدا ہوکر سینہ اور پھیپھڑے کو بھر دیتی ہے ۔ اور ایسے ربو اور انتصاب نفس کی علامت یہ ہے کہ سانس بڑی ہوگی اور نبض بھی عظیم ہو اور تواتر نبض کا شدید اور پیاس زیادہ اور ہوا کے اندر پہونچانے کی خواہش زیادہ ہوگی بہ نسبت خارج کرنے کے ۔ جیسے ذات الریہ مین اسی طرح سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے کبھی ضیق النفس کسی ورم سے جو طحال مین ہو کبھی عارض ہوتا ہے اور سانس ایسے وقت منقطع ہوتی ہے کبھی یہ مرض استرخا اور ڈھیلے ہوجانے سے سینہ کے عضل کے پیدا ہوتا ہے اور ضعف سے حرارت غریزی کے ۔ نبض ایسے بیمارون کی چوڑی اور نرم ہوتی ہے اور سانس دیر دیر مین آتی ہے جسکے ہمراہ نفخ یعنی سانس کا پھولنا نہین ہوتا ہے ذات الریہ

ایک ورم گرم ہی جو پھیپھڑہ مین پیدا ہوتا ہی اور یہ ورم کبھی خون کے مادہ سے ہوتا ہی اور کبھی مادہ صفراوی سے جو بطرف پھیپھڑے کے ریزش کرتا ہی بوجہ قرب اور مجاورت کے اور یہ بات اُسوقت ہوتی ہی جسوقت پھیپھڑہ ضعیف ہو اور یہ اعضا جو کچھ اُسکی طرف گرائین اُسکو قبول کرلے۔علامات جو ذات الریہ پر دلالت کرتے ہین ایک تو یہ ہی کہ تپ ہمیشہ ہر وقت چڑھی رہے مگر تپ ضعیف ہو اور کھانسی اور سانس کی بشدت تنگی اور ردگرانی لیے ہوے سینہ کے اگلے اور مقدم اجزا مین اور دونون رخساروں کی اونچی ہڈیون مین سرخی اور آنکھوں مین سرخی اور آنکھوں کی رگین بھری ہوئی اور پپوٹون مین آنکھون کے ورم اور چہرہ مین گرمی کی بھڑک پیاس کی شدت اور زبان خشکی ہوا سے سرد کے اندر پہونچانے کا اشتیاق زیادہ از حد ہوتا ہی۔تپ کی وجہ یہ ہی کہ حرارت ورم کی قلب تک پہونچتی ہی۔اور کھانسی تپ کے تابع ہی جملہ امراض مین جو اعضاے تنفس کو عارض ہوتے ہین۔اسی طرح سے ضیق النفس بھی تپ کے تابع ہی اور دوسری وجہ ضیق النفس کی یہ ہی کہ ورم کی جگہ ایسی ہی اور سینہ مین یہ ورم تنگی پیدا کرتا ہی اور درد ورم کے تابع ہی اور سرخی کا لون پر اور آنکھون کی سرخی دونون عرض لازم ہین ذات الریہ کے (یعنے دونون علامت خاص ذات الریہ کے ہین کہ اُس سے جدا نہین ہوتے ہین)۔اسلیے کہ سرخی مذکور اُن بخارات گرم سے پیدا ہوتی ہی جو پھیپھڑہ سے بطرف سر کے اور چہرہ کے چڑھتے رہتے ہین۔یہ دونون سرخیان عرض لازم ذات الریہ کی اسواسطے ہین کہ دونون رخسارے کے گوشت نرم اور متخلخل یعنے پلپلے ہین لہذا بخارات گرم کو زیادہ قبول کرینگے بہ نسبت اور سخت گوشت کے خواہ اور اجزا کے جو چہرہ کے ہین متن جسم آنکھون کی سرخی کا سبب متن مین چھوڑا ہی اسلیے کہ وہ اس سے زیادہ نرم اور نازک عضو ہی جو تھوڑے سے بخارات پہونچنے سے نرم ہو جاتے ہین متن یعنی بھڑک گرمی کی اور پیاس و خشکی زبان و ایسے ہی سب اعراض بوجہ حرارت قلب و سینہ کے عارض ہوتے ہین پھر اگر ذات الریہ کا مادہ صفراوی ہو دلائل حرارت کے اور بھی قوی ہونگے اور تپ شدید ہوگی اور جتنے اعراض و مذکور ہوے سب شدید اور سخت ہونگے اور اگر مادہ ذات الریہ کا دموی ہو حرارت کے دلائل مین کمی ہوگی بعض بیماران ذات الریہ کی سوجی ہوتی ہی اور جب ورم مین پیپ پڑنے کا زمانہ آتا ہی بروقت پیدا کرنے مادہ ریم کے تپ سخت اور پھریری پیدا ہوتی ہی اور لرزہ بھی آتا ہی۔پھر اگر سب ایک ہی طرف پھیپھڑے کے پڑے بیمار کو گرانی اُسی طرف معلوم ہوگی اور اگر جانب صحیح پر لیٹے اُسے ایسا دیال ہوگا جیسے کہ یہ جانب بھاری ہی اور کوئی شی اوپر کی طرف لٹک رہی ہی کبھی سینہ مین بعض اوقات درد بے اقسام اور طرح طرح کی ایذا بھی ہوتی ہی بدون اسکے کہ اسکے بعد کھانسی اُٹھے اور یہ بات دلالت کرتی ہی اس امر پر کہ یہ مرض فقط ریح کے تمدد اور کھنچاؤ سے پیدا ہوا ہی اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ہنوز پھیپھڑے مین کوئی آفت نہین پہونچی ہی اور نہ اُس جھلی مین جو پسلیون کے اندر منڈھی ہی کسی طرح کی ایذا ہوئی ہی۔رہے سب قسم کے نفث الدم یعنی خون تھوکنا یا تو وہ پھیپھڑے سے ہوتا ہی یا تمام آلات تنفس سے یا اور اعضاے اندرونی سے۔اور چونکہ ہمارا کلام اسوقت فقط پھیپھڑے کے امراض مین ہی لہذا اسکو باضطرار مقام حاجت بیان کرنے کی ہی خون کے تھوکنے کی جو تمام اعضاے اندرونی سے برآمد ہوتا ہی تاکہ نفث الدم کا بیان ایک ہی جگہ ہو جائے اور اُسمین انتظام کا سلسلہ باقی رہے پراگندہ اور پریشان کلام نہ رہے اور جو شخص نفث الدم کو معلوم کرنا چاہیے اُسی آسانی سے معلوم ہو جائے۔مین کہتا ہون کہ نفث الدم خراب اور مہلک امراض مین سے ہی جس طرح بقراط نے کہا ہی کہ خون کا اوپر کی طرف سے نکلنا خراب علامت ہی اور خون کا نیچے والے اعضا سے نکلنا اچھی علامت ہی خصوصاً اگر اُسکے ہمراہ کوئی سیاہ چیز بھی خارج ہو۔اور مراد بقراط کی اس سے یہ ہی کہ نیچے سے اگر خون برآمد ہو اُن رگون کے مونھ سے نکلے جو مقعد مین ہین اور اسی کو بواسیر کہتے ہین۔نفث الدم یا کسی سبب خارجی سے عارض ہوتا ہی یا اندرونی سبب سے۔خارجی اسباب جیسے چوٹ لگے خواہ گر پڑنا اور چلانا چیخنا اور بقوت اُچھلنا پھاندنا اور بقوت کودنا جس سے رگین پھٹ جاتی ہین خواہ جدا ہو جاتی ہین

اپنے اتصال باہمی سے خواہ کٹ جاتے ہین - اور ایسے اسباب سے خون کا نکلنا بہت سا دفعۃً ہوتا ہی - یا داخلی اسباب سے نفث الدم عارض
ہوتا ہی اور یہ سبب یا تو رگون کا سڑ جانا ہی اور رگون کا سڑنا اُن اقسام سے نزلون کے ہوتا ہی جو سر سے بطرف سینہ اور پھیپھڑہ کے ریزش
کرتے ہین اگر وہ ریزش کرنے والا مادہ گرم اور تیز ہو یا بلغم شور ہو - خون کا ایسے وقت نکلنا پہلے تو قلیل اور تھوڑا سا ہوتا ہی پھر زائد ہوتا جاتا ہی
تا آنکہ بہت سا نکلنے لگتا ہی - یا رگون کے مُنھ کھلجانے سے نفث الدم عارض ہوتا ہی اور یہ بات یعنی رگون کا مُنھ کھلنا بسبب امتلا کے پیدا ہوتا ہی اور امتلا
کثرت اخلاط کے ہوتا ہی - یا اس وجہ سے کہ پہلے یہ خون بذریعہ حیض کے نکلتا تھا اب بند ہوگیا یا مقعدہ کی رگون سے خارج ہوتا تھا اور رک گیا ہی اور ایسا
رک جانے سے اس رگون مین امتلا شدید پیدا ہوا ہی لہذا منھ رگون کے کھل گئے - کبھی رگون کا منھ بروقت تدبیر مسخن اور مرطب کے اپنے
بروقت استعمال ایسی شی کے جو گرم تر ہو کھل جاتا ہی - جیسے نہانے کا استعمال حمام گرم مین کیا جائے - اور کبھی سوء مزاج بارد یابس سے بھی
رگون کا منھ کھلجاتا ہی جو رگون مین تکثیف شدید پیدا کرے یا اُنکے اجزا کو اسقدر یکجا کردے کہ بعض اجزا اور بعض کے چڑھ کر آخیر کو
پھٹ جائین جیسے تسکم کی یہی کیفیت ہوتی ہی جسوقت سوکھ جائے تو آخر کو پھٹ جاتا ہی - نفث الدم یا تو حلق کے اجزا سے ہوتا ہی اور اسپر
استدلال بالعیہ کی رنگ ریزی اُس وجہ کے جو دونوں شانون کے بیچ مین ہو کیا جاتا ہی - یا نفث الدم معدہ کے مُنھ سے ہوتا ہی اور اسپر استدلال بذریعہ
قے اور درد خفیف کے ہوتا ہی - یا نفث الدم قصبہ ریہ سے ہوتا ہی اسپر استدلال کھنکھارنے تھوڑی سی کھانسی سے کیا جاتا ہی اور تھوڑا سا
درد بھی اسمین ہوتا ہی البتہ لیسے مر جسے کی اونچی ہڈی مین ہوگا - یا نفث الدم پھیپھڑے سے ہوتا ہی اسپر استدلال شدید کھانسی سے کرتے ہین
اور یہ بھی ہی کہ یہ خون دفعۃً برآمد ہوتا ہی اور درد اسکے ہمراہ نہین ہوتا ہی اسلیے کہ پھیپھڑہ مین حس نہین ہی اور زیادہ نکلتا ہی اور رنگ اسکا
ناصع یعنے زعفرانی ہوتا ہی اور اسمین کف اور جھین بھی ہوتا ہی جیسے بقراط نے کہا ہی کتاب فصول مین جو شخص خون ایسا تھوکے جسمین
کف کی آمیزش ہو اُسکا یہ خون تھوکنا پھیپھڑے سے ہی - یا نفث الدم سینہ سے ہوتا ہی اور اسپر استدلال شدید کھانسی سے کرتے ہین
اور اسوا ہر سینے کہ جسقدر خون نکلے تھوڑا سا ہو اور قوام اُسکا ساتھ علق کے یعنے بستہ خون کے ہو - اکثر جو نفث الدم سینہ سے عارض ہوتا ہی
اُسی کو ہوتا ہی جسکے سر سے نزلا کے اقسام زیادہ سینہ پر آتے ہون اور سینہ بھی اُسکا تنگ ہو اور جو فضول اُسکے سر سے سینہ پر گرتے ہون
رقیق اور گرم اور تیز ایسے ہون کہ اپنی تیزی سے خراش پیدا کرین اور سینہ کو چھیل ڈالین زخم پیدا کرین - اسلیے کہ تنگ سینہ مین پھٹنا
ہونا رگون کا جلد عارض ہوتا ہی اسلیے کہ رگین بھی ایسے سینہ کی تنگی مین ہوتی ہین اور باریک ہو جاتی ہین - نفث مدہ یعنی پیپ تھوکنے کا
مرض یا کسی ورم گرم سینہ خواہ پھیپھڑہ کے عارض ہوتا ہی جسوقت وہ ورم پھوڑا بن جائے خواہ سینہ کے عضل کے ورم سے خواہ اُس اغشیہ رونی
جھلی کے ورم سے جو پسلیون کے اور حجاب مین پیدا ہوتا ہی - یہ ورم گرم جب پھوڑا ہو کر پھوٹتا ہی اُسکی پیپ پھیپھڑے تک اس وجہ سے پہنچتی ہی
کہ پھیپھڑہ اُسکو خوب کھینچتا ہی بوجہ اپنی سخافت اور پولے ہونے کے اور اپنی طرف اُسی ریم کو جذب کرتا ہی جیسے کہ ذات الجنب مین جب ورم
پھوٹا ہو جائے یا بعد نفث الدم کے نفث مدہ عارض ہوتا ہی خواہ بعد سڑ جانے کسی گوشت جسکا انگور نہ بندھا ہو اور انجام اُسکا پیپ
پڑجانے کی طرف ہو پس طبیعت ریم کو بذریعہ تھوک اور کھنکھار کی راہ سے خارج کردے - جو نفث مدہ ورم گرم خواہ دبیلہ سے عارض ہوتا ہی
اُسکی نسبت یہ جاننا مناسب ہی کہ ہر ایک ورم جو مقامات مذکورہ بالا مین پیدا ہوتا ہی اور انجام کار اُسکا مدہ کی طرف ہو کہ اسمین پیپ
پڑنے لگے تپ اور لرزہ اور پھریری اسمین ضرور ہوتی ہی کہ مریض کو عارض ہوتا ہی اور یہ امور بروقت پیدا ہونے مدہ کے عارض ہوتے ہین
ابتدائی وقت سے اُس ورم کے شگافتہ ہونے کی امید پڑتی ہی پھریری مراد اُسوقت سے ہی جب [illegible] کو تپ آئے اور لرزہ [illegible]

عارض ہو۔ شگافتہ ہونا اُسکا یا تو ساتوین روز ہی یا بیسوین روز خواہ چالیسوین روز خواہ پورے ساٹھ دن کے بعد جیسا بقراط نے کہا ہی
کتاب تقدمۃ المعرفۃ مین یعنے جس کتاب مین قبل از وقوع امراض کے اچھے خواہ خراب ہونے کے علامات کو لکھا ہی۔ اور یہ اختلاف زمانہ
انفجار یعنے شگافتہ مین سخت برودت اور حرارت اور غلظت اور لطافت اُسی مادہ کی ہی۔ اسلیے کہ اگر مادہ تیز مزاج ہی اور جوہر اُسکا لطیف ہی
ساتوین روز ورم شگافتہ ہو جائیگا اور پھر اسپر اگر زیادتی اس امر کی ہو کہ مزاج بیمار کا گرم ہی اور سن اُسکا منتہی جوانی کا ہی اور وقت موجود
فصل گرمی کی ہی یہ امور سب کے سب زیادہ موکد شگافتہ ہونے کی دلالت پر سات ہی روز کی مدت مین ہونگے۔ اور اگر مادہ غلیظ الجوہر لطیف
اور گرم ہی بیسوین روز ورم شگافتہ ہوگا پھر ایسے مادہ کے ساتھ مزاج بیمار کا اور سن اور وقت حاضر حرارت مین متوسط درجہ پر ہو دلالت
موکد اسی پر ہوگی کہ شگافتہ ہونے کا زمانہ درمیانی ہی۔ اور اگر مادہ ورم حرارت مین درمیانی درجہ پر ہو اور جوہر مادہ کا غلیظ ہی اُسکے لائق
بحال یہی ہی کہ چالیسوین روز شگافتہ ہونے کی امید کیجائے۔ اور اگر مادہ سرد غلیظ ہو ساٹھ دن مین شگافتہ ہوگا خصوصاً اگر مزاج بیمار کا
سرد خشک ہو اور سن اُسکا بڑھاپے کا ہی اور وقت موجود فصل جاڑون کی ہی اسکو تاکیدی دلالت شگافتہ ہونے کی تاخیر پر ساٹھ دن کے ہوگی
جب زمانہ ورم کے ٹوٹنے کا قریب ہوتا ہی تپ کی شدت اور گرانی بدن مین اور لرزہ کے دورے بہت پڑتے ہین۔ اگر ورم خواہ دبیلہ یعنی اندرونی
پھوڑا درمیانی مقام مین سینہ کے ہی ایذا اور گرانی زیادہ شدت سے اگلی طرف سینہ کے ہوگی۔ اور اگر ورم کسی ایک جانب مین سینہ کے ہو
مثلاً داہنے خواہ بائین اُسوقت اگر بیمار ورم جانب صحیح کے بھل لیٹیگا جانب علیل مین اُسکو ایسا محسوس ہوگا جیسے کوئی بھاری شی لٹک رہی ہی
اُسی مقام ورم مین۔ اور اگر ورم دونون جانب ہوگا دونون طرف ورم اور گرانی محسوس ہوگی جس بھل کیون نہ لیٹے گرانی اوپر والے بھل مین
محسوس ہوگی۔ پھر جب پھوڑا شگافتہ ہوتا ہی منہ اُسکا اکثر اوپر ہی کی طرف ہوتا ہی پس کھانسی مین ریم وغیرہ برآمد ہوتی ہی یا منہ پھوڑے کا
نیچے ہو جاتا ہی اُسوقت پیپ بطرف معدہ اور آنتون کے جاتی ہی اگر طبیعت اُسی مادہ کو بطرف اُس بڑی رگ کے پھیر لیجائے جسکا نام اجوف ہی
اجوف سے ہو کر جگر تک پہونچتا ہی اور جگر یا تو معدہ مین یا آنتون مین اور اُن رگون مین لیجاتا ہی جنکا نام جداول ہی خواہ بطرف مثانہ کے
لیجاتا ہی جسوقت کہ یہ مدہ گردہ تک بذریعہ اُس رگ اجوف کے پہونچے جس سے پیشاب کی تمیز اور جدا گانہ کرنا پیشاب کا اور اشیا سے صادر
ہوتا ہی ایسے بیمارون کو ہر وقت تپ چڑھی رہتی ہی ہان اگر کھنکھار کے ذریعہ سے جلدی اس مدہ کو خارج کردین۔ اسلیے کہ اگر مدہ کے نکلنے مین
دیر لگتی ہی مریض کا انجام بطرف سل کے ہو جاتا ہی۔ اسی واسطے بقراط نے کہا ہی کہ جس شخص کا انجام ذات الجنب یا ذات الریہ مین تقیح کی
طرف ہو یعنے اُسکے ورم مین پیپ پڑ جائے اور پھر چالیس روز کے اندر ورم کے شگافتہ ہونے کے دن سے اگر بذریعہ نفث اور تھوکنے کی
صفائی نہو جائے اور تمام مدہ خارج نہو اُسکا انجام بطرف سل کے ہوگا۔ اسلیے کہ یہ مدہ پھیپھڑہ کے جرم کو سڑا دیگا اور عفونت اُسمین پیدا
کر دیگا۔ اور اسی طرح سے نفث الدم کا بھی فعل ہی کہ جسکو نفث الدم کے بعد پیپ تھوکنے کی نوبت پہونچے ضرور اسکو سل کا مرض ہو جائیگا
اکثر سل کی بیماری اُسی شخص کو لاحق ہوتی ہی جسکا سن اٹھارہ برس سے پینتیس برس تک ہو اور سبب اسکا غلبہ حرارت کا مزاج پر
اسی سن کے ہی۔ اور دوسرا سبب یہ ہی کہ اعضا اُنکے نرم ہین اور پھیپھڑا اُنکا زیادہ تر نرم ہوتا ہی جسکو مدہ باسانی سڑا دیتا ہی اور جلد متعفن
کر دیتا ہی۔ اور زیادہ تر یہ امر اُسی کو عارض ہوتا ہی جسکا بدن ایسے مرض کے پیدا ہونے پر آمادہ ہو اور یہ وہ آدمی ہی جسکا بدن نحیف
اور لاغر ہو اور حنجرہ یعنے گلا اُسکا اونچا اور ابھرا ہوا سینہ اُسکا تنگ دونون شانہ اُسکے اونچے اور پیچھے کی طرف خوب نکلے ہوے۔ اور جسکے
بدن مین فضلات بسرعت پیدا ہوتے ہین۔ اسلیے کہ جسکا سینہ تنگ ہوتا ہی اُسکی رگین سینہ والی جلد پھٹ جاتی ہین بوجہ تنگی

سینہ کے اور سینہ کے مرور ہونے کے - تیز نزلات چونکہ حرارت اور زخم ڈالتے ہین اور راہی تیزی سے پھیپھڑے کو قطع کرتے ہین - یہ بھی جاننا مناسب ہو کہ سل کی بیماری مریض کے پاس بیٹھنے سے اور وراثت جدی اور آبائی سے بھی عارض ہوتی ہو - علامات جو سل پر دلالت کرتے ہین تپ لازم جو نرم اور ٹھہری ہوئی دن کو رہے اور رات کو تیز ہوجائے اور قوت پکڑجائے اسی طرح غذا کھانے کے بعد بھی تپ مین تیزی آجاتی ہو اسلیے کہ ایسی تپ کی گرمی کو بعد تناول غذا کے وہی کیفیت عارض ہوتی ہو جو حال چونے کا پانی چھڑکنے سے ہوتا ہو کہ اُسمین جوش آتا ہو اور بھڑکتا ہو - کبھی بیماران سل کو بہت سا پسینا بھی آیا کرتا ہو اور آنکھین اُنکی اندر کو گھس جاتی ہین اور رخسارے اُنکے سرخ ہوجاتے ہین اور ناخون اُنکے ہاتھون کے ترچھے ہوجاتے ہین - اور کنارے انگلیون کی پورون کے گرم رہتے ہین دونون قدم مین اُنکے ورم نرم بلغمی پیدا ہوتے ہین اشتہاے طعام اُنکی گھٹ جاتی ہو مختصر یہ ہو کہ جملہ علامات دق کے جو ہم کہہ چکے ہین سب انمین موجود ہوتے ہین اور بخوبی نمایان ہوتے ہین - آنکھون کا اندر بیٹھ جانا اسکی وجہ یہ ہو کہ آنکھون کی رطوبات پگھل کر نکلجاتی ہین اور اُنمین خشکی آجاتی ہو - رخسارون کی سرخی کی وجہ یہ ہو کہ بخارات گرم پھیپھڑے سے بطرف رخسارون کے چڑھا کرتے ہین - ناخون کا ترچھا ہونا اور روکھا ہوجانا بسبب گوشت کے پگھل جانے کے ہو جو اُنکو مستحکم اور شاداب رکھتا ہو - اطراف سر انگشتان کے اور دیگر اطراف کی گرمی کی یہ وجہ ہو کہ حرارت نے اعضاے اصلی کو پکڑ لیا ہو یعنے ہڈیون وغیرہ مین بھر گئی ہو اور ہڈی کی انگلیون مین زیادتی ہو - دونون پانٔون کا ورم بلغمی اسواسطے ہوجاتا ہو کہ یہ دونون عضو معدن حرارت غریزی سے دور واقع ہین یعنے قلب سے اور قوت حیوانی کی معدن سے بھی دور ہین لہذا یہ دونون عضو اسی وجہ سے مرجاتے ہین یعنے انمین گرمی حیات کی نہین پہونچتی ہو اور جس طرح مردون کے بدن مین ورم پانٔون مین آجاتا ہو اور پانٔون اُنکے سوج جاتے ہین - اشتہاے طعام کا قطع ہوجانا بسبب ضعف قوت غاذیہ کے ہو - پس انھین علامات سے مرض سل پر استدلال کیا جاتا ہو - کبھی طبیب کو اس امر مین شک ہوتا ہو کہ جو کچھ مریض کی کھنکھار سے خارج ہوتا ہو بلغم ہو یا مدہ ہو پس بروقت ایسے شک کے مناسب ہو کہ اُسی کھنکھار کو پانی مین ڈال کر ایک گھنٹہ خواہ زیادہ ٹھہر جائین اگر وہ شے نیچے ڈوب جائے مدہ ہو اور اگر اوپر ترتی رہے بلغم ہو -

باب اکیسوان اُن امراض کے بیان مین جو عضل صدر اور اندرونی جھلی مین پسلیون کے عارض ہوتے ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان

جو امراض اُس جھلی مین پیدا ہوتے ہین کہ پسلیون کے اندر منڈھی ہو اور سینہ کے عضل مین پیدا ہوتے ہین وہ اقسام ورم اور جراحات اور درد پہلے کے اقسام ہین - پھر اگر ورم اُسی پسلیون کی جھلی مین پیدا ہو اُسکو ذات الجنب کہینگے - اور اگر ورم سینہ کے عضل مین پیدا ہو اُسکو وجع الصدر کہتے ہین - ذات الجنب ورم گرم ہو جو اندرونی جھلی مین پسلیون کے عارض ہوتا ہو اور جو اعراض لازم اس مرض کو ہین اور جنسے اس مرض پر استدلال کیا جاتا ہو ایک تو تپ ہو جو لازم رہتی ہو اور ابتداے مرض سے تا زمانہ منتہی کے جدا نہین ہوتی - اور کھانسی بھی جس سے کچھ برآمد نہین ہوتا پہلے اور ابتداے مرض مین کھٹی ہو اور سانس کی تنگی اور چھٹا ہوا درد - اور جب بیماری صعب ہوجاتی ہو درد پسلیون سے شروع ہوکر ہنسلی اور گردن کی اُس ہنسلی تک پہونچتا ہو جدھر جھلی مین ورم ہو - اور کبھی یہ درد جگہ کے نزدیک تک پہونچ جاتا ہو - تپ ہونے کا سبب یہ ہو کہ ورم ایسی جگہ ہو کہ گرمی قلب تک پہونچتی ہو اسلیے کہ عضو علیل سے قلب کا مقام نزدیک ہو - کھانسی آنے کا سبب یہ ہو کہ حرکت دافعہ عضل صدر کے مادہ موذی

اور ایذا دہندہ کو بطرف خارج کے ہٹانا چاہتی ہے تنگی سانس کی بوجہ تنگی پیدا کرنے ورم کے مجاری تنفس پر ہوتی ہے - اور نخس یعنی چبھن بوجہ اسکے
کہ ورم جھلی میں ہے - درد کا ہنسلی تک چڑھنا بوجہ جذب ہونے اور کھنچنے اُسی جھلی کے جو پسلیوں کے اندر منڈھی ہے ہنسلی تک اسلیے کہ ورم
اسی جھلی کے اوپر والے اجزا میں ہو اور یہ چیزیں یعنے جھلی وغیرہ جب انمیں ورم آجاتا ہے ہنسلی بھی درد میں انکے شریک ہوتی ہے اور
پستان اور ساعد یعنی پہونچا بھی شریک ہوتا ہے - درد کا جگر کے قریب اُترنے سبب یہ ہے کہ اسی جھلی کے نیچے والے اجزا میں جب ورم ہوتا ہے
اُن اجزا کے ہمراہ درد میں وہ مقامات بھی شریک ہوتے ہیں جو شراسیف کے نیچے ہیں یعنے پیڑو کے سرے کی ہڈیان جو نوک دار ہیں
انکے نیچے - اس بات کو خوب جاننا چاہیے - ذات الجنب کے ہمراہ اکثر ابتداے مرض سے کھنکھار میں کچھ مادہ آتا ہے تھوڑے دنوں تک
رہیگا اور سلیم ہوگا اور اسکی یہ صورت ہے کہ اگر نفث چوتھے دن شروع ہو گیا بحران ساتوین خواہ گیارھوین روز ہوگا اور نہایت درجہ
چودھوین روز - اور اگر نفث آٹھوین دن آیا مرض مین طول ہوگا اور بحران اکیسوین روز خواہ اس سے بھی زیادہ دنون بعد
ہوگا - کبھی نفث یعنے کھنکھار مین جو کچھ آتا ہے اُس سے استدلال ورم کی قسم مادہ پر بھی کرتے ہین اسکی صورت یہ ہے کہ اگر
نفث یعنی کھنکھار مین سرخی گہری آتی ہو دلالت ہوگی کہ ورم دموی مادہ سے ہے اور اگر کھنکھار مین زردی ہو خواہ مثل لیشہ زعفران کے
اسکا رنگ ہو خواہ زردی مائل ہو معلوم ہوگا کہ ورم صفراوی - اور رنگ اُسکا سپید ہو اور کف بھی اُسمین ہو کہ جھین سا اُٹھتا ہو معلوم ہوگا
کہ مادہ بلغمی ہے - اور اگر سیاہ ہو خواہ تیرہ رنگ دلیل مادہ کے سوداوی ہونے پر ہوگا - اور یہ دونون ورم میری مراد ان دونون سے بلغمی اور
سوداوی سے ہے کمتر اس جھلی مین جو اندرون پسلیون کے ہے پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ مادہ بلغمی اور سوداوی غلیظ ہے اور جھلی کا جرم سخت ہے
سواے لطیف مادہ کے غلیظ کو قبول کرتا ہے اسلیے کہ لطیف مادہ بسہولیت جرم مین ایسی جھلی کے سما جاتا ہے بہ نسبت غلیظ مادہ کے
اور خون اور صفرا دونون زیادہ لطیف ہین - اور ورم جو خون اور صفرا سے پیدا ہوتا ہے اکثر اسی جھلی مین ہوتا ہے - اسی واسطے
بقراط نے کتاب فصول مین لکھا ہے جن لوگون کو کھٹی ڈکار آتی ہو شاید انکو ذات الجنب مرض نہوگا - اور سبب بقراط کے حکم کا یہ ہے
کہ کھٹی ڈکار یا خلط بلغمی سے آتی ہے جو بدن انسان پر غالب ہو خواہ اُسکے معدہ مین بلغم کی کثرت ہو جو غلیظ اور بالزوجت ہوگا اسکو
اندرونی جھلی پسلی کی قبول نکرے یعنے وہ بلغم اُسی جھلی کے جرم مین نفوذ نہ کر سکے اسی وجہ سے شاید ایسے آدمیون کو ذات الجنب کا
ورم نہوگا مگر شاید اتفاقاً کبھی خرابی ہو جاتی ہے شاذ و نادر کہ اُنکے بدن مین خلط صفراوی فراہم ہو جائے خواہ اُسی بلغم مین آمیزش
صفرا کی ہو کر اُسی جھلی پر ریزش کرے تب اُس سے ورم مذکور پیدا ہو - اسکو جاننا چاہیے (وجع الجنب) یہ ورم سینہ کے عضل مین
پیدا ہوتا ہے - اور ایک قسم اسکی اُس عضل مین عارض ہوتی ہے جو اندر سینہ کے ہے - اور یہ وہ عضل ہے جو درمیان پسلیون کے ہے اسپر استدلال
تپ سے اور ایذا اور تپک سے کیا جاتا ہے جو تپک اُسی طرف ہوتی ہے جدھر مرض ہو اور اسمین نخس یعنی چبھن نہین ہوتی ہے خصوصاً بروقت سانس
لینے کے اور نہ اسکے ہمراہ کھانسی ہوتی ہے اور نہ کھنکھار مین کچھ برآمد ہوتا ہے - پھر اگر کھانسی آتی بھی ہے خفیف ہوتی ہے اور کچھ اسمین خارج
نہین ہوتا ہے - اور اگر ضربان بروقت ہوا اندرون پہونچانے اور سانس لینے کی شدید ہو معلوم ہوگا کہ مرض اُس عضل مین ہے
کہ سینہ کو کشادہ کرتی ہے اور اگر ضربان بروقت نکلنے ہوا کے سینہ سے زیادہ ہو معلوم ہوگا کہ مرض اُس عضل مین ہے جو سینہ کو
تنگ کرتی ہے - ایک قسم ورم کی وہ ہے جو سینہ کے عضل خارجی مین ہوتی ہے اسپر استدلال چھونے کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے اسلیے
کہ ورم کا سرا ایکجا مین تک ہوتا ہے

(ورم عضل سینہ)

باب بتیسوان اُن بیماریون کے بیان مین جو حجاب میں پیدا ہوتی ہیں اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان

جو امراض حجاب مین سینہ کے عارض ہوتے ہین اُنمین سے ایک قسم وہ ہی جو خاص حجاب مین ہوتی ہی اور دوسری وہ ہی جو کسی اور عضو کی شرکت سے مرض مین پیدا ہوتی ہی۔ جو مرض خاص حجاب مین بلا شرکت ہوتا ہی پس یہ سوء مزاج اور ورم کے اقسام ہین جیسے وہ مرض جسکا نام برسام ہی اور یہ ایک ورم ہی جو حجاب سینہ مین پیدا ہوتا ہی اور اسکے تابع اختلاط ذہن بھی ہوتا ہے کہ اسلیے کہ حجاب سے ضرر دماغ تک پہونچتا ہی بوجہ مشارکت کے یہ جو مرض کسی عضو کی بیماری کی شرکت سے حجاب مین پیدا ہوتا ہی یا تو دماغ کی شرکت سے ہوتا ہی یا جگر کی شرکت سے۔ دماغ کی شرکت جیسے دماغ کو اگر مرض لاحق ہو ورم گرم کا برسام پیدا ہوگا اور دماغ کے ورم کے تابع اختلاط ذہن بھی ہوتا ہی۔ اور فرق اختلاط ذہن کا جو خاص حجاب کی وجہ سے پیدا ہوا اور اُس اختلاط ذہن مین جو دماغ کی وجہ سے ہو یہ ہی کہ جو اعراض بوجہ اختلاط ذہن کے لاحق ہوتے ہین جیسے بیداری اور نسیان اور آنسو کا بہنا اور چیپڑ آنکھون مین اور بھوسہ گھاس کے تنکے بیوارون سے چننا اور کپڑون کے روئین اُکھاڑنے اور منہ کی خشکی یہ سب اعراض ابتدا مین حجابی اختلاط ذہن کے نہین ہوتے لیکن بعد ازان کہ مرض قوت پکڑ جاے اُسوقت ضرور ہوتے ہین۔ ہان ابتدا مین حجابی قسم کے اختلاط ذہن سے کیا ہوتا ہی کہ دونون آنکھون مین سرخی اور مراق شکم کا اوپر کی طرف کھچنا اور سانس مین دشواری ہوتی ہی۔ یا جگر کی شرکت سے کوئی مرض حجاب مین پیدا ہو جب جگر مین کوئی بیماری ہو جیسے جگر مین ورم پیدا ہونے سے کھانسی اور تنگی سانس لینے کی اسی سبب سے پیدا ہوتی ہی کہ محدب جگر یعنے ابھرے ہوے جانب جگر کے حجاب سے شرکت اور ارتباط باہمی رکھتی ہی اور اسی ذریعہ سے استدلال کیا جاتا ہی کہ مریض کو ثقل اور گرانی داہنی طرف شراسیف کے مقامات پر معلوم ہوتی ہی واللہ اعلم

باب تیتیسوان مین قلب کے امراض اور اُنکے اسباب کا بیان ہی

جو بیماریان قلب مین پیدا ہوتی ہین بعض تو خاص قلب کی ہین اور بعض ایسی ہین کہ قلب کو ایذا اور پھر کمی سی لاحق ہوتی ہین اور بعض بیماریان کسی عضو کی شرکت سے پیدا ہوتی ہین کسی مرض مین اور یہ غشی کا مرض ہی۔ قلب مین درد یا تو سوء مزاج سے یا کسی مرض آلی یعنی مرکب بیماری سے اُٹھتا ہی یا تفرق اتصال سے۔ اور سوء مزاج یا گرم ہی اور اسپر استدلال نبض کے عظیم ہونے سے کیا جاتا ہی۔ یا سوء مزاج بارد اور سردے دل مین درد ہوتا ہی اسپر استدلال نبض کے چھوٹے ہونے سے کیا جاتا ہی۔ یا سوء مزاج رطب سے اور اسپر استدلال نبض کی نرم ہونے سے کیا جاتا ہی یا سوء مزاج خشک ہو جس سے درد قلب کا پیدا ہوا اور اسپر استدلال صلابت نبض سے کیا جاتا ہی۔ اور اگر سوء مزاج مرکب ہو نبض بھی مرکب ہوگی۔ نہایت ردی اور خراب قسم سوء مزاج کی جو قلب کو عارض ہی یہ ہی کہ گرم ہو اور خشک ہو۔ اسلیے کہ یہ سوء مزاج ایسا ہی جس سے دق کی بیماری جھٹ پٹ پیدا ہوتی ہی۔ اسکے بعد خراب وہ سوء مزاج مختلف ہی جس سے غشی پیدا ہوتی ہی مرض آلی یعنے مرکب بیماری یا ورم خون کے مادہ کا یا ورم صفراوی ہی جو قلب مین یا غلاف قلب مین پیدا ہوتا ہی وہ غلاف جو قلب کو محیط ہی اور جب ورم قلب مین ہو ابہت دیر تک آدمی نہین جیتا ہی بلکہ جلد مر جاتا ہی استدلال اسی ورم پر بذریعہ التہاب کے پایا جاتا ہی اور ثقل گرانی اور تمدد سے بھی استدلال ہوتا ہی۔ تفرق اتصال جیسے وہ جراحت جو سینہ سے پار ہوکر قلب تک پہونچے جسوقت جراحت کسی تجویف قلب تک خصوصاً قلب کے بائین تجویف تک پہونچے فوراً آدمی مر جائیگا۔ اور اگر

جراحت بجویف قلب تک نہ پہونچے تھوڑی دیر کے بعد مر جائیگا - اور اسی طرح تمامی اقسام ایذا ... اگر ... والے قلب ... جو کچھ ہو سب مین زندگی آدمی کی بقدر قوت اور ضعف اُسی آفت کے ہوتی ہو - خفقان یعنی دل کا پھڑکنا - یا تو ... جو قلب کی جھلی مین گھسی ہوئی رہتی ہو اور علامت اُسکی یہ ہو کہ مریض کو ایسا معلوم ہو گویا دل اُسکا اضطراب مین ہو ... قلب کو ممکن نہین جو انبساط کر سکے اور پھیلے اور سمٹے ... سبب رطوبت مذکورہ کے - یا کسی ورم کے سبب سے جو کہ قلب ... خفقان پیدا ہو - پھر اگر ورم گرم ہو آدمی مر جائیگا اور اگر ورم سخت سوداوی ہو اُسکے تابع غشی ہوگی - یا خفقان بسبب ... عارض ہوتا ہو جیسے جوان آدمی کو عارض ہوتا ہو - چنانچہ جالینوس نے بیان کیا ہو کہ ایک شخص کو اختلاج قلب کا مرض تھا اس طرح پر کہ ہر سال اُسے دورہ ہوا کرتا تھا پس جالینوس نے علاج اُسکا فصد سے کیا اور تین سال تک اُسکی فصد کرتا رہا جب فصد اُسکی ہوتی مرض دور ہو جاتا - آخر جب چوتھا سال آیا قبل اسکے دورہ مرض کا ہو اُسکی فصد کھول دیگئی پھر اُس سال اُسے دورہ اختلاج کا نہو تمام سال مین - اب اُسکا معمول ہو گیا کہ زمانہ دورہ کے آنے سے پہلے فصد کھلوا لیتا تھا پھر اُسے کبھی یہ مرض نہوا بعد اسکے کہ اُسنے فصد کی عادت ڈالی - کبھی خفقان قلب بخارات سوداویہ سے پیدا ہوتا ہو جو قلب تک چڑھتے ہین غشی کے معنی یہ ہین کہ قوت حیوانی دفعتہً انحلال ہو جائے یعنے تحلیل پاجانا اس قوت کا یا تو بوجہ اُس امتلا کے ہوتا ہو جس سے قوت پر بوجھ پڑتا ہو اور قوت مین تنگی آتی ہو جیسے اُس غشی مین یہ بات پیدا ہوتی ہو جو رگون کے پُر ہونے سے اخلاط کے پیدا ہوتی ہو یا امتلاے معدہ کے طعام سے جیسے بروقت تخمہ اور ہیضمی کے پیدا ہوتی ہو اور جیسے امتلاے دماغ سے سکتہ کے مرض مین غشی عارض ہوتی ہو - یا استفراغ مفرط یعنی زیادہ حد سے اخلاط بدنی کے خارج ہونے سے کہ تحلیل بدن کی کردے اور قوت کو زائل کردے جیسے بروقت زیادہ دست آنے کے اور دواے مسہل قوی پینے سے اور بروقت زیادہ پسینا خارج ہونے کے یا فصد مین زیادہ خون نکلنے سے خواہ نکسیر بے انداز چلنے سے خواہ عورتون کو خون حیض کے زیادہ آنے سے یا خون ولادت زچہ کے بدن سے نکلنے سے یا زیادہ پیپ کسی پھوڑے کے نکلنے سے خواہ طعام کی امساک یعنے کھانا زیادہ چھوڑ دینے سے اور تعب شدید مین گرفتار ہونے سے ازین قبیل اور قسم کے استفراغات اور بدن کے رطوبات خارج ہونے سے جو بافراط ہون اور یہان تک نوبت پہونچے کہ خراب مادہ کے ہمراہ جسکی کچھ حاجت بدن کو نہین ہو خواہ بعد اُسکے وہ رطوبت بھی نکلے جو چیز عمدہ ہو اور نافع بدن کو ہو - یا غشی کسی سوء مزاج حار سے پیدا ہوتی ہو جیسے وہ غشی جو تپون مین پیدا ہوتی ہو - یا سوء مزاج بارد سے جیسے وہ غشی جو ایک مرض سے فم معدہ کے عارض ہوتی ہو جسکو بولیموس کہتے ہین اسی طرح اور قسم کے سوء مزاج جو دفعتہً پیدا ہو کر مزاج بدن کو بدل دین درد شدید سے جو غشی پیدا ہوتی ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ درد سے قوت کی تحلیل ہو جاتی ہو اور روح کا استفراغ یعنے نکلجانا پیدا ہوتا ہو جیسے وہ درد (جسکو وجع الفواد بھی کہتے ہین) اور فم معدہ مین اٹھتا ہو - یا قولنج کا درد خواہ مفاصل و رجوڑون کا درد - اور جراحات اور زخمون کا درد جو مفاصل مین ہون خواہ پٹھہ کا درد خواہ عضل کے سرون کا درد اسی طرح اور امراض جنمین درد ہاے شدید اٹھتے ہین - کبھی غشی اختناق رحم مین بھی عارض ہوتی ہو جسوقت بخارات سر رحم سے اٹھکر قلب تک پہونچتے ہون اور اسکا نام غشی قلبی رکھا جاتا ہو - اور یہ قسم غشی کی ایسی ہو جس سے موت ناگہانی واقع ہوتی ہو - کبھی ابتدا مین تپون کے دورہ کی غشی پیدا ہوتی ہو یا بسبب اُسی درد کے جو حرارت سے تپ کی ہو پیدا ہوتی ہو یا بوجہ ... کرنے خلط متعفن کے بروقت تپ کے دورہ کے معدہ پر کہ اُسکی قوت حیوانی پر بار اسی خلط کا پڑتا ہو - یا مریض ...

کسی جگہ ورم ہوتا ہو [illegible] اور جسوقت خلط مرض بروقت تپ کے دورہ کے بطرف ورم کے رخ کرتی ہو ورم کو زیادہ کرتی ہو اور درد کی شدت ہوتی ہو لہذا غشی پیدا کرتی ہو۔ یا اینکہ مریض تپ کے فم معدہ مین ضعف ہو پس جو اخلاط بطرف فم معدہ کے رجوع کرین انکو قبول کرلے۔ پھر اگر یہ اخلاط غلیظ ہون قوت پر بوجھ ڈالینگے اور اسمین ضغطہ یعنے تنگی پیدا کرینگے اور غشی واقع ہوگی۔ اور اگر یہ اخلاط مراسہ مزاج کے ہون (گو غلیظ نہون) ایسے اخلاط سے درد پیدا ہوگا اور درد کے تابع غشی ہوگی کبھی غشی عوارض نفس سے پیدا ہوتی ہو فزع اور ترس کی وجہ سے تو یون غشی ہوجاتی ہو کہ حرارت غریزی اندر کی طرف در آتی ہو اور قوت حیوانی بھی قعر بدن مین دفعۃً چلی جاتی ہو۔ اور غضب سے غشی یون پیدا ہوتی ہو کہ حرارت غریزی دفعۃً باہر نکل آتی ہو اور متفرق ہوجاتی ہو۔ یہی سب اسباب غشی کے ہین۔ علامات غشی کے اطراف کا سرد ہوجانا اور سانس کا ضعیف ہونا اور ٹھنڈی سانس اور نبض کا چھوٹا ہونا اور ضعیف ہونا رنگ کی زردی۔ اور اگر زور سے چیخین اور چلاکر غشی مین پڑے ہوے بیمار کو پکارین اچھی طرح سے نہ سُنیگا مگر اس طرح سُنیگا جیسے کسی دور مکان کی آواز ہو، یا دیوار کے پیچھے کی آواز جیسے سُنائی دیتی ہو۔ یہ اصناف ان امراض کے ہین جو قلب اور تمام آلات تنفس مین پیدا ہوتے ہین انکو جاننا چاہیے

باب چھبیسوان اُن بیماریون کے بیان مین جو آلات غذا مین پیدا ہوتی ہین اور انکے اسباب اور علامات کا بیان اور پہلے بیان معدہ کے منھ کی بیماریون کا

جو بیماریان کہ آلات غذا مین پیدا ہوتی ہین انمین کچھ تو مری مین ہوتی ہین اور کچھ مرارہ یعنے پتہ مین اور کچھ دونون گردون مین اور کچھ امراض مثانہ مین۔ جو امراض کہ مری مین پیدا ہوتے ہین انمین سے کسیقدر امراض تو مری کے جرم مین ہوتے ہین اور کسیقدر مجری مین مری کے جسمین سے گذر غذا کا ہوتا ہو بطرف معدہ کے۔ اور جو امراض جرم مین مری کے پیدا ہوتے ہین وہ ضعف قوت جاذبہ مری کا ہو وہ قوت جاذبہ جسکے ذریعہ سے جذب غذا کا مری کرتی ہو منھ سے اور معدہ پر اسی غذا کو وارد کرتی ہو۔ اور ضعف اس قوت کا جس سے ہوا کرتی ہو یہ قوتین یا تو بسبب سوء مزاج کے ضعیف ہوجاتی ہین یا کسی مرض آلی یعنی مرکب مرض کی وجہ سے ضعیف ہوتی ہین یا بسبب تفرق اتصال کے۔ یا بسبب کسی ایسی آفت پہونچنے کے جو اس عضل مین پہونچی جس سے یہ فعل ہوتا ہو۔ سوء مزاج گرم پر استدلال علامات حرارت سے کیا جاتا ہو مثلاً پیاس کی شدت سے اور سرد پانی پینے سے سکون ہونا۔ اور سوء مزاج بارد پر استدلال اسکے خلاف سے کیا جاتا ہو میری مراد خلاف سے کمی پیاس کی اور گرم پانی پینے سے آرام ملتا ہو۔ یا سوء مزاج رطب ہو اسپر استدلال منھ کی تری اور زیادہ تھوک آنے سے یا سوء مزاج خشک ہو اسپر استدلال منھ کی خشکی سے کیا جاتا ہو۔ امراض آلیہ جیسے ورم گرم اسپر استدلال بذریعہ تپ کے کیا جاتا ہو اور پیاس کے شدید ہونے سے اور درد شدید ایسا جو مریض کے دونون شانون کے بیچ مین ہو یا ورم بارد اسپر استدلال گرانی یا درد سے کیا جاتا ہو۔ تفرق اتصال کے تابع خونی قے ہوتی ہو اور دونون شانون کے بیچ مین درد ہوگا پھر جو تفرق اتصال طول مین ہو تو کے دفع کرنے مین اور کھل کر قے ہونے مین نقصان پیدا کریگا۔ یہ سب اقسام ان امراض کے ہین جو مری مین پیدا ہوتے ہین۔ جو امراض مجراے مری مین پیدا ہوتے ہین وہ سدہ ہو اور سدہ یا تو ورم سے پیدا ہوتا ہو جو اندر مجری کے عارض ہو۔ یا اس عضل مین ورم آجائے جس سے مری کا فعل پورا ہوتا ہو پس یہ ورم خارج سے پیدا ہوکر مری مین تنگی پیدا کرے اور اسی مجراے مری کو تنگ کردے۔ ورم کے علامات لشدیکہ گرم ہو یہ ہین کہ درد ہو اور تپ اور پیاس لشدت ہو اور جسوقت [illegible]

سبب پڑجائے تپ کی حرارت ہو اور مریض کو لرزہ آجائے اور پھر یہ بھی معلوم ہو۔ اور اگر ورم سرد ہے اُس سے گرانی مقام ورم مین اور
تمام پیدا ہوگا۔ اکثر دلائل مری کے سدہ یہی ہین کہ غذا کا پہونچنا معدہ تک نہ ہو اور امراض معدہ مین یہ دلیل مری مین سدہ پڑنے کی ہے
اور امراض معدہ کے منھ مین پیدا ہوتے ہین انھین امراض مین سے کچھ امراض تو خاص معدہ کے منھ مین پیدا ہوتے ہین اور کچھ
امراض قعر معدہ مین یعنے خاص معدہ کے اندر پیدا ہوتے ہین۔ جو امراض فم معدہ مین ہوتے ہین اور جو ایذا فم معدہ کو پہونچتی ہے
وہ صعب اور شدید ہے اسلیے کہ یہ ایذا ایک عضو قوی الحس مین ہے جو تھوڑی سی ایذا سے گزند پاتا ہے اور تھوڑا سا سبب اُسے ایذائے
شدید پہونچاتا ہے۔ تا اینکہ بیشتر نوبت بہلاکت اور تلف جان کے آجاتی ہے بسبب قرب ہونے قلب کے اور بسبب مشارکت
دماغ کے فم معدہ سے جو درد کے اقسام فم معدہ مین عارض ہوتے ہین ایک تو وہ مرض ہے جو فم معدہ کو اور تمامی اعضا کو عام ہے
جیسے دماغ اور قلب اور یہ سوء مزاج اور ورم کے اقسام اور تفرق اتصال ہے۔ اور بعض وہ مرض ہے جسمین فم معدہ کے شریک
اور اعضا بھی ہوتے ہین جیسے دماغ اور قلب۔ دماغ کی شرکت سے جیسے ارق یعنی بیداری کا مرض اور ذہاب عقل یعنے
عقل زائل ہوجانا تپون کی بیماریون مین اور وسواس اور احلام ردیہ یعنی بُرے بُرے خواب دیکھنے اور صرع اور تشنج اور سبات
اور جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین لکھا ہے کہ جسکو بعد ایسے تشنج کے قے صفراوی پیدا ہو اُسکا تشنج سکون پائیگا اُسی وقت کبھی جو
شخص بُری بُری چیزین کھاتا ہو اُسکو خراب اعراض لاحق ہوتے ہین جیسے جمائی اور ہچکی۔ اور جب قے کرکے اپنے معدہ سے
خراب غذا نکال ڈالین یہ اعراض برطرف ہوجاتے ہین جنکو بسبب موجودگی خلط خراب کے معدہ مین پاتے تھے۔ قلب کی شرکت سے
جو مرض فم معدہ مین پیدا ہوتا ہے وہ جیسے غشی اور خفقان یعنی دل کا دھڑکنا وغیرہ اور امراض۔ بعض اعراض ایسے ہین جو
خاص فم معدہ سے ہین۔ اور یہ فساد شہوت اور شہوت کلبی اور وہ مرض جو بنام بولیموس مشہور ہے اور بطلان شہوت۔
اور وجع الفواد اور پیاس اور غذا کا معدہ کے منھ پر کھا رہنا ترتے ہوے۔ جو مرض معدہ کے منھ کو سوء مزاج سے لاحق ہوتے ہین
اگر سوء مزاج گرم ہے پیاس پیدا کریگا اور حرارت ایسی جسکو بیمار اپنے معدہ کے منھ مین پاتا ہوگا اور سرد پانی اور دیگر ٹھنڈی
ٹھنڈی چیزون کے کھانے سے اسکو لذت ملتی ہوگی خواہ باہر سے اگر یہی سرد چیزین معدہ پر رکھی جائین اُسکو لذت ملیگی پھر
اگر سوء مزاج گرم کے ہمراہ مادہ صفراوی بھی ہو متلی اور منھ کی تلخی اور غشی پیدا ہوگی۔ اور اگر سوء مزاج بارد ہو مریض کو پیاس کم ہوگی
اور گرم چیزون کے رکھنے سے باہر کی طرف فم معدہ کے اور اسی طرح گرم چیزون کے کھانے سے اُسکو نفع ہوگا۔ اور اگر سوء مزاج
بارد کے ہمراہ سوداوی مادہ بھی ہو خواہ بلغمی مادہ اُسوقت بیمار اپنے منھ کا مزہ ترش تبلائیگا۔ اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ تفرقہ اور تمیز
حاصل کرے اُن اعراض مین جو فم معدہ کو سوء مزاج مفرد سے عارض ہوتے ہین اور اُن اعراض مین جو سوء مزاج سے مع مادہ کے
پیدا ہوتے ہین اُسکو لازم ہے کہ جو کچھ بذریعہ قے کے بدن سے نکلتا ہے اُسے بغور دیکھے مگر یہ قے بعد اسکے ہوئی ہو خواہ کرائی گئی ہو کہ اچھی
غذا آدمی نے کھائی تھی۔ پس اگر یہ قے بعض قسم کے کیموسات سے ملی ہو معلوم ہوگا کہ سوء مزاج مع مادہ کے ہے اور اگر کسی چیز سے
منجملہ اخلاط بدن کے یہ قے مشابہ نہو سوء مزاج مفرد ہوگا بدون مادہ کے۔ پیشاب بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے اسلیے کہ پیشاب
اگر کسی آدمی کا بعد کھانے غذاے معتدل کے لیا جائے اور پانی بھی معتدل اور صاف کا پیا ہو اور وہ پیشاب گاڑھا اور [illegible]
معلوم ہوگا کہ سوء مزاج ہمراہ مادہ کے ہے اور اگر رقیق اور صاف ہو سوء مزاج مفرد ہوگا بدون مادہ کے۔ مزاج رطب اور یابس

تا پیدا ان دونون سے اپدا فم معدہ کو نہ ہو چکی ہان اگر مدت ایسے مزاج کی طولانی ہو جائے اُسوقت یہ قسم مزاج کی خراب اعراض پیدا
کرتی ہے پس سوء مزاج رطب سے استسقا پیدا ہوگا اور سوء مزاج یابس سے ذبول تک اور یہ وہی مرض ہے جو بنام دق شیخوخت
مشہور ہے - جو ورم فم معدہ کو عارض ہوتا ہے یا ورم گرم ہے اور اسپر استدلال تپ سے اور سک اور ثقل اور پیاس اور کرب اور بتلی سے
کیا جاتا ہے اور جو غلظ اور گندگی چھونے سے ہاتھ کے نیچے محسوس ہوتی ہے فم معدہ کے مقام پر وہ بھی ورم پر دلیل ہوتی ہے مع حرارت
مقام مذکور کے پھر جسوقت یہ ورم پک جائے اور پھوڑا ہو جائے تپک اور تپ زیادہ ترقوی ہوگی اور تپ کے ہمراہ پھریری اور
لرزہ بڑھ جائیگا اسلیے کہ یہ دونون مرض بوجہ حدت اور تیزی مادہ کے پیدا ہوتے ہین اور اسوجہ سے کہ مادہ فم معدہ مین چبھ رہا ہے
پھر جب یہ پھوڑا پھوٹا اور پیپ خارج ہوئی اب اُسی دوا کو ترک کرا دینی چاہیے - یا ورم سرد عارض ہو اور اسپر استدلال گرانی اور فم معدہ کے
مقام کی گندگی سے بدون حرارت کے اور بدون پیاس ہوتا ہے - تفرق اتصال کا پیدا ہونا فم معدہ مین اُسی طرح سے ہے جس طرح
مری مین ہوتا ہے اور اُسپر استدلال اُنھین دلائل سے بعینہ کیا جاتا ہے جو مری کے تفرق اتصال مین بیان ہوے - فساد شہوت
یا تو اشتہا کی زیادتی سے ہوتا ہے یا کمی اشتہا سے خواہ اشتہا کے بالکل باطل ہونے سے - زیادتی اشتہا کی یا کیفیت مین طعام کے
جیسے حاملہ عورتون کو مرض رحم کا پیدا ہوتا ہے کہ بُری بُری چیزون کی خواہش کرتی ہین - یا مقدار کی زیادتی کا فساد ہو اسکو جوع
یعنے بھوک کہتے ہین - اور اگر اسے جوع کی افراط ہو اُسکو جوع کلبی کہینگے اور شہوت کلبی بھی اسی کا نام ہے - نقصان اشتہا بھی یا تو
اس طرح سے ہو کہ اشتہا کم ہو جائے اور جاتی رہے جیسے وہ مرض جسکو بولیموس کہتے ہین - رحم کا مرض جو عورتون کو زمانہ حمل مین
عارض ہوتا ہے اُسمین یہ بات ہوتی ہے کہ خراب کیفیت کی غذاون کی خواہش عورتون کو ہوتی ہے - اور اسکی پیدایش یا تو خلط خراب سے
ہوتی ہے جو فم معدہ مین محتقن اور گھٹی ہوئی ہوتی ہے پس آدمی کو خواہش ترش اور شور - اور چکھٹی یا تیز چیزون کی ہوتی ہے اور کبھی آدمی کو
خواہش مٹی اور چونہ اور کوئلہ اور ٹھیکرے وغیرہ خراب مزہ کی اشیا کھانے کی ہوتی ہے جیسے حاملہ عورتون کو بھی خواہش اُسوقت پیدا
ہوتی ہے جب آنکے معدہ مین فضلہ اُس چیز کا فراہم ہوتا ہے جو کچھ بچہ کے کھانے سے بچتا ہے منجملہ خون حیض کے - اور اسکی علت یہ ہے
کہ خون حیض کا ایک ایسا فضلہ ہے جسکو طبیعت نے مہیا کر رکھا ہے تاکہ غذا جنین کی زمانہ حمل مین ہوا کرے - پھر اگر عورتون کو حمل رہ جاتا ہے
یہ خون اُسوقت نہین نکلتا ہے جو ایام حیض آنے کے اُسی عورت کے ہون اور اسی خون سے بہتر اور اچھی سے اچھی شے جو ہے اُس سے غذا
جنین کی ہوتی ہے اور جو اس سے کم خوبی اور منفعت مین ہے وہ بطرف پستان کے چڑھ جاتا ہے اور اُسکا دودھ بن جاتا ہے - اور جو جزاے
اجزا اسکے ہین وہ عورت کے بدن مین باقی رہ جاتے ہین اُسی مین سے کسیقدر فم معدہ مین عورت کے آتا ہے کہ اُس سے خراب اشیا کھانے کی
خواہش پیدا ہوتی ہے اور یہ مرض عورت کو پہلے مہینہ عارض ہوتا ہے اور چوتھے مہینہ مین جاتا رہتا ہے - اسلیے کہ جنین جب تک بہت
چھوٹا ہے اسی خون کی مقدار قلیل سے غذا لیتا ہے اور بہت سی مقدار اُسکی باقی رہتی ہے لیکن جسوقت جنین بڑھا اور ہاتھ پانون
نکالے اب زیادہ غذا کا محتاج ہوتا ہے پس اسی خون کی زیادہ مقدار سے غذا لیتا ہے اسباب عورت کو ایسی خراب چیزون کی خواہش
نہین ہوتی ہے اسلیے کہ خون تو اب زیادہ مقدار سے اُسکی غذا مین خرچ ہو رہا ہے - طعام کے اشتہا کی زیادتی جسکو جوع کہتے ہین
یا تو سوء مزاج بارد سے ہوتی ہے جو فم معدہ کو عارض ہوتا ہے اُسپر استدلال اس بات سے کیا جاتا ہے کہ بیمار کو کھٹی ڈکار نہین آتی زمین
زیادہ افراط بھوک کی یہی جوع کلبی ہے وہ ایسی بھوک ہے کہ مریض کا کسی طرح سے پیٹ نہین بھرتا - اُسکی پیدایش یا کسی خلط ترش سے

سوتی ہی جو معدہ کے منھ مین ٹھہری ہوئی ہو اور اجزاے جرم مین قسم معدہ کی وہ ترش خلط گھسی ہوئی ہو اسپر استدلال کھٹی ڈکار سے اور پانی کی
خواہش مین کمی سے اور پاخانہ گیلا زیادہ مقدار آنے سے کیجاتی ہی- اور استفراغ یعنے خارج ہونا رطوبات کا بدن سے یہ بھی دلیل اسی مرض کی ہی
اسلیے کہ ان رطوبات زائد کے خارج ہونے سے اعضاے بدنی مشتاق ہوتے ہین کہ جو رطوبات خارج ہو گئے ہین اُنکی جگہ اور چیزین اب
ہونچین جیسے بعد ایسی بیتون کے بھی بھوک پیدا ہوتی ہی جن بیتون کا زوال بذریعہ استفراغ کے ہوا ہو- اسی مرض پر استدلال یون
کیا جاتا ہی کہ اس سے پہلے استفراغ اخلاط ہو چکا ہو- اور اسکی وجہ یہ ہی کہ اعضاے بدنی جب غذا سے خالی ہو جاتے ہین تو کچھ رگون مین
خلط وغیرہ رہتی ہی اُسے اپنی طرف جذب کرتے ہین اور پھر جب رگین غذا سے خالی ہوئین جگر سے غذا کو جذب کرینگی اور جب جگر خالی ہوا ماساریقا سے
جذب غذا کریگا اور ماساریقا خالی ہو کر چھوٹی آنتون سے جو باریک ہین جذب غذا کرتی ہین اور جب چھوٹی آنتین خالی ہوئین معدہ سے جذب
غذا کرینگے اس وقت کہ معدہ خالی ہوگا بھوک پیدا ہوگی اور اسی کیفیت پر استدلال اس طرح سے کیا جاتا ہی کہ پہلے استفراغ ہو چکا ہی- اس مرض کی
اصل جوع کی شدت ہی اور صبر یعنے برداشت بھوک کی نہونی اور زیادہ حد سے کھانا تا اینکہ معدہ پر گران ہوتا ہی پس بذریعہ قی کے اُسے
گرا دیتا ہی یا پاخانہ کی طرف خارج کرتا ہی- فرق اس مرض مین کہ استفراغ سے پیدا ہو اور اسمین جو ترش خلط سے پیدا ہو یہ ہی کہ جو قسم
جوع کلبی کی استفراغ سے پیدا ہوتی ہی اُسکے ہمراہ انحلال طبیعت ہوتا ہی یعنی طبیعت بجھی ہوئی ہوتی ہی خواہ گری ہوئی بوجہ ضعف کے-
سقوط شہوت یعنی اشتہا کا ساقط ہونا یا سوء مزاج گرم سے ہوتا ہی جو فم معدہ کو ڈھیلا کر دیتا ہی اور جو کچھ فم معدہ مین ہی اُسے گھلا دیتا ہی
اور اسپر استدلال دخانی ڈکار سے جسکی بو جلی ہوئی ہو کیا جاتا ہی اور پیاس لگنے سے اور غذاؤن سے نفرت ہونی اور سرد پانی پینے سے
راحت ملنی اور جو اشیا سرد بالفعل ہین اُنکے رکھنے سے آرام کا ملنا جب وہ اشیا فم معدہ پر رکھے جائین- یا خلط صفراوی یا شور سے
یہ سقوط اشتہا پیدا ہوا و اسپر استدلال اُن چیزون سے کیا جاتا ہی جو فم معدہ کو لذع یعنے چبھن اور متلی اور قی اور زیادہ بیتابی سے سرد پانی پینے کا شوق
منھ کی تلخی یا نمکین مزہ ہونا- اور اسکی وجہ یہ ہی کہ خلط صفراوی یا بلغم شور ہو یہ دونون پیاس پیدا کرتے ہین اور بشدت خواہش شربتون کی پیدا کرتے ہین
اور طعام کی خواہش کم کرتے کبھی نقصان اشتہا ایک خلط غلیظ بالزوجت سے پیدا ہوتا ہی جس سے فم معدہ لتھڑ جاتا ہی اور اُسی
معدہ کے منھ کو یہ خلط بھر دیتی ہی- اس خلط کے تابع لذع یعنے چبھن معدہ کی اور پیاس نہین ہوتی ہی- کبھی کمی اشتہا کی ایک خلط متعفن سے
فم معدہ مین پیدا ہوتی ہی اسی سے کمی اشتہاے غذا کی اور ایک حالت مشابہ قبض اور مروڑے کی معدہ کے منھ مین پیدا ہوتی ہی کبھی
بطلان اشتہا اُسوقت پیدا ہوتا ہی جب کوئی آفت اُس پٹھہ مین پہونچے جو فم معدہ مین آیا ہی اور اُس آفت سے حس اُسکی یعنے
فم معدہ کی جاتی رہے اور اسپر استدلال یون کیا جاتا ہی کہ ایسے سقوط اشتہا کے ہمراہ کچھ امراض دماغی بھی ہوتے ہین جیسے اختلاط ذہن
جو مرض بنام بولیموس مشہور ہی وہ یہ ہی کہ بھوک تو بافراط معلوم ہو اور اشتہا اور شہوت بالکل معدوم ہو مترجم بظاہر اسکے معنی درست
نہونگے اور مراد یہ ہی کہ تمام اعضاے بدن کو غذا کی طلبکاری ہو مگر معدہ اور فم معدہ کی خواستگاری غذا جاتی رہے یہ مرض بولیموس کا
پیدا ہونا بیشتر افراط سے سوء مزاج بارد کے ہوتی ہی جو فم معدہ پر غالب آ جاتا ہی اور غذا مین کمی ہو جاتی ہی اور قوت مین ضعف ہوتا ہی- استدلال
اس مرض پر یون کیا جاتا ہی کہ آدمی چھونے سے فم معدہ کے مقام کو سرد پاتا ہی اور سقوط شہوت معدہ کی ہوتی ہی اور جب غذا اسکے سامنے
آتی ہی خواہش نہین کرتا اور دوار و غشی بھی اسی کے ہمراہ عارض ہوتی ہی اور تمام بدن لاغر اور دبلا ہوتا ہی- اور بھوک جو اس مرض مین
ہوتی ہی وہ اسکی نہین ہی جو فم معدہ کو عارض ہو بلکہ وہ بھوک بوجہ قوی ہونے شہوت دیگر اعضاے بدنی کے معلوم ہوتی ہی- بولیموس

اور شہوت کلبی میں فرق یہ ہو (کہ جوع کلبی میں قوت شہواتی قوی ہوتی ہو اور اعضا سب غذا سے بھرے ہوئے ہیں ۔ درد جو فم معدہ کو
عارض ہو) جس مرض کا نام وجع الفواد ہو یہ وہ درد ہو جو معدہ کے منھ مین پیدا ہوتا ہو اور اسکا نام طبیب لوگ عرف خاص مین اور دیگر
اشخاص اپنے عرف عام مین وجع الفواد رکھتے ہیں جسکے معنی دل کے درد کے ہین (اور حالانکہ یہ درد فم معدہ کا ہو) سبب یہ ہو کہ قلب کے
نزدیک فم معدہ واقع ہو ۔ اس مرض کی پیدائش یا سوء مزاج گرم سے ہوتی ہو اور اسپر استدلال اس طرح سے کیا جاتا ہو کہ ٹھنڈی چیزون کے
رکھنے سے مرض او رایذا سے مرض مین سکون پیدا ہوتا ہو جب او پر وہ اشیا بیرون جسم فم معدہ کے موضع خاص پر رکھی جائین اور سرد
چیزون کے کھانے سے بھی جنمین اثر برودت کا ہو سکون آجاتا ہو ۔ یا خلط مراری یعنی صفراوی سے یہ درد اٹھتا ہو جو فم معدہ پر گرتی ہو
اسپر استدلال غشی شدید کے عارض ہونے سے اور اطراف بدن کے سرد ہونے سے کیا جاتا ہو ۔ یہ مرض یعنے وجع الفواد صعب اور دشوار
بیماری ہو اکثر تو اسکا مریض مر ہی جاتا ہو بوجہ درد کی شدت کے اسلیے کہ عضو یعنی فم معدہ کی حس قوی ہو اور قلب سے اسکی جگہ قریب ہو
مترجم سچ تو یہ ہو کہ مہلت علاج کی اسمین کمتر ملتی ہو ادھر درد اٹھا اور موت آگئی ۔ مترجم نے اسوقت تک شاید دس بیمارون کا علاج
کیا ہو اور خدا کا شکر کرتا ہون کہ انمین سے کوئی نہین مرا ۔ اور دوا ایک مجرب شی ملم ہو سوا الساعۃ سے ایسی ہم پہونچی ہو کہ جملہ اقسام وجع الفواد کو
بدون ضرر کے کارگر ہوتی ہو چونکہ یہ مرض فوری مہلک ہو لہذا اس جگہ بھی اسکو لکھتا ہون ۔ ہیرا ہینگ جو قسم عمدہ ہینگ کی ہو بقدر ایک
رتی اور بچون کو آدھی رتی بلکہ ایک چاول بھر منقے مین رکھ کر ادھر کھلایا اور مرض جاتا رہا خدا کرے جس طرح میرے علاج سے شفا
ہوئی ہو جو کوئی میرے ترجمہ کو پڑھ کر علاج کرے اسکے ہاتھ سے مخلوقات الٰہی کی جان بچ جائے آمین ۔ اور مقام علاج مین اور ادویہ بھی
مجربات سے درج کرونگا انشاء اللہ ۔ متن کبھی بعض اوقات صفرا فم معدہ پر درد شدید کے وقت اور شدت غم اور رنج مین اور بڑی وقت
دیر تک تناول طعام نہ کرنے کے ریزش کرتا ہو اور اسکے گرنے سے شدید ایذا پیدا ہوتی ہو تا اینکہ بیشتر موت آجاتی ہو اور آدمی مر جاتا ہو اور
ان سب باتون کا ریزش سے صفرا کے پیدا ہونا بوجہ اچھے ہونے حس فم معدہ کے کہ تیزی حس کی ہو اور بوجہ قرب موضع قلب کے ہو
اور کبھی فم معدہ پر بلغم متعفن گر کر مریض پر کرب اور قلق اسی طرح کا پیدا کرتا ہو جیسے کہ خلط صفراوی پیدا کرتی ہو ۔ طعام کا فم معدہ پر بھاری ہونا
اور ترتا ہوا رہنا یہ بات بوجہ ضعف قوت دافعہ عامہ کے ہوتی ہو ۔ علامت اسکی یہ ہو کہ مریض قبل غذا کھانے کے ایک طرح کا بوجھ اپنے
فم معدہ مین پاتا ہو اور جو غذا کھاتا ہو اس سے اسکو ایذا پہونچے ۔ پیاس بافراط ہونی اور زیادہ پانی پینا یا تو حرارت سے فم کی ہوتی ہو
اور یا اسکی یبوست سے یا گرمی اور خشکی دونون کی وجہ سے ساتھ ہو ۔ یا خلط شور سے جو طبقون مین معدہ کے فراہم ہو خواہ باریک
آنتون مین خواہ ماساریقا مین فراہم ہو ۔ یا جگر کی حرارت سے غلبہ تشنگی کا ہوتا ہو کبھی پیاس کی شدت سینہ اور پھیپھڑہ کی حرارت سے
ہوتی ہو ۔ فرق اس پیاس مین جو سینہ اور پھیپھڑہ کی حرارت سے ہوتی ہو اور اس پیاس مین جو معدہ اور آنت اور جگر کی حرارت سے
ہوتی ہو یہ ہو کہ جو پیاس سینہ کی اور پھیپھڑہ کی حرارت سے ہوتی ہو اسکو سرد ہوا کا سانس کی راہ سے چڑھانا ٹھہرا دیتا ہو اور بجھ جاتی ہو
اور جو پیاس بوجہ معدہ وغیرہ کے لگتی ہو اسے بجز سرد پانی کے اور کوئی چیز نہین بجھاتی ہو ۔ جالینوس نے بیان کیا ہو کہ ایک گروہ کو
عطاش یعنے پیاس کی بیماری شدید لاحق ہوئی اور انکی پیاس نہ تو ہوا سے سرد سے اور نہ آب سرد سے بجھی اور مارے پیاس کے وہ سب کے
مر گئے ۔ اور اس مرض کا سبب انمین یہ تھا کہ بعض نے انمین سے وہ سانپ کھائے تھے جسکا مختلف نام ہو اور کسی نے شراب
ایسی پی تھی جسمین سانپ مر گئے تھے ۔ اور کسی نے پرانی شراب پی تھی جسنے معدہ کو شدید گرمی پہونچائی ۔ اور کوئی انمین سے دریا شور کا

مسافر جہاز پر سوار تھا اُسے میٹھا پانی نملا اور دریاے شور کا پانی کھاری اُسنے پی لیا پس یبوست اُسپر غالب آگئی پس پیاسا مر گیا - اور کسی نے دریا کا پانی کھاری پیا اور اُسکو سست آئے زیادہ کہ رطوبات بدن کے خارج ہوگئے اور وہ شخص مر گیا - جو ورم کے اقسام فم معدہ مین عارض ہوتے ہین بعض تو گرم ہین اور اُنپر استدلال تپک اور گرانی اور تپ اور پیاس سے کیا جاتا ہی اور کرب اور متلی اور بھاری ہین جو کہ چھونے سے ہاتھ کے ہمراہ گرمی مقام ورم کی محسوس ہو - اور جب یہ ورم پکتا ہی اور اسمین پیپ پڑتی ہی اور پھوڑا بن جاتا ہی تپک زیادہ اور تپ قوی پڑھتی ہی اور اضافہ ان سب پر پھریری اور لرزہ کا ہوتا ہی - اور اسکی وجہ یہ ہی کہ یہ دونون عرض بسبب حدت مادہ کے پیدا ہوتے ہین اور یہ مادہ لذع اور چبھن فم معدہ مین پیدا کرتا ہی - اور جسوقت یہ پھوڑا پھوٹتا ہی پیپ قی کی راہ سے خارج ہو جاتی ہی - یا ورم بارد فم معدہ مین پیدا ہوتا ہی اور اسپر استدلال اُسی گندگی سے جو بلا حرارت کے ہی کیا جاتا ہی اور پیاس بھی اسمین نہین ہوتی ہی مگر گرانی البتہ ہوتی ہی تفرق اتصال جو فم معدہ مین پڑتا ہی اُسکا پیدا ہونا بر قیاس مری کے تفرق اتصال کے ہوتا ہی اور استدلال اُسپر بھی اُنھین دلائل سے بعینہ کیا جاتا ہی - مگر اتنا فرق ہی کہ درد اور ایذا بوجہ مقام فم معدہ کے زیادہ ہوتی ہی -

باب پچیسوان اُن امراض کے بیان مین جو قعر معدہ مین عارض ہوتے ہین اور اُنکے اسباب اور علامات کا بیان

جو بیماریان قعر معدہ مین پیدا ہوتی ہین اُنمین سے ایک سوء استمرا ہی یعنی خرابی ہضم کی اور تخمہ اور ہیضہ اور ذرب یعنے سہال کہنہ اور وہ مرض جو بنام زلق الامعا مشہور ہی اور قی اور ہچکی اور نفخ اور کھٹی ڈکار اور خون اور دودھ کا معدہ مین بستہ ہو جانا - خرابی ہضم کی اور تخمہ جو خرابی ہضم سے پیدا ہوتا ہی اور یہی بطلان ہضم ہی ان امراض کا پیدا ہونا اُسوقت ہوتا ہی جسوقت کہ معدہ ضعیف ہو جائے ہضم غذا سے اور اسکی یہ صورت ہی کہ جب غذا اجلد معدہ سے نیچے نہ اُترے اسکو ابطاء ہضم کہتے ہین مراد یہ ہی کہ دیر مین ہضم ہوا اور طعام پورا ہضم نہوا ہو یا اینکہ ہضم ہونا اُسکا خراب طور سے ہو اور بعض خراب کیفیات کی طرف متغیر ہو گیا ہو اُسکو سوء ہضمی کہینگے - اور اگر ہضم نہوا اور معدہ سے نیچے نہ اُترا اور اُسی معدہ مین غذا فاسد ہو گئی اسکو تخمہ کہتے ہین - اور جو لوگ ایسے ہون جنکو یہ سب امراض لاحق ہون اُنکو سوء ہضمی کہینگے - یہ سب امراض ایک ہی سبب سے پیدا ہوتے ہین - مگر دیر ہضمی کی پیدایش اُسوقت ہوتی ہی جب یہ اسباب ضعیف ہون اور تخمہ جب عارض ہوتا ہی جب یہ اسباب قوی ہون اور سوء ہضمی درمیانی اسباب سے پیدا ہوتی ہی - یہ سب اسباب یا تو اندرونی ہوتے ہین یا خارجی - اندرونی اسباب سوء مزاج معدہ کا ہی اور وہ اخلاط جو معدہ مین محتقن اور جاگرفتہ ہو جائین اور ورم کے اقسام اور تفرق اتصال ہی سوء مزاج معدہ کا یا گرم ہو جس سے ہر قسم کا طعام معدہ مین فاسد کر دے اور اُنکو بطرف بعض انواع خراب اور متعفن کی مائل کر دے اسلیے کہ قوی حرارت معدہ مین ہو غذا اُن کو خراب اور فاسد کر دیتی ہی - اسپر استدلال دخانی ڈکار سے اور تھوک بدبو جو مشابہ بدبوے حماء یعنی سیاہ مٹی سڑی ہوئی کے ہو یا مچھلی کی سی بو ہو اور اس سے کہ سرد قسم کی غذا جو بدشواری ہضم ہوتی ہین وہ ہضم ہو جاتی ہون - اور پیاس اُنکو زیادہ لگے اور یا اُنمین ایک درد بھی ہوتا ہی جو بروقت استعمال سرد چیزون کے ٹھہر جائے بالفعل سرد ہون یعنی ہاتھ سے اُنکی سردی محسوس ہو یا بالقوت سرد ہون کہ اثر اُنکا سرد ہو جو سوء مزاج بارد ہو تو اسپر استدلال اس سے کیا جاتا ہی کہ مریض کو کھٹی ڈکار آتی ہی اور پیاس کم لگتی ہی اور گرم غذا کھانے سے نفع ہوتا ہی اور ان سب اعراض کے ہمراہ درد بھی ہو جو گرم اشیا کے استعمال سے فرو ہو جائے بالفعل گرم ہون یا بالقوت - پھر اگر سردی زیادہ ہو

غذا میں تغیر کسی طرح کا نہو گا اور نہ کھٹی ڈکار آئیگی اسلیے کہ با فراط سردی اگر ہو غذا میں کچھ بھی تغیر نہیں ہوتا ہے۔ یا سوء مزاج خشک ہو
یا سوء مزاج رطب ہو اور ان دونوں قسم کے سوء مزاج پر استدلال اس طرح سے ہوتا ہے کہ دونوں معدہ کو منع نہیں کرتے لیکن نقصان
ہضم ابتدا ہی سے ہوتا ہے ابتدا میں جب سوء مزاج پیدا ہو اور کسی طرح کا الم اور ایذا اسکو [illegible] لیکن [illegible] کا حال ہوتا ہے جو
خراب ہوتا ہے جب انکے عارض ہونے کو زمانہ طولانی گذر جائے۔ اور اسکی صورت یہ [illegible] ہوتا ہے اور [illegible] افراط ہوتا ہے
اس سے وہ مرض پیدا ہوتا ہے جسکو ذبول کہتے ہیں اور یہی دق ہے خصوصاً اگر [illegible] جائے کہ یہ مرض
یعنے دق تمام بدن میں عام ہو جاتا ہے اور اس سے لاس یعنے دبلا پن اور ذبول پیدا ہوتا ہے [illegible] رطب جسوقت معدہ پر غالب
اس سے استسقا پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ سوء مزاج غذا کو بطرف رطوبت کے بدل دیتا ہے خصوصاً اگر اسپر اضافہ برودت کا بھی ہو
اسوقت استسقا کا پیدا ہونا قوی ہوگا۔ اور ہم بیان کرینگے کہ سوء مزاج معدہ سے کیونکر استسقا پیدا ہوتا ہے مگر اس بیان کا مقام
اور ہے۔ جو خلط متعفن اور کھٹی ہوئی معدہ میں ہو یا یہ خلط گرم ہے اور اسپر استدلال کمی اشتہا اور خالی ڈکار اور تھوک کی بدبو اور
بدمزگی سے کرتے ہیں اور یہ خلط یا یہ ہے کہ معدہ کی تجویف اور خالی جگہ میں ریختہ ہوئی ہے اسپر استدلال یوں کرتے ہیں کہ مریض اگر غذا
کھائے جو بدشواری فاسد ہوتی ہے جیسے گیہوں اور جو اور بعد کھانے اسی غذا کے قے کرے خواہ پاخانہ پھرے ہمراہ اسکے صفرا بھی خارج
ہوگا۔ اور یا یہ کہ اسی خلط کو معدہ کے طبقات نے پی لیا ہے اور اسپر استدلال تشنگی اور ایسی قے سے کیا جاتا ہے جسکے ہمراہ سوا سے غذا کے
اور کچھ نہ خارج ہو اور شدت سے پیاس ہوتی بھی اسی پر دلیل ہے۔ یا یہ خلط بارد ہو اسپر استدلال نقصان اشتہائے طعام سے اور کھٹی
ڈکار سے کیا جاتا ہے۔ اور یہ خلط بھی یا تو معدہ کی تجویف میں ریزش کرتی ہے اور اسپر استدلال یہ ہے کہ مریض اگر کوئی ایسی غذا کھائے
جسکی قوت جلا زیادہ ہو جیسے شہد اور بعد اسکے قے کرے خواہ پاخانہ پھرے اسکے ہمراہ بلغم بھی خارج ہوگا۔ یا اس بلغم کو معدہ کے
طبقات پی گئے ہوں اسوقت استدلال پیاس کی کمی اور اشتہائے طعام کی زیادتی سے کیا جاتا ہے۔ مناسب ہے تفرقہ کرنا اس مرض میں
کہ جو کچھ معدہ کو سوء مزاج عارض ہوتا ہے اور جو خلط معدہ میں پیدا ہوتی ہے اسکو کسی اور طرح سے بھی پہچاننا چاہیے اور وہ طریقہ یہ ہے
کہ مریض کے بدن کو دیکھیں اگر اسکا بدن اور بدن کی رگیں بھری اور پھولی ہوئی ہوں اور جو کچھ بطرف براز کے نکلتا ہے بوقت کھانے
معتدل غذا کے اسمیں آمیزش کسی ایک خلط کی اخلاط سے ہوتی ہو اور پیشاب ثخین اور گاڑھا ہوتا ہے اور گدلا بھی ہو تیلا اور
صاف پیشاب نہیں ہے پس یہ مرض جو معدہ میں پیدا ہوا ہے اُنھیں اخلاط سے ہے جو معدہ میں گھٹے ہوئے ہیں سوء مزاج مفرد سے
یہ مرض نہیں ہے۔ ورم کے اقسام جو معدہ میں پیدا ہوتے ہیں وہ اقسام دبیلوں کے ہیں یا تو گرم مادہ سے ہوں اسپر استدلال
تنگی اور درد سے اندر قعر معدہ کے اور ڈکار اور گرمی جو ہاتھ رکھنے سے معدہ پر معلوم ہو اور تپ اور پیاس ہو اور جب ورم میں
پیپ پڑے تپ کی زیادتی ہو اور پھریری اٹھے۔ یا ورم سرد ہو اسپر استدلال گرانی اور ڈکار سے بدون گرمی اور درد کے ہوتا ہے
تفرق اتصال یا تو اسباب خارجی سے ہوتا ہے جیسے جراحت معدہ میں پڑے خواہ اندرونی اسباب سے جیسے تفرق معدہ میں ہو
خواہ سڑانے والی کیفیت والا مادہ اسی معدہ میں پیدا ہو (یہاں تک معدہ کے امراض کا اسباب داخلی سے بیان تھا) خارجی اسباب
جنسے سوء ہضم [illegible] پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ طعام معدہ سے کم موافق ہو۔ اور کم موافق ہونا طعام کا یا بسبب مقدار طعام کے ہے
جب کہ طعام کی مقدار زیادہ ہو پس معدہ اُسکے ہضم کرنے پر قادر نہوسکے جیسے تھوڑی سی آگ پر جب بہت سی لکڑیاں ڈال دیں

اُسکی پرورش کرے پر تھوڑی آگ قادر نہو گی - یا کمی موافقت غذا بنظر کیفیت غذا کے ہو جسوقت کیفیت غذا کی خراب ہو جیسے برش
اور گھٹا دودھ اور مچھلی اور بسلی اور روہ غذا جو ماہی توے اور لگن وغیرہ پر پختہ کی گئی ہو اُسکی مثال ایسی ہے کہ تھوڑی سی کمزور آگ پر
استوار اور مضبوط لکڑی رکھدین کہ وہ نہ جلیگی - یا کمی موافقت غذا کی بنظر ترتیب یعنی پہلے پیچھے غذا کھانے کے ہو مثلاً اگر
کوئی آدمی غلیظ غذا اخواہ قابل ہضم غذا اسکے بعد لطیف اور جلد ہضم غذا تناول کرے پس وہ دوسری غذا یعنے لطیف فاسد ہو جائیگی
قبل ازانکہ پہلی غذا یعنی غلیظ معدہ سے اُترے - خواہ کوئی آدمی ابھی ایک غذا کو کھا چکا ہے اور وہ ہضم نہین ہوئی کہ دوسری
غذا کھالی یہ بھی ہضم نہو گی - استدلال ان سب اسباب پر مریض سے پوچھکر کیا جاتا ہے - ہیضہ کی بیماری یہ ہے کہ صفرا بذریعہ
قے اور اسہال کے خارج ہوا کرے - اور یہ ہیضہ یا تو کثرت سے طعام کے ہوتا ہے جب معدہ پر بھاری ہو جاتے اور اُسی معدہ کو
ایذا دے اور معدہ اُسکے دفع پر قادر ہو کر اُسی غذا کو جو مقدار اُسکے قرب معدہ کی ہے بذریعہ قے کے دفع کریگا - اور جو مقدار اُسکے
قعر مین اُتر چکی ہے اور اُسی قعر مین سما گئی ہے اُسے دستون کے ذریعہ سے دفع کریگا - یا ہیضہ بسبب کیفیت خراب غذا کے پیدا
ہوتا ہے کہ اسمین ننع ایسی ہو جو معدہ مین چبھے بوجہ اسکے کہ وہ غذا اُسکو ایذا دیتی ہو اور اسی وجہ سے معدہ اُسکے خارج کر دینے
اور نکال کر باہر پھینک دینے پر اور اپنے اندر سے دور کرنے پر آمادہ ہو - خودہ کیفیت اُسی غذا کی لزوجت اور چسپندگی کی جو طعام کو
پھسلا کر خارج کر دے - یا بسبب فساد طعام کے کسی قسم کی اور خرابیون کی نظر سے جو خرابی غذا کو بطرف صفراوی خلط کے بدلتی ہے
اور پھر معدہ اُسی غذا سے صفرا شدہ کو بوجہ چبھن اور ایذا دہی کے اپنے سے باہر ہٹا دیتا ہے اس طور سے جو اجزا اُسی غذا اسکے
لطیف ہین اور معدہ سے اُوپر کی طرف چڑھے ہوے ہون اُنکو بطرف براز کے دفع کریگا - یا ہیضہ ریزش سے خلط صفرا کی ہوتا ہے
جو مرارہ سے ہوئی ہو خواہ اور کسی جگہ سے کسی عضو کی ریزش ہوئی ہو پس معدہ مین وہی خلط لذع پیدا کرتی ہے اور معدہ اُسے
باہر پھینکتا ہو - ہیضہ کے ان سب اقسام پر استدلال اُسی چیز سے کرنا چاہیے جو بدن سے خارج ہوتا ہے قے کی طرف سے خواہ دستون مین
اور نیز بقدر کرب اور غشی اور پیاس کے بھی استدلال کرتے ہین - یہ ہیضہ کا مرض ایسا ہے کہ ابتدا مین ایذا اسکی کمتر ہوتی ہے اور جب
طعام فاسد قے اور دستون کی راہ سے خارج ہو جاتا ہے اسمین کرب اور درد اور قلق اسقدر ہوتا ہے کہ غشی کی نوبت آ جاتی ہے اور چہرہ
سُت جاتا ہے اور نوت کنپٹیان بیٹھ جاتی ہین ناک پتلی ہو جاتی ہے ہاتھ پاؤن سرد ہو جاتے ہین اور یہ بات اُسوقت ہوتی ہے جب آفت
قوی ہو اور قوی آفت اُسی وقت ہو گی جب بدن مین اخلاط زیادہ بہ فساد موجود ہون مترجم مراد مصنف کی یہ ہے کہ تنقیہ
اور ریاضت وغیرہ سے اخلاط خراب کا تدارک نہوا ہو یا اینکہ جسوقت ہوا سے خراب چلے فوراً اخلاط صحیح خراب ہو کر فاسد خلط سے
بدل پھر جاتا ہے - اور اکثر عوام جو بے دھڑک کہ دیتے ہین کہ تدبیر حفظ صحت سے کیا فائدہ ایسا نہین ہے اسلیے کہ مرض کی پیدائش
بدون سبب کے محال ہے اور سبب مرض جب بدن مین موجود ہے پھر مرض کو ہوتے کیا دیر لگتی ہے اور جس شخص کا بدن خراب اخلاط سے
پاک ہے اگرچہ ہوا سے سمی ہے اسمے مرض ہیضہ کا لاحق ہو سکتا ہے تاہم ظاہری قرائن سے خطرہ اُسکی نسبت کم ہے متن ذہب اس
مرض کو کہتے ہین کہ دستون کی راہ سے مختلف مادہ رقیق برآمد ہوتے ہون - ذرب کی پیدائش یا خرابی تدبیر غذا سے ہوتی ہے یا
رگون کے پُر ہو جانے سے یا کوئی سدہ جو ماسا ریقا مین پڑ جاے - یا کچھ اخلاط بطرف معدہ کے منجذب ہو گئے ہون - جو ذرب
خرابی تدبیر غذا سے عارض ہوتا ہے یا تو غذا کی مقدار مین خرابی ہو کر زیادہ کھائی جائے پس معدہ پر اُسکا بوجھ پڑے دفعۃً اور اُسکے بعد

اور قسم کے مادے بھی دستون مین برآمد ہون - یا کیفیت غذا کی خراب ہو اگر ایسی غذا کھائے جو بہت جلد فاسد ہو جاتی ہو جیسے خربوزہ
اور توت اور کدو وغیرہ کہ معدہ مین جا کر فاسد ہو جائے اور اسکو معدہ دفع کر کے بطرف خارج کے نکال دے اور اسی کے بعد اور مادہ بھی
دستون مین کھنچ آئے خواہ ترتیب مین غذا کی خرابی ہو کہ پہلے آدمی وہ غذا کھائے جو دیر مین معدہ سے اُترتی ہو اور اسکے بعد زود ہضم
غذا کھائے - جس ذرب کی پیدایش سدہ سے ہوتی ہے جو معدہ رگون مین پڑتا ہے یعنے جن رگون کا نام جداول ہے کہ ان رگون مین جب سدہ
پڑتا ہے عصارہ غذا کا انمین ورنہین آتا کہ انمین ہو کر جگر مین پہونچے لہذا بذریعہ اسہال کے دفع ہوا کرتا ہے - بقراط نے اپنی کتاب الفصول
مین لکھا ہے کہ کبھی آنتہ مین خراش آنتون مین ریح کے نفوذ نہ کرنے سے اور خارج نہونے سے اور اسی ریاح کے اوپر چڑھ جانے سے
پیدا ہوتا ہے اور قوت بھی ایسے وقت ساقط ہو جاتی ہے اور ہاتھ پاؤن ٹھنڈے ہو جاتے ہین اور جالینوس نے اس قول سے بقراط کے
معدہ کا درد اور سر کا بخارات سے بھر جانا مراد لیا ہے - اور سبب اسکا یہ ہے کہ جن آنتون مین خراش پڑ گیا ہو ہر ایک چیز سے جو ان مین نفوذ
کرے ایذا پاتی ہین خصوصاً جن اشیا مین لذع اور خراش ہو اور جب ایسے مادہ سے آنتون کو ایذا پہونچے ایک لحظہ بھی نہ گذریگا کہ چبھن پیدا
ہونے مین کہ اسی مادہ کو بذریعہ دستون کے دفع کر دیگی اور یہ لذع اور خراش پلٹ کر اوپر چڑھیگی اور ریاح اور آلام معدہ مین پیدا کریگی اور
دماغ بخارات کے چڑھنے کے سبب سے بھر جائیگا اور یہ لذع جو آنتون کو عارض ہوئی اسی کے تابع ضعف قوت اور برد اطراف یعنے
ہاتھ پاؤن کا ٹھنڈا ہونا عارض ہوگا اسلیے کہ حرارت غریزی تو مقام الم اور ایذا کی طرف چلی جاتی ہے تاکہ ایذا کو دور کرے اور شفا دے -
جس ذرب کی پیدایش بدن اور رگون کی امتلا سے ہو اسکی وجہ یہ ہے کہ غذا جسوقت بخوبی ہضم نہو معدہ اور پتلی آنتون مین وہ غذا جگر مین
نفوذ نہ پاسکیگی اور تمام اعضاے جسمانی مین اسکا نفوذ نہوگا بوجہ امتلا کے جو تمام بدن اور رگون مین عرض ہو چکا ہے پس اب وہی
غذا جو بخوبی ہضم نہین ہوئی تھی باریک آنتون سے موٹی اور بڑی آنتون مین آئیگی اسی سے ذرب پیدا ہوگا - جس ذرب کی پیدایش
اخلاط کثیرہ سے ہو کہ بطرف معدہ کے کھنچتے ہین یا تو یہ بات تمام بدن سے عارض ہو یعنے تمام بدن سے جذب اخلاط کا معدہ کی طرف
ہوتا ہو یا اینکہ کسی کے ایک ہی عضو سے جذب اخلاط کا معدہ مین ہوتا ہے - اور یہ بھی جذب یا تو براہ طبیعت کے ہے جیسے بروقت بحران
مرض کے جب اعضاے بدنی فضلہ موذی کو جس سے ان اعضا کو ایذا پہونچی ہو بطرف معدہ کے دفع کرتے ہین (یہ تو جذب اول کی
مثال ہے) یا دماغ سے خراب فضلہ کو بطرف معدہ اور آنتون کے دفع کرتا ہے مترجم یہان پر چار مثالون کا بیان کرنا چاہیے انمین
دو مثالین فقط درج متن ہوئی ہین جو دفع طبیعی کے عام بدن سے خواہ دماغ سے ہو سکین - اب رہا جذب غیر طبیعی یا تو اصل کتاب مین
مصنف نے ترک کیا یا غلطی کاتب کی ہے بہر حال جذب غیر طبیعی کی بھی یہی دونون مثالین اس طرح سے ہونگی کہ مادہ غیر موذی تمام
بدن خواہ عضو خاص مثلاً دماغ کسی مرض حاد مین جیسے دق وغیرہ مین بطرف معدہ اور آنتون کے دفع کرے - متن اسلیے کہ اکثر دماغ مین
طرح طرح کے فضول یکجا ہوتے ہین اور انکو بطرف معدہ کے دماغ دفع کرتا ہے - کبھی یہ فضلہ شور یا تیز بھی ہوتا ہے پس خون کے دست آتے ہین
اور خراش آنتون مین ہو جاتا ہے اسلیے کہ معدہ اور آنتون کو یہ مادہ چھیل ڈالتا ہے اور انمین زخم ڈال دیتا ہے - شور مادہ کی علامت یہ ہے
کہ مریض اپنے منہ مین شوریت اور نمکین مزہ پاتا ہو - اور جو مادہ شور اور تیز نہو اس سے خراش مذکور پیدا نہوگا - مگر ضعف قوت اور
کمی پیاس کی اس سے ہوگی - ذرب اور ہیضہ مین فرق یہ ہے کہ ہیضہ کے ہمراہ قے ہوتی ہے اور اکثر جو ہیضہ کے دستون مین خارج ہوتا ہے
صفرا زرد ہوتا ہے - اور ذرب کے ہمراہ قے نہین ہوتی اور دستون مین جو کچھ خارج ہوتا ہے مختلف طور کا مادہ ہوتا ہے ایک قسم کا نہین ہوتا -

ایضاً ایک فرق یہ بھی ہے کہ ہیضہ ایک مرض حاد اور تیز بیماری ہے جلد دفع ہو جاتی ہے (یا ہلاکت مریض واقع ہوتی ہے) اور ذرب کی بیماری دیرپا ہے اقسام
اس ذرب کننده کے جو فضول کی ریزش سے بطرف معدہ اور آنتوں کے پیدا ہوتا ہے بہت سے ہیں اور بنظر کیفیت ریزش کے بھی اسکے اقسام
چند ہوتے ہین - اسکی تفصیل یہ ہے کہ ایک تو ریزش اسوقت ہوتی ہے جبکہ دماغ ضعیف ہو جائے کسی سوء مزاج گرم خواہ سرد کے عارض ہونے
سے فضول دماغ مین زیادہ ہوں اور دونوں نتھنوں کی طرف اُترین اور تھوڑا حصہ اسکا بطرف حنک کے یعنے سوراخ گلو کے جاکر معدہ مین
پہونچے اور معدہ سے آنتوں مین جاکر فاسد ہو جائے اور مزاج اسکا خراب ہو جائے اور ہضم مین اسکے کمی ہو اور اسی کمی سے قوت
معدہ خواہ آنتوں کی ضعیف ہو جائے - اور بسا اوقات اسی خرابی سے موت بھی واقع ہوتی ہے - اسی ذرب کی ایک قسم وہ ہے کہ اسمین
دست زیادہ نہین آتے بلکہ تھوڑا تھوڑا صفراوی اسہال ہوتا ہے - یہ ذرب اسوقت ہوتا ہے جبکہ کیموسات بدن مین زیادہ ہوں اور قابل
اسکے نہوں کہ اعضا انھین کیموسات سے اپنی غذا پائین پس انھین کیموسات کو بطرف معدہ کے اور بطرف آنتوں کے دفع کرتے
ایک قسم اسی ذرب انصبابی کی دورہ سے ہوتی ہے جسکے دورہ کا زمانہ معلوم ہوتا ہے کہ دو روز خواہ تین روز اسکا زور شور ہو کر پھر
موقوف ہو جاتا ہے اور چند روز تک بالکل بند ہو کر پھر یہی اسہال اپنی حالت پر عود کرتا ہے جیسی پہلے حالت تھی وہی پلٹ آتی ہے اور
یہ بات بقدر جمع ہونے اسی فضلہ کے عضو خاص مین ہوتی ہے جس عضو سے مادہ بطرف معدہ اور آنتوں کے دفع ہوتا ہے جس طرح نوبتی
تپ کا جو عفونت سے ہو یہی دستور ہے - اگر تدبیر غذا وغیرہ کی بیمار ایک سی کرتا رہے تو اسہال کے دورے اپنے انتظام پر درست ہونگے -
کبھی اسی طرح کا ذرب حمی غب مین یعنے ایک روز ناغہ سے جو تپ آتی ہے اسمین عارض ہوتا ہے جسوقت طبیعت خراب فضلہ کو بروز
نوبت دفع کرتی ہے اور خارج کرتی ہے - اسی ذرب کی ایک قسم وہ ہے جو ان رگوں کے سدہ سے پیدا ہوتی ہے جو بنام جداول مشہور ہین
اور اسکی صورت یہ ہے کہ آدمی اسقدر کھانا کھائے کہ شکم سیر ہو جائے اور وہ غذا ہضم ہو کر معدہ سے نیچے اُترنا چاہتی ہے اور اسکو میسر
نہین ہوتا کہ جگر اسکو قبول کرے اسلیے کہ سدہ ایک ماساریقا مین پڑا ہوا ہے اور جب عصارہ غذا کا جگر مین بخوبی نہ پہونچا ماساریقا مین
ہو کر اب اسی عصارہ سے جسقدر پتلے اجزا ہین وہ تو جگر مین نفوذ کرینگے اور جسقدر گاڑھے اور غلیظ اجزا ہین وہ آنت مین ٹپکینگے
جیسے اس استسقا مین یہی بات ہوتی ہے جو سدہ سے پیدا ہو اور اس ذرب کے تابع لاغری بدن کی اور خشکی تمام بدن کی ہوتی ہے اسلیے
کہ بدن مین عصارہ غذا کا نہین پہونچتا ہے اسقدر کہ اسکی کوئی مقدار ہو - اسی طرح سے جملہ اقسام ذرب کے جب انکو زمانہ گذر جائے
انکے تابع لاغری بدن کی ہوتی ہے - ایک قسم ذرب کی وہ ہے جو بسبب پیدا ہونے رطوبات بلغمی کے آنتوں مین لاحق ہوتی ہے اور اس مرض مین
نفخ یعنے پیٹ پھولنا اور مروڑا عارض ہوتا ہے - اور جو کچھ اسکو پاخانہ آتا ہے تھوڑا تھوڑا اور بھی دیر تک بیٹھے رہنے سے آتا ہے تاکہ
بیت الخلا مین اسکو ٹھہرنا اور بیٹھا رہنا دیر تک پڑتا ہے - زلق الامعا سے وہ مرض مراد ہے کہ طعام معدہ سے بہت جلد نکلجاتا ہے اور جیسا
کھایا ہے بجنسہ اسی طرح بدون کسی تغیر کے خارج ہو جائے - اس مرض کی پیدایش یا تو افراط ضعف سے قوت ماسکہ کے ہوتی ہے کہ طعام
تھوڑی دیر بھی نہ ٹھہرا سکے اور یہ ضعف بسبب سوء مزاج بارد رطب معدہ کے جسمین لزوجت بھی ہو پیدا ہوتا ہے جس سوء مزاج کا غلبہ
معدہ پر ہو جائے اور بایکبار آنتوں پر بھی وہ سوء مزاج غالب ہو جس سے غذا کو پھسلا کر خارج کر دے - اور یہ ضعف معدہ اور آنتوں کی
دو قسم ہے کہ ان سے ممکن نہین ہوتا کہ غذا مین پورا تغیر دے سکین مگر اسی غذا کو بشکل بلغم اور بصورت چپچپے کے البتہ کر دیتے ہین یا یہ
مرض قوت دافعہ کی شدت سے پیدا ہوتا ہے جبکہ یہ قوت نامناسب طور سے حرکت کرے یعنی مراد نامناسب سے یہ ہے کہ [illegible]

حرکت کرے اور پہلے ہضم ہونے سے دفع کرنے پر حرکت کرے اور یہ بات ضعف قوت دافعہ کی ہوتی ہی سبب قروح اور بثور یعنی پھنسیون کے
جو معدہ کے اندرونی طبقہ مین کہ جب طعام معدہ پر وارد ہوا ان قروح سے ملے انمین لذع پیدا کریگا اور ایذا دیگا پس یہ قروح اپنے
اسی طعام کو دفع کرینگے اور اُسی وقت خارج کر دینگے اور تھوڑی دیر بھی معدہ مین ٹھہرنے نہ دینگے - اس خرابی پر استدلال یون کرتے ہین
کہ منھہ اور زبان مین جو چھالے اور پھنسیان پڑجاتی ہین اور آدمی کو بعض اوقات اپنے منھہ مین گرمی معلوم ہوتی ہی اور منھہ سوکھ جاتا ہی
زلق الامعا کی بیماری جیسا ہمنے بیان کیا ہی بوجہ کم ٹھہرنے غذا کے معدہ مین اور فورًا خارج ہونے سے پیدا ہوتی ہی - اسی واسطے
بقراط نے کہا ہی کہ جسوقت کھٹی ڈکار اس بیماری مین پیدا ہو جسکو زلق الامعا کہتے ہین اور یہ بیماری مدت درازکی ہو چکی ہو اور پہلے
کبھی جب سے زلق الامعا لاحق ہوا ہی ایسی ڈکار نہ آئی ہو پس یہ علامت محمود اور اچھی ہی - اور اسکا سبب یہ ہی کہ کھٹی ڈکار جب تک
طعام معدہ مین نہ ٹھہرے اور قوت اسکے غذا کو نہ روکے ہرگز نہین آتی ہی - متلی اور قی یا تو مقدار غذا سے عارض ہوتی ہی یا کیفیت
غذا سے یا خلاط کے متعفن ہونے سے - مقدار غذا سے تو یون عارض ہوتی ہی کہ اگر مقدار غذا کی زیادہ ہو اور معدہ پر گرانی پیدا کرے
اور معدہ کے منھہ پر ترقی رہے اور اُسی فم معدہ کو ایذا دے اُسوقت فم معدہ غذا کو بطرف مری کے دفع کریگا اور مری سے بطرف خارج کے
منھہ کے راہ نکال دیگا - کیفیت غذا سے قی اور متلی یون پیدا ہوتی ہی کہ اگر طعام کریہ اور ناگوار ہو خواہ بو اُسکی بُری ہو یا مزہ اُسکا تلخ
خواہ اُسمین تیزی کی وجہ سے لذع اور چبھن ہو پس معدہ اُس سے ایذا پاکر بطرف خارج کے اُسکو دفع کر دیگا - اور یہ خلط لذع دینے والی جو
مذکورہ بالا اگر تجویف معدہ مین ہو مراد یہ ہی کہ جو خالی جگہ اندر معدہ کے ہی اُسمین ہو اور قوام اُسکا غلیظ اور مزہ اُسکا پھیکا ہو اس سے
قی پیدا ہوگی - اور اگر یہ خلط بیچ مین طبقات معدہ کے ہو اور خمل یعنی سلوٹون نے معدہ کی اُسکو لے لیا ہو اور طبقات معدہ مین جذب
ہو گئی ہو اُسوقت قی تو نہوگی مگر متلی پیدا کریگی - کبھی یہی خلط معدہ مین پیدا ہوتی ہی اور کبھی اور کسی عضو سے ریزش کرکے معدہ میں آتی ہی
جو ایسی خلط معدہ مین پیدا ہوئی ہو اُسکی پیدایش معدہ مین ہمیشہ یعنی ہر وقت رہتی ہی اسلیے کہ خرابی مزاج معدہ کی اس خلط کو پیدا
کر رہی ہی - اور جو خلط کسی اور عضو سے ریزش کرکے معدہ پر گرتی ہی اُس سے جو قی اور متلی پیدا ہوتی ہی کسی وقت ٹھہر بھی جاتی ہی جب
ریزش اُس خلط کی پیدا ہو جائے اس وجہ سے کہ اُس عضو مین پھر اتنی مقدار اُس خلط کی فراہم ہونے تا کہ اُسکی ریزش معدہ پر ہو
اس خلط کی قسم پر استدلال مزہ سے اُس چیز کے کیا جاتا ہی جو قی مین نکلتا ہو - پھر اگر مزہ اُسکا تلخ ہو معلوم ہوگا کہ مرہ صفرا ہی - اور اگر
مزہ اُسکا ترش ہو یا شور نمکین یا شیرین ہو اقسام بلغم پر دلالت ہوگی - کبھی قی بطور بحران کے ہوتی ہی جسوقت طبیعت خلط مرض کو دفع
کرتی ہی اور اوپر کی طرف سے اُسے خارج کرتی ہی - ہچکی کا مرض یہ تشنج اندرونی طبقہ معدہ کا ہی اور اسکی پیدایش اُسی طرح سے ہوتی ہی
جیسے پٹھہ کی تشنج کی ہوتی ہی - یا امتلاے معدہ کی وجہ سے جیسے ہچکی بر وقت زیادہ خورش طعام کے آتی ہی - اور اسپر استدلال یون کرتے ہین
کہ مرض سے پہلے کثیف شی مختلف کھائی ہین - یا ایسی تدبیر پہلے کی ہی جس سے فضول بدن مین زیادہ پیدا ہوتے ہین جیسے طعام غلیظ
اور زیادہ مقدار پر کھانا اور ریاضت اور استحمام یعنے نہانے کو ترک کر دینا - استفراغ سے تشنج یبسی اور سرکھی ہچکی پیدا ہونا جیسے بعد
پیتون کے پیدا ہوتی ہی خواہ بعد دست آنے کے جو ترک غذا سے ہتے ہون کہ مدت سے غذا ترک کر دی ہی - ایسی ہچکی پر استدلال
اسی چیز سے کیا جاتا ہی کہ تپ سے پہلے استفراغ ہو چکا ہی خواہ ترک غذا پہلے زیادہ ہوا ہی - جو ہچکی لذع کی وجہ سے پیدا ہوتی ہی یعنی معدہ کی
چبھن سے یا تو وہ لذع خلط صفراوی کی ہوگی جو معدہ مین پیدا ہوتی ہی خواہ معدہ پر ریزش کرتی ہی یا کسی غذا خواہ دوا سے تیزی کے

کھانے پینے سے یا کہنہ شراب خالص کے پینے سے پیدا ہوگی۔ سوء مزاج بارد سے ہچکی کی پیدایش یا تو اس طرح سے ہوتی ہے کہ غذا اغوا دوا سرد ایسی تناول کیجائے جس سے جرم معدہ کی تکثیف ہو جائے اور تشنج ہو جائے اسلیئے کہ جب معدہ کو سوء مزاج بارد لاحق ہوتا ہے اسکے اجزا کو سمیٹ کر کھیچا کرتا ہے جس طرح مثانے کو یہی کیفیت عارض ہوتی ہے اور جسکو دیر پا بیماریان ہون انکو بھی اسی طرح کا تشنج معدہ مین خواہ ہچکی لاحق ہوتی ہے۔ نفخہ معدہ۔ نفخ اقراقر یا تو کسی سبب اندرونی سے ہوتا ہے جسوقت کہ معدہ کی حرارت قوی نہو جس سے غذا کا ہضم بخوبی کر سکے اور اسی غذا کی تلطیف پر بخوبی قادر ہو بلکہ غذا کو بصورت ریاح بخار کے بدل دیتی ہے اسی وجہ سے معدہ مین نفخہ پیدا ہو۔ یا کسی خارجی سبب سے جیسے ایسی غذا جو ریاح پیدا کرتی ہے مثلاً باقلا اور لوبیا وغیرہ۔ ریاح جو اسی غذا سے پیدا ہوتے ہین تھوڑے ہوتے ہین اور تھوڑی دیر معدہ مین ٹھہرتے ہین اور جلد ڈکار آنے سے انکی تحلیل ہو جاتی ہے۔ اسپر استدلال پہلے جو کچھ آدمی نے کھایا ہو اور ریاح پیدا کرنے والی چیز ہو اس سے کیا جاتا ہے۔ ڈکار ایسی ریاح سے آتی ہے جو معدہ مین نفخ پیدا کرنے والے ہین اور منہ معدہ تک اٹھ کر آتے ہین۔ بخارات جو اوپر معدہ کے چڑھتے ہین یا تو اخلاط گرم سے چڑھتے ہین ایسے بخارات سے دخانی ڈکار پیدا ہوگی یا اخلاط بارد سے بخارات اٹھتے ہین جو بلغمی ہون اسوقت ڈکار ترش اور کھٹی آئیگی۔ یہی کھٹی ڈکار یا تو ایسی غذا سے آتی ہے جو سرد ہو۔ یا بہت سی غذا کھانے سے جسکے ہضم پر معدہ کو قدرت نہو اسلیئے کہ حرارت معدہ کی بمقابلہ اسی غذا کے کثیر کے ضعیف ہے اور پورا ہضم اسکا نہین کر سکتی لہذا یہ غذا ترش ہو جاتی ہے معدہ مین کبھی ڈکار اس زور سے آتی ہے کہ غذا معدہ سے باہر نکل آتی ہے اور ہضم غذا کو بھی ڈکار منع کرتی ہے۔ اگر ڈکار بند ہو جائے اور اسکی آمد رک جائے اس سے نفخ اور خراب قسم کے ریاح زیادہ پیدا ہونگے۔ خون جو معدہ مین بستہ ہو جاتا ہے یا تو وہ خون ہوتا ہے جو دماغ سے اترا ہو یا مری سے بطرف معدہ کے آیا ہو اور وہان اگر بستہ ہو جائے یا کوئی رگ شگافتہ ہو اور اسکے ہمراہ معدہ مین برودت بھی ہو۔ دودھ کا بستہ ہونا یون ہوتا ہے کہ شیر تازہ جسوقت پیا جائے اور مزاج معدہ کا سرد ہو فوراً وہ دودھ معدہ مین بستہ ہو جائیگا۔ یہ بیان ان امراض کا ہے جو معدہ مین پیدا ہوتے ہین جنکو معلوم کر لیا گیا ہے

باب چھبیسوان ان امراض کے بیان مین جو آنتون مین پیدا ہوتے ہین

جو بیماریان آنتون مین پیدا ہوتی ہین ایک تو وہی مرض ہے جسکو ذوسنطاریا کہتے ہین اور یہ خونی دست ہین۔ اور قرحہ آنتون کا اور زحیر یعنے پیچش اور قولنج اور وہ مرض جسکا نام ایلاوس ہے۔ اور ریاح جو آنت مین پیدا ہوتے ہین اور کیڑے چھوٹے چھوٹے اور حبات یعنے بڑے کیڑے۔ اور مغص یعنی مروڑا۔ جو مرض بنام ذوسنطاریا مشہور ہے یا تو جگر کی وجہ سے ہوتا ہے اور اسکو ذوسنطاریا مطلق کہتے ہین اور اس مرض کی پیدایش یا ایسی پیچش کے بعد ہوتی ہے جو شدید ہو اور آنتون مین خراش پیدا کرے یا ہیضہ خواہ قریب کی بیماری مین جسوقت کہ مواد ان دونون مرض کے تیز صفراوی ہون خواہ شور بلغمی کہ طبقہ کو آنتون کے سڑا دین۔ اس مرض یعنے ذوسنطاریا کے مریض کو پہلے اخلاط صفراوی مختلف طرح سے انکے دستون مین آتی ہین اور بعد اسکے رطوبت بلغمی انکے دستون مین نکلتی ہے اور ایسی رطوبت کے نکلنے کا سبب یہ ہے کہ انکی آنتین چھلتی ہین اور آنتون کے چھلنے سے جو رطوبت چسپندہ آنتون پر بطور لیپ کے اندر وار قدرتی لگی ہوئی ہے وہ چھوٹ چھوٹ کر برآمد ہوتی ہے۔ اسکے بعد خراطہ یعنے چھلنی کے طور سے کوئی چیز خارج ہوتی ہے اور کسیقدر آنت کے جسم کے ٹکڑے بھی برآمد ہوتے ہین۔ اور یہ بات اسوقت ہوتی ہے جب آنت کے جرم مین خراش ہو کر جسامت اسکی چھلنے لگتی ہے۔ اب اگر اسی خراطہ مین بڑے بڑے ٹکڑے برآمد ہوتے ہین

چھلنے

تو ... مریض ... اسمین خوف ہوگا اسلیے کہ اس سے معلوم ہوگا کہ جرم مین آنت کے تراشہ آگیا ہے یہانتک کہ طبقۂ دوم جو موٹا اور مضبوط طبقہ آنت کا ہو ... سڑ رہا ہے - اور ایسے ذوسنطاریا کا اچھا ہونا محال ہے - لیکن خراطہ کی آمد کے بعد خون نکلتا ہے اور خون کی آمد شروع ہونے کے ... اسوقت ہوتی ہے جب منہ اُن رگون کے کھلجاتے ہیں جو آنتون مین ہین - اور کبھی ہمراہ اسی خون کے ایک چیز مثل پیپ کے ... ہوتی ہے وہ پیپ اور زرداب ہو مُردون کے بدن سے برآمد ہوتا ہے جسکی بو خراب ہوتی ہے سڑی ہوئی - اور کبھی پیدا ہوتی ہے ... پھلی ہوئی چربی کے ہوتی ہے جسکا رنگ بھی مثل چربی کے ہوا اور قوام بھی وہی ہو اور یہ بات اسوقت ہوتی ہے جب حرارت ... چربی کو پگھلا دے جو اعضاے سمینیہ مین ہے یعنے جس عضا پر رقیق چربی جمی ہوئی ہو اُنکو جلا دیتی ہے ... اور پگھل کر مشابہ دردی شراب کے بسبب حرارت کی احراق کے ہوتی ہے - اس کیفیت کی یا تو تپ نہ ہو مثل دق کے ہوتی ہے کبھی ... پھٹ جانے سے پیدا ہوتا ہے جب خون رگون مین زیادہ بھر جائے پس رقیق ہوکر جدا جدا ہوجائیگی - ایک قوم نے بغلط ایسا گمان کیا ہے کہ ... بواسیر کے خون سے پیدا ہوتی ہے - اور یہ گمان غلط ہے اسلیے کہ بواسیر کا خون اُن رگون سے آتا ہے جو مقعد مین ہین اور آنتون کی رگون کا منہ ... اوپر کی طرف مقعد کے ہوتا ہے کبھی یہ مرض ذوسنطاریا کا ریزش سے خرابیٔ سودا کے بطرف آنتون کے ہوتا ہے ... مرہ سودا سے کیا جاتا ہے - اور کبھی کسی سرطانی قسم کے پھوڑے سے جو آنتون مین پیدا ہو ذوسنطاریا عارض ہوتا ہے اسکی علامت ... سوداوی کا دستون مین آنا ہے - اور یہ دونون قسم پچھلی جو لکھی گئین نہایت ردی اور مہلک ہین اور قاتل ہین خصوصاً اگر ہمراہ اسی مادہ کے ... خون بھی آتا ہو جیسے بقراط نے کتاب فصول مین کہا ہے کہ جو اسہال کہ اُسکی ابتدا مرہ سودا سے ہو موت پر دلیل ہوتا ہے - قروح جو آنتون مین ... پیدا ہوتے ہین یا تو بڑی اور سوٹی آنتون مین ہوتے ہین اُسکی شناخت اس طرح سے کیجاتی ہے کہ مریض پاخانہ کو اُسی وقت ... اُٹھتا ہے جب لذع اور چبھن اُسے معلوم ہوتی ہے اور ہمراہ اس لذع کے تھوڑا نہین ہوتا ہے اور جو کچھ قرحہ سے نکلتا ہے آمیختہ ... براز سے نہین ہوتا اور تھوڑی سی آمیزش براز کی اُسمین نہونے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرحہ اعور نام آنت مین ہے یا قولون ... مین ہے - اور اگر مریض کو لذع ناف مین معلوم ہو اُسوقت یہ معلوم ہوگا کہ قرحہ سوٹی آنتون مین ہے - اور اگر ناف کے گرد چبھن ... پیدا ہو معلوم ہوگا کہ باریک آنتون مین قرحہ پڑا ہے - ایضاً اگر مریض کو چبھن پاخانہ آنے سے تھوڑی دیر پہلے معلوم ہو اور جو کچھ ... خارج ہو براز کے فضلہ سے ملا ہوا ہو معلوم ہوگا کہ قرحہ باریک آنتون مین ہے اور یہ بات اسوجہ سے ہوتی ہے کہ بوجہ ... مسافت کے ... مدہ کی آمیزش براز سے ہوجاتی ہے اور خون بھی اُسی براز مین آمیختہ ہوکر آتا ہے پھر ایسی صورت مین اگر مدہ اور خون کی زیادہ ... آمیزش براز سے ہو پس قرحہ اُن آنتون مین ہوگا جو صائم نامے آنت کے اوپر ہین - اور اگر بغد ... آمیزش نہو پس قرحہ معا صائم ... مین ہے - بقراط نے کتاب امراض حادہ مین لکھا ہے کہ کبھی خراش آنتون مین اسوجہ سے آجاتا ہے کہ ریاح کو نفوذ اور خروج کی جگہ نہین ... ملتی ہے اور اوپر کی طرف چڑھ جاتے ہین اور ایسے وقت اطراف بدن سرد ہوجاتے ہین اور قوت ساقط ہوجاتی ہے - اور جالینوس نے ... ان اعراض پر درد معدہ اور سر کا بخارات سے بھر جانا ایسے وقت اور زیادہ کیا ہے اور جالینوس نے سبب یہ لکھا ہے کہ جب آنتون مین ... خراش آجاتا ہے وہ سب چیزون کی ملاقات سے ایذا پاتی ہین اور ہر ایک شی جو انمین نفوذ کرتی ہے اُنکو ایذا دیتی ہے خصوصاً وہ اشیا ... جنمین لذع اور چبھن ہو - پھر ایسی اشیا سے آنتون کو ایذا پہونچے تھوڑی دیر نہ گذریگی کہ اسی لذع سے اسہال اسی چبھن والی چیز کا ... نہوگا تو یہ شی پلٹ کر اوپر کو چڑھیگی اور آلام اور ایذا اور ریاح معدہ مین پیدا کریگی اور دماغ مین امتلا پیدا ہوگا بسبب چڑھنے ...

[illegible]

بخارات اسی مادہ کے بطرف سر کے۔ اور اسی لذع اور درد کے جو آنتون میں ہی تابع ضعف قوت اور اطراف کا سرد ہو جانا عارض ہوگا اسلیے کہ حرارت غریزی تو سب کی سب مقام درد میں چلی آئیگی تاکہ ایذا کو دور کر دے چنانچہ اسکو ہم عنقریب بیان کرینگے۔ ذوسنطاریا کبدی وہ مرض ہی کہ محض خون کے دست بے آمیزش براز کے آئین۔ اور پہلے جو دست آئین مشابہ گوشت کے دھوون کے ہون اُسکے بعد پھر سرخ رنگ کے ہون آخر مین جا کر سیاہ ہو جائین جنکی سیاہی از قسم مرۂ سوداکے ہو۔ فرق ذوسنطاریاے کبدی اور ذوسنطاریاے معائی مین یہ ہی کہ جو خون آنتون کے ذوسنطاریا مین خارج ہوتا ہی وہ قطرہ قطرہ ٹپکتا ہی اور اُسکا نکلنا متصل ہمراہ خراطہ کے ہوتا ہی۔ اور ذوسنطاریاے کبدی مین یہ خون دفعۃً بدون خراطہ کے خارج ہوتا ہی اور درمیان مین آمد خون کے فاصلہ اور زمانہ فاصل ہوتا ہی اور بدون درد کے برآمد ہوتا ہی اور محض خون مشابہ تازہ گوشت کے دھوون کے ہوتا ہی اور کوئی شی اُسمین آمیختہ نہین ہوتی۔ اور کبھی آنے کا اسی خون کے دورہ بھی معین ہوتا ہی۔ اور اسی مرض کے تابع لاغری بدن کی ہوتی ہی بسبب عدم غذا یعنے نہ پانے غذا کے اُن اعضا کو جو کہ جگر سے غذا پاتے ہین اور جنکی طرف جگر سے غذا آتی ہی۔ پھر اگر مریض باوجود ان اعراض کے جو اوپر مذکور ہوے قریب جگر کے درد بھی پاتا ہو یہ بات موکد ہوگی کہ ذوسنطاریا کبدی ہی۔ اکثر اوقات ذوسنطاریاے کبدی اور ذوسنطاریاے معائی مین اشتباہ پڑ جاتا ہی اور اسی اشتباہ کی وجہ سے نو آموز طبیب جگر کی رعایت کو ترک کر دیتا ہی لہذا بیمار ہلاک ہو جاتا ہی۔ جالینوس نے اسی بارہ مین کہا ہی کہ مین ایک قوم کو پہچانتا ہون جنکو بھی ذوسنطاریا کبدی کا مرض لاحق ہوا تھا اور اُنکو اطباے زمانۂ جالینوس نے مار ڈالا اسلیے کہ اُن طبیبون کو سلیقہ اتنا نہ تھا کہ وہ ذوسنطاریاے کبدی اور ذوسنطاریاے معائی مین تفرقہ کرتے۔ کبھی اُن طبیبون کو غلطی یہ ہوئی کہ خلط برآمد شدہ نے اسوجہ سے دھوکھے مین ڈالا کہ خون جو کبد یعنے جگر سے جاری ہوتا ہی اُسکے ہمراہ خلط صفراوی بھی نکلتی ہی اور یہی صفراوی خلط آنتون کو چھیل ڈالتی ہی تب اُس خون کے ہمراہ خراطہ بھی نکلتا ہی پس اُن طبیبون نے یہ سمجھا کہ خراطہ فقط ذوسنطاریاے معائی مین آتا ہی پس یہ بھی آنتون کا مرض ہی (اور یہ نہ سمجھے کہ جگر سے ہمراہ خون کے صفرا جو آتا ہی اُسنے خراش امعا پیدا کیا ہی) ذوسنطاریاے کبدی کی پیدایش یا تو بہ امتلاے جگر اور رگون کے امتلاے خون سے ہوتی ہی پس جگر اور رگین اسی خون کو اپنے اندر سے دفعۃً خارج کر دیتی ہین اور طبیعت اُسکو جگر سے بروقت ایذا پانے کے خارج کر دیتی ہی اسلیے کہ طبیعت پر اسکا بوجھ پڑتا ہی۔ اس خون کے برآمد ہونے سے پہلے نہ تو اسہال صفراوی ہوتا ہی اور نہ صدیدہ کا خروج دستون مین پہلے ہوتا ہی اور نہ کوئی اور حالت ایسی ہوتی ہی جو اسہال خونی سے پہلے ہوا کرتی ہی مراد یہ ہی کہ یکبارگی خون کے دست بدون تقدم علامات کے آجاتے ہین۔ یا سبب ذوسنطاریا کبدی کا یہ ہی کہ حرکت باطل اور معطل ہو جاتی ہی کسی عضو خاص کی اور اُسی حرکت کے باطل اور معطل ہونے سے مقدار کثیر خون کی جگر مین یکجا اور فراہم ہوتی ہی اور اُسکا بوجھ کبد یعنے جگر پر پڑتا ہی پس اُسی خون کو جگر دفع کر کے بطرف خارج کے نکال دیتا ہی۔ اور یہ حرکت کا معطل ہونا یا تو بسبب کٹ جانے کسی بڑے عضو کے جیسے دونون ہاتھ کسی کے کٹ جائین خواہ دونون پانون کاٹے جائین اب جو خون اسی عضو بریدہ مین جگر سے جاتا تھا اُسکی حرکت قطع ہوگی اور جگر مین وہ حصہ باقی رہتے رہتے جب اُسکی مقدار زیادہ ہوگی تب جگر پر اُسکا بوجھ پڑیگا پس جگر اُسی خون کو بطرف اُن رگون کے دفع کریگا جسکا نام جداول ہی اور جداول سے وہ خون آنتون مین آئیگا اور اسی قسم کے اور اعراض بھی دفعۃً پیدا ہوتے ہین جنکو زیادہ مدت نہین گذرتی بلکہ جلدی سے وہ عرض

دفع ہو جاتے ہیں- اور ان امراض کے ہونے کے وقت اشتہا غذا کی بدستور رہتی ہے- ایک قسم دوسنطاریا کے کبدی کی وہ ہے جسکی پیدائش بسبب ضعف قوت مغیرہ جگر کے ہوتی ہے- اور اس قسم کے تابع کمی اشتہا کی بھی ہوتی ہے- اور اس سے پہلے پیپ اور خون ننانہ پارہ گوشت کے دھوون کے آتا ہے جیسا ہمنے زحیر یعنے پیچش مین لکھا ہے- زحیر یعنی پیچش کا مرض یہ ہے کہ حرکت اس آنت کی ہے جسکا نام معاے مستقیم ہے وہ آدمی کو باضطرار پاخانہ کی حاجت دلاتی ہے اور جب پاخانہ گیا کچھ خارج نہین ہوتا سواے ایک رطوبت مخاطی کے جو مشابہ رینٹھ کے ہے جسکے ہمراہ خون رنگ زعفران بھی خارج ہوتا ہے پیچش کی پیدائش یا تو ایک تیز رطوبت سے ہوتی ہے جسمین چنیپ بھی ہے اور وہ رطوبت بطرف معاے مستقیم کے بہ کر آتی ہے اور اسی آنت مین لذع پیدا کرتی ہے اور آدمی کو مضطر بطرف پاخانہ جانے کے کردیتی ہے- اور اسپر استدلال اسی رطوبت سے کیا جاتا ہے جو خارج ہوتی ہے صفراوی ہو خواہ شور بلغم ہو یا کوئی ورم گرم اسی آنت مین یعنے معاے مستقیم مین پڑا ہو پس بیمار کو ایسا معلوم ہو کہ آنت مین بوجھ سا ہے اور ٹھنسا ہوا ہے اور یہی خیال کرنا اسی براز کے خارج کرنے کو مستدعی ہوتا ہے- اسپر بوجہ خیال اور تپک کے اور بذریعہ اسی گرانی کے جسکو بیمار پاتا ہے معاے مستقیم مین استدلال کیا جاتا ہے- یا کوئی مینگنی سی براز کی باریک آنتون مین ٹھر رہی ہو پس پاخانہ کی حاجت تو ہو مگر اسکے نکلنے مین دشواری ہو اور آدمی کو باضطرار استعمال مروڑے کا کرنا پڑے اور اسکے ہمراہ ریاح غلیظ ایسے ہون جو آنت کے جرم مین تاؤ دیا اور کھچاؤ پیدا کر دیا اور اسی تمدد سے درد شدید پیدا ہو- اور یہ قسم پیچش کی اکثر قولنج مین پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ یہ قسم بسبب آنتون کے ضعف عارض ہونے کے جو ضعف کسی سوء مزاج سے آنتون مین آجائے اور فضلہ کے ہضم کرنے پر قدرت آنت کو باقی نہ رہے اور فضلہ کو نافذ کرسکے- اور کبھی ہمراہ اسی کے ایک رطوبت اور کسیقدر خراطہ یعنے چھیلن آنتوں کا بھی خارج ہوتا ہے پس جہال اطبا یعنے جنکو مطلق تمیز نہین ہے تجویز کرتا ہے کہ یہ اسہال کا مرض ہے اور حابس اسہال کی دوا کا استعمال کردیتا ہے لہذا بیمار ہلاک ہو جاتا ہے- جالینوس نے بیان کیا ہے اسنے ایک بیمار کو دیکھا جسکو پیچش کا مرض تھا اسکے مبرز کی طرف سے ایک پتھر خارج ہوا لیس اسی پیچش سے بوجہ اس پتھر کے خارج ہونے کے اچھا ہوگیا مترجم شدہ پڑھ جانے سے آنت مین جو زحیر کا ذکر کی ایک قسم بیان کی ہے اسی کی نظیر کلام جالینوس سے پیدا کی ہے

باب ستائیسواں قولنج کے امراض اور انکے اسباب کا بیان

قولنج ایک درد شدید ہے جو قولون نام کی آنت مین اٹھتا ہے اسکی پیدائش یا تو خلط غلیظ بلغمی سے ہوتی ہے جو طبقات مین اسی قولون کے در آتی ہے اور اسی خلط سے ریح غلیظ اٹھ اٹھ کر جرم کو اسی آنت کے پھیلاتی ہے اور کھینچتی ہے اسی وجہ سے درد پیدا ہوتا ہے اور یہی قسم اکثر قولنج کے اقسام مین پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ یہ قسم ضعف سے آنت کے بسبب کسی سوء مزاج کے پیدا ہوتی ہے کہ اسی ضعف کی وجہ سے وہ آنت یعنی قولون کو طاقت فضلہ کے ہضم کرنے کی اور بعد ہضم کے اسی فضلہ کے نافذ کردینے کی نہین رہتی ہے (۲) یا درد قولنج ایک ریح غلیظ بارد سے پیدا ہوتا ہے جو اسی آنت مین گھٹی ہوئی ہو اور اسی آنت کو کھینچے اور دراز کرے (۳) یا قولنج کسی ورم گرم سے پیدا ہوتا ہے جو ورم اسی قولون مین آگیا ہو (۴) یا قولنج ایک تیز اور چھبتے ہوے خلط سے پیدا ہوتا ہے- بلغمی خلط کے قولنج پر استدلال یون کیا جاتا ہے کہ بیمار کو ایسا درد معلوم ہوتا ہے جیسے اسکی آنت مین سوراخ ہوتا ہے کسی سو جے وغیرہ سے اور کھٹی ڈکار سے استدلال کیا جاتا ہے اور متلی اور ایسی قے جسمین بلغم بھی نکلتا ہے اور پیٹ کا گنگ ہونا کہ ہوا بھی نہین چھوٹتی ہو

اور ناف کے نیچے سرد ہونا اگر ہاتھ سے چھوا جائے - اور کبھی تدبیر غذا وغیرہ کی مریض نے ایسی کی ہو جو بلغم غلیظ پیدا کرے - جو قولنج ریح سے عارض ہو اُسپر استدلال ایسے درد سے کیا جاتا ہے جسمیں تمدد اور کھنچاو ہو اُسی مقام میں جو موضع قولون کا ہے - اور درد کا ہٹ جانا آنت کے گرد سے ہمراہ قراقر کے بدون اسکے کہ اُسمین گرانی اور درد شدید اور پیچ مروڑا اور متلی ہو - اور یہ بھی علامت ہے کہ درد سبک اور ہلکا ہو گا جو پانی پر ترتا رہیگا جیسے گوبر ہلکا ہوتا ہے - جو قولنج ورم سے پیدا ہوتا ہے اُسپر استدلال حرارت اور التہاب یعنی سوزش سے مقام میں آنت کے اور درد کے ہمراہ گڑنا اور چبھن کا ہونا اور تپ اور پیاس اور حرقت اور متلی اور قے جسمین صفرا کے اقسام خارج ہوں اور مریض کو بعد قے کے بھی کسیقدر خفت اور سبکی معلوم ہو - یہی قولنج کی قسم بدترین اقسام اور زیادہ تر صعب اور دشوار ہے - اور اکثر یہی قسم بطرف اُس بیماری کے منتقل ہو جاتی ہے (پناہ بخدا) جسکو ایلاوس کہتے ہین جو قولنج تیز اخلاط سے اور چبھن پیدا کرنے والے اخلاط سے پیدا ہو اُسکی شناخت بھی پیاس کی شدت اور خفیف تپ منھ کی خشکی اور زبان کی خشکی پیشاب کے گرم اور سرخ ہونے سے کیجاتی ہے کبھی ایسے بیمارون کا پاخانہ زرد صفراوی ہوتا ہے اور اسوقت درد کی شدت زیادہ ہوتی ہے - اور اگر اس مرض سے پہلے شراب اور طعام گرم ایسے تناول کیے ہون جنکی خاصیت صفرا پیدا کرنے کی ہے اس سے تاکیدی دلالت ہوگی کہ مرض قولنج کسی خلط تیز سے ہوا ہے - مناسب جاننا اس امر کا ہے کہ قولنج کا درد کبھی وجع مفاصل کی طرف منتقل ہو جاتا ہے - اور مین نے بچشم خود اسکو دیکھا ہے - اور ایک ایسا بیمار بھی قولنج کا دیکھا جسکی بیماری قولنج کا انجام یہ ہوا کہ دونون شانے اُسکے اتر گئے پس طبیب کو مناسب ہے کہ پوری فکر اور جودت نظر سے کام لے کہ اکثر مرض گردہ کے درد کا ہوتا ہے اور طبیب غلط کار اُسے قولنج کے امراض سے تجویز کرتا ہے - اور اُسکی تفصیل یہ ہے کہ درد گردہ کے تابع بھی چند اعراض ایسے ہوتے ہین جو مشابہ قولنج کے اعراض کے ہین - اور یہ درد شدید اور متلی اور قذف یعنے قے وغیرہ اور براز کا بشدت بند ہونا قبض ہو کر اور ریاح جو اوپر بذریعہ ڈکار کے اور نیچے سے بھی خارج ہوتے ہین - فرق ان دونون مرض مین یہ ہے کہ یہ اعراض قولنج مین زیادہ شدید اور سخت ہوتے ہین اور ہمیشہ ہر وقت بنے رہتے ہین اور درد قولنج کا ایک ہی مقام پر نہین رہتا ہے بلکہ ہٹا رہتا ہے - اور درد گردہ مین یہ اعراض خفیف اور سبک ہوتے ہین اور گردہ ہی کے مقام پر درد رہتا ہے اُس جگہ سے ہٹتا نہین ہے - جو مرض بنام ایلاوس مشہور ہے پناہ بخدا اُس مرض سے - یہی اسکے معنی ہین یہ ایک درد شدید ہے جو قولون مین اُٹھتا ہے - یہ مرض حاد یعنی تیز ہے اور مہلک ہے کہ اکثر بوجہ شدت درد ہلاک کر دیتا ہے خصوصاً جسوقت مریض کے منھ کی طرف براز کا فضلہ خارج ہو - اِس مرض کی پیدایش یا تو ورم گرم سے ہوتی ہے جو پتلی اور باریک آنتون مین عارض ہوتا ہے یا ایک سدہ بطور سنگینی کے سوکھا ہوا آنتون مین پڑ جاتا ہے - اور بیشتر ایک خلط غلیظ بالزوجت جو انھین آنتون مین سما جاتی ہے - یا شگافتگی صفاق نام شکم کی جھلی سے آنت باہر نکل آتی ہے یا آنت اُتر جاتی ہے - اور بیشتر یہ مرض بوجہ بے غذائی کے بھی پیدا ہوتا ہے - یا کسی دواے قتال سکے تناول کرنے سے ایلاوس پیدا ہوتا ہے - ورم سے جو ایلاوس پیدا ہوتا ہے اُسکی شناخت درد اور تمدد کا ساتھ ہی ہونا ہے اور تپ کا اور پھولن کا قریب ناف کے ہونا او متلی اور قے کی راہ سے زبل یعنے خشک فضلہ براز کا برآمد ہونا - جو ایلاوس بسبب سدہ زبل خشک کے عارض ہوتا ہے اُسکی شناخت ایسے درد سے ہوتی ہے جسکے ہمراہ یہی معلوم ہو کہ سوجے سے کوئی سوراخ کرتا ہے - شگافتہ ہونے سے خواہ آنت کے اُتر جانے سے جو ایلاوس پیدا ہو اُسکی علامت ظاہر اور نمایان ہے جب بیمار کو چیت لٹا کر مقام کو انت کے چھوئین ساری آنت خارج کی طرف اُتری ہوئی خواہ نکلی ہوئی معلوم ہوگی اور اگر آنت کو دبائین اپنی جگہ پلٹ سما جائیگی - جو ایلاوس ضعف سے قوت غاذیہ کے پیدا ہوتا ہے اُسکی علامت پہلے سے غذا کا نہونا اور ترک اُسکا ہے - یہ بھی جاننا

قولنج کا اشتباہ درد گردہ سے

مناسب ہے کہ ایلاؤس ایک مہلک بیماری ہے کسی سبب سے کیون نہ پیدا ہو خصوصاً اگر اسکے ہمراہ قے بدبو اور زبل کا نکلنا یعنی براز شکل سنگی کے منھ کی طرف خارج ہونا موجود ہو - اور اگر اسکے ہمراہ بدن کی بو بھی خراب ہو اُسوقت یہ مرض بہت جلد اور بسرعت قتل کرتا ہے

باب اٹھائیسوان بڑے اور چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ اور انکے اسباب کے بیان مین

چھوٹے اور بڑے کیڑے جو آنتون مین پیدا ہوتے ہین اُنکی پیدایش رطوبت بلغمی سے ہوتی ہے جو آنتون مین سڑ جاتی ہے جب اُسی رطوبت مین حرارت غریب اور نئی قسم کی پیدا ہوتی ہے اب اُسی سے یہ حیوان یعنے کیڑے پیدا ہوتے ہین - ممکن نہین کہ یہ کیڑا صفرا یا خون سے پیدا ہوا اسلیے کہ صفرا بوجہ اپنی تلخی اور تیزی کے اور بوجہ اپنی خشکی کے کیڑون کو قتل کرتا ہے - اور خون کی ریزش آنتون پر مین ہوتی ہے اور نہ اوراد یعنے ساکن رگون سے اور متحرک رگون سے خارج ہوتا ہے مترجم اوراد جمع ورید کی موجود کتب لغت مین نہین ہے بلکہ اوردہ جمع ورید کی ہے شاید سہو کاتب سے درج ہوا ہے - اور مطلب یہ ہے کہ خون اوردہ اور شرائین سے خارج ہوکر آنتون مین نہین جاتا ہے بلکہ انھین رگون مین رہتا ہے متن جب خون اوردہ اور شرائین سے خارج ہوتا ہے اور قسم ورم اور امراض پیدا کرتا ہے (نہ کیڑون کی پیدایش کا مرض) اسی وجہ سے دیدان اور حیات اکثر لڑکون کے بدن مین پیدا ہوتے ہین - اور اسکے بدن مین پیدا ہوتے ہین جنکے شکم مین رطوبات بلغمی غلیظ اور بالزوجت پیدا کرتے ہون اسلیے کہ ایسے لوگ تدبیر غلیظ کا استعمال کرتے ہین اور وہی غذا زیادہ کھاتے ہین جو غلیظ اور دیر ہضم ہے اور نہانا ترک کرتے ہین اور بدن کا تنقیہ یعنے پاک صاف کرنا چھوڑ دیتے ہین اکثر کیڑون کی پیدایش فصل خریف مین ہوتی ہے اسلیے کہ اُس زمانہ مین فواکہ کی کثرت ہوتی ہے اور زیادہ کھائے جاتے ہین - کیڑون کی تین قسمین ہین - ایک کا نام حیات ہے اور یہ کیڑے مشابہ خرد ہ ئی چالیون کے ہوتے ہین (یعنے موٹے سپید سپید) اور اکثر یہ قسم باریک آنتون مین پیدا ہوتی ہے بسبب کثرت رطوبات کے جو عصارہ غذا سے انھین آنتون مین پیدا ہوتا ہے - ایک قسم کے کیڑے جو چوڑے اور چپٹے ہوتے ہین مشابہ تخم کدو کے اور اکثر یہ قسم یعنے کدو دانہ موٹی آنتون مین پڑتے ہین خصوصاً اُس آنت مین جسکا اعور نام ہے ایک قسم کیڑون کی چھوٹی ہوتی ہے مشابہ دود کے یعنے اُن کیڑون کے جو سرکہ مین پڑتے ہین - اور اکثر یہ قسم چھوٹے کیڑون کی معاء مستقیم مین پیدا ہوتی ہے - علامات جو دیدان کے مرض پر دلالت کرے اور تینون قسم کے کیڑے اُس سے پہچانے جائین یہ ہے کہ براز مین جو کچھ خارج ہوتا ہے اُسکو دیکھین اسلیے کہ یہ کیڑے چھوٹے بوجہ وسیع ہونے اُن آنتون کے جنمین پیدا ہوتے ہین اور بوجہ جدا جدا ہونے ہر ایک کیڑے کے ایسے ہی ہین کہ براز کے ہمراہ خود بخود نکل آتے ہین اور بآسانی باہر آجاتے ہین کبھی جس شخص کی آنتون مین چھوٹے کیڑے ہوتے ہین اُسکی مقعد مین کھجلی اُٹھتی ہے اور چبھن بھی معلوم ہوتی ہے اور پاخانہ جانے کا تقاضا اُسے برابر طبیعت ہوا کرتا ہے - حیات جولانبے اور بڑے کیڑے ہین اور کیچوے خواہ ہر وہے بھی انھین کو کہتے ہین پس شاید خود بخود وہ نہین ظاہر ہوتے اور نہ پاخانہ ہمراہ نکلتے ہین اسلیے کہ معاء مستقیم سے اور مقام پر وہ ہوتے ہین باریک آنتون مین اور جہان پر انکی پیدایش ہے وہ تنگ مقام ہے اور اُن آنتون مین پیچ اور گھماؤ بھی ہے اور یہ کیڑے اُن باریک آنتون مین چمٹے ہوئے بھی ہوتے ہین البتہ بعض اوقات جب طبیعت بدنی کو قوت پورے فضلہ دفع کرنے کی ہوتی ہے کہ ہمراہ براز اور فضول خراب کو بھی خارج کردے اُسوقت یہ لانبے کیڑے بھی ہمراہ براز کے خارج ہوتے ہین مترجم اور پھر جسقدر قوت سے دفع طبیعی ہوتا ہے اُسی طرح اُنکے نکلنے کی بھی مختلف صورت ہوتی ہے کسی وقت تو ہمراہ فضلہ براز کے پورا خارج ہوجاتا ہے اور کبھی براز سے جدا گانہ نکلتا ہے اور تھوڑا نکل کر رہ جاتا ہے کہ ہاتھ سے اُسکا نکالنا پڑتا ہے اور کبھی

نعل مابعد یا درمیان آمد فضلہ براز کے بہت سے کیڑون کی ایک لنب لپٹی ہوئی خارج ہوجاتی ہو مثل جیسے ان کیڑون کا نکلنا سروقت بحران کسی مرض کے ہوتا ہو- اسی واسطے واجب ہو کہ حیات کی شناخت پر استدلال اُن اعراض سے کیا جائے جو انکو لازم ہوتے ہین اور وہ اعراض یہ ہین کہ مروڑا اور آنتون مین چبھن او متلی سروقت خالی ہونے باریک آنتون کے غذا سے ہوتی ہو- اسلئے کہ حیات یعنی لانبے کیڑے جب انکو حاجت غذا کی ہوتی ہو اور نہین پاتے آنتون کو چوستے ہین- اور جب بڑے ہوجاتے ہین اور انکے ٹھہرنے کا زمانہ آنتون مین دراز گذر جاتا ہو قوت ضعیف ہوجاتی ہو کہ غذا سے جو کیموس بنا ہو اسکو حیات کی غذا سے خراب کی طرف پھیر دے پس اسی سبب سے ضعف پیدا ہوتا ہو نبض مین اور ظاہر بدن سرد ہوجاتا ہو اور دانت پیسنے اور بکنے کی نوبت پہونچتی ہو اور ہونٹون مین کھجلی ہوتی ہو اور متلی پیدا ہوتی ہو اور قے بھی آتی ہو تا اینکہ اکثر حیات معدہ تک چڑھ کر قے کی طرف سے خارج ہوتے ہین- اسکو جاننا چاہیے مغص یعنے مروڑا اسکی پیدایش ایک تیز فضلہ سے ہو جو لذاع بھی ہو یعنے جیسے دار ہو اور صفراوی ہو بطرف آنتون کے گرتا ہو- یا ریاح مروڑا پیدا ہوتا ہو جو آنتون مین تمدد پیدا کرتے ہین- یا خلط غلیظ بلغمی سے پیدا ہوتا ہو جو آنتون مین سما جاتا ہو- یا کوئی سوکھی ہوئی مینگنی فضلہ براز کی آنتون مین پھنس جاتی ہو اسکو جاننا چاہیے-

باب اُنتیسوان مقعد کی بیماریون مین اور اُنکے اسباب او علامات کے بیان مین

اسکو جاننا چاہیے کہ مقعد کی بیماریان آنتون کے امراض سے پیچھے لگی ہوئی ہین اسلیے کہ مقعد کنارہ پر معاے مستقیم کے واقع ہو- یہ امراض مقعد کے بواسیر اور توت اور نواصیر اور شقاق اور کانچ کا نکلنا اور ورم گرم کے اقسام ہین- بواسیر ایک زیادتی ہو مُنہ پر اُن رگون کے اُگتی ہو جو مقعد مین ہین- اور اسی طرح توت کا بھی حال ہو- توت اور بواسیر کا فرق یہ ہو کہ توت کا سر گول اور تیز سرخ رنگ دانہ سا بندھا ہوا ہوتا ہو اور نیچے اُسکے پتلا اور باریک شکل مین دانہ توت کے ہوتا ہو- اور بواسیر دو قسم کی ہو ایک کا سر گول مثل دانہ انگور کے اور نیچے اُسکے باریک پتلا رنگ اُسکا ارغوانی ہو- ایک قسم بواسیر کی وہ ہو جسکا سر موٹا اور نیچے سے پتلا- یہ دونون قسمین ایسی ہین جنسے خون بہا کرتا ہو- اور ایک قسم بواسیر کی وہ ہو جس سے خون نہین بہتا ہو- ایضاً جو خون توتہ سے خارج ہوتا ہو اُسکی دھار چھوٹتی ہو جیسے پچکاری کی دھار چھوٹے اور بواسیر کا خون بہتا ہو اور ٹپکتا ہو دھار اُسکی نہین چھوٹتی ہو- بواسیر سے جو خون بہتا ہو کبھی اُسکے دورہ معین اوقات محدودہ مین ہوتے ہین- اور کبھی بلا تعین دورہ کے ہوتا ہو- جب یہ خون بند ہوجاتا ہو شدید اقسام کے درد مقام مقعد مین اور کھجلی پیدا ہوتی ہو- اور بہت سے امراض اور اعضا مین پیدا ہوتے ہین- اسی واسطے کہ اگر بواسیر کے مسے تو بہ سے کاٹے جائین ایک مسہ ضرور چھوڑ دینا چاہیے تاکہ خون اُس سے نکلا کرے اور ایسا نہو کہ خون کے بند ہوجانے سے اور امراض پیدا ہوجائین جیسے استسقا اور سل اور وسواس سوداوی- اور اسکی وجہ یہ ہو کہ ان امراض کی پیدایش بکثرت پیدا ہونے خون سوداوی سے جگر مین ہوتی ہو- اور جب خون سوداوی جگر مین زیادہ جمع ہوگا طبیعت اُسکو نیچے کی طرف اُن رگون مین لائیگی جو رگین جگر سے تقسیم پاکر اطراف مقعد مین آئی ہین پس جب یہ خون بند ہوجائیگا اور جگر سے خارج نہوگا جگر مین ورم صلب سوداوی پیدا کریگا اور جگر کی حرارت غریزی کو بجھا دیگا اسلیے کہ یہ خون جگر مین زیادہ ہو اور حرارت غریزی جگر کی اسمین ڈوب جاتی ہو اور جگر کی رگون مین تنگی بھی پیدا کریگا پس مزاج جگر کا سرد ہوجائیگا- اب جو خون جگر بارد مین پیدا ہوگا وہ مائی اور بلغمی ہوگا جس سے استسقا پیدا ہوتا ہو- اور اگر جگر کو قوت اسقدر ہو کہ اُس خون کو بطرف اُن رگون کے دفع کرے جو سینہ اور پھیپھڑے مین ہین یہ خون جگر اُن رگون مین زیادہ بھر جائیگا اور [illegible]

وہان پیدا ہوگا اور تمدد یعنے کھنچاو اُنمین ہوکر آخر کار وہ رگین پھٹ جائینگی اور قرحہ پھیپھڑہ خواہ سینہ مین پڑیگا اور اسی سے سل پیدا ہوگی
پھر اگر یہ خلط بطرف دماغ کے رجوع کرے وسواس سوداوی پیدا کریگا- اسی واسطے بقراط نے کہا ہے کہ اگر بواسیر کا علاج لوہے سے کیا جائے تو
مناسب ہے کہ ایک مسہ چھوڑ دین تاکہ جو خون جگر مین پیدا ہوتا ہے اُسی مسہ سے نکلا کرے- اسی طرح جب افراط سے یہ خون جاری ہو تب بھی
امراض خراب پیدا کریگا جیسے فساد مزاج اور رنگ کی خرابی اور روپ یعنی منظر کا قبیح ہوجانا اور استسقا اور کمی اشتہا کی بہ نسبت طعام کے
اور یہ سب امور اسواسطے ہوتے ہین کہ حرارت جگر کی کم ہوجاتی ہے اور قوت اُسکی ضعیف ہوجاتی ہے بوجہ بکثرت نکلجانے خون کے بس
مزاج اُسکا یعنے جگر کا سرد ہوجاتا ہے اور خون کے پیدا کرنے کی قوت بھی اُسمین ضعیف ہوجاتی ہے لہذا مزاج بدن کا بھی خراب ہوجاتا ہے
اور اسی فساد مزاج سے استسقا پیدا ہوتا ہے- پھر اگر خون کا نکلنا بے اندازہ ہوجائے اور بافراط ہو مریض ہلاک ہوجائیگا لیکن جس شخص کو
بواسیر کا مرض ہے شاید اُسکو اورام گرم اور قروح خبیثہ عارض نہونگے اور نہ وہ امراض اُسے لاحق ہونگے جو خرابی اخلاط اور کیموس
سوداوی سے پیدا ہوتے ہین جیسے بہق سیاہ اور پوست کا اُترنا- اور نہ ذات الجنب اور نہ ذات الریہ کا مرض اُسکو ہوگا- جو قسم بواسیر کی
ایسی ہے کہ اُسمین خون نہین آتا ہے پھر اُسمین سے ایک تو وہ قسم ہے کہ منہ مسون کے کھلے نہین ہوتے بلکہ بند ہوتے ہین اور اُسکو بواسیر اعمی
کہتے ہین- استدلال ان جملہ اقسام پر اُسی طرح سے ہوگا جو جو علامات ہمنے بیان کیے ہین اور جسکے ذریعہ سے کارروائی اُنھین علامات
نظر کرنے سے ہوگی لیکن اگر آنت کے اندر بواسیر ہو پس مناسب ہے کہ مقعد کے اندر ایک چھوٹی سی پیالی وغیرہ رکھی جائے- اسکی صورت
یہ ہے کہ ایک چھوٹی سی پیالی خواہ تونبی جسکو لوکی کہتے ہین لیکن اُسمین روئی جلا کر آگ روشن کرین اور اُسکو کسی طرح مقعد کے اندر پہونچا دین
اُسوقت کنارا معاے مستقیم کا الٹ کر بطرف خارج کے ہوجائیگا اور بواسیر کا مرض معلوم ہوجائیگا کہ کونسی قسم بواسیر کی ہے- نواصیر یہ قرحہ
چند شمار مین ہوتے ہین جو گہرے ہون اور مقعد مین کنارہ پر معاے مستقیم کے پڑجاتے ہین اُس مقام پر جسکا نام مسرہ مشہور ہے- اور کبھی
ان قروح کا غار بڑا ہوتا ہے یعنے زیادہ گہرے ہوتے ہین کہ آنت تک یہ سوراخ پہونچ جاتا ہے اُسمین علاج کارگر نہین ہوتا ہے- استدلال
اسپر یون کیا جاتا ہے کہ کنارہ مجس یعنی سر انگشتان کا خواہ باریک سلائی کی نوک داخل کرکے حد ناصور کی معلوم کرتے ہین اور کسی قسم کی دھونی
دے کر سانس بند کرا دیتے ہین- اور اسکا بیان یہ ہے کہ جب سلائی کا کنارہ اُسمین داخل کیا جائے اپنی اُنگلی کو ہمراہ سلائی کے اندر مقعد کے
داخل کرنا چاہیے اور سوراخ تک ناصور کے بھی اسی طرح لیجا کر دیکھین اگر سلائی دور تک چلی گئی معلوم ہوگا کہ سوراخ وار پار ہے- اسی طرح
اگر چنگیر دان خواہ اگر دان جسمین دھونی سلگائی جاتی ہے اُسکا کنارہ قرحہ کے منھ مین رکھکر نیچے سے اُسکے کوئی شے سلگائی جائے اور
بیمار کو اُسکی خوشبو آنت مین پہونچتی معلوم ہو دریافت ہوگا کہ یہ ناصور آنت تک پہونچ گیا ہے- اسی طرح اگر موضع مقعد کو روئی سے
بند کرین خواہ ہاتھ سے اُسی مقام مقعد کو بند کرین اور بیمار کو حکم دین کہ سانس اپنی روکے اور اُسکو اندر کی طرف گھونٹے اور نیچے اُتارے
اُسوقت معلوم ہوگا کہ ریح ناصور کی جگہ سے خارج ہوتی ہے اور اس سے یہ بھی دریافت ہوجائیگا کہ ناصور وار پار ہوگیا ہے اور اگر ان
علامات مین کچھ بھی نہو پس ناصور وار پار نہوگا اُسوقت مناسب ہوگا کہ علاج کے مفید اور کارگر ہونے پر اعتماد کرین- خروج جو مقعد مین
پیدا ہوتا ہے یعنے کانچ باہر نکل آتی ہے یا تو وہ عضلہ مسترخی اور ڈھیلا ہوجاتا ہے جو گول گول گرد مقعد کے ہے یا شدید جنبش کے پیچ اور
مروڑے سے خواہ کبھی منگنی کے اٹک جانے سے جو جنبش پیدا ہوتی ہے- شقاق یعنے شگاف جو مقعد مین عارض ہوتا ہے یا تو بعد
اسہال کے جسوقت دستون مین تیز خلط صفراوی نکلتی ہے- یا زیادہ تقاضاے حاجت کے واسطے بار بار پاخانہ جانے سے بسبب حدت

یعنے خشکی سے ٹیس شدید کا ہونا اسوجہ سے ہوتا ہی چونکہ خشک پاخانہ لطوہنگنی کے سرے سے نکلتا ہی - ورم کے اقسام جو مقعد میں عارض ہوتے ہین انھین اسباب سے ہوتے ہین جو اور اعضائے بدنی کے اسباب ہین - اور ورم پر استدلال مقعد کے پھول جانے سے اور بوجہ درد کے اور قطرہ قطرہ پیشاب کے آنے سے کیا جاتا ہی اور جو ورم گرم ہوگا اسکی شناخت سُرخی جو ظاہر ہوگی اور اس بات سے کہ جب اُسی ورم پر ٹھنڈی چیزین رکھی جائین مثل برف وغیرہ کے درد وغیرہ مین سکون پیدا ہوگا اور گرم چیزون سے ایذا پہونچیگی - اور جو ورم سرد مادہ سے ہوگا اسکا رنگ مثل رنگ بدن کے ہوگا اور گرم بالفعل اشیا کے رکھنے سے یعنے جلتی ہوئی گرما گرم چیزون کے رکھنے سے درد وغیرہ مین سکون ہوگا اور سرد چیزون سے ایذا پہونچیگی یہی سب امراض ہین جو مقعد مین پیدا ہوتے ہین اور یہ آخری کلام ان امراض مین ہی جو امعا یعنی آنتون مین پیدا ہوتے ہین اُنکو جاننا چاہیے -

باب تیسوان جگر کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جگر کے امراض کچھ ایسے ہین جو خاص جگر ہی مین پیدا ہوتے ہین اور کچھ ایسے امراض ہین جو اور اعضا مین بشرکت جگر کے عارض ہوتے ہین - جو امراض خاص جگر مین پیدا ہوتے ہین وہ ضعف جگر کی بیماری ہی اور جن لوگون کو یہ مرض ہو اُنکو (مکبود) کہتے ہین اور ورم اور سدہ جگر جو راہون مین جگر کے پیدا ہوتا ہی - جو امراض اور اعضا مین بشرکت جگر پیدا ہوتے ہین وہ اقسام استسقا کے ہین - ضعف جگر کا یا تو اُسکی قوت جاذبہ مین جس قوت سے عصارہ غذا کو صائم نام کی آنت سے جگر جذب کرتا ہی خواہ اُن رگون سے جنکا جداول نام ہی - اور اس ضعف پر استدلال سپید براز سے کیا جاتا ہی اور یہ سپیدی براز مین بوجہ ضعف جگر کے جداول سے غذا کے جذب کرنے مین ہوتی ہی - یا جگر کی قوت ماسکہ مین ضعف ہو اور اسپر استدلال بدن کے ترہل یعنے ڈھیلے پن سے کیا جاتا ہی اسلیے کہ اعضائے بدن مین غذا اسے خام جگر سے جاری ہی بسبب اسکے کہ جگر کو ٹھہرانا غذا کا اتنی دیر تک کہ نضج یافتہ ہوجائے بوجہ ضعف قوت ماسکہ جگر کے ناممکن ہی اور جب اتنی دیر غذا انہین ٹھہری کہ پختہ ہوجائے اور تغیر کامل اسمین آئے تب جاکر اُسکی مقدار صحیح اعضائے بدنی مین پہونچے لہذا ناپختہ غذا اعضائے بدن مین پہونچیگی - یا ضعف قوت مغیرہ جگر مین آجائے وہ قوت مغیرہ جو عصارۂ غذا کو ہضم کرکے اُسکو خون بناتی ہی - میری مراد اس قوت سے قوت ہاضمہ ہی - اور یہ بات یا تو سوء مزاج گرم سے پیدا ہوتی ہی اُسکی علامت اشتہا کا جاتا رہنا اور جلن اور پھڑک اور پیاس کی شدت اور تپ اور قے اور ایسے دست آنے جنمین اخلاط صفراوی خارج ہوتے ہون اور سُرخ پیشاب کا آنا یہان تک اِن علامات کا نتیجہ ہوتا ہی کہ اسی مرض سے امراض حادہ حارہ یعنی تیز اور گرم امراض پیدا ہوتے ہین - پھر اگر طولانی زمانہ اسی طرح سے گذر جائے اور یہ حرارت جگر کی باقی رہے کیموسات بدن کا ذوبان اور پگھلنا پیدا ہوگا پھر اُسکے بعد خود جگر پگھلنے کی باری آئیگی اور براز کی طرح سے جگر کے ٹکڑے برآمد ہونگے اور جو کچھ ایسے وقت ہمراہ براز کے خارج ہوگا نہایت بدبو ہوگا - اور بدن کا گوشت بھی کم ہونے لگیگا اور پگھل جائیگا - یا ضعف ہاضمہ جگر مین کسی سوء مزاج بارد سے عارض ہو اور اُسکی علامت اول اول ابتدائے مرض مین اشتہائے طعام کا زیادہ ہونا بدون تپ کے اور پیاس کی کمی - اور جو کچھ براز مین خارج ہو مقدار اُسکی تھوڑی ہی اور کسیقدر نکل کر پھر تھوڑی دیر کے بعد اور برآمد ہو اور بدبو اُسمین نہو - جب اس کیفیت کو طول ہو اور زمانہ زیادہ گذر جائے اب مریض کے بدن مین تپ عارض ہوگی اسلیے کہ اسوقت خون مین بوجہ غلاظت اور گاڑھے ہونے کے عفونت پیدا ہوگی - اور اشتہائے طعام اب جاتی رہیگی - اور براز مین جو کچھ خارج ہوگا مشابہ دُردی خون کے ہوگا - اور مریض کو درمیان انھین ایام کے دفعۃً بہت سے دست آئینگے

اور بدن کا رنگ مثل خوم یعنے رم تیر کے سپید ہوجائیگا - اور چہرہ سے گوشت کی کمی نظر آئیگی - یا یہ ضعف ہاضمہ جگر مزاج یابس سے ہو - اور اسپر استدلال بدن کی لاغری اور خشکی اور پیشاب یا خانہ کی کمی اور براز کے گاڑھے ہونے سے اور پیاس کے لگنے سے کیا جاتا ہے یا ضعف ہاضمہ سو مزاج رطب سے عارض ہو - اور اسپر استدلال اُن اعراض سے کیا جاتا ہے جو مخالف اعراض یبوست کے ہون اور اعراض جیسے بدن کا سپید حال پر بدستور رہنا اور پیاس کی کمی ہے - یا ضعف جگر اُسکی قوت دافعہ مین ہو اور اسپر استدلال سحنہ یعنی روپ کی خرابی سے اور بدن کی خراب حالی سے کیا جاتا ہے - اسلیے کہ خون جو تمام بدن مین جگر سے جاتا ہے وہ صاف اور پاکیزہ نہین ہے اسلیے کہ قوت دافعہ کو ممکن نہین ہے کہ خون کے فضلون کو اُس سے جدا کر کے خون کو پاکیزہ کردے اور صاف ہوجائے - اسی طرح اور اعراض بھی جنکو ہم بیان کر چکے ہین - بوقت بیان کرنے اسباب اعراض کے - ورم جو کہ جگر مین پیدا ہوتا ہے ایک تو ورم گرم ہے اور دوسرا ورم سرد گرم ورم کی علامت یہ ہے کہ مریض کے بائین طرف شراسیف کے نیچے درد ہنسلی تک اُٹھتا ہوا معلوم کرے اور پسلیون کے درد اُسی طرح اُترتا ہوا پاتا ہو اور پیاس اور تپ اور مقام جگر مین سوزش اور التہاب اور سوکھی کھانسی آتی ہو - جب مریض چت لیٹا ہو اور اپنے ہاتھ سے بائین جانب اُسکے بدن چھوا جائے تو شراسیف کے نیچے گندہ اور سخت معلوم ہوگا - پھر اگر یہ ورم مرہ صفرا سے ہو تو تپ اور التہاب نہایت شدت ہوگی - اور جملہ اعراض مین صعوبت ہوگی - اور اگر یہ ورم گہری جانب مین جگر کے ہوگا ان سب امور کے ہمراہ بھوک جاتی رہیگی اور ہچکی بھی آئیگی - اور اگر صفراوی ورم ہے ابتداے مرض مین قے تو ایسی ہوگی جیسے زردی بیضہ کی پھر بعد اسکے قے زنگاری ہوگی اور ورم گرم کا نبض اور غشی اور اطراف یعنے ہاتھ پاؤن سرد ہوجائینگے کھانسی اور سانس مین تنگی شدید اور باصعوبت ہوگی - بیمار کو ایسا معلوم ہوگا کہ اُسکی ہنسلی نیچے کو کھنچی جاتی ہے اور شراسیف کے نیچے گرانی بھی ہوگی اسکا سبب یہ ہے کہ رگ اجوف ترقوہ یعنے ہنسلی کو نیچے کی طرف کھینچیگی بسبب ورم کے - اور ابتدا مین زبان زرد ہوجائیگی پھر بعد اسکے سیاہ ہوگی - اگر وہ جگہ چھوئی جائے جو شراسیف کے نیچے ہے داہنی طرف ورم کے گندگی اور موٹائی محسوس ہوگی اور شکل ورم کی ہلال کی سی ہوگی اور ملمس ورم کا گرم ہوگا - اور جب مریض کو حکم دین کہ چت لیٹے اور اپنے سر کے نیچے تکیہ وغیرہ کچھ نہ رکھے اور دونون گھٹنے اپنے دوہرا کے اور دونون قدم کو خوب جما کر رکھے بعد اسکے اگر مقام جگر کو ہاتھ سے چھوئین وہی شکل ہلالی ورم کی اُبھری ہوئی معلوم ہوگی جیسے ابھی ہم کہہ چکے ہین کبھی ورم گرم عضل شکم مین پیدا ہوتا ہے پس تفرقہ ورم جگر اور ورم عضل شکم مین یون کیا جاتا ہے کہ ورم عضل چھونے سے شکل اُسکی مستطیل خواہ مربع معلوم ہوتی ہے اور سا ایک سرا اُسکا موٹا اور دوسرا پتلا ہوتا ہے - ورم بارد جب جگر مین پیدا ہو بیمار کو گرانی داہنی طرف شراسیف کے نیچے معلوم ہوگی اور خفیف سی کھانسی بھی آئیگی درد نہو گا نہ تپ ہوگی اور جب مقام ورم کو چھوئین موٹائی کے ہمراہ یا تو صلابت ہوگی اگر ورم سوداوی ہو یا نرمی ہوگی اگر ورم بلغمی ہے - اگر جگر مین ضعف اور ورم دونون یکجا ہوجائین ان علامات کے ہمراہ جو ہر ایک قسم ورم کی مذکور ہوئین گیلا پاخانہ ہوگا مشابہ گوشت کے دھوون کے - مناسب ہے یہ معلوم رہے کہ جگر کی جسادت یعنے خشک ہو کر کھرا ہونا یا موٹا ہونا اور جگر کا ضعف مہلک مرض ہے کہ مریض انجام کار مین تلف ہوجاتا ہے - سدہ جگر کا یا تو ورم سے پیدا ہوتا ہے اور ورم کے دلائل تو ہمنے بیان کردیے - یا سدہ کسی خلط غلیظ سے پڑتا ہے جو اُن رگون کے مُنھ مین جیٹ جاتی ہے جنکی تقسیم بواب نام رگ سے ہوئی ہے - یا اُس رگ سے لپٹتا ہے جو حدبہ یعنے اُبھرے ہوئے رخ پر جگر کے ہے - علامت اسکی درد اور گرانی اور تمدد یعنے کھنچاؤ داہنی طرف شراسیف کے نیچے بدون تپ کے سدہ اگر سدہ بطرف محدب یعنے اُبھرے ہوے رخ جگر کے ہو پیشاب رقیق ہو گا مثل پانی کے اور سدہ اگر بطرف گہری جانب جگر کے ہو

یا خانہ پتلا آئیگا اسکو معلوم کرنا چاہیے۔

باب اکتیسوان استسقا اور اسکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جو بیماریان جگر کی شرکت سے اور اعضاے بدنی مین پیدا ہوتی ہین وہی جملہ اقسام استسقا کے ہین جو ضعف قوت مولدہ خون سے پیدا ہوتے ہین یعنے جو قوت خون پیدا کرنے والی جگر مین ہو اُسکے ضعف سے جب وہ قوت اپنے فعل سے کمی کرتی ہو (۱) اور یہ بات یا تو کسی آفت سے جگر کے پیدا ہوتی ہو جو معدن خون کے پیدا ہونے کا ہو کہ جگر کا مزاج سرد ہو جاسکا اور اسی سردی کی وجہ سے عصارۂ غذا کو اچھے خون کی طرف نہ بدل سکے (۲) ایضاً کبھی یہ خرابی لعض اور اعضا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہو جو شریک اور قریب جگر کے واقع ہین جیسے معدہ کہ بیشتر معدہ کو بھی کوئی آفت پہونچتی ہو کہ اسی آفت معدہ سے جگر مین بھی اسی خرابی آجاتی ہو کہ غذا کو اچھے خون کی طرف بدل دینا اُس سے ہو نہین سکتا ہو پھر بھی برا خون تمام اعضاے بدن مین پہونچتا ہو اسی خراب حالت سے لہذا اعضاے بدنی اُس خون کو اپنی اپنی طبیعت کی طرف بدل نہین سکتے۔ یا جیسے وہ آنت جسکا نام صائم ہو خواہ وہ رگین جو بنام جداول مشہور ہین کہ اگر انمین سے کوئی ضعیف ہو جائے کہ غذا کے عصارہ کو تغیر نہ دے سکے خواہ اُسی عصارہ کو جگر مین بخوبی پہونچا نہ سکے اس سے بھی خون کی پیدا کرنے والی قوت ضعیف ہو جاتی ہو اسلیے کہ اُس قوت کو اُسکی غذا نہین ملتی ہو (۳) کبھی استسقا پھیپھڑے کے فساد مزاج سے پیدا ہوتا ہو اور وہ خرابی مزاج مین پھیپھڑے کی یہ ہوئی ہو کہ جو رطوبت خون کی پھیپھڑے کی غذا ہو اُسکو اپنی غذا نہین کر سکتا ہو لہذا وہ رطوبت خون مین باقی رہ جاتی ہو اب اُسی رطوبت نا ملائم سے ہمراہ خون کے اور اعضاے بدنی بھی غذا پاتے ہین لہذا جملہ اعضا کا مزاج مرطوب ہو جاتا ہو (۴) کبھی استسقا بسبب ضعف گردہ کے پیدا ہوتا ہو کہ مائیت خون کی یعنی جو تری زائد خون مین ہو اُسے گردہ بوجہ ضعف کے جذب نہین کرتا پس وہ تری ہمراہ خون کے رہ جاتی ہو ملی ہوئی خون مین اور بھی خون مائی اور پتلا بطرف اعضاے بدن کے جاتا ہو اور اسی خون سے سب اعضا کو غذا ملتی ہو لہذا رطوبت اعضا کی بڑھ جاتی ہو۔ اقسام استسقا کے عموماً تین ہین۔ ایک طبلی۔ دوسری زقی۔ تیسری لحمی۔ طبلی کی پیدایش یا ضعف حرارت جگر ہوتی ہو خواہ برودت سے جگر کے جو بافراط ہو کہ اُسوقت غذا کی تحلیل بطرف ریاح کے ہو جائے اور یہی ریاح جو مائی ہین بانی ہو کر درمیان صفاق البطن یعنے پیٹ کی جھلی جسکا صفاق نام ہو اُسکے اور آنتون کے بیچ مین جمع ہو کر استسقا پیدا کرین۔ یا طبلی کی پیدایش اُن غذاؤن کی خورش سے ہوتی ہو جو ریاح پیدا کرنے والی ہین۔ علامت اس قسم کی یعنے استسقاے طبلی کی یہ ہو کہ اگر پیٹ کو ٹھونکین اور بجائین آواز ڈھول کے بجنے کی سنائی پڑے۔ استسقاے زقی کی پیدایش افراط سے مزاج بارد رطب غالب آنے سے جگر پر ہوتی ہو پس غذا کو جگر بطرف رطوبت مائی کے بدلتا ہو اور یہ رطوبت درمیان اُسی جھلی کے جسکا صفاق نام ہو اور درمیان آنتون کے فراہم ہو جاتی ہو اور اکثر یہ خرابی جگر مین سرد و تر کاریون کے کھانے سے اور زیادہ سرد پانی پینے سے عارض ہوتی ہو۔ علامت اس قسم کی یہ ہو کہ اگر پیٹ کو ہلائین پانی ایسا بولیگا جس طرح بھری مشک کا پانی ہلانے سے بولتا ہو۔ استسقاے لحمی کی پیدایش جگر مین غذا کے تغیر سے بطرف رطوبت بلغمی کے ہوتی ہو اور یہ خرابی بوجہ جگر کے بافراط سرد اور تر مزاج ہو جانے سے پڑتی ہو پس وہی رطوبت بلغمی بنا دیتی ہو۔ اور ایسے مزاج کا جگر پیدا ہونا یا ورم صلب سوداوی کی وجہ سے ہوتا ہو جو خاص جگر کو عارض ہو کر مجاری اور راہون کو جگر کے تنگ کر دے اور بند کر دے پس تنفس یعنے گرم ہوا کا گذر جگر کی طرف نہونے پائے لہذا مزاج جگر کا سرد ہو جائے اور اسی برودت جگر کی وجہ سے قوت مولدہ خون مین

فساد اور خرابی آجائے - غذا کو بطرف بلغم کے بدل رہے - یا ورم طحال سے برودت جگر مین آتی ہی اور طحال بسبب ورم کے خون کی صفائی
مرہ سودا سے نہین کرسکتا لہذا وہی سودا ہمراہ خون کے جگر مین رہکر اُسکی حرارت کو بجھا دیتا ہی - یا نزف دم یعنی خون کا زیادہ بدن سے
نکل جانا رحم کی راہ سے خواہ بافراط خون حیض برآمد ہو یا اُن رگون سے خون زیادہ خارج ہوجائے جو مقعد مین ہین پس جب جگر خون سے
خالی ہوجائیگا مزاج اُسکا سرد ہوگا اور سرد ہونے سے مزاج کے وہی خرابی پیدا ہوگی - یا خون حیض کے بند ہونے سے یا خون بواسیر کے
رک جانے سے جسوقت حرارت غریزی جگر کی مختنق اور گھٹ جائیگی بوجہ کثرت خون کے برودت جگر مین آجائیگی اسلیے کہ حرارت
بجھ جائیگی جس طرح اگر تیل چراغ مین زیادہ ہو چراغ ٹھنڈا ہوجائیگا - یا برودت سے مزاج معدہ کے جب غذا سرد ہوکر معدہ سے جگر مین
آئیگی جگر کی حرارت کو سرد کردیگی اور چونکہ وہ غذا ہضم سے درست نہوگی اُسکا لطف خون کے پھیرنا جگر سے نہوسکیگا لہذا خون بلغمی اُسکا
بنیگا - یا اخلاط بلغمی بالزوجت اپنے جو مجاری اور راہون مین جگر کے سدہ پیدا کرین لہذا انکا وصول جگر تک نہونے پائے پس
مزاج جگر کا سرد ہوجائیگا اُسوقت بھی خون اپنی اصلی اور عمدہ حالت سے اعضاے بدنی مین نہ پہونچیگا لیکن اُنھین سدون سے
ہان جو کچھ مثل پانی کے پتلی اور رقیق شی خون مین ہی وہی پہونچیگی لہذا اعضاے بدنی کی رطوبت بڑھ جائیگی - اور اکثر یہ قسم استسقا کی
یعنے لحمی اسی سبب سے پیدا ہوتی ہی میری مراد سبب سے سدہ مذکورہ ہی کبھی استسقا صائم نام کی آنت کے ضعف سے پیدا ہوتا ہی
اور اُن رگون کے ضعف سے جو بنام جداول مشہور ہین کبھی دیر پا تپون کے بعد چونکہ پانی اُنمین زیادہ پیا جاتا ہی یہی استسقا پیدا
ہوتا ہی اور ایک سبب یہ بھی ہوتا ہی کہ غذا اگر معدہ مین کم ہضم ہوتی ہو بوجہ حرارت تپ کے لہذا سدہ پڑجاتے ہین یا تپ استسقا
پیدا ہوتا ہی - کبھی یہی استسقاے لحمی امراض حادہ اور تیز بیماریون کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی جسوقت کہ مزاج جگر کا گرم ہوجائے
اور قوتین جگر کی بوجہ حرارت کے فنا ہوجائین اور اُسوقت جگر سے تولید خون کی نہوسکے - اور یہ قسم ایسی ہی کہ شاید مریض اسکا
نجات نہین پاسکتا ہی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ مریض کو ممکن نہین کہ ایسے وقت گرم چیزون کا استعمال کرسکے اور نہ سرد اشیا کا بھی
استعمال کرسکتا ہی - اسلیے کہ گرم چیزون سے تپ بڑھیگی اور سرد چیزون سے استسقا کا مرض بڑھیگا - علامت استسقاے لحمی کی
یہ ہی کہ تمام اعضاے بدن سوجے ہون اور ورم رخو یعنے بلغمی سب مین ہو اور تیزی بھی ورم مین ہو - جب کسی جگہ اُنگلی سے دبائین
گڑھا پڑجائے اور نشان اُسکا تا دیر باقی رہے - سب سے پہلے اعضاے بدن مین چہرہ اور دونون قدم پر ورم آتا ہی اور بدن کا
رنگ سپید مثل مردہ آدمی کے بدن کے رنگ کے ہوجاتا ہی - جب بیمار پر زمانہ طولانی گذر جائے گوشت بدن کا تر ہوجاتا ہی اور
مثل بہتی ہوئی سیال چیز کے گوشت بھی ہوجاتا ہی - اور کبھی بعض اعضا شگافتہ ہوتے ہین اور اُس سے رطوبت مائی قطرہ قطرہ ٹپکتی ہی
اسی واسطے بقراط نے کہا ہی کہ جو قروح بدن مین بیماران استسقا کے پڑتے ہین شاید وہ اچھے نہین ہوتے - اسکا سبب یہ ہی
کہ قرحہ کا اچھا ہونا یہ ہی کہ سوکھا دیا جائے اور مستسقی کے بدن مین ایسی تری ہوتی ہی کہ خشکی پیدا کرنے والی دوا کارگر نہین ہوتی
تینون قسم مین استسقا کے پائون کا ورم عام علامت ہی - اور سبب اسکا یہ ہی کہ جو بخار اُن بیمارون کے بدن مین پیدا ہوتا ہی
غلیظ ہوتا ہی بوجہ ضعف حرارت غریزی کے اب وہ بخار بسبب غلیظ ہونے کے تہ نشین ہوگا اور نیچے اُتریگا پس بطرف
دونون قدم کے آئیگا - پھر چونکہ یہ دونون قدم حرارت غریزی کے معدے سے یعنی قلب اور جگر سے دور تر واقع ہین لہذا وہ
فضلہ تر اور یہی یا بخار غلیظ جو نیچے آتا ہی اُسکی تحلیل نہین ہوسکتی ہی - کبھی جو استسقا کہ بسبب خرابی معدہ کے اور خرابی

صائم نام کی آنت سے خواہ خرابی مزاج سے اُن رگون کی جنکا جداول نام ہی پیدا ہوتا ہی الغرض ایسے استسقا مین خاص کر ذرب دائم بھی ہوتا ہی یعنے مختلف مواد کے دست آتے ہین اور باوجود دستون کے درد بھی بیار رہتا ہی۔ اسکا سبب یہ ہی کہ جو آفت معدہ کو بوجہ برودت کی لاحق ہوتی ہی اُسکی وجہ سے اچھی طرح غذا کو ہضم نہین کر سکتا ہی بلکہ وہ غذا خام باقی رہ جاتی ہی پس معدہ پر بھاری ہوتی ہی اور اُسکو اپنے سے دفع کرتا ہی اور خارج کر دیتا ہی۔ اور جب یہی غذا میانہ صائم مین پہونچی وہ بوجہ فساد مزاج اپنے کے غذا کے صاف کرنے پر اور ماسکی عصارہ جسقدر اُسی غذا میں ہی اُسکو جدا کرنے پر قادر نہین ہوتی اور غذا کر کے جداول ہین نہین پہونچا سکتی ہی لہذا یہ عصارہ بطرف موائی اور نیچی آنتون کے آتا ہی اور وہان سے بطرف خارج کے دستون مین خارج ہوتا ہی۔ یا یہ بات ہی کہ جداول جن رگون کا نام ہی اُنکو آفت رسیدہ ہونے کی وجہ سے ممکن نہین ہوتا کہ عصارۂ غذا کو جگر تک پہونچائین پس صائم جو آنت ہی اُسمین یہ غذا رہ جاتی ہی اور اُسی آنت پر بوجھ غذا کا پڑتا ہی لہذا وہ آنت اسکو بطرف خارج کے دفع کرتی ہی اور یہ امر سبب ذرب کا ہوتا ہی۔ جو قسم استسقا کی ایسی ہی کہ ابتدا اُسکی ورم جگر سے ہوتی ہی اُسمین کھانسی اور خشکی طبیعت کی خاص کر کے ہوتی ہی کھانسی تو اسواسطے ہوتی ہی کہ جگر سوجنے کی وجہ سے حجاب مین تنگی پیدا کرتا ہی بوجہ قرب اور مجاورت کے لہذا سینہ مین تنگی آجاتی ہی اور سینہ بوجہ اپنی تنگی کے پھیپھڑہ کو دباتا ہی اور مجاری یعنے راہین جو پھیپھڑہ مین ہین اُنمین بھی تنگی پیدا ہوتی ہی اور یہی کیفیت آدمی کو کھانسی کی طرف خواہشمند کرتی ہی بوجہ توہم اس بات کے شاید کھانسنے سے کچھ نفع ہوگا۔ جب ایسے وہم غلط سے کھانسنے لگتا ہی اور کھانسی مین کچھ اتنا برآمد نہین ہوتا جسکی مقدار کافی نظر آوے اور جس سے کچھ فائدہ اُسکو ہو ناچار کھانسنا بند کر دیتا ہی۔ پس طبیعت یعنے قبض خواہ سوکھا پاخانہ ہونا اسکی وجہ یہ ہی کہ صائم جس آنت کا نام اور جداول جن رگون کا نام ہی وہ سب ایسی قسم مین استسقا کے سلیم اور قوی رہتے ہین اور عصارۂ غذا کو بطرف جگر کے پورا پورا پہونچاتے ہین۔ اور جو مجاری اور راہین مرار یعنے صفرا جانے کی جگر سے مرارہ تک ہین (بوجہ ورم جگر کے) بند ہو رہی ہین پس مرارہ مین کسیقدر صفرا جو پہونچتا ہی تھوڑا اور لطیف ہوتا ہی لہذا آنتون مین جسقدر صفرا جاتا ہی وہ بھی مقدار مناسب سے کم ہوتا ہی اسی وجہ سے ثقل براز یابس ہوتا ہی اور سوکھا فضلہ براز کا خارج ہوتا ہی اُسکو جاننا چاہیے۔

باب تیئیسواں طحال کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان مین

تلی کی بیماریان کچھ تو اُسکے ضعف سے اور کچھ سدہ اور ورم اور ریح سے جو اسی طحال مین عارض ہو پیدا ہوتی ہین یا ضعف قوت جاذبہ طحال سے ہوتی ہین جسوقت کہ طحال جگر سے مرۂ سودا کے جذب کرنے سے ضعیف ہو جائے اور خون کا تنقیہ اور صفائی سودا سے نہ کر سکے پس اسی ضعف سے سیاہ یرقان پیدا ہوتا ہی جسوقت خون کے ہمراہ مرۂ سودا تمام اعضاء بدن مین پہونچتا ہی۔ یا ضعف قوت ماسکہ طحال مین آجائے اور خارج ہونا خلط سوداوی کا کبھی بذریعۂ قی کے اور کبھی بذریعۂ اسہال کے پیدا ہوتا ہی۔ اور کبھی یہ عارضہ یعنے خروج خلط سوداوی کا بسبب دفع کرنے طبیعت کے خلط سوداوی کو بطریقہ دفع کرنے مضر چیز کے بدن سے پیدا ہوتا ہی مترجم مراد مصنف کی یہ ہی کہ خلط سودا کا خارج ہونا کبھی مرض نہین ہوتا بلکہ محض براہ دفع طبیعی جو مضر چیزون کو بدن سے دفع کرتی ہی خلط سودا بدن سے خارج ہوتی ہی اب ان دونون کا فرق بیان کرتا ہی مترجم لیکن جو خروج سودا کا عمل طبیعت مدبرہ بدن سے ہو اُس سے بیمار کو نفع پہونچتا ہی اور اُسکا تحمل آسان ہوتا ہی اور جو خروج سودا کا بوجہ ضعیف ماسکہ طحال کے ہو اُسکا حال اسکے مخالف ہی یعنے بیمار کو ضرر پہونچتا ہی اور تحمل بھی اُسکا دشوار ہوتا ہی۔ یا ضعف قوت دافعہ مین طحال کے ہو جس قوت سے معدے کے منھ پر سودا گرتا ہی اور ایسے ضعف سے طعام کی اشتہا باقی رہیگی۔ یہ امراض طحال کو اسی طرح سے عارض

سونے مین جس طرح جگر و [illegible] ہوتے ہین یہ سدہ مزاج گرم سے خواہ سرد مزاج سے۔ سدہ جو طحال مین عارض ہوتا ہی یا تو مواد غلیظ اور
چسپندہ سے ہوتا ہی [illegible] طحال مین جمع ہو جاتی ہین۔ علامت ایسے سدہ کی گرانی طحال کی ہی۔ یا ریح کی گرہ پڑ جانے اُسکی علامت یہ ہی کہ تمدد
اور کھنچاو پیدا ہو۔ سدہ کبھی طحال کے [illegible] مجری مین پڑتا ہی جدھر سے ہوکر مرہ سودا جگر سے طحال مین آتا ہی اور اس سے یرقان سیاہ پیدا ہوتا ہی
یا اُس مجری مین سدہ پڑتا ہی جدھر سے مرہ سودا معدہ پر گرتا ہی۔ اور اسی سدہ کے پڑنے سے ورم کے اقسام طحال مین عارض ہوگئے ہین
سبب کثرت مقدار سودا کے جو طحال مین گھٹ کر بند ہو رہا ہی۔ اور تابع اسی سدہ کے جو دوسری شق مین گذری ضعف شہوت طعام بھی ہوتا ہی
ورم جو طحال مین پڑتا ہی یا تو گرم ہی اور اسپر استدلال لمس کی حرارت اور درد اور گرانی اور تمدد اور تپ اور پیاس سے کیا جاتا ہی۔ اور بعض
اوقات مین درد چنبر گردن اور شانہ تک بائین جانب ہوتا ہی۔ اور یہ بات اسواسطے ہوتی ہی کہ طحال کو قرب اور مجاورت حجاب سے ہی
اور حجاب ہنسلی سے ملا ہوا ہی۔ سرد ورم طحال کا یا بلغم سے ہوگا اور اُسپر استدلال ورم کی نرمی سے کرتے ہین کہ چھونے سے ہاتھ کے نیچے
نرم معلوم ہوگا۔ اور رنگ بدن کا متغیر ہو جائیگا یا ورم مرہ سودا سے ہوا سپر استدلال کندگی اور ثقل اور سختی چھونے سے مقام ورم پر
کیا جاتا ہی۔ اور رنگ بدن کا متغیر ہونا بطرف تیرگی اور سبزی کے۔ اور یہ قسم ورم کی اکثر طحال مین پیدا ہوتی ہی واسطے غلیظ ہو جانے
خلط سوداوی کے طحال مین جو معدن اسی خلط سوداوی کا ہی۔ کبھی یہ ورم سوداوی طحال مین بعد کسی اور ورم کے ہوتا ہی (مثلاً بعد ورم
بلغمی کے) اسلیے کہ ورم اول سے لطیف مادہ کی تحلیل ہو جاتی ہی اور غلیظ کثیف باقی رہ جاتا ہی کبھی ورم بسبب کسی ریح نافخ کے پیدا ہوتا ہی
جو پھلا دیتی ہی اور یہ ریح طحال مین محتبس اور بند ہو جاتی ہی اور اس ورم پر استدلال یون کرتے ہین کہ ہاتھ اگر اُسپر رکھین ہاتھ کو ہٹا دیتا ہی اور
تمدد اس ورم مین شدید ہوتا ہی گرانی نہین ہوتی۔ اور یہی ورم کبھی مٹ کر پھر دوبارہ عود کرتا ہی بسبب تناول کرنے ایسی غذا کے جو نفخ
پیدا کرے۔ کبھی بلکہ ہمیشہ تابع ورم طحال کے خواہ تلی کے موٹے ہونے کے لاغری بدن کی ہوتی ہی۔ اسی واسطے بقراط نے کہا ہی جب تلی بڑھ جاتی ہی
بدن لاغر ہوتا ہی۔ اور جب تلی لاغر اور چھوٹی ہوتی ہی بدن تر و تازہ خواہ فربہ ہوتا ہی۔ اور جالینوس نے اپنی کتاب مین جہان پر بیان
مواضع الم لینے جو مقامات بدن کے ایسے ہین کہ اُنہین ایذا اور الم پہونچتا ہی اُس مقام مین لکھا ہی کہ طحال کا چھوٹا ہونا جودت کیموسات کی
دلیل ہی یعنے کیموس غذا کا ہضم ہو کر اچھا بنتا ہی اور بڑا ہونا طحال کا خرابی کیموسات پر دلیل ہی۔ اور بقراط نے کتاب ابیذیمیا مین لکھا ہی جس
شخص کے نیچے والے حصہ مین طحال کے ورم پیدا ہو اُسکا خون پتلا ہو جائیگا اور اطراف اُسکے بدن کے گرم رہینگے اور دونون کان اُسکے
ٹھنڈے ہونگے۔ خون کا پتلا ہونا اس وجہ سے بقراط نے تجویز کیا ہی کہ طحال خون کا درد جذب کرتا ہی اور جب اُسمین ورم ہوگا جذب
طحال کا درد خون کو زیادہ ہوگا اور قوی ہوگا لہذا خون رقیق باقی رہیگا۔ اطراف بدن کے حرارت کی یہ وجہ ہی کہ حرارت غریزی جو طحال مین تھی
بسبب ورم کے طحال سے گریز کر گئی۔ اور کانون کے سرد ہونے کی وجہ یہ ہی کہ اب خون تو رقیق ہو ہی چکا اور جو خون بطرف کانون کے جاتا ہی
بہت ہی پتلا ہوتا ہی اور حرارت اُسمین بہت کم ہوتی ہی۔ خصوصاً کان یون بھی سرد ہوا مین کھلے رہتے ہین پس ضرور سرد ہونگے۔ اور
اسی کتاب مین بقراط نے لکھا ہی۔ جو شخص نزلہ کے اقسام اور زکام مین گرفتار ہو اُسکی تلی مین ورم نہین ہوتا۔ اسکا سبب یہ ہی کہ
نزلہ کے اقسام رطوبت بلغمی یا رطوبت رقیق مائی سے پیدا ہوتے ہین اور طحال کا ورم اخلاط غلیظ سوداوی سے عارض ہوتا ہی (جنکا
ارباب نوازل کے بدن مین وجود نہین) اور خدا بڑا جاننے والا ہی

باب تینتیسوان مرارہ کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کے

بیان مین

جو بیماریان مرارہ یعنے پتہ سے پیدا ہوتی ہین وہ قسم یرقان کی ہی جو سدون سے اور ضعف سے اُس قوت جاذبہ کے پیدا ہوتی ہی جو مرارہ مین ہی - اسکا بیان یہ ہی کہ یرقان یا تو از طرف طبیعت کے ہوتا ہی جسوقت طبیعت صفرا کو ظاہر بدن کی طرف دفع کرے بطور بحران کے جسوقت کہ طبیعت فضلہ مراری کو بطرف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہی واسطے نقا یعنے پاک کرنے بدن کے - اور یہ دفع طبیعی اُسوقت ہوتا ہی جب مرض کے ساتوین روز اور بعد نضج مادہ کے بحران جید واقع ہو اور اسی بحران کے ہونے سے مریض کو راحت بھی ملے اور تپ مین سکون بھی ہو جائے اور مرض کا انحطاط بھی ہو - اور جو یرقان خلاف ان شروط کے ہو وہ بطور بحران کے نہوگا (جس سے دفع مرض ہوتا ہی بلکہ وہ یرقان فقط ایک مرض ہی) مترجم ظاہر اس قول کا یہی ہی کہ یرقان بحرانی فقط صفراوی تپ مین ساتوین روز ہوتا ہی بشروط مذکورۂ بالا اور اسی وجہ سے اطبا کی زبان زد ہی کہ یرقان قبل از سابع قاتل ہی اور اسکے بھی معنی یہی ہین کہ تپ صفراوی مین یرقان ساتوین روز سے پہلے مہلک ہی لیکن مترجم نے بحمد اللہ چوتھے اور تیسرے روز کا یرقان جوان آدمی کا ایک نبات ہندی سے مع تپ کے دور کیا ہی اور تین گھنٹہ سے زیادہ ازالہ مرض مین نہین گذرا ہی انشاء اللہ معالجات کی بحث مین اُسکو لکھونگا - بہر حال غرض یہ ہی کہ فقط تپ کے ساتوین روز بحرانی یرقان کی تخصیص مترجم کی رائے مین درست نہین ہی اور امراض صفراوی کا بحران بھی ساتوین روز یرقان سے ہونا کچھ محال نہین ہی متن (۲) یا اینکہ یرقان سوء مزاج گرم خشک سے عارض ہوتا ہی جو جگر مین پیدا ہو پس جو غذا جگر مین پہونچے اُسکو مرۂ صفرا کی طرف پھیر دے اور پھر وہی مرۂ صفرا رگون کے ذریعہ سے تمام بدن مین پہونچے (۳) یا مرض یرقان کا ساکن رگون کے اور اُنپر حرارت کے غلبہ سے پیدا ہوتا ہی کہ اُسوقت جو خون یہ رگین قبول کرتی ہین اور اُنمین پہونچتا ہی اُسکو بطرف مرۂ صفرا کے بدل دیتی ہین اور یہ بات کسی زہر کی وجہ سے ہوتی ہی جو گرم ہو یا کسی حیوان زہریلے کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہی جسکا زہر گرم ہو (۴) یا یرقان سوء مزاج گرم سے تمام اعضاے بدنی کے پیدا ہوتا ہی کہ وہ سوء مزاج اخلاط کے مزاج کو بطرف مرۂ صفرا کے بدل دیتا ہی (۵) یا یرقان ضعف سے قوت جاذبہ مرارہ کے پیدا ہوتا ہی جس قوت سے مرارہ صفرا کو جگر سے جذب کرتا ہی اور خون کو صفرا سے پاک صاف کرتا ہی پس بوجہ ضعف قوت مذکورہ کے خون جگر مین صفرا سے ملا ہوا رہتا ہی اور وہی خون تمام اعضاے بدنی مین رگون کے ذریعہ سے پہونچتا ہی اور یرقان پیدا ہوتا ہی (۶) یا یرقان کسی سدہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور وہ سدہ یا تو اُس مجری اور راہ مین پڑے جو حامل مرارہ کا ہی یعنی جس مجری مین صفرا بھرا رہتا ہی یا اُس مجری مین سدہ پڑے جدھر سے مرارہ مین صفرا جگر سے آتا ہی پس گذرنا صفرا کا اور اُسکا جگر سے مرارہ مین آنا بند ہو جائے اب خون جگر کا صفرا سے ملا ہوا رگون مین جاکر تمام بدن مین پہونچتا ہی اور یرقان پیدا ہوتا ہی - یا یہ سدہ اُس مجری مین جو مرارہ سے بطرف آنتون کے صفرا کے ریزش کی راہ ہی اب اس مجری کے بند ہونے سے مرارہ مین صفرا زیادہ ہو کر پھر بطرف جگر کے پلٹتا ہی اور پھر جگر سے خون مین آمیختہ ہو کر تمام بدن مین پہونچتا ہی (یہان تک چھ قسمین یرقان کی بیان ہو چکین) عموماً ہر ایک یرقان کی قسم پر استدلال اُسی زردی سے کیا جاتا ہی جو آنکھ کی سپیدی مین عارض ہوتی ہی اور تمام بدن کی زردی اور پیشاب کے اوپر جو کف آتا ہی اُسکی زردی سے اور کبھی پیشاب تو شدت احتراق سے سیاہ مگر کف زرد ہوتا ہی پاخانہ سپید ہوتا ہی اسلیے کہ مرار اصفر یعنے زرد صفرا جو مرارہ سے براز مین آتا تھا اب اُسکی آمد بند ہی خاص خاص) اقسام یرقان کی شناخت یہ ہی کہ اُس سدہ سے جو یرقان پیدا ہوتا ہی جو مرارہ کے

اوپر والے سری مین ہو خواہ نیچے والے مین ان دونون صورتون مین براز کا رنگ سپید ہوگا اور پیشاب زیادہ زرد ہوگا اور جو یرقان سدہ سے نہو بلکہ جگر کے کسی مرض سے ہو اُسوقت براز رنگین ہوگا۔ اور اگر یرقان ورم جگر سے یا ورم سے پیدا ہو باوجود ان امور کے صفرا وی دست بھی آئینگے اور تپ بھی ہوگی اور داہنی جانب جدھر جگر ہے گرانی بھی ہوگی۔ اور اگر یرقان شدت حرارت جگر سے خواہ کسی حرارت سے ہو اسکی پیدائش دفعۃً ہوگی۔ اور جملہ اقسام یرقان کی پیدائش تھوڑی تھوڑی ہوکر بہت دن گذرنے سے اسمین زیادتی ہوتی ہے اسکو معلوم کرنا چاہیے۔

باب چونتیسوان گردون کے امراض اور انکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جو بیماریاں گردون مین پیدا ہوتی ہین وہ یہ ہین (۱) ریگ گردہ (۲) گردہ کی پتھری (۳) اورام کے اقسام جو گردہ مین ہوتے ہین (۴) خون کا پیشاب (۵) جس بیماری کا نام ذیابیطس مشہور ہے اور وہ سلس البول ہے۔ ریگ اور پتھری گردہ مین حرارت شدید سے اور خلط غلیظ سے جو با لزوجت ہو پیدا ہوتی ہے جسکی رطوبت کو حرارت سوکھا دیتی ہے بہت زمانہ کے بعد وہی رطوبت سوکھکر پتھر بن جاتی ہے خصوصاً اسکے ہمراہ تنگی بھی اُن مجاری اور راہون مین ہو جدھر سے پیشاب کی آمد ہے گردہ سے ہوکر۔ ریگ پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ اگر مادہ مذکورہ مین غلاظت یعنے گاڑھاپن اور چپچپ کم ہو اور کشادہ مقام مین گردہ کے وہی مادہ پہونچے اور تھوڑا تھوڑا اسمین سے بستہ ہوکر رہے پس اُسکو قوت دافعہ ہمراہ پیشاب کے دفع کریگی لہذا پیشاب مین ریگ تہ نشین ہوگی۔ پتھری گردہ کی اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ اگر مادہ مذکور زیادہ ہو اور غلظ اور چپچپ بھی اسمین بشدت ہو اور کشادہ جگہ مین گردہ کے پھنس رہے اور نکل نسکے اُسی گردہ مین قوت حرارت سے بستہ ہوکر متحجر ہو جائیگا یہی پتھری ہے اور جب چھوٹی سی پتھری پڑ چکی اب بار بار جسقدر مادہ متحجر ہوتا جائیگا اُسی پہلی پتھری سے بسبب مشاکلت اور ہمجنس ہونے کے مل کر بڑھتے بڑھتے بڑی حصاۃ یعنی پتھری ہو جائیگی۔ یہ بات جو مادہ کو گردون مین عارض ہوتی ہے مشابہ گیلی مٹی کے ہے جب آگ سے پکائی جائے گردہ مٹی جل جاتی ہے اور مثل پتھر کے سخت ہو جاتی ہے۔ خواہ پتھری کی مشابہت اُس چیز سے ہے جو حمام کی دیگ اور برتنون کے پیندی مین جب آگ کی حرارت عمل کرتی ہے اور پانی اسمین گرم کیا جاتا ہے پس نیچے ایک چیز جم کر پتھری سی ہو جاتی ہے۔ اور اسکا سبب یہ ہے کہ پانی کا درد پیندے سے دیگ کے تہ نشین ہوکر ملا اور تھوڑا تھوڑا ہر روز اسی طرح ملتا گیا اور جمتا گیا اور سخت ہوتا گیا تا اینکہ اُس سے ایک کھنجڑ سا نیچے جم گیا۔ جالینوس نے بیان کیا ہے کہ اکثر پتھری گردہ مین بسبب قرحہ گردہ کے بھی پیدا ہوتی ہے جب کہ اُسی قرحہ مین پیپ پڑے اور خارج نہو لہذا وہی پیپ جم کر پتھر اجاتی ہے اور گردہ مین اُسی کی پتھری بن جاتی ہے۔ انھین صورتون سے گردہ اور مثانہ مین پتھری پیدا ہوتی ہے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ گردہ کی پتھری اکثر مشائخ کے بدن مین پیدا ہوتی ہے اور مثانہ کی پتھری اکثر لڑکون کے بدن مین ہوتی ہے۔ مشائخ کو سنگ گردہ ہونے کے دو سبب ہین۔ ایک تو یہ کہ حرارت انکے بدن مین ضعیف ہے اور خلط بلغمی انکے بدن مین زیادہ پیدا ہوتی ہے بوجہ ضعف قوت ہاضمہ کے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ مجاری اور طرق جنمین ہوکر پیشاب آتا ہے گردہ سے بطرف مثانہ کے مشائخ کے بدن کے تنگ ہوتے ہین بوجہ برودت مزاج کے اسلیے کہ برودت کا خاصہ یہ ہے کہ مجاری کو تنگ کر دیتی ہے اور راہون کو بوجہ تکثیف اور گھنا کرنے کے تنگ کر دیتی ہے۔ اور مادہ غلیظ جب گردہ مین جائیگا وہان سے مثانہ مین سب کا سب بوجہ تنگی مجاری اور راہون کے نہ پہونچیگا بلکہ جسقدر رقیق اجزا اسمین ہین وہ چھن کر چلے جائینگے اور غلیظ اجزا گردہ کے تجویف اور خالی مقامات مین یکجا ہوکر رہ جائینگے۔ اب حرارت گردہ اگرچہ کم ہے پھر بھی ان اجزا کی تری کو چوس لیگی اور انکو

خشک کر دیگی پس اُسی گردہ مین یہ مادہ پتھر اگر حصاۃ یعنے پتھری بن جائیگا۔ گردہ کی پتھری چھوٹی ہوتی ہے اسلیے کہ تجویف گردہ مین تنگی ہے
اور مثانہ مین جو پتھری پڑتی ہے بڑی ہوتی ہے اسلیے کہ مثانہ کی تجویف بڑی ہے۔ لڑکون کے مثانہ مین پتھری زیادہ پڑنے کا سبب یہ ہے
کہ اُنکو حرص اور آز بھی زیادہ ہے اور شرارت بھی کرتے ہین کھانے پینے مین بچاؤ نہین کرتے ہر ایک غذا کو کیسی ہی بُری ہو ان کو کیسی ہی
غلیظ ہو کھا جاتے ہین۔ اور حرکت کا استعمال زیادہ کرتے ہین بعد غذا کھانے کے پیشاب بھی اُنکے اُنھین وجوہ سے اور بسبب رطوبت
اُنکے مزاج کے غلیظ ہوتے ہین۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ راہین اور مجاری کہ جنمین ہو کر گردہ سے پیشاب مثانہ مین جاتا ہے کشادہ ہین بسبب
کثرت حرارت غریزی کے جو اُنمین ہے۔ اور قوت دافعہ بھی اُنکی شدید ہے اسی وجہ سے مادہ پورا پورا لطیف اور غلیظ سب کا سب گردہ سے
بآسانی مثانہ مین چلا آتا ہے (اب گردہ کی پتھری تو نہ پڑیگی) پھر چونکہ وہ مجری جسمین ہو کر پیشاب مثانہ سے قضیب مین آتا ہے اور وہ
مثانہ کی گردن ہے وہ بوجہ کم سن ہونے لڑکون کے تنگ اور چھوٹی ہوتی ہے اور دیگر اعضا بھی اُنکے چھوٹے ہوتے ہین لہذا اغلظ مادہ جو
مادہ تک آچکا ہے اسی تنگ راہ سے خارج نہوگا بلکہ رقیق مادہ نکلیگا اور غلیظ مثانہ مین رہ جائیگا اور بوجہ حرارت مثانہ کے متحجر اور سخت
ہو کر پتھری خواہ سنگریزہ بن جائیگا جیسے ہمنے حمام کی دیگ کا حال بیان کیا۔ یہی اسباب ایسے ہین کہ جوان آدمی کو پتھری کا مرض نہین
ہوتا ہے۔ اسلیے کہ جوانون کا پیشاب رقیق ہوتا ہے اسلیے کہ حرارت اُنکے بدن مین بہ نسبت رطوبت کے زیادہ ہے اور تدبیر غذائی مین بھی
رکھ رکھاو اور پرہیز اُنکا لڑکون سے زیادہ ہے اور یہ بھی تو ہے کہ مثانہ کی گردن بھی زیادہ کشادہ ہے تنگ نہین ہے لہذا غلیظ اور رقیق
دونون طرح کا پیشاب خارج ہو جاتا ہے۔ اور اسی سبب سے پتھری کا مرض عورتون کو نہین ہوتا ہے اسلیے کہ اُنکے مثانہ کی گردن کوتاہ
اور چوڑی ہے اور غلیظ پیشاب بآسانی اُس سے نکل جاتا ہے۔ اور ان اسباب کے اضداد اور مخالف امور کسی وجہ سے امراض گردہ
اور مثانہ مشائخ کے بدشواری اچھے ہوتے ہین اسلیے کہ مجاری اُنکے تنگ ہین اور مزاج اُنکے سرد ہین۔ ایک قوم کے اطبا نے بیان کیا ہے
کہ پتھری جگر اور اُس آنت مین بھی پیدا ہوتی ہے جسکا نام اعور اور قولون ہے اور مفاصل مین بھی پتھری پیدا ہوتی ہے۔ جالینوس کہتا ہے
اُسنے بچشم خود دیکھا کہ ایک شخص کو ہمیشہ کھانسی آتی تھی پس ایک پتھر اُسکے کھنکھار سے برآمد ہوا اور اسی سے اُسکی کھانسی جاتی رہی۔
سبب اسکا یہ ہے کہ حرارت اُسکے سینہ مین زیادہ تھی اور خلط غلیظ چسپندہ کی پیدایش ان اعضا مین جس سے کھانسی اُٹھتی ہے پیدا
ہوتی تھی (اور وہی خلط پتھرا گئی) جن علامات سے استدلال ریگ اور پتھری پر گردہ کے ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہو
اور سوزش بھی اُسی پیشاب مین ہو اور پیشاب مین ریگ بھی ہو اور بیمار کو تہیگاہ مین ریڑھ کی جگہ درد بھی پایا جاتا ہو اور وہی جگہ
گردہ کی ہے۔ اور کبھی درد گھستا ہوا معلوم ہوگا۔ اور بیشتر ہمراہ ان علامات کے اُس حصہ مین ایذا ہوگی جو سامنے اُسی گردہ کے ہے جسمین
پتھری پڑی ہے اور عجز یعنے ریڑھ اور رجل یعنے اُس پاؤن مین جو متصل اُسی گردہ کے ہے یہی درد ہوگا اور کسیقدر خدر یعنی سن بھی
اسی مقام مین ہوگا یعنے پاؤن مین۔ اور یہ بات بسبب شرکت دونون پاؤن کے ہر ایک اپنے قریب والے گردہ سے ہے بوجہ اُن رگون کے
جو متحرک ہین۔ رنگ جو ریگ کے ہوتی ہین وہ طرح طرح کے ہین کسی ریگ کا رنگ زرد اور خوب گہرا ہوتا ہے اور کسیکا رنگ مثل سرخ ہرتال کے
ہوتا ہے۔ اور کبھی رنگ مثل بالو اور ریگ کے ہوتا ہے کبھی ریگ کا رنگ مثل دانۂ انار کے ہوتا ہے لہذا طبیب کو لازم ہے کہ اچھی طرح سے
اختلاف مین رنگ کے فکر دقیق کرے اور اس مرض کو خوب سوچے اور سمجھے اسلیے کہ اکثر مرض انتون مین قریب خاصرہ یعنے تہیگاہ کے
ہوتا ہے اور مریض کو بھی گمان ہوتا ہے کہ وہ مقام کسی برما خواہ بڑے سوجے سے سوراخ کیا جاتا ہے خصوصاً اُس مقام مین جہان پر کہ گردہ ہے

پیشاب مثانہ مین آتا ہو- ایسے ہی ایک مریض کو روغن زیتون سے حقنہ دیا گیا پس ہمراہ روغن مذکور کے ایک کیموس ایسا خارج ہوا
کہ جیسے گداختہ آبگینہ ہوا اور اسی کے خارج ہونے سے درد ٹھہر گیا- یہ بھی اسی مریض کا قول ہو وہ کہتا ہو مجھے گمان یہی تھا کہ میرے
اسی حصہ مین پتھری ہو جو بیان مثانہ اور گردہ کے ہو اور درد میرا کسی آنت مین تھی اور بعض آنتون مین سے تھا- ورم جو
گردہ مین ہوتا ہو ایک تو گرم ہو اور اسپر استدلال درد اور گرانی اور التہاب سے جو پیٹھ کی ہڈی مین ہو اسی گردہ کی طرف جسمین
ورم ہو اور پیاس اور تپ اور درد سر اور بیداری اور قے جسمین خلط صفراوی نکلتی ہو اور بدشواری پیشاب کا آنا- پھر جب
یہ ورم پھوڑا ہو جائے اسی ورم سے پہلے مختلف دردون کی اور پھریری بھی مختلف طور کی آئیگی اور درد کی شدت ہوگی اور جب
یہ مریض اس کروٹ سے لیٹیگا جدھر کا گردہ صحیح اور ورم سے خالی ہو دوسرے گردہ کو جو سوجا ہوا ہو ایسا پائیگا جیسے لٹک رہا ہو
سرد ورم گردہ کا اسکی علامت وہ گرانی ہو جسکو بیمار اپنی ریڑھ کی جگہ بیچ مین دونون خاصرہ کے پاتا ہو بدون درد کے اور ابتدا سے
حدوث ورم مین یہ بات ہوتی ہو کبھی بعض طبیب ایسا جنکو مہارت علاج کرنے مین امراض کے نہین ہو غلطی کرتا ہو پس توہم
کرتا ہو کہ یہ مرض قولنج کا ہو- اور فرق ان دونون مین یہ ہو کہ گردہ کا مرض اونچا ہوتے ہوتے ریڑھ تک پہونچتا ہو اور درد ایک ہی جگہ
ہوتا ہو اور جب بیمار [illegible] کو حقنہ دیا جائے درد کی شدت ہوگی اسواسطے کہ آنتین حقنہ سے بھر جائینگی اور جو گردہ پر دبا کر رہا ہو
اسپر آنتون کی ہلکی پڑیگی- اور قولنج کا درد اعضا کے مقامات مین منتقل ہوا کرتا ہو- قروح جو گردہ مین پیدا ہوتے ہین انکی پیدایش
یا تو اسباب خارجی سے ہو جیسے کوئی شی تیز اور چرپری جو گردہ مین پہونچ کر اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دے خواہ سڑا دے- علامات
جو گردہ کے قروح پر دلالت کرتے ہین وہ درد ہو جسکو بیمار اپنی ریڑھ مین پاتا ہو خاصرہ کے پیچھے بدون گرانی کے اور نہ اسمین تمدد
ہوتا ہو اور خون اور مدہ اور قرحہ کا پوست بھی پیشاب مین خارج ہوتا ہو- اور کبھی ایسے ٹکڑے برآمد ہوتے ہین جو گوشت کے
قیمہ سے مشابہ ہوتے ہین- اور یہ اسوقت ہوگا جب دونون گردون کا گوشت سڑ جائے- پیشاب قروح گردہ کے مرض مین آسان
ہوتا ہو اور بآسانی نکلتا ہو دشواری اسکے خارج ہونے مین نہین ہوتی- اور قوام پیشاب کا معتدل ہوتا ہو- خون کا پیشاب
سکی پیدایش یا سبب خارجی سے یا اندرونی سبب سے ہوتی ہو اور یہ بھی یا تو ضعف سے اس قوت مغیرہ کے ہوتی ہو جو گردہ مین ہو
کہ مائیت خون کو وہ قوت بدل نہین سکتی ہو اچھی طرح سے یا جسوقت قوت ماسکہ گردہ کی ضعیف ہو جائے جو رگون مین گردہ کے ہو
اور خون کو روک نہ سکے لہذا پیشاب کے ساتھ خون بھی نکل آئیگا- یا اینکہ مجاری یعنے راہین جو پیشاب آنے کی گردہ تک ہین زیادہ پھیل جائین
اور کشادہ ہو جائین پس ان راہون مین پیشاب بسرعت نکل آتا ہو اور اسی پیشاب کے ہمراہ کسیقدر خون بھی برآمد ہوتا ہو- اور
ان احوال کے ہمراہ درد نہین ہوتا ہو اور اگر ہوتا بھی ہو تو بہت تھوڑا سا- کبھی خون کا نکلنا گردہ سے بطور دورہ کے ہوتا ہو جیسے
اسکے خون نکلنے کے دورہ ہوتے ہین جو مقعد کی راہ سے خارج ہوتا ہو- اور ایسے مریض کو ابتدا الطرف تہیگاہ کے عارض ہوتی ہو جب
خون بروقت دورہ کے خارج ہوا ابتدا مین سکون ہوتا ہو- یا رگون کے سڑ جانے سے خون برآمد ہوتا ہو جیسا ہمنے اوپر بیان کیا ہو
اور ایسی صورت مین تھوڑا سا خون برآمد ہوتا ہو- یا ادرار خون کا گردہ کی کسی رگ پھٹ جانے سے ہو بسبب کثرت خون کے اور
بوجہ رگون کے زیادہ پتلی اور نازک ہونے کے اور ایسے وقت خون ناگہانی طور سے بدون کسی سبب ظاہری کے خارج ہوتا ہو اور
مقدار بھی اسکی زیادہ ہوتی ہو- خارجی سبب سے خون کا نکلنا گردہ سے جیسے گر پڑنے سے خواہ چوٹ لگنے سے خواہ [illegible]

قولنج اور درد گردہ مین اشتباہ

ہونے سے عارض ہوتا ہی اور استدلال اسپر کسی ایسے ہی سبب کے پہلے پیدا ہونے سے کیا جاتا ہی جس مرض کا نام ذیابیطس ہی
اور یہی مرض بنام پرکار یہ مشہور ہی اور اسمین یہ ہوتا ہی کہ پیشاب کرنے کو دمبدم آدمی جایا کرے اور سلس البول بھی اسکو کہتے ہین
اسکی پیدایش شدت سے اس قوت جاذبہ کے ہوتی ہی جس قوت سے گردہ مائیت خون یعنے پیشاب کو جذب کرتا ہی - اور گردہ کی
شدت خواہش بطرف رطوبت کے ہوتی ہی - اور یہ امر افراط سے سوء مزاج گرم کے ہوتا ہی جو دونون گردون پر غالب ہوا اور اسی
حرارت کی وجہ سے وہ مشتاق بطرف اسی مائیت خون کے ہوتا ہی کہ حرارت کو بجھا کے اور جولیب اور بھڑک اسمین ہی وہ سرد
ہوجائے لہذا بطرف گردہ کے رطوبت جگر سے اور تمامی اعضا سے جذب ہوا کرتی ہی اور اسی جذب رطوبت کی وجہ سے پیاس
زیادہ پیدا ہوتی ہی اور اعضا کو بیتابی بطرف رطوبت مائی کے ہوتی ہی اور باوجود اس خرابی کے قوت ماسکہ گردہ کی مائیت مذکورہ کے
گردون مین رکنے اور ٹھہرانے سے بھی ضعیف ہوتی ہی اسلیے کہ زیادہ از حد مقدار رطوبت کی آتی ہی جسکا بوجھ قوت ماسکہ پر زیادہ
پڑتا ہی - علامات جو اس مرض پر دلالت کرتے ہین شدت سے پیاس لگنی بدون تپ کے اور کسی طرح کی خشکی بدن مین ظاہر ہو اور
پیشاب ہر وقت بدون سوزش کے خارج ہوا کرے اور پتلا سپید بھی مثل پانی کے ہو اور اسکا سبب یہ ہی کہ ادھر آدمی نے
پانی پیا اور ادھر پیشاب کی راہ نکل گیا اسلیے کہ گردہ اسکو جگر سے فوراً جذب کرتا ہی اتنی دیر ٹھہرنے نہین دیتا ہی کہ جگر اس
پانی مین کچھ تغیر دے سکے - اور جب گردہ مین پہونچا دونون گردہ اسکو دفع کردیتے ہین بدون اسکے کہ تھوڑی دیر گردون مین
ٹھہرے اسلیے کہ اسکی زیادہ مقدار ہوتی ہی جسکو گردہ روک نہین سکتے - یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ اگر کہول یعنے سیانہ عمر کے
آدمی کو درد گردہ عارض ہو شاید وہ اچھا نہوگا اسلیے کہ جو دیرپا امراض ادھیڑ آدمی کو لاحق ہوتے ہین اکثر تو یہی ہی کہ وہ لوگ
مرجاتے اور بیماری انکے ساتھ ہوتی ہی جیسا بقراط نے کہا ہی اسکو جاننا چاہیے -

باب چھبیسوان ان امراض کا بیان جو مثانہ مین پیدا ہوتے ہین اور انکے اسباب اور علامات کا بیان

مثانہ کی بیماریان اتنی ہین (۱) پتھری جو مثانہ مین پڑتی ہی (۲) ورم (۳) قرحہ (۴) تقطیر البول یعنے قطرہ قطرہ پیشاب کا آنا
(۵) عسر البول یعنی بدشواری پیشاب آنا (۶) بدون ارادہ کے پیشاب آنا - پتھری مثانہ مین انھین اسباب سے پیدا ہوتی ہی جو گردہ کی
پتھری کے بیان ہوچکے اور یہ خلط غلیظ بالزوجت اور حرم مثانہ کی حرارت اور گردن مثانہ کا تنگ ہونا - اور اکثر پتھری مثانہ کی لڑکون کے
بدن مین ہوتی ہی کہ رطوبت انکے مزاج مین زیادہ ہی اور حرص واز بھی انکی بے حد ہی اور خواہش ہر طرح کے غذا کی انکی قوی ہی جیسے ہمنے بھی
گردہ کی بحث مین بیان کردیا ہی - اور ایسی ہی غذا کا استعمال کرتے ہین جو فضول غلیظ پیدا کرتی ہی - جوانون مین بھی سنگ مثانہ کا
مرض ہوتا ہی اسی شخص کو جو اپنی تدبیر غذائی ایسی کرے جس سے اخلاط غلیظہ پیدا ہون اور انمین لزوجت بھی ہو - علامات جو
اس مرض پر دلالت کرنے والے ہین وہ درد ہی جو مقام خاص مین مثانہ کے پیدا ہو اور اطراف مین اسی مثانہ کے اور کھجلی جو قضیب کو
عارض ہو اور کبھی کبھی استادگی بھی اسکو ہوتی ہو اور بدون سبب کے ڈھیلا بھی ہوجائے پیشاب مین خامی اور رقت اور سپیدی
ہو ریگ ہمراہ پیشاب کے نکلتی ہو اور دشواری سے پیشاب کا خارج ہونا جب یہ سب علامات پائے جائین معلوم ہوگا کہ مثانہ مین
پتھری ہی اور اگر کچھ شک باقی رہے اور پیشاب ہمیشہ بدشواری آتا ہو بیمار کو حکم دیا جائے کہ بیٹھکے کبھی چت لیٹے اور دونون پاؤن

عورت کا بدن بھاری ہوجاتا ہی جب دن حیض آنے کے قریب رہ جاتے ہین - اور جس عورت کو حیض بیچ مین زیادہ فاصلہ دے دے کر آتا ہی اُسکو شدید ایذا ہوتی ہی اسلیے کہ اُسکے بدن سے خون کثیر ایک ہی دفعہ نکلتا ہی - درمیانی زمانہ طہر کا یعنے حیض سے خالی رہنے کا بیچ مین اور دورہ حیض کے کم سے کم بیس دن ہین اور اس سے زیادہ دو مہینے تک کا ہی اور جو حیض دو مہینہ کے بعد آتا ہو زیادہ دو ماہ گذرے وہ خارج از طبیعت ہی اور اسی کو احتباس طمث یعنی حیض کا بند ہونا کہتے ہین (اصطلاح طب مین) حیض بند ہونا یا کسی مرض رحم سے ہوتا ہی یا خون کے غلیظ اور گاڑھے ہونے سے یا رحم مین چوٹ لگنے سے - یا تمام بدن مین کسی مرض کے ہونے سے اور یا کسی ایک ہی عضو مین اعضاے بدنی سے (علاوہ رحم کے) رحم کی وجہ سے حیض کا سد ہونا یا ورم رحم سے یا رحم کے کج ہوجانے سے یا بسبب اسقاط کر دینے بچہ کے یا رحم مین چوٹ لگنے سے - یا بسبب رحم کے جو کہ رحم کی اُن رگون مین پڑے جنمین ہوکر خون کی آمد رحم مین ہی - اور یہ سدہ یا تو بوجہ سوء مزاج بارد کے پڑتا ہی جو رحم کے مسامات کی تکثیف کردے اور اُن رگون کے منھ بند کردے (جنکا ابھی بیان ہوا) یا کوئی خلط غلیظ مجاری مین ٹھہر جائے - یا ورم سے یہ سدہ پڑے - یا کسی قرحہ کا نشان جسوقت قرحہ بند مل ہو اور بھر جائے - اور کبھی حیض کا بند ہونا اسوجہ سے ہوتا ہی کہ بمقدار سے خون زیادہ نکلا ہی خواہ نکسیر زیادہ چلی ہی خواہ اور کسی طرح سے خون بدن کا خارج ہوگیا ہی یا سینہ سے خون نکل گیا ہی جو احتباس حیض اُس مرض کی وجہ سے ہوتا ہی جو تمام بدن مین ہی جیسے تپ خواہ فساد مزاج بدن بروقت استسقا کے پیدا ہونے کے - جو احتباس حیض ایک ہی عضو کے مرض سے ہوتا ہی جیسے کوئی مرض سینہ مین خواہ معدہ مین ہو یا جگر مین کبھی فربہی بدن سے جو بافراط ہو بھی حیض بند ہوجاتا ہی کہ تمام رگون مین تنگی پیدا ہوتی ہی اور روانی خون کی باقی نہین رہتی ہی - علامات عام جو حیض کے بند ہونے پر ہین اسفل شکم مین گرانی کا ہونا اور تمام بدن کا بھاری رہنا اور پیٹھ مین اور گردن مین درد پیشاب کا بند ہونا اور پاخانہ کا - اور کبھی سیاہ پیشاب بھی آتا ہی - اور اشتہاے طعام کا نہونا - اور کبھی یہی عورت خراب غذاؤن کی خواہش کرتی ہی - اور اکثر ایسے ہی بیمارون کو خراب اعراض لاحق ہوتے ہین جیسے غشی اور متلی اور دہن کا خراب ہوجانا - ایضاً تخمین عورات کو جنکا حیض بند ہو لرزہ بھی آتا ہی اور پھوڑے انکے بعد یعنی چاڑھون مین نکلتے ہین - نزف سے مراد زیادہ خون رحم سے نکلنا ہی اور اسکا حدوث یا خون حیض کے زیادہ برآمد ہونے سے ہوتا ہی - اور خون حیض یا تو ضعف قوت ماسکہ سے زیادہ نکل جاتا ہی یا خون کے رقیق اور لطیف اور تیز ہونے سے - یا خون کی کثرت اور رگون کی تاد اور کھنچاؤ پیدا ہونے سے یا بعض حصہ کی رگون کے پھٹ جانے سے بسبب چوٹ اور یا کسی تیز خلط کے خواہ یونہین کوئی رگ شگافتہ ہوجائے بدون سڑنے کے - خون ولادت کے زیادہ خارج ہونے سے بھی نزف کی بیماری پیدا ہوتی ہی - یا بچہ مُردہ نکلنے سے جب کہ سقط ہو یعنے پورے دنون کا نہو بلکہ اسقاط ہوجائے - جب نزف بافراط ہوتا ہی اس سے تغیر بدن کے رنگ مین آجاتا ہی اور تہبج یعنے بدن پر پھریری چڑھ جاتی ہی اور دونون قدم پھول جاتے ہین ہضم مین فساد آجاتا ہی - اور جب حد افراط کو پہونچے اکثر وہ عورت مر بھی جاتی ہی - سیلان رحم سے مراد یہ ہی کہ ایک رطوبت رحم کے منھ سے بہا کرتی رہے اور اس رطوبت کی پیدائش یا تو خاص رحم مین ہوتی ہی جسوقت قوت جاذبہ مین رحم کے ضعف آجائے - یا کچھ فضول تمام بدن سے رحم مین آتے ہون بطور استفراغ طبیعی کے جسکے ذریعہ سے بدن کا تنقیہ اور صفائی ہوتی ہو - اس فضلہ کی قسم پر استدلال اسکے رنگ اور جوہر سے کیا جاتا ہی - اسکی صورت یہ ہی کہ یہ رطوبت کبھی تو سرخ ہوتی ہی اسوقت معلوم ہوتا ہی کہ فضلہ دموی ہی کبھی سپید رطوبت آتی ہی جو دلیل مادہ بلغمی کی ہی کبھی زرد آتی ہی جس سے صفراوی مادہ فضلہ کا معلوم ہوتا ہی کبھی سیاہی لیے ہوے ہوتی ہی اس سے گمان مادہ سوداوی کا

ہوتا ہی - قوام رطوبت اکثر تو پتلا زیادہ سیلان اسمین ہوتا ہی اور کبھی غلیظ اور چپندہ ہوتی ہی - استدلال کا طریقہ یہ ہی کہ عورت سے کہا جائے ایک خرقہ یعنے لتہ کی گدی جو پاکیزہ اور صاف ہو رحم کے اندر بطور حمول کے رکھے اسکو نکال کر دیکھا جائے بعد خشک ہوجانے کے اگر رنگ اسکا سرخ ہو سیاہی لیے ہوے اسوقت فضلہ دموی ہوگا - اور اگر احمر ناصع ہو جیسے زعفران کا رنگ خواہ زرد ہو پس فضلہ صفراوی ہو - اور اگر سپید ہو بلغمی فضلہ ہوگا - اور اگر سیاہ خواہ تیرہ رنگ ہو فضلہ سوداوی ہوگا - اختناق رحم سے یہ مراد ہو کہ تنفس اور سانس لینے کا بطلان رحم کی وجہ سے پیدا ہو اور یہ مرض نہایت ردی اور مہلک ہی اور اس سے بشرکت دماغ اور قلب کے بہت سے امراض ردی پیدا ہوتے ہین جیسے درد سر شدید اور سکتہ اور صرع اور شدید غشی وغیرہ اور اعراض جنکو ہمنے انکے مقام پر بیان کردیا ہی - اور اکثر تو یہی ہی کہ جس عورت کو یہ مرض لاحق ہوتا ہی مرجاتی ہی بروقت صعوبت اسی مرض کے - اور اسکی تفصیل یہ ہی کہ اس مرض کے واسطے کچھ اوقات ایسے ہین کہ انمین شدت اور صعوبت ہوتی ہی اور بعض اوقات اسی مرض مین خفت ہوجاتی ہی اور کبھی اس مرض کی نوبت مثل دورہ صرع کے ہوتی ہی - اس مرض کی پیدایش اس امتلا سے ہوتی ہی جو رحم مین بسبب بند ہوجانے منی کے ہوتا ہی جبکہ زیادہ زمانہ ترک جماع کا اس عورت سے گذر جائے اور خوگر جماع کرانے کی پہلے تھی پس منی اسکی اوعیہ یعنے ظروف مین بہت سی یکجا ہوگی اور تہ بہ تہ بستہ ہوجائیگی اور حرارت غریزی اسی منی مین ڈوب جائیگی اور ڈوب کر بجھ جائیگی اور مزاج رحم کا سرد ہوجائیگا - یا حیض کے بند ہونے سے حتیٰ کہ زمانہ حیض آنے کا زیادہ گذر جائے اور رحم مین یہ خون زیادہ ہو اس سے بھی وہی کیفیت پیدا ہوگی جو منی کی فراہمی سے بیان ہوچکی جسوقت زیادہ ہوتی ہی حرارت غریزی اسمین بند ہوکر بجھ جاتی ہی - اسی واسطے اکثر یہ مرض اختناق رحم کا جوان اور عوائق یعنے نوجوان عورتون کو لاحق ہوتا ہی بوجہ شدت شہوت کے جو انمین بطرف جماع کے ہوتی ہی - اور دوسرا سبب یہ ہی کہ حیض کی آمد بھی ایسی عورتون مین زیادہ ہوتی ہی پھر جب انکا حیض بند ہوا یہی مرض پیدا ہوگا - اور شاید کہ شوہر دار عورتون کو یہ مرض لاحق نہین ہوتا اور جن عورتون سے جماع کیا جاتا ہی کبھی یہ مرض غیر عوائق کو یعنی سوائے نوجوان عورت کے بھی لاحق ہوتا ہی اگر ان عورتون کے اولاد نہوتی ہو بسبب کسی آفت کے جو آلات منی کو لاحق ہوا اسلیے کہ آلات منی اور وہ رگین جنمین خون جاری ہوتا ہی بند ہوگئی ہین حصوصًا وہ عورت جسکے اولاد نہونے کا سبب یہ ہو کہ اسنے کوئی دوا ایسی کھائی ہی جس سے قطع نسل ہوجاتی ہی - اختناق رحم کی پیدایش معلوم ورم سے ہوتی ہی جیسے مرگی کا دورہ بھی معلوم رہتا ہی - اور علامات جو اس مرض پر اول نوبت مین اور قبل اسکے صعب اور شدید ہوجائے دلالت کرتے ہین وہ اختلاط ذہن کا اور غشی اور بطلان حس کا اور آواز بند ہوجانی نبض کا متواتر چلنا اور اختلاف نبض کا اور ضعف نبض آخر مین بطلان حرکت نبض کا ہوتا ہی تا اینکہ ایسی مریضہ کی نسبت بوجہ سقوط نبض کے یہی تجویز کیا جاتا ہی کہ مرگئی - اسوقت امتحان اس طرح سے کرتے ہین کہ دھنی ہوئی روئی کا پہل اسکے نتھنون کے سامنے قریب ناک کے رکھکر دیکھتے ہین کہ کوئی رویان خواہ ریشہ روئی کا ہلتا ہی یا نہین سقوط نبض کے بعد چہرہ سرخی مائل ہوجاتا ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ چہرہ پھولا ہوا ہی اور رحم اوپر کی طرف کھنچ جاتا ہی اور اسی وجہ سے دونون پنڈلیون کے عضل بھی کھنچتے ہین - جب نوبت اسکی خفت شروع کرتی ہی اور سکون دورہ مین آتا ہی رحم ڈھیلا ہوکر نیچے اترتا ہی اور رحم سے ایک رطوبت تھوڑی سی خارج ہوتی ہی - شکم مین قراقر اور ریح کا نیچے سے خارج ہونا عارض ہوتا ہی - نفخ اور ریاح جو رحم مین پیدا ہوتے ہین یا سوء مزاج بارد کہ اسی وجہ سے حرارت غریزی رحم کی ضعیف ہوجاتی ہی اور جو غذا بطور فضلہ رحم تک پہونچی ہی بطرف ریاح کے اسکی تحلیل ہوتی ہی - یا اسقاط سے یا خون بستہ کے سدہ سے جو رحم کے منہ کو بند کردے

اٹھا کر زور زور سے اُنکو ہلاتا رہے اور گرم پانی کا مثانہ پر نطول کرے یعنے تریڑا دین جسمین روغن بھی ملا ہوا اور ہاتھ سے خوب مثانہ پر تیل کی
مالش کرین اس طرح سے کہ نیچے سے اُوپر کو ہاتھ پھیرتے رہین تاکہ پتھری اپنی جگہ سے ہٹ جائے اُسکے بعد بیمار سے کہین کہ اب پیشاب
کرے اگر اُسنے پیشاب بخوبی کیا تو خیر ورنہ اُسی پتھری کو قاثاطیر نام آلہ سے پیچھے کو ہٹا دین کہ وہ پتھری مقام مجرا ےبول سے ضرور
ہٹ جائیگی اب بخوبی پیشاب بیمار کو ہوگا۔ اگر یہ تجربہ پورا اُترے یقیناً معلوم ہوگا کہ مثانہ مین پتھری ہے۔ ورم مثانہ پر استدلال
اس طرح کرتے ہین جس طرح گردہ کے ورم پر استدلال کیا جاتا ہے۔ مگر اتنا فرق ہے کہ ورم مثانہ سے پیڑو مین ہوتا ہے اور ورم چھونے سے
ہاتھ کے نیچے محسوس ہوتا ہے۔ اور بدشواری پیشاب ہونا ورم مثانہ مین زیادہ ہوتا ہے۔ اور احتباس طبیعت یعنی قبض بھی اسی ورم کے
تابع ہوتا ہے۔ اسلیے کہ مثانہ کے ورم سے آنت پر دباؤ پڑتا ہے۔ قروح جو مثانہ مین ہوتے ہین اُنکے بھی وہی اسباب ہین جو قروح گردہ کے
اسباب مذکور ہوچکے اور اسی طرح یکسان بھی ہین۔ مگر یہ علامات مثانہ مین زیادہ ہوتے ہین اور اُنکے ہمراہ دشواری سے پیشاب آنا
اور پیشاب مین سوزش اور بدبو اور بعض اوقات پیشاب مین ٹکڑے مشابہ پتلے پتلے چھیچھڑون کے اور مشابہ سبوس کے برآمد ہوتے ہین
عسر بول یعنی بدشواری پیشاب آنا اور تقطیر بول یا تو اُن امراض سے ہوتا ہے جو گردہ کے امراض ابھی ہمنے بیان کیے ہین اور مثانہ کے
امراض مذکورۂ بالا سے جیسے پتھری کا مرض گردہ کی ہو خواہ مثانہ کی یا قوت دافعہ کے ضعف سے جسوقت کہ جرم مثانہ کا ڈھیلا ہوجائے
اور سمٹنا اُسکا اور منضم یعنے ملنا اُسکا ضعیف ہوجائے یعنے پیشاب پر دباؤ ڈالنے کی طاقت اُسکو نہ رہے کہ نچوڑ کر اُسکو خارج کردے۔
استدلال اسپر یون کرتے ہین کہ بیمار کو حکم دیا جائے کہ چت لیٹے پیٹھ کے بل اور اپنے مثانہ کو نچوڑے دبا کر پس اگر ایسا کرنے سے پیشاب
بطرف قضیب کے رفع ہوکر آجائے اُسوقت پیشاب خارج ہوجائیگا اور بیمار کو راحت ملیگی۔ یا یہ مرض مثانہ کی گردن کے ورم سے خواہ جو عضلہ
مثانہ پر درست بیٹھا ہے اُسکے ورم سے عارض ہوتا ہے۔ یا کسی خلط چسپندہ سے جو مجراے بول مین مثانہ کے اٹھ جائے وہ راہ پیشاب کی
جو مثانہ سے قضیب تک آئی ہے پس اُسی خلط کے لپٹ جانے سے وہان سدہ پڑجائے اور استدلال اسپر گذشتہ بیان کے مطابق کیا جاتا ہے
یا کوئی مدہ پیپ وغیرہ یا خون اُسی مجری مین بستہ ہوجائے کبھی عسر بول ایک تیز خلط سے عارض ہوتا ہے جو مثانہ مین چبھن پیدا کرتی ہے
خواہ کوئی کیفیت خراب پیشاب مین ایسی ہوتی ہے جو مثانہ مین لذع اور چبھن پیدا کرتی ہے پھر اسی پیشاب کو اور یا اُسی خلط کو طبیعت
دفع کرتی ہے بسبب ایذا دہی کے اور اسی وجہ سے تقطیر البول عارض ہوتا ہے۔ اسپر استدلال پیشاب کی سرخی اور جلن سے کیا جاتا ہے جسکو
بیمار نالہ کے کنارہ مین پاتا ہے۔ اور اس تدبیر متقدم سے استدلال کیا جاتا ہے جو گرمی اور سوزش پیدا کرنے والی ہو۔ بدون ارادہ کے
پیشاب خطا ہونا جیسے کوئی آدمی بستر خواب پر پیشاب کرتا ہو یہ مرض یا تو استرخا اور ڈھیلے ہوجانے سے اُس عضلہ کے لاحق ہوتا ہے جو مثانہ کی
گردن کو محیط ہے اور قوت ماسکہ کے ضعف سے بھی عارض ہوتا ہے کہ وہ ضعف بسبب رطوبت کے پیدا ہو چنانچہ اکثر یہ مرض بچون کو ہوتا ہے
بوجہ اُنکے اعضا کی رطوبت کے۔ یا اُن گرہون کے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہے جو مثانہ کے محاذات مین پشت پر واقع ہین کہ وہ گرہین
باہر کی طرف ہٹ جائین پس رباطات یعنے بندش کے ڈورے مثانہ کے قطع ہوجائین اور مثانہ اسی وجہ سے ڈھیلا ہوجائے اور
پیشاب کو روک نہ سکے پس یہی سب امراض مثانہ کے ہین مناسب ہے یہ بھی جاننا کہ یہ امراض جب مشائخ کو لاحق ہون اُنکا جانا
دشوار ہوتا ہے جیسے بقراط نے کہا ہے۔

باب چھتیسواں صفاق کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کے

بیان مین

صفاق نام ایک جھلی کا ہی جو شکم پر اندر وار منڈھی ہی اُسکی بیماریان یہ ہین کہ اُسمین خرق یعنی چر جانا اور فتق یعنے پھٹ جانا اور تخلخل یعنے پولا ہونا عارض ہوتا ہی جسکی وجہ سے ثرب نام کی دوسری جھلی اور آنتین صفاق سے باہر نکل آتی ہین متصل عضل شکم تک۔ چر جانا خواہ پھٹ جانا اگر متصل ناف کے خواہ ناف سے نیچے ہو اور اُس سے آنت اور ثرب اسی جگہ تک نکل آئے اور ورم کے مشابہ ہو اُسکو فتق کہتے ہین۔ یا شگافتہ ہونا بطرف دونون حالت یعنی کوکھ کے ہو اُس مجری مین جو آنتون تک جاتا ہی اور اُسوقت ثرب خواہ آنت کا نکلنا یا اُترآنا اُسی سمت مین ہو اسکو جب کش ران مین پہونچے قیلۃ الاربیہ کہینگے اور قرو الاربیہ بھی اسی کا نام ہی یعنے آنت (بد) کے مقام تک اُترتی ہی۔ پھر اگر کیسۂ اُنثیین تک اُترے اُسکو قیلۃ المعی کہتے ہین اور قرو معوی بھی اسی کا نام ہی خواہ اسکو قرو ثربی کہتے ہین۔ ان سب امراض کی پیدائش یا تو حرکت بے اندازہ سے ہوتی ہی جیسے کودنا پھاندنا چلّانا اور طفرہ یعنے پھلانگ مارنا (جیسے گیند بلّی کھیلنے والے خواہ ست گھر کھیلنے والے دو دوا ور چار چار خانہ اُڑجاتے ہین) خصوصاً اگر یہ اُچھل پھاند غذا کے بعد ہو۔ خواہ گھوڑے وغیرہ کو ایڑ لگانا اور ٹھکرانا۔ خواہ وزنی چیز کا اُٹھانا خواہ کسی چوٹ کا پیٹ پر لگنا جس سے جھلی صفاق نام کی پھٹ جائے خواہ پارہ پارہ ہوجائے یعنے مسک جائے خواہ پولی ہوجائے۔ یا کسی رطوبت سے جو آنت کو پھسلا کر بطرف کش ران کے جذب کرے۔ ان سب امراض مین اور ورم مین یون فرق کیا جاتا ہی کہ بیمار کو پیٹھ کے بھل لٹائین اور جو اونچی بلند جگہ پیٹ مین ہو اُسے دبائین اور دونون (بد) کے مقام کو بھی زور سے دبائین اُسی اونچی ہوئی چیز کو نیچے کی طرف ہٹائین اگر ایسے دبانے سے جو شی اونچی تھی دب جائے اور غائب ہوجائے پس یہ مرض شگافتہ ہونے صفاق کا ہی اور اسی کو فتق کہتے ہین۔ اور اگر وہ اونچی شی اندر کو داخل نہو اور نہ غائب ہوجائے پس وہ از قسم ورم کے ہی۔ یہ بھی جان لینا مناسب ہی کہ جو فتق ناف کے اوپر تھوڑا سا ہو وہ ایذا دہی اور گزند رسانی کرتا ہی اسلیے کہ باریک آنتین اُسی مقام پر ہین جب وہ نمایان ہوتی ہین تو اُنمین اُنکے تنگی پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اُنمین فضلۂ غذا کے رہتے ہین اسی وجہ سے اُسکو الم اور کرب ہوتا ہی۔ اور کبھی ایسا مرض براہ قی زبل کو یعنے سوکھے ہوے پاخانہ کو دفع کرتا ہی۔ اور جو فتق ناف سے زیادہ اوپر ہو وہ ایذا دہندہ نہین ہی اسلیے کہ یہ مقام آنتون سے دور واقع ہی۔ اور اس مقام کے فتق سے وہی ثرب نام کی جھلی صفاق سے باہر آجاتی ہی۔ اور جو فتق ناف سے نیچے ہو پہلے تو وہ ایذا نہ دیگا اسلیے کہ یہ مقام موٹی آنتون کا ہی اور موٹی آنتین اپنی موٹائی اور بڑے ہونے کی وجہ سے باہر نہین نکلتی ہین تا اینکہ جب زیادہ زمانہ فتق کو گذر جائے اور فتق کی مقدار پھیلے اُسوقت البتہ موٹی آنتین نکل آئینگی اب تقاضا عقل لیے تنگی بڑھی اور الم پیدا ہوگا۔ ناف کا اونچا ہوجانا اور اُبھرنا یا تو صفاق کے اُس مقام سے شگافتہ ہونے سے ہوتا ہی جو ناف کے پاس ہی اور [illegible] آنتین اور ثرب کے باہر آجانے سے جیسا ابھی ہمنے بیان کیا ہی۔ اور بیشتر یہ بات یعنی ناف کا اونچا ہونا کسی رطوبت بلغمی سے بھی عارض ہوتا ہی جو ناف تک پہونچی ہی یا کوئی گوشت اسی ناف کے مقام مین اُگتا ہی اور کبھی یہ بات کسی ساکن رگ کے پھٹ جانے سے خواہ کسی متحرک رگ کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے خون جو رگ سے نکلتا ہی اور جلد کے نیچے تک آتا ہی جیسے ورم [illegible] اسی طرح پیدا ہوتا ہی [illegible] سے ناف اونچی ہوجاتی ہی کبھی [illegible] کی وجہ سے ناف اونچی ہوجاتی ہی۔ مگر ناف بسبب صفاق کے پھٹ جانے کے اونچی ہوئی [illegible] کا رنگ مثل رنگ بدن کے ہوگا اور [illegible] ہوگا پھر اگر آنت نکل آئی ہو جب ہاتھ سے اُسکو دابینگے اندر کی طرف [illegible] اور پھر جب چھوڑ دین [illegible] اور [illegible] ہوگا۔ اور جب [illegible] آدمی [illegible] مین

داخل کرین ناف اُسکی تری ہوجائیگی - پھر اگر ناف کا اونچا ہونا رطوبت بلغمی سے ہو اُسکا ملمس تر ہوگا اور دبانے سے اُسمین درد نہوگا اور نہ بڑھیگی - اگر ناف کا اونچا ہونا کسی ساکن خواہ متحرک رگ کے پھٹ جانے سے ہو رنگ اُس مقام کا بنفشی خواہ سیاہ ہوگا - اور اگر ناف کا اونچا ہونا کسی گوشت کے اُگنے سے ہو وہ سخت ہوگی اور نہ بڑھیگی نہ گھٹیگی - اور اگر ریح کے سبب سے ناف اُونچی ہوئی ہو ملمس مین [illegible]

باب بتیسوان امراض اعضاے تناسل اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جو بیماریان اعضاے تناسل مین پیدا ہوتی ہین اُنمین سے کچھ تو اُنثیین یعنے دونون بیضون مین ہوتی ہین اور کچھ قضیب یعنے ذَکَر مین اور کچھ بیماریان خاص رحم مین اور کچھ دونون پستان مین پیدا ہوتی ہین - جو امراض دونون بیضون مین پیدا ہوتے ہین اُنمین سے کچھ تو اُنکے جرم مین اور کچھ اُنکے جرم اور جھلی مین اور کچھ امراض درمیان اُنکی جلد اور پتلی جھلی کے اور کچھ اُنکی رگون مین اور کچھ امراض خارج سے اُنکی جلد کے پیدا ہوتے ہین - جو امراض خاص اُنکے جرم مین پیدا ہوتے ہین وہ شہوت جماع کا جاتا رہنا اور تولید کی قوت نہونی اور سیلان منی مین کمی اور اصناف ورم کے اور قروح جو اُنمین پیدا ہوتے ہین - شہوت جماع کا جاتا رہنا یا تو خلع سے یعنے اُتر جانے سے اور اپنی جگہ کے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہی جو اُنھین اعضا کو عارض ہہ جیسے فالج مین یہی صورت ہوتی ہی - یا منی کی کمی سے شہوت جاتی رہتی ہی - اور منی مین کمی یا اُس بے غذائی سے ہوتی ہی جو بسبب استفراغ کثیر کے یعنی زیادہ اخلاط خارج ہوجانے سے بدن کے ہوتی ہی یا کوئی سوء مزاج سرد خشک اُنثیین پر غالب آجائے کہ اُسی خرابی مزاج سے جو کچھ اُنمین پہنچے اُسکو جوہر منی کی طرف بدل نہ سکین - عدم تولید یعنی منی کا پیدا نہونا یا نہ درست ہونا یا افراط سے کسی سوء مزاج کے ہوتا ہی جو اُنثیین پر غالب آجائے مثلاً گرم سوء مزاج ہو کہ مادہ منی کو جلا دے پس خروج منی کا بدون ارادہ اور بدون نعوظ یعنی استادگی کے ہوتا ہو اور یہ خرابی ضعف سے قوت ماسکۂ منی کے ہوتی ہی جو اُنثیین مین ہی اور شدت سے قوت دافعہ اُنثیین کے مع حرارت اور رطوبت کے جو زیادہ ہو اور غالب آجائے مزاج پر اُنثیین کے کبھی یہ بات آلات منی کے تشنج سے عارض ہوتی ہی جیسے بروقت مرگی کے دورہ کے ہوتا ہی اسلیے کہ یہ اعضا جسوقت متشنج ہوے اُنمین حرکت خارجی جو طبیعت سے خارج ہی پیدا ہوگی اور یہی حرکت جسقدر منی اُنمین ہی اُسکو بدلیۂ انزال کے خارج کردیگی - ورم جو اُنثیین مین عارض ہوتا ہی ایک قسم اُسکی گرم ہی اور اُسکی شناخت اُنثیین کے بڑے ہونے اور سرخی رنگ سے کیجاتی ہی اور درد اور حرارت جو اُنمین ہو اُس سے بھی شناخت ہوتی ہی کہ ورم گرم ہی - یا ورم سرد بلغمی ہو اُسپر استدلال رنگ کی سپیدی اور ملمس کی نرمی اور کمی درد سے ہوتی ہی - اور اگر ورم سوداوی ہی صلابت اور سختی اور تیرگی رنگ سے شناخت کیجاتی ہی - جو مرض درمیان مین جرم اُنثیین اور اُنکی پتلی جھلی کے پیدا ہوتا ہی جیسے استسقا مین ہوتا ہی اُسپر استدلال انتفاخ یعنی پھولنے [illegible] تمدد یعنی کھنچاؤ اور سپیدی رنگ سے اور چمک سے اور پانی کی تری اگر چھوئین نیچے اُنگلی کے معلوم ہونے سے کیجاتی ہی اور اسی قسم سے قرب نام جھلی اور آنت کا اُترآنا ہی اسی مقام تک - اور اُسکی پیدایش یا فتق سے اور پھٹ جانے صفاق نام جھلی کے ہوتی ہی جو اوجھ پر منڈھی ہی اور کبھی رگ ران کی سوزش سے - یا آنت کے اُترنے سے اور رباطات کے ٹوٹ جانے سے جنسے اُنکی جنبش ہی - یا صفاق کے تمدد اور کھنچے سے خواہ اُسکے تخلخل اور ڈھیلے ہونے سے - اسباب عام اُسکے کودنا خواہ چوٹ لگنی خواہ چلانا قوت سے خصوصاً بعد غذا کھانے کے - یا کہ رطوبت ایسی ہو جو ڈھیلا پن پیدا کرکے اُن مجاری کو کشادہ کردے جو قریب [illegible] جانب [illegible] کو [illegible] کے ہین اور قرب اُنثیین کے مثانہ سے [illegible] اُنثیین تک [illegible] ہین [illegible] مین پیدا ہوتی ہی بوجہ رطوبت مزاج کے

اور جوان کے وہ جوان جسکے مزاج مین رطوبت بڑھی ہوئی ہو عام دلائل جس سے استدلال اس مرض پر کرتے ہین کہ پیدا کیا ہو چکا ہی صفاق نام کی جھلی پھٹ گئی ہی یا اُسمین تمدد آگیا ہی خواہ آنت اُتر گئی ہی۔ آنت کا اُتر جانا یہ وہ ورم ہی جو خصیون مین ظاہر ہوتا ہی پس ایسے لوگ جنکو یہ ورم ہی اگر کسیقدر استعمال ریاضت کا کرین خواہ کودین خواہ اپنی سانس کو روکین یا کوئی اور اسی طرح کی زور آوری کی بات کرین ورم خصیون کا بڑا ہوجاتا ہی بہ نسبت پہلے کے جب یہ افعال نہین کیے تھے۔ اگر اس ورم کو دبایا جاوے اور پرا منکا ہلیت جانا دیر مین ہوتا ہی اور پیچھے بھی دیر مین اُترتا ہی اور اوپر کی طرف آنت اپنی شکل خاص پر باقی رہتی ہی اور اپنی جگہہ پر ٹھیک درست ہوتی ہو اُنکی مریض سیدھا کھڑا ہوتا ہی۔ اور اکثر اوقات کسیقدر زبل یعنی سوکھا فضلہ براز کا یہان تک آجاتا ہی اور یہان آکر بند ہوجاتا ہی اور اکثر اسی وجہ سے موت بھی واقع ہوتی ہی۔ اور اکثر اسی خرابی سے قرقرہ بھی پیدا ہوتا ہی خصوصاً جب اُسکو اُنگلی سے دبائین لیکن جسکا مرض صفاق وغیرہ کی امتداد اور دراز ہونے سے پیدا ہوا ہو پس یہ بات ہی کہ ورم کا پیدا ہونا اور آنت کا اُترنا دفعۃً نہین ہوتا ہی بلکہ تھوڑا تھوڑا ہوتا ہی زمانہ دراز مین اور عمق مین ہموار ہوتا ہی (یعنے نیچی اونچی جگہ چھونے سے اسمین پیدا نہین ہوتی جیسے ورم مین) اور اسکا سبب یہ ہی کہ صفاق اُس آنت کو کوتاہ کرتی ہی جو بطرف کیسۂ انثیین کے صفاق کے چاک نکلنے سے برآمد ہوئی ہی۔ استدلال اس مرض پر کہ وہ صفاق کے چاک ہوجانے سے ہی یون کرتے ہین کہ آنت کیسۂ انثیین مین دفعۃً اُترآئی ہی اور ورم اسی اُترنے سے ابتدا ہی سے بڑا ہوتا ہی اور شکل ورم کی مختلف ہوتی ہی اور جلد کے نیچے ظاہر ہوتا ہی۔ اسکا سبب آنت کا خروج ہی جو کہ بطرف خارج صفاق کے چلی آتی ہی۔ جو مرض درمیان جلد خصیہ اور پتلی جھلی اسی خصیہ کے پیدا ہوتا ہی وہ قرو لحمی ہی (قاف اور راء قرشت اور آخر مین واو ہی) جسکے معنی جلد بیضون کی بڑی ہونے کے ہین۔ قرو کی پیدایش یا رزیش سے کسی بڑے مادہ کے اسی مقام پر ہوتی ہی یا چوٹ لگنے سے۔ یا قرومائی کے علاج کرنے سے جب وہ علاج پختگی سے نکیا جاوے اور خطا واقع ہو۔ کبھی دونون انثیین مین قرو کے مشابہ ایک مرض پیدا ہوتا ہی اُسکا حدوث صفاق شکم کے تمدد اور آنت اُتر آنے اور پھٹ جانے سے اسی مقام تک ہوتا ہی۔ انثیین کی رگون مین جلد کی رگین ہون خواہ جرم انثیین کی رگون مین جو مرض ہوتا ہی وہ دوالی ہی اور یہ وہ قرو ہی جو بنام قرو دوالیہ مشہور ہی۔ اسکی پیدایش اُن اشیا سے ہوتی ہی جنسے دوالی دونون پنڈلیون مین پیدا ہوتی ہین میری مراد اُن اشیا سے غلیظ مادہ ہی جو ان رگون تک اور کبھی جرم انثیین تک اُترتا ہی اس پر استدلال رگون کے نمایان ہونے سے جا وہ پیچ کھاون اور ایسے لپٹے ہوے جیسے خوشۂ انگور ہوتا ہی اور انثیین کے استرخا اور ڈھیلے ہونے سے اور بدشواری دونون کے حرکت کرنے سے اور چلنے پھرنے مین دشواری ہونے سے کیا جاتا ہی۔ اور اکثر یہ مرض بائین خصیہ مین ہوتا ہی بسبب ضعیف ہونے اسی خصیہ کے اور حرارت کی کمی سے جو اسمین ہی۔ لیکن وہ مرض جو انثیین کی ظاہری جلد مین پیدا ہوتے ہین وہ دانہ اور پھنسیون کی اقسام اور قروح اور کھجلی وغیرہ جو امراض جلدی تمام بدن کے ہین اور جلد کا مسترخی یعنے ڈھیلا ہوجانا بدون اسکے کہ اندرونی جرم مین استرخا ہو۔

باب اٹھتیسوان قضیب کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان مین

قضیب مین جو امراض پیدا ہوتے ہین کچھ تو خاص جرم مین اُسکے پیدا ہوتے ہین اور کچھ قضیب کے مجری مین ہوتے ہین جرم قضیب کے امراض مین سے ایک مرض وہ ہی جو بنام فرافسمیوس مشہور ہی اور یہ مرض وہ ہی جس سے بکثرت انتشار قضیب

ہوتی ہو اور رحم کا منھ کبھی سخت ہوتا ہو اور اسی وجہ سے مقام میں گرانی بھی ہوتی ہو اور اضطراب اعضا کی حرکت میں حصوصاً روزانہ ہوتی ہے
اور کسل حرکت کرنے سے - کبھی یہی ورم انجام کار میں سرطان ہوجاتا ہو اور سرطان ورم سخت سوداوی متحجر جیسے مثل پتھر کے سخت ہوتا ہی
اور سرطان رحم کی پیدایش جیسے ہمنے بیان کیا ہو مادہ سوداوی سے ہوتی ہو خواہ مرہ سودا سے جو اسی جگہ پیدا ہوتا ہو - اور اکثر اسکی پیدایش
متصل رحم کے منھ کے ہوتی ہو - اور اکثر وہ سرطان رحم کے ہمراہ تقرح بھی ہوتا ہو یعنے قرحہ بھی پڑتا ہو - اور کبھی بدون تقرح کے بھی ہوتا ہو - جو
سرطان رحم بدون تقرح کے ہو اسپر استدلال درد شدید سے کیا جاتا ہو جو دونوں جڈھوں میں اور زیر شکم اور پشت میں ہو اور غلظ یعنی موٹائی
سخت جو پٹرو میں پایا جاوے اور اسفل شکم اور رحم کے منھ میں بھی ہو - رنگ اسکا مثل رنگ دردی شراب کے ہوتا ہو - اور کبھی اسکا رنگ
سیاہی مارتا ہوا ہوتا ہو - جو سرطان ہمراہ تقرح کے ہو اسوقت ہمراہ ان اعراض کے جو بیان ہوچکے شرا ہند اور عقو لیعنے پھٹکیاں اونچی
اونچی جنمیں چرک بھرا ہوا - اور رنگ اسکا سپیدی مائل - اور کبھی اسی میں چرک نہیں ہوتا ہو اور رنگ اسکا سرخ یا سبزی مائل خواہ سیاہ
ہوتا ہو اور اکثر اس سے رطوبت بہا کرتی ہو جسمیں بری بری بو آتی ہو اور رنگ رطوبت کا یا تو سیاہی مائل ہوتا ہو یا سبزی مائل خواہ
سرخی مائل ہوتا ہو اور ان سب امور کے ہمراہ اور اعراض بھی لاحق ہوتے ہیں جو گرم ورم کے اعراض ہیں - یہ سرطان رحم ایسا مرض ہو کہ
ہرگز اچھا نہیں ہوتا - جو مرض بنام رجا مشہور ہو یہ ایک ورم صلب سوداوی ہو یا تو رحم کے منھ میں پیدا ہوتا ہو - یا تمام رحم میں اور
اسی ورم کی وجہ سے رحم سخت ہوجاتا ہو مثل پتھر کے - اور اسپر استدلال اس لاغری سے کیا جاتا ہو جو بدن میں ہو اور رنگ بدن کے قبیح
اور برے ہونے سے اور اشتہائے طعام کی کمی حیض کا بند ہوجانا دونوں پستان کا ورم اور پیٹ کا ورم ایسا کہ جبکہ یہ مرض رجا کا
گمان کیا جاتا ہو کہ یہ عورت حاملہ ہو اور یہ گمان ابتدائے مرض میں ہوتا ہو اور زیادہ دن گذرے گمان استسقا کا ہوتا ہو - اس مرض میں
اور استسقا میں فرق اس طرح سے کیا جاتا ہو کہ اسمیں گھڑاپن کے ہمراہ سختی بھی ہوتی ہو جیسے اوپر لکھی گئی - اور یہ بھی فرق ہو کہ جو جو علامات
استسقا کے اقسام میں ہوتے ہیں رجا میں وہ نہیں ہوتے ہیں - حالانکہ یہ بات ضرور ہو کہ جب رجا کے مرض میں طول ہوگا عورت کو استسقا
انجام کار میں ہوجائیگا - وہ مرض جسکا نام قرب ہو - رحم کا منھ بشدت بند ہوجاتا ہو ہمراہ اسکے صلابت بھی ہو اور یہ مرض اس ورم گرم سے
حادث ہوتا ہو جسکا نام فلغمونی ہو جسوقت فلغمونی متصل رحم کے منھ کے لاحق ہو باہر کی طرف سے مراد یہ ہو کہ رحم کے منھ سے باہر ہو اندر نہو اور
لطیف مادہ ورم مذکور کی تحلیل ہوجائے اور کثیف اجزا باقی رہ کر سخت مثل پتھر کے ہوجائیں - اس مرض پر استدلال اسی ورم فلغمونی کے
پہلے ہونے سے کیا جاتا ہو اور اس سختی سے جو چھونے سے محسوس ہوتی ہو رحم کے منھ میں اور رحم کے منھ بند ہوجانے سے - ثالیل یعنی
مسّے جو رحم کے منھ میں پیدا ہوتے ہیں انکی پیدایش خلط غلیظ سوداوی سے ہوتی ہو اور اس مرض کی شناخت یون کرتے ہیں کہ رحم کے
منھ کو اسی آلہ سے کھولیں جس سے رحم کھولا جاتا ہو پس بعد منھ کھلنے کے آنکھوں سے وہ سب مسے نظر آئیں گے - بواسیر رحم کی بھی خلط
سوداوی سے پیدا ہوتی ہو جیسے بواسیر مقعد کی پیدا ہوتی ہو اور شناخت بواسیر رحم کی بھی حس بصر سے ہوتی ہو جسوقت رحم کا منھ
کھولا جاوے کہ مسے بواسیر کے اونچے اونچے دکھائی پڑینگے - اور جب زمانہ ابتدا کے ہیجان کا ہوگا رنگ ان مسون کا سرخ نظر آئیگا - اور جب
وقت سکون کا ہوگا انھیں مسون سے رطوبت مشابہ دردی کے بہیگی اور رنگ رطوبت کا سیاہی مائل ہوگا - شقاق یا شگاف جو
رحم میں پڑجاتا ہو بسبب سے درد زہ کے ہوتا ہو مگر ابتدا میں یہ شگاف نہیں معلوم ہوتا ہو اسلیے کہ زمانہ درد زہ کا قریب ہوتا ہو - ولد
کے نکلنے سے یہی گمان ہوتا ہو کہ اسی کا شگاف ہو اور درد بھی وضع حمل کا ابھی ہوا تھا لہذا شقاق کا درد بھی اسی درد سے مشتبہ ہوتا ہو

سرطان رحم لاعلاج مرض ہے

پھر جب ابتدائی زمانہ گذر گیا تو درد کم ہو جاتا ہے۔ یا تھوڑی تھوڑی سی ہوتی ہے جسوقت انگلی سے مقام کو چھوئینگے اور جسوقت جماع کرانے کے بعد
اسمین سے خون برآمد ہوگا بسبب اسی شگاف کے۔ اور بخوبی نمایان اُسوقت ہوگا جب رحم کا مُنہ کھولا جائے۔ بثور اور دانے جو رحم میں پیدا
ہوتے ہین انکی پیدائش اخلاط خراب سے ہوتی ہے اور اُن مادون سے جو خون سے آمیختہ ہون ہوتی ہے۔ اور اکثر یہ بثور رحم کے منہ میں
پڑجاتے ہین۔ انپر اطلاع اور آگاہی منہ کھولنے سے رحم کے دیکھ کر اور انگلی سے جب چھوئین چھونے سے ہوتی ہے۔ قروح جو رحم میں پیدا
ہوتے ہین انکی پیدائش یا بسبب خارجی جیسے چوٹ لگنے سے یا پانون کی ٹھوکر اور اٹھر لگنے سے رحم کے مقام پر ہوتی ہے کہ وہان کوئی مقام
پھٹ جائے خواہ مکس جائے۔ یا اندرونی سبب سے جیسے دشواری ولادت اور شدت دردزہ اور مشیمہ کی حدت کرنے اور کھینچکر باہر
لانے سے خواہ مردہ بچہ کے خارج کرنے سے کہ اسے کھینچکر نکالین ان صورتون میں جو تشنج اور ہتک عضلون میں عارض ہوتا ہے اسی سے
قروح پیدا ہوتے ہین۔ یا کوئی خلط صفراوی ایسی رحم میں ہو جو تیزی سے سڑا دے۔ یا کوئی ورم رحم کا شگافتہ ہونے سے خواہ بثور
اور دانہ رحم کے پھوٹنے سے کبھی یہ اونچ بیچ خود رحم میں ہوتی ہے جسکو حس بصر سے بروقت کھولنے رحم کے منہ کے دیکھ کر استدلال
کیا جاتا ہے اور منہ رحم کا اسی آلہ سے کھولتے ہین جس سے رحم کو کھولتے ہین۔ کیفیت اور جوہر پر اس مرض کے استدلال یون کیا جاتا ہے
کہ جو رطوبت رحم سے خارج ہوتی ہے اُسی کو نظر کرتے ہین اور یہ اس طرح سے ہے کہ جو رطوبت رحم سے خارج ہوتی ہے اگر زیادہ ہو اور مشابہ
دردی کے ہو باوجود ہونے اسی اونچ نیچ کے یعنے سطح اندرونی رحم کی ناہمواری کے پس دلالت اسپر ہوگی کہ مادہ نے آکل اور سڑاہٹ
پیدا کی ہے۔ اور اگر جو رطوبت رحم سے خارج ہوتی ہے سرخ ہو اسکو دلالت تشنج یا ہتک پر ہوگی۔ پھر اگر پھوڑا یا قرحہ رحم کا چرک آلود ہو تو
رطوبت خارج ہوگی اب گوشت کے مشابہ ہوگی اور ایذا بھی اسمین کم ہوگی۔ اور اگر قرحہ یا پھوڑا چرک سے پاک ہو تو بھی ان دونون سے
خارج ہوگا گاڑھا اور سپید مقدار میں کم ہوگا اور اسمین لذع یعنے چبھن بھی ہوگی اور بو اسمین نہوگی۔ رحم کا باہر نکل آنا اور بطرف
خارج کے ہٹ جانا اسکا حدوث یا کسی سبب داخلی سے ہوتا ہے یا کسی سبب خارجی سے۔ خارجی اسباب جیسے مشیمہ یعنے جھول کو
بروقت ولادت کے کھینچنا اگر اُسکے نکلنے میں دشواری ہو۔ خواہ مردہ بچہ کو زور سے باہر نکالنا اگر اسکا کھینچنا نامناسب طور سے
ہو اُسوقت رحم بھی باہر نکل آتا ہے۔ خواہ عورت کسی جگہ سے اپنی پیٹھ کے بل گر پڑے۔ خواہ کوئی خوف شدید ایسا طاری ہو جس سے
ضعف اور استرخا اعضاے بدن میں پیدا ہو کر رحم اپنی جگہ سے پھسل جائے اور باہر نکل آئے جیسے اُن لوگون پر خوف طاری
ہوتا ہے جنکو غارتگر اور ڈاکو لوٹتے ہین خواہ جو لوگ سفر دریا کرتے ہین اور تلاطم کے وقت انپر خوف غالب ہوتا ہے خواہ جنکو خبر
مرگ اولاد کی پہونچتی ہے۔ داخلی سبب رحم کے باہر آجانے کا رطوبت یعنی بالزوجت ہے جسکی وجہ سے رحم پھسل کر باہر آجاتا ہے جیسے
اُن عورتون کو جو سن شباب سے تجاوز کر جائین چونکہ اُنکے بدن میں یہ رطوبت زیادہ جمع ہوتی ہے لہذا رحم پھسل کر باہر آجاتا ہے
رحم کا کج ہونا اور کسی طرف جھک جانا اُسکی پیدائش کیموس غلیظ بالزوجت سے ہوتی ہے جو کسی ایک جانب میں رحم کے ہو کر رحم کو
جھکا دے۔ اور حاملہ ہونے کو منع کرے بسبب کج ہو جانے آلہ منی کے۔ پھر جب حاملہ ہونا معدوم ہو جائے یہ خرابی یا عورت کی
طرف سے ہوگی یا مرد کی طرف سے۔ حاملہ نہونا جو عورت کی طرف سے ہوتا ہے یا تو رحم کے سوء مزاج سے یا کسی مرض آلی سے یعنے
مرکب بیماری سے یا کسی خلط کی وجہ سے جو رحم کی تجویف اور خالی جگہ میں ریختہ ہو رہی ہے۔ سوء مزاج رحم کا اگر بافراط ہو عقم پیدا
کریگا کہ عورت بانجھ ہو جائیگی۔ اور اگر حد افراط کو نہ پہونچے حمل کو منع کریگا۔ اور یہ بات یعنے حاملہ نہونا یا تو سوء مزاج گرم سے ہو

کہ منی کو جلا کر خراب کر دیتا ہے - اور [illegible] کے منہ بند کر دیگا مدد سے منی اور خون حیض کی
آمد ہو [illegible] رحم سکے - اور اگر منی کمیت میں [illegible] اسکو مرد کے [illegible] زیادہ اور [illegible] نشیمن میں عورت سے زیادہ [illegible] ہوگی
اور نہ تولیدی قوت اس منی میں پوری ہوگی - اور اگر سوء مزاج رطب ہوگا رحم کو قدرت اس منی کے ٹھہرانے پر نہ ہوگی
رحم میں پہونچے اسلیے کہ بوجہ رطوبت کے رحم چکنا ہو جائیگا پس منی پھسل جائیگی اور پھسل کر خارج ہوگی - اور اگر سوء مزاج یابس ہوگا
منی کو سوکھا دیگا اور بوجہ خشکی کے منی کو فاسد کر دیگا - اور جو نطفہ رحم میں پیدا بھی ہوگا غلیظ اور متین یعنے درشت اور سخت
اسقدر ہوگا کہ قوت مولدہ کے اثر سے دراز نہو سکیگا یعنے اعضا جنین کے پورے پورے دراز نہونگے - مرض آلی اور [illegible] سبب جو
رحم میں ہو کر حمل کو منع کرتا ہے یا کوئی سدہ اُن رگون میں پڑتا ہے جنمین خون حیض جاری ہوتا ہے یا مجاری میں منی کے سدہ پڑتا ہے
یا ورم یا اور کوئی بیماری اسی طرح کی جنکو رحم کے امراض میں ہمنے بیان کیا ہے - اور اس مرض پر استدلال انھین دلائل سے کیا جاتا ہے
جنکو ہم بیان کر چکے رحم کے امراض میں - جو عدم حمل بسبب کسی خلط کے ہوتا ہے جسکی ریزش تجویف رحم میں ہوتی ہے سادہ رطوبت بلغمی
ہوتی ہے خواہ صفراوی یا سوداوی - اور اسپر استدلال اسی رطوبت سے کیا جاتا ہے جو رحم سے خارج ہوتی ہو اور رحم سے باہر آتی ہو
اکثر عدم حمل عورت کی فربہی سے ہوتا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ ثرب نام کی جھلی رحم کے منہ پر تنگی پیدا کرتی ہے اور مرد کی منی رحم کے
منہ تک نہین پہونچتی ہے اور مجاری منی اور خون حیض کی بھی تنگی میں ہوتی ہے اور اسی تنگی سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ خون حیض اور
منی رحم تک جاری نہین ہو سکتا ہے اور اگر جاری ہو بھی تو تھوڑا سا اور قلیل ہوگا - اسی واسطے بقراط نے کہا ہے کتاب فصول میں جسوقت
کوئی عورت فربہی میں حال طبعی سے خارج ہو وہ حاملہ نہوگی اسلیے کہ اندرونی جھلی دونون شکم کی جھلیون میں سے (یعنی ثرب) رحم کے
منہ پر تنگی کی زحمت پیدا کریگی - اور جب تک دبلی نہو جائے کبھی حاملہ نہوگی - جو عدم حمل مرد کی طرف سے ہوتا ہے یا تو مرد کی منی کی خرابی سے
یا کسی مرض آلی سے ہوگا - منی کی خرابی یہ ہے کہ یا تو گرم اور سوزندہ ہو یا سرد ایسی ہو کہ نطفہ منی سے پہلے منجمد ہو جائے خواہ تر اور سیال ہو
کہ رحم میں ٹھہر نہ سکے - یا سوکھی ہوئی ہو کہ رحم میں پھیل نہ سکے - اور یہ بھی خرابی مرد کی طرف والی اُسوقت مورث عدم حمل ہوتی ہے جب کہ
مزاج عورت کی منی کا خواہ اُسکے رحم کا مزاج معتدل ہو یا مشابہ مزاج مرد کی منی کے ایسی حالت میں ہو - پھر اگر مزاج عورت کی منی
خواہ مزاج رحم کا ضد اور مخالف مزاج مرد کی منی خراب کے ہو (اس خرابی کی اصلاح ہو کر) تولید ایسے وقت زیادہ ہوگی - لیکن یہ بات ہے
کہ جسوقت گرم تر منی ہمراہ یابس منی خواہ یابس مزاج رحم کے فراہم ہوگی اعتدال پیدا ہوگا اور دونون منی سے اُسوقت فعل تولید کا برآمد ہوگا
مرض آلی جو مرد کی طرف سے مانع تولید ہوتا ہے وہ کج ہونا مجرا ے قضیب کا اور التوا یعنے پیچیدگی اُسی مجری کی کہ اسوقت جو منی خارج ہوگی
سامنے سیدھ مین آخری اور نہایت تک رحم کے نہ پہونچیگی لیکن رحم کے منہ مین وہ منی اُتریگی - طبیب کو شناخت اسی کجی اور پیچیدگی کی
اس مرد کے پیشاب کرنے سے ہو سکتی ہے کہ جب ایسا آدمی پیشاب کرتا ہے سیدھی دھار نہین چھوٹتی بلکہ نیچے جھکا ہوا پیشاب کرتا ہے
اور دھار نہین چلتی ہے - مناسب ہے کہ معلوم کر لیا جائے کہ حمل کا نہ رہنا یہ عیب عورت کی خرابی سے ہے یا مرد کی وجہ سے اور اسکو اسی
امتحان سے دریافت کرین جو بقراط نے کتاب فصول مین لکھا ہے کہ اگر یہ ارادہ ہو کہ یہ معلوم کرے کہ حمل کا نہونا عورت کی طرف سے ہے
یا مرد کی طرف سے پس عورت کو ایک چوبی کرسی پر بٹھائے جسکے بیچ مین تختہ کے سوراخ ہو اور عورت کو نیت سے کپڑے خواہ ایک کپڑا
اوڑھا کر تمام بدن اسکا ادھر تا یا ڈھانپ دین اور پھر جو کپڑے وہ پہنے تھی وہ بھی اسکو پہنا دین اور نیچے کرسی کے دھونی کسی چیز کی کرین

عورت کی قوت سے تو ... در ... اندر ... ہو کر وہین تھمنے اور ٹھہرنے کا باعث ہوتا ہے معلوم ہوا کہ مقدار کم ہو اسی سبب کا
ہو سکتا ہی ہو ... کہ عورت ... کر نا کہ حمل نہونے کا سبب عورت کو نہین ہوا یہ عورت اپنے کسی مرض سے حاملہ ہونے سے
معذور نہین ہو بلکہ مرد مین کوئی خرابی ہو ۔ اسکا سبب یہ ہو کہ اگر عورت کے رحم کے ... کوئی ... ہوتا جنین ہو کر منی ہار رطوبت جو
رحم مین جاری ہوتی ہو اور ... سے خواہ یبوست اور خشکی سے رحم کے ... کسی مرض آلی اور ترکیب سے پیدا
ہو ... سے مانع اور حائل ... منی کی جو عورت کے بدن میں رحم کے اندر اندر جگہ کرنہ جاتی ۔ اسی طرح اگر
رحم مین کوئی رطوبت زیادہ ... کے ... حرارت کو بجھا دیتی ہے جس طرح وہ رطوبت منی کی حرارت کو بجھا دیتی ہے
اور اگر رحم کی حرارت قوی ہوتی وہ حرارت بخار کر ... کے بدل دیتی اور خراب کر دیتی ہے مترجم ایک ہی امتحان سے جملہ مرض جو
مانع حمل عورت کی طرف سے ہوتے ہین ... مجبوری پر استدلال ہو گیا اور مفقود ہو گئے نہ ہو سکا یہ امتحان نہین ہے کہ یہ تفصیل
تمام بیان ہو گیا ہو متن بعض علما سے علم طب نے بیان کیا ہے کہ مرد کی منی کو پانی پر ڈالین اگر پانی کی سطح پر پھیل جائے اور گھل جائے
تو وہ منی سرد اور پتلی ہو اور کام کی نہین ہو جس سے نطفہ بنے ۔ اور اگر وہ منی پانی مین ڈوب جائے اور پانی کے اوپر تیرتی نہ رہے
یہ بات اسکے بکار آمد ہونے اور خوبی کی ہو کہ تولید نطفہ کی اس سے ہو گی اور یہ بھی ظاہر کرتی ہو کہ حمل کا نہ رہنا مرد کی خرابی سے نہین ہو
ایضاً یہ بھی ایک خرابی حمل کے نہونے کا سبب ہوتی ہو کہ اگر رحم کی وضع اور جا سے نہادا اور فرج کے دور تر واقع ہو خواہ رحم کی مقدار بڑی
اور مرد کا آلۂ ذکر چھوٹا ہو اس وقت (اگرچہ کوئی اور مرض عورت اور مرد مین نہو) رحم منی کو جذب نہ کر سکیگا اور اپنی حد مناسب تک
نہ پہونچا سکیگا لہذا حمل کا فعل تمام نہوگا اور یہ عیب مرد کی طرف کا ہو مترجم حکماے ہند نے علم کوک کا جسمین اسکا بیان بھی ہو
اسی غرض سے ایجاد کیا ہو کہ اسکے قواعد سے پیمایش موضع رحم اور آلۂ ذکر مرد کی اچھی طرح سے کیجاتی ہو اور بعض طریقے بھی ایسے
تجویز کیے ہین جنسے چھوٹے آلۂ ذکر کی منی بڑے رحم خواہ اور مقام والے رحم کے مقام مناسب تک پہونچ جاتی ہو جیسے بانک کے پیچ
اور کشتی کے ایسے ہین کہ بہت کمزور آدمی قوی کو گرا دیتا ہو ہمارے زمانہ کی ناہنجاری سے ان کتب کا رواج جبراً موقوف کرایا گیا ہو
متن ناظر کتاب ہذا قادر ہو کہ شناخت حمل نہونے کی ان دلائل سے بھی کرے جنکو پہلے مرد اور عورت کی خرابی مزاج مین لکھا ہو
اور وہ خرابی انثیین مین عورت اور مرد کے ہوتی ہو جیسے زیادہ لاغر ہونا خواہ زیادہ فربہی اور سوداوی اور بیاض اور سختی اور کثرت
منی کی اور کمی اسکی خواہ اسکا زیادہ غلیظ ہونا یا زیادہ رقیق ہونا ۔ یہ بھی جاننا مناسب ہو کہ عورت حاملہ اس زمانہ تک ہوا کرتی ہو
اور ہو سکتی ہو جب تک اسے حیض آتا رہے اور حیض کے بند اور موقوف ہونے کا وقت نہ آئے ۔ اور مرد مین قوت تولید کی اس
وقت تک ہو جب تک ستر برس کا بلکہ نوے برس تک کا ہو ۔ اور پھر جسقدر قوت حرارت غریزی کی کم و بیش ہر ایک آدمی کے
بدن مین ہو اور حرارت مزاج کی جسقدر اسکے انثیین کی ہو اس سے بھی کم و زیادہ سن مین تولید ہو سکتی ہو ۔ کبھی کوئی آدمی نوجوان
جب تک رہتا ہو اسکے اولاد نہین ہوتی اور جب سن اسکا زیادہ ہوا اولاد ہونی شروع ہو جاتی ہو اور اسکا الٹا بھی ہوتا ہو کہ
جوانی تک اولاد ہو اور زیادہ سن مین برطرف ہو جائے ۔ اور سبب اسکا یہ ہو کہ جس آدمی کے بدن کا اور اسکے انثیین کا مزاج
سرد تر ہو وہ شخص انتہاے شباب سے پہلے قلیل الاولاد ہوگا اور جب منتہی شباب کو پہونچیگا اور حرارت غریزی اسکے بدن کی
قوی ہوگی اور انثیین دونون گرم مزاج ہو گئے تولید کا فعل بخوبی ہونے لگیگا ۔ اور کبھی بسبب ملنے تدبیر سرد و مرطب کے اور اختیار کرنے

ایسی تدبیر کے جو گرمی اور خشکی پیدا کرے اعتدال مزاج بدن اور انثیین کا ہوجاتا ہے- اب رہا جو شخص کہ نوجوانی مین تو بیٹا اُس سے زیادہ
ہوتی تھی اور جب سن اسکا بڑھا قوت مذکورہ جاتی رہی یہ بات اس وجہ سے ہوتی ہے کہ اسکے بدن اور انثیین کا مزاج نوعمری مین گرم تر تھا
اور سن بڑھنے کے بعد جب ادھیڑ ہوا اُسکے بدن اور انثیین کے مزاج پر غلبہ حرارت اور یبوست کا ہوا ہے پس اسی گرمی اور خشکی نے
منی کو جلا کر خشک کر دیا ہے اور تولید کے کام کی نہ رہی- اور جو شخص نوجوانی کی عمر مین قلیل تولید کرتا ہے اور جب پوری جوانی اور ادھیڑ
عمر کو پہونچے تولید زیادہ اور بخولی ہوتی ہو اسکا سبب یہ ہے یا تو جوانی مین مزاج اسکا گرم خشک تھا اور احراق اسمین قوی تھا جب
سن اسکا زیادہ ہوا وہ مزاجی حرارت کم ہوگئی اور مزاج اور منی دونون معتدل ہوگئے لہذا اب تولید کی درستی ہوئی- اور کبھی یہ بات
بسبب بدلنے تدبیر کے بھی ہوتی ہے کہ بافراط اور سرد تدبیر کو چھوڑ کر معتدل تدبیر اختیار کی ہو- یہی سبب ہے کہ بعض آدمی کے جوانی مین
لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہین اور جب زیادہ سن اسکا ہوا اولاد پسری ہوتی ہے اور درست ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اسکے انثیین کا
مزاج نوعمری مین سرد تر ہے جب سنی شباب کو پہونچا اور ادھیڑ ہونے کی نوبت آئی انثیین کا مزاج گرم خشک تھوڑا ہوگیا اب اولاد
پسری ہوگی کبھی یہ بات تدبیر کے بدلنے سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ جانا جاتا ہے- اسی مقام پر مناسب ہے کہ ہم وہ قواعد بھی بیان کرین
جنسے شناخت ہوتی ہے کہ عورت حاملہ ہے یا نہیں- [illegible] اور مرد کو بروقت جماع کرنے کے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے رحم عورت کا
اسکے مادہ کو چوستا ہے جیسے جونک خون پیتی اور چوستی ہے اسلیے [illegible] ہرگز خارج نہیں ہوتی ایضاً رحم کا منہ جیسے کہ اوپر
ملا ہوا پاتا ہے اسقدر کہ سلائی کا سرا بھی اسمین داخل نہیں ہوسکتا ہے بلکہ رحم کے منہ مین ورم نہین ہوتا اور نہ صلابت اور سختی منہ مین رحم کے
ہوتی ہے اور یہ بات بوجہ محبت رحم کی منی سے اور شوق اسی رحم کی منی سے ہوتی ہے کبھی ایسے ہی وقت عورت کو ہر سری تھوڑی سی بروقت
جماع کرنے کے لگتی ہے اور تھوڑی سی ایذا بھی ہوتی ہے ناف کے نیچے متصل اور جیسے عورت کے مقام نہانی کے- عورت کو ان حصص میں ایسا آتا تھا
ویسا نہین آتا ہے بسبب طبیعت کے (نہ براہ مرض کے) اور نہ جماع کی شہوت اسکو ہوتی ہے رگیں جو اسکے بدن کی دکھائی پڑتی ہین اُنکا رنگ سبز
اور دونوں پستان اُبھرے ہوئے زیادہ بہ نسبت سابق کے نظر آتے ہین- آنکھ کی سپیدی مین تیرگی سبزی لیئے ہوئے اور چہرہ بھی اسی رنگ کا
چہرہ بہرحال سیاہ اور نمش یعنی چھین سے نظر آتے ہین یا مراد یہ ہے کہ چھوٹی بڑی جھائیان پڑجاتی ہین جس سے چہرہ بے رونق اور روکھا
روکھا نظر آتا ہے- متلی بھی اُسے بنی رہتی ہے بھوک کم ہوجاتی ہے- اور جی بھی اگر چاہتا ہے تو بُری بُری چیزون کی خواہش ہوتی ہے- تاکیدی
دلالت اس تدبیر سے بھی عورت کے حاملہ ہونے پر ہوتی ہے جو بقراط نے کتاب فصول مین لکھا ہے وہ کہتا ہے کہ عورت کو سوتے وقت
ماء العسل یعنی شہد پانی مین پکا یا ہوا پلادے اگر اسکے پینے سے ناف کے گرد پیچ اور مروڑا ہو وہ عورت حاملہ ہوگی اور اگر مروڑا نہو حمل نہین ہے
ماء العسل حوالی کے گرد ناف کے مروڑا اسواسطے پیدا کرتا ہے کہ اسکی خاصیت نفخ اور ریاح پیدا کرنے کی ہے- اور چونکہ حاملہ کا رحم معاء مستقیم پر
تنگی ڈال رہا ہے لہذا ریاح اُس آنت مین نہین سما سکتے ہین بلکہ گرد اسی آنت کے پھرینگے اسی کا نام مروڑنا ہے- واجب ہے کہ یہ ماء العسل
جو حاملہ کو پلایا جائے تازہ بنا ہوا ہو تاکہ اُس سے تولید ریاح کی زیادہ ہو مترجم کے تجربہ مین ہے کہ بچون کا پیٹ اگر زیادہ پھولا ہو فقط
ماء العسل کے پلانے سے پچ جاتا ہے مکرر امتحان کیا ہے اور صاحب مجربات اکبری کا بھی تجربہ ہے اور حاملہ عورتون مین برخلاف اسکے نفخ اور
ریح پیدا کرتا ہے اس اثر کو ضد او سے خیال کرنا چاہیے تاہم اس تجربہ کو جو بقراط لکھتا ہے صحیح ماننا لازم ہے اور مترجم نے بھی بار ہا امتحان کیا ہے
مگر اسکی ایک شرط ضروری اور یہی ہے کہ جس دن یہ امتحان کیا جائے لازم ہے کہ وہ عورت کوئی ایسی دوا یا غذا نہ کھا چکی ہو جس سے مروڑا

علامات حمل

ماء العسل دوا برائے تشخیص حمل

ماء العسل سے ریاح پیدا ہونا

پیدا ہوتا ہے اور سو دو دن ایام معمولی حیض کے ایام سے ہون ورنہ تجربہ مین خطا ہوگی واللہ یعلم بما خلقہ فینا علتن بچہ کے نر اور مادہ ہونے کی شناخت اس طرح سے ہوتی ہے کہ اگر نرینہ حمل ہے عورت کا رنگ اچھا اور خوشنما ہوگا اور حرکت کرنے چلنے پھرنے مین اُسکے سبکی ہوگی پیٹ کی پھولن گول ہوگی اور رنگ دونون سرپستان کا سرخ مائل بہ سیاہی ہوگا۔ اور اگر رنگ عورت کے بدن کا بُرا ہو اور چلنے پھرنے کی حرکت مین سستی اور پیٹ کی پھولن لانبی ہو اور اُس عورت کے کلف یعنی جھائین پڑ گئی ہون حمل دختری ہوگا۔ اور بیشتر عورت کے زمانہ حمل مین پنڈلیون مین ورم اور قروح پڑ جاتے ہین جب بھی حمل دختری ہوتا ہے۔ کثرت اسقاط حمل کا مرض یا تو اسباب داخلی سے ہوتا ہے یا اسباب خارجی سے۔ اندرونی اسباب وہی رطوبت ہے چسپندہ جو رحم مین جنین کو پھسلا کر خارج کر دیتی ہے یا خرابی مزاج رحم کی ہے کہ قوت ماسکہ تنگی ڈالتی ہے جیسے تپ خواہ ورم جو رحم مین عارض ہو خواہ زمانہ حمل مین خون حیض جاری ہو جائے پس غذا جنین کی کم ہو جائے اور بھوکھا مر کر طبیعت اُسکو باہر خارج کر دے۔ یا اسقاط اسباب خارجی سے ہوتا ہے جیسے کودنا اور پھاندنا اور سخت آواز (مثلاً توپ کی خواہ بادل کے گرج کی) اور غضب شدید اور جوشش دفعتہً اور چھینک جو پیہم آئے خواہ گرنا اور چوٹ جو شکم پر لگے خواہ پشت پر یا دوائے مسہل پینے سے خواہ فصد کھولنے سے اور یہ دونون فصد اور مسہل سے اُسوقت اسقاط ہوتا ہے جب قبل بچہ کے بڑے ہونے کے یعنی سہ ماہی اول مین خواہ بعد بچہ کے بڑے ہونے کے سہ ماہی سوم مین واقع ہون۔ یا خون بافراط کسی اور عضو بدنی سے نکلے۔ دشواری ولادت کی یا والدہ کی طرف سے ہوتی ہے یا مشیمہ کی طرف سے یا بچہ کی طرف سے جب کہ بڑا ہو خواہ زیادہ موٹا ہو کہ نکل نہ سکے یا زیادہ چھوٹا ہلکا ہو کہ اُترنا اُسکا دشوار ہو خواہ سر اُسکا بڑا ہو خواہ اُسکے دو سر ہون خواہ مردہ ہو۔ یا زیادہ ایک بچہ سے ہو اسلیے کہ بعض آدمیون نے بیان کیا ہے اُسنے ایک عورت کو ایک ہی مرتبہ پانچ بچہ جنتے دیکھا۔ مگر تین اور چار بچے ایک وضع حمل مین تو مین نے خود دیکھے ہین۔ یا دشواری اسوجہ سے ہو کہ بچہ رحم سے غیر شکل طبیعی پر نامناسب طور سے خارج ہو۔ مناسب طور سے بچہ کا نکلنا یہ ہے کہ پہلے اُسکا سر باہر نکلے اور دونون ہاتھ اُسکے کشادہ اور دراز ہون دونون رانون پر رکھے ہوئے کسی طرف جھکا اور کج نہو۔ یا یہ کہ پہلے اُسکے دونون پائون برآمد ہون مگر کسی طرف جھکا ہوا نہو۔ اگر جنین اُس صورت کے سوا جو ہمنے لکھی ہے اور طرح سے نکلیگا وہی نکلنا اُسکا نامناسب طور پر کہلائیگا مشیمہ کی طرف سے دشواری ولادت کی یہ ہے کہ یا تو مشیمہ (جسکو جھور کہتے ہین) قطع نہوتا ہو بوجہ موٹے ہونے کے۔ یا یہ کہ اُسکا اُکھاڑنا قبل وقت مناسب کے ہے۔ یا باریک زیادہ ہے۔ جو دشواری ولادت کی امور خارجی سے لاحق ہوتی ہے یا تو ہوا کی سردی ہے کہ اُسکی وجہ سے رحم کے اجزا فراہم ہو گئے ہین اور تکثیف اجزا مین پیدا ہوئی ہے خواہ گرم ہوا نے بدن مین تحلل پیدا کر دیا ہے اور قوت بھی ڈھیلی ہو گئی ہے کہ اُسکو جنین کا ہٹانا اور دفع کرنا ممکن نہین ہے۔ اور ان سب صورتون مین اگر عورت کو چھینک آجائے ولادت مین آسانی ہوگی جیسا بقراط نے کتاب فصول مین کہا ہے۔ اگر کسی عورت کو رحم کا مرض ہو خواہ ولادت مین دشواری ہو رہی ہو اور اُسے چھینک آجائے یہ دلیل محمود ہوگی۔ قابلہ یعنی دائی جنائی کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ درد زہ دختری حمل کے جننے مین بہت کم ہوتا ہے اور نرینہ حمل کے جننے مین شدت اور تیزی سے ہوتا ہے۔ اگر خون ولادت سے پہلے نکلے ولادت مین دشواری ہوگی اور اگر بعد جننے کے نفاس کا خون برآمد ہو ولادت آسانی سے ہوگی اسکو جاننا چاہیے

باب چالیسوان دونون پستان کے امراض اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان مین

دونون پستان مین جو امراض پیدا ہوتے ہین بعض اُنمین سے عام ہین اور کچھ بیماریان خاص ہین عام امراض کا پیدا ہونا پستان مین اُسی طرح سے ہے جس طرح اور اعضائے بدنی مین وہ امراض پیدا ہوتے ہین جنسے سوء مزاج اور ورم کے اقسام اور شناخت اُنکی وہی ہے

جو اور مواضع مین ایسے امراض کے بیان ہو چکے - اور خاص امراض پستان کے ایک تو وہ ورم گرم ہی جو گاڑھے خون سے پیدا ہوتا ہی دونون پستان مین - اُسپر استدلال پھول جانے سے پستان کے اور سختی اور درد اور سرخی رنگ سے دونوں پستان کے کرتے ہین (اور شرح کی راے مین تھنیلا بھی ورم ہی) خون کا دونون پستان مین بستہ ہو جانا اسپر استدلال سختی اور تھوڑی سی پھولن اور خون نکلنا سروقت دودھ دوہنے کے کیا جاتا ہی - بقراط نے لکھا ہی کہ یہ علامت خون دوہنے مین آنے کی جنون کے ہونے کی ہی یعنے وہ عورت حاملہ ہی اور جالینوس کہتا ہی کہ ہمیشہ یہ علامت حمل کی نہین ہی بلکہ شاذ و نادر اُسوقت ہوتی ہی جب خون کے بخارات بطرف دماغ کے چڑھے ہون - کبھی دونوں پستان مین یہ خرابی پیدا ہوتی ہی کہ چھوٹی ہو جاتی ہین زمانہ حمل میں اور یہ بات دلالت کرتی ہی کہ بچہ کو کوئی ضرر پہونچا ہی یا ایسا اسقاط ہونے والا ہی - پھر اگر ایک پستان چھوٹی پڑ جائے اور حمل توام یعنے جوڑیا کا ہو ایک بچہ گر جائیگا اگر داہنی چھوٹی ہوئی نرینہ بچہ توام سے گریگا اور اگر بائین چھوٹی ہوئی ہی مادہ یعنے حمل دختری ساقط ہوگا - سبب اسکا یہ ہی کہ خون کم ہو جاتا ہی اور تھوڑا رہ جاتا ہی اُن رگوں مین جو رحم سے پستان مین آئی ہین - اور یہ بھی ہی کہ خون بھی رجوع کرتا ہی اطراف رحم کے سمت بوجہ اسکے کہ طبیعت کو مجاہدہ اور کوشش کرنی پڑتی ہی جنین کے دفع کرنے اور خارج کرنے مین - اسی وجہ سے مواد جو پستان مین اور اطراف پستان کے ہین وہ بھی اطراف مین رحم کے اُتر آتے ہین - کبھی دونون پستانون مین صلابت اور سختی بروقت حمل کے عارض ہوتی ہی یہ سختی دلالت کرتی ہی کہ حاملہ عورت کے دونون گھٹنون مین اور دونون کولوں مین اور دونون آنکھون مین درد ہوگا بنا بر قول بقراط کے اور اسکی وجہ یہ ہی کہ خون جب دونون پستان کی خالی جگہ مین زیادہ ہوا اسکو طبیعت یا اسفل مین کی طرف دفع کریگی بطرف زانو اور کولے کے یا اوپر کی طرف دفع کریگی اور اس سے آنکھون مین درد پیدا ہوگا جیسا خون ہو اور جیسی اسمین حرارت ہو - یہ تمام بیان ہی اُن امراض کا جو اعضاے تناسل مین پیدا ہوتے ہین اسکو جاننا چاہیے -

باب اکتالیسوان دونون کولے اور دونون پانؤن کے امراض اور انکے اسباب اور علامات کے بیان مین

جو امراض دونون کولے اور دونون پانؤن مین پیدا ہوتے ہین - یہ درد عرق النسا کا ہی جسکو رینگن بھی کہتے ہین - اور وجع مفاصل یعنی گٹھیا اور نقرس یعنے پانؤن کے انگوٹھے کا درد - عرق النسا بھی ایک قسم وجع مفاصل کی ہی اسلیے کہ یہ مرض ران کے جوڑ مین پیدا ہوتا ہی اسمین اور عام وجع مفاصل مین فرق یہ ہی کہ عرق النسا کا درد ظاہر مین ران کی ہڈی کے ہوتا ہی اور گھٹنے کے جوڑ تک پہونچ جاتا ہی اور کبھی کعب یعنے قدم کے اونچے اور اُبھرے ہوے قبہ تک پہونچتا ہی اور پانؤن کے کنارہ تک بیرونی جانب پہونچ جاتا ہی - اس مرض کی پیدایش یا خلط دموی غلیظ سے ہوتی ہی - یا خلط بلغمی غلیظ سے ہوتی ہی جو کولے کے جوڑ مین ٹھہر جاتا ہی - اور بیشتر اس مرض مین کولا اُتر بھی جاتا ہی بسبب لزوجت اسی خلط کے - جب زیادہ زمانہ اسکو ہو جاتا ہی پانؤن پتلا پڑ جاتا ہی اور لنگ پانؤن مین آ جاتا ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ پانؤن کو اُسکی غذا جیسی درکار ہی نہین ملتی ہی لہذا لاغر ہو جاتا ہی - بقراط نے اسی وجہ سے کہا ہی جسکو رینگن کے درد کا عارض ہوا ہو اگر اسکا کولا اُتر جاتا ہی ضرور اسکا پانؤن پتلا ہو جائیگا اور لنگ بھی پانؤن مین آ جائیگا اگر کولا داغ نہ دیا جائے - اور بہت شدت اس مرض کی جب ہوتی ہی کہ بائین پانؤن مین ہو - وجع مفاصل ایک درد ہی خواہ ایک ورم ہی جو اعضا کے جوڑ مین پیدا ہوتا ہی - اور کبھی یہ مرض کسی ایک ہی قدم کے جوڑ مین پیدا ہوتا ہی جیسے پانؤن کے گھٹنے کا جوڑ خواہ پانؤن کی انگلیون کا جوڑ خصوصاً

پانؤن کے انگوٹھے کے جوڑ مین اور اسی کو نقرس کہتے ہین - اور اگر یہ درد ان جوڑون کے علاوہ اور جگہ کے جوڑون مین ہو جیسے دونون رانون کا جوڑ خواہ ہاتھ کے جوڑ خواہ کلائی کے جوڑ خواہ اور جوڑ تمام بدن کے اُسکو وجع مفاصل کہتے ہین - بعضے جو یہ مرض پیدا ہوتا ہی تو اسکی پیدایش ضعف سے اُسی جوڑ کے ہوتی ہی جسمین یہ مرض پیدا ہوا اور کسی مادہ کے گرنے سے اُسی ضعیف جوڑ پر کہ وہ مادہ ریزش کرکے اسی جوڑ مین بھر جاتا ہی اور پٹھے جو اسی جوڑ مین ہوتے ہین اُنمین تمدد اور کھنچاو تناو پیدا کرتا ہی اور رباطات جنسے جوڑ کی بندش ہی اُنمین بھی تناو پیدا کرتا ہی لہذا درد شدید ہوتا ہی - درد شدید کے دو سبب ہوتے ہین - ایک تو رباطات اور عصب مین چونکہ حس ہی لہذا محسوس ہونے سے درد معلوم ہوتا ہی - دوسرا سبب یہ ہی کہ مفصل یعنے جوڑ ایسی چیز نہین ہی کہ اسمین کوئی مادہ سما سکے اور اسکی طرف کوئی مادہ دوسری جگہ سے منتقل ہو کر آسکے جیسے اور نرم اعضا مین یہ بات ہو سکتی ہی اور ایذا نہین ہوتی جملہ اقسام مین وجع مفاصل کے درد نقرس مین زیادہ ہوتا ہی اسلیے کہ مادہ نقرس کے درد مین انگوٹھے کی طرف ریزش کرتا ہی اور انگوٹھے کا جوڑ بہت چھوٹا ہی جو بالکل گنجایش نہین رکھتا ہی لہذا تناو زیادہ پیدا کرتا ہی - اور اسکی یہ صورت ہی کہ اگر مادہ زیادہ ہو اور اُسکی آمد کسی چھوٹے جوڑ مین مثل انگوٹھے کے جوڑ کے ہو یہ بات بُری اور خراب ہوگی اسلیے کہ ایسے جوڑ مین یہ مادہ تناو زیادہ پیدا کریگا اور اگر آمد مادہ کیثر کی بڑے جوڑ کی طرف ہو جیسے ورک اور کولے کا جوڑ یہ اچھی بات ہی اسلیے کہ بڑے جوڑ مین یہ مادہ متفرق ہو جائیگا اور تناو پیدا نہ کریگا - جوڑ مین ضعف آجانا یا براہ طبیعت کے ابتداے خلقت سے ہوتا ہی - یا بسبب کثیر کے جس سے آدمی کے جوڑ اور جوڑ بند کمزور ہو جاتے ہین جیسے گھوڑے کی سواری ہمیشہ کہ اس سے پانؤن کے جوڑ کمزور ہو جاتے ہین خصوصاً انگوٹھے کا جوڑ یا کبھی لغزش سے کہ جوڑ کو پھیلا دے اور ٹھوکر کھا جائے خواہ کسی طرح کی چوٹ جوڑ کی جگہ لگ جائے - مادہ جو بطرف مفاصل کے ریزش کرتا ہی یا اُن فضلون سے ہوتا ہی جو بعض اعضاے رئیسہ مین ہو اور وہ اعضاے رئیسہ انھین مفاصل کی طرف مادہ کو دفع کرین - کثرت استعمال تعب سے خواہ تیز گھوڑ دوڑ کرنے خواہ ہمیشہ گھوڑے کی سواری کا خوگر ہونا یا بکثرت استعمال جماع کا اور یہ پچھلی بات قوی تر سبب اسی مرض کا ہی خصوصاً اگر جماع بعد پر ہونے معدہ کے طعام سے کیا جائے - اسی واسطے بقراط نے کتاب فصول مین کہا ہی لڑکون کو اور خواجہ سراؤن کو نقرس کا درد نہین ہوتا اسلیے کہ یہ لوگ جماع کا استعمال نہین کرتے ہین اور جماع ایک قوی سبب ہی اسباب نقرس سے خصوصاً بعد امتلاے طعام کے - اور جالینوس نے کہا ہی تفسیر مین قول بقراط کے کہ اگرچہ خواجہ سرا استعمال جماع کا نہین کرتے تاہم کبھی وہ ایسی تدبیر خراب کرتے ہین جس سے فضول اُنکے بدن مین بھر جاتے ہین جیسے زیادہ خوری غذا کی اور زیادہ مست مدہوش رہنا اور تن آسانی اور آرام اور ترک ریاضت اور ترک نہانے کا زیادہ کرنا ایسی ہی خراب تدبیر سے کبھی یہ درد اُنکے دونون قدم کے جوڑ مین ہو جاتا ہی - بقراط نے یہ بھی کہا ہی کہ عورت کو نقرس کا مرض نہین ہوتا لیکن اگر اُسکا حیض بند ہو جائے (پھر ہو سکتا ہی) اسکا سبب یہ ہی کہ جو فضول عورت کے دونون پستان مین فراہم ہوتے ہین خون حیض کے پھیلنے اور جاری ہونے سے وہ سب خارج ہو جاتے ہین - اور جالینوس نے کہا ہی کہ اُسنے ایک عورت کو دیکھا جسکو نقرس کا درد لاحق تھا اور حیض اُسکا بند نہوا تھا مگر وہ عورت خراب غذا اُون کو زیادہ کھاتی تھی - بقراط نے ایک اور فصل مین کتاب فصول کے لکھا ہی کہ نقرس کی بیماریان ربیع اور خریف مین اکثر گاہ پیدا ہوتی ہین - اور جالینوس نے اسکی تفسیر مین یہ کہا ہی کہ نقرس کا ربیع مین پیدا ہونا اسوجہ سے ہی کہ آدمی چونکہ جاڑون مین خراب غذا مین زیادہ کھاتا ہی ... بدن مین فضلے اُنکے بکثرت فراہم ہو جاتے ہین

اب جب ربیع کا زمانہ آیا یہی فضلہ کھلے اور اعضاے بدن کو جنمین یہ فضلہ بستہ ہو رہے تھے اب انکے کھلنے سے ایذا پہونچی پس
انھین اعضا نے ان فضول کو مقامات ضعیف کی طرف دفع کیا۔ پھر اگر مفاصل اس آدمی کے ضعیف ہونگے انھین پر یہ مواد کی
ریزش ہوکر یہ مرض پیدا ہوگا مترجم ۔ یہ سمجھنا چاہیے کہ دعوے خاص ہے یعنے نقرس کا پیدا ہونا ربیع مین اور دلیل عام وجع مفاصل کی
جالینوس نے لکھی ہے بلکہ اسکی مراد یہ ہے کہ جسکے انگوٹھے کا جوڑ کسی وجہ سے منجملہ وجوہ مذکورہ الصدر ضعیف ہوگا اسکو نقرس ہی کا
درد زیادہ ہوگا اور طریقہ بیان قدما اسی طرح کا ہے کہ بظاہر دلیل مطابق دعوے کے معلوم نہین ہوتی متن خریف مین بھی چونکہ
آدمی کے بدن مین بہت سے فضلہ فراہم ہوتے ہین بوجہ کثرت استعمال فواکہ کے جو گرمیون مین ہو چکی ہے جب خریف آتی ہے اور
فضلہ پورا ہوگیا یعنے اب اسکو قابلیت جزو بدن ہونے کی نہ رہی اور محض فضلہ بیکار بنگیا اب اعضاے بدنی کو اس سے ایذا
پہونچی پھر ان اعضا نے اسی فضلہ کو بطرف مواضع ضعیف کے دفع کردیا۔ اور اگر حسب اتفاق یہ بھی ہوا کہ جن اسباب سے ریزش
ان مواد کی (جو آمادہ ریزش پر ہو رہے ہین) تمام ہوتی ہے وہ اسباب بھی درست ہوگئے اب یہ فضلہ انھین مقامات ضعیف پر ضرور
گرینگا اور یہی مرض پیدا کریگا۔ یہ وہ بات ہے جسکو جالینوس نے تفسیر قول بقراط مین ذکر کیا ہے نقرس کے بارہ مین کبھی نقرس کا
مرض از طرف جنس کے بھی پیدا ہوتا ہے۔ مراد اس کہنے والے کی یہ ہے کہ وراثت پدری سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ اور اسکا سبب
یہ ہے کہ جب کوئی عضو اعضاے بدنی پدر کا ضعیف ہوگا وہی عضو پسر کا بھی ضعیف ہوگا اسلیے کہ اعضا اصلی کی خلقت منی سے ہوتی ہے
اور منی ایسی حالت مین (جب باپ کا کوئی عضو ضعیف ہے) ملے ہوے ان اخلاط سے ہے جو اخلاط باپ کے بدن مین (خواہ انگوٹھے
مین) اس مرض کو پیدا کر رہے ہین اور بیٹا اس منی سے پیدا ہوا ہے لہذا مستعد اسی مرض کا ضرور ہوگا۔ اسلیے کہ دونون قدم ایسے
پسر کے براہ خلقت کمزور ہونگے۔ اسی طرح اگر کسی کے بدن کا کوئی بڑا عضو ایسا ہو جسپر مواد کی ریزش زیادہ ہوتی ہو معلوم کرنا چاہیے
کہ یہ عضو اسکے بدن مین سب اعضا سے زیادہ تر ضعیف ہے اور یہ بھی ہوگا کہ یہی عضو ضعیف مثل مغیض یعنے محل ریزش مواد کے
تمام اعضا سے ہوگا کبھی وجع مفاصل بخ اور ملال سے پیدا ہوتا ہے جو آدمی کو عارض ہو خواہ بیداری وغیرہ دیگر اعراض نفسانی سے
اسوقت عارض ہوتا ہے جب کہ فضول بدنی اندرون بدن کے متحرک ہوتے ہین اور حرکت کرکے بعض مفاصل کی طرف جاتے ہین لہذا
یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ اکثر یہ مرض وجع مفاصل کا اور نقرس اور عرق النسا اسی کو لاحق ہوتا ہے جو پرخوری مین طعام اور شراب کے
رہتا ہو اور آرام و راحت کا زیادہ خوگر ہو اور جماع زیادہ کرتا ہو خصوصاً بعد غذا کے اور ریاضت کا استعمال کم کرتا ہو کہ اسکے مفاصل
اور جوڑ ضعیف ہونگے یا براہ طبیعت کے خواہ بطور عارضہ کے۔ جو مواد بطرف مفاصل کے ریزش کرتے ہین یا دموی مادہ ہوگا اور اسپر
استدلال یون کیا جاتا ہے کہ مفاصل کے مقامات پر پھولن اور سرخی اور درد شدید اور تپک ہوگی اور ٹھنڈی چیزون کے رکھنے سے
نفع پہونچیگا اور گرم چیزون کے رکھنے سے ضرر ہوگا اور یہ بھی ہے کہ تدبیر مقدم جو مرض سے پہلے ہوئی تھی وہ ایسی ہوگی جس سے خون
پیدا ہوتا ہے۔ یا وہ مواد صفراوی ہون اور انپر استدلال رنگ کی زردی اور درد کی شدت اور پھولن مین کمی اور پھیلاو انسکا قریب
قریب جوڑون کے مقامات مین اور نفع ملائم چیزون سے اور ایذا اسی گرم چیزون سے ہوگی۔ اور پہلے مرض سے ایسی تدبیر ہوچکی تھی
جس سے خلط صفراوی پیدا ہوتی ہے۔ یا وہ مواد سوداوی ہون انپر استدلال تیرگی رنگ اور اسکا سیاہی مائل ہونا اور ورم کی
صلابت سے کیا جاتا ہے اور گرم چیزون سے مریض کو نفع ہوگا اور تدبیر مقدم ایسی ہوئی ہوگی جس سے خلط سوداوی پیدا ہوتی ہے

... دائمی ہوتی ہیں اور استدلال سپیدی رنگ و کمی ورم سے اور ہاتھ سے اُس مادہ کے کہ اندر جوڑ کے ہوتا ہی اور ورم پھیرنے سے لیکن
... بالفعل ورم ہون یعنی چھونے سے اُنکے گرمی محسوس ہوتی ہی اور بیمار نے پہلے مرض سے ایسی تدبیر کی تھی جس سے بلغم پیدا ہوتا ہی
مثلاً ... کھائی تھی خواہ راحت اور کمی ریاضت اور نہانے کا ترک وغیرہ کرتا رہا اور ازین قبیل جن چیزون سے بلغم پیدا ہوتا ہی
وہی اسکے استعمال میں رہیں اور وہ امور متقل تھے جنکی وجہ سے یہ خلط پیدا ہوتی ہی۔ خلط بلغمی میں وہی بلغم اس مرض کو پیدا کرتا ہی
جو بالزوجت ہو اسلیے کہ اگر دیر تک خلط بلغمی جوڑون میں رہیگی اُسکی غلاظت اور لزوجت بڑھ جائیگی تا اینکہ اُس سے سنگریزہ اور
پتھری پیدا ہون جیسے مثانہ میں پتھری پیدا ہوتی ہی۔ اور جب یہ مادہ کسی جوڑ میں ٹھہر کر پتھری بن جائے پھر اُسکے اچھے ہونے کی
اُمید کوئی صورت نہیں ہی۔ یا اینکہ مادہ اسی وجع مفاصل کا چارون مواد سے ملا ہوا ہو اور اُسپر استدلال اُسی اختلاف سے
کیا جاتا ہی جو علامات میں ظاہر ہوتا ہی۔ اور جو وجع مفاصل ایسے مواد چہارگانہ سے عارض ہوگا اُسپر آگہی میں دشواری ہوگی۔
اسباب ان مفاصل کے درد خواہ ورم کے بہت سے ہیں جیسا ہمنے بیان کیا اور خوب واضح کر دیا۔ اور اسی وجہ سے اسکا زوال
دشواری سے ہوتا ہی۔ یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ اکثر جو ورم کے اقسام مفاصل میں پیدا ہوتے ہیں اُنمین مدہ یعنی پیپ جمع
نہیں ہوتی اسلیے کہ جو رطوبت کہ اُسمین غلاظت مخالطی ہو یعنی مثل رینٹھ کے گاڑھی ہو جب وہ رطوبت زیادہ ہوگی استسقا ... کے
گرد جو گوشت ہی اُسے بھگو دیگی ایسے ورم پیدا کریگی جو مشابہ ورم بیماران استسقا کے ہونگے وہ استسقا لحمی ہی (اور جس طرح ورم
استسقاے لحمی میں پیپ نہیں پڑتی وجع مفاصل کے ورم میں بھی نہ پڑیگی) اگر ہمراہ درد نقرس کے ورم ہو اکثر اُسکی مدت طولانی
ہوتی ہی اور چالیس دن بعد اُسمین سکون پیدا ہوتا ہی۔ یہ بات اُسوقت ہوتی ہی جب مادہ غلیظ ہو۔ لیکن اگر مادہ لطیف ہو
اُسمین سکون اس سے کمتر زمانہ میں ہوتا ہی۔ یہ سب بیان اصناف دلائل اُن امراض کا تھا جو اعضاے باطنی میں پیدا ہوتے ہیں
اور یہی دلائل بنام علامات دالہ مشہور ہیں۔ اب کہ ہمنے جملہ علامات کو جو بنام دالہ مشہور ہیں بیان کر دیا اور اُن امور کو بھی ذکر کر دیا
جس سے طبیب کو قدرت شناخت اُن امور کی ہوتی ہی جو بدن میں آدمی کے موجود ہون اعراض سے خواہ امراض سے پس اب
ہمکو مناسب ہی کہ اُن علامات کے بیان کی طرف متوجہ ہون جو شدنی اور آیندہ ہونے والے امراض اور اعراض پر دلالت کرتے ہیں
اور یہی وہ علامات ہیں جو بنام منذرہ مشہور ہیں انشاء اللہ تعالے تمام ہوا نوان مقالہ جزو اول کتاب کامل الصناعہ
طبی کا جو مشہور بنام ملکی ہی بحمد اللہ اور مدد سے خدا کے تالیف کیا ہوا رئیس فاضل علی بن عباس مجوسی طبیب کا۔

مقالہ دسوان اور یہ آخری حصہ نصف اول کا ہی کتاب کامل الصناعہ طبی سے جو بنام ملکی مشہور ہی

اور اسمین بارہ باب ہیں (۱) باب بیان مجملی اُن دلائل کا جو بنام منذرہ مشہور ہیں اور اُنکے اسباب اور علامات کا (۲) بیان
امتلا اور غلبہ اخلاط کا اور اُسکے اسباب اور علامات کا بیان (۳) خاص دلائل منذرہ یعنی بدخبری دینے والے امراض کے پیدا
ہونے کی اور اُنکے اسباب اور علامات کا (۴) بیان علامات اور اُن دلائل منذرہ کا جس سے استدلال امراض کے اوقات پر کیا جاتا ہی
اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان میں (۵) بیان میں شناخت اُن دلائل منذرہ کے جنسے استدلال مرض کے حاد اور
جلدی جانے والے پر خواہ مرض کے متطاول اور دیر پا ہونے پر کیا جاتا ہی اور اُنکے اسباب اور علامات کے بیان میں (۶) شناخت
بحران اور بحران کے اسباب اور علامات کی (۷) شناخت اُس چیز کی جسکے ذریعہ سے بحران ہوتا ہی اور وہ قے اور استفراغ ہی اور

حضرت کے اسباب اور علامات کا بیان (۹) بیان شناخت ... اور ... (۱۰) بیان ...

ان علامات کا جو خبر دیتی ہیں ... پر دلالت کرتے ہیں اور انکے اسباب اور علامات کا (۱۰) بیان ان خراب علامات کا جو خبر دیتی ہیں ... کے

انکے اسباب اور علامات کا (۱۱) بیان ان علامات کا جو خبر دیتی نجات مرض سے کرتے ہیں اور انکے اسباب و علامات کا (۱۲) ...

تمامی ... ابواب مقالہ دہم کے ہو جاری اس کتاب میں جو مشہور بنام ملکی ہو اور وہ کتاب کامل الصناعات طبی ہو ... شناخت

شناخت اس چیز کے ہو جسکی شناخت مناسب اس شخص کو ہو جسکا ارادہ پیشین گوئی کرنے کا ہو نسبت سلامت حال ... مریض کے

خواہ اسکے ہلاک ہونے کے اور جو کچھ اسی طرح کے امور ہین انکا بیان اسی باب مین ہو —

باب پہلا اجمالی کلام دلائل منذرہ پر اور انکی تقسیم اور انکے اسباب اور علامات کا بیان

جان تو اے پڑھنے والے اس کتاب کے خدا تجھے بامراد کرے اور راہ راست دکھائے کہ جو دلائل منذرہ یعنی آیندہ شدنی امور پر دلالت کرنے والی چیزین ہین انکی حالی منفعت سے نہین بعد معلوم ہونے ان علامات کے جو دالہ کہاتی ہین اور انکی دلالت خاص مرض حاضر اور موجود پر ہوتی ہو بلکہ علامات منذرہ کی منفعت علامات دالہ سے بڑھکر ہو اور اسکا رتبہ بھی انسے بڑا ہو اسلیے کہ علامات منذرہ مین سے ایک تو وہ علامت ہو جو کسی مرض کے عنقریب حادث ہونے پر دلالت کرتی ہو اور یہ علامت صحیح آدمی کے بدن مین ہوتی ہو - اور بعض علامات منذرہ مرض سے نجات پانے اور بچ جانے پر دلالت کرتی ہو اور یا مرض کے پرخطر یا مہلک ہونے پر اور ایسی علامات منذرہ بیمار کے بدن مین ہوتی ہو — اور طبیب کو اگر پہلے سے معلوم ہو کہ حفظ ماتقدم کیونکر ہوتا ہو اور پہلے سے وہ فعل اسکو معلوم ہو جو بدن مین مرض پیدا کرتا ہو ایسی تدبیر اور علاج کا استعمال کریگا جو اسباب ان امراض کو قطع کردے اور انکو حادث ہونے سے منع کردے اور اسی تدبیر سے بدن کی صحت کو بحال خود محفوظ رکھیگا - اور جب پہلے سے دریافت کریگا کہ بیمار اس مرض سے بچنے والا ہو اور نجات اسکو ملیگی اسکا علاج بیمار خاص کے اعتماد اور بھروسہ پر ہوگا اور یقیناً طبیب کو معلوم رہیگا کہ میرے علاج سے یہ بیمار ضرور صحت پائیگا اور میرا علاج ضرور کارگر اور مفید ہوگا - اور اگر طبیب کو پہلے سے معلوم ہو جائے کہ یہ مریض ہلاک ہوگا ایسے مریض کے علاج مین دست اندازی نہ کریگا اور نہ اپنے نفس کو تعب اور مشقت بیجا مین ڈالیگا - اور ان امور کے قبل از وقت معلوم ہونے مین ایک بڑی منفعت اور بھی ہو اور وہ یہ ہو کہ اگر طبیب پہلے سے فائدہ ان امور کا بیان کردے لوگ اسکے معتقد زیادہ ہونگے اور علاج امراض کا اس سے زیادہ کرائینگے اور اسپر اعتماد اور وثوق لوگون کو زیادہ ہوگا اور اسکے پاس بیمارون کو زیادہ بھیجا کرینگے (کہ جاؤ فلان طبیب حاذق کے پاس) اور ایسے امور سے اچھی تعریف اسکی اور اچھی طرح کی یادآوری لوگون مین اسکی ہوگی اور نیکنام ہو جائیگا اور اسکی طبابت کا آوازہ اور شہرہ اسکی حذاقت کا فن طب مین خوب ہوگا اور اسکی مہارت کا چرچہ اور دواسے اسکی فائدہ مندی کا شہرہ اور فائدہ کی شہرت زیادہ ہوگی جب ایسا ہو پھر منفعت پیش بینی کی بہت بڑی ثابت ہوئی اور صحیح آدمی اور بیمار دونون کی نسبت اسکا فائدہ عظیم ثابت ہوگیا (اب ہم) پہلے ان علامات منذرہ کا بیان کرتے ہین جو صحیح آدمیون کے بدن مین امراض اور علل کی خبر پیش از وقوع دیتے ہین اسکو سمجھکر انشاء اللہ طالب علم راہ صواب پر پہونچیگا۔

باب دوسرا بیان معرفت ان دلائل کا جو بدن مین صحیح آدمیون کے ہوتے ہین اور پہلے بیان ان علامات کا جو امتلا اور غلبہ اخلاط پر دلیل ہین اور انکے اسباب اور علامات کا

بیان

جاننا چاہیے خدا تجھے رشید اور کامیاب کرے کہ جو علامات ایسے ہین کہ صحیح آدمیون کے بدن مین علل اور امراض کے حادث ہونے کے آیندہ زمانہ مین خبر دیتے ہین کچھ اُنمین سے عام ہین اور کچھ خاص علامات مین - میری مراد عام علامات سے اس مقام پر یہ ہی کہ ایک ہی علامت بہت سے امراض کے پیدا ہونے کی خبر دے اور یہ علامت وہی دلالت کرنے والی اسوقت امتلا سے اخلاط پر اور اُنکی خرابی ہی مترجم مقصود مصنف کا شاید وہی علامت جو امتلا اور خرابی اخلاط پر دلالت کرتی ہی وہ علامت منذرہ تو اس لفظ سے ہی کہ آیندہ حدوث امراض اُس سے مطلوب ہوتا ہی اور دالہ اس اعتبار سے ہی کہ اسوقت ایک امر موجود یعنی امتلا سے اخلاط اور خرابی پر اخلاط کے دلالت کرتی ہی اسی واسطے لفظ دالہ کا ایسی علامت کی نسبت جو منذرہ بھی ہی استعمال کرنا صحیح ہوا واللہ اعلم متن اور میری مراد علامات خاصہ سے اس جگہ یہ ہی کہ ایک ہی علامت ایک ہی مرض پر دلالت کرے (اور مین) انشاء اللہ اب پہلے شروع کرتا ہون علامات عام کا بیان اور یہی علامات امتلا اور خرابی اخلاط کے ہین - پس مین کہتا ہون اور توفیق کی طلبگاری خدا سے ہی کہ امتلا (جیسا مین نے اوس مقام پر بیان کر دیا ہی اسی کتاب مین) کثرت استعمال سے طعام اور شراب کے ہوتا ہی اور ریاضت کے ترک کرنے سے اور استحمام یعنی نہانے کے ترک سے حمام مین خواہ بدون حمام کے - اور زیادہ تن آسانی اور راحت اور آرام سے پیدا ہوتا ہی کہ اسی وجہ سے بدن مین فضول زیادہ جمع ہوتے ہین بہ نسبت اُن فضول کے جو تحلیل پاتے ہین - اگرچہ یہ فضلہ اچھی اور غذا سے محمود سے پیدا ہوا ہو (مگر زیادتی مقدار سے اُسکے امتلا پیدا ہوگا) اور اکثر ایسے فضلہ انھین کے بدن مین جذب ہو کر رہ جاتے ہین جو دُبلے ہون اسلیے کہ ایسے بدن مین امتلا زیادہ پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ جو کچھ ایسے بدن مین تحلیل پاتا ہی وہ کم ہوتا ہی - فاضل اطبا جالینوس نے کہا ہی تفسیر مین اسی کلام کے اپنی کتاب مین جو شرح کتاب ابیذیمیا مین لکھی ہی - کہ جو شخص کہ شبیہ تعب شدید مین مدتہائے دراز تک روزانہ مبتلا رہے تا اینکہ اُسی تعب سے اُسکو ماندگی اور تھکن ہوجایا کرے اور شراب زیادہ پیتا ہو اور تعب غیر مناسب اوقات مین کرتا ہو اور غیر اوقات سے مراد جالینوس کی یہ ہی کہ بعد طعام یا قبل ازانکہ غذا اُسکی ہضم پاکر خون بن چکے - ایسے آدمی کے بدن مین زیادہ صفرا بسبب تعب کے جمع ہوگا اور بسبب بدپرہیزی کے اور قی بھی اسکو زیادہ ہوا کرےگی بسبب کثرت استعمال شراب کے اور ہمیشہ نا وقت کے تعب سے - زیادہ تر شدید امراض مین سے اور زیادہ صعوبت کا وہ مرض ہی جسمین صفرا اور خام یعنی بلغم کچا فراہم ہو اور مقدار دونون کی زیادہ ہو (اخلاط کی خرابی) بکثرت خراب غذاؤن کے کھانے سے ہوتی ہی جنکے کیموس مذموم اور بُری شے ہون اور جو کچھ سواد کی قسم سے اُن غذاؤن سے پیدا ہو کر موجود رہین بہ نسبت اُن مواد کے جو تحلیل ہوجاتے ہین زیادہ ردی اور خراب ہون (امتلا) جو بدن مین ہوتا ہی بقدر گنجایش اوعیہ یعنی ظروف اور خالی جگہ کی اور بقیاس طرف قوت کے - اوعیہ کی نظر سے امتلا کے یہ معنی ہین کہ ساکن اور متحرک رگون کے اندر کیموسات کی کثرت ہو کہ اُنمین جسقدر گنجایش ہی اُس سے زیادہ کیموسات بھر جائین پس اُنھین اوعیہ مین تمدد اور تناو پیدا کرین اور اُنکو پھلا کر تان دین جس طرح سے مشک مین جب زیادہ رطوبت پانی وغیرہ کی بھر دیجائے پھول کر تن جاتی ہی - اکثر یہ تناو روح اور خون کے بھرنے سے پیدا ہوتا ہی - اور منجملہ اسکے علامات کے یہ ہی کہ بدن طول عرض عمق مین بڑھ جاتا ہی اور ممتلی یعنی بھرا ہوا معلوم ہوتا ہی اور بدن کی رگین بھری ہوئی اور موٹی موٹی پھولی ہوئی اور کھنچی ہوئی نظر آتی ہین اور رنگ بدن کا سرخ ملمس بدن کا ہاتھ کے چھونے سے

گرم بدن اسکے کوئی تعب وغیرہ سبب اس گرمی بدن کا ہوا سلیئے کہ تعب سے تو ایسے بدن میں تمدد اور دل تنگی پیدا ہوتی ہے۔ اور
بدون اسکے کہ اس گرمی بدن کا سبب گرم پانی سے نہانا ہو۔ یا گرم ہوا سے یہ بدن ملا ہو کہ یہ سب اسباب ایسے ہین جو ہر ایک ان مین
خون کو بطرف ظاہر بدن کے لاتے ہین اور رگون کو خون سے پُر کر دیتے ہین اور بدن کے رنگ کو سُرخ اور لمس بدن کو گرم کر دیتے ہین
ہمراہ علامات مذکورۂ سابق کے اسی امتلا والے بدن کو کسل اور استرخا یعنی بدن کے اعضا کا خود ڈھیلے ہونا اور انگڑائی جمائی بھی
عارض ہوتی ہے اور نیند بھی زیادہ آتی ہے۔ الضًا اسکے سر مین بوجھ اور درد سر اور حواس مین تکدر اور فکر بھی اسکی خراب ہو جاتی ہے اور
نشیر نکسیر بھی اسکی چلتی ہے اور گیلا پاخانہ ہوا کرتا ہے اسی امتلا کی وجہ سے اور اسکی یہ صورت ہے کہ پہلے اس کیفیت سے وہ اسباب
پیدا ہو چکے ہون جو موجب امتلا کے ہوتے ہین مثلاً بکثرت طعام اور شراب گرم کا استعمال کیا ہو خواہ زیادہ آرام و راحت کا کرنا یا
اور نہانا کم کر دیا ہو (دلائل) جنسے استدلال امتلا پر کیا جاتا ہے انھین دلائل مین سے یہ وہ دلائل ہین جو امتلا بحسب اوعیہ کے
دلالت کرتے ہین اور یہ دلائل حرکت کثرت خون کی ہے۔ اور یہ بھی ہے کہ آدمی خواب مین ایسی چیزون کو بکثرت دیکھتا ہو جو خوشی اور
سرور پیدا کرنے والی ہین اور تفریح نفس کی جنسے ہوتی ہے جیسے ان اشیا کو خواب مین دیکھے جنکا رنگ سرخ ہے یہ خواب ایسے وقت
کہ اور دلائل امتلا کے بھی موجود ہون زیادہ تر ہو کہ خون کی زیادتی کے امتلا پر ہوگا۔ جو امتلا بحسب قوت ہوتا ہے اسکی یہ صورت ہے
کہ قوت بدنی ضعیف ہو کہ اسکو تحمل اور برداشت اس فضلہ کی ہو جو بدن مین ہے اگرچہ وہ فضلہ کم بھی ہو لہذا وہ آدمی اپنے بدن مین
گرانی اور ثقل پاتا ہو بدون اسکے کہ اسکے بدن مین امتلا کسی طرح کا ظاہر ہو اور نہ در اصل ایسی امتلا مین سچ مچ گرانی ہوتی ہے اور نہ
ہوتی ہے اسلیے کہ جو فضلہ اسوقت ہوتا ہے خراب نہین ہوتا۔ اب یہ امتلا سے افزائی یا بہ نسبت قوت نفسانی کے ہو جو محرک بدن کی ہے
پس بدن اسی وجہ سے بھاری معلوم ہوتا ہوگا اور اعضائے بدنی کی حرکت مین دشواری ہوگی۔ یا یہ امتلا بقیاس قوت مدبرہ بدن کے
ہو میری مراد اس قوت سے طبیعت ہے اس طرح سے کہ طبیعت ان غذاؤن کے ہضم سے ضعیف ہو جائے جسکو آدمی کھاتا ہے اسی وجہ سے
بدن مین کچھ فضلہ بچ رہین جو بدن پر بھاری ہون اور انکا بار معلوم ہو اور قوت مذکورہ انکی برداشت نہ کر سکے بوجہ اپنے ضعف کے
اسلیے کہ وہ فضول کچھ زیادہ نہین ہین اور اتنی کثرت اسمین ہے جو بدن کو بھر دے اور بدن مین امتلا پیدا کرے۔ بعض علامات سے
ایسے امتلا کے کسل اور فتور یعنے سستی اور ماندگی اور کمی اشتہائے طعام۔ اور یہ بھی ہے کہ آدمی خواب مین دیکھے کہ اسپر بھاری بوجھ رکھا ہوا ہے
پیشاب اسکا نایختہ ہوتا ہے اور سوتے وقت پسینا زیادہ آتا ہے اور باوجود ان علامات کے بدن مین پھولن اور تناؤ نہین پایا جاتا ہے اور
نہ سرخی بدن مین ہوتی ہے اور نبض بھی عظیم نہین ہوتی۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جو کیموس اس امتلا کو پیدا کرتا ہے اتنا زیادہ نہین ہے کہ اعضا
بدن کو بھر دے بلکہ اسکا بہت ہونا بقیاس ضعف قوت کے ہے جس قوت سے اس مقدار کیموس کا تحمل نہین ہو سکتا ہے (علامات)
جو رداءت اور خرابی اخلاط موجودہ بدن پر دلالت کرتی ہین وہ یہ ہین کہ جسوقت کوئی خلط خراب بدن مین خون کا مادہ ہو بسبب خون کی
امتلا اوعیہ کے علامات یہ ہونگے کہ صاحب بدن کو ماندگی اور گرانی حرکت کرنے مین اور تمام بدن مین بھڑک سی اور چہرہ کی سرخی بلکہ تمام
بدن مین سرخی ہوگی مگر اسی سرخی کے اوپر تیرگی بھی خواہ زردی نمایان ہوگی اور بدن کی رگین ممتلی اور پُر ہونگی اور نبض مختلف ہوگی اور
عظیم ہونے کی صفت نبض مین کم ہوگی۔ ایضًا منھ مین اپنے مٹھاس پاتا ہوگا۔ ہان اگر خون آمیزش سے بعض اور اخلاط کے خالی ہوگا
یعنے کوئی خلط اور بھی خون مین آمیختہ ہوگی اسوقت منھ کی مٹھاس پر تلخی یا شوریت خواہ ترشی غالب ہوگی اور اوپر مزہ اس خلط کا اور

بچے خون کی مٹھاس ہوگی- ظاہری سطح بدن کی گرم ہوگی جیسے گرم تپ چڑھی ہی- اور بیشتر ہمراہ ان علامات کے دانہ اور پھنسیاں بھی بدن پر ظاہر ہونگی- اور وہی آدمی ظہور امتلاسے پہلے ایسی تدبیر کرچکا ہوگا جو گرم تر ہی کہ اُسنے گرم تر غذائین کھائی ہونگی مثلاً گوشت اور مٹھائی- اور اگر سن اُسکا ما بین ما موکے نوجوانی کا ہو اور وقت موجود فصل ربیع کی اور ملک یعنی مکان سکونت اُسکا جنوبی ہوگا تاکیدی دلالت اُسکی غلبہ خون پر ہوگی- اسی طرح اگر خواب مین ایسی چیزین دیکھتا ہو جنکے رنگ سرخ ہین اور باوجود سرخی رنگ کے بدبو اسکی خوب پھیلی ہوئی ہو اور اسکے علاوہ خون مین اُسکی ایسی غذاؤن کی ہوچکی ہی جو شیرین تھین مگر اُسمین تلخی یا شوریت بھی غالب تھی ان امور کو بتاکید دلالت مادہ خون کے خراب مزاج ہونے پر ہوگی- جب یہ سب علامات ظاہری ہوجائین امراض دموی کے پیدا ہونے کے منتظر ہونگے یعنے خبر دینگے جیسے حمیات مطبقہ جو بنام سونوخس مشہور ہی اور وہ ورم جسکو پھلغمونی کہتے ہین اور جدری اور حصبہ چیچک کی قسمین اور طاعون کی قسمین اور ماشرا اور خوانیق اور نفث الدم اور نکسیر بافراط اور کھلجانا مقعد کی رگون کے منھ کا اور اسی طرح سے اور امراض جو امتلاے خون سے پیدا ہوتے ہین- علامات جو دلالت اخلاط کی خرابی پر کرتے ہین وہ یہ ہین کہ اگر غالب آدمی کے بدن پر خلط صفراوی خراب ہو اُسوقت بدن زردی مائل ہوگا اور سیگون ہونا اُسپر غالب ہوگا اور اشتہاے طعام ضعیف ہوگی اور ایسا آدمی اپنے منھ مین تلخی پاتا ہوگا اور معدہ کے منھ مین سوزش اور متلی اور قے مین اُسکے صفراوی چیزین خارج ہوتی ہونگی اور دستون مین اور پیاس ہوگی زبان خشک ہوگی آنکھین دونون بیٹھی ہوئی اور پھیر ہری اور پیشاب احمر ناصع یعنے سرخ گہرا اور پتلا نبض باریک اور سریع اور متواتر ہوگی اور صفراوی پھنسیان بدن پر نمایان ہونگی اور یہ بھی ہوگا کہ اسی آدمی نے پہلے ایسی تدبیر کی ہوگی جو گرمی خشکی پیدا کرتی ہی جیسے لہسن اور پیاز اور رائی اور شہد زیادہ کھایا ہوگا جو ایسی اور چیزین ہی اور تعب بھی اسکو زیادہ ہوتا ہوگا اور فاقہ سے زیادہ رہتا ہی اور حمام گرم خواہ آب گرم سے زیادہ نہاتا ہی- اور اگر ہمراہ ان علامات کے فصل بھی گرمی کی ہو اور سن بھی اُسکا انتہاے جوانی پر پہونچا ہو اور شہر کا مزاج بھی گرم خشک ہو اُسوقت دلالت کو تاکید غلبہ مرہ صفرا پر ہوگی- اور اگر باوجود ان علامات کے خواب مین لو کے چلتے ہوے اور پتنگے آگ کے اُڑتے ہوے اور بجلیان کوندھتی ہوئی اور زرد زرد چیزین ازین قبیل اور شیا اسکو نظر آتے ہون یہ بھی اسی خلط صفراوی کے غلبہ پر دلیل ہوگی- ایسے وقت میں امراض کے پیدا ہونے کی امید ہی وہی صفراوی خلط کی بیماریان ہین جیسے حمی غب جو ایک روز ناغہ سے آتی ہی اور تپ محرقہ اور گرم امراض جیسے برسام اور سرسام اور ذات الجنب جو صفرا سے پیدا ہوتا ہی اور یرقان- اور وہ ورم جو بنام حمرہ اور نملہ مشہور ہین اور جگر کا گرم ہوجانا پیشاب مین سوزش ہونی آنتون مین ورم آجانا اور اشتہاے طعام میں انکے پیاس کی زیادتی ہی (علامات) جو خلط سوداوی کے غلبہ پر دلالت کرتے ہین وہ یہ ہین کہ جسوقت رنگ بدن کا سرخ یا تیرہ ہو اور صاحب اُس بدن کا اپنے منھ مین ترشی اور خشکی پاتا ہو اور نیند اُسے کم آتی ہو اور ہمیشہ کثرت فکر اُسے رہے اور سانس اُسکی کم کھری اور خشک ہو اور تقطیعت وجہ یعنے چہرہ کی رگھائی یا پیچ ہین دونون آنکھون کے بیچ پیشانی پر گڑھا اور معدہ کا منھ ہٹا ہوا جسکو عوام کہتے ہین کلیجہ بیٹھا جاتا ہی اور پیشاب اُسکے سیاہ پیدا ہو اور نبض اسکی باریک اور سست اور سفید پیشاب آتا ہو اور جلا ہوا بھی ہو اور ایسے شخص نے پہلے اس سے تدبیر ایسی کی ہو جس سے خلط سوداوی پیدا ہوتی ہی جیسے گاے کا گوشت اور گاجر و دال بھی بکری بھیڑ کا گوشت اور خشکیں اور مسور اور کرنب یعنے کرم کلا وغیرہ اور پھر اسکے

خلط سوداوی کی بیماریان

تعب اور مشقت بھی زیادہ کی ہو اور روں اور گرم ہوا میں زیادہ ٹھہرا ہو - اندوہ اور رنج کا سامنا زیادہ اسے ہوتا ہو - پھر ان علامات کے
علاوہ اگر خواب میں زیادہ ڈرتا ہو اور خواب ڈرانے خوف دلانے والے اسکو زیادہ نظر آتے ہوں جیسے سیاہ تاریک چیزیں اور قبیح منظر
اور بدبو - یہ بات بتاکید دلالت غلبہ سودا پر کریگی - پھر اگر ان علامات کے ہمراہ سن بھی اسکا ادھیڑ پنے کا ہو اور فصل موجود زمانہ خریف کا
اور شہر سکونت کا مزاج بھی سرد خشک ہو اسوقت اعتماد اور وثوق کامل ان علامات کے مرہ سودا کے ہونے پر ہوگا - جب یہ علامات
بالکل ظاہر ہو جائیں تو نادر ایسے خبر بوقوع ان امراض کی دینگے جو سوداوی ہیں جیسے کلف یعنی چھائیں اور بہق سیاہ اور جذام
اور وسواس اور عقل کا جاتا رہنا اور ورم صلب سوداوی وغیرہ جو اسی قسم کے امراض سوداوی ہیں (بلغم) خراب کا غلبہ اسکے
علامات میں سے کسل اور ذہن کی سستی اور بلادت یعنی کند ذہنی اور استرخا یعنے خون کا ڈھیلا ہونا لعاب کا زیادہ بہنا تھوک کا
زیادہ نکلنا نیند کی زیادتی سر کا بوجھل ہونا چہرہ کی بھر بھری اور بدن پر بھی بھر بھری چڑھی ہو رنگ بدن کا سپیدی مائل ہو کمی اشتہائے
طعام کی اور کمی ہضم اور پیاس کی بھی کمی لیکن اگر بلغم شور ہو اسوقت پیاس کی کمی نہوگی (علامت) اسکی یہ ہے یعنے بلغم شور کی علامت
یہ ہے کہ وہ شخص اپنے منھ کا مزہ نمکین پائیگا - نبض اس شخص کی جسکو بلغم کا غلبہ ہے اور جسکے علامات کا بیان ہو رہا ہے نرم اور بطی یعنے
سست چلتی ہوگی اور پیشاب سپید ہوگا اور گدلا کدورت آمیز - اور یہ بھی ہوگا کہ اس شخص نے پہلے سے ایسی تدبیر کی ہوگی جس سے
بلغم پیدا ہوتا ہے جیسے لب لباہٹ کی مچھلی کھائی ہو جس سے سریش زیادہ بنتا ہے اور کماۃ یعنے کھنبی اور گوشت یکسالہ گھوڑے کے
بچہ کا اور تازہ پھل ترکاری اور دودھ وغیرہ اور ریاضت کو ترک کرتا ہو اور نہانے کو آب گرم سے اور بعد غذا کے نہاتا ہو - پھر اگر
ان علامات کے ہمراہ سن بھی شیخوخت کا ہو اور وقت موجود اوقات سالانہ میں سے جاڑوں کے دن ہوں اور شہر اور بلد کا مزاج بھی
سرد تر ہو اب تو دلالت غلبہ بلغم پر بتاکید ہوگی - پھر اگر باینہمہ علامات کے خواب میں یہ شخص دیکھتا ہو جیسے اسپر سرد پانی گرایا جاتا ہے
یا اینکہ یہ آدمی پانی میں تیر رہا ہو خواہ بارش باران اور نہروں کے جاری ہونے کو اور پانی کی موج اور لہریں اٹھتی ہوئی اور تھپیڑے لگاتی ہوئی
دیکھے کہ خود انہیں امواج میں خواہ بارش باران میں کھڑا ہوا ہو اب تو پوری دلالت غلبہ بلغم پر ہوگی - جب یہ سب علامات بلغم موجود
ہو جائیں جو بھی ایسے مرضوں کی خبر دینگے جو بلغمی امراض ہیں جیسے فالج اور لقوہ اور سکتہ اور صرع بلغمی اور دوار یعنے گھمنی اور نسیان اور حمی نوائبہ
جو نرم تپ ہر وقت چڑھی رہتی ہے اور اسی قبیل اور امراض بلغمی پر دلالت کرینگے - جو شخص خواب دیکھے کہ جیسے وہ کسی بدبو جگہ میں ہے تو یہ دلیل
ہوگی کہ اسکے بدن میں کوئی خلط متعفن موجود ہے اور جس صحیح آدمی کے بدن میں کھجلی اور دانہ اور داد کے اقسام پیدا ہوں دلیل ہوگی
کہ اسکے بدن میں خلط خراب موجود ہے یہی وہ دلائل ہیں جنسے استدلال اخلاط کے غلبہ پر کیا جاتا ہے جو بدن میں ہوں مناسب ہے
کہ ایسے وقت آدمی پیش بندی کرے اور اسباب جو اسی خلط غالب کے پیدا کرنے والے ہیں انکو قطع کردے ایسی تدبیر سے جو ضد اور
مخالف انھیں اسباب کے ہو قبل اسکے کہ یہ امراض پیدا ہوں چنانچہ ہم عنقریب اسکو بیان کرینگے اور اس طریقہ کی شرح کرینگے جس جگہ ہم
حفظ بالتقدم کے طریقہ کو لکھینگے کہ امراض کے پیدا ہونے سے پہلے ہی کیونکر حفاظت اس سے کیجاتی ہے انشاء اللہ تعالی اسکو سمجھ لینا چاہیے

باب تیسرا خاص دلائل کا بیان جو امراض اور علل خاص کے پیدا ہونے کی خبر دیتے ہیں اور انکے اسباب اور علامات کا

جاننا چاہئے تجھے یہ شیخ [illegible] کہ دلائل خاص ہر ایک مرض کے جدی ہیں جو ان امراض کو [illegible] پیدا ہونے کے ساتھ

کہ دیتے ہیں - اُنمین سے بعض دلائل تو امور طبیعی سے ماخوذ ہین اور بعض دلائل امور خارج از طبیعت سے ماخوذ ہین - جو علامات امور طبیعی سے ماخوذ ہین - وہ ایسے ہین کہ اگر کوئی حال احوال بدن صحیح کا اپنی طبیعت سے منحرف اور پھر جائے اور اپنی عادت سے جو مقدار یا وقت مین جاری تھے اُس سے جدا ہوجائے یہ انحراف اُسکا کسی مرض پر خواہ کسی ایسی حالت پر خبر دہی کریگا جو نہ صحت ہو اور نہ مرض جیسے اشتہا طعام کی اگر زیادہ ہوجائے یا کم ہوجائے خواہ بھوک قبل وقت عادت کے یا بعد وقت عادت کے معلوم ہو یا میلان خاطر ایسی غذاؤن کی طرف ہو جنکے کھانے کی عادت نہ تھی یا لذت ایسی چیز کے کھانے سے ملے جسکے کھانے سے پہلے لذت نہ ملتی تھی خواہ ایسی چیز کھانے سے نفرت ہوجائے جسکی برابر رغبت رہتی تھی - خواہ شراب یعنی پینے والی چیزون کی خواہش زیادہ ہوجائے یا کم ہوجائے خواہ رغبت ایسی چیز کے پینے کی ہو جسکی عادت نہ تھی - خواہ گرم چیزون کے کھانے پینے کا یا سرد چیزون کے کھانے پینے کا شوق زیادہ ہوجائے - اور اسی طرح سے جو فضلات بدن سے خارج ہوتے ہین کم یا زیادہ مقدار مناسب سے جب ہون خواہ اُنکے نکلنے مین آگا پیچھا وقت کا پیدا ہو یعنی جسوقت خارج ہوتے تھے اُس سے پہلے خواہ پیچھے اب خارج ہون - خواہ کثیف اور گاڑھا یا زرد یا سیاہ یا بد بو خلاف عادت کے ہو اور اسی طرح سے تغیر جیسے پیشاب کہ اپنی مقدار سے زیادہ ہو یعنے جسقدر پانی پیا ہے اُسکے نسبت زیادہ ہو خواہ کم ہو یا سُرخ یا سپید ہو یا اور کوئی رنگ اُسکا منجملہ پیشاب کے رنگ کے خلاف عادت ہو - اور اسی طرح ریح جو نیچے سے خارج ہوتی ہے اگر زیادہ خارج ہو یا کم خارج ہوتی ہو - اور پسینا بھی اگر کم برآمد ہو یا زیادہ خواہ بو مین یا رنگ مین پسینہ کے تغیر ہو - ایضاً خون حیض بھی اگر زیادہ خارج ہو یا کم برآمد ہو یا اُسکی بو اور اُسکا رنگ متغیر ہو بہ نسبت زمانہ صحت کے یا کہ بالکل بند ہوجائے اور کسیقدر بھی خارج نہو - اسی طرح سے وہ خون جو مقعد کی رگون کے منھ سے نکلتا ہے اگر اُسکی بھی وہی صورت ہو جو خون حیض کی بیان ہوئی - اور نیند بھی اگر عادت سے زیادہ یا کم عادت سے آتی ہو یا غیر وقت عادت کے نیند آتی ہو یا خواب ایک ہی طرح کا دیکھتا ہو - یا خواب دیکھا اور چونکا پھر دوبارہ سو گیا پھر وہی خواب بعینہ دیکھا جو پہلے دیکھا تھا کہ ایسا آدمی جسکے یہ سب حالات مذکور ہوے اپنے صحت مزاج پر باقی نہین ہے - اسی طرح سے چھینک اور ڈکار اور وہ فضول جو دونون نتھنون سے بہتے ہین اور لعوات سے یعنی منھ کے اندر جو دونون غدود سے ہین اُنسے جاری رہتے ہین - یا حرکت جو کان سے نکلتی ہے اگر تھوڑی نکلے خواہ زیادہ یا بے وقت برآمد ہو خواہ اُسکا حال اچھا نہو - اسی طرح جماع بھی اگر رغبت نفس کی اُسکی طرف عادت سے زیادہ ہو یا غیر وقت مین خواہش ہو خواہ اُسکی خواہش منقطع ہوجائے - اسی طرح نسیان اور بلادت جسکی خوگری براہ طبیعت آدمی کو نہو - اور حواس خمسہ ظاہری اگر ضعیف ہوجائین - اور بدن بھی اگر اپنی مقدار سے بڑھ جائے خواہ کم ہوجائے خواہ کسی رنگ کی طرف خلاف عادت کے مائل ہوجائے جیسے سرخی خواہ زردی یا تیرگی اور بھی اسی قسم کے امور طبیعی جسوقت اپنی مقدار یا کیفیت مین متغیر ہوجائین خواہ کسی حال مین منجملہ اُن احوال کے جنکی عادت تھی بدل جائین کہ یہ جملہ امور دلالت کرینگے کہ کوئی مرض اب قریب ہے کہ پیدا ہوا چاہتا ہے یا کوئی حال ایسا ہوا چاہتا ہے جو نہ صحت ہے اور نہ مرض جس شخص کا یہ ارادہ ہو کہ شناخت کرے ان اعراض سے پورے پورے طور پر کہ ایسی کون سی بیماری یا حالت ثالثہ پیدا ہوگی اُسکو قدرت ہے کہ بیماری کا اُس مقام کو مطالعہ کرکے معلوم کرلیگا اور وہ مقام وہی ہے جہان ہمنے اسباب اعراض کو بیان کیا ہے کہ اُسکے ملاحظہ سے ہرگز مخفی نہ رہیگا کہ ہر ایک علامت مذکورہ باب ہذا کس مرض پر اور کس حالت پر دلالت کرتی ہے اور کس چیز کی خبر دہی یہ امور کرتے ہین سب اُس شخص پر واضح ہوجائیگی - آدمی کو مناسب ہے کہ ان امور کی پوری پوری

تلاش کرتا رہے اور طبیب کی شان سے یہ بات ہے کہ ان امور کا سوال آدمیون سے کرتا رہے اگر ایسا کریگا اسپر کوئی امر پوشیدہ نہ رہیگا
جو بیمار اور بدن میں حدوث کرنے کا کسی امر کی مدبیر کا ہے یعنے حفظ ماتقدم کی تدبیر کرنے سے مترجم یا اس پیچیدہ فقرہ کا ترجمہ
یون کیا جائے جب آدمی کو مناسب کہ تلاش ان امور کی ابدان انسان مین کیا کرے اور پوچھ پاچھ سے ان امور کے بارہ مین
تلاش کیا کرے اسلیے کہ اگر ایسی تلاش طبیب کرتا رہیگا پھر اسپر وہ امر منجملہ امور طبعی مذکورہ بالا کے پوشیدہ نہ رہیگا جس امر کا ارادہ
یہ ہو کہ بدن انسان مین پیدا ہو کر دلیل صحت بھی اور خبر دہی کسی مرض وغیرہ کی محض براہ طبیعت کے بحکم پروردگار کرے
انشاء اللہ تعالے متن جو دلائل امور خارج طبیعت سے ماخوذ ہین انکا بیان یہ ہے جیسے اب ہم بیان کرتے ہین - ورود یہ ہے کہ جب کسی آدمی کے
بدن مین تھکن ہر وقت بنی رہے اور کچھ باعث اسکے نہ معلوم ہوا اور نہ کسی طرح کی محنت مشقت اٹھانے کی ہو یہ بات خبر دہی تپ کے پیدا
ہونے کی کریگی (۲) اسی طرح اگر پسینا کسی کے بدن سے زیادہ نکلے اور بدبو بھی ہو دلالت ہوگی کہ تپ عنقریب پیدا ہونے والی ہے
اور سبب اسکا یہ ہے کہ ان دونون صورتون مین یہ دلالت ہے کہ عفونت کی کوئی شی بدن مین ٹھہری ہے (۳) اسی طرح سے بدبو پسینا
خود بخود آنا دلیل ہوتا ہے کہ تپ عفونت کی قریب ہے کہ پیدا ہو جائے (۴) اگر کسی شخص کو تپ ہمراہ سوکھی کھانسی کے ہوا اور تپ
جاتی رہے اور کھانسی بدستور بنی رہے یہ کھانسی سند رہوگی یعنی خبر دہی کریگی کہ ناصل یعنے جوڑون مین بدن کے پھوڑے پیدا
ہوا چاہتے ہین - اسکی وجہ یہ ہے کہ کھانسی کا باقی رہنا بقیہ مادہ پر دلالت کرتا ہے جو پختہ نہین ہوا اور بحران ایسے مادہ کا پھوڑے
نکلنے سے ہوتا ہے (۵) اگر کسی شخص کو تپ اور کھانسی اور حلق مین بحوحت یعنی آواز کا بیٹھ جانا خواہ سائین سائین کرنا اور چہرہ کا
سرخی مگر تیرگی مائل ہو خبر دہی کریگی کہ جذام اب پیدا ہوا چاہتا ہے (۶) اگر کسی کے بدن مین بہق ابیض یعنی جلد کی سپیدی ہوا اور
اسکا علاج اب طبیب پر دشوار ہو جائے یعنے جس دوا سے پہلے وہ داغ سپید زائل ہو جاتا تھا اب اسی دوا سے دور ہوتا خبر دہی
کریگا کہ اب وہ حقیقی پیدا ہوا چاہتا ہے (۷) اگر کسی کے بدن مین تل بکثرت نکلتے ہون خبر دہی کسی بڑے پھوڑے نکلنے کی ہوگی
(۸) اگر کسی کے بدن پر سوٹھی زیادہ اٹھتی ہو خبر دہی کسی دبیلہ یعنی اندرونی پھوڑے کی ہوگی (۹) اگر درد سر ادھیڑ آدمی کو ہر وقت
رہتا ہو دلیل ہوگا کہ یہ آدمی اندھا ہوا چاہتا ہے یا وسواس سوداوی مین گرفتار ہوگا - اسکا سبب یہ ہے جسوقت طبیعت ضعیف ہو جائے
کہ اس مادہ کی اصلاح نہ کر سکے جس سے درد سر ہوتا ہے پس وہی مادہ مذکور بطرف آنکھون کے گریگا اسی سے نزول الماء اور انتشار کا
مرض آنکھون مین پیدا ہوگا - یا بطرف بطون اور جھون دماغ کے یہ مادہ جاکر وسواس سوداوی پیدا کریگا (۱۰) اسی طرح اگر درد سر ادھ
شقیقہ یعنی آدھا سیسی کا درد سوا سے ادھیڑ آدمیون کے اور کسی سن والے کو ساتھ ہی دونون لاحق ہون اور ہر وقت بنے رہین یہ بھی خبر دہی
آنکھون مین پانی اترنے کی ہوا اور دلیل وہی ہے جو نوین فقرہ مین گذری (۱۱) جب کوئی آدمی مچھر خواہ شاخہائے باریک
یا مکھی اپنی آنکھون کے سامنے اڑتے ہوئے دیکھے اور یہی کیفیت ہر وقت بنی رہے یہ بھی دلیل ہوگی کہ آنکھ مین پانی اترا چاہتا ہے خواہ
اتر رہا ہے (۱۲) اگر کسی آدمی کا چہرہ پھڑکتا ہو دلالت کریگا کہ لقوہ پیدا ہوا چاہتا - اسکا سبب یہ ہے کہ اختلاج اور پھڑکن فضلہ بلغمی یا
ریح سے ہوتی ہے جو چہرہ کے عضل مین گھسی ہوئی ہو اور جب یہ فضلہ دونون جبڑے کے عضل پر ریزش کریگا لقوہ پیدا کریگا (۱۳) اگر
اختلاج یعنے پھڑکن تمام بدن مین ہوتی ہو دلالت ہوگی کہ تشنج اب عنقریب پیدا ہونے والا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ اختلاج ابھی لیفون
پٹھہ کے امتلاء سے ہوتا ہے (۱۴) اگر سن ہو جانا بدن کا کسی آدمی کو لاحق ہوا اور بکثرت ہو فالج پیدا ہونے کی بدخبری ہے اسکا سبب کہ

کہ خدر کی بیماری اوپر کے ابواب مین ہم بیان کر چکے ایک سدہ سے ہوتی ہے جو پٹھہ مین پیدا ہو پس قوت محرکہ اور حسیہ ان عضلات کو بقدر مناسب اعضا تک جاری ہو کر پہونچتی ہین (۱۵) اگر سدہ مذکور کسی کے بدن مین بہت دنون تک رہے اور قوی ہو جائے تو خدا ہی پیدا کریگا (۱۶) اگر کسی آدمی کو دوران عارض ہوا اور گھمنی اسکو زیادہ آنے لگے مرگی پیدا ہونے کی خبر دیگی اسکی وجہ یہ ہے کہ مرض کا کوس کا خلط بلغمی غلیظ سے پیدا ہوتا ہے جو بدن پر غالب آتا ہو اور گھمنی کا مرض اکثر ایسے خلط سے پیدا ہوتا ہے جب یہ خلط بلغمی دماغ پر غالب آجائے۔ اور کون سا دماغ کے اگلی طرف ہوتا ہے یہ دونون عرض یعنی کثرت خلط بلغمی کی رگون مین دماغ اور غلبہ اسی خلط کا دماغ پر صرع کے مرض کو اپنے وجود کے بعد پیدا کرتی ہو (۱۷) اگر صبیان کو یعنی اطفال کو تیز تپ عارض ہو اور طبیعت انکی بستہ ہو یعنی اجابت کھل کر نہوتی ہو اور خشکی طبیعت مین ہو مراد یہ ہی کہ سوکھا پاخانہ کیقدر آتا ہو اور انکو بیداری اور رونا بھی لاحق ہو اور رنگ انکے سرخی مائل تیرہ گون ہون یا سبزی مائل ہون یہ بات تشنج کے قریب عارض ہونے پر دلالت کرتی ہے (۱۸) اگر کسی آدمی کو امتلا بافراط ہو جائے اور سرگرانی اور کدورت حواس کی پیدا ہو خبر دیگی سکتہ کی ہوگی اسکا سبب یہ ہے کہ یہ اعراض جو امتلا کے بعد لکھے گئے امتلائے دماغ اور فضول غلیظہ سے پیدا ہوتے ہین اور جب ایسے فضول بکثرت ہونگے بطرف بطون دماغ کے ریزش کرینگے اور انھین بطون مین سدہ ڈالینگے پس اب انسے بیماری سکتہ کی پیدا ہوگی (۱۹) جس شخص کا بھیجا کسی چوٹ کے لگنے سے خواہ گر پڑنے کے صدمہ سے ہل جائے فوراً اسکو سکتہ کا مرض لاحق ہوگا سبب اسکا یہ ہے کہ دماغ مین اسی وقت آفت پہونچیگی اور جو کچھ دماغ سے اگا ہو وہ ٹوٹ پھوٹ جائیگا اور وہی چیز یعنے پٹھہ حس کا تمام اعضا مین پہونچا ہے پس حس تمام اعضا کی اسکے ٹوٹنے سے باطل ہوئی اور نخاع کا سد ابھی دماغ ہی اسکے ٹوٹنے پھٹنے سے حرکت کے پٹھون پر خرابی پہونچیگی لہذا حرکت بھی باطل ہوگی اور یہی معنی سکتہ کے ہین (۲۰) جس شخص کو ابتداے مرض سے درد سر خواہ وجع الفواد یعنی معدہ کے منہ کا درد لاحق ہو جب اسکے اسی درد مین شدت ہوگی اس دن اسکی عقل جاتی رہیگی (۲۱) جس شخص کو ابتداے مرض سے سرگرانی لاحق ہوتی ہو جسوقت اسکے مرض کی شوکت اور غلبہ کا وقت آئیگا اسکو سبات کا مرض لاحق ہوگا (۲۲) جب کسی کی آنکھ کی رگین سرخ اور گندہ نظر آئین اور چہرہ اسکا پھولا ہوا ہو اور ان علامات کے ہمراہ درد سر بھی لاحق ہو ایسی حالت خبر دیتی برسام کے پیدا ہونے کی کرتی ہی اسکی وجہ ہی کہ یہ اعراض فقط خون کے غلبہ سے پیدا ہوتے ہین جو دماغ پر غالب آئے۔ پھر جب دماغ پر یہ خلط غالب ہوگی اس سے وہی مرض برسام پیدا ہوگا (۲۳) اگر کسی آدمی کو غم اور بدنفسی بلا سبب عارض ہو وسواس سوداوی کی خبر دیگا سبب یہ ہی کہ غم اور بدنفسی مرہ سوداوی خراب سے پیدا ہوتی ہین اور جب کہ یہ خلط دماغ پر غالب آویگی وسواس پیدا ہونگے (۲۴) اگر کسیکو نزلہ بکثرت ہوتا ہو اسکی خبر دیتی یہ ہی کہ ابتداے دمہ پیدا ہوگا یا ذات الریہ ہوگا یا پھیپھڑے مین قروح پیدا ہونگے یا سینہ مین قیح پڑینگے خصوصاً یہ آدمی جسکو زیادہ نزلہ ستاتا ہی اگر نحیف اور لاغر اندام ہو یا کہ سینہ اسکا تنگ ہو۔ اسلیے کہ نزلہ اسی کو کہتے ہین جو چیز دماغ سے حلق مین خواہ پھیپھڑے مین خواہ سینہ مین اترتی ہی۔ پھر اگر یہ خلط غلیظ ہو اور بطرف پھیپھڑہ کے اترے اسمین سدہ پیدا کریگی اور اسی سدہ سے ربو یعنی ابتداے دمہ پیدا ہوگا۔ اور اگر یہ خلط یعنی نزلہ تیز اور رقیق ہو انھین اعضا مین زخم ڈالیگا اور انمین قروح پیدا کریگا۔ اور جب مریض نزلہ کا نحیف اور کمزور ہوگا دلالت نزلہ کی ان امراض پیدا کرنیکی قوی تر ہوگی (۲۵) اختلاج متواتر جگر کا یعنی جگر برابر پھڑکا کرے ان مقامات پر جو موضع جگر کے نیچے ہی یہ بات اکثر دلالت کرتی ہی کہ ورم حجاب مین پیدا ہوا چاہتا ہی (۲۶) جب مریض بیماری ذات الجنب کا مدہ تھوکتا ہو اور چالیس روز تک پیپ ہی تھوکتے تھوکتے گذر جائین اور بخوبی

صفاقی

صفائی ہو [illegible] [illegible] ہوگا اسلیے کہ مدہ جب زمانہ دراز تک [illegible] خواہ اطراف مین سینہ کے ٹھہرتا ہی اور پھیپھڑہ مین سرایت کرتا ہی [illegible] پھیپھڑے [illegible] طرف منتقل ہوتا ہی بلدی اسکو سڑا دیتا ہی اسلیے کہ پھیپھڑہ کا جرم سودا ہی (۲۰) گول گول مدہ جو تھوکے ذات الجنب مین [illegible] اسکے وجود [illegible] پیدا ہونے پر دلیل ہی (۲۱) اگر کسی طرح کا گول گول مدہ کھکھار مین آتا ہو اور اسکے ہمراہ کوئی علامت اختلاط ذہنی کی بھی ہو [illegible] دلالت ہی کہ اختلاط ذہن اب قریب ہوا چاہتا ہی (۲۹) اگر کوئی آدمی اپنے داہنی طرف شراسیف کے نیچے جہان کوکھ کا مقام ہی گرانی خواہ تناؤ اور کھچاو پاتا ہو اسکو خبر دیتی اس مرض پر نہوگی بوگہ جگر مین پیدا ہوجاتا ہی - اسکا سبب یہ ہی کہ جگر کا مقام اسی جانب راست مین ہی پس اگر وہ آدمی اس جگہ گرانی پاتا ہو معلوم ہوگا کہ سدہ پڑا ہی وہ تاپڑیگا - اور اگر اسی مقام پر کسی طرح کی گندگی اور بھاری پن پاتا ہو کسی خلط تیز خواہ ورم گرم پر دلالت ہوگی (۳۰) اگر فضلۂ براز کسی شخص کا سپیدی مائل ہو یرقان کے پیدا ہونے کی خبر دیتا ہی کہ اب قریب زمانہ مین ہوگا - اسکی وجہ یہ ہی کہ مرہ صفرا ایسے وقت جگر سے نیچے نہین جاسکتا ہی بلکہ وہ صفرا ہمراہ خون کے تمام بدن مین پہونچتا ہی اور یہ بات یعنی صفرا کا جگر کے نیچے اعضا مین نہ جانے کا سبب یہ ہی کہ مرارہ مین سدہ پڑگیا ہی (۳۱) جب کسیکا چہرہ پھولا پھولا اور نیچے والا پپوٹا آنکھ کا بھی سوجا ہوا نظر آئے خبر دیگی استسقا کی رکیا اسکا سبب یہ ہی کہ قوت ہاضمہ جب ضعیف ہوتی ہی ان مقامات تک اسکا اثر نہین پہونچتا ہی پس جو غذا ان مقامات مین آتی ہی وہ ہضم نہین ہوسکتی ہی اسی وجہ سے نفخ اور پھولن پیدا ہوتی ہی (۳۲) جب کسی آدمی کو مروڑا اور طرح طرح کے درد ناف کے گرد ہوتے ہون اور انمین سکون نہ دوا مسہل دینے سے اور نہ سینک کرنے سے ہو اور نہ کسی اور دوا سے اسکی خبر دیتی استسقائے طبلی کے پیدا ہونے پر ہی (۳۳) اگر کسی کی اشتہائے طعام ساقط ہوجائے اور متلی بھی رہتی ہو اور اسکے ہمراہ ریاح کا غلبہ بائین طرف شراسیف کے نیچے جہان کوکھ کی ہڈی کا سرا ہی بھی زیادہ ہو خبر دیتی قولنج کی کریگا - اسکی وجہ یہ ہی کہ براز کی آمد جب بند ہوئی اور صفرہ کا نکلنا رک گیا اور بطرف معدہ کے چڑھا متلی اور قی پیدا کریگا - اور چونکہ قولون نام کی آنت کا زیادہ حصہ بائین طرف رکھا ہوا ہی جب براز کی آمد رکتی ہی ریاح اسی مقام مین محتبس ہوتے ہین اسلیے کہ ریاح کو خارج ہونے کی راہ نہین ملتی ہی (۳۴) اور اگر کسی کی ریڑھ مین اور دونون تہیگاہ مین گرانی اور کھنچاؤ پیدا ہو خبر دیتی کریگا کہ کوئی مرض گردہ مین ہوا چاہتا ہی - پھر اگر باوجود ان علامات کے خارجی مقامات مین انھین اعضا کے درد بھی ہو امید ہی کوئی پھوڑا باہر انھین مقامات مین پیدا ہو - اور اگر اندر انھین مواضع کے درد ہو اندرونی پھوڑے کی امید کرنی چاہیے (۳۵) اگر کوئی آدمی پیشاب مثل مرد ہنگ کے کرتا ہو اور مثل پسی ہوئی اینٹ کے اسکا پیشاب ہو خبر دیتی کریگا کہ مثانہ مین پتھری پڑچکی (۳۶) اگر ہمیشہ کسیکو پیشاب سوزش سے آتا ہو مثانہ مین قروح پڑنے کی خبر دیتی کریگا (۳۷) اگر کسیکو دست آتے ہون اور اسکے ہمراہ پیچ اور سوزش معدہ مین بھی ہو خبر دیتی خراش امعا کی ہوگی اسکی وجہ یہ ہی کہ یہ خلط جو اسہال سے خارج ہورہی ہی صفراوی اور تیز ہی (۳۸) اگر ہمیشہ کھجلی مقعد مین ہوتی ہو خبر دیتی بواسیر کی کریگی (۳۹) جب حاملہ عورت کو دستون کی بیماری ہو غذا بچہ کی کم ہوجائیگی اور جب اسکی غذا کم ہوئی اور مرگیا پھر طبیعت اسکو دفع کرکے باہر نکال دیگی یعنی دستون کے آنے سے اسقاط ہوتا ہی (۴۰) جب عورت حاملہ ہو اور پستان اسکے چھوٹے پڑجائین لاغر ہوکر وہ عورت اسقاط حمل کریگی پھر اگر ایک طرف کی پستان چھوٹی پڑجائین اور حمل جوڑیا کا ہو ایک بچہ کا اسقاط ہوگا اور اسمین بھی تفصیل ہی کہ اگر بائین پستان چھوٹی پڑگئی مادہ بچہ گریگا اور اگر داہنی چھوٹی ہوگئی نر بچہ کا اسقاط ہوگا - اسلیے کہ غذا جنین کی فقط خون حیض سے ہی اور جب خون حیض جو غذا بچہ کی ہی کم ہوا دودھ پستانون مین کم ہوجائیگا اور پستان لاغر ہونگی اور کم غذا کی وجہ سے جنین بچہ دونون پہلوؤن سے لاتین مارکر اس جھلی کو پھاڑ دیگا جو بچہ پر لپٹی رہتی ہی

پس رطوبات اس جھلی کے پھٹنے سے رحم کی طرف بہ کر آئینگے اور رحم مین لذع پیدا کرینگے اور طبیعت جنین رفع کرکے خارج کردیگی ۔ ۔ چونکہ سریہ بچہ رحم کے داہنی طرف ہوتا ہو اگر حمل توام ہو اور یا وہ بچہ بائین طرف رحم کے ہوتا ہو پس اگر داہنی پستان لاغر ہوگی دلالت ہوگی کہ غذا نرینہ بچہ کی کم ہوئی ہو پس وہی بچہ گریگا اور اگر بائین پستان چھوٹی ہو مادہ بچہ کی غذا کم ہوکر وہی بچہ ساقط ہوگا (۴۱) اگر عورت کی پستان مین خون بستہ ہوجائے دلالت کریگا کہ اسے جنون ہوا چاہتا ہو اسکا سبب یہ ہو کہ خون حیض کا جب دونون پستان کی طرف جاتا ہو اور پستان کو قوت اُسی خون کے دودھ بنانے کی نہو اور اپنی حالت پر باقی رہے گرم ہوکر بطرف طبیعت خبیث سوداوی کے بدل جائیگا اب اُسی خراب شدہ خون سے بخارات گرم اور لذاع یعنے چھبن پیدا کرنے والے دماغ تک چڑھینگے پس ہیجان اور جنون پیدا کرینگے (۴۲) کوئی عورت زیادہ لاغر ہو اور حاملہ ہوجائے اُسکو اسقاط حمل عارض ہوگا قبل اسکے کہ وہ فربہ ہوجائے ۔ اور اسکی وجہ یہ ہو کہ لاغر عورت جب حاملہ ہوتی ہو موٹی نہوگی جب تک کہ لڑکا اُسکا صحیح اور سلامت باقی ہو مراد یہ ہو کہ اگر لڑکا توانا ہوگا عورت بنینے نہ پائیگی اسلیئے کہ اسکے فربہ ہونیکی تو یہی صورت ہو کہ خون اسکے بدن مین پیدا ہوتا ہو اسی کے بدلے اعضا کی غذا ہی مین خرچ ہوا اور وہ خون جنین کی غذا ہی مین خرچ ہوگا تب وہ بچہ بے غذا رہیگا پس مرجائیگا اور مرکر ساقط ہوگا (۴۳) اگر کسی حاملہ عورت کی دونون پستان مین صلابت عارض ہو خبر دیگی کہ اسکے دونون کولہے اور دونون زانو اور دونون قدم مین درد عنقریب پیدا ہوگا اور اسقاط نہ کریگی ۔ اسکی وجہ یہ ہو کہ پستان کی سختی اُنمین خون کی کثرت سے ہوتی ہو اور جب خون اُنمین زیادہ ہوا مانع اسکے صلابت اور سختی اور تمددیعی تناؤ ہوگا پس طبیعت کا ارادہ ہوگا کہ اسی خون زائد کو بطرف بعض انھین اعضا کے دفع کرے لہذا انہین درد پیدا ہوگا اور جنین کا اسقاط نہوگا اسلیئے کہ غذا اُسکو پوری پہونچ رہی ہو بوجہ کثرت خون کے جو پستان حاملہ مین ہو (۴۴) اگر کسی عورت حاملہ کا خون حیض ناوقت جاری ہوتا ہو اُسکا بچہ جو پیٹ مین ہو ضعیف ہوگا اور مریض بھی ہوگا اسکی وجہ یہ ہو کہ جو غذا جنین کو ایام حمل مین ملتی ہو یہی خون حیض ہو متر جم یہ سبب تو جنین کے ضعیف ہونے کا ہو اب رہا اُسکا مریض ہونا اُسکا سبب یہ ہو کہ خون حیض جب غیر معمولی اوقات مین حاملہ کے خارج ہوتا ہو وہ خون بھی در اصل فاسد اور خراب ہو اور اُسی سے غذا جنین کو ملتی ہو لہذا مریض بھی ہوگا یعنے غذا اسے خراب کی وجہ سے مرض اُسے لاحق ہوگا متن اگر خون حیض حاملہ عورت کا ٹھیک معمولی اوقات مین آتا ہو اُسکا بچہ کمزور ہوگا اسلیئے کہ اُسے ممکن نہین ہو کہ خون کو جذب کرکے اپنی غذا کرلے (اور حیض نہ آنے دے) (۴۵) اسی طرح اگر دودھ حاملہ عورت کا زیادہ جاری ہو اور جسوقت دوہا جائے بہت سا دودھ خارج ہوا کرے یہ بات بھی ضعف جنین پر دلالت کریگی اسلیئے کہ دودھ کا پیدا ہونا اسی خون حیض سے ہوتا ہو اور مرض اسمین حیض کے جاری ہونے کا ہو ۔ یا مراد یہ ہو کہ سبب ضعف جنین کا اسوقت بھی وہی حیض کا اجرا ہو جو دودھ بن کر خارج ہوتا ہو اور غذا جنین کو کم ملتی ہو (۴۶) اگر کوئی عورت خون نفاس سے پاک نہو یعنے بعد ولادت کے زچہ کو جو خون آتا ہو وہ کھل کر نہ آسکے کوئی مرض پیدا کریگا ۔ اسلیئے کہ یہ خون جو رک کر رہگیا ہو خون خراب ہو اسلیئے کہ عمدہ اجزا اسکے جسقدر تھے اُنسے غذا جنین کی ہوچکی ۔ اور اکثر ایسی حالت مین جب یہ خون ولادت کا خوب برآمد نہو ورم رحم پیدا ہوتا ہو یا ورم جگر ۔ خصوصاً اگر وہ خون رہگیا اور خارج نہوا زیادہ خراب اور بُرا ہو کہ ایسے خون کا خارج نہونا ہلاک پر اُسی عورت کے دلالت کرتا ہو (۴۷) جس شخص کو جراحت اور زخم کسی جگہ پڑے اور اُسی جراحت کی وجہ سے ورم پیدا ہو اسکے بعد اسکے وہ ورم خود بخود دفعتہً غائب ہوجائے اور یہ جراحت پچھلے رخ مین بدن کے ہو اُسکو تشنج اور تمدد عارض ہوگا ۔ اور اگر وہ جراحت اگلے رخ مین بدن کے ہو جنون اور ذات الریہ خواہ اینکہ خون کے دست یا پیپ

دستون مین آگئی یا ذات الجنب کا مرض دق ہوگا سبب اسکا یہ ہے کہ ورم جسوقت تک ظاہر رہتا ہے ذہن کو ان اعراض کے لاحق ہونے
امالی اور بیخوابی ہوتی ہے۔ اور جب ورم دفعۃً غائب ہوجاتا ہے تو ناطق ورم پیدا کیا تھا حضیض بطن کی طرف مائل ہوگی پس خراب
اعراض پیدا کریگی۔ اور اگر جراحت پیچھے کی طرف مین ہو میری مراد پیچھے سے پشت مریض کی ہو تو شیخ کہتا ہے کہ پیدا کریگی اسلیئے کہ پیٹھ مین
نسبت سینہ کے ہڈیاں تمام بدن سے پیٹھ کا وجود زیادہ ہے۔ اور اگر جراحت اگلی طرف ہو میری مراد اگلی طرف سے فقط سینہ ہے خواہ جو اعضا
سینہ کے قریب ہین ایسی جگہ کہ جراحت کا ورم غائب ہونے سے ذات الریہ اور ذات الجنب اور تقیح یعنے پیپ کا نکلنا اور اسی قبیل
امور پیدا ہونگے اگر ورم بطرف سینہ اور پیٹھ کے رجوع کریگا لیکن اگر بطرف معدہ کے خواہ آنتون کے رجوع کریگا تو ان کے دستون آئینگے
اور اگر جراحت سر مین ہوگی جو مقام قریب جراحت کے ہوگا اسمین استرخا پیدا ہوگا یعنے ڈھیلا ہو جائیگا اور جو موضع مقابل مقام
مجروح کے ہو اسمین تشنج پیدا ہوگا۔ خواہ کسی اور عضو مین اعضائے عصبین کے سرد مزاج ہو یا وہ عضو گرم مزاج ہو جراحت ہو پہنچے
یا یہ مراد ہو کہ کسی عضو مین اعضائے ... کی گرمی ہو پہنچے خواہ سردی پس اسمین کوئی مرض پیدا ہوگا مشابہ اسی کیفیت کے جو عضو مذکور کو
پہنچی ہے۔ اسی طرح اگر کسی عضو مین سے پسینا زیادہ خارج ہوا اسمین ضرور کوئی مرض ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ حرارت خواہ برودت جو طبیعت عضو پر
زیادہ ہو اسکی اصلی کیفیت سے عام اس سے کہ وہ حرارت اور برودت اس عضو مین کسی اندرونی سبب سے ہو خواہ بیرونی سبب سے
کوئی نہ کوئی مرض اسی عضو مین ضرور پیدا کرتی ہے۔ پسینے کا یہ حال ہے کہ فضلہ کا اسی عضو مین ہونا واجب کرتا ہے جس عضو سے زیادہ
برآمد ہو مراد یہ ہے کہ فضلہ گرم کی موجودگی تو خوب خبر دیتی کرتا ہے اسکو سمجھ لو کہ مراد کو پہونچ جاوگے

باب چوتھا اُن علامات اور دلائل منذرہ کا بیان جنسے استدلال اوقات امراض پر کیا جاتا ہے

جان تو خدا تجکو رشید کرے کہ ہمنے اُن علامات منذرہ یعنی خبر دہندہ کا بیان تو کر دیا جو امراض کے پیدا ہونے کی خبر دیتی صحیح آدمیون
بدن مین کرتے ہین۔ اور اب ہم انشاء اللہ اُن علامات منذرہ کو لکھتے ہین جو سلامت سے مرض کے خواہ ہلاک مریض کے بیمارون کے
بدن مین خبر دیتی کرتے ہین۔ پس مین کہتا ہون اور توفیق خدا سے چاہتا ہون کہ علم ان اسباب کا دو قسم پر تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک تو علم
علامات کلیہ کا اور دوسرا علم علامات جزئیہ کا۔ پھر علامات کلیہ کی تین قسمین ہین۔ ایک تو علم اُن علامات کا جو اوقات امراض پر دلالت
کرتے ہین۔ دوسرے علم اُن علامات کا جو امراض حادہ یعنے تیز اور زود رو امراض پر دلالت کرتے ہین خواہ امراض متطاولہ یعنی دیر پا بیماریون پر
دلالت کرتے ہین تیسرا علم بحران کا اور جو علامات بحران پر دلالت کرتے ہین۔ اور ہم شروع کرتے ہین بیان علامات کلیہ کا اور ابتدا اس
بیان کی علم اوقات مرض سے انشاء اللہ کرینگے۔ اسلیئے کہ حاجت اسکی معلوم کرنے کی طبیب کو ضروری ہے بسبب وقت منتہائے مرض کے
اور مضطر ہونا طبیب کا وقت منتہی کے جاننے مین دو سبب سے ہے۔ ایک تو پہلے شناخت کر لینا کہ مرض کا انجام کیا ہوگا اور بحران کا حال پہلے
معلوم ہو جانے کے سبب سے۔ دوسرے نسبت تدبیر مریض کے۔ پہلے شناخت کر لینے وقت منتہی کی ضرورت یہ ہے کہ اکثر جو بیمار دن کو موت
آجاتی ہے اسی منتہی کے وقت مین مرتے ہین اسلیئے کہ منتہی کا وقت بیمارون اوقات مرض سے زیادہ تر قوی ہے۔ کبھی کوئی بیمار وقت تزید
مرض مین بھی مرجاتا ہے لیکن وقت انحطاط مین جب سے مرض کی کمی شروع ہوتی ہے شاید اس مرض سے تو بیمار نہین مرتا ہے ہان اگر کوئی
اور بیماری جدید پیدا ہو جائے یا اسکی تدبیر مین خطا واقع ہو۔ اور تدبیر مین خطا یا تو مریض کی طرف سے ہوتی ہے یا طبیب کی طرف سے
یا تیماردار اور خبر گیران جو ہون انکی طرف سے۔ مریض کی طرف سے تو خطا یہ ہے کہ تجویز طبیب کو قبول نکرے اور اپنی خواہش کی پیروی کرے

پھر اُسکے ردی وقت منتہی نجات موت سے ہو سکیگی - اور جو خطا طبیب کی طرف سے ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ تدبیر دوا اور غذا کی طبیب سا ہر نہ ہو اور خدام
اور نگران حال مریض کی خطا یہ ہی کہ زیادہ بیمار کے پاس جا اُسکو (بار بار) بیٹھیں جیسے یہاں عورات کا حال ہی یا مریض کے اُٹھنے بیٹھنے
بھوکا رکھنے سے ہو ہیجان پیش آئے اور مریض کی دل تنگی کے امور ہوا کرین کہ اُسکی طبیعت گھٹ جائے اور اُسکو چھیڑ چھاڑ کر زیادہ بات کرتے رہیں اور بدن کو
آپکے پاس جا حرکت دیا کرین کہ اُسکی بیماری انھیں اسباب سے خطرناک آئی ہی اور اکثر تو بیماری کے اُٹھنے سے رہی بیمار رہا ہی جسکو مرض
بصورت ہو - اگر کوئی مرض امراض سلیمہ مین سے ہو اور قوت بھی بروز منتہی قوی ہو پھر تو طبیب پیشین گوئی کر دیگا اور خبر صحیح دیگا کہ
بیماری کا جاتا رہنا وقت منتہی مین ہوگا - اور اگر قوت اتنی ضعیف ہی کہ منتہی تک پہنچنے مین مقابلہ مرض پر کافی وافی نہین ہی ایسے وقت
طبیب معالج مقوی چیزون کا استعمال کرائیگا غذا ہو خواہ دوا (یہ فائدہ پیشین بینی کا امراض سلیمہ مین ہی) اور اگر کوئی مرض امراض
مہلکہ سے ہو انھین لوگون کو یعنے طبیب خواہ اُسکے تیمار دار کو طبیب آگاہ کر دیگا کہ یہ مریض قبل وقت منتہی کے مر جائیگا جسقدر ضعف کی زیادتی
اور بیماری کی سختی ہو مراد یہ ہی کہ زمانہ منتہی سے پہلے اُسی قدر اُسکی موت ہوگی جتنی مقدار کی بیشی اُسکے ضعف مین ہی - رہا درستی امر مریض کی پیشین
بینی سے طبیب کے اُسکی یہ صورت ہی کہ اگر وقت منتہی کا پہنچ گیا ہی اُسوقت طبیب لطیف تدبیر غذا کے کریگا یعنے کم غذا دیگا خواہ
لطیف غذا تجویز کریگا تا کہ قوت مدنی غذا کے ہضم کی وجہ سے ادھر متوجہ ہو کر مقابلہ مرض سے جدا نہو جائے (اسلیے کہ دو چیزون کا مقابلہ
دشوار ہی) اور اگر مرض ابھی منتہی کو نہین پہونچا ہی غذا سے غلیظ اور قوی تجویز کریگا تا کہ مریض کی قوت تا پہونچنے زمانہ منتہی بوجہ کم غذا پانے کے
فنا نہو جائے اور قوت کی تحلیل ہو جائے - اوقات ہر مرض کے چار ہین - ابتدا اور تزاید اور منتہی اور انحطاط - وقت ابتدا تین وجہ سے
کہا جاتا ہی پہلے وہ ابتدا جسکے معنی آغاز اور شروع کے ہین جو ہر جز ہوتا ہی اور اُسکا کچھ عرض نہین یعنے کوئی مقدار اُسکی نہین بلکہ وہ
آن واحد ہوتا ہی مترجم مقدار کی سب چیزین دو کنارہ سے خواہ دو سے زیادہ اطراف سے گھری ہوئی ہوتی ہین اور وہ اطراف کچھ
مقدار نہین رکھتے مثلاً ایک خط (ا) سے شروع ہوا اور (ب) پر تمام ہوا تو (ا) نقطہ ابتدائی خط کا ہی اُسکی کوئی مقدار نہوگی اسی طرح
ایک دن مثلاً ہفتہ کا دن جسکی ابتدا صبح سے ہی اور شام تک انتہا پس پہلا حصہ خواہ جز جو اُسکے آغاز کا ہی اُسکی کوئی مقدار نہین ہی
یا میل اور کوس کی ابتدا یعنے جہان سے شروع ہو وہی ایک نقطہ غیر منقسم ہوگا جسکی کوئی مقدار نہین اسی طرح مرض کی ابتدا مثلاً
بخار کی ابتدا یعنے پہلا وقت جب سے علامت بخار کی پیدا ہوئی وہ ابتدائی زمانہ غیر منقسم ہی اور غیر منقسم ہونے کی دلیل فلسفہ اولی مین
بیان ہوتی ہی طبیب کو اپنے مسلمات مین اُسکو جاننا لازم ہی - اور آن کا لفظ جو مصنف نے کہا ہی اُسکو یون سمجھنا چاہیے کہ جس طرح دو خط
جب کسی نقطہ پر ملتے ہین جیسے (ا) ب کسی نقطہ (ج) پر ملے پس درمیانی جز دونون کے نقطہ کہلاتا ہی اسی طرح دو زمانہ جب
باہم متصل ہون تو درمیانی جز کو آن کہتے ہین مثلاً ہفتہ کے دن کی ابتدا اور جو رات اُس سے پہلے گذری اُسکی انتہا دونون کا اتصال
ایک غیر منقسم چیز سے ہوتا ہی جسکو آن کہتے ہین - یا ہماری گھڑی مین دس بجے اور گیارھوان گھنٹہ شروع ہوا پس دسوین گھنٹہ کی تمامی
اور گیارھوین کی ابتدا اُسی آن سے ہوگی جو متصل نقطہ غیر منقسم کے دو خط کہ مقام وصل پر فرض ہوا ہی - اس سے زیادہ اُسکا بیان
یہان نہ کیا جائے متن وہ ابتدائے غیر منقسم ایک وقت غیر محسوس ہی - دوسری مراد ابتدا سے وہ ہی جسکی حد قدیمون کی ہی اور یہ معنی ابتدا کے
جملہ امراض مین درست اور صحیح نہین ہوتے اسلیے کہ محض تجربہ سے یہ حد ابتدا کی لوگون نے تجویز کی تھی اور قیاس کرنے سے اُسکی صحت نہین
معلوم ہوتی پس اب یہ معنی اول اور دوم قابل اُسکے نہوے کہ طبیب کو اُنسے کچھ فائدہ پہونچے لہذا ساقط ہونگے تیسرے معنی ابتدا کے

وہ وقت ہے جب سے مریض میں تغیر اور صرف فعل بدنی میں پایا جاتا ہے اور ابتدا بھی مرض کی اُسے سے ہوتی ہے تا رہا کہ مرض کا مادہ نضج پانا شروع کرے
اور یہی وقت ابتدا کا صحیح معنوں سے ہے (اور ... صناعت طب ... ہے) تزید کا وقت وہ ہے جب سے طبیعت مرض کی نضج دینی شروع
کرے اور مرض کی قوت بڑھے اور قوت بدنی ضعیف ہونے لگے ... وقت وہ ہے جس میں کمال نضج پیدا ہو اور کمال نضج اسی وقت پیدا
ہوتا ہے جس وقت مرض کی زیادتی ٹھہر جانے ... اعراض مرض کی نہایت صعب اور دشواری پر ہوں جیسی دشواریاں انہیں
ہو سکتی ہے پھر اُس سے زیادہ صعوبت اُن کی نہ ہو سکے مترجم شاید ہمارے ترجمہ پڑھنے والے کو اشتباہ ہو کہ جب کمال نضج مادہ کا ہو گیا
پھر اعراض کی شدت کیسے اس شبہ کو یوں برطرف کرنا چاہیے کہ غرض مصنف کی کمال نضج سے یہ ہے کہ اُس مادہ کا نضج جسقدر طبیعت مریض سے
اچھا پانا ممکن تھا اب ہو چکا اور ایسی حد کو بنظر مرض خاص کر قوت طبیعت کے پہونچ گیا اب اس سے زیادہ توقع نضج کی اس مادہ کی نہیں ہے
اور نہ اس سے زیادہ نضج دینے میں طبیعت تصرف کر سکتی ہے چاہیے مریض کا بحران جید ہو خواہ بحران خراب ہو وقت انحطاط کا زمانہ بروقت
ختم ہونے زمانہ منتہی کے اُسوقت ہوتا ہے جبکہ اعراض مرض کے ٹھہر جائیں اور انہیں سکون پیدا ہو جائے اور نقصان اور کمی بھی اعراض میں
شروع ہو اور قوت بدنی مرض کو مقہور اور مغلوب کر دے اور بیمار کو راحت ملے آرام اسقدر آجائے یہ تو منتہی کے شروع کے حالات اور انتہا اسکی
یہ ہے کہ مرض بالکل جاتا رہے۔ ان چاروں اوقات پر استدلال تین چیزوں سے کیا جاتا ہے ایک طبیعت مرض سے۔ دوسرے اعراض جو
مرض کو لاحق ہوں تیسرے نضج اور عدم نضج سے طبیعت مرض سے یوں استدلال ہوتا ہے مثلاً خیال کریں اور نظر کریں اُن چیزوں میں
جن کے یکجا ہونے سے اس مرض کی طبیعت پیدا ہوئی ہے مراد یہ ہے کہ وجود اس مرض کا جن اسباب کے فراہم ہونے سے ہوا ہے اُنکو خوب دیکھیں اور یہ
وہی امور ہیں جو کہ اعراض خاص اس مرض کے ہیں مثلاً ذات الجنب کو بنا بر ... طریقہ کے دیکھیں جسکو پہلے اور مقام ... لکھ دیا ہے کہ اُسکے
اعراض خاص یہی تپ ہے اور چبھتا ہوا درد اور کھانسی اور سانس کی تنگی اور یہ سب ہوں جب سے شروع ہوئے ہیں کچھ انمیں بعض نہیں ہوا
نہ زیادہ ہوئے جیسے تھے ویسے ہی ابھی تک ہیں پس معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی تک مرض مذکور زمانہ ابتدا میں ہے۔ اور اگر یہ اعراض بڑھتے جاتے
اور قوی زیادہ ہوتے جاتے ہیں اور نیز مریض کا بدن اُسکو زیادہ بوجھل معلوم ہوتا جاتا ہے اور قوت اُسی مریض کی گھٹتی جاتی ہے پس یہ مرض
بیشک زمانہ تزید میں ہے۔ اور اگر یہ اعراض قوت اور بڑھنے میں درجہ نہایت کو پہونچ گئے اور اُنکے بڑھنے کی حد کسی ایک صورت پر ہو چکی
اور کسی قسم کا توقف اُنکے بڑھنے میں ہو چکا اب اسوقت یہ مرض منتہی کو پہونچ گیا اور جب کمی انہیں امور میں آخری شدت کی حالت سے
شروع ہوا اور اس کمی کے ہونے سے بیمار کو راحت بھی ملے اور سبکی پیدا ہو اب مرض کا وقت انحطاط آگیا ہے۔ اعراض لاحقہ یعنی غیر لازم
یہ ہیں جیسے بعض تپوں میں دردسر ہوتا ہے اور بعض تپوں میں اختلاط ذہن اور بعض تپ میں بیداری اور اسی طرح کے اعراض جب انکی قوت
بڑھتی ابھی مرض کا زمانہ تزید ہے اور جب انکی قوت اور زیادتی کی مقدار پر ٹھہر جائے اور حال واحد پر ہو جائیں اور انمیں زیادتی کسی طرح
محسوس نہو اسکو دلالت منتہی مرض ہوگی۔ پھر اگر یہ اعراض لاحقہ کم ہونے شروع ہوں اور بیمار کا حال اچھا نظر آئے اسی کمی اعراض کے
ہمراہ اسکو دلالت یہی ہوگی کہ اب مرض زمانہ انحطاط کو پہونچا۔ نضج کے ذریعہ سے اوقات چہارگانہ کی شناخت یوں ہوتی ہے کہ اگر مرض میں
کوئی شے علامات سے نضج کے نہ تو پیشاب میں ظاہر ہو نہ پاخانہ میں اور نہ کھنکار اور کف میں جو برآمد ہوتا ہے ذات الجنب کی بیماری میں
پس وہ مرض ابھی ابتدا میں ہے اور جسوقت ان امور سے کوئی شے ظاہر ہوئی میری مراد ان امور سے علامات نضج کے ہیں پس مرض کا زمانہ
تزید آگیا ہے۔ اور جب نضج کامل ہو جائے پس مرض اپنے منتہی کو پہونچ گیا۔ اور انحطاط کا بخوبی ظہور جب ہوگا کہ مریض کو راحت ملتی ہو اور

خفت اسکو معلوم ہو۔ پھر اگر یہ مرض اُن تپون کے اقسام سے ہو جو دورہ سے آتی ہین اور اُنکے اعراض لاحقہ مین بھی نظر کیجائے اور اُنکے
اوقات نوبت مین دیکھا جائے اور زیادتی اور کمی کو خیال کیا جائے اور اُنکے مادہ کے نضج اور عدم نضج مین غور کیا جائے
جیسا ہمنے پیشین بینی مین تپ کی نوبت کے خواہ قبل از وقت یا بعد از وقت نوبت کی تپ چڑھنے کا خواہ اُسکے اعتدال کا طول
مدت اور کوتاہی زمانہ کا حال اوپر بحث مین تپون کے بیان کیا ہے اور یہ بھی کہدیا ہے کہ سکون اور راحت کا زمانہ بدن کا کیونکر تپون مین
مختلف ہوتا ہے خواہ تپون کا مساوی اور معتدل ہو یا نوبت کے پہلے اور پیچھے آنے مین اور طول نوبت اور کمی زمانہ
نوبت کا اعتدال بھی لحاظ کیا جائے پس اُسکی یہ تفصیل ہے کہ اگر کوئی تپ اپنے وقت معین سے پہلے آجائے دلیل ہوگی کہ ابھی یہ تپ زمانہ
تزید میں ہے۔ اور اگر کوئی نوبت کسی تپ کی اپنے وقت معمولی سے پیچھے ہٹ آئے وہ تپ زمانہ انحطاط مین ہوگی اور اُسمین کمی ہوگی۔
اسی باب پیشین بینی اور تقدمۃ المعرفہ مین مناسب ہے کہ طبیب اچھی طرح غور اور فکر کرے اور خاص تپون کی نوبت کے آگے پیچھے
ہونے کو خوب سمجھ بوجھ کر کوئی حکم کرے اسلیے کہ بعض تپون کا یہ حال ہے کہ اُنکی طبیعت اسی کے مقتضی ہوتی ہے کہ ہر نوبت کا دورہ پہلے
دورہ سے کچھ مقدم ہوا کرے اور بہت سی ایسی تپین ہین جنکی طبیعت کا خاصہ ہے کہ ہر دورہ اور ہر ایک نوبت اُنکی اپنے مقدم
نوبت سے بعد ہوتی ہو پس مناسب ہے کہ طبیب اسکو غور سے دیکھے کہ اگر تپ کی آمد اُسوقت سے پہلے ہو جتنا پہلے براہ طبیعت اسکو
آنا چاہیے اُسوقت وہ تپ زمانہ تزید مین ہوگی۔ اور اُسوقت سے پیچھے ہو جتنا تقدم اسکو لازم تھا پس وہ تپ اب زمانہ انحطاط
مین ہوگی مترجم شاید بوجہ پابندی ترجمہ کے میرے اس بیان مین کوئی پیچیدگی رہ گئی ہو ورنہ مطلب صاف تو یہی کہ اگر کوئی
تپ براہ طبیعت ہر دورہ مین ایک گھنٹہ پہلے آنا چاہیے تھی اور وہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے آجائے تب تو وہ تپ زمانہ تزید مین ہوگی اور اگر
یہی تپ ایک گھنٹہ سے کم تقدم کرکے دورہ کرے مثلاً نصف گھنٹہ پہلے آئے حالانکہ براہ طبیعت اُسے ایک گھنٹہ پہلے آنا تھا اُسوقت
یہ تپ زمانہ انحطاط مین ہوگی متن نوبت کی طول مین زیادتی خواہ کمی سے شناخت اوقات کلیہ یون کرتے ہین کہ اگر کسی دورہ مین
زمانہ نوبت کا کسی تپ کی بہ نسبت نوبت مقدم کے زیادہ ہو پس یہ تپ ابھی زمانہ تزید مین ہے اور اگر دوسری نوبت کا زمانہ نوبت
مقدم سے کوتاہ ہو پس یہ تپ زمانہ انحطاط مین ہے۔ تساوی نوبت سے تپ کی شناخت اوقات کا یہ طریقہ ہے کہ اگر نوبت کسی تپ کی وقت واحد مین
ہوتی ہو اور زمانہ اُسکے چڑھنے کا ایک ہی ہو (اور اُترنے کا بھی زمانہ واحد ہے) پس یہ تپ اپنے منتہی کو پہونچ گئی۔ پھر اگر کسی تپ مین
براہ طبیعت تقدم اور تاخر کی خاصیت ہو جیسا اوپر گذر چکا۔ اور اسکا تقدم و تاخر ایک ہی مقدار سے ہوتا ہو یہ تپ بھی اپنے منتہی کو
پہونچ گئی ہے طول مدت اور زیادہ ٹھہرنے سے اور راحت کے زمانہ سے تپ کی شناخت کا اوقات کے یہ طریقہ ہے کہ اگر کسی تپ کی
نوبت ٹھہرنے کا زمانہ طولانی ہوتا ہو۔ اور بدن بھی باوجود اسکے مادہ سے پاک ہوتا ہو اور حرارت یعنی گرمی تپ کی خفیف سی ہوتی ہو
معلوم ہوگا کہ یہ تپ اب زمانہ انحطاط مین ہے اور اگر تپ کے اُترے رہنے کا زمانہ کم ہو اور بدن بالکل حرارت سے پاک ہوتا ہو اور نہ
سبک ہوتا ہو معلوم ہوگا کہ ہنوز تپ کا زمانہ تزید ہے۔ اور اگر مدت زمانہ ترک کی یعنی تپ اُتر جانے کی اور مدت تپ کی چڑھی رہنے کی برابر
اور یہ تپ ایک ہی حال سے چڑھتی اُترتی ہو اور مریض کو بروقت اُتر جانے کے اور راحت نوبت کے کسی طرح کی خفت نہوتی ہو اور نہ
راحت ملتی ہو اب یہ تپ زمانہ منتہی کو پہونچ گئی ہے۔ یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ مدت زمانہ اوقات چہارگانہ امراض کے بقدر طول مرض
اور کمی زمانہ بقا مرض کی ہوتی ہے اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ زمانہ ابتدا اور زمانہ تزید کا امراض حادہ مین یعنے جو امراض دیرپا نہین ہین

مرض مین صعوبت اور خطرہ زیادہ ہوتا ہے ان امراض سے جو پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ جس طرح مریض کے حیات کی امید کیجاتی ہے اسی طرح
اُسکے مرجانے کا بھی خوف ہوتا ہے اور جیسا مرنے کا مریض کے خوف ہوتا ہے اسی طرح اُسکے جینے کی امید ہے - امراض حادہ کی حدت اور تیزی کے
چار مراتب اور درجے ہوتے ہین (۱) بعض امراض تو نہایت پر آخری درجہ حدت پر ہوتے ہین اور یہ وہ امراض ہین جنکا بحران یا تیسرے
یا چوتھے روز ہوتا ہے خواہ اس سے بھی پہلے (۲) اور بعض امراض نہایت کے آخری درجہ پر تو نہین ہوتے مگر درجہ نہایت مین ہوتے ہین
اور یہ وہ امراض ہین جنکا بحران ساتوین روز ہوتا ہے (۳) اور کچھ امراض ایسے ہین جنکو امراض حادہ علی الاطلاق کہتے ہین اور
یہ وہ امراض ہین جنکا بحران چودھوین روز اور ستائیسوین روز ہوتا ہے (۴) اور کچھ امراض ایسے ہین جنکو حادہ منتقلہ کہتے ہین اور
یہ وہ امراض ہین جنکا بحران بیس اور چالیس روز کے اندر ہوتا ہے مترجم پہلی اور دوسری قسم امراض حادہ کی البتہ اُسکے سمجھنے مین
ذرا اُلجھاؤ ہے کہ عبارت سے ترجمہ کے بخوبی سمجھ مین نہ آئیگا لہذا ہمکو مناسب ہے کہ اوسکی تصریح کردین دیکھو کوئی دوا جو درجہ چہارم مین گرم
خشک ہے اُسی درجہ کی دوا کی حدت اور حرارت یبوست چار درجہ کی ہوسکتی یعنے اول چہارم مین اور آخر درجہ چہارم مین حالانکہ آخری
درجہ مین دونون مین - اسی طرح سے امراض حادہ کی حدت بھی نہایت درجہ کی ایک وہ ہے جو آخری درجہ حدت کے نہایت پر ہون
اور ایک وہ حدت ہے جو نہایت کے اول درجہ پر ہون اب معنی کلام مصنف کے خوب درستی سے سمجھ مین آئینگے اور لطف ترجمہ بھی معلوم ہوگا
متن لیکن جس مرض کا منقضی ہونا بعد چالیس روز کے ہو اُسکو کسی معنی سے مرض حاد نہ کہینگے - بلکہ اُسکو مرض متطاول کہتے ہین
ہر ایک مرض متطاول کا زوال طولانی زمانہ مین ہوتا ہے اور بحران سے اُسکا زوال نہین ہوتا بلکہ تحلیل سے مادہ کے اس طرح ہوتا ہے جو
حس سے دریافت ہوتی ہے اور نضج سے اُس خلط کے یہ مرض متطاول دفع ہوتا ہے جس سے یہ مرض پیدا ہوا تھا - اور ہلاک ایسے
مریض کا جسکو مرض متطاول ہو قوت کی کمی اور عدم نضج مادہ مرض سے ہوتا ہے - دلیل جس سے استدلال مرض پر کیا جائے کہ یہ آیا یہ مرض
اُن امراض حادہ سے ہے جو بذریعہ بحران کے دفع ہوتے ہین - یا یہ مرض ایک قسم امراض متطاولہ کی ہے جسکا انقضا بذریعہ تحلیل اور نضج کے
ہوتا ہے - یہ استدلال نوع مرض سے اور اُسکی حرکت سے اور نبض سے اور سحنہ سے بدن کے حال مین یعنے جثون اور روپے بدن کے
ہوتا ہے اور اُن چیزون سے استدلال کرکے دیکھتے ہین جنکے انضمام اور ملنے سے اور جنکی موافقت سے استدلال جوہر مرض پر کیا جاتا ہے
(۱) نوع مرض سے استدلال یون کرتے ہین کہ جن تپون کے تابع ورم اندرونی اعضا کے ہین جیسے برسام اور سرسام اور ذات الجنب
اور ذات الریہ اور ذبحہ اور سکتہ یہ سب بیماریان امراض حادہ سے ہین جنکا زوال اور تمام بذریعہ بحران کے ہوتا ہے - اور جو تپین
بخار کے سب اقسام خصوصاً جو ربع کہ فصل خریف مین پیدا ہو یا جاڑون مین اور بلغمی تپ اور سوداوی یہ سب امراض متطاولہ سے ہین
جنکا بحران نہین ہوتا ہے اور حمی مواظبہ اور حمی غب جو خالص نہو اور شطر الغب اور وہ تپ جو بنام لیفوریا مشہور ہے اور وہ تپ جسکا
نام طیفوس ہے اور اسی طرح کی تپین یہ سب امراض متطاولہ مین داخل ہین (۲) حرکت مرض سے یون شناخت ہوتی ہے کہ اگر حرکت
مرض کی سریع اور جلد ہو اور حرارت اُسکی قوی ہو اور ایذا اور گزند اُسمین زیادہ ہو دلالت ہوگی کہ یہ مرض امراض حادہ سے ہے اور جو اگر
خلاف اسکے ہو وہ مرض امراض متطاولہ سے ہوگا (۳) نبض اگر سریع اور عظیم اور متواتر ہو معلوم ہوگا کہ مرض امراض متطاولہ سے ہے
(۴) سحنہ یعنے چہرہ مہرہ اور بدن کے حال سے یون شناخت ہوتی ہے کہ اگر نگران حال پر مریض کے اول ایام مرض مین یہ بات ظاہر ہو جائے
کہ مریض کے بدن سے گوشت کم ہوگیا ہے اور چہرہ اسکا سوکھ گیا اور رنگ اُسکا بدل گیا یا بطرف سرخی کے یا زرد ہوگیا معلوم ہوگا کہ مرض حادہ ہے

اور اگر ایسا نہو معلوم ہوگا کہ یہ مرض اُن امراض مستطاولہ سے ہو جنمین آیندہ بحران ہونے والا نہین ہو (۵) جس شئی کے انضمام اور ملنے سے
اور اُنکی موافقت سے شناخت ہوتی ہو یہ وہی اشیاء طبیعی ہین یعنے مریض کا سن اور اُسکا مزاج اور وقت موجود اور بلد یعنی شہر سکونت
اور اُسکی صورت یہ ہو کہ اگر اُن دلائل پر جو مذکور ہو چکے ہین ضافہ ان امور کا کیا جائے کہ مریض جوان ہو اور اُسکا مزاج اور وقت موجود
گرم ہو مثلاً گرمی کی فصل ہو اور ہوا بھی اسوقت کی گرم ہو یہ امور زیادہ تر موکد ہونگے اور تاکید دلالت کرینگے کہ مرض حاد ہو اور اُسکے
مستطاول ہونے پر اُنکی دلالت ناقص ہوگی۔ اور اگر مریض ادھیڑ ہو یا بوڑھا ہو اور شہر سکونت کا سرد ہو اور وقت موجود فصل جاڑون کی
اور ہوا بھی سرد چل رہی ہو اب دلالت مرض کے مستطاول ہونے پر تاکید ہوگی اور مرض کے حاد ہونے پر ناقص ہوگی پس انھین اسباب سے
مرض کے حاد اور مستطاول ہونے پر استدلال کیا جاتا ہو۔ پھر اگر علامات مذکورہ اوسط درجہ پر ہون احوال مذکورہ مین پھر وہ مرض حاد
اور مستطاول کی درمیانی کیفیت مین ہوگا۔ پس مناسب ہو طبیب حاذق کو کہ اسی باب مین اپنے مادہ تمیز کو استعمال مین لائے اور
وہ استعمال مادہ تمیز کا (جسسے قیاس بن سکتا ہو) اس طرح سے ہو کہ دلالت ادلہ کو قیاس کرے اور بعض کو بعض سے ملائے اور قوت اور
ضعف دلائل کو لحاظ کرکے ترتیب مقدمات کی کرے جب طبیب ایسا کریگا (نتیجہ برآمد ہونے سے) اُسکو ممکن ہوگا کہ مرض قصیر اور حاد کو
اور مرض طویل یعنی مستطاول کو پہچان لیگا اور اسی طرح اور اعراض کو اور اُن امور کو جو مشابہ امراض کے ہین اسکو سمجھنا چاہیے کہ رشد
حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ۔

باب چھٹا بیان شناخت بحران اور اُسکے اسباب اور علامات کا

جان تو خدا تجھے رشید کرے کہ ہمنے اوقات امراض حادہ اور اوقات مرض مستطاول کا بیان کر دیا اب اسوقت ہم بیان بحران کا
اور اُسکے اسباب اور علامات کا اس باب مین شروع کرتے ہین۔ ہم کہتے ہین اور توفیق کی درخواست خدا سے ہو کہ سلامت مرض سے
اور موت سے کسی مرض مین بچنا اسی طرح سے ہوتا ہو کہ مرض مین تغیر اور انقلاب ہو جائے (۱) اور تغیر اور انقلاب کسی مرض مین یا
دفعۃً ہوتا ہو میری مراد دفعۃً سے یہ ہو کہ تھوڑے سے زمانہ مین ہو اور یہ تغیر مرض کا یا تو مریض کو بطرف صحت کے لیجاتا ہو یا بطرف موت کے
پس جو تغیر دفعی منجر بصحت ہو اُسکو بحران جید اور اچھا بحران کہینگے (۲) اور جس تغیر کا انجام بطرف موت کے ہو اُسکو بحران ردی
کہتے ہین۔ اور یہ دونون تغیر دفعی امراض حادہ مین ہوتے ہین (۳) یا تغیر تھوڑا تھوڑا زمانہ طویل مین ہوکر مریض کو آخر کار بطرف
سلامت کے پہونچا دے۔ اور ایسا تغیر جب ہوگا کہ قوت مریض کی بڑھتی جائے اور مرض تھوڑا تھوڑا کم ہوتا رہے جسوقت کہ مادہ
مرض مین نضج آتا جائے اور تھوڑا تھوڑا وہ مادہ بعد نضج کے تحلیل پایا کرے (۴) یا تغیر تھوڑا ہوکر مریض کو بطرف موت کے پہونچا دے
اور ایسا تغیر اُسوقت ہوتا ہو کہ قوت مریض کی کم ہوتی رہے اور بیماری تھوڑی تھوڑی بڑھتی رہے۔ اور یہ بات اُسوقت ہوگی جبکہ
اعضا اور رطوبات بدنی پگھلتے ہون اور حرارت غریزی بجھتی جائے۔ اور یہ دونون تغیر امراض مستطاولہ مین ہوتے ہین (۵) یا تغیر
درمیان بطی اور سریع کے ہو یعنے نہ دفعۃً ہو اور نہ زمانہ دراز مین ہو اور مریض کو بطرف صحت کے لیجائے ایسا تغیر مرض کے انقلاب سے
ہوتا ہو کسی اچھے حال کی طرف دفعۃً ہوکر پھر تھوڑا تھوڑا وہ مرض گھٹتا جاتا ہو اور قوت بڑھتی رہتی ہو تا اینکہ مرض بالکل گھٹ جاتا ہو
(۶) یا اینکہ تغیر درمیان سریع اور بطی کے ہو اور مریض کو بطرف موت کے پہونچا دے۔ اور یہ تغیر یون ہوتا ہو کہ مرض دفعۃً کسی خراب حالت کی
طرف بدل جائے پھر قوت مریض کی ضعیف ہو ہو کر تھوڑی تھوڑی تحلیل پایا کرے یہان تک کہ وہ مریض مرجائے۔ اور تغیر امراض

[illegible] ہوتا ہے جو درمیانی حالت ہر مرض حاد اور مزمن میں بسیطاً و مرکباً جب تغیر [illegible] کم اقسام
پیدا ہونگے (۱) تغیر مرض کا دفعۃً اچھے حال کی اور اسکو بحران جید کہتے ہیں (۲) تغیر مرض کا دفعۃً بطرف خراب حال کے اور اسکو بحران ردی
کہتے ہیں (۳) تغیر مرض کا تھوڑا تھوڑا اور انجام اسکا بطرف صحت کے ہو اسکو تحلیل کہتے ہیں (۴) تغیر مرض کا تھوڑا تھوڑا اور انجام
میں تلف مریض کا ہو اسکو ذوبال اور ذبول کہتے ہیں (۵) تغیر مرض کا دفعۃً کسی اچھے حال کی طرف اور پھر مرض تھوڑا تھوڑا کم ہوتے
ہوتے جاتا رہے اور بدن صحیح ہو جائے (۶) تغیر مرض کا دفعۃً کسی خراب حال کی طرف اور پھر قوت مریض کی تھوڑی تھوڑی کم ہوتی رہے
تا اینکہ انجام کار میں موت واقع ہو۔ اور ان دونوں پانچویں اور چھٹی قسم کو بحران مرکب کہتے ہیں۔ بحران جید جو ہوتا ہے وہ بر وقت
منتہی کسی مرض حاد کی امراض حادہ سے ہو جسوقت اخلاط لطیف ہو چکے ہوں اور طبیعت بدنی نے حرکت کی ہو اچھی چیز کو انکے
اخلاط سے تمیز کر کے بری چیز سے جدا کر دے اور خراب چیز کے دفع کرنے پر قادر بھی ہوئی ہو اور اسکے بدن سے خارج کر دینے پر قدرت
اسکو ہو۔ بحران ردی بر وقت منتہی مرض کے ہوتا ہے جب کہ مرض منتہی کو پہونچے یا طبیعت پر مرض غالب آجائے اور طبیعت [illegible]
کر دے۔ چنانچہ فاضل الاطبا جالینوس نے کہا ہے کہ بحران ایک تغیر سریع ہونے والا ہے جو مریض کے بدن میں پیدا ہوا ہے اور سختی
اعراض کی صعوبت ہوتی ہے اور مریض کو کوشش زیادہ کرنی پڑتی ہے اور جسکے بدن میں یہ تغیر دفعی ہوتا ہے اسکا انجام یا تو طرف صحت کے
ہوتا ہے یا بطرف موت کے۔ جلدی تغیر بحران میں بسبب حرارت کے ہوتا ہے اسلیئے کہ حرارت کی شان سے [illegible] کرتا ہے اور جلد
منتقل ہو جاتا ہے۔ اور صعوبت اعراض کی اور جہاد مریض یعنے کوشش اسکی اسکا سبب یہ ہے کہ مرض اپنے [illegible] کو پہنچ گیا ہے
قوت مرض کی جہان تک تھی اب پوری ہو چکی اور جس خلط نے مرض پیدا کیا تھا اسکا ہیجان اور غلبہ ہے (یہ سبب صعوبت اعراض کا ہے)
اور چونکہ مریض سے قوت مرض کی مقابلہ کرتی ہے اور اسی مریض سے مجاہدہ اور مقابلہ کرتی ہے لہذا مریض کو مجاہدہ کرنا پڑتا ہے سبب اسکا
یہ ہے کہ قوت مریض کی مرض سے جھگڑتی ہے اور اس سے لڑتی ہے اور اسی مرض کے مقہور اور مغلوب کرنے میں کوشش کرتی ہے اور
مرض کے مادہ کے دفع کرنے میں اور اسی مادہ کے بدن سے خارج کر دینے میں قوت بدنی کوشش کرتی ہے۔ اور اسی طرح سے مرض بھی
مقابلہ قوت کا کرتا ہے اور قوت کے مغلوب کر دینے میں اور اپنے آپ اسی قوت پر غالب آنے میں کوشش کرتا ہے۔ اب اگر قوت بدنی
مرض پر غالب آئی بحران جید ہوگا اور مریض بسلامت جانبر ہوگا اور اگر مرض طبیعت پر غالب آیا بحران ردی ہوگا اور مریض ہلاک ہوگا
اسی واسطے اس وقت کا نام بحران رکھا ہے۔ اسلیئے کہ بحران کے معنی زبان سریانی میں حکیم فاضل کے ہیں اسلیئے کہ بحران کے
وقت طبیب ماہر اور حاذق اور فاضل پر جسکو ریاضت اور مشاقی امراض حادہ کے شناخت کی ہو ایسے شخص پر بخوبی انجام کار مرض کا
منکشف ہو جاتا ہے۔ اور طبیب حاذق کو بھی ممکن نہیں ہے کہ قیاس کے ذریعہ سے اس مرض کے انجام کو پہچانے بلکہ فقط مہارت
اور مشاقی سے اور کثرت مزاولت علاج امراض سے جو زمانہ دراز سے کر رہا ہے البتہ اسکی شناخت کر سکتا ہے۔ بحران کا علم تین
باتوں کی طرف تقسیم پاتا ہے (۱) علم اس چیز کا جس سے بحران ہوگا (۲) علم ان ایام کا جنمیں بحران ہوتا ہے (۳) علم ان علامات کا
جو بحران پر دلالت کرتے ہیں اور یہ وہی اعراض صعب ہیں جو ہمراہ بحران کے ہوتے ہیں انکو سمجھ لینا چاہیئے

باب ساتوان شناخت میں اس چیز کے جسکے ذریعہ سے بحران ہوتا ہے اور [illegible] اور اسکے اسباب اور علامات کا بیان

جان تو خدا تجھے رشید کرے کہ اس شی کا علم جسکے ذریعہ سے بحران ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ جب مرض پر غالب آتی ہے یا تو اس مادہ کا

استفراغ کر دیتی ہو یعنے بدن سے اُسکو خارج کر دیتی ہو - یا اُسی مادہ کو بطرف بعض ایسے اعضا ضعیف کے دفع کر دیتی ہو جنکو شرف اور وقار نہین ہو - استفراغ کر دینا مادہ کا قوت کی طرف سے اُسوقت ہوتا ہو جب کہ مادہ کی حدت زیادہ ہو اور وہی مادہ یعنی وہ خلط جسنے یہ مرض پیدا کیا تھا لطیف بھی ہو - اور یہ استفراغ یا تو بذریعہ پسینے کے ہوتا ہو یا قی کے ذریعہ سے یا اسہال سے یا رعاف یعنے نکسیر چلنے سے خواہ حیض کا خون جاری ہونے سے اگر مریض عورت ہو - یا خون کے نکلنے سے مقعد کی رگون سے - ہر ایک قسم ان استفراغات کے خاص بعض امراض مین زیادہ ہوتی ہو بہ نسبت بعض کے جیسا مادہ مرض کا پیدا کرنے والا ہو - اور جیسا موضع اور محل عضو علیل کا ہو یا مادہ کسی راہ سے خصوصیت کے یہ صورت ہو کہ پسینا اور دست اور قی ایسے بحران صفراوی امراض کے ہوتے ہین اور سوداوی امراض کے اور محرقہ تپون کا بحران بھی انھین سے ہوتا ہو لیکن نکسیر اور حیض کا زیادہ نکلنا اور مقعد کی رگون سے خون برآمد ہونا ایسے بحران امراض دموی کا اور اُن تپون کا ہوتا ہو جو اندرونی ورم کے تابع ہوتے ہین بشرطیکہ وہ ورم کسی تیز مادہ سے ہون عضو علیل کی نظر سے اور پھر اسمین بھی مادہ کو خیال کر کے پس سرسام اور برسام کا بحران اکثر رعاف اور زیادہ پسینے سے ہوتا ہو کہ سر مین پسینا شدت سے برآمد ہوتا ہو اور گردن مین بھی پسینا نکلتا ہو - اور جو تپ تابع ورم جگر کے ہو اگر ورم بطرف محدب کے ہو یعنی قبہ دار جگر کے رخ مین ہو تو اکثر اُسکا بحران بذریعہ رعاف کے داہنے نتھنون کی طرف سے ہوتا ہو خواہ پسینہ سے جو تمام بدن مین خوب زور شور سے برآمد ہو اور پیشاب نضج یافتہ سے بھی اسکا بحران ہوتا ہو - اور اگر وہ ورم بطرف مقعر جگر کے ہو ... تب بھی اسکا بحران اکثر بذریعہ دست کے یا دستون سے یا پسینہ سے خواہ اور احیض سے یا خون نکلنے سے مقعد کی رگون سے ہوتا ہو - اور اگر تپ تابع ورم طحال کی ہو تو اُسوقت بحران بائین نکسیر چلنے سے ہوگا فاضل اطبا جالینوس نے پہلے مقالہ مین اُسی کتاب کے لکھا ہو جو تفسیر ہو کتاب ابیذیمیا کی - کہ تپ محرقہ جو خالص ہو اور یہ وہ تپ ہو جسکا مادہ فقط صفرا ہو سو اکثر اُسکا بحران نکسیر سے ہوتا ہو اسلیے کہ قوت حرارت کی اس تپ مین خون کو اوپر کی طرف اونچا کرتی ہو اور اُسکی تحلیل بالضرورت کرتی ہو اور اسی خون مین ریح کثیر پیدا کرتی ہو پس رگین پھول کر پھٹ جاتی ہین اور نکسیر جاری ہوتی ہو - جو بحران بذریعہ دفع مادہ کے بعض اعضا کی طرف ہوتا ہو اُس سے یا تو خراجات اور پھوڑے پیدا ہوتے ہین یا ورم خراب پیدا ہوتا ہو خواہ بعض اعضا کا رنگ سیاہ کر دینے سے ایسا بحران ہوتا ہو - اور یہ پچھلی صورت جب ہوتی ہو جب مرض کی حدت قوی نہو اور مادہ غلیظ ہو اور قوت بدنی مین کسیقدر ضعف ہو - اور پیشاب پتلا آتا ہو - اور اکثر یہ بات اُنھین امراض مین ہوتی ہو جنکا بحران بیس روز کے بعد ہوتا ہو اسلیے کہ مادہ ایسے مرض کا سرد اور غلیظ ہوتا ہو نضج اور تحلیل اُسکی دشوار ہوتی ہو اور اسی وجہ سے مدت مرض کی بیس روز اور اس سے زیادہ تک پہونچتی ہو اور جب حال مادہ کا یہ ہوا اور طبیعت نے قوت پائی اور اُسپر غالب ہوئی اُسی مادہ کو بعض اعضا کی طرف دفع کریگی پس اُسی عضو مین یا تو خراج یعنے پھوڑا یا ورم خراب پیدا ہوگا یا سیاہ ہو جانا بعض اعضا کا ہوگا خراج یا تو بعض مفاصل تک پہونچینگے بشرطیکہ مفاصل ضعیف ہون اور بیمار کو وجع مفاصل کی خوگری بھی ہو جیسے کہ دونون ہاتھ اور دونون پانون کے جوڑ - یا جو شخص اپنی حالت صحت مین زیادہ تعب مین رہتا ہو خواہ اپنے بعض اعضا کو تعب پہونچایا ہو کہ اُسوقت خراج اُسی جگہ مین پیدا ہوگا جیسے کہ فاضل ابقراط نے کتاب فصول مین کہا ہو جسکو ماندگی اور تھکن رہتی ہو اکثر تپ مین خراج اُسکے جوڑون مین پیدا ہوتا ہو - اور پھر دوسری فصل مین اُسی کتاب کے کہا ہو جس شخص نے مرض سے پہلے تعب اور مشقت مین اپنے کسی عضو کو ڈالا ہو پس اُسی عضو مین وہ مرض جا گرفتہ ہوتا ہو - یا یہ کہ خراج ایسے اعضا مین پیدا ہوگا جو بالطبع ضعیف ہین جیسے کان کی جڑ مین خراج ہوتا ہو اگر مرض دماغ مین ہو خواہ گردن کے نرم گوشت مین

حراج پڑتا ہے مرض خوانیق مین خواہ اُس نرم گوشت مین خراج پڑتا ہے جو زیر بغل ہے سینہ اور پھیپھڑہ کے مرض مین خواہ ذات الجنب کی بیماری ہین ۔ یا دونون بدا یعنی ران کی جڑ کے گوشت مین حراج ہوتا ہے اُن تینوں مین جو تابع ورم جگر خواہ ورم طحال کے ہون اور اسی طرح اُنہ اعضا مین جو ستر اسیف کے نیچے ہین ۔ وہ ورم خراب جسکے پیدا ہونے سے وہ عضو سیاہ ہوجاتا ہے جسمین ورم پیدا ہوا ایسا ورم ان تینون مین ہوتا ہے جو مدرولی او جگہ کے تابع ہوتی ہین پس انھین ہو رسے انقضا اور جاتا رہنا امراض حادہ کا پیدا ہوتا ہے ۔ اور جو مرض ان بحرانات کے سوا اور کسی وجہ سے منقضی ہوجائے اُسکی شان سے یہ ہوگا کہ دوبارہ عود کرے اور پلٹ آئے بعینہ جیسا کہ پہلے تھا ۔ اور اگر ورم کانون کی جڑون مین پیدا ہوا اور پک کر پیپ نہ دے یا خوب نہ پھوٹے وہ ہمیشہ خبر دیتی کرتا ہے کہ وہ دماغی مرض جسکا بحران اُس ورم سے ہوا تھا پھر از سر نو پلٹ آئیگا ۔ اور کبھی کبھی یہ کیفیت ورم مذکور کی دلالت کرتی ہے کہ پھوڑے مفاصل مین پیدا ہونگے اسکو معلوم کرنا چاہیے ۔ اور یہی سبب ہے کہ مرض کا دفع پورا پورا ہوجانا اُسوقت تک نہین ہوتا جب تک کوئی بات اُن امور سے پیدا نہو جو بحران کی صورت مین ہمنے لکھی ہین از قسم استفراغات اور خراجات اور اورام کے اور اُسی مرض سے بالکل اطمینان نہین ہوتا اور اُسکے پلٹ آنے سے خوفی اور اطمینان حاصل نہوگا ۔ اور اگر اُسی مرض کے بارہ مین پرہیز اور بچاؤ بخوبی کیا جائے اور وہ تدبیر اختیار کیجائے جسے ہم ناقہین کے باب مین لکھینگے یعنے اُن لوگون کے بارہ مین جو مرض سے اچھے ہوچکے ہین مگر ابھی نقاہت باقی ہو کہ اگر ایسی تدبیر اس مرض کی بھی کیجائے اُسوقت بھی اگرچہ یہ مرض عود کریگا لیکن اگر مرض مذکور ضعیف ہو بالکل عود نہ کریگا اور بیخ و بن سے جاتا رہیگا ۔ اور اگر مرض قوی ہو اور وہی تدبیر کیجائے پس اگرچہ مرض عود کریگا مگر اُسکا عود کرنا قوی نہوگا اور نجات پانی اُس سے آسان ہوگی ۔ اور اگر تدبیر مذکور چھوٹ جائے اور مناسب طریقہ سے اُسکا برتاد نہو اور نہ پرہیز اور احتیاط پوری پوری ہوسکے پھر اگر ضعیف ہے وہ بھی بہ نسبت پہلے مرتبہ کے زیادہ صعوبت سے عود کریگا ۔ اور اگر مرض مذکور قوی ہو اُسکے پلٹنے مین صعوبت اور خطرہ زیادہ ہوگا ۔

باب آٹھوان بیان شناخت ایام بحران اور اُسکے اسباب اور علامات کا

جن ایام مین بحران واقع ہوتا ہے اُنکی تفصیل اب ہم اس باب مین بیان کرتے ہین ۔ مین کہتا ہون اور توفیق کی طلب خدا سے ہے کہ بحران چند ایام معلومہ مین ہوتا ہے جنکو ایام بحوری کہتے ہین ۔ اور یہ تیسرا دن مرض کا ہے اور چوتھا اور پانچوان اور ساتوان اور آٹھوان اور نوان اور گیارھوان اور چودھوان اور سترھوان اور سترھوان اور اُنیسوان اور بیسوان اور اکیسوان اور چوبیسوان اور ستائیسوان اور اکتیسوان اور چونتیسوان اور چالیسوان ۔ اور چالیس روز کے بعد کسی مرض کا زائل ہونا بذریعہ بحران کے نہین ہوتا مگر نضج اور تحلیل سے ہوتا ہے ۔ فاضل بقراط نے بیان کیا ہے کہ بحران ساٹھ اور اسی اور ایک سو بیس دن مین ہوتا ہے ۔ اور فصل مین اپنی کتاب کے بقراط نے کہا ہے کہ جو بیماریان لڑکون مین پیدا ہوتی ہین اُنمین سے بعض امراض سات مہینہ کی مدت مین منقضی ہوتے ہین اور کچھ اُنکی بیماریان سات برس مین جاکر کھٹتی ہین اور کچھ بیماریان اُنکی اُسوقت دور ہوتی ہین جب پیڑو پر کالے بال برآمد ہون لیکن فاضل اطبا جالینوس کا یہ قول ہے کہ جو بیماریان بعد چالیس روز کے منقضی ہوتی ہین اُنکا انقضا بحران سے نہین ہوتا اسلیے کہ حرکت اُن امراض کی بعد اسوقت کے یعنی بعد چالیس روز کے بطی اور سست ہوتی ہے جیسے کہ حرکت اُس بحران کی جو کہ مین ہونگے بعد نہ ماہ نہین ہوتی ہے مترجم بعد چالیس روز کے بحران کا ہونا بقول جالینوس اور ہونا بقول بقراط یہ محض ایک اصطلاحی

ستاقشہ ہے اور بقط نام کا فرق ہے یعنے اب اصطلاح یہ ٹھہری ہے کہ بعد چالیس روز کے اگر کوئی مرض کسی وجہ سے جاتا رہے تو اسکو نضج اور تحلیل کہینگے
بحران اسکا نام نہ رکھینگے اور اصطلاحی امور مین مناقشہ سے کیا برآمد کار ہوتا ہے لہذا چونکہ فقط لفظی فرق بقراط اور جالینوس کے دونون قول مین تھا
مصنف نے سوائے نقل کرنے کے اور کچھ نہ کہا متن ایام بحوری جسقدر ہمنے بیان کر دیئے کہ تیسرے دن سے چالیسوین روز تک ہین۔
اور جو ایام کہ درمیان ایام بحوری کے ہوتے ہین انمین بحران کسی مرض کا نہین ہوتا پھر اگر شاذ و نادر کسی مرض کا بحران ان ایام مین ہوا
تو وہ بحران تمام نہوگا پھر یا تو بحران خراب اور ردی ہوگا اور مہلک ہوگا یا اینکہ مرض دوبارہ بدتر کیفیت اولی سے عود کریگا جیسا کہ پہلے تھا
یہ دن بحران کے یعنے تیسرے دن سے چالیسوین تک انکا حساب اسوقت سے کیا جاتا ہے جسوقت سے بیمار نے اپنے افعال بدنی وغیرہ
مین تغیر پایا ہو اور ضرر احوال افعال مین اور نقصان انمین اسکو معلوم ہوا ہو مترجم بشرطیکہ مریض بھی باتمیز ہو اور حواس خمسہ اسکے
درست ہون یا سمجھ اور بچہ اور مجنون مخمور نہو اور نہ سوتا ہو متن لیکن جو امراض عورتون کو بعد بچہ جننے کے لاحق ہوتے ہین انکے بحران کا
حساب اس روز سے کیا جاتا ہے جس دن ولادت بچہ کی ہوئی ہو جیسا کہ فاضل البقراط نے کہا ہے کہ ایام بحران کا اختلاف چار طرح سے
ہوتا ہے۔ اول تو بکثرت واقع ہونا بحران کا یا کمی سے اس دن بحران کا ہونا۔ دوسری انذار یعنی خبر دہی اور بحران کی بہ نسبت ایسے حالات کے
جو بعد اسی بحران کے ہوگی۔ تیسری خوبی اور خرابی مین بحران کے۔ چوتھی قوت اور ضعف مین بحران کے۔ قلت اور کثرت وقوع بحران کا
اختلاف یہ ہے کہ بعض ایام بحوری ایسے ہین کہ اکثر اوقات بحران انھین دنون مین ہوتا ہے اور بعض ایام بحوری وہ ہین جنمین شاذ و نادر
کبھی بحران حادث ہوتا ہے اور بعض ایام متوسط اسی بارہ مین ہین۔ پھر جن ایام مین بحران زیادہ ہوتا ہے انمین بھی تفصیل ہے کہ بعض
ایسے ہی ایام آپسمین بھی اسی وصف مین ایک دوسرے سے زیادہ ہین اور اسی کثرت وقوع بحران مین چار طرح سے تقدم اور تاخر
انھین ایام کو ہے مطلب یہ ہے کہ جس ایام مین بکثرت بحران واقع ہوتا ہے انکے چار درجے ہین اور چار مراتب مقرر ہین۔ جو ایام انمین سے
پہلے درجہ کا تقدم رکھتے ہین وہ ساتوان اور چودھوان دن ہے۔ اور مرتبہ دوم مین کثرت وقوع بحران کی نوان اور گیارھوان اور بیسوان
روز ہے۔ مرتبہ سوم مین چوتھا اور سترھوان روز ہے اور اکیسوان روز۔ مرتبہ چہارم مین تیسرا اور اٹھارھوان ہے مترجم اٹھارھوان دن
ایام بحوری مین اوپر معدود نہین ہوا مگر جالینوس اور اکا غانیس وغیرہ نے بنابر تصریح شیخ الرئیس کے قانون مین اسکے قائل ہین کہ
رابعات مین بعد چہاردہم کے اٹھارھوان روز بحران کا ہے مگر منفصل ہے پس شاید یہان مصنف نے اتباع قول جالینوس سے اٹھارھوان
روز درج کر دیا یا غلطی کاتب سے سترھوین روز کا اٹھارھوان ہوگیا ہے واللہ اعلم متن جن ایام مین کہ بحران شاذ و نادر ہوتا ہے انکے بھی
چار مراتب ہین کہ ایک دوسرے سے کمی اور نادر الوقوع ہونے مین مقدم اور موخر ہے۔ پہلا مرتبہ نادر الوقوع ہونے کا بارھوین اور چھٹے دن کا ہے
دوسرا مرتبہ آٹھوین دن کا تیسرا مرتبہ سولھوین دن کا ہے۔ چوتھا مرتبہ انیسوین دن کا ہے۔ متوسط اور درمیانی دن بحران کی کثرت وقوع
اور قلت وقوع مین پس یہ تیرھوان اور پندرھوان اور چوبیسوان اور ستائیسوان روز ہے۔ اختلاف ایام بحوری ان امور کی خبر دہی کا
جو بعد بحران ہونگے انکا بیان یہ ہے جو ہم اب کرتے ہین کہ چوتھا روز خبر دہی کرتا ہے ان امور کی جو ساتوین روز کے بحران مین ہونگے اور چھٹے روز
جو خرابی حالی مریض کی ہوگی اسکی بھی خبر دہی چوتھا دن کرتا ہے۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ اگر چوتھے روز کوئی اچھی علامت ظاہر ہے جیسے علامات
نضج پیدا ہو خواہ براز مین اور تھوڑا سا استفراغ یعنے خارج ہونا مادہ کا بھی ہمراہ اسی نضج کے ہو یا مثلاً بدن مین تیزی یا سینہ کی ہلکی یا
ناک سے خون ٹپکا خواہ بعض افعال بدنی مین کسیقدر درستی ہو گئی جیسے کہ تھا اور نیند اور بدن کی درستی پس ایسے امور کے چوتھے روز ہونے

خبر دیتی اسکی ہوگی کہ پورا انقضائے مرض بیماری ساتوین روز ہوجائیگا۔ پھر اگر چوتھے روز علامت خراب پیدا ہوئی مثلاً سانس مین کوتاہی اور ہاتھ پاؤن مین ٹھنڈا اور پسینا تک رک گیا تاکہ تمام بدن سے برآمد نہوا اور بعد اسکے مریض کو گرانی اور ثقل معلوم ہوا ب معلوم ہوگا کہ یہ مریض چھٹے روز مرجائیگا۔ نوان روز خبر دیتی اُس بحران کی کرتا ہے جو گیارھوین روز ہوگا اور گیارھوان دن چودھوین روز کے بحران کی خبر دیتا ہے اور سترھوان روز اکیسوین روز کی خبر دیتا ہے۔ اختلاف ایام بحوری کا بحران کے اچھے اور برے ہونے مین اسکا بیان یہ ہے کہ بعض ایام ایسے ہین جنمین بحران جید اور خوب ہوتا ہے اور تمام ہوجاتا ہے اور اُسکی خوبی پر وثوق اور اعتماد کیا جاتا ہے۔ اور جید بحران وہی ہے جس سے پہلے دلائل نضج مرض کے ہوچکے ہون اور جتنے خراب اور مہلک اعراض ہین سب سے اور جتنی چیزون سے خوف ہوتا ہے اُس سے سلیم اور پاک ہو وہ امور جیسے خفقان اور وجع الفواد یعنے معدہ کے منھ کا درد۔ ایضاً اُسی بحران جید مین بعض قسم کے استفراغ بھی واقع ہوتے ہین اور اسی بحران جید سے پہلے انذار یعنی خبر دہی اسکے جید ہونے کی ہوچکی ہو۔ پس یہ ایام بحران جید کے بھی باہم تقدم اور تاخر مراتب کا رکھتے ہین اسی خوبی مین بحران کے۔ سب سے پہلے اور مقدم خوبی بحران مین ساتوان روز ہے اُسکے بعد چودھوان روز ہے اور ان دونون کے بعد جودت مین چوتھا روز ہے اور بیسوان روز اور ان سب سے کم خوبی مین گیارھوان دن ہے۔ اور اس سے کمتر سترھوان روز ہے اور اسکے بعد پندرھوان اور اسکے بعد اکیسوان اور ان سب کے بعد تیسرا دن ہے۔ بعض ایام بحوری ایسے ہی ہین جنمین بحران ردی ہوتا ہے۔ اور بحران ردی وہ ہے جس سے پہلے دلائل نضج کے پیدا نہون اور اعراض اس بحران کے روز صعب اور خراب اور پرخطر واقع ہون اور یہ چھٹا اور بارھوان دن ہے کہ ان دنون مین بحران کے ہمراہ استفراغ نہین ہوتا اور ایسے پہلے بحران ہونے کی خبر دیتی کوئی اور دن کرتا ہے کہ بحران ہوگا اور یہی بحران جو چھٹے اور بارھوین روز ہو ناقص ہوتا ہے میری مراد ناقص ہونے سے یہ ہے کہ مرض پھر پلٹ آتا ہے اسی روز اور مریض اُلٹ جاتا ہے جسکو نکس کہتے ہین۔ بعد چھٹے اور بارھوین دن کے خرابی مین آٹھوان روز ہے اسکے بعد دسوان روز ہے اسکے بعد سولھوان اور اٹھارھوان روز ہے۔ لیکن اختلاف ایام بحران کا قوت اور ضعف مین اُسکی کیفیت انشاء اللہ تعالی مین اسی مقام پر لکھتا ہون اب مین کہتا ہون اور توفیق کی طلب خدا سے ہے کہ ایام بحران کے بعض تو وہ ہین جنکا حال دورہ سے معین اور مقرر ہوتا ہے اور یہی ایام بحران کے درحقیقت ہین۔ اور بعض ایام بحوری ایسے ہین جنکے دورے کے طور پر تقرر نہین ہوتا ہے بعض ایسے ایام ہین جنکا حساب اسابیع ہوتا ہے یعنے چار چار روز کا شمار کرکے اور یہ ایام چوتھا اور ساتوان اور گیارھوان اور چودھوان اور سترھوان اور بیسوان اور چوبیسوان ہے اور اسی طرح سے شمار کرتے رہتے ہین تا اینکہ چالیسوین دن تک پہونچین جیسا کہ فاضل بقراط نے ذکر کیا ہے کہ جو بحران چالیس روز کے بعد ہوتا ہے اُسکا دورہ ہر ایک بیس دن مین شمار کیا جاتا ہے ایک سو بیس روز تک۔ اور جو بحران اسابیع کا ہے یعنے چوتھے روز کے شمار سے لیا جاتا ہے اُسکی زیادہ تر قوت بیس روز تک ہے ابتدائے مرض سے۔ پھر جب بیس روز سے تجاوز ہوا اب اُس بحران کی قوت ضعیف ہوجاتی ہے جسکا شمار چار چار دن کرکے ہوا تھا۔ اور اب قوت اُس بحران کی ہوگی جسکا شمار سات سات روز کرکے کیا جاتا ہے اور انھین کو اسابیع کہتے ہین۔ اور یہی دونون قسم کے بحران جنکا شمار چار چار اور سات سات روز سے کیا جاتا ہے اقوی بحران کے اور حسابات سے ہین اور حرکت بھی انکی زیادہ تر سریع جلد ہوتی ہے لیکن جو ایام بحران کے اُنکی آمد بسبیل دورہ معلومہ کے نہین ہوتی یہ وہ دن ہین جو بیچ مین ایام اسابیع اور اسابیع کے ہین مراد یہ ہے کہ وہ ایام چار چار کے حساب سے اور سات سات کے شمار کرنے سے یوم بحران نہ ٹھہرین اور حرکت بحران ان دنون مین ایام اسابیع اور اسابیع سے کمتر ہوتی ہے۔ اور قوت بحران کی فقط بیسوین روز تک ہے اور جب بیس دن سے

زیادہ ہوسکے پس شاید یہ بحران قوی پیدا نہوگا اور اگر ہوگا تو ضعیف ہوگا - وہ سبب جسکے وجود سے صاحب اُس بحران کا بھی جسکا بحران
چار چار اور سات سات کے شمار سے پڑتا ہی قوی تر ہوتا ہی اور اُسکی حرکت بہ نسبت غیر کے زیادہ تر سریع اور تیز ہوتی ہی وہ یہ سبب ہی
کہ چاند کی چال کے سبب سے یہ قوت اور سرعت صاحب بحران کی ہوتی ہی - اسکی دلیل یہ ہی چونکہ کواکب سیارہ جملہ امور کائنہ اور فاسدہ
عالم کے ہونے اور ہونے کے اسباب ہین یعنی فلک قمر کے نیچے کے موجودات کے اسباب بھی کواکب سیارہ ہین - اور ہر ایک کوکب مین
ایک خاصیت جداگانہ خلاق عالم نے ایسی رکھی ہی جسکا دخل کسی چیز کے ہونے اور بنونے مین ایسا ہی کہ دوسرے کوکب مین وہ اثر
نہین ہی - اور قمر بھی چونکہ ایک سیارہ ہی [illegible] تغیر دینے کی ہی اور باوجود اس ذاتی خاصیت کے
ماہتاب کو اور کواکب سیارہ سے بھی شرکت تغیر [illegible] اسباب عالم کے اسلیے کہ فلک قمر سب سے زیادہ قریب ہی اس عالم سفلی کے
جسمین ہم لوگ بھی بستے ہین - اور افعال قمر کے ہر مہینے مین ظاہر ہوتے ہین - اور زیادہ تر ظہور افعال قمری کا اسوقت ہوتا ہی جسوقت
قمر ہمراہ آفتاب کے اجتماع پیدا کرے اور اسوقت قمر [illegible] زیادہ ظاہر ہوتا ہی جب آفتاب و ماہتاب مین پینتالیس درجہ کا فاصلہ
اور یہ شکل نصف تربیع کی ہی - اور یہ بات قمر کو چوتھے روز رویت ہلال سے ہوتی ہی اور اسوقت قوت قمر کی ضعیف ہوتی ہی اور جب آفتاب
اور ماہتاب مین نوے درجہ کا فاصلہ ہو جسکو شکل تربیع کہتے ہین [illegible] سے یہ ہی کہ آفتاب اور ماہتاب مین چہارم دائرہ کا
فاصلہ ہو اسلیے کہ دائرہ کے تین سو ساٹھ حصہ ہین پس $\frac{360}{4} = 90$ ہوے اور یہ تربیع کا زمانہ جسمین چہارم گردہ قمر کا منور ہوتا ہی
یوم اجتماع سے ساتوین روز ہوتا ہی اور تربیع کے وقت فعل قمر کا قوی ہوتا ہی - اور جسوقت ماہتاب مین آفتاب سے ایک سو پینتیس درجہ کا
فاصلہ ہو اور اسوقت شکل قمر کی تین ربع روشن ہو جاتی ہی یعنے جو قطاع اکبر گردہ قمر کا نظر آتا ہی پورے چاند سے چہارم کم ہوتا ہی اور یہ بات
رویت مین نظر آنے اجتماع شمس اور قمر سے گیارھوین روز ہوتی ہی اور اسوقت فعل چاند کا زیادہ تر ضعیف بہ نسبت سابق کے ہوتا ہی - اور جسوقت
ماہتاب اور آفتاب مین فاصلہ ایک سو اسی درجہ کا ہوتا ہی اور اسی کو مقابلہ کہتے ہین یہ بات یوم اجتماع سے چودھوین روز ہوتی ہی اور
شکل ماہتاب اسوقت پورے دائرہ کی ہوتی ہی اور فعل قمر کا اسوقت قوی ہوتا ہی اور اسی طرح کا حال ہی کہ جسقدر آفتاب موضع مقابلہ سے
آفتاب کے دور ہوتا جاتا ہی پینتالیس درجہ خواہ نوے درجہ یا ایک سو پینتیس درجہ اسیقدر قمر کا فعل اشیاے عالم کے تغیر مین ظاہر
ہو جاتا ہی - اور یہ بات یعنی پینتالیس درجہ کی دوری ہر چوتھے روز یوم مقابلہ سے یعنے چودھوین روز سے ہوتی ہی - اور جسوقت قمر
انھین چوتھے ایام مین مسعود ہو خیر اور صلاح کو حادث کریگا اُن چیزون مین جسپر قمر دلیل خیر ہوسکتا ہی اور بہت سے اشیاے عالم مین
جو حادث ہوتے ہین - اور اگر ان اوضاع مین یعنے چوتھے چوتھے روز وقت مقابلہ سے قمر منحوس ہی تو شر اور فساد پیدا کریگا پھر چونکہ
امراض حادہ بھی انھین اشیا مین سے ہین جو سرعت حرکت اور تغیر کرتے ہین اور اُن امراض حادہ کی پیدایش بھی قمر کی نحوست سے ہوتی ہی
آدمی کی ولادت کی رو سے جسپر زائچہ دلالت کرتا ہی (مطلب یہ ہی کہ جسکا چندرمان روز ولادت مین نہو گا - یا مراد یہ ہی کہ ہمیشہ جسکا
چندرمان ضعیف ہوگا از روز ولادت تا آخر اُسی کو امراض حادہ اُسی تاریخ لاحق ہونگے جب اسکا چندرمان مدھم ہوگا) لہذا جب
قمر کو بعد اور دوری موضع نحوست سے وہ محل نحوست جو بروقت ابتداے مرض کے قمر اُسی جگہ تھا [illegible] نحوست سے اُسی قمر کے یہ مرض پیدا
ہوتا ہی - خلاصہ جب اُس نقطہ سے پینتالیس جزو حرکت کریگا حرکت اُس مرض کی قوی ہوگی اور یہ چوتھے روز ابتداے مرض سے
ہوتا ہی - اور جب نوے درجہ محل نحوست سے دور ہوگا اور وہ شکل تربیع پر مقام نحس سے ہوگا اور یہ امر ساتوین روز ابتداے مرض سے

واقع ہوتا ہے اب اگر قمر ... مرض کی زیادہ تر قوی ہوگی اور زیادہ شدید ہوگی اور یہی صورت ... رہیگی باقیماندہ رفتار قمر میں
اس مقام سے ... مرض ... گیا ہے اور جس دن مرض پیدا ہوا ہے- اور یہ دوری قمر کی موضع نحوست سے اسی حساب سے لگتی ہے
جس طرح سے دوری قمر کی آفتاب کے اجتماع کے مقام سے اوپر ہمنے بیان کی ہے- پھر اگر حرکت قمر کی اور قوت اسکو ہر چوتھے روز ہو دلالت
بحران پر انصاف تربیع پر کریگی یعنے چار چار روز کے حساب سے بحران رابوعی ہوگا اور اگر حرکت اور قوت قمر کی ساتوین روز ہوگی
اسوقت دلالت تربیع کی ہوگی- لیکن جو بحران ان ایام کے سوا اور دنون مین ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ رابوعات اور سابوعات کے علاوہ
اور دنون بحران پڑجاتا ہے اسکی دو ہی صورتین ہین- یا تو رابوع کے پہلے خواہ سابوع کے پہلے ہوگا خواہ انکے پیچھے ہوگا- اور یہ بات
بے حساب بحران ہونے کے یا تو اسوجہ سے ہوتی ہے کہ طبیعت کو تنگ کرکے اسپر لاتی ہے کہ بحران بحران رابوع خواہ سابوع سے پہلے
ہوجاتے خواہ اور کچھ اسباب ایسے ہوتے ہین کہ طبیعت کو عائق اور مانع ہوتے ہین کہ اس بحران کو جو اسی روز پڑا ہے تمام کرنے سے
روکین- جو شیا کہ طبیعت کو تنگ کرکے اور اسکو ہیجان مین لاتے ہین وہ قوت مرض کی ہے اور جلد حرکت کرنا مرض کا اور لطافت
اس خلط کی بسبب اس گرم ہوا کے جو خلط کو لطیف کردیتی ہے اور مادہ کو حرکت دیتی ہے اور اسی سبب سے ہیجان طبیعت مین آجاتا ہے
واسطے دفع کرنے مادہ مرض کے- اور کبھی یہ بات یعنی ہیجان طبیعت بوجہ خطا کرنے مریض کے پیدا ہوتی ہے جو تدبیر غذا سے مین کرتا ہے
مثلاً غذا سے گرم کھا لیتا ہے یا غصہ زیادہ کرتا ہے پس بحران پہلے وقت سے ہوجاتا ہے- اور جو بحران ایسے وجود سے قبل از وقت
ہوتا ہے اسمین اعراض صعب اور شدید پیدا ہوتے ہین پھر اگر انھین اعراض شدیدہ کے ہمراہ اور علامات مذمومہ بھی ہون ہلاک
مریض پر دلالت ہوگی اور اسوقت مریض مرجائیگا- اور اگر علامات جید اور اچھے ہون مریض کے خلاص اور رستگاری پر مرض سے
دلالت ہوگی اسلیئے کہ یہ بحران پورا اور تمام ہوگا بلکہ مرض کے عود پر اور بیمار کے الٹ جانے پر دلالت کریگا- جو اسباب طبیعت کو مانع
حدوث بحران سے اسقدر ہوتے ہین کہ ربوع اور سابوع یعنے چار چار اور سات سات روز کے حساب سے جو دن بحران کا تھا اسکے بعد
بے حساب معین یہ بحران پڑے وہ ہوا سے سرد ہے جو طبیعت کو مانع اور عائق ہوتی ہے کہ مادہ کو نضج دے اور خلط مرض کو پختہ کرے دفعتہً
اور خطا تدبیر بھی اسی طرح مانع طبیعت کو ہوتی ہے اور یہ خطا یا طبیب کی طرف سے ہوتی ہے جب تدبیر مین خطا کرے یا پرستار اور
خدام مریض سے خطا ہوتی ہے جب بیمار کے قریب دل تنگی رونا پیٹنا چیخنا چلانا زیادہ کرین- یا خود بیمار سے خطا ہوتی ہے کہ طبیب کی اطاعت
نکرے جیس دوا وغیرہ کے استعمال کا پرستار اور عیادت کرنے والون نے مریض کو زیادہ ہلا یا ڈولا یا اور بے چین مریض کو کردیا اور انکو
علم طب سے کچھ آگہی نہو اور نہ اس مادہ کی کیفیت سے آگہی ہو کہ وہ سکون اور آرام چاہتا ہے ایسی ہی خرابیون سے طبیعت مریض کی
شکست خوردہ مقابلہ مادہ سے ہوکر اپنے عمل اور اثر سے ضعیف ہوجاتی ہے- اور یہ خطا اگر عظیم ہو اور دیگر علامات خبر دہی خلاص مریض کی
کرنے ہون اسکا اسیقدر اثر ہوگا کہ بحران کو اپنے وقت پیر ہونے کو منع کریگی اور مرض مین طول ہونے کی خبر دہی کریگی- اور اگر خطائے
عظیم کے ہمراہ علامات ہلاکت کی خبر دہی کرنے والے پیدا ہونگے پس بحران سے پہلے موت آجائیگی- اور اگر یہ خطا تھوڑی اور دیگر علامات
جید ہون بحران کی خوبی کو یہ خطا کم کردیگی اور اسی بحران کو ضعیف کردیگی- اور اگر مرض کوئی عظیم ہو اور علامات دیگر جید ہون مرض مین
طول پیدا کریگی- اکثر گاہ مرض تو عظیم نہین ہوتا مگر خطائے عظیم واقع ہوجاتی ہے اور مریض ہلاک ہوجاتا ہے- پس مناسب ہے جاننا اس امر کا
کہ جتنے بحران اپنے وقت سے پہلے واقع ہوتے ہین قوی ہوتے ہین- اور جتنے بحران کہ اپنے وقت سے ہٹ کر ہوتے ہین ضعیف ہوتے ہین

اور اسکا جاننا بھی مناسب ہے کہ اراببع اور اسابیع دونون کا شمار دو طرح سے لیا جاتا ہے - ایک حساب اتصال کا اور دوسرا حساب
انفصال کا - اتصال کا حساب رابوع اول کو جب رابوع دوم سے ملاکر لین ہوتا ہے اور اسکا بیان یہ ہے کہ روز اول مرض سے جب شمار کرین
چوتھا روز رابوع اول پڑیگا اور پھر چوتھے روز سے اگر شمار کرین ساتوان دن رابوع دوم ہوگا (مثلاً ۱ + ۲ + ۳ + ۴ یہ رابوع ہے - پھر
۴ + ۵ + ۶ + ۷ یہ دوسرا رابوع ہے) اسی طرح گیارھوان دن جب حساب مین ایک شمار کرین - تب چودھوان دن رابوع پڑیگا - اسی طرح
بیسوان دن متصل سترھوین روز کے رابوع ہوگا اسلیے کہ بیسوان دن چوتھا روز ہے سترھوین دن سے جب سترھوین کو ملاکر
شمار کرین - اسی طرح چوبیسوان روز متصل ستائیسوین روز سے ہے اسلیے کہ ستائیسوان دن اگر چوبیسوین سے ملاکر شمار کرین تو چوتھا ہے
اسی طرح سے ستائیسوان روز متصل تیسوین روز سے ہے - اور چونتیسوین متصل سینتیسوین سے ہے اور سینتیسوان متصل چالیسوین سے ہے
اسلیے کہ وہ چوتھا روز سینتیسوین سے ہے پس رابوعات مین سات رابوع متصل لیے جاتے ہین اور سابوعات مین ہم فقط تین
ہفتہ کو یعنے سابوع کو متصل شمار کرتے ہین یعنے بیسوان دن جب تیسرا سابوع پڑیگا جب چودھوان روز جو سابوع دوم ہے اسی چودھوین
شمار کرین - اس طرح ۱۴ + ۱۵ + ۱۶ + ۱۷ + ۱۸ + ۱۹ + ۲۰ - اور رابوعات مین بطور انفصال کے ہم رابوع دوم کو یعنی ساتوین روز کو رابوع
سوم کے شمار کرنے مین جدا کر دیتے ہین تب جا کر گیارھوان دن رابوع سوم پڑتا ہے یعنی جب آٹھوین سے شمار کرین تب گیارھوان روز
چوتھا دن پڑیگا - اسی طرح چوبیسوان دن جب رابوع پڑیگا کہ بیسوین کو ملاکر شمار کرین بعد بیسوین کو چھوڑ کے اکیسوین سے شمار کرین
اور اکتیسوان روز منفصل چوبیسوین سے ہے اسلیے کہ جب چوبیس کو چھوڑ کے پچیسوین سے شمار کرین تب اکتیسوان دن ساتوان پڑیگا
اور اسابیع کا یہ حساب ہے کہ اسبوع دوم منفصل اسبوع اول سے ہے اسلیے کہ پہلا اسبوع ساتوین دن پڑتا ہے جب ساتوین روز چھوڑ کر جب
آٹھوین روز سے شمار کرین تب جا کر چودھوان روز اسبوع دوم ہوگا - اور اسی طرح بیسوین روز کے بعد جو دو اسبوع پڑتے ہین اسکا بھی
شمار انفصال سے ہوتا ہے کہ ستائیسوین کو چھوڑ کر اٹھائیسوین سے شمار کرین تب جا کر چونتیسوان روز اسبوع پڑیگا - انھین طریقون سے
اراببع اور اسابیع کا شمار ایام بحران مین ہوتا ہے اور یہی وجوہ جو ہمنے لکھے ہین موجب اختلاف ایام بحران کے ہوتے ہین اسکو
سمجھ لے کہ انشاء اللہ تعالی کافی ہوگی -

باب نواں شناخت مین اُن علامات کے جو بحران پر دلالت کرتے ہین اور بحران کے اسباب کے بیان مین

جان تو خدا تجھے رشید کرے کہ جو علامات بحران پر دلالت کرتے ہین وہ بھی کچھ تو علامات بحران حاضر اور موجود پر دلالت کرتے ہین
اور کچھ علامات بحران آئندہ ہونے والے پر دلالت کرتے ہین - جو علامات خبر دیتی بحران کی کرتے ہین یہ جلد حرکت کرنا مرض کا اور اسی
مرض کا ہیجان اور جوش خروش اور قوت حرارت اور علامات نضج کا ظاہر ہونا پیشاب اور پاخانہ مین اور بدن مین اور نبض کا عظیم ہونا
اور جلد جلد چلنا - پھر اگر مرض از قسم دورے تپون کے ہو جو دورہ سے آتی ہین اور دورہ چھوٹ جاتا ہے پس نوبت کا مقدم ہونا اور تپ کے
مرتبہ کا تقدم اور اسکی سرعت حرکت اور اسکے ابتدائی زمانہ کہ مثلاً ایک روز ناغہ سے آئے کہ یہ سب علامات بحران کے جلد ہونے پر دلالت
کرتے ہین - پھر اگر یہ مرض باوجود ان امور کے ایسے ایام مین اوقات سالانہ کے ہو جو گرمی کے دن ہین خواہ مادہ تپ کا صفراوی یا قوت
مریض کی قوی ہو یہ بھی بحران کے جلد ہونے پر دلیل ہے - لیکن اگر علامات ضد اور مخالف ان علامات کے ہون میری مراد مخالف سے یہ ہے
کہ مرض کے حرکت مین سکون ہو اور حرارت اُن دنون ضعیف ہو اور کوئی چیز علامات نضج سے ظاہر نہو اور نبض اُن دنون صغیر ہو اور

سست بھی چلتی ہو اور تپ کے دورے اپنے وقت سے بعد پڑتے ہوں اور بول بھی ضعیف ہوتی ہو پھر ہو تو یہ ہو کہ یا تو وہ تپ ہو جو ہر روز
آتی ہو یا کہ ایک دن اُسکا دورہ ہو اور دو دن ناغہ کردے (جسکو چوتھیا بخار کہتے ہیں) اور مریض باوجود علامات کبیر السن ہو یعنے
بڑی عمر کا آدمی ہو۔ اور وقت موجود سالا۔ اوقات میں سے بھی سرد ہو یہ سب امور بحران کے متاخر ہونے پر دلالت کرینگے اور دیر میں
بحران واقع ہوگا۔ اور اگر علامات متوسط اور درمیانی حالت پر ان دونوں علامات سے ہوں اُسکو دلالت یہ ہوگی کہ بحران نہ جلدی
ہوگا اور دیر میں نہوگا۔ پس یہی علامات ایسے ہیں جنسے استدلال اُس بحران پر کیا جاتا ہے جو ہونے والا ہے قبل اُسکے ہونے کے۔
جو علامات بحران موجود پر دلالت کرتے ہیں یہ وہ اعراض خفیف اور ضعیف جو ہمراہ بحران کے ہوتے ہیں اور اُنکا بیان یہ ہے کہ بحران سے
پہلے استفراغ یعنے خارج ہونا کسی خلط کا بدن سے۔ یا وہ خراج اور پھوڑا ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے بحران ہوگا۔ اور قلق شدید اور
اضطراب ہوتا ہے۔ اور کچھ اعراض سخت اور خوف دلانے والے اُس شخص کو جو گرفتہ آمد بحران سے نہوا اور کبھی اُسنے بحران کا نام بھی
نہ سُنا ہو۔ پھر اگر بحران دن کو ہوتا ہے قلق اور اضطراب رات سے اُسی دن کے شروع ہوگا۔ اور اگر بحران کی آمد شب کو ہے دن ہی سے
قلق پیدا ہوگا۔ اور یہ اعراض مریض کا قلق اور دل تنگ ہونا اور بستر پر اُچھل اُچھل پڑنا اور جس جگہ لیٹا ہے اُسکو چھوڑ کر دوسری جگہ
کروٹ لے لیکر پہونچنا اور پھر کہیں چین نہیں۔ درد سر کا ہونا ایضاً سبات یعنی جھپکی اور اختلاط ذہن اور حواس بھاری ہونے اور
آنکھوں کے روبرو پتنگے سے اُڑنے اور تخیلات خراب اور تاریکی آنکھوں میں بدرت آنسو بلاقصد چلے آرہے ہوں اور روتا ہو
دونوں آنکھیں سُرخ ہوں بدون آشوب چشم کے جبڑے کی حرکت نیچے کی طرف ہوتی ہو اور چہرہ سُرخ ہوجائے اور سانس میں تنگی
منہ میں معدہ کے پھڑکن گردن میں درد مراق شکم یعنے پیٹ کی جھلی کا اوپر کھنچنا۔ بدن میں کنپکپی اور تھرتھری پیشاب آنے میں
دشواری احتباس طبیعت یعنے کھل کر اجابت نہونی اور پیاس زیادہ معلوم ہونی نیچے والے ہونٹھ کا پھڑکنا معدہ میں لذع اور جلن کا پیدا ہونا
پیٹھ میں درد اور لرزہ وغیرہ اور بھی بہت سے اعراض دشوار اور باصعوبت اسی طرح کے ہوتے ہیں۔ جب یہ اعراض پائے جائیں
سب کے سب خواہ بعض انمیں سے اُسوقت معلوم ہوگا کہ اب بحران موجود ہے اور ہو رہا ہے۔ اور اسکا بیان یہ ہے کہ جب یہ سب علامات
خواہ بعض انمیں سے شب کو ہوں معلوم ہوگا کہ اب صبح کو بحران ہے اور اگر دن کو ہوں اُسوقت معلوم ہوگا کہ بحران اسی شب کو ہے جو
اس دن گذرنے کے بعد آئیگی۔ اور ہر ایک علامت انھیں علامات مذکورہ میں سے یا تو بحران ردی اور خراب پر دلالت کرتی ہے یا بحران جید پر بحران جید
وہ ہے جو کسی دن منجملہ ایام بحوری جید کے ہو جنکو ہمنے باب گذشتہ میں بیان کردیا ہے اور نبض بھی اسکے ساتھ قوی ہو اور پہلے بحران پڑنے سے نضج ہوچکا ہو
اور ظاہر ہوگیا ہو۔ کہ یہ علامات اگر ایسے وقت ظاہر ہونگے ان علامات کے تابع کوئی ایک استفراغ بھی منجملہ انھیں استفراغات کے
ہوگا جنکو ہمنے بیان کردیا ہے اور اُسی بحران کے دن بذریعہ اُسی استفراغ کے یا تو بیماری جاتی رہیگی یا بیمار کسی اچھی حالت کی طرف
نکل آئیگا۔ اور اگر ہمراہ اسی استفراغ کے وہ خلط بھی برآمد ہو جس سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اسکے نکلنے کو دلالت بتاکید ہوگی مریض کے
صحت پانے پر اگر وہ خلط اُسی عضو کی طرف سے برآمد ہو جو مخصوص ہے خارج ہونے سے اُسی خلط کے اور صلاح حال پر اسلیے نکلنے کو
زیادہ دلالت ہوگی۔ جو اعراض کسی استفراغ سے پہلے پیدا ہوتے ہیں اُنمیں سے ہر ایک عرض کو قسم خاص پر استفراغ کے بھی دلالت
ہوتی ہے اسکی صورت یہ ہے کہ اگر مریض کے چہرہ پر سُرخی نمودار ہوے یا اینکہ ناک اُسکی سُرخ ہوگئی خواہ دونوں کنپٹیاں اُسکی بھاری ہوکر
دھکنے لگیں خواہ گردن میں اُسکے درد ہو اور اپنی آنکھوں کے سامنے چمک اور شعاع دیکھے خواہ تاریکی چشم اُسکو ہوجائے خواہ شریف کے نیچے

مثلاً پیٹرو میں تمدد اور کھنچاو معلوم ہو یہ امور دلیل ہونگے کہ بحران بذریعہ رعاف کے ہوگا۔ اور اگر ان علامات کے ہمراہ ناک میں کھجلی بھی ہو
اور بیمار ہر وقت ناک اپنی کھودا کرے اور کھجایا کرے اس سے تو صاف معلوم ہوگا کہ اسی وقت نکسیر چلا چاہتی ہے اور زیادہ دیر نہ لگیگی
اور اگر یہ بیمار نو عمر ہو نکسیر پر دلالت اور قوی ہوجائیگی اسلیے کہ خون کی نو عمر آدمی کے بدن میں زیادتی ہے۔ لیکن پورے جوان اور ادھیڑ
آدمی کی نکسیر کم چلتی ہے۔ اور جسوقت بیمار کے سر پر گرانی ہو اور معدہ کے منہ میں درد اور متلی اور کرب اور سینہ میں تنگی اور گھٹنی اور مراق اوپر کی
طرف کھنچتی ہو دلالت یہ ہوگی کہ آج کا بحران بذریعہ قے کے ہوگا۔ اسکا سبب یہ ہے کہ صفرا اگر معدہ کے منہ کے بوجھ سے اپنی کے پھرتا ہے اور
درد بوجہ ریا دتی حس منہ معدہ کے معلوم ہوتا ہے۔ پھر اگر با انیہمہ شراسیف کے نیچے بدن سرد ہو اور نیچے والا ہونٹھ پھڑک رہا ہے اسکو زیادہ دلالت ہوگی
قے کے ہونے پر اور یہ کہ اب بہت جلد قے ہوا چاہتی ہے۔ اور جسوقت بیمار کو اختلاط ذہن عارض ہو اور پیشاب اسکا بند ہوجائے اور پاخانہ بھی۔ اور ظاہر
بدن پر سرخی ہو اور گرمی بھی بدن میں پیدا ہو اور بخار گرم بدن سے اٹھتا ہو کہ اس سے کیقدر ترمی بدن میں پیدا ہو اور نبض اسکی باوجود ان علامات کے
نرم مشابہ نبض موجی کے ہو دلیل ہوگی کہ بحران بذریعہ عرق کے ہوگا۔ اور اگر ان امور میں سے جو ہمنے لکھے ہیں کوئی بات پائی نہ جائے اور بیمار کو
لذع یعنے چبھن اور گرانی ناف کے نیچے معلوم ہو یا قراقر شکم میں پیدا ہو دلالت ہوگا کہ بحران بذریعہ اسہال کے ہوگا خصوصاً اگر پیشاب میں
کمی ہو خواہ بند ہوجائے اور اگر بیمار کی پشت میں درد ہو اور بیمار کو عادت بھی ہو کہ خون اسکی مقعد سے نکلتا ہے اور اسی کے خارج ہونے کا
دورہ بھی اب قریب آپہونچا ہے اسکو دلالت ہوگی کہ بحران بذریعہ جاری ہونے خون کے منہ سے ان رگوں کے ہوگا جو مقعد میں ہیں اور
اگر مریض عورت ہے اور اسکے ایام معمولی حیض کے آپہونچے ہیں اسکا بحران حیض کے جاری ہونے سے ہوگا۔ اگر بحران کسی استفراغ کے
ذریعہ سے ایسے دن واقع ہو جو بحران جید کے ایام میں اور اسی بحران سے پہلے نضج بھی بخوبی ظاہر ہوچکا ہو اور نبض بھی قوی ہو اور
بیمار کو بعد اسی استفراغ بحران کے راحت بھی ملے اور خفت معلوم ہو اور جو اعراض مرض کے تھے بحران کے وقت انمیں کمی بھی محسوس ہو اور
حرارت ٹھہر گئی ہو اور رنگ بیمار کا اچھا ہوگیا ہو اور نبض اسکی قوت پکڑ گئی ہو اسکو دلالت ہوگی کہ بحران جید اور تام ہوا ہے۔ جو علامات
بحران کے ردی اور خراب ہونے کے ہیں وہ اضداد یعنے مخالف علامات بحران جید کے سمجھنے چاہییں۔ اسکی صورت یہ ہے کہ اگر یہی علامات
اور اعراض جو مذکور ہوچکے ظاہر ہوں خواہ بعض انمیں سے کسی دن کو خواہ کسی رات کو نمایاں ہوں کہ وہ دن یا رات ایام بحران سے نہو
یا اینکہ ایام بحران جید سے ہو اور نہ انکے ہمراہ کوئی علامت نضج کی پائی جائے اور نبض باوجود اس خرابی کے ضعیف ہو اور استفراغ اس
خلط کا ہو جو علاوہ مادہ مرض کے ہے۔ جب ایسا ہوگا یہ بحران اسوقت ردی اور مہلک ہوگا۔ پھر اگر علامات بحران کے ہمراہ درمیانی حال کے
پائے جائیں یعنے بحران جید اور بحران ردی کے بیچ میں علامات ہوں پس وہ بحران اس دن تام نہوگا بلکہ ناقص ہوگا میری مراد ناقص ہونے
بحران کے یہ ہے کہ ایسے بحران سے مرض منقضی نہوگا یا بلکہ مرض کا زوال کسی اور بحرانی دن تک ملتوی رہیگا جو بعد اسی بحران کے آنے والا ہے جیسے
بحران ساتویں روز ہو کر اور مرض جاتا نہ رہے بلکہ بقیہ مرض کا باقی رہ جائے اب اسکا بحران نویں اور گیارھویں دن تک متاخر ہوگا۔
اور اگر ایسے درمیانی احوال کے بحران سے مرض جاتا بھی رہے پھر دوبارہ عود کریگا اور مریض برعکس واقع ہوگا یعنے پلٹ جائیگا اور اگر یہ حال
متوسط ہمراہ خراب اعراض کے ہوں اور ضعف قوت بھی انکے ہمراہ موجود ہو اسوقت یہ احوال متوسطہ مہلک ہونگے۔ اور اگر قوت قوی ہوگی
مریض کی جان سلامت رہیگی۔ یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ امراض حادہ اکثر تو انکی یہی صورت ہوتی ہے کہ بحران انکا قبل از وقت ہوجاتا ہے
یا مثلاً پانچویں روز خواہ چھٹے روز۔ اور امراض سلیمہ کا اکثر بحران دیر کرکے ہوتا ہے اور پیچھے ہٹ جاتا ہے جسقدر انکی حدت اور تیزی میں

قوت وسعت ہو اسکو جان لے کہ مطلب کو پہونچ جائیگا۔

باب بیسوان شناخت مین علامات ردی کے جو موت کی خبر دیتی ہین اور انکے اسباب اور علامات کا بیان

جان تو خدا تجھے کامیاب کرے کہ ہمنے بقدر حاجت بیان اُن دلائل کلیہ کا کر دیا جنکی خبر دہی سلامت اور ہلاک مریض کی ہوتی ہے اور وہ بیان یہی تھا کہ اوقات مرض حاد اور مرض متطاول کے بیان کر دیے اور علم کیفیت بحران کا بھی بیان کر دیا۔ اب ہم شروع کرتے ہین دلائل جزئیہ کا جو خبر دہی سلامت یا ہلاکت کی کرتے ہین ہر ایک مرض مین اور یہ بیان ہمارا اُسی طرز پر ہے جس طرح فاضل البقراط نے بیان کیا ہے اُس کتاب مین جسکا نام تقدمۃ المعرفۃ ہے اور کتاب فصول اور دیگر کتب مین بقراط کے ہے۔ اور یہی ہمارا بیان اُن اُمور اور احکام جزئیہ کو شامل ہے جو ہمپر ظاہر ہوا ہے بیماریون کی خبرگیری اور علاج کرنے سے جو جو علامات ہمنے خود مشاہدہ کیے ہین اور انھین پائے ہین۔ اور اِس بیان کا آغاز ہم اُن علامات جزئیہ سے کرتے ہین جو خبر دہی ہلاکت کی کرتی ہین پھر اُسکے بعد ہم اُن علامات کو لکھینگے جو مریض کی سلامت پر دلیل ہوتی ہین۔ اور اُن علامات منذرہ بہ ہلاک سے پہلے ہم اسکو بیان کرتے ہین کہ یہی علامات ردی اور مہلک بھی سب برابر نہین ہین بلکہ باہم تفاضل اور ترتیب رکھتی ہین ہلاکت پر دلیل ہوتی ہین پس بعض انھین سے زیادہ قوی ہین اور بعض انھین سے زیادہ ضعیف ہین اور بعض انھین سے قوت اور ضعف مین میانہ ہین۔ فاضل بقراط نے مرتبہ ہر ایک کا انھین دلائل مین سے بیان کیا ہے جو قوت اور ضعف مین انکو حاصل ہے اور یہ بیان ایسے الفاظ سے ادا کیا ہے جو بمنزلہ فصل ممیز کے معلوم ہوتا ہے اور درجہ بدرجہ اُنکی قوت اور ضعف اثر کا تجویز کر کے اُسی ترتیب سے وہ الفاظ اختیار کیے ہین چنانچہ اُسنے کہا ہے (۱) مہلک (۲) قتال (۳) اشد یعنی زیادہ شر پر دلالت کرنے والی (۴) موت اِس علامت سے قریب ہے کہ یہ چارون الفاظ موت پر ضرور دلالت کرتے ہین۔ اور بعضے دوسری جگہ انھین علامات کی نسبت کہتا ہے کہ ردی ہے۔ یا مذموم ہے یہ دونون الفاظ دلالت کرتے ہین کہ ایسی علامات سے کبھی یہ بھی ممکن ہے کہ مریض کو اِس بیماری سے نجات بھی ملجائے خصوصاً اگر اِس علامت کے ہمراہ اور بھی چند علامات محمود پائی جائین۔ اور ایسی علامات جنکو مذموم اور ردی بقراط نے کہا ہے انھین دو خواہ تین علامتین پائی جائین اور کوئی علامت محمود نہ پائی جائے پس یہی علامات ہلاکت مریض کے دلالت کرین۔ اب ہم کہتے ہین اور توفیق خدا سے مطلوب ہے اور ابتدا اِس کلام کی انشاء اللہ علامات ردی سے اِس جگہ کرتے ہین بعض علامات ردائت اور خرابی حال مریض پر امراض حادہ مین دلالت کرتے ہین اور بعض علامات امراض متطاولہ مین ایسی خرابی پر دلالت کرتی ہین۔ اور پہلے ہم علامات ردیہ امراض حادہ کا ذکر کرتے ہین اور خدا سے توفیق طلب کر کے کہتے ہین کہ یہ علامات ردیہ کچھ تو ایسی ہین جو اعراض داخلی اور اندرونی سے بدن کے حالات سے ماخوذ ہین اور ملمس بدن اور بعض علامات ردیہ اعراض اندرونی سے افعال پر ماخوذ ہوتی ہین۔ اور بعض علامات ردیہ اُن چیزون سے ماخوذ ہین جو بدن سے نکلتے ہین۔ اور بعض علامات ردیہ حالات امراض اور علل سے خواہ جو اُمور مشابہ امراض کے ہین اُنسے ماخوذ ہین۔ جو علامات ردیہ حالات بدن سے لی جاتی ہین اُنکا بیان اب مین کرتا ہون۔ جو چہرہ مُہرہ کہ مشابہ صحیح آدمی کے چہرہ کے ہو وہ بھی دلیل ردی ہوتا ہے اور اُسکی خرابی کا زیادہ اور کم خواہ ضعیف اور قوی ہونا بقدر اُسکے قرب اور بُعد کے مشابہت مین صحیح کے چہرہ سے ہوتا ہے اور اِسی طرح اُسکی دلالت خرابی پر بھی کم و بیش ہوتی ہے جیسے جو چہرہ کہ نحیف سوکھا ہوا اور منخسف ہو جسکے معنی بقراط نے یون بیان کیے ہین کہ ناک اُسکی پتلی ہو اور دونون آنکھین اندر گھسی ہوئی اور دونون کنپٹیان بیٹھی ہوئی اور دونون کان اچھی طرح سے نمایان معلوم ہوتے ہون اور

انکی لو مین سمٹی ہوئی ہون مطلب یہ ہی کہ کان توبوجہ لاغری چہرہ کے ابھرے ہوسے ہون اور کان کی لو سوکھی ہوئی اور سمٹی ہو چہرہ کی کھال کھنچی اور تنی ہوئی اور رنگ چہرہ کا جو اسکی جلد میں نمایان ہی تیرہ یا سبز اور اسیر تیرگی اور کدورت غبار کی سی چھائی ہوئی ہو ایسا چہرہ ہلاک مریض پر دلالت کرتا ہی لیکن اگر یہ علامات چہرہ کی بسبب زیادہ محنت آنے کے خواہ کسی تعب سے خواہ بیداری سے یا دست شدید کے عارض ہوئی ہون اسوقت ان علامات کی رداءت اور خرابی کم ہوگی۔ اسکا سبب یہ ہی کہ ایسی کمی اور شدت رداءت کا چہرہ کے اعراض میں (یعنی) چہرہ کا ایسا حال امراض مستطاولہ مین بھی ہوتا ہی اور بروقت نفث شدید یعنی زیادہ کھنکھار مین پیپ وغیرہ آنے کے اور بروقت استفراغ کثیر جب رطوبات بدنی کا اخراج ہوتا ہی الغرض تین وقت چہرہ ایسا ہوتا ہی امراض مستطاولہ مین چہرہ اس سبب سے نحیف اور منخسف ہو جاتا ہی کہ مرض نے تمام بدن کو گھلا دیا ہی اور رطوبات کو اعضاے لحمیہ سے پگھلا دیا ہی اور بدن کو بامراض خشک کر دیتے ہین اور روح اور خون بدن سے کم ہو جاتا ہی اور لعب اور بیداری اور نفث یعنے مدہ وغیرہ کھنکھار مین آنا اور درد مین چہرہ کا ایسا ہونا اسوجہ سے ہی کہ بدن سے تحلیل روح اور رطوبت کا بکثرت ہو جاتا ہی اور یبوست کو بدن اسی تحلیل کی وجہ سے حاصل کرتا ہی اسی وجہ سے حرارت غریزی ضعیف ہو جاتی ہی اب روح اور رطوبت کو اسقدر گنجائش نہین ہی کہ ایسے مقامات بدنی تک یعنے اطراف اور کنارہ تک بدن کے پہونچین لہذا اطراف بدن لاغر ہو جاتے ہین خصوصاً چہرہ کہ زیادہ لاغر ہو جاتا ہی پس اسی چہرہ مین یہ اعراض پیدا ہوتے ہین۔ دوسرا سبب یہ ہی کہ چہرہ مین خون کی قلت کی ہی بسبب اسکے کہ چہرہ دل اور جگر سے دور واقع ہی اور حالانکہ یہی دونون عضو معدن روح اور خون کے ہین (تیسرا سبب یہ ہی) کہ چہرہ پر ہڈیان بھی زیادہ ہین اور جسوقت گوشت چہرہ کا گھل گیا ہڈیان اور کھال سوکھی نظر آئیگی۔ اور جب کہ یہ اعراض طولانی امراض مین بھی زمانہ دراز کی بیماری سے پیدا ہوتے ہین پھر اگر امراض حادہ مین پیدا ہون اور زمانہ امراض حادہ کا تھوڑا سا ہی مریض کی قوت اور ضعف مریض پر دلالت کرینگے اسی وجہ سے خطرہ اور ہلاکت پر دلالت کرینگے۔ پھر اگر یہ اعراض بسبب تعب اور اسہال و بیداری کے یا بسبب درد کے پیدا ہون اب انکو قوی دلالت خراب حالی اور رداءت پر ہوگی۔ اسی طرح سے خراب رنگ چہرہ کا اگر بوجہ برودت ہوا کے خواہ سردی سے شہر کی خواہ بوجہ سن پیری کے پیدا ہوگا رداءت اور خرابی اسکی کم ہوگی مگر یہ کہ مریض پر تین دن سے زیادہ گذر جاوین اور چہرہ کا رنگ اسی طرح کا اور یہ اعراض اسی طرح باقی ہون اب معلوم ہوگا کہ یہ اعراض بوجہ مرض کے پیدا ہوسے ہین اور یہ اعراض ردی و قتال ہین۔ اگر آنکھ کی سپیدی مین سرخی آجائے اور رگین آنکھ کی تیرہ خواہ سیاہ ہون یہ بھی دلیل ہلاکت پر ہوگی کہ مریض لامحالہ اب ہلاک ہو جائیگا۔ اسکا سبب یہ ہی کہ آنکھون کی سرخی جب کسی مرض سے ہو (مثلاً رمد سے) ایسی سرخی دلالت کرتی ہی دماغ کے امتلا پر اور دماغ کی جھلیون کے امتلا پر خونی مادہ سے اور تیرگی خواہ سیاہی آنکھون کی رگون کی آنکھون کی برودت مزاج پر دلیل ہی اور یہ بات خاص دلیل ہی مریض کی ہلاکت پر۔ ایضاً آنکھ کا اونچا ہو جانا امراض حادہ مین بھی علامت ردی ہی اگر یہ آنکھون کا اونچا ہو جانا بوجہ آشوب چشم یا بسبب قی کے نہو اسکا سبب یہ ہی کہ جب ان اسباب سے آنکھین چڑھی ہونگی دلیل ہوگی کہ بہت سا مادہ بطرف آنکھون کے ریزش کر آیا ہی۔ اور اگر آنکھین کھلی رہ جائین اور پتھرا جائین کہ حرکت انہین باقی نہ رہے یہ بھی زیادہ دلیل ردی ہی سبب یہ ہی کہ یہ علامت بھی دونون آنکھون کے سرد ہو جانے پر اور انکے بیجان اور مردہ ہوتے پر دلالت کرتی ہی۔ اگر سپیدی آنکھون کی سوتے وقت ظاہر ہوتی رہے اور دونون پپوٹے باہم چسپیدہ ہون اور یہ بات بسبب بعض استفراغات کے نہوئی ہو یعنے دست اور قی وغیرہ کی وجہ سے اور نہ بیماری مین یہ عادت بھی اسوقت یہ صورت آنکھون کی ضعف دماغ پر دلیل ہوگی اور اگر ٹیڑھا ہو جانا اور ہونٹ اور ناک پچیدہ ہو جائے مثلاً جھریان سی

سرخی آنکھ کی سپیدی مین

اندر پڑ جائیں اور رنگ میں اُنمیں اعضا کے تیرگی بھی ہو اب بھی موت مریض کو قریب سمجھنا چاہیے۔ اسلیے کہ یہ اعراض اعضائے مذکورہ میں دماغ کے تشنج سے پیدا ہوتے ہیں اور تیرگی اسکی بوجہ برودت مزاج اعضا کے ہوگی جو موت کی سردی سمجھنی چاہیے۔ برد اطراف یعنے ہاتھ پاؤن کا ٹھنڈا ہوجانا حمیات محرقہ میں ردی علامت ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ برد اطراف اُسوقت احشا یعنی اندرونی اعضا میں ورم عظیم پیدا ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ یا اخلاط باردہ جو بکثرت اطراف مذکورہ میں موجود ہوں۔ اور جب زبان میں گہنسیان ہوں اور اطراف سرد ہوجائیں دلالت ہوگی کہ موت اب قریب ہے۔ اور یہ بات اُس قسم سے ہے جسکو دلالت یہ ہے کہ مری اور معدہ میں بہت سے قروح پڑ گئے ہیں۔ جب کہ انگلیان اور ناخون کا رنگ سبز تیرگی مائل ہو اور نبض بھی ضعیف ہوجائے جب بھی موت قریب ہوگی اسلیے کہ یہ اعراض حرارت عزیزی کے بجھ جانے اور سرد ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور اگر یہ اعضا سیاہ ہوجائیں ہلاکت اُنکے دلالت کم ہوگی بہ نسبت سبز اور تیرہ ہوجانے کے۔ پھر سیاہی ناخن وغیرہ کے بارہ اگر قوت مریض کی قوی اور برداشت مرض پر اسکو توانائی ہو اور یہ سیاہی کی علامت کسی بحران کے روز پیدا ہوئی ہو سلامت حال مریض پر دلیل ہوگی اور معلوم ہوگا کہ مرض کسی پھوڑے کے پیدا ہونے سے دفع ہوجائیگا یا یہ ہوگا کہ جو مقامات سیاہ ہوگئے ہیں وہ اعضا جیسے ناخن وغیرہ گر پڑینگے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ عرض یعنے سیاہی ناخن وغیرہ کی بیشتر دفع طبیعت سے عارض ہوا کرتی ہے کہ جس مادہ نے مرض پیدا کیا ہے اُسکو طبیعت بطرف بعض اعضا کے دفع کرتی ہے بطور بحران کے۔ اور استدلال اسکے دفع بحرانی ہونے پر مریض کی قوت سے اور تحمل سے اُس ایذا کے جو مریض کو ہے اور ظہور علامات محمودہ سے کیا جاتا ہے۔ اور جب ایسا ہو یعنی وجوہ استدلال سب درست ہوں اُسوقت یہ سیاہی ناخن وغیرہ کی سلامت پر دلیل ہوگی۔ اور اگر درصل اسکے خلاف علامات ہوں ہلاک پر دلیل ہوگی۔ جب مریض کے بدن میں کوئی قرحہ پڑا ہوا ہو اور سبز ہوجائے خواہ سیاہ ہوجائے یہ علامت ردی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ جس بیمار کے مرنے کا وقت آتا ہے اُسکے بدن میں جو عضو آفت رسیدہ ہے ہر عضو سے پہلے وہی مُردہ ہوجاتا ہے اسلیے کہ حرارت غریزی عضو ماؤف کی ضعیف ہوتی ہے جب امراض حادہ میں بدن پر چھوٹے چھوٹے نقطہ باجرہ کے دانون کے برابر برآمد ہوں یہ بھی علامت ردی ہے اسلیے کہ اسکو دلالت ہے کہ نضج اُس مادہ کا جس سے یہ مرض پیدا ہوا ہے دیر میں ہوگا اور اگر یہی دانے بڑے بڑے ہوں خرابی انکی قلیل ہوگی۔ اگر یرقان لاحق کا ذر قبل ساتویں روز کے لاحق ہو دلیل ردی ہے اسلیے کہ جس یرقان سے بحران مرض کا ہوتا ہے قبل ساتویں روز کے نہیں ہوتا اور ساتویں روز سے پہلے وہی یرقان ہوتا ہے جو ورم جگر سے پیدا ہو اور جگر میں جب ورم ہوگا مجاری مرار یعنے صفرا کی راہیں جو کہ جگر سے مرارہ تک ہیں بند ہوجائینگی۔ جب کسی کا بدن شراسیف کے نیچے جہان پیٹ ہے لاغر ہو علامت ردی ہے اسلیے کہ اسکو دلالت ہے ورم پر۔ جب کسی آدمی کو تپ ہو اور ظاہر بدن اُسکا سرد اور اندر بدن کے التہاب اور بھڑک ہو اور اُسکے ہمراہ پیاس بھی ہو یہ دلیل موت کی ہے۔ اسلیے کہ یہ بات ورم گرم پر دلالت کرتی ہے جو اندر بدن کے ہے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوتا ہے چونکہ حرارت بطرف ورم کے پلٹتی ہے اور خون جو ورم میں آتا ہے جل جاتا ہے لہذا باطن بدن کا یعنے تمام مقام اندرونی جسم کا اُسی حرارت سے گرم ہو رہا ہے۔ پھر اگر گرمی تپ والے مریض کی اندرون بدن کے برابر نہو اور تمامی اعضائے باطنی یکسان گرم نہوں جیسے کہ اُسکا اندر کی طرف گرم ہو اور دونوں کف دست اور دونوں قدم اندر سرد ہوں اور حرارت دونوں جنب یعنے پہلوؤں میں قوی ہو یہ بھی دلیل ردی ہوگی اسلیے کہ اسکو دلالت یہ ہے کہ ورم گرم اطراف دماغ میں یا جگر کے اطراف میں ہے خواہ معدہ کے اطراف میں ۔

موت یا دوسری بیٹ سے پیدا ہوا اسکی خرابی اور ... ایام بحران مین زیادہ ہوتی ہے - گر کوئی تپ پہلے دورہ مین تو اسکی نوبت تھوڑی
ہو کر جاتی رہے اور پھر دوبارہ اسکی نوبت ہو وہ نہایت صعب اور دشواری سے اٹھے پس وہ تپ حبشیہ ہے - جب مریض کو جسکو
مرض حاد ہو جھری کی پھر بھر آہا قبل چودھوین روز کے عارض ہو اور دونون ہاتھ اسکے سوج جائین یہ بھی خراب اور ردی علامت ہے
پھر اگر کسی شخص کو یرقان عارض ہو وہ چودھوین روز تک ضرور مر جائیگا خواہ اس سے پہلے - اسلیے کہ یرقان اسکے جگر کے
فساد مزاج پر دلالت کرتا ہے - ایضاً اگر کسی آدمی کو تپ تیز قوی حرارت کی ہو اور پھر وہی حرارت ظاہری اندر چلی جائے اور ملمس
بدن کا حرارت مین خوش آیند ہو جائے یعنے گرمی اسکی مثل حرارت اصلی کے ہو اور یہ بات کسی سبب سے جو ایسی خوشگوار ملمس کی
کر دیتا ہے نہو میری مراد سبب سے یہ ہے کہ پسینا خارج ہو کر خواہ نکسیر جاری ہونے سے یا بدن پر پھنسیان وغیرہ خارج ہو کر جو بحران کی
صورتین ہین یہ بات پیدا نہوئی ہو تب دلالت یہ ہوگی کہ موت اس شخص کی جلد آنے والی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ حرارت اندر بدن کے
چلی گئی ہے پس بدن کے اندر کے مقامات وقوت حیوانی کی وجہ سے سوختہ کر دیگی اور پوری پوری قوت مذکورہ دفع مادہ مرض سے
باز رہیگی اور اسوقت قوت ساقط ہو جائیگی پس مریض مر جائیگا لیکن تپ محرقہ کی شدت اگر ارواح مین ہو یہ بھی دلیل ردی ہے
اسلیے کہ بحران انھین ارواح مین اس تپ کا ہوتا ہے - یہ بیان ان دلائل کا تھا جو بدن کے حالات سے خرابی حال اور ہلاکت پر
دلالت کرتے ہین انکو جان لے کہ فائز مطلب پر ہوگا - رہے جو دلائل کہ افعال بدن سے ماخوذ ہین انکا بیان اب مین کرتا ہون
اسی مقام پر - اور وہ یہ ہے کہ اگر دونون آنکھین مریض کی روشنی سے گریز کرتی ہون یعنی روشنی کا دیکھنا اسے ناگوار ہو اور آنسو
انمین سے بدون ارادہ کے نکلتے ہون یہ دلیل ردی اور خراب ہے اور اگر اسکے ساتھ حرکت بھی انکی زیادہ ہو اور دونون آنکھین تنگ
اور نیچی ہوئی ہون اور ایک انمین سے دوسری سے چھوٹی ہو یہ علامت مہلکہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ناگواری روشنی کی طرف دیکھنے کے
آنکھ کی ضعف قوت باصرہ پر دلالت کرتی ہے جو ضعف دماغ سے پیدا ہوتی ہے اور کسی عضو کے اعضاے بدن کے ضعف سے پیدا
نہین ہوتی اور آنسوؤن کا بدون ارادہ کے خارج ہونا یہ بھی ضعف قوت ماسکہ پر دلالت کرتا ہے وہ قوت ماسکہ جو دماغ مین ہے
پھر اگر یہ بات تو بحمی محرقہ کے ہو اور دیگر علامات ردی بھی ہون ہلاک پر دلالت کریگی اور اگر تپ اسوقت سلیم ہو عنقریب نکسیر
چلنے کی خبر دیتی ہوگی - آنکھون کا تنگ ہو جانا کہ نیچی ہوئی معلوم ہو تشنج دماغ پر دلالت کرتا ہے نہ ایک آنکھ کے عضل مین تشنج ہے
جیسے حول لینے کثر چشمی مین یہی بات پیدا ہوتی ہے - ایک آنکھ کا چھوٹا ہو جانا اور اسکی حرکت زیادہ ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ
رعشہ عضل چشم مین پیدا ہوا ہے اور پپوٹون مین رعشہ ہوا ہے - اور یہ دونون باتین ہلاکت پر دلالت کرتی ہین - پھر اگر بیمار کا
منھ ایسا کھلا ہوا ہو کہ بند نہو سکے یہ بھی اسکے ہلاک پر دلیل ہے اسلیے کہ یہ بات یا تو تشنج پر دلالت کرتی ہے یا ضعف قوت محرکہ پر
اور اگر بیمار کو ایسا معلوم ہو کہ اپنے بستر خواب سے بطرف دونون قدم کے گرا چاہتا ہے خواہ پائنتی کی طرف اترا چلا جاتا ہے یہ
دلیل موت کی ہے اسلیے کہ یہ عارض دلالت کرتا ہے کہ جو قوت بدن کو سنبھالتی رہتی تھی وہ مر چکی اور فنا ہو چکی - پھر اگر بیمار کو
پیٹھ اور پس گردن کے بل لیٹا ہوا پائین اور اسکی گردن اور دونون ہاتھ اور دونون پاؤن دراز ہون یہ دلیل ردی ہے مگر
اسکی خرابی کم ہے بہ نسبت ان دلائل کی خرابیون کے جنکو اس سے پہلے ذکر کیا ہے - اور اگر بیمار کے دونون قدم کھلے ہوے ہون
اور ملمس ان دونون کا گرم نہو اور دونون پاؤن اسکے باہم از خود مختلف شکل مین ہر وقت لیٹنے کے ہون اور ملتے بھی ہون

یہ دلیل ردی ہی اسلیے کہ یہ عراض قوت کے ضعف پر اور ایسی حرارت پر اندرونی اعضا کے دلالت کرتے ہین جو کرب پیدا کر رہی ہی اور اسی وجہ سے
مریض نے اپنے پانون کھول رکھے ہین کہ سرد ہوا سے اسکو لذت ملتی ہی۔ ایضاً اگر بیمار کا یہ حال نظر آئے کہ لیٹا ہوا چیت پڑا ہی اور دو دن
پانون اور دونون ہاتھ اسکے دُہرے اور برف رہین کے ترچھے ہوے جاتے ہین یہ بھی دلیل ردی ہی- اور دیکھا جائے کہ بدن مریض کا ڈھیلا
اور بھاری ہی اور دونون ہاتھ اور پانون بھی ڈھیلے ہو گئے ہین یہ بھی دلیل ردی ہی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ یہ اعراض مذکورہ ضعف قوت محرکہ پر دلالت
کرتے ہین جو اعضا مین ہی- خواب کرنا اور سونا بیمار کا پیٹ کے بھل بدون عادت کے جو پہلے سے اسکی جاری ہو زمانہ صحت میں یہ بھی دلیل
ردی ہی اسلیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہی کہ تشنج اطراف شکم مین پیدا ہوا ہی- اگر بیمار کا حال بروقت منتہی مرض کے ایسا نظر آئے کہ بیٹھنے کی خواہش
ہوتا ہو اور جو کچھ اسکے ہاتھ مین آجائے اُس سے پکڑ کر لٹکنے کا ارادہ رکھتا ہو یہ بھی دلیل ردی اور ہلاک ہی اسلیے کہ واجب ہی منظر قوائے طبیعت کے
کہ بروقت منتہی مرض کے بیمار ساکن اور ٹھہرا رہے اور جب اسی صورت پر ہوگا جب سراب اور بُری حالت مین ہوگا خصوصاً اگر یہ بات
ذات الریہ کے مرض مین ہو اسلیے کہ ایسے وقت یہ کیفیت کرب اور اختلاط عقل اور تنفس کی دشواری پر دلالت کرتی ہی اور کرب اسلیے ہوگا
کہ مریض اپنے سینہ اور پھیپھڑے مین بشدت تنگی پاتا ہوگا پس اسی تنگی کی وجہ سے ہوا بقدر حاجت اُسکے سینہ مین جاتی نہوگی اور جب
بیٹھ جائیگا تنفس اُسکا درست اور ٹھیک ہو جائیگا- اگر کسی بیمار کا ایسا حال نظر آئے کہ اپنے دانت پیستا ہو بدون اسکے کہ لڑکپن سے
اسکی عادت اور خوگری دانت پیسنے کی نہو یہ دلیل ردی ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ یہ عرض یا سراد طبیعت کے ہوتے ہین جب کہ عضل دونون
جبڑے کے ضعیف ہون اور یا اس وجہ سے پیدا ہوتے ہین کہ ان عضلات مین تشنج پیدا ہوا اور یہ دونون عارض ہلاک پر دلالت کرتے ہین یا بسبب
کسی آفت کے ہوتے ہین جو دماغ کو پہونچی ہو اور یہ بات جنون پر دلالت کرتی ہی پھر اگر یہ امراض پیدا ہون اور عقل مین اختلاط آگیا ہو
اُسوقت انکا پیدا ہونا ہلاک پر دلیل ہوگا- اگر بیمار ذات الریہ اور سرسام اور دردسر کا یہ حال دیکھا جائے کہ اپنے دونون ہاتھ بطرف چہرہ کے
بلند کرتا ہو گویا کہ وہ بیمار کسی چیز کو ہاتھ سے روکتا ہی جو اسکے منھ کے قریب ہوتی ہی خواہ کپڑون کے روئین اکھاڑتا ہی خواہ دونون ہاتھون سے
دیوار کے بھوسہ اور گھاس کے ٹکڑے اکھیڑتا ہی- یہ دلیل ردی اور قتال ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ ان چیزون کے لینے کے واسطے ہاتھ بڑھانا
اسی وجہ سے ہوگا کہ آدمی اپنی آنکھون کے سامنے انکو دیکھتا ہوگا- اور یہ تخیل جب اسکو ہوتا ہی امتلاے دماغ اخلاط سے ہوکر پیدا
ہوتا ہی اور انھین اخلاط سے کوئی شی اسکی آنکھون مین پہونچتی ہی پس یہ کیفیت ہلاک پر دلالت کر رہی ہی- اور اگر مریض کے خیال مین ایسا
گذرے جیسے کوئی آدمی سیاہ رنگ اور وحشی نژاد اسکو ایذا دیتا ہی اور اُسکے قتل کرنے کا ارادہ کرتا ہی یہ بھی دلیل ردی ہی اور اسی طرح اگر دیکھا جائے
کہ بیمار کو مُردون کے نام سُننے سے ایذا ہوتی ہی یہ بھی دلیل ردی ہی- اسلیے کہ یہ دلالت کرتی ہی کہ دماغ مین اخلاط سوداوی سوختہ ہو رہے ہین
اور یہ بھی اسکی دلالت ہی کہ خاص دماغ کو کوئی آفت احتراق کی پہونچی ہی- اگر بیمار امراض حادہ مین روتا ہو یہ دلیل ردی ہی اسلیے کہ رونا یا خلط
سوداوی خراب سے پیدا ہوتا ہی یا سانس کی خرابی سے اور تنگی سے جو اسکی آمدورفت مین ہی اور بوجہ سرعت اور تیزی انفعال کے مرد حکیم
امراض حادہ مین مترجم شاید مراد یہ ہو کہ مرد عاقل کے مزاج مین سرعت اور جلدی آجانے امراض حادہ مین اسی کی وجہ سے موت سے ڈر کر
روتا ہی خواہ جلد آرام ہونے کے سے روتا ہی متن اور یہ بات دانشمند آدمی سے سرزد ہونی دلیل ردی ہی اسلیے کہ اسکو دلالت ہی کہ حال طبیعی سے
ایسے آدمی کی حالت زیادہ خارج ہو گئی ہی- اسی طرح سے جو آدمی زیادہ باتین کرتا ہو وہ چپ چاپ ہو جائے یہ دلیل ردی ہی- اسی طرح زیادہ کلام کرنا
اور جلد جلد بولنا اس شخص کا جو مشہور ہو یعنی بلند نام ہو اور نامی گرامی اور ایسی عادت اسکی نہو یہ بھی ردی علامت ہی جب بیمار کا سُننا

اور سننگر کسی بات کو کچھ اسکا متغیر ہونا مقصود ہو جائے اور قوت اسکی ضعیف ہو چکی ہو پس موت اسکی قریب آچکی ہے - اور یہ بات ایسی ہے کہ پہلے ہی سے دلالت کرتی ہے کہ مریض کی قوت حس کرنے والی فنا ہو چکی - اگر بیمار کو تمہی مرض میں یا خواب نظر آئے کہ جیسے اسکے بدن پر پشم رہی ہے یہ دلیل ردی ہے اسلیئے کہ یہ دلالت کرتی ہے کہ سرد اخلاط کا غلبہ اسکے بدن پر ہے - اگر کسی بیمار کی سانس متواتر چلتی ہو یہ بھی ردی ہے اسلیئے کہ یہ بات کسی الم اور ایذا ایراد اور التہاب پر دلیل ہے - اگر متواتر سانس چلنے کے ہمراہ سانس عظیم اور متفاوت بھی ہو - یہ بھی ردی ہے اسلیئے کہ ایسے تنفس سے معلوم ہوتا ہے کہ اختلاط عقل مریض کو ہوا ہے - اور اگر اسکے ہمراہ بیمار کو سانس ٹھنڈی معلوم ہو جب کہ سانس منہ سے باہر آتی ہے نہایت زبون ہے کہ دلیل ہلاک پر ہے اور موت کے قریب ہونے پر - اور اسکی وجہ کہ سانس کا سرد باہر آنا حرارت غریزی کے سرد ہو جانے پر دلالت کرتا ہے اور حرارت کے فنا ہو جانے پر - اگر سانس بوقت آنے جانے کے اپنی راہوں میں متغیر ہوتی ہو یہ دلیل ردی ہے اسلیئے کہ اسکو دلالت یہ ہے کہ سینہ کے عضل میں تشنج آگیا ہے اور اسی وجہ سے ہوا کا اندر جانا اور باہر آنا مضطرب ہوتا ہے اور متغیر ہو جاتا ہے - سانس میں ہو تو آواز ردی علامت ہے اسلیئے کہ یہ دلالت کرتی ہے آلات تنفس میں عفونت آجانے پر (نفس نکلا دیعنی رسندھی آواز علامت ردی ہے اسلیئے کہ یہ رونا چھوٹے لڑکون کو سبب ضعف اعضائے تنفس کے عارض ہوتا ہے اور جب پورے سن والون کو یہ رونا لاحق ہو دلالت ہوگی کہ خلط سوداوی اعضائے تنفس میں اسکے آگئی ہے - اگر کوئی بیمار دن کو سوتا ہو اور رات کو جاگتا ہو یہ بھی دلیل ردی ہے - پھر اگر اول روز یعنے صبح سے اتنی دیر تک اسے نیند آتی ہے کہ تمائی اسی دن کی گذر جائے اسمین ردادت اور خرابی کم ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ عادت آدمیون کی یہی ہے کہ رات کو سوتے ہین اور دن کو جاگتے ہین پس خلاف عادت اور خلاف امر طبیعی کے دن کو سوئین اور رات کو جاگین یہ علامت ردی ہوگی - ہان مگر عادت مریض کی زمانہ صحت مین یہی ہو پھر اسوقت یہ علامت ردی نہوگی - پھر اگر کوئی بیمار نہ دن کو سوتا ہو اور نہ رات کو یہ علامت ردی ہے اسلیئے کہ یہ بات یا تو شدت دلیل ہے یا اختلاط ذہن پر جو غلبہ سوداسے حادث ہوا ہو - اگر کسیکو سونے سے کوئی درد پیدا ہوتا ہو یہ بات علامات موت سے ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ حرارت غریزی کی شان سے یہ ہے کہ سوتے وقت اندر بدن کے چلی جاتی ہے واسطے ہضم کرنے غذا اسکے اور واسطے درست کر دینے مواد فاسد کے جو بدن مین ہون - پھر جسوقت مادہ مرض کے قوی ہونگے اور حرارت غریزی ضعیف ہوگی مادہ سے حرارت غریزی گریز کریگی اور مرض کی قوت بڑھ جائیگی اور مریض بدحالی مین گرفتار ہوگا - جب بیمار کو جتنے امور مناسب ہین سب کر چکا ہو اور نفع اسکو کسی چیز سے نہوا ہو اسکی بیماری صعب اور دشوار ہوگی اسکو جان لے کہ مطلب کو انشاءاللہ تعالیٰ پہونچ جائے - جو دلائل ان چیزون سے ماخوذ ہین جو بدن سے خارج ہوتی ہین) انکی تین قسمین ہین - ایک وہ دلائل جو براز سے ماخوذ ہین - دوسرے وہ دلائل جو پیشاب سے ماخوذ ہین - تیسری وہ دلائل جو نفث یعنے تھوکنے اور کھنکھارنے سے جو چیزین خارج ہوتی ہین انکے لیئے اور پسینے اور نکسیر سے ماخوذ ہین - جو دلائل براز سے یعنے پاخانہ سے ماخوذ ہین وہ یہ ہین کہ سیاہ پاخانہ اور سبز رنگ کا پاخانہ اور بدبو دار چکنا پاخانہ امراض حادہ مین یہ سب اقسام براز کے موت پر دلالت کرتے ہین - اسلیئے کہ سیاہ پاخانہ اخلاط کے احتراق اور سوختہ ہونے پر دلیل ہے - اور چکنا پاخانہ اعضا اور چربی کے پگھلنے پر حرارت کی قوت سے دلالت کرتا ہے - اور سبز پاخانہ صفرا سے زنگاری پر دلیل ہے اور بدبو براز شدت عفونت پر دلالت کرتا ہے - جو براز مائی اور رقیق اور سپید ہو اور زیادہ زرد اور نہ ہی براز یعنے جسمین جھاگ اٹھتا ہو ردی ہے - اسکا سبب یہ ہے کہ براز کا پتلا ہونا خرابی ہضم پر دلالت کرتا ہے اور سپید پاخانہ دلالت کرتا ہے کہ صفرا آنتون تک اندر ... تک

تک نہیں جاتا ہے بلکہ وہ صفرا تمام بدن میں جاتا ہے اور اسکو دلالت یرقان پر ہے - اور زیادہ زرد پاخانہ دلیل اس امر پر ہے کہ صفرا بکثرت
معدہ اور آنتوں کے زیادہ اترتا ہے - اور کف ملا ہوا پاخانہ دلالت کرتا ہے کہ ریح کی آمیزش فضلۂ براز میں ہوگئی ہے جیسے دریا میں
بروقت ہوا چلنے کے اور موجوں کے تھپیڑ لگنے سے کف پیدا ہوتا ہے - کف ملا ہوا براز حرارت مفرط یعنی زائد پر دلالت کرتا ہے جیسے
دیگ وغیرہ میں بروقت جوش اور اُبال آنے کے پھین اٹھتا ہے - اگر فضلہ براز تھوڑا سا ہو اور چکنا اور بالزوجت ہو خواہ زرد ہو
دلیل ردی ہوگا اور یہ بھی اُس سے معلوم ہوگا کہ اس بیماری میں طول ہوگا - اسکی وجہ یہ ہے کہ براز کو دلالت چربی کے گھلنے پر ہے
اور جو براز باایں ہمہ اوصاف کے زرد بھی ہو دلالت کریگا کہ وہ حرارت جسنے چربی گھلادی ہے وہ حرارت قوی ہے - یا اس بات پر کہ چربی
پرانی ہو کر سڑ گئی ہے - اگر پاخانہ مختلف رنگ کا ہوتا ہو میری مراد یہ ہے کہ زرد ہو اور پھر سرخ ہو اور پھر سیاہ ہو مترجم بااینکہ ایک مرتبہ
جو براز دفع ہو اسکے رنگ طرح طرح کے ہوں متن یہ علامت ردی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ یہ رنگ اگر یکجا ہوں یعنے ایک ہی دفعہ کے
براز میں آئیں دلیل ہوگی کہ بدن میں اسوقت بہت سے امراض فراہم ہیں پس اُنکی ردائت اور خرابی سے اُن امراض اور
فضلہ براز کے دلالت مذموم اور ردی ہوگی اور سبب خرابی کا یہ ہے کہ طبیعت کو زمانہ دراز تک ان امراض کا مقابلہ کرنا پڑیگا پس اصلاح
اُن امراض کی خواہ طبیعت کا رو بصلاح ہونا طول مرض مرکب پر دلالت کرتا ہے - براز جنبیت بھی ردی علامت ہے اسلیے کہ وہ لذع اور
چبھن پیدا کرتا ہے اور مریض کو بار بار قضائے حاجت کے واسطے تنگ کرتا ہے اسی سے اسکی قوت ساقط ہو جاتی ہے - اور اگر براز میں
خالص مادہ صفرا خارج ہو کر اشتہائے مریض کی ساقط ہو جائے یہ بھی ردی علامت ہے اسلیے کہ ایک براز دلالت کرتا ہے کہ اخلاط
بدنی سب بطرف صفرا کے بدل گئے اور اسی وجہ سے اشتہا بھی ساقط ہوگی - اسیطرح اگر کسی آدمی کو اسہال خونی ہو جو گرائے دیتا ہو
بوجہ کثرت ضعف کے خواہ درد پشت وغیرہ کے اور وہ مریض تناول طعام سے بھی رُک گیا ہو یہ بھی دلیل ردی ہے اسلیے کہ اسہال خونی
کبھی خراش سے آنتوں کے بھی پیدا ہوتا ہے پھر جب ایسا اسہال زمانہ دراز تک رہیگا اور آنتیں سڑ جائینگی اور سڑ سڑ کر دستوں میں
خارج ہونگی پس آفت بوجہ عظیم ہونے کے معدہ کے منھ تک بھی ہو پہنچیگی لہذا اشتہائے طعام ساقط ہو جائیگی - اگر کسی مریض خراش
امعا کے براز میں ٹکڑے گوشت کے خارج ہوں یہ بھی علامت ردی ہے اور علامات موت سے ہے اسلیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ
قرحہ نے آنتوں کو سڑا دیا ہے اور آخر طبقۂ دوم تک آنتوں کے پہونچا ہے اور اسکو بھی بشدت چھیل ڈالا ہے - اور جب آفت کی یہ قوت
ہوگی پھر اب ممکن نہوگا کہ مریض کو اس مرض سے نجات ملے - اور جب خونی دستوں کے بعد کیو تپ آجانے یہ بھی دلیل ردی ہے اسلیے
کہ یہ بات دلالت کرتی ہے ورم گرم پر جو جگر میں ہے اور آنتوں میں حادث ہوا ہے لیکن خالص براز کے بعد اگر خون کا دست آجائے یہ بھی علامت ردی ہے اسلیے کہ
یہ دلالت کرتا ہے کہ آنتیں صفرا کی تیزی سے چھلی جاتی ہیں - سیاہ براز جو خود بخود آتا ہو تپ ہو یا نہو بدترین علامات سے ہے ہاں اگر اسکی آمد کم ہو جائے خواہ اسکو
استقرار حال آمد پر ہو یعنی اور آخر دن نہوتا ہو - اسیطرح سے تمام چیزیں جو بدن سے خارج ہوتی ہیں پیشاب پاخانہ اور آنسو وغیرہ کہ اگر ان میں سے
کوئی چیز خراب رنگ کی ہو اسکی دلالت اسوقت خراب ہوگی مگر یہ کہ ناقص اور کم ہو جائے اور کمی پر اسکو استقرار ہو اسیطرح سے براز سیاہ خواہ پیشاب
وغیرہ اگر سیاہ ہو اخلاط کے سوختہ ہونے پر اور اخلاط کی ردائت اور خرابی پر دلالت کرتا ہے پھر اگر تھوڑی تھوڑی آمد ان اشیا کی
ہوتی رہے اور یہی صورت اسکی مستقر ہو جائے طبیعت کی قوت اور طبیعت کے مرض پر غالب آنے پر دلیل ہوگی اور خلط کے فنا کر دینے پر
از طرف طبیعت کے دلالت ہوگی جس مرض کی ابتدا میں آمد مرۂ سودا کی اوپر کی طرف سے بدن کے خواہ نیچے کی طرف سے ہو دلالت

موت پر کرتا ہی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ جب یہ خلط ابتدا مین کسی مرض کے خارج ہو یا تو کثرت پر اپنی دلالت کریگی یا ضعف قوت ماسکہ پر اور
جو کچھ ان دونون سے ہو برا ہی اور ہلاک مریض پر دلالت کرتا ہی اسلیے کہ قوت کو ممکن نہین کہ اِس خلط کا مقابلہ کر سکے جس شخص کو
مرض حاد یا مرض مزمن نے لٹا دیا ہو اور از بس ناتوان کر دیا ہو خواہ علاوہ مرض کے اور کسی سبب سے وہ لٹ گیا ہو اور پھر اُسکے
بدن سے مرۂ سودا خارج ہو وہ شخص دوسرے روز مرۂ سودا کے نکلنے سے مر جائیگا - اِسی طرح اگر یہ بات مرۂ سودا کے خارج ہونے کی
اُس عورت کو لاحق ہو جسنے اسقاط بچہ کا کیا ہی کہ وہ عورت بھی مرۂ سودا کے خارج ہونے سے دوسرے روز مر جائیگی سبب اسکا یہ ہی
کہ قوت ایسے اوقات مین ساقط ہو چکی تھی اور یہ گمان ایسے ناتوان اشخاص کی نسبت ہو نہین سکتا کہ قوت نے اِس خلط کو بدن سے
خارج کیا ہی اپنے ثبوت اور بل سے اور اپنے فعل قوی سے بلکہ خروج اِس خلط کا بوجہ کثرت اِسی خلط کے ہی (جو مہلک ہی) تپ محرقہ کے
بیمار کی طبیعت اگر بستہ ہو جائے یعنے اُسکو قبض پیدا ہو یہ دلیل ردی ہی سبب اِسکا یہ ہی کہ حرارت اُسکی اب اوپر کی طرف چڑھیگی -
اسہال کے بیمار کا اگر شراسیف کے نیچے پتلا اور باریک معلوم ہو یہ بھی اندیشہ کی بات ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ اگر پیڑو کے قریب کا جسم لاغر ہو
معدہ اور جگر وغیرہ کو ضرر پہونچیگا جو آلات غذا کے ہین اور جب ایسے آدمی کو دست آئینگے اُس مقام کی لاغری اور پتلا ہونا اور بھی
بڑھیگا اور اُسکی لاغری سے معدہ اور جگر وغیرہ کا ضرر بھی زیادہ ہوگا پس یہ بھی بری بات ہوئی کہ اِس سے خوف موت کے واقع
ہونے کا ہی - لیکن ہوا چھوٹنے کی آواز کا یہ حال ہی کہ جسکی شان سے یہ بات نہو اور جسکو شرم ایسی حرکت کے ظاہر ہو جانے سے
آتی ہو اور اُس سے یہ نا روا فعل سرزد ہو اور اُسے امراض حادہ کی شکایت ہو اُسوقت ایسی بیتابی سے ریاح کا سرزد ہونا دلیل
ردی ہوگا سبب اِسکا یہ ہی کہ جو شخص شرماتا ہو اس وجہ سے کہ اُسکی عقل ثابت ہی اور باوجود سلامت عقل کے بڑے شرم کی بات ہی
کہ اُس سے ریح کا ضبط نہو سکے پھر اگر باوجود ضبط کرنے کے بھی آواز سے ریح اُسکی صادر ہو اور اختیاراً اُسنے یہ فعل کیا ہی معلوم ہوگا
کہ درد شدید اطراف شکم مین اُسکے ہی اور اگر بے اختیاری کی راہ سے اخراج ریح کا ایسے فہمیدہ آدمی سے ہوا ہی اُسکے اختلاط ذہن پر
دلیل ہوگی اور دونون طرح سے برا ہی اور خرابی حال پر دلیل ہی اسکو جاننا چاہیے (جو دلائل پیشاب سے ماخوذ ہین) وہ یہ ہین

بیان پیشاب کے دلائل کا

اگر سیاہ پیشاب مردون کو خواہ عورتون کو آئے دلالت اُنکے ہلاک پر کریگا - اور جسقدر سیاہ پیشاب مقدار مین کم ہوگا اُسیقدر
برا ہی کہ اُسکی دلالت اِس بات پر ہوگی کہ خون کی رطوبت فنا ہو چکی ہی اور اِسپر بھی اُسکو دلالت ہوگی کہ جو آلہ پیشاب کا جذب
کرنے والا ہی اُسکی موت کی حد آ چکی ہی - لڑکون کا حال یہ ہی کہ پتلا پیشاب مثل پانی کے اگر اُنکو ہو خراب اور ردی ہی - دلیل ان احکام کی
بہ ترتیب یہ ہی کہ سیاہ پیشاب اخلاط کے احتراق اور سوختہ ہونے سے برآمد ہوتا ہی کہ بوجہ شدت حرارت کے اخلاط سوختہ ہو گئے ہین
پس یہ بات اِسی وجہ سے ہلاکت پر ہر ایک آدمی کے دلالت کرتی ہی - اور چونکہ لڑکون کا پیشاب براہ طبیعت کے غلیظ ہونا چاہیے
اور رسوب بھی اُسمین زیادہ ہونے چاہیین اسلیے کہ قوت مغیرہ جو غذا وغیرہ کو بطرف بول و براز کے تغیر دیتی ہی انکے بدن مین بہت
اور قوی ہی اور مواد کی نضج دینے والی وہی قوت ایسی ہی کہ ہر قسم کے مادہ کو نضج دے سکتی ہی اور جب سب قسم کے مواد مین نضج آ جائیگی
اُسکی شان سے یہ ہی کہ وہ مواد گاڑھے بھی ہو جائین مترجم - شاید مراد مصنف کی یہ ہی کہ جملہ اقسام کے مواد جو رقیق ہون اسلیے کہ
مدعی اثبات غلظت بول ہی جو رقیق ہوتا ہی پس سائر مواد کے بعد لفظ رقیق کا چھوٹ گئی خواہ کاتب سے رہ گئی ہی مثل جیسے لڑکے کا
حال ذات الجنب مین اور [illegible] کا حال زکام مین اور پیپ کا پھوڑے مین کہ سب مواد رقیقہ [illegible] زیادہ گاڑھے ہو سکتے ہین

اُسیقدر اُنمین نضج اور خشکی زیادہ ہوتی ہے - پھر جب لڑکون کا پیشاب رقیق مثل پانی کے ہوگا اور مدت دراز تک اسیطرح کا آتا ہوگا یہ دلیل ردی ہے اور بہت زیادہ دلیل ہلاکت پر ہوگا اسلیے کہ ایسے پیشاب کو لڑکون مین خلاف اور ضد ہے بول طبیعی سے - جب کہ پیشاب مین کسی شخص کے ایک ثقل تہ نشین سیاہ ہو شیشی کے نیچے تہ مین یا اُسکا غمامہ جیسے لکہ ابر سیاہ پیشاب کے اوپر تو ہو مگر نیچے اُترنے والا معلوم ہوتا ہو کہ اب اُترا اب اُترا دلیل ہلاک پر ہوگی اسلیے کہ سیاہ ہونا اُسکا دلالت احتراق پر خواہ شدت برودت پر کرتا ہے پھر اگر تہ مین شیشی کے ٹھہرا ہوا ہو جسکی اصطلاح رسوب سے ہے خواہ اُسکا غمامہ اوپر ہے مگر نیچے گرا جاتا ہے دونون کو دلالت قوت پر مرض کے عظیم ہونے پر ہے اور اس بات پر کہ قوت کو مرض نے مقہور اور مغلوب کر دیا ہے جیسے کہ ثقل تہ نشین جو سپید اور چکنا ہو صحت پر اور تمام نضج پر دلالت کرتا ہے - اسی طرح اگر ثقل راسب سیاہ رنگ کا ہو عدم نضج پر اور طبیعت کے عاجز ہونے پر مادۂ مرض کے مقابلہ سے دلیل ہوگا - پیشاب مثل پانی کے ابتدا امراض حادہ مین دلیل ردی ہے اور مہلک ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ پیشاب نضج کے ہونے پر اور طبیعت کے عاجز ہونے پر مقابلہ سے مادہ مرض کے اور اسپر بھی دلالت کرتا ہے کہ حرارت اس تپ کی بدن کے اوپر والے اعضا کی طرف چڑھ رہی ہے اور اختلاط عقل کے حادث ہونے پر دلالت کرتا ہے - پھر اگر ایسا پیشاب تپ مین اُسوقت ہو کہ ذہن مین اختلاط ہو چکا ہے ہلاک پر دلالت کریگا سبب اسکا یہ ہے کہ حرارت اُسوقت دماغ مین جا گرفتہ ہو کر دماغ کو جلا چکی ہوگی - پھر اگر اسیطرح کا پیشاب زمانہ دراز تک آیا کرے اور کچھ ایسی علامات ظاہر ہو جائین جو سلامت مریض پر دلالت کرتی ہون اور ذہن بھی مریض کا درست اور سلیم ہو اُسوقت یہ پیشاب کسی پھوڑے اور خراج پر دلیل ہوگا جو پیڑو کے قریب نکلا چاہتا ہے - سبب اسکا یہ ہے کہ جب کسی بیماری کی مدت دراز گذر جائے دلالت کرتی ہے کہ جس اخلاط نے اسی مرض کو پیدا کیا ہے در اصل وہ اخلاط غلیظ اور سر دہین اور بدشواری نضج اُنمین ہوگا - اور طبیعت جب ایسے مادہ پر توانا ہوگی اُسکو نیچے کی طرف دفع کر دیگی - اسلیے کہ طبیعت کو اتنی قدرت نہین ہے کہ ایسے مادہ کی اصلاح کر دے (بدبو پیشاب) جو غلیظ بھی ہو وہ بھی ردی اور خراب ہے اسلیے کہ بدبو کو اُسوقت دلالت عفونت پر ہے اور غلیظ ہونا اسکا خلط اور مادہ کی غلاظت پر دلالت کرتا ہے اور اسپر کہ طبیعت اُسکی اصلاح اور درست کر دینے سے کمزور اور ضعیف ہے (گاڑھا پیشاب) جسمین اجزا پراگندہ ہو کر گدلا ہو گیا ہو اور صاف درد اور کدورت سے بھوتا ہو اور اگر کسیقدر صاف بھی ہو دُرد اُسمین کم بیٹھے ایسا پیشاب ردی ہے - اسکا سبب یہ ہے کہ قوت حرارت پر خارج طبیعت سے ہے ایسا پیشاب دلالت کرتا ہے یعنے ایسی قوی حرارت غیر طبیعی پیدا ہوئی ہے کہ پیشاب مین مشابہ جوش آنے کی کیفیت پیدا ہوئی ہے اور حرارت غریزی کے ضعف پر بھی یہ پیشاب دلالت کرتا ہے اسقدر ضعیف ہو گئی ہے کہ منتشر ہو کر اب اُسکو اخلاط مین نضج پیدا کرنا ممکن نہین ہے - اگر کسی کے پیشاب مین ثقل تہ نشین مشابہ ستو کے موٹے موٹے ٹکڑون کے ہو اور تپ بھی قوی ہے یہ بھی دلیل ردی ہے اور اس سے زیادہ خراب تر وہ ثقل ہے جسمین پرت پرت سے برآمد ہون خواہ مشابہ بھوس کے ہو - اور سبب اسکا یہ ہے کہ ایسے قسم کے ثقل اعضا کے پگھلنے پر دلالت کرتے ہین لیکن جو ثقل مشابہ دردرے جو کے ستو سے ہے یا تو خون غلیظ کے احتراق اور سوختہ ہو جانے پر اور اسی خون کے زیادہ پک کر جل جانے پر دلالت کرتا ہے - یا گدود بال اور پگھل جانے پر گوشت کے اس طرح کہ نرم اجزا گوشت کے منحل ہو جائین بسبب شدت حرارت کے کہ وہ اجزا گوشت کے مثل صدید کے ہو جائین اور سخت اجزا سوکھ کر ایسے ہو جائین جیسے ستو کی تریان ہوتی ہین جو طالف سے آتی ہین - جو ثقل مشابہ بیٹرون کے ہوتا ہے وہ سخت اعضا کے پگھل جانے سے

کرتا ہی اور یہی وجہ تھی کہ یہ ثفل زیادہ تر ردی اور خراب ہی بہ نسبت اُس ثفل کے جو سویق یعنے جو کے ستو سے مشابہ ہی جو ثفل شبیہ
سبوس کے ہی وہ رگون کے چھل جانے پر دلیل ہوتا ہی اسی وجہ سے بہ سب سے زیادہ ردی ہی۔ مناسب ہی یہ بھی معلوم رہے کہ
بعض اوقات مین یہ اقسام ثفل کے مثانہ اور گردہ سے خارج ہوتے ہین پھر اُسوقت ہلاک پر دلیل نہین ہوتے اور یہ بات
اس طرح معلوم ہوتی ہی کہ بیمار کو ایذا اور درد انھیں اعضا کے گرد اور اطراف مین محسوس ہوتا ہی پھر اگر یہ علامت نہو اور تپ موجود ہو
اور تمام بدن مین اسکا یعنے تپ کا فعل ہو رہا ہو پس علامت ایسے پیشاب کے ردی ہونے کی صحیح ہوگی۔ کمی پیشاب کی بھی علامت
ردی ہی اسلیے کہ یہ کمی یا تو احتراق اور فناء رطوبت پر دلیل ہی یا ضعف قوت ممیزہ پر جو خون سے پیشاب کو جدا کرتی ہی یا ضعف
قوت دافعہ پر (جو پیشاب کو خارج کرتی ہی) (قی) کی دلالت یہ ہی کہ اگر سیاہ قی ہو یا سبز مشابہ زنگار کے اُسوقت بھی خرابی حال
مریض کی ہوگی اور اگر باوجود اس رنگ کے بدبو بھی ہو موت پر دلالت کریگی اور سبب اسکا وہی ہی جو ہمنے ابھی ذکر کیا ہی
پاخانہ اور پیشاب کے بیان مین کہ ایسی قی یا تو شدت احتراق سے ہوگی یا کہ یرقان کی شدت مین آدمی ایسی بد رنگ قی
کرتا ہی۔ اور جو اُسمین سے بو زیادہ تر دلیل ہلاکت پر ہی بوجہ عفونت کے اسکو جاننا چاہیے (جو دلائل کہ نفث پر دلالت کرتے ہین)
یعنے تھوک اور کھنکھار کے دلائل انکی یہ صورت ہی کہ اگر کوئی آدمی بیماری مین سینہ کے زرد یا صرف سُرخ رنگ کے کھنکھار تھوکے اور
یہ کھنکھار اُسوقت تھوک سے ملی نہو اور زور سے کھانسے اگر یہ کھنکھار برآمد ہوتی ہو یہ بھی ایسے وقت علامت ردی ہی اور سبب
اسکا یہ ہی کہ نفث یعنے کھنکھار خالص سے غلبہ اُس خلط کا پایا جاتا ہی جو کھنکھار مین خارج ہوتی ہی اور کھانسی کی شدت خلط
مذکور کے غلیظ ہونے پر اور طبیعت کے زیادہ کوشش کرنے پر اُسی خلط کے خارج کرنے مین دلالت کرتی ہی۔ پھر اگر نفث کا رنگ
سبز ہی خواہ جس سبز اُسمین ہی یہ زیادہ تر ردی ہوگا اور سبب اسکا خرابی اُسی خلط کی ہی میری مراد سبز اور زبدی کف دار
کھنکھار سے ہی اور اسکی خرابی وہی ہی جو ابھی ہمنے دلالت براز مین بیان کی ہی۔ تیرہ رنگ کا نفث بھی علامت ردی ہی اور ان
سب سے زیادہ خراب سیاہ نفث ہی اسلیے کہ یہ سیاہ رنگ شدت احتراق پر دلالت کرتا ہی۔ تیرہ رنگ اسکا یا تو حرارت قوی پر
دلیل ہی یا برودت قوی پر۔ جو نفث کہ اُسکے خارج ہوجانے کے بعد سکون درد مین نہو وہ بھی ردی ہی خصوصاً اگر اُسکا رنگ
سیاہ بھی ہو۔ اور جو نفث کہ اُسکے خارج ہونے سے درد مین سکون ہوتا ہو وہ محمود ہی۔ اور سبب اسکا یہ ہی کہ ایسا نفث دلالت
کرتا ہی جسوقت کہ اُسکے خارج ہونے سے درد مین کمی نہو) کہ جو شی سینہ مین ہی زیادہ ہی اور خراب بھی ہی اور طبیعت اُسکے مقہور کرنے
اور نہ اُسکے فنا کر دینے پر قادر ہی۔ جو نفث بیماران سل مین ہو اور تھوڑی تھوڑی سی ہر مرتبہ زیادہ ایذا دے کر خارج ہو وہ نہایت
زیادہ خبیث ہی اور بہت جلد متوجہ نکلنے پر ہوئی ہی اسلیے کہ یہ نفث ضعف قوت پر اور خامی پر خلط کے دلالت کرتی ہی۔ اور جو نفث
مرض سل مین زیادہ اور باسانی برآمد ہو اُسکی خرابی کم ہی اور مدت دراز مین خارج ہوگی (پسینا) اسکا یہ حال ہی اگر پسینا ایسے
روز خارج ہو جو دن بحران کا نہو اور وہ پسینا تمام بدن سے بھی برآمد نہوا ہو اور نہ اُسکے آنے سے تپ مین سکون پیدا ہوا ہو اور
نہ بدن مین بعد اُسکے خارج ہونے کے سُبکی پیدا ہوئی ہو بلکہ اُسکا خارج ہونا فقط سلیم ہی اور کچھ بھی اثر نہین ایسا پسینا علامت
ردی ہی۔ اور اگر یہی پسینا جسکا ابھی مذکور ہو رہا ہی باوجود ان عیوب کے سرد بھی ہو اور سرد ہونے کے علاوہ سر مین اور فقط گردن میں
آتا ہو ایسا پسینا نہایت ردی اور خراب ہوگا۔ پھر اگر ایسے پسینہ کے ساتھ تپ حادہ بھی ہو موت پر دلالت کریگا اور اگر تپ ساکنہ ہو

سبز رنگ علامات مخصوصہ

برے کھنکھار کی علامات

پسینا

جینے تیز تپ نہو طول مرض کی خبر دیگا جو مرض اُسوقت ہو - اسلیے کہ سرد پسینا اخلاط کے سرد ہونے پر اور ضعف حرارت غریزی پر
دلالت کرتا ہی - اگر پسینا قبل دلائل نضج کے پیدا ہو یا تو کثرت رطوبت پر یا ضعف قوت ماسکہ پر دلالت کریگا - اگر بعد کزاز اور بیہوشی
آنے کے پسینا برآمد ہو شدت مرض پر دلیل ہوگا اور یہ بھی دلالت اُسی کی ہی کہ اسکی آمد بوجہ اسکے ہی کہ مرض مذکور کا مادہ اندر گھسا ہوا ہے
(رعاف) یعنے نکسیر چلنے کا حال یہ ہی کہ اگر نکسیر کا خون قطرہ قطرہ ٹپکے اور سیاہ بھی ہو ہلاک پر دلیل ہوگا خصوصاً تپہاے محرقہ میں اسکا
سبب یہ ہی کہ ایسی نکسیر دلالت کرتی ہی کہ دماغ مین طاعون پیدا ہوا ہی میری مراد طاعون سے ورم دموی ہی اور ہر آئنہ خون دماغ مین
خواہ اُسی ورم مین فاسد اور خراب ہو گیا ہی - پھر اگر ایسی نکسیر کسی بحران کے دن پیدا ہو اُسکی دلالت یہ ہی کہ یا تو وہ بیمار بہت جلد مر جائیگا
یا مرض سے نجات پائیگا اور نجات بھی ملیگی تو بڑی کد اور کاوش سے بعد زمانہ دراز کے ملیگی بسبب پیدا ہونے اور بحرانات کے
پھر اگر بیمار کی ناک سے سبز صفرا بہے یا زرد رنگ کا یہ بھی علامت ردی ہی اسلیے کہ یہ بات اُسی قسم سے ہی جسکو دلالت ہوتی ہی کہ دماغ پر
غلبہ خراب صفرا کا ہوا ہیں دماغ کو اُسنے جلا دیا ہی - یہ بیان اُن دلائل کا تھا جنکو اُن چیزون سے لیتے ہین جو آدمی کے بدن سے
خارج ہوتی ہین - لیکن بیان اُن دلائل کا جو امراض اور علل سے ماخوذ ہین اُسکو اب بیان کرتے ہین اسی مقام پر - اور وہ بیان
یہ ہی کہ جو مرض بعد کسی مرض کے پیدا ہوا گر یہ مرض دوم مرض اول سے زیادہ تر صعب اور دشوار ہو خواہ مرض دوم کا موضع اور محل
عضو شریف تر بہ نسبت موضع مرض اول کے ہو ایسا مرض دوم ردی اور خراب زیادہ ہی - جب کوئی بیمار اپنے سر مین درد شدید
پاتا ہو اور وہ درد ہر وقت بنا رہے ہمراہ تپ کے اور اُسی مرض مین تھوڑی سی دلالت خراب حالی کی ظاہر ہو لامحالہ موت پر
دلیل ہوگی - اسکا سبب یہ ہی کہ درد شدید سر مین ہمراہ تپ کے ورم گرم دماغی پر اور دماغ کی جھلیون کے ورم گرم پر دلالت کرتا ہی اور جب
اسکے ہمراہ کوئی علامت ردی اور بھی ہو دلالت کریگی کہ قوت بدن کو مرض نے مغلوب کر دیا ہی - پھر اگر کوئی اور علامت خراب ظاہر
نہوئے دلیل ہوگی کہ مریض کو نجات اِس مرض سے بذریعہ نکسیر چلنے کے خواہ کسی خراج اور پھوڑے کے ملیگی اور نکسیر ایسے وقت اُسی کی
چلیگی جو آدمی جوان ہو اور ابھی بیس برس کی عمر اُس مریض کی پوری نہوئی ہو - اور اگر مریض کا سن بیس برس سے تجاوز کر گیا ہی
اور وہ شخص ادھیڑ ہو گیا ہی خواہ بوڑھا ہو گیا اُسکو نجات ایسے مرض سے بذریعہ خراج اور پھوڑے کے ملیگی - اگر درد سر ہمیشہ موجود رہے
اور سر گرانی بھی اور گردن کا بوجھ بھی ہر وقت رہے اُس مریض کو جو سرسام مین گرفتار ہی اب اُسکو کزاز کی بیماری ہوگی اور قے مین
اُسکے صفرا مشابہ زہر کے برآمد ہوگا اور پھر فوراً مر جائیگا - اسکا سبب یہ ہی درد سر بوجہ حدت صفرا کے عارض ہوتا ہی جو بطرف دماغ کے
چڑھ رہا ہی اور کزاز بوجہ یبوست دماغ کے خواہ دماغ کی جھلیون کی یبوست کے اور قے بسبب زیادہ ہونے صفرا کے جو ردی اور خراب ہی
اور اُسی صفرا کے غالب ہونے کے - اور جلدی مر جانا اُسکا بوجہ خباثت مرض کے ہی اور مرض کے قوی ہونے کے - اور یہ بھی سبب ہی
کہ مرض ایک عضو شریف مین ہی - اور اگر بیمار کی قوت ضعیف ہو اُسکو ایسے وقت کزاز پیدا ہوگا اور قے ہونے کے بعد مر جائیگا اور
اگر بیمار قوی ہو اُسکی موت تین روز کے بعد ہوگی - اگر کسیکا ذہن بوجہ چوٹ لگنے کے مختلط ہو جائے خواہ ذہن مین اُسکے سستی آجائے
یہ بھی علامت ردی ہی اور یہ دلیل اس امر کی ہی کہ دماغ اور دماغ کے بطون اور حصہ سب کو آفت پہونچی ہی - جب دماغ کو ایسی کوئی آفت
پہونچے کہ تمام اسکے بطون تک وہی آفت پہونچ جائے دلالت ہوگی کہ وہ شخص مر جائیگا سبب اسکا یہ ہی کہ بطون دماغ مین روح نفسانی
بھری ہوئی ہی پس جسوقت آفت اُنھین بطون مین پہونچیں روح باطل ہوگی اور حیات مین خرابی آگئی - اگر شراب پینے سے

رعاف کے دلائل

اختلاط ذہن اور پھر بیری پیدا ہو دلیل ردی ہے اور سبب اسکا بھر جانا بطون دماغ کا شراب کے بخارات سے اور گرم کر دینا شراب کا دماغ کو ہوتا ہے کہ اسی وجہ سے اختلاط ذہن پیدا ہوتا ہے۔ پھر اگر اختلاط ذہن کے ہمراہ تھیر بری بھی عارض ہو اس سے معلوم ہوگا کہ شراب نے اپنی کثرت کی وجہ سے حرارت غریزی کو ڈبو دیا اور ڈبو کر حرارت کو بجھا دیا ہے۔ اگر سکران یعنی مست بیخبر کو دفعۃً سکتہ عارض ہو پھر اسکو تشنج پیدا ہوگا اور مرجائیگا۔ مگر یہ کہ اسکو فوراً تپ آجائے تو اسکی جان بچ جائے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ سکتہ ایسی حالت میں بطون دماغ کے امتلا سے شراب سے اور اعضاے عصبی کے امتلا اور پُر ہونے سے عارض ہوتا ہے۔ اور چونکہ شراب میں ایسی ایک قسم کی لطافت ہے جسکی وجہ سے وہ امتلا جو اسی شراب سے پیدا ہوا ہے بروقت خمار اُترنے کے متحلل ہو جاتا ہے۔ اور تپ کا یہی قاعدہ ہے کہ جب عارض ہوتی ہے مادہ کو لطیف کر کے تحلیل کر دیتی ہے پس تحلیل امتلا کے دو سبب پیدا ہوے لہذا موت نہ آئیگی۔ اور اگر اسی شخص کو افاقہ سکتہ سے بروقت اُترنے خمار کے بدون تپ آجانے کے ہوا اسکو تشنج ہوگا اور مرجائیگا بوجہ عظیم ہونے آفت امتلا کے۔ جو شخص اچھا بھلا ہو اور اسکو ناگہان سر میں یا سر کے کسی عضو میں درد عارض ہو اور اسکے بعد اُسکو سکتہ بھی پیدا ہو اور پھر اُسکی آواز میں غطیط عارض ہو جسکو گھرا لگنا کہتے ہیں وہ آدمی سات روز میں مرجائیگا مگر یہ کہ تپ اُسے آجائے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ سکتہ جیسا ہمنے کہا ہے فضلہ غلیظ سے بطون دماغ بھر جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور غطیط جسوقت سکتہ میں پیدا ہو امتلاے مذکور کے عظیم اور قوی ہونے پر دلالت ہوگی اور یہ دلالت اسوجہ سے ہے کہ آفت بوجہ قوی ہونے کے اُس عضل کو پہنچے جو سینہ کو حرکت دیتی ہے بنا بر قول فاضل ابقراط کے کہ سکتہ اگر قوی ہو ممکن نہین کہ مریض اُس سے بچے اور اگر سکتہ ضعیف ہو اُسکا بھی دور ہونا آسان نہوگا اسلیے کہ سکتہ اُن امراض حادہ کے اقسام سے ہے جسکا منتہی ہونا ساتوین یا چوتھے روز ہوتا ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ مرض نظر اسکے خاص عوارض کے اتنے زمانہ سے زیادہ بڑھ نہیں سکتا اور نہ بیمار کو برداشت ایسے دشوار اور صعب امراض میں اس سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ اور اگر تپ آگئی تحلیل اُسی بخار کی کریگی اور لطیف کر کے اسی وجہ سے مرض دور ہو جائیگا۔ اگر ہمراہ حمی مطبقہ قوی کے یعنی جو تپ ہر وقت چڑھی رہتی ہے ہمراہ اُسکے درد شدید کان میں پیدا ہے اندر کی طرف یہ دلیل ردی ہے سبب اسکا یہ ہے کہ درد شدید ایسی جگہ ورم گرم کی موجودگی سے تو خوب خبر دیتا ہے اور جب ورم گرم کان کے پٹھہ میں پیدا ہو اُسکی ایذا دماغ تک پہونچیگی اسلیے کہ یہ پٹھہ دماغ کے قریب ہے اور دماغ کی ایذا سے اختلاط ذہن عارض ہوگا اور اسی اختلاط ذہن سے مریض کی ہلاکت واقع ہوگی کبھی ایک قوم کی قوم کو موت آجاتی ہے اگر یہ ایذا اُنکو دفعۃً عارض ہو جیسے کہ سکتہ کا بیمار بھی اسی طرح مرجاتا ہے۔ پھر اگر مریض مذکور جوان ہو پہلے ہی ہفتہ میں مرجائیگا سبب اسکا یہ ہے کہ تپ اس سن کی زیادہ تر قوی ہوتی ہے بوجہ قوت حرارت کے اور بوجہ کثرت خلط صفراوی کے جو اس عمر میں ہوتی ہے۔ اور اگر بیمار بوڑھا ہو وہ پہلے ہفتہ کے بہت دنون بعد مریگا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ حرارت تپ کی مشائخ کے بدن میں کم ہے اور ضعیف ہے بوجہ ضعف حرارت اور خلط صفرا کے انکے بدن میں کمی ہے اور یہی وجہ ہے کہ خطرہ ایسے مرض میں مشائخ کی نسبت کم ہوتا ہے اسلیے کہ بوجہ طولانی ہونے زمانہ مرض کے بیشتر ایسا ہو جاتا ہے کہ اُنکے ورم گوش میں ریم اور ریم پڑجاتی ہے ورم تھوڑا ہو کر پھوٹ کر بہ جاتا ہے پس وہ لوگ جان بسلامت رہ جاتے ہیں۔ مگر جوان آدمی قبل آنے کے اسمیں ریم اور ریم پڑے مرجاتے ہیں اُسی سبب سے جسکو ہمنے ابھی لکھا ہے اور اگر انکے کان میں پیپ پڑ جائے اور وہ کان سے خارج ہو اسکے ہمراہ کوئی اور علامت محمودہ ظاہر ہو اب تو اُنکے بچ جانے کی بھی امید ہوگی۔ اگر زبان پر شور یعنی پھنسیان نمودار ہون اور شبہ چنے کے ہون اور اطراف بدن کے سرد ہو جائیں دلیل ہوگی کہ موت قریب ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گرمی اور جلدہ

اور اُنکے متصل جو مقامات مین اُن سب مین یہ شور پڑ گئے ہین - اگر گردن مین ورم سیاہ پیدا ہوا ور اُسمین لفاغات یعنی پھپھولے خواہ
چھالے بھی ہون اور اختلاط ذہن سا بھی عارض ہو یا بیداری اور سوء تنفس یعنی سانس کی ابتری اور خرابی پیدا ہو یہ دلیل ردی ہی وجہ یہ ہی کہ
جس صفراوی خلط نے اِس ورم کو پیدا کیا ہی خراب اور ردی خلط ہی - اگر کسی کے حلق مین قرحہ پیدا ہوا ور تپ بھی ہر وقت چڑھی رہے
یہ بھی دلیل ردی ہی خصوصاً اگر اُسکے ساتھ کوئی اور علامت ردی بھی ہو جو مذموم اور بُری سلامت ہی کہ پھر تو یہ علامت دلیل خطرہ ہی اُسکا
سبب یہ ہی کہ قرحہ ایسے مقام پر ہوا اُتارنے کو منع کرتا ہی بسبب درد کے اور ہوا کے اندر لیجانے سے بھی مانع ہوتا ہی پس بیمار کا گلا گھٹ
جائیگا ور اِسی طرح مر جائیگا اسلیے کہ تپ کا بیمار ہوا سے کثیر کے اندر پہونچانے کا محتاج ہی بسبب حرارت کے - اِسی طرح اگر تپ کے بیمار کو
ناگہانی رقبہ یا خناق ہو یعنے اُسکی گردن ٹیڑھی ہو گئی ہو کہ اشیاء ... کو نگل سکے کہ یہ دلیل ردی ہی ... - اور اگر
اگر بیمار کی گردن ٹیڑھی ہو جائے اور نگلنا اُسکو دشوار ہو اور اُسکی گردن مین کسی طرح کا انتفاخ اور پھولن پیدا نہو یہ بھی دلیل اُسکے موت کی
ہی سبب اُسکا یہ ہی کہ یہ عارض دلالت کرتا ہی کہ جو عضل اندرونی رخ مین مری کے ہی اُسمین ورم ہو گیا ہی اور یہ ورم آلے یعنی مرکب ہی
جو مجرائے مری مین پڑا ہی - اور ورم کبھی پٹھہ اور نخاع مین بھی حادث ہوتا ہی اور ایسے ورم کے ہمراہ گُریان گردن کی کھنچ جاتی ہین پس گردن
ترچھی اور کج ہو جاتی ہی - اگر کسی آدمی کو ذبحہ یعنے ورم گلو ہو اور گردن مین اور حلق مین کچھ اُسکا اثر ظاہر نہو اور نہ سرخی گلے مین عارض ہو
اور درد گلے مین بشدت ہو اور جب یہ شخص سانس لینا چاہے سیدھا بیٹھے تب سانس لے سکے اور چت لیٹنا خواہ پٹ بھی اُسسے
ممکن نہو - یا مراد یہ ہی کہ چت خواہ پٹ لیٹے ہوے سانس نہ لے سکے ایسا آدمی پہلے ہفتہ مین مر جائیگا بلکہ پورے ہفتہ سے پہلے -
اور اسکی وجہ یہ ہی کہ جب ورم گردن مین نمایان نہو اور نہ حلق کے اندر ورم کا کچھ اثر پیدا ہو اُس مقام مین جہان پر سوراخ مری اور
حنجرہ کا ہی معلوم ہوگا کہ ورم حنجرہ کے اندر ہی اور اُسی ورم نے تنفس کی راہ بند کر دی ہی پس بیمار کا گلا بند ضرور ہو جائیگا سیدھا ہو کر
سانس لینا اِس مرض مین اِسوجہ سے ہوتا ہی کہ بیمار مذکور جسوقت پیٹھ کے بل لیٹتا اُسوقت جتنے عضا اگلے دھڑ مین ہین پچھلے دھڑ کے
اعضا پر گر پڑتے ہین لہذا راہ تنفس کی بند ہو جاتی ہی تا اینکہ مریض کو حاجت اِسکی ہوتی ہی کہ اپنی گردن کو بلند کرے تاکہ مجرا حنجرہ کا
تھوڑا سا کھلجائے اور اِسی وجہ سے یہ بیمار مر بھی جاتا ہی میری مراد یہ ہی کہ چونکہ اِسکا مجرائے تنفس بند ہی لہذا مر جاتا ہی لیکن جو ذبحہ اِسی
طرح کا ہو مگر اُسمین سرخی حنجرہ اور مری کے کنارے پر ہو اُسمین درد بھی کم ہوگا اور سیدھا ہو کر سانس لینے مین چندان دشواری نہوگی
اِسی وجہ سے ہلاکت مریض کا دیر مین ہوگا - اور جو ذبحہ ایسا ہو کہ تمام گردن اور سینہ مین اُسمین سرخ ہو جائے اُسکی مدت بقا دیر تک ہی
اور نہایت لائق ہی کہ مریض ایسے ذبحہ کا سلامت رہے اور نہ مرے ہان اگر ایسا واقع ہو کہ یہ سرخی دفعۃً اندر کی طرف غائب ہو جائے -
اور اِسکا سبب یہ ہی کہ سرخی جسوقت سینہ اور گردن کی ظاہری طرف نمایان ہوگی دلالت کریگی کہ مادہ ذبحہ کو طبیعت نے بطرف خارج کے
دفع کیا ہی اور اندرونی مقام حنجرہ کا سالم ہو گیا ہی پھر جب یہ سرخی دفعۃً غائب ہوئی معلوم ہوگا کہ ورم اب پھیپھڑہ اور حنجرہ تک پہونچ گیا
یہ امر مہلک ہوگا - اور اگر سرخی کا غائب ہونا کسی بحران کے روز ہوا ور ظاہر بدن مین کوئی پھوڑا نکل آیا ہو خواہ بیمار نے معدہ سے
براہ قے کوئی چیز دفع کی ہو یہ بات اُسکے مرض سے سلامت پر دلیل ہوگی - اور اگر سرخی کا غائب ہونا بدون اسکے ہو کہ ان علامتوں مین
کوئی علامت پیدا نہو اور مریض کے ملاحظہ سے ایسا بھی پایا جائے کہ اب اِسکے درد مین کچھ تخفیف ہوئی ہی یہ بات اُسکے صحیح ہو جانے پر
دلالت کریگی خواہ اینکہ مرض نے کسیقدر پھر عود کیا ہی اور پلٹ آیا ہی - پھر باوجود مرض کے عود کرنے کے درد مین خفت کیسے اور مریض کو

راحت کیون پاتی ہی اسکا سبب یہ ہی کہ ورم ذبحہ کا اب بطرف پھیپھڑہ کے گیا ہی اور پھیپھڑہ عضو حساس یعنی حس کرنے والا نہین ہو اسی
وجہ سے ایذاے درد کا احساس اب نہیں ہوتا ہی - اور جب کسی آدمی کو ورم ذبحہ عارض ہوا اور اُس سے نجات پا جائے - فیصلہ
یعنے وہ مادہ جس سے ورم ذبحہ پیدا ہوا تھا بطرف پھیپھڑہ کے رجوع کرے ایسا آدمی سات روز مین مر جاویگا - اسلیے کہ پھیپھڑہ ایسا
عضو ہی کہ نزول آفت کا تحمل سات روز سے زیادہ نہین کر سکتا ہی جسوقت کسی آدمی کا گلا پھانسی خواہ کسی پھندے وغیرہ سے
گھونٹا جاوے اور منہ سے اسکے کف برآمد ہو چکا ہو جب پھانسی لگی تھی پھر وہ شخص موت سے بچ نہین سکتا ہی اسلیے کہ آج نہین
مرا تو چار روز کے بعد مر جاویگا اسلیے کہ تنفس لینے دینے کا بھید اسکے بگڑ چکا ہی اور حنجرہ مین تنگی ڈال چکا ہی اور حنجرہ کی نلی مین تنگی
آ چکی ہی ضروری یہ امر ہی کہ ہوا سے سردی اور نفخہ دماغ قلب کی آمد و رفت بند ہو گی اور اسی سبب سے بخار گرم قلب اور پھیپھڑہ مین
جمع ہوا کریگا اور پھیپھڑہ اسی بخار دخانی کے نکالنے کا قصد کریگا اور بہت بڑی کوشش اور مجاہدہ اسکے اخراج مین کریگا ایسی زائد
کوشش سے تھوڑا سا بخار نکلیگا اور اُسکے ہمراہ رطوبت لطیف بھی برآمد ہو گی اور کف اسی کا نام ہی اور یہی جیرہ ہی اسواسطے کہ ایسے
وقت جب بخار کے خروج مین دشواری ہی کف کی پیدایش ریم اور رطوبت سے ہوتی ہی جیسے دریا کی لہرین جب ٹکراتی ہین اور
حرارت پیدا ہو کر دریا مین کف پیدا ہوتا ہی جس شخص کو ذات الجنب کا مرض ہوا اور کھنکھار مین اسکے کچھ مادہ برآمد نہوا اور انتصاب
نفس یعنی سیدھے ہو کر سانس اسکو آتی ہو تا اینکہ اسکو ممکن نہو کہ لیٹے لیٹے سانس لے سکے وہ آدمی مر جائیگا سبب اسکا یہ ہی کہ ورم
اسکا بڑہ گیا ہی اور قوت اسکی ورم ذات الجنب کے نضج دینے سے عاجز ہی اور جو کچھ خراب مادہ ورم مین آتا ہی اُسکو دفع کرنے سے بھی
قوت اسکی عاجز ہی - اور پھر چونکہ سینہ کے اعضا بوقت لیٹنے کے ورم پر جا پڑتے ہین پس راہین سانس کی آمد برآمد کی بند ہو جاتی ہین
اسی وجہ سے اسکو انتصاب نفس لاحق ہوتا ہی کہ بدون سیدھے ہوے سانس نہین لے سکتا ہی - جو درد ذات الجنب کے اقسام سے
ایسا ہو کہ نہ سانس لینے سے اسمین سکون آتا ہو اور نہ تھوکنے سے جو مادہ خارج ہو اُس سے کم پڑے نہ فصد کھولنے سے اور
دواے مسہل پلانے سے نہ اور اقسام کی تدبیر کرنے سے کچھ افاقہ درد مذکور مین ہو ایسا درد اب خراب حالت کو پہونچ گیا ہی جسکا
انجام پیپ پڑ جانے کی طرف ہوگا اور ورم کا پھوڑا ہو جائیگا - اسلیے کہ جو ورم گرم ادویہ مانعہ اور محللہ سے اصلاح پذیر نہو مراد یہ ہی
کہ نہ ادویہ مانعہ ورم سے اُسکی زیادتی مین کمی اور نہ ادویہ محللہ سے اُس ورم کی تحلیل ہوتی ہو اسلیے ورم مین مدہ اور پیپ جمع ہوتی ہی
اگر ورم ذات الریہ اور ذات الجنب مین نضج پیدا ہو یعنے پیپ پڑ جائے اور ابھی صفرا کا غلبہ کھنکھار مین باقی ہی اسقدر کہ ہمیشہ ایک مرتبہ
تو اُسکے تھوک مین صفرا خارج ہوتا ہی اور ایک مرتبہ مدہ برآمد ہوتا ہی خواہ صفرا اور مدہ دونون ساتھ ہی خارج ہوتے ہون یہ دلیل ردی ہی
اسلیے کہ کیفیت دلالت کرتی ہی کہ طبیعت ورم مین پورا نضج پیدا کرنے سے عاجز ہو گئی ہی اور اسی طبیعت کو ممکن نہین کہ سارے مادہ
ورم کو مدہ بنا ڈالے بسبب خراب ہونے خلط کے جس سے ورم ہذا پیدا ہوا ہی - اگر کھنکھار مین آمد مدہ کی ساتوین روز شروع
ہو جائے پس وہ بیمار چودھوین روز مر جائیگا ہان مگر کوئی علامت محمود ظاہر ہو پھر تو موت اُسکی سترھوین روز تک ہٹ جائیگی اسلیے
کہ ساتوان روز بھی روز بحران کا ہی اور امراض کی خصلت سے یہ امر ہی کہ بعض قسم کے استفراغات سے منقضی ہو جاتے ہین جیسا ہمنے اور
مقام پر اس بات سے پہلے لکھدیا ہی - پھر اگر بروز بحران کوئی علامت بدی ظاہر ہو اور مریض کی بدحالی بڑھ جاوے تو اسی بحران کے
روز یہ بات دلالت اسکی موت پر کریگی جیسے اگر بروز بحران مدہ کی آمد کم ہو جائے مثل حال مریض یہ دلالت کریگی اسی سبب سے جو ابھی

[illegible] ہو چکا ہو اور چودھویں روز اُسکی موت واقع ہوگی اسلیے کہ یہ دلالت نقصان آمد مدہ کی چودھویں روز تمام ہونے کی ہے پھر اگر چودھویں روز
اسکی [illegible] اچھی علامت ظاہر ہوئی جو مریض کے سلامت پر دلیل ہو ستر ھوین روز سے بیسوین روز تک موت مین تاخیر ہوگی جیسے اس
علامت کی دلالت مین قوت اور ضعف ہو۔ اگر کوئی مقام پہلو کا سینہ کے سیاہ ہو بیماری مین ذات الجنب کے پس موت اُس بیمار کی جلد
آنیوالی [illegible] سبب اسکا یہ ہے کہ مادہ خراب بوجہ اپنے غلیظ ہونے کے بطرف خارج کے پہونچ گیا ہے اور سیاہی مقام کی مادہ کی سرایت
[illegible] ہے سبب سیکو ذات الجنب سے ذات الریہ عارض [illegible] یہ دلیل [illegible] ہے اسلیے کہ جس جگہ سے ذات الجنب پیدا ہوا تھا اتنی
زیادہ تھی کہ سینہ مین اسکی گنجائش نہ تھی تب تو پھیپھڑے مین پہونچی پس آفت انھین اعضا پر جو کہ جلیل الشان ہین عظیم ہونگی یہ بھی
سمجھ معلوم کر لینا مناسب ہے کہ اکثر مرنے والے لوگ اُس تقیح کے جو ذات الجنب اور ذات الریہ مین ہوتا ہے وہی لوگ ہین جنکا سن کہولت کا ہے
جیسے ادھیڑ ہون اور مشائخ بھی اس سے اکثر مرتے ہین۔ رہی اور اقسام کی تقیح جیسے بیماران سل کے قرحہ کی پیپ خواہ آن اورام کا تقیح
جو سر اسیف کے نیچے پیڑو کے اعضا مین ہو ایسی تقیح سے مرنے والے اکثر نوعمر آدمی ہوتے ہین۔ سبب اسکا یہ ہے کہ ذات الجنب
اور ذات الریہ کا مریض محتاج قوت شدیدہ کا ہوتا ہے تاکہ بذریعہ نفث قوی کے جو کچھ اُسکے سینہ مین از قسم مدہ کے فراہم ہوتا ہے کھنکھار سے
دفع کر دے اور مشائخ کے بدن کی قوت ضعیف ہوتی ہے کہ اُس قوت سے تنقیہ اس مقدار مدہ کا ممکن نہین ہوتا ہے۔ اور دوسرا سبب
یہ ہے کہ تپ مشائخ کی قوی نہین ہوتی یعنے ورم ذات الجنب کے ہمراہ پس اُنکو ایذا بھی اسقدر نہین ہوتی جسقدر نوعمر آدمی کو ایذا ہوتی ہے
اور یہی ایذا کھانسنے پر آمادہ کرتی ہے لہذا کم کھانسینگے مترجم پہلے سبب مین ضعف قوت مشائخ کو مانع اخراج مدہ ثابت کیا۔ اب دوسرے
سبب سے یہ ثابت کرتا ہے کہ جب ایذا تپ کی مشائخ کو کم ہوتی ہے پس کھانسی بھی کم آئیگی اور کھانسی جب کم آئے پس اخراج مدہ کا بھی کمتر
ہوگا۔ پس خلاصہ دونون جملہ کا یہی ہے کہ مدہ کا اخراج اُنکے سینہ سے کم ہوگا اور جب کم ہوگا انجام کار مین متعفن ہو کر ہلاک کریگا لیکن نوعمر
آدمی جو بیماری سے ذات الجنب اور ذات الریہ کی نجات پاتے ہین اُسکا سبب یہ ہے کہ وہ لوگ زیادہ قوی ہوتے ہین اور اسی قوت سے
جسقدر مدہ اُنکے سینہ اور پھیپھڑون مین فراہم ہوتا ہے سب کو بذریعہ نفث کے خارج کر دیتے ہین بہت سہولت اور آسانی سے۔ اور
[illegible] اورام سے جو زیر اسیف کے نیچے ہون اُنکی موت اکثر اسوجہ سے ہوتی ہے کہ اُن اورام کے تابع تپ صعب بھی ہوتی اُنکو عارض
ہوتی ہے تا اینکہ انکے اعضاے اصلیہ تک پہونچ جاتی ہے پس انکی رطوبات کو وہ حرارت فنا کر دیتی ہے اور انکی قوتون کی تحلیل کر دیتی ہے
جس شخص کو ذات الجنب یا ذات الریہ کا مرض ہو اور پھر اُسکو دست آنے لگین یہ بھی امر مذموم ہے خصوصاً اگر اسہال اُسکو ساتوین
روز سے پہلے عارض ہو اسلیے کہ اسہال ایسی قسم استفراغ کی نہین ہے جسکے ذریعہ سے سینہ کا تنقیہ اور پھیپھڑے کی صفائی مادہ سے
ہو جائے بلکہ ان اسہال سے اسوقت یہ خرابی پیدا ہوگی کہ قوت مریض کی ضعیف ہو جائیگی پس اُسکو بذریعہ نفث اور کھنکھار کے دفع
کرنے مادہ کی قوت باقی نہ رہیگی۔ پھر اگر اسہال ساتوین روز سے پہلے عارض ہو یہ دلیل اسپر ہوگا کہ ابھی تک طبیعت قادر مادہ کے
دفع کرنے پر اور اُسی مادہ کے نضج دینے پر نہین ہوئی ہے اور یہ اسہال فقط قوت ماسکہ کے ضعف سے عارض ہوا (دفع طبیعی نہین ہے)
اسی طرح اگر مریض سل کو اسہال عارض ہو وہ بھی مرجاتا ہے اور سبب اُسکے اسہال کا خواہ مریض کی موت کا ضعف قوت ماسکہ ہے اور نیز سبب
انھین دونون کا یہ ہے کہ اعضاے اصلی بدن کے پگھلتے ہین اور تحلیل پا رہے ہین۔ جب ذات الجنب اور ذات الریہ کے بیمارون مین
خراجات پیدا ہون سے پاؤن کے بعض مقامات مین پیدا ہون اور کھنکھار مین اُنکے جو کچھ نکلتا ہو اسکی مقدار قلیل ہو اور نضج بھی نہ ہو

اور پیشاب مین ثفل راسب محمود بھی نہو یعنے جو چیز تہ نشین اور اچھے پیشاب مین بعد نضج کے برآمد ہوتی ہی وہ بھی ہو دلیل ہوگی کہ جس
عضو مین یہ خراج پیدا ہوا ہی بیکار ہو جائیگا اسلیے کہ مادہ اپنے خرابی پر باقی ہے پھر اگر یہ خراجات اور پھوڑے برآمد ہو کر بیٹھ جائین
اور نیچے لازم نہ ہو وہ ہوا اور نفث کے نکلنے مین وہم دشواری اور تنگی بھی ہو تب اُسکی عقل خراب ہو جائیگی اور مر جائیگا اسلیے کہ یہ اعراض
دلالت کرتے ہین کہ مادہ مرض کا جو خراب بھی ہو اب بھی اپنے مقام مین پلٹ آیا ہی۔ اگر بیمار ذات الجنب اور ذات الریہ کو زکام ہو جائے
یہ بھی دلیل ردی ہو سبب اسکا یہ ہی کہ مادہ اسی مرض کا یعنے زکام کا اکثر بطرف سینہ اور پھیپھڑہ کے اترتا ہی پس موضع مذکور کو گزند
پہونچاتا ہی اور اُسی مقام کی ایذا کو زیادہ کرتا ہی۔ جس آدمی کے سینہ مین پیپ پڑگئی ہو اور داغ دیا جائے اور اُسکی وجہ سے پیپ
مشابہ دردی شراب یا سیاہ گیلی مٹی کے برآمد ہو وہ آدمی مر جائیگا سبب اسکا یہ ہی کہ مادہ کو طبیعت نے نضج نہین دیا اور نہ اُسکو
بطرف طبیعت اصلی اعضا کے بدلا اور پھیرا ہی پس وہ مادہ اپنی خرابی پر باقی رہا ہی۔ سل کے بیمار کے کھنکھار مین جو رطوبت آتی ہی اگر
اُسکو چنگاری پر جلانے سے بدبو معلوم ہو دلیل اُسکی موت پر ہوگی اسلیے کہ اُسکی بدبو پھیپھڑے کے سڑنے پر دلیل ہی اور پھیپھڑے مین
جو اخلاط بھرے ہین اُنکی عفونت پر دلالت ہی اور جسوقت پھیپھڑہ سڑگیا اب ہلاک مین کیا باقی ہے۔ جب سل کے بیمار کا کھنکھار مین
رطوبت کا آنا بند ہو جانے موت پر دلیل ہی اسلیے کہ اُسکا بند ہونا ضعف قوت پر دلالت کرتا ہی اور وہ جب کھنکھار مین خارج نہوا
پھیپھڑے کو سڑا دیگا اور قریب قلب کے بھی پہونچیگا۔ اور اسی طرح اگر کسی آدمی کو اسہال ردی ہو مثلاً سیاہ خواہ سبز اور بدبودار دست
آتے ہون اور پھر وہ دست بند ہو جائین دلیل موت پر ہوگی۔ اسلیے کہ یہ مواد خبیثہ جسوقت انکی آمد بند ہوئی اور خارج نہوئے اعضا
بدن کو فاسد کر دینگے۔ اختلاط ذہن بیماران سل کا علامت ردی ہی اسلیے کہ یہ مرض غریب ہی محض بے لگاؤ مترجم مراد یہ ہی کہ اختلاط
ذہن کو سل کی بیماری سے کوئی مناسبت نہیں ہی اور نہ کسی طرح کا لگاؤ اسکو سل سے ہی اور ایسے مرض غریب کا پیدا ہونا ضرور جب ہی
ہوگا کہ اُسکے مناسب کوئی اور امر بھی پیدا ہو چکا ہو گو ہمکو اطلاع اُسپر نہو پس دماغ کا ماؤف ہونا ضرور قلب کی شرکت سے ہوگا اور یہی
خرابی اس مرض عجیب کی بظاہر سمجھ مین آتی ہی واللہ اعلم بالمراد متن اگر مریض کے سر کے بال سل کی بیماری مین گر جائین اور دست
آنے لگین اب موت اسکی آ پہونچی اور سبب اسکا یہ ہی کہ یہ دونون عرض ضعف قوت ماسکہ پر دلالت کرتے ہین اور رطوبت کے فنا
ہو جانے پر۔ جب سل کے بیمار کو درد سر لاحق ہو یہ دلیل ردی ہی اسلیے کہ درد سر بھی سل کے واسطے عرض غریب ہی دلالت کرتا ہی کہ بخارات
خراب دماغ تک چڑھتے ہین (بسبب عفونت پھیپھڑے کے) سل کے بیمار کو اگر سیناہت آتا ہو یہ بھی ردی ہی اسلیے کہ دلالت کرتا ہی فنا
ہو جانے پر اُس رطوبت کے جو درمیان اجزاے اعضا کے ہی۔ اگر سل کا بیمار جو کچھ اُسکی کھنکھار مین آتا ہو مقدار اُسکی تھوڑی سی ہو اور ناپختہ
بھی ہو اور یہ بھی مشکل اور دشواری سے نکلتا ہو (یا مراد یہ ہی کہ اُسکے نکلنے سے اُسکو کلال اور ماندگی ہو جاتی ہو) اُس بیمار کی موت قریب ہی
اور جلدی سے مر جائیگا۔ اور اگر جو کچھ کھنکھار مین خارج ہوتا ہی زیادہ مقدار سے ہو اور بآسانی خارج ہوتا ہی اُسکی زندگی طولانی زمانہ تک ہی
اور موت اسکو دیر مین آئیگی۔ اسکا سبب یہ ہی کہ جو نفث زیادہ ہو اور بسہولت خارج ہوتا ہو اُسکو دلالت قوت قوی پر ہی کہ پھیپھڑے کو
مادہ سے پاک کر دیتی ہی اور وہ مادہ بھی پختہ ہی اور غلظ اور لزوجت بھی اُسمین کم ہی جب تو بآسانی خارج ہو جاتا ہی لیکن جو نفث قلیل ہو اور
بدشواری خارج ہوتا ہی ضعف قوت پر دلالت کرتا ہی کہ پھیپھڑے کو پاک نہین کر سکتی ہی اور مادہ بھی غلیظ اور خام ہی جس شخص کو غشی
بار بار بدون کسی سبب ظاہر کے آتی ہو وہ آدمی مرگ ناگہانی سے مر جائیگا۔ سبب اسکا یہ ہی کہ غشی کا بدون سبب ظاہری کے پیدا ہونا

بوجہ خرابی اخلاط اندرونی کے ہوتا ہی جو قلب کے قریب رنیرش کر رہے ہین - پھر جب زمانہ دراز تک یہ اخلاط کی رنیرش کا گذر جائیگا ضعف
قلب کا زیادہ ہوگا اور جب قلب زیادہ ضعیف ہوگا اب مادہ ہوی ایسا رنیرش کریگا جو حرارت غریزی کو اور اُسکی لطافت کو ڈبو دیگا -
جب کسی آدمی کو خفقان ست ہو ہمیشہ عارض ہوتا ہو وہ آدمی یکایک ناگاہ مر جائیگا اِسکا سبب یہ ہی کہ خفقان قلب یا تو سوء مزاج قلب سے
ہوتا ہی یا کسی مادۂ خراب سے پھر یہ صورت مدام رہیگی کہ قلب ہر وقت دھڑکا کریگا قوت قلب کی تحلیل ہو جائیگی اور اُسکی حرارت فرو
ہو جائیگی - جب کسی کے سینہ مین جراحت اور زخم پیدا ہوا اور یہ جراحت تجویف یعنی خالی جگہ مین سینہ کے پار ہو کر اطراف قلب مین
پہونچے ضرور دلیل موت پر ہوگی اسلیے کہ سینہ اور قلب معدن حیات کے ہین - اگر قے کے مریض کو ہچکی آنے لگے اور آنکھین اُسکی سُرخ
ہو جائین یہ بھی دلیل ردی ہی اسلیے کہ ہچکی ایک تشنج ہی جو معدہ کو عارض ہوتا ہی اور یہ تشنج یا تو امتلاے معدہ سے ہوگا یا استفراغ سے
یعنی معدہ سے اخلاط وغیرہ کے خارج ہو جانے سے اور قے کے بعد جب تشنج معدہ کا یا ہچکی عارض ہوگی ضرور معلوم ہوگا کہ تشنج بوجہ استفراغ کے
ہی (اسلیے کہ قے خود بھی تو استفراغ ہی) اور تشنج استفراغی زیادہ تر ردی اور مہلک ہی بہ نسبت تشنج امتلائی کے - اور جب آنکھین سرخ ہو گئین
معلوم ہوگا کہ آفت اب دماغ تک چڑھ گئی ہی - یہی صورت ہی اگر ہچکی بعد دستون کے خواہ بعد اور قسم کے استفراغ کے مثلاً فصد وغیرہ کے بعد
پیدا ہو کہ وہ بھی علامت ردی ہی - استسقا کی قسم ردی وہ ہی جو بعد امراض حادہ کے پیدا ہوتا ہی اگر اُسکے ہمراہ تپ اور ایذا ہو کہ وہ استسقا
ردی اور قتال ہی سبب اِسکا یہ ہی چونکہ استسقا کا پیدا ہونا جگر کی برودت سے ہوتا ہی اور ضعف سے اُس قوت جگر کے جو خون پیدا
کرنے والی ہی اب شفا اِسکی ضرور تسخین اور گرمی پیدا کرنے سے ہوگی - اور گرم دواؤن کا استعمال یہ اثر پیدا کریگا پھر جب ہم گرم دوائین
استعمال کرین قوت حمی یعنی تپ کی بڑھیگی اور الم بھی زیادہ ہوگا اسواسطے کہ الم تو ورم گرم ہی کی وجہ سے ہوتا ہی - اور اگر بسبب لذع
حرارت بخار کے سردی پیدا کرنے کی تدبیر کرین اور ہم جب استعمال کرین اشیاے مبردہ کا جو سردی پیدا کرنے والی ہین اس سے استسقا کی
زیادتی ہوگی یہی سبب ہی کہ اکثر ایسا مریض ہلاک ہو جاتا ہی - جب بیمار استسقا کو اسہال کا مرض ہو اور دست اُسکے مشابہ دُردی شراب کے
آتے ہون یہ دلیل ردی ہی سبب اِسکا یہ ہی چونکہ استسقا کا حدوث اور پیدا ہونا سرد مادہ سے ہی اور جب بدن سے مادہ گرم خارج
ہونے لگا معلوم ہوگا کہ مادہ مرض کا قوی ہو گیا ہی لہذا مریض مر جائیگا - جب بیمار استسقا کو کھانسی آتی ہو یہ دلیل ردی ہی اور اسکا سبب
یہ ہی کہ کھانسی غلبۂ رطوبت سے پھیپھڑہ پر آتی ہی لہذا زیادہ پھیپھڑے کو مضرت پہونچائیگی - اور اگر کھانسی کا کوئی اور سبب ہو اُسکی
ردائت اور خرابی کم ہوگی - جب شراسیف کے نیچے جہان پردہ واقع ہی ورم گرم پیدا ہوا اور اُسکے ساتھ دونون آنکھین برابر جھپکتی ہون
دلیل جنون پر ہوگی جو اب پیدا ہوا چاہتا ہی اور اندیشۂ ہلاکت بھی ہوگا - اور یہ علامت دلالت کرتی ہی کہ مرض اور ورم معدہ کے منھ مین
اور حجاب سینہ مین ہی اور ہیان کا ورم اختلاط ذہن پیدا کرتا ہی بسبب مشارکت فم معدہ اور حجاب کے دماغ سے اعضاے دماغی مین
اور منجملہ دلائل کے جو اختلاط ذہن کے علاوہ دماغ کے ماؤف ہونے پر دلالت کرے آنکھون کی حرکت ہی اسلیے کہ دونون آنکھین دماغ سے
ضرور شرکت رکھتی ہین - اگر معدہ اور جگر اور طحال مین ورم گرم ہو یہ علامت ردی ہی - پھر اگر یہی ورم عظیم ہو ہلاکت پر دلیل ہوگا اسلیے
کہ یہ تینون اعضاے شریفہ ہین اور انکی منفعت بدن مین بڑی ہی کہ قوام اور برپا رہنا تمام اعضاے بدنی کا انھین سے ہی پھر جب
انمین آفت ہو یہ بھی یہ دلیل خرابی کی ہی اور اگر یہ آفت عظیم ہوگی ان اعضا کا فعل باطل ہو جائیگا پس بیمار مر جائیگا - اگر ورم جگر کی وجہ سے
ہچکی پیدا ہو یہ دلیل ردی ہی اور سبب اِسکا یہ ہی کہ جب ورم جگر کا عظیم ہوگا اور گرم بھی ہوگا اُسکی آفت معدہ تک پہونچیگی پس معدہ مین

صفرا بہت پیدا ہوگا اور معدہ میں لذع اور چُبھن پیدا کریگا لہذا ہچکی آئیگی۔ اگر وہ ورم جو نیچے شراسیف کے ہو عضل شکم میں ہو دلیل ہوگا
خطرہ کی خصوصاً اگر یہ ورم عظیم بھی ہو اور یہ بات بوجہ آفت کے عظیم ہونے کے اور طبیعت کے عجز سے کہ اُسکا مقابلہ کرسکے پیدا ہوتی ہے
جتنے ورم کہ شراسیف کے نیچے ہیں پہلے تو سب دلیل خطرہ پر ہوتے ہیں۔ پھر جب بیس روز گذر جائیں اور تپ باقی رہے اور ورم کی
تحلیل ہوئی ہو ایسا ورم ضرور پک جائیگا اور اسمیں پیپ پڑیگی۔ پھر خود ورم انھیں پیپ پڑے ہوئے اورام مذکورہ سے ایسا ہو
کہ اُسکا منہ باریک باہر برآمد نہوا ہو مراد یہ ہے کہ اُس پھوڑے کا منھ نہو بلکہ بڑا اور چوڑا ہو وہ دلیل خطرہ کی ہے۔ اسواسطے کہ جس ورم کا
سر اتپلا اُبھر کر اونچا ہو جاتا ہے وہ لطافت مادہ پر دلیل ہوتا ہے اور مادہ کے رقیق اور گرم ہونے پر اُسکو دلالت ہوتی ہے پس ایسا
ورم جلد پختہ ہو جاتا ہے اور پیپ اُسمیں جلد پڑ جاتی ہے اور میلان اُسکا بطرف جلد کے بدن کی بیرونی جانب میں ہوتا ہے کہ اسی میلان کو
دلالت اعضاے شریفہ کی شناخت اور گندہ ہونے پر ہوتی ہے۔ اور جو قسم ورم کی بڑی ہو اور سر اُسکا چوڑا چپٹا ہو کثرت مادہ پر اور
مادہ کے غلیظ ہونے پر اور اسمیں نضج پیدا کرنے سے طبیعت کے عاجز ہونے پر دلالت کرتا ہے اور چونکہ مادہ اُسکا غلیظ ہے اور زیادہ بھی ہے
لہذا طبیعت اُسکو نضج دے کر باہر نکالنے سے عاجز ہوتی ہے۔ اور ایسا ورم جب پھوٹتا ہے اندر کی طرف پھوٹتا ہے جس سے تنفس میں
ذبول یعنے تنگی اور سقوط قوت پیدا ہوتی ہے اور اندیشۂ ہلاک زیادہ ہوتا ہے۔ پھر اگر ایسے ورم کا پھوٹنا باہر کی طرف بھی ہو موت پر
دلالت کریگا۔ اسکا سبب یہ ہے کہ ورم جب دونوں طرف پھوٹے آفت کے عظیم ہونے پر دلیل ہوگا۔ جملہ اورام جو بڑے ہوں اور
ایذا دہی اُنکی زیادہ ہو اور اُنمیں صلابت ہو خطرہ پر دلیل ہوتے ہیں اور موت پر اُنکو دلالت ہے اور یہ دلالت بسبب آفت کے
عظیم ہونے کے ہے اور اُسی آفت کے قوی ہونے پر اسقدر کہ طبیعت کو اُسنے مقہور اور مغلوب کر دیا ہے۔ اگر کسی آدمی کو بیماری استسقا کی
ورم جگر کی وجہ سے ہو پھر یہ ورم جگر پھوٹ کر اُسکا پانی اُس جھلی میں جائے جسکو صفاق کہتے ہیں اور پیٹ اُسکا اسی پانی سے بھر جائے
وہ آدمی مر جائیگا۔ وجہ اُسکی یہ ہے کہ جو ورم استسقا جگر میں ہوتا ہے اُسکی صورت یہی ہے چند نفاخات یعنے چھالے خواہ پھپھولے جگر کے
اوپر کی ہوئی جھلی میں پڑتے ہیں اور اُن چھالوں میں پانی بھرا ہوتا ہے۔ پھر جب یہ چھالے پھوٹتے وہ پانی یا صفاق میں جائیگا
یا ثرب جو دوسری جھلی شکم کی ہے مثل چادر جرب کے پس یہ مقامات معدہ یدی رطوبت سے بھر جائینگے اور یہ معدہ یدہ اُسی جھلی کو سڑائیگا
اور سڑ کر جھلی پھٹ جائیگی لہذا مریض مر جائیگا۔ سبب یہ ہے کہ جو استفراغ کثیر دفعۃً ہو قوت کو تحلیل کر دیتا ہے اور اسقدر قوت کو ضعیف
کرتا ہے کہ اُسکی تلافی طبیعت سے ہو نہیں سکتی ہے اسلیے کہ ہمراہ اسی پانی کے روح کی بھی مقدار کثیر خارج ہو جاتی ہے جس شخص کے
ورم شراسیف کے نیچے خواہ معدہ میں ہو خواہ اور اعضاے اندرونی میں اور وہ ورم شگافتہ ہو کر پیپ اُسمیں سے مشابہ
دردی شراب کے خواہ روغن زیتون کے درد کے برآمد ہو یہ دلیل ردی اور مہلک ہوگی اسلیے کہ مادہ میں طبیعت نے کچھ عمل نہیں کیا اور
نہ اُسمیں نضج پیدا کیا کہ وہ مدہ سپید ہو جاتا۔ بیمار یرقان کا اگر جگر صلب اور سخت ہو یہ بھی دلیل ردی ہے اسلیے کہ یہ ورم صلب دائمی پر
دلالت کرتا ہے اور ورم صلب جگر کا انجام ایسے وقت اکثر بطرف استسقا کے ہوتا ہے۔ جب شراسیف کے نیچے مراق شکم باریک اور
لاغر ہو جائے اُن بیماروں کے بدن میں جنکو اسہال کہنہ عارض ہے یہ بھی ردی ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ یہ بات فناے رطوبت
اعضاے غذایہ پر دلالت کرتی ہے اور اُن اعضا کے سوکھ جانے پر جسکے لاغری اور پتلا ہونا اُن مقامات میں پیدا ہو۔ جب اُس قسم
قولنج کے جسکو ایلاوس کہتے ہیں قے یا ہچکی پیدا ہو یہ دلیل ردی ہے اور اگر ہمراہ اسکے تشنج ہو ہلاک پر دلیل ہوگا۔ اور اسکا سبب یہ ہے کہ

اس قسم مین قولنج کے اریک آنتین سوکھ جاتی ہین خواہ باہم چسپیدہ ہوجاتی ہین اور طبیعت کو ممکن نہین ہوتا کہ فضلۂ براز کو نیچے سے دفع
کرسکے پس الٹا اُسی فضلہ کو بطرف معدہ کے طبیعت چڑھا لیجاتی ہے لہذا قے کی راہ وہ براز خارج ہوتا ہے اسی وجہ سے معدہ کو آفت
پہونچتی ہے پھر یہی آفت دماغ تک چڑھتی ہے اب ایسے وقت تشنج پیدا ہوتا ہے اور اختلاط ذہن کبھی عارض ہوتا ہے اور یہ دونون عرض
مہلک مین ایسے مرض ہین جس شخص کو تقطیر البول کے مرض سے وہ قولنج پیدا ہو جو بنام ایلاوس مشہور ہے وہ آدمی سات روز کے
اندر مرجائیگا لیکن اگر تپ اُسکو آجائے اور بہت سا پیشاب اُسکا خارج ہو پھر نہ مریگا - اور یہ حکم چھٹے مقالہ مین فاضل بقراط کے
مین نے پایا ہے - اور فاضل جالینوس نے اس حکم کے سبب بے آگاہ ہونے سے عذر کیا ہے اور انکار بھی کیا ہے کہ یہ حکم بقراط نے
نہین دیا ہے - اگر کسی آدمی کے پیٹگاہ اور کوکھ کے مقام پر درد ہو اور یہ درد حجاب سینہ تک چڑھے اور نیچے کے مقام مین درد مین سکون
ہوجائے یہ دلیل قتال ہوگی خصوصاً اگر تھوڑے سے دلائل ردی بھی اسکے ظاہر ہون پھر تو یہ دلیل موت پر ضرور ہوگی سبب اسکا یہ ہے
کہ درد جو اس مقام پر ہمراہ تپ کے ہوتے ہین ورم گرم سے عارض ہوتے ہیں پھر اگر یہ ورم حجاب تک چڑھ آیا اختلاط ذہن پیدا کریگا جو
مشارکت حجاب کے دماغ سے پس یہ قتال ہوگا اب اگر تھوڑی سی خراب دلیل اگی پیدا ہوئے موت ضرور واقع ہوگی - اور اگر کوئی علامت
محمودہ پیدا ہوئے مرض کے انضاج اور پختگی مادہ ورم کے اوپر دلالت قوی ہوگی اور اب انجام اس ورم کا تقیح کی طرف ہوگا یعنے پیپ پڑجائیگی
اگر مثانہ مین کسی کے ورم صلب ہو اور تپ بھی ہر وقت بنی رہے کسیوقت نہ اُترے یہ دلیل قتال ہوگی سبب اسکا یہ ہے کہ ورم گرم
جسوقت مثانہ مین ہوگا آنت پر سنگی ڈالیگا اور براز خارج نہوسکیگا - پھر اگر اسی ورم کے ہمراہ تپ بھی ہر وقت بنی رہے اور درد بھی ہو
اُسوقت یہ ورم قتال ہوگا ہان مگر یہ کہ مریض پیشاب کرے جو پختہ اور نضج یافتہ ہو اور اُسی پیشاب مین مدہ بھی ہو اس ذریعہ سے مریض کی
جان بچ جائیگی - اور اگر ان مین سے کوئی بات نہو اور تپ ہر وقت چڑھی رہے موت قریب ہوگی یا تو پہلے ہی ہفتہ مین ساتوین روز خواہ اس سے
پہلے (چوتھے تیسرے روز) اگر زن حاملہ کے رحم مین وہ ورم پیدا ہو جو بنام حمرہ مشہور ہے یہ علامات موت سے ہے - اور اگر معدہ اور جگر
اور مثانہ مین جراحت پیدا ہو اور زخم بڑا ہو یہ اُسوقت موت پر دلالت کریگی اور اگر زخم چھوٹا سا ہو پس کبھی ایسے مریض کو شفا بھی
ہوسکتی ہے - مین نے اپنی آنکھون دیکھا کہ ایک آدمی کی سوکی آنتون مین جراحت پہونچی تھی اور فضلہ براز اُسی زخم کی طرف سے
خارج ہوتا تھا پھر وہ آدمی نہ بچا مر ہی گیا - مگر فاضل اطبا جالینوس نے لکھا ہے کہ اُسنے ایک آدمی دیکھا جسکے قریب جگر کے جراحت
پہونچی تھی اور ایک کنارہ جگر کے کنارون مین سے اسی جراحت سے کٹ بھی گیا تھا باانیہمہ پھر وہ شخص شفایاب ہوا - لیکن
جسوقت کہ جراحت جگر کے گہری طرف خواہ جگر کے اُبھرے ہوئے کی طرف پہونچے ایسا آدمی زندہ نہ رہیگا - مثانہ کا حال یہ ہے
کہ اگر جراحت مثانہ کے شحم تک پہونچی یعنے اُسکے چرب ناک مقام تک ممکن نہین کہ وہ آدمی زندہ رہے اسلیے کہ جوہر مثانہ کا
عصبی ہے ممکن نہین کہ جڑ سکے - گردہ کا یہ حال ہے کہ اُسکا جوہر لحمی ہے اگر جراحت زیادہ عظیم نہوگی جسکا فعل غلیظ ہوتا ہے مراد
یہ کہ اُسکا اثر زیادہ موذی ہے البتہ گردہ کی ایسی خفیف جراحت مندمل ہوجائیگی اور اچھی ہوجائیگی - اگر حمی مطبقہ مین لرزہ
چند مرتبہ ایک روز مین چڑھتا ہو اور قوت ضعیف ہو یہ دلیل ہلاک مریض پر ہے اسلیے کہ لرزہ جب بدن ضعیف مین آتا ہے
بہت ستاتا ہے اور کانپنے کی وجہ سے تمام بدن بلکہ ہڈیان تک ہل جاتی ہین اور ضعف کو اور زیادہ کرتا ہے اور قوت کو ساقط
کردیتا ہے - اگر تپ مین التہاب اور خفقان عارض ہو یہ علامت ردی ہے سبب اسکا یہ ہے کہ خفقان اور تھرتھری معدہ کے منھ کو

سبب کثرت مرار یعنے صفرا کے عارض ہوتی ہے اور قوت سے اُسی فم معدہ کے - اگر کسی مخموم عصابے مدنی سے ورم یا درد ہو اور
اُسکے بعد یکبارگی کرب اور پیاس کا ہیجان ہو جائے موت پر دلیل ہوگی - سبب اُسکا یہ ہے کہ حرارت پلٹ کر اندر بدن کے آتی ہے اور
اطراف قلب اور معدہ مین لہذا اُنھین اعضا مین بھڑک اور جلن پیدا ہوتی ہے - جس شخص کو حمی حادہ کی اسد اسے کوئی ایسی بات
عارض ہو جس سے بحران ایسی تپ کا ہوتا ہے میری مراد اس بات سے بعض قسم کے استفراغ سے ہے اور با وجود ایسے استفراغ کے
پھر بھی اُسکو کچھ نفع نہوا ہو - پھر اگر تیسرے روز کوئی علامت ردی پیدا ہو وہ آدمی ضرور مرنے والا ہے - اور اگر چوتھا روز خرابی میں
مشابہ تیسرے روز کے ہے تو اسکی موت چھٹے یا ساتوین روز ہوگی - اگر تپ محرقہ مین تمدد اور تشنج پیدا ہو یہ دلیل ردی ہے - سبب اسکا
یہ ہے کہ تشنج ایسے وقت رطوبت کے نکل جانے سے اور رطوبت کے سوکھ جانے سے عارض ہوتا ہے اسی واسطے یہ تشنج علامت ردی ہے
اگر ہچکی استفراغ کثیر کے ہونے سے عارض ہو مثلاً خون نکلنے سے یا قے یا دست آنے سے وغیرہ یہ دلیل ردی ہے اسواسطے کہ ہچکی بھی
وہ قسم تشنج کی ہے کہ استفراغ اور امتلا دونون طرح سے پیدا ہوتی ہے - اور جو تشنج بسبب استفراغ کے پیدا ہو وہ زیادہ بُرا ہے اور
بدشواری اُس سے نجات ملتی ہے - اور جس شخص کو تمدد عارض ہو وہ آدمی چار روز کے اندر مر جائیگا اور اگر چار دن سے زیادہ
ہو جائین اور نہ مرے پس وہ اچھا ہو جائیگا سبب اسکا یہ ہے کہ تمدد کی ایک مدت ہوتی ہے جو کہ چار روز سے زیادہ طولانی ہے مترجم
شاید مراد یہ ہو کہ تمدد غیر مہلک کی مدت چار روز سے زیادہ طولانی ہوتی ہے اور مہلک قسم تمدد کی بس چار ہی روز مین قتال ہوتی ہے
متن اگر استفراغ خون سے اختلاط ذہن اور تشنج پیدا ہو یہ دلیل مذموم ہے اسکا سبب یہ ہے کہ تمدد سے جب استفراغ حد اسراف
اور زیادتی کو پہونچے یبوست اور خشکی عارض ہوگی اور یبوست سے تشنج پیدا ہوگا اور جب آفت دماغ تک پہونچیگی پھر اختلاط ذہن
لاحق ہوگا اور مریض کا خیال موت پر جم جائیگا - اگر بدن پر زخمہاے کاری لگین اور ورم اُن زخمون مین نہو جائے یہ دلیل ردی ہے
اسلیے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ورم اندر بدن کے ہے - اگر اطفال کے بدن مین قروح خبیثہ پیدا ہون ہلاک پر دلیل ہونگے اسلیے
کہ اطفال کو قابل ایذا کا نہین ہے اور نہ علاج پر صبر کر سکتے ہین - اگر آنکھ کے اوپر والے پپوٹے مین تہبج یعنے پھول جانا پیدا ہو
اُس شخص کے بدن سے جسکو پہلے تپ آتی تھی یہ بات مرض کے دوبارہ پلٹ آنے کی دلیل ہے اسلیے کہ ایسے تہبج کا پیدا ہونا حرارت
غریزیہ کے ضعف پر دلالت کرتا ہے اسلیے کہ جو اعضا قریب میت اور مردار ہونے کے پہونچتے ہین پہلے وہ پھول جاتے ہین جیسے
میت کے جثہ ہاے بے روح پھول جاتے ہین جس شخص کو ایذا پہلے قطن یعنے ریڑھ مین ہو اور بعد ازان اُسکے پہلوے سینہ مین
شورش و درد منتقل ہو آمد ہوان یہ بھی ردی ہے اور سبب اُسکا یہ ہے کہ انتقال مادہ مرض کا اعضاے خسیسہ سے بطرف اعضاے شریفہ کے
ہوا ہے - اگر کوئی بیماری طبیعت مریض اور اُسکے سِن کے اور وقت موجودہ منجملہ اوقات سالانہ کے نامناسب ہو یہ دلیل ردی ہے
اور مریض ایسی بیماری کا خطرہ مین ہے - اور اسکا سبب یہ ہے کہ مرض کے مزاج نا ملائم نے پورا مقابلہ ان تینون کا کیا ہے اور تینون پر
غالب آکر سب کو مغلوب کر دیا ہے بوجہ اپنی قوت اور شدت کے اور اسی وجہ خطرہ پر دلالت کرتا ہے اسلیے کہ طبیعت کو ممکن نہین ہے
کہ مرض کا مقابلہ کرسکے - یہ وہ امور تھے جنکے ایضاح اور وضاحت بیان کردینے کا ہمنے ارادہ کیا تھا منجملہ دلائل ردی کے جو ہمیشہ
اور خطرہ پر دلالت کرتے ہین اور ہلاک مریض کی خبر دیتے ہین بنا بر حسن طریقہ کے جیسا کہ فاضل ابقراط نے بیان کیا ہے
اسکو سمجھ لینا چاہیے

باب گیارھوان ان علامات مندرہ کے بیان مین جو نجات مرض سے خبر دیتی ہین اور اُنکے اسباب و علامات کے بیان مین

جان تو خدا تجکو سعید کرے کہ ہمنے اپنی اِسی کتاب مین تمام علامات اور دلائل ردی اور خراب کا بیان کر دیا اور اُن دلائل مین جو دلائل اور علامات دلیل خطرناکی کی تعین اُنکو اور جو دلائل اور علامات خبر دیتی ہلاک مریض کی کرتی ہیں اُن سب کو بیان کر دیا - اب ہم ایسے دلائل کا بیان کرتے ہین جو خبر دہی سلامت اور جان بری پر مرض سے کرتے ہین اور اُن دلائل کا بیان کرتے ہین جنکے پیدا ہونے سے مریض کے مرنے سے بے خوفی ہو جاتی ہے اور اُن دلائل کا بیان کرتے ہین جو مرض کے گذر جانے اور ہٹ جانے پر اور مرض سے نجات پانے پر دلالت کرتے ہین - اور یہ دلائل بھی جیسا ہمنے باب گذشتہ مین لکھا ہے بدن کے حال سے اور بدن کی ہیئت سے اور بدن کی قوت ماخوذ ہوتے ہین - اور کچھ دلائل افعال بدن کی جودت اور خوبی سے اور کچھ اُن اشیا سے جو بدن سے خارج ہوتے ہین اور کچھ دلائل نظر طبیعت مرض کے ماخوذ ہوتے ہین - بدن کے حال سے جو دلائل ماخوذ ہین وہ یہ ہین کہ اگر مریض کا چہرہ مشابہ صحیح آدمی کے چہرہ کے خصوصًا اگر اپنے چہرہ کے مثل اُسکا چہرہ ہو جیسا زمانہ صحت مین تھا یہ بات دلیل سلامت مریض پر ہوگی اُس مرض سے جسمین گرفتار ہے اور اسکا بیان یہ ہے کہ اکثر ہیئت مریض کے چہرہ کی اصلی اور طبیعی یہ ہوتی ہے کہ چہرہ اُسکا سوکھا ہوا اور سوتا ہوا زمانہ صحت مین ہوتا ہے اور ناک بھی اُسکی تپلی اور رنگ چہرہ کا صاف یعنی مثل سیسے کے خواہ اور خراب رنگ پر ہمیشہ حال صحت مین ہوتا ہے پس اگر ایسے آدمی کا چہرہ حالت مرض مین بھی اِسی طرح کا ہو کچھ تغیر اُسمین نہو ایسا چہرہ کسی امر خوف رسیدہ پر دلیل نہوگا بلکہ سلامت مریض پر دلیل ہوگا اگر حرارت مریض کے تمام بدن مین برابر اور یکساں ہو اور مختلف نہو کہین کم اور کسی جگہ زیادہ - یہ بھی اُسکے سلامت پر دلیل ہے یعنے اندرونی اعضا اُسکے ورم سے بچے ہوے ہین - اگر یرقان کسیکو ساتوین روز خواہ اُسکے بعد کسی بحرانی روز میں حادث ہو یہ بھی سلامت اُس مرض پر دلیل ہے جسکا بحران یرقان سے ہوا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ السا یرقان دلالت کرتا ہے کہ طبیعت بدنی دفع کرنے پر خلط کے قادر ہوئی ہے کہ صفراوی مادہ کو اُسنے خارج بدن کی طرف دفع کر دیا ہے - اگر شراسیف کے نیچے پیڑو وغیرہ غلاظ اور گندہ ہونے سے محفوظ ہون اور فربہی معتدل اُنمین ہو یہ بھی سلامت پر دلیل ہے اسلیے کہ انکی ایسی حالت غذا کی سلامت حال پر دلالت کرتی ہے لیکن جو دلائل جودت اور خوبی سے افعال حیوانیہ کے ماخوذ ہین اُنمین سے کچھ تو افعال طبیعی سے اور کچھ افعال نفسانی سے ماخوذ ہوتے ہین افعال نفسانی مین صحت ذہن اور خوبی فکر (منطق) اور صفائی حواس خمسہ اور بآسانی اور سہولت سے مریض کا اُٹھنا پلٹنا اور حرکت کرنا اور اچھی طرح سے لیٹنا اور کروٹ بدلنا خصوصًا وہ انداز خاص لیٹنے کا جسکی عادت مریض کو حالت صحت مین تھی کہ یہ سب افعال دلیل سلامت پر مرض سے ہوتے ہین اسلیے کہ یہ سب اُمور خوبی سلامت حال دماغ پر دلالت کرتے ہین اور جو کچھ دماغ سے اُگتا ہے مثل پٹھے اور نخاع کے اُسکے سلامت پر دلیل ہوتی ہین اور جودت قوت محرکہ ارادیہ پر اور قوت طبیعیہ پر مطابق خواہش اور طلب عادت کے دلالت کرتے ہین - پھر اگر بیمار شب کو سوتا ہو اور دن کو جاگتا ہو اور جب نیند سے چونکے اُسمین خوبی اور قوت پیدا ہو یہ دلیل محمود ہے اسلیے کہ طبیعت سوتے وقت مادۂ مرض کو اپنی قوت سے مغلوب کرتی ہے اور اُسی مادہ مین نضج دیتی ہے - مگر مناسب ہے کہ یہ بھی معلوم رہے کہ ہر ایک مرض مین ذہن کی جودت اچھی اور جید علامت نہین ہے اسلیے بیماران ذرب یعنی مختلف رنگ کے دستون کے بیمار اور سل کے بیمار مر جاتے ہین اور ذہن اُنکا سلیم اور درست ہوتا ہے - بلکہ جودت ذہن امراض حادہ اور دماغی امراض مین علامت جید ہے لیکن فساد ذہن خراب علامت ہے ہر مرض مین اسلیے کہ دلالت کرتا ہے کہ دماغ کو آفت پہونچی ہے - اگر سرسام کے مریض کو چھینک آئی ہو یہ دلیل

محمود ہوگی بہ نسبت مرض سرسام کے اور سبب اسکا یہ ہے کہ دماغ اب تک قادر رہا ہے دفع کرنے پر فضلہ او شے موذی کے۔ اسی وجہ سے چھینک آئی ہے اگر زکام کے سبب سے نہ آئی ہو بہت امر چیز واسطے اس دماغ کے ہے جو بخارات سے بھرا ہوا ہو۔ مگر مناسب ہے یہ بھی معلوم ہو جائے کہ چھینک کا علامت محمود ہونا نسبت امراض دماغی کے ہے لیکن بہ نسبت امراض سینہ کے بھی چھینک خراب علامت ہے اسلیے کہ چھینک آنے سے سینہ ہل جاتا ہے اور مادہ سینہ کی طرف اُترتا ہے۔ جس شخص کے اعضائے سر میں کسی جگہ درد ہو بوجہ ورم دموی کے خواہ بسبب رطوبات ناپختہ کے جو سر میں فراہم ہوے ہوں اگر ایسے آدمی کے کان سے فوراً بہنے سے مدہ خواہ پانی خارج ہو اسی وقت درد میں سکون آ جائیگا اور مرض جاتا رہیگا۔ جو دلائل کہ افعال حیوانی سے ماخوذ ہین وہ یہ ہین اگر سانس اچھی طرح سے آتی جاتی ہو نہ تو متواتر ہو اور نہ متفاوت اور نہ منقطع یعنے کبھی چلے اور کبھی رک جائے اور نبض بھی اُس وقت قوی اور منتظم ہو یہ بات اقوی دلائل اور علامات اُس اور سلامت سے ہوگی اور مریض کے ہر مرض سے خلاص پر دلالت کریگی اسلیے کہ یہ کیفیت اعضائے تنفس کی سلامت حال پر دلیل ہے جن اعضا سے حیات کی صورت ہے اور ان اعضا کی قوت پر بھی اسکو دلالت ہے۔ جیسے کہ خراب حالی تنفس کی اور خرابی نبض کی علامت ردی ہے ہر مرض میں اسلیے کہ یہ بات ضعف قوت حیوانی پر دلالت کرتی ہے۔ جو دلائل کہ افعال طبعی سے ماخوذ ہین وہ یہ ہین کہ اگر خواہش بیمار کی غذا کی طرف اور داغ ہش ہونا اسکا اور طعام پر راغب ہونا بقوت ہو اور ہضم بھی اسکا جید ہو یہ دلیل اچھی ہے۔ اسلیے کہ یہ امور سلامت حال پر آلات غذا کے دلالت کرتے ہین اور طبیعت مدبرہ بدن کے قوی ہونے پر اور طبیعت کی توجہ پر اس طرف کہ جو مقدار بدن سے بوجہ مرض کے تحلیل پا کر کم ہو گئی ہے اسکا بدل پیدا ہو۔ جو دلائل سلامت کے ان اشیا سے ماخوذ ہین جو بدن سے خارج ہوتے ہین وہ یہ ہین کہ براز جو رقت اور غلاظت مین معتدل ہو اور بطرف تشکل ذہنی کے مستحیل ہو گیا ہو یعنے رنگ اسکا سنہری ہو اور زیادہ زرد نہو دلیل سلامت پر ہوتا ہے مریض کے۔ اسلیے کہ ایسا براز جودت قوت ہاضمہ پر اور معدہ کی قوت پر اور آنتون کی قوت پر دلالت کرتا ہے۔ اگر ہمراہ پاخانہ کے بڑے بڑے کیڑے جنکو حیات کہتے ہین خارج ہون کسی دن منجملہ ایام بحران کے یہ بھی دلیل سلامت پر ہوگی اسکی وجہ یہ ہے کہ طبیعت قوی ہوئی ہے مادہ کے دفع کرنے پر جس سے طبیعت کو ایذا پہونچ رہی تھی پس اُسنے بھی حیات کو دفع کیا ہے اور کیڑے خود بھی دفع ہو کر اپنی قوت سے مع قوت طبیعت کے باہر آ گئے ہین۔ اسی طرح سے اگر طبیعت فضلہ براز کو کسی یوم باحوری مین دفع کرے اور اُسکے خارج ہونے سے مریض کو کسیقدر سبکی پائی جائے اور تپ مین سکون آ جائے یہ بھی دلیل سلامت پر ہوگی اور مرض کے دور ہونے پر۔ جس شخص کے کان دفعتہً بہرے ہو گئے ہون بسبب تپ آنے کے پھر اُسکو صفراوی دست آئین اسکا بہرا پن جاتا رہیگا سبب اسکا یہ ہے کہ یہ بہرا پن مرار کے سر کی طرف چڑھنے سے عارض ہوا تھا اور جب صفرا نیچے اُترا بہرا پن جاتا رہا۔ اسی طرح اگر کسیکو اسہال صفراوی ہو اور پھر وہ شخص بہرا ہو جائے دست اُسکے بند ہو جائینگے اور سبب اسکا مخالف اُسکے ہے جو پہلے فقرہ مین ہمنے لکھا ہے۔ اگر مریض مالیخولیا کو خونی دست آئین ان رگون کے منہ کھلجانے سے جو مقعد مین ہین یہ دلیل محمود ہے اسلیے کہ اُسکو دلالت ہے کہ مادہ سوداوی جو سر مین تھا اب شکم کی طرف اُترا ہے۔ اسی طرح مقعد سے خون نکلنے سے نفع پاتا ہے وہ مریض جسکے طحال مین اقسام درد کے ہون۔ جس شخص کو استسقا کی بیماری ہے اور اب اُسکو اسہال بلغمی عارض ہو خواہ رطوبت مثل پانی کے دستون مین خارج ہو اُسکا مرض استسقا اسی ذریعہ سے دور ہو جائیگا اگر کسیکو اسہال بہت دنون سے ہو اور پھر اُسکو قے جاری ہو جائے اسہال بند ہو جائیگا وجہ یہ ہے کہ جو مادہ دستون مین خارج ہوتا تھا وہ اوپر کی طرف چڑھ کر قے کی راہ سے خارج ہوتا ہے۔ اگر کسیکو اشتداد تپ کا مرض ہو اور پھر اُسکو دست آنے لگین یہ دلیل محمود ہے اسلیے کہ جس

مادہ نے مرض کا منسوب چشم کو سپید کیا تھا نیچے اترتا ہو پیشاب کا یہ حال ہو کہ اگر اسکا رنگ اچھا ہو نہ گہرا زرد بلکہ اترج کے رنگ پر نیچے تلچھٹ کے
ٹکڑے کے اور اسمیں جو سپید رنگ کا جو نیچے کی طرف شیشی کے گرنے کو ٹھہرتا ہو یہ بات دلیل سلامت پر مرض سے ہوگی اور اسمیں
منتشر اور متصل ہو کہ ثفل پیشاب میں تہ نشین اور چکنا ہوا اور شیشے کے نیچے تہ نشین ہو یہ بھی سلامت پر دلیل ہے اور بات یہ کہ
مادہ مرض کا نضج دیتی ہے اور اسکو مثانہ اعضائے اصلی کے کر دیا ہے۔ مگر یہ بھی معلوم رہے کہ خرابی پیشاب کی جملہ امراض میں علامت ردی ہے
اور اچھا ہونا پیشاب کا سوائے پتوں کے اور اندرونی اعضا کے ورم کے اور سوائے امراض جگر اور گردے کے دلیل سلامت پر نہیں ہے
لیکن دماغ اور قلب کے امراض میں جو اخلاط موذی ہوتے ہیں وہ اسفل بدن کی طرف نہیں اترتے ہیں تاکہ پیشاب کی راہ سے نکلیں
مترجم ظاہر مراد اسفل بدن سے وہ مجاری ہیں جدھر سے مادہ مثانہ میں آتا ہے ورنہ ابھی بحران کے مرض میں دستوں کا آنا اور
اسہال میں اسہال صفراوی کا سفید ہونا اوپر مذکور ہو چکا ہے لہذا ہمکو لازم ہے کہ اسفل بدن کی تاویل کریں انھیں مجاری سے جس
مجاری سے مادہ بطرف مثانہ کے پہونچ کر براہ پیشاب دفع ہوتا ہے متن پیپ اور ریم کا پیشاب میں ظاہر ہونا زرد گندہ اور بدتر دلائل
صحت سے ہے اور سلامت مرض سے۔ جو دلائل تھوک سے ماخوذ ہیں وہ یہ ہیں کہ جب بیمار ذات الجنب اور ذات الریہ کا ابتدائے
مرض میں سپید اور رقیق سے تھوکتا ہو بعد اسکے تھوڑا تھوڑا گاڑھا ہوتا جائے اور برآمد اسکی بسہولت ہو اور کوئی مادہ ابتدا میں
خارج ہوتا ہو اور دفع کرنا اسی تھوک کا قوت سے ہو اور اسمیں کوئی خراب رنگ بھی نہ ہو جیسے سرخ اور سیاہ خواہ گہرا زرد اور بو بھی اسکی
کریہ اور ناگوار نہ ہو یہ بات نضج مرض اور سلامت پر اسی مرض سے اور مرض کے تھوڑی دیر رہنے پر دلیل ہوگی۔ اگر ان یعنی پھوڑا بیمار
ذات الجنب اور ذات الریہ اور نفث المدہ کا پھوٹ جائے اور مدہ سپید اور پاکیزہ آمیز ہو سے حرارت تھوڑی سی گھٹ کے برآمد ہو اور تپ اسی روز
ٹھہر جائے اور بیمار کو اشتہائے طعام پیدا ہو یہ علامت جید ہے اور سلامت کی خبر دیتی ہے اور مریض کی نجات پر دلیل ہوگی اسلئے کہ یہ دلائل
سب کے سب قوت پر طبیعت کے اور اسی طبیعت کے مرض پر غالب ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ جو دلائل پسینہ سے ماخوذ ہیں وہ یہ ہیں
کہ پسینا اگر اس مریض کو بروز بحران آجائے جسکو حمی مطبقہ ہو اور حرارت اسکی معتدل ہو اور پھر پسینا تمام بدن میں یکساں برآمد ہو اور
زمانہ اسکے نکلنے کا بھی معتدل ہو مراد یہ ہے کہ نہ دیر میں آتا ہو اور نہ بہت جلد اور رنگ اسکا سپید ہو اور بو اسکی ناگوار نہ ہو یہ بھی سلامت پر
دلیل ہوگا مرض سے اور مرض کے دور ہو جانے پر۔ جو دلائل نکسیر چلنے سے ماخوذ ہیں وہ یہ ہیں کہ اگر نکسیر کسی بحران کے روز حمیات
دموی میں جاری ہو وہ دموی تپ جو ورم دماغ سے یا بعض اندرونی اعضا کے ورم سے پیدا ہوتی ہے سلامت سے مرض کے اور
قوت مریض پر دلالت کرتی ہے۔ جو دلائل کہ علل اور امراض سے سلامت پر دلالت کرتے ہیں وہ یہ ہیں کہ جو مرض بعد کسی مرض کے
واقع ہو اور بہ نسبت مرض سابق کے خفیف ہو اور موضع اشرف میں بہ نسبت اسی مرض سے نہو پس یہ دوسرا مرض سلیم ہوگا جس شخص کے
سر میں درد ہو اور درد شدید ہوتا ہو اور اسکے دونوں کانوں میں یا دونوں نتھنوں میں سے پیپ نکلے خواہ پانی خارج ہو وہ بیمار
اسی وجہ سے اچھا ہو جائیگا اسلئے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ یہ درد سر میں بسبب ورم کے تھا اور جب پانی خواہ مدہ خارج ہو گیا
درد ٹھہر گیا جب بیمار سرسام اور دوسس کو پیاس کی بیماری لاحق ہو یہ دلیل محمود ہے سبب اسکا یہ ہے کہ مادہ اوپر کے اعضا سے نیچے کی
طرف اترا ہے۔ بیمار ذبحہ کے سینہ میں جب حمرہ اور ورم پیدا ہو اور غالب ہو جائے اور کسیقدر یہ ورم اندر کی طرف بھی پلٹ جائے یہ
دلیل اسکی سلامتی پر ہوگی سبب اسکا یہ ہے کہ طبیعت نے مادہ ورم ذبحہ کو دفع کیا ہے اور اسی طرح سے اگر ورم اور حمرہ دونوں واقع

غائب ہوکر پھر عود کرین اور نکل آئین یہ بھی سلامت پر دلالت کرینگے اسی مرض سے - اسی طرح اگر حلق اور زبان مین درد اسی بیماری میں ہو جائے ذبحہ سے سلامت پر دلالت کریگا - اگر پرانی کھانسی کے مریض کے دونون انثیین مین ورم آجائے اسکے ذریعہ سے اسکی کھانسی جاتی رہیگی سبب اسکا یہ ہے کہ مشارکت اعضائے سینہ اور اعضائے براز مین جو ہے اسی مشارکت سے جس مادہ کی وجہ سے ہمیشہ کھانسی آتی تھی منتقل ہوکر بطرف انثیین کے آیا ہے - اگر بیمار ذات الریہ کا جو نہایت خطرناک ہو اسکے پاؤن مین پھوڑے برآمد ہون اور جو کچھ تھوکتا ہو وہ پختہ بھی ہو اور بآسانی خارج ہوتا ہو اور پیشاب مین اسکے ثفل رسوب یعنے تہ نشین اجزا سپید اور چکنے برآمد ہون یہ دلیل اسکے سلامت کی موجب ہے اسلیے کہ طبیعت ایسے وقت قوی اور توانا ہوئی ہے مادہ کے دفع کرنے پر اور اسی مادہ کو اعضائے شریفہ سے نکال کر ایسے اعضا کی طرف دفع کر دیا ہے جنکو کسی طرح کا شرف نہین ہے - اور پھوڑے جو برآمد ہوے ہین انکے درد میں سکون اور انکا اچھا ہو جانا بہت جلد ہو جائیگا - جب بیمار ذات الریہ کہنہ کے کان کی جڑ مین خراج یعنے پھوڑا پیدا ہو اور سینہ سے باہر کی طرف خواہ ان مقامات مین جو نیچے شراسیف کے ہین دلیل صلات پر ہوگی مرض مذکور سے اور خلاص پر دلالت ہوگی اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ یہ خراجات نواصیر ہو جائینگے - سبب اسکا یہ ہے کہ مرض ذات الریہ کا خواہ اور اسی قسم کے امراض جو سینہ کے اعضا مین ہون انکی مدت مین طول جب ہوتا ہے کہ خلط اور مادہ مرض کا غلیظ اور بالرطوبت ہو اور جب مادہ کی یہ صورت ہوگی اور طبیعت کو اسکا پختہ کر دینا اور انمین اصلاح کرنی ممکن نہ ہوئی پھر جب بقدر دلائل نضج اور سلامت کے ظاہر ہوے اسی فضلہ کو طبیعت دفع کریگی اور انھین مقامات پر اسکو پھینکیگی اور بوجہ خرابی اسی مادہ کے مدت بقاء خراجات کی طولانی ہوگی یہان تک کہ وہ جراحات ناصور بن جائینگے جب لرزہ پیہم اس بیمار کو آتا ہو جسکو حمی مطبقہ ہے یہ دلیل اس تپ کے دور ہونے کی ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ حمی مطبقہ متعفن خلط سے عارض ہوتی ہے جو اندر ساکن اور متحرک رگون کے ہے اور اعضائے ظاہری تک بھی وہ خلط پہونچ گئی ہے اور رنیش اسکی ان اعضا پر ہوتی ہے جو حساس ہین یعنے حس کرتے ہین جب حمی غب کے بیمار کے دونون نتھنون مین اور دونون ہونٹون مین قروح پیدا ہون یہ امر اسکی تپ کے دور ہونے پر دلیل ہے جب دوالی یعنے پاؤن کی رگین پھولنے کا مرض بیماران نقرس اور وجع مفاصل کو اور ان لوگون کو جنھین گردہ کے امراض ہین اور درد کمر کے بیمار کو عارض ہو نفع یاب ہونگے اور مرض سے انکو شفا ہوگی جس شخص کو بالخورہ کا مرض ہو اگر اسکو دوالی کی بیماری عارض ہو یعنی پاؤن کے پھول جانے کی اسکے سر کے بال پھر سے اگینگے سبب یہ ہے کہ بالخورہ کا مادہ پاؤن کی طرف منتقل ہوکر آیا ہے - جب پرانے بیمار زلق الامعا کو (یعنے جسکی آنتون مین غذا نہین ٹھہرتی اور پھسل جاتی ہے اور دست برابر اسے چلے آتے ہین) کھٹی ڈکار آنے لگے یہ دلیل محمود ہوگی اور سبب اسکا یہ ہے کہ زلق الامعا کی بیماری جیسا کہنے اور تمام پر بیان کیا ... اسی کتاب مین یہی ہے کہ جسوقت آدمی کچھ کھالے بلا تغیر وہ غذا فوراً پاخانہ کی راہ سے نکلجاے پھر جب کھٹی ڈکار آنے معلوم ہو کہ طعام اب معدہ مین ٹھہرا اور بطرف ترشی کے اسکا مزہ بدلا گیا جس شخص کو تشنج کا مرض ہو بوجہ امتلا کے اور اسکو تپ آجاے تشنج سے اسکو نجات ملیگی - سبب اسکا یہ ہے کہ یہ تشنج امتلا سے خلط غلیظ سے پیدا ہوتا ہے پھر جب اسکو تپ آئیگی وہ خلط لطیف ہو جائیگی - اور جب چوتھیا بخار اس شخص کو آئے جو تشنج مین گرفتار ہو وہ بھی شفا پائیگا اسلیے کہ یہ تشنج بھی خلط غلیظ سے عارض ہوتا ہے پس حرارت اور عفونت چوتھیے بخار کی اسی خلط مین عمل کریگی اور مادہ تشنج کو سوختہ کردیگی اور اسی طرح تپ کا مرض مرگی آنے سے بھی نجات دیتا ہے اور مرگی کے حادث ہونے سے منع کرتا ہے اور سبب اسکا بھی یہ ہے جو ابھی بیان کیا ہے - اگر کسی آدمی کو تکلی آتی ہو اور اسکو چھینک آجائے ہچکی دور ہو جائیگی جس شخص کے ... [illegible]

اور اگر اسکو تپ آجائے یہ درد اسکا جاتا رہیگا - اسی طرح اگر معدہ خواہ آنتون مین خواہ طحال مین ریحی درد ہو یا سوء مزاج بارد سے پھر اسکو تپ سارس ہوا ہی تپ کے آنے سے درد اسکا جاتا رہیگا - اور سبب اسکا وہی ہے جو مذکور ہو چکا ہے - اگر نائزہ کے سوراخ اور مجری مین کوئی دانہ برآمد ہوا ور شگافتہ ہو جائے اسی وجہ سے درد اسکا دور ہو جائیگا سبب یہ ہے کہ پیشاب کی حدت اور تیزی جب قرحہ پر بہیگی قرحہ کو مندمل کر دیگی اور سکھا دیگی - جب کسی ایسے شخص کو جو اپنے مرض سے گرا ہوا ہے بوجہ ضعف کے (مگر بدن اسکا پھنسیون سے اور سوکھی کھجلی سے اور داد کے اقسام وغیرہ سے پاک صاف ہے) اور یکایک یہی پھنسیان خواہ سوکھی کھجلی یا داد وغیرہ اسکے بدن مین پیدا ہون دلیل ہوگی کہ طبیعت اب فضلہ خراب کے دفع پر قادر ہوئے پس اسی فضلہ کو اعضائے شریف سے بطرف اعضائے خسیس یعنی جلد کے دفع کر دیا ہے اور اسی وجہ سے اسکے بدن کی سلامت اور صحت پیدا ہوگی اور یہی امر مانع حدوث امراض حادہ کا اسوقت ہوگا - مناسب ہے معلوم کرنا اس بات کا کہ لڑکے اکثر صعب امراض سے سلامت حال رہتے ہین اور سبب اسکا جلد جلد نمو انکے بدن مین ہونا اور دوسرا سبب یہ ہے کہ مادہ مرض کی تحلیل بروقت آمد جوانی کے ہو جاتی ہے - اور مشائخ کا یہ حال ہے کہ جسکی قوت اس گروہ مین سے ضعیف ہو بہت کم اسکو نجات امراض قوی سے ہوتی ہے اسلیے کہ انکے اعضائے بدنی رقیق اور سرد مزاج ہو چکے ہین اسی وجہ سے یہ لوگ قوی امراض سے نجات نہین پاتے اسکو سمجھئے کہ رشد حاصل ہوگا -

باب بارھوان بیان مین شناخت اس چیز کے جسکا جاننا مناسب ہے اسکو جو پیشین گوئی مریض کے سلامت اور ہلاک کی خواہ اور اسی قسم کی کرے -

معلوم ہو کہ ہمنے اپنی اس کتاب مین علامات محمودہ کا بیان کر دیا جو خبر دیتی سلامت اور مرض کے دور ہو جانے کی کرتی ہین - اور علامات مذمومہ جو ہلاک کی خبر دیتی ہین انکا بھی بیان کر دیا اسقدر کہ اسمین کفایت ہے اس شخص کے واسطے جسکا ارادہ پیشین گوئی کا اس غرض سے ہو کہ جو مریض مرنے کے قابل ہے اسکی موت کی خبر دے اور جو مریض بچنے کے قابل ہے اسکے سلامت اور مرض کے دور ہونے کی امراض حادہ وغیرہ سے خبر دے - پس مناسب ہے اس طبیب کو جو ارادہ ان علامات کی شناخت کا رکھتا ہو کہ ہمیشہ فکر اور غوض کرتا رہے اور تمیز علامات مذکورہ مین بخوبی کیا کرے اور فکر دل سے کام لے اور قیاس کا استعمال علامات جیدہ اور خراب علامات مین کرے اور دیکھے کہ دونون مین زیادہ کس قسم کی علامات ہین از روئے شمار کے اور از روئے قوت دلالت کے اور کون قسم کی علامات شمار مین بھی کم ہین اور دلالت مین بھی ضعیف ہین بنابر اسی قاعدہ اور طریقہ کے جو ہمنے بیان کیا ہے ہر علامت اور دلیل کی دلالت مین اس طرح پر کسی جگہ تو ہمنے یون کہا ہے کہ یہ علامت موت پر دلالت کرتی ہے پس جہان پر یہ عبارت ہے ضرور وہ علامت موت پر دلالت کرتی ہے اور یہی اسی کا حال ہے کہ موت قریب پر دلالت کرتی ہے - اور کسی جگہ ہمنے کسی علامت کو ردی کی لفظ سے تعبیر کی ہے اور اسکو مطلق چھوڑ دیا ہے یعنے کوئی قید نہین اسمین لگائی ہے - یا ہمنے کسی علامت کو ردی جدا کہا ہے یعنے یہ علامت نہایت خراب ہے - اور اسی طرح ہمارا بیان بہ نسبت ان دلائل کے ہے جو سلامت پر دلالت کرتے ہین انکو بھی تو ہم یہ لکھتے ہین کہ یہ علامت محمود ہے یا یہ لفظ ہمنے استعمال کیا ہے کہ یہ علامت زیادہ تر قوی ہے سلامت پر دلیل ہونے کی پس انھین دلائل کو پہچان کر اور انکی قوت کی بھی شناخت کرکے پھر مریض کی نسبت حکم وہی کرنا چاہیے جسپر وہ علامت دلالت کرتی ہو اور غالب اور اکثر اور اقوی جو حکم انکا ہے وہی حکم کرنا چاہیے - اور یہ بھی جاننا مناسب ہے کہ علامات قوی جو دلالت ہلاک مریض پر کرتی ہین شاید ممکن نہین ہے کہ ہمراہ قوی علامات

ایسا علامات سلامت کے جمع ہون اور ایک ہی جگہ دونون پائے جائین اسلیے کہ یہ دونون قسم کی علامات کنارہ پر ضد کے واقع ہین پھر دونو میں کچھ نہ کچھ
ہونگے - اور بھی علامات قوی ایسی ہین کہ انکی دلالت مین تغیر نہین ہو سکتا ہی تمامی شہرون مین اور تمام اوقات اور ہر ایک سن
مین جو علامت قوی محمود ہو وہ دلیل خیریت پر ہی - اور جو علامت قوی مذموم ہو وہ خرابی اور شر پر دلالت کرتی ہی - اسی طرح اگر مریض کو
صحت اور راحت باوجود علامات خراب حالی کے پائی جائے اور کوئی علامت جیدہ سوقت نہو مثلاً نبض کا قوی ہونا خواہ نفس کی عمدگی
اور پیشاب کا نضج وغیرہ اور یا بیمار کا ایسا حال نظر آئے کہ اسکو اعراض صعب لاحق ہون جیسے قلق اور اضطراب اور اختلاط ذہن اور
تخیلات فاسد اور آنکھ مین اندھیرا چھایا ہوا اور معدہ کے منھ مین درد پس ایسے اعراض کے حادث ہونے سے خوف نہ کرنا چاہیے
اسلیے کہ یہ اعراض ایسے ہین جنکا زوال بہت جلد ہو جاتا ہی اور انجام مین بیمار کو مرض سے سلامت رہتی ہی - اسی واسطے فاضل
بقراط نے کتاب فصول مین لکھا ہی - سزاوار اور لائق طبیب کے نہین ہی کہ فریب خوردہ ہووے مریض کی ایسی خفت پر جو خلاف قیاس ہی
(پس حکم اسکی صحت پر کر دے) اور نہ ہول اور خوفناک ہو ایسے امور صعب سے جو کہ خلاف قیاس پیدا ہون - اسلیے کہ اکثر ایسے
امور خلاف قاعدہ جو پیدا ہوتے ہین ثابت اور برقرار نہین رہتے اور مدت انکے رہنے کی طولانی ہوتی ہی - بقراط نے اپنے اس
قول سے یہی ارادہ کیا ہی کہ علامات جیدہ ہمیشہ خیریت پر دلالت کرتی ہین اور علامات ردی ہمیشہ خراب حالی اور شر پر دلالت کرتی ہین
اور انکی دلالت باطل نہین ہوتی ہی - ہان اتنی بات ضرور ہی کہ جو کچھ ہمنے بیان کیا ہی علامات خیر اور شر کا حال انکی نسبت ممکن نہین ہی
کہ آدمی ہمیشہ صواب پر ہو اور کبھی اسکی راے مین خطا نہو جو حکم وہ کیون نہ کرے - اسلیے کہ ہر زمانہ مین بڑے بڑے حاذق طبیبون سے ایسے
حکم کرنے مین خطا ہو جاتی ہی اور اکثر یہ خطا امراض حادہ مین حکم کرنے سے ہوتی ہی اسلیے کہ یہ امراض بہت جلد اور بسرعت ایک حال سے
دوسرے حال کی طرف پلٹ جاتے ہین - اور باقی امراض جو مزمن ہین انمین شاید خطا سے مذکور کسی حاکم کو خوب سمجھ کر کرنے مین نہین ہوتی
اسی واسطے فاضل بقراط نے کہا ہی کہ حکم کرنا اور خبر دینا موت کی خواہ زندہ رہنے کی امراض حادہ مین نہایت درجہ پر وثوق کے نہین ہی
اسلیے کہ مادہ ان امراض کا لطیف ہی اور جلد انکو حرکت ہوتی ہی اور ایک حال سے بطرف دوسرے حال کے پلٹ جاتے ہین - ہان اگر
طبیب ماہر ہو اور زمانہ دراز تک اسنے کتب بینی کی ہو اور بیمارون کی خبر گیری اور علاج مین زمانہ دراز کو بسر کیا ہو اور نظر شافی اسکی
اسی بارہ مین رہی ہو تو شاید اسکے کسی حکم مین اگر خطا بھی ہوگی تھوڑی سی ہوگی - اسی واسطے طبیب پر واجب ہی کہ زیادہ تر بیمارون کی خبر گیری
رہے اور جو کچھ کسی بیمار کا حال تغیر وغیرہ کا معاینہ کرے اسکو یاد رکھے اور تمیز علامات مین خوبی کرے اور قیاس اچھی طرح سے کرتا رہے -
اور زیادہ تدبیر اور غور ان احکام اور قواعد مین کرے جنکو ہمنے اس کتاب مین لکھا ہی - کہ اگر ایسا کریگا صواب پر زیادہ رہیگا اور خطا
اس سے کم واقع ہوگی - یہ بھی جاننا مناسب ہی کہ طبیب کو ممکن نہین ہی کہ جملہ امراض کی ابتدا مین حکم سلامت سے مریض پر اور موت کا
حکم کسی اور مریض پر کر دے ہان البتہ ان امراض مین جو کہ چوتھے خواہ ساتوین روز منقضی ہو جاتے ہین یہ حکم ہو سکتا ہی اسلیے کہ علامات
ایسے امراض کی ابتدا ہی مین ظاہر ہو جاتی ہین لیکن جو امراض کہ چودھ روز خواہ بیس روز یا اسکے بعد منقضی ہوتے ہین انمین طبیب کو
ممکن نہین کہ ابتدا سے مرض سے کسی مریض کی سلامت پر اور کسی کی ہلاک پر حکم کر سکے - بلکہ مناسب یہ ہی کہ تفقد اور تلاش علامات کی ہر تیسرے
روز کرتا رہے پس تغیر مرض کو اور اسکی حرکت کو دیکھتا رہے کہ کدھر ہوتی ہی اور کیا حال اسکا پھر پھر کر ہوتا رہتا ہی - اور سبب اسکا یہ ہی
کہ زمانہ منتہی ان امراض کا دور ہوتا ہی اور حرکت انکی سست ہوتی ہی جو جلد ظاہر ہونے سکے - اور علامت کا ظہور شاید وا اکثر ایام مین ان

امراض کے ہمین ہوتا ہے بلکہ ظہور علامت میں۔ غیر عدد طول و عرض کے ہوتی ہی۔ اسی واسطے مناسب ہی کہ ان امراض کا حال ہر روز صبح و شام اور ایک تم [illegible] سے دیکھا جائے تاکہ معلوم رہے کہ اسکا حال کیا ہوتا ہے۔ اور یہ بیمار میں الٹ پلٹ ہوتی ہی اسکو سمجھ لے کہ راہ صواب مجکو ملجائیگی انشاء اللہ تعالٰے۔ اب چاہیے کہ یہ آخری مقام ہو ہمارے بیان کا بہ نسبت ان امور کے جنکا ہمنے بیان کرنے کا قصد کیا تھا امر علامات سدہ [illegible] رستگاری مریض کی مرض سے اور اسکے اسباب اور علامات کے بیان کا خواہ اور امور جو اسی قسم کے ہین اور یہ بیان تمامی پر ہوا ابواب مقالہ نہم کے اور یہ مقالہ تمامی نصف اول کے ہماری کتاب سے ہی جو مشہور بنام ملکی ہی اور وہ کتاب کامل الصناعت الطبی کے تالیف کی ہوئی رئیس فاضل ابو الحسن علی بن العباس طبیب کی جو شاگرد ہی رئیس فاضل ابو ماہر موسی بن سیار طبیب کا اور مشہور بنام طبیب عضد الدولہ اور اب شروع کرتے ہین کلام کرنا گیارھوین مقالہ مین اور اس مقالہ مین اکتیس باب ہین۔ اور خدا کے واسطے حمد اور فضل اور منت ہی اور ہم سوال کرتے ہین خدا سے توفیق کو اسلیے کہ خدا سمیع ہی اور قریب ہی اور مجیب ہی یعنے دعا اور مسئلت کو قبول کرتا ہی۔

خاتمہ بر معذرت از طرف مترجم

یہ کتاب جسکا نام کامل الصناعۃ ہی ایک بڑی معتمد اور نایاب کتاب ہی کہ ایسی کتاب اس فن مین شاید کمتر تصنیف ہوئی اور اسکے فوائد کا یہ حال ہی کہ بڑے دقیق اور پیچیدہ مسائل کو مصنف نے ایسی سلیس عبارت سے بیان کیا ہی جو شان علما اور ماہران فن کی ہی اور بیان تک آسانی تفہیم اور افہام کی مصنف کو مد نظر تھی کہ جس جگہ کوئی ضمیر یا اسم اشارہ ایسا داخل عبارت تھا جسکا مرجع منتشر خواہ مبہم تھا اسکی توضیح خود مصنف نے بلفظ (اعنے) کردی تاکہ متعلم مبتدی پر بھی مطلب کا سمجھنا آسان ہو جائے۔ اسی طرح اگر کسی فقرہ مین تعقد لفظی یا معنوی متن مین اور ناقلین کلام بقراط اور جالینوس وغیرہ سے ہوئی تھی اسکو مصنف نے کس بلاغت سے دور کرکے صاف صاف اسکا مطلب اپنی عبارت مین ادا کر دیا اور پھر اسپر لطف یہ ہی کہ کسی غلط کار اور غلط راے کی راے کی تہجین اور تکذیب زیادہ نہین کی بلکہ بڑے انکسار نفس سے یون لکھدیا کہ میری سمجھ مین اس طرح آتا ہی خواہ مجھے صواب پر ایسا معلوم ہوتا ہی۔ اور از ین قبیل تہذیب اور ترتیب اور سلسلہ بندی کلام کی اور لطف بیان سبحان اللہ اسکی مین کہان تک مدح اور ستایش کرون مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ایسی عمدگی بیان کی شاید کمتر کسی مصنف نے پائی ہو امام غزالی کی عبارت احیاء العلوم مین اور شارح مطالع کی عبارت جنھون نے قطبی بھی لکھی ہی اور اخیر زمانہ مین شمس بازغہ کی عبارت کی سلاست اگرچہ نامزد ہی مگر ایسی ہندی کی چندی جیسی اس محقق نے کی ہی کسی عبارت مین آج تک نظر سے نہین گذری شیخ الرئیس کی عبارت طبعیات شفا مین اور قانون مین بھی اعلی درجہ کی بلاغت پر ہی مگر توضیح کا منصب تو اسی مصنف کو ملا ہی چنانچہ اساتذہ کی زبان سے مجھے خبر پہونچی ہی کہ اس کتاب کو شیخ الرئیس نے بعد تصنیف قانون کے دیکھ اور افسوس کیا کہ اگر پہلے سے اسکو یہ کتاب ملتی پھر یا تو قانون کو تصنیف نہ کرتا یا آنکہ اسی عنوان پر لکھتا۔ بہر حال ایسی عمدہ کتاب کا ترجمہ ایسے مترجم نے کیا جسکو لیاقت علمی کچھ بھی نہین اور نہ سامان ترجمہ کتب جو درکار اور ضروری ہی فراہم اور کم سے کم یہ کہ ایک عمدہ صحیح نسخہ اصل کتاب کا تو بہم پہونچے چند سال سے مجھے تلاش اسکے نسخہ کی بہم سال کی تھی بلکہ جب تک ترجمہ قانون جلد سوم امراض خاصہ کا تمام نہین کیا تھا اسکی فکر مجھے [illegible] روز تھی اور سبب اسکا یہ ہی کہ چونکہ ہمارے ملک مین ان زمانون مین طب پر بڑا زوال آگیا [illegible] زوال تو ایک طرف اور [illegible] [illegible] جدید روشنی جو دراصل [illegible] معنی پر اسنے ایک عالم کی آنکھون مین [illegible] ڈال دی ہی خیر اسکی شکایت [illegible]
[illegible] اہل اسلام کے [illegible] اور مسائل جملہ کی [illegible] [illegible]

قوم کیسی ہی ترقی علمی کرے مگر ہمارے قدما کی تحقیقات جملہ علوم مین جسقدر ہوئی ہو اُسکے مقابلہ مین کبھی ہموزن نہین ہو سکتی - اور یہ امر کچھ
تعصب قومی سے اور تعصب مذہبی سے ہم نہین کہتے بلکہ مصر کے مدارس مین اب بھی جو اہل انصاف یورپ مین گذرتے ہین اُنکے قصائد
عربی اگر بغور پڑھے جائین صاف گواہی دیتے ہین کہ اہل اسلام کے علوم آج سے لیکر ابتدا تک اور خدا کرے انتہا تک کسی قوم کی تحقیقات
اُنکی برابری نہین کر سکتی ہے - بالجملہ ہمکو اسی حمیت قومی کی نظر سے مرکوز خاطر ہوا کہ جس طرح تمام مجلدات قانون کو ہمنے اُردو زبان مین
ترجمہ کیا کامل الصناعت کو بھی مترجم کردیں - مگر کتاب کی نایابی مانع تتمیم ارادہ تھی آخر کو سنہ ۱۳۲۰ ہجری مین ہمکو یہ کتاب مطبوعہ مصر بعنایت جناب
ضلع چھپرا کے مقام حسین گنج مین ۔ عاریت دی - چونکہ جرمنی اور مصر کا چھاپہ صحت مین معروف اور مشہور ہے لہذا ہمنے اُسی اعتماد پر
ترجمہ لکھنا شروع کیا - ارے صاحب سچ ہے کہ اب مشہور لا اصل لہ یہ کتاب تو ایسی غلط چھپی ہے کہ چار چار باب اصل کے غائب اور
تدارد کردیے اور فریب دہی کے واسطے حاشیہ پر لکھدیا کہ جتنے اصل نسخے اِسکے ہمارے پاس موجود ہین سب سے یہ ابواب ساقط ہوگئے
اور پھر یہ نڈر ہوکر بے دھڑک غلط سلط جیسا بنا شروع کردیا الفاظ کا املا بھی بیسیون مقام پر غلط اور سطرین کی سطرین اکثر جگہ غائب
کیا کہون کہ مجھے کسقدر دقت تصحیح الفاظ اور عبارات مین کرنی پڑی ایسی وقت تو کسی مسخ کتاب کے مطالعہ مین نہوتی ہوگی - مگر خدا کا شکر ہے
چونکہ اکثر مسائل فن کے قریب باستحضار تھے لہذا اُلٹا سیدھا ترجمہ کردیا اور مطلب ادا ہو گیا اور شاید بنظر ضرورت کسی جگہ توضیح کی پھر حاجت
بوادید زمانہ اور انداز زمانہ تھی اپنی طرف سے بھی عبارت بڑھا دی جسکو (مترجم) کی لفظ سے اصل کتاب سے جدا کردیا ہے
اگرچہ مین کیا اور میری تصنیف کیا اور میری بڑھائی ہوئی عبارت کیا تاہم جو لوگ اِس ترجمہ کو ملاحظہ کرین بنظر قومی ہمدردی اور بنظر
اتحاد ملکی میری درخواست یہ ہے کہ بنظر اصلاح - تمام مفاسد کو درست کرین اور بجا اعتراض اور بیجا مناقشہ جو اُنکے ذہن مین آئے میری خاکساری
اور اعتراف نادانی کو ملاحظہ کرکے اُسکی اصلاح کرین اور میری لغزش قدم کو معاف کرین اور تا امکان ملحوظ خاطر رکھین کہ ہمیشہ سے مصنفین
اور مترجمین کا حصہ یہی ہے کہ بشری خاصیت سے خطا کرتے ہین اور سچ ہے جو بشر ہین اور آدمیت کا جامہ پہنے ہین اوہ درگذر فرماتے ہین سا
اِسلیے کہ خطائین اگر کسی کتاب مین واقع ہوتی ہین تو رفع خطا اور تسہیل مشکلات اور حل معضلات اور تصویت خطایا سیکڑون ہونگی
پس چونکہ ان الحسنات یذہبن السیئات یعنے نیکیان برائیون کو دور کردیتی ہین - میری لغزش خامہ کو بھی میری جولانی طبع اور لطافت
ترجمہ ضرور معاف کرائیگی - اگرچہ مین نے مبادی اور مقدمات علم طب کو اِس زمانہ کی نظر سے بہت کچھ حاصل کیا ہے مگر جسقدر ضرورت
مبادی کی اِس علم کو ہے اور جسقدر متقدمین کو علم اُن مبادی کا ہوتا تھا جیسے مصنف کتاب ہذا کو اُتنا مجھے ہرگز نہین ہے - یہ بھی ایک بڑا
عذر قوی ہے اگر مجھسے سیاقت کلام بڑھانے مین کسی قسم کا سوء فہم عارض ہوا ہو اب مین اِس معذرت کے بعد خدا سے
طلبگار اعانت ہون کہ جلد دوم بھی اِسی طرح ختم ہوجائے پھر اُسکے بعد انشاء اللہ حاوی کبیر محمد بن اکبر نامی رازی کو بھی مترجم کرونگا

وما توفیقی الا باللہ وہو حسبی ونعم الوکیل نعم المولے ونعم النصیر

تمت

تمام شد جلد اوّل
بماہ جون ۱۹۰۸ء
[illegible] کتاب کامل [illegible]